کتاب مشتمل بر شرح مطالب ونحوی اعراب مسمّٰی بنام

بشیر الناجیہ

شرح

الکافیہ

مکمل 3 جلدیں 1 فائیل میں

تصنیف

امام النحو اخفشِ ثانی پرتوِ جامی صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی محدث میرٹھی قدس سرہٗ

ترتیبِ جدید

شہزادہ صدر العلماء حضرت مولینا سید محمد یزدانی

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ
نحوی اصطلاحات کی تعریف وضاحت	16
عرض ناشر	
دیباچہ	4
تعریف کلمہ	58, 79
تقسیم کلمہ و دلیل حصر	7/84
عرف نحات میں مفرد کے معانی	
واو استیناف کا فائدہ اور تعریف	
موصول حرفی کی تعداد اور موصول حرفی اور اسمی میں فرق	
دلیل حصر	84
لفظا حرف تردید کا حکم	
تعریف کلام	59
تقسیم کلام و تعریف اسم	
خواص اسم و تقسیم	92
تعریف معرب و حکم	98
تعریف اعراب	106
اقسام اعراب و تعریف عامل	110
اقسام معرب باعتبار اعراب (۱)	115
اقسام معرب باعتبار اعراب (۲)	120
اقسام معرب باعتبار اعراب (۳)	128
اعراب تقدیری	130
تعریف غیر منصرف	137
بیان علل تسع	141
مسئلہ غیر منصرف و حکم	147
بیان علت واحدہ قائم مقام دو علت	155
تعریف عدل و تقسیم	158
بیان شرط وصف (۱)	167
بیان شرط وصف (۲)	170
شرط تانیث لفظی و معنوی	175
شرط معرفہ	180
شرط عجمہ	185
شرط جمع	191
فرازنہ، حضاجر، سراویل کا حکم	196
حواری جیسی جمع کا اعراب	201
شرط ترکیب اور شرط الف نون زائدتان	207, 212
شرط وزن فعل (۱)	217
شرط وزن فعل (۲)	
قاعدہ کلیہ برائے انصراف غیر منصرف	223
سیبویہ اور اخفش کا اختلاف	229
بحث مرفوعات	237, 240
تعریف مرفوع	243
تعریف فاعل	248
فاعل کا مقتضائے طبعی	252
فاعل کی تقدیم و تاخیر کے وجوب کا بیان	257
فعل کی فاعل سے حذف کا بیان	263
فاعل و فعل دونوں کے حذف کا بیان	263, 267
بحث تنازع فعلان	271
مختار بصریین	278
مختار کوفیین	284
استدلال کوفیین کا جواب	291

بحث مفعول مالم یسم فاعلہ (۱) 297
بحث مفعول مالم یسم فاعلہ (۲) 302
بحث مفعول مالم یسم فاعلہ (۳) 307
تعریف قسم اول مبتداء 312
تعریف قسم دوم مبتداء
مبتدا کی قسم دوم کا حکم 326
تعریف خبر 331
اصل مبتدا اور تخصیص کی مثالیں 336
تخصیص کی مثالیں 343
خبر کبھی جملہ ہوتی ہے 349
تقدیم مبتدا واجب ہونے کی صورتیں (۱) 355
تقدیم مبتدا واجب ہونے کی صورتیں (۲) 362
تقدیم خبر کے وجوب کی صورتیں 368
تعدد خبر اور مبتدا کے معنی شرط کو متضمن ہونے کا بیان 376
تضمن مذکور کی مثالیں 383
حذف مبتدا کا بیان 389
حذف خبر کا ضابطہ اور مثال 397
خبر حذف کی دو مثال 402
تعریف خبر انّ وغیرہ 411
حکم خبر انّ اور تعریف لائے نفی جنس 417، 421
حذف خبر لا کا بیان 423
تعریف اسم ما و لا 430

المنصوبات 3
منصوبات کا بیان 3
تعریف مفعول مطلق 11
مفعول مطلق کی تقسیم اول اور احکام اقسام 19
مفعول مطلق کی دوسری قسم 22
فعل مفعول مطلق کے حذف جوازی اور وجوبی سماعی قیاسی کا بیان 31
حذف قیاسی کا موضع اول و دوم 38
حذف قیاسی کا موضع سوم 44
حذف قیاسی کا موضع چہارم 50
حذف قیاسی کا موضع پنجم و ششم 55
حذف قیاسی کا موضع ہفتم 62
مفعول بہ کی تعریف اور اس کا حکم اول 68
مفعول بہ کا حکم دوم 75
وجوبی حذف کا موضع اول سماعی دوم منادی 82
تعریف منادی اور اس کا حکم اول 88
حکم اول کی مثالیں 93
حکم دوم وسوم کا بیان 102
حکم چہارم 108
منادی مبنی کے توابع مفردہ کا حکم 114
معطوف معرف باللام کے اور اعراب اولیٰ میں تین مذہب 124
توابع مضاف اور باقی ماندہ توابع کا حکم 131
علم موصوف بابن کا حکم 137
معرف باللام کی ندا کا طریقہ 141
منادی معرف باللام کے توابع کا حکم
منادی مکرر اور مضاف بسوئے یائے متکلم کا حکم 155
منادی مضاف بیائے متکلم کا حکم 162
ترخیم کی تعریف اور حکم 167
شرائط ترخیم (۱) 173
شرائط ترخیم (۲)
منادی مرخم کا حکم 185
مندوب کی تعریف اور حکم 191

احکام مندوب	198
حذف حرف ندا کا حکم	204
حذف منادی کا بیان	209
ما اضمر عاملہ کی بحث (۱)	214
ما اضمر عاملہ کی بحث (۲)	
ما اضمر عاملہ کی بحث (۳)	225
ما اضمر عاملہ کی بحث (۴)	231
ما اضمر عاملہ کی بحث (۵)	238، 250
تحذیر کی بحث	260
مفعول فیہ کی بحث	273
مفعول فیہ کا بیان	282
مفعول لہ کی بحث	292
مفعول معہ کی بحث	305
بحث حال	324
شرط حال و دیگر احکام	335
حال جملہ کے احکام	350
بحث حال (۱)	363
بحث حال (۲)	368
بحث تمیز (۱)	376
بحث تمیز (۲)	385
بحث تمیز (۳)	389
بحث تمیز (۴)	394
بحث تمیز (۵)	399
بحث تمیز (۶)	406
بحث مستثنیٰ (۱)	410
بحث مستثنیٰ (۲)	416
بحث مستثنیٰ (۳)	422
بحث مستثنیٰ (۴)	432
بحث مستثنیٰ مفرغ (۱)	437
بحث مستثنیٰ مفرغ (۲)	
اشتغال تعذر بدل بر لفظ	444
بحث مستثنیٰ مخصوص	458
بیان شرائط غیر بمعنی الا	462
اعراب سوی و سواء	469
بحث خبر کان وغیرہ (۱)	474
بحث خبر کان وغیرہ (۲)	477
وجوب حذف کان	482
بحث اسم ان وغیرہ	485
منصوب بلائے نفی جنس	488
تعریف منصوب بلائے نفی جنس	498، 498
وجوب رفع وتکریر کا بیان	
اعراب لا حول ولا قوۃ الا باللہ	503
دخول ہمزہ بر لائے نفی جنس کا بیان	512
جواز عطف بر لفظ و بر محل	520
بیان حذف اسم لا	526
بیان خبر ما و لا مشابہ بلیس	530
بحث مجرورات	5
شرط تقدیر لام و تقسیم اضافت	9
اقسام اضافت معنویہ	16
فوائد تعریف معنوی	22
شرط اضافت معنوی	27
بیان اضافت لفظی	33
تفریعات بر تخفیف و امام فرا کا جواب	37
عدم اضافت موصوف بسوئے صفت وغیرہ کا بیان	44

اضافت موصوف بسوئے صفت پر وارد سوال کا جواب 55
اسم مسائل کی اضافت کا بیان
مضاف کے آخر کا حکم 60
اضافت اسمائے ستہ کا بیان 66
حم، ھن، فی، ذو کے احکام 71
شرح کافیہ در تصوف 333

تعریف تابع 80
تعریف نعت 88
نعت کی شرط نزد جمہور 93
نعت کی دو قسم دو جملہ 101
صفت بحال متعلق موصوف کا حکم 102
ان اشیاء کا بیان جو نہ موصوف ہوتی ہیں نہ صفت 113
ترکیب بحث عطف 121
ترکیب بحث تاکید 133
ترکیب بحث بدل 145
ترکیب بحث عطف بیان 151
ترکیب بحث مبنی 155
ترکیب بحث مضمر 158
ترکیب بحث [illegible] اسمائے 184

ترکیب بحث اسمائے اشارہ 196
ترکیب بحث اسمائے موصولہ 208
ترکیب بحث اسمائے افعال 221
ترکیب بحث اسمائے اصوات 228
المرکبات 229
الکنایات 232
الظروف 244
المعرفۃ والنکرۃ 260
اسمائے العدد 265
المذکر والمؤنث 289
المثنی 297
المجموع 302
المؤنث 315
جمع التکسیر 319
المصدر 321
اسم الفاعل 328

1 of 1

کتاب مشتمل بر شرح مطالب و نحوی اعراب مسمّٰی بنام

بشیر الناجیہ

بشرح

الکافیہ

1

تصنیف

امام النحو اخفش ثانی پرتو جامی صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی محدث میرٹھی قدس سرہٗ

ترتیبِ جدید

شہزادہ صدر العلماء حضرت مولانا سید محمد یزدانی

شبیر برادرز ® زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار ، لاہور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

786

نام کتاب ـــــــ بشیر الناجیہ شرح الکافیہ

باہتمام ـــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ـــــــ مارچ 2017ء

سرورق ـــــــ اے ایف ایس ایڈورٹائزر

طباعت ـــــــ اشتیاق اے مشاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ـــــــ روپے

اسٹاکسٹ

شاکر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہو گا۔

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

پیشکش

زمانۂ قدیم سے معمول رہا ہے کہ اصحابِ علم اپنی تصانیف کو قدر شناس سلاطین کی خدمات میں پیش کرتے رہے تا کہ علمی انکشافات منصۂ شہود پر آکر ہر خاص وعام کے لئے باعث انتفاع ہوسکیں اور سلسلۂ تالیفات جاری رہ کر علوم وفنون کی ترقی کے واسطے موجب ہو لیکن فقیر اس علمی سرمایہ کو اپنے سلسلۂ اشرفیہ کے تاجدار مخدوم ذی وقار حضرت مولانا شاہ سید **مختار اشرف** صاحب مدظلہ العالی کی خدمت بابرکت میں پیش کرتے ہوئے طالب دُعا ہے۔

گر قبول اُفتد زہے عز وشرف

فقیر سید غلام جیلانی

دیباچہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی فضلنا بالآلاء الکافیہ والذی نور قلوبنا بالفوائد الشافیہ والصلوٰۃ والسلام علی من ھو رحمۃ اللّٰہ للعالمین سیدنا ومولانا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ الذین کلامھم فاروق بین المحقنین والمبطلین مایقوء کتب النحو بل الی ابد الآبدین۔

اما بعد فقیر سید غلام جیلانی ابن مولوی سید غلام فخر الدین ابن مظہر صاحب قاب قوسین حضرت مولانا مولوی حکیم سید سخاوت حسین متعنا اللّٰہ تعالٰی بفیوضہ فی الدارین عرض پرداز ہے کہ ''البشیر الکامل'' کی تالیف سے فراغت کے بعد بعض طلبہ اہل سنت نے کافیہ شروع کیا اور یہ اصرار کیا کہ اس کی شرح اور ترکیب نحوی بھی تحریر کر دی جائے۔ جن طلباء نے فقیر سے کافیہ پڑھا، ان میں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر بعض تو وہی ہیں جن کے اصرار پر البشیر الکامل تالیف کی گئی تھی اور بعض یہ ہیں: مولوی رحمت اللّٰہ صاحب بلرامپوری، مولوی محمد فاروق صاحب بریلوی، مولوی محمد شریف صاحب مرادآبادی، مولوی محمد ارشاد صاحب مرادآبادی، مولوی نیاز احمد صاحب بلرامپوری۔ چنانچہ اصرارِ مذکور پر اوّلاً: رمضان شریف کی تعطیل میں پورے کافیہ کی ترکیب تحریر کی۔ ثانیاً: شرح کو شروع کیا لیکن کثرتِ کار اور لحوقِ امراض کے باعث شرح کی تالیف مسلسل نہ رہی، کبھی مہینوں کا التوا ہوا، کبھی سالوں کا، پھر بھی وقتاً فوقتاً لکھتے لکھتے بفضلہٖ تعالٰی مجرورات تک پہنچ گیا، فی الوقت یہی حاضر ہے، تکمیل کے لئے کوشش جاری رہے گی۔

ناظرین! بالخصوص طلبۂ مذکورین کی خدمت میں درخواست ہے کہ فقیر کی صحت کے لئے خصوصی اوقات میں دعا کرتے رہیں، اس کو **بشیر الناجیہ بشرح الکافیہ** کے ساتھ موسوم کرتا ہوں، فیارب

محمد اجعله بين الشروح الاردوية كالشمس بين النجوم السماوية بحرمة حبيبك المصطفىٰ عليه التحية والثناوبحرمة الغوث الاعظم عليه رضوان الله الارحم وبحرمة مرشدى ومولائى وسيدى وسندى اشرف المشائخ الشاه السيد على حسين اشرفى قدس سره القوى وبحرمة المولىٰ العظيم والمربى الرحيم الشاه السيد محمد ابراهيم ادام الله تعالىٰ ظله الحامى علىّ بلطفه العميم۔

اصحابِ علم کی خدمت میں گزارش ہے کہ شرح یا ترکیب میں کوئی غلطی پائیں تو براہِ کرم مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ طباعت میں صحیح کردی جائیں، بشیر الناجیہ کی تالیف میں ان کتب سے استعانت کی گئی ہے شرح جامی، غایۃ التحقیق، جامع الغموض، وافیہ، تسہیل الکافیہ، تحریر سمبٹ، محرم آفندی، شرح رضی، حاشیہ عبدالغفور، حاشیہ ملا عبدالحکیم، حاشیہ ملا نور محمد مدقق، حاشیہ محمد بن موسیٰ بسنوی، سوالِ کابلی، سوالِ باسولی، حاشیہ خادمیہ، حاشیہ العصام تکملہ، مغنی اللبیب، حاشیۃ الامیر، حاشیۃ الصبان، ھمع الھوامع وغیرہ۔

ترجمة المصنف

اسم گرامی عثمان بن ابی بکر بن یونس کمافی حاشیۃ الامیر اور عثمان بن عمر بن ابی بکر کمافی طبقات النحات کنیت (ابوعمر) اور لقب (جمال الملۃ والدین) آپ کے والد بزرگوار سلطان (عزالدین) موشک صلاحی کے حاجب یعنی دربان تھے، اسی واسطے آپ (ابن الحاجب) کے ساتھ مشہور ہوگئے، ۵۷۰ھ میں قصبہ (اسنا) میں پیدا ہوئے جو مملکت مصر میں واقع ہے، اسی واسطے ان کو مصری کہتے ہیں اور بمقام (اسکندریہ) بتاریخ ۱۶/ شوال ۶۴۶ھ بروز پنجشنبہ وفات پائی، (باب الجر) کے باہر شیخ صالح ابن ابی شامہ کے مزار سے قریب دفن کئے گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمر شریف ۷۶ سال ہوئی، جوانی میں انتقال فرمانے کی خبر صحیح نہیں، مذہب میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد تھے۔

تحصیل علم کی ابتدا

قاہرہ میں فرمائی کہ وہاں رہ کر قرآن کریم حفظ کیا اور امام شاطبی علیہ الرحمۃ سے فن قرارت حاصل کر کے امام

ابوالجود علیہ الرحمۃ سے سبع قراءت کی تحصیل فرمائی، پھر امام ابن البناء کی شاگردی اختیار کرکے مدتِ دراز تک اُن کی خدمت میں تحصیل علوم کرتے رہے، یہاں تک کہ اصول اور عربیت میں کامل ہوگئے اور دمشق پہنچ کر جامع دمشق کے زاویہ مالکیہ میں مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے۔

بے نظیر عقیدت

شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پُرخلوص عقیدت تھی، اکثر و بیشتر ان کی خدمت میں حاضر رہ کر فیوض و برکات حاصل کرتے رہتے تھے، ایک مرتبہ بادشاہِ وقت نے (شیخ الاسلام) کو کسی ذاتی پُرخاش کی بنا پر قید کیا تو آپ کی عقیدت کو گوارا نہ ہوا کہ ایسی حالت میں ساتھ چھوڑا جائے، ان کے ساتھ خود بھی قید ہوگئے، اللہ اکبر کبیرا، عقیدت ہو تو ایسی ہو۔

حیرت انگیز قوتِ حافظہ

استاذِ معظم صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی تغمدہ اللہ تعالیٰ بالایادی نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ کشتی میں سفر فرما رہے تھے، اس میں ایک صاحب ایسے بھی تھے جن کے ہاتھ میں کوئی قلمی کتاب تھی، آپ نے ان سے وہ کتاب لے کر از اوّل تا آخر مطالعہ فرمائی، چونکہ اس کتاب میں تبرا تھا، **نظر بر آں** اس کو دریا میں ڈبو دیا کہ وہ اسی قابل تھی، صاحب کتاب کو یہ دیکھ کر انتہائی رنج پہنچا اور بولا کہ آپ نے میری برسوں کی محنت کو ضائع کردیا، آپ نے تو کتاب دیکھنے کو لی تھی، ڈبونے کا آپ کو حق نہ تھا، آپ عالم ہیں، کیا آپ کا یہ فعل جائز ہے، فرمایا آپ کو کتاب ہی تو چاہئے لو لکھو، میں پوری کتاب لکھوائے دیتا ہوں، چنانچہ آپ نے از اوّل تا آخر پوری کتاب لکھوادی۔

ایسا ہی حیرت ناک حافظہ

مجدد مأۃ حاضرہ، مؤید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا حافظ قاری شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہ القوی کا تھا جو واقعۂ ذیل سے ظاہر ہوتا ہے، غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا سنت

ہے اور حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استدلال کرتے ہیں جو ترمذی شریف میں مذکور ہے، لیکن یہ حدیث قابل استدلال نہیں کہ اس کا مدار حنظلہ بن عبد اللہ سدوسی پر ہے، اور وہ محدثین کرام کے نزدیک ضعیف ہیں، **والتفصیل فی صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین لمجدد المائۃ الحاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** غیر مقلدین صاحبان نے اپنے اس قول کے ثبوت میں فتاویٰ قاضی خاں کا حوالہ دیا کہ اس میں ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کو سنت لکھا ہے اور اس فتاویٰ کو علمائے احناف قابل اعتماد سمجھتے ہیں، چنانچہ اس سلسلے میں فتاویٰ قاضی خاں کے مختلف مطابع میں طبع شدہ نسخے تلاش کر کے دیکھے گئے، حوالہ غلط ثابت ہوا، اسی سلسلے میں صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی **تغمدہ اللہ تعالیٰ بالایادی** نے ایک نسخہ قلمی بریلی پہنچ کر گرمی کے موسم میں تقریباً ساڑھے گیارہ بجے دن کے پیش کیا، اس میں فہرست مضامین نہ تھی، دوپہر میں اس کا مطالعہ کر کے بعد عصر فرمایا کہ مولانا! آپ کے اس فتاویٰ میں فہرست نہیں ہے، اگر فرمائیں تو بنادی جائے، عرض کیا کہ کرم ہوگا، چنانچہ وہیں بیٹھے بیٹھے پورے فتاویٰ کی فہرست تحریر فرمادی، **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔**

کافیہ

اس قدر مقبول ہوا کہ جلیل القدر علماء نے اس کی شرحیں عربی، فارسی، ترکی میں تحریر فرمائیں، ملا کاتب چلپی علیہ الرحمہ نے کشف الظنون میں اس کی تعداد چھپن بیان فرمائی بلکہ مقبولیت اتنی بڑھی کہ اولیائے کرام نے تصوف میں شرحیں تصنیف فرمائیں، چنانچہ تاریخ بلگرام میں علامہ میر غلام علی صاحب آزاد نے ایسی تین شرح کا ذکر فرمایا، **اوّل**: فخر الاولیاء سیدنا مولانا میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ السامی کی بزبانِ فارسی، **دوم**: علامہ میر ابو البقا قدس سرہ الاعلیٰ کی بزبان عربی جو میر قدس سرہ کے معاصر تھے، **سوم**: ملا موہن بہاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی بزبان فارسی جو میر قدس سرہ سے متاخر تھے، کتب خانہ حبیب گنج ضلع علی گڑھ میں اوّل شرح کا قلمی نسخہ موجود تھا، فقیر نے اس کی نقل کی اور اب بعد طباعت قدرداں حضرات کی خدمت میں حاضر کرتا ہوں، بشیر الناجیہ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں، باقی دو شرح اگر دستیاب ہوگئیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو بھی طبع کرادیا جائے گا، پھر ان چھپن کے بعد بہت شروح لکھی گئیں، عربی اور فارسی کے علاوہ اردو میں بھی آج کل عموماً اردو

کی وہ شروح مل رہی ہیں جن کو دیوبندی علماء نے تالیف کیا، یہ شروح اغلاطِ کثیرہ پر مشتمل ہیں، چنانچہ اس وقت اردو کی شروح میں سے ہمارے پاس صرف ایک شرح ہے جس کا نام ہے

سعیدیہ

یہ مولانا محمد حیات سنبھلی صدر مدرس مدرسہ امدادیہ مرادآباد کی تصنیف ہے جو دیوبندی مسلک رکھتے ہیں، علمائے دیوبند کی دیگر شروح کی طرح یہ بھی اغلاط پر مشتمل ہے۔ جس کو پڑھ کر طلبار گمراہ ہورہے ہیں، مناظر اہلسنت حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب سنبھلی سلمہٗ اللہ القوی کی فرمائش کے پیش نظر بوجہِ قلتِ وقت اس کی بعض اغلاط کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں۔

علم نحو کی تعریف

عربی الفاظ میں یوں کی گئی تھی (علم باصول یعرف بها احوال اواخر الكلم من حيث الاعــراب والبنــاء) جس کا ترجمہ ص: ا پر اردو میں مولانا موصوف اس طرح فرماتے ہیں یعنی (علم نحو ایسے قواعد کے جاننے کا نام ہے کہ جن کے ذریعہ کلموں کے اخیر کا حال معرب مبنی ہونے کے اعتبار سے جانا جائے)

اقول: اس مقام پر (علم) کا (جاننا) ترجمہ کرنا صحیح نہیں کہ (جاننا) معنیٰ مصدری ہیں اور معنیٰ مصدری انتزاعی اور نحو وغیرہ علوم انتزاعی نہیں ہوتے بلکہ حسب تصریح علمائے منقول ومعقول ہر علم تصدیقاتِ مخصوصہ سے عبارت ہوتا ہے یا مسائل مخصوصہ سے یا ملکۂ مخصوصہ سے ان میں سے کوئی بھی معنیٰ مصدری نہیں، شاید مولانا موصوف کو قطبی، میر قطبی ملاحظہ فرمانے کا اتفاق نہیں ہوا، ورنہ ایسا ترجمہ نہ فرماتے ہیچوں قسم شروح کی بنا پر غلطی عام ہوگئی، عموماً مدارس میں یہی ترجمہ کرایا جاتا ہے، صحیح ترجمہ یہ ہے کہ (علم نحو) ایسے اصول کی تصدیقات کو کہتے ہیں جن سے اواخر کلمات کے اعرابی اور بنائی احوال پہچانے جائیں۔

پھر (الكلمة)

کے (لام) تعریف پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کو عہد خارجی قرار دے کر نحات کا اصطلاحی کلمہ مراد لینا ضعیف ہے، وجہ ضعف میں ارشاد فرمایا، اوّل اس وجہ سے کہ تعریف ماہیت کی ہوتی ہے، نہ کسی خاص قسم کی۔

اقول: کوئی حضرت سے پوچھے کہ جب تعریف خاص قسم کی نہیں ہوتی تو علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے اسم کی، فعل کی، حرف کی تعریف کیوں فرمائی، یہ بھی تو کلمہ کی خاص قسمیں ہیں، بات یہ ہے کہ علامہ عصام علیہ رحمۃ المنعام نے وجہ ضعف یوں بیان فرمائی تھی کہ (لام) سے عہد خارجی مراد لینے کی تقدیر پر اس کے مدخول کے مفہوم کی قسم خاص کی طرف اشارہ ہوگا اور نحات کا اصطلاحی کلمہ مدخول کے مفہوم کی قسم نہیں بلکہ عین ہے، مولانا موصوف اس کو سمجھ نہ سکے اور یہ لکھ مارا کہ خاص قسم کی تعریف نہیں ہوتی۔

پھر تعریف کلمہ کی قیود کے فوائد صفحہ: ۲ پر

بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (لفظ) بمنزلۂ جنس ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کہ بمنزلۂ جنس نہیں بلکہ حقیقتًا جنس ہے، ماہیاتِ حقیقیہ مرکبہ کی تعریف میں بمنزلۂ جنس کہہ سکتے ہیں کہ وہاں جنس عرض عام کے ساتھ مشتبہ ہے اور فصل خاصہ کے ساتھ لیکن یہ تعریف تو ماہیت اصطلاحیہ کی ہے، یہاں جنس کہنے میں کیا قباحت شاید مولانا موصوف کی نظر سے نور الانوار نہیں گزری یا گزری تو ہوگئی بھولی بسری شارح علیہ الرحمۃ نے خاص کی تعریف میں واقع (کل لفظ) کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ (بمنزلۂ جنس) ہے، اس پر مولانا عبد الحلیم صاحب لکھنوی قدس سرہ القوی نے اپنے حاشیہ میں لقمہ دیتے ہوئے فرمایا

والصواب ان یقول جنس فان ماهية الخاص ماهية اعتبارية اصطلاحيه فما كان داخلا فيها يكون ذاتيًا وما كان خارجًا عنها يكون عرضيًا اھ۔

پھر (الکلمۃ لفظ الخ)

کی ترکیب میں (وضع) فعل کو اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملا کر فرماتے ہیں کہ پھر (جملہ فعلیہ صفت لفظ ہو کر خبر ہوا مبتدا کی)

اقول: سبحان اللہ! یہ جملہ مبتدا کی خبر ہے یا (لفظ) پھر اس سے بڑھ کر گل فشانی یوں فرماتے ہیں کہ (مبتدا خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا) جس سے پتہ چلا کہ ان شارح علام کو نحو میر بھی محفوظ نہیں۔

گر ہمیں مکتب وہمی ملا — کارِ طفلاں تمام خواہد شد

پھر اسی صفحہ پر (هی اسم وفعل وحرف)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس (هی) کی خبر (اسم) وغیرہ نہیں بلکہ (منقسمة) محذوف خبر ہے۔

اقول: یہ غلط ہے اور اس پر مبنی کہ شرح جامی نہیں سمجھے، عارف جامی قدس سرہ السامی نے فرمایا تھا (ای منقسمة الیٰ هذه الاقسام الثلثة ومنحصرة فیها) جس سے مقصود یہ ہے کہ (هی اسم وفعل وحرف) فرمانے سے بیانِ حکم مقصود نہیں بلکہ کلمہ کی تقسیم کی طرف اشارہ ہے کہ عموماً تعریف کے بعد زیادت انکشاف کے لئے تقسیم بیان کی جایا کرتی ہے اور مولانا موصوف یہ سمجھ گئے کہ متن میں مذکور (هی) کی خبر محذوف (منقسمة) کو ظاہر فرمایا ہے (اسم) وغیرہ اس کی خبر نہیں، یہ غلط ہے، (هی) کی خبر (اسم) وغیرہ ہی ہیں، اسی واسطے ملا نور محمد مدقق علیہ الرحمۃ نے فرمایا ولیس قوله منقسمة الیٰ هذه الاقسام الثلثة اشارة الیٰ تقدیر الخبر کما وهم فانه تکلف ولا داعی الیٰ اعتباره اھ۔

پھر صفحہ ۳ پر (لانها امّا ان تدل الخ)

کی ترکیب میں فرمایا کہ (لانها) میں واقع (انّ) کی خبر محذوف ہے یعنی من صفتها یعنی امّا ثبت من صفتها ان تدل الخ۔

اقول: اولاً: (من صفتها) کو خبر قرار دیا جو غلط محض ہے کہ اس تقدیر پر معنیٰ کلام یہ ہوئے (اس لئے کہ کلمہ اپنی صفت سے ہے) یہ مہمل بات ہوئی، ثانیاً: اس سے رجوع کیا اور فرمایا یعنی امّا ثبت من صفتها ان تدل الخ اب (من صفتها) کے بجائے (ثبت) الخ جملہ خبر ہو گیا اور (من صفتها) اس کا ظرفِ لغو (ثبت) مقدر ماننا بے ضرورت اور بے ضرورت تقدیر مدخول ہے یعنی فاسد کما فی مغنی اللبیب، مولانا موصوف سے اس کا صدور اس لئے ہوا کہ شرح جامی نہیں سمجھے، اعتراض یہ واقع ہوا کہ (ان تدل الخ) کا خبر (انّ) واقع ہونا صحیح نہیں کیونکہ (اَنْ) مصدری نے (تدلَّ) کو بمعنی مصدر کر دیا اور مصدر کا حمل ذات پر درست نہیں، عارف جامی قدس سرہ نے جواباً فرمایا کہ جانب خبر میں (من صفتها) مقدر ہے اور وہ خبر مقدم اور (اَنْ تدلَّ الخ) مبتدائے مؤخر پھر یہ جملہ (انّ) کی خبر ہے، اتنی سی بات مولانا موصوف نہ سمجھ

سکے اور (ثبتَ) مقدر بے ضرورت نکال مارا، اسی واسطے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھااِنَّ الوھابیۃ قوم لایعقلون، جب سمجھ کا یہ حال ہے تو قرآن وحدیث کے مضامین تک رسائی کس طرح ہوسکتی ہے؟

اعراب کی تعریف

معرب سے مؤخر بیان کرنے پر سوال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اعراب کی تعریف معرب سے پہلے بیان کرنی چاہئے تھی کیونکہ وہ مشتق منہ ہے اور (معرب) مشتق اور مشتق منہ سے مشتق پہلے ہوتا ہے۔

اقول: جب مشتق منہ سے مشتق پہلے ہوتا ہے اور (معرب) مشتق ہے تو اس کی تعریف پہلے کی گئی، پھر سوال کیسا؟ کہنا یہ تھا کہ مشتق منہ مشتق سے پہلے ہوتا ہے مگر مولانا موصوف اُلٹا کہہ گئے ہیجو قسم اغلاط سے ان شارح علام کی شرح لبریز ہے جن سے طلبا، گمراہ ہورہے ہیں۔

مبتدا کی تعریف میں (المجرد عن العوامل اللفظیّۃ)

فرمایا تھا، مولانا موصوف (المجرد) پر اعتراض وجواب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ (المجرد) کا لفظ تقاضا کرتا ہے کہ پہلے عامل لفظی تھا، پھر اس کو حذف کردیا، حالانکہ یہ ضروری نہیں تو جواب یہ ہے کہ مجرد کے یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ پہلے عامل تھا، پھر دور کردیا بلکہ لم یوجد کے معنی ہیں یعنی لازم بول کر ملزوم مرادلیا ہے کیونکہ نہ پائے جانے کے لئے یہ تجرید لازم ہے۔

اقول: وہی رفتار بے ڈھنگی، جو پہلے تھی سو اب بھی ہے، پہلے کی طرح اب بھی اُلٹا فرمارہے ہیں، نہ پائے جانے کے لئے تجرید لازم نہیں بلکہ تجرید کو نہ پایا جانا لازم ہے تو تجرید ملزوم ہوئی اور نہ پایا جانا لازم، **نظر برآں** ملزوم بول کر لازم مرادلیا، نہ لازم بول کر ملزوم، دیکھئے (اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) سے (اِنَّ) کو دور کرکے (زَیْدٌ قَائِمٌ) کہا تو تجرید متحقق ہوئی اور (نہ پایا جانا) بھی متحقق کہ (اِنَّ) کا وجود نہ رہا اور ابتداءً (زَیْدٌ قَائِمٌ) کہا تو عامل لفظی کا نہ پایا جانا متحقق ہے اور تجرید نہیں۔

قسم دوم مبتدا کی بحث میں (فان طابقت مفردًا جاز الامران)

کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں یعنی اگر وہ صفت جو حرف نفی یا حرفِ استفہام کے بعد واقع ہے اس مفرد کے

ساتھ مطابق ہو جو اس کے بعد مذکور ہے جیسے **ما قائم زید** اور **اقائم زید** میں مطابق ہے تو اس صفت میں دونوں امر جائز ہیں، ایک یہ کہ (**قائم**) مبتدا کی قسم دوم ہو اور (**زید**) اس کا فاعل اور قائم مقام خبر دوسرا یہ کہ (**زید**) مرفوع ہو اس بنا پر کہ وہ مبتدا کی قسم اوّل ہے، اور (**قائم**) اس کی خبر مقدم اور (**قائم**) میں ضمیر مستتر (**ھو**) جو (**زید**) کی طرف راجع ہے پس لفظ (**مفردًا**) کہنے سے وہ صفت نکل گئی جس کے بعد اسمِ ظاہر تثنیہ یا جمع ہو اور صفت اس کے ساتھ تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مطابق ہو جیسے **اقائمان الزیدان** اور **اقائمون الزیدون** کیونکہ اس حالت میں صفت کا مبتدا کی قسم دوم ہونا متعیّن ہے۔

اقول: **استغفر اللّٰہ**! کیا صحیح نہ بولنے کی قسم کھالی ہے، اس حالت میں تو صفت کا خبر مقدم ہونا متعیّن ہے، نہ مبتدا کی قسم دوم ہونا، دیکھو! شرح جامی میں ہے **واحترز بہ عمّا اذا طابقت مثنّٰی نحو اقائمان الزیدان او مجموعًا نحو اقائمون الزیدون فانھا حینئذٍ خبر لیس الا اھ**۔

خبر مبتدا کی بحث میں فلابدمن عائدٍ

کی شرح کر کے فرماتے ہیں: **فائدہ**: کبھی عموم سے عائد کا کام لیتے ہیں جیسے اس آیت میں کہ **اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا** کہ اس میں (**اَحْسَنَ**) کا عموم مفید ربط ہے۔ **اقول**: یہ غلط ہے (**اَحْسَنَ**) میں عموم کہاں، البتہ (**من احسن**) میں عموم ہے، تسہیل الکافیہ میں فرمایا **بل عموم من احسن یربط ھٰذہ الجملۃ مع اسم اِنَّ الاوّل** ان شارح کی یہ شرح ص: ۲۱۲ پر مشتمل ہے جس میں تقریبًا ڈیڑھ سو سے زیادہ اغلاط ہیں، عدیم الفرصت ہونے اور کاغذ و طباعت کی ہوشربا گرانی کے باعث بطور نمونہ یہ دس پیش کر دی گئیں، دیوبندی صاحبان کہا کرتے ہیں کہ علمائے دیوبند نے قوم کی خدمت کی ہے اور علوم کی بھی، مختلف علوم کی کتب کے حواشی اور شروح لکھے ہیں، قوم کی خدمت کی ہے، اس کو تو قوم جانے، علوم کی خدمت میں شروح کا یہ حال ہے جس سے ناظرین با انصاف اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ خدمت ہے یا تخریب؟ طلبا ان سے ہدایت پائیں گے یا گمراہ ہو کر دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ علمائے دیوبند عقائد میں بھی صحیح راستے سے بہک گئے اور علوم میں بھی یہ پھٹکار ہے اس بے ادبی اور گستاخی کی جو ان کے اکابر سے عارف باللہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہ کی جناب میں صادر ہوئی کہ علم

شریعت میں اپنے آپ کو ان سے زیادہ سمجھا اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے تو بے ادبی کی انتہا کر دی کہ ان کے مرید ہوتے ہوئے اپنے عقائد کے خلاف ہونے کی وجہ سے ان کی کتاب "ہفت مسئلہ" کو خواجہ حسن نظامی صاحب سے آگ میں جلوایا جس کو خود خواجہ حسن نظامی صاحب نے ماہنامہ "منادی" نئی دہلی، جلد ۳۹، شمارہ: ۱۲ میں ص: ۲۲ پر تفصیل کے ساتھ بیان کیا تھا، جب مرشد برحق کے ساتھ ایسی بے ادبی کی جائے تو مرید کا ٹھکانہ کہاں ہوگا، بعد والے حضرات چونکہ اس بے ادبی کو بنظر استحسان دیکھتے رہے اور اس سے اظہار بیزاری نہ کیا، **نظر برآں** وہ بھی اس پھٹکار میں داخل ہو گئے، اسی کا نتیجہ ہے کہ ہر میدان میں قدم قدم پر بھٹکتے ہیں اور فہمائش پر سمجھتے نہیں کیونکہ مرشد برحق کی شان میں بوجہ بے ادبی **ثم لا یعودون** کی مہر لگ چکی ہے، کیوں؟ اس لئے کہ۔

ہر روٹھے تو گرو ملا دے گر روٹھے نا ٹھور
بھیکا وہ نر کوڑ ہے جو گرو کو سمجھے اور

فقیر سید غلام جیلانی

۱۲ / محرم الحرام ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۴ / جنوری ۱۹۷۶ء بروز جمعرات

❁ ❁ ❁

بشیری تصانیف کی خصوصیات

بشیری تصانیف والدِ گرامی حضور صدر العلماء قدس سرہ کی علمی یادگار اور آپ کا علمی وفنی تعارف ہیں جو تحقیقی دُنیا میں بہت پہلے شائع ہو کر اربابِ علم وفن سے خراجِ تحسین بھی وصول کر چکی ہیں، جن میں علم وحکمت کے روشن وتابناک جواہرات جابجا بکھرے ہوئے ہیں، جن کا انکشاف کتب مطوّلات کی ورق گردانی کے بعد ہی ممکن تھا۔ آپ نے اُن منتشر لعل وگوہر کو اپنے جامع الفاظ میں جمع فرمادیا ہے۔ ان تصانیف میں نحات بصریہ اور کوفیہ کے مسلک کا ایسا حسین امتزاج ہے کہ ایک طرف نحاتِ کوفیہ کی شیریں مقالی اور اُن کی فکر ونظر ہے تو دوسری طرف نحاتِ بصریہ کی شیریں کلامی اور اُن کے حسن تدبر کے جلوے نظر آرہے ہیں۔ جگہ جگہ فن تنقید کے لالہ وگل اور خوبصورت طنز کے نشتر ملتے ہیں، وہیں مزاح کے روپ میں دلداری بھی پائی جاتی ہے۔ غرضکہ بشیری تصانیف تحقیق وتدقیق کی آئینہ دار اور فنونِ معرفہ کا دائرۃ المعارف ایک جامع حسین گلدستہ ہے، جس میں علوم وفنون کے رنگ برنگ پھول کھلے ہیں، جن کی بھینی بھینی خوشبوؤں سے مشامِ علم وحکمت معطر ہیں۔ اسی لئے جماعت اہلسنت بشیری تصانیف پر نہ صرف ناز کرتی ہے بلکہ جماعتی سرمایۂ فکر وتحقیق کی ضامن ہے۔

راقم الحروف نے بشیری تصانیف کو خوبصورت لباس نئے پیراہن، نئی آہنگ اور جدید انداز میں ترتیب دیا ہے۔ کتابت دیدہ زیب اور طباعت خوشنما ہے۔ ساتھ ہی ساتھ نحوی اصطلاحات کی تعریفات ومعانی کو بھی تحریر کر دیا ہے تاکہ مبتدی طلباء استفادہ کرسکیں۔

زیرِ نظر کتاب ''بشیر الناجیہ'' کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ کتاب ضخیم نہ ہو، چنانچہ جلد اوّل ''بحث کلمہ تا مرفوعات'' اور جلد دوم ''بحث منصوبات'' اور جلد سوم ''بحث مجرورات'' پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت صدر العلماء قدس سرہ نے کافیہ کی مذکورہ شرح مجرورات تک فرمائی ہے لیکن حضرت نے توابع سے تاختم کتاب ترکیب فرمادی تھی مگر دوسری تصنیف میں مشغول ہوجانے کی وجہ سے اس کی شرح کا موقع نہ مل سکا اور آپ کا وصال ہوگیا۔ لہٰذا توابع سے آخر کتاب تک کی ترکیب کو جلد سوم بحث مجرورات کے

آخر میں ملاحظہ فرمائیں اوراس کے بعد راقم الحروف کی مرتب کردہ کتاب ''صدرالعلمار ایک تاریخ ساز شخصیت'' بھی جس میں آپ کی علمی وفنی جلالت شان اور علمی خدمات پر بہت کچھ مواد ملے گا۔

ارباب علم سے گزارش ہے کہ بشیری تصانیف میں کہیں غلطی پائیں تو اسے میری کوتاہ نظری اور بصیرت کی کمی پر محمول فرماتے ہوئے مطلع فرمائیں تاکہ اصلاح کردی جائے۔ حضرت صدرالعلمار قدس سرہٗ کا دامن اس سے پاک ہے۔

سگِ بارگاہِ جیلانی

سید محمد یزدانی

سرپرست وبانی جیلانی عربک کالج، سنبھل

۲؍صفرالمظفر ۱۴۳۵ھ مطابق ۶؍دسمبر بروز جمعۃ المبارکہ

٭٭٭

نحوی اصطلاحات کی تعریفات ومعانی

﴿اشتقاقِ صغیر﴾ اس کو کہتے ہیں جس میں مشتق اور مشتق منہ کے درمیان جملہ حروف اصلیہ اور ترتیب حروف میں اشتراک ہو، جیسے: ضَرَبَ اور ضَرْبٌ۔

﴿اشتقاقِ کبیر﴾ اس کو کہتے ہیں جس میں مشتق اور مشتق منہ حروفِ اصلیہ میں مشترک ہوتے ہیں، نہ ترتیب میں جیسے: جَبَذَ اور جَذْبٌ۔

﴿اشتقاقِ اکبر﴾ اسے کہتے ہیں جس میں مشتق اور مشتق منہ کے درمیان کل حروفِ اصلیہ میں اشتراک نہیں ہوتا جیسے: نَعَقَ اور نَهْقٌ۔

﴿ابتدائے حقیقی﴾ یعنی کسی چیز کے شروع میں ایسی شے لانا جو اپنے جمیع ماسوا پر مقدم ہو۔

﴿ابتدائے اضافی﴾ کسی چیز کے شروع میں ایسی شے لانا جو بعض اشیاء سے مقدم اور بعض سے مؤخر ہو۔ بالفاظِ دیگر اس کی تعریف یوں فرمائی کہ کسی چیز کے شروع میں ایسی شے لانا جو دیگر اشیاء پر مقدم ہو، خواہ کسی سے مؤخر بھی ہو یا کسی سے مؤخر نہ ہو۔

﴿ابتدائے عرفی﴾ کسی چیز کو شروع میں لانا جو مقصود پر مقدم ہو۔

﴿اسم﴾ وہ کلمہ ہے جو معنیٔ مستقل پر دلالت کرے، اس کے معنیٔ فہم میں کسی مخصوص زمانے کے ساتھ مقترن نہ ہو جیسے: زید، بکر

﴿اسم مقابل فعل وحرف﴾ نحات کے محاورے میں وہ ہے جو ایسی ذات پر دلالت نہیں کرتا جو کسی وصف کے ساتھ ملحوظ ہو جیسے: زَید وغیرہ

﴿اسم مقصور﴾ وہ اسم معرب ہے جس کے آخر (الف) مقصورہ ہو خواہ باقی جیسے: العصا یا محذوف جیسے: عَصًا۔

﴿اسمِ منقوص﴾ وہ اسم معرب جس کے آخر یائے ماقبل مکسور ہو خواہ (یا) ثابت ہو جیسے: القاضي یا (یا) ساقط جیسے: قاضٍ۔

﴿اسمِ تفضیل﴾ وہ ہے، جس کی دلالت مفضل اور مفضل علیہ دونوں پر صراحۃً ہوتی ہے جیسے: زَیدٌ اَفضَلُ مِن

عَمروٍ۔

﴿اسمِ تفضیل﴾ اگر چہ صفت ہے لیکن معمول کی طرف مضاف نہیں ہوتا کیونکہ اس کا معمول (فاعل) بجز مسئلۂ (کحل) ہمیشہ مستتر ہوتا ہے، اسی واسطے اسمِ تفضیل کی اضافت ہمیشہ معنوی ہوتی ہے، **یاد رہے کہ** اسمِ فاعل، اسمِ مفعول خواہ بمعنیٰ ماضی ہو یا بمعنیٰ حال اور بمعنیٰ استقبال یا بمعنیٰ استمرار مرفوع، مفعولِ مطلق، مفعول فیہ اور جار مجرور میں عمل کرتے ہیں اور باقی معمولاتِ فعل میں اس وقت جب کہ بمعنیٰ حال یا استقبال ہوں اور ان کی اضافت استعمال میں مرفوع کی طرف ہوتی ہے یا مفعول بہ کی طرف، یا مفعول فیہ کی طرف جیسے: زیدٌ مُعطِی الدَّار اور جیسے: زیدٌ صَائمُ الیَوْمِ اور زیدٌ مَضْرُوبُ الْیَوْمِ۔

وہ اسمِ تفضیل جو بغیر (مِنْ) تفضیلیہ ہو جیسے: اَضْـرَبُ کہ اس کو علم قرار دے کر نکرہ کیا جائے تو یہ بھی بالاتفاق منصرف ہوگا کیونکہ (مِـنْ) تفضیلیہ نہ ہونے کی بنا پر قبل علمیّت اس میں بھی معنیٔ وصفیت ظاہر نہیں، وہ اسمِ تفضیل بھی منصرف ہوتا ہے یا حکمِ منصرف میں جو معرب باللّام ہو یا مضاف، وہ اسمِ تفضیل جو (مِنْ) تفضیلیہ کے ساتھ ہو جیسے: اَعْـلَمُ مِنْ عَمْرٍو، اگر اس کو علم قرار دے کر نکرہ کریں تو وہ بالاتفاق غیر منصرف ہوگا کیونکہ اس میں (مِـنْ) تفضیلیہ ہونے کے باعث معنیٔ وصفیت بعد تنکیر بھی ظاہر ہیں بلکہ یہ تمام احوال میں غیر منصرف ہوتا ہے قبل علمیّت اور بعد تنکیر بوجہ وصف اور وزنِ فعل اور بحالت علم بوجہ وزنِ فعل اور علمیّت۔

﴿اسمِ اشارہ قریب﴾ استعمال کرنا تعظیم کے لئے ہوتا ہے کیونکہ کبھی تعظیمًا (مشارٌ الیہ) بعید غائب کے واسطے اسمِ اشارہ قریب اس نکتے کے ماتحت لاتے ہیں کہ (مشارٌ الیہ) اپنی عظمت کے باعث دِل میں اس طرح سما گیا ہے کہ خیال سے غائب نہیں ہوتا تو گویا وہ حاضر ہے۔

﴿اسمِ جنس﴾ وہ اسم ہے جو صادق علی الافراد ہونے کی حیثیت سے ماہیت کے لئے وضع ہو، دونوں میں مَـا بِـهِ الْاِمْتِیَـاز معہودیت ہے جو علم جنس میں معتبر اور اسمِ جنس میں معتبر نہیں، اسی واسطے اوّل معرفہ ہے اور دوم نکرہ، علم جنس اور اسمِ جنس کا اطلاق فرد پر اگر مطابق ماہیت ہونے کی حیثیت سے ہے تو حقیقت اور اگر باعتبار خصوص ہے تو مجاز از قبیل اطلاق مطلق و ارادہ مقیّد۔

﴿اسمِ لائے نفی جنس﴾ وہ ایسا اسمِ منصوب ہے جو مسند الیہ ہو در آنحالیکہ (لا) کے بعد بلافصل واقع نکرہ ہو جیسے: لَا رَجُلَ فِی الدَّار، یا مضاف ہو جیسے: لَا غلامَ رجلٍ ظریف فیھا، یا مشابہ بمضاف جیسے: لا

عشرین درھمًا لك۔

﴿اسمِ اِنَّ﴾ وہ ایسا اسم منصوب ہے جو(اِنَّ) اور اس کے (اخوات) میں سے کسی ایک کے دخول کے بعد مسندالیہ ہو جیسے: اِنَّ زیدًا قائمًا میں (زیدًا)۔

﴿اسمِ مَا ولَاالمشبّھتین بلیس﴾ ایسا اسم ہے جو ان دونوں میں سے کسی ایک کے دخول پر مسندالیہ ہو جیسے: مَازَیدٌ قَائِمًا اور لَا رَجُلٌ افضلَ مِنكَ (مَا) معرفہ اور نکرہ دونوں میں عمل کرتا ہے، کبھی اسم وخبر دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے: مَا زَیدٌ ھو الظَّرِیفُ اور کبھی دونوں نکرہ جیسے: مَارَجُلٌ قَاعِدًا، اور کبھی اسم معرفہ اور خبر نکرہ جیسے: مَازَیدٌ قَائِمًا، یہ جائز نہیں کہ اسم نکرہ اور خبر معرفہ ہو بخلاف (لَا) کہ وہ صرف نکرہ میں عمل کرتا ہے، اسی واسطے اسم وخبر دونوں نکرہ ہوتے ہیں۔ **مخفی نہ رہے** کہ (مَا) اور (لَا) کے دو حال ہیں، ایک یہ کہ (لَیسَ) کے ساتھ افادۂ نفی اور مبتدا اور خبر پر داخل ہونے میں مشابہت، دوسرا یہ کہ ان کا دخول اسم یا فعل کے ساتھ مخصوص نہیں، دونوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلے حال کا خیال کرتے ہوئے اہل حجاز کے نزدیک (لَیسَ) کی طرح عامل قرار پائے کہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں، اسی کو نحاتِ بصریہ نے اختیار فرمایا اور دوسرے حال کے اعتبار سے بنی تمیم کے نزدیک عامل نہیں کہ جو حرف اسم وفعل میں سے کسی کے ساتھ مخصوص نہ ہو وہ عمل نہیں کرتا۔

﴿اسناد﴾ باعتبار لغت اسناد کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز سے متعلق کرنا۔

اور اصطلاحِ نحات میں ایک کلمہ کو دوسرے کے ساتھ قصدًا اس طرح ملانا کہ مخاطب کو فائدہ تامہ دے جیسے: زَیدٌ قَائِمٌ۔

﴿اجحاف﴾ کلام کے دونوں رکن یعنی مسند الیہ اور مسند کے حذف کردینے کو اجحاف کہتے ہیں، اور اجحاف درست نہیں لیکن اگر قرینہ موجود ہے تو درست ہے جیسے: ابَأسٌ علَیَّ کے جواب میں (لا) کہ بقرینہ سوال اسم وخبر دونوں محذوف ہیں یعنی لا بأسٌ علیكَ غرضکہ دارومدار قرینے پر ہے، اگر ہے تو جائز ورنہ جائز نہیں۔

﴿اکتفا﴾ از قبیل اکتفا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دو چیزوں میں سے ایک کے ذکر پر (اکتفا) کرکے دوسری کو مقدر کردیا کرتے ہیں، اہل معانی کے یہاں اس کو (اکتفا) کہا جاتا ہے جیسے آیت کریمہ: وَجَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ میں (اَلْحَرَّ) پر اکتفا کرکے (وَالْبَرد) کو اس کے بعد مقدر کردیا، اسی واسطے کہتے ہیں کہ یہ

آیت از قبیل اکتفاء ہے۔

﴿استعارہ﴾ (استعارۂ اصلیہ) کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسمائے اجناس میں ہوا کرتا ہے اور (استعارۂ تبعیہ) وہ ہے جو مشتقات میں ہوتا ہے جبکہ دونوں مشتق کا مشتق منہ متعدد ہو۔

﴿اعراب﴾ وہ حرف یا حرکت جس کے سبب سے معرب کا آخری مختلف ہوتا کہ وہ ان معانی پر دلالت کرے جو معرب پر یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔

﴿استغاثہ﴾ کے معنی ہیں مستغیث کا مستغاث کو بلانا، مستغیث طالب مدد کو کہتے ہیں جیسے: یَالَزَیْدٍ کا متکلم، مستغاث وہ اسم جس کے مدلول سے مدد طلب کی جائے جیسے: یَالَزَیْدٍ میں (زَیْد)، مستغاث لہٗ وہ اسم جس کے مدلول کے لئے مدد طلب کریں۔

﴿امر﴾ سے مقصود طلب فعل ہوتا ہے اور (امر) میں متکلم کا مخاطب پر (استعلاء) معتبر ہے خواہ حقیقتاً ہو یا ادِّعا لیکن کبھی (دعاءً) کہ مخاطب اعلیٰ سے متکلم ادنیٰ کی طلب کو اصطلاح میں (دعا) کہتے ہیں جیسے: اَللّٰھم اغفرلی۔

﴿الصحیح﴾ لفظ الصحیح کو ترکیب میں صفت مشبہ اس وقت قرار دیں گے جب کہ اس کا فعل اصطلاحی معنی میں مستعمل ہو جیسے: اِذَا اُضِیْفَ الْاِسْمُ الصَّحِیْحُ۔

﴿اصل﴾ اصل کے معنی ہیں مَایُبْنٰی علیہ الشیٔ یعنی جس پر کوئی چیز مبنی ہو، چونکہ دلالت مطابقی، تضمنی، التزامی بابِ افادہ واستفادہ میں وضع پر مبنی ہے، اس لئے (وضع) کو اصل کہتے ہیں، ہر سہ دلالات وضع پر اس لئے مبنی ہیں کہ (وضع) ان کے مفہوم میں ماخوذ ہے۔

﴿اصل﴾ وہ ہے جس پر کسی چیز کا قیام ہو، خواہ قیام حسّی جیسے: دیوار پر چھت کا، یا قیام عقلی جیسے: دلیل پر حکم کا، تو دیوار چھت کے لئے اور دلیل حکم کے واسطے اصل ہے اور یہ دونوں فرع ہیں، کبھی اصل بمعنی قاعدہ یعنی قضیۂ کلیہ جس سے افرادِ موضوع کے احکام نکالے جاسکیں بایں طور کہ زَیْدٌ فِی ضَرَبَ زَیْدٌ فَاعِلٌ و کلُّ فاعِلٍ مَرفُوعٌ، تو نتیجہ یہ نکلا فَزیدٌ فی ضَرَبَ زَیْدٌ مَرفُوعٌ۔

اصل کبھی بمعنی مقیس علیہ آتا ہے، اس تقدیر پر مقیس کو فرع کہتے ہیں جیسے: حرمت تفاضل میں مشارکت قدر و جنس کے باعث گندم پر چاول کو قیاس کیا تو گندم مقیس علیہ ہوا اور چاول مقیس۔

اصل کبھی بمعنی کثیر الوقوع، اس صورت میں قلیل الوقوع کو فرع کہتے ہیں جیسے: حتّٰی بمعنی (کَیْ) کو

اصل اور حتّٰی بمعنی (الٰی) کو فرع کہتے ہیں۔

اصل بمعنی وضع جیسے: اَلوَصفُ شرطُهٗ اَنْ یکُونَ فِی الْاَصْلِ میں (اَصْل)

کبھی بمعنی مَاثبتَ للشَّیِ نظرًا الٰی ذاتِهٖ یعنی مقتضائے طبعی جیسے: پانی کے لئے برودت اصل ہے جو بوجہ عارض کبھی واجب ومؤکد اور کبھی زائل ہوجاتی ہے جیسے: پانی کی برودت برف کے اتصال سے مؤکد ہوجاتی ہے اور تسخین سے زائل۔

﴿الف لام اسمی﴾ اس کو کہتے ہیں جو اسمِ موصول کے معنی میں ہو اور وہ اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول پر داخل ہوا کرتا ہے جیسے: اَلضَّارِبُ وَالْمَضْرُوْبُ۔

﴿الف لام حرفی زائد﴾ جس سے تحسین لفظ مقصود ہوتی ہے، نہ تعریف مدخول جیسے: اَلْحَسَن۔

﴿الف لام جنسی﴾ وہ ہے جس سے مدخول کی نفس ماہیت مراد ہوتی ہے جیسے: اَلرَّجُل خیرٌ من المرأة میں (اَلرَّجُل) پر۔

﴿الف لام استغراقی﴾ اس کو کہتے ہیں جس سے مدخول کے جملہ افراد مراد ہوں جیسے: اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔

﴿الف لام عہد خارجی﴾ وہ ہے جس سے مدخول کا فردِ معیّن مراد ہوتا ہے جیسے: فعصٰی فرعون الرسول میں (اَلرَّسُوْل) پر۔

﴿الف لام عہد ذہنی﴾ وہ ہے جس سے مدخول کا فردِ غیر معیّن مراد ہوتا ہے جیسے: اخاف ان یأکله الذئب میں (الذئب) پر۔

﴿اِنْ شرطیہ﴾ ایسی شرط میں مستعمل ہوتا ہے جو مشکوک الوقوع ہو یا مشکوک الوقوع کے حکم میں جیسے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔

﴿اَمَّا﴾ برائے تفصیل جس کے معنی ہیں کسی مجمل کی توضیح۔

﴿اَمَّا﴾ حرفِ شرط کو دیگر کلماتِ شرط سے بایں طور امتیاز حاصل ہے کہ اس میں متکلم کا قصد یہ ہوتا ہے کہ جزا لامحالہ واقع ہے، اسی واسطے معنیٔ تاکید اس کو لازم ہیں، ایسا نہیں کہ وقوعِ جزا برتقدیر وقوعِ شرط ہو جیسا کہ دیگر کلماتِ شرط میں ہوتا ہے، اس کا استعمال دو طریقوں پر ہوتا ہے: **اوّل**: برائے تفصیل جس کے دو معنی ہیں: اوّل

معنی یہ کہ مجمل سابق کی توضیح جیسے: فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَاءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ،

دوم: معنی یہ کہ چند چیزوں کو الگ الگ ذکر کرنا جیسے: فَاَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا اس طریقہ پر استعمال غالب ہے۔

دوم: طریقہ یہ کہ برائے استیناف یعنی کلام مستانف کے شروع میں لانا، اس صورت میں صرف شرط وتاکید کے معنی ہوتے ہیں، اس کی جزا پر (فا) آیا کرتی ہے مگر کبھی نادر انہیں آتی جیسے ارشادِ نبوی: اَمَّا مُوْسٰى كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِذْ يَنْحَدِرُ فِي الْوَادِيْ، اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اس قول میں: اَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا۔

﴿اَمْ﴾ چار قسم پر ہے: **اوّل**: زائدہ: جیسے:

يَا لَيْتَ شِعْرِيْ وَلَا مَنْجاً مِنَ الْهَرَمِ اَمْ هَلْ عَلَى الْعَيْشِ بَعْدَ الشَّيْبِ مِنْ نَدَمِ

دوم: الف لام کی طرح تعریف کے واسطے آتا ہے جیسے اس حدیث میں لَيْسَ مِنَ امْبِرِّ امْصِيَامُ فِي امْسَفَرِ، **سوم**: منقطعہ: جس سے پیشتر کبھی خبر محض ہوتی ہے جیسے: تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرَاهُ اور کبھی ہمزہ جو استفہام کے واسطے نہیں ہوتی جیسے: اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَا اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَا، اس میں ہمزہ استفہام کے لئے نہیں بلکہ انکار کے واسطے ہے جو بمنزلہ نفی ہوتا ہے اور کبھی استفہامِ انکاری بغیر ہمزہ کے جیسے: هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ، **چهارم**: متصلہ: جس سے پیشتر ہمزہ تسویہ ہوتی ہے جیسے: سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ، اور کبھی ہمزۂ استفہام کہ (اَمْ) اور ہمزۂ استفہام دونوں سے تعیین طلب کی جاتی ہے، عام ازیں کہ یہ استفہامِ حقیقی ہو یا برائے تعجب یا تقریری جیسے: ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا۔

﴿اِذَا﴾ ظرفِ زمان متضمن معنی شرط بر قولِ محققین شرط کی طرف مضاف نہیں ہوتا اور بعض کے نزدیک شرط

کی طرف مضاف ہوتا ہے تو یہ اس میں عامل اور وہ اس میں اور اکثر کے نزدیک شرط کی طرف مضاف ہوتا ہے اور جزا کے لئے مفعول فیہ، تو یہ شرط میں (عامل) اور جزا اس میں عامل ہوئی جیسے: اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذَا ،کلمہ (اِذَا) ایسی شرط میں مستعمل ہوتا ہے جو قطعی الوقوع ہو یا قطعی الوقوع کے حکم میں جیسے: اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ۔

﴿اِنْ اور اِذَا﴾ لفظ (اِنْ) اور لفظ (اِذَا) اگرچہ دونوں شرط کے واسطے آتے ہیں مگر دونوں میں معنوی حیثیت سے یہ فرق ہے کہ (اِنْ) افادۂ شک کے لئے موضوع ہے اور (اِذَا) افادۂ جزم کرتا ہے اور عملی حیثیت سے یہ فرق ہے کہ اوّل جازم اور دوم جازم نہیں، اس فرقِ معنوی اور عملی کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرتِ علامہ سیوطی قدس سرہٗ نے ایک سوال اور اس کا جواب بصورتِ اشعار ذکر کیا

سوال: سَلِّمْ عَلٰی شَیْخِ نُحَاۃٍ وَقُلْ لَہٗ ۔۔۔ ھٰذَا سُوَالٌ مَنْ یُجِبْہُ یُعَظَّمُ
اَنَا اِنْ شَکَکْتُ وَجَدْتُمُوْنِیْ جَازِمًا ۔۔۔ وَاِذَا جَزَمْتُ فَاِنَّنِیْ لَمْ اَجْزِمِ

جواب: اس کا جواب یہ ہے:

ھٰذَا سُوَالٌ غَامِضٌ فِیْ کَلِمَتَیْ شَرْطٍ ۔۔۔ وَاِنْ وَ اِذَا مُرَادُ مُکَلِّمِیْ
اِنْ اِنْ نَطَقْتَ بِھَا فَاِنَّکَ جَازِمٌ ۔۔۔ وَ اِذَا اِذَا تَاْتِیْ بِھَا لَمْ تَجْزِمِ
وَاِذَا لِمَا جَزَمَ الْفَتٰی بِوُقُوْعِہٖ ۔۔۔ بِخِلَافِ اِنْ فَافْھَمْ اَخِیْ وَفَھِّمِ

﴿اِنَّمَا﴾ کلمہ اِنَّمَا قصر کے لئے موضوع ہے یا تاکید کے لئے، لغت میں قصر بمعنی (حبس) ہے اور اصطلاح میں بذریعہ طرقِ سبعہ ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ مخصوص کرنے کو کہتے ہیں، شے اوّل کو (مقصور) اور شے ثانی کو (مقصور علیہ) کہا جاتا ہے، طرقِ سبعہ یہ ہیں: (۱) عطف، (۲) نفی و استثنار، (۳) تقدیم، (۴) اِنَّمَا، (۵) توسّط ضمیر فصل، (۶) تعریف مسند الیہ بلامِ جنس، (۷) تعریف مسند بلامِ جنس۔

قصر کی دو قسمیں ہیں: حقیقی اور اضافی، پھر ہر ایک کی دو قسم، قصر موصوف علی الصّفۃ اور قصر صفت علی الموصوف، قصر اضافی تین قسم پر ہے: (۱) قصر افراد، (۲) قصر قلب، (۳) قصر تعیین۔

لفظ سے اگر معنی موضوع لہٗ مراد ہوں تو حقیقت ہے ورنہ مجاز، اور مجاز دو قسم پر ہے: **اوّل**: مرسل، اگر علاقۂ مجاز تشبیہ نہ ہو، **دوم**: استعارہ، اگر علاقۂ مجاز تشبیہ ہو، مشبّہ بہ کو مستعار منہ اور مشبّہ کو مستعار لہٗ اور لفظ مشبّہ بہ کو مستعار کہتے ہیں، استعارہ کی باعتبارِ مستعار دو قسم ہیں، اگر لفظ مستعار اسمِ جنس ہے تو اس کو استعارۂ اصلیہ

کہتے ہیں ورنہ تبعیہ۔

﴿امکانِ عام﴾ جس کے معنی ہیں شی کے وجود اور عدم میں سے کسی ایک کا ضروری نہ ہونا۔

﴿امکانِ خاص﴾ جس کے معنی ہیں شی کے وجود و عدم دونوں کا ضروری نہ ہونا۔

﴿امکانِ عام مقید بجانب وجود﴾ اس کے معنی ہیں عدم شی کا ضروری نہ ہونا، خواہ وجودِ شی ضروری ہو یا وہ بھی ضروری نہ ہو۔

﴿امکانِ عام مقید بجانب عدم﴾ اس کے معنی ہیں وجودِ شی کا ضروری نہ ہونا، خواہ عدم شے ضروری ہو یا وہ بھی ضروری نہ ہو۔

﴿اضافت معنوی﴾ وہ مضاف کا مغایر ہونا ہے صفت مضاف بسوئے معمول کے، صفت سے مراد اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، صفت مشبّہ، اسمِ منسوب، اسمِ تفضیل اور معمول سے مراد فاعل، مفعول بہ، نائب فاعل، مضاف کے مغایر صفت مذکور ہونے کی دو صورتیں ہیں: **اوّل**: یہ کہ مضاف سرے سے صفت ہی نہ ہو جیسے: غلامُ زیدٍ اور ضربُ زیدٍ، **دوم**: یہ کہ مضاف صفت تو ہے لیکن صفت مضاف بسوئے معمول نہیں جیسے: مضارعُ مصرٍ، کریم البلد۔

﴿اضافت معنوی﴾ کے معنی ہیں نسبة شیٔ الی شیٔ مع افادة المعنی یعنی ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کی جانب اس طرح سے کہ تخصیص یا تعریف مستفاد ہو۔

اضافت معنوی بمعنی اللام یہ اس وقت ہوتی ہے جبکہ مضاف الیہ جنس مضاف نہ ہو یعنی مضاف الیہ مضاف میں متحقق نہ ہو اور نہ مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف ہو جیسے: غلامُ زیدٍ کہ (زید) نہ (غلام) پر متحقق کہ (حو) ہے نہ اس کے لئے ظرف، تو (غلام) کی اضافت بسوئے (زید) بمعنی اللام ہوئی کہ اصل میں غلامُ لزیدٍ تھا، اور اضافت معنوی بمعنی (مِن) بیانیہ یہ اس وقت ہوتی ہے (۱) جبکہ مضاف الیہ مضاف میں متحقق ہو اور (۲) مضاف کے لئے غیر بھی اور (۳) مضاف بھی مضاف الیہ کے غیر کے ساتھ متحقق ہو، اور (۴) مضاف الیہ مضاف کے لئے اصل بھی ہو جیسے خاتم فضّة کہ (فضّة) کا تحقق (خاتم) پر ہوتا ہے جیسے: الخاتم ذو فضّةٍ اور (خاتم) کے غیر پر بھی جیسے: السوارُ ذو فضّةٍ اور (خاتم) کا تحقق بھی (فضّة) کے غیر پر جیسے: الذھبُ ذو فضّةٍ اور (فضّة) خاتم کے لئے اصل بھی ہے کہ اسی سے بنائی گئی

تو (خاتمُ فضّةٍ) اصل میں (خاتمُ ذو فضّةٍ) تھا۔

اور اگر مضاف الیہ مضاف کے لئے اصل نہیں تو اضافت بمعنی (مِنْ) نہ ہوگی جیسے: فضّةُ خاتمك خیرٌ من فضّة خاتمی کہ اس میں (خاتم) مضاف الیہ ہے جو (فضّة) کے لئے اصل نہیں بلکہ یہ اضافت بمعنی (لام) ہے۔

اضافت معنوی بمعنی (فی) یہ اس وقت ہوتی ہے جب کہ مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف ہو جیسے: ضربُ الیوم کہ اصل میں ضربٌ فی الیومِ تھا۔

﴿اضافت معنوی﴾ مضاف الیہ معرفہ کے ساتھ مضاف کے لئے تعریف کا افادہ کرتی ہے، اسلئے کہ ہیئت ترکیبی مضاف الیہ معرفہ کے ساتھ اضافت معنوی میں اسی واسطے موضوع ہے کہ مضاف کے واحد معیّن اور مشخص ہونے پر دلالت کرے جیسے: (غلامُ زیدٍ)، حصولِ تعریف کی یہ وجہ نہیں کہ شے کسی امر معیّن کی طرف منسوب ہونے سے معرفہ ہو جاتی ہے ورنہ لازم آئے گا کہ زیدٌ انسانٌ میں (انسان) معرفہ ہو جائے، حالانکہ معرفہ نہیں اور اضافت لفظی مفید تعریف ہو جائے جیسے: ضَارِبُ زیدٍ میں (ضَارِب) اسمِ فاعل یا اضافت لفظی مضاف بسوئے مفعول بہ ہے تو (ضَارب) منسوب ہوا معیّن یعنی (زید) کی جانب، تو لازم آیا کہ (ضَاربُ زیدٍ) میں واقع (ضَارب) معرفہ ہو جائے، حالانکہ نکرہ ہے کیونکہ مضاف باضافت لفظی معرفہ نہیں ہوتا تو معلوم یہ ہوا کہ حصولِ تعریف کی وجہ وہی وضع ہے نہ امر معیّن کی جانب نسبت، **مخفی نہ رہے کہ** اضافت معنوی کا فائدۂ مذکورہ لفظ (غیر) اور لفظ (مثل) میں حاصل نہیں ہوتا، اگر چہ مضاف الیہ معرفہ کی طرف مضاف ہو کیونکہ یہ ابہام میں ڈوبے ہوئے ہیں، **نظر بر آں** غیرُ زیدٍ اور مثلُ زیدٍ میں (غیر) اور (مثل) معرفہ نہیں، وجہ یہ کہ غیرُ زیدٍ کوئی مخصوص ذات نہیں، عالم کا ہر موجود غیر زیدٍ ہے، اسی طرح (مثل زیدٍ) کوئی مخصوص ذات نہیں بلکہ ہر موجود کسی نہ کسی صفت میں (زید) کے مماثل ہے، البتہ اگر (غیر) کے مضاف الیہ کے لئے کوئی ضد واحد معروف و مشہور ہے جیسے: عَلَيْكَ بِالْحَرَكَةِ غَيْرُ السُّكُوْن میں (سکون) کی ضد واحد (حرکت) معروف ہے تو ایسی صورت میں (غیر) معرفہ ہو جاتا ہے، اس لئے (غیر السکون) کا اس ترکیب میں (الحرکة) کے لئے صفت ہونا صحیح ہوا کہ موصوف کی طرح صفت بھی معرفہ ہے، اسی طرح لفظ (مثل) کے مضاف الیہ کے لئے اگر کسی وصف میں کوئی مماثل مشہور

ہے تو اس وقت (مثل) معرفہ ہو جائے گا مثلاً زید نحوی ہے اور عمرو علم نحو میں اس کا مماثل مشہور، کسی نے کہا جاءَ مثْلُ زیْدٍ تو یہ (مثل) معرفہ کہ اس سے بر بنائے شہرت وہی عمرو مراد ہوا نہ اور کوئی، **یاد رھے کہ** لفظ (شبہ) اور (شبیہ) اور (نظیر) اور (سوا) کا حکم بھی یہی ہے۔

اضافت معنوی کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ مضاف الیہ نکرہ کے ساتھ مضاف میں تخصیص حاصل ہوتی ہے جیسے غلامُ رجلٍ کہ لفظ (غلام) قبل اضافت مرد اور عورت دونوں کے غلام کو شامل تھا اور بعد اضافت عورت کے غلام کو شامل نہ رہا اور اس میں تخصیص بمعنی تقلیل شرکار پیدا ہو گئی اور اضافت معنوی کی یہ شرط ہے کہ مضاف کو تعریف سے خالی کیا جائے جب کہ اضافت معرفہ ہو اور اگر نہ ہو تو تجرید کی احتیاج نہ ہوگی بلکہ ممکن ہی نہیں قبل اضافت معرفہ جس کو بعد تجرید مضاف کر سکیں معرب باللّام ہوتا ہے یا علم معرفہ کے باقی اقسام کی اضافت نہیں ہوتی۔

﴿اضافت لفظی﴾ وہ ہے جس میں مضاف صیغۂ صفت ہو جو معمول کی طرف مضاف ہو، اس بات سے دو شرطیں مستفاد ہوئیں: **اوّل**: یہ کہ اس میں مضاف کا صفت ہونا ضروری، اگر مضاف صفت نہیں تو اضافت لفظی نہ ہوگی جیسے: غلامُ زید، **دوم**: یہ کہ صفت معمول کی طرف مضاف ہو، اگر معمول کی طرف مضاف نہیں تو اضافت لفظی نہ ہوگی جیسے: کریم البلد، پس جب مذکورہ دو شرطیں پائی جائیں تو اضافت لفظی ہوگی جیسے: ضاربُ زیدٍ اس میں (ضارب) اسمِ فاعل ہے اور مفعول بہ کی طرف مضاف کہ اصل میں ضاربٌ زیداً تھا۔

﴿ابتدا بالساکن حقیقۃً﴾ یہ اس وقت جب کہ کلمہ یک حرفی ابتدا میں واقع ہو اور ہے ساکن جیسے: کَـزیدٍ اخوكَ میں (کاف) ساکن ہو تو ابتدا بالساکن حقیقتاً ہوگی اور حکماً یہ اس وقت ہوگی جبکہ کلمہ یک حرفی ابتداءً نہ واقع نہ ہو جیسے: (یائے متکلم) کہ کلمہ مستقل ہونے کے پیش نظر ابتدا کے حکم میں ہے، اسی واسطے اس کا ساکن ہونا خلافِ اولیٰ اور متحرک ہونا اولیٰ اور حرکت میں اصل فتح، لہٰذا اس کا مفتوح ہونا اولیٰ قرار پایا جیسے: ثَـوبِـيَ اور دلوِيَ یا ثوبِيْ یا دلوِيْ۔

﴿امـرء﴾ بمعنی مرد، یہ لفظ الفاظِ غریبہ سے ہے کہ اس میں (راء) ہمزہ کی حرکت کے تابع ہے، اختلافِ عامل سے جو حرکت ہمزہ پر آتی جائے گی ویسی ہی (راء) پر، قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا: اِنِ امْـرُؤٌ هَـلَكَ، لِكُلِّ امْرِءٍ مِنهُمْ يَومَئِذٍ شَانٌ يُّغْنِيْهِ چونکہ معرب کے آخر سے پہلے جو حرکت ہوتی ہے اس کو حرکت بنائی کہتے ہیں، اس لئے بطور چیستاں دریافت کیا کرتے ہیں کہ وہ کونسی حرکت بنائی ہے جو اختلافِ عامل سے مختلف

ہو، جواب میں کہا جاتا ہے کہ (اِمْرَءٌ) میں (راء) کی حرکت اور کبھی بغیر ہمزہ کے (مرءٌ) آتا ہے اور اس کی مؤنث بھی دونوں طرح آتی ہے (امرأةٌ) اور (مرأةٌ)

﴿اَوْ﴾ حرفِ عطف برائے تنویع جس کو تقسیم بھی کہتے ہیں اور (اَوْ) کبھی بمعنی (و) آتا ہے جیسے اس حدیث میں: **فانما عليك نبي او صديق او شهيد**، جب شے پر مصاحب کا عطف بواسطۂ (اَو) کیا جائے یا مؤگد پر مؤکِّد کا جیسے: **ومن يكسب خطيئةً او اثمًا** میں ایک قول پر، یا مقامِ اباحت میں واقع ہو جیسے: **جالس الحسن او ابن سيرين** میں تو (اَوْ) بمعنی (و) ہوتا ہے **كذا في الاشموني**، حدیث شریف میں از قبیل عطف مصاحب ہے۔

﴿اَسْلِمْ تَسْلَمْ﴾ فن بدیع کے وجوہِ محسنات لفظیہ سے ان دونوں میں (جناس اشتقاقی) ہے جس کے معنی ہیں دونوں لفظوں کا ماخذ اشتقاق میں مشترک ہونا اور وہ (سلامة) ہے (تَسْلِمْ) امر کا جوابِ اوّل ہے اور اسی بنا پر مجزوم۔

❁ ❁ ❁

﴿بدل البعض﴾ بدل البعض میں ایک ضمیر مبدل منہ کی طرف راجع ہونے والی واجب ہے، اس لئے کہ ضمیر مبدل منہ کے ساتھ ربط دینے کے لئے ہوتی ہے اور جب ربط بغیر ضمیر حاصل ہو جائے تو ضمیر کی ضرورت نہیں رہتی کہ مقصود بغیر اس کے حاصل ہے جیسے مَافَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ میں، کہ (اِلَّا) اپنے مابعد کے ساتھ کلام ماقبل کا متمم ہوتا ہے اور (اِلَّا) اپنے مابعد کو اپنے ماقبل سے خارج کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل کا بعض ہے، پس بایں طور ربط حاصل ہو گیا اور ضمیر کی احتیاج نہ رہی۔

﴿بَيْنَ﴾ لفظ بَيْنَ ظرفِ مکان ہے لیکن جب (مَا) اور (الف) لاحق ہوتے ہیں تو ظرفیت زمانیہ اور جملہ اسمیہ کی طرف اضافت بکثرت اور جملہ فعلیہ کی طرف بقلت اس کو لازم ہوتی ہے اور اس وقت جواب کی جانب محتاج ہوتا ہے جس کی تصدیر کلمۂ مفاجات (اِذَا) اور (اِذْ) کے ساتھ افصح ہوتی ہے بریں تقدیر معنی مفاجات اس میں عامل ہوتے ہیں ورنہ جواب، اور بعض کے نزدیک (بَيْنَ) بصورتِ لحوق معنی شرط کو متضمن ہوتا ہے، اس لئے جواب کی ضرورت پیش آتی ہے، اس تقدیر پر بر بنائے مسلک محققین اس میں عامل شرط ہوگی جو مضاف الیہ ہے اور بر بنائے مذہب اکثرین جواب ہوگا جیسے دیگر ظروف زمانیہ جو معنی شرط کو متضمن ہوتے ہیں

کہ ان میں محققین اور اکثرین نے یہی اختیار کیا ہے اور جس وقت (مَا) اور (الف) لاحق نہیں ہوتے تو (بَیْنَ) متعدد پر داخل ہوتا ہے اور اگر مفرد پر داخل ہو تو تکرار واجب ہوگی جیسے: هٰذا فِراقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ لیکن **یادرہے کہ** نحوی ترکیب میں (بَیْن) ثانی زائد قرار پائے گا اور آیت کریمہ کی ترکیب یوں ہوگی کہ (هَا) حرفِ تنبیہ (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا، (فِراق) مضاف (بَیْنَ) مضاف الیہ مضاف (یَا) متکلم مبنی بر سکون معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (بَیْنَ) زائد، (كَ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر فتح معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (بَیْـــنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (فِراق) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، اور کبھی (بَیْنَ) میں خَمْسَةَ عَشَرَ کی طرح ترکیب بنائی واقع ہوتی ہے، اس وقت مبنی بر فتح ہوتا ہے جیسے:

نَحْمِیْ حَقِیْقَتَا وَبَعْ ضُ الْقَوْمِ یَسْقُطُ بَیْنَ بَیْنَا

❁ ❁ ❁

﴿تا﴾ چند معانی کے لئے آتی ہے: اوّل: (وحدۃ) جیسے: الكَلِمَة، دوم: (تانیث) جیسے: قائِمَة، سوم: (تذکیر) جیسے: ثلثة، چہارم: (عوض) جیسے: عِدَة، پنجم: (نقل) جیسے: كافیه، ششم: (مصدریہ) جیسے: فاعلیة، ہفتم: (مبالغہ) جیسے: علَّامَة۔

﴿تائے تانیث﴾ وہ تائے زائدہ جو اسم کے آخر لاحق ہوتی ہے اور حالت وقف میں ہائے ہوّز ہو جاتی ہے اور اس کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے جیسے: قائمة۔

﴿تعریف﴾ میں اعلیٰ مرتبہ یعنی ترتیب معارف یوں ہے یہ کہ اعرف المعارف (اسمِ جلالت)، پھر ضمائر، پھر اعلام، پھر اسمائے اشارہ، پھر معرف باللام اور اسمائے موصولہ اور ان دونوں میں مساوات ہے۔

﴿تقدم﴾ یعنی رتبۂ تقدم کے معنی ہیں کہ شے کا ایسی حالت کے ساتھ متصف ہونا جو تقدم کو مقتضی ہو خواہ شے بالفعل مقدم ہو یا نہ ہو، اگر ہے فبہا ورنہ حکمِ مقدم میں ہوگی جیسے: ضَرَبَ غُلَامَهُ زَیْدٌ میں کہ وہ حالت زید مذکور میں فاعلیت ہے۔

﴿تمییز﴾ ایسا اسمِ منصوب ہے جو ذاتِ مذکورہ یا ذاتِ مقدرہ سے وضعی ابہام کو دور کرے جیسے: عندی عشرون درهمًا۔

﴿تقدیر﴾ کے معنی ہیں عبارت میں ذکر نہ کرنا اور نیّت میں ملحوظ رکھنا، اس لئے کہ نیّت میں بھی نہ ہو تو ظرفیّت پر دلالت نہ رہے گی اور اس کا اسمِ ظرف ہونا مفہوم نہ ہوگا۔

﴿تحذیر﴾ کے معنی ہیں کسی کو کسی سے ڈرانا، (محذّر) اس کو کہتے ہیں جس کو ڈرایا جائے، (محذّر منہ) اس کو کہتے ہیں جس سے ڈرایا جائے اور اصطلاحِ نحات میں (محذّر) کو بھی (تحذیر) کہا جاتا ہے اور (محذّر منہ) کو بھی مگر مطلقاً نہیں بلکہ بعض قیود کے ساتھ۔

اور اصطلاحِ نحات میں (تحذیر) وہ اسمِ منصوب ہے جو (اِتَّقِ) مقدر کا ایسا معمول ہو جس کو مابعد سے ڈرایا جائے یا ایسا معمول (اِتَّقِ) مقدر کا جو (محذّر منہ) مکرر ہو جیسے **اِيَّاكَ وَالْاَسَدَ**، اور **اِيَّاكَ وَاَنْ تَحْذِفَ، وَالطَّرِيْقَ الطَّرِيْقَ**۔

﴿ترکیب﴾ کے معنی یہ ہیں کہ دو یا زیادہ کلموں کا ایک ہو جانا بایں طور کہ کوئی حرف جزو نہ ہو جیسے: **بَعلَبَك، مَعدِيكَرِب**۔

﴿تضمین﴾ کے معنی ہیں ایک فعل یا شبہ فعل میں دوسرے فعل یا شبہ فعل کے معنی کا لحاظ کرنا بایں قرینہ کہ دوسرے فعل یا شبہ فعل کا صلہ اوّل کو دیدیا گیا ہے۔

﴿تخصیص﴾ کے معنی تقلیلِ اشتراک ہیں، ان کا تحقق اکثر و بیشتر اس وقت ہوتا ہے جبکہ مخصّص کا مصداق اگر مضاف الیہ کے مصداق کا غیر ہو جیسے: **غُلَامُ رَجُلٍ** بخلاف اختصاص کہ اس میں تقلیلِ اشتراک کے بعد ہمیشہ دونوں کا مصداق ایک ہوتا ہے جیسے: **كُلُّ الدَّرَاهِمِ**، اور (عین الشئ) کہ بعد زوالِ عموم (کل) عبارت ہے (الدراهم) مضاف الیہ سے، اور (عین) عبارت ہے (الشئ) مضاف الیہ سے، چونکہ یہاں پر مضاف الیہ معرفہ ہے، لہٰذا (کل) اور (عین) معرفہ ہوئے اور (**كُلُّ رَجُلٍ**) اور (**عَيْنُ عَبْدٍ**) میں مضاف الیہ نکرہ ہے تو اسی تخصیص پر رہے اور نکرہ ہوئے، اس سے معلوم ہوا کہ تخصیص باعتبارِ تحقق عام ہے اور اختصاص خاص۔

﴿تنازع﴾ اس کے لغوی معنی ہیں باہم کسی چیز میں جھگڑا کرنا اور اصطلاحی معنی ہیں کہ دو فعل کے بعد واقع ہونے کی حیثیت سے اسمِ ظاہر کی معمولیّت کا علی سبیل البدل ہر ایک کے لئے صحیح ہونا۔

﴿تنوینِ عوض﴾ وہ جو بعد حذف مضاف الیہ اس کے عوض مضاف کے آخر میں آتی ہے جیسے: **حِيْنَئِذٍ** میں، اس کی شرط یہ ہے کہ مضاف ظرف ہو جیسے: **حِيْنَئِذٍ** یا لفظ **كل** یا لفظ **بعض** یا لفظ **اَيٌّ**۔

﴿تنوین تمکن﴾ وہ ہے جوکلمہ کے منصرف ہونے پردلالت کرتی ہے جیسے: زَیْدٌ، خَالِدٌ میں۔
﴿تنوین تنکیر﴾ وہ ہے جونحات کے نزدیک اسمِ مبنی نکرہ پرداخل ہوتی ہے جیسے: صَہٍ بمعنی اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا، یہ اسمِ فعل نکرہ اور صَہْ اسمِ فعل معرفہ ہے کیونکہ اس کے معنی ہیں اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْآنَ۔
﴿تنوین مقابلہ﴾ وہ ہے جو جمع مؤنث سالم کے آخر نونِ جمع مذکر سالم کے مقابلے میں آتی ہے جیسے: مُسْلِمَاتٍ۔
﴿تفصیل بعدالاجمال﴾ علم بدیع میں کلام کی وجوہِ تحسین سے بحث کی جاتی ہے اور وجوہِ تحسین دوقسم پر ہیں: اوّل: معنوی، دوم: لفظی، کسی چیز کو اجمالاً بیان کر کے تفصیلاً بیان کرنا تحسین معنوی پیدا کرتا ہے اور اس کو تفصیل بعدالاجمال کہتے ہیں۔

❁ ❁ ❁

﴿جملہ﴾ جملہ کی طرف صرف آٹھ لفظ مضاف ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں: (۱) اسمائے زمان، (۲) حیث، (۳) لفظ آیت بمعنی علامت، (۴) ذو، (۵) لدن، (۶) ریث، (۷) قول، (۸) قائل، یہ اس وقت ہے جب کہ جملۂ مضاف الیہ سے اس کے معنی مراد لئے جائیں اور اگر معنی مراد نہ ہوتو مذکورہ الفاظ ایسے جملہ کی طرف مضاف ہونے کے لئے خاص نہیں، دوسرے الفاظ بھی مضاف ہوتے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے معنی لَآاِلٰــهَ اِلَّا اللّٰهُ اِثْبَاتُ الْاُلُوْهِيَّةِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَل مجرور ہے، اس لئے کہ جملہ مضاف الیہ پر معطوف ہے۔
﴿جمع مکسر﴾ وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں واونون اور یا نون اور الف تا نہ ہو جیسے: رِجَال وغیرہ
﴿جمع مذکر سالم﴾ وہ جمع ہے جس کے آخر میں (واو) ماقبل مضموم اور (نون) ہو یا (یا) ماقبل مکسور اور (نون) ہو خواہ اس کا مفرد مذکر ہو جیسے: مُسلمون جمع مسلم یا مؤنث جیسے: سنون جمع سنة۔
﴿جمع مؤنث سالم﴾ اس جمع کو کہتے ہیں جس کے واحد کے آخر میں الف اور تا بڑھا کر بنایا گیا ہو، خواہ اس کا واحد مؤنث ہو جیسے: مُسْلِمَات جمع مُسْلِمَة یا مذکر جیسے: مرفوعات جمع مرفوع۔
جمع مؤنث سالم جب معرب باللّام نہ ہوتو (جمع قلّت) ہے، ورنہ (جمع کثرت) جیسے: انما الاعمال بالنیات میں (النیات)
﴿جمع کثرت اور جمع قلّت﴾ کے اطلاق میں فرق ہے، **اوّل**: یہ کہ اقل اور اکثر دونوں کے اعتبار سے

فرق یہ کہ جمع قلت کا اقل تین ہے اور اکثر نو یا دس، اور جمع کثرت کا اقل دس یا گیارہ اور اکثر کے لئے کوئی حد نہیں، اور جمع سالم معرف باللّام از قبیل جمع کثرت اور جمع منکر از قبیل جمع قلت **كما في نحو مير وغيره**، اسی طرح باقی اوزانِ جمع قلت **كما في حاشية المولى الجمال على الجامي**،

دوم: یہ کہ اقل کے اعتبار سے فرق نہیں، اکثر کے اعتبار سے ہے کہ دونوں کا اقل تین ہے، جمع قلت کا اکثر دس ہے اور جمع کثرت کا اکثر محدود نہیں **كما في التلويح**۔

سوم: یہ کہ اقل کے اعتبار سے فرق ہے، اکثر کے اعتبار سے نہیں کہ دونوں کا اکثر تین سے زائد جس کے لئے کوئی حد نہیں اور جمع قلت کا اقل تین یا دو اور جمع کثرت کا دس، یہ قول بعض اصولیین کا جمع منکر میں ہے **كما في فوائح الرحموت**۔

چھارم: یہ کہ جمع قلت اور جمع کثرت معرف باللّام الفاظِ عموم سے ہیں تو ان کے لئے مذکورہ بالا اقل، نہ اکثر اور منکر کا اقل تین ہے، اور اکثر کے لئے کوئی حد نہیں، مسلم الثبوت اور اس کی شرح فواتح الرحموت میں ہے **هٰذا ما هو الحق**۔

❁ ❁ ❁

﴿حرف﴾ وہ جو اپنے معنی پر بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے دلالت نہیں کرتا کیونکہ وہ مستقل بالمفہومیہ نہیں جیسے: **سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ**۔

﴿حروفِ مبانی﴾ وہ ہیں جو اس لئے وضع کئے گئے ہیں کہ اُن سے کلمات مرکب کئے جائیں، یہ کسی معنی پر دلالت نہیں کرتے، ان کو حروفِ ہجا کہتے ہیں۔

﴿حروفِ معانی﴾ وہ ہیں جن کی وضع معنی پر دلالت کرنے کے لئے ہے جیسے: حروفِ مشبّہ بالفعل اور حروفِ جر وغیرہ۔

﴿حذف﴾ کے معنی ہیں لفظ کو عبارت میں ذکر نہ کرنا اور نہ نیّت میں ملحوظ رکھنا۔

﴿حدث﴾ ان معنی کو کہتے ہیں جو قائم بالغیر ہوں جیسے: ضَرْبًا۔

﴿حق﴾ نسبت کی واقع کے ساتھ مطابقت کو (حق) کہتے ہیں اور (صدق) اس کے ہم معنی ہے اور اس کا مقابل (بطلان) ہے جس کے ہم معنی (کذب) ہے، دونوں کے معنی ہیں واقع کے ساتھ نسبت کی عدمِ

مطابقت جیسے: اَللّٰہُ قَائِمٌ بِالْقِسطِ حَقًّا، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا، اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا اور شک نہیں کہ تینوں جملوں میں (حق) کے مقابل (کذب) کا احتمال نہیں، اوّل اور دوم میں بوجہ خصوصیت موضوع اور محمول، اور سوم میں بایں وجہ کہ خبر الٰہی ہے اور خبر الٰہی میں احتمالِ کذب ممتنع بالذات۔

﴿حد﴾ اہل میزان کی اصطلاح میں (حد) اس تعریف کو کہتے ہیں جو ذاتیات پر مشتمل ہو اور اصطلاحِ نحات میں (حد) جامع ومانع تعریف کو کہتے ہیں۔

﴿حمل علی النظیر﴾ جس کے معنی ہیں شے کو اس کے (نظیر) کے بعض احکام میں شریک کردینا تاکہ حتی الامکان اتحاد باقی رہے جیسے: (غیر ذوات الرّا) یعنی وہ اسماء جو بروزنِ (فَعَال) ہوں اور (اعیانِ مؤنثہ) کے لئے علم اور ان کے آخر میں (را) نہ ہو اور (ذوات الرّا) یعنی ان کے آخر میں (را) ہو تو (غیر ذوات الرّا) کی نظیر (ذوات الرّا) ہیں جن کے حکم (عدلِ تقدیری) میں غیر ذوات الرّا کو شریک کردیا گیا۔

﴿حمد لغوی﴾ زبان سے کسی کی خوبی تعظیماً بیان کرنا، یہ لغوی معنی ہیں۔

﴿حمد عرفی﴾ انعام کے باعث منعم کی تعظیم کرنا خواہ قلب سے، خواہ زبان سے، خواہ اعضاء سے، یہ عرفی معنی ہیں۔

﴿حمد اصطلاحی﴾ مولیٰ تعالیٰ نے بندے کو جس قدر نعمتیں عطا فرمائی ہیں سب کو ان کے مقصدِ تخلیق کے مطابق بقدرِ طاقتِ بشری صرف کرنا، یہ اصطلاحی معنی ہیں۔

﴿حال﴾ وہ ایسا اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہ کا حال فاعل یا مفعول بہ ہونے کی حیثیت سے بیان کرے خواہ فاعل اور مفعول بہ از روئے لفظ (فاعل) اور (مفعول بہ) ہوں یا از روئے معنی جیسے: ضَرَبتُ زَیدًا قَائِمًا اور ھٰذا زیدٌ قائِمًا اور زیدٌ فی الدَّارِ قائمًا۔

اوّل: از روئے لفظ فاعل اور مفعول بہ ہونے کا مطلب یہ کہ فاعل کی فاعلیت اور مفعول بہ کی مفعولیت لفظ کلام کے اعتبار سے ہو یعنی ان کا عامل کلام میں مذکور ہو یا مقدر فحوائے کلام سے مستنبط نہ ہو اور وہ خود حقیقتاً ملفوظ ہوں یا ضمناً۔

دوم: از روئے معنی فاعل ومفعول بہ ہونے کا مطلب یہ کہ فاعل کی فاعلیت اور مفعول بہ کی مفعولیت ایسے معنی کے اعتبار سے ہو جو فحوائے کلام سے مستفاد ہوتے ہیں لیکن ان کا فاعل نہ کلام میں مذکور ہو، نہ مقدر۔

﴿حال﴾ امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے باعتبار زمانہ حال کی تین قسمیں بیان فرمائیں:

اوّل: حالِ مقارنہ: جس کا زمانہ عامل کے زمانے کے ساتھ مقارن ہو جیسے: هٰذا بَعلِي شَيْخًا، حال کی یہ قسم غالب الوقوع ہے۔

دوم: حالِ مقدرہ: اس کا زمانہ عامل کے زمانے کی نسبت سے مستقبل ہو جیسے: فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ۔

سوم: حالِ محکیہ: اس کا زمانہ متکلم کے زمانے کی نسبت سے باطنی ہو جیسے: جَاءَ زَيْدٌ اَمْسِ رَاكِبًا۔

اور ذوالحال کے معنی حال کے ساتھ متصف ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے دو قسم:

اوّل: حالِ حقیقیہ: جس کے معنی کے ساتھ ذوالحال متصف ہو اور یہ قسم غالب الوقوع ہے جیسے: يَجِيْئُ زَيْدٌ رَاكِبًا۔

دوم: حالِ سببیہ: جس کے معنی کے ساتھ ذوالحال متصف نہ ہو بلکہ اس کا کوئی متعلق جیسے: مَرَرْتُ بِالدَّارِ قَائِمًا سَاكِنُهَا اور مقصود بالذات ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے (مَقْصُوْدَة) یہ غالب الوقوع ہے جیسے: جَاءَ نِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا اور مُوَطِّئَة یہ اسمِ جامد موصوف بصفت ہوتا ہے، اس کو بیانِ صفت کے لئے بطور تمہید لاتے ہیں اور تمہید مقصود بالذات نہیں ہوتی، اسی واسطے مقصود کے مقابل ہے جیسے: فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا اور جَاءَ نِيْ زَيْدٌ رَجُلًا مُحْسِنًا، **مخفی نہ رہے کہ** عارف جامی قدس سرہ نے (حالِ مؤکدہ) کو (حالِ منتقلہ) کے مقابل قرار دیا ہے اور علامہ دسوقی وغیرہ حضرات حالِ منتقلہ کے مقابل کو (حالِ لازمہ) کے ساتھ موسوم کرتے ہیں جو ذوالحال کو لازم ہوتا ہے اور (حالِ مؤکدہ) کے مقابل کو (حالِ مؤسسہ) کے ساتھ جس کے معنی ماقبل سے مفہوم نہیں ہوتے اس کو (مبیِّنہ) بھی کہتے ہیں۔

﴿حالِ مؤکدہ﴾ مطلقًا وہ ہے جو ذوالحال سے اس کے اوقاتِ وجود میں غالبًا منتقل نہ ہو خواہ اس کا عامل محذوف نہ ہو جیسے: شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ واولوالعلمِ قائمًا بالقسط میں (قائمًا بالقسط) اسمِ جلالت سے حال ہے جو اس سے اصلاً منتقل نہیں ہوتا اور اس کا عامل (شَهِدَ) مذکور خواہ محذوف ہو جیسے: زیدٌ ابوكَ عطوفًا میں (عطوفًا) حال ہے جو بعض اوقات میں (اَبٌ) سے منتقل ہو جاتا ہے کہ عطوفیت (اَبٌ) کے لئے لازم غیر منفک نہیں اور اس کا عامل محذوف ہے۔

﴿حالِ منتقلہ﴾ وہ حال ہے جو ذوالحال سے منتقل ہوا کرتا ہے اور عامل کی قید ہوتا ہے، بخلاف حالِ مؤکدہ کہ وہ قید نہیں ہوتا جیسے: جَاءَ نی زیدٌ راكبًا میں (راكبًا) حالِ منتقلہ ہے جو (جَاءَ) کی قید اور ذوالحال سے

متفق ہوا کرتا ہے۔

حتّٰی لفظ حتّٰی تین معنی میں آتا ہے: اوّل: انتہائے غایت، یہ معنی اکثر ہیں، دوم: (تعلیل)، یہ معنی قلیل ہیں، سوم: (استثنا) یہ معنی اقل اور (حتّٰی) کا استعمال تین وجوہ پر ہوتا ہے: **اوّل**: جارّہ، یہ تین قسم پر ہے، اوّل: غائیہ بمعنی (الٰی) مگر اس میں اور (الٰی) میں بچند وجوہ فرق ہے، **فرق اوّل** یہ کہ (حتّٰی) اسمِ ظاہر کے ساتھ مخصوص ہے اور (الٰی) کہ وہ ظاہر اور ضمیر دونوں پر داخل ہوتا ہے، **فرق ثانی**: یہ کہ (حتّٰی) فعل ماقبل کے غایت تک تدریجی انقضاء پر دلالت کرتا ہے بخلاف (الٰی)، اسی واسطے کَتَبَهٗ حَتّٰی زَيْدٌ جائز نہیں کہ اس ترکیب میں مقصودِ متکلم تدریجی انقضا نہیں ہوتا، **فرق ثالث**: یہ کہ (حتّٰی) کے مجرور کے لئے شرط یہ ہے کہ شے کا آخری جزو ہو جیسے: اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا، یا آخری جزو کے ملاقی ہو جیسے: سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ، اور (الٰی) کے لئے یہ شرطیں نہیں، **فرق رابع**: یہ کہ (حتّٰی) کا مابعد اس کے ماقبل میں عموماً داخل ہوا کرتا ہے اور (الٰی) کہ اس میں عدمِ دخول غالب ہے، **فرق خامس**: یہ کہ (حتّٰی) اپنے مجرور کے ساتھ خبر مبتدا کی جگہ واقع نہیں ہوتا اور (الٰی) کہ وہ واقع ہوتا ہے جیسے: وَالْاَمْرُ اِلَيْكَ، **فرق سادس**: یہ کہ (حتّٰی) قابل ابتدا نہیں بخلاف (الٰی)، پس یہ ترکیب درست نہیں، سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ حَتَّى الْكُوْفَةِ،

حتّٰی تعلیلیہ بمعنی (کی) جیسے: وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ،

حتّٰی استثنائیہ بمعنی (اِلَّا) جیسے: وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اى اِلَّا وَقْتَ قَوْلِهِمَا یہ برائے استثنائے متصل ہے اور لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً حَتّٰى تَجُوْدَ وَمَالَدَيْكَ قَلِيْلٌ یہ برائے استثنائے منقطع ہے۔

حَتّٰی عاطفہ جو بمعنی (واو) عاطفہ ہوتا ہے مگر دونوں میں چند فرق ہیں: **فرق اوّل**: یہ کہ (حتّٰی) عاطفہ کا معطوف مشروط بشروطِ ثلثہ ہے، **شرط اوّل**: اسمِ ظاہر ہو جیسے کہ (حتّٰی جارّہ) کہ مجرور کے لئے بھی یہی شرط ہے، **شرط دوم**: یہ کہ (حتّٰی) سے پیشتر واقع شدہ جمع کا بعض ہو جیسے: قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّى الْمُشَاةِ یا (حتّٰی) سے پیشتر واقع شدہ کل کا جزو ہو جیسے: اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَاْسِهَا یا مانند جیسے: اَعْجَبَتْنِي الْجَارِيَةُ حَتّٰى حَدِيْثُهَا، **شرط سوم**: یہ کہ (معطوفِ حتّٰی) ماقبل کے لئے

ترقی کے اعتبار سے غایت ہو جیسے: مَاتَ النَّاسُ حَتّٰی الْاَنْبِیَاءُ یا تنزّل کے اعتبار سے جیسے: زَارَکَ النَّاسُ حَتّٰی الْحَلَّاقُوْنَ اور اس شعر میں ترقی اور تنزل کی دونوں صورتیں مجتمع ہیں۔

قَهَرْنَاکُمْ حَتّٰی الْکُمَاۃَ فَاَنْتُمْ تَهَابُوْنَنَا حَتّٰی بَنِیْنَا الْاَصَاغِرَ

فرق دوم: یہ کہ (حتّٰی) کا معطوف جملہ نہیں ہوتا، **فرق سوم**: یہ کہ جب (حتّٰی) سے مجرور پر عطف ہو تو اس کے معطوف پر حرفِ جار کا اعادہ کیا جاتا ہے جیسے: مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ حَتّٰی بِزَیْدٍ۔

حتّٰی ابتدائیہ: یہ بھی (انتہائے غایت) پر دلالت کرتا ہے مگر اس کو ابتدائیہ بدیں وجہ کہتے ہیں کہ اس کا مابعد کلام مستانف بایں معنی ہوتا ہے کہ اس کو ماقبل کے ساتھ اعرابی تعلق نہیں، اس کا مدخول جملہ ہوتا ہے، (اسمیہ) جیسے:

فَمَا زَالَتِ الْقَتْلٰی بِمَجُّ دِمَائِهَا بِدَجْلَةَ حَتّٰی مَاءُ دَجْلَةَ اَشْکَلُ

یا (فعلیہ) جس کا مدخول فعل مضارع ہو جیسے قرآنی ارشاد: وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ یا اس کا مدخول (فعل ماضی) ہو جیسے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا: اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔

ہر سہ اقسامِ (حتّٰی) کی شناخت کے واسطے ایک ضابطہ بعض شیوخ نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ اگر اس کا مدخول اسمِ مفرد مجرور یا مضارع منصوب ہو تو (حتّٰی) جارّہ ہے اور اگر اسمِ مرفوع یا منصوب ہو تو (حتّٰی) عاطفہ ہے اور اگر جملہ ہو تو (حتّٰی) ابتدائیہ ہے۔

❁ ❁ ❁

﴿خبر﴾ ایسا اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی مسند بہ صفت مذکور کے مغایر ہو بالفاظِ دیگر ایسا اسم ہے جو عامل لفظی سے مجرد اور اس کے سبب اسناد کا ایقاع ہو اور خبر کا ایقاع اسناد کے لئے سبب ہونا نحات کے اس مسلک پر مبنی کہ جملۂ خبریہ سے مقصود بالذات خبر ہوتی ہے اور وہی محط فائدہ۔

﴿خبر کَانَ﴾ وہ ایسا اسمِ منصوب ہے جو (کَانَ) اور اس کے (اخوات) میں سے کسی ایک کے داخل ہونے کے بعد مسند ہو جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا میں (قائمًا)۔

﴿خاصہ﴾ یعنی شی کا خاصہ وہ چیز ہے جو اُس میں پائی جائے اور اُس کے غیر میں متحقق نہ ہو۔

﴿خاصہ شاملہ﴾ جو شی کے تمام افراد میں پایا جائے جیسے: کاتب بالقوہ ہونا کہ انسان کے تمام افراد میں پایا

جاتا ہے۔

﴿خاصہ غیر شاملہ﴾ جوشی کے تمام افراد میں نہ پایا جائے جیسے: جراور تنوین اسمائے موصولہ میں نہیں آتے اوراسمائے اشارہ مضاف نہیں ہوتے اور ضمیر منصوب مسندالیہ نہیں ہوتے۔

٭ ٭ ٭

﴿دخول﴾ کسی شی کے اوّل میں آنے کو کہتے ہیں جیسے: حرفِ ندا وغیرہ۔

٭ ٭ ٭

﴿ذات﴾ لفظِ ذات کا اطلاق تین معنی پر آتا ہے: **اوّل**: حقیقت یعنی ماہیت، **دوم**: قائم بذاتہ، **سوم**: مستقل بالمفہومیہ۔

﴿ذو﴾ لفظ ذو ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا اور بے اضافت بھی نہیں رہتا، وجہ یہ کہ (ذو) کی وضع اس لئے کی گئی ہے کہ اس کے توسّل سے اسمائے اجناس کو نکرہ یا معرفہ کی صفت بنائی جائے جیسے: **جاءنی رجلٌ ذو مالٍ** اور **جاءنی زیدٌ ذو مالٍ** اور ضمیر اسمِ جنس نہیں تو اس کی طرف مضاف بھی نہ ہوگا تا کہ خلافِ وضع لازم نہ آئے اور بے اضافت بھی نہیں رہتا تا کہ وضع کی مخالفت بھی نہ ہو اور بعض اشعار وغیرہ میں جو اضافت بسوئے ضمیر پائی گئی یا بے اضافت پایا گیا وہ از قبیل شاذ ہے۔

﴿ذُو بمعنی صاحب﴾ نزدِ امام سیبویہ اصل میں (ذَوَیٌ) بروزنِ (فَرَسٌ) تھا، اس کی مؤنث (ذات) آتی ہے جس کی اصل (ذوات)، کثرتِ استعمال کے باعث (ذوات) سے (واو) حذف کیا گیا تو (ذات) رہ گیا، اس کا تثنیہ (ذواتان) جیسے قرآنِ کریم میں: **ذَوَاتَا اُکُلٍ** وارد ہوا، اور (ذات) اور (ذواتان) میں (تا) برائے تانیث ہے اور (الف لام) کلمہ کی جگہ ہے (یا) سے بدلا ہوا، اور بعض متصرفات میں (لام) کلمہ محذوف رہتا ہے جیسے: ذَوُوْنَ جمع (ذو) میں اور (ذوات) جمع (ذات) میں (ذو) کا تثنیہ (ذَوَان) اور جمع (ذَوُوْنَ) آتی ہے اور (اَذْوَاء) بھی، اور (ذات) کی جمع (ذوات) اور امام خلیل کے نزدیک (ذو) کی اصل (ذَوْوٌ) بروزنِ (فَلْسٌ) ہے اور لام کلمہ (واو) ہے۔

٭ ٭ ٭

﴿زمانِ مبہم﴾ اس کو کہتے ہیں جس کے لئے حدو نہایت معتبر ہو جیسے: زمان، حین وغیرہ۔

❁ ❁ ❁

﴿شکرلغوی﴾ حمد کے معنی عرفی شکر کے معنی لغوی ہیں۔

﴿شکرعرفی﴾ حمد کے معنی اصطلاحی شکر کے معنی عرفی ہیں۔

﴿شرط﴾ معلّق بہ کو کہتے ہیں یعنی وہ چیز جس سے کوئی چیز اس طرح وابستہ کردی جائے کہ بغیر اس کے نہ ہوسکے، یہی معنی شریطہ کے ہیں۔

﴿شبہ الف مقصورہ﴾ برائے تانیث ہر اس (الف) کو کہتے ہیں جو تانیث کے لئے نہ ہو اور کسی اسم کے آخر زیادہ کرکے اس اسم کو علم بنادیں، خواہ وہ الحاق کے لئے ہو جیسے: (اَرطٰی) کہ ایک درخت کا نام ہے جس کے ساتھ دباغت کی جاتی ہے یا الحاق کے لئے نہ ہو جیسے: (قَبَعْثَرٰی) کہ اس کا الف اگرچہ زائد ہے مگر الحاق کے واسطے نہیں۔

﴿شبہ فعل﴾ اس کو کہتے ہیں جو فعل جیسا عمل کرے اور جس ترکیب میں واقع ہے اس میں مقصود ہو اور وہ اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبّہ، مصدر، اسم فعل ہیں، یہ سب کے سب حال میں مذکور ہوکر عمل کرتے ہیں اور مقدر ہوکر بھی، جب کہ تقدیر پر قرینہ ہو، اسمِ فاعل مذکور جیسے: زیدٌ شاربٌ ماء زمزم قائمًا، مقدر جیسے: زیدٌ فی الدّار قائمًا جبکہ ظرف کا متعلق (حاصلٌ) مقدر بر مذہب کوفیہ قرار دیا جائے، اسمِ مفعول مذکور جیسے: زیدٌ مضروب مشدودًا، صفت مشبّہ مذکور جیسے: زیدٌ حسنٌ ضاحکًا، اسمِ تفضیل مذکور جیسے: زیدٌ افصح الناس خطیبًا، مصدرِ مذکور جیسے: اعجبنی ضرب زیدٍ عمرًا مصلّیًا، اسمِ فعل مذکور جیسے: نزالُ مسروعًا۔

❁ ❁ ❁

﴿صفت﴾ وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جو کسی وصف کے ساتھ ملحوظ ہو جیسے: عَالم وغیرہ۔

﴿صیغۂ منتہی الجموع﴾ اس صیغہ کو کہتے ہیں جس کا اوّل مفتوح ہو اور تیسرا حرف الف اور بعد الف دو حرف ہوں جن میں اوّل مکسور یا بعد الف تین حرف ہوں جن میں اوّل مکسور اور وسط ساکن جیسے: (مَسَاجِد) اور (مَصَابِیح) کیونکہ یہ صیغہ پھر جمع تکسیر نہیں ہوتا بایں وجہ اس صیغہ کو (منتہی الجموع) کہتے ہیں۔

❁ ❁ ❁

﴿علٰی﴾ لفظ علٰی علمائے اصول کے نزدیک لفظ (علٰی) وجوب کے لئے آتا ہے جیسے: اِنَّا عَلَیْنَا جَمْعَهٗ

وَقُرْآنَهُ اورثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ اور(واجب)دو معنی پر بولا جاتا ہے، **اوّل**:(واجب)اس فعل کو کہتے ہیں جس کا تارک مستحق عقوبت ہو بایں معنی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے لئے واجب نہیں ہوسکتی کہ اس پر کوئی حاکم نہیں جو عقاب کر سکے، وہ خود سب پر حاکم ہے، **دوم**:اس فعل کو کہتے ہیں جس کا صدور لازم ہو بایں معنی اس کے لئے واجب نہیں کہ وہ فاعل مختار ہے، فاعل بالا یجاب نہیں، ہاں (علیٰ) یہاں پر وجوب بمعنی (ضرورت) کے لئے ہے اور یہ ضرورت بر بنائے وعدہ ہے اور اس کے وعدے میں تخلف نہیں ہوتا، اس لئے وہ ایسا ضرور فرمائے گا۔

﴿علیٰ بنائیہ﴾ اس کو کہتے ہیں جس کا متعلق لفظ (بنا ر) مقدر ہو، اسی واسطے یہ ظرفِ مستقر ہوتا ہے، نہ ظرفِ لغو۔

﴿علّت﴾ وہ چیز جس کے حصول پر متکلم کا ایسے امر کو اختیار کرنا لائق ہو جو اس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہو اور اس امر مناسبت کو حکم کہتے ہیں جیسے: (علمیت) اور (عدل) بایں تعریف علّت ہیں اور عدمِ دخولِ کسرہ وتنوین حکم کہ جب بھی کسی معرب میں (علمیّت) اور عدم پائے جائیں تو متکلم کے لئے مناسب یہ ہے کہ اس معرب پر کسرہ اور تنوین داخل نہ کرے۔

﴿عجمہ﴾ اس اسم کو کہتے ہیں جو غیر عربی لغت میں کسی معنی کے لئے موضوع ہو جیسے: (اِبرَاھِیْم)

﴿عین﴾ اس کو کہتے ہیں جو قائم بنفسہٖ ہو۔

﴿عامل﴾ وہ چیز ہے جس کے سبب سے معنی مقتضی حاصل ہوں جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ میں جَاءَ۔

﴿عامل لفظی﴾ اگر لفظ کلام اور معنی مقصود اعتبارِ عامل کو مقتضی ہیں تو ایسے عامل کو عامل لفظی کہا جاتا ہے اور مفعول بہ کو مفعول بہ لفظی اور اس کی علامت یہ ہے کہ ذوالحال کو ترکیب میں مفعول بہ کہتے ہیں، اس کا کوئی دوسرا نام نہیں ہوتا، اور اعراب ہی نصب ہوتا ہے جیسے: ضَرَبْتُ زیدًا قائمًا، کہ یہ کلام باعتبارِ نصب (زیدًا) اعتبارِ عامل کو مقتضی ہے اور معنی مقصود یعنی وقوعِ ضرب بر (زیـد) بھی اعتبارِ عامل کو مقتضی ہے اور ترکیب مذکور میں (زیـدًا) کا نام بھی مفعول بہ ہے، کوئی دوسرا نام نہیں اور اس کا اعراب بھی نصب ہے، لہٰذا (زیـدًا) مفعول بہ لفظی ہوا اور (ضربتُ) عامل لفظی۔

﴿عامل لفظی﴾ بالفاظِ دیگر وہ ہے جس سے اعراب کو مقتضی معنی فاعلیت یا مفعولیّت یا اضافت حاصل ہوں جیسے: جَاءَ نِیْ زَیْدٌ میں (جَاءَ)، رَأَیْتُ زَیْدًا میں (رَأَیْتُ) اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں (بَا)۔

﴿عامل معنوی﴾ بالفاظِ دیگر وہ ہے جو عبارت میں مذکور ہو نہ مقدر بلکہ فحوائے کلام سے مستفاد ہوتا ہو جیسے:

اُشیرُ ھٰذا زیدٌ قائمًا، اوراُشِیرُ کَاَنَّ زیدًا اشدُ صائِلاً، اوراَتَمنّٰی لیتَ زیدًا عندنا قائمًا، اوراَتَرَجّٰی لعلَّ زیدًا عندنا قائمًا ،ان چاروں مثالوں میں(زید)ذوالحال اور(قائِمًا، صائلاً)حال۔

﴿عدلِ تحقیقی﴾ اسے کہتے ہیں کہ مادۂ اسم کا صورتِ اصلیہ حقیقیہ یا حکمیہ سے نکالا جانا بایں طور کہ کسی قاعدے پر مبنی نہ ہو جیسے: ثلٰث و مثلث۔

﴿عدلِ تقدیری﴾ وہ عدل ہے جس کے لئے اصل اعتباری ہو یا بالفاظِ دیگر جس کی اصل کے وجود پر کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل نہ ہو جیسے: (عمر) کہ یہ کلام عرب میں غیر منصرف پایا گیا اور اس میں (علمیت) کے علاوہ کوئی اور سبب نہیں تو یہ اعتبار کیا گیا کہ (عامر) سے معدول ہے۔

﴿علم جنس﴾ وہ اسم ہے جو صادق علی الافراد ہونے کی حیثیت سے ماہیت معہودہ کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

﴿عطف المفرد علی المفرد﴾ اصل ہے بایں وجہ کہ (عطف) سے اشتراک الامرین فی الحکم مقصود ہوتا ہے جس کے معنی یہ کہ دونوں امر محکوم علیہ یا محکوم بہ ہونے میں مشترک ہیں اور یہ عطف المفرد علی المفرد میں حاصل، نہ عطف الجملہ علی الجملہ میں، کیونکہ عطف الجملہ علی الجملہ میں اشتراک فی الثبوت ہوتا ہے جس کے معنی یہ کہ دونوں جملے ثبوت میں مشترک ہیں، اس میں اشتراک فی الحکم نہیں ہوتا جو مقصودِ عطف ہے۔

﴿عاطف موجب﴾ اس کو کہتے ہیں جو بعد نفی ایجاب کا افادہ کرے اور وہ (بل) اور (لکن) ہے جیسے: ما زید قائمًا بل قاعدٌ، اور ما زیدٌ مقیمًا لکنْ مسافرٌ۔

﴿عملِ لاَ﴾ کے لئے بھی شرائط ہیں: **اوّل**: بقائے نفی، **دوم**: عدم تقدم خبر، **سوم**: یہ کہ (لاَ) اور اس کے اسم میں کوئی فاصل نہ ہو، **چھارم**: یہ کہ اسم وخبر دونوں نکرہ ہوں۔

﴿عملِ ما و لاَ﴾ کے لئے چند چیزیں ضروری ہیں، **اوّل**: یہ کہ اس کی نفی باقی رہے، اگر (اِلاَّ) سے ٹوٹ گئی تو عمل باطل ہو جائے گا، اب اسم وخبر مبتدا و خبر ہو جائیں گے جیسے: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُول، **دوم**: یہ کہ خبر اسم سے مؤخر ہو ورنہ عمل باطل ہو جائے گا جیسے: مَاحَسَنٌ اَنْ یَحْمَدَ الْمَرءُ نَفْسَهٗ، **سوم**: یہ کہ اس کے بعد (اِنْ) زائدہ نہ ہو ورنہ عمل باطل ہو جائے گا جیسے:

بنی غدانة ما ان انتم ذھب ولا صریف لکن انتم الخزف

چھارم: یہ کہ اس کی (مَا) کے ساتھ تاکید نہ لائی گئی ہو ورنہ عمل باطل ہو جائے گا جیسے: مَامَا زَیْدٌ قائمٌ۔

﴿عملِ مَا و لَا﴾ جو چیز (مَا و لَا) کے عمل کو باطل کر دیتی ہے ان میں **اوّل**: (اِنْ) جب (مَا) کے بعد واقع ہو جیسے: مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ نحاتِ بصریہ کے نزدیک یہ (اِنْ) زائد ہے برائے تاکید نفی جو (مَا) سے مستفاد ہوتی ہے اور یہ (اِنْ) نافیہ نہیں بلکہ وہ (اِنْ) ہے جو (مَـــا) مصدریہ کے بعد زیادہ ہوا کرتا ہے جیسے: اِنْتَظِرْنِیْ مَا اِنْ جَلَسَ الْقَاضِیْ اور کبھی (لَمَّا) کے بعد جیسے: لَمَّا اِنْ قَامَ زَیْدٌ کُنْتُ اور نحاتِ کوفیہ کے نزدیک یہ (اِنْ) نافیہ ہے مگر تاکید کے لئے نہ نفی کے لئے ورنہ مفادِ کلام اثبات ہو جائے گا کیونکہ دخولِ نفی برنفی افادۂ اثبات کرتا ہے لیکن کوفیہ کے مسلک پر یہ لازم آتا ہے کہ دو حرف متفق المعنی بدون فصل واقع ہو جائیں اور یہ جائز نہیں بلکہ فصل ضروری ہے جیسے: اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ میں اور (لَا) کے بعد (اِنْ) کا وقوع استعمالِ عرب میں زائد نہیں پایا گیا، بطلانِ عمل کی وجہ یہ کہ (اِنْ) کے آنے سے (مَـا) اور اس کے معمول میں فاصلہ ہو گیا اور (مَا) عاملِ ضعیف ہے جو بوجہ ضعف معمولِ مفصول میں عمل کرنے پر قادر نہیں، لہٰذا عمل باطل۔

دوم: (اِلَّا) استثنائیہ جب (مَا) کے بعد واقع ہو جیسے: مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ، وجہ یہ کہ ان کا عمل معنی نفی میں (لَیْسَ) کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر تھا اور نفی (اِلَّا) سے ٹوٹ گئی تو عمل باطل ہو گیا۔

سوم: تقدم خبر اسم پر جیسے: مَاقَائِمٌ زَیْدٌ وجہ بطلانِ عمل یہ کہ ان کے عمل کے لئے ترتیب شرط ہے کہ اسم مقدم ہو اور خبر مؤخر تاکہ فرع یعنی (مَـا و لَا) کا مرتبہ اصل یعنی (لَیْــسَ) سے پست رہے کہ اصل میں ترتیب شرط نہیں، پس اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ کے پیش نظر عمل باطل ہو گیا۔

❁ ❁ ❁

﴿غالب﴾ وہ ہے جو قطعی الوقوع کے حکم میں ہوتا ہے اور مغلوب مشکوک الوقوع کے حکم میں۔

﴿غیر﴾ لفظ غیر باعتبارِ وضع صفت ہے بمعنی مغایر اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا مابعد یعنی مجرور ماقبل یعنی موصوف کے مغایر ہے، اصل یہی ہے کہ صفت ہو کر مستعمل ہو لیکن کبھی مجازاً بمعنی (اِلَّا) استعمال کرتے ہیں، اسی طرح کبھی (اِلَّا) کو مجازاً بمعنی (غیــر) استعمال کیا جاتا ہے لیکن بمعنی (غیــر) اس وقت ہوتا ہے جب کہ مابعد کا مستثنیٰ متصل یا منقطع ہونا متعذر ہو اور یہ تعذر اکثر و بیشتر اس وقت ہوتا ہے جبکہ (اِلَّا) جمع منکور غیر محصور کے بعد واقع ہو جیسے: لـو كـان فيهـمـا آلهة الا الله لفسدتا، اور (اِلَّا الله) کا مجموعہ صفت (آلهة)

ہے نہ فقط (اِلَّا)، کہ حرف صفت نہیں ہوتا، نہ فقط (اسمِ جلالت) کہ علم صفت واقع نہیں ہوا کرتا۔

﴿غیر منصرف﴾ وہ اسمِ معرب ہے جس میں نو علّتوں میں سے دو یا ایک قائم مقام دو کے ہوں جیسے اَحْمَد اور حُبْلٰی۔

﴿غلبۂ اسمیّت﴾ جس کے معنی ہیں معنیٰ وصفی پر دلالت کرنے والے اسم کا اپنے بعض افرادِ نوعی کے ساتھ اختصاص بایں طور کہ اُن پر دلالت کرنے میں محتاجِ قرینہ نہ ہو جیسے: لفظ (اَسْوَد) کی وضع ما فیہ سواد کے واسطے ہے یعنی ہر سیاہ چیز کے لئے، پھر اس کا استعمال سیاہ سانپ میں بکثرت ہو گیا کہ سیاہ سانپ پر (اَسْوَد) کی دلالت محتاجِ قرینہ نہیں ہوتی اور سیاہ سانپ (اَسْوَد) کا فردِ نوعی ہے۔

❁ ❁ ❁

﴿فعل﴾ وہ کلمہ ہے جو معنیٰ مستقل پر دلالت کرے، اُس کے معنی تینوں زمانوں میں سے کسی مخصوص زمانہ کے ساتھ فہم میں مقترن ہوں جیسے: ضَرَبَ، یَضْرِبُ۔

﴿فعل عام﴾ اس فعل کو کہتے ہیں جو بصورتِ اثبات تمام افعال میں پایا جائے جیسے: ثبوت کہ یہ قَرَءَ زَیْدٌ میں پایا جاتا ہے کیونکہ (قَرَءَ) فعل مثبت ہے جس کا ثبوت سے انفکاک متصوّر نہیں، اسی طرح اَکَلَ زَیْدٌ اور شَرِبَ زَیْدٌ وغیرہ جملہ افعال اس کے منفک نہیں ہوتے، اور فعل خاص اس کے برعکس جیسے قِرَائَۃ کہ اَکَلَ زَیْدٌ اور شَرِبَ زَیْدٌ وغیرہ افعال اس سے منفک ہیں۔ افعالِ عموم چار ہیں: کون است وثبوت است ووجود است وحصول اور (تلبّس) بھی ان چاروں کی طرح تمام افعال میں متحقق ہوتا ہے جیسے: ہر فعل کا اپنے فاعل کے لئے ثبوت ہوتا ہے، اسی طرح ہر فعل کا اپنے فاعل کے ساتھ (تلبّس)

﴿فاعل﴾ وہ ایسا اسم مرفوع ہے جس کی جانب (فعل) یا (شبہ فعل) بطریق قیام مسند ہوں اور اس پر مقدم جیسے: قَامَ زَیْدٌ یا زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ۔

﴿فاعل حکمی﴾ اس کو کہتے ہیں جس میں فاعل کی خصلت پائی جائے جیسے: مسند الیہ اور مبتدا ہونا اور اسم ما ولا مشبّہ بلیس میں یا جیسے جملہ کا جزِ ثانی ہونا خبر مبتدا اور خبر حروف مشبّہ بفعل اور خبر لائے نفی جنس میں۔

﴿فا جزائیہ﴾ اس کو کہتے ہیں جس کے مدخول کا شرط پر ترتب باعتبار علم ہے کہ اس کا علم شرط کے علم پر مترتب نہ باعتبار تحقق۔

﴿فا فصیحہ﴾ اس کو کہتے ہیں جو شرط محذوف پر دلالت کرتی ہے جیسے: فقط میں فا۔ اس کی شرط محذوف اذا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ۔

﴿فا فصیحہ﴾ جس سے پہلے کبھی شرط محذوف ہوتی ہے اور کبھی معطوف اور یہ دونوں مل کر اس کے مابعد کے واسطے سبب ہوتے ہیں جیسے ارشادِ ربانی: فَاْتُوْهُ بِسُوْرَةٍ الخ میں (فا) فصیحہ اور اس سے پیشتر فطلب اِيْتَانُهُم معطوف محذوف ہے اور تقدیر عبارت یہ ہے فَجَاءَ الرَّسُوْلُ فطلب ایتانهم فاتوه ، یا شرط محذوف ہے فَلَمَّا طَلَبَ الرَّسُوْلُ اِيْتَانُهُمْ جیسے آیت کریمہ فَقُلْنَا اضْرِبْ بعصاك الحجر فَانْفَجَرَتْ میں (فَانْفَجَرَتْ) سے پیشتر (فضرب) محذوف ہے یا (فان ضربت)۔

﴿فابرائے نتیجہ﴾ اس (فا) کو کہتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ماقبل کے علم پر مابعد کا علم مترتب ہے خواہ ماقبل علّت مابعد ہو یا معلول مابعد یا دونوں کسی تیسرے کے معلول ہوں۔

﴿فابرائے سببیّت﴾ وہ ہے جو لزومِ مابعد برائے ماقبل پر دلالت کرتی ہے۔

اور فابرائے سبب ہمیشہ جملہ پر داخل ہوا کرتی ہے، کبھی سبب پر جیسے: فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ، اور کبھی مسبّب پر جیسے: فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ میں دوسری (فا) اس کو (فائے تفریع) بھی کہتے ہیں اور اسی قبیل سے وہ (فا) جو جوابِ شرط پر داخل ہوا کرتی ہے۔

﴿فائے فصیحہ اور فائے نتیجہ﴾ وہ ہے کہ دونوں (فا) کا ماقبل ان کے مابعد کے لئے سبب ہوتا ہے، فرق یہ کہ اگر ماقبل مذکور ہے اور مابعد کا اُس سے اثبات مقصود تو (فائے) نتیجہ ہے اور اگر نہ ماقبل مذکور نہ مابعد کا اثبات مقصود تو فائے فصیحہ۔

❁ ❁ ❁

﴿قول﴾ کلام اور لفظ باعتبار اصل لغت حروف مبانی اور معانی میں سے ایک ایک حرف پر بھی بولے جاتے ہیں اور ایک سے زیادہ پر بھی، خواہ مفید ہو یا غیر مفید مگر (قول) مفید میں مشہور ہوا اور (کلام) مرکب میں اور (لفظ) اپنے اطلاق پر رہا، بعض کے نزدیک (قول) اس مرکب کو کہتے ہیں جس سے فائدۂ تامہ حاصل ہو اور (کلام) اس مرکب کو جس سے فائدۂ تامہ حاصل نہ ہو اور بعض کے نزدیک (قول) وہ لفظ جو زبان سے نکلے خواہ تام ہو یا ناقص، خواہ مفید ہو یا غیر مفید جیسے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا (مایلفظ من قول الا لديه

زَقِیْبٌ عَتِیْدٌ)اور بعض نے کہا (قول) کا اصل استعمال مفرد میں ہے، باقی میں خلافِ اصل اور (قول) مصدری معنی میں بھی آتا ہے دونوں تقدیر پر لفظی اور نفسی کو شامل بقرینۂ اضافت الیٰ اللہ جیسے (قَولُ اللّٰـه) یہاں پر (قول) سے مراد (قولِ نفسی) ہے، لفظی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے زبان نہیں جس سے قولِ لفظی صادر ہوتا ہے۔

﴿قول بالموجب﴾ مستدل کی دلیل کا نتیجہ تسلیم کر کے جواب دینے کو قول بالموجب کہتے ہیں۔

﴿قسم سوال﴾ اس قسم کو کہتے ہیں جس کا جواب امر یا نہی یا استفہام ہو جیسے: ل لعمرك انصر اخاك ظالمًا او مظلومًا

﴿قط﴾ تین قسم پر ہے: **اوّل**: بمعنی حَسْبُ جیسے: قط زید درهم بمعنی حسب زید درهم مگر فرق اتنا ہے کہ (حَسْبُ) معرب ہے اور یہ مبنی کیونکہ دو حرفی ہے بفتح القاف وسکون الطاء، **دوم**: اسم فعل بمعنی (یَکْفِیْ) اور بمعنی (اِنْتَـهِ) یہ بھی مفتوح القاف اور ساکن الطاء ہے، اس کا استعمال نونِ وقایہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: قَطْنِی بمعنی یَکْفِیْنِی اور اوّل دونوں طرح اور لفظ (فَقَطْ) میں بھی (قَطْ) بمعنی (اِنْتَهِ) امر حاضر ہے، اس کی (فـا) میں تین قول ہیں: (۱) زائدہ، (۲) جزائیہ، (۳) عاطفہ، **سوم**: ظرفِ زمان گزشتہ زمانہ کے استغراق کے واسطے جیسے: مَافَعَلْتُهٗ قَطُّ بمعنی مَا فَعَلْتُهٗ فِیْمَا انْقَطَعَ مِنْ عُمْرِیْ اِلَی الْاٰنَ اس میں قاف مفتوح اور طا مشدد مبنی بر ضم ہے اور کبھی قاف بھی مضموم ہوتا ہے جیسے: قُـطُّ اور کبھی (طا) تخفیف کے ساتھ مضموم ہوتی ہے جیسے: قَطُ اور کبھی ساکن جیسے: قَطْ اور کبھی (طا) تشدید کے ساتھ مکسور جیسے: قَطِّ۔

❁ ❁ ❁

﴿کلام﴾ اصطلاحِ نحات میں وہ لفظ ہے جو بسبب اسناد دو کلموں پر مشتمل ہو خواہ حقیقۃً ہوں جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ یا ایک حقیقۃً اور ایک حکمًا جیسے: اِضْرِبْ کہ یہ حقیقۃً کلمہ ہے اور اس میں ضمیر پوشیدہ برائے فاعل حکمًا کلمہ ہے۔

﴿کلام باعتبارِ لغت﴾ کے معنی ہیں وہ چیز جس کے ساتھ تکلم کیا جائے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر۔

﴿کلامِ موجب﴾ اس کلام کو کہتے ہیں جو نفی، نہی، استفہام میں سے کسی پر مشتمل نہ ہو۔

❁ ❁ ❁

﴿لفظ﴾ وہ ایک یا ایک سے زائد حرف ہے جس کے ساتھ انسان تکلم کر سکے جیسے: ہمزۂ استفہام یا اَنَا وغیرہ۔

﴿لحوق﴾ کسی شی کے آخر میں آنے کو کہتے ہیں جیسے: تائے تانیث۔

﴿لام برائے سببیّت﴾ وہ ہے جس کا مدخول کسی چیز کے لئے سبب وعلّت ہوتا ہے، کبھی علت ذہنی جو معلول پر باعتبارِ تصور مقدم ہو اور باعتبارِ وجود مؤخر۔ اسی اعتبار سے فعل پر مترتب ہوتی ہے اس کو علت غائیہ کہتے ہیں جیسے: ضَرَبْتُهُ تَادِيبًا میں (تادیب) جو (ضرب) پر مترتب ہے اور کبھی علّت خارجی جو معلول پر باعتبار وجود مقدم اس کو علّت باعثہ کہتے ہیں جیسے: قَعَدتُ عن الحرب جبنًا میں (جبن) جو باعتبار وجود (قعود) پر مقدم ہے۔

﴿لام برائے تبیین﴾ لام برائے تبیین کی تین قسم ہیں: **اوّل**: یہ کہ مفعول کو فاعل سے ممتاز کرے اور ہمیشہ ظرفِ لغو ہوا کرتا ہے اور یہ ایسے فعل تعجب اور اسمِ تفضیل کے بعد واقع ہوتا ہے جو (حُبّ) یا (بُغض) پر دلالت کرے جیسے: مَا اَحَبَّنِي لِزَيْدٍ (مجھے زید کیسا محبوب ہے) اور مَا اَبْغَضَنِي لِزَيْدٍ (مجھے زید کیسا مبغوض ہے) اور زَيْدٌ اَحَبُّ لِيْ (زید مجھے محبوب تر ہے) اور زَيْدٌ اَبْغَضُ لِيْ (زید مجھے مبغوض تر ہے) اس (لام) کا مدخول مفعول ہوتا ہے اور اگر بجائے (لام) (الی) ذکر کریں تو مفہوم برعکس ہو جائے گا کیونکہ (الی) بھی تبیین کے واسطے آتا ہے مگر اس کا مدخول فاعل ہوا کرتا ہے، **دوم**: یہ کہ مدخول کی فاعلیت کو بیان کرے جو مفعولیّت کے ساتھ ملتبس نہ ہو جیسے: تَبًّا لِزَيْدٍ میں (لام)، **سوم**: یہ کہ مدخول کی مفعولیّت کو بیان کرے جو فاعلیّت کے ساتھ ملتبس نہ ہو جیسے: سَقْيًا لِزَيْدٍ میں، یہ دونوں (لام) ظرفِ مستقر ہو کر مبتدا محذوف (ارادتی) کی خبر ہوا کرتے ہیں۔

﴿لامِ استغاثہ﴾ وہ لام جو مستغاث پر داخل ہو یا (مستغاث لہٗ) پر، یہ لامِ استغاثہ (لامِ جارّہ) ہے جو اسمِ ظاہر کے ساتھ مکسور ہوتا لیکن جب مستغاث پر داخل ہو تو مفتوح ہوتا ہے اور مستغاث لہٗ پر مکسور رہتا ہے تاکہ مستغاث کا مستغاث لہٗ کے ساتھ التباس لازم نہ آئے۔

﴿لامِ تعلیل﴾ کا مدخول کبھی فعل کے لئے علّت مترتبہ ہوتا جیسے: خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا میں (لام) برائے تعلیل ہے اور اس کا مدخول (انتفاع) مقدر ہے یعنی خَلَقَ لِاِنْتِفَاعِكُمْ جو زمین اور کائنات زمین کی تخلیق پر مترتب ہوتا ہے، اسی طرح اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ میں (لام) کا مدخول (انتفاع) مقدر ہے، اور وہ علّت مترتبہ ہے، اور کبھی اس کا مدخول علّت باعثہ ہوتا ہے جس کو غرض بھی کہتے ہیں جیسے: ضربتهٗ للتاديب۔

﴿لام جحو دیالام جحد﴾ لام جحو دیالام جحد کو جحو دیاجحد کے ساتھ اس لئے موسوم کیا جاتا ہے کہ جحو دیاجحد کے معنی نفی ہیں اور یہ (لام) نفی سابق کی تاکید کرتا ہے، علامہ نحاس نے کہا کہ صواب یہ ہے کہ اس کو لام النفی کے ساتھ موسوم کیا جائے کیونکہ جحو دیاجحد کے معنی مطلقاً نفی نہیں بلکہ (دانستہ نفی) کو کہتے ہیں اور یہ (لام) دانستہ نفی کی تاکید کے لئے کلام عرب میں آیا ہی نہیں، پھر تسمیہ کس طرح درست ہوگا؟ اس (لام) کی دو شرطیں ہیں:

اوّل: یہ کہ اس سے پیشتر (مَاکَانَ) ناقصہ یا اس کے دیگر صیغے ہوں یا (لَمْ یَکُنْ) ناقصہ یا اس کے دیگر صیغے، اور کبھی (لام جحود) سے پیشتر (کَانَ) محذوف ہوتا ہے جیسے:

فَمَا جَمْعٌ لِیَغْلِبَ جَمْعَ قَوْمِیْ　　　مُقَاوَمَةً وَلَا فَرْدٌ لِفَرْدٍ

تقدیر عبارت یہ ہے فَمَا کَانَ جَمْعٌ لِیَغْلِبَ جَمْعَ قَوْمِیْ یا جیسے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی: مَا اَنَا لِاَدْعَهُمَا بتقدیر مَا کُنْتُ لِاَدْعَهُمَا۔

دوم: یہ کہ اس کے مدخول اور فعل سابق کا فاعل ایک چیز ہو اور امثلۂ مذکورہ میں یہ دونوں شرطیں متحقق ہیں۔

﴿لا﴾ لا کی مشابہت بلیس میں نقصان ہے وہ یہ کہ (لیس) زمانِ حال میں نفی نسبت کے لئے آتا ہے اور (لا) زمانۂ استقبال میں نفی نسبت کے لئے اور (لیس) کی خبر پر بائے زائدہ آتی ہے اور (لَا) کی خبر پر نہیں آتی بخلاف (مَا) کہ وہ ہر دو امر مذکور میں (لیس) کی طرح ہے، اسی نقصان کے باعث (لَا) کا عمل نثر میں مسموع نہیں ہوا، صرف اشعار میں وارد ہے۔

﴿لَوْلَا﴾ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ بسبب وجود مضمونِ اوّل جواب منتفی رہا جیسے: لَوْلَا زَیْدٌ لَکَانَ کَذَا یا لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

❁ ❁ ❁

﴿مفرد﴾ اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا جزءِ معنی کے جزو پر دلالت نہ کرے۔

﴿مفرد﴾ عرف نحات میں مفرد کے چند معانی آتے ہیں: **اوّل**: (مقابل مرکب) یہ بحث کلمہ میں، **دوم**: (مثنی اور مجموع کے مقابل) یہ بحث صفت میں، **سوم**: (مضاف اور شبہ مضاف کے مقابل) یہ منادیٰ اور منصوب بلا التی لنفی الجنس کی بحث میں، **چهارم**: (مقابل جملہ) یہ خبر مبتدا کی بحث میں۔

﴿معنی﴾ جو کسی چیز سے مقصود ہو اُس کو معنی کہتے ہیں۔

﴿معنی﴾ اس کو کہتے ہیں جو قائم بغیر ہو۔

﴿معرفہ﴾ اس اسم کو کہتے ہیں جس میں تعریف حاصل ہو جیسے: (عُمَر)

﴿مرفوع﴾ وہ شے ہے جو علم فاعلیت پر مشتمل ہو۔

﴿متعذر﴾ اس کو کہتے ہیں جس کا حصول ممکن ہو مگر بمشقت۔

﴿ممتنع﴾ اس شے کو کہتے ہیں جس کا عدم ضروری ہو۔

﴿معرب﴾ وہ اسم ہے جو غیر کے ساتھ اس طرح مرکب ہو کہ اس کا عامل بھی پایا جائے اور مبنی اصل کے ساتھ مناسبت معتبرہ نہ رکھے۔

﴿معمول﴾ اس کو کہتے ہیں جس پر اعراب آئے لفظاً یا تقدیراً یا محلاً۔

﴿محدود﴾ اس زمان کو کہتے ہیں جس کے لئے حدونہایت معتبر ہو جیسے: یوم، شہر وغیرہ۔

﴿منصوب﴾ ایسا اسم ہے جو علامت مفعولیت پر مشتمل ہو اور علامت مفعولیت چار ہیں: **اوّل**: فتحہ مفردات میں جیسے: اَرَأَیْتُ زَیْدًا، **دوم**: کسرہ جمع مؤنث سالم میں جیسے: رَأَیْتُ مُسلِمَاتٍ، **سوم**: (الف) اسمائے ستہ میں رَأَیْتُ اَبَاكَ، **چھارم**: (یا) ماقبل مفتوح تثنیہ میں جیسے: مَرَرْتُ مُسْلِمَیْن، اور (یا) ماقبل مکسور جمع مذکر سالم میں جیسے: مَرَرْتُ مُسْلِمِیْنَ جبکہ ناصب کے بعد ہو اور جب جار کے بعد ہو تو علامت اضافت ہے جیسے: مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنِ اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ۔

﴿مجرور﴾ ایسا اسم ہے جو علامت مضاف الیہ کے ساتھ ملابس ہو یعنی مضاف الیہ ہونے کی حیثیت سے ہو اور علامت مضاف الیہ (جر) ہے جو کبھی (کسرہ) کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی (فتحہ) کے ساتھ جیسے غیر منصرف میں اور کبھی (یائے ماقبل مفتوح) کے ساتھ جیسے: تثنیہ میں اور کبھی (یائے ماقبل مکسور) کے ساتھ جیسے: جمع مذکر سالم میں، پھر اس علامت میں تعمیم ہے کہ لفظی ہو یا تقدیری یا محلی جیسے: مررتُ بزیدٍ، مررت بالفتی، مررت بھٰذا، یہ مثالیں علامت حرکت کی ہیں اور علامت حرف کی جیسے: مررتُ بابیك، مررتُ بابی الرّجل، اور اعراب بالحرف محلی نہیں ہوتا اور اعراب بالحرکت محلی بھی صرف جر ہوتا ہے، (فتحہ) نہیں ہوتا۔ فتحہ حالت جر میں غیر منصرف پر آتا ہے اور وہ مبنی نہیں ہوتا کہ غیر منصرف قسم معرب ہے۔

﴿منادیٰ﴾ وہ ایسا اسم ہے جس کا اقبال مطلوب ہوتا ہے ایسے حرف کے واسطے سے جو (اُدْعُــوْ) کے قائم مقام ہو، خواہ لفظاً خواہ تقدیراً جیسے یَا اَللّٰہُ اور یَا رَسُولَ اللّٰہِ۔ بالفاظِ دیگر وہ ایسا اسم ہے جس کے مسمّٰی کی بذریعہ حرفِ مذکور لفظی یا تقدیری مدعولہ کے لئے اجابت مطلوب ہو جیسے: یَا زَیْدُ، **یاد رہے** کہ (منادیٰ) مثنیٰ اور مجموع کے سوا مفرد معرفہ اگر اسمِ منقوص ہے جیسے یَاقَاضِی، یا اسمِ مقصور ہے جیسے: (یَا مُوْسیٰ) تو مبنی بر ضم تقدیراً اور مبنی قبل ندا ہے جیسے: (یَاھٰذَا) تو مبنی بر ضم محلاً ورنہ مبنی بر ضم لفظاً۔

﴿مندوب﴾ لغت میں اس میت کو کہتے ہیں جس پر کوئی روئے اور اس کی خوبیاں ظاہر کرے تا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ اس کی موت امرِ عظیم ہے اور اس کو رونے میں معذور رکھتے ہوئے اس کے درد میں شریک ہوں۔

اور اصطلاح میں (مندوب) اس چیز کا اسم ہے جس کے وجود یا عدم کے باعث کوئی شخص دردمند ہو درآنحالیکہ وہ اسم (یا) کے ساتھ متصل ہو، یا (وا) کے ساتھ۔

﴿ممکن خاص﴾ اس شے کو کہتے ہیں جس کا وجود اور عدم دونوں ضروری نہ ہوں۔

﴿مرکب لغوی﴾ وہ چیز جو دوسری چیز کے ساتھ ملی ہو۔

﴿مرکب اصطلاحی﴾ وہ لفظ جس کا جزو معنیٰ کے جزو پر دلالت کرے۔

﴿مرکب ناقص﴾ وہ مرکب غیر مفید ہے کہ جب کہنے والا اس پر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو، وہ چھ قسم پر ہے (۱) مرکب اضافی جیسے: غُلَامُ زَیْــدٍ، (۲) مرکب توصیفی جیسے: رَجُــلٌ فَــاضِلٌ، (۳) مرکب مزجی جیسے: بَعْلَبَكْ، (۴) مرکب تعدادی جیسے خَـمْسَةَ عَشَرَ، (۵) مرکب صوتی جیسے: سِیْبَوَیْه، (۶) مرکب اسنادی جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔ ان میں پانچ مرکب ناقص اور آخری مرکب اسنادی۔

مرکب تام دو قسم پر ہے: (۱) خبری جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ، (۲) انشائی جیسے: اِضْرِبْ زَیْدًا۔

﴿موصول حرفی﴾ جمہور کے نزدیک موصول حرفی تین ہیں: **اوّل**: (اَنَّ حرفِ مشبّہ بالفعل)، **دوم**: (اَنْ مصدری)، **سوم**: (مَا مصدری)، موصول حرفی اور موصول اسمی میں فرق یہ ہے کہ موصول اسمی کے صلہ میں ایک ضمیر ضروری ہے جو اس کی طرف راجع ہو اور موصول حرفی میں ایسی ضمیر نہیں ہوتی۔

﴿موصول اسمی﴾ اُسے کہتے ہیں کہ جس کے صلہ میں ایک ضمیر ضروری ہے جو اُس کی طرف راجع ہو اور موصول حرفی میں ایسی ضمیر نہیں ہوتی، جمہور کے نزدیک موصول حرفی تین ہیں: (۱) اَنَّ حرفِ مشبّہ بالفعل،

(۲)اَنْ مصدری،(۳)مَا مصدری۔

﴿مضاف﴾ اگر نہ اسمِ صحیح ہو نہ ملحق بہ یعنی (جاری مجرائے صحیح) پس اگر اس کے آخر (الف) ہے تو ثابت رہے گا کہ انقلاب کا کوئی موجب متحقق نہیں، یہ لغت فصیح ہے جیسے (عصا) میں (عصایَ) اور (ارجی) میں (رَجایَ) اور قبیلۂ ہذیل والے اس (الف) کو (یا) سے بدل کر (یا) میں ادغام کرتے ہیں جیسے (رَجیَّ) اور (عَصَیَّ) بولتے ہیں لیکن یہ لوگ اسی (الف) کو (یا) سے بدلتے ہیں جو تثنیہ کا نہ ہو جیسے: غلامَایَ میں ہے کیونکہ (الف) تثنیہ کو بدلنے سے حالت رفع کا حالت نصب وجر کے ساتھ التباس لازم آتا ہے اور جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم میں بحالت رفع (واو) کو (یا) سے بدلنے کی صورت میں حالت رفع، حالت نصب وجر کے ساتھ ملتبس ہے جیسے بحالت رفع (مُسْلِمِیَّ) اور بحالت نصب وجر (مُسْلِمِیَّ) مگر دونوں تبدیل میں فرق ہے (الف) تثنیہ کی تبدیل بقاعدۂ مطردہ نہیں، اسی واسطے اس کو ترک کر دیا گیا بخلاف جمع مذکر سالم کہ اس میں تبدیل بقاعدۂ مطردہ ہے اور جو تبدیل بقاعدۂ مطردہ ہو اس کو التباس کی وجہ سے ترک نہیں کیا جاتا جیسے: (مختار) اسمِ فاعل میں تبدیل ترک نہیں کی گئی، حالانکہ بعد تبدیل اسمِ مفعول کے ساتھ ملتبس ہو جاتا ہے، **مخفی نہ رہے کہ** قاعدۂ مذکورہ سے یہ تین الفاظ مستثنٰی ہیں، ان میں (الف) ثابت نہیں رہتا بلکہ (یا) ہو کر (یا) میں مدغم ہو جاتا ہے (لَدَی) جیسے: اَلْمالُ لَدَیَّ میں اور (علٰی) ظرفی جیسے: مَن عَلَیَّ بمعنی (من فوقی) اور (اِلٰی) اسمی جیسے: اُشْکُرْ اِلَیَّ بمعنی اُشْکُرْ نِعمَتِی۔

﴿مضاف﴾ مضاف نہیں ہوتا ایسا اسم جو مضاف الیہ کے ساتھ عموم وخصوص میں مشابہ ہو، (عموم وخصوص) سے مراد معنی مشہور نہیں جو باعتبار صدق ہوتے ہیں بلکہ مراد معنی لغوی یعنی (عموم) بمعنی (شمولِ اطلاق) اور (خصوص) بمعنی (عدمِ شمولِ اطلاق) خواہ وہ دونوں مترادف ہوں جیسے (لَیث) اور (اَسَد) ان میں بایں معنی مشابہت ہے تو (شمولِ اطلاق) کا مفہوم ان میں یہ ہوا کہ ہر وہ چیز جس پر (لیث) کا اطلاق ہے اس پر (اَسَد) کا اطلاق اور ہر وہ چیز جس پر (اَسَد) کا اطلاق ہے اس پر (لَیث) کا اور (عدمِ شمولِ اطلاق) کا مفہوم یہ کہ ہر وہ چیز جس پر (لیث) کا اطلاق نہیں ہوتا اس پر (اَسَد) کا اطلاق نہیں، اور ہر وہ چیز جس پر (اَسَد) کا اطلاق نہیں اس پر (لَیث) کا اطلاق نہیں ہوتا جب اسمِ (لیث) اسمِ (اَسَد) کے مماثل بمعنی مذکور ہوا تو (لیث) کی اضافت (اَسَد) کی طرف ناجائز اسی طرح (اَسَد) کی (لَیث) کی طرف نادرست خواہ وہ دونوں متساوی

ہوں جیسے: (اسم انسان) اور (ناطق) تو ان میں بھی ایک کی دوسرے کی طرف درست نہیں، اضافت کے درست نہ ہونے کی وجہ یہ کہ مضاف الیہ کے ذکر میں فائدہ نہیں کیونکہ رَأَیْتُ لَیْثَ اَسَدٍ کہنے سے وہی فائدہ ہوتا ہے جو بدون ذکر (اسد) اور بدون اضافت (لیث) رَأَیْتُ لَیْثًا کہنے سے تو ذکر (اَسَد) اور اضافت (لیث) لغو ہوئی جس میں کوئی فائدہ نہیں، اسی طرح رَأَیْتُ اِنْسَانًا کہنے سے، تو ذکر (ناطق) اور اضافت (انسان) لغو ہوئی جس میں اصلاً فائدہ نہیں، اسی طرح (حبس) اور (منع)۔

﴿مشابہ بمضاف﴾ اس اسم کو کہتے ہیں جس کے معنی بدون انضمامِ امر دیگر تمام نہ ہوں جیسے: لَاعِشْرِیْنَ دِرْهَمًا لَكَ۔

﴿مضاف الیہ﴾ وہ ایسا اسم ہے جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی گئی ہو بواسطۂ حرفِ جر خواہ وہ حرفِ جر ملفوظ ہو جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ اس میں بواسطۂ حرفِ جر (با) زید کی جانب (مرور) کی نسبت کی گئی جو فعل مذکور میں ہے خواہ مقدر جو باعتبار بقائے عمل مراد ہو جیسے (غُلَامُ زَیْدٍ) کہ اس میں (لام) مقدر ہے اور اس کا عملِ (جر) (زید) میں باقی، اس میں بواسطۂ (لام) مقدر (زید) کی جانب (غلام) کی نسبت کی گئی اور خَاتَمُ فِضَّةٍ بواسطۂ (مِنْ) اور ضرب الیوم میں بواسطۂ (فی)۔

﴿مؤنث معنوی﴾ اس اسم کو کہتے ہیں جس میں تائے تانیث ملفوظ نہ ہو، خواہ مقدر ہو جیسے: (اَرْض) یا مؤنث حقیقی کا علم ہو جیسے: (هِنْد) یا حرفِ رابع (تائے تانیث) کے قائم مقام ہو جیسے: (عَقْرَب)

﴿مفعول حکمی﴾ وہ ہے جس میں مفعول کی خصلت پائی جائے جیسے: فضلہ ہونا یعنی رکن کلام نہ ہونا جیسے: تمیز، حال، مستثنیٰ منصوب میں یا ایک چیز کے بعد واقع ہونا جو اپنے تعقل میں منصوب پر موقوف ہونے کے اعتبار سے مرفوع کے ساتھ تمام نہ ہو جیسے: اسم حروف مشبہ بفعل اور اسم لائے نفی جنس اور خبر افعالِ ناقصہ اور خبر ماولا مشبہ بلیس میں۔

﴿مفعول مالم یسم فاعلہ﴾ وہ مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کرکے اس کو فاعل کے قائم مقام کردیا گیا ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ میں (زید)، شیخ عبدالقاہر اور اکثر بصریہ اس کو فاعل کے ساتھ موسوم کرتے ہیں، مفعول مالم یسم فاعلہ متقدمین کی تعبیر ہے، ابن مالک اور قاضی بیضاوی وغیرہ حضرات نائب فاعل سے تعبیر کرتے ہیں، یہ اخصر ہے۔

﴿مفعول بہ﴾ وہ ہے جو معنی فعل فاعل کا محل جس پر فعل واقع ہوتا ہے جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، بالفاظِ دیگر اس

چیز کا اسمِ منصوب ہے کہ فاعل کا فعل متعدی اس کے بغیر متعقّل نہ ہو اور غیر متعدی اس کے بغیر متعقّل ہو جیسے: خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْعَالَمَ اور یہ شان صرف مفعول بہ کی ہے کہ فعل متعدی کا تعقّل اس کے بغیر نہیں ہوتا کیونکہ نسبة الٰی مفعول بہ معین مّا اس کے مفہوم میں داخل ہے۔

﴿مفعول بہٖ معنوی﴾ جیسے هٰذَا زَيْدٌ قَائِمًا اور وہ زید ہے کیونکہ اس کی مفعولیت لفظ کلام اور منطوق کلام کے اعتبار سے نہیں کہ اس اعتبار سے تو یہ خبر ہے بلکہ ایسے عامل کے اعتبار سے جو فحوائے کلام سے مستفاد ہوتا ہے یعنی (اُشِيرُ ،ای اُشِيرُ الٰی زَيْدٍ) کہ فعل اشارہ بواسطہ (الٰی) متعدی ہوتا ہے تو (زید) مفعول بہ بواسطہ حرفِ جر ہوا۔

فحوائے کلام سے عام مفعول بہ کے مستفاد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لفظِ کلام اور معنیٰ مقصود اس عامل کے اعتبار کو مقتضی نہ ہوں بلکہ اس کا اعتبار محض صحت خیال کے لئے ہو، ایسے عامل کو عامل معنوی کہتے ہیں اور مفعول بہ کو (مفعول بہ معنوی) اس کی علامت یہ ہے کہ ذوالحال کا ترکیب میں مفعول بہ کے بجائے دوسرا نام ہوگا اور اعرابِ نصب کے بجائے (رفع) جیسے: هٰذَا زَيْدٌ قَائِمًا میں (زید) کا نام خبر ہے اور اعراب (رفع) تو (زید) کی مفعولیت معنوی مفعولیت ہوئی اور (زید) مفعول بہ معنوی ہوا۔

﴿مفعول فیہ﴾ کے معنی وقوعِ فعل کا ظرف ہوتے ہیں جیسے: صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

﴿مفعول فیہ﴾ ایسی چیز کا اسم ہے جس میں فعل مذکور کیا گیا ہو خواہ وہ زمان ہو یا مکان جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور ضَرَبْتُ زَيْدًا فِي الدَّارِ ،اس کے منصوب ہونے کی شرط یہ ہے (فی) کی تقدیر اور ظروفِ زمان سب کے سب قبول کرتے ہیں (فی) کی تقدیر اور ظروفِ مکان اگر مبہم ہیں تو تقدیر (فی) قبول کریں گے ورنہ نہیں، (فی) کا ہر مدخول مفعول فیہ نہیں ہوتا بلکہ وہ مدخول جو زمان یا مکان ہو، لہٰذا اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ میں مدخول (فی) یعنی (تضلیل) مفعول فیہ نہیں بلکہ مفعول بہ بواسطۂ حرفِ جر ہے۔

﴿مفعول لہٗ﴾ کے معنی علّت فعل ہوتے ہیں جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا تَادِيبًا۔

﴿مفعول لہٗ﴾ وہ ایسی چیز کا اسم منصوب ہے جس کی بنا پر فعل مذکور کیا گیا جیسے: ضَرَبْتُهٗ تَادِيبًا۔

﴿مفعول معہٗ﴾ کے معنی فاعل فعل کے مقارن ہوتے ہیں یا مفعولِ فعل کے جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتُ۔

﴿مفعول معہٗ﴾ کے معنی وہ چیز جس کی معیت کی گئی یعنی اس کی معیّت میں فاعل سے کوئی فعل صادر ہوا جیسے:

جئتُ وزیدًا میں متکلم سے زید کی معیّت میں (مجی) صادر ہوئی یا اس کی معیّت میں مفعول پر کوئی فعل واقع ہوا ہو جیسے: کَفَاكَ وزیدًا دِرْهَمٌ میں مخاطب پر کفایت کا وقوع زید کی معیّت میں ہوا۔

﴿مفعولِ مطلق﴾ حدث کا اسمِ منصوب ہے جس کو ایسے فعل مذکور کے فاعل نے کیا جو اُس اسم کے معنی یعنی (حدث) کے ساتھ متلبّس ہو جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔

﴿مفعولِ مطلق تاکیدی﴾ اس کو کہتے ہیں جو اس حدث کی نوع یا اس کے عدد پر دلالت نہ کرے جو فعل مذکور سے مفہوم ہوتا ہے جیسے: جَلَسْتُ جُلُوْسًا، یہ صرف حدث کی تاکید کرتا ہے جو فعل مذکور سے مفہوم ہو، اس لئے کہ حدث مفہوم کا اس سے ثانیًا ذکر ہوا تو باعتبار حقیقت یہ تاکید لفظی ہے۔

﴿مفعولِ مطلق تاکیدی﴾ مثنیٰ اور جمع نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ فعل مذکور سے فہم شدہ حدث کی ماہیت پر دلالت کرتا ہے جو فی نفسہا قابل تعدد نہیں اور تثنیہ و جمع مستلزم تعدد ہیں تو مفعولِ مطلق دونوں کے منافی ہوا، اسی واسطے جمع ہوتا ہے، نہ مثنیٰ۔

﴿مفعولِ مطلق نوعی﴾ اس کو کہتے ہیں جو حدثِ مذکور کی نوع پر دلالت کرے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةً (بیٹھا میں خاص قسم کا بیٹھنا) کیونکہ وزنِ (فِعْلَة) بکسر (فا) وسکونِ (عین) نوع کے لئے آتا ہے۔

﴿مفعولِ مطلق نوعی﴾ کبھی باعتبار صیغہ آتا ہے جیسے (صبغة) بروزن (فعلة) اور کبھی بغیر صیغہ خواہ باعتبار صفت ہو جیسے: ضَرْبًا شَدِیْدًا خواہ باعتبار اضافت جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبَ الْاَمِیْرِ اور (فِی دَارِہٖ) مفعول بالواسطہ ہے نزدِ جمہور اور مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک مفعول فیہ مکانی کیونکہ ان کے نزدیک تقدیر (فی) مفعول فیہ کے منصوب ہونے کے لئے شرط ہے، نہ نفس مفعول فیہ کے لئے۔

﴿مفعولِ مطلق عددی﴾ اس کو کہتے ہیں جو حدثِ مذکور کے عدد پر دلالت کرے جیسے: جَلَسْتُ جَلْسَةً (بیٹھا میں ایک مرتبہ بیٹھنا) اس لئے کہ وزنِ (فَعْلَة) بفتح (فا) وسکونِ (عین) عدد کے واسطے آتا ہے۔

﴿مبتدا﴾ ایسا اسم ہے جو لفظی عامل سے خالی ہوتے ہوئے مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں (زَیْد)۔

﴿مبتدا کی قسم ثانی﴾ وہ صفت ہے جو حرفِ نفی یا الف استفہام کے بعد واقع ہوتے ہوئے اسمِ ظاہر کو رفع دے جیسے: مَاقَائِمُ الزَّیْدَان یااَقَائِمُ الزَّیْدَان میں (قَائِم) مبتدا کی قسم ثانی ہے جو حرفِ نفی (ما) یا (الف استفہام) کے بعد واقع ہوا اور اسمِ ظاہر (الزَّیْدَان) کو رفع کر رہی ہے اور اگر وہ صفت اپنے بعد واقع ہونے

والے اسمِ مفرد کے مطابق ہو بایں طور کہ صفت اور وہ اسم دونوں مفرد ہوں تو ہر دو وجہ جائز ہوں گی: **اوّل**: یہ کہ صفت رافع رہے اس صورت میں وہ مبتدا ہوگی اور وہ اسم مفرد فاعل قائم مقام خبر، **دوم**: یہ کہ صفت رافع نہ رہے اس صورت میں وہ خبر مقدم ہوگی اور وہ اسم مفرد مبتدائے مؤخر جیسے: اَقَائِمٌ زَیْدٌ۔

﴿مستثنٰی﴾ ایسا اسم ہے جو (اِلَّا) یا اُس کے نظائر میں سے کسی کے بعد ذکر کیا جائے اور اپنے ماقبل کے اثباتاً یا نفیاً مخالف ہو جیسے: جَاءَ نی القوم اِلَّا زیدًا۔

﴿مستثنٰی متصل﴾ وہ اسمِ منصوب ہے جس کو ایسی چیز سے بذریعہ (اِلَّا) یا اس کے نظائر میں سے کسی ایک کے ساتھ خارج کیا گیا ہو جس کے جزئیات یا اجزار متعدد ہوں یعنی کثیر خواہ وہ چیز ملفوظ ہو جیسے: مَا جاء نی احدٌ اِلَّا زیدًا کہ اس میں (زید) اسمِ منصوب ہے اور (اَحدٌ) وہ چیز جس سے اس کو بذریعہ (اِلَّا) خارج کیا گیا اور (اَحدٌ) کے جزئیات متعدد ہیں کہ یہ نکرہ تحت نفی واقع ہونے کی وجہ سے عام ہو گیا اور (اَحدٌ) ملفوظ بھی ہے، خواہ وہ چیز مقدر ہو جیسے: مَا رأیتُ اِلَّا زیدًا کہ اس میں (اَحدٌ) مقدر ہے جس سے (زید) کو خارج کیا گیا اور اس کے جزئیات بھی متعدد بوجہ مذکور اور ذی اجزار ملفوظ کی مثال جیسے: اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ اِلَّا نِصْفَهٗ میں (نصف) اسمِ منصوب ہے اور (العبد) وہ چیز ذی اجزا جس سے اس کو بذریعہ (اِلَّا) خارج کیا گیا اور وہ چیز یعنی (العبد) ملفوظ ہے اور ذی اجزا مقدر جیسے: اِشْتَرَیْتُ اِلَّا نِصْفَهٗ جبکہ هَلْ اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ كُلَّهٗ کے جواب میں واقع ہو کہ سوال تقدیر پر قرینہ ہے۔

﴿مستثنٰی منقطع﴾ وہ اسمِ منصوب جو (اِلَّا) یا اس کے نظائر میں سے کسی کے بعد واقع ہونے کے ساتھ ساتھ متعدد سے خارج نہ کیا گیا ہو جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا، عدمِ اخراج کی وجہ یہ کہ اخراج بعد دخول ہوتا ہے اور مستثنٰی منقطع مستثنٰی منہ میں داخل ہی نہیں یا تو اس لئے کہ خلافِ جنس ہے یا اس لئے کہ مستثنٰی اگرچہ مستثنٰی منہ کی جنس سے ہے مگر اس کو مستثنٰی منہ میں داخل اعتبار نہیں کیا گیا، پھر اخراج کیسے ہوگا؟ جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا میں (زید) ہم جنس ہونے کے باوجود مستثنٰی منقطع ہوگا جبکہ (القوم) میں داخل نہ ہو، مختصر یہ کہ مستثنٰی منہ کا دارومدار عدمِ دخول پر ہے، غیر جنس ہونے پر نہیں۔ **مخفی نہ رہے کہ** (اِلَّا) سے مراد وہ (اِلَّا) جو بمعنی غیر نہ ہو اور اس کے اخوات سے مراد باقی ماندہ کلمات استثنار جن کے بعد مستثنٰی منصوب ہوتا ہے جیسے: عَدَا، خَلَا، حَاشَا براستعمالِ اقل اور مَاخَلَا، مَا عَدَا، لَیْسَ، لَیَكُوْنُ، اور وہ کلماتِ استثنار جن

کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے جیسے: حَاشَا، سِوٰی، سَوَاءَ، غَیْر،

اور مستثنیٰ منقطع کلام عرب میں صرف اِلاَّ، غَیْر، سوٰی، بید کے بعد واقع ہوتا ہے اور (بید) مستثنیٰ منقطع کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس کے بعد مستثنیٰ متصل واقع نہیں ہوتا اور اس کے بعد (اَنَّ) مفتوحہ واقع ہوا کرتا ہے اور اس میں دو لغت اور ہیں (بَـایدَ) اور (مَیْدَ) اور یہ کبھی بمعنی (غیر) اور کبھی بمعنی (علٰی) اور کبھی بمعنی (مِنْ اَجَل) آتا ہے جیسے حدیث شریف میں: اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَب بَیْدَ اَنِّیْ مِنْ قُرَیْشٍ میں ابن مالک نے معنیٰ (غیر) پر محمول کیا اور ابن ہشام نے معنیٰ (مِنْ اَجَل) پر۔

﴿مستثنیٰ مفرغ﴾ جو تفریغ بمعنی (فارغ کردن از شغل) سے ماخوذ ہے یعنی کسی کام سے روک دینا، **نظر بر آں** (مفرغ) کے معنی ہوئے کسی کام سے روکا ہوا، مستثنیٰ بایں معنی (مفرغ) نہیں کہ اس کو کسی کام سے روکا گیا، البتہ بایں معنی (مفرغ) مستثنیٰ منہ کا عامل ہے کہ مستثنیٰ منہ کو جب حذف کیا تو گویا اس کے عامل کو اس میں عمل کرنے سے روک دیا گیا، چونکہ مستثنیٰ منہ کے عامل کو مستثنیٰ میں عمل کرنے کے لئے روکا گیا، **نظر بر آں** یہ مستثنیٰ (مفرغ لہٗ) ہوا، پس ثابت ہوا کہ مستثنیٰ (مفرغ لہٗ) ہے لیکن (لـہٗ) کو حذف کر کے (مفرغ) کہتے ہیں جیسے: فیہ کو (مشترك فيه) سے حذف کر کے (مشترک) بولا جاتا ہے، مَا مَرَرْتُ اِلاَّ بِـزَیْدٍ کہ اس کی اصل مَـا مَـرَرْتُ بِـاَحَدٍ اِلاَّ زَیْدٍ ہے، جب (اَحَدٍ) مستثنیٰ منہ محذوف قرار دیا گیا تو (با) مستثنیٰ کی طرف منتقل ہوگئی، کیونکہ حرفِ جار کی بقا بدون مجرور کے نثر میں نہیں رہتی، **نظر بر آں** ترکیب مذکور میں (زیـد) عامل مستثنیٰ منہ ہی سے لفظاً مجرور ہے اور یہ (زیـد) محلاً منصوب بھی ہے بایں وجہ کہ بواسطۂ (بـــا) یہ مفعول بہ غیر صریح ہے لیکن نصب کا عامل (مَـــرَرْتُ) فعل ہے، اور یہ بھی مستثنیٰ منہ کا عامل ہے، **نظر بر آں** مستثنیٰ منہ کے دو عامل ہیں، ایک (بـا) حرفِ جار، دوسرا (مَرَرْتُ) فعل اوّل کا عمل بواسطہ (اِلاَّ) جر لفظی دوسرے کا عمل بواسطہ (بـــا) نصب محلی کہ (زیـــد) مفعول بہ غیر صریح ہے، اسی واسطے ہوا کہ (با) نے معنی فعل اس تک پہنچائے۔

﴿مشاکلت﴾ کے معنی ہیں کہ بوجہ مصاحبت ایک لفظ کو دوسرے کے ساتھ تعبیر کرنا جیسے: بوجہ مصاحبت (اِنْ) کو (اذا) کے ساتھ تعبیر کر دینا۔

﴿متیٰ﴾ کے جواب میں واقع ہو اس کو مفعول فیہ زمانی کہتے ہیں اور جو (اَیْنَ) کے جواب میں واقع ہو اس کو

مفعول فیہ مکانی کہتے ہیں۔
مفعول فیہ کی دو قسمیں ہیں: **اوّل**: وہ کہ اس میں (فی) ظاہر ہو اور وہ اس کے ساتھ مجرور، **دوم**: یہ کہ اس میں (فی) مقدر رہو اور وہ بوجہ تقدیر (فی) منصوب، اسی واسطے مفعول فیہ کے منصوب ہونے کی شرط ہے تقدیر (فی) نہ مفعول فیہ ہونے کی، علامہ ابن حاجب کے نزدیک مجرور بہ (فی) مفعول فیہ ہے جو مجرور بھی ہے اور محلا منصوب بھی مگر مفعول فیہ ہونے کی بنا پر، نہ مفعول بہ ہونے کی بنا پر۔
﴿مَـازَال﴾ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کی خبر کا ثبوت اس کے فاعل یعنی اسم کے لئے بالاستمرار ہے، جب سے فاعل خبر کے ساتھ متصف ہوا جیسے: **مَا زَالَ زیدٌ عالمًا۔**
﴿مِنْ ابتدائیہ﴾ کا مدخول کبھی فعل ممتد کے واسطے (مبدا) ہوتا ہے جیسے: **سِرْتُ مِنَ الْبَصَـرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ**، اور کبھی ایسے فعل کا (مبدا) ہوتا ہے جو خود ممتد نہیں مگر ممتد کے واسطے اصل ہو جیسے: **خَرَجْتُ مِنَ الدَّار** کہ (خروج) خود ممتد نہیں، اس لئے کہ (دار) سے ایک قدم نکالنے پر متحقق ہو جاتا ہے لیکن اس پر ممتد افعال متفرع ہوتے ہیں جیسے: (ذھاب) وغیرہ، اس (مِنْ) کو ابتدائیہ غیر اتصالیہ کہتے ہیں۔
اور کبھی (مِنْ) ابتدائیہ کا مدخول ایسی چیز ہوتی ہے جس سے کسی کا منفصل ہونا معتبر ہو جیسے: **اِنَّـهُ مِنْ سُلَيْمَانَ**، اس (مِنْ) کو ابتدائیہ اتصالیہ کہتے ہیں۔
﴿مِنْ ابتدائیہ اتصالیہ﴾ وہ ہے جو اپنے مدخول سے کسی چیز کے منفصل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔
﴿مِنْ برائے تبعیض﴾ اس کے مدخول کے لئے ذی ابعاض ہونا واجب ہے جیسے: **من اقسام الوحی۔**
﴿مَاذَا﴾ چند وجوہ پر مستعمل ہوتا ہے، **اوّل**: (مَا) استفہامیہ ہے اور (ذَا) اسمِ اشارہ جیسے: **مَاذَا التَّوَالِیْ**،
دوم: (مَا) استفہامیہ اور (ذَا) اسمِ موصول جیسے:

اَلَا تَسْئَلَانِ الْمَرْءَ مَاذَا يُحَاوِلُ　　　اَنَحْبٌ فَيُقْضٰى اَمْ ضَلَالٌ و بَاطِلٌ

سوم: (مَاذَا) بتمامہ برائے استفہام ہو جیسے: **لِمَا ذَاجِئْتَ**، **چھارم**: (مَاذَا) بتمامہ اسمِ جنس بمعنی شی یا اسمِ موصول بمعنی اَلَّذِیْ جیسے: **دَعِیْ مَاذَا عَلِمْتُ سَاَتَّقِيْهِ — ولٰكِنْ بِالْمُغَيَّبِ نَبِّئِيْنِیْ**، بر مسلک جمہور (مَاذَا) بتمامہ کو (دَعِیْ) کا مفعول بہ تسلیم کر کے سیرافی اور ابن خروف نے کہا کہ اسمِ موصول ہے اور فارسی نے کہا کہ بمعنی (شی)، **پنجم**: (مَا) زائد اور (ذَا) اسمِ اشارہ جیسے:

اَنـوُرًا سَـرِعَ مَـاذَا یَـا فَرُوقٌ   وَحَبْلُ الْوَصْلِ مُنْتَکِثٌ حَذِیْقٌ

(نور) بمعنی (نفار) ہے اور (سَرِع) بمعنی (اَسْرَع) ہے اور (حذیق) بمعنی (مقطوع)، **ششم**:

(مَا) برائے استفہام اور (ذَا) زائد ہے، ایک جماعت نے اس استعمال کو **ماذا صنعت** میں جائز قرار دیا لیکن ابن ہشام نے مغنی اللبیب میں پانچویں اور چھٹی وجہ کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ **والتحقیق ان الاسماء لاتزاد**، لہٰذا وجہ دوم اور سوم اختیار کرنے کی صورت میں ضمیر عائد کی تقدیر لازم ہوگی **کما لایخفی**۔

﴿**مَا تمیمی**﴾ غیر عامل ہوتا ہے اور (**مَا حجازی**) عامل مشابہ بلیس ہوتا ہے جیسے: **مَـا قَـائِمُ الزَّیْدَان** میں دونوں ہو سکتے ہیں۔

﴿**ما ولا مشابہ بلیس**﴾ وہ اسم ہے جو ان دونوں میں سے کسی ایک کے دخول پر مسند ہو جیسے: **مَا زیدٌ قائمًا** یا **ما ھٰذا بشرًا** اور **لا رجل افضل منك**۔

﴿**ما مشابہ بلیس**﴾ کی خبر پر (**بـا**) زائد آتی ہے بخلاف استفہامیہ کہ اس کے بعد خبر پر (**بـا**) کی زیادت اہل عرب سے مسموع نہیں، ہاں (**ھل**) کے بعد خبر پر آتی ہے جیسے: **اَلَا ھَـلْ اَخُـوْ عَـیْـشٍ لَذِیْذٍ بِدَائِمٍ**، اور خبر پر (**بـا**) کی زیادت استفہام میں (**ھـل**) کے ساتھ مخصوص ہے، نہ کہ مطلقًا جیسے: **ھَـلْ زَیْدٌ بِـقَـائِمٍ**، **فَلَایُقَالُ اَزَیْدٌ بِقَائِمٍ**۔

﴿**مَا اُضمِرَ عَامِلُہٗ**﴾ ہر ایسا مفعول بہ ہے جس کے بعد (فعل) یا (شبہ فعل) ہو جو اس میں صرف اس لئے عامل نہیں کہ اس کی ضمیر یا اس کے متعلق میں عمل کر رہا ہے، وہ (فعل) یا (شبہ فعل) ہوا ایسا کہ ضمیر یا متعلق میں اس کے عمل کو منقطع کر کے اگر اس کو یا ان میں سے کسی کے مناسب (فعل) یا (شبہ فعل) کو اس مفعول بہ میں عامل قرار دیں تو وہ اس کا ناصب ہو جائے جیسے: **زَیْـدًا ضَـرَبْتُـہٗ و زَیْـدًا ضَـرَبْـتُ غُلَامَـہٗ و زَیْدًا مَرَرْتُ بِہٖ و زَیْدًا حَبَسْتُ عَلَیْہِ**۔

﴿**متفجع علیہ عدمًا**﴾ وہ ہے جس کے عدم کی وجہ سے کوئی دردمند ہو جیسے: میّت پر نادب روتا ہے۔

﴿**متـفـجـع علیـہ وجـودًا**﴾ وہ ہے جس کے وجود کی وجہ سے کوئی دردمند ہو جیسے: حسرت، مصیبت، ویل، جو نادب کو بوجہ فقدانِ میّت لاحق ہوتے ہیں، ہر دو قسم کا نام مندوب ہے۔ **اوّل**: جیسے: **یَـا زَیـدَاہ** یا **وَازیداہ**، **دوم**: جیسے: **یا حَسرَتَاہ** یا **وَا حَسرَتَاہ**، **یامُصِیْبَتَاہ**، **وَا مُصِیبَتَاہ**، **یاوَیْلَاہ**، **وَاوَیْلَاہ**۔

* * *

﴿نہی﴾ اگرچہ حقیقتاً (تحریم) کے واسطے ہوا کرتی ہے جیسے: (امر) وجوب کے لئے لیکن مجازاً دوسرے معانی میں بھی مستعمل ہوتی ہے۔ (۱) (دعا) کے واسطے جیسے: لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا، (۲) (بیانِ عاقبت) کے واسطے جیسے: لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا، (۳) (یاس) کے لئے جیسے: لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ، (۴) (تحقیر) کے لئے جیسے: لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ، (۵) (التماس) کے لئے جیسے: کوئی اپنے برابر والے سے کہے لَا تَأْخُذِ الْحَيَّةَ فَاِنَّهَا تَلْدَغُ، (۶) (ارشاد) کے واسطے جیسے: لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ، اس سے مخاطبین کی رہنمائی مقصود ہوتی ہے کہ وہ دنیوی مضرت سے اپنے آپ کو بچائے، مخاطب کو اختیار ہے کہ وہ بچے یا نہ بچے، اگر نہ بچا تو متکلم کی جانب سے اصلاً کسی قسم کا مواخذہ نہیں ہوتا جیسے: امر ارشادی میں دنیوی منفعت کے حصول کی رہنمائی مقصود ہوتی ہے، اگر مخاطب دنیوی منفعت حاصل کرے تو کسی قسم کا مواخذہ نہیں۔

* * *

﴿وضع﴾ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ اس طرح خاص کرنا کہ جب اوّل چیز کا اطلاق ہو یا احساس تو دوسری چیز سمجھ میں آئے، اوّل چیز کو موضوع اور دوسری کو موضوع لہٗ کہتے ہیں، موضوع پانچ چیزیں ہیں: الفاظ، خطوط، اشارات، عقود، نصب، اخیر چار کو دوالِ اربعہ کہتے ہیں۔

﴿وصف﴾ اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جو ایسی ذاتِ مبہمہ پر دلالت کرے جس کا کسی صفت کے ساتھ اتصاف ہو خواہ اسم کی دلالت وضع کے اعتبار سے ہو جیسے: (اَحْمَر) کی یا بعارض استعمال جیسے: (اَرْبَع) کی (مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ) میں، لیکن منع صرف میں (وصف وضعی) معتبر ہے۔

﴿واجب﴾ اس شے کو کہتے ہیں جس کا وجود ضروری ہو۔

﴿واو عطف﴾ وہ ہے جو اپنے ماقبل سے اپنے مابعد کے منفصل ہونے پر دلیل ہوتا ہے۔

﴿واوِ اعتراض﴾ اس واو کو کہتے ہیں کہ اس کا مابعد اپنے ماقبل کے لئے تتمہ ہوتا ہے جیسے: وَقَدْ عَلِمَ بِذٰلِكَ۔

﴿واوِ استیناف و واوِ ابتدا﴾ اس واو کو کہتے ہیں جو شروع کلام میں آئے اور اُس سے پہلے بھی کلام ہو لیکن کلام مابعد اور کلام ماقبل باہم لفظی تعلق نہ رکھتے ہوں خواہ کلام مابعد سوالِ مقدر کا جواب ہو یا نہ ہو، یہ تعریف

نحات کے نزدیک ہے اور علمائے بیان کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ کلام مابعد سوالِ مقدر کا جواب ہو۔

❀ ❀ ❀

﴿ہمزہ﴾ کے چند معانی ہیں: کبھی ہمزہ بمعنی استفہام ہوتی ہے جیسے: اَلَا رَجُلَ فِي الدَّار اور کبھی بمعنی عرض ہوتی ہے جس کے معنی ہیں طلب بر رغبت جیسے: اَلَا نُزُوْلَ عِنْدِیْ (اے کاش! کہ میرے پاس اُترنا ہوتا) اور کبھی بمعنی تمنا جیسے: اَلَا مَاءَ اَشْرَبُهٗ (کاش! پانی ہوتا، میں اس کو پی لیتا) یہ اس مقام پر بولتے ہیں جہاں پانی ملنے کی اُمید نہ ہو کیونکہ تمنا کا استعمال محال میں ہوتا ہے یا ایسے ممکن میں جس کے حصول کی توقع منقطع ہو۔

﴿ھا برائے سکت﴾ اس (ھا) کو کہتے ہیں جس کو اظہارِ حرکت یا حرف کے لئے لاحق کرتے ہیں جیسے: سِیْبَوَیْہٖ اور ثَمَّہٗ میں۔

❀ ❀ ❀

ھدایات

﴿۱﴾ جب ضمیر مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہو تو رعایت خبر اولیٰ ہوتی ہے بایں معنی کہ اگر خبر مذکر ہے تو ضمیر مذکر لائی جائے گی، مؤنث ہے تو ضمیر مؤنث، مفرد ہے تو ضمیر مفرد اگرچہ اس کا مرجع جمع ہو جیسے: اَلْمنصوباتُ هو ما اشتملَ علىٰ عَلَمِ المفعوليّةِ، یہ ھو ضمیر فصل نہیں کیونکہ تذکیر و تانیث، افراد و تثنیہ و جمع میں اس کی مبتدا کے ساتھ مطابقت واجب ہے۔

﴿۲﴾ ضمیر مجرور کا حذف اس وقت قیاسی ہوتا ہے جب کہ تین شرطیں پائی جائیں: **اوّل**: یہ کہ اس کا جار حرفِ (مِنْ) ہو، **دوم**: یہ کہ وہ ضمیر جملۂ خبریہ ابتدائیہ میں ہو، **سوم**: یہ کہ اس جملہ میں مبتدائے ثانی مبتدائے اوّل کا جزو ہو جیسے: اَلْبرُّ الْكرُ بستّين دِرهمًا، یہ جملہ ابتدائیہ ہے اور (اَلْبِرُّ) مبتدائے اوّل ہے اور (اَلْکُرُّ) مبتدائے ثانی جو مبتدائے اوّل کا جزو ہے، اس کے بعد (مِنه) محذوف ہے جس کی ضمیر راجع بسوئے مبتدائے اوّل، اس میں ضمیر مجرور کا جار لفظ (مِنْ) ہے اور (بستّين درهمًا) مبتدائے ثانی کی خبر ہے۔

﴿۳﴾ شے مقید بقید کے ساتھ جب کسی فعل کا تعلق ہو تو وہ شے فعل کے تعلق سے پیشتر اس قید کے ساتھ موصوف ہوتی ہے اور موصوف ہونے کے بعد فعل کا اس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے جیسے: ضَرَبْتُ رَجُلًا

مَشدُودًا میں (رجلاً) وقوعِ ضرب سے پیشتر (مشدود) ہے اور ضرب کا وقوع مشدود ہونے کے بعد ہوا۔

﴿۴﴾ جو ظروف اکثر و بیشتر منصوب بنا بر ظرفیت ہوتے ہیں جیسے: مع، بین، ان کے منصوب رہتے ہوئے ان کی طرف فعل کی اسناد جائز ہے جیسے: آیت کریمہ: لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ میں (بین) کے منصوب ہونے کے باوجود اس کی جانب (تقطع) کی اسناد ہو رہی ہے اور (بین) اس کا فاعل ہے چونکہ (بین) لفظاً مشغول بہ اعراب سابق ہے، اس لئے بنا بر فاعلیت مرفوع تقدیراً ہوا، اسی طرح المفعول معهٗ میں (معهٗ) کہ وہ لفظاً منصوب بہ اعرابِ سابق اور مرفوع تقدیراً جب (معهٗ) نائب فاعل ہو۔

﴿۵﴾ کبھی حال مضاف الیہ سے بھی واقع ہوتا ہے جیسے: وَاتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا میں (حنیفًا) اسمِ رسالت (ابراھیم) سے حال ہے جو مضاف الیہ ہے مگر اسمِ رسالت (ابراھیم) حکماً مفعول بہ ہے اس لئے کہ جب مضاف فاعل یا مفعول بہ ہو اور اس کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر سکیں تو مضاف الیہ حکماً فاعل یا مفعول بہ ہوتا ہے کیونکہ دو مفہوم کے ساتھ فعل شخصی کے تعلق کی صحت ان دونوں مفہوم کے باعتبار تعلق فعل متحد ہونے پر دلالت کرتی ہے، چنانچہ (مِلَّةَ) مضاف اور اسمِ رسالت (ابراھیم) مضاف الیہ اسی قبیل سے ہیں، اسمِ رسالت (ابراھیم) مضاف الیہ کو (مِلَّةَ) مضاف کے قائم مقام کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں فعل شخصی (اِتَّبِعْ) کے تعلق میں متحد ہیں، اس لئے کہ اتباعِ ملت (اتباعِ ابراہیم) ہے اور اتباعِ ابراہیم (اتباعِ ملت) تو اسمِ رسالت (ابراھیم) حکماً مفعول بہ ہوا کہ (مِلّة) مفعول بہ حقیقتاً ہے۔

﴿۶﴾ اِنَّ دَابِرَ هٰؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ میں (مُصْبِحِیْن) حال ہے (هٰؤُلَآءِ) سے جو مضاف الیہ ہے مگر (هٰؤُلَآءِ) حکماً نائب فاعل اس لئے کہ جب مضاف فاعل یا مفعول بہ ہو اور مضاف الیہ کا جزو خواہ مضاف الیہ کی اقامت مضاف کی جگہ صحیح ہو یا نہ ہو تو اس صورت میں مضاف الیہ کا حال گویا مضاف کا حال ہے کیونکہ مضاف الیہ ذات ہے اور مضاف (داخل فی الذات) اور (داخل فی الذات) حکمِ ذات میں ہوتا ہے تو ہیئت ذات کا مبیّن داخل فی الذات کی ہیئت کا مبیّن ہوا اور داخل فی الذات فاعل ہے یا مفعول بہ تو حال کا فاعل یا مفعول بہ کی ہیئت کا مبیّن ہونا صحیح ہو گیا تو (دَابِرَ) بمعنی اصل مضاف اپنے مضاف الیہ (هٰؤُلَآءِ) کا جزو ہے کہ اصل شے جزوِ شے ہوتی ہے اور (مصبحین) حال ہے (هٰؤُلَآءِ) مضاف الیہ سے اور ایسے مضاف الیہ کا حال گویا مضاف کا حال ہوتا ہے تو (مصبحین) گویا (دابر) مضاف کا حال ہوا اور (دابر) حکماً نائب

فاعل ہے بایں طور کہ (مقطوع) اسمِ مفعول میں ضمیر مستتر کا وہ مرجع ہے اور وہ ضمیر نائب فاعل حقیقتاً تو باعتبار ضمیر مرجع نائب فاعل حکماً تو (مصبحین) گویا نائب فاعل سے حال ہوا۔

﴿۷﴾ جب کلام میں ایسی چیز واقع ہو جس کو فاعل اور مفعول بہ ہر ایک سے حال قرار دے سکیں، پس اگر وہ چیز دونوں سے متاخر ہے تو اس کو متاخر کا حال قرار دینا واجب ہے جیسے: ضربتُ زیدًا قائمًا میں (زیدًا) سے حال قرار دینا واجب کہ وہ فاعل سے متاخر ہے اور اگر وہ چیز دونوں پر متقدم ہو جیسے: قائمًا ضربتُ زیدًا یا دونوں میں متوسّط ہو جیسے: ضربتُ قائمًا زیدًا تو متقدم سے حال قرار دینا واجب ہے، لہٰذا دونوں میں (تائے متکلم) سے حال ہے۔

﴿۸﴾ حال اور ذو الحال نکرۂ محضہ ہوں اور ذو الحال معرفہ میں مشترک نہ ہو، اس وقت حال کی تقدیر واجب ہوتی ہے جیسے: جاءَ نِی راکبًا رجلٌ، اس لئے کہ بحالت نصب صفت کے ساتھ حال کا التباس نہ ہو جیسے: رَأَیتُ رجلًا راکبًا میں (راکبًا) حال صفت کے ساتھ ملتبس ہے باعتبارِ لفظ اس کا حال یا صفت ہونا متعیّن نہیں، جب رأیتُ راکبًا رجلًا کہا تو تقدیم سے یہ التباس جاتا رہا کہ اب حال ہونا متعیّن ہو گیا کیونکہ صفت موصوف پر مقدم نہیں ہوتی، پھر حالت رفع وجر میں بھی تقدیم واجب قرار دی گئی، اگر چہ ان میں التباس لازم نہیں آتا، تاکہ بابِ تقدیم کا حکم ایک رہے یعنی وجوب، اور جاءَ نی رجلٌ وزیدٌ راکبین میں معرفہ ذو الحال بھی ہے، اسی واسطے تقدیم واجب نہیں۔

﴿۹﴾ معطوف کا حذف اور حرفِ عطف کی بقا اس وقت ناجائز ہے جب کہ معطوف جمیع متعلقات کے ساتھ محذوف ہو، اور اگر بعض متعلقات باقی ہیں جو محذوف کے معمول ہوں تو جائز ہے جیسے آیت کریمہ: وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ میں (اخلصوا) معطوف (واو) کے بعد محذوف ہے اور (الایمان) مذکور اس کا مفعول بہ ہے۔

❁ ❁ ❁

بسم۱ اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا

الکلمۃ۲ لفظ۳ وضع۴ لمعنیً۵ مفردٍ۶

کلمہ ایسا لفظ ہے جو موضوع ہو معنی مفرد کے لئے

وھی۷ اسمٌ وفعلٌ وحرفٌ

اور وہ اسم ہوتا ہے اور فعل اور حرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اللّٰہ ربُّ محمدٍ صلیٰ علیہ وَسَلَّمَا　　نَحْنُ عِبَادُ مُحمدٍ صَلّٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَا

۱ **قولہ: بسم اللہ الخ**

سوال: قرآن کریم میں تسمیہ کے بعد تحمید مذکور ہے اور سلف صالحین بھی اپنی تصانیف میں تسمیہ کے بعد تحمید رقم کرتے تھے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس اسلوب کی مخالفت کیوں کی؟

جواب: بر بنائے کسر نفسی کہ میری کتاب ویسی نہیں حتیٰ کہ رقم تحمید میں مشابہت حاصل کی جائے۔

سوال: رقم تحمید عبادت ہے اور کسر نفسی عبادت کرنے میں ہوتی ہے نہ ترک میں؟

جواب: رقم تحمید کا ترک دو قسم پر ہے:

اوّل: عبادت ہونے کی حیثیت سے رقم تحمید کا ترک۔

دوم: اس حیثیت سے کہ یہ کتاب ویسی نہیں۔ اوّل تمسک از قبیل استعلاء ہے اور دوم از قبیل کسر نفسی۔

سوال: اس جواب سے قرآن کریم کے اسلوب اور سلف صالحین کے طریقہ کی مخالفت کا اعتراض جاتا رہا مگر اس حدیث کی مخالفت باقی رہی جس میں فرمایا گیا کہ ترکِ تحمید سے برکت جاتی رہتی ہے۔ اس کے الفاظ کریمہ

یہ ہیں کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَءْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ وَاَجْزَمُ؟

جواب: حدیث کی مخالفت لازم نہیں آتی کیوں کہ حدیث مذکور میں حمد کا حکم مطلقاً ہے خواہ زبان سے ہو یا قلم سے۔ حمد لسانی اور حمد قلمی دو متبائن چیزیں ہیں اور ایک متبائن کا انتفار دوسرے متبائن کے انتفار کو مستلزم نہیں ہوتا تو حمد تحریر نہ کرنے سے یہ لازم نہ آیا کہ زبان سے بھی نہ کی ہو حتیٰ کہ حمد کا ترک بالکلیہ ہو جائے اور حدیث مذکور کی مخالفت لازم آئے۔

سوال: جیسے ایک متبائن کا انتفار دوسرے متبائن کے انتفار کو مستلزم نہیں ہوتا ایسے ہی وجود کو بھی مستلزم نہیں تو کیسے معلوم ہوا کہ زبان سے حمد کی تھی کہ مخالفت حدیث کا اعتراض دفع ہو؟

جواب: یہ اعتراض یوں دفع ہوگا کہ حدیث میں فرمایا **ظُنُّوا الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْرًا** مؤمنین کے ساتھ حسن ظن رکھو تو ایسے جلیل القدر عالم کے متعلق یہی گمان کیا جائے گا کہ انہوں نے زبانی حمد فرمائی تھی۔

۲ قولہ: الکلمۃ.

سوال: علم نحو میں مقصود یہ ہے کہ اس کے موضوع، کلمہ اور کلام کے احوال بیان کئے جائیں۔ ان کی تعریف کرنا خلافِ مقصود ہے۔ پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے ایسا کیوں کیا؟

جواب: کسی چیز کے احوال بیان کرنا اس کی معرفت پر موقوف ہے کہ جب تک اس چیز کی معرفت نہ ہو اس کے احوال کس طرح بیان ہوں گے اور جس چیز پر مقصود موقوف ہو وہ بھی مقصود ہوتی ہے۔ اسی واسطے پہلے ان کی تعریف بیان فرمائی۔

سوال: جب کلمہ اور کلام دونوں علم نحو کا موضوع ہیں تو مقام تعریف میں کلمہ کو کلام پر مقدم کیوں کیا در آنحالیکہ کلام کی تقدیم اولیٰ ہے کیوں کہ کلام مفید ہوتا ہے بخلاف کلمہ کہ وہ مفید نہیں ہوتا؟

جواب: افرادِ کلمہ افرادِ کلام کا جزو ہوتے ہیں اور مفہوم کلمہ مفہوم کلام کا جزو ہوتا ہے اور جزو کل پر فہم میں مقدم ہوا کرتا ہے کہ فہم کل بغیر فہم جزو ممکن نہیں تو کل فہم میں جزو کی طرف محتاج ہوا اور جزو محتاج الیہ اور محتاج الیہ کو محتاج پر تقدم ہوتا ہے جس کو تقدم طبعی کہتے ہیں۔ پس کلمہ بالطبع کلام پر مقدم ہوا، **نظر بر آں** وضع (ذکر) میں بھی مقدم کر دیا تا کہ وضع موافق طبع ہو جائے۔

سوال: افرادِ کلمہ افرادِ کلام کا جزو ہوتے ہیں یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کیوں کہ (زَیْدٌ قَائِمٌ) کلام کا ایک

فرد ہے اور (زَیْد) فرد کلمہ اس کا جزو ہے۔ اسی طرح (قَائِمٌ) کلمہ کا فرد اور اس کا جزو ہے لیکن یہ بات دریافت طلب ہے کہ مفہوم کلمہ مفہوم کلام کا جزو کس طرح ہوتا ہے؟

جواب: کلمہ جزئیہ کا مفہوم کلام جزئی کے مفہوم کا جزو ہوتا ہے۔ یہ بات تو ظاہر ہے جیسے مثالِ مذکور کلامِ جزئی ہے اور (زَیْدٌ قَائِمٌ) میں سے ہر ایک کلمہ جزئیہ ہیں اور شک نہیں کہ ہر ایک کا مفہوم کلام جزئی مذکور کے مفہوم کا جزو ہے کیونکہ کلام جزئی مذکور کا مفہوم انہیں کے مفہوم سے مرکب ہے۔ البتہ مفہوم کلام کلّی کے لئے مفہوم کلمہ کلیہ کی جزئیت معرض خفا میں ہے جس کا ازالہ ادنیٰ تامل سے بایں طور ہو جاتا ہے کہ کلام کلّی کا مفہوم ہے (مَا تَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالْإِسْنَادِ) جس کے معنی ہیں **مَا تَضَمَّنَ لَفْظَيْنِ مَوْضُوْعَيْنِ لِمَعْنَيَيْنِ مُفْرَدَيْنِ اُسْنِدَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاٰخَرِ** اور کلمہ کلّیہ کا مفہوم ہے **لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ** یہ **لَفْظَيْنِ مَوْضُوْعَيْنِ لِمَعْنَيَيْنِ مُفْرَدَيْنِ** کا جزو ہے کیونکہ مفہوم واحد مفہوم مثنیٰ کا جزو ہوتا ہے اور وہ **مَا تَضَمَّنَ لَفْظَيْنِ مَوْضُوْعَيْنِ لِمَعْنَيَيْنِ مُفْرَدَيْنِ اُسْنِدَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاٰخَرِ** کا جزو ہے اور **جُزْوُ كَاجُزْوِ شَئٍ** کا جزو ہوتا ہے تو لفظ **وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٌ مَاتَضَمَّنَ لَفْظَيْنِ مَوْضُوْعَيْنِ لِمَعْنَيَيْنِ مُفْرَدَيْنِ اُسْنِدَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاٰخَرِ** کا جزو ہوا، پس بحمدہٖ تعالیٰ ثابت ہو گیا کہ کلمہ کلّیہ کا مفہوم کلام کلّی کے مفہوم کا جزو ہوتا ہے۔

سوال: کیا کلمہ اور کلام مشتق ہیں یا غیر مشتق؟

جواب: بعض نے کہا کہ مشتق نہیں کہ بر تقدیر اشتقاق تکلف اختیار کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور بعض نے کہا کہ (كَلْمٌ) بمعنی (جَرْحٌ) سے مشتق ہیں جس کے معنی ہیں (زخمی کرنا)

سوال: بر تقدیر اشتقاق ضروری ہے کہ مشتق اور مشتق منہ میں لفظاً اور معنیً دونوں طرح مناسبت ہو اور یہاں پر لفظاً مناسبت موجود ہے کہ دونوں حروف اصلیہ میں متحد ہیں مگر معنیً نہیں کیوں کہ کلمہ کے اصطلاحی معنی (لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ) ہیں اور کلام کے (مَاتَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالْإِسْنَادِ) اور (كَلْمٌ) کے معنی (زخمی کرنا) ظاہر ہے کہ کلمہ اور کلام کے اصطلاحی معنی اور (كَلْمٌ) کے معنی مذکور میں کوئی مناسبت نہیں۔ پھر دونوں کا (كَلْمٌ) سے اشتقاق کیونکر درست ہو سکتا ہے؟

جواب: مناسبت تین قسم پر ہے: **اوّل**: مناسبت معنی مطابقی میں، **دوم**: معنی تضمنی میں، **سوم**:

معنی التزامی میں۔ یہاں پر دونوں میں معنیٰ مطابقی اور معنی تضمنی کے اعتبار سے مناسبت نہیں لیکن معنی التزامی کے اعتبار سے پائی جاتی ہے اور وہ معنی التزامی تاثیر ہیں جو کلمہ اور کلام اور (کَــلْــمٌ) دونوں کو لازم جس طرح (کَلْمٌ) مجروح میں تاثیر کرتا ہے اسی طرح کلمہ وکلام نفوس میں اسی واسطے بعض شعراء نے ان کی تاثیر کو (جَرْحٌ) سے تعبیر کرتے ہوئے کہا۔

جِرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَامُ　　　وَلَا يَلْتَامُ مَاجَرَحَ اللِّسَانُ

یہ شعر مولائے مشکل کشا حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کا نہیں بلکہ ان کے ارشاد طَعْنُ اللِّسَانِ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ السِّنَانِ سے اس کا مضمون ماخوذ ہے۔

سوال: کلام میں تاثیر کا پایا جانا تسلیم ہے کلمہ میں مسلم نہیں کیونکہ تاثیر نسبت کی فرع ہے اور کلمہ میں نسبت نہیں ہوتی؟

جواب: تاثیر اعم ہے کہ بالذات ہو جیسے کلام میں یا بالعرض جیسے کلمہ میں۔

سوال: اشتقاق کے اقسام بیان کر کے ہر ایک کی تعریف کیجئے پھر بتائیے کہ یہاں پر کون سی قسم متحقق ہے؟

جواب: اشتقاق تین قسم پر ہے:

اوّل: صغیر جس میں مشتق اور مشتق منہ کے درمیان جملہ حروف اصلیہ اور ترتیب حروف میں اشتراک ہوتا ہے جیسے (ضَرَبَ) اور (ضَرْبٌ)

دوم: کبیر جس میں مشتق اور مشتق منہ حروف اصلیہ میں مشترک ہوتے ہیں نہ ترتیب میں جیسے (جَبَذَ) اور (جَذْبٌ)

سوم: اکبر جس میں مشتق اور مشتق منہ کے درمیان کل حروف اصلیہ میں اشتراک نہیں ہوتا جیسے (نَعَقَ) اور (نَهَقَ) یہاں پر قسم اوّل متحقق ہے۔

سوال: کلمہ پر الف لام کا داخل کرنا باطل ہے کیونکہ الف لام کی دو قسم ہیں: **اوّل:** (اسمی) **دوم:** (حرفی) اسمی وہ ہے جو اسم موصول کے معنی میں ہو اور وہ اسم فاعل یا اسم مفعول پر داخل ہوا کرتا ہے۔ کلمہ اسم فاعل ہے نہ اسم مفعول، لہٰذا اس الف لام کا اسمی ہونا باطل ٹھہرا۔ حرفی کی دو قسم ہیں: **اوّل:** زاید جس سے تحسین لفظ مقصود ہوتی ہے نہ تعریف مدخول۔ یہاں پر یہ بھی متصور نہیں ورنہ مبتدا کا نکرہ محضہ ہونا لازم آئے

گا جو کلمہ ہے اور مبتدا کا نکرہ محضہ ہونا درست نہیں۔ **دوم**: غیر زاید جو چار قسم پر ہے: **اوّل**: جنسی جس سے مدخول کی نفس ماہیت مراد ہوتی ہے۔ **دوم**: استغراقی جس سے مدخول کے جملہ افراد مراد ہوتے ہیں۔ **سوم**: عہد خارجی جس سے مدخول کا فرد معین مراد ہوتا ہے۔ **چھارم**: عہد ذہنی جس سے مدخول کا فرد غیر معین مراد ہوتا ہے۔ **اوّل** کا مراد ہونا اس لئے درست نہیں کہ کلمہ میں (تــا) وحدت کی ہے اور وحدت وجنس کے درمیان منافات ہے کیونکہ جنس عموم پر دلالت کرتی ہے اور وحدت خصوص شخصی پر اور عموم اور خصوص شخصی ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ **دوم** کا مراد ہونا اس لئے درست نہیں کہ کلمہ یہاں پر معرّف واقع ہے اور تعریف ماہیت کی ہوتی ہے نہ افراد کی۔ **سوم** کے مراد نہ ہونے کی وجہ بھی یہی ہے اور **چھارم** کا مراد ہونا بھی بایں وجہ درست نہیں اور اس کے درست نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کا مدخول نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے تو الف لام کے عہد ذہنی ہونے سے مبتدا کا نکرہ ہونا لازم آئے گا جو درست نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ کلمہ پر الف لام داخل کرنا درست نہیں؟

جواب: یہ الف لام جنسی ہے اور (تائے وحدت) اس کے منافی نہیں کیونکہ وحدت کی چار قسم ہیں: **اوّل**: وحدت جنسی، **دوم**: وحدت نوعی، **سوم**: وحدت صنفی، **چھارم**: وحدت شخصی اور یہاں پر (تــا) وحدت شخصی کے واسطے نہیں حتیٰ کہ منافات لازم آئے۔

۳ قوله: (لفظ) لغت میں لفظ بمعنی مطلق (رمی) ہے جس کے معنی ہیں (پھینکنا) خواہ منہ سے ہو یا منہ سے نہ ہو، خواہ وہ پھینکنا لفظ کا ہو یا غیر لفظ کا، منہ سے لفظ کا پھینکنا جیسے (زَیْدٌ قَــائِمٌ) کا تکلّم منہ سے غیر لفظ کا پھینکنا جیسے **اَکَلْتُ التَّمرَ وَلَفَظْتُ النَّوَاةَ** اور غیر لفظ کا پھینکنا جو منہ سے نہ ہو جیسے **لَفَظْتُ الرَّحِی الدَّقِیْقَ**۔

سوال: الکلمة مبتدا ہے اور (لفظ) خبر اور خبر مبتدا پر محمول ہوتی ہے۔ یہاں پر حمل درست نہیں کیونکہ (لفظ) مصدر ہے جس کا حمل ذات پر صحیح نہیں ہوتا؟

جواب: یہاں پر لفظ اپنے معنی لغوی مذکور کے اعتبار سے خبر نہیں حتیٰ کہ حمل درست نہ ہو بلکہ معنی اصطلاحی کے اعتبار سے خبر ہے جو **مَایَتَلَفَّظُ بِهِ الْاِنْسَانُ** ہیں یعنی لفظ وہ ایک یا ایک سے زاید حرف ہے جس کے ساتھ انسان تکلّم کر سکے۔ **نظر بر آں** حرکات اعرابیہ تعریف لفظ سے خارج ہو گئیں کہ وہ حرف نہیں اور لفظ ایک

حرف ہوتا ہے یا زائد اور حروف اعرابیہ جیسے (واو) یا (الف) اگر چہ حقیقتاً حرف ہیں مگر حکماً نہیں کیونکہ حرکات اعرابیہ کے قایم مقام ہوتے ہیں جو حرف نہیں **کذا قیل** اور تحقیق یہ کہ حرکات اعرابیہ بھی کلمہ ہیں **کما قال الرضی** اور کلمہ تین میں منحصر اسم نہ ہونا ظاہر کہ معنی میں استقلال نہیں فاعلیّت مفعولیت اور اضافت جزئی پر دلالت کرتی ہیں جیسے (مـن) ابتدائے جزئی پر فعل اس لئے نہیں کہ حدث پر دلالت کرتی ہیں نہ زمانہ پر تو لامحالہ حرف ہوئیں اور لفظ وہ آواز جو مخارج معینہ میں سے کسی مخرج سے نکلے اور یہ مخرج میں اپنے مدخول حروف کے تابع ہیں جو مخرج ان کا وہی ان کا، **هذا ما يخطر بالبال ولم اجد به تصريحاً في المقام والله تعالیٰ اعلم بحقيقة الحال۔**

سوال: تعریف لفظ اپنے افراد کو جامع نہیں کیونکہ منوی نکل گیا کہ اس کا تکلم نہیں ہوتا جیسے (اضرِب) میں (انتَ)؟

جواب: تکلم عام ہے کہ حقیقتاً ہو جیسے (زید) کا تکلم یا حکماً جیسے (اضرِب) میں (انتَ) کا، اس کو لفظ حکمی اس لئے قرار دیا گیا کہ عرب اس پر لفظ کے احکام جاری کرتے ہیں جیسے مسند الیہ ہونا، مبدل منہ ہونا، مؤکد ہونا وغیرہ۔

سوال: تعریف پھر بھی جامع نہیں کیونکہ اس سے محذوف نکل گیا کہ وہ تکلم میں نہیں آتا؟

جواب: چونکہ بعض اوقات اس کا تکلم ہوتا ہے اس لئے تعریف سے خارج نہیں ہوا۔

سوال: یہ تعریف اب بھی جامع نہیں کیونکہ کلمات الٰہی جیسے الفاظ قرآن اور کلمات ملائکہ جیسے حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قول:

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَهْرًا مِنْ لَبَنْ   لَعَلِيٍّ وَحُسَيْنٍ وَحَسَنْ

اور کلمات جِنّ جیسے:

قَبْرُ حَرْبٍ بِمَكَانٍ قَفْرٍ   لَيْسَ بِقُرْبِ قَبْرِ حَرْبٍ قَبْرٌ

یہ سب اس لئے نکل گئے کیونکہ یہ کلمات انسانی تکلم سے صادر نہیں ہوئے تھے؟

جواب: یہ بات تو صحیح ہے کہ کلمات مذکورہ ابتداءً انسانی تکلم سے صادر نہیں ہوئے تھے مگر تعریف لفظ یہ نہیں کہ جو ابتداءً انسانی تکلم سے صادر ہو حتیٰ کہ یہ سب کے سب تعریف لفظ سے خارج ہو جائیں بلکہ تعریف لفظ یہ ہے کہ انسان جس کا تکلم کر سکے چونکہ انسان ان کا تکلم کر سکتا ہے لہٰذا تعریف میں داخل رہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ پر واجب تھا کہ (لفظ) کی جگہ (لفظة) فرماتے تا کہ مبتدا اور خبر میں مطابقت

رہتی جو لازم ہے (لفظ) کہنے سے وہ فوت ہوگئی؟

جواب: لزوم مطابقت کے لئے پانچ شرطیں ہیں: (۱) خبر کا مشتق ہونا (۲) مبتدا اور خبر دونوں کا اسم ظاہر ہونا (۳) خبر میں ضمیر مبتدا کا ہونا (۴) خبر کا ایسی صفت نہ ہونا جس میں مذکر و مؤنث متساوی ہوتے ہیں (۵) خبر کا ایسی صفت نہ ہونا جو مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔ یہاں پر اوّل شرط مفقود ہے کہ خبر مشتق نہیں، لہٰذا مطابقت لازم نہ رہی۔

سوال: فقدانِ شرط سے مطابقت لازم نہ رہی تو ممتنع بھی نہیں ہوئی پس مطابقت اور عدم مطابقت دونوں متساوی ہوئے لہٰذا (لفظ) کہنا اور (لفظة) نہ کہنا ترجیح بلا مرجح ہوا جو باطل ہے؟

جواب: یہاں پر مرجح موجود ہے وہ یہ کہ (لفظ) بہ نسبت (لفظة) مختصر ہے اور اختصار اولیٰ ہوتا ہے کیونکہ **خَيْرُ الْكَلَامِ مَاقَلَّ وَدَلَّ وَلَمْ يُمِلَّ**۔

۴ قوله: (وُضِعَ) (وَضْعٌ) سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں (نہادن) یعنی رکھنا اور اصطلاحی معنی ہیں **تخصيصُ الشيِ بالشّيِ بحيثُ متىٰ اُطْلِقَ اواُحِسَّ الشيُّ الاوّلُ فُهِمَ مِنْهُ الشيُّ الثّانيْ** یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ اس طرح خاص کرنا کہ جب اوّل چیز کا اطلاق ہو یا احساس تو دوسری چیز سمجھ میں آئے۔ اوّل چیز کو موضوع اور دوسری کو موضوع لہٗ کہتے ہیں۔ موضوع پانچ چیزیں ہیں: (۱) **الفاظ** (۲) **خطوط** (۳) **اشارات** (۴) **عقود** (۵) **نُصُبْ**۔ اخیر چار کو دوال اربع کہتے ہیں۔

سوال: وضع کی تعریف مذکور جامع نہیں کیونکہ اس سے (وُضِعَ) حرف نکل گئی کہ حرف کا اطلاق کرنے سے اس کے معنی سمجھ میں نہیں آتے تاوقتیکہ اس کے ساتھ کسی اور کلمہ کو نہ ملایا جائے؟

جواب: (وُضِعَ) کی تعریف مذکور میں اطلاق سے مراد اطلاق صحیح ہے اور حرف کا اطلاق دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر صحیح نہیں۔ پس (وُضِعَ) حرف تعریف میں داخل ہے۔

۵ قوله: (لمعنى) جو کسی چیز سے مقصود ہو اس کو معنی کہتے ہیں۔

سوال: لفظ (معنیٰ) اسم ظرف ہے یا مصدر میمی بر تقدیر اوّل مفہوم عبارت یہ ہوگا کہ کلمہ وہ لفظ ہے جو زمان قصد یا مکان قصد کے لئے وضع ہوا اور بر تقدیر دوم مفہوم عبارت یہ ہوگا کہ کلمہ وہ لفظ ہے جو قصد کیلئے وضع ہو۔ یہ دونوں مفہوم درست نہیں کیونکہ کلمہ کی وضع زمان قصد کے لئے ہے نہ مکان قصد کیلئے اور نہ نفس قصد کے لئے بلکہ کلمہ مقصود متکلم کے لئے وضع ہوتا ہے؟

جواب: معنی اسم ظرف ہو یا مصدر میمی دونوں تقدیر پر مجازاً اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی بمعنی مقصود یا یوں کہا جائے کہ معنی اسم ظرف ہے نہ مصدر میمی بلکہ اسم مفعول ہے۔ اصل میں (مَعْنُوِیٌ) تھا (واو) اور (یا) مجتمع ہوئے اوّل ان میں ساکن (واو) کو (یا) کر کے (یا) میں ادغام کیا اور ضمہ ماقبل کو بمناسبت (یا) کسرہ سے بدلا تو (معنیٌّ) ہو گیا، پھر برائے تخفیف خلاف قیاس اوّل (یا) محذوف ہوئی اور کسرۂ ماقبل فتحہ سے بدلا گیا تو (معنَیٌ) ہوا۔ اب قیاساً بوجہ تحرک (یا) اور انفتاح ماقبل (یا) کو الف سے بدلا (الف) اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا الف ساقط ہو کر (معنًی) ہو گیا۔

سوال: (معنی) تعریف وضع میں ماخوذ ہے کیونکہ تعریف وضع میں (الشیٔ الثانی) معنی ہی سے عبارت ہے اس کے باوجود معنٰی کو ذکر کرنا مناسب نہیں کہ تکرار لازم آتی ہے؟

جواب: (معنی) کا ذکر اس پر مبنی ہے کہ (وُضِعَ) کو معنی سے مجرّد کر لیا گیا پس تکرار لازم نہ آئی۔

سوال: بعض الفاظ بعض الفاظ کے لئے وضع کئے گئے ہیں جیسے لفظ (اسم) زیدٌ، عمرو، بکر وغیرہ کے واسطے اور لفظ (فعل) ضَرَبَ، یَضرِبُ، اِضْرِبْ وغیرہ کیلئے اور لفظ (حرف) من، الیٰ، حتیٰ وغیرہ کے واسطے پس یہ الفاظ کلمہ کی تعریف سے خارج ہو گئے کیونکہ معنی کیلئے موضوع نہیں اور کلمہ کی تعریف جامع نہ رہی؟

جواب: معنی سے مراد وہ چیز جو کسی سے مقصود ہو عام ازیں کہ وہ چیز لفظ ہو یا غیر لفظ پس الفاظ مذکورہ بھی معنی کیلئے موضوع ہوئے اور تعریف کلمہ سے ان کا خروج نہ ہوا اور تعریف کلمہ جامع رہی۔

٦ قوله: (مُفرَدٌ) یہ مجرور ہے تو (معنی) کی صفت ہوا اور معنیٰ مفرد وہ معنی ہیں جن کے جزو پر لفظ کا جزو دلالت نہ کرے یا مرفوع ہے تو (لفظ) کی صفت ثانی ہوا اور لفظ مفرد اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا جزو معنی کے جزو پر دلالت نہ کرے یا منصوب ہے اس تقدیر پر (معنٰی) سے حال ہے یا (وُضِعَ) کی ضمیر سے۔

سوال: (معنٰی) سے حال ہونا درست نہیں کیونکہ ذو الحال جب نکرہ ہو تو حال کی تقدیم واجب ہوتی ہے اور یہ حال مقدم نہیں؟

جواب: تقدیم اس وقت واجب ہوتی ہے جبکہ ذو الحال مجرور نہ ہو اور یہاں پر ذو الحال مجرور ہے لہٰذا تقدیم واجب نہ ہوئی اور (معنٰی) سے حال ہونا درست رہا۔

یادرھے کہ تعریف کلمہ میں (لفظ) جنس ہے جس میں مہمل، موضوع، مفرد، مرکب

ناقص ہو یا تام سب کے سب داخل ہیں (وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَد) فصل ہے جس سے معرّف کے ماسوا سب نکل گئے جس کی تفصیل یہ ہے کہ (وُضِعَ) کی قید سے لفظ مہمل نکل گیا اور وہ الفاظ بھی نکل گئے جو کسی معنی پر باعتبار وضع دلالت نہیں کرتے بلکہ طبعاً کرتے ہیں جیسے لفظ (اُحْ اُحْ) کی دلالت سینہ کے درد پر یا عقلاً جیسے لفظ (دیز) کی دلالت وجود لافظ پر جبکہ پس پردہ بولا جائے کیونکہ یہ لفظ معنی مذکور کیلئے وضع نہیں کئے گئے اور (لِمَعْنًى) کی قید سے حروف تہجی نکل گئے کیونکہ ان کی وضع کسی معنی کیلئے نہیں بلکہ وہ اس لئے وضع کئے گئے ہیں کہ ان سے الفاظ مرکب کئے جائیں تو ترکیب الفاظ ان کی وضع سے غرض ہے ترکیب الفاظ ان کے معنی نہیں ورنہ حروف تہجی کے اطلاق سے ترکیب الفاظ کا فہم ہوتا ہے جیسے کسی لفظ کے اطلاق سے اس کے معنٰی کا فہم ہوتا ہے حالانکہ حروف تہجی بولنے سے ترکیب الفاظ مفہوم نہیں ہوتی اور (مُفْرَدْ) کی قید سے مرکب نکل گئے خواہ تام ہوں یا ناقص کیونکہ ان کے جزو معنی پر جز لفظ دلالت کرتا ہے پس وہ مفرد نہ ہوئے۔

سوال: کافیہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے زمخشری کی کتاب مفصل سے مختصر کیا ہے مفصل میں کلمہ کی تعریف بایں طور کی ہے (هِيَ اللَّفْظَةُ الدَّالَّةُ عَلٰى مَعْنًى مُفْرَدٍ بِالْوَضْعِ) تو تعریف کلمہ میں دلالت معتبر ہے یا نہیں اگر معتبر ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ کی عبارت میں قصور لازم آتا ہے کہ انہوں نے تعریف کلمہ میں دلالت کا ذکر نہیں کیا اور اگر معتبر نہیں تو تعریف مفصل میں دلالت کا ذکر بے فائدہ ہوا؟

جواب: تعریف کلمہ میں دلالت معتبر ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ کی عبارت میں قصور لازم نہیں آتا کیونکہ انہوں نے تعریف میں (وَضْعْ) کا ذکر کیا ہے اور (وَضْعْ) دلالت کو مستلزم ہوتی ہے تو (وُضِعَ) ذکر کرنے کے بعد دلالت کے ذکر کی ضرورت نہ رہی۔

سوال: جیسے (وَضْعْ) (دلالت) کو مستلزم ہے ایسے ہی (دلالت) وَضع کو مستلزم ہے تو دلالت کا ذکر کرنے کے بعد (وَضْعْ) کے ذکر کی بھی ضرورت نہ رہی، پھر مفصل میں دلالت کے بعد (وَضْعْ) کو کیوں ذکر کیا؟

جواب: (وَضع) تو دلالت کو مستلزم ہے کیونکہ (وَضع) بغیر دلالت نہیں پائی جاتی مگر (دلالت) وضع کو مستلزم نہیں کیونکہ (دلالت) بغیر وضع پائی جاتی ہے جیسے دلالت عقلیہ اور دلالت طبعیہ۔ ۱۲

ۓ قوله: (وهي اسم الخ)

سوال: اس قول کو ماقبل سے کیا تعلق ہے؟

جواب: دونوں (الکلمة) کا بیان ہیں ماقبل میں (الکلمة) کے مفہوم کا بیان ہے جس کو تعریف کہتے ہیں اور اس میں اس کے افراد کا بیان ہے جس کو تقسیم سے تعبیر کرتے ہیں۔

سوال: ضمیر (هي) کا مرجع دو حال سے خالی نہیں (الکلمة) ہے یا مفہوم (الکلمة) بر تقدیر اوّل لازم آتا ہے (تَقْسِیْمُ الشَّیْءِ اِلٰی نَفْسِهٖ وَاِلٰی غَیْرِهٖ) ہو جائے جو باطل ہے کیونکہ اس تقدیر پر (الکلمة) مقسم ٹھہرا اور اسم وفعل وحرف اقسام اور (الکلمة) اسم ہے اس لئے کہ اس میں علامت اسم پائی جاتی ہیں جیسے الف لام اور تائے متحرکہ، تو (هی اسم) کہنے سے اسم اسم کی طرف منقسم ہوا یہ تَقْسِیْمُ الشَّیْءِ اِلٰی نَفْسِهٖ ہوئی اور جب (فِعْلٌ وحَرْفٌ) کہا تو فعل وحرف کی طرف بھی منقسم ہوا یہ تَقْسِیْمُ الشَّیْءِ اِلٰی غَیْرِهٖ ہوئی اور بر تقدیر دوم لازم آتا ہے کہ راجع اور مرجوع میں مطابقت نہ رہے کیونکہ مفہوم مذکر ہے اور (هی) مؤنث؟

جواب: (هی) کا مرجع (الکلمة) ہے مگر مقسم نہیں حتیٰ کہ محذور مذکور لازم آئے مقسم اس کا مفہوم ہے جس کو ماهية من حيث هي هي سے تعبیر کرتے ہیں یعنی (الکلمة) کی ماہیت جس کے ساتھ (اِسْمٌ وفِعْلٌ وحَرْفٌ) کی خصوصیات ملحوظ نہ ہوں۔ **الحاصل** ارجاع ضمیر بحسب اللفظ ہے اور تقسیم بحسب المعنیٰ۔

ترکیب

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحیم

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَا نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَا

قوله: بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم. (با) حرف جار برائے استعانت مبنی بر کسر (اِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً کیونکہ فعل مقدر کا مفعول بہ غیر صریح ہے مضاف (اَللّٰهِ) اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (اَلرَّحْمٰنِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (رَحْمٰنِ) مفرد منصرف صحیح یا غیر منصرف علیٰ اختلاف القولین مجرور لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح بر قول بصریہ یا مبنی بر ضم بر قول کوفیہ بنائے اختلاف یہ ہے کہ (و) بصریہ کے نزدیک جزو کلمہ ہے اور کوفیہ کے نزدیک برائے اشباع قول اوّل صحیح ہے کہ حرف اشباع متحرک نہیں ہوتا راجع بسوئے

موصوف (اَلرَّحْمٰنِ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت اوّل (اَلرَّحِیْمِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (رَحِیْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح بر قول بصریہ یا مبنی بر ضم بر قول کوفیہ راجع بسوئے موصوف (اَلرَّحِیْمِ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت دوم اسم جلالت موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر مضاف الیہ (اِسْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (اُصَنِّفُ) فعل مقدر مؤخر کا (اُصَنِّفُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بذریعہ عامل معنوی جمہور کے نزدیک یا بذریعہ ہمزہ امام کسائی کے نزدیک صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح بصریہ کے نزدیک یا مبنی بر سکون کوفیہ کے نزدیک بنائے اختلاف یہ ہے کہ بصریہ کے نزدیک (الف) جز وِکلمہ نہیں بلکہ برائے اشباع ہے اس لئے کہ اگر یہ الف اشباع کیلئے نہ لایا جائے تو حالت وقف میں اس کا نون ساکن ہو جائے گا پس اس وقت یہ ضمیر (اَنْ) مصدریہ کے ساتھ ملتبس ہو جائے گی اور کوفیہ کے نزدیک الف جز وِکلمہ ہے۔ رضی شارح کافیہ نے اوّل قول کو ترجیح دی ہے (اُصَنِّفُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یا (با) برائے ملابست ہے اور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (یَتَلَبَّسُ) مقدر کا بصریہ کے نزدیک یا (مُتَلَبِّسٌ) مقدر کا کوفیہ کے نزدیک کیونکہ جو جار مجرور مقام خبر میں ہوں یا مقام صفت میں یا مقام حال میں بصریہ کے نزدیک ان کا متعلق فعل مقدر ہوتا ہے اس لئے کہ وہ عمل میں اصل ہے اور کوفیہ کے نزدیک صیغہ صفت اسم فاعل وغیرہ کیونکہ یہ مقامات مفرد کے ہیں کہ خبر، صفت، حال میں اصل افراد ہے (یَتَلَبَّسُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً بذریعہ عامل معنوی بر مذہب جمہور یا بذریعہ ہمزہ امام کسائی کے نزدیک صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح بصریہ کے نزدیک یا مبنی بر ضم کوفیہ کے نزدیک راجع بسوئے مبتدائے مقدر (یَتَلَبَّسُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلاً یا (مُتَلَبِّسٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح بر قول بصریہ یا مبنی بر ضم بر قول کوفیہ راجع بسوئے مبتدائے مقدر مؤخر (مُتَلَبِّسٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم (تَصْنِیْفِیْ) مقدر جس میں (تَصْنِیْفِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیراً مصدر مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم مبنی بر سکون مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا

برفاعلیّت (تَصْنِیفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں اس سے معلوم ہوا کہ بسم الرحمٰن الرحیم جملہ فعلیہ ہے یا جملۂ اسمیہ اوّل قول کوفیہ ہے اور دوم قول بصریہ۔

قوله: الكلمة لفظ وضع لمعنى مفرد. (اَلْكَلِمَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (كَـلِـمَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (تـا) چند معانی کے واسطے آتی ہے (۱) وحدت جیسے یہاں پر (۲) تانیث جیسے (قَـائِمَة) (۳) تذکیر جیسے (ثَلٰثَة) (۴) عوض جیسے (عِـدَة) (۵) نقل جیسے (كَافِيَة) (۶) مصدریہ جیسے (فَاعِلِيَّة) (۷) مبالغہ جیسے (عَلَّامَة) (لَفْظٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (وُضِـعَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح برقول بصریہ یا مبنی برضم برقول کوفیہ راجع بسوئے موصوف (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر،

فائده: علم نحو میں لفظ (صِـلَـه) کا اطلاق تین معانی پر آتا ہے (۱) مابعد موصول (۲) زائد (۳) وہ حرف جر جس سے فعل مفعول کی جانب متعدی ہوتا ہے جیسے مَـرَرْتُ بِـزَيْدٍ یہاں پر (ل) صلۂ (وُضِعَ) ہے اس سے معنیٰ اخیر مراد ہیں (مَـعْنًى) اسم مقصور مجرور تقدیراً موصوف (مُـفْرَدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف (مُفْرَدٍ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت (مَـعْنًى) اسم مقصور موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (وُضِـعَ) فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت مرفوع محلاً (لَـفْـظٌ) موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں،

یا (مُفْرَدٌ) مرفوع ہے اور بترکیب سابق (لَفْظٌ) کی صفت ثانی

یا (مُفْرَدًا) منصوب ہے اور بترکیب سابق (مَعْنًى) سے حال ہے یا (وُضِعَ) کی ضمیر نائب فاعل سے۔

فائده: نحات کے عرف میں (مُـفْـرَدْ) کے چند معانی آتے ہیں: (۱) مقابل مرکب یہ بحث کلمہ میں جیسے یہاں پر (۲) مثنیٰ اور مجموع کے مقابل یہ بحث صفت میں (۳) مضاف اور مشبہ مضاف کے مقابل یہ منادیٰ اور منصوب بلا الّتی لنفی الجنس کی بحث میں (۴) مقابل جملہ یہ خبر مبتدا کی بحث میں۔

قوله: وهي اسمٌ وفعلٌ وحرفٌ. (و) حرف عطف یا حرف استیناف مبنی برفتح

جس کا فائدہ تزئین لفظ ہوتا ہے (واو) استیناف یا (واو) ابتدا اس (واو) کو کہتے ہیں جو شروع کلام میں آئے اور اس سے پہلے بھی کلام ہو لیکن کلام مابعد اور کلام ماقبل باہم لفظی تعلق نہ رکھتے ہوں خواہ کلام مابعد سوال مقدر کا جواب ہو یا نہ ہو یہ تعریف نحات کے نزدیک ہے اور علمائے بیان کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ کلام مابعد سوال مقدر کا جواب ہو اس سے ظاہر ہوا کہ (واو) استیناف یا واو ابتدا سے پیشتر کلام کا ہونا ضروری ہے اور جس سے پیشتر کلام نہ ہو ایسا (واو) نہ اہل عرب کے کلام میں موجود نہ اہل ادب کے کلام میں واقع اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ (واو) استیناف اور واو ابتدا ایک ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح بصریہ کے نزدیک اور مبنی بر کسر کوفیہ کے نزدیک کَمَا مَرَّ فی هو راجع بسوئے (اَلْكَلِمَةُ) (اِسْمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فِعْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَرْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں۔۱۲

لانها[1]	اِمّا	ان تدلّ	علىٰ	معنًى	فى نفسها	اَوْ	لَا[2]
اس لئے کہ وہ		دلالت کرے گا		معنی	مستقل پر	یا	نہیں

۱ قوله: لانها الخ

مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے کلمہ کے اسم وفعل وحرف میں منحصر ہونے کی دلیل بیان فرماتے ہیں۔

سوال: دلیل کسی دعویٰ پر ہوا کرتی ہے، جب یہ دلیل حصر ہے تو دعویٰ حصر مذکور ہونا چاہئے اور دعویٰ حصر مذکور نہیں تو دلیل کا بلا دعویٰ ہونا لازم آیا جو باطل ہے؟

جواب: دلیل کیلئے دعویٰ ضروری ہے خواہ عبارت میں صراحۃً مذکور ہو یا ماقبل سے مفہوم ہوتا ہو یہاں پر ماقبل سے بایں طور مفہوم ہوتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان اقسام میں تین پر اقتصار فرمایا تو معلوم ہوا کہ چوتھی قسم نہیں ورنہ اُس کو بھی بیان کیا جاتا کیونکہ یہ مقام بیان ہے اور جب چوتھی قسم بیان نہیں کی تو ظاہر ہوا کہ کلمہ انہیں تین اقسام میں منحصر ہے پس دعویٰ یہ ہوا اِنَّمَا انْحَصَرَتِ الْكَلِمَةُ فِىْ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ۔

سوال: لانها میں ضمیر منصوب اسم (انّ) ہے اور (اَن تدلّ الخ) خبر اور خبر اسم پر محمول ہوتی ہے اور یہاں پر

محمول نہیں کیونکہ (تَدُلّ) بوجہ (اَنْ) مصدریہ بتاویل دَلَالَۃ ہوا اور (دَلَالَۃ) مصدر ہے اور مصدر کا حمل ذات پر درست نہیں ہوتا اور ضمیر منصوب جس پر یہ مصدر محمول کیا گیا اس سے مراد (اَلْکَلِمَۃ) اور کَلِمَۃ ذات ہے؟

جوابِ اوّل: عبارت میں مضاف مقدر ہے اصل عبارت یوں تھی (ذَاتُ اَنْ تَدُلَّ الخ) پس مصدر کا حمل ذات پر لازم نہ آیا۔

جوابِ دوم: سید شریف قدس سرہ نے فرمایا کہ (اَنْ) مصدریہ فعل کو بتاویل مصدر بایں معنی کر دیتا ہے کہ اس فعل پر لفظی احکام اسم کے جاری ہو جاتے ہیں جیسے حرف جر کا دخول نہ بایں معنی کہ اس فعل سے معنی مصدری مراد لئے جائیں، **نظر بر آں** (اَنْ تَدُلَّ) کا حمل بغیر تقدیر مضاف درست ہے۔

سوال: اَنْ تَدُلَّ عَلٰی مَعْنًی کا مفہوم یہ ہے کہ کلمہ معنی پر دلالت کرے اور معنی کلمہ کے مدلول ہوں یہی مفہوم فِیْ نَفْسِهَا کا اضافہ ہونے کے بعد ہے تو عبارت میں حشو لازم آیا؟

جواب: (اَنْ تَدُلَّ عَلٰی مَعْنًی) کا مفہوم یہ ہے کہ کلمہ معنی پر دلالت کرے خواہ دوسرے کلمہ کو ملا کر یا بغیر ملائے اور (فِیْ نَفْسِهَا) کا اضافہ ہونے کے بعد مفہوم یہ ہے کہ کلمہ معنی پر بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے دلالت کرے پس حشو لازم نہ آیا اور معنی یہ ہوئے کہ کلمہ یا تو کسی معنی پر بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے دلالت کرے گا۔

۲ **قولہ: او لا**۔ یہ (لا) حرفِ نفی ہے اور اس کی منفی بقرینہ سابق محذوف اَیْ اَوْ لَا تَدُلُّ عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِهَا یعنی یا کلمہ کسی معنی پر بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے دلالت نہ کرے گا۔

سوال: یہ منفی تدلّ پر معطوف ہے تو معطوف کا حذف اور حرف عطف کا باقی رکھنا لازم آیا جو جائز نہیں **کما فی مغنی اللّبیب؟**

جواب: اس عدم جواز کیلئے دو شرطیں ہیں: (۱) یہ کہ قرینہ نہ ہو (۲) معطوف محذوف کا کوئی متعلق باقی نہ رہے، یہاں پر دونوں شرطیں مفقود ہیں کہ قرینہ بھی پایا جاتا ہے اور معطوف محذوف کا متعلق بھی باقی جو (لا) ہے۔۱۲

ترکیب

قولہ: لانها امّا ان تدلّ علٰی معنًی فی نفسها. (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَنّ) حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر سکون

راجع بسوئے اَلْکَلِمَة (اِمَّا) حرف تردید مبنی برسکون (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون۔

فائدہ: جمہور کے نزدیک موصول حرفی تین ہیں: (۱) (اَنَّ) حرف مشبہ بالفعل (۲) (اَنْ) مصدری (۳) ما مصدری موصول حرفی اور موصول اسمی میں فرق یہ ہے کہ موصول اسمی کے صلہ میں ایک ضمیر ضروری ہے جو اس کی طرف راجع ہو اور موصول حرفی میں ایسی ضمیر نہیں ہوتی (تَدُلَّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرور از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا مبنی بر کسر علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے اسم (اَنَّ) (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون (مَعْنًی) اسم مقصور مجرور تقدیراً موصوف (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (نَفْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے فاعل (تَدُلَّ) جس سے مراد (اَلْکَلِمَة) ہے (نَفْس) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا (ثَابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (ثَابِتٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت (مَعْنًی) موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (تَدُلَّ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ (اَوْ لَا) میں (اَوْ) حرف عطف مبنی برسکون (لا) حرف نفی مبنی برسکون اُس کی منفی محذوف ہے یعنی (تَدُلَّ عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِهَا) یہ بترکیب سابق معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ جس کیلئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلاً (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنَّ) حرف مشبہ بالفعل موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور باعتبار محل قریب اور منصوب باعتبار محل بعید، کیونکہ مفعول بہ غیر صریح ہے، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (اِنَّمَا انْحَصَرَتْ فِیْ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ) مقدر کا جس میں (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح مکفوف عن العمل (ما) کافّہ مبنی برسکون (انْحَصَرَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے (اَلْکَلِمَة) (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (هٰذِهِ) میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی برسکون (ذِهِ) اسم اشارہ مبنی برسکون مجرور محلاً موصوف (اَلثَّلٰثَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد حضوری مبنی برسکون (ثَلٰثَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت (ذِهِ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار

مجرور سے ملکر ظرف لغو (انحَصِرَتْ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں ۔۱۲

الثّانی[1] الحرف والاوّل[2] امّا ان یقترن باحد[3]
ثانی حرف ہے اور اوّل (باعتبار معنی) مقترن ہوگا کسی ایک
الازمنة الثلثة اولا[4] الثّانی الاسم والاوّلُ الفعلُ[5]
زمانہ کے ساتھ تینوں زمانوں میں سے یا نہیں ثانی اسم ہے اور اوّل فعل

[1] **قوله: الثاني الحرف.** جیسے (من) اور (الی) کہ یہ دونوں اپنے معنی ابتدا اور انتہا پر بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے دلالت نہیں کرتے کیونکہ مستقل بالمفہومیہ نہیں جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَتِ اِلَی الْکُوْفَةِ

سوال: (اَلثَّانِیْ) اَلْکَلِمَة محذوف کی صفت ہے تو لازم تھا کہ (اَلثَّانِیَةِ) فرماتے کیونکہ موصوف اور صفت میں مطابقت ضروری ہے۔

جواب: یہاں پر بقرینہ تقسیم (اَلْکَلِمَة) بتاویل اَلْقِسْم ہے لہٰذا (اَلثَّانِی) کہنا درست ہوا۔ اس قسم کو (حرف) کے ساتھ موسوم اس لئے کیا گیا کہ (حرف) لغت میں بمعنی (طرف) ہے۔ چنانچہ اہل عرب کہتے ہیں فلان فی حرف الوادی یعنی فی طرف الوادی اور یہ قسم طرف کلام میں واقع ہوتی ہے۔

نظر برآں اس کو (حرف) کے ساتھ موسوم کیا۔

سوال: یہ قسم کبھی وسط کلام میں بھی واقع ہوتی ہے جیسے اُرِیْدُ اَنْ تُحْسِنَ اِلَیَّ میں (اَنْ) وسط کلام میں واقع ہے؟

جواب: طرف سے مراد یہ ہے کہ اسم وفعل کی جانب مقابل میں یہ قسم واقع ہوتی ہے۔

سوال: یہ قسم غیر مستقل ہے اور اسم وفعل مستقل ہیں تو غیر مستقل مستقل کے مقابلے میں کیونکر ہو سکے گا؟

جواب: مقابلہ سے مراد یہ ہے کہ اسم وفعل کلام کا رکن واقع ہوتے ہیں اور یہ قسم رکن نہیں ہوتی چنانچہ اسم مسند الیہ اور مسند دونوں ہوتا ہے اور فعل مسند اور یہ قسم نہ مسند الیہ ہو نہ مسند۔

[2] **قوله: والاوّل الخ.** یعنی قسم اوّل جو کسی معنی پر بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے دلالت کرے۔

سوال: (اَنْ یَقْتَرِنَ) میں ضمیر فاعل کا مرجع (الاوّل) ہے یا (معنی) اور دونوں باطل۔ **اوّل:** اس لئے کہ (اِقْتِرَان بالزَّمان) صفت معنی ہے، صفت کلمہ نہیں اور الاوّل سے مراد کلمہ ہے۔ **دوم:** اس لئے کہ (معنی) اس کلام میں مذکور نہیں تو اضمار قبل الذکر لازم آیا؟

جواب: ضمیر فاعل کا مرجع (معنی) ہے اور وہ اگرچہ صراحۃً مذکور نہیں مگر (الْاَوّل) کے ضمن میں مذکور ہے کیونکہ الاوّل **کَلِمَةٌ دَلَّتْ عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِهَا** سے عبارت ہے جیسے **اِعْدِلُوْا هُوَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی** میں (عدل) بضمن **اِعْدِلُوْا** مذکور ہے اور وہی ضمیر (هو) کا مرجع ہے۔

سوال: معنی فعل کا زمانہ کے ساتھ اقتران ہوتا ہے یہ تسلیم نہیں ورنہ **اِقْتِرَانُ الزَّمَان بِالزَّمَان** لازم آئے گا کیونکہ زمانہ معنی فعل کا جزو ہے اور اقتران کل بغیر اقترانِ جزو ممکن نہیں اور **اِقْتِرَانُ الزَّمَان بِالزَّمَان** باطل ہے؟

جواب: معنی فعل جو مقترن بالزّمان ہوتے ہیں ان سے مراد معنی مطابقی نہیں حتیٰ کہ محذور مذکور لازم آئے بلکہ مراد معنی تضمنی ہیں جن کو (حدث) کہا جاتا ہے یعنی مصدر کے معنی۔

سوال: مصدر کے معنی وجود میں کسی نہ کسی زمانہ کے ساتھ مقترن ہوتے ہیں مثلاً ضرب کے معنی زمانہ ماضی میں پائے جائیں گے یا حال میں یا استقبال میں جس میں پائے گئے اسی کے ساتھ مقترن ہوئے تو لازم آیا کہ مصدر بھی فعل ہو جائے؟

جواب: اقتران بالزّمان سے مراد وجود میں اقتران نہیں حتیٰ کہ مصادر کا دخول فعل کی تعریف میں لازم آئے بلکہ فہم میں اقتران بالزّمان مراد ہے یعنی بروقت اطلاق فعل اس کے معنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ کے ساتھ مقترن ہو کر مفہوم ہوں اور مصادر سے ان کے معنی زمانہ کے ساتھ مقترن ہو کر مفہوم نہیں ہوتے۔

سوال: (زَیْدٌ ضَارِبٌ اَمْسِ) میں (ضَارِبٌ) اسم فاعل کے معنی زمانہ ماضی کے ساتھ مقترن ہو کر مفہوم ہوتے ہیں تو چاہئے کہ (ضَارِبٌ) فعل ہو جائے حالانکہ اسم ہے؟

جواب: مراد یہ ہے کہ جو لفظ معنی پر دلالت کرتا ہے وہی زمانہ پر دلالت کرتا ہو اور مثال مذکور میں زمانہ پر دلالت (ضَارِبٌ) کی نہیں بلکہ (اَمْسِ) زمانہ ماضی پر دلالت کر رہا ہے پس (ضَارِبٌ) فعل کی تعریف میں داخل نہ ہوا۔

۳ قولہ: باحدالازمنة الثلثة. یعنی قسم اوّل جو کسی معنی پر بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے دلالت کرتی ہے اس کے معنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ کے ساتھ فہم میں مقترن ہوں گے

یا نہ ہوں گے، ثانی اسم ہے اور اوّل فعل۔

سوال: لفظ (صبوح) اور لفظ (غبوق) کے معنی فہم میں زمانہ کے ساتھ مقترن ہوتے ہیں کیونکہ اوّل کے معنی ہیں بوقت صبح شراب پینا اور دوم کے معنی ہیں بوقت شب شراب پینا۔ اوّل کے معنی کا فہم زمانۂ صباح کے ساتھ ہوتا ہے اور دوم کا زمانۂ شب کے ساتھ حالانکہ یہ دونوں فعل نہیں بلکہ اسم ہیں؟

جواب: مراد یہ ہے کہ معنی کا اقتران فہم میں مخصوص زمانہ کے ساتھ ہو، ماضی کے ساتھ ہو یا حال کے ساتھ یا استقبال کے ساتھ اور مذکورہ بالا ہر دو لفظ کے معنی فہم میں مطلقاً زمانہ صبح کے ساتھ یا مطلقاً زمانہ شب کے ساتھ مقترن ہیں ان سے گذشتہ صبح یا گذشتہ شب، موجودہ صبح یا موجودہ شب، آئندہ صبح یا آئندہ شب مفہوم نہیں ہوتی۔

سوال: لفظ (ماضی) اور لفظ (حال) اور لفظ (مستقبل) کے معنی فہم میں مخصوص زمانہ کے ساتھ مقترن ہیں تو چاہئے کہ ان میں سے ہر ایک فعل ہو حالانکہ یہ سب اسم ہیں؟

جوابِ اوّل: اقتران سے مراد یہ ہے کہ جب معنی لفظ سے مفہوم ہوں تو ان سے متصلاً زمانہ بھی مفہوم ہو، ان الفاظ میں ایسا نہیں کہ معنی علیحدہ ہوں اور زمانہ علیحدہ پھر فہم میں اتصال ہو بلکہ زمانہ عین معنی ہے۔

جوابِ دوم: اقتران سے مراد یہ ہے کہ لفظ اپنے مادہ کے اعتبار سے معنی پر دلالت کرے اور ہیئت کے اعتبار سے زمانہ پر اور فہم میں دونوں مقترن ہوں اور ان الفاظ کی ہیئت زمانے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ مادہ دلالت کرتا ہے۔

قولہ: اولا الثانی الاسم. یہاں پر بھی (لا) کی منفی بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اصل عبارت یوں تھی اَوْلَا یَقْتَرِنُ بِاَحَدِ الْاَزْمِنَةِ الثَّلٰثَةِ یعنی جو قسم کسی معنی پر بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے دلالت کرتی ہے وہ دو قسم پر ہے: **اوّل:** وہ جس کے معنی فہم میں کسی مخصوص زمانہ کے ساتھ مقترن ہوں، **دوم:** وہ جس کے معنی فہم میں کسی مخصوص زمانے کے ساتھ مقترن نہ ہوں۔ دوم کو اسم کہتے ہیں یہ بصریہ کے نزدیک (سِمْوٌ) بمعنی (عُلُو) سے ماخوذ ہے اور شک نہیں کہ یہ فعل و حرف پر عالی (بلند) ہے اسی واسطے قسم دوم کو (اسم) کے ساتھ موسوم کیا گیا۔ آخر سے (واو) حذف ہوا اور اس کی جگہ اوّل میں ہمزۂ وصل آ گئی۔

سوال: اسم کی بلندی سے اگر یہ مراد ہے کہ اس کا ہر ہر فرد بلند ہے تو یہ ممنوع ہے کیونکہ (لَیْتَ) اور (لَعَلَّ) اسم کے بعض افراد پر بلند ہیں جیسے (مَنْ) اور (مَا) پر کہ یہ دو حرفی ہیں اور وہ زیادہ اور اگر اسم کی بلندی سے مراد یہ ہے کہ بعض افراد اسم کے بلند ہیں تو اسم کی کیا تخصیص فعل کے بھی بعض افراد بلند ہوتے ہیں جیسے (اِجْتَنَبَ) (مَنْ)

پر بلند ہے اور حرف کے بعض افراد بھی بلند ہوتے ہیں جیسے (لَعَلَّ) اور (لَیتَ) کو (ما) پر بلندی حاصل ہے؟

جواب: مراد یہ ہے کہ اسم کا ہر ہر فرد فعل اور حرف پر بلند ہوتا ہے مگر بلندی سے مراد کثرتِ حروف نہیں حتیٰ کہ گذشتہ مثالوں سے اعتراض واقع ہو بلکہ بلندی سے مراد یہ ہے کہ تنہا اسم کے افراد سے کلام مرکب ہو جاتا ہے بخلاف فعل و حرف کہ تنہا ان کے افراد سے کلام مرکب نہیں ہوتا اور کوفیہ کے نزدیک اسم (وِسْمٌ) بمعنی علامت سے ماخوذ ہے۔ ابتدا سے (واو) حذف ہو کر اس کی جگہ ہمزۂ وصل آ گئی چونکہ یہ قسم اپنے معنی پر علامت ہوتی ہے۔ اس لئے (اسم) کے ساتھ موسوم کی گئی۔

۵ قولہ: والاوّل الفعل. یعنی قسم اوّل جو کسی معنی پر بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے دلالت کرے اور اس کے معنی کسی مخصوص زمانہ کے ساتھ مقترن ہو کر مفہوم ہوتے ہوں وہ فعل ہے اس قسم کو (فعل) کے ساتھ موسوم اس لئے کیا گیا کہ (فعل) کے معنی لغت میں (حدث) ہیں یعنی معنی مصدری اور یہ قسم ان پر مشتمل ہوتی ہے پس اس قسم کا تسمیہ از قبیل **تَسْمِیَةُ الْکُل بِاسْمِ الْجُزْ** ہوا۔

سوال: بیانِ تقسیم میں حرف کو آخر میں ذکر کیا ہے اور بیانِ دلیل میں سب سے پہلے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: چونکہ حرف بمعنی طرف ہے **نظر برآں** دونوں مقام پر طرف میں ذکر کیا بروقت تقسیم طرف انتہا میں اور بروقت بیان دلیل طرف ابتدا میں۔

سوال: مقام تقسیم میں اسم کو سب پر مقدم بیان کیا اور مقام دلیل میں حرف اور فعل کے درمیان اور فعل کو بروقت تقسیم درمیان میں اور بروقت بیان دلیل آخر میں اس اندازِ بیان میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: مقام تقسیم کی ترتیب بلحاظ مرتبہ ہے چونکہ اسم کا مرتبہ فعل و حرف پر بلند ہے کہ وہ مسند الیہ ہوتا ہے اور فعل و حرف نہیں ہوتے اس لئے اسم کو دونوں پر مقدم ذکر کیا اور فعل کا مرتبہ اسم سے کم ہے کہ مسند الیہ نہیں ہوتا اور حرف سے زائد کہ مسند ہوتا ہے اور حرف مسند نہیں ہوتا۔ لہٰذا فعل کو اسم کے بعد اور حرف سے پہلے ذکر کیا اور حرف کا مرتبہ دونوں سے کم ہے کہ مسند الیہ ہوتا ہے نہ مسند، **نظر برآں** حرف کو دونوں کے بعد بیان کیا اور مقام دلیل کی ترتیب بلحاظ مفہوم ہے۔ حرف کا مفہوم بالکلیہ عدمی ہے اور اسم کا مِن وجہٍ عدمی اور مِن وجہٍ وجودی اور فعل کا بالکلیہ وجودی، حوادث میں عدم وجود پر مقدم ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے حرف کو بیان کیا، پھر اسم کو، پھر فعل کو۔۱۲

ترکیب

قوله: الثّانی الحرف. (اَلثَّانِیْ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَانِیْ) اسم منقوص مرفوع تقدیراً صفت (اَلْقِسْمُ) مقدر کی جس میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (قِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْقِسْمُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (اَلْحَرْفُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (حَرْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں، یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔ جب مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا لِاَنَّهَا اِمَّا اَنْ تَدُلَّ عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِهَا اَوْ لَا تو اس سے دو قسم مفہوم ہوئیں۔ پس سائل نے سوال کیا (مَا الْاَوَّلُ وَمَا الثَّانِیْ) اس کے جواب میں فرمایا اَلثَّانِی الْحَرْفُ وَالْاَوَّلُ الخ۔

قوله: والاوّل امّا ان یقترن باحد الازمنة الثّلثة. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اَوَّلُ) غیر منصرف بوجہ وصف اور وزن فعل مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح بر قول بصریہ مبنی بر ضم بر قول کوفیہ راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْقِسْمُ) (اَوَّلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت (اَلْقِسْمُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (قِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْقِسْمُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا (اِمَّا) حرف تردید مبنی برسکون جو (اَوْ) سے پہلے جوازاً آتا ہے اور (اِمَّا) سے پیشتر وجوباً (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون (يَقْتَرِنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح بر قول بصریہ یا مبنی بر ضم بر قول کوفیہ راجع بسوئے مبتدا باعتبار معنی (بِــا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَحَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْاَزْمِنَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (اَزْمِنَةِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف (اَلثَّلٰثَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (ثَلٰثَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت (اَزْمِنَةِ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (اَحَدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (يَقْتَرِنَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ (اَوْلَا) میں (او) حرف

عطف مبنی بر سکون (لا) حرف نفی مبنی بر سکون اس کی منفی یَقْتَرِنُ بِاَحَدِالْاَزْمِنَةِ الثَّلٰثَةِ محذوف جو بترکیب سابق معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ جس کیلئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلًا (اَلْاَوَّلُ) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: الثّانی الاسم. (اَلثَّانِیْ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَانِیْ) اسم منقوص مرفوع تقدیرًا صفت (اَلْقِسْمُ) مقدر جس میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (قِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا موصوف (اَلْقِسْمُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا (اَلْاِسْمُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں یہ سابق کی طرح سوال مقدر مَاالاوّلُ ومَاالثّانِي کا جواب ہے۔

قوله: والاوّل الفعل. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَوَّلُ) غیر منصرف بوجہ وصف اور وزن فعل مرفوع لفظًا اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْقِسْمُ) (اَوَّلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت (اَلْقِسْمُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (قِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا موصوف (اَلْقِسْمُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا (اَلْـفِـعْـلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِـعْـلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وقَدْ [1] عـلـم بـذلك حـدكـل واحـدٍ مِنْهَا
اور بیشک معلوم ہوگئی اس دلیل حصر سے تعریف ہر ایک کی ان میں سے
الـكلام [2] مـاتـضـمـن كـلـمـتين بالاسْنَاد [3]
کلام وہ لفظ ہے جو مشتمل ہو دو کلموں پر بسبب اسناد

[1] **قوله: وقد علم بذلك الخ.**

سوال: (ذلك) کا استعمال اس جگہ درست نہیں کیونکہ یہ مشار الیہ بعید کیلئے آتا ہے اور اس کا مشار الیہ دلیل حصر ہے جو بعید نہیں بلکہ قریب کہ اس مین اور اُس میں کوئی چیز فاصل بھی نہیں۔ لہٰذا اس کی جگہ (هذا) کہنا چاہئے؟

جواب: کبھی (هـذا) کی جگہ بغرض تعظیم (ذلك) استعمال کرتے ہیں۔ یہاں پر یہی مقصود ہے۔ دلیل حصر مستحق تعظیم اس لئے ہوئی کہ اسم وفعل وحرف کی تعریف جامع مانع پر مشتمل ہے۔

سوال: حد اُس تعریف کو کہتے ہیں جو ذاتیات پر مشتمل ہو۔ دلیل حصر سے مفہوم شدہ تعریف اسم وحرف ذاتیات پر مشتمل نہیں کیونکہ حرف کی تعریف مفہوم عدمی کے ساتھ کی گئی ہے اور اسم کی تعریف کا ایک جزو عدمی ہے اور عدمی ذاتی نہیں ہوتا؟

جواب: اصطلاحِ نحات میں (حد) جامع مانع تعریف کو کہتے ہیں۔ یہاں پر یہی مراد ہے اور (حد) بمعنی مذکور اہل میزان کی اصطلاح ہے جو یہاں پر مراد نہیں۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے دلیل حصر میں اسم وفعل وحرف کی تعریف کی طرف اشارہ کیا پھر (وَقَدْ عُلِمَ بِذٰلِكَ الخ) سے اس پر تنبیہ فرمائی پھر ہر ایک کی تعریف صراحۃً بیان کی، اس انداز بیان میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: سبحان اللہ! کلام مذکور مثل مشہور کلامُ الامام امامُ الکلام کا مصداق کامل ہے۔ اس اندازِ بیان میں طلبہ کی طبیعتوں کے تفاوت کا پورا پورا لحاظ فرمایا کہ بعض ذکی ہوتے ہیں اور بعض متوسط اور بعض غبی۔ ذکی الطبع طلبہ تو دلیل حصر ہی سے ہر ایک کی تعریف پر مطلع ہو جائیں گے اور جو متوسط ہیں ان کے لئے قول مذکور سے تنبیہ فرمادی وہ بعد تنبیہ اس دلیل حصر سے ہر ایک کی تعریف معلوم کرلیں گے اور جو غبی الطبع ہیں ان کے لئے ہر ایک کی تعریف تصریح کے ساتھ بیان فرمادی فللہ درہ حیث افادو اجاد۔

۲ قوله: الـكـلام الـخ. جب مصنف علیہ الرحمۃ کلمہ کی تعریف وتقسیم اور اس کے اقسام ثلثہ میں منحصر ہونے کے بیان سے فارغ ہوئے تو کلام کی تعریف شروع فرمائی جو علم نحو کا موضوع دوم ہے۔ لغت میں کلام کے معنی ہیں وہ چیز جس کے ساتھ تکلم کیا جائے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر اور اصطلاح نحات میں مَاتَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالْاِسْنَادْ کو کہتے ہیں یعنی کلام وہ لفظ ہے جو بسبب اسناد دو کلموں پر مشتمل ہو۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کیونکہ اس سے (اِضْرِبْ) نکل گیا۔ اس لئے کہ دو کلموں پر مشتمل نہیں حالانکہ کلام ہے؟

جواب: دو کلموں سے مراد یہ ہے کہ دونوں کلمے حقیقۃً ہوں جیسے (زَيْدٌ قَائِمٌ) یا ایک حقیقۃً اور ایک حکماً

جیسے (اِضْــرِبْ) کہ یہ حقیقۃً کلمہ ہے اور اس میں ضمیر پوشیدہ برائے فاعل حکماً کلمہ ہے کیونکہ ملفوظ نہیں، پس تعریف جامع ہے۔

سوال: جبکہ کلام صرف دوکلموں پر مشتمل ہو جیسے مثال مذکور (زَیْدٌ قَائِمٌ) تو اس صورت میں (مُتَضَمِّنْ) اور (مُتَضَمَّنْ) کا اتحاد لازم آئے گا کیونکہ (زَیْدٌ قَائِمٌ) مُتَضَمِّن ہے اور یہی مُتَضَمَّن حالانکہ مُتَضَمِّن اور مُتَضَمَّن متغایر ہوتے ہیں۔ پس تعریف مذکور صحیح نہیں کیونکہ اس سے محذور مذکور لازم آتا ہے؟

جواب: مُتَضَمِّن اور مُتَضَمَّن کا اتحاد لازم نہیں آتا کیونکہ مثال مذکور میں (زَیْدٌ قَائِمٌ) مجموعہ مُتَضَمِّن ہے اور (زَیْدٌ قَائِمٌ) میں سے ہر ایک مُتَضَمَّن ہے۔ البتہ اگر مجموعہ مُتَضَمِّن ہوتا اور مجموعہ ہی مُتَضَمَّن تو اتحاد ضرور لازم آتا اور جبکہ کلام دوکلموں سے زیادہ پر مشتمل ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ فِی الدَّارِ تو یہ اعتراض واقع نہ ہوگا، حتیٰ کہ جواب مذکور کی ضرورت پیش آئے کہ اس صورت میں زَیْدٌ قَائِمٌ فِی الدَّارِ مُتَضَمِّن ہے اور صرف زَیْدٌ قَائِمٌ مُتَضَمَّن، تو دونوں میں تغایر ظاہر ہے پس تعریف مذکور صحیح ہوئی۔

۳ **قولہ: بالاسناد.** لغت میں اسناد کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز سے متعلق کرنا اور اصطلاح میں اس کی تعریف یہ ہے نِسْبَۃُ اِحْدَی الْکَلِمَتَیْنِ اِلَی الْاُخْرٰی بِحَیْثُ تُفِیْدُ الْمُخَاطَبَ فَائِدَۃً تَامَّۃً یعنی ایک کلمہ کو دوسرے کے ساتھ قصداً اس طرح ملانا کہ مخاطب کو فائدہ تامہ دے اور فائدہ تامہ دینے سے مراد یہ ہے کہ اگر متکلم اس پر سکوت کرے تو اہل عرف کے نزدیک اس کا کلام فائدہ میں قاصر قرار نہ پائے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے کلام کی تعریف مَافِیْہِ الْاِسْنَادُ کے ساتھ کیوں نہیں فرمائی حالانکہ یہ تعریف مذکور سے مختصر ہے؟

جواب: اس تعریف سے اسناد کا جزو کلام ہونا لازم آئے گا کیونکہ (فیہ) سے جزئیت متبادر ہوتی ہے اور اسناد لفظ نہیں بلکہ از قبیل معنی ہے تو کلام لفظ اور غیر لفظ سے مرکب ہوگا اور جو لفظ اور غیر لفظ سے مرکب ہو وہ لفظ نہیں پس کلام لفظ نہ رہے گا حالانکہ از قبیل لفظ ہے تعریف مذکور میں (ما) سے مراد لفظ ہے اور وہ جنس ہے جس میں لفظ مہمل موضوع خواہ مفرد ہو یا مرکب، ناقص ہو یا تام سب داخل ہیں۔ مرکب چھ قسم پر ہے: (۱) اضافی جیسے (غُلَامُ زَیْدٍ) (۲) توصیفی جیسے (رَجُلٌ فَاضِلٌ) (۳) مزجی جیسے (بَعْلَبَكُّ) (۴) اسنادی جیسے (زَیْدٌ قَائِمٌ) (۵) تعدادی جیسے (خَمْسَۃَ عَشَرَ) (۶) صوتی جیسے (سِیْبَوَیْہٖ) جن کو کسی نے اس شعر میں

جمع کردیا ہے:

بود ترکیب نزد نحویاں شش | بیادش گیر اگر خائف زفوتی
اضافی داں وتوصیفی ومزجی | واسنادی وتعدادی وصوتی

اس میں پانچ مرکب ناقص ہیں اور ایک اسنادی مرکب تام جو دو قسم پر ہے خبری اور انشائی اور **تَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالْاِسْنَادِ** فصل ہے جس سے مرکب تام کے سوا سب خارج ہو گئے۔ (**تَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ**) سے مہمل اور مفرد نکل گئے کیونکہ مہمل کلمہ نہیں اور **مفرد كَلِمَتَيْن** نہیں ہوتا کیونکہ مفرد کا جزِ لفظ جزِ معنیٰ پر دلالت نہیں کرتا اور **کلمتین** کا جزِ لفظ جزِ معنیٰ پر دلالت کرتا ہے اور (**بِالْاِسْنَادْ**) سے مرکبات ناقصہ مذکورہ نکل گئے کہ ان میں اسناد نہیں ہوتی اور مصدر منسوب بفاعل اور وہ اسم فاعل واسم مفعول جن سے پیشتر حرف نفی اور استفہام نہ ہو اور صفت مشبّہ اور اسم تفضیل بھی نکل گئے کہ یہ سب اسناد مذکور سے خالی ہوتے ہیں اور جملہ وشرط وقسم اور الفاظ (**نائم**) و (**ناسی**) بھی نکل گئے کہ ان میں اسناد قصدی نہیں ہوتی اور وہ الفاظ بھی نکل گئے جن میں اسناد اجلی **البدهيات** سے ہوتی ہے جیسے (**اَلنَّارُ حَارَّة**) کیونکہ اسناد میں افادہ معتبر ہے اور ایسی اسناد میں فائدہ نہیں **كذافي التحفة الخادمية نقلاً عن بعض شروح الالفية**۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے (**بِالْاِسْنَاد**) کی جگہ (**بِالْاِخْبَار**) کیوں نہیں فرمایا؟

جواب: اگر **بِالْاِخْبَار** فرماتے تو تعریف جامع نہیں رہتی، کلام انشائی نکل جاتا کیونکہ اخبار نسبت خبری کے ساتھ مخصوص ہے بخلاف اسناد کہ وہ نسبت خبری اور نسبت انشائی دونوں کو شامل ہے۔

سوال: کلام اور جملہ مترادف ہیں یا دونوں میں فرق ہے؟

جواب: صاحب لباب اور صاحب مفصل کے نزدیک مترادف ہیں اور مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک بھی دونوں میں ترادف معلوم ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے تعریف کلام میں اسناد کو مطلق رکھا ہے قصدی کے ساتھ مقید نہیں کیا اور بعض حضرات نے فرمایا کہ مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک کلام خاص ہے اور جملہ عام کیونکہ تعریف کلام میں (**الاسناد**) پر الف لام برائے عہد خارجی ہے جس کی وجہ سے اسناد کا فرد معین مراد ہے جو اسناد قصدی ہے **كما في الشرح الهندى** اور جملہ میں مطلق اسناد معتبر ہے خواہ قصدی ہو یا نہ ہو،

نظر برآں کلام خاص اور جملہ عام ہوا لیکن فقیر کاتب الحروف کی نظر قاصر میں قول اوّل صحیح ہے ورنہ لازم

آئے گا کہ کتاب میں اقسام کلام کے احوال متروک ہوں کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اقسام جملہ کے احوال بیان فرمائے ہیں، اقسام کلام کے احوال بیان نہیں فرمائے تو کتاب علم نحو کے ایک موضوع یعنی کلمہ کے اقسام پر مقصور ہو جائے گی اور دوسرے موضوع یعنی کلام کے اقسام کے احوال بیان میں آنے سے رہ جائیں گے **واللہ تعالٰی اعلم بالصواب۔**

سوال: جملہ جزا کلام سے ہے یا نہیں؟

جواب: نحویوں کے نزدیک جزا کلام ہے کیونکہ اس میں اسناد قصدی ہوتی ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ شرط وجزا میں سے کوئی کلام نہیں کیونکہ کلمۂ شرط کے دخول سے ان کی اسناد قصدی فوت ہوگئی اور اسناد تعلیقی آگئی، لہٰذا ان میں سے ہر ایک جملہ ہے کلام نہیں۔ ہاں شرط وجزا کا مجموعہ کلام ہے، **نظر بر آں** کتاب میں کلام کی تعریف مذکور جامع نہیں کیونکہ شرط وجزا کے مجموعہ پر **مَا تَضَمَّنَ کَلِمَتَیْنِ بِالْاِسْنَاد** صادق نہیں آتا، اس پر **مَا تَضَمَّنَ جُمْلَتَیْنِ بِالْاِسْنَاد** صادق آتا ہے۔ لہٰذا تعریف میں **اَوْ جُمْلَتَیْنِ** کا اضافہ کیا جائے تو جامع ہوگی یا یوں کہا جائے کہ یہ تعریف کلام حملی کی ہے اور شرط وجزا کا مجموعہ کلام حملی نہیں بلکہ کلام شرطی ہے۔ پس اس کے نکل جانے سے تعریف کی جامعیت منتفی نہ ہوگی **کذافی حاشیة عبدالغفور وغیرھا**۔۱۲

ترکیب

قولہ: وقد علم بذلك حد كلّ واحد منها. (و) اعتراضیہ مبنی بر فتح اس کا مابعد اپنے ماقبل کے لئے تتمہ ہوتا ہے جیسے یہاں پر کہ جملہ مابعد دلیل مذکور کے واسطے مدح ہے (قَدْ) حرف تحقیق مع التقریب مبنی بر سکون (عُلِمَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (ذا) اسم اشارہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید کیونکہ مفعول بہ غیر صریح ہے مبنی بر سکون (ل) حرف تبعید مبنی بر سکون مقدر بدلیل (تِلْكَ) کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (حَدُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (کُلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (وَاحِدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مِنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم وفعل وحرف جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا (ثَابِتٍ) مفرد

منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا مبنی برضم راجع بسوئے موصوف (ثَابِتٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (کُلِّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (حَدُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل (عُلِمَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: الكلام ما تضمّن كلمتين بالاسناد.

(اَلْکَلَامُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (کَلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مَا) موصولہ یا موصوفہ مبنی بر سکون (تَضَمَّنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (ما) (کَلِمَتَیْنِ) تثنیہ منصوب بیائے ماقبل مفتوح مفعول بہ (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اَلْاِسْنَادِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی کہ اس سے مراد اسناد قصدی ہے مبنی بر سکون (اِسْنَادِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (تَضَمَّنَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں کہ جملۂ صلہ کیلئے محل اعراب نہیں ہوتا یا صفت تو مرفوع محلاً مائے موصولہ اپنے صلہ سے ملکر یا مائے موصوفہ اپنی صفت سے ملکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں۔۱۲

ولا ۱ یتاتی ذٰلك اِلّا فی اسمین اواسم وفعل
اور نہیں حاصل ہوتا یہ بلند مرتبہ کلام مگر دو اسموں کے ضمن میں یا ایک اسم و فعل کے
الاسم ۲ مَادَلَّ ۳ علٰی ۴ معنیً فی نفسه غیر ۵
اسم وہ کلمہ ہے جس کی دلالت معنی مستقل پر ہو جو (فہم میں)
مقترنٍ باحد الازمنة الثلثةِ
ملے نہ ہوں کسی ایک زمانہ کے ساتھ تینوں زمانوں میں سے

قولہ: ولایتاتی الخ. مصنف علیہ الرحمۃ نے جس طرح کلمہ کی تعریف کے بعد اس کی تقسیم بیان فرمائی تھی اسی طرح کلام کی تعریف کے بعد یہاں سے اس کی تقسیم بیان فرماتے ہیں کہ کبھی وہ دو اسموں سے حاصل ہوتا ہے جن میں ایک مسند الیہ اور دوسرا مسند ہوتا ہے اور کبھی ایک اسم اور فعل سے جن میں اسم مسند الیہ فاعل ہوتا ہے اور فعل مسند پس کلام کی دو قسمیں ہوئیں: **اوّل**: جملۂ اسمیہ اور **دوم**: جملۂ فعلیہ کلمتین سے ترکیب کے احتمالات عقلی چھ ہیں۔ تین متفق الجنس جیسے دو اسم سے یا دو فعل سے یا دو حرف سے اور تین مختلف الجنس جیسے اسم و فعل سے یا اسم یا حرف سے یا فعل وحرف سے چونکہ کلام کیلئے مسند الیہ اور مسند دونوں کا ہونا ضروری ہے جو صرف احتمال اوّل اور چہارم میں متحقق ہوتے ہیں، لہٰذا باقی احتمالات ساقط ہو گئے کہ ان سے کلام حاصل نہ ہوگا۔

سوال: پانچواں احتمال ساقط نہیں ہوا کہ اس سے کلام حاصل ہوتا ہے جیسے (یَا زَیْدُ) یہ کلام ہے اور حرف واسم سے حاصل؟

جواب: اس میں (یا) حرف ندا قائم مقام (اَدْعُو) ہے اور (اَدْعُو) میں ضمیر (انا) فاعل ہے، پس یہ کلام اسم وفعل سے حاصل ہوا نہ حرف واسم سے۔

سوال: لَایَتَاتّٰی باب تفعل کے مصدر (تَاتِی) سے ماخوذ ہے جس کے معنی (آمدن) اور (آمدن) ذی روح کی صفات سے ہے اور کلام ذی روح نہیں تو اس کا استعمال کلام کیلئے درست نہ ہوا؟

جواب: یہاں پر (تَاتِی) مجازاً بمعنی (حصول) ہے، (تَاتِی) بمعنی (آمدن) کو حصول لازم پس یہ از قبیل اطلاق ملزوم وارادۂ لازم ہوا۔

سوال: (ذٰلِكَ) کے لانے سے عبارت طویل ہوگئی جو اختصار کے منافی ہے جس پر متون مبنی ہوتے ہیں۔ اگر مصنف علیہ الرحمۃ وَلَایَتَاتّٰی اِلَّافِی اِسْمَیْنِ اَوْاِسْمٍ وَفِعْلٍ فرماتے تو حصول مقصود کیلئے کافی تھا کیونکہ (لَایَتَاتّٰی) میں ضمیر فاعل کلام کی طرف راجع ہوتی جس کی تقسیم مقصود ہے پھر (ذٰلِكَ) کیوں لایا گیا؟

جواب: جب کلمہ کو ذکر میں کلام پر مقدم کیا تو یہ وہم پیدا ہوا کہ علم نحو کا موضوع مستقل کلمہ ہے اور کلام بھی موضوع ہے مگر اس جیسا مستقل نہیں اس وہم کو دور کرنے کیلئے (ذٰلِكَ) لایا گیا جس میں مشار الیہ کی تعظیم پر دلالت ہوتی ہے کہ کلمہ کی طرح کلام بھی باعظمت ہے اور دونوں کے مستقل موضوع ہونے میں کوئی فرق نہیں۔

سوال: فِیْ اِسْمَیْنِ اَوْ اِسْمٍ وَفِعْلٍ کہنے سے ظرف اور مظروف کا اتحاد لازم آتا ہے کیونکہ اس صورت میں کلام مظروف ہے اور (فِیْ) کا مدخول ظرف جو (اِسْمَیْنِ) اور (اِسْمٍ وفِعْلٍ) ہے اور (اِسْمَیْنِ) کلام ہوتے ہیں جیسے (زَیْدٌ قَائِمٌ) اسی طرح (اِسْمٍ وفِعْلٍ) جیسے (ضَرَبَ زَیْدٌ) اور مظروف وظرف کا اتحاد باطل کیونکہ دونوں متغایر ہوتے ہیں؟

جواب: کلام عام ہے اور (اِسْمَیْنِ) اور (اِسْمٍ وفِعْلٍ) میں سے ہر ایک خاص، پس مظروف عام ہوا اور ظرف خاص، اور عام وخاص متغایر ہوتے ہیں تو مظروف وظرف کا اتحاد لازم نہ آیا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے کلام کی تقسیم کو صراحۃً حصر کے ساتھ بیان کیا بخلاف کلمہ کہ اس کی تقسیم میں حصر کی تصریح نہیں فرمائی اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: (کَلِمَتَیْن) سے ترکیب کے عقلی احتمالات چھ ہیں جن کو پہلے ذکر کر دیا گیا، ان میں سے صرف دو احتمال کلام ہوتے ہیں اور باقی چار سے کلام حاصل نہیں ہوتا، ان چار کو خارج کرنے کیلئے حصر کی تصریح فرمائی بخلاف کلمہ کہ اس کی تین ہی قسم ہیں چوتھی کا احتمال نہیں، اس لئے تقسیم کلمہ میں حصر کو صراحۃً بیان کرنے کی ضرورت نہ رہی۔

سوال: کلمہ کے تین اقسام میں منحصر ہونے کی دلیل بیان کی اور کلام کے دو قسموں میں منحصر ہونے کی دلیل کیوں بیان نہ فرمائی؟

جواب: کلام کی تعریف میں (بِالْاِسْنَاد) فرمایا جس سے دلیل حصر متبادر ہوتی ہے اور وہ یہ ہے لِاَنَّ الْکَلَامَ لَابُدَّ لَهٗ مِنَ الْاِسْنَادِ وَهُوَ لَایَتَحَقَّقُ اِلَّا فِیْ اِسْمَیْنِ اَوْاِسْمٍ وفِعْلٍ بخلاف کلمہ کہ اس کی تعریف سے دلیل انحصار متبادر نہیں ہوتی۔

۲ **قولہ: الاسم.** کلمہ وکلام کی تعریف وتقسیم سے فارغ ہونے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں سے اقسام کلمہ کی تفصیل شروع فرمائی۔

سوال: اقسام کلام کی تفصیل کیوں ترک کر دی؟

جواب: چونکہ عندالتحقیق مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک کلام اور جملہ مترادف ہیں اور اسم وفعل وحرف کی بحث میں اقسام جملہ اور ان کے احوال کا بیان فرمایا ہے تو اقسام کلام کی تفصیل متروک نہ ہوئی۔ البتہ اقسام کلمہ کی طرح

مستقل طور پر نہیں بلکہ بنظر اختصار ضمناً ہے۔

سوال: مقام تفصیل میں فعل وحرف پر اسم کو مقدم کیوں فرمایا؟

جواب: مقام اجمال کی طرح مقام تفصیل میں بوجہ شرافت اسم کو مقدم کیا۔ایک وجہ شرافت ماقبل میں مذکور ہوئی۔دوسری یہ ہے کہ اسم محتاج الیہ ہے اور فعل وحرف محتاج فعل اپنے اشتقاق میں محتاج اور حرف اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دونوں کی طرف محتاج، **نظر بر آں** اسم مستحق تقدیم ہوا۔

۳ **قولہ: مادلّ.** یعنی اسم وہ کلمہ ہے جس کی دلالت ایسے معنی مستقل پر ہو جو فہم میں تینوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقترن نہ ہو۔

سوال: (ما) سے مراد کیا ہے اگر (شیء) ہے تو تعریف دخول غیر سے مانع نہ رہے گی کیونکہ دوال اربع داخل ہو جائیں گے کہ اس تقدیر پر تعریف ان پر صادق آتی ہے اور اگر (لفظ) مراد ہے تو بھی مانع نہ رہے گی کہ مرکب پر صادق آتی ہے اور اگر (کَلِمَة) مراد ہے تو (دَلَّ) کہنا درست نہیں ورنہ راجع اور مرجع میں مطابقت نہ رہے گی کیونکہ (دَلَّ) کی ضمیر فاعل (ھو) مذکر ہے اور مرجع یعنی کلمہ مؤنث اور اگر (اسم) مراد ہے تو (اَخْذُ الْمَحْدُوْدِ فِی الْحَد) لازم آئے گا جو باطل ہے؟

جواب: (ما) سے مراد کلمہ ہے بایں قرینہ کہ اسم کلمہ کی قسم ہے اور قسم کی تعریف میں مقسم معتبر ہوتا ہے اور راجع اور مرجع میں مطابقت موجود کہ ضمیر (ھو) کا مرجع لفظ (ما) ہے جس کے مذکر ہونے میں شک نہیں یہ دوسری بات ہے کہ ضرورت مذکورہ اور قرینہ مسطورہ کے پیش نظر اس سے کلمہ مراد لیا گیا۔

سوال: (دَلَّ) فعل ماضی ہے تو معنی یہ ہوئے کہ اسم وہ کلمہ ہے جس نے زمانہ گذشتہ میں ایسے معنی مستقل پر دلالت کی ہو جو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقترن نہ ہو پس تعریف سے وہ اسم نکل گیا جو زمانہ حال میں یا زمانہ استقبال میں معنی مذکورہ پر دلالت کرتا ہے یا کرے گا؟

جواب: جن افعال کا تعریفات میں استعمال ہوتا ہے وہ زمانہ سے مجرد ہو کر بمعنی استمرار ہوتے ہیں۔

۴ **قولہ: علٰی معنیً فی نفسہٖ.** معنًی فی نفسہٖ سے مراد وہ معنٰی جس پر کلمہ دلالت کرنے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو یعنی مستقل معنٰی۔

سوال: معنًی فی نفسہٖ سے مراد اگر معنی مطابقی ہیں تو اس قید سے فعل اور حرف دونوں نکل گئے کہ دونوں

کے معنی مطابقی مستقل نہیں اور اسی پر تعریف اسم تام ہوگئی۔ پس غَیْرِ مُقْتَرِنٍ بِاَحَدِ الْاَزْمِنَةِ الثَّلٰثَةِ فرمانا بے سود ہوا کہ اس کو تعریف کی جامعیت اور مانعیت میں اصلاً دخل نہیں اور اگر مراد معنی تضمنی ہیں تو تعریف اسم جامع نہ رہے گی کیونکہ اسمائے بسیط نکل جائیں گے جن کیلئے معنی تضمنی نہیں ہوتے جیسے (نُقْطَه) اور (ضَرْب) وغیرہ مصادر ان کے معانی بسیط ہیں اور اگر معنی التزامی مراد ہیں تو تعریف سے وہ اسماء نکل جائیں گے جن کیلئے معنی التزامی نہیں ہوتے جیسے (نُقْطَة) پس اس تقدیر پر بھی تعریف جامع نہ رہے گی اور اگر مطلق معنی مراد ہیں تو محذوراتِ سابقہ لازم آئیں گے کیونکہ مطلق کا وجود بغیر مقید نہیں ہوتا، پس یہ مطلق اگر معنی مطابقی میں متحقق ہوگا تو وہی محذور لازم آئے گا جو معنی مطابقی مراد لینے پر لازم آیا تھا اور اگر معنی تضمنی میں متحقق ہوگا تو وہ محذور لازم آئے گا جو معنی تضمنی مراد لینے پر لازم آیا تھا اور اگر معنی التزامی میں متحقق ہوگا تو وہ محذور لازم آئے گا جو معنی التزامی مراد لینے پر لازم آیا تھا، پس بیان کیا جائے کہ معنی فی نفسہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: مراد مطلق معنی ہیں جن کا تحقق فعل کے اندر صرف بضمن معنی تضمنی ہوتا ہے اور مطلق معنی مراد ہونے کی تقدیر پر اُن محذورات کا لزوم مسلم نہیں جو مقیدات مراد ہونے پر لازم آئے تھے یعنی معنی مطابقی یا تضمنی یا التزامی مراد لینے پر کیونکہ یہاں پر کلام وجود میں نہیں حتیٰ کہ یہ کہا جائے کہ مطلق کا وجود بغیر مقید ممکن نہیں تو جو محذور بر تقدیر مقید لازم آیا تھا بر تقدیر مطلق بھی لازم آئے گا بلکہ یہاں پر کلام ارادہ میں ہے اور مطلق کا ارادہ بغیر مقید ممکن ہے۔ لہٰذا مطلق معنی مراد لینے پر مذکورہ محذورات میں سے کوئی محذور لازم نہ آئے گا۔

سوال: جب مطلق معنی فعل کے اندر بضمن معنی تضمنی متحقق ہوئے تو ان معنی تضمنی سے کیا مراد ہے کیونکہ فعل کے معنی تضمنی تین ہیں: (۱) (نِسْبَةُ اِلٰى فَاعِلٍ مُعَيَّنٍ مَّا) (۲) (زمان) (۳) (حدث) یعنی معنی مصدری نسبت مذکورہ کا مراد لینا درست نہیں کیونکہ **معنی فی نفسہ** سے مراد معنی مستقل ہیں کما مرّ اور نسبت مذکورہ غیر مستقل ہے اور **زمانہ** کا مراد لینا بھی درست نہیں ورنہ اقتران الزّمان بالزّمان لازم آئے گا جو باطل ہے اور (حدث) کا مراد لینا بھی درست نہیں ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی؟

جواب: فعل کے اندر معنی تضمنی سے مراد حدث ہے اور ترجیح بلا مرجح لازم نہیں آتی کیونکہ فعل کے معنی دو صفت کے ساتھ موصوف ہیں، **اوّل**: استقلال، **دوم**: اقتران بالزّمان نسبت مذکورہ میں استقلال معدوم اور زمانہ میں اقتران مفقود اور حدث میں دونوں موجود، **نظر بر آں** معنی تضمنی سے مراد ہونے کے لئے

حدث متعین ہوگیا۔

۵ قوله: غیر مقترن الخ. یہ معنیٰ کی صفت ثانی اور (فی نفسہ) صفت اوّل تھی یعنی وہ معنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مفہوم نہ ہوں۔

سوال: یہ تعریف اسم جامع نہیں کہ اس سے اسمائے افعال نکل گئے کیونکہ ان کے معنی زمانہ ماضی کے ساتھ مفہوم ہوتے ہیں یا زمانہ استقبال کے ساتھ؟

جواب: معنی کے عدمِ اقتران سے مراد یہ ہے کہ معنی باعتبار وضع اوّل تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقترن نہ ہوں اور شک نہیں کہ اسمائے افعال کے معانی باعتبار وضع اوّل کسی زمانے کے ساتھ مقترن نہیں کیونکہ یہ وضع اوّل کے اعتبار سے مصدر ہیں یا ظرف یا اسم صوت جن کے معانی زمانہ کے ساتھ مقترن نہیں ہوتے۔ پھر استعمال میں بعض کو معنی ماضی کے لئے نقل کیا گیا اور بعض کو معنی امر کے واسطے۔

سوال: یہ تعریف دخول غیر سے مانع نہیں کیونکہ اس میں وہ افعال داخل ہوگئے جو زمانہ پر دلالت نہیں کرتے جیسے افعال مدح وذم وغیرہ۔

جواب: معنی کے عدم اقتران سے مراد یہ ہے کہ وضع اوّل کے اعتبار سے زمانہ کے ساتھ مقترن نہ ہوں جیسے کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں اور یہ افعال وضع اوّل کے اعتبار سے مقترن ہیں البتہ استعمال میں مقترن نہیں لہذا تعریف سے خارج ہوگئے اور تعریف مانع رہی۔

سوال: پھر بھی تعریف مانع نہیں کیونکہ مضارع داخل ہوگیا اس لئے کہ اس کے معنی بھی تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ کے ساتھ مفہوم نہیں ہوتے جیسے اسم کے بلکہ دو زمانوں کے ساتھ مفہوم ہوتے ہیں یعنی حال اور استقبال؟

جواب: اگر مضارع حال اور استقبال میں مشترک ہے تو دو زمانوں پر دلالت اسمیہ کرے گا اور دو زمانوں کے ضمن میں ایک زمانہ پر بھی دلالت ہوگی کیونکہ ایک متعدد کے ضمن میں ہوتا ہے اور اگر حال میں حقیقت اور استقبال میں مجاز یا برعکس تو اس کا خروج ظاہر ہے۔ پس اسم کی تعریف اس پر صادق نہ آئے گی۔

الحاصل تعریف اسم میں (ما) جنس ہے جس میں فعل اور حرف دونوں داخل ہیں اور باقی فصل کہ علٰی معنیً فی نفسہٖ کی قید سے حرف نکل گیا اور غَیْرِ مُقْتَرِنٍ بِاَحَدِ الْاَزْمِنَۃِ الثَّلٰثَۃِ کی قید سے فعل۔۱۲

ترکیب

قوله: ولایتاتّٰی ذلك الّافی اسمین اواسم وفعل. (و)حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (لَایَتَـاَتّٰـی) نفی فعل مضارع معروف معتل الفی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب (ذا) اسم اشارہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ل) حرف تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح (اِلّا) حرف استثناء مبنی بر سکون (فـــی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اِسْـمَیْـنِ) مثنیٰ مجرور لفظاً بیائے ماقبل مفتوح معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (اِسْـمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فِـعْـلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اِسْم) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر معطوف (اِسْمَیْنِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرف لغو (لَایَتَـاَتّٰـی) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: الاسم مادلّ علٰی معنیً فی نفسهٖ غیر مقترن باحدالازمنة الثلٰثة. (اَلْاِسْمُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مـــا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (دَلَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا مبنی بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے (ما) (علٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (مـعنیً) اسم مقصور مجرور تقدیراً موصوف (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (نَـفْـسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف (نَـفْـسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا (ثَابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (ثَـابِـتٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفتِ اوّل (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (مـقترنٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل جو بوجہ عدم اعتماد عامل رفع نہیں (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَحَـدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف

(اَلْاَزْمِنَۃِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اَزْمِنَۃِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف (اَلثَّلٰثَۃِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَلٰثَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت (اَلْاَزْمِنَۃِ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (اَحَدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مُقْتَرِن) اسم فاعل اپنے ظرف لغو سے ملکر مضاف الیہ ہوا (غَیْرِ) مضاف کا (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت ثانی (مَعْنًی) موصوف اپنی دونوں صفت سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (دَلَّ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلاً یا صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں موصوف اپنی صفت سے ملکر یا موصول اپنے صلہ سے ملکر خبر مرفوع محلاً (اَلْاِسْمُ) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَمِنْ[1] خَوَآصِّہٖ دُخُوْلُ[2] اللَّامِ وَالْجَرِّ[3] وَالتَّنْوِیْنِ[4]
اس کے خواص میں دخول لام ہے اور جر اور تنوین
وَالْاِضَافَۃِ[5] وَالْاِسْنَادِ[6] اِلَیْہِ وَھُوَ[7] مُعْرَبٌ وَّمَبْنِیٌّ[8]
اور مضاف ہونا اور مسند الیہ ہونا اور وہ اسم معرب ہوتا ہے اور مبنی

[1] **قولہ: ومن خو آصّہ الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ نے تعریف اسم کے بعد اس کے خواص بایں مناسبت بیان فرمائے کہ تعریف کی طرح خواص بھی موجب انکشاف ہوتے ہیں (واو) برائے استیناف جس کا اردو میں ترجمہ (نہیں) اسی طرح (واو) اعتراض کا (ہاں) (واو) عاطفہ کا ترجمہ (ہے) مگر اس کی ادائیگی میں عام طور پر خطا واقع ہوتی ہے۔ اگر (اور) باظہار واوِ مجہول پڑھا جائے تو اس کے معنی (دوسرا) جس کو عربی میں (آخر) اور فارسی میں (دیگر) کہتے ہیں بریں تقدیر یہ اسم ہے اور اگر بدون اظہار واو پڑھا جائے تو یہ واوِ عاطف کا ترجمہ ہے بریں تقدیر یہ حرف ہے رسم الخط میں دونوں متحد ہیں۔ فرق صرف تلفظ میں ہے کہ اسم سہ حرفی ہے اور عاطف دو حرفی۔ مجدّد مائۃ حاضرۃ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہ القوی نے قصیدہ ''لاکھوں سلام'' کے اختتام پر ایک قطعہ بند شعر میں حرف عاطف بایں طور استعمال فرمایا:

قطعہ

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور — بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا — مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اگر اس کو بہ حرفی پڑھا جائے تو مصراع وزن سے بڑھ جائے گا۔ ''مسدس حالی'' میں دوسرے بند کے اندر دو حرفی کی جگہ سہ حرفی کو استعمال کیا تھا جس پر گرفت کی گئی وہ بند یہ ہے:

سبب یا علامت گر ان کو سمجھائیں — دوا (اور) پرہیز سے جی چرائیں
تو تشخیص میں سو نکالیں خطائیں — یونہیں رفتہ رفتہ مرض کو بڑھائیں

طبیبوں سے ہرگز نہ مانوس ہوں وہ
یہاں تک کہ جینے سے مایوس ہوں وہ

اس پر ''حدیقۃ المذہب بجواب مسدس حالی'' میں مولانا حافظ سلیم الدین احمد صاحب مواخذہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یہ ہے دوسرے بند کی استقامت — کہ گفتار پر آرہی ہے قیامت
کوئی آپ سے پوچھے حضرت سلامت — مریضوں کو کوئی سبب یا علامت
سمجھتا بھی ہے بات کا طور کیا ہے — دوا اور پرہیز میں اور کیا ہے
اسے حرفِ عاطف بتاتے ہو کیونکر — یہ اردو میں ہے اک اسم مقرر
مرادف اسی کا عرب میں ہے آخر — وہ عاطف تو اَور ہے نرا حرف یعنی

نہیں اور کچھ جس کے دنیا میں معنی

اور (مِن) برائے تبعیض اور (خواص) جمع خاصہ ہے جس کی تعریف اہل لغت بایں الفاظ کرتے ہیں:

خَاصَّةُ الشَّيْءِ مَا يُوْجَدُ فِيْهِ وَلَا يُوْجَدُ فِيْ غَيْرِهٖ یعنی شی کا خاصہ وہ چیز ہے جو اس میں پائی جائے اور اس کے غیر میں نہ ہو۔ (خواص) جمع کثرت ہے جس کے ذکر میں اس طرف اشارہ ہوا کہ اسم کے خواص کثیر ہیں اور اس سے پیشتر (مِـنْ) تبعیضیہ لانے سے یہ اشارہ فرمایا کہ کتاب میں ذکر کردہ بعض ہیں کل نہیں (خَـاصَّـہ) کی دو قسم ہیں: (۱) لفظی جو ملفوظ ہوں (۲) معنوی جو ملفوظ نہ ہوں، اوّل تین لفظی ہیں اور

آخری دو معنوی۔

سوال: دخول لام کو خواص لفظی میں شمار کرنا درست نہیں وہ تو خاصہ معنوی ہے کیونکہ ملفوظ نہیں؟

جواب: خاصہ (لام) ہی ہے اور (دُخُوْلُ اللّامِ) از قبیل اِضَافَةُ الصِّفَتِ اِلٰی الْمَوْصُوْف ہے جیسے (حُصُوْلُ الصُّوْرَة) تعریف علم میں بمعنی اَلصُّوْرَةُ الْحَاصِلَة اسی طرح دُخُوْلُ اللّامِ بمعنی اَللّامُ الدَّاخِلَة اس تعبیر میں یہ اشارہ ہے کہ لام بصفت دخول خاصہ ہے نہ بصفت لحوق جیسے جر اور تنوین، دخول کسی شئی کے اوّل میں آنے کو کہتے ہیں اور لحوق آخر میں آنے کو اور کبھی کسی نکتہ کے پیش نظر بمعنی دخول آتا ہے جیسے اسمائے اشارہ کی بحث میں فرمایا وَيَلْحَقُهَا حَرْفُ التَّنْبِيْه حالانکہ حرف تنبیہ اوّل میں آتا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے خواص ہیں جن میں (۱) حرف ندا، (۲) تائے تانیث متحرکہ، (۳) یائے نسبت لفظی ہیں، اور (۴) فاعل ہونا، (۵) مفعول ہونا، (۶) موصوف ہونا، (۷) ذوالحال ہونا، (۸) تمیز ہونا، (۹) مثنیٰ ہونا، (۱۰) جمع ہونا، (۱۱) منادیٰ ہونا، (۱۲) مصغر ہونا، (۱۳) مکبرہ ہونا، (۱۴) منسوب ہونا، (۱۵) مستثنیٰ ہونا، (۱۶) مستثنیٰ منہ ہونا، (۱۷) منصرف ہونا، (۱۸) غیر منصرف ہونا، (۱۹) نکرہ ہونا، (۲۰) معرفہ ہونا، (۲۱) مذکر ہونا، (۲۲) مؤنث ہونا معنوی ہیں۔

۲ قولہ: دخول اللام.

سوال: لام کا خواص اسم سے ہونا مسلم نہیں کیونکہ لام فعل میں بھی پایا جاتا ہے جیسے (لِيَفْعَلْ) امر غائب میں اور مضارع میں جیسے (لَيَضْرِبُ)؟

جواب: (لام) سے مراد (لام تعریف) ہے اور ہر دو مثال مذکورہ میں لام تعریف نہیں۔

سوال: (لام) کا خواصِ اسم سے ہونا پھر بھی تسلیم نہیں کیونکہ اسم کے بکثرت افراد ایسے ہیں جن پر لام کا دخول جائز نہیں جیسے اسمائے اشارہ، اسمائے موصولہ، مضمرات، اعلام؟

جواب: خاصہ کی دو قسمیں ہیں، ایک شاملہ جو شئی کے تمام افراد میں پایا جائے جیسے کاتب بالقوۃ ہونا کہ انسان کے تمام افراد میں پایا جاتا ہے، دوسرا غیر شاملہ جو شئی کے تمام افراد میں نہ پایا جائے جیسے کتاب میں خواص مذکورہ کہ ان میں سے ہر ایک خاصہ غیر شاملہ ہے جر اور تنوین اسمائے موصولہ میں نہیں آتے اور اسمائے اشارہ مضاف نہیں ہوتے اور ضمیر منصوب مسند الیہ نہیں ہوتی۔

سوال: لام کی طرح (میم) بھی تعریف کیلئے آتی ہے جیسے ارشادِ نبوی لَیْسَ مِنَ امْبِرِ امْصِیَام فِی امْسَفَر اور حرف ندا بھی جیسے (یَا رَجُلُ) یہ دونوں بھی خواص سے ہیں۔ پس مناسب تو یہ تھا کہ (وَمِنْ خَوَاصِّہٖ دُخُوْلُ حَرْفِ التَّعْرِیْف) فرماتے تا کہ عبارت ان دونوں کو بھی شامل ہو جاتی۔ لہٰذا بیان کیا جائے کہ اس کے ترک میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: نکتہ یہ ہے کہ الف لام سے متعلق اختلاف کی جانب اشارہ ہو جائے جو آئندہ قول میں آ رہا ہے حرف التعریف کہنے سے یہ اشارہ فوت ہو جاتا۔

سوال: دُخُوْلُ اللَّامِ فرمایا دُخُوْلُ الْاَلِفِ وَاللَّامْ کیوں نہ فرمایا؟

جواب: اس میں اختلاف ہے کہ حرف تعریف دونوں کا مجموعہ ہے یا فقط الف یا فقط لام۔ سیبویہ کا مسلک یہ ہے کہ حرف تعریف صرف لام ہے۔ اس پہ ہمزۂ وصل اسلئے زیادہ کردی گئی کہ ابتدا بالساکن لازم نہ آئے اور مذہب خلیل یہ ہے کہ حرف تعریف مجموعہ ہے اور مبرد کا مذہب یہ ہے کہ حرف تعریف صرف ہمزہ مفتوحہ ہے۔ اس پر لام زیادہ کیا گیا تا کہ اس ہمزۂ تعریف اور ہمزۂ استفہام میں فرق رہے۔ چونکہ مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک مسلک سیبویہ مختار تھا اس لئے دُخُولُ اللّامِ فرمایا۔

سوال: یہ لام تعریف اسم کے ساتھ خاص کیوں ہے؟

جواب: یہ ایسے معنیٰ مستقل کی تعیین کے واسطے وضع کیا گیا ہے جس پہ لفظ کی دلالت مطابقی ہو۔ یہ بات صرف اسم میں پائی جاتی ہے کیونکہ حرف کیلئے معنیٰ مستقل ہی نہیں اور فعل کی دلالت معنیٰ مستقل پر تضمنی ہے، مطابقی نہیں۔

۳ قوله: والجر . اس کو مرفوع پڑھا جائے بایں وجہ کہ دُخُوْلُ اللَّامْ پر معطوف ہے نہ (اَللَّام) پر اس لئے کہ جَر داخل نہیں ہوتا بلکہ لاحق ہوتا ہے اسی طرح (اَلتَّنْوِیْنُ) کو مرفوع پڑھا جائے اور اگر دخول بمعنی اتصال ہو تو (اَللَّامْ) پر عطف درست ہو جائے گا۔ جَر کے اختصاص کی وجہ یہ ہے کہ جَر حرف جار کا اثر ہے اور حرف جار اسم کے ساتھ مختص تو اس کا اثر بھی اسم کے ساتھ مختص ہوا، ورنہ اثر کا وجود بدون موثر لازم آئے گا جو باطل ہے یا یہ ہے کہ جر منصرف اور غیر منصرف میں فرق کرنے کے لئے ہے۔ جس معرب پر آتا ہے وہ منصرف اور جس پہ نہ آئے وہ غیر منصرف اور منصرف اور غیر منصرف اسم ہی ہوتا ہے اس لئے جر بھی اسم ہی میں پایا جائے گا۔

۴ قوله: والتنوین. بوجہ مذکور اس کو بھی مرفوع اور مجرور پڑھ سکتے ہیں اس سے مراد تنوین ترنم کے ماسوا ہے جسکی چار قسم ہیں: **اوّل**: تنوین تمکن: جو کلمہ کے منصرف ہونے پر دلالت کرتی ہے جیسے (زَیْدٌ) میں، **دوم**: تنوین تنکیر: جو نحات کے نزدیک اسم مبنی نکرہ پر داخل ہوتی ہے جیسے (صَہٍ) بمعنی اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا یہ اسم فعل نکرہ ہے اور (صَہْ) اسم فعل معرفہ ہے کیونکہ اس کے معنی ہیں اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْاٰنَ اور رضی نے کہا کہ اسم نکرہ پر جو تنوین آتی ہے وہ تنوین تنکیر ہے خواہ وہ اسم مبنی ہو یا معرب جیسے (رجلٌ) پر تنوین برائے تنکیر ہے، **سوم**: تنوین عوض: جو بعد حذف مضاف الیہ اس کے عوض مضاف کے آخر میں آتی ہے جیسے (حِیْنَئِذٍ) میں، **چہارم**: تنوین مقابلہ: جو جمع مؤنث سالم کے آخر نونِ جمع مذکر سالم کے مقابلہ میں آتی ہے۔ ان تنوینات کے اختصاص کی وجہ یہ ہے کہ ان کے محل اسم ہی ہوتے ہیں جو تفصیل بالا سے ظاہر ہو گئے کہ اوّل کا محل اسم منصرف اور دوم کا اسم نکرہ اور سوم کا اسم مضاف اور چہارم کا جمع مؤنث سالم ہے۔

۵ قوله: والاضافة. یعنی مضاف ہونا یہ مرفوع ہے کیونکہ دُخُوْلُ اللَّام پر معطوف ہے۔ وجہ اختصاص یہ ہے کہ اس کے لوازم جیسے تعریف وتخصیص وتخفیف اسم کے ساتھ مخصوص ہیں اور لازم کا مخصوص ہونا ملزوم کے مخصوص ہونے کو مستلزم ہے ورنہ وجود ملزوم بدون لازم متحقق ہوگا جو باطل ہے۔

۶ قوله: والاسناداليه یعنی مسند الیہ ہونا یہ بھی مرفوع ہے بوجہ مذکور۔ وجہ اختصاص یہ ہے کہ مسند الیہ کلمہ ہوتا ہے جسکے معنی مستقل ہوں، حرف کے معنی مستقل نہیں اور فعل کے معنی تضمنی اگرچہ مستقل ہیں مگر واضع نے اس کو مسند ہونے کیلئے وضع کیا ہے۔ یہ بات عرب کے استعمال سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ اسکو مسند استعمال کرتے ہیں پس اگر فعل مسند الیہ ہو تو خلاف وضع لازم آئے گا، **نظر برآں** مسند الیہ ہونا اسم کے ساتھ مخصوص ٹھہرا۔

سوال: مسند الیہ ہونا اسم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ حرف وفعل بھی مسند الیہ ہوتے ہیں جیسے مِنْ لِلْاِبْتِدَاءِ اور (ضَرَبَ فِعْلٌ مَاضٍ) اوّل مثال میں (مِنْ) مسند الیہ ہے اور دوسری میں (ضَرَبَ)

جواب: ان مثالوں میں لفظ (مِنْ) اور لفظ (ضَرَبَ) بدون لحاظ معنی مسند الیہ ہیں اور یہ اسم کے ساتھ مخصوص نہیں، لفظ کا مسند الیہ ہونا بلحاظ معنی اسم کا خاصہ ہے۔

۷ قوله: وهو معرب الخ. تعریف اسم اور بیانِ خواص کے بعد یہاں سے اس کی

تقسیم بایں مناسبت شروع فرمائی کہ تعریف وخواص کی طرح تقسیم بھی موجب انکشاف ہوتی ہے۔

سوال: (مُعْرَبْ) کو معرب کیوں کہتے ہیں؟

جواب: (مُعْرَبْ) اعراب سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں (اظہار) **کما فی الحدیث الشعیب تعرب عن نفسھا** اس تقدیر پر اعراب میں باب افعال کی خاصیت تعدیہ پائی گئی اور (**معرب**) صیغہ اسم ظرف برائے مکان ہوا کیونکہ یہ معنی فاعلیت ومفعولیت واضافت کے اظہار کا محل ہے یا اعراب بمعنی (ازالۂ فساد) سے ماخوذ ہے۔ اس تقدیر پر اعراب میں باب افعال کی خاصیت (سلب) پائی جاتی ہے کیونکہ اس کا مجرور (**عربت معدته**) بمعنی (**فسدت**) ہے بریں صورت (**مُعْرَبْ**) اسم ظرف برائے مکان ہوا کہ یہ ازالۂ فساد کا محل ہے بایں معنی کہ فاعلیت اور مفعولیت اور اضافت کے فساد التباس کا ازالہ معرب میں ہوتا ہے جیسے (**ضَرَبَ غُلَامُ زَیْدٍ**) میں قبل اظہار حرکات فاعلیت اور مفعولیت اور اضافت کا التباس ہے۔ نہ معلوم غلام فاعل ہے یا زَیْد اور نہ معلوم (**غُلَام**) مفعول ہے یا (**زَیْد**) اور نہ معلوم کہ (**غُلَام**) فاعل مضاف ہے اور (**زَیْد**) مضاف الیہ۔ جب (**غُلَام**) پر رفع اور (**زَیْد**) پر نصب یا جر آیا تو معلوم ہوا کہ (**غُلَام**) فاعل اور (**زَیْد**) مفعول بہ ہے یا (**غُلَام**) فاعل مضاف اور (**زَیْد**) مضاف الیہ ہے۔ اب یہ التباس زائل ہو گیا، پس (**غُلَامُ زَیْدٍ**) جو معرب ہیں ازالۂ التباس کا محل ہوئے یا بریں صورت (**مُعْرَبْ**) اسم مفعول بمعنی (**مُزَالٌ فَسَادُہٗ**) ہے کہ اس کے فساد التباس کا ازالہ ہوتا ہے۔

سوال: مبنی کو مبنی کیوں کہتے ہیں؟

جواب: (مبنی) اسم مفعول (**بِنَاء**) سے ماخوذ ہے جس کے معنی لغت میں (**استحکام**) ہیں **کما فی جامع الغموض** اور مبنی بایں معنی مستحکم ہوتا ہے کہ اختلاف عوامل سے اس کا آخر بدلتا نہیں بدستور ایک حالت پر قائم رہتا ہے۔

سوال: معرب کو ذکر میں مبنی پر کیوں مقدم کیا؟

جواب: مبنی سے معرب اشرف ہے کیونکہ تکلم سے غرض یہ ہوتی ہے کہ مخاطب کو فاعل ومفعول اور مضاف الیہ کا علم حاصل ہو اور اس غرض کا حصول معرب میں بعلامات ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اس میں فاعلیت ومفعولیت اور اضافت پر دلالت کرنے والی علامات رفع، نصب، جر آتی ہیں بخلاف مبنی کہ اس پر علامات نہیں آتیں اور جس چیز میں حصول غرض ظاہر ہو وہ اشرف ہوتی ہے۔ ۱۲

ترکیب

قوله: ومن خواصّه دخول اللام والجرّ. (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے تبعیض مبنی بر سکون (خَوَاصّ) غیر منصرف مجرور لفظاً بوجہ اضافت مضاف (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْاِسْم) (خَوَاصّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا یا (ثَابِتَاتٌ) مقدر کا بر طریق الاشجار قُطِعَتْ یا قُطِعَنَ (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا مبنی بر کسر راجع بسوئے (دُخُوْلُ اللَّامِ وَالْجَرِّ وَالتَّنْوِیْنِ) اور اَلْاِضَافَة وَالْاِسْنَاد یا (ثَابِتَاتٌ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ جمع مؤنث اس میں (هُنَّ) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مذکورات سابقہ (نَّ) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (ثَابِتَةٌ) یا (ثَابِتَاتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم (دُخُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَللَّامِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (لَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْجَرِّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (جَرِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً باعتبار عطف بر لفظِ اَللَّامِ یا مرفوع لفظاً باعتبار عطف بر محل اَللَّامِ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلتَّنْوِیْنِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَنْوِیْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً باعتبار عطف بر لفظ (اَللَّامِ) یا بر لفظ (اَلْجَرِّ) یا مرفوع لفظاً باعتبار عطف بر محل اَللَّامِ یا بر لفظ اَلْجَرِّ نہ بر محل اَلْجَرِّ کیونکہ اَلْجَرِّ کیلئے محل نہیں، (اَللَّامِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ (دُخُوْلُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے ملکر معطوف علیہ (وَالْاِضَافَةُ) میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْاِضَافَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِضَافَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (وَالْاِسْنَادُ اِلَیْهِ) میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْاِسْنَادُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِسْنَادُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم باعتبار اس کی جنس عام کے جو (الشیء) ہے اور اگر خود اسم کی طرف راجع قرار دیں گے تو دور لازم آئے گا کیونکہ اسم کی معرفت خواص پر موقوف اور خواص کی بر تقدیر مذکور اسم پر تو اسم کی معرفت اسم پر موقوف ہوئی یہی دور ہے

جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (اَلْاِسْنَادُ) مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر معطوف دُخُوْلُ اللَّامِ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں اور بعض نسخوں میں اَلْاِضَافَۃ پر اَلْاِسْنَادُ اِلَیْہِ مقدم ہے، اس نسخہ کو حاشیہ عبد الغفور اور جامع الغموض وغیرہ میں اختیار فرمایا اور ہمارے اختیار کردہ نسخے کو غایت التحقیق میں۔

قوله: وهو معرب ومبنيّ الخ. (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض بنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین کَمَا مَرَّ راجع بسوئے (اَلْاِسْمُ) (مُعْرَبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم ظرف برائے مکان معطوف علیہ اس تقدیر پر عامل نہیں کہ اسم ظرف عمل نہیں کرتا یا (مُعْرَبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مُعْرَبٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَبْنِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مَبْنِیٌّ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر معطوف (مُعْرَبٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

فالمعرب[1] المركّب الّذى[2] لم يشبه مبنى

تو اسم معرب وہ مرکب ہے جو مشابہ نہ ہو مبنی

الاصل وحكمه[3] ان يختلف اٰخره

اصل کے اور اس کا حکم ہے کہ مختلف ہو اس کا آخر

باختلاف[4] العوامل لفظاً[5] او تقديراً

بسبب مختلف ہونے عوامل کے لفظاً یا تقدیراً

۱ **قولہ: فالمعرب الخ.** تقسیم کے بعد یہاں سے اقسام کی تفصیل شروع فرماتے ہیں۔ تفصیل میں مبنی پر معرب کو مقدم فرمایا کیونکہ اجمال میں مقدم تھا۔

سوال: معرب کو اعراب پر کیوں مقدم ذکر کیا حالانکہ معرب مشتق ہے اور اعراب مشتق منہ اور مشتق منہ اصل ہونے کی بناپر مستحق تقدیم ہے؟

جواب: اس لئے کہ معرب محل ہے اور اعراب حال اور حال پر محل طبعاً مقدم ہوتا ہے تو ذکر میں بھی مقدم کر دیا تا کہ ذکر طبع کے موافق ہو جائے پس معرب وہ مرکب ہے جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو۔

سوال: معرب کی تعریف مرکب کے ساتھ درست نہیں کیونکہ معرب اسم کی قسم ہے اور اسم کلمہ کی اور کلمہ کی تعریف میں افراد معتبر ہے اور مرکب ترکیب سے مشتق ترکیب اور افراد میں منافات ہے؟

جواب: مرکب کے دو معنی ہیں۔ ایک: اصطلاحی یعنی وہ لفظ جس کا جز معنی کے جز پر دلالت کرے بایں معنی مرکب اسم کے منافی ہے اور یہاں پر مراد نہیں۔ دوسرے: لغوی معنی یعنی وہ چیز جو دوسری چیز کے ساتھ ملی ہو۔ یہاں پر یہی معنی مراد ہیں۔

سوال: اب تعریف دخول غیر سے مانع نہ رہے گی کیونکہ (ضَرَبَ زَیْدٌ) میں ضَرَبَ پر صادق ہے کہ (زید) کے ساتھ مرکب ہے اور مبنی اصل کے مشابہ نہیں اس لئے کہ خود مبنی اصل ہے حالانکہ ضَرَبَ معرب نہیں؟

جواب: تعریف میں مرکب سے مراد اسم مرکب ہے اور (ضَرَبَ) اسم نہیں بلکہ فعل ہے پس تعریف مذکور میں داخل نہ ہوا اور تعریف دخول غیر سے مانع رہی۔

سوال: اب بھی تعریف مانع نہیں کیونکہ (غُلَامُ زَیْدٍ) میں (غُلَامُ) پر صادق آتی ہے کہ وہ اسم ہے اور (زَید) کے ساتھ مرکب اور مبنی اصل کے مشابہ نہیں حالانکہ وہ مبنی ہے؟

جواب: مرکب ہونے سے مراد اس طرح مرکب ہونا ہے کہ اس کا عامل پایا جائے اور (غُلَامُ زَیْدٍ) میں (غُلَام) کا عامل نہیں پایا جاتا، لہذا تعریف میں داخل نہ ہوا۔

۲ **قولہ: الذی لم یشبہ الخ.** میں (یُشْبِہ) اشباہ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کیفیت میں مشارکت یہاں پر مجازاً بمعنی مناسبت ہے از قبیل اطلاق خاص وارادۂ عام بریں تقدیر مطلقاً مناسبت کی نفی مراد نہیں بلکہ مناسبت معتبرہ کی جو باستقرار چھ صورتوں میں منحصر ہے اور مبنی الاصل میں اضافت

بیانی ہے یعنی وہ مبنی جو بنا میں اصل ہے کہ دوسرے کلمات اس کے ساتھ مناسبت معتبرہ رکھنے کی وجہ سے مبنی ہوتے ہیں وہ مبنی اصل ماضی ہے اورامر حاضرمعروف اورتمام حروف اور جملہ برمسلک صاحب مفصل مناسبت معتبرہ کی چھ صورتیں ہیں: (۱) یہ کہ اسم کا مبنی اصل کے معنیٰ کو متضمن ہونا جیسے (اَیْنَ) کہ یہ ہمزہ استفہام کے معنیٰ کو متضمن ہے (۲) یہ کہ اسم کا مبنی اصل کے ساتھ احتیاج میں مشابہ ہونا جیسے اسمائے موصولہ اوراسمائے اشارہ کہ یہ احتیاج میں حروف کے ساتھ مشابہ ہیں۔اسمائے موصولہ بوجہ ابہام اپنی تعیین میں صلہ کی طرف محتاج ہیں اوراسمائے اشارہ اپنی تعیین میں صفت کی جانب یااشارۂ حسی کی جانب جیسے حروف اپنے معنیٰ پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمہ کے ملانے کی طرف محتاج ہوتے ہیں (۳) اسم کا مبنی اصل کی جگہ واقع ہونا جیسے (نَزَالِ) کہ یہ (اِنْزِلْ) کی جگہ واقع ہوتا ہے (۴) اسم کا اس کے ہم شکل ہونا جو مبنی اصل کی جگہ واقع ہوتا ہے اورمعدول ہونے میں مشترک ہونا جیسے (فَجَارِ) کہ یہ (نَزَالِ) کے ہم شکل یعنی ہم وزن ہے اور معدول ہونے میں مشترک (نَزَالِ) (انْزِلْ) کی جگہ واقع ہوتا ہے اور (اِنْزِلْ) سے معدول ہے اور (فَجَارِ) (اَلْفُجُوْر) سے صرف مشاکلہ موجب بنا نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ کلام اورسحاب بھی مبنی ہوں حالانکہ مبنی نہیں بلکہ مشاکلہ اوراشتراک فی العدل دونوں مل کرموجب بنا ہیں فتامل ولاتنزل (۵) یہ کہ اسم کا اس کی جگہ واقع ہونا جومبنی اصل کے مشابہ ہو جیسے منادیٰ مبنی برضم کہ یہ کاف خطاب کی جگہ واقع ہوتا ہے جوحرف کے مشابہ ہے (٦) یہ کہ اسم کا مبنی اصل کی طرف مضاف ہونا جیسے (اِذْ) و (اذا) و (حَیْثُ) جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔اب معرب کی تعریف کا حاصل یہ نکلا کہ وہ اسم ہے جو غیر کے ساتھ اس طرح مرکب ہو کہ اس کا عامل بھی پایا جائے اور مبنی اصل کے ساتھ مناسبت معتبرہ نہ رکھے تعریف میں (اَلْمُرَکَّب) جنس ہے کہ اس میں معرب اوراسمائے مبنیہ سب داخل ہیں اور اَلَّذِیْ لَمْ یُشْبِہْ مَبْنِیَّ الْاَصْلِ فصل ہے کہ اسمائے مبنیہ اس سے نکل گئے۔

سوال: جمہور نحات نے معرب کی تعریف بایں الفاظ کی تھی مَا اخْتَلَفَ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ یعنی معرب وہ اسم ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہو۔مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ تعریف ترک کر کے کتاب میں مذکور تعریف کیوں اختیار فرمائی؟

جواب: اس لئے کہ جمہور کی تعریف پر تَقَدُّمُ الشَّیْءِ عَلٰی نَفْسِہٖ لازم آتا ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ کی

تعریف پر لازم نہیں آتا جسکی تفصیل ایک مقدمہ پر مبنی ہے وہ یہ کہ موضوع مسئلہ کی تعریف سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسی چیز کے ساتھ ہو جس کو حدِّ اوسط قرار دے کر موضوع کا حکم اس کے افراد تک متعدی کر سکیں مثلاً اَلْفَاعِلُ مَرْفُوْعٌ مسئلہ ہے اس کا موضوع اَلْفَاعِلُ ہے اور اس کا حکم مرفوع ہونا فاعل کی تعریف ہے مَا اُسْنِدَ اِلَیْهِ الْفِعْلُ اَوْ شِبْهُهٗ عَلٰی جِهَةِ قِیَامِهٖ بِهٖ اس تعریف کو حدِّ اوسط قرار دے کر فاعل کے حکم کو اس کے افراد کی طرف متعدی کر سکتے ہیں جیسے (ضَرَبَ زَیْدٌ) میں (زَیْد) فاعل کا فرد ہے جس کی جانب حکم فاعل کو بایں طور متعدی کریں گے (دعویٰ) زَیْدٌ فِی ضَرَبَ زَیْدٌ مَرْفُوْعٌ۔ (صغریٰ) لِاَنَّهٗ مَا اُسْنِدَ اِلَیْهِ الْفِعْلُ عَلٰی جِهَةِ قِیَامِهٖ بِهٖ۔ (کبریٰ) وَکُلُّ مَا اُسْنِدَ اِلَیْهِ الْفِعْلُ عَلٰی جِهَةِ قِیَامِهٖ بِهٖ فَهُوَ مَرْفُوْعٌ۔ (نتیجہ) فَزَیْدٌ مَرْفُوْعٌ۔ اسی طرح اَلْمُعْرَبُ یَخْتَلِفُ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ مسئلہ ہے جس کا موضوع اَلْمُعْرَبُ ہے اور اس کا حکم اختلاف آخر باختلاف عوامل مصنف علیہ الرحمۃ کی تعریف کے پیش نظر اس حکم کو معرب کے افراد کی طرف بغیر کسی محذور کے متعدی کر سکتے ہیں جیسے (زَیْد) مثال مذکور میں معرب کا فرد ہے۔ اس کی طرف اس حکم کو بایں طور متعدی کریں گے۔ (دعویٰ) زَیْدٌ یَخْتَلِفُ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ۔ (صغریٰ) لِاَنَّهٗ مُعْرَبٌ اَیْ مُرَکَّبٌ لَمْ یُشْبِهْ مَبْنِیَّ الْاَصْلِ۔ (کبریٰ) وَکُلُّ مُعْرَبٍ اَیْ مُرَکَّبٌ لَمْ یُشْبِهْ مَبْنِیَّ الْاَصْلِ یَخْتَلِفُ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ۔ (نتیجہ) فَزَیْدٌ یَخْتَلِفُ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ۔ بخلاف تعریف جمہور کہ اس کی بنا پر حکم مذکور کے متعدی کرنے میں تَقَدُّمُ الشَّیْءِ عَلٰی نَفْسِهٖ لازم آتا ہے جیسے (دعویٰ) زَیْدٌ مَا یَخْتَلِفُ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ۔ (صغریٰ) لِاَنَّهٗ مُعْرَبٌ اَیْ مَا یَخْتَلِفُ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ۔ (کبریٰ) وَکُلُّ مُعْرَبٍ مَا یَخْتَلِفُ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ۔ (نتیجہ) فَزَیْدٌ مَا یَخْتَلِفُ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ۔ دیکھئے نتیجہ عین صغریٰ ہے اور نتیجہ صغریٰ پر موقوف ہوتا ہے تو شی اپنے نفس پر موقوف ہوئی۔ موقوف علیہ مقدم اور موقوف متاخر ہوتا ہے اور یہاں پر موقوف علیہ اور موقوف دونوں ایک شی ہیں تو شی اپنے نفس پر موقوف ہوئی اسی کو تقدم الشی علیٰ نفسہ کہتے ہیں جس کے محال ہونے میں اصلاً شک نہیں اس تفصیل سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ جمہور کی تعریف میں کوئی فساد نہیں کہ وہ خارج محمول کے ساتھ ہے اور خارج محمول کے ساتھ تعریف جائز، فساد مذکور تو مقصود تعریف کے پیش نظر لازم آیا ہے، پس

تعریف جمہور باعتبار مقصود فاسد ہوئی اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو اختیار نہ فرمایا۔

۳ **قوله: وحكمه ان يختلف الخ.** معرب کی تعریف کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کا حکم بیان فرماتے ہیں کیونکہ تعریف کی طرح حکم بھی موجب انکشاف ہوتا ہے۔

سوال: حکم کی اضافت معرب کی طرف درست نہیں اس لئے کہ حکم کے معنی ہیں اِسْنَادُ اَمْرٍ اِلٰی اٰخَرَ اِیْجَابًا او سلبًا جس کا تحقق مرکب تام میں ہوتا ہے اور معرب اقسام مفرد سے ہے؟

جواب: یہاں پر حکم سے مراد وہ اثر ہے جو شی پر مترتب ہو یعنی معرب ہونے پر یہ اثر مترتب ہوتا ہے کہ اس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہو۔

سوال: آخر معرب کا اختلاف صرف اس صورت میں متصور ہے جبکہ معرب معرب بالحرف ہو کیونکہ حرف مختلف معرب کا آخر ہوگا اور جبکہ معرب بالحرکۃ ہو تو متصور نہیں اس لئے کہ حرکت آخرِ معرب نہیں ہوتی؟

جواب: اختلافِ آخر عام ہے کہ ذاتاً ہو یا صفۃً تو معرب بالحرکۃ کا آخر اگرچہ ذاتاً مختلف نہیں ہوتا مگر صفۃً ہوتا ہے۔ اختلاف ذاتی یہ ہے کہ ایک حرف دوسرے حرف سے بدل جائے جیسے جَآئَنِیْ اَبُوْكَ، رَأَیْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ اور اختلاف صفتی یہ ہے کہ ایک حرکت دوسری حرکت سے بدل جائے جیسے جَآئَنِیْ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

سوال: تثنیہ اور جمع مذکر سالم معرب بالحرف ہیں حالانکہ حالت نصب اور جر میں ان کا آخر ذاتاً مختلف نہیں ہوتا جیسے رَأَیْتُ مُسْلِمَیْنِ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَیْنِ دونوں حالت میں یائے ماقبل مفتوح ہے اور رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ دونوں حالت میں یائے ماقبل مکسور ہے؟

جواب: اختلاف ذاتی عام ہے کہ حقیقۃً ہو یا حکماً تو ان دونوں میں اختلاف ذاتی اگرچہ حقیقتاً نہیں پایا گیا مگر حکماً ہے کیونکہ (یا) دخول جار کے بعد علامت جر حقیقۃً ہے اور دخول ناصب کے بعد علامت نصب حکماً ہے۔

سوال: غیر منصرف معرب بالحرکۃ ہے حالانکہ حالت نصب وجر میں اس کا آخر صفۃً مختلف نہیں ہوتا دونوں حالت میں ایک ہی حرکت رہتی ہے یعنی نصب جیسے رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ؟

جواب: اختلاف صفتی بھی عام ہے کہ حقیقۃً ہو یا حکماً یہاں پر اختلاف صفتی اگرچہ حقیقۃً نہیں مگر حکماً ہے کیونکہ فتحہ بعد دخول ناصب علامت نصب حقیقۃً ہے اور بعد دخول جار علامت جر حکماً۔ یہ اختلاف ذاتی اور وصفی

کی چار قسمیں ہوئیں پھر یہ چار قسم دو قسم پر ہیں لفظی اور تقدیری تو کل آٹھ قسمیں ہوگئیں جن کی مثالیں یہ ہیں:
(۱) لفظی حقیقی ذاتی: جیسے جَائَنِی اَبُوْكَ، رَأَیْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ (۲) لفظی حکمی ذاتی: جیسے رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ (۳) تقدیری حقیقی ذاتی: جیسے جَائَنِی اَبُوالْقَوْمِ، رَأیتُ اَبَاالْقَوْمِ، مَرَرْتُ بِاَبِی الْقَوْمِ (۴) تقدیری حکمی ذاتی: جیسے رَأَیْتُ مُسْلِمِی الْقَوْمِ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِی الْقَوْمِ (۵) لفظی حقیقی صفتی: جیسے جَائَنِی زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (۶) لفظی حکمی صفتی: جیسے رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ (۷) تقدیری حقیقی صفتی: جیسے جَائَنِی فَتًی، رَأَیْتُ فَتًی، مَرَرْتُ بِفَتًی اسم مقصور منصرف ہونے کے باعث رافع کے بعد رفع مقدر ہے اور ناصب کے بعد نصب اور جار کے بعد جر (۸) تقدیری حکمی صفتی: جیسے رَأَیْتُ حُبْلٰی، مَرَرْتُ بِحُبْلٰی اسم مقصور غیر منصرف ہونے کے باعث جار کے بعد فتحہ مقدر ہے جو حکماً علامت جر ہے۔

۴ قوله: باختلاف العوامل.

سوال: اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اور رَأَیْتُ زَیْدًا میں عامل مختلف ہیں کہ اوّل حرف ہے اور دوم فعل پھر بھی (زَید) کا آخر مختلف نہیں کیونکہ دونوں صورتوں میں منصوب ہے؟

جواب: اختلاف عوامل سے مراد یہ ہے کہ وہ عمل میں مختلف ہوں اور یہاں عمل میں اختلاف نہیں بلکہ حرف اور فعل ہونے میں ہے۔

سوال: عوامل جمع عامل ہے اور عامل صفت کا صیغہ ہے جس کی جمع (فَوَاعِل) کے وزن پر نہیں آتی ہاں فاعل اسم کی جمع فواعل پر آتی ہے جیسے (کَاهِل) بمعنی (شانہ) کی جمع (کَوَاهِل) پس عوامل کہنا درست نہیں؟

جواب: عامل اگرچہ صفت کا صیغہ ہے مگر عرف نحات میں (مَابِهٖ یَتَقَوَّمُ الْمَعْنَی الْمُقْتَضِیْ لِلْاِعْرَابِ) کا اسم ہوگیا، لہٰذا اس کی جمع عوامل درست ہے۔

۵ قوله: لفظاوتقدیرا.

سوال: یہ دونوں تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہیں یا مفعول مطلق ہونے کی بنا پر اور دونوں صحیح نہیں۔ **اوّل:** اس لئے کہ تمیز نسبت فاعل سے محول ہوتی ہے یا مفعول سے۔ یہاں پر کسی سے نہیں، فاعل سے اس لئے نہیں کہ (یَخْتَلِفُ) کا فاعل لفظ (آخِرُهٗ) ہے نہ (لَفْظًاوتَقْدِیْرًا) اور مفعول سے اس لئے نہیں کہ (یَخْتَلِفُ)

فعل لازم ہے متعدی نہیں حتیٰ کہ اس کا مفعول بہ ہو۔ **دوم**: اس لئے کہ مفعول مطلق پر فعل مذکور اس طرح مشتمل ہوتا ہے جس طرح کل جز پر اور یہاں پر فعل (یَخْتَلِفُ) لفظًا اور تقدیرًا پر مشتمل نہیں؟

جواب: لفظًا اور تقدیرًا کا تمیز ہونا اور مفعول مطلق دونوں احتمال صحیح ہیں۔ تمیز ہونا اس لئے کہ یہ تمیز فاعل سے محول ہے۔ اصل عبارت یوں تھی یَخْتَلِفُ لَفْظُ آخِرِہٖ اَوْتَقْدِیْرِہٖ اور مفعول مطلق ہونا اس لئے کہ لفظًا اور تقدیرًا باعتبار مضاف محذوف مفعول مطلق ہیں خود مفعول مطلق نہیں۔ اصل عبارت یوں تھی اِخْتِلَافَ لَفْظٍ اَوْ تَقْدِیْرٍ اختلاف مضاف کو حذف کر کے (لَفْظٍ اَوْتَقْدِیْرٍ) مضاف الیہ کو قائم مقام کر دیا چونکہ اختلاف مفعول مطلق ہونے کی بنا پر منصوب تھا۔ اس لئے قائم مقام بھی منصوب ہو گیا اور شک نہیں کہ فعل یَخْتَلِفُ اختلاف پر مشتمل ہے۔ ۱۲

ترکیب

قوله: فالمعرب المركّب الّذى لم يشبه مبنى الاصل.

(فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اَلْمُعْرَبُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (مُعْرَبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مُعْرَبُ) اسم مفعول ہونے کی تقدیر پر بوجہ فقدان اعتماد عامل نہیں (اَلْمُرَکَّبُ) میں (ال) بمعنی الّذی اسم موصول بر مذہب جمہور اور حرف تعریف بر مذہب امام مازنی و التفصيل فى الرّضى مبنی بر سکون (مُرَکَّبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم موصول (مُرَکَّبُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر موصوف بر مذہب مازنی یا صلہ بر مذہب جمہور جس کے لئے محل اعراب نہیں اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر موصوف (اَلَّذِی) اسم موصول مبنی بر سکون مرفوع محلاً (لَمْ یُشْبِہْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (مَبْنِیَّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَلْاَصْلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَصْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (مَبْنِیَّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ (لَمْ یُشْبِہْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں اسم موصول اپنے

صلہ سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وحکمہ ان یّختلف آخرہ باختلاف العوامل لفظًا او تقدیرًا. (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (حُکْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُعْرَبُ) (حُکْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یَخْتَلِفَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اٰخِرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُعْرَبُ) (اٰخِرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اِخْتِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اَلْعَوَامِلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (عَوَامِلِ) غیر منصرف مضاف الیہ مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ دخول الف لام مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت (اِخْتِلَافِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (تَقْدِیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (لَفْظًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر تمیز جو فاعل سے محول ہے اصل عبارت یوں تھی (یَخْتَلِفُ اٰخِرُہٗ اَوْ تَقْدِیْرُہٗ) یا مفعول مطلق باعتبار حذف مضاف اَیْ اِخْتِلَافَ لَفْظٍ اَوْ تَقْدِیْرٍ (یَخْتَلِفَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور تمیز یا مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلاً (حُکْمُہٗ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

فائدہ: مصنف علیہ الرحمۃ کے قول **لفظًا او تقدیرًا** سے ظاہر ہوتا ہے کہ معرب کا اعراب لفظی اور تقدیری میں منحصر ہے محلی نہیں ہوتا، یہ قول بعض ہے۔ لہٰذا اس قول کی بنا پر (اَلْعَوَامِل) کو مرفوع تقدیراً کہا جائے گا اور اکثر کے نزدیک محلی بھی ہوتا ہے۔ اسی قول کی بنا پر ہم نے (اَلْعَوَامِلِ) کو مرفوع محلاً کہا۔ البتہ مبنی کا اعراب محلی میں منحصر ہے اس کیلئے اعراب لفظی یا تقدیری نہیں ہوتا **کذافی حاشیۃ الصبان علی الاشمونی۔**

فائدہ: اگر فاعل کے وزن پر اسم ہو تو اس کو فاعل اسمی کہتے ہیں اور اگر صفت ہو تو اس کو فاعل وصفی کہتے

ہیں۔فاعل اسمی کی جمع بروزن فواعل آتی ہے جیسے (کَــاھِــلٌ) کی جمع (کَــوَاھِــلُ) اور فاعل وصفی کی نہیں آتی۔یہی مصنف علیہ الرحمۃ کا مسلک ہے۔اس قول پر عوامل جمع عامل میں یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ عرف نحات میں (عَــامِــل) وصفیت سے اسمیت کی جانب منقول ہوگیا ہے تو عوامل اس عامل کی جمع ہوئی جو اسم ہے نہ وصف اور بعض نے فرمایا کہ جو فاعل وصفی غیر ذوی العقول کیلئے ہو اس کی جمع قیاسا بروزن فواعل آتی ہے جیسے نــجــم طـالـع اور طـوالـع جـبـل شـامـخ اور شـوامـخ سیبویہ نے اس پر تنصیص کی ہے۔اس قول کی بنا پر توجیہ مذکور کی حاجت نہیں۔۱۲

الاعراب[1] مـا اختلف اٰخره به ليدلّ علٰى

اعراب وہ چیز ہے کہ مختلف ہو آخر معرب کا اس کی وجہ سے تاکہ دلالت کرے اوپر

المعانى المعتورة[2] عليــــه

ایسے معانی کے جو یکے بعد دیگرے عارد ہوتے ہیں اس پر

[1] **قوله: الاعراب الخ.** معرب کی تعریف وحکم کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اعراب کا ذکر فرماتے ہیں بایں مناسبت کہ معرب محل تھا اور اعراب حال ہے تو محل کے بعد حال کا بیان فرمایا، یا بایں مناسبت کہ حُــكْــمُــهٗ اَنْ يَخْتَلِفَ الخ میں آخر معرب کے اختلاف کا بیان تھا اور یہاں سے مَــابِهِ الْاِخْتِلَافُ کا ذکر ہے اور مَــابِـهِ الْاِخْتِلَافُ سبب ہے اور اختلاف مسبب تو مسبب کے بعد سبب کو بیان فرماتے ہیں یعنی اعراب وہ حرف یا حرکت جس کے سبب سے معرب کا آخر مختلف ہو تاکہ وہ ان معانی پر دلالت کرے جو معرب پر یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔

سوال: کلمہ (مـــا) عام ہے اس سے حرف اور حرکت مراد لینا مجاز ہوا از قبیل اطلاق عام وارادۂ خاص اور مجاز کے واسطے قرینہ واجب ہے تو وہ قرینہ کیا ہے؟

جواب: اس پر قرینہ حالیہ بھی ہے اور مقالیہ بھی۔حالیہ یہ شہرت کہ اعراب حرف یا حرکت ہوتا ہے اور مقالیہ وہ کلام آئندہ جس میں اسما کے اعراب کو ضبط فرمایا ہے۔

سوال: اس تقدیر پر تعریف اعراب مانع نہ رہے گی کیونکہ (جَائَنِى زَيْدٌ) کے بعد جب اِنَّ زَيْدًا ذَهَبَ

کہاتو (انَّ) پرصادق آتا ہے کہ یہ ایسا حرف ہے جس کے سبب سے زَیْـد کا آخر مختلف ہوگیاتو (انَّ) اعراب ہوا حالانکہ اعراب نہیں؟

جواب: حروف کی دوقسمیں ہیں: **اوّل**: حروف مبانی: جواس لئے وضع کئے گئے ہیں کہ ان سے کلمات مرکب کئے جائیں یہ کسی معنی پر دلالت نہیں کرتے ان کوحروف ہجا کہتے ہیں۔ **دوم**: حروف معانی: جنکی وضع معنی پر دلالت کرنے کے لئے ہے جیسے حروف مشبّہ بالفعل، حروف جروغیرہ۔ یہاں پرحروف سے مراد قسم اوّل ہے کـمافی التحفة الخادمیه و جامع الغموض پس (انَّ) وغیرہ حروف عاملہ تعریف اعراب میں داخل نہ ہوئے کہ یہ حروف معانی ہیں نہ حروف مبانی۔

سوال: اگرکلمہ (ما) کوعام رکھاجائے تو کیامحذور لازم آتا ہے؟

جواب: اس تقدیر پرتعریف مانع نہ رہے گی کیونکہ عامل خواہ حرف ہو یافعل یااسم اوراعراب کومقتضی معنی تعریف میں داخل ہوجائیں گے اس لئے کہ آخرمعرب کے اختلاف کاسبب یہ بھی ہیں۔ ہرایک پرصادق ہے کہ آخرمعرب اس کے سبب سے مختلف ہوتا ہے۔

سوال: تعریف اِعْـرَابُ مَـااخْـتَـلَفَ اٰخِرُهٗ بِـهٖ پرختم نہیں ہوتی حتیٰ کہ یہ سب بھی داخل ہوجائیں بلکہ تعریف میں یہ بھی ہے لِیَدُلَّ عَـلٰـی الْـمَـعَانِی الْمُعْتَوِرَةِ عَلَیْهِ اوراس قید سے یہ سب نکل جاتے ہیں کیونکہ مَعَانِی مُعْتَوِرَة یعنی فاعلیّت ومفعولیت اوراضافت پرعامل دلالت نہیں کرتا خواہ وہ عامل اسم ہویافعل یاحرف اورنہ اعراب کومقتضی معنی ان پردلالت کرتے ہیں اس لئے کہ اعراب کومقتضی معنی اورمعانی معتورة دونوں ایک چیز کی دوتعبیریں ہیں یعنی فاعلیّت ومفعولیت اوراضافت کی تومعنی مقتضی کے معانی معتورة پردلالت کرنے کا یہ مطلب ہوا کہ فاعلیّت ومفعولیت اوراضافت اپنے اوپردلالت کرتے ہیں پس خودہی دال ہوئے اورخودہی مدلول، اوردال اورمدلول متغایرہوتے ہیں توشی کی اپنی ذات سے مغایرت لازم آئی جوباطل ہے؟

جواب: بیشک اگریہ قول داخل تعریف ہوتو یہ سب نکل جائیں گے اورمـا اخـتـلف اخـره بـه جنس ہوگی جس میں یہ سب داخل اور (لِیَدُلَّ الخ) فصل کہ یہ سب اس سے نکل جائیں گے مگر مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنی شرح میں تصریح فرمائی ہے کہ یہ تعریف میں داخل نہیں، **نظربرآں** تعریف میں داخل نہیں کیا گیااس بناپر (مـا) سے حرکت یاحروف مبانی مرادلینے پرشارحین مجبورہوئے۔اب (مـا) جنس ہے کہ اس میں حرکات بنائی اورباقی ماندہ حروف مبانی بھی داخل ہیں اور (اِخْتَلَفَ آخِرُهٗ بِهٖ) فصل کہ اس سے یہ سب خارج ہوگئے کہ

ان کے سبب سے آخر معرب مختلف نہیں ہوتا اور (لِيَدُلَّ الخ) محذوف کی علت ہے یعنی وُضِعَ الْإِعْرَابُ لِيَدُلَّ الخ مگر نظر قاصر میں صحیح یہ کہ حرف سے مراد حرف علت ساکن ہے کیونکہ حروف اعرابیہ از قبیل کلمہ ہیں كَمَا سَبَقَ مِنَ التَّحْقِيقِ فِي تَعْرِيفِ الْكَلِمَة تو از قبیل حروف معانی ہوئے اور مذکورہ بالا سوال اب بھی مُنْدَفِع فَاحْفَظْهُ۔

سوال: اعراب کے واسطے آخر معرب کیوں مقرر ہوا معرب کے اوّل یا وسط کو اعراب کیلئے متعین کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: اسم مسمّٰی پر دلالت کرتا ہے اور اعراب صفت پر اور شک نہیں کہ صفت کا مرتبہ مسمّٰی سے مؤخر ہوتا ہے تو مناسب ہے کہ دَالُ عَلَى الصِّفَة کو دَالُ عَلَى الْمُسَمّٰى سے مؤخر کیا جائے اسی واسطے آخر معرب کو اعراب کیلئے مقرر کیا گیا۔

۲ قوله: المعتورة.

سوال: یہ اسم فاعل (اِعْتَوَرَ) سے مشتق ہے جسکو عرب متعدی بنفسہ استعمال کرتے ہیں تو اس کا صلہ (علیٰ) کیوں لایا گیا؟

جواب: اس میں واردة کے معنی کی تضمین ہے جس کو عرب (علیٰ) کے ساتھ استعمال کیا کرتے ہیں۔ اسی واسطے (علیٰ) صلہ لایا گیا۔

سوال: تضمین کے کیا معنی ہیں؟

جواب: تضمین کے معنی ہیں ایک فعل یا شبہ فعل میں دوسرے فعل یا شبہ فعل کے معنی کا لحاظ کرنا بایں قرینہ کہ دوسرے فعل یا شبہ فعل کا صلہ اوّل کو دیدیا گیا ہے پھر اس میں دو مذہب ہیں، **اوّل**: یہ کہ اوّل فعل یا شبہ فعل کو مقید قرار دیتے ہیں اور دوسرے فعل یا شبہ فعل کو قید۔ اس تقدیر پر تعبیر یوں ہوگی اَلْمُعْتَوِرَةُ اِيَّاهُ وَارِدَةٌ عَلَيْهِ، **دوم**: یہ کہ اوّل فعل یا شبہ فعل کو قید قرار دیں اور دوسرے فعل یا شبہ فعل کو مقید، اس تقدیر پر تعبیر یوں ہوگی اَلْوَارِدَةُ عَلَيْهِ مُعْتَوِرَةٌ اِيَّاهُ یہ تضمین بالاتفاق قیاسی ہے كما فى حاشية الصبان علىٰ الاشمونى۔

سوال: مُعْتَوِرَة میں (واو) کو الف سے کیوں نہیں بدلا حالانکہ (واو) متحرک اور ما قبل مفتوح ہے؟

جواب: اس قاعدے کیلئے شرط یہ ہے کہ باب افتعال بمعنی باب تفاعل نہ ہو اور معتورة باب افتعال سے بمعنی متعاورة ہے۔

ترکیب

قوله: الاعراب مااختلف اخره به ليدل على المعانى المعتورة عليه. (اَلْاِعْرَابُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِعْرَابُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مـا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (اِخْتَلَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اٰخِرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُعْرَبُ) باعتبار جنس یعنی (اَلْاِسْمُ) ورنہ دور لازم آئے گا کہ معرب کی تعریف میں عامل ماخوذ کمامرّ فی الشرح اور عامل کی تعریف میں اعراب کَمَا سَیَأتِی اور اعراب کی تعریف میں معرب تو معرب کی تعریف میں معرب ماخوذ ہوا وَلَایَخْفٰی اَنَّهٗ دَوْرٌ (آخِرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (هـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مـا) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اوّل (ل) حرف جار بمعنی (کے) برائے سببیت مبنی بر کسر (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (یَـدُلَّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (ما) (علٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلْمَعَانِی) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (مَعَانِی) غیر منصرف یا اسم منقوص مجرور تقدیراً بکسرہ موصوف (اَلْـمُعْتَوِرَةِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّتِی) اسم موصول مبنی بر سکون (مُـعْتَوِرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر عَـلٰی اِخْتِلَافِ الْقَوْلَیْن راجع بسوئے اسم موصول (عـلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْـمُعْرَب) جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مُعْتَوِرَةِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت (اَلْـمَـعَـانِی) موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (یَـدُلَّ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے ملکر مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید مفعول لہٗ ہونے کی بنا پر جار مجرور سے ملکر ظرف لغو دوم جبکہ (لِیَدُلَّ الخ) تعریف میں داخل ہو کَـمَـا هُوَ الْاَحْسَن (اِخْتَلَفَ) فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلاً یا صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں (مـا) موصوفہ اپنی

صفت سے ملکر یا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں اور اگر (لِيُدَلَّ) تعریف میں داخل نہ ہو کَمَا هُوَ مُخْتَارُ الْمُصَنِّفُ تو یہ (وُضِعَ) مقدر کا ظرف مستقر ہوگا جسکی ترکیب یہ ہے (وُضِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْإِعْرَابُ) (وُضِعَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں اور یہ سوال مقدر لِمَا وُضِعَ الْإِعْرَابُ کا جواب ہے۔

فائدہ: جب صیغۂ جمع کی صفت صیغہ واحد مؤنث آئے جیسے (اَلْمَعَانِي) کی صفت (اَلْمُعْتَوِرَة) تو صیغۂ جمع بتاویل الجماعۃ ہوتا ہے اگر صیغۂ جمع معرفہ ہو اور اگر نکرہ ہے تو بتاویل (جماعت) تا کہ صفت اور موصوف افراد میں مطابق ہو جائیں ورنہ موصوف جمع رہے گا اور صفت مفرد جو صحیح نہیں ۱۲۔

وانواعه[۱] رفعٌ ونصبٌ وجرٌّ فالرّفعُ[۲] علم
اور اس کے اقسام رفع اور نصب اور جر ہیں بایں تفصیل کہ رفع علامت ہے
الفَاعليّة والنّصبُ[۳] علمُ المفعولية
فاعل ہونے کی اور نصب علامت ہے مفعول ہونے کی
والجرُّ[۴] علم الاضافة العامل[۵] مَابِهٖ يتقوَّمُ
اور جر علامت ہے مضاف الیہ ہونے کی عامل وہ چیز ہے جس کے سبب سے حاصل ہوں
المعنى المقتضى للاعراب
ایسے معنی جو طلب کریں اعراب کو

۱ **قولہ: وانواعہ الخ.** اعراب کی تعریف بیان کرنے کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اس کے انواع پھر ان کی تفصیل بیان فرماتے ہیں بایں مناسبت کہ تعریف کی طرح بیان انواع بھی باعث انکشاف ہوتا ہے۔

سوال: اعراب کا تین میں حصر درست نہیں کیونکہ ان کے علاوہ (جزم) بھی اعراب ہے؟

جواب: یہاں پر اعراب سے مراد (**اعرابِ اسم**) ہے اور جزم اعراب اسم نہیں بلکہ اعراب فعل ہے پس تین میں حصر صحیح ہوا۔

سوال: اعراب تین نوع میں منحصر کیوں ہوا؟

جواب: اس لئے کہ اعراب معانی معتورۃ پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے اور معانی معتورۃ تین ہیں تو اعراب بھی تین نوع میں منحصر ہوا تاکہ دال کی تعداد مدلول کی تعداد کے برابر رہے۔

سوال: یہ اعراب بالحرکۃ کے انواع ہوئے، اعراب بالحروف کو بیان کیوں نہیں کیا؟

جواب: رفع، نصب، جر کا اطلاق جس طرح حرکاتِ اعرابیہ پر ہوتا ہے، اسی طرح حروفِ اعرابیہ پر بھی تو اعراب بالحرکۃ اور اعراب بالحروف دونوں کا بیان ہو گیا۔

سوال: حرکات اعرابیہ اور حروف اعرابیہ کو رفع، نصب، جر کے ساتھ تعبیر کیا۔ ضمہ، فتحہ، کسرہ کے ساتھ تعبیر کیوں نہیں کیا؟

جواب: رفع، نصب، جر کا اطلاق حرکات اعرابیہ اور حروف اعرابیہ کے ساتھ مخصوص ہے کہ حرکات بنائیہ اور حروف بنائیہ پر کبھی نہیں ہوتا۔ اسی واسطے حرکات اعرابیہ اور حروف اعرابیہ کو ان کے ساتھ تعبیر کیا بخلاف ضمہ، فتحہ، کسرہ کہ ان کا اطلاق اکثر حرکات بنائیہ پر ہوتا ہے اور حرکاتِ اعرابیہ پر بہت کم۔ اسی لئے حرکاتِ اعرابیہ اور حروفِ اعرابیہ کو ان کے ساتھ تعبیر نہیں کیا۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ رفع اور ضمہ میں نصب اور فتحہ میں جر اور کسرہ میں عموم وخصوص من وجہٍ کی نسبت ہے۔ مادۂ اجتماع اسمائے معربہ کے اواخر کی حرکات کہ ان پر دونوں صادق آتے ہیں اور ضمہ، فتحہ، کسرہ کی جانب سے مادہ افتراق کلمات کے اوائل اور اواسط کی حرکات کہ ان پر رفع، نصب، جر کا اطلاق نہیں ہوتا اور رفع، نصب، جر کی جانب سے مادۂ افتراق حروف اعرابیہ کہ ان پر ضمہ، فتحہ، کسرہ کا اطلاق نہیں کرتے اور جس طرح رفع، نصب، جر حرکاتِ اعرابیہ اور حروفِ اعرابیہ کے ساتھ مخصوص

ہیں، اسی طرح ضم، فتح، کسر کا استعمال حرکات بنائیہ کے ساتھ مخصوص ہے۔

۲ قوله: فالرّفع الخ.

سوال: یہ تسلیم نہیں کہ رفع فاعل ہونے کی علامت ہے کیونکہ رفع فاعل کی طرح مبتدا، خبر وغیرہ پر بھی آتا ہے؟

جواب: فاعل عام ہے حقیقی ہو یا حکمی مبتدا وغیرہ فاعل حکمی ہیں اور فاعل حکمی اس کو کہتے ہیں جس میں فاعل کی خصلت پائی جائے جیسے مسند الیہ ہونا، مبتدا اور اسم ما ولا مشبہ بلیس میں یا جیسے جملہ کا جزو ثانی ہونا خبر مبتدا اور خبر حروف مشبّہ بالفعل اور خبر لائے نفی جنس میں۔

۳ قوله: والنصب الخ.

سوال: یہ مسلم نہیں کہ نصب مفعول ہونے کی علامت ہے اس لئے کہ نصب مفعول کی طرح تمیز، حال، مستثنیٰ میں بھی پایا جاتا ہے؟

جواب: مفعول عام ہے کہ حقیقی ہو یا حکمی تمیز وغیرہ مفعول حکمی ہیں اور مفعول حکمی وہ ہے جس میں مفعول کی خصلت پائی جائے جیسے (فُضْلَہ) ہونا یعنی رکن کلام نہ ہونا۔ یہ تمیز، حال، مستثنیٰ منصوب میں یا جیسے ایسی چیز کے بعد واقع ہونا جو اپنے تعقل میں منصوب پر موقوف ہونے کے اعتبار سے مرفوع کے ساتھ تمام نہ ہو۔ یہ اسم حروف مشبہ بفعل اور اسم لائے نفی جنس اور خبر افعال ناقصہ اور خبر ما ولا مشابہ بلیس میں۔

۴ قوله: والجرّ علم الاضافة.

سوال: فاعل اور مفعول کے ساتھ (یا) و (تائے مصدری) لاحق کی گئی اضافت کے ساتھ اس کو لاحق کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: اضافت خود مصدر ہے **نظر بر آں** اس کے ساتھ لاحق کرنا درست نہیں بخلاف فاعل اور مفعول کہ وہ مصدر نہیں ہیں اس لئے ان کے ساتھ لاحق کرنے کی ضرورت پیش آئی ایسے مصدر کو مصدر جعلی کہتے ہیں۔

سوال: رفع کو علامت فاعلیّت اور نصب کو علامت مفعولیت اور جر کو مضاف الیہ ہونے کی علامت کیوں مقرر کیا برعکس کیوں نہیں کیا گیا کہ جر علامت فاعلیّت ہوتا اور رفع علامت مفعولیت اور نصب مضاف الیہ ہونے کی علامت؟

جواب: کیونکہ رفع ثقیل ہے اور فاعل قلیل کہ اس کی متعدد قسمیں نہیں تو قلیل کو ثقیل دیا گیا تا کہ تعادل حاصل

ہو جائے۔ اسی طرح نصب خفیف ہے اور مفعول کثیر کہ اس کے متعدد اقسام ہیں تو کثیر کو خفیف دیا گیا تاکہ تعاول پیدا ہو جائے اور مضاف الیہ کیلئے جر کے سوا کوئی علامت باقی نہ رہی تو جر مضاف الیہ کو دیدیا گیا۔

۵ قوله: العامل الخ. اعراب اور اس کے اقسام بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ عامل کا ذکر فرماتے ہیں بایں مناسبت کہ عامل سبب ہے اور اعراب مسبب تو مسبب کے بعد سبب کا ذکر فرمایا۔

سوال: تعریف عامل بالفاظ مذکورہ درست نہیں کیونکہ (بہ) میں (با) برائے الصاق (یتقوّم) کا صلہ مقدم ہے اور (تقوّم) کا صلہ جب (با) ہو تو وہ عرف میں بمعنی قیام بالغیر ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** معنی عبارت یہ ہوئے کہ عامل وہ چیز ہے جس کے ساتھ اعراب کو مقتضی معنی قائم ہوں اور ظاہر ہے کہ معنی مقتضی عامل کے ساتھ قائم نہیں ہوتے بلکہ معرب کے ساتھ قائم ہوتے ہیں؟

جواب: (بہ) میں (با) برائے سببیت ہے اور (تقوّم) کا اشتقاق (قیام) بمعنی حصول سے ہے **كَمَا فِي مَجْمَعِ الْبِحَار** تو معنی عبارت یہ ہوئے کہ عامل وہ چیز ہے جس کے سبب سے معنی مقتضی حاصل ہوں۔ یہ معنی صحیح ہیں ان پر کوئی غبار نہیں چنانچہ (جَائَنِیْ زَیْدٌ) میں (جاء) عامل ہے کہ اس کے سبب سے (زید) میں معنی فاعلیت حاصل ہوئے اور رفع علامت فاعلیت ہے اور (رَأَیْتُ زَیْدًا) میں (رَأَیْتُ) عامل ہے کہ اس کے سبب سے (زَیْدًا) میں معنی مفعولیت حاصل ہوئے اور نصب علامت مفعولیت ہے اور (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) میں (بـا) عامل ہے کہ اس کے سبب سے (زَیْدٍ) میں معنی اضافت حاصل ہوئے اور جر علامت اضافت ہے **كذافى غاية التحقيق والتفصيل سيأتى فى المجرورات انشاء الله تعالىٰ**۔۱۲

ترکیب

قوله: وانواعه رفع ونصب وجرّ. (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی برفتح (اَنْوَاعُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اَلْاِعْرَاب، (اَنْوَاعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (رَفْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (نَصْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی برفتح (جَرٌّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (رَفْعٌ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ

اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں ہم نے (جَرٌّ) کو (رَفْعٌ) پر معطوف قرار دیا بایں سبب کہ وہ اصل ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ بسبب قرب (نَصْبٌ) پر معطوف قرار دیں۔

قولہ: فالرفع علم الفاعليّة والنّصب علم المفعوليّة والجرّ علم الاضافة. (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اَلرَّفْعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (رَفْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (عَلَمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْفَاعِلِيَّةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (فَاعِلِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (عَلَمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلنَّصْبُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (نَصْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (عَلَمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْمَفْعُوْلِيَّةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (مَفْعُوْلِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (عَلَمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، کیونکہ معطوف علیہ کیلئے نہیں، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْجَرُّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (جَرُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (عَلَمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْاِضَافَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِضَافَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (عَلَمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یہ ترکیب از قبیل عطف جملہ بر جملہ ہوئی اور یہ بھی جائز ہے کہ اس عبارت کو از قبیل عطف مفرد بر مفرد قرار دیں بایں طور کہ (اَلنَّصْبُ) کو (اَلرَّفْعُ) پر عطف کریں اور (عَلَمُ الْمَفْعُوْلِيَّةِ) کو (عَلَمُ الْفَاعِلِيَّةِ) پر اور (اَلْجَرُّ) کو (اَلرَّفْعُ) پر بوجہ اصالت یا (اَلنَّصْبُ) پر بوجہ قرب اور (عَلَمُ الْاِضَافَةِ) کو (عَلَمُ الْفَاعِلِيَّةِ) پر بوجہ اصالت یا (عَلَمُ الْمَفْعُوْلِيَّةِ) پر بوجہ قرب اس تقدیر پر یہ عطف از قبیل **عطف شیئین بعاطف واحد** بر معمولین عامل واحد ہوگا۔

قولہ: العامل مابه يتقوّم المعنٰى المقتضى للاعراب. (اَلْعَامِلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (عَامِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (ما)

موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (بـا) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (هـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے ملکر ظرف لغو مقدم (يَتَقَوَّمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا بعامل معنوی یا علامت مضارع کَمَامَرَّ صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْمَعْنٰى) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَعْنٰى) اسم مقصور مرفوع تقدیراً موصوف (اَلْمُقْتَضِى) میں (ال) بمعنی الّذی اسم موصول مبنی بر سکون (مُقْتَضِى) اسم منقوص مرفوع تقدیراً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم موصول (ل) حرف جار مبنی بر کسر برائے تقویۃ نہ زائد محض نہ برائے تعدیۃ محضہ بلکہ بین بین کَمَافِي مُغْنِي اللَّبِيْب تو جائز ہے کہ (مُقْتَضِى) کا ظرف لغو قرار دیں اور جائز ہے کہ ظرف لغو قرار نہ دیں (اَلْاِعْرَابِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِعْرَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بر تقدیر اوّل مفعول بہ غیر صریح اور بر تقدیر ثانی مفعول بہ صریح جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مُقْتَضِى) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو یا مفعول بہ صریح سے ملکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت (اَلْمَعْنٰى) موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل (يَتَقَوَّمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلاً یا صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں (مـا) موصوفہ یا موصولہ اپنی صفت یا اپنے صلہ سے ملکر خبر، مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

فالمفرد[1] المنصرف والجمع المكسّر

پس ہر مفرد منصرف اور جمع مکسر

المنصرف بالضّمّة[2] رفعًا والفتحة

منصرف کا اعراب ضمہ ہوتا ہے حالت رفع میں اور فتحہ ہوتا ہے حالت

نصبًا والكسرة جرًّا

نصب میں اور کسرہ ہوتا ہے حالت جر میں

لے **قولہ: فالمفرد المنصرف** انواع اعراب بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ان کے اقسام اور اقسام کے محل بیان فرماتے ہیں جو انواع کے لئے مزید انکشاف کا موجب ہے (فَالْمُفْرَدُ) میں (فا) فصیحہ ہے جو شرط محذوف پر دلالت کرتی ہے اور اَلْمُفْرَدُ الْمُنْصَرِفُ الخ جزائے محذوف کی تفصیل ہے اور اس کے قائم مقام تقدیر عبارت یہ ہے اِذَا عَرَفْتَ اَنْوَاعَ الْاِعْرَابِ فَاعْلَمْ اَقْسَامَهَا وَ مَحَالَهَا یہ (فا) برائے تفصیل نہیں کیونکہ ماقبل میں نہ کوئی مجمل مذکور نہ کلام سابق سے مفہوم حتیٰ کہ اس کا مابعد اس کی تفصیل بنے، تقسیم انواع بایں طور ہے کہ رفع کے تین اقسام ہیں: **اوّل**: (ضمہ)، **دوم**: (واو)، **سوم**: (الف) اور نصب کے چار اقسام: **اوّل**: (فتحہ)، **دوم**: (کسرہ)، **سوم**: (الف) **چھارم**: (یا) اور جر کے تین: **اوّل**: (کسرہ)، **دوم**: (فتحہ)، **سوم**: (یا) ان کے محل کی تفصیل کتاب میں آرہی ہے۔

سوال: مفرد سے مراد مقابل مثنیٰ وجمع ہے یا مقابل مضاف اور دونوں صحیح نہیں، **اوّل**: اس لئے کہ اسمائے ستہ بایں معنی مفرد ہیں حالانکہ ان کا یہ اعراب نہیں کیوں کہ ضمہ، فتحہ، کسرہ کا اطلاق اعراب بالحرکۃ پر ہوتا ہے اعراب بالحروف پر نہیں ہوتا اور اسمائے ستہ کا اعراب بالحروف ہے نہ بالحرکۃ، **دوم**: اس لئے کہ (غُلَامُ زَیْدٍ) میں (غُلَام) بایں معنی مفرد نہیں حالانکہ اس کا اعراب یہی ہے کہ حالت رفع میں ضمہ اور حالت نصب میں فتحہ اور حالت جر میں کسرہ؟

جواب: یہاں پر مفرد سے مراد اوّل معنی ہیں بقرینہ مقابلہ کہ آئندہ مثنیٰ اور جمع کا ذکر آرہا ہے اور اسمائے ستہ اگرچہ بایں معنی مفرد ہیں لیکن وہ اس حکم سے بایں قرینہ مستثنیٰ ہوگئے کہ ان کا ذکر آئندہ آرہا ہے۔

سوال: تو غیر منصرف کو خارج کرنے کیلئے بھی (اَلْمُنْصَرِف) کی قید لگانے کی ضرورت نہیں کہ وہ بھی اسمائے ستہ کی طرح اس حکم سے بایں قرینہ مستثنیٰ ہوگیا کہ آئندہ مذکور ہے پس بعض امور کے اخراج میں آئندہ ذکر پر اکتفا کرنا اور بعض کے اخراج میں آئندہ ذکر پر اکتفا نہ کرنا ترجیح بلا مرجح ہوئی جو باطل ہے؟

جواب: اسمائے ستہ محصور ہیں بخلاف غیر منصرف کہ وہ محصور نہیں تو اسمائے ستہ کے اخراج میں آئندہ ذکر پر اکتفا کیلئے مرجح ان کا حصر ہے اور عدم حصر احتراز میں احتیاط کا مقتضی ہے تاکہ غیر محصور کے خروج میں غفلت واقع نہ ہو ورنہ غیر محصور میں غلطی واقع ہو جائے گی اسی واسطے غیر محصور کے اخراج میں آئندہ ذکر پر اکتفا نہیں کیا

اور یہ احتیاط برتی کہ اس کے اخراج کی قید (اَلْـمُـنْـصَـرِف) لگا کر تصریح فرمادی بخلاف حصر کہ وہ احتراز میں احتیاط کا مقتضی نہیں تو محصور کے اخراج میں ادنیٰ شئی کافی ہے۔ اسی واسطے اس کے اخراج میں ذکر آئندہ پر اکتفا فرمایا کیونکہ محصور کا اتنا لحاظ نہیں ہوتا جتنا غیر محصور کا ہوتا ہے پس ترجیح بلا مرجح لازم نہ آئی۔

سوال: سِنُوْن جمع سِنَة ہے اور ضَـرَبَـات جمع ضَرْبَة ان پر جمع مکسر کی تعریف صادق آتی ہے کہ بناواحد کی ان میں سالم نہیں کیونکہ (تا) جمع میں باقی نہیں رہی حالانکہ ان کا اعراب بحرکاتِ ثلثہ نہیں؟

جواب: جمع مکسر وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں (واو نون) اور (یا نون) اور (الف تا) نہ ہو، بایں تعریف یہ دونوں جمع مکسر نہیں تعریف مشہور سے بھی یہ دونوں نکل سکتے ہیں مگر اس میں کلام طویل ہے جو اس مقام کے مناسب نہیں۔

سوال: مفرد منصرف اور جمع مکسر منصرف اس اعراب کے ساتھ کیوں مخصوص ہوئے؟

جواب: مفرد منصرف میں اصالت بدو وجہ پائی جاتی ہے: **اوّل:** بایں طور کہ مفرد بہ نسبت مثنیٰ ومجموع اصل ہے کیونکہ یہ دونوں اسی سے بنتے ہیں، **دوم:** بایں طور کہ منصرف بہ نسبت غیر منصرف اصل ہے کیونکہ اسم میں انصراف اصلی اور عدم انصراف عارضی ہے کَـمَـاسَيَاتِي پس مفرد منصرف اصل ہوا اور جمع مکسر منصرف بہ نسبت جمع مکسر غیر منصرف اصل ہے تو جمع مکسر منصرف بھی اصل ہوئی اور اعراب میں اعراب بالحرکۃ بہ نسبت اعراب بالحروف اصل ہے کیونکہ اس میں خفت ہوتی ہے اور اعراب بالحروف میں ثقل پھر اعراب بالحرکۃ میں اصل یہ ہے کہ تینوں احوال میں تین حرکات کے ساتھ ہو کہ اس میں ہر سہ معانی مقتضیہ ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں پس اعراب بحرکات ثلثہ بھی اصل ٹھہرا تو بنظر تناسبِ اصل کو اصل دیا گیا۔

۲ قوله: بـالـضـمّـة رفعا الخ. یہ ظرف مستقر ہے (يُعْـرَبَان) کا جو مقام خبر میں بقرینہ مُقام مقدر ہے۔

سوال: (رَفْعًا) اور اس کے ہر دو معطوف کا نصب مفعول فیہ ہونے کی بنا پر ہے یا مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے اور یہ تینوں احتمال باطل ہیں۔ **اوّل:** اس لئے کہ مفعول فیہ زمان ہوتا ہے یا مکان اور (رَفْـعًـا) وغیرہ دونوں نہیں۔ **دوم:** اس لئے کہ مفعول مطلق پر فعل سابق کا اشتمال ایسے ہوتا ہے جیسے کل کا جز پر، اور یہاں پر فعل سابق (يُعْرَبَانِ) اعراب پر مشتمل ہے نہ (رَفْعًا) وغیرہ پر۔ **سوم:** اس لئے کہ حال ذوالحال

پر محمول ہوتا ہے اور (رَفْعًا) وغیرہ مصدر ہیں تو مصدر کا حمل ذات پر لازم آئے گا جو باطل ہے؟

جواب: تینوں احتمال درست ہیں مگر اوّل اور دوم بتقدیر مضاف یعنی وَقْتَ رَفْعٍ، یا اِعْرَابَ رَفْعٍ، وَقْتَ نَصْبٍ، یا اِعْرَابَ نَصْبٍ، وَقْتَ جَرٍ، یا اِعْرَابَ جَرٍ اور بر تقدیر احتمال سوم (رَفْعًا) وغیرہ بمعنی مفعول ہیں یعنی مَرْفُوْعًا و مَنْصُوْبًا و مَجْرُوْرًا۔۱۲

ترکیب

قولہ: فالمفرد المنصرف والجمع المكسّر المنصرف بالضّمّة رفعاً والفتحة نصباً والكسرة جرًا. (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (اَلْمُفْرَدُ) میں (ال) حرف تعریف برائے استغراق مبنی بر سکون یہ الف لام بمعنی الذی اسم موصول نہیں کیونکہ اسم فاعل واسم مفعول کے صیغے جب بمعنی ثبوت ہوں تو ان پر (ال) بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے كَمَا فِي الْفَوائد الشَّافِيَة (مُفْرَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف یہ اسم مفعول ہے مگر بوجہ عدم اعتماد عامل نہیں (اَلْمُنْصَرِفُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُنْصَرِفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت (اَلْمُفْرَدُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْجَمْعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے استغراق مبنی بر سکون (جَمْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْمُكَسَّرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُكَسَّرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت اوّل (اَلْمُنْصَرِفُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُنْصَرِفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت دوم (اَلْجَمْعُ) موصوف اپنی دونوں صفت سے ملکر معطوف (اَلْمُفْرَدُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مبتدا (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلضَّمَّةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ضَمَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْفَتْحَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فَتْحَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْكَسْرَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (كَسْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلضَّمَّةِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (يُعْرَبَانِ) فعل مقدر کا (رَفْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نَصْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (جَرًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً

معطوف (رَفْعًا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مفعول فیہ باعتبار مضاف مقدر اَیْ وَقْتَ رَفْعٍ وَ وَقْتَ نَصْبٍ وَ وَقْتَ جرٍ (يُعْرَبَانِ) فعل مضارع مجہول صحیح باضمیر بارز برائے تثنیہ مرفوع لفظاً باثبات نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا (يُعْرَبَانِ) فعل مضارع مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین ہو کر جزا۔

اِذَا عَرَفْتَ اَنْوَاعَ الْاِعْرَابِ. شرط مقدر کی جس میں (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم مبنی بر سکون منصوب محلاً (عَرَفْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (اَنْوَاعَ) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً مضاف (الْاِعْرَابِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِعْرَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (اَنْوَاعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (عَرَفْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط شرطِ محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

سوال: جملہ شرطیہ اور جملہ جزا میں سے کسی کے لئے محل اعراب بیان نہیں کیا، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہاں پر کلمۂ مجازات میں سے شرط پر (اذا) داخل ہے جو جزم نہیں دیتا اس لئے جملہ جزا کے واسطے محل جزم نہیں رہا جملہ شرط تو وہ کبھی محل جزم میں ہوتا ہی نہیں اگر چہ کلمۂ مجازات جازم ہو اعراب جزم فعل شرط کے لئے ہوتا ہے لفظاً جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ یا محلاً جیسے اِنْ قَامَ زَيْدٌ قَامَ عَمْرٌو اسی واسطے (اِنْ قَامَ اَوْيَقْعُدْ اَخُوْكَ لَا كْرِمْتُكَ) میں (يَقْعُدْ) پر جزم جائز ہے اور اگر محل جزم جملہ کے لئے ہو تو جملہ پر قبل تکمیل بفاعل عطف لازم آئے گا کیونکہ (قَامَ) کا فاعل (اَخُوْكَ) معطوف سے متاخر ہے اور جملۂ جزا کے شروع میں اگر ایسا فعل ہے جو لفظاً مجزوم ہوتا ہو جیسے اِنْ تَقُمْ اَقُمْ یا ایسا فعل جو محلاً مجزوم ہوتا ہو جیسے اِنْ جِئْتَنِي اَكْرَمْتُكَ تو اس تقدیر پر جملۂ جزا کے لئے بھی محل جزم نہیں ہوتا، ورنہ جملۂ جزا کے واسطے محل جزم ہوتا ہے جیسے آیت کریمہ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَيَذَرْهُمْ اس آیت میں لَاهَادِيَ لَهٗ جملہ جزا محل جزم میں ہے۔ اسی واسطے (يَذَرْ) کو مجزوم پڑھا گیا کہ یہ اس کے محل پر معطوف ہے بلکہ ہر جملہ جزائیہ جو مقرون بالفاء ہو وہ محل جزم میں ہوتا ہے خواہ وہ جملۂ اسمیہ ہو یا فعلیہ اور جو مقرون بالفاء نہیں وہ محل جزم میں نہیں ہوتا کَذَا فِي شَرْحِ الشَّرْحِ ۔۱۲

جمعُ[1] المؤنث السّالم بالضمّة والكسرة

جمع مؤنث سالم کا اعراب ضمہ ہوتا ہے (بحالت رفع) اور کسرہ ہوتا ہے (بحالت نصب و جر)

غیرُ[2] المنصرف بالضمّة والفتحة اَبُوكَ[3] و

غیر منصرف کا اعراب ضمہ (بحالت رفع) اور فتحہ (بحالت نصب و جر) ابوک اور

اَخُوكَ وَحموكِ وهنُوْكِ وفوكَ وَ ذومالٍ

اخوک اور حموکِ اور ہنوکِ اور خوک اور ذو مالٍ (یعنی ان چھ اسماء کا اعراب)

مضافةً[4] الٰی غیرِ یاء المتکلم بالواو[5]

غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے کی صورت میں واو ہوتا ہے (بحالت رفع)

و الالف والیاء

اور الف (بحالت نصب) اور یا (بحالت جر)

[1] **قوله**: جمع المؤنث السّالم.

سوال: یہ اعراب جمع مؤنث سالم کے ساتھ مخصوص نہیں بہت سی جمع مذکر سالم ہیں جن کا یہی اعراب ہوتا ہے جیسے مرفوعات جمع مرفوع اور منصوبات جمع منصوب اور مجرورات جمع مجرور؟

جواب: یہ سب بھی جمع مؤنث سالم ہیں کیونکہ اصطلاح میں جمع مؤنث سالم اس جمع کو کہتے ہیں جس کو واحد کے آخر میں الف اور (تا) بڑھا کر بنایا گیا ہو خواہ اس کا واحد مؤنث ہو جیسے مُسلِمات جمع مُسلِمَة یا مذکر جیسے مرفوعات منصوبات مجرورات وغیرہ۔ جمع مؤنث سالم کے یہ معنی نہیں کہ مؤنث کی جمع سالم حتی کہ اعتراض وارد ہو۔

سوال: اس میں نصب تابع جر کیوں ہوا؟

جواب: چونکہ یہ جمع مذکر سالم کی فرع ہے کیونکہ مذکر اصل ہے اور مؤنث فرع اور جمع مذکر سالم میں نصب تابع جر ہوتا ہے۔ لہٰذا فرع میں بھی نصب تابع جر ہوا تا کہ فرع مخالف اصل نہ ہو جائے اور فرع کا اصل پر محمول کرنا حتیٰ الامکان واجب ہے۔

سوال: جمع مذکر سالم کا واحد بھی کبھی مؤنث ہوتا ہے جیسے سِنُوْنَ جمع سِنَة ہمیشہ اس کا واحد مذکر نہیں ہوتا پھر جمع مؤنث کی فرعیت کس طرح درست ہوگی؟

جواب: اعتبار اکثر کا ہے اور جمع مذکر سالم کا واحد اکثر مذکر ہوتا ہے پس جمع مؤنث سالم کا فرع ہونا درست ہوگیا۔

سوال: تو اس کا اعراب بھی اصل کی طرح اعراب بالحروف کیوں نہ ہوا؟

جواب: کیونکہ اس کے اخیر میں ایسا حرف نہیں جو اعراب بننے کے صالح ہو۔

سوال: جب جمع مؤنث سالم جمع مذکر سالم کی فرع ہے تو اس کو اصل پر مقدم کیوں ذکر کیا؟

جواب: کیونکہ اس کا اعراب بالحرکۃ ہے اور اس کا اعراب بالحروف اور اعراب بالحرکۃ بہ نسبت اعراب بالحروف اصل ہے **نظر برآں** بلحاظ مقام مقدم کردیا کہ یہ مقام انواع اعراب کے اقسام بیان کرنے کا ہے۔

سوال: اس کو غیر منصرف پر مقدم کیوں کیا حالانکہ اس میں بھی ایک حرکت متروک ہوتی ہے کہ نصب تابع جر ہے اور اس میں بھی ایک حرکت متروک ہوتی ہے کہ جر تابع نصب ہے؟

جواب: کیونکہ اس میں اپنی اصل کی مخالفت کم ہے کہ صرف ایک حرکت متروک ہوتی ہے تنوین متروک نہیں بخلاف غیر منصرف کہ اس میں مخالفت زیادہ ہے ایک حرکت بھی متروک اور تنوین بھی۔

۲ قوله: غير المنصرف.

سوال: غیر منصرف پر حالت جر میں فتحہ کیوں آتا ہے؟

جواب: کیونکہ غیر منصرف فعل کے مشابہ ہے جس کی تفصیل عنقریب آئے گی اس لئے جر اور تنوین فعل کی طرح اس پر بھی نہیں آتے۔

سوال: صیغہ جمع مؤنث سالم کو اگر کسی کا علم قرار دیا جائے تو وہ غیر منصرف ہو جائے گا پھر بھی حالت جر میں اس پر بجائے فتحہ کسرہ آتا ہے تو یہ حکم درست نہ ہوا کہ غیر منصرف کا اعراب حالت جر میں فتحہ ہوتا ہے؟

جواب: فتحہ عام ہے کہ حقیقتاً ہو یا حکماً صورت مذکورہ میں جر حکماً فتحہ ہے **کذافی التحفة الخادمية**۔

سوال: غیر منصرف میں جر کو بجائے نصب تابع رفع کیوں نہیں کیا؟

جواب: جر اور رفع میں تباین ہے کیونکہ جر علامت فضلہ ہے اور رفع علامت عمدہ بخلاف نصب کہ اس میں اور جر میں تناسب ہے کہ دونوں علامت فضلہ ہیں۔ اسی تناسب کے پیش نظر جر کو نصب کے تابع کر دیا گیا۔

۳ **قولہ: ابوك الخ.** (حَمْ) کو ضمیر مؤنث حاضر کی جانب مضاف کیا اور (اَبْ) (اَخْ) وغیرہ کو ضمیر مذکر حاضر کی جانب اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: (حَـمْ) عورت کے اس رشتہ دار کو کہتے ہیں جو شوہر کی طرف سے ہو جیسے شوہر کا باپ، بھائی، بیٹا، **نظر بر آں** اس کی اضافت عورت ہی کی جانب ہوتی ہے اور گاہے گاہے اس کا اطلاق ان رشتہ داروں پر بھی ہوتا ہے جو عورت کی جانب سے ہوں۔

سوال: (اَبٌ) (اَخٌ) (حَمٌ) (هَنٌ) ناقص واوی ہیں کہ اصل میں (اَبَوٌ) (اَخَوٌ) (حَمَوٌ) (هَنَوٌ) بر وزن **فَعَلٌ** تھے بایں قرینہ کہ ان کا تثنیہ (اَبَوَان) (اَخَوَان) (حَمَوَان) (هَنَوَان) آتا ہے۔ حرکتِ واو نقل کر کے ماقبل کو دی (واو) اور (تنوین) میں اجتماع ساکنین ہوا (واو) ساقط ہو کر (اَبٌ) (اَخٌ) (حَمٌ) (هَنٌ) رہ گئے بروقت اضافت (واو) لوٹ آتا ہے کیونکہ اجتماع ساکنین نہیں ہوتا کہ اضافت مانع تنوین ہے اور (فو) اجوف واوی ہے کہ یہ اصل میں (فَوْهٌ) تھا بایں قرینہ کہ اس کی جمع (اَفْوَاه) آتی ہے (ھا) خلاف قیاس حذف ہوگئی تو (فُـو) رہ گیا اور بروقت انقطاع اضافت (واو) کو (میـم) سے بدل کر (فَـم) کہتے ہیں اور (ذُو) لفیف مقرون ہے کہ اصل میں (ذُوُو) تھا ایک (واو) تخفیفاً بخلاف قیاس حذف ہوا تو (ذُو) رہ گیا **کَـذَافِـی جَـامِـعِ الْـغُـمُـوْض** دریافت طلب امر یہ ہے کہ ناقص واوی کو اجوف اور لفیف پر مقدم کیوں ذکر کیا؟

جواب: ناقص بہ نسبت اجوف اور لفیف اکثر ہے **وَالْعِزَّةُ لِلتَّكَاثُرِ**۔

سوال: (ذُو) کو ضمیر کی طرف مضاف کیوں نہیں کیا؟

جواب: (ذُو) اس لئے وضع کیا گیا ہے کہ اس کے توسط سے اسم جنس کو کسی کی صفت قرار دیں، **نظر بر آں** اس کا مضاف الیہ ہمیشہ اسم جنس ہوتا ہے اور ضمائر اسم جنس نہیں کہ وہ معرفہ ہوتی ہیں اس لئے ضمیر

کی طرف مضاف نہیں کیا گیا۔

۴ قوله: مضافة الیٰ غیریاء المتکلم. اگر سرے سے مضاف ہی نہ ہوں تو تینوں احوال میں ان کا اعراب بحرکات ثلثہ لفظی ہوتا ہے جیسے جَائَنِی اَبٌ، رَأَیْتُ اَبًا، مَرَرْتُ بِاَبٍ اور اگر مضاف تو ہوں مگر یائے متکلم کی جانب تو تینوں احوال میں ان کا اعراب بحرکات ثلثہ تقدیری ہوگا جیسے جَائَنِیْ اَبِیْ، رَأَیْتُ اَبِیْ، مَرَرْتُ بِاَبِیْ (غَیْرِیَاءِ الْمُتَکَلِّمْ) عام ہے کہ اسم ظاہر ہو یا ضمیر غائب یا ضمیر حاضر یا ضمیر جمع متکلم ان چاروں صورتوں میں وہی اعراب ہوگا جو متن میں مذکور ہے۔

۵ قوله: بالواو والالف والیاء.

سوال: جب اسمائے ستہ مثنیٰ اور مجموع اور مصغر ہوں تو یہ اعراب نہیں ہوتا بلکہ بر تقدیر اوّل حالت رفع میں (الف) اور حالت نصب وجر میں (یائے ماقبل مفتوح) جیسے جَائَنِیْ اَبَوَاكَ، رَأَیْتُ اَبَوَیْكَ، مَرَرْتُ بِاَبَوَیْكَ اور بر تقدیر دوم اگر جمع مکسر ہیں تو تینوں احوال میں اعراب بحرکات ثلثہ لفظی ہوتا ہے جیسے جَائَنِیْ آبَائُكَ، رَأَیْتُ اٰبَائَكَ، مَرَرْتُ بِآبَائِكَ اور اگر جمع مذکر سالم ہیں تو حالت رفع میں (واو) ماقبل مضموم اور حالت نصب وجر میں (یائے ماقبل مکسور) جیسے جَائَنِیْ اَبُوْكَ، رَأَیْتُ اَبِیْكَ، مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ اور اگر مصغر ہیں تو تینوں احوال میں اعراب بحرکاتِ ثلثہ لفظی ہوتا ہے جیسے جَائَنِیْ اُبَیُّكَ، رَأَیْتُ اُبَیَّكَ، مَرَرْتُ بِاُبَیِّكَ پس مطلقاً یہ حکم بیان کرنا کہ اسمائے ستہ کا اعراب حالت رفع میں (واو) اور حالت نصب میں (الف) اور حالت جر میں (یا) ہوتا ہے صحیح نہیں؟

جواب: اسمائے ستہ سے مراد **مکبّرہ موحّدہ** ہیں مکبّرہ کی قید سے مصغرہ نکل گئے اور موحدہ کی قید سے مثنیٰ اور مجموع۔

سوال: جب یہ دونوں قیدیں مراد ہیں تو ان کی تصریح کیوں نہیں فرمائی؟

جواب: الفاظ مذکورہ پر اکتفا فرمایا کہ وہ سب کے سب مکبّرہ اور موحّدہ ہیں۔

سوال: تو اضافت کے بارے میں بھی الفاظ مذکورہ پر اکتفا کیا جاتا کہ وہ سب کے سب غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہیں؟

جواب: اضافت کے بارے میں اس لئے اکتفا نہیں فرمایا کہ کوئی یہ توہم نہ کر بیٹھے کہ اعراب مذکور اس

وقت ہے جبکہ ضمیر مخاطب کی طرف مضاف ہوں یا (ذو) لفظ (مالٍ) کی طرف حالانکہ مضاف الیہ کی خصوصیت کو اعراب مذکور میں دخل نہیں کیونکہ جب اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں یا (ذو) لفظ (مـالٍ) کے سوا کسی اور اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتب بھی یہی اعراب ہوتا ہے۔

سوال: بِالْوَاوِ وَالْاَلِفِ وَالْيَاءِ کے ساتھ الفاظ مذکورہ کا اعراب بیان کرنا باطل ہے اس لئے کہ ان میں (واو) موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے پھر (واو) اور (الف) اور (یا) کیسے آسکتے ہیں؟ اسی طرح مُضَافَةً اِلٰى غَيْرِ يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ کہنا درست نہیں کیونکہ وہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہیں پھر مضاف کیسے ہوں گے؟

جواب: الفاظ مذکورہ بخصوصہا مراد نہیں بلکہ ان کی انواع مراد ہیں جن کو اسمائے ستہ سے تعبیر کیا جاتا ہے خبر میں جو ضمیر ان کی جانب راجع ہے اس سے پیشتر دو مضاف محذوف ہیں تقدیر عبارت یوں ہے اَبُوْكَ وَاَخُوْكَ وَحَمُوْكِ وَ هَنُوْكِ وَ فُوْكَ وَذُوْمَالٍ مُضَافَةً اِلٰى غَيْرِ يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ مُعْرَبَةٌ اَنْوَاعِ مُضَافَاتِهَا بِالْوَاوِ وَالْاَلِفِ وَالْيَاءِ یعنی الفاظ مذکورہ میں مضاف کی انواع جب غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان انواع کا اعراب بحالت رفع (واو) اور بحالت نصب (الف) اور بحالت جر (یا) ہوتا ہے۔ اب مکبّرہ اور موحدہ قیدیں بھی مفہوم ہوں گی کہ وہ انواع مکبّرہ اور موحّدہ ہیں اور سابق سوال کا یہ جواب تحقیقی ہوگا۔

فـائدہ: اور اسمائے ستہ مصغّرہ مضاف بیائے متکلم میں چار مذہب ہیں: **اوّل**: یہ کہ معرب بحرکات ثلثہ تقدیراً ہیں، **دوم**: یہ کہ مبنی ہیں، **سوم**: یہ کہ نہ معرب نہ مبنی، **چھارم**: یہ کہ معرب ہیں مگر بحالت رفع ونصب تقدیراً اور بحالت جر لفظاً اور اسمائے ستہ مصغرہ مفردہ یعنی غیر مضاف معرب ہیں بحرکاتِ ثلثہ لفظاً كَذَا فِي التُّحْفَةِ الْخَادِمِيَّةِ۔

سوال: اسمائے ستہ مفرد ہیں اور مفرد میں اصل اعراب بالحرکت ہے پھر ان کو اعراب بالحروف کیوں دیا گیا؟

جواب: مفردات کا اعراب بالحرکت تھا اور مثنیٰ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف تو مناسب سمجھا گیا کہ بعض مفردات کا اعراب بالحروف ہو، تا کہ مفردات اور مثنیٰ وجمع مذکر کے درمیان منافرت تامہ نہ ہو جائے نیز حروف کو باب اعراب میں اگر چہ حرکات کی فرع قرار دیا ہے کہ حرکات خفیف ہوتی ہیں اور حروف ثقیل مگر حروف بہ نسبت حرکات قوی ہیں کیونکہ ہر حرف بمنزلۂ دو حرکت ہوتا ہے یا زیادہ اس لئے کہ حرکت کے اشباع سے حرف پیدا ہوتا ہے۔ اگر اشباع بقدر یک حرکت ہے تو حرف بمنزلۂ دو حرکت ہو اور اگر اشباع بقدر دو حرکت ہے

تو حرف بمنزلۂ سہ حرکات ہوا۔ بہر کیف حروف اقویٰ ہیں تو یہ پسند نہ کیا کہ مثنیٰ اور جمع کو اعراب اقویٰ کے ساتھ مخصوص کر دیں تا کہ اصل پر فرع کی مزیت لازم نہ آئے کہ مفرد اصل ہے اور وہ دونوں مفرد کی فرع ہیں کیونکہ دونوں کا اشتقاق مفرد سے ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** بعض مفردات کو اعراب بالحروف دیا گیا۔

سوال: مفردات میں سے اعراب بالحروف کے واسطے انہیں کو کیوں منتخب کیا؟

جواب: کیونکہ ان میں مثنیٰ اور جمع کے ساتھ لفظی مشابہت بھی پائی جاتی ہے اور معنوی بھی۔ لفظی مشابہت یہ کہ مثنیٰ اور جمع کی طرح ان کا آخر ایسا حرف ہے جس کو اعراب قرار دے سکتے ہیں اور معنوی مشابہت یہ کہ مثنیٰ اور جمع کی طرح ان کے معنی سے تعدّد مفہوم ہوتا ہے۔

سوال: جس طرح ان کا آخر اعراب بن سکتا ہے اسی طرح لفظ (یَدٌ) اور (دَمٌ) کا کہ اوّل کی اصل (یَدَیٌ) ہے اور دوم کی (دَمَوٌ) تو چاہیئے کہ (یَد) اور (دَم) کا اعراب بھی یہی ہو؟

جواب: اسمائے ستہ میں حروف محذوفہ بروقت اعراب واپس آجاتے ہیں اور ان میں نہیں آتے اس لئے اعراب بالحروف کے واسطے اسمائے ستہ منتخب کیے گئے۔

سوال: ان اسماء کا انحصار چھ میں کیوں ہوا کم وبیش کیوں نہیں؟

جواب: مثنیٰ اور جمع کے تین تین احوال ہوتے ہیں (رَفْع) (نَصْب) (جَرْ) ہر حال کے مقابلے میں ایک اسم تو چھ ہو گئے۔ ۱۲

ترکیب

قوله: جمع المؤنّث السّالم بالضّمّة والكسرة.

(جَمْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْمُؤَنَّث) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُؤَنَّثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ اسم مفعول غیر عامل بوجہ فقدان اعتماد (جَمْعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف بر مذہب سیبویہ مبدل منہ بر مذہب مبرّد کیونکہ سیبویہ کے نزدیک مُعَرَّف بِاللّام کی طرف مضاف مرتبۂ تعریف میں مُعَرَّف بِاللّام کی طرح ہوتا ہے تو مُعَرَّف بِاللّام اس کی صفت ہو سکے گا کہ موصوف اور صفت تعریف میں مساوی ہوں گے اور موصوف کے لئے ضروری ہے کہ تعریف میں صفت سے اعلیٰ ہو یا

مساوی اور مبرد کے نزدیک مُعَرَّفْ بِاللّام کی طرف مضاف تعریف میں مُعَرَّفْ بِاللّام سے کم ہوتا ہے تو مُعَرَّفْ بِاللّام اس کی صفت نہ ہو سکے گا، ورنہ لازم آئے گا کہ موصوف تعریف میں صفت سے کم ہو، **نظر بر آں** ان کے نزدیک (جَمْعُ الْمُؤَنَّثِ) مبدل منہ اور (اَلسَّالِمُ) بدل قرار دیا جائے گا (اَلسَّالِمُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (سَالِمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بر مذہب اوّل اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے موصوف (سَالِمُ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت اور بر مذہب دوم (سَالِمُ) بوجہ فقدان اعتماد عامل نہیں تو بدل ہے موصوف اپنی صفت سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر مبتدا (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلضَّمَّةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (ضَمَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْكَسْرَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (كَسْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلضَّمَّةِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (مُعْرَبٌ) مقدر کا (مُعْرَبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مُعْرَبٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں۔۱۲

قوله: غير المنصرف بالضمّة و الفتحة. (غَيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْمُنْصَرِفِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُنْصَرِفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ اسم فاعل ہے بوجہ فقدان اعتماد عامل نہیں (غَيْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلضَّمَّةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (ضَمَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْفَتْحَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (فَتْحَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلضَّمَّةِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (مُعْرَبٌ) مقدر کا، (مُعْرَبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مُعْرَبٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (غَيْرُ الْمُنْصَرِفِ) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ

ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ابوك واخوك وحموكِ وهنوكِ وفوكَ وذومال مضافة الٰى غير ياء المتكلم بالواو والالف والياء. میں (اَبُوْكَ) حکایت مرفوع محلا یا تقدیراً علیٰ اختلاف القولین کہ بعض کے نزدیک حکایت مبنی ہے اور بعض کے نزدیک معرب معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَخُوْكَ) حکایت معطوف مرفوع محلا یا تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَمُوْكِ) حکایت معطوف مرفوع محلا یا تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (هَنُوْكِ) حکایت معطوف مرفوع محلا یا تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فُوْكَ) حکایت معطوف مرفوع محلا یا تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ذُوْمَالٍ) حکایت معطوف مرفوع محلا یا تقدیراً (اَبُوْكَ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مبتدا (مُضَافَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر کسر علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے ذوالحال مؤخر (اِلٰى) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (غَيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (يَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلْمُتَكَلِّمِ) میں (ال) حرف تعریف برائے استغراق مبنی بر سکون (مُتَكَلِّمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ اسم فاعل ہے بوجہ فقدان اعتماد عامل نہیں (يَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوئی (غَيْرِ) کی (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مُضَافَةً) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر حال مقدم بر مذہب اخفش کہ ان کے نزدیک حال میں جب ظرف عامل ہو تو ذوالحال پر حال کی تقدیم جائز ہے بشرطیکہ حال سے پہلے مبتدا ہو جیسے یہاں پر اور ابن برہان کے نزدیک بدون شرط مذکور جائز ہے اور سیبویہ کے نزدیک مطلقاً جائز نہیں تو ان کے نزدیک اس کو مبتدا سے حال قرار دیں گے جیسے کہ مالکی کے قول پر (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْوَاوِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَاوِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْاَلِفِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَلِفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْيَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (يَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلْوَاوِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (مُعْرَبَةٌ) مقدر کا (مُعْرَبَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث

اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے مبتدا باعتبار انواع کَمَامَرَّ فِی الشَّرْحِ ذوالحال اپنے حال مقدم سے ملکر نائب فاعل (مُعْرَبَۃٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

المثنیٰ وکلا مضافًا الیٰ مضمرٍ واثنان
تثنیہ اور لفظ کلا جب کہ مضاف ہو ضمیر کی طرف اور لفظ اثنان
وَاثنتان بالالف وَالیَاء
اور اثنتان کا اعراب الف اور یاء کے ساتھ ہوتا ہے

قولہ: المثنیٰ وکلا الخ

سوال: المثنیٰ سے مراداس کے افراد ہیں اور کِلَاوَ اِثْنَان وَ اِثْنَتَان میں سے ہر ایک اس کا فرد ہے تو المثنیٰ کے بعدان کے ذکر کی ضرورت نہیں کہ یہ تو اس میں آہی گئے؟

جواب: یہ تینوں مثنیٰ کے ساتھ ملحق ہیں اس کے فرد نہیں کیونکہ مثنیٰ کا فرد وہ ہے جس کیلئے اس لفظ کا فرد ہو جیسے (رَجُلَان) کا مفرد (رَجُل) ہے اور ان کے لفظ کا مفرد نہیں تو یہ مثنیٰ کے ساتھ ملحق ہوئے اور ملحق وہ ہے جس کی صورت مثنیٰ جیسی ہو اور اس کے لفظ کا مفرد نہ ہو۔

سوال: کِلْتَا کو کیوں ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ بھی مثنیٰ کے ملحقات سے ہے؟

جواب: یہ کِلَا کی فرع ہے اور اصل کا ذکر فرع کے ذکر سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

سوال: تو اِثْنَتَان کو کیوں ذکر کیا وہ بھی تو اِثْنَان کی فرع ہے؟

جواب: اس میں ایک نکتہ ہے وہ یہ کہ تذکیر وتانیث اعداد میں خلاف قیاس ہے کہ مذکر کیلئے عدد (تا) کے ساتھ آتا ہے اور مؤنث کیلئے بغیر (تا) جیسے (ثَلٰثَۃ) مذکر کیلئے اور (ثَلٰث) مؤنث کیلئے تو دونوں کو ذکر کر کے اس پر تنبیہ کی کہ یہ قیاس کے موافق ہیں کہ اِثْنَان مذکر کیلئے ہے اور اِثْنَتَان مؤنث کیلئے دوسرے اعداد کی طرح مخالف قیاس نہیں اور بعض نسخوں میں اِثْنَتَان کا ذکر نہیں کَذَافِی جَامِعُ الْغُمُوض۔

اقول: یہ نکتہ اس وقت درست ہوگا جبکہ (تا) دوسرے اعداد میں علامت تذکیر نہ ہو حالانکہ (تا) کے معانی میں تذکیر بھی بیان کی گئی ہے **کمامرّ فی بحثِ الکلِمة**۔

سوال: اعراب مذکور کے لئے (کِلَا) میں ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی شرط کیوں لگائی گئی؟

جواب: (کِلَا) میں دو اعتبار ہیں باعتبار لفظ مفرد ہے اور باعتبار معنیٰ تثنیہ۔ اعتبار اوّل اعراب بالحرکۃ کو مقتضی ہے اور اعتبار دوم اعراب بالحروف کو تو دونوں میں اعتبار کی رعایت کی گئی بایں طور کہ جب اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو تو اعراب بالحرکۃ دیا گیا کیونکہ اسم ظاہر کی طرف اضافت اصل ہے اور اعراب بالحرکۃ بھی اصل۔ پس برعایت تناسب اصل کو اصل دیا گیا اور جب ضمیر کی طرف مضاف ہو تو اعراب بالحروف دیا گیا کیونکہ ضمیر کی طرف اضافت خلاف اصل ہے اور اعراب بالحروف بھی خلاف اصل تو برعایت تناسب خلاف اصل کو خلاف اصل دیا گیا۔

سوال: **جَائَنِی کِلَا الرَّجُلَیْنِ، رَأَیْتُ کِلَا الرَّجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بِکِلَا الرَّجُلَیْنِ** میں (کِلَا) اسم ظاہر کی طرف مضاف ہے پھر بھی اعراب بالحرکۃ نہیں تو تناسب مذکور کی رعایت کہاں ہوئی؟

جواب: ان مثالوں میں بھی تناسب مذکور کی رعایت ہے کیونکہ ان مثالوں میں (کِلَا) کا اعراب بالحروف نہیں حتیٰ کہ تناسب مذکور کی رعایت جاتی رہے بلکہ اعراب بالحرکۃ ہے مگر لفظی نہیں تقدیری ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: **المثنّٰی وکلا مضافاً الٰی مضمر واثنان واثنتان بالالف والیاء**. (اَلْمُثَنّٰی) میں (ال) حرف تعریف برائے استغراق مبنی برسکون (مُثَنّٰی) اسم مقصور مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (کِلَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً ذوالحال (مُضَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی برسکون (مُضْمَرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُضَافًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر حال (کِلَا) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف (و) حرف عطف مبنی برفتح (اِثْنَانِ) مراد اللفظ مرفوع لفظاً بالف معطوف (و) حرف

عطف مبنی بر فتح (اِثْنَتَان) مراد اللفظ مرفوع لفظاً بالف معطوف (اَلْمُثَنّٰی) معطوف علیہ اپنے ہر سہ معطوفات سے ملکر مبتدا (بــــا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْاَلِفِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَلِفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْیَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (یَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلْاَلِفِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (مُعْرَبَةٌ) مقدر کا (مُعْرَبَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے مبتدا (مُعْرَبَةٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

جمع[1] المذكّر السّالم واولو وعشرون
جمع مذکر سالم اور اُولو اور عشرون
واخواتها بالواو والياء التقدير[2] فيما
اور اس کے نظائر کا اعراب (بحالت رفع) واو، اور (بحالت نصب وجر) یا ہوتا ہے تقدیری اعراب اس اسم
تعذّر كعصًا[3] وغلامي مطلقًا او استثقل[4]
معرب میں ہوتا ہے جس میں ظہور اعراب ممکن نہ ہو جیسے عصا اور غلامی کے اندر تینوں حالتوں میں یا جس
كقاضٍ رفعًا وجرًّا ونحو[5] مسلمِيَّ رفعًا
میں ظہور اعراب ثقیل ہو جیسے قاضی میں بحالت رفع وجر اور مُسْلِمِیَّ جیسے میں بحالت رفع فقط

[1] **قوله: جمع المذكر الخ.** وہ جمع ہے جس کے آخر (واو) ماقبل مضموم اور نون ہو یا

(یا) ماقبل مکسور اور نون ہو خواہ اس کا مفرد مذکر ہو جیسے مُسْلِمُوْن جمع مُسْلِم یا مؤنث جیسے سِنُوْن جمع سِنَة۔
سوال: جمع مذکر سالم کے بعد (اُوْلُو) اور عشرون وغیرہ کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جَمْعُ الْمُذَکَّرِ السَّالِم سے مراد اس کے افراد ہیں جن کا اعراب بحالت رفع (واو) اور بحالت نصب و جر (یا) ہوتا ہے اور (اُوْلُو) وغیرہ اس کے افراد سے ہیں پھر ان کو علیحدہ ذکر کرنا فضول ہے؟
جواب: یہ جمع مذکر سالم کے افراد سے نہیں بلکہ ملحقات سے ہیں کہ ان کی صورت اس جیسی ہے مگر ان کے لئے مفرد، ان کے لفظ سے نہیں، اسی واسطے علیحدہ بیان کئے گئے۔
سوال: یہ جواب (اُوْلُو) میں صحیح ہے (عِشْرُوْن) اور اس کے نظائر میں صحیح نہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ (عِشْرُوْن) جمع (عِشْرَة) ہو اور (ثَلٰثُوْن) جمع (ثَلٰثَة) اور (اَرْبَعُوْن) جمع (اَرْبَعَة) اور (خَمْسُوْن) جمع (خَمْسَة) اسی طرح بواقی؟
جواب: اگر عِشْرُوْن جمع عِشْرَة ہو تو لازم آئے گا کہ ثَلٰثُوْن پر عِشْرُوْن کا اطلاق درست ہو کیونکہ ثَلٰثُوْن تین عِشْرَة ہے۔ اسی طرح لازم آئے گا کہ ثَلٰثُوْن کا اطلاق تِسْعَة پر درست ہو کیونکہ تِسْعَة تین ثَلٰثَة ہے حالانکہ یہ اطلاق باطل ہے تو عِشْرُوْن اور ثَلٰثُوْن وغیرہ کا جمع ہونا باطل ہوا۔
سوال: اعراب بالحرکة اصل ہے تو مثنیٰ اور جمع کو اعراب بالحروف کیوں دیا گیا؟
جواب: مثنیٰ اور جمع مفرد کی فرع ہیں کہ ان کا اشتقاق مفرد سے ہوتا ہے اور اعراب بالحروف اعراب بالحرکة کی فرع ہے کمامرّ تو تناسب کا لحاظ کرتے ہوئے مفرد کو اعراب بالحرکت دیا اور ان کو اعراب بالحروف۔
سوال: پھر بھی مثنیٰ اور جمع کا اعراب خلاف اصل ہے کیونکہ مثنیٰ کا اعراب بحالت رفع الف ہے اور قیاس چاہتا ہے کہ (واُو) ہو اس لئے کہ رفع علامت فاعلیت ہے جس کے لئے حروف میں (واو) آتا ہے اور حرکات میں ضمہ اور جمع و مثنیٰ کا اعراب بحالتِ نصب (یا) ہے اور قیاس مقتضی ہے کہ (الف) ہو کیونکہ نصب علامت مفعولیت ہے جس کیلئے حروف میں (الف) آتا ہے اور حرکات میں فتحہ کمامرّ؟
جواب: حروف اعراب تین ہیں اور مثنیٰ و جمع میں سے ہر ایک کے تین تین احوال رفع، نصب، جر۔ پس اگر تینوں حروف مثنیٰ کے اعراب قرار دیئے جاتے تو جمع بغیر اعراب رہ جاتی اور اگر تینوں حروف جمع کے اعراب ہوتے تو مثنیٰ بغیر اعراب رہ جاتا اور اگر تینوں حروف کو دونوں میں مشترک کر دیتے کہ دونوں میں بحالت رفع (واو) ہوتا

اور بحالت نصب (الف) اور بحالت جر (یـــا) تو التباس لازم آتا کہ مثنیٰ جمع سے ممتاز نہ رہتا اور جمع مثنیٰ سے،

نظر بر آں تینوں حروف کو دونوں پر بایں طور تقسیم کر دیا گیا کہ مثنیٰ کو بحالت رفع (الف) دیا بایں مناسبت کہ فعل کے صیغۂ تثنیہ میں (الف) ضمیر فاعل ہوتا ہے اور جمع کو بحالت رفع (واو) دیا بایں مناسبت کہ فعل کے صیغۂ جمع میں (واو) ضمیر فاعل ہوتا ہے اور (یا) کو بحالت جر دونوں میں مشترک کر دیا گیا۔

سوال: اب دونوں میں بحالت جر التباس لازم آیا؟

جواب: یہ التباس ماقبل (یـــا) کی حرکت کے پیش نظر باقی نہیں رہتا کیونکہ مثنیٰ میں (یـــا) کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور جمع میں مکسور۔

سوال: مثنیٰ اور جمع میں نصب کو جر کے تابع قرار دیا رفع کے تابع کیوں نہیں کیا؟

جواب: نصب اور جر میں تناسب ہے وہ یہ کہ دونوں علامت فضلہ ہیں بخلاف رفع کہ وہ علامت عمدہ ہے۔ اسی تناسب کے باعث نصب کو جر کے تابع کیا۔

۲ **قولہ: التقدیر فیماتعذر الخ.** ماقبل میں انواع اعراب کی تقسیم اعراب بالحرکت اور اعراب بالحروف کی طرف بیان کی تھی اور ان کے مواضع کا بیان کیا تھا یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اعراب بالحرکت اور اعراب بالحروف کی تقسیم تقدیری اور لفظی کی طرف اور ان کے مواضع بیان فرماتے ہیں لیکن ماقبل کی طرح مواضع کا بیان قصدی ہے اور تقسیم کا ضمنی۔

سوال: ماضی امر حاضر معروف، اور حروف میں اعراب متعذر رہے پھر بھی ان میں اعراب تقدیری نہیں ہوتا، پس **اَلتَّقْدِیْرُ فِیْمَا تَعَذَّرَ** کہنا درست نہیں؟

جواب: (**فِیمَا**) میں کلمۂ (**مَا**) سے مراد اسم معرب ہے تو معنیٰ عبارت یہ ہوئے کہ تقدیری اعراب اس اسم معرب میں ہوتا ہے جس میں ظہور اعراب متعذر رہو اور ماضی وغیرہ اسم معرب نہیں۔ لہٰذا **فِیْمَا تَعَذَّرَ** میں داخل نہ ہوئے حتیٰ کہ اعتراض وارد ہو۔

سوال: (**تَعَذَّرَ**) میں ضمیر فاعل کا مرجع اعراب ہے پس اگر (**مـا**) کو موصوفہ قرار دیں تو جملۂ صفت کا عائد موصوف سے خلو لازم آئے گا اور اگر (**مـا**) موصولہ قرار دیں تو جملۂ صلہ کا عائد موصول سے خلو لازم آئے گا اور یہ دونوں باتیں جائز نہیں؟

جواب: عائد محذوف ہے اصل عبارت یوں تھی **فِيْمَا تعذَّرَ فِيْه**۔

سوال: متعذر اس کو کہتے ہیں جس کا حصول ممکن ہو مگر بمشقت اور (عَصَا) و (غُلَامِی) میں سرے سے ظہور اعراب ممکن ہی نہیں؟

جواب: متعذر سے یہاں پر ممتنع مراد ہے۔

سوال: جب ان میں ظہور اعراب ممکن نہیں تو ان کو از قبیل معربات کیوں قرار دیا مبنیات سے شمار کرنا چاہئے؟

جواب: مبنیات سے اس لئے قرار نہیں دیا کہ ان میں مناسبت موثرہ نہیں پائی جاتی جس کا بیان ماقبل میں گذر گیا۔

۳ قوله: كَعَصًا وَغُلَامِي. (عَصًا) سے مراد وہ اسم معرب ہے جس کے آخر الف مقصورہ ہو خواہ باقی جیسے (اَلْعَصَا) یا محذوف جیسے (عَصًا) ایسے اسم کو اسم مقصور کہتے ہیں۔ اس کا اعراب تقدیری بایں وجہ ہوا کہ الف پر حرکت کا آنا ممکن نہیں اور (غُلَامِی) سے مراد جمع مذکر سالم کے علاوہ وہ اسم معرب ہے جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ اس کا اعراب تقدیری بایں وجہ ہے کہ اس کے آخر پر بمناسبت یائے متکلم کسرہ ہے جس کے ہوتے ہوئے دوسری حرکت کا آنا ممکن نہیں خواہ وہ حرکت موافق ہو یا مخالف۔

فائدہ: ایسے اسم میں نحویوں کے تین مذہب ہیں: **اوّل:** یہ کہ تینوں احوال میں معرب باعرابِ تقدیری ہے، **دوم:** یہ کہ بحالت رفع ونصب اعراب تقدیری ہے اور بحالت جر لفظی، **سوم:** یہ کہ مبنی ہے۔ ان تینوں مذاہب میں مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک مذہب اوّل مختار تھا، اسی واسطے (مُطْلَقًا) فرمایا جس کے معنی ہیں تینوں احوال میں كذافي التُّحفةِ الخادميه۔

۴ قوله: او استثقل كقاضٍ الخ. اس سے مراد وہ اسم معرب جس کے آخر یائے ماقبل مکسور ہو خواہ (یا) ثابت ہو جیسے (اَلْقَاضِی) یا ساقط جیسے (قَاضٍ) اس کا اعراب بحالت رفع وجر تقدیری ہوتا ہے نہ بحالت نصب اس لئے کہ (یا) پر ضمہ اور کسرہ ثقیل ہوتے ہیں فتحہ ثقیل نہیں ہوتا۔

۵ قوله: ونحو مسلِمِيَّ رفعًا. اس سے مراد وہ جمع مذکر سالم ہے جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ اس کا اعراب صرف بحالت رفع تقدیری ہوتا ہے نہ بحالت نصب وجر اس لئے کہ بحالت رفع (واو) کا (یـا) کی طرف انقلاب ہوتا ہے جس سے (واو) باقی نہیں رہتا تو اعراب تقدیری ہوا بخلاف حالت نصب وجر کہ اس میں (یا) کا (یا) میں ادغام ہوتا ہے جس میں (یا) باقی رہتی ہے تو اعراب لفظی ہوا۔

سوال: اعراب بالحرف تینوں احوال میں بھی تقدیری ہوتا ہے جیسے جَائَنِیْ اَبُو الْقَوْمِ، رَأَیْتُ اَبَا الْقَوْمِ، مَرَرْتُ بِاَبِی الْقَوْمِ تو مصنف علیہ الرحمۃ نے اس قسم کو کیوں ترک فرمایا؟

جواب: صورت مذکورہ میں اعراب تقدیری بعارض اضافت ہے اور عوارض کا اعتبار نہیں، **نظر برآں** قسم مذکور کو بیان نہیں فرمایا۔۱۲

ترکیب

قوله: جمع المذكّر السّالم واولو وعشرون واخواتها بالواو والياء. (جَمْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْمُذَکَّرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُذَکَّرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ اسم مفعول غیر عامل بوجہ فقدان اعتماد (جَمْعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف بر مذہب سیبویہ یا مبدل منہ بر مذہب مبرد کَمَا مَرَّ (اَلسَّالِمُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (سَالِمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (سَالِمُ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت (جَمْعُ الْمُذَکَّرِ) موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اُوْلُوْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عِشْرُوْنَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَخَوَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً مضاف (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے عِشْرُوْن بتاویل (اَلْکَلِمَۃ) (اَخَوَاتُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (عِشْرُوْن) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر معطوف (جَمْعُ الْمُذَکَّرِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مبتدا اور اگر جَمْعُ الْمُذَکَّر کو بر مذہب مبرد مبدل منہ قرار دیں تو (اَلسَّالِمُ) اسم فاعل عمل نہ کرے گا کیونکہ اعتماد مفقود ہے (بَا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْوَاوِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَاوِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْیَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (یَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلْوَاوِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (مُعْرَبَۃٌ) مقدر کا (مُعْرَبَۃٌ)

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے مبتدا (مُعْرَبَةٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں۔۱۲

قوله: التقدير فيما تعذّر كعصًا وغلامي مطلقاً او استثقل كقاضٍ رفعاً و جرًا. (اَلتَّقْدِيْرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی بصریین کے نزدیک کہ مدخول کا فرد معین مراد ہے یعنی تَقْدِيْرُ الْاِعْرَاب اور عوض مضاف الیہ کوفیین اور بعض بصریہ کے نزدیک جنکی اکثر متاخرین نے موافقت کی کَمَا فِي الفَوائِدِ الشَّافِيَة مبنی بر سکون (تَقْدِيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (فِي) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (تَعَذَّرَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اعراب، جو اَلتَّقْدِيْرُ سے مفہوم ہوتا ہے اور (ما) کی طرف ضمیر عائد محذوف ہے اَیْ فِيْهِ میں (فِي) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (تَعَذَّرَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (اُسْتُثْقِلَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْاِعْرَاب) یہاں پر بھی ضمیر عائد محذوف مانی جائے گی کہ معطوف حکم معطوف علیہ میں ہوتا ہے اَیْ فِيْهِ میں (فِي) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (اُسْتُثْقِلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف (تَعَذَّرَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صفت مجرور محلاً یا صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں (ما) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اِختلافِ القولین راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

كَعَصًا وَغُلَامِي مطلقاً. میں (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (عَصًا) اسم مقصور

مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (غُلَامِی) مجموعہ مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (عَصًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے عَصًا و غُلَامِی بتاویلِ کُلُّ وَاحِدٍ، (مُطْلَقًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مَاتَعَذَّرَ مبتدائے محذوف (ھو) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

فائدہ: (ك) بمعنی مثل سیبویہ کے نزدیک عند الضرورت ہوتا ہے جیسے اس شعر میں۔

بیض ثلث کنعاج جُمّ　　　یضحکن عن کالبرد المُنهمّ

کہ بوجہ دخول (عَنْ) (ك) کے بمعنی مثل ہونے کا حکم کیا گیا۔ اخفش وغیرہ بعض نحویوں کے نزدیک مطلقاً جائز ہے۔

نظر بر آں (کَعَصًا وَغُلَامِی) کی ترکیب یوں ہوگی کہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ (ك) بمعنی مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مرفوع محلاً کیونکہ مبنی ہے مبتدائے محذوف (ھو) اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں۔

کَقَاضٍ رَفْعًا وَجَرًّا. (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (قَاضٍ) اسم منقوص مجرور تقدیراً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (رَفْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (جَرًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (رَفْعًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول فیہ باعتبار مضاف محذوف (وَقْتَ) جس کے یہ قائم مقام ہے (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر اور مفعول فیہ سے ملکر معطوف علیہ یا بر مذہب اخفش (ك) بمعنی مثل مضاف مرفوع محلاً اور (قَاضٍ) بترکیب سابق مضاف الیہ اور (رَفْعاً وَ جَرًّا) بترکیب سابق (ك) کے مفعول فیہ ہوں گے کہ اس سے معنی تشبیہ مفہوم ہوتے ہیں جن کی بنا پر (ك) کا مفعول فیہ میں عامل ہونا درست ہے کَمَا فِی

الفَوائِدِ الشَّافِیَّة مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے ملکر معطوف علیہ،

ونحو مسلميّ رفعًا. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مُسْلِمِيّ) مجموعہ مراد اللّفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (رفعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ باعتبار مضاف محذوف (وَقْتَ) جس کے یہ قائم مقام ہے (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے ملکر معطوف چونکہ (نَحْوُ) سے معنیٰ تشبیہ مستفاد ہوتے ہیں اس لئے (رَفْعًا) کا مفعول فیہ ہونا درست ہے کَمَامَرَّ. (ثَابِتٌ) معطوف علیہ یا (ك) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر (هو) مبتدا محذوف کی (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا اسْتُثْقِلَ) مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محال اعراب نہیں۔ ۱۲

واللّفظيّ[1] في مَاعداه غيرالمنصرف[2] مَافيه
اور اعراب لفظی ان چار کے غیر میں ہوتا ہے غیر منصرف وہ اسم معرب ہے جس میں
عِلّتان من تسع اوواحدة منهاتقوم مقامهما
دو علّت ہوں نو علتوں سے یا ایک اُن میں سے جو قائم مقام دو کے ہو

[1] **قوله: واللّفظيّ في ماعداه.** یعنی اعراب لفظی مذکورہ بالا چار مواضع کے ماسوا میں ہوتا ہے۔

سوال: اعراب لفظی بہ نسبت اعراب تقدیری اصل ہے پھر بیان میں تقدیری کو لفظی پر کیوں مقدم کیا؟

جواب: اعراب تقدیری کے مواضع قلیل ہیں اور اعراب لفظی کے کثیر اور قلیل قلت میں جز کے ساتھ مشابہ ہے اور کثیر کثرت میں کُل کے ساتھ تو قلیل بمنزلۂ جز ہوا اور کثیر بمنزلۂ کُل۔ چونکہ جز وفہم میں کُل پر طبعاً مقدم ہوتا ہے اسی واسطے ذکر میں بھی مقدم کر دیتے ہیں تا کہ ذکر اور طبع میں مطابقت ہو جائے۔ پس مشابہت مذکورہ کے پیش نظر بمنزلۂ جزو کو بمنزلۂ کُل پر مقدم کر دیا۔

۲ قولہ: غیر المنصرف الخ. پیشتر معرب کی تفصیل میں منصرف اور غیر منصرف کا ذکر ہو چکا ہے۔ **فَالْمُفْرَدُ الْمُنْصَرِفُ الخ** میں منصرف کا اور (**غَیْرُ الْمُنْصَرِفِ بِالضَّمَّةِ وَالْفَتْحَةِ**) میں غیر منصرف کا جس سے معلوم ہوا کہ معرب کی دو قسم ہیں منصرف اور غیر منصرف۔ لہٰذا اب یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ تعریف بیان فرماتے ہیں چونکہ غیر منصرف بہ نسبت منصرف قلیل تھا اور غیر منصرف کی معرفت سے منصرف کی معرفت بایں طور حاصل ہو جاتی تھی کہ منصرف وہ ہے جس میں نو علتوں سے دو یا ایک قائم مقام دو نہ ہو۔ **نظر برآں** غیر منصرف کی تعریف پر اکتفا کرتے ہوئے فرمایا، **غَیْرُ الْمُنْصَرِفِ مَافِیْهِ الخ**۔

سوال: یہ تعریف دخول غیر سے مانع نہیں کیونکہ (**ضَرَبَتْ**) پر صادق ہے کہ اس میں دو علتیں پائی جاتی ہیں وزنِ فعل اور تانیث اس کے باوجود غیر منصرف نہیں بلکہ مبنی ہے؟

جواب: تعریف میں (**ما**) سے مراد اسم ہے اور (**ضَرَبَتْ**) اسم نہیں، لہٰذا تعریف میں داخل نہ ہوا۔

سوال: پھر بھی تعریف دخول غیر سے مانع نہیں اس لئے کہ (**حَضَارِ**) جو یمامہ اور بصرہ کے درمیان واقع ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اس میں دو علت علمیّت اور تانیث پائی جاتی ہیں تو غیر منصرف کی تعریف اس پر صادق آئی حالانکہ وہ غیر منصرف نہیں مبنی ہے؟

جواب: (**ما**) سے مراد اسم معرب ہے اور (**حَضَارِ**) معرب نہیں مبنی ہے۔ پس غیر منصرف کی تعریف میں داخل نہ ہوا اور تعریف دخول غیر سے مانع رہی۔ **هٰذَا السُّوَالُ وَالْجَوَابُ عَلٰی مَاهُوَ الْمَشْهُوْرُ وَ عِنْدِیْ کَوْنُ مَا عِبَارَةً عَنِ الْاِسْمِ الْمُعْرَبِ مَبْنِیٌّ عَلٰی اَنَّ الْمَقْسَمَ مُعْتَبَرٌ فِی تَعْرِیْفِ الْقِسْمِ لِکَوْنِهٖ حِیْنَئِذٍ.**

سوال: (**حُبْلٰی**) کو اگر کسی شخص کا علم قرار دیں اسی طرح (**مَصَابِیْح**) کو تو ان میں دو علت متحقق ہوں گی۔ اوّل میں تانیث اور علمیّت، دوم میں علمیّت اور صیغہ منتہی الجموع۔ **نظر برآں** ان کو غیر منصرف کی قسم اوّل سے ہونا چاہئے جس میں دو علت ہوتی ہیں حالانکہ ان کو قسم ثانی سے شمار کیا جاتا ہے جس میں ایک علت قائم مقام دو علت ہوتی ہے؟

جواب: قسم اوّل میں (**عِلَّتَیْن**) سے مراد وہ دو علت ہیں جو منع صرف میں مؤثر ہوں اور علمیّت الف تانیث اور صیغہ منتہی الجموع کے ساتھ مؤثر نہیں ہوتی پس دونوں میں ایک ہی علت ہوئی جو قائم مقام دو علت

ہے۔لہٰذا دونوں قسم ثانی سے ہوئے۔

سوال: لفظ نوح میں دو علّت مؤثر ہیں عجمہ اور علمیّت پھر بھی بر مذہب مختار منصرف ہے۔پس تعریف دخول غیر سے مانع نہیں؟

جواب: دو علّت مؤثرہ سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں اپنے شرائط کے ساتھ پائی جائیں اور عجمہ کی شرط یہ ہے کہ اس کا وسط متحرک ہو یا تین حروف سے زائد اور لفظ (نوح) میں ان دونوں میں سے کوئی شرط نہیں پائی جاتی، اسی واسطے منصرف ہے۔

سوال: اَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهَا تَقُوْمُ مَقَامَهُمَا میں قیام کی اسناد علّت واحدہ کی جانب درست نہیں کیونکہ قیام بمعنی ایستادن اجسام کی صفت ہے جو جوہر ہوتے ہیں اور علّت منع صرف از قبیل اعراض ہے؟

جواب: قیام سے مراد وہ معنی نہیں جو اجسام کی صفت ہوتے ہیں حتیٰ کہ اعتراض مذکور وارد ہو بلکہ مراد تاثیر ہے یعنی ایک علّت جو دو علّت جیسی تاثیر کرتی ہو تعریف میں کلمہ (مـا) جنس ہے جس میں جملہ اسمائے معربہ منصرف اور غیر منصرف داخل ہیں اور فِيْهِ عِلَّتَانِ الخ فصل جس سے منصرف خارج ہوگیا۔

یادرھیے کہ عرف نحات میں علّت کی تعریف یہ ہے مَا يَنْبَغِي اَنْ يَخْتَارَ الْمُتَكَلِّمُ عِنْدَ حُصُوْلِهٖ اَمْرًا مُنَاسِبَهٗ یعنی وہ چیز جس کے حصول پر متکلم کا ایسے امر کو اختیار کرنا لائق ہو جو اس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے اور اس امر مناسب کو حکم کہتے ہیں جیسے علمیّت اور عدل بایں تعریف علّت ہیں اور عدم دخول کسرہ و تنوین حکم کہ جب بھی کسی معرب میں علمیّت اور عدل پائے جائیں تو متکلم کے لئے مناسب یہ ہے کہ اس معرب پر کسرہ اور تنوین داخل نہ کرے۔۱۲

ترکیب

قوله: والـلفظيُّ في ماعدَاه. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَللَّفظِيُّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (لَفظِيٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَللَّفظِيُّ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت (اَلْاِعْرَابُ) موصوف مقدر جس میں (ال) حرف تعریف

برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِعْـرَابُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْاِعْـرَابُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (مَـا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (عَدَا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے (ما) (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (عَـصًا وغُلَامِي) و (قَاضٍ و مُسْلِمِيَّ) بتاویل مذکور تا کہ افراد ضمیر درست ہو یا راجع بسوئے مَـاتَعَذَّرَ فِيهِ اَوِ اسْتُثْقِلَ (عَدَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلاً یا صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں (مَـا) موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا (مَـا) موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور محلاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِـتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں کیونکہ معطوف علیہ محل اعراب نہیں رکھتا جو جملہ اَلتَّقْدِيرُ فِيمَا تَعَذَّرَ ہے۔

قوله: غير المنصرف مافيه علّتان من تسع. (غَيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْـمُـنْـصَرِفِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُـنْصَرِفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ اسم فاعل غیر عامل بوجہ عدم اعتماد (غَيْــرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (مَــا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (فِـي) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (هَــا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَـا) جار مجرور سے ملکر ظرف (عِـلَّـتَـانِ) مثنیٰ مرفوع بالف موصوف (مِـنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی بر سکون (تِسْعٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت جس کا موصوف (عِلَلٍ) محذوف ہے ایسا نہیں کہ مضاف الیہ (عِلَلٍ) محذوف ہو اور (تِسْعٍ) پر تنوین اس کے عوض میں کیونکہ مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لانے کے لئے یہ شرط ہے کہ مضاف ظرف ہو جیسے (حِـيْـنَـئِـذٍ) میں یا لفظ (كُـلٍّ) یا لفظ (بَـعْـضٍ) یا لفظ (اَيٍّ) كما في الرّضي (عِلَلٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَتَانِ) مقدر کا (ثَابِتَتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (هُــــا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَابِتَتَانِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت (عِلَّتَانِ) موصوف

اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ۔

او واحدة منها تقوم مقامهما. (اَو) حرف عطف مبنی بر سکون (عِلَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف مقدر (وَاحِدَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت اوّل (من) حرف جار برائے تبیین مبنی برسکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے (تِسْعٍ) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف مقدر (ثَـابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت ثانی (تَـقُوْمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے موصوف مقدر (مَـقَـامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (عِـلَّتَانِ) (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (مَـقَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (تَـقُوْمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت ثالث مرفوع محلا (عِـلَّـةٌ) موصوف مقدر اپنی تینوں صفت سے مل کر معطوف (عِلَّتَانِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل (فیه) ظرف اپنے فاعل سے ملکر جملہ ظرفیہ ہوکر صفت مرفوع محلا یا صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا (فیه) بترکیب سابق جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتَتَانِ) مقدر کا (ثَـابِتَتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (هـما) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (عِـلَّتَانِ) (ثَـابِتَتَانِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم اور (عِلَّتَانِ) بترکیب سابق مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صفت مرفوع محلا یا صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں (مـا) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (مـا) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَهِیَ		عَدلٌ	و	وَصفٌ		وَتَانیث		وَمعرِفة	
وہ	نو	علتیں	عدل	اور	وصف	اور	تانیث	اور	معرفہ

وَعجمة ثُمَّ جمعٌ ثُمَّ تركيب والنّونُ

اور عجمہ اور جمع اور ترکیب اور نون

زائدة مِنْ قبلِهَا الف وَ وَزن فعل و هٰذا [۲]

جس سے پہلے الف زائد ہو اور وزنِ فعل ہیں یہ

القول تقريب

قول تقریبی ہے

[۱] **قوله: وهي عدل.** یہ مصرع (عدل) سے شروع ہوتا ہے (وھی) مصرع میں داخل نہیں یہ دونوں بیت ابوسعید انباری کے ہیں ان سے پہلے ایک بیت اور ہے وہ یہ۔

موانع الصرف تسع كلما اجتمعت
ثنتان منها فما الصرف تصويب

چونکہ اس میں علت واحدہ کا ذکر صراحۃً نہ تھا اس لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے ترک فرمادیا۔ صراحۃً ہم نے اس لئے کہا کہ علتان سے مراد عام ہے خواہ حقیقتاً ہوں یا حکماً اور علت واحدہ مذکورہ حکماً دو علت ہے، پس بایں تاویل بیت مذکور میں علت واحدہ بھی مذکور ہوئی۔

سوال: (هي) مبتدا ہے جس کا مرجع تسع اور عدل وغیرہ میں سے ہر ایک خبر تو ہر ایک کا تسع پر حمل ہوا پس لازم آیا کہ ہر ایک نو علتیں ہوں اور یہ باطل ہے؟

جواب: یہ اس وقت لازم آئے گا جبکہ ربط عطف پر مقدم لحاظ کیا جائے یعنی ہر ایک کو خبر قرار دیں حالانکہ ایسا نہیں بلکہ عطف ربط پر مقدم ہے یعنی معطوف علیہ کو معطوفات سے ملانے کے بعد مجموعہ کو خبر قرار دیا گیا ہے۔

سوال: (ثُمَّ) تراخی کے واسطے آتا ہے تو معلوم ہوا کہ جمع اور ترکیب کا منع صرف کی علت ہونا پانچ مقدم کی علیت کے بعد ہے حالانکہ ایسا نہیں سب علیت میں متساوی الاقدام ہیں؟

جواب: (ثُمَّ) یہاں پر بمعنی (و) ہے اس کو بجائے (و) بایں ضرورت لایا گیا کہ مصرع وزن سے نہ گر جائے۔

سوال: (زَائِدَةٌ) میں دو احتمال ہیں، **اول**: یہ کہ (اَلنُّوْن) سے حال ہونے کی بنا پر منصوب ہو، **دوم**: یہ کہ (اَلنُّوْنُ) کی صفت ہونے کی بنا پر مرفوع ہو، اور دونوں باطل، اوّل اس لئے کہ حال فاعل سے ہوتا ہے یا مفعول بہ سے اور (اَلنُّوْنُ) نہ فاعل ہے نہ مفعول بہ کیونکہ وہ باعتبار عطف (هی) کی خبر ہے۔ دوم اس لئے کہ موصوف اور صفت میں مطابقت نہ رہے گی کہ موصوف معرفہ اور صفت نکرہ؟

جواب: (زَائِدَةٌ) صفت ہے اور (اَلنُّوْنُ) موصوف پر الف لام حرف تعریف نہیں بلکہ زائد ہے جو محافظتِ وزن کیلئے لایا گیا ہے افادۂ تعریف نہیں کرتا پس موصوف اور صفت نکرہ میں مطابق ہو گئے۔

۲ **قوله: هذا القول تقريب**. اس کلام کے چند معانی ہو سکتے ہیں۔ **اول**: یہ کہ تقریب مصدر بمعنی (مُقَرِّب) اسم فاعل ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ نظم ہٰذا موانع صرف کو حفظ سے قریب کرنے والی ہے کیونکہ بہ نسبت نثر نظم کا یاد کرنا آسان ہوتا ہے۔ **دوم**: یہ کہ تقریب بمعنی تحیت ہے **کَما في القاموس** اور (سَبَب) مضاف مقدر ہے **اَی هٰذَا الْقَوْلُ سَبَبُ تَقْرِيْبٌ** یعنی یہ قول کہ موانع صرف نو ہیں قائلین کے واسطے سبب تحیت ہے کہ ان کے حق میں زندہ باد کے نعرے لگائے جائیں بایں الفاظ **حَيَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى**، کیونکہ یہ قول افراط وتفریط سے پاک اور خالی از خدشہ ہے بخلاف دیگر اقوال کہ سب کے سب مخدوش ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ بعض نے کہا کہ موانع صرف دو ہیں: **اوّل**: (حِكَايَة)، **دوم**: (تَرْكِيْب) حکایت سے مراد یہ ہے **اَلنَّقْلُ مِنَ الْفِعْلِ اِلَى الْاِسْمِ** یعنی فعل سے اسم کی جانب منقول ہونا بایں معنی حکایۃ صرف وزن فعل میں متحقق ہوتی ہے جبکہ وہ وصف کے ساتھ ہو جیسے **اَعْلَم** یا **عَلَمِيَّت** کے ساتھ جیسے (يَزِيْد) کیونکہ امتناع صرف ان دونوں میں بطریق حکایۃ فعلیہ ہے کہ کسرہ اور تنوین ان دونوں پر قبل نقل داخل نہ ہوتے تھے بعد نقل بھی داخل نہ ہوں گے۔ اس پر یہ خدشہ وارد ہوتا ہے کہ (اَفْكَلْ) بمعنی (لرزہ) جب کہ کسی کا علم قرار دیدیا جائے تو بوجہ وزنِ فعل اور علمیت غیر منصرف ہے حالانکہ اس میں **حِكَايَة** بمعنی مذکور نہیں کیونکہ اس مادہ سے فعل نہیں آتا **كَمَا فِي الصِّحَاح** تو **نَقْلٌ مِنَ الْفِعْلِ اِلَى الْاِسْم** نہیں پائی گئی کہ نقل تحقق فعل کی فرع ہے تو جب فعل ہی نہیں پایا گیا تو نقل کیسے ہوگی؟ بلکہ (اَعْلَم) اور (اَحْمَر) میں بھی نقل مذکور نہیں کیونکہ (اَفْعَل) مستقل طور پر اسم تفضیل اور صفت مشبہ کا وزن ہے، فعل سے منقول نہیں۔ حالانکہ یہ

دونوں بھی علم ہونے کی تقدیر پر بوجہ وزنِ فعل اور علمیّت غیر منصرف ہوتے ہیں اور ترکیب بواقی میں متحقق ہوتی ہے لیکن ترکیب کے معنی مختلف ہیں۔ چنانچہ (۱) تانیث بالتّار میں بایں معنی کہ وہ علمیت کے ساتھ متحقق ہو اور (۲) تانیث بالف مقصورہ اور بالف ممدودہ میں بایں معنی وہ اسم کے ساتھ متحقق ہو اور (۳) عدل میں بایں معنی کہ وہ علمیّت کے ساتھ متحقق ہو جیسے (عُمَر) میں یا وصفیت کے ساتھ جیسے (ثُلٰث) اور (مَثْلَث) میں اور (۴) جمع میں بایں معنی کہ وہ بمنزلہ دو جمع ہے اور (۵) الف نون زائدتان میں بایں معنی وہ علمیت کے ساتھ متحقق ہوں جیسے (عِمْرَان) یا وصفیت کے ساتھ جیسے (سَکْرَان) اور (۶) عجمہ میں بایں معنی کہ وہ علمیت کے ساتھ متحقق ہو جیسے (اِبْرَاهِیْم) اور (۷) ترکیب میں بمعنی معروف۔ اس پر یہ خدشہ وارد ہوتا ہے کہ نمبر ایک سے نمبر چھ تک ترکیب سے جو معنی مراد لئے ہیں وہ منع صرف میں معتبر نہیں، منع صرف میں معتبر ترکیب کے معنی یہ ہیں صیرورة کلمتین او اکثر کلمة واحدة من غیر حرفیة جزءٍ یعنی دو یا زیادہ کلموں کا ایک کلمہ ہو جانا بایں طور کہ کوئی جز حرف نہ ہو، نمبر سات میں اگرچہ ترکیب کے معنی معتبر ہی مراد لئے ہیں مگر وہ تنہا منع صرف کا سبب نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ (بَعْلَبَك) بحالت تنکیر بھی غیر منصرف ہو جس کا کوئی قائل نہیں اور بعض نے کہا کہ موانع صرف دس ہیں: نو مذکورہ اور دسواں (مُرَاعَات اصل) جیسے (اَحْمَر) میں کہ علم ہونے کے بعد اگر نکرہ کیا جائے تو غیر منصرف ہوگا بایں وجہ کہ اس میں دو سبب ہیں۔ ایک وزن فعل اور دوسرا (مُرَاعَات اصل) وصفیت نہیں کہ وہ تو علمیّت سے ساقط ہوگئی تھی کیونکہ دونوں میں منافات ہے اور اَلسَّاقِطُ لَایَعُوْد البتہ وصفیت چونکہ اصلی تھی اس لئے بعد تنکیر اس کی مراعات ہو سکتی ہے۔ پس مراعات اصل بھی ایک سبب ہوا۔ اس پر یہ خدشہ وارد ہوتا ہے کہ مراعات اصل کو علیحدہ شمار کرنا تطویل بلا طائل ہے اس لئے کہ یہ وصفیت میں مندرج ہے کیونکہ وصف سے مراد اسم کا باعتبار وضع ایسی ذات مبہم پر دلالت کرنا ہے جو کسی صفت کے ساتھ متصف ہو خواہ یہ دلالت باقی ہو یا نہ ہو اور بعض نے کہا کہ موانع صرف گیارہ ہیں، دس یہ اور گیارھواں (شبہ الف مقصورہ برائے تانیث) اور شبہ الف مقصورہ برائے تانیث ہر اس الف کو کہتے ہیں جو تانیث کے لئے نہ ہو اور کسی اسم کے آخر زیادہ کر کے اس اسم کو علم بنا دیں خواہ وہ الحاق کیلئے ہو جیسے (اَرْطٰی) کہ ایک درخت کا نام ہے جس کے ساتھ دباغت کی جاتی ہے۔ یہ جعفر کے ساتھ ملحق ہے تو اس کا الف برائے الحاق ہوا کیونکہ یہ الف زائد ہے بایں وجہ کہ اہل عرب کہتے ہیں ادیم مارُوط بمعنی ادیم مدبوغ اور مارُوط بروزن مفعول ہے

جس سے معلوم ہوا کہ حروف اصلی ا، ر، ط ہیں۔ **نظر بر آں** (اَرْطیٰ) بروزن فَعْلیٰ ہوا جس سے الف کی زیادت ثابت ہوگئی اور یہ الف تانیث کیلئے نہیں کیونکہ واحد کیلئے (اَرْطَـاۃ) آتا ہے جس سے ثابت ہوا کہ الف تانیث کیلئے نہیں ورنہ (اَرْطَـاۃ) میں دو آلۂ تانیث کا اجتماع لازم آئے گا جو باطل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ الف مذکورہ زائد ہے اور تانیث کیلئے نہیں اور جو الف زائد ہو اور تانیث کیلئے نہ ہو وہ الحاق کیلئے ہوتا ہے جبکہ کوئی مانع نہ پایا جائے تو ثابت ہوا کہ الف (اَرْطیٰ) برائے الحاق ہے یا الحاق کے لئے نہ ہو جیسے (قَبَعْثَریٰ) کہ اس کا الف اگرچہ زائد ہے مگر الحاق کے واسطے نہیں کیونکہ مانع الحاق موجود ہے وہ یہ کہ اصول میں کوئی مسدا سی نہیں حتیٰ کہ الف زائد کر کے اس کے ساتھ ملحق قرار دیا جائے۔ اس الف کو الف مقصورہ برائے تانیث کا شبہ اس لئے کہتے ہیں کہ جس کلمہ میں یہ ہوتا ہے اس سے تائے تانیث لاحق نہیں ہوتی جیسے الف مقصورہ برائے تانیث لحوق تائے تانیث کیلئے مانع ہے۔ اس پر یہ خدشہ وارد ہوتا ہے کہ اس کو بھی علیحدہ مستقل سبب شمار کرنا تطویل بلا طائل ہے کیونکہ یہ تانیث میں مندرج ہے جیسے اس کا مشبہ بہ اور بعض نے کہا کہ موانع صرف تیرہ ہیں۔ گیارہ یہ اور بارھواں لزوم تانیث جیسے الف مقصورہ اور الف ممدودہ میں کہ یہ دونوں کلمہ کو وضعاً لازم ہوتے ہیں۔ اس سے کبھی جدا نہیں ہوتے (حُبْلیٰ) اور (حَمْرَاء) میں (حُبْل) اور (حَمْر) نہیں کہا جاتا بخلاف (تا) کہ وہ جدا ہو جاتی ہے جیسے (قَائِمَۃ) اور (قَائِم) تو ان دونوں کا لزوم بمنزلۂ تانیث دیگر ہوا۔ **نظر بر آں** تانیث مکرر ہوگئی اور تیرھواں (لـزوم جـمـع) جیسے صیغۂ منتہی الجموع میں کہ اس صیغہ کو جمعیت لازم ہے کبھی منفک نہیں ہوتی۔ اسی واسطے آحاد میں یہ وزن نہیں آتا بخلاف دیگر جموع کہ اس کا وزن آحاد میں متحقق ہوتا ہے جیسے (اَسَدٌ) کی جمع (اُسُدٌ) بروزن (فُعُلٌ) ہے۔ اس وزن کو جمعیت لازم نہیں کیونکہ یہ واحد میں بھی آتا ہے جیسے (قُفُلٌ) پس صیغۂ منتہی الجموع میں لزوم جمع بمنزلۂ جمع دیگر ہوا۔ **نظر بر آں** اس میں جمعیت مکرر ہوگئی۔ اس پر یہ خدشہ وارد ہوتا ہے کہ لزوم تانیث اور لزوم جمع کو علیحدہ علیحدہ مستقل سبب شمار کرنا تطویل بلا طائل ہے کیونکہ یہ تانیث و جمع میں مندرج ہیں۔ (۳) یہ کہ (تَـقْـرِیْـب) اصل میں (تَـقْـرِیْبِیٌّ) بیائے نسبت تھا جو محذوف ہوگئی اور (تَـقْـرِیْبِیٌّ) بمعنی غیر تحقیقی ہے چونکہ ہر سہ ابیات معائب پر مشتمل تھے، اس لئے ناظم بایں الفاظ معذرت کرتے ہیں کہ کلام سابق تقریبی ہے تحقیقی نہیں جو معائب سے خالی ہوتا ہے، معائب یہ ہیں: اوّل بیت کے پہلے مصرع میں مَوَانِعُ الصَّرْفِ تِسْعٌ کہہ کر نو میں سے ہر ایک کو مانع صرف قرار دیا جو خلاف تحقیق

ہے کیونکہ جمع اور تانیث بالف مقصورہ وممدودہ کے سوا کوئی تنہا مانع صرف نہیں ہوتا دو مل کر مانع صرف ہوتے ہیں تو ہر ایک مانع صرف کا جزو ہوا، نیز (تِسعٌ) کی جگہ (تِسْعَةٌ) کہنا چاہئے تھا کیونکہ عدد جمع کے واسطے باعتبار واحد آتا ہے۔ اگر جمع کا واحد مذکر ہے تو (تا) کے ساتھ اور اگر مؤنث ہے تو بغیر (تا) اور موانع کا واحد مانع مذکر ہے تو (تِسْعَة) کہنا چاہئے اور ثانی بیت کے دوسرے مصرع میں لفظ (ثُمَّ) بمعنی (واو) استعمال کیا ہے جو کلام عرب میں معروف نہیں اور بیت ثالث کے پہلے مصرع میں (اَلـنُّوْن) کا الف لام زائد ہے جس کا استعمال قیاسی نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصّواب ۔۱۲

ترکیب

قوله: وهي عدل ووصف وتانيث ومعرفة وعجمة ثم جمع ثم تركيب. (و) استیناف یا اعتراضیہ مبنی بر فتح (هی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے تسع (عَـدْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (وَصْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (تَـانِيْثٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَـعْـرِفَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عُجْمَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (ثُمَّ) حرف عطف برائے محافظت وزن شعر نہ برائے تراخی زمان مبنی بر فتح (جَـمْـعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (ثُـمَّ) حرف عطف مبنی بر فتح برائے محافظت وزن شعر نہ برائے تراخی زمان (تَرْكِيْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔

والنون زائدة من قبلها الف و وزن فعلٍ. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلنُّوْنُ) میں (ال) زائد برائے محافظت وزن (نُوْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (زَائِدَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (من) حرف جار بمعنی (فی) مبنی بر سکون (قَبْلِ) اسم ظرف برائے مکان مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (هـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلـنُّوْنُ) (قَبْـلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (اَلِفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (زَائِدَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صفت (اَلنُّوْنُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف (و) حرف

عطف مبنی بر فتح (وَزْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (فِعْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (وَزْنُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (عَدْلٌ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر خبر (هی) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

وهٰذاالقول تقريب. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (ها) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذَا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً موصوف (اَلْقَوْلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد حضوری مبنی بر سکون (قَوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت (هٰذا) موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا (تَقْرِيْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

مثل[1] عمرو احمر وطلحة و زينب

جیسے عمر اور احمر اور طلحہ اور زینب

وابراهيم و مساجد ومعديكرب وعمران

اور ابراہیم اور مساجد اور معدیکرب اور عمران

واحمد و حكمه[2] ان لّا كسرة ولَاتنوين

اور احمد اور غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ نہ اس پر کسرہ آئے اور نہ تنوین

ويجوز[3] صرفه للضّرورة[4] او للتّناسب

اور جائز ہے اس کو منصرف کے حکم میں کرنا بوجہ ضرورت شعری یا بوجہ حصول تناسب بامنصرف

[1] **قوله: مثل عمرو احمر الخ.** یہ مثالیں ترتیب وار ہیں کہ عدل کی مثال **عمر** اور وصف کی **احمر** اور تانیث کی **طلحه** اور معرفہ کی **زینب** اور عجمہ کی **ابراهیم** اور جمع کی **مساجد** اور ترکیب کی **معدیکرب** اور الف نون زائدتان کی **عمران** اور وزن فعل کی **احمد**۔

سوال: طلحہ تانیث کی مثال ہے، اسی طرح معرفہ کی بھی تو طلحہ کے بعد زینب کے ذکر کرنے میں کیا فائدہ؟
جواب: تانیث کی دو قسموں کی طرف اشارہ مقصود ہے لفظی اور معنوی۔ طلحہ تانیث لفظی کی مثال ہے اور زینب معنوی کی۔

۲. **قولہ: وحکمه ان لّا کسرة الخ.** غیر منصرف کی تعریف اور مثالیں بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کا حکم بیان فرماتے ہیں کیونکہ تعریف کی طرح اس کا حکم بھی موجب انکشاف ہوتا ہے اور اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ غیر منصرف میں دو علّتیں ہوتی ہیں یا ایک جو دو کے قائم مقام ہوتی ہے اور ہر علت کیلئے ایک فرعیّت تو دو کیلئے دو فرعیّت ہوئیں اور جمع چونکہ بمنزلہٗ دو جمع ہے اور تانیث بالف مقصورہ اور تانیث بالف ممدودہ بمنزلہٗ دو تانیث تو ان میں سے ہر ایک کیلئے بھی دو فرعیّت ہوئیں۔ پس غیر منصرف میں دو فرعیّت پائی گئیں۔ **نظر برآں** وہ فعل کے ساتھ مطلق فرعیّت میں مشابہ ہو گیا کہ فعل میں بھی بہ نسبت اسم دو فرعیّت ہوتی ہیں۔ ایک رکن کلام بننے میں فاعل کی طرف احتیاج، دوسری مصدر سے اشتقاق، اسم کی مشابہت فعل کے ساتھ تین قسم کی ہوتی ہے۔ **اوّل**: اقویٰ وہ یہ کہ معنیٰ اسم معنیٰ فعل ہوں جیسے اسمائے افعال اس تقدیر پر فعل کی طرح اسم مبنی ہوتا ہے اور فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔ **دوم**: اوسط وہ یہ کہ اسم حروف اصلیہ اور بعض معنی میں فعل کے موافق ہو جیسے مشتقات اس تقدیر پر اسم فعل جیسا عمل کرتا ہے مبنی نہیں ہوتا۔
سوم: ادنیٰ وہ یہ کہ اسم میں کوئی چیز پائی جائے جس کی بنا پر وہ کسی اصل کی فرع ہو۔ اس تقدیر پر اسم نہ مبنی ہوتا ہے نہ فعل جیسا عمل کرتا ہے بلکہ اس سے بعض خواص مسلوب ہو جاتے ہیں چونکہ یہ مشابہت ادنیٰ درجہ کی تھی۔
نظر برآں اس کا اتنا اثر ہوا کہ غیر منصرف پر اس کے بعض خواص کو داخل ہونے سے روک دیا یعنی کسرہ اور تنوین کو، باقی رہی یہ بات کہ غیر منصرف میں دو فرعیّتیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں دو علّتیں ہوتی ہیں یا ایک قائم مقام دو، اور ہر علت فرع ہے، چنانچہ عدل فرع ہے معدول عنہ کی، اور وصف موصوف کی، اور تانیث تذکیر کی، اور تنکیر تعریف کی، اور عجمہ کلام عرب میں عربیّت کی، اور جمع واحد کی، اور ترکیب افراد کی، اور الف نون زائدتان مزید علیہ کی، اور وزن فعل وزنِ اسم کی، **نظر برآں** غیر منصرف میں دو فرعیّتیں متحقق ہوتی ہیں۔
سوال: غیر منصرف کی جانب حکم کی اضافت درست نہیں کیونکہ حکم کی اضافت مؤثر کی طرف ہوتی ہے اور کسرہ وتنوین کے عدم دخول میں مؤثر دو علّتیں ہیں یا ایک، غیر منصرف مؤثر نہیں؟

جواب: غیر منصرف کی جانب اضافت اس حیثیت سے ہے کہ وہ دو علّتوں پر یا ایک پر مشتمل ہوتا ہے۔
سوال: حُكمه مبتدا ہے اور جملہ مابعد خبر اور جملہ خبر میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو وہ ضمیر اس جملہ میں نہیں؟
جواب: خبر جملہ نہیں حتیٰ کہ ضمیر عائد ضروری ہو کیونکہ (اَنْ لَّا كَسْرَةَ) میں (اَنْ) حرف مشبہ بفعل مخففہ ہے اور اس کا اسم ضمیر شان محذوف یہ اپنے مابعد جملہ کے ساتھ بتاویل مفرد ہوتا ہے تو (حُكْمُهٗ) مبتدا کی خبر مفرد ہوئی۔

۳ **قوله: ويجوز صرفه الخ**. یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے۔ تقریر سوال یہ ہے کہ حکم مذکور صحیح نہیں کیونکہ غیر منصرف پر کسرہ بھی آتا ہے اور تنوین بھی جیسے نعت میں کسی نے کہا ہے۔

سَلَامٌ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ وَسَيِّدِ ۔۔۔ حَبِيْبُ اِلٰهُ الْعَالَمِيْنَ مُحَمَّدِ
بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ هَاشِمِيٌّ مُكَرَّمٌ ۔۔۔ عَطُوْفٌ رَؤُفٌ مَنْ يُّسَمّٰى بِاَحْمَدِ

اس میں (اَحْمَدْ) کی دال پر غیر منصرف ہونے کے باوجود کسرہ ہے اور جیسے

مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدِ ۔۔۔ اِنْ لَّا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانُ غَوَالِيَا
صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا ۔۔۔ صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

اس میں غیر منصرف ہونے کے باوجود (مَصَائِبٌ) پر تنوین ہے۔ خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب زیارت کیلئے نبوی روضہ پر حاضر ہوئیں اور قبر شریف کی ایک مشت خاک پاک اُٹھا کر آنکھوں سے لگائی اس وقت زار و قطار ہو کر انہوں نے یہ اشعار پڑھے تھے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے ''اس پر کیا واجب ہے جس نے قبر شریف کی مٹی سونگھ لی، اس پر یہ واجب ہے کہ عمر بھر دوسری خوشبوئیں نہ سونگھے کیونکہ ان میں وہ کیف ہی نہیں جو اس میں ہے۔ مجھ پر ایسی مصیبتیں اُنڈیل دی گئیں جو دنوں پر اُنڈیلی جاتیں تو وہ رات ہو جاتے۔'' (مدیٰ) بروزن (فتٰی) بمعنی غایت ہے اور (غوالی) جمع غالیۃ ایک خوشبودار چیز کو کہتے ہیں جو عود و عنبر اور روغن یاسمین و مشک کو مرکب کر کے بنائی جاتی ہے اور جیسے

هنيئًا لارباب النعيم نعيمهم ۔۔۔ وللعاشق المسكين مايتجرع
اعد ذكر نُعْمَان لناان ذكره ۔۔۔ هو المسك ماكررته يتضوع

اس میں (نُعْمَانُ) پر غیر منصرف ہونے کے باوجود کسرہ اور تنوین دونوں موجود ہیں۔ (نعمان) بفتح اوّل ایک

وادی کا نام ہے جو طائف کے راستے میں پڑتی تھی اور بعض نے کہا کہ بضمِ اوّل امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی ہے۔ یہ (دِرَایَۃً) اگر چہ انسب ہے مگر (رِوَایَۃً) اس شعر میں ثابت نہیں۔ ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے "اربابِ نعمت کو ان کی نعمتیں مبارک ہوں اور عاشق مسکین کو جدائی کے گھونٹ، ہمارے سامنے نعمان کے ذکر کی تکرار کرو کیونکہ وہ مشک کی طرح مہکے گا جب تک تکرار کرو گے۔"

جواب کی تقریر: یہ ہے کہ غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں کرنا ضرورتِ شعری کے ماتحت جائز ہے۔ چنانچہ مثال اوّل میں ضرورت شعری رعایت قافیہ ہے کہ اگر احمد کی دال پر فتح پڑھا جائے تو قافیہ میں خلل پڑے گا کیونکہ حرف (دی) تمام ابیات میں دال مکسور ہے تو رعایت قافیہ کے پیش نظر احمد کو حکم منصرف میں کر کے دال پر کسرہ پڑھا گیا اور مثال دوم میں ضرورتِ شعری صحت وزن ہے کہ اگر مصائب پر تنوین نہ پڑھی جائے تو وزن منکسر ہو جائے گا تو صحت وزن کے پیش نظر (مَصَائِب) کو حکم منصرف میں کر کے اس پر تنوین پڑھی گئی اور مثال سوم میں ضرورتِ شعری احتراز عن الزِّحاف ہے کہ اگر نعمان پر بغیر تنوین فتحہ پڑھا جائے تو زحاف پیدا ہو جائے گا جس سے وزنِ شعر اگر چہ منکسر نہیں ہوتا مگر سلاست سے خارج ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے زحاف سے حتیٰ الامکان احتراز واجب ہے اور (زحــاف) ارکان عشرہ مشہورہ میں سے کسی رکن کے تغیر کو کہتے ہیں جن کی تفصیل علم عروض میں کی جاتی ہے۔

قولہ: للضرورت. اور کبھی غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں اس لئے کر دیا جاتا ہے کہ منصرف اور غیر منصرف میں تناسب حاصل ہو جائے کیونکہ فصحا کے نزدیک کلمات میں تناسب نہایت اہم ہے مگر نہ اتنا کہ حد ضرورت تک پہنچے اور کبھی حد ضرورت تک پہنچتا ہے **کمافی حَاشِیَۃِ مولینا العِصام فی ھٰذا المَقَام** اور ہم اس کو (اَمَّا فَرَازِنَۃ فَمُنصَرِفٌ) کی ترکیب میں بیان کریں گے **فَانتَظِرْہُ** جیسے **سلاسلاً** غیر منصرف پر تنوین داخل کی گئی تا کہ (اَغْلَالاً) منصرف کے ساتھ تناسب حاصل ہو جائے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کو (سَلَاسِلاً) پر اکتفا کرنا چاہئے تھا کیونکہ ایسے غیر منصرف کی مثال پیش کرنا مقصود ہے جس کو تناسب کے پیش نظر منصرف کے حکم میں قرار دیا گیا ہے تو (اَغْلَالاً) کا ذکر خالی از فائدہ ہے؟

جواب: یہ مثال اس منصرف کی بھی ہے جس کی خاطر غیر منصرف کو حکم منصرف میں قرار دیا گیا ہے تا کہ مخاطب پھر یہ سوال نہ کرے کہ وہ کونسا منصرف ہے جس کی خاطر (سَلَاسِلاً) کو حکم منصرف میں قرار دیا گیا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے تناسب کی مثال ذکر فرمائی، ضرورت کی مثال بیان کیوں نہ کی؟

جواب: بنابر ضرورت غیر منصرف کو حکم منصرف میں کرنا امر ظاہر ہے۔ **نظر برآں** اس کی مثال ترک فرمادی بخلاف تناسب کہ اس کی بناپر غیر منصرف کو حکم منصرف میں کرنا ظاہر نہ تھا بایں وجہ اس کی مثال بیان فرمائی۔

سوال: ضرورت یا تناسب کے پیش نظر غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں کیا جاتا ہے۔ منصرف کو غیر منصرف کے حکم میں کیوں نہیں کرتے؟

جواب: اس لئے کہ اسم میں انصراف اصل ہے اور عدم انصراف غیر اصل اور اولیٰ یہ ہے کہ غیر اصل کو اصل کی طرف راجع کیا جائے اور کوفیین کے نزدیک بروقت ضرورتِ شعری منصرف کو بھی غیر منصرف کے حکم میں کرنا جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ منصرف علم ہو۔ انہوں نے اس شعر سے استدلال کیا ہے۔

فما كان حصن ولا حابس　　يفوقان مرداس في مجمع

اس میں (**مرداس**) علم منصرف ہے جس کو بوجہ ضرورتِ شعری غیر منصرف کے حکم میں کردیا اسی واسطے تنوین نہیں آئی۔

سوال: بروقت ضرورتِ شعری غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں کرنا واجب ہے تو **يَجُوزُ صَرْفُهُ لِلضَّرُورَةِ** کہنا درست نہیں کیونکہ جواز کے معنی ہیں تساوی طرفین۔ **نظر برآں** معنی یہ ہوئے کہ بروقت ضرورت یا تناسب غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں بروقت ضرورت واجب ہے اور بروقت تناسب اولیٰ؟

جواب: اس قول میں جواز بمعنی امکانِ عام ہے جس کے معنی ہیں ضرورت جانب مخالف کا سلب اور جانب موافق عام ہے کہ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔ یہاں پر جانب مخالف عدم صرف ہے اور جانب موافق وجود صرف **يَجُوزُ صَرْفُهُ** سے یہ مستفاد ہوا کہ جانب مخالف ضروری نہیں اور جانب مخالف یہاں پر عدم صرف ہے۔ پس معنی یہ ہوئے کہ عدم صرف ضروری نہیں، رہی جانب موافق یعنی وجود صرف وہ عام ہے کہ واجب ہو جیسے بروقت ضرورت یا واجب نہ ہو جیسے بروقت تناسب تو بحالت ضرورت صرف غیر منصرف واجب ہوئی اور بحالت تناسب ممکن خاص۔

سوال: امکان کے معنی کیا ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: امکان کے معنی ہیں ضروری نہ ہونا یہ دو قسم پر ہے **امکان عام** جس کے معنی ہیں شے کے وجود اور عدم میں سے کسی ایک کا ضروری نہ ہونا۔ **امکان خاص** جس کے معنی ہیں شے کے وجود و عدم دونوں کا ضروری نہ ہونا۔ پھر امکان عام کی دو قسم ہے **امکان عام مقید بجانب وجود** اس کے معنی ہیں عدم شی کا ضروری نہ ہونا خواہ وجود شی ضروری ہو یا وہ بھی ضروری نہ ہو۔ **امکان عام مقید بجانب عدم** اس کے معنی ہیں وجود شی کا ضروری نہ ہونا خواہ عدم شی ضروری ہو یا وہ بھی ضروری نہ ہو۔ جس شی کا وجود ضروری ہو اس کو واجب کہتے ہیں اور جس کا عدم ضروری ہو اس کو ممتنع اور جس کا وجود اور عدم دونوں ضروری نہ ہو اس کو ممکن خاص کہتے ہیں۔

سوال: لفظ (صَرْف) کے لغوی معنی تغیر ہیں اور اصطلاحی معنی **جَعَلَ الْكَلِمَةَ مُنْصَرِفًا** یعنی کسی کلمہ کو منصرف کرنا (**يَجُوْزُ صَرْفُهٗ**) میں کون سے معنی مراد ہیں؟

جواب: نہ لغوی معنی مراد ہیں، نہ اصطلاحی۔ لغوی اس لئے مراد نہیں کہ اس تقدیر پر (**صَرْفُهٗ**) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (**حُکْم**) ہوگا جس سے انتشار ضمائر لازم آتا ہے جو مناسب نہیں اور اصطلاحی معنی اس لئے مراد نہیں کہ بصورت ضرورت اور تناسب مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک اسم حقیقۃً منصرف نہیں ہوتا کیونکہ اس میں دو علتیں یا ایک قائم مقام دو موجود ہے بلکہ (**صَرْف**) کے معنی مجازی مراد ہیں یعنی **جَعَلَ الْكَلِمَةَ فِي حُكْمِ الْمُنْصَرِفِ** کلمہ کو منصرف کے حکم میں کر دینا یہ معنی اصطلاحی معنی کو لازم ہیں تو عبارت میں مجاز مرسل ہوا کیونکہ یہ از قبیل اطلاق ملزوم و ارادہ لازم ہے۔

سوال: غیر منصرف کی تعریف میں گزرا کہ دو یا ایک علت سے مراد علت مؤثرہ ہے اور اس کا اثر یہی ہے کہ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہ آئے بصورت ضرورت اور تناسب جب اس پر کسرہ اور تنوین آگئے تو اس کے باوجود وہ دو یا ایک علت مؤثرہ ہے یا نہیں اگر مؤثرہ ہیں تو تاثیر کا تحقق بدون اثر لازم آیا جو باطل ہے اور اگر مؤثرہ نہیں تو وہ اسم غیر منصرف نہ رہا۔ پھر اس کو غیر منصرف کس طرح کہا جائے گا۔ (**صَرْف**) بمعنی لغوی ہو یا بمعنی مجازی مذکور دونوں تقدیر پر ضرورت اور تناسب کی صورت میں اسم غیر منصرف نہیں رہ سکتا؟

جواب: بیشک یہ اعتراض برحق ہے جس کے اندفاع کی وجہ اب تک ذہن میں نہیں آئی۔ **لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا** جواب مذکور مصنف علیہ الرحمۃ کی ظاہر عبارت کے اعتبار سے تھا کہ اس میں علتان مذکور ہے مؤثرہ کی قید نہیں۔ ۱۲

ترکیب

قولہ: مثل عمر واحمر وطلحۃ وزینب وابراھیم ومساجد ومعدیکرب وعمران و احمد. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (عُمَرَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَحْمَرَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (طَلْحَۃَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (زَیْنَبَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِبْرَاهِیْمَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَسَاجِدَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَعْدِیْکَرِبَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عِمْرَانَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَحْمَدَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح معطوف (عُمَرَ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدائے محذوف (ھو) کی (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے غیر المنصرف، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

سوال: مِثْلُ عُمَرَ وَاَحْمَرَ الخ میں لفظ (مثل) بمعنی مانند ہے اور جب یہ (ھو) محذوف کی خبر ہوا جو غیر المنصرف کی طرف راجع ہے تو معنی یہ ہوئے کہ غیر منصرف مانند عُمَر اور اَحْمَر وغیرہ ہے۔ پس لازم آیا کہ خود عمر واحمر وغیرہ غیر منصرف نہ ہوں بلکہ ان کا مانند غیر منصرف ہو اور مانند مذکور نہیں تو ممثل لہٗ کی کوئی مثال مذکور نہ ہوئی۔ لہٰذا لفظ (مِثْلُ) کا ذکر صحیح نہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ پر واجب تھا کہ بغیر لفظ (مِثْلُ) عُمَر وَاَحْمَر الخ فرماتے تا کہ یہ سب مُمَثَّلٌ لَهٗ کی مثالیں بن جائیں؟

جواب: مانند عُمَر اور اَحْمَر وغیرہ کا مثال ہونا عُمَر وَاَحْمَر وغیرہ کے مثال ہونے کو مستلزم ہے کیونکہ مانند جس وجہ کی بنا پر مثال بنتا ہے وہ وجہ ان میں بھی متحقق ہے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ (عُمَر) کا مانند (زُفَر) ہے اور یہ باعتبار تحقق عدل غیر منصرف کی مثال ہے اور عدل (عُمَر) میں بھی متحقق تو وہ بھی مثال ہوا۔ اسی طرح (اَحْمَر) کا مانند اَصْغَر ہے اور یہ باعتبار تحقق وصف غیر منصرف کی مثال ہے اور وصف (اَحْمَر) میں بھی متحقق تو وہ بھی مثال ہوا۔ پس

مثل لہٗ کی مثالیں متروک نہ ہوئیں، باقی رہی یہ بات کہ لفظ مثل کے لانے سے کیا فائدہ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ مثل کے ذکر سے توہم انحصار کا دفع مقصود ہوتا ہے کہ بر تقدیر عدم ذکر یہ توہم ممکن تھا کہ باعتبار تحقق عدل غیر منصرف کی مثال (عُمَر) ہی ہے اور باعتبار تحقق وصف غیر منصرف کی مثال اَحْمَر ہی ہے وھکذا۔

قولہ: وحکمہ ان لا کسرۃ ولا تنوین. (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (حُکْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غیر المنصرف (حُکْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (اَنْ) حرف مشبہ بفعل مخففہ مبنی بر سکون موصول حرفی (ھا) ضمیر منصوب متصل (ضمیر قصہ) محذوف وجوباً اسم منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (کَسْرَۃَ) (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (کَسْرَۃَ) نکرہٗ مفردہ مبنی بر فتح بوجہ تضمن معنیٰ (مِنْ) استغراقیہ، منصوب محلاً اسم لَا نزد مصنف وجمہور، مرفوع محلاً مبتدا، نزد سیبویہ (فِیہ) خبر محذوف فریقین کے نزدیک جس میں (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے غیر المنصرف جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (دَاخِلَۃٌ) مقدر کا (دَاخِلَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے اسم لَا، یا راجع بسوئے مبتدا (دَاخِلَۃٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر لا، یا خبر مبتدا، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے ملکر یا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (تَنْوِیْنَ) نکرہٗ مفردہ مبنی بر فتح بوجہ تضمن معنیٰ (من) استغراقیہ، منصوب محلاً اسم لَا یا مرفوع محلاً مبتدا (فیہ) مقدر جس میں (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے غیر المنصرف جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (دَاخِلٌ) مقدر کا (دَاخِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم لَا یا راجع بسوئے مبتدا (دَاخِلٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے ملکر یا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مرفوع محلاً (اَنْ) مخففہ حرف مشبہ بالفعل کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) مخففہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلاً (حُکْمُہٗ) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا۔

مخفی نہ رہے کہ (لَاکَسْرَةَ وَلَاتَنْوِیْنَ) جیسی عبارت میں باعتبار اعراب لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰه کی طرح پانچ وجوہ ہیں جن کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ اَلْمَنْصُوْبُ بِلَاالَّتِیْ لِنَفْیِ الْجِنْسِ کی بحث میں آئے گی۔

قولہ: ویجوز صرفہ للضّرورۃ اوللتّناسب. (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (یَجُوْزُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (صَرْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب اور منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے غیر المنصرف اس کا ارجاع حکم کی جانب (صَرْفُ) کو بمعنی لغوی (تغییر) لے کر خلاف ظاہر ہے کہ انتشار ضمائر لازم آتا ہے اور اس کی جانب انتقال ذہن بھی بعید ہے۔

(صَرْفُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (ل) حرف جار برائے ظرفیت حکمی یا برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَلضُّرُوْرَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ضُرُوْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعول فیہ یا مفعول لہٗ بر مذہب مصنف علیہ الرحمۃ کہ ان کے نزدیک مفعول فیہ اور مفعول لہٗ سے حذف جار مشروط نہیں یا منصوب محلاً بنا بر مفعول بہ غیر صریح بر مذہب جمہور کہ ان کے نزدیک دونوں سے حذف جار شرط ہے کَمَافِی الرَّضِی جار مجرور سے ملکر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (ل) حرف جار برائے ظرفیت حکمی یا برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَلتَّنَاسُبِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَنَاسُبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعول فیہ یا مفعول لہٗ بر مذہب مصنف علیہ الرحمۃ یا بر بنائے مفعول بہ غیر صریح بر مذہب جمہور کَمَاسَبَقَ جار مجرور ملکر معطوف (لِلضُّرُوْرَةِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

سوال: ایک معنی کے دو حرف جار کا تعلق ایک فعل سے ممنوع ہے، پھر (لِلضُّرُوْرَةِ اَوْلِلتَّنَاسُبِ) کہنا کس طرح درست ہوگا؟ لِلضُّرُوْرَةِ وَالتَّنَاسُبِ کہنا چاہئے تھا؟

جواب: اگر چہ بعض نسخوں میں بغیر اعادۂ لام ہے مگر اعادۂ لام پر مشتمل نسخہ بھی صحیح ہے کیونکہ ایک معنی کے دو حرف جار کا تعلق ایک فعل سے اس وقت ممنوع ہے جبکہ تعلق بالاستقلال ہو اور یہاں پر تعلق بالتبعیہ ہے یعنی بواسطۂ عطف۔۱۲

مثل سلاسلاً واغلالاً وما یقوم[۱]

جیسے سلاسلا و اغلالا جو دو علت کے قائم مقام

مقامهما الجمع والفا التّانیث

ہو وہ جمع ہے اور تانیث کے دو الف

[۱] **قوله: ومایقوم مقامهما الخ.** صیغۂ منتہی الجموع دو علت کے قائم مقام اس لئے ہے کہ اس میں جمع کی تکرار ہوتی ہے حقیقۃً جیسے (اَساوِر) جمع (اَسْوِرَة) اور یہ جمع (سُوَار) بمعنی کنگن اور (اَنَاعِیم) جمع (اَنْعَام) اور یہ جمع (نَعَم) بمعنی چوپایہ یا حکماً جیسے (مَسَاجِد) اور (مَصَابِیْح) کہ یہ دونوں اگرچہ جمع الجمع نہیں مگر جمع الجمع کے معنی جمعیت اور وزن میں موافق ہیں اور اس بات میں کہ جس طرح جمع الجمع کی جمع تکسیر نہیں آتی ان کی بھی نہیں آتی۔ مَسَاجِد موافق (اَسَاوِر) ہے اور مصابیح موافق (اَنَاعِیم) اور الف تانیث مقصورہ اور ممدودہ دو علت کے قائم مقام اس لئے ہیں کہ ان میں تانیث مکرر ہوتی ہے بایں طور کہ یہ تانیث کے لئے اور ان کا کلمہ کو وضعاً لازم ہونا بمنزلہ تانیث دیگر۔

سوال: تائے تانیث بھی لازم ہوتی ہے جیسے طَلْحَة میں تو الف ممدودہ اور مقصورہ کی طرح اس کو بھی دو تانیث کے قائم مقام ہونا چاہئے؟

جواب: تا دراصل مذکر اور مؤنث میں فرق کے لئے وضع کی گئی ہے۔ اسی واسطے کلمہ کو ہمیشہ لازم نہیں ہوتی۔ ہاں بعارض علمیّت لازم ہو جاتی ہے بخلاف الف ممدودہ اور مقصورہ کہ کلمہ کو وضعاً لازم ہوتے ہیں۔ کبھی منفک نہیں ہوتے تو (تا) کا لزوم عارضی ہوا اور لزوم عارضی لزوم وضعی کی طرح اتنا قوی نہیں کہ دو تانیث کے قائم مقام ہو سکے۔ ۱۲

ترکیب

قوله: مثل سلاسلاً واغلالاً. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (سَلَاسِلًا وَاَغْلَالًا) مجموعہ مراد اللفظ اسم مقصور حکماً مجرور تقدیراً (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر

(ھو) مبتدائے محذوف کی (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلتَّناسُب (ھو) مبتدا محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ یہ اس آیت کریمہ میں ہے اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْکَافِرِیْنَ سَلَاسِلًا وَاَغْلَالًا وَ سَعِیْرًا جس کی ترکیب یوں ہوگی (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (نا) ضمیر منصوب متصل جس کا نون تخفیفاً محذوف منصوب محلاً مبنی بر سکون اسمِ اِنَّ (اَعْتَدْنَا) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم برائے معظم (نا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد متکلم معظم فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَلْکَافِرِیْنَ) میں (ال) حرف تعریف برائے استغراق مبنی بر سکون (کَافِرِیْنَ) جمع مذکر سالم مجرور بیائے ماقبل مکسور اسم فاعل غیر عامل بوجہ عدم اعتماد جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (سَلَاسِلًا) غیر منصرف در حکم منصرف منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَغْلَالًا) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (سَعِیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (سَلَاسِلًا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مفعول بہ (اَعْتَدْنَا) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں۔ یہ سوالِ مقدر مَاجَزَاءُ الْکَافِرِیْنَ کا جواب ہے جو آیت سابقہ اِنَّا هَدَیْنَاهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَ اِمَّا کَفُوْرًا سے پیدا ہوا۔

قولہ: ومایقوم مقامھما الجمع والفاالتّانیث. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (ما) موصولہ یا موصوفہ مبنی بر سکون (یَقُوْمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علی اختلاف القولین راجع بسوئے ما، (مَقَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (عِلَّتَان) (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (مَقَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (یَقُوْمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت مرفوع محلاً (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر یا (ما) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر مبتدا مرفوع محلاً (اَلْجَمْعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (جَمْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلِـفَـا) ثنیٰ مرفوع بالف تقدیراً مضاف (اَلتَّـانِيْـثِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَانِيْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (اَلِفَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (اَلْـجَـمْـعُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

فالعدل[1] خروجه عن صيغته الاصلیّة
پس عدل کے معنی ہیں اسم کا نکالا جانا اپنی صورت اصلی سے
تحقیقًا[2] كثلٰث ومثلث واُخَرَ
بطور تحقیق جیسے ثلٰث و مثلث، اور اُخر

[1] **قوله: فالعدل الخ.** غیر منصرف کی نوعلتیں بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ان کی تفصیل بیان فرماتے ہیں۔ تفصیل میں (عَـدْلْ) کو مقدم کیا کیونکہ اس کے لئے کوئی شرط نہیں بخلاف باقی ماندہ علتیں کہ ان کے لئے شرائط ہیں کَمَاسَیَاْتِی پس عدل بمنزلہ مطلق ہوا اور باقی ماندہ علتیں بمنزلہ مقید اور مطلق کو مقید پر تقدم ہوتا ہے **نظر بر آں** بمنزلہ مطلق کو بمنزلہ مقید پر مقدم کر دیا۔

سوال: نوعلتوں میں سے صرف عدل کی تعریف بیان فرمائی، باقی ماندہ کی تعریف کو ترک فرمادیا اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: کیونکہ سلف کی بیان کردہ تعریف عدل سے مصنف علیہ الرحمۃ نے عدول کیا تھا۔ **نظر بر آں** اس کی تعریف یہاں پر بیان فرمائی بخلاف باقی ماندہ علل کہ اس کی تعریف سے عدول نہیں کیا۔ مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک ان کی وہی تعریف ہے جو سلف کے نزدیک اور ان میں بعض کی تعریف کتاب میں آئندہ آرہی ہے اور بعض کی تعریف بوجہ شہرت محتاج بیان نہ تھی اس لئے باقی ماندہ کی تعریف کو یہاں پر ترک فرمادیا۔

سوال: عدل بمعنی (صرف) صفت متکلم ہے اور (خروج) صفت اسم اور متکلم واسم متبائن ہیں۔ پس خُرُوْجُهٗ کو اَلْعَدْل کی خبر قرار دینا درست نہیں کیونکہ اس میں ایک متبائن کی صفت کا حمل دوسرے متبائن کی صفت پر لازم آتا ہے جو صحیح نہیں؟

جواب: عدل یہاں پر مصدر مبنی للفاعل نہیں حتیٰ کہ اعتراض مذکور لازم آئے بلکہ مصدر مبنی للمفعول ہے یعنی **کَوْنُ الْاِسْمِ مَعْدُوْلاً** اور یہ **خروج** کی طرح صفت اسم ہے۔

سوال: مبنی للمفعول ہونے کی تقدیر پر **عدل** مصدر متعدی ہوا اور خروج مصدر لازم ہے تو متعدی کی تفسیر لازم کے ساتھ ہوگی جو درست نہیں؟

جواب: **خروج** کے معنی ہیں (باہر نکلنا) جس کا تحقق کبھی اخراج سے ہوتا ہے جیسے زید کا مکان سے باہر نکلنا کسی کے نکالنے پر اور کبھی بدون اخراج جیسے زید کا مکان سے خود بخود باہر نکلنا۔ دونوں خروج میں یہ فرق ہوا کہ اوّل اخراج کی طرف مسند ہے اور دوم مسند نہیں۔ اوّل بمعنی **مَخْرَجِیَّة** مبنی للمفعول متعدی ہے اور دوم بمعنی **خَارِجِیَّة** مبنی للفاعل لازم اور تعریف میں مراد اوّل ہے۔ پس متعدی کی تفسیر لازم کے ساتھ نہ ہوئی۔

سوال: **خُرُوْجُهٗ** میں ضمیر مضاف الیہ کا مرجع **عدل** ہے یا اسم، بر تقدیر اوّل **اَخْذُ الْمَحْدُوْدِ فِی الْحَدِ** لازم آیا جو باطل ہے اور بر تقدیر دوم اضمار قبل الذکر جو جائز نہیں؟

جواب: ضمیر مضاف الیہ کا مرجع اسم ہے جو مقام سے بایں طور مفہوم ہوتا ہے کہ یہ مقام بحث اسم کا مقام ہے۔ پس اضمار قبل الذکر لازم نہ آیا۔

سوال: اسم کا مرجع ہونا درست نہیں کیونکہ اسم مادہ اور صورت دونوں کے مجموعہ کا نام ہے تو وہ کل ہوا اور صفت جز پس اسم کے مرجع ہونے کی تقدیر پر **خُرُوْجُ الْکُلِّ عَنِ الْجُزْ** لازم آئے گا جو باطل ہے۔

جواب: (**خُرُوْجُهٗ**) میں ضمیر مضاف الیہ سے پیشتر مضاف مقدر ہے اَیْ **خُرُوْجُ مَادَّتِهٖ** یا اسم سے مجازاً مادۂ اسم مراد ہے از قبیل اطلاق کل وارادۂ جز، بریں تقدیر **خُرُوْجُهٗ** کے معنی ہوئے (مادۂ اسم) کا خروج۔

سوال: تعریف مذکور مانع نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ اسمائے مشتقہ میں بھی **عدل** ہو کیونکہ یہ بھی اپنی اصلی صورت مصدر سے نکالے گئے ہیں جیسے (**ضَارِب**) (**ضَرْبٌ**) سے؟

جواب: صورت مصدر ان کی اصلی صورت نہیں حتیٰ کہ ان میں عدل کا تحقق لازم آئے۔ دونوں کی صورت کے تغایر پر دلیل یہ ہے کہ مشتق اور مصدر کے معنی مختلف ہیں۔ اگر صورت مصدر مشتق کی صورت اصلی ہوتی تو دونوں کے معنی میں اختلاف نہ ہوتا۔ پس اسمائے مشتقہ **صِیْغَتِهِ الْاَصْلِیَّه** کی قید سے نکل گئے۔

سوال: پھر بھی تعریف مانع نہیں کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ اسمائے محذوفۃ الاعجاز جیسے (**یَد**) و (**دَم**) میں

عدل متحقق ہو جائے کیونکہ (یَدٌ) اصل میں (یَدْیٌ) تھا اور (دَمٌ) اصل میں (دَمْوٌ) تو (یَدٌ) اپنی اصلی صورت (یَدْیٌ) سے نکالا گیا اور (دَمٌ) اپنی اصلی صورت (دَمْوٌ) سے حالانکہ ان میں عدل نہیں۔ اسی طرح اسمائے محذوفۃ الاوائل جیسے (عِدَۃٌ) کہ اصل میں (وَعْدٌ) تھا اسی طرح محذوفۃ الاواسط جیسے مَقُوْلٌ کہ اصل میں (مَقْوُوْلٌ) تھا بر مذہب راجح اوّل (واو) ساقط ہوا جو اصلی تھا۔ اسی طرح وہ اسماء جن میں ایک حرف دوسرے حرف سے بدلتا ہے جیسے (مُقَام) کہ اصل میں (مُقْوَمٌ) تھا؟

جواب: عدل میں یہ ضروری ہے کہ مادہ باقی رہے تغیر صرف صورت میں ہو اور ان میں مادہ باقی نہیں رہا۔ یہ بات عَنْ صِیْغَتِهِ الْاَصْلِیَّۃ سے مستفاد ہوتی ہے کہ صرف اصلی صورت کے تغیر کا ذکر کیا ہے۔ مادّہ کے تغیر سے سکوت کیا جس سے متبادر ہوتا ہے کہ مادّہ باقی رہے گا۔ نیز خُرُوْجُہٗ میں ضمیر مضاف الیہ سے پیشتر (مَادَّۃ) کی تقدیر اس پر دلالت کرتی ہے کَمَا لَا یَخْفٰی۔

سوال: اب تعریف جامع نہ رہی کیونکہ (ثُلٰث) اور (مَثْلَث) تعریف سے نکل گئے کہ یہ ثَلٰثَۃ ثَلٰث سے معدول ہیں اور مادہ باقی نہیں رہا اس لئے کہ ثَلٰثَۃ ثلٰثۃ میں (تا) ہے جو ان میں باقی نہیں؟

جواب: مادہ سے مراد حروف اصلی ہیں اور (تا) حروف اصلی میں نہیں بلکہ زائد ہے۔

سوال: اب تعریف مانع نہ رہی اس لئے کہ لازم آیا کہ ان تغیرات قیاسیہ میں عدل متحقق ہو جائے جن میں بعد تغیر صورت مادہ باقی رہتا ہے جیسے (مَبِیْعٌ) کہ اصل میں (مَبْیُوْعٌ) تھا۔ با، یا، عین مادہ ہے جو اپنی اصل صورت سے کہ (مَبْیُوْع) میں تھی موجودہ صورت کی جانب نکلا۔ پس لازم آیا کہ اس میں عدل ہو حالانکہ عدل نہیں؟

جواب: تعریف عدل میں مراد یہ ہے کہ اصلی صورت سے خروج کسی قاعدہ پر مبنی نہ ہو اور (مَبِیْعٌ) کا اپنی اصلی صورت سے خروج عِلْمُ الصِّیْغَه میں بیان کردہ قواعد معتل میں سے قاعدہ نمبر ۸ کے ماتحت ہے، لہٰذا (مَبِیْعٌ) میں عدل متحقق نہ ہوا اور تعریف مانع رہی۔

سوال: اب بھی تعریف مانع نہیں کیونکہ اس کی رو سے لازم آتا ہے کہ مُغَیَّرَاتِ شَاذَّہ میں عدل متحقق ہو جیسے (اَقْوُسٌ) جمع قوس بمعنی کمان اور (اَنْیُبٌ) جمع (نَابٌ) بمعنی (کیلا) کہ اصل میں (اَقْوَاسٌ) اور (اَنْیَابٌ) تھے کیونکہ یہ اجوف ہیں اور اجوف کی جمع قیاساً افعال کے وزن پر آتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ دونوں باعتبار مادہ اقواس اور انیاب میں متحقق صورت سے موجودہ صورت کی طرف نکلے ہیں اور چونکہ یہ خروج کسی

قاعدہ پر مبنی نہیں۔ لہٰذا ان میں عدل پایا گیا حالانکہ یہ معدول نہیں؟

جواب: اگر مغیرات شاذہ اوّلاً قیاسی اوزان پر ہوتے جن میں ان کی اصلی صورت پائی جاتی تھی۔ پھر قیاسی اوزان سے غیر قیاسی اوزان کی طرف خروج ہوتا تو صادق آتا کہ یہ اپنی اصلی صورت سے دوسری صورت کی طرف خارج ہوئے اور یہ خروج چونکہ کسی قاعدہ پر مبنی نہیں۔ لہٰذا خروج مذکور عدل ہوا اور یہ معدول لیکن ایسا نہیں۔ یہ ابتداءً غیر قیاسی اوزان پر ہیں۔ اسی واسطے یہ مغیرات شاذہ کے ساتھ موسوم ہوئے اور جب ابتداءً غیر قیاسی اوزان پر ہیں تو صورت اصلی سے خروج نہ پایا گیا پھر معدول کیسے ہوں گے؟ جیسے (اَقْوُس) اور (اَنِیْبٌ) کہ جموع شاذ ہیں بایں معنیٰ کہ قوس اور ناب کی ابتدائی جمع اقوس اور (اَنِیب) ہے ایسا نہیں کہ (قَوْس) اور (ناب) کی ابتداءً جمع (اَقْوَاس) اور (اَنْیَاب) تھی۔ پھر اَقْوَاس اور انیاب کی طرف خروج ہوا چونکہ اقوس اور انیب ابتدائی جمع ہیں اور اجوف کی جمع کا یہ وزن قیاسی نہیں۔ اسی واسطے ان کو جموع شاذّہ کہتے ہیں۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کیونکہ لفظ (سَحْر) سے جب متعین مراد ہو تو یہ (اَلسَّحْر) سے معدول ہے اور (اُخَرُ) (اَلْاُخَرُ) یا (آخَرُ مِنْ) سے، کَمَاسَیَأتِی اور ظاہر ہے کہ (اَلسَّحْر) میں صورت کا حصول الف لام اور (سَحْر) کے اجتماع سے ہوا ہے جو دو کلمہ جداگانہ ہیں تو (اَلسَّحْر) کی صورت (سَحْر) کی صورت اصلیہ نہ ہوئی۔ پس (سَحْر) کا خروج (اَلسَّحْر) سے عدل نہ ہوا کہ عدل تو اس خروج کو کہتے ہیں جو صورت اصلیہ سے ہو اور جب یہ خروج عدل نہیں تو (سَحَر) معدول نہ ہوا حالانکہ معدول ہے۔ اسی طرح (اُخَرُ) کا خروج (اَلْاُخَرُ) سے یا (آخَرُ مِنْ) سے اپنی صورت اصلیہ سے نہیں ہوا کیونکہ اَلْاُخَرُ میں بھی صورت کا حصول الف لام اور (اُخَرُ) دو کلمہ جداگانہ سے ہے اور ایسے ہی (آخَرُ مِنْ) میں پس (اَلْاُخَرُ) یا (آخَرُ مِنْ) کی صورت (اُخَرُ) کیلئے صورت اصلیہ نہیں تو اس سے خروج عدل نہ ہوا کہ عدل اپنی صورت اصلیہ سے خارج ہونے کو کہتے ہیں اور جب یہ خروج عدل نہیں تو (اُخَرُ) معدول نہ ہوا حالانکہ معدول ہے؟

جواب: صورت اصلیہ دو قسم پر ہے حقیقیہ جو بغیر اجتماع دو کلمہ حاصل ہو جیسے (عَامِر) کی صورت (عُمَر) کی صورت اصلیہ ہے اور حکمیہ جو دو کلموں کے اجتماع سے حاصل ہو اور حقیقیہ کی طرح لازم ہو جیسے (اَلسَّحْر) کی صورت (سَحْرٌ) کے لئے صورت حکمیہ ہے اور (اَلْاُخَرُ) یا (اُخَرُ مِن) کی صورت (اُخَرُ) کی صورت حکمیہ ہے۔ اوّل کا لزوم بنظر تعیین ہے جو الف لام سے عموماً مستفاد ہوا کرتی ہے اور ثانی وثالث کا بنظر استعمال

اسم تفضیل کہ اکثر بدون الف لام یامن یااضافت نہیں ہوتا۔اضافت کا احتمال یہاں پر ساقط ہے کَمَا سَیَأْتِی
اب تعریف عدل کا حاصل یہ ہے کہ مادۂ اسم کا صورت اصلیہ حقیقیہ یاحکمیہ سے نکالا جانا بایں طور کہ کسی قاعدہ پر مبنی نہ ہو۔پس (خُرُوْجُہ) جنس ہے جو مشتقات وغیرہ کو شامل ہے اور عن صِیْغَتِهِ الْاَصْلِیَّةِ فصل ہے جس سے ماسوائے محدود نکل گئے۔

مخفی نہ رہے کہ اسم معدول کے اوزان باستقراء چھ ہیں جن کو کسی بزرگ نے بصورت نظم بیان فرمایا۔

اوزانِ عدل شش بود اے صاحب کمال فَعْلِ فَعْلُ فُعَالُ و فُعَلْ مَفْعَلْ و فَعَالْ
از ہر یکے مثال بگویم ترا عزیز اَمْسِ سَحَرُ ثُلٰثُ وعُمَرُ مَثْلَثُ و نَزَالْ

۲ **قولہ: تحقیقًا کثلث الخ.** یہاں سے تقسیم عدل کی جانب اشارہ فرماتے ہیں کہ وہ دوقسم پر ہے اور تحقیقی جسکے لئے اصل محقق ہو یابالفاظ دیگر جسکی اصل کے وجود پر کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل ہو جیسے ثُلٰثُ اور مَثْلَثُ میں کہ یہ کلام عرب میں غیر منصرف مستعمل ہوتے ہیں اور ان میں وصفیت کے سوابظاہر کوئی سبب نہیں اور منع صرف کے واسطے ایک سبب کافی نہیں ہوتا۔**نظر بر آں** اعتبار سبب دیگر کی طرف مجبور ہوئے۔چونکہ **عدل** کے سوا کوئی اور سبب قابل اعتبار نہ تھا۔لہٰذا ان دونوں میں **عدل** تحقیقی کا اعتبار کیا گیا کیونکہ وجود اصل پر ان کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ دلیل قائم ہے۔وہ یہ کہ ان کے معنی مکرر ہیں اور معنی کی تکرار لفظ کی تکرار پر دلالت کرتی ہے لیکن ان میں تکرار نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ دونوں لفظ مکرر سے معدول ہیں جو ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ ہے۔

سوال: منع صرف میں وصفیت اصلی معتبر ہے اور ان دونوں میں وصفیت عارضی ہے کیونکہ معدول عنہ میں بھی عارضی ہے تو ان میں منع صرف کا بظاہر ایک سبب بھی نہیں؟

جواب: معدول عنہ میں اگرچہ عارضی ہے مگر معدول میں اصلی ہے کیونکہ **عدل** بمنزلہ وضع ثانی ہوتا ہے۔ پس ان دونوں میں وصفیت اصلی ہوئی اور جیسے (اُخَرُ) میں کہ یہ کلام عرب میں غیر منصرف مستعمل ہوتا ہے اور اس میں بجز وصفیت اصلیہ کوئی اور سبب نہیں اور سبب واحد منع صرف کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ **نظر بر آں** مجبور ہوئے کہ سبب دیگر کا اعتبار کریں چونکہ **عدل** کے سوا کوئی اور سبب قابل اعتبار نہ تھا۔لہٰذا **عدل** تحقیقی کا

اعتبار کیا گیا کیونکہ اس کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ وجود اصل پر دلیل قائم ہے وہ یہ کہ (اُخَرُ) اسم تفضیل ہے کیونکہ جمع (اُخریٰ) ہے اور (اُخریٰ) آخر اسم تفضیل کی مؤنث اور اسم تفضیل کا استعمال تین طرح ہوتا ہے (الف لام) کے ساتھ یا (مِن) کے ساتھ یا (اضافت) کے ساتھ اور (اُخَرُ) ان تینوں وجوہ میں سے کسی پر نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ (اَلْاُخَرْ) سے معدول ہے یا اٰخَرَ مِنْ سے اوّل بصیغۂ جمع اور دوم بصیغۂ مفرد کیونکہ (مِنْ) کے ساتھ اسم تفضیل ہمیشہ مفرد ہوتا ہے بخلاف الف لام کہ اس کے ساتھ جمع بھی مستعمل ہے اضافت کا احتمال ساقط ہے کیونکہ مضاف کو جب مضاف الیہ سے منقطع کیا جائے تو مضاف تین حال سے خالی نہیں ہوتا یا مبنی بر ضم ہوتا ہے جیسے (قَبلُ) اور (بَعدُ) یا اس پر مضاف الیہ کے عوض تنوین آتی ہے جیسے حِینَئِذٍ یا پہلی کی طرح دوسری اضافت ہو جاتی ہے جیسے یَاتَیمُ تَیمِ عَدِیٍّ اُخَرُ مذکورہ بالا احوال سے خالی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اضافت سے معدول نہیں بلکہ (اَلْاُخَرْ) سے معدول ہے یا اٰخَرُ مِنْ سے۔

سوال: (آخَرُ) اسم تفضیل نہیں کیونکہ یہ بمعنی (غَیرْ) آتا ہے تو اس میں ایک ہی سبب عدل رہا پھر غیر منصرف کیسے ہوگا؟

جواب: یہ اصل میں اسم تفضیل ہی تھا پھر استعمال میں بمعنی (غیر) ہو گیا اور وصف میں شرط یہ ہے کہ اصل وضع کے اعتبار سے ہو خواہ فی الحال ہو یا نہ ہو پس اس میں دو سبب ہوئے ایک وصف اصلی اور دوسرا عدل **نظر بر آں** غیر منصرف ہوا۔۱۲

ترکیب

قوله: فالعدل خروجه عن صيغته الاصليّة تحقيقاً كثُلٰث ومثلث واُخَرَ وجُمَع. (فا) حرف عطف برائے عطف مفصّل بر مجمل مبنی بر فتح (اَلْعَدْلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (عَدْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (خُرُوْجُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْاِسْم) (عَن) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (صِیْغَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْاِسْم) (صِیْغَۃِ)

مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف (اَلْاَصْلِیَّۃِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اَصْلِیَّۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے موصوف (اَصْلِیَّۃِ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت (صِیْغَۃِ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (تَحْقِیْقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (او تَقْدِیْرًا) میں (او) حرف عطف مبنی برسکون (تَقْدِیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (تَحْقِیْقًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر تمیز از نسبت خروج بضمیر یا مفعول مطلق بتقدیر مضاف اَیْ خُرُوْجَ تَحْقِیْقٍ اَوْ تَقْدِیْرٍ (خُرُوْجَ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو اور تمیز یا مفعول مطلق سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: كثُلٰث ومَثْلَث واُخر وجُمَع. (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (ثُلٰث) غیر منصرف مجرور بفتح معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَثْلَث) غیر منصرف مجرور بفتح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اُخَر) غیر منصرف مجرور بفتح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (جُمَع) غیر منصرف مجرور بفتح معطوف (ثُلٰث) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے محذوف مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علی اختلاف القولین راجع بسوئے عدل تحقیق مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وجمع[1] او تقديرًا[2] كعمر و باب[3] قطام
اور جمع (میں) یا بطور تقدیر جیسے عمر (میں) اور باب قطام
في تميم الوصف[4] شرطه ان يكون في
(میں) بنی تمیم کے نزدیک وصف کی شرط یہ ہے کہ وضع کے اعتبار سے ہو

الاصل فلا تضره^۵ الغلبة

بریں تقدیر اس کیلئے غلبۂ اسمیت مضر نہ ہوگا

۱؎ **قوله: وجُمَعَ** اور جیسے (جُمَعَ) میں کہ یہ بھی کلام عرب میں غیر منصرف مستعمل ہوتا ہے اور اس میں بجز وصفیت اصلیہ کوئی اور سبب نہیں اور سبب واحد منع صرف کیلئے کفایت نہیں کرتا۔ **نظربرآں** سبب دیگر اعتبار کرنے پر مجبور ہوئے چونکہ عدل کے سوا کوئی اور سبب قابل اعتبار نہ تھا۔ لہٰذا عدل تحقیقی کا اعتبار کیا گیا کیونکہ اس کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ وجود اصل پر دلیل قائم ہے وہ یہ کہ (جُمَعُ) جمع ہے (جَمْعَاءُ) کی جو (اَجْمَعُ) اسی کی مؤنث ہے اور (فَعْلَاءُ) اسی کی جمع قیاساً (فَعَالٰی) کے وزن پر آتی ہے یا (فَعْلَاوَاتٌ) کے جیسے (صَحْرَاءُ) کی جمع (صَحَارٰی) اور صَحْرَاوَات، تو جَمْعَاءُ کی جمع جَمَاعٰی ہوئی یا جَمْعَاوَاتٌ اور جُمَعُ ان میں سے کسی وزن پر نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ جَمَاعٰی سے معدول ہے یا جَمْعَاوَات سے جو قیاسی جمع ہیں یہ (جُمَعُ) تاکید میں مستعمل ہوتا ہے۔ **نظربرآں** اس کا اسم ہونا ظاہر ہے اور اگر یہ صفت ہو تو (جُمْعٌ) سے معدول ہوگا کیونکہ (فَعْلَاءُ) صفت کی قیاساً جمع (فُعْلٌ) کے وزن پر آتی ہے جیسے حَمْرَاءُ کی جمع (حُمْرٌ)

۲؎ **قوله: او تقدیرًا کعمر الخ.** عدل کی قسم دوم تقدیری ہے اور تقدیری وہ عدل ہے جسکے لئے اصل اعتباری ہو یا بالفاظ دیگر جس کی اصل کے وجود پر کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل نہ ہو جیسے (عُمَرُ) میں کہ یہ کلام عرب میں غیر منصرف پایا گیا اور اس میں علمیّت کے علاوہ کوئی اور سبب نہیں اور ایک سبب منع صرف کیلئے کافی نہیں ہوتا۔ **نظربرآں** مجبور ہوئے کہ سبب دیگر اعتبار کریں چونکہ کوئی اور سبب قابل اعتبار نہ تھا اس لئے عدل تقدیری اعتبار کیا گیا کیونکہ وجود اصل پر کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل نہیں تو یہ اعتبار کیا گیا کہ عامر سے معدول ہے۔

۳؎ **قوله: وباب قطام الخ.** اس سے مراد وہ اسمار ہیں جو بروزن (فَعَالِ) ہوں اور اعیان مؤنثہ کیلئے علم اور ان کے آخر میں (را) نہ ہو ایسے اسمار اکثر بنی تمیم کے لغت میں غیر منصرف مستعمل

ہوتے ہیں اور اہل حجاز کے لغت میں مبنی اور اگر ان کے آخر میں (را) ہو تو دونوں لغت میں مبنی مستعمل ہوتے ہیں۔ اوّل اسماء کو غیر ذوات الراء سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دوم کو ذوات الراء سے۔ نحات نے جب دیکھا کہ ذوات الراء اور غیر ذوات الراء میں بنا کے اسباب ستہ سے کوئی سبب نہیں پایا جاتا جو معرب کے بیان میں گذرے تو ان میں عدل تقدیری کا اعتبار کیا تا کہ بنا کا سبب چہارم ان میں متحقق ہو جائے۔ چنانچہ عدل تقدیری اعتبار کرنے کے بعد یہ اسماء ذوات الراء ہوں یا غیر ذوات الراء (نَزَالِ) کے مشاکل اور عدل میں اس کے مشابہ ہوگئے جو مبنی اصل (انْـزِلْ) کی جگہ واقع ہوتا ہے۔ یہی مشاکلت اور مشابہت بنا کا سبب چہارم تھی۔ جب یہ ان اسماء میں متحقق ہوگئی تو ان کا مبنی ہونا درست ہوگیا لیکن ذوات الراء اور غیر ذوات الراء دونوں میں عدل تقدیری کا اعتبار بنظر لغت اہل حجاز سبب بنا کی تحصیل کے پیش نظر ہوا اور بنظر لغت اکثر بنی تمیم ذوات الراء میں سبب بنا کی تحصیل کیلئے کہ یہ ان کے لغت میں بھی مبنی مستعمل ہوتے ہیں اور غیر ذوات الراء میں سبب بنا کی تحصیل کیلئے نہیں کیونکہ یہ ان کے لغت میں مبنی استعمال نہیں کیے جاتے نہ منع صرف کیلئے کہ وہ بدون اعتبار عدل تقدیری بوجہ علمیت اور تانیث حاصل ہے بلکہ حَمْلٌ عَلَى النَّظِيْرِ کے طور پر جس کے معنی ہیں شئی کو اس کی نظیر کے بعض احکام میں شریک کر دینا تا کہ حتیٰ الامکان اتحاد باقی رہے۔ چنانچہ یہاں پر غیر ذوات الراء کی نظیر ذوات الراء ہیں جن کے حکم (عدل تقدیری) میں غیر ذوات الراء کو شریک کر دیا گیا اور بعض بنی تمیم کے لغت میں ذوات الراء اور غیر ذوات الراء دونوں معرب غیر منصرف استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس لغت کے پیش نظر ذوات الراء میں عدل تقدیری کے اعتبار کرنے کی ضرورت نہ رہی کیونکہ وہ مبنی ہی نہیں جسکی وجہ سے عدل تقدیری کے اعتبار کی ضرورت پیش آئی تھی اور جب ذوات الراء میں عدل تقدیری کا اعتبار نہ ہوا جو غیر ذوات الراء کیلئے نظیر ہیں تو غیر ذوات الراء میں بھی نہ ہوگا کہ یہ تو اعتبار عدل تقدیری میں انہیں پر محمول تھے۔

سوال: اکثر بنی تمیم کے لغت کی بناء پر جب غیر ذوات الراء میں عدل تقدیری کا اعتبار منع صرف کیلئے نہیں بلکہ حَمْلٌ عَلَى النَّظِيْرِ کے طور پر ہے تو باب قطام کا ذکر یہاں پر بے محل ہوا کیونکہ یہاں پر اسی عدل تقدیری کا بیان مقصود ہے جو منع صرف کا سبب بنتا ہے اس لئے کہ یہاں پر زیر بحث منع صرف کی عللِ تسعہ ہیں؟

جواب: باب قطام کا ذکر یہاں پر تبعاً ہے۔ یہ اشارہ کرنے کے لئے کہ غیر منصرف میں عدل تقدیری کا اعتبار

جس طرح منع صرف کیلئے ہوا کرتا ہے ایسے ہی کبھی حَمْلٌ عَلَی النَّظِیْر کیلئے ہوتا ہے۔

۴ **قوله: الوصف شرطه الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ عدل کے بیان سے فارغ ہوکر یہاں سے وصف کا بیان شروع فرماتے ہیں جو علل تسعہ میں سے دوسری علت ہے۔ اصطلاحِ نحات میں وصف اس اسم کو کہتے ہیں جو ایسی ذات مبہمہ پر دلالت کرے جس کا کسی صفت کے ساتھ اتصاف ہو لیکن یہاں پر وصف سے مراد یہ ہے **کَوْنُ الْاِسْمِ دَالًّا عَلٰی ذَاتٍ مُبْهَمَةٍ مَاخُوْذَةٍ مَعَ بَعْضِ صِفَاتِهَا** یعنی اسم کا ایسی ذات پر دلالت کرنا جو بعض صفات کے ساتھ ماخوذ ہو کیونکہ علل تسعہ از قبیل صفات اسماء ہیں۔ اسم کی دلالت عام ہے کہ وضع کے اعتبار سے ہو جیسے (اَحْمَر) کی یا بعارض استعمال جیسے (اَرْبَع) کی **مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ** میں لیکن منع صرف میں وصف وضعی معتبر ہے۔ اسی واسطے فرمایا **شَرْطُهٗ اَنْ یَّکُوْنَ فِی الْاَصْلِ**۔

سوال: جب وصف کے ساتھ لفظ اصل ذکر کیا جائے تو اس سے موصوف مراد ہوتا ہے۔ **نظر برآں** معنی عبارت یہ ہوئے کہ شرطِ وصف یہ ہے کہ موصوف میں ہو۔ یہ بات وصف عارضی میں بھی پائی جاتی ہے کہ وہ بھی موصوف میں ہوتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی منع صرف میں معتبر ہو؟

جواب: یہاں پر اصل سے مراد وضع ہے اور وضع اصل اس لئے ہے کہ اصل کے معنی ہیں **مَا یُبْنٰی عَلَیْهِ الشَّیْءُ** یعنی جس پر کوئی چیز مبنی ہو چونکہ ہر سہ دلالت مطابقی، تضمنی، التزامی باب افادہ واستفادہ میں وضع پر مبنی ہیں۔ اس لئے وضع کو اصل کہتے ہیں ہر سہ دلالت وضع پر مبنی اس لئے ہیں کہ وضع ان کے مفہوم میں ماخوذ ہے۔

سوال: اصل پر (فی) داخل ہے تو اصل وصف کیلئے ظرف ہوا اور یہ صحیح نہیں کیونکہ ظرف زمان ہوتا ہے یا مکان اور اصل نہ زمان ہے نہ مکان؟

جواب: عبارت میں مضاف مقدر ہے **اَیْ فِیْ زَمَانِ الْاَصْلِ** اب مدخول (فی) زمان ہو گیا اور زمان اصل میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کی وضع ذات مبہمہ مذکورہ پر دلالت کرنے کیلئے ہو۔

۵ **قوله: فلا تضرّه الغلبة.** غلبہ سے مراد غلبۂ اسمیت ہے جسکے معنی ہیں معنی وصفیت پر دلالت کرنے والے اسم کا اپنے بعض افراد نوعی کے ساتھ اختصاص بایں طور کہ ان پر دلالت کرنے میں محتاج قرینہ نہ ہو جیسے لفظ (اَسْوَد) کی وضع (مَافِیْهِ سَوَادٌ) کے واسطے ہے یعنی ہر سیاہ چیز کیلئے پھر اس کا استعمال سیاہ سانپ میں بکثرت ہو گیا بایں طریق کہ سیاہ سانپ پر اسود کی دلالت محتاج قرینہ نہیں ہوتی اور

سیاہ سانپ اسود کا فرد نوعی ہے۔ غلبۂ اسمیت کے معنی میں فرد شخصی مراد نہیں ورنہ معنی وصفی منع صرف میں مؤثر نہ رہیں گے کیونکہ بر تقدیر علمیت وہ باقی ہی نہیں رہتے اس لئے کہ علمیت اور وصفیت میں منافات ہے کہ علمیت میں تعیین ہوتی ہے اور وصفیت میں عموم اور تعیین وعموم دونوں متنافی ہیں۔

سوال: یہ کہنا کہ غلبۂ اسمیت وصف کے لئے مضر نہیں ہوتا درست نہیں کیونکہ غلبۂ اسمیت سے وصف مِنْ وَجْہٍ زائل ہو جاتا ہے؟

جواب: عدم مضرت سے مراد یہ ہے کہ بر تقدیر غلبۂ اسمیت وصف منع صرف کا سبب بننے سے خارج نہ ہوگا۔۱۲

ترکیب

قوله: كعمر وباب قطام. (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (عُمَرَ) غیر منصرف مجرور بفتح معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (قَطَامِ) غیر منصرف مجرور بفتح مضاف الیہ (بَابِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (عُمَرَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (هو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے عدل تقدیری مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں۔

قوله: في بني تميم. (في) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (بَنِي) جمع مذکر سالم مجرور بیائے ماقبل مکسور مضاف (تَمِيْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (بَنِي) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (هو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے عدل تقدیری در باب قطام یا مبتدائے محذوف (هٰذَا) ہے جس میں (ها) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً مشار الیہ عدل تقدیری در باب قطام مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ

مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: الوصف شرطہ ان یکون فی الاصل.

(اَلْوَصْفُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (وَصْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے اوّل (شَرْطُهٗ) میں (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (شَـرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے دوم (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون (یَـكُـوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (فِـی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (اَلْاَصْلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اَصْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتاً مقدر کا (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے اسم یَـكُـوْنَ، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (یَكُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدائے اوّل اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

فائدہ: فعل ناقص کے مرفوع کو اسم کے ساتھ اور منصوب کو خبر کے ساتھ تعبیر کرنا عرف نحات میں شائع ہے مگر سیبویہ مرفوع کو فاعل کے ساتھ اور منصوب کو مفعول کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔

قولہ: فلا تضره الغلبة. (فا) فصیحہ مبنی برفتح (لَاتَضُرُّ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اَلْوَصْف (اَلْـغَلَبَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (غَلَبَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (لَاتَضُرُّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا شرط محذوف اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذَا کی جس میں (اِذَا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی برسکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص (اَلْاَمْرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اَمْرُ) مفرد

منصرف صحیح مرفوع لفظاً فعل ناقص کا اسم بنابر مشہور یا فاعل بر مذہب سیبویہ (کَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون منصوب محلاً خبر بنابر مشہور یا مفعول بہ بنابر مذہب سیبویہ (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر یا فاعل ومفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، شرط محذوف اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

فلذٰلكَ[۱] صُرف مررتُ بنسوةٍ اربعٍ وَ امتنَع[۲]
پس اسی واسطے (اَرْبَع) منصرف ہوا مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ میں اور غیر منصرف ہوئے
اَسْوَدُ وارقَمُ للحيّة وادهم للقيد وضُعفَ[۳]
اَسْوَد اور اَرْقَم جو سانپ کے نام ہیں اور اَدْھَم جو بیڑی کا نام ہے اور ضعیف ہوا
منع افعى للحيّة واجدل للصقر واخيل للطائر
غیر منصرف ہونا افعٰی کا جو ایک سانپ کا نام ہے اور اَجْدَل کا جو شکرے کا نام ہے اور اَخْیَل کا جو ایک پرندہ کا نام ہے

قوله: فلذٰلك صرف الخ.

سوال: ماقبل میں دو امر مذکور ہیں۔ **اوّل:** وصف کے اصلی ہونے کی شرط، **دوم:** غلبۂ اسمیت کا مضر نہ ہونا اور یہ دونوں (ذٰلك) کا مشارٌ الیہ ہیں۔ **نظر بر آں** (ذٰلِكَ) کا استعمال درست نہیں کہ وہ مفرد مذکر مشارٌ الیہ کیلئے موضوع ہے اور یہاں پر مشار الیہ دو امر ہیں تو مصنف علیہ الرحمۃ کو (ذٰلِكُمَا) کہنا چاہئے تھا؟

جواب: ہر دو امر بتاویل (اَلْمَذْكُوْر) ہوکر مشار الیہ ہیں اور (اَلْمَذْكُوْر) مفرد مذکر ہے بدون تاویل دونوں امر مشار الیہ نہیں حتی کہ اعتراض وارد ہو۔

سوال: فَلِذٰلِكَ میں (لِذٰلِكَ) جار مجرور کو بغرض حصر مقدم کر دیا ہے۔ اصل عبارت یوں تھی فَصُرِفَ لِذٰلِكَ اس میں (فا) کا ماقبل ہر دو امر مذکور ہیں اور مابعد (صُرِفَ الخ) اور (اِمْتَنَعَ الخ) اور (ضَعُفَ الخ) یہ (فا) ماقبل کے سبب ہونے پر دلالت کرتی ہے مابعد کیلئے اور (لِذٰلِكَ) میں لامِ تعلیل دلالت کرتا ہے

کہ مابعد علّت ہے ماقبل کیلئے اس کا مابعد (**ذٰلِكَ**) ہے جس سے مراد ہر دو امر مذکور ہیں اور ماقبل (**صُـرِفَ الخ**) (**اِمْتَنَعَ الخ**) اور (**ضَعُفَ الخ**) تو لام کا مابعد (**فا**) کا ماقبل ہوا اور لام کا ماقبل (**فا**) کا مابعد اور (**فا**) اور لام دونوں نے ایک ہی معنی کا افادہ کیا۔ وہ یہ کہ ہر دو امر مذکور (**صُرِفَ**) وغیرہ کیلئے سبب و علّت ہیں لہٰذا ایک زائد ہوا۔ مصنف علیہ الرحمۃ پر واجب تھا کہ ایک پر اختصار فرماتے؟

جواب: یہ (**فـا**) برائے نتیجہ ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ماقبل کے علم پر مابعد کا علم مترتب ہے خواہ ماقبل علّت مابعد ہو یا معلول مابعد یا دونوں کسی تیسرے کے معلول ہوں تو اس (**فـا**) نے ترتب علم کا افادہ کیا اور لام نے دلالت کی کہ ماقبل (**فـا**) علّت ہے اور مابعد معلول اور معلول اپنی علّت پر مترتب ہوتا ہے اور یہ معلول وعلّت یہاں پر معلوم ہیں تو لام نے ترتب معلوم کا افادہ کیا۔ **نظر برآں** (**فا**) اور **لام** دونوں ایک معنی کیلئے مفید نہ ہوئے حتیٰ کہ دونوں میں سے ایک زائد ہو علم مابعد (**فا**) کے ترتب میں تفصیل یہ ہے کہ (**صُرِفَ**) اور (**ضَعُفَ**) کا علم امر اوّل کے علم پر مترتب ہے اور (**اِمْتَنَعَ**) کا علم امر دوم کے علم پر اور معلوم کے ترتب میں تفصیل یہ ہے کہ (**صُرِفَ**) اور **ضَعُفَ** کا ترتب امر اوّل پر ہے اور (**اِمْتَنَعَ**) کا امر دوم پر۔

سوال: **مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ** کی طرف (**صُرِفَ**) کی اسناد صحیح نہیں کیونکہ یہ مرکب ہے اور مرکب منصرف نہیں ہوتا اس لئے کہ منصرف معرب کی قسم ہے اور معرب اسم کی اور اسم کلمہ کی اور کلمہ لفظ مفرد ہوتا ہے چونکہ کلمہ اسم کی تعریف میں ماخوذ ہے اور اسم معرب کی تعریف میں اور معرب منصرف کی تعریف میں تو منصرف مفرد ہوا؟

جواب: (**صُرِفَ**) حقیقۃً **اَرْبَعٍ** کی صفت ہے جو **مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ** کا جز ہے اور عبارت میں صفت جز کی اسناد کل کی طرف کی گئی تو یہ مجاز فی الاسناد ہوا یا **مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ** کل ہے جس سے اس کا جز **اَرْبَعٍ** مراد لیا گیا تو یہ مجاز مرسل ہوا کہ از قبیل اطلاق کل وارادۂ جز ہے۔ بہر کیف عبارت مجاز پر محمول ہے۔ لہٰذا (**صُرِفَ**) کی اسناد میں کوئی قباحت نہیں۔ شارحین نے عبارت متن میں **اَرْبَعٍ** کی تقدیر سے اسی طرف اشارہ کیا ہے ورنہ متن میں (**اَرْبَـعٍ**) نہیں۔ اب معنی یہ ہوئے کہ قول مذکور میں (**اَرْبَـعٍ**) منصرف ہے کیونکہ اس میں اگرچہ وزن فعل اور وصف متحقق ہوا مگر یہ وصف باعتبار وضع نہیں اس لئے کہ (**اَرْبَـعٍ**) کی وضع عدد کے ایک مرتبہ کیلئے ہے جو **خَـمْسَه** کے نیچے اور **ثَـلٰثَه** کے اوپر ہوتا ہے بلکہ وصف عارضی ہے۔ ایسی **نِسْـوَة** پر دلالت کرتا ہے جو (**اَرْبَعِيَّة**) کے ساتھ موصوف ہیں۔ وصف عارضی ہونے کی بنا پر منع صرف میں مؤثر نہیں۔ پس اس کا

انصراف امرِ اوّل کے فقدان پر مبنی ہوا۔

۲ **قوله: وامتنع اسود الخ.** بتقدیرِ مضاف ہے اَیْ اِمْتَنَعَ صَرْفُ اَسْوَدُ الخ یعنی (اَسْوَدُ) اور (اَرْقَمُ) اور (اَدْهَمُ) کی صرف ممتنع ہوئی کیونکہ یہ تینوں باعتبار وضع وصف ہیں۔ (اَسْوَدُ) کی وضع (مَافِیْهِ سَوَادٌ) کیلئے ہے جس کے معنی ہیں سیاہ اور (اَرْقَم) کی وضع (مَافِیْهِ سَوَادٌ وَبَیَاض) کے واسطے جس کے معنی ہیں (چتکبرا) اور (اَدْهَم) کی وضع مَافِیْهِ دُهْمَة کیلئے جس کے معنی ہیں (سیاہ) کیونکہ (دُهْمَة) بمعنی سواد ہے استعمال میں غلبۂ اسمیت ہوا کہ اسود کا اطلاق سیاہ سانپ پر ہونے لگا اور (اَرْقَم) کا چت کبرے پر اور اَدْهَم کا لوہے کی بیڑی پر لیکن یہ غلبہ اسمیت مضر نہیں۔ اس لئے کہ تینوں بوجہ وزن فعل اور وصف اصلی غیر منصرف ہوئے۔ پس ان تینوں کا عدم انصراف بنظر دوم ہوا۔

۳ **قوله: وضعف منع افعٰی الخ.** بعض نحات نے کہا تھا کہ (اَفْعٰی) کا اشتقاق (فَعْوَة) بمعنی (خبث) سے ہے تو اس میں وصف اصلی ہوا۔ چونکہ غلبۂ اسمیت مضر نہیں لہٰذا بوجہ وزن فعل اور وصف اصلی غیر منصرف ٹھہرا۔ استعمال میں (اَفْعٰی) اس سیاہ زہرناک سانپ کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نظریں دوچار ہونے سے انسان اندھا ہوجاتا ہے اور فارسی زبان میں (اَفْعِی) بکسرِ عین مستعمل ہے اور (اَجْدَل) کا اشتقاق (جَدْل) بمعنی قوت سے ہے تو اس میں بھی وصف اصلی ہوا چونکہ غلبۂ اسمیت مضر نہیں۔ اس لئے بوجہ وزن فعل اور وصف اصلی غیر منصرف ٹھہرا۔ استعمال میں (اَجْدَل) شکرہ کو کہتے ہیں اور (اَخْیَل) کا اشتقاق خَال بمعنی (تل) سے جو بدن پر ہوتا ہے تو (اَخْیَل) کے معنی (ذُوْ خَال) یعنی تل والا۔ پس اس میں بھی وصف اصلی ہوا چونکہ غلبۂ اسمیت مضر نہیں۔ **نظر برآں** بوجہ وزن فعل اور وصف اصلی غیر منصرف ٹھہرا۔ استعمال میں (اَخْیَل) کا اطلاق ایک پرندے پر ہوتا ہے جسکے پروں پر تل کی طرح بکثرت نشانات ہوتے ہیں اور اس کا نام (شَقِرَّاق) بھی ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان تینوں کا غیر منصرف ہونا ضعیف ہے۔ وجہ یہ کہ ان اسماء کا وصف ہونا متعین نہیں کیونکہ ان سے معنی وصفی کبھی مقصود نہیں ہوئے نہ باعتبار وضع، نہ باعتبار استعمال۔ باعتبار وضع مقصود نہ ہونا اس لئے کہ موادِ مذکورہ سے اشتقاق ثابت نہیں اور باعتبار استعمال مقصود نہ ہونا اس لئے کہ اشیائے مذکورہ اگرچہ واقع میں موادِ مذکورہ کے ساتھ متصف ہیں لیکن اطلاق میں وہ مواد ملحوظ نہیں ہوتے۔

سوال: جیسے ان اسماء کا وصف ہونا متعین نہیں ایسے ہی وصف نہ ہونا بھی متیقن نہیں تو منصرف ہونا اور غیر منصرف ہونا دونوں برابر ہوئے پھر منصرف ہونے کو ترجیح کیوں دی گئی؟

جواب: ترجیح اس لئے دی گئی کہ منصرف ہونا اسم میں اصل ہے کیونکہ منصرف ہونا کسی سبب کا محتاج نہیں اور غیر منصرف ہونا محتاج ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: فلذلك صُرف مررت بنسوةٍ اربع. (فا) برائے نتیجہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ماقبل کے علم پر مابعد کا علم مترتب ہے مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (ذا) اسم اشارہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید مفعول لہ نزد مصنف علیہ الرحمۃ اور مفعول بہ غیر صریح نزد جمہور مبنی بر سکون (ل) حرف تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح جار مجرور سے ملکر ظرف لغو مقدم (صُرِف) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ اسم مقصور حکماً مرفوع تقدیراً نائب فاعل (صُرِف) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجیہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں۔

اقول: فَلِذٰلِكَ میں (فا) عاطفہ تفریعیہ برائے عطف مابعد بر (لَاتَضُرُّ) نہیں ورنہ اس کے مابعد (صُرِف) کی (لَاتَضُرُّ) پر تفریع لازم آئے گی جو صحیح نہیں کیونکہ (صُرِف) کی تفریع شَرْطُهٗ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْاَصْلِ پر ہے اسی طرح (ضَعُفَ) بھی اسی پر متفرع ہوتا ہے۔ البتہ (اِمْتَنَعَ) کی تفریع لَاتَضُرُّهُ الْغَلَبَةُ پر ہے كَمَا بَيَّنَّاهُ فِي الشَّرْحِ فَمَا فِي الْفَوَائِدِ الشَّافِيَةِ مِنْ اَنَّ الْفَاءَ لِلتَّفْرِيْعِ وَجُمْلَةُ (صُرِفَ) مَعْطُوْفَةٌ عَلٰى (لَاتَضُرُّ) لَايَحْصُلُهٗ هٰذَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (با) حرف جار برائے الصاق مجازی مبنی بر کسر (نِسْوَةٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف (اَرْبَعٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت (نِسْوَةٍ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وامتنع اسود وارقم للحیۃ وادھم للقید. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِمْتَنَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَسْوَدُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَرْقَمُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً معطوف (اَسْوَدُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَلْحَیَّۃِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (حَیَّۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَیْنِ) مقدر کا (ثَابِتَیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَابِتَیْنِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَدْھَمُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً ذوالحال (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَلْقَیْدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (قَیْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل (اِمْتَنَعَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وضعف منع افعٰی للحیۃ واجدل للصّقر واخیل للطّائر. (و) حرف عاطفہ برائے عطف بر جملہ (صُرِفَ الخ) مبنی بر فتح (ضَعُفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (مَنْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَفْعیٰ) اسم مقصور مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت ذوالحال (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَلْحَیَّۃِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (حَیَّۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَجْدَلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذوالحال (ل) حرف جار برائے اختصاص

بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَلصَّقرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (صَقرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَخیلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذوالحال، (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَلطَّائِرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (طَائِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، (اَفعٰی) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مَنعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (ضَعُفَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں۔۱۲

التّانیث[۱] بالتّاء شرطه العلميّة والمعنوی[۲]

تانیث بتا اس کی شرط علمیت ہے اور

كذلكَ وشرط[۳] تحتم تاثیره الزّیادة علٰی

تانیث معنوی کی بھی ایسے ہی اور شرط تانیث معنوی کی تاثیر واجب ہونے کیلئے اسم کا زائد ہونا ہے

الثّلٰثة او تحرّك الاوسط او العجمة فهند[۴]

تین حرف پر یا متحرک ہونا اس کے حرف اوسط کا یا اس کا عجمہ ہونا پس ہند کو

یجوز صرف

جائز ہے منصرف قرار دینا

۱ **قولہ: التّانیث بالتّاء الخ.** وصف کے بیان سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے تانیث کا بیان شروع فرماتے ہیں جو علل تِسعَۃ سے تیسری علت ہے۔

سوال: تانیث کو (تا) کے ساتھ مقید کیوں کیا؟

جواب: تا کہ تانیث بالف مقصورہ اور تانیث بالف ممدودہ نکل جائے کہ اِن دونوں کو منع صرف میں اثر کرنے کے لئے علمیت شرط نہیں، یہ وجہ لزومِ وضعی دو سبب کے قائم مقام ہے جس کی تفصیل گذر گئی۔

سوال: تانیث بالتار کے منع صرف میں اثر کرنے کے لئے علمیّت کیوں شرط ہے؟

جواب: اس لئے کہ تانیث بالتار اسم کو لازم نہیں ہوتی بایں حیثیت اس میں ضعف ہوتا ہے جس کی بنار پر منع صرف میں مؤثر نہیں ہو سکتی اور علمیت کے ساتھ متحقق ہونے سے لازم ہو جاتی ہے کیونکہ اعلام بقدرِ امکان تغیر سے محفوظ ہوتے ہیں اور لازم ہو جانے سے ضعف دور ہو کر اتنی قوت آ جاتی ہے کہ منع صرف میں اثر کرے۔

سوال: تائے تانیث کونسی (تا) کو کہتے ہیں؟

جواب: تائے تانیث وہ تائے زائدہ جو اسم کے آخر لاحق ہوتی اور حالت وقف میں ہائے ہوز ہو جاتی اور اس کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔ **نظر برآں** (اُخت) کی (تا) تائے تانیث نہیں کیونکہ یہ اصلی لام کلمہ سے بدل ہے۔ اس کا ماقبل بھی مفتوح نہیں اور بحالت وقف ہائے ہوز بھی نہیں ہوتی، پس اگر (اُخت) کے ساتھ کسی مذکر کو موسوم کر دیں تو منصرف رہے گا کیونکہ اس تقدیر پر اس میں ایک سبب متحقق ہوا یعنی علمیت جس سے کلمہ غیر منصرف نہیں ہوتا اور اگر کسی مؤنث کو موسوم کر دیں تو جوازِ انصراف اور عدمِ انصراف میں (ھند) کی طرح ہوگا جس کی تفصیل عنقریب آ رہی ہے۔

۲ **قولہ: والمعنویّ کذلک** بتقدیر موصوف ہے، ای التانیث المعنویّ یعنی منع صرف میں مؤثر ہونے کے لئے تانیث بالتار کی طرح تانیث معنوی کے لئے بھی علمیّت شرط ہے۔

سوال: اَلتَّانِیثُ الْمَعْنَوِیُّ کا تقابل التانیث بالتار سے درست نہیں کیونکہ تانیث معنوی بھی تانیث بالتار ہوتی ہے؟

جواب: التانیث بالتار، بتقدیر صفت ہے اَیْ التَّانِیْثُ اللَّفْظِیُّ بِالتَّاءِ تانیث لفظی میں (تا) ملفوظ ہوتی ہے اور تانیث معنوی میں ملفوظ نہیں ہوتی۔ دونوں میں بایں طور تقابل ہے **مؤنث معنوی** اس اسم کو کہتے ہیں جس میں تائے تانیث ملفوظ نہ ہو خواہ مقدر ہو جیسے (اَرْض) یا مؤنث حقیقی کا علم ہو جیسے (ھِنْد) یا حرفِ

رابع تائے تانیث کے قائم مقام ہو جیسے (عَقرَب)

سوال: جب تانیث معنوی میں (تا) ملفوظ نہیں ہوتی تو تانیث بالتار کے ساتھ تشبیہ درست نہیں؟

جواب: تشبیہ شرط علمیّت میں ہے (تا) کے ملفوظ ہونے میں نہیں حتیٰ کہ تشبیہ صحیح نہ ہو۔

سوال: اب تشبیہ درست نہیں کیونکہ علمیّت تانیث بالتار میں شرط وجوب ہے کہ جب علمیّت متحقق ہوگی تو اس اسم کا غیر منصرف ہونا واجب ہے جس میں تانیث بالتار پائی جائے۔ پس تشبیہ سے لازم آتا ہے کہ جس اسم میں تانیث معنوی پائی جائے بر تقدیر علمیّت اس کا غیر منصرف ہونا بھی واجب ہو حالانکہ ایسا نہیں۔

جواب: تشبیہ صرف اشتراط میں ہے پھر فرق یہ ہے کہ تانیث لفظی میں علمیّت شرطِ وجوب ہے اور تانیث معنوی میں شرطِ جواز، چنانچہ اس کی جانب مصنف علیہ الرحمہ نے آئندہ قول سے اشارہ فرمایا۔

۳ قولہ: وشرط تحتم تاثیرہ الخ. یعنی تانیث معنوی کی تاثیر واجب ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ جس اسم میں پائی جائے اس میں حروف تین سے زائد ہوں یا سہ حرفی ہو تو وسط متحرک یا عجمہ ہو۔ وجہ یہ ہے کہ سہ حرفی اسم میں بہ نسبت چہار حرفی خفت ہوتی ہے اور چہار حرفی میں ثقل۔ اسی طرح ساکن الاوسط میں بہ نسبت متحرک الاوسط خفت ہوتی ہے اور متحرک الاوسط میں ثقل اور عربی میں بہ نسبت عجمہ خفت ہوتی ہے اور عجمہ میں ثقل اور غیر منصرف میں دو علّتیں ہوتی ہیں اور ہر علّت فرع ہوتی ہے **کما مرّ** اور ہر علّت کو کسی کی فرع اعتبار کرنے میں بہ نسبت اس اسم ثقل ہوتا ہے جس میں یہ اعتبار نہیں تو غیر منصرف میں دو ثقل ہوئے۔ پس خفت مذکورہ ثقل تانیث کے معارض ہو کر اس کے اثر کو کمزور کر دے گی۔ لہٰذا اسم وجوباً غیر منصرف نہ ہوگا اور جب مؤنث معنوی میں چہار حرفی ہونے کے باعث یا تحرک اوسط کی وجہ سے یا عجمہ ہونے کے سبب وہ خفت نہ ہوگی تو تانیث معنوی میں ضعف نہ آئے گا اور اس کی تاثیر وجوباً ہوگی تو اسم وجوباً غیر منصرف ہوگا۔

۴ قولہ: فھند یجوز صرفہ. ھند کو منصرف پڑھنا جائز ہے کیونکہ اس میں دو سبب ہیں۔ ایک علمیّت دوسرا تانیث معنوی ھند سہ حرفی ہے اور سہ حرفی ہونے کی تقدیر پر تحرک اوسط وجوب تاثیر کیلئے شرط تھا جو اس میں مفقود ہے۔ پس فقدان تحرک اوسط کے پیش نظر منصرف پڑھنا جائز ہے اور بنظر وجود سببین غیر منصرف پڑھنا درست ہے۔ ۱۲

ترکیب

قوله: التّانیث بالتّاء شرطه العلمیّه. (اَلتَّانِیْثُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (تَانِیْثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال (با) حرف جار برائے الصاق مبنی برکسر (اَلتَّاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (تَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدائے اوّل (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے دوم (اَلْعَلَمِیَّةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (عَلَمِیَّةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدائے اوّل اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والمعنویّ کذٰلك. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْمَعْنَوِیُّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مَعْنَوِیُّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلتَّانِیْثُ) (مَعْنَوِیُّ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مجرور محلاً (ل) حرف تبعیہ مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وشرط تحتم تاثیره الزّیادة علی الثّلثة اوتحرّك

الاوسط او العجمة. (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (تَحَتُّم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف الیہ مضاف (تَاثِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنابر فاعلیت مصدر مضاف الیہ مضاف (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنابر فاعلیّت مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمَعْنَوِیُّ (تَاثِیْرِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا (تَحَتُّمِ) مضاف کا (تَحَتُّم) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا (شَرْطُ) مضاف کا (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (اَلزِّیَادَةُ) مین (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (زِیَادَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلثَّلٰثَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَلٰثَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (اَلزِّیَادَةُ) مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر معطوف علیہ،

(او) حرف عطف مبنی بر سکون (تَحَرُّكُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْاَوْسَطِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَوْسَطِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بجر بوجہ دخول الف لام مرفوع محلاً بنابر فاعلیت اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْحَرْفِ) (اَوْسَطِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر (اَلْحَرْفِ) اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (تَحَرُّكِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (اَوْ) حرف عطف مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلْعُجْمَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (عُجْمَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (اَلزِّیَادَةُ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فهند يجوز صرفه. (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (هِنْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (یَجُوْزُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (صَرْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنابر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے (هِنْدٌ) بتاویل (مَاذُكِرَ) یا (مَاتَقَدَّمَ) یا (اَللَّفْظُ) کیونکہ (هِنْد) مؤنث سماعی ہے بغیر تاویل مذکور اس کی جانب ضمیر مذکر کا ارجاع کرنا جائز نہیں (صَرْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ

ذات وتبیین ہوکر جزاِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذَا شرط مقدر کی جس میں (اِذَا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص (اَلْاَمْرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم یا فاعل (کَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون منصوب محلاً خبر یا مفعول بہ علیٰ اختلاف القولین (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم یا فاعل اور خبر یا مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں۔

فائدہ: شرط مقدر میں (اِذَا) کے بجائے (اِنْ) کی تقدیر بھی ہوسکتی ہے لیکن اس صورت میں (کَانَ) اور جملہ جزائیہ محلاً مجزوم ہوگا کیونکہ (اِنْ) جازم ہے بخلاف (اِذَا) کہ وہ جزم نہیں کرتا۔

سوال: یہاں پر (اِنْ) کی تقدیر درست نہیں کیونکہ تقدیر (اِنْ) امر، نہی، استفہام، تمنی، عرض کے بعد ہوتی ہے کَمَا سیأتی فِی بَحْثِ الْفِعْلِ اور یہاں پر (اِنْ) سے پیشتر کوئی بھی نہیں؟

جواب: اگر تقدیر اِنْ انجزام مضارع کے لئے ہو تو ان پانچ میں سے کسی ایک کا پیشتر ہونا شرط ہے مطلقاً تقدیر (اِنْ) کیلئے شرط نہیں۔ علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ نے مطول میں (فَاللّٰہُ ھُوَ الْوَلِیُّ) کی شرط مقدر (اِنْ اَرَادُوْا وَلِیًّا بِحَقٍّ) بیان فرمائی، حالانکہ آیت میں پیشتر مذکورہ بالا پانچ اشیاء میں سے کوئی بھی نہیں۔۱۲

و زینب ۱ وسقر وماہ وجورُ ممتنع فان
اور زینب اور سقر اور ماہ اور جُور کو منصرف قرار دینا جائز نہیں پس اگر
سمّی بہ ۲ مذکر فشرطہ الزّیادۃ علٰی
موسوم کیا جائے مؤنث معنوی کے ساتھ کوئی مذکر تو تانیث معنوی کی شرط تاثیر اسم کا زیادہ ہونا ہے
الثّلٰثۃ فقدم منصرف و عقرب ممتنع
تین حرف پر۔ لہٰذا قدم منصرف ہوگا اور عقرب غیر منصرف

المعرفة [۱] شرطها [۲] ان تكون علميّة

هو	متحقق	میں	علم	کہ	ہے	شرط	کی	اس	تعریف

[۱] **قوله: وزينب وسقر الخ.** (زَیْنَب) ایک عورت کا نام ہے اور (سَقَر) دوزخ کے طبقات میں سے طبقۂ پنجم کا جس میں صابئین (ستارہ پرست) ڈالے جائیں گے۔ طبقۂ اوّل کا نام (هَاوِيَه) ہے جس میں منافقین اور آلِ فرعون اور اصحاب مائدہ رکھے جائیں گے اور طبقۂ دوم کا نام (لَظٰی) ہے جس میں مجوس وابلیس اور اس کے توابع رہیں گے اور طبقۂ سوم کا نام (حُطَمَة) ہے جس میں یہود رہیں گے اور طبقۂ چہارم کا نام (سَعِیْر) ہے جس میں نصاریٰ رہیں گے اور طبقۂ ششم کا نام (جَحِیْم) ہے جس میں مشرکین رہیں گے اور طبقۂ ہفتم کا نام (جَهَنَّم) ہے اور یہ تمام طبقات کے اوپر ہے جس میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ اس میں امت مرحومہ کے مرتکبین کبائر کچھ مدّت کیلئے رکھے جائیں گے کَذَا فِی جَامِعِ الغُمُوْض اور (مَاه) و (جُوْر) دوشہر کے نام ہیں یہ چاروں اسماء وجوباً غیر منصرف ہیں (زَیْنَب) بایں وجہ کہ اس میں دوسبب متحقق ہیں علمیّت اور تانیث معنوی اپنی تاثیر کے وجوب کی شرط کے ساتھ جو تین حرف سے زائد ہونا ہے اور (سَقَر) بایں وجہ کہ اس میں دوسبب پائے جاتے ہیں علمیّت اور تانیث معنوی اپنی تاثیر کے وجوب کی شرط کے ساتھ جو تحرک اوسط ہے اور (مَاه وجُوْر) بایں وجہ کہ ان میں دوسبب متحقق ہیں علمیّت اور تانیث معنوی اپنی تاثیر کے وجوب کی شرط کے ساتھ جو عجمی ہونا ہے۔

[۲] **قوله: فان سمّى به مذكّر الخ.** یعنی اگر مؤنث معنوی کو کسی مذکر کا علم قرار دیں تو تانیث معنوی کی تاثیر کے لئے یہ شرط ہے کہ مؤنث معنوی میں تین حروف سے زائد ہوں تاکہ مذکر کا علم ہونے کی وجہ سے فوت شدہ تانیث معنوی کے قائم مقام چوتھا حرف ہوجائے۔ **نظر برآں** (قَدَم) اگر کسی مذکر کا علم قرار دیا جائے تو منصرف ہی رہے گا کیونکہ مذکر کا علم ہونے کی وجہ سے تانیث معنوی فوت ہوگئی اور اس میں چوتھا حرف نہیں جو فوت شدہ تانیث معنوی کے قائم مقام ہوجائے تو صرف ایک ہی علت (عَلَمِیَّت) پائی گئی جو منع صرف کے لئے کفایت نہیں کرتی۔ لہٰذا (قَدَم) منصرف رہا اور (عَقْرَب) کو کسی مذکر کا علم قرار دیدیں تو غیر منصرف ہوجائے گا کیونکہ مذکر کا علم ہونے کی وجہ سے تانیث معنوی اگرچہ فوت ہوگئی

لیکن اس کا قائم مقام حرف چہارم موجود ہے تو (عَـقْـرَب) میں دو سبب متحقق ہوئے ایک علمیّت دوسرا تانیث حکمی جو قائم مقام تانیث معنوی سے عبارت ہے لہٰذا غیر منصرف ہوا۔

۳ **قوله: المعرفة شرطها۔** تانیث کے بیان سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے معرفہ کا بیان شروع فرماتے ہیں جو علل تسعہ میں سے چوتھی علت ہے۔

سوال: معرفہ کو علل تسعہ سے شمار کرنا درست نہیں کیونکہ معرفہ اس اسم کو کہتے ہیں جس میں تعریف حاصل ہو یہ از قبیل اسماء ہے اور علل تسعہ از قبیل صفات اسماء؟

جواب: معرفہ سے یہاں پر مجازاً تعریف مراد ہے از قبیل اطلاق محل وارادہ حال۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے (اَلتَّعْرِیْف) کیوں نہ فرمایا؟

جواب: تاکہ تفصیل مطابق اجمال رہے۔

سوال: اجمال میں معرفہ کیوں اختیار کیا تھا؟

جواب: تاکہ وزن شعری منکسر نہ ہو۔

۴ **قوله: شرطها ان تكون علمية۔** منع صرف میں تعریف کی تاثیر کے واسطے علم میں متحقق ہونا اس لئے شرط قرار دیا گیا کہ تعریف چھ قسم پر ہے: (۱) تعریف باسم اشارہ (۲) تعریف باسم موصول (۳) تعریف بضمیر (۴) تعریف بالف لام (۵) تعریف باضافت (۶) تعریف بعلمیّت، اور دوم اور سوم مبنیات کے ساتھ مخصوص ہیں جو منع صرف کا سبب نہیں بن سکتیں کیونکہ ان تینوں تعریفوں میں سے ہر ایک کو بنا لازم ہے اور منع صرف کو اعراب، بنا اور اعراب متنافی ہیں اور لوازم کے متنافی ہونے سے ملزومات متنافی ہوتے ہیں تو ہر سہ تعریفات اور منع صرف متنافی ہوئے۔ **نظر بر آں** دونوں مجتمع نہ ہو سکیں گے، لہٰذا ہر سہ تعریفات منع صرف کا سبب نہ بنیں گی اور چہارم اور پنجم غیر منصرف کو منصرف کر دیتی ہیں یا حکم منصرف میں کَمَاسَیَأتِیْ تو ان دونوں کا بھی سبب منع صرف بنا متصور نہیں، اب تعریف بعلمیّت باقی رہ گئی تو وہی سبب بن سکتی ہے۔ **نظر بر آں** اس کو شرط قرار دیا گیا۔

سوال: تعریف کی ایک قسم تعریف بالنداء باقی رہ گئی تو چھ میں حصر درست نہیں۔

جواب: یہ تعریف بالف لام کے حکم میں ہے اس لئے شمار میں نہیں آئی اور جس طرح تعریف بالف لام سبب

نہیں ہوتی یہ بھی سبب نہیں بنتی۔

سوال: عبارت مذکورہ میں (عَلَمِيَّةٌ) تَكُوْنَ کی خبر ہے جس کا حمل (تَكُوْنَ) کے اسم پر صحیح نہیں کیونکہ (عَلَمِيَّةٌ) میں یائے مصدری ہے تو وہ بمعنی (كَوْن عَلَمًا) ہوا اور (تَكُوْنَ) کی ضمیر اسم کا مرجع (الْمَعْرِفَةُ) بمعنی (اَلتَّعْرِيْف) ہے كمامرَّ (اَلتَّعْرِيْف) اور (كَوْن عَلَمًا) دو متغائر مصدر ہیں جن میں ایک کا دوسرے پر حمل صحیح نہیں جیسے اَلْقِيَامُ قُعُوْد کہنا باطل ہے۔ البتہ دو مترادف مصدر ایک دوسرے پر محمول ہوتے ہیں جیسے اَلْقُعُوْدُ جُلُوْس یا مصدر اپنے حصہ پر محمول ہوتا ہے جیسے وُجُوْدُ زَيْدٍ وُجُوْدٌ یا مصدر پر اس کا حصہ جیسے اَلْوُجُوْدُ وُجُوْدُ زَيْدٍ؟

جواب: (عَلَمِيَّة) میں یائے مصدری ہوسکتی ہے مگر بایں تاویل کہ (عَلَمِيَّة) کو بمعنی هٰذَا النَّوْعُ مِنْ جِنْسِ التَّعْرِيْفِ لیا جائے اور اس سے مراد تَعْرِيْف بِالْعَلَمْ ہو اور تَعْرِيْف بِالْعَلَمْ نوع ہے اور تعریف جنس اور نوع کا جنس پر حمل ہوتا ہے کیونکہ نوع حصہ جنس ہوتی ہے جیسے (اَلْحَيْوَانُ اِنْسَانٌ) پس یہاں پر بھی حصہ تعریف کا تعریف پر حمل ہوا اور معنی یہ ہوئے کہ منع صرف میں مؤثر ہونے کے واسطے جنس تعریف کیلئے شرط یہ ہے کہ اس نوع میں متحقق ہو تقدیر عبارت یوں ہوگی شَرْطُهَا اَنْ تَكُوْنَ هٰذَا النَّوْعُ مِنْ جِنْسِ التَّعْرِيْف یا (عَلَمِيَّة) میں یائے نسبت ہے تو معنی یہ ہوں گے کہ تعریف کے مؤثر ہونے کے واسطے شرط یہ ہے کہ علَم کی طرف منسوب ہو یعنی بضمن علم پائی جائے اور تقدیر عبارت یہ ہوگی شَرْطُهَا اَنْ تَكُوْنَ مَنْسُوْبَةً اِلَى الْعَلَمْ۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے تعریف کو منع صرف کی علّت قرار دیا اور علمیّت کو شرط علمیّت کو علّت کیوں قرار نہیں دیا جیسے کہ صاحب مفصل نے علمیّت کو علّت قرار دیا ہے؟

جواب: علمیّت کا دار مدار فرعیت پر ہے اور تعریف کا فرع تنکیر ہونا اظہر ہے بخلاف علمیّت کیونکہ تنکیر کے مقابل تعریف آیا کرتی ہے علمیّت نہیں آتی۔ ۱۲

ترکیب

قوله: وزینب وسقر وماه وجور ممتنع. (و) حرف عطف مبنی بر فتح

(زَیْنَبُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (سَقَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی برفتح (مَاهُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی برفتح (جُوْرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً معطوف (زَیْنَبُ) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے ملکر مبتدا (مُمْتَنِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے زَیْنَب وغیرہ بتاویل (مَاذُکِرَ) یا (مَاتَقَدَّم) یا (کُلُّ وَاحِدٍ) (مُمْتَنِعٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، بشرطیکہ شرط مقدر کی تصدیر (اذا) سے ہو یا محلا مجزوم، بشرطیکہ شرط مقدر کی تصدیر (ان) جازمہ سے ہو۔

قوله: فان سمّی به مذکّر فشرطه الزیادة علی الثّلثة.

(فا) حرف تفصیل مبنی برفتح (اِنْ) حرف شرط مبنی برسکون (سُمِّیَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح محلا مجزوم صیغہ واحد مذکر غائب (با) حرف جار برائے زیادت مبنی برکسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنابر مفعولیت (مُذَکَّرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (سُمِّیَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (فا) جزائیہ مبنی برفتح (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے اَلتَّانِیْثُ الْمَعْنَوِیُّ (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (اَلزِّیَادَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (زِیَادَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون (اَلثَّلٰثَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (ثَلٰثَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (اَلزِّیَادَةُ) مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا مجزوم محلا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فقدم منصرف. (فا) فصیحہ مبنی برفتح (قَدَمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مُنْصَرِفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے (قَدَم) بتاویل (مَاذُکِرَ) یا لفظ، (مُنْصَرِفٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل جزم نہیں بشرطیکہ شرط مقدر میں (اذا) کی تقدیر ہو اور اگر (اِنْ) کی تقدیر ہو تو محلا مجزوم اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذَا یا اِنْ کَانَ الْاَمْرُ کَذَا شرط محذوف جو بترکیب سابق اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وعقرب ممتنع. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عَقْرَبُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً مبتدا (مُمْتَنِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (عَقْرَب) بتاویل (اَللَّفظ) (مُمْتَنِعٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں بر تقدیر (اذا) یا محلاً مجزوم بر تقدیر (اِنْ) کیونکہ یہ جملہ (قَدِمَ مُنْصَرِفٌ) پر معطوف ہے جو شرط محذوف کی جزا تھا۔

قوله: المعرفة شرطها ان تكون علمية. (اَلْمَعْرِفَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَعْرِفَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے اوّل (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْمَعْرِفَة) (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے دوم (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (تَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم یا فاعل کما مرّ مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے (اَلْمَعْرِفَة) (عَلَمِيَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے اسم تَكُوْنَ (عَلَمِيَّةً) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر خبر یا مفعول بہ علیٰ اختلاف القولین (تَكُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر یا فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدائے اوّل اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

العجمة شرطها ان تكونَ علميّةً فى العجميّة

عجمہ اس کی شرط ہے کہ علم کی طرف منسوب ہو عجمی لغت میں

و تحرّك الاوسط اوالزّيادة علىٰ الثّلثة

اور اس اسم کا متحرک ہونا یا اس کا زیادہ ہونا تین حرف پر

فنوحُ[۲] منصرف وشتر وابراهیم ممتنع

نظر بر آں (لفظ) نوح منصرف ہوا اور لفظ شتر اور ابراہیم غیر منصرف

۱ **قوله: العجمة شرطها الخ.** معرفہ کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے عجمہ کا بیان شروع فرماتے ہیں جو علل تسعہ میں سے پانچویں علّت ہے۔

سوال: عجمہ کو علل تسعہ سے شمار کرنا درست نہیں کیونکہ عجمہ اس اسم کو کہتے ہیں جو غیر عربی لغت میں کسی معنی کیلئے موضوع ہو تو یہ ازقبیل اسماء ہوا جیسے معرفہ تھا اور علل تسعہ ازقبیل صفات اسماء ہیں؟

جواب: یہاں پر عجمہ سے مراد یہ ہے کہ لغتِ غیر عرب میں اسم کا کسی معنی کیلئے موضوع ہونا جس طرح (اَلْمَعْرِفَة) سے تعریف مراد تھی۔

سوال: عَلَمِیَّة میں یائے مصدری ہے، **نظر بر آں** (تکُوْنَ) کے اسم پر علمیة کا حمل صحیح نہیں کما مرّ آنفًا؟

جواب: (عَلَمِیَّة) میں یائے نسبت ہے جیسے بَحثُ الْمَعْرِفَه میں گذرا۔ یہاں پر یائے مصدری کا احتمال درست نہیں کیونکہ علمیّت عجمہ کی نوع نہیں جیسے تعریف کی تھی لہٰذا تاویل مذکور جاری نہ ہوگی۔ اب معنی عبارت یہ ہوں گے کہ عجمہ کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرط یہ ہے کہ عجمی لغت میں علم کی طرف منسوب ہو یعنی بضمن علم پایا جائے حقیقۃً جیسے لفظ (اِبْرَاهِیْم) کہ عجمی لغت میں علم ہی ہوکر مستعمل ہے یا حکماً کہ عجمی لغت میں علم نہیں لیکن اہل عرب بعد نقل علم ہی قرار دے کر استعمال کریں جیسے لفظ (قَالُوْن) کہ عجمی لغت میں بمعنی (جَیِّد) ہے۔ اہل عرب نے بعد نقل علم قرار دے کر استعمال کیا ہے بمعنی (جَیِّد) استعمال نہیں کیا۔ فن قراءت کے مشہور ائمہ سے امام نافع مدنی قدس سرہ نے اپنے راوی عیسیٰ کو اس کے ساتھ ملقب کیا تھا کیونکہ وہ قراءت میں جیّد تھے اور اگر اہل عرب نے بعد نقل علم قرار دیکر استعمال نہیں کیا بلکہ اسی معنی میں استعمال کیا جو عجمی لغت میں تھے تو وہ حکماً علم عجمی نہ ہوگا جیسے لفظ (لِجَام) کہ یہ لغت عجمی میں بمعنی (لگام) ہے اور اہل عرب بھی بعد نقل اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ پس یہ حکماً علم عجمی نہیں، لہٰذا اگر اس کو کسی کا علم قرار دیدیں تو غیر منصرف نہ ہوگا کیونکہ اب اس میں صرف ایک سبب علمیّت ہے عجمہ ہونا مؤثر نہیں اس لئے کہ شرط تاثیر نہیں پائی گئی۔

وَاِذَافَاتَ الشَّرطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ الحاصل تاثیر کے لئے دو شرطیں ہیں: **اوّل**: اسم عجمی کا علم ہونا حقیقۃً یا حکماً اور **دوم**: اس کے اوسط کا متحرک ہونا یا اس کا تین حرف سے زائد ہونا۔ اشتراط علمیّت کی وجہ یہ کہ کلام عرب میں مستعمل اسم اعجمی کے اندر دو وصف پائے جاتے ہیں ایک اس کا اعجمی ہونا اور دوسرا اس کا کلام عرب میں وقوع۔ دونوں وصفوں میں تنافی ہے کیونکہ اوّل کا مقتضی یہ ہے کہ اس میں اسم عربی جیسا تصرف نہ کیا جائے اور دوم کا مقتضی یہ کہ اس میں اسم عربی جیسا تصرف ہو۔ جب اسم اعجمی کلام عرب میں اوّلاً علمیّت کے ساتھ استعمال کیا گیا تو الف لام کا دخول اور اضافت دونوں ممتنع ہوگئے کیونکہ علمیّت ان دونوں کے منافی ہے جیسے عربی اعلام میں کہ ان پر الف لام داخل نہیں ہوتا، نہ ان کی اضافت ہوتی ہے۔ الف لام اور اضافت کے ساتھ تنوین نہیں آتی بلکہ معاقب ہے کہ اس کا دخول الف لام اور اضافت سے خلو کے بعد ہوتا ہے۔ جب الف لام اور اضافت دونوں بوجہ علمیّت اسم اعجمی سے منتفی ہوگئے تو اب مناسب ہوا کہ حقِ عجمہ کی رعایت کی جائے کیونکہ رعایت ممکن ہے کہ دو فرعیّت کا تحقق علمیّت اور عجمہ دونوں کی بنا پر ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ رعایت بایں طور کی گئی کہ الف لام اور اضافت کے معاقب (تَنْوِیْن) کو بھی اسم اعجمی سے روک دیا گیا چونکہ تنوین کا انتفا بنظر ہر دو فرعیّت ہوا تھا اور اس صورت میں کسرہ تنوین کے تابع ہوتا ہے۔ لہٰذا تنوین کی طرح وہ بھی اسم اعجمی سے منتفی ہوگیا۔ اسم عربی کے یہ چاروں تصرفات بوجہ مذکور وصف اوّل کے پیش نظر اسم اعجمی پر ممتنع ہوگئے اور وصف دوم کے پیش نظر اسم عربی کے دیگر تصرفات کے لئے اسم اعجمی قابل رہا جیسے اعراب یائے نسبت کا لحوق وغیرہ۔ اس صورت میں ہر دو وصف کی من وجہٍ رعایت ہوگئی جو ایک کی بالکلیہ رعایت اور دوسرے کے بالکلیہ ترک سے اولیٰ ہے اور اشتراط تحرک اوسط یا **زیادہ علی الثّلٰثۃ** کی وجہ یہ کہ ان دونوں کے نہ ہونے کی صورت میں اسم اعجمی ثلاثی ساکن الاوسط ہوگا جو موجب خفت ہے کہ ثلاثی بہ نسبت رباعی وغیرہ خفیف ہوتا ہے اور ساکن الاوسط بہ نسبت متحرک الاوسط اور خفت ثقل عجمہ کے معارض ہو کر اس کی تاثیر کو روک دے گی۔ معارضہ خفت کی توضیح بحث تانیث میں گذر چکی ہے تحرک اوسط زمخشری کے نزدیک شرط نہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ کا مختار ہے کیونکہ عجمہ سبب ضعیف ہے اس لئے کہ امر معنوی ہے اس کے لئے کوئی علامت لفظی نہیں تو سکون اوسط کے ساتھ اس کا اعتبار درست نہ ہوگا ورنہ سکون اوسط سے حاصل شدہ خفت ثقل عجمہ کو کم کرکے اس کو اضعف کردے گی بخلاف تانیث معنوی کہ اس کے لئے علامت لفظی ہے جو بحالت تصغیر ظاہر ہوتی ہے۔ **نظر برآں** تانیث معنوی کیلئے نوع

قوت ہوئی تو سکون اوسط کے ساتھ اس کا اعتبار اور عدم اعتبار دونوں جائز ہیں۔

سوال: (مَــاہ) اور (جُوْر) میں سکون اوسط کے باوجود عجمہ کا اعتبار کیا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ سکون اوسط کے ساتھ عجمہ کا اعتبار جائز ہے تو یہاں اعتبار کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: (مَاہ) اور (جُوْر) میں عجمہ کا اعتبار تانیث معنوی کی تقویت کیلئے ہے، مستقل سبب نہیں اور بصورت سکون اوسط تقویت کے لئے اعتبار کرنے سے سکون اوسط کے ساتھ مستقل سبب اعتبار کرنا لازم نہیں آتا۔

۲ **قولہ: فنوح منصرف الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ہر دو شرط پر تفریع بیان فرماتے ہیں کہ لفظ (نــوح) منصرف ہوا کیونکہ اس میں تین سے زائد حرف نہیں اور اس کا وسط بھی متحرک نہیں جو عجمہ کی تاثیر کے واسطے شرط ہے تو لفظ (نوح) کا انصراف تحرک اوسط اور **زِیَادَۃ عَلَی الثَّلٰثَۃ** کے انتفا پر متفرع ہوا اور لفظ (شَتَر) جو شہر (دیارِ بکر) میں ایک قلعہ کا نام تھا غیر منصرف ٹھہرا کیونکہ اس کا اوسط متحرک ہے اور اس میں علمیّت بھی پائی جاتی ہے تو (شَتَــر) کا عدم انصراف تحرک اوسط اور علمیّت کے وجود پر متفرع ہوا اور لفظ (اِبْرَاھِیْم) بھی غیر منصرف قرار پایا کیونکہ یہ تین حرف پر زائد ہے اور اس میں علمیّت بھی پائی جاتی ہے تو (اِبْرَاھِیْم) کا عدم انصراف **زِیَادَۃ عَلَی الثَّلٰثَۃ** اور علمیّت کے وجود پر متفرع ہوا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے دو تفریع بیان فرمائیں ایک انصرافِ نوح کی دوسری عدم انصراف **شتــر و ابــراھیم** کی۔ انصرافِ نوح کی تفریع شرط دوم کے انتفا کے ساتھ مخصوص ہے اور **شتــر و ابــراھیم** کے عدم انصراف کی تفریع ہر دو شرط کے وجود پر اور دونوں میں مشترک ہے اور ایسی تفریع بیان نہ فرمائی جو شرطِ اوّل کے انتفا کے ساتھ مخصوص ہوتی تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ تفریع کو شرط دوم کے انتفا کے ساتھ مخصوص کیوں کیا؟

جواب: شرطِ اوّل متفق علیہ تھی بخلاف شرط دوم یعنی تحرک اوسط کہ اس میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک شرط نہیں اور بعض کے نزدیک شرط ہے۔ چونکہ مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک مذہب ثانی مختار تھا **کَــمَــامَــرَّ نظــر بــرآں** اس کی حقیقت پر تنبیہ کرنے کی خاطر تفریع کو شرط دوم کے انتفا کے ساتھ مخصوص فرمایا اور اسی واسطے تفریع اوّل کو مقدم کیا ورنہ مناسب یہ تھا کہ تفریع دوم کو مقدم اور اس کو مؤخر کرتے کیونکہ تفریع دوم وجود پر ہے اور یہ عدم پر اور وجود عدم سے اشرف تو تفریع علی الوجود تفریع علی العدم سے اشرف۔

فــائــدہ: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کل اسمائے طیبہ غیر منصرف ہیں مگر چھ کہ وہ غیر

منصرف نہیں بلکہ منصرف ہیں۔اوّل (مُحَمَّد) دوم (صَالِح) سوم (شُعَیب) چہارم (هُود) یہ چار منصرف اس لئے ہیں کہ ان میں عجمہ نہیں کیونکہ یہ عربی ہیں تو علل تسعہ سے صرف علمیّت پائی گئی جو غیر منصرف ہونے کیلئے کافی نہیں۔پنجم (نُوح) ششم (لُوط) ان دونوں میں اگر چہ عجمہ پایا گیا مگر تحرک اوسط کی شرط منتفی ہونے کے باعث مؤثر نہیں تو ان میں بھی صرف علمیّت متحقق ہوئی جو غیر منصرف ہونے کو کافی نہیں اور جب یہ تمام اسماء غیر منصرف نہیں تو منصرف ہوئے کہ معرب منصرف اور غیر منصرف میں منحصر ہے۔

سوال: منصرف اسماء کا چھ میں حصر درست نہیں۔دو منصرف اسماء اور ہیں اوّل (عُزَیر)، دوم (شِیث)؟

جواب: شعیب سے مراد بخصہ نہیں بلکہ جو اسم نبوی عربی اس وزن پر ہو تو (عُزَیر) اس میں داخل ہو گیا اور (نُوح) سے مراد جو اسم نبوی عجمی اس وزن پر ہو تو (شِیث) اس میں داخل ہوا۔بعض حضرات نے دو بیت میں ان اسماء کو بیان فرمایا ہے، وہ بیت یہ ہیں۔

ابیات

گرہمی خواہی کہ دانی اسم ہر پیغمبری	تا کدام است ای برادر نزد نحوی منصرف
صالح وہود ومحمد باشعیب ونوح ولوط	منصرف داں ایں ہمہ دیگر ہمہ لا منصرف

اور ملائکہ کرام علیہم السلام کے اسماء بھی غیر منصرف ہیں۔

ترکیب

قوله: العجمة شرطها ان تكون علميّة في العجميّة.

(اَلْعُجْمَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (عُجْمَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے اوّل (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْعُجْمَةُ) (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے دوم (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (تَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ناقص اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم یا فاعل علیٰ اختلاف القولین مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے العجمۃ (عَلَمِيَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً

مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے اسم (تَكُوْن) (عَلَمِيَّةٌ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر خبر یا مفعول بہ (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْعَجَمِيَّةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (عَجَمِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (تَكُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم یا فاعل اور خبر یا مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر معطوف علیہ مرفوع محلا،

وَتَحَرُّكُ الْاَوْسَطِ اَوِالزِّيَادَةِ عَلَى الثَّلٰثَةِ. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (تَحَرُّكُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَلْاَوْسَطِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَوْسَطِ) غیر منصرف مضاف الیہ مجرور بجر لفظاً بوجہ دخول الف لام مرفوع محلا بنا بر فاعلیت اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْحَرْفِ اَوْسَطِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (تَحَرُّكُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (اَلزِّيَادَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (زِيَادَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر (عَلٰى) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلثَّلٰثَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَلٰثَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (اَلزِّيَادَةُ) مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر معطوف (تَحَرُّكُ الْاَوْسَطِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر معطوف (اَنْ تَكُوْنَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدائے اوّل اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فنوح منصرف وشتر وابراهيم ممتنع. (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (نُوْحٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مُنْصَرِفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مُنْصَرِفٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جزا جس کے لئے محل جزم نہیں اگر شرط مقدر (اذا) ہو یا مجزوم محلا اگر شرط مقدر میں (اِنْ) ہو اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذَا یا اِنْ كَانَ الْاَمْرُ كَذَا شرط مقدر بترکیب سابق اپنی جزائے مذکور سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (شُتَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً

معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِبْـرَاهِیْـمُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً معطوف (شُتَـرُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مبتدا (مُـمْـتَـنِـعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (شُتَرُ) اور (اِبْرَاهِیْمُ) علیٰ سبیل البدل (مُمْتَنِعٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں یا مجزوم محلا۔ ۱۲

الجمع[1]	**شرطه**[2]	**صيغة**	**منتهى**	**الجموع**		
جمع	اس	کی	شرط	ہے	صیغہ	منتہی	الجموع

بغير[3]	**هاءٍ**		**كمساجد**[4]		**ومصابيح**		
جو	بغیر	ھـاء	(ہو)	جیسے	مساجد	اور	مصابیح

[1] **قوله: الجمع.** عجمہ کے بیان سے فارغ ہوکر یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ جمع کا بیان شروع فرماتے ہیں جو علل تسعہ میں چھٹی علت ہے۔

سوال: جمع کو علل تسعہ سے شمار کرنا درست نہیں کیونکہ جمع از قبیل اسماء ہے، جس کی تعریف آنے والی ہے اور علل تسعہ از قبیل صفاتِ اسماء؟

جواب: یہاں پر جمع سے مجازاً جمعیّت مراد ہے از قبیل اطلاق ملزوم وارادۂ لازم۔

[2] **قوله: شرطه صيغة منتهى الجموع الخ.** یعنی جمع کے سبب منع صرف ہونے کے لئے یہ شرط کہ منتہی الجموع کے صیغہ پر ہو۔ منع صرف میں معتبر صیغۂ منتہی الجموع اس صیغہ کو کہتے ہیں جس کا اوّل مفتوح ہو اور تیسرا حرف الف اور بعد الف دو حرف ہوں جن میں اوّل مکسور یا بعد الف تین حرف ہوں جن میں اوّل مکسور اور وسط ساکن پس اس شرط سے وہ تمام جموع سبب منع صرف بننے سے خارج ہوئیں جو اس صیغے پر نہیں جیسے رِجَال، مُسْلِمُوْن، مُسْلِمَات، صَحَارِیٰ یہ غیر منصرف ضرور ہے مگر جمع ہونے کی بنا پر نہیں بلکہ بوجہ الف مقصورہ یہ صیغۂ جمع کیلئے اس لئے شرط قرار دیا گیا تاکہ جمع تغیر سے محفوظ ہو جائے کیونکہ یہ صیغہ پھر جمع تکسیر نہیں ہوتا بایں وجہ اس صیغہ کو صیغۂ منتہی الجموع کہتے ہیں (مُنْتَهٰی) مصدر میمی فاعل کی طرف

مضاف ہے یعنی ایسا صیغہ جس پر جموعِ تکسیر منتہی ہوتی ہیں یا اسمِ ظرف ہے یعنی ایسا صیغہ جو جموعِ تکسیر کا منتہی ہے۔

۳ قوله: بغیرِ هاءٍ. اس سے مراد وہ (ھا) جو حالت وقف میں (تائے تانیث) سے بدلی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ معنی حقیقی ہیں یا اس سے مجازاً تائے تانیث مراد ہے کہ وہ بحالت وقف (ھا) ہو جاتی ہے تو یہ مجاز باعتبار مَا یُئوّل ہوا برتقدیر اوّل معنی یہ ہوئے کہ جمع کے لئے صیغۂ منتہی الجموع شرط ہے جو بحالت وقف تائے تانیث سے بدلی ہوئی (ھا) کے ساتھ ملتبس نہ ہو اور برتقدیر ثانی یہ معنی ہوئے کہ جمع کے واسطے صیغۂ منتہی الجموع شرط ہے جو بحالت وصل تائے تانیث کے ساتھ ملتبس نہ ہو۔ اوّل تقدیر پر حکم مذکور حالت وقف کے ساتھ مقید ہے اور برتقدیر ثانی حالت وصل کے ساتھ۔

سوال: (بِغَيْرِ هَاءٍ) فرمانا بے ضرورت ہے کیونکہ جن صیغوں کے آخر (ہائے مذکور) یا (تائے تانیث) ہوتی ہے وہ سب صیغۂ منتہی الجموع کی تعریف مذکور سے نکل گئے۔ اس لئے کہ ایسے صیغوں میں الف کے بعد تین حرف ہوتے ہیں جن میں وسط ساکن نہیں ہوتا بلکہ متحرک ہوتا ہے اور صیغۂ منتہی الجموع کی تعریف مذکور میں وسط کا ساکن ہونا معتبر ہے؟

جواب: یہ قول مَاعُلِمَ ضِمْنًا کی تصریح ہے کَذَافِي سُوَالِ بَاسُوْلِي۔

اقول: (بِغَيْرِ هَاء) فرمانا بضرورت ہے کیونکہ (فَرَازِنَة) بتمامہ صیغۂ منتہی الجموع نہیں بلکہ (فَرَازِن) ہے جیسے کہ عنقریب صیغۂ جمع منتہی الجموع کے اوزان سے ظاہر ہوگا اور اس میں الف کے بعد دو حرف ہیں جن میں اوّل مکسور ہے (بِغَيْرِ هَاء) کی قید اس لئے اعتبار کی گئی کہ صیغۂ منتہی الجموع کے آخر اگر (ھا) ہوگی تو وہ صیغہ (كَرَاهِيَة) جیسے مفرد کے ہم وزن ہو جائے گا جس سے صیغہ کی جمعیت میں کمزوری پیدا ہوگی اور یہ کمزوری اس کو منع صرف میں اثر کرنے سے روک دے گی۔

سوال: قید مذکور کے پیش نظر لازم آتا ہے کہ (فَوَارِه) جمع (فَارِهَة) بمعنی (خوش رو) منصرف ہو جائے کیونکہ اس کے آخر میں (ھا) موجود ہے اور (فَرَازِنَة) جمع (فَرْزِيْن) بمعنی وزیر شطرنج غیر منصرف ہو کیونکہ اس کے آخر میں (ھا) نہیں بلکہ (تا) ہے حالانکہ اوّل غیر منصرف اور دوم منصرف ہے؟

جواب: (ھا) میں دو احتمال تھے برتقدیر اوّل جواب یہ ہے کہ (فَوَارِه) میں بحالت وقف تائے تانیث سے بدلی ہوئی (ھا) نہیں بلکہ یہ ہائے اصلی ہے بغیر (ھا) یہ صیغہ منتہی الجموع نہیں رہتا۔ پس صیغۂ منتہی الجموع کی شرط (بغیر ہائے مذکور ہونا) پائی گئی۔ لہٰذا (فَوَارِه) بحالت وقف غیر منصرف ہوا اور برتقدیر دوم جواب یہ

ہے کہ (فَــوَّارَہ) میں بحالت وصل تائے تانیث نہیں۔ پس صیغۂ منتہی الجموع کی شرط (بغیر تائے تانیث ہونا) پائی گئی۔ لہٰذا (فَوَّارَہ) بحالت وصل بھی غیر منصرف ہوا اور (فَوَّازِنَۃ) میں بحالت وقف ہائے مذکورہ پائی جاتی ہے اور بحالت وصل تائے تانیث۔ پس اس میں صیغۂ منتہی الجموع کی شرط متحقق نہ ہوئی۔ لہٰذا وہ دونوں حالت میں منصرف ٹھہرا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے جس طرح صیغۂ منتہی الجموع کے لئے یہ شرط ذکر فرمائی کہ اس کے آخر میں (ہائے) مذکور نہ ہو۔ اسی طرح واجب تھا کہ یہ شرط بھی ذکر فرماتے کہ اس کے آخر میں یائے نسبت بھی نہ ہوتا کہ (مَدَائِنِی) جیسے اسمار کا غیر منصرف ہونا لازم نہ آئے۔ اگر اس شرط کا اعتبار نہیں کیا جاتا تو ان کا غیر منصرف ہونا لازم آئے گا کیونکہ (مَدَائِنِی) میں (مَدَائِن) صیغۂ منتہی الجموع ہے اور اس کے آخر میں ہائے مذکور نہیں۔ پس وہ غیر منصرف ہوا اور جب (مَدَائِن) غیر منصرف ہوا تو (مَدَائِنِی) بھی غیر منصرف کیونکہ یائے نسبت یا تائے تانیث جس اسم سے لاحق ہوتی ہے تو بعد لحوق اس کا حکم انصراف اور عدم انصراف ان پر ظاہر ہوتا ہے یعنی اگر وہ اسم بعد لحوق غیر منصرف ہے تو ان پر غیر منصرف کا اعراب جاری ہوگا اور اگر منصرف ہے تو منصرف کا اعراب۔ اس قاعدے کے پیش نظر (مَدَائِنِی) غیر منصرف ٹھہرا حالانکہ منصرف ہے۔

جوابِ اوّل: (ھا) سے مراد مجازاً وہ حرف ہے جو جنس اور واحد میں فارق ہو از قبیل اطلاق خاص اور ارادۂ عام جنس اور واحد میں فارق جس طرح تائے تانیث ہوتی ہے۔ اسی طرح یائے نسبت بھی جیسے (تَمْر) برائے جنس اور (تَمْرَۃ) برائے واحد اور (رُوْم) برائے جنس اور (رُوْمِی) برائے واحد، پس (بِغَیْرِ ھَاءٍ) کہنے سے یائے نسبت کی نفی بھی ہوگئی اور (مَدَائِنِی) کا غیر منصرف ہونا لازم نہ آیا۔

جوابِ دوم: مذکورہ سوال وجواب دونوں دور از کار ہیں اور شرط مذکور کے اعتبار نہ کرنے کی تقدیر پر (مَدَائِنِی) کا غیر منصرف ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ (مَدَائِنِی) میں (مَدَائِن) جمع نہیں نہ فی الحال، نہ فی الاصل حتیٰ کہ (مَدَائِنِی) کا غیر منصرف ہونا لازم آئے صیغۂ منتہی الجموع کے وزن پر ضرور ہے لیکن صیغۂ منتہی الجموع علل تسعہ سے نہیں۔ علل تسعہ سے جمع ہے اور صیغۂ منتہی الجموع اس کے لئے شرط۔ جمع فی الحال تو اس لئے نہیں کہ (مدائن) بغداد کے قریب ایک شہر کا نام ہے جو بادشاہِ کسریٰ کا دار السلطنت تھا اور جمع فی الاصل اس لئے نہیں کہ منع صرف میں جمع فی الحال کی طرح جمع فی الاصل بھی معتبر ہے۔ پس بعد لحوق یائے نسبت اگر یہ

(مَدَائِن) جمع فی الاصل ہے تو غیر منصرف ہوگا اور بقاعدہ مذکورہ (مَـدَائِنِی) کا بھی غیر منصرف ہونا لازم آئے گا۔ حالانکہ وہ غیر منصرف نہیں چونکہ انتفائے لازم انتفائے ملزوم کو مستلزم ہوتا ہے۔ لہٰذا (مَـدَائِـنِـی) کے غیر منصرف نہ ہونے سے لازم آیا کہ (مَدَائِن) غیر منصرف نہ ہو اور اس کے غیر منصرف نہ ہونے سے لازم آیا کہ یہ جمع فی الاصل نہ ہو کیونکہ جمع فی الاصل ہونا ہی اس کے غیر منصرف ہونے کو مستلزم تھا اور جب لازم (غیر منصرف ہونا) منتفی ہوا تو ملزوم (جمع فی الاصل ہونا) بھی منتفی ہوگیا۔ پس ثابت ہوا کہ (مَدَائِنِی) میں (مَدَائِن) جمع فی الاصل نہیں اور جب یہ نہ جمع فی الحال نہ جمع فی الاصل تو مفرد محض ہوا کہ تثنیہ ہونے کا تو شبہ بھی ممکن نہیں اور جب یہ مفرد محض ہوا تو مذکورہ سوال و جواب کی تقریریں هَبَاءً مَّنْثُوْرًا ہوگئیں کہ وہ دونوں اس کے جمع ہونے پر مبنی تھیں۔ هٰذا تفصيل ما في حاشية مولٰينا عبدالحكيم علىٰ حاشية مولٰينا عبدالغفور عليهما رحمة الله الشكور والله تعالىٰ اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔

۴ **قوله: كمساجد ومصابيح.** (مَسَاجِدْ) جمع مسجد اُس صیغہ منتہی الجموع کی مثال ہے جس میں بعد الف دو حرف ہوتے ہیں اور ان میں اوّل مکسور یہ بروزن (۱) (مَفَاعِلُ) ہے اور مصابیح جمع مصباح اس کی مثال ہے جس میں بعد الف تین حرف ہوتے ہیں اور ان میں وسط ساکن یہ بروزن (۲) (مَـفَـاعِيْل) ہے۔ صیغہ منتہی الجموع کے تیرہ وزن ہیں۔ دو یہ اور گیارہ یہ ہیں: (۳) فَعَالِيْنُ جیسے سَلَاطِيْنُ جمع سُلْطَانٌ (۴) فَوَاعِلُ جیسے ضَوَارِبُ جمع ضَارِب (۵) اَفَاعِلُ جیسے اَكَارِمُ جمع اَكْرَم (۶) فَعَالِنُ جیسے بَلَاغِنُ جمع بَـلْغَنٌ بمعنی بَلَاغَتْ (۷) فَعَائِلُ جیسے صَحَائِفُ جمع صَحِيْفَه (۸) فَعَالِلُ جیسے جَعَافِرُ جمع جَعْفَر (۹) فَعَالِيُّ جیسے كَرَاسِيُّ جمع كُرْسِي (۱۰) فَعَالِيْلُ جیسے قَنَادِيْلُ جمع قِنْدِيْل (۱۱) اَفَاعِيْلُ جیسے اَقَالِيْمُ جمع اَقْلِيْم (۱۲) تَفَاعِلُ جیسے تَجَارِبُ جمع تَجْرِبَة (۱۳) تَفَاعِيْلُ جیسے تَمَاثِيْلُ جمع تِمْثَالُ۔۱۲

ترکیب

قوله: الجمع شرطه صيغة منتهى الجموع بغير هاءٍ.

(اَلْـجَمْعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (جَمْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے اوّل (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (شَـرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے دوم (صِيْـغَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مُنْتَهٰى) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف الیہ مضاف مصدر میمی یا اسم ظرف (اَلْـجُمُوْعِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (جُـمُوْعِ) جمع مکسر منصرف مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت جبکہ (مُنْتَهٰى) مصدر میمی ہو (مُنْتَهٰى) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا (صِيْغَةُ) مضاف کا (صِيْغَةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ذو الحال (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (غَيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (هَاءٍ) یا (ھا) بغیر ہمزہ دونوں جائز ہیں **كَمَافِي الْفَوَائِدِ الشَّافِيَةِ نَقْلاً عَنِ الْحَوَاشِي الْكَشَّافِ لِلسَّيد قدس سرهٗ** بر تقدیر اوّل مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ بر تقدیر ثانی اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف الیہ (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتَةً) مقدر کا (ثَـابِتَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے ذو الحال (ثَابِتَةً) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال **وفيه اقوال اخر كما في الفوائد الشافية** ذو الحال اپنے حال سے ملکر خبر مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدائے اوّل اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: كمساجد و مصابيح. (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح یا اسم بمعنی مثل نزد اخفش و جزولی مضاف (مَسَـاجِدَ) غیر منصرف مجرور بفتح یا مضاف الیہ مجرور بفتح معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَـصَابِيْحَ) غیر منصرف مجرور بفتح معطوف (مَسَاجِدَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور یا مضاف الیہ جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر یا کاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے الجمع مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

واَمَّا[1] فرازنة فمنصرف وحضاجر[2] علمًا	
اور فرازنہ بیشک منصرف ہے اور حضاجر بجو کا علم	
لِلضبع غير منصرف لانه منقول عن	
غیر منصرف کیونکہ یہ منقول ہے	
الجمع و سراويل[3] اذا لم يُصْرف وَهُوَ	
جمع سے اور سراویل جبکہ غیر منصرف ہو اور یہی استعمال میں	
الاكثر فقد قيل اعجمِيٌّ حمل علىٰ موازنة	
اکثر ہے تو بعض نے کہا کہ اعجمی ہے اپنے ہم وزن پر محمول	

[1] **قوله**: واَمَّا فرازنة.

سوال: (و) اور (امّا) اس قول میں کس معنی کے لئے ہیں؟

جواب: (و) برائے عطف اور (امّــــا) برائے تفصیل جس کے معنی ہیں کسی مجمل کی توضیح (صِيغَةُ الْجُمُوعِ بِغَيْرِ هَاءٍ) کہنے سے مفہوم ہوا کہ صیغہ منتہی الجموع کبھی بغیر هاء ہوتا ہے اور کبھی (ها) کے ساتھ۔ یہ مفہوم مجمل ہے جس کے حکم کی تفصیل کیلئے دو جملے درکار، **اوّل**: فَاَمَّا مَسَاجِدُ وَمَصَابِيحُ فَغَيْرُ مُنصَرِفٍ ہے اور **دوم**: وَاَمَّا فَرَازِنَةٌ فَمُنصَرِفٌ چونکہ اوّل جملہ کا مضمون جو معطوف علیہ ہے (كَمَسَاجِدَ وَمَصَابِيحَ) سے مستفاد ہوتا تھا اور متون میں اختصار مطلوب ہوتا ہے، **نظر بر آں** اس کو حذف کر دیا گیا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کو چاہئے تھا کہ قول (كَمَسَاجِدَ وَمَصَابِيحَ) ترک کر کے سابق کی طرح شرط

(بِغَیرِ ھَاءٍ) پر وجود وعدم کے اعتبار سے تفریع فرماتے تو اس تقدیر پر اوّل جملہ عدم (ھا) پر متفرع ہو جاتا اور دوم وجود (ھا) پر؟

جواب: مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر تَفَنّن فِی العِبَارَۃ اختیار فرمایا جس میں نکتہ حصول اختصار ہے اور ایک پنتھ دوکاج کا مضمون حاصل کیونکہ (کَمَسَاجِدَ وَ مَصَابِیْحَ) سے تمثیل کے ساتھ ساتھ تفریع بھی مستفاد ہوتی ہے مگر تمثیل صراحۃً اور تفریع ضمناً وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشِقُوْنَ مَذَاھِب۔

۲ قوله: وحضاجر علماً للضبع. یہ قول ایک سوال مقدر کا جواب ہے جو صیغہ منتہی الجموع کو جمع کی شرط قرار دینے سے پیدا ہوا۔

تقریرسوال: جب صیغہ منتہی الجموع شرطِ جمع ٹھہرا علل تسعہ سے نہیں تو واجب ہے کہ (حَضَاجِرْ) منصرف ہو کیونکہ یہ جمع نہیں کہ اس کا اطلاق واحد پر ہوتا ہے۔ ہاں صیغہ منتہی الجموع کے وزن پر ضرور ہے مگر صیغہ شرط جمع ہے اور مشروط بدون شروط مفید نہیں حالانکہ حضاجر استعمال میں غیر منصرف ہے؟

جواب: جمع عام ہے خواہ فی الحال ہو خواہ فی الاصل اور (حَضَاجِرْ) جمع فی الحال نہیں مگر جمع فی الاصل ہے کیونکہ یہ اصل میں (حضجر) بمعنی عظیم البطن کی جمع تھا پھر بعد نقل (ضَبع) بمعنی کفتار کا علم قرار دیا گیا چونکہ جمع فی الاصل ہے اسی واسطے غیر منصرف ہوا۔

سوال: (حَضَاجِرْ) کے غیر منصرف ہونے کی وجہ یہ نہیں کہ وہ جمع فی الاصل ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ اس میں علمیّت اور تانیث معنوی ہے کیونکہ حَضَاجِرْ مادّۂ کفتار کا علم ہے؟

جواب: نہیں، بلکہ جنس کفتار کے لئے عَلَم ہے بدون لحاظ ذکورت وانوثت اسی واسطے نر اور مادہ دونوں پر بولا جاتا ہے۔ صراح میں ہے **حضاجر کفتار وضبع کفتار وضبعان بالکسر کفتار نر ضِبْعَانَة مادہ۔** **نظر برآں** تانیث معنوی تو رہی نہیں علمیّت ضرور ہے مگر وہ تنہا کفایت نہیں کرتی تو جمع فی الاصل اعتبار کئے بغیر چارۂ کار نہیں۔

فائدہ: علم جنس اور اسم جنس میں فرق یہ ہے کہ علم جنس وہ اسم ہے جو صادق علی الافراد ہونے کی حیثیت سے ماہیت معہودہ کے لئے وضع کیا گیا ہو اور اسم جنس وہ اسم ہے جو صادق علی الافراد ہونے کی حیثیت سے ماہیت کے لئے وضع ہو۔ دونوں میں مَابِهِ الْاِمْتِیَاز معہودیت ہے جو علم جنس میں معتبر اور اور اسم جنس

میں معتبر نہیں۔ اسی واسطے اوّل معرفہ ہے اور دوم نکرہ۔ علم جنس اور اسم جنس کا اطلاق فرد پر اگر مطابق ماہیت ہونے کی حیثیت سے ہے تو حقیقت اور اگر باعتبار خصوص ہے تو مجاز از قبیل اطلاق مطلق وارادۂ مقید۔

سوال: جب جمع عام ہے خواہ فی الحال ہو یا خواہ فی الاصل تو مناسب یہ تھا کہ مصنف علیہ الرحمۃ یوں فرماتے **اَلْجَمْعُ شَرْطُهٗ صِيْغَةُ مُنْتَهَى الْجُمُوْعِ بِغَيْرِ هَاءٍ وَاَنْ يَّكُوْنَ فِي الْاَصْلِ** جیسے وصف میں فرمایا تھا؟

جواب: یوں فرمانے سے یہ توہم ہوتا کہ وصف کی طرح جمع کبھی اصلی ہوتی ہے اور کبھی عارضی حالانکہ جمع میں عارضی ہونا متصور نہیں۔

۳ قوله: وسراويل اذالم يصرف الخ. یہ بھی ایک سوال مقدر کا جواب ہے۔

تقریر سوال: حضا جر کے غیر منصرف ہونے پر جو اعتراض وارد ہوا تھا اس سے چھٹکارا بایں طور حاصل کر لیا کہ جمع عام ہے خواہ فی الحال ہو خواہ فی الاصل (سراويل) بمعنی ازار میں کیا کہا جائے گا یہ تو نہ جمع فی الحال ہے، نہ فی الاصل ہے؟

جواب: سراويل جبکہ غیر منصرف ہو اور اکثر غیر منصرف ہی مستعمل ہوتا ہے تو دو حال سے خالی نہیں۔ لفظ عجمی ہے یا عربی اگر عجمی ہے تو جواب یہ ہے کہ جمع عام ہے حقیقی ہو یا حکمی۔ سراويل جمع حقیقی نہیں، جمع حکمی ہے کہ اپنی ہم وزن جموع عربیہ پر محمول ہے جیسے **اَنَاعِيْمُ وَمَصَابِيْحُ**۔

سوال: اس تقدیر پر علل منع صرف نو سے زیادہ ہو جائیں گی نو مذکورہ اور ایک (**حَمْلٌ عَلَى الْمُوَازِنِ**)؟

جواب: یہ جواب جمع کی تعمیم پر مبنی ہے، نہ ایک علت کے اضافہ پر۔ ۱۲

ترکیب

قوله: واَمّا فرازنة فمنصرف. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَمّا) حرف شرط برائے تفصیل مبنی بر سکون قائم مقام شرط محذوف وجوباً (**فَرَازِنَةٌ**) غیر منصرف بوجہ علمیّت وتانیث لفظی اگر لفظ کے اطلاق سے اس کے معنی مراد نہ ہوں بلکہ ذات لفظ مراد ہو جیسے یہاں پر تو وہ اپنا علم ہوتا ہے اور اگر لفظ سے اس کے معنی مراد ہوں تو اپنے لئے علم نہیں ہوتا۔ **نظر برآں** (**فَرَازِنَةٌ**) بر تقدیر اوّل اپنا علم ہوا۔ لہٰذا غیر منصرف ہے کہ علل تسعہ سے دو علّت متحقق ہیں علمیّت اور تانیث اور بر تقدیر دوم اپنا علم نہیں تو منصرف ہوا کہ اب اس میں دو علّت نہیں

صرف تانیث ہےلیکن یہاں پر غیر منصرف ہونے کے باوجود بوجہ مشاکلت وجوباً منون پڑھا جائے گا کہ یہ اس کے ہم شکل ہے جو اپنے لئے علم نہیں اور یہ مشاکلت از قبیل تناسب ہے جس کا بیان (یَجُوزُ صَرفُهٗ) میں گذر گیا مگر اس کی وجہ سے غیر منصرف پر تنوین ضروری ہے کَمَا فِی حَاشِیَّةِ الْعِصَامِ فِی ذٰلِكَ الْمَقَامِ علیه رحمة المنعام تو (فَوَازِنَةٌ) مبتدا (فا) جوابیہ مبنی بر فتح (مُنْصَرِفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا بتاویل (اَللَّفظ) (مُنْصَرِفٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط محذوف وجوباً اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کیلئے محل اعراب نہیں جملہ معطوف علیہ ماقبل سے مستفاد ہوتا ہے یعنی فَاَمَّا مَسَاجِدُ وَمَصَابِیحُ فَغَیرُ مُنْصَرِفٍ۔

قوله: وحضاجر علماً للضبع غیرمنصرف لانه منقول عن الجمع. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَضَاجِرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً ذوالحال (عَلَمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَلضَّبُعِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد ذہنی مبنی بر سکون (ضَبُعٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت (عَلَمًا) موصوف اپنی صفت سے ملکر حال (حَضَاجِرُ) ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدا (غَیرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مُنْصَرِفٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَیرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَنَّ) حرف مشبہ بفعل موصول حرفی مبنی بر فتح (ها) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (حَضَاجِرُ) (مَنْقُولٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم (اَنَّ) (عَنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص مِنَ السُّکُونَیْن (اَلْجَمْعِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (جَمْعٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مَنْقُولٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر خبر (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ

خبریہ ہوکر صلہ (اَنَّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو ہوا نسبت کا جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے مبتدا اپنی خبر اور نسبت کے ظرف لغو سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں یا لَانَّہٗ الخ ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ذٰلِكَ) (ثَـابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (ذٰلِكَ) میں (ذَا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبتدا (ل) حرف تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السُّکونین (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح مبتدائے مقدر اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معلّلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وسراویل اذالم یصرف وهو الاکثر. (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (سَـرَاوِیـلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً مبتدا (اِذَا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم برائے شرط اور شرط کی طرف مضاف نہیں۔ یہ قول محققین ہے اور بعض کے نزدیک شرط کی طرف مضاف ہوتا ہے تو یہ اس میں عامل اور وہ اس میں اور اکثر کے نزدیک شرط کی طرف مضاف ہوتا ہے اور جزا کیلئے مفعول فیہ تو یہ شرط میں عامل اور جزا اس میں عامل ہوئی (لَـمْ یُـصْـرَفْ) فعل مضارع مجھول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم اس میں (ھُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا بتاویل اللفظ (لَمْ یُصْرَفْ) فعل مجھول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں بر قول محققین اور بر قول بعض و اکثر جملہ شرط مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے محل جر میں ہے (و) اعتراضیہ مبنی بر فتح (ھُـو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا بتاویل مذکور اللفظ (اَلْاَکْثَـرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَکْثَـرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (اَکْثَـرُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ درمیان شرط و جزا ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فقد قیل اعجمیّ حمل علٰی موازنه. (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (قَدْ) حرف تحقیق مبنی بر سکون (قِیْلَ) فعل ماضی مجھول مبنی بر فتح (اَعْـجَمِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع

لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (لَفظٌ) (اَعْـجَمِیٌّ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفتِ اوّل (حُـمِلَ) فعل مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (عَـلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (مَـوَازِنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (هَــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف مقدر (مَـوَازِن) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (حُـمِلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت دوم مرفوع محلاً موصوف مقدر (لَـفظٌ) اپنی دونوں صفت سے ملکر نائب فاعل یعنی مقولہ جس کے لئے جملہ ہونا ضروری نہیں، اگرچہ اکثر جملہ ہوتا ہے، (قِیلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل (مَـقُوْلَه) سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں بر قول محققین و بر قول بعض اور بر قول اکثر محلاً مرفوع کیونکہ خبر مبتدا ہے شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَقِیلَ[1] عـربی جمع سروالة تقدیرًا و اِذَا[2]
اور بعض نے کہا کہ عربی ہے جمع سروالۃ اعتباراً اور اگر
صرف فَلَا اشکالَ ونحو جوارٍ[3] رفعًا
منصرف ہو تو کوئی اشکال نہیں جواری جیسی جمع بحالت رفع
وجرًا کقاضٍ
اور جر قاضی کی طرح ہوتی ہے

[1] **قوله: وقیل عربی جمع سروالة تقدیرًا.** اور اگر سراویل لفظ عربی ہے تو جواب یہ ہوگا کہ جمع عام ہے خواہ حقیقی ہو یا اعتباری اور سراویل جمع حقیقی نہیں بلکہ اعتباری ہے کیونکہ یہ

غیر منصرف مستعمل ہے اور علل تسعہ سے دو علّت اس میں پائی نہیں جاتیں۔ البتہ صیغۂ منتہی الجموع پایا جاتا ہے جو علّت نہیں بلکہ شرط علّت ہے اور غیر منصرف ہونے کے لئے ضروری ہے کہ دو علّت ہوں یا ایک جو دو کے قائم مقام ہو۔ چونکہ بجز جمع کسی اور علّت میں صلاحیت اعتبار نہ تھی اور بمناسبت صیغۂ منتہی الجموع جمع کا اعتبار ممکن تھا، **نظر بر آں** یہ اعتبار کرلیا گیا کہ **سَرَاوِیْل** جمع **سَرْوَالَۃٌ** ہے تاکہ یہ قاعدہ ٹوٹ نہ جائے کہ صیغۂ منتہی الجموع بدون جمع مانع صرف نہیں ہوتا۔

۲ **قوله: واذاصرف فلااشکال.** اور اگر **سراویل** منصرف ہو تو اس میں باعتبار انتفائے جمع کوئی اشکال نہیں۔

سوال: **سراویل** کے منصرف ہونے کی تقدیر پر لازم آتا ہے کہ (**مَصَابِیْح**) اور (**اَنَاعِیْم**) منصرف ہوجائیں کیونکہ یہ دونوں **سراویل** کے ہم وزن ہیں اور **سراویل** بر تقدیر انصراف مفرد تو یہ دونوں مفرد کے ہم وزن ہوگئیں اور مفرد کے ہم وزن ہونے سے جمع میں اتنا ضعف پیدا ہوجاتا ہے کہ وہ منع صرف میں مؤثر نہیں رہتی جیسے (**فَرَازِنَۃ**) میں **کَرَاهِیَۃ** کے ہم وزن ہونے سے ضعف پیدا ہوا اسی واسطے وہ منصرف ہوگیا پس لازم آیا کہ یہ دونوں بھی منصرف ہوجائیں؟

جواب: مفرد عربی کے ہم وزن ہونے سے جمع میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور **سراویل** لفظ عربی نہیں عجمی ہے اور اگر لفظ عربی ہے تو نادر کہ اس وزن پر کوئی دوسرا مفرد نہیں آیا اور **اَلنَّادِرُ کَالْمَعْدُوْم** گویا **مصابیح** وغیرہ کسی مفرد عربی کے ہم وزن نہیں حتیٰ کہ ان کی جمعیت میں ضعف پیدا ہو۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کے قول **وهو الاکثر** سے معلوم ہوا کہ **سراویل** کا عدم انصراف غالب ہے اور انصراف مغلوب اور کلمۂ (**اذا**) ایسی شرط میں مستعمل ہوتا ہے جو قطعی الوقوع ہو یا قطعی الوقوع کے حکم میں اور کلمہ (**اِنْ**) ایسی شرط میں جو مشکوک الوقوع یا مشکوک الوقوع کے حکم میں ہو اور غالب قطعی الوقوع کے حکم میں ہوتا ہے اور مغلوب مشکوک الوقوع کے حکم میں، **نظر بر آں** عدم انصراف **سراویل** کو **اِذَا لَمْ یُصْرَفْ** سے تعبیر کرنا ٹھیک ہے اور انصراف کو (**اِذَا صُرِفَ**) سے تعبیر کرنا ٹھیک نہیں بلکہ (**اِذَا صُرِفَ**) کی جگہ (**اِنْ صُرِفَ**) فرمانا چاہئے تھا۔

جواب: اس قول میں (**اِنْ**) کو (**اذا**) کے ساتھ بطور مشاکلت تعبیر فرمایا اور مشاکلت کے معنی یہاں پر یہ

ہیں کہ بوجہ مصاحبت ایک لفظ کو دوسرے کے ساتھ تعبیر کرنا چونکہ پہلے قول میں (اِذا) آچکا تھا اس لئے یہاں پر بوجہ مصاحبت (اِنْ) کو (اذا) کے ساتھ تعبیر کردیا گیا اور اس میں نکتہ یہ ہے کہ اگر یہاں پر لفظاً (اِنْ) استعمال کیا جاتا تو مغلوبیت انصراف سراویل کے ذکر کی لفظاً تکرار لازم آتی کیونکہ اس مغلوبیت کا ذکر پہلے مصنف علیہ الرحمۃ کے قول (وھو الاکثر) میں ہو چکا اور دوبارہ (اِنْ) کہنے سے ہوجاتا کیونکہ (اِنْ) یہاں پر مشکوک الوقوع حکمی کے لئے ہے اور مغلوبیت مذکورہ بھی مشکوک الوقوع حکمی ہے **ھذا مافی حاشیۃ مولنا عبدالحکیم علٰی حاشیۃ مولنا عبدالغفور علیھما رحمۃ اللّٰہ الصبور۔**

سوال: عدم انصراف سراویل کی غالبیت کا ذکر بھی مکرر ہے کیونکہ ایک مرتبہ (اِذَالَمْ یُصْرَفْ) میں ہو اس لئے کہ (اِذا) قطعی الوقوع حکمی کے لئے ہے اور عدم انصراف کی غالبیت قطعی الوقوع حکمی ہے اور دوبارہ (ھو الاکثر) میں؟

جواب: نہیں، بلکہ (اذا) کی شرط عدم انصراف میں دواحتمال تھے کہ قطعی الوقوع حقیقی ہے یا قطعی الوقوع حکمی اور (وھو الاکثر) سے عدم انصراف کی غالبیت اور انصراف کی مغلوبیت دونوں کا صراحۃً بیان ہوا کیونکہ (اَکْثَرْ) صیغۂ اسم تفضیل ہے جس کی دلالت مفضل اور مفضل علیہ دونوں پر صراحۃً ہوتی ہے اور غالب قطعی الوقوع حکمی ہوتا ہے تو اب معلوم ہوا کہ (اذا) کی شرط غالب اور قطعی الوقوع حکمی ہے (وھو الاکثر) کہنے سے پیشتر شرط (اذا) کی غالبیت متحمل تھی پس (اِذَا لَمْ یُصْرَفْ) میں عدم انصراف کی غالبیت کا بیان تو ہوا مگر صراحۃً نہیں اور (وھو الاکثر) میں صراحۃً ہوا تو غالبیت کے ذکر میں صراحۃً تکرار لازم نہ آئی بخلاف (اِنْ صُرِفَ) کہ اس میں مغلوبیت انصراف کے ذکر کی صراحۃً تکرار لازم آتی ہے کیونکہ پیشتر (وَھُوَ الْاَکْثَرُ) کہنے سے مغلوبیت انصراف کا صراحۃً ذکر ہو چکا ہے اور (اِنْ صُرِفَ) کہنے سے دوبارہ صراحۃً ہوگا اس لئے کہ یہاں پر (اِنْ) کی شرط میں دواحتمال نہیں کہ مشکوک الوقوع حقیقی ہے یا مشکوک الوقوع حکمی بلکہ مشکوک الوقوع حکمی ہونا متعین ہے کیوں کہ مغلوبیت انصراف کی پہلے تصریح ہو چکی ہے اور مغلوبیت مشکوک الوقوع حکمی ہے تو (اِنْ) کی شرط کا مشکوک الوقوع حکمی ہونا متعین ہے۔ مشکوک الوقوع حکمی یہاں پر مغلوبیت انصراف ہے۔ پس مغلوبیت انصراف کا ذکر صراحۃً مکرر ہوا، اسی سے بچنے کے لئے (اِنْ صُرِفَ) کی جگہ بطور مشاکلت (اِذَاصُرِفَ) فرمایا۔ **ھذاالسّوال والجواب ممّاخطر ببالی بعون الوھاب واللّٰہ تعالٰی اعلم بالصّواب۔**

۳؎ قوله: ونحو جوارٍ کقاضٍ. نحو جوارٍ سے مراد وہ جمع منقوص جو صیغۂ منتہی الجموع کے وزن پر ہو خواہ واوی جیسے (دَوَاعٍ) خواہ یائی جیسے (جَوَارِیْ)

سوال: (جَوَارٍ) کی تشبیہ (قَاضٍ) کے ساتھ درست نہیں کیونکہ (جَوَارٍ) جمع ہے اور (قَاضٍ) مفرد؟

جواب: (جوارٍ) کی تشبیہ (قاضٍ) کے ساتھ حکم میں ہے صیغہ میں نہیں حتیٰ کہ درست نہ ہو۔

سوال: حکم میں بھی درست نہیں کیونکہ (قَاضٍ) کا انصراف اتفاقی ہے اور (جَوَارٍ) کے انصراف میں اختلاف ہے؟

جواب: مراد یہ ہے کہ (جَوَارٍ) کا حکم بحسب الصورۃ حکم (قَاضٍ) کی طرح ہے۔ یہ مراد نہیں کہ انصراف یا عدم انصراف میں (جَوَارٍ) کا حکم (قَاضٍ) کے حکم کی طرح ہے۔

سوال: یہ بھی تسلیم نہیں کہ صورت (جَوَارٍ) کی مثل صورت (قَاضٍ) ہے کیونکہ صورت (جَوَارٍ) کی قبل اعلال بروزن (فَوَاعِلُ) تھی اور (قَاضٍ) کی بروزن فَاعِلٌ؟

جواب: مراد یہ ہے کہ بحالت رفع و جر صورت (جَوَارٍ) کی حذف (یا) اور ادخال تنوین میں مثل صورت (قَاضٍ) ہے کہ جس طرح (قَاضٍ) سے بحالت رفع و جر (یا) حذف کر کے (ضَاد) پر تنوین داخل کی جاتی ہے۔ اسی طرح (جَوَارٍ) سے (یا) حذف کر کے (را) پر تنوین داخل کی جاتی ہے۔ حاصل یہ کہ بحالت رفع و جر جو اعلال (قَاضٍ) میں ہوتا ہے وہی (جَوَارٍ) میں۔

سوال: اعلال کو حالت رفع و جر کے ساتھ کیوں مخصوص کیا؟

جواب: اس لئے کہ بحالت نصب اعلال نہیں ہوا صرف تنوین حذف ہوئی ہے بایں طور کہ (جَوَارِیْ) اصل میں (جَوَارِیًا) با تنوین تھا کیونکہ اسم میں انصراف اصل ہے۔ پھر تنوین کو حذف کر دیا اس لئے کہ غیر منصرف ہے بایں وجہ کہ علل تسعہ سے جمع اپنی شرط صیغۂ منتہی الجموع کے ساتھ پائی جا رہی ہے اور یہ تنوین تمکن کی تھی جو غیر منصرف پر نہیں آتی اس لئے حذف کر دی گئی بحالت نصب اس کے غیر منصرف ہونے میں اختلاف نہیں بحالت رفع و جر اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض نحویوں نے کہا کہ ان دونوں حالتوں میں قبل اعلال منصرف ہے اور بعد اعلال بھی۔ قبل اعلال تو اس لئے کہ اسم میں انصراف اصل ہے کہ کسی علّت کا محتاج نہیں بخلاف عدم انصراف کہ وجودِ علّتین کا محتاج ہوتا ہے اور بعد اعلال اس لئے کہ عدم انصراف پر اعلال مقدم ہے کیونکہ اعلال سے ذاتِ کلمہ متغیر ہوتی ہے اور عدم انصراف سے وصفِ کلمہ۔ نیز اعلال کا سبب قوی ہے اور وہ ثقل محسوس اور عدم

انصراف کا سبب ضعیف ہے اور وہ مشابہت غیر محسوسہ **نظر بر آں** عدم انصراف پر اعلال مقدم ہوا چونکہ انصراف اصل ہے **کَمَامَرَّ** لہٰذا (جَوَارِ) کی اصل بحالت رفع (جَوَارِیُ) ہوئی اور بحالت جر (جَوَارِیِ) ضمہ اور کسرہ (یـا) سے حذف کیے گئے کہ دونوں بعد کسرہ موجب ثقل ہیں۔ اب (یـا) اور تنوین میں التقائے ساکنین ہوا جس کی وجہ سے (یا) ساقط ہوگئی تو (جَوَارٍ) رہ گیا یہ جمع ضرور ہے مگر صیغہ منتہی الجموع کے وزن پر نہیں۔ لہٰذا موثر نہ ہوگی تو (جَوَارٍ) منصرف ہوا کہ اس میں دو سبب نہیں پائے جاتے اور اس پر تنوین تمکن کی ہے جو اعلال سے پیشتر تھی۔ یہ مذہب زجاج ہے اور بعض نے کہا کہ قبل اعلال منصرف اور بعد اعلال غیر منصرف۔ قبل اعلال منصرف اس لئے کہ اسم میں انصراف اصل ہے اور بعد اعلال غیر منصرف اس لئے کہ جمع صیغہ منتہی الجموع کے ساتھ متحقق ہے کیوں کہ یائے محذوفہ بمنزلہ ملفوظ ہے۔ اسی واسطے (را) پر اعراب جاری نہیں ہوتا تو صیغہ منتہی الجموع باقی رہا۔ پس کلمہ غیر منصرف ٹھہرا اور اس میں تنوین وہ نہیں جو قبل اعلال تھی وہ تو بوجہ عدم انصراف حذف کردی گئی بلکہ یہ تنوین یائے محذوفہ کے عوض ہے یا اس کی حرکت کے یہ سیبویہ اور خلیل کا مسلک ہے اور بعض لغات میں قبل اعلال غیر منصرف اور بعد اعلال بھی غیر منصرف کیونکہ اس لغت میں بحالت جر (جَوَارِیَ) بفتح (یـا) بدون تنوین آیا ہے جو اس پر مبنی ہے کہ عدم انصراف اعلال پر مقدم ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** بحالت رفع (جواریُ) بضم (یا) بدون تنوین ہوا بوجہ ثقل ضمہ کو حذف کیا گیا اور اس کے عوض تنوین لائی گئی تو (یـا) اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا جس کی وجہ سے یا محذوف ہوگئی اور (جَوَارٍ) ہوگیا چونکہ یائے محذوفہ بمنزلہ ملفوظ ہے۔ لہٰذا صیغہ منتہی الجموع باقی رہا تو بحالت رفع بعد اعلال غیر منصرف ٹھہرا اور بحالت جر تو غیر منصرف تھا ہی کہ اس میں اعلال ہی نہیں ہوا۔ پس بحالت رفع قبل اعلال بھی غیر منصرف اور بعد اعلال بھی۔ اس لغت کو امام کسائی اور ابو زید اور عیسیٰ بن عمرو نے اختیار کیا۔ یہ مسلک کسی کا نہیں کہ قبل اعلال غیر منصرف اور بعد اعلال منصرف۔۱۲

ترکیب

قوله: وقیل عربیٌّ جمع سروالة تقدیرًا. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قِیلَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (عَـرَبِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مذکر اس میں (هُـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے

موصوف مقدر (لَفْظٌ) (عَرَبِيٌّ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت اوّل (جَمْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (سَرْوَالَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (جَمْعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ممیز (تَقْدِيْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز (سَرْوَالَةٍ) ممیّز اپنی تمیز سے ملکر صفت دوم یا (سَرْوَالَةٌ) اپنا علم ہے (كَمَامَرَّ فِي فَرَازِنَةٍ) تو بوجہ علمیّت اور تانیث لفظی غیر منصرف مجرور بفتح مضاف الیہ اب ممیّز اپنی تمیز سے ملکر بدل الکل ہوگا موصوف مقدر سے اور موصوف مقدر اپنی صفت (عَرَبِيٌّ) سے ملکر مبدل منہ موصوف مقدر اپنی دونوں صفت سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر نائب فاعل جس کو یہاں پر مقولہ بھی کہتے ہیں (قِيْلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ برجزائے مذکور ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں برقول محققین وبعض اور برقول اکثر محلاً مرفوع کیوں کہ معطوف علیہ بھی مرفوع محلاً ہے كَمَامَرَّ۔

قوله: واذاصرف فلا اشكال. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِذَا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً (صُرِفَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے (سَرَاوِيْلُ) (صُرِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں برقول محققین اور برقول بعض واکثر مجرور محلاً كَمَامَرَّ فتذکر۔ (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (اِشْكَالَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسمِ لَا (فِيْهِ) خبر محذوف جس میں (فِي) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (سَرَاوِيْلُ) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں برقول محققین وبعض اور برقول اکثر محلاً مرفوع کہ (قِيْلَ اَعْجَمِيٌّ) پر معطوف ہے جو برقولِ اکثر خبر مبتدا ہونے کی وجہ سے محلِ رفع میں تھا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ برجملۂ شرطیہ سابق ہوا محلاً مرفوع کہ معطوف علیہ بھی خبر مبتدا ہونے کی وجہ سے محل رفع میں تھا۔

قوله: ونحو جوار رفعاو جرا كقاض. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف (جَوَارٍ) غیر منصرف مجرور بفتح تقدیراً مضاف الیہ (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ممیز (رَفْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف

مبنی بر فتح (جَوًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (رَفعًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر تمیز، ممیَّز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (قَاضٍ) اسم منقوص مجرور تقدیراً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

التركيب[1] شرطه العلميّة وان لايكون
ترکیب اس کی شرط علم ہونا ہے اور یہ کہ نہ ہو
باضَافة ولَااسناد مثل بَعْلَبَكَّ[2] الالف[3]
اضافت کے ساتھ اور نہ اسناد کے ساتھ جیسے بعلبکّ الف
والنون ان كانتا[4] فى اسم فشرطه[5]
اور نون اگر دونوں اسم میں ہوں تو شرط
العلميّة كعمران اوصفة[6] فانتفاء فعلانة
علمیّت ہے جیسے عمران یا صفت میں ہوں تو شرط انتفاء فعلانة ہے

[1] **قوله: التركيب الخ.** جمع کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ترکیب کا بیان شروع فرماتے ہیں جو علل تسعہ میں ساتویں علّت ہے۔ ترکیب کے معنی یہ ہیں کہ دو یا زیادہ کلموں کا ایک ہوجانا بایں طور کہ کوئی حرف جزو نہ ہو۔

سوال: اَلنَّجْم، بَصْرِی، قَائِمَة کو اگر کسی کا علم قرار دیدیا جائے تو ان میں سے ہر ایک کو غیر منصرف

ہونا چاہئے کہ دوعلّت پائی جارہی ہیں۔ایک علمیّت اور دوسری ترکیب کیوں کہ اوّل الف لام اور (اَلنَّجْم) سے مرکب ہے اور دوم (بَصْرِی) اور یائے نسبت سے اور سوم قَائِم اور تائے تانیث سے حالانکہ اس کے باوجود منصرف رہتے ہیں۔

جواب: صورتِ مذکورہ میں ترکیب متحقق نہیں کیوں کہ اس کی تعریف میں یہ معتبر ہے کہ کوئی حرف جزو نہ ہو۔اوّل میں الف لام حرف ہے اور دوم میں یائے نسبت اور سوم میں تائے تانیث۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے ترکیب کے لئے تین شرطیں بیان فرمائیں۔ایک **وجودی** جس کا ہونا معتبر ہے جیسے علمیّت اور دو **عدمی** جس کا نہ ہونا معتبر ہے جیسے اضافت اور اسناد اشتراط علمیّت کی وجہ یہ ہے کہ ترکیب علمیّت کے باعث زوال سے محفوظ ہوجائے گی کیوں کہ اعلام حتی الامکان تغیر سے محفوظ رہتے ہیں پھر زوال سے محفوظ ہونے کے سبب اس میں اتنی قوت حاصل ہوگی کہ منع صرف میں تاثیر کرسکے اور اضافت کے ساتھ نہ ہونے کی شرط بایں وجہ ہے کہ اضافت اسم کو منصرف یا حکم منصرف میں کردیتی ہے علیٰ اختلافِ القولین تو مناسب نہیں کہ اس کو عدم انصراف کا سبب قرار دیا جائے اور اسناد کے ساتھ نہ ہونے کی شرط بایں وجہ ہے کہ اسناد پر مشتمل اعلام از قبیل مبنیّات ہیں اور صرف ومنعِ صرف احکام معربات سے ہے۔

سوال: ترکیب کے مؤثر ہونے کے لئے جس طرح یہ شرط ہے کہ وہ اضافت اور اسناد کے ساتھ نہ ہو اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ توصیف کے ساتھ نہ ہو پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب: توصیف چونکہ اضافت کے حکم میں ہے بایں وجہ کہ جس طرح اضافت میں جزوِ ثانی جزوِ اوّل کے لئے قید ہوتا ہے اسی طرح توصیف میں صفت موصوف کے لئے قید ہوتی ہے۔ **نظر بر آں** اضافت کی نفی سے توصیف کی نفی بھی ہوگئی **کَذَا قِيْل**۔

سوال: ترکیب صوتی جیسے سیبویہ میں اور ترکیب **تعدادی** جیسے **خَمْسَةَ عَشَرَ** میں یہ دونوں نہ حکم اضافت میں ہیں نہ حکم اسناد میں پھر ان کو ذکر کیوں نہیں کیا حالانکہ اضافت اور اسناد کی طرح ان کی نفی بھی معتبر ہے۔

جواب: دونوں از قبیل مبنیّات ہیں **كَمَا يَجِيْئُ فِيْ بَحْثِ الْمَبْنِيْ** اور صرف ومنعِ صرف معربات کے احکام سے ہے اسی واسطے دونوں کی نفی کا ذکر نہیں کیا ترکیب اسنادی بھی از قبیل مبنیات ہے مگر مصنف علیہ الرحمۃ نے بحث مبنی میں اس کو ذکر نہیں فرمایا۔ **نظر بر آں** اس کو خارج کرنے کی ضرورت پیش آئی یا یوں کہا جائے

کہ منع صرف میں معتبر ترکیب کی تعریف مذکور سے دونوں خارج ہیں۔ **اوّل**: اس لئے کہ مرکب صوتی میں ترکیب دو کلموں سے نہیں ہوتی کیوں کہ جزِ ثانی (ویہ) کلمہ نہیں اور ترکیب زیرِ بحث میں یہ معتبر ہے کہ اجزائے اسم کلمہ ہوں اور **دوم**: اس لئے کہ مرکب تعدادی میں جزِ ثانی حرفِ عطف کو متضمن ہوتا ہے تو حرف جزو ہو گیا اور زیرِ بحث ترکیب میں یہ معتبر ہے کہ حرف جزو نہ ہو۔

۲ قوله: مثل بَعْلَبَكَّ. یہ ایک شہر کا نام ہے جو ملک شام میں تھا (بَعْل) اور (بَكْ) سے مرکب ہے (بَعْل) ایک بت کا نام ہے جو اس شہر میں تھا۔ الیاس علیہ السلام کی قوم اس کو پوجتی تھی اسی کے بارے میں ارشاد قرآنی ہوا **اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ** اور (بَكْ) بادشاہ کا نام ہے جو اس شہر کا مالک اور اس کی پرستش کرتا تھا تو اس شہر کا نام معبود اور عابد کے ناموں سے ملکر بنا۔

۳ قوله: الالف والنون. ترکیب کے بیان سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے الف نون کا بیان شروع فرماتے ہیں جو علل تسعہ سے آٹھویں علت ہے۔

سوال: الف نون کا علل تسعہ سے شمار کرنا درست نہیں کیوں کہ یہ از قبیل **ذوات** ہیں اور علل تسعہ از قبیل **صفات اسم کمامرّ**؟

جواب: الف نون پر الف لام برائے عہد خارجی ہے اور مراد وہ الف نون جو اسم کے آخر زائد ہوں تو زائد ہونے کے اعتبار سے بمنزلہ صفت ہو گئے کہ وہ بھی موصوف پر زائد ہوتی ہے **ھٰذا مایخطر بالبال واللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقة الحال** ان کی وجہ علّیت میں نحویوں کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ زائد ہونے کی وجہ سے منع صرف کی علت بنتے ہیں کیوں کہ زائد مزید علیہ کی فرع ہوتا ہے تو ان سے اسم میں ایک فرعیّت کا تحقق ہو جائے گا اور بعض نے کہا کہ تانیثی الف مقصورہ اور الف ممدودہ کے ساتھ مشابہت وجہ علمیّت ہے اور وہ مشابہت بایں طور کہ جس طرح الف مقصورہ اور الف ممدودہ کی موجودگی میں اسم کے ساتھ تائے تانیث لاحق نہیں ہوتی، اسی طرح ان کی موجودگی میں تو یہ مشبّہ ہوئے اور وہ مشبّہ بہ اور مشبّہ فرع مشبّہ بہ ہوتا ہے۔ پس ان سے اسم میں ایک فرعیّت متحقق ہو جائے گی۔ یہی قول راجح ہے بایں وجہ کہ اس قول پر (نَدْمَانٌ) کا عدم انصراف لازم نہیں آتا کیونکہ لحوق (تا) سے مشابہت مذکورہ فوت ہو جاتی ہے تو الف نون مؤثر نہ رہے۔ لہٰذا (نَدْمَانٌ) منصرف ہوا بخلاف قولِ اوّل کہ باوجود لحوق (تا) (نَدْمَانٌ) مزید علیہ کی فرع رہتا ہے تو

غیر منصرف ہونا چاہئے حالانکہ منصرف ہے۔

۴ قولہ: ان کانتا فی اسم.

سوال: اصطلاحِ نحات میں اسم اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کے معنی مستقل فہم میں کسی زمانہ کے ساتھ مقترن نہ ہوں بایں تعریف صفت بھی اسم ہے۔ لہٰذا (اَوْفِیْ صِفَةٍ) کہہ کر دونوں میں تقابل قرار دینا درست نہیں؟

جواب: نحویوں کے محاورات میں لفظ (اسم) بمعنی مذکور فعل وحرف کے مقابل ہے۔ پھر اس کی دو قسم ہیں اگر یہ ایسی ذات پر دلالت نہیں کرتا جو کسی وصف کے ساتھ ملحوظ ہو یا ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے۔

برتقدیر دوم: اس کو (صفت) کہتے ہیں اور برتقدیر اوّل اسم بایں معنی اسم مقابل صفت ہے اور بقرینۂ مقابلہ یہی اس مقام پر مراد باعتبار معنی اوّل مقسم ہے اور باعتبار معنی دوم قسم مقسم اور قسم نام میں مشارک ہیں۔ یہاں پر (اسم) بمعنی اوّل نہیں حتیٰ کہ تقابل درست نہ ہو۔

۵ قولہ: فشرطه العلميّة.

سوال: شَـرْطُـهٗ میں ضمیر مضاف الیہ کا مرجع الف نون ہیں کیوں کہ مصنف علیہ الرحمۃ علل منع صرف کی شرطیں بیان کرتے چلے آرہے ہیں، **نظر برآں** یہی دونوں مرجع ٹھہرے۔ راجع اور مرجع میں مطابقت لازم ہے جو یہاں نہیں پائی جاتی اس لئے کہ یہ دو ہیں اور ضمیر واحد؟

جواب: شرطِ مذکوران کے علت ہونے کے لئے ہے اور علت ہر ایک نہیں بلکہ دونوں ملکر علت واحدہ ہیں۔ اسی لحاظ سے ضمیر واحد لائی گئی اور وجود میں چونکہ دو ہیں اس لحاظ سے (کَـانَـتَـا) میں ضمیر کو تثنیہ لایا گیا جس کا مرجع بھی یہی دونوں ہیں۔ الغرض الف نون اگر اسم میں متحقق ہوں تو ان کے منع صرف میں مؤثر ہونے کے لئے علمیّت شرط ہے اور اشتراط علمیّت کی وجہ یہ کہ علمیّت کے سبب دونوں اسم کو لازم ہوجائیں گے کیوں کہ اعلام حتیٰ الامکان تغیر سے محفوظ رہتے ہیں۔ پھر منع صرف میں تاثیر کریں گے جیسے (عِمْرَانْ)

۶ قولہ: او صفة فانتفاء فعلانة. یعنی اگر الف نون صیغہ صفت میں پائے جائیں تو شرط یہ ہے کہ مؤنث (فَـعْلَانَةٌ) کے وزن پر نہ آتی ہو۔ وجہ یہ کہ ان کی علمیّت الف مقصورہ اور الف ممدودہ کے ساتھ (تا) قبول نہ کرنے میں مشابہ ہونے پر مبنی ہے **کَـمَـا مَـرَّ** انفاً اور (فَعْلَانَةٌ) کے وزن پر مؤنث آنے سے معلوم ہوا کہ (تا) کو قبول کرلیا تو مشابہت جاتی رہی جس کے انتفاء سے علمیّت بھی منتفی۔

سوال: (او) اَحَدُ الْاَمْرَیْنِ کے لئے آتا ہے تو معلوم ہوا کہ الف نون اسم وصفت میں سے کسی ایک میں ہوتے ہیں دونوں میں نہیں ہوتے، حالانکہ دونوں میں ہوتے ہیں۔

جواب: یہاں پر (اَوْ) برائے تقسیم ہے جس سے الف ونون کا دو حال پر انقسام مفہوم ہوا، ایک حال اسم میں ہونا، دوسرا حال صفت میں ہونا۔

سوال: فانتفاء فَعْلَانَة جزائے شرط ہے جس کے لئے جملہ ہونا ضروری ہے اور یہ جملہ نہیں؟

جواب: یہ (فَشَرْطُهٗ) مبتدا کی خبر ہے جس کو بقرینہ سابق حذف کر دیا گیا اور فائے جزائیہ خبر پر آگئی۔ اب مبتدا اور خبر جملہ اسمیہ ہو کر جزا ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: الترکیب شرطه العلمیّة وان لا یکون باضافة ولا اسناد.

(اَلتَّرْکِیْبُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (تَرْکِیْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے اوّل (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے دوم (اَلْعَلَمِیَّةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (عَلَمِیَّةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون (لَایَکُوْنَ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (با) حرف جار برائے الصاق مبنی برکسر (اِضَافَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (لَا) زائدہ یا ملغاۃ، یہ تعبیر بصریین کے نزدیک ہے اور صلہ، یا حشو یہ تعبیر کوفیین کے نزدیک مبنی برسکون (اِسْنَادٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اِضَافَةٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (لَایَکُوْنَ) فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ جس کیلئے محل اعراب

نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر معطوف (اَلْعَلَمِيَّةُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مرفوع محلا مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلا مبتدائے اوّل اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل بَعْلَبَكَّ. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (بَعْلَبَكَّ) غیر منصرف مجرور بفتح مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (هو) مبتدائے محذوف کی (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلتَّرْكِيْبُ) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: الالف والنّون ان كانتا فى اسم فشرطه العلمية كعمران او صفة فانتفاء فعلانة. (اَلْاَلِفُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَلِفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلنُّوْنُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (نُوْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (اَلْاَلِفُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مبتدا (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (كَانَتَا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلا فعل ناقص صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ،

او صفة فانتفاء فعلانة. (او) حرف عطف مبنی بر سکون برائے تقسیم (صِفَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اِسْمٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَتَيْنِ) مقدر کا (ثَابِتَتَيْنِ) تثنی منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (هـا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم فعل ناقص (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون ان دونوں کے لئے محل اعراب نہیں (ثَابِتَتَيْنِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (كَانَتَا) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم (كَانَتَا) فعل ناقص (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (اَلْعَلَمِيَّةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر

سکون (عَلَمِيَّةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ مجزوم محلاً (او) حرف عطف مبنی بر سکون (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (شَرْطُهُ) مقدر بقرینہ سابق جس میں (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم (كَانَتَا) فعل ناقص (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (اِنْتِفَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (فَعْلَانَةَ) غیر منصرف بوجہ علمیّت وتانیث لفظی مجرور بفتح لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیّت (اِنْتِفَاءُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (شَرْطُهُ) مبتدا مقدر اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف مجزوم محلاً (شَرْطُهُ الْعَلَمِيَّةُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: كعمران. (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح یا اسم بمعنی مثل نزد اخفش وجزولی مضاف (عِمْرَانَ) غیر منصرف مجرور بفتح یا مضاف الیہ مجرور بفتح جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے **الف والنّون** جو دونوں ملکر علّت واحدہ ہیں مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

تنبیہ: (او صفة الخ) اس عبارت میں دو مختلف عامل کے دو معمول پر دو شے کا بحرف واحد عطف ہے اور اس کی شرط جواز تقدم مجرور موجود یعنی بذریعہ (او) (صِفَةٍ) کا عطف (اسم) پر ہوا اور (اِنْتِفَاءُ فَعْلَانَةَ) جملۂ جزائیہ بتقدیر مبتدا کا عطف جملہ جزائیہ سابقہ (فَشَرْطُهُ الْعَلَمِيَّةُ) پر یہ دو شی ہیں جن کا عطف ہوا ہے اور (اسم) معمولِ (فی) ہے اور (فَشَرْطُهُ الْعَلَمِيَّةُ) معمولِ (اِنْ) تو (فی) اور (اِنْ) دو مختلف عامل ہیں کہ اوّل جار ہے اور دوم جازم (اسم) اور (فَشَرْطُهُ الْعَلَمِيَّةُ) دو معمول ہیں اور (اسم) مجرور مقدم ہے جیسے اس قول میں (فِي الدَّارِ زَيْدٌ وَالحجرةِ عَمْرٌو) اور بعض نسخوں میں (او فی صفة) آیا ہے اس تقدیر پر (او) کے بعد اور (فِيْ صِفَةٍ) سے پیشتر (كَانَتَا) کی تقدیر لازم ہوگی تا کہ یہ دو شی کا عطف بحرف واحد ایک عامل کے دو معمول پر ہو جائے جو جائز ہے۔ چنانچہ اس صورت میں (اِنْ) عامل واحد ہے اور (كَانَتَا فِيْ اِسْمٍ) شرط

معمول اوّل ہے اور (فَشَرْطُهُ الْعَلَمِيَّةُ) جزا معمول دوم معمول اوّل پر (كَـانَتَـا فِيْ صِفَةٍ) کا عطف ہے اور معمول دوم پر (فَانْتِفَاءُ فَعْلَانَةَ) کا اگر (كَانَتَا) کی تقدیر اختیار نہ کی گئی تو دوشی کا عطف بحرف واحد دو مختلف عامل کے دو معمول پر بغیر تقدّم مجرور لازم آئے گا جو بجز فـرّاء کسی کے نزدیک جائز نہیں توضیح لزوم یہ کہ (فِـيْ صِـفَةٍ) کا عطف (فِيْ اِسْمٍ) پر ہوا اور (فَانْتِفَاءُ فَعْلَانَةَ) کا (فَشَرْطُهُ الْعَلَمِيَّةُ) پر (فِيْ اِسْمٍ) کا عامل (ثَابِتَيْنِ) مقدر اور (فَشَرْطُهُ الْعَلَمِيَّةُ) کا (اِنْ) تقدیم مجرور جو کہ شرط جواز تھی اس صورت میں مفقود ہے کیوں کہ تقدیم مجرور سے مراد یہ ہے کہ مجرور معطوف علیہ ہو اس صورت میں مجرور معطوف علیہ نہیں بلکہ جار مجرور معطوف علیہ ہیں اور فقیر کاتب الحروف کے خیال ناقص میں (او) کے بعد اور (فِيْ صِفَةٍ) سے پیشتر (اِنْ كَانَتَا) مقدر ہے اور (فَانْتِفَاءُ فَعْلَانَةَ) اس کی جزا ہے پھر یہ جملہ شرطیہ سابقہ جملہ شرطیہ پر معطوف بلکہ بر تقدیر نسخۂ موجودہ (صِفَةٍ) سے پیشتر (اِنْ كَانَتَا فِيْ) بقرینۂ سابقہ مقدر ہے اس خیال ناقص کی طرف داعی یہ چیز ہے کہ جب ایک شرط کی جزا پر کسی جملہ کا عطف ہو تو جملۂ معطوف پر (فا) جزائیہ نہیں آتی اور یہاں (اِنْتِفَاءُ فَعْلَانَةَ) پر (فا) موجود ہے واللّٰہ تعالیٰ اعلم ۱۲

وقیل[1] وجود فعلیٰ ومن[2] ثمّه اختلف فی
بعض نے کہا کہ شرط وجود فعلیٰ ہے یہیں سے اختلاف ہوا
رحمٰن دون سکران وندمان
رحمٰن کے غیر منصرف ہونے میں نہ سکران اور ندمان میں

[1] **قوله: وقيل وجود فعلىٰ.** یعنی بعض نے کہا کہ اگر الف ونون صیغۂ صفت میں پائے جائیں تو شرط تاثیر یہ ہے کہ اس کی مؤنث (فَعْلیٰ) کے وزن پر آتی ہو وجہ یہ کہ (فَعْلیٰ) کے وزن پر ہونے سے لازم آتا ہے کہ اس کی مؤنث (فَعْلَانَةٌ) کے وزن پر نہ ہو اور جب (فَعْلَانَةٌ) کے وزن پر نہ ہوگی تو (تا) کا لحوق نہ ہوگا اور مقصود یہ ہے کہ ہر دو الف مقصورہ اور ممدودہ کے ساتھ عدم لحوق (تا) میں مشابہت باقی رہے جس کا حصول مؤنث کے بروزن (فَعْلیٰ) آنے سے یقینی طور پر ہو جائے گا۔

۲؎ **قوله: ومن ثمّه اختلف الخ.** بفتح (ثا) اسم اشارہ برائے مکان اور اس میں (ھـــا) برائے سکت ہے جو حالت وصل اور وقف دونوں میں لکھی جاتی ہے یعنی اسی اختلاف شرط کی بنا پر (رَحْمٰنْ) کے انصراف اور عدم انصراف میں نحوی مختلف ہو گئے جنہوں نے کہا تھا کہ انتفائے **فَعْلَانَۃْ** شرط ہے انہوں نے اس کو غیر منصرف قرار دیا کیوں کہ اس کی مؤنث (فَعْلَانَۃْ) کے وزن پر (رَحْمَانَۃْ) نہیں آتی تو (انتفائے فَعْلَانَۃْ) کی شرط پائی گئی۔ لہٰذا وصف اور الف نون زائدتان کے باعث لفظ (رَحْمٰنْ) غیر منصرف ٹھہرا اور جن کے نزدیک شرط وجود (فَعْلٰی) تھی انہوں نے اس کو منصرف قرار دیا کیوں کہ اس کی مؤنث (فَعْلٰی) کے وزن پر (رَحْمٰی) بھی نہیں آتی تو شرط نہ پائی گئی تو مشروط الف نون کی تاثیر بھی نہ پائی جائے گی کیوں کہ **اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ** لہٰذا لفظ (رَحْمٰنْ) میں صرف ایک علّت رہ گئی جو وصف ہے اور ایک علّت سے اسم غیر منصرف نہیں ہوتا **نظر بر آں** منصرف ٹھہرا (سَکْرَانْ) میں اختلاف نہیں ہو اوہ بالاتفاق غیر منصرف ہے کیوں کہ اس کی مؤنث (فَعْلٰی) کے وزن پر (سَکْرٰی) آتی ہے اور (فَعْلَانَۃْ) کے وزن پر نہیں آتی تو فریق اوّل کی شرط (اِنْتِفَاءِ فَعْلَانَۃْ) پائی گئی اور فریق دوم کی شرط وجود (فَعْلٰی) بھی پائی گئی اور (نَدْمَانْ) میں بھی اختلاف نہیں ہوا وہ بالاتفاق منصرف ہے کیوں کہ اس کی مؤنث (فَعْلَانَۃْ) کے وزن پر (نَدْمَانَۃْ) آتی ہے اور (فَعْلٰی) کے وزن پر (نَدْمٰی) نہیں آتی، **نظر بر آں** ہر دو فریق کی شرط منتفی ہو گئی تو الف نون زائدتان مؤثر نہ رہے کہ **اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ** پس لفظ (نَدْمَانْ) میں صرف ایک علّت رہ گئی یعنی وصف اور ایک علّت سے اسم غیر منصرف نہیں ہوتا تو منصرف ہوا۔

فائدہ: جس صفت کی مؤنث بروزن (فَعْلٰی) آتی ہے وہ ہمیشہ مفتوح الفا ہوتی ہے اور جس کی مؤنث بروزن (فَعْلَانَۃْ) ہو وہ کبھی بضم (فـــا) ہوتی ہے جیسے (عُـرْیَـانْ) اور کبھی بفتح (فـــا) جیسے (نَـدْمَـانْ) اور صفت کا صیغہ بکسر (فـــا) نہیں آتا بخلاف اسم کہ وہ مثلث الفا رآتا ہے جیسے (شَـعْبَانْ، عِمْرَانْ، نُعْمَانْ) ۱۲

ترکیب

قوله: وقیل وجود فعلٰی. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (قِیْلَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (وُجُوْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مبنی للمفعول مضاف (فَـعْـلٰـی)

غیر منصرف بوجہ الف مقصورہ مضاف الیہ مجرور بفتح تقدیراً مرفوع محلاً بنا بر نائب فاعلیت (وُجُــوْدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل (قِيْــلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومن ثمّه اختلف في رحمٰن دون سكران وندمان.

(و) حرف استیناف مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر سکون (ثَـمَّ) اسم اشارہ اور مشار الیہ اختلافِ اشتـراط جو ماقبل سے مفہوم ہوتا ہے مبنی بر فتح مجرور باعتبار محل قریب اور باعتبار محل بعید منصوب مفعول بہ غیر صریح نزد جمہور مفعول لہٗ نزد مصنف علیہ الرحمۃ (ہ) برائے سکت مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں جار مجرور سے ملکر ظرف لغو مقدم (اِخْتُلِفَ) فعل ماضی مجہول بمعنیٰ (اُوْقِعَ) (اُوْقِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اختلاف، **كما في الاشباه والنظائر النّحويّة للسيوطي عليه الرحمة** (في) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (رَحْـمٰـنَ) غیر منصرف بوجہ الف نون زائدتان اور علمیت برائے خود اس تقدیر پر یہ اسم مقابل صفت ہے مجرور بفتح بر مذہب اوّل اور مجرور بجر منوّن بوجہ مشاکلت بر مذہب دوم جار مجرور سے ملکر ظرف لغو دوم اور بر مذہب جمہور مرفوع محلاً نائب فاعل مجرور لفظاً بفتح یا بکسر منوّن اور فرّا ء کے نزدیک نائب فاعل صرف (في) ہے اور (رَحْمٰنَ) مجرور لفظاً بفتح یا مجرور بکسرہ منوّن ہوگا اور بعض کے نزدیک مجموعۂ جار مجرور نائب فاعل **كَـمَـا فِـي التسهيل والكافية الكبرى لابن مالك** اس تقدیر پر مجموعۂ محل رفع میں ہوگا اور (رَحْمٰنَ) مجرور لفظاً بفتح یا مجرور بکسرہ منوّن **هذا ماخطر بالبال والله تعالى اعلم بحقيقة الحال** (دُوْنَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (سَكْرَانَ) غیر منصرف بوجہ علمیت والف نون زائدتان مجرور لفظاً بفتح اس کا مسمّٰی بھی غیر منصرف ہے مگر اس کا عدم انصراف بوجہ وصف اور الف نون زائدتان ہے فتامل معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نَـدْمَــانَ) غیر منصرف بوجہ علمیت اور الف نون زائدتان مجرور بکسرہ منوّن بسبب مشاکلت بامسمّٰی جو منصرف ہے کیوں کہ اس میں صرف ایک علت وصف ہے الف نون زائدتان بوجہ فقدان شرط مؤثر نہیں الغرض یہ معطوف (سَـكْـرَانَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ (دُوْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (اِخْتُـلِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو مقدم و مؤخر اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وزن[۱] الفعل شرطه[۲] ان یختص به کشَمَّرَ

وزن فعل اس کی شرط ہے کہ وزن مخصوص بفعل ہو جیسے شَمَّرَ

وضُرِبَ اویکون[۳] فی اوله زیادة کزیادته

اور ضُرِبَ یا ہو اس کے شروع میں حرف زائد فعل جیسا

غیر[۴] قابل للتاء

در آنحالیکہ تا قبول نہ کرسکے

۱ **قوله: وزن الفعل.** الف نون زائدتان کے بیان سے فارغ ہوکر یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ وزن فعل کا بیان شروع فرماتے ہیں جو علل تسعہ سے نویں علت ہے۔

سوال: وزنِ فعل کو علل تسعہ سے شمار کرنا درست نہیں کیونکہ علل تسعہ از قبیل اوصاف اسم ہیں اور وزن فعل از قبیل اوصاف فعل؟

جواب: نحات کے نزدیک وزنِ فعل کے معنی ہیں اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو اوزان فعل سے شمار کیا جاتا ہو بایں معنی منقول اصطلاحی ہے، اب وزن فعل از قبیل اوصاف اسم ہوگیا۔

۲ **قوله: شرطه ان یختصّ به.** وزنِ فعل کے منع صرف میں مؤثر ہونے کے لئے اَحَدُالْاَمْرَیْنِ شرط ہے یا تو یہ کہ وہ وزن جس پر اسم ہے فعل کے ساتھ مخصوص ہو، تاکہ فرعیت متحقق ہوسکے کہ اسم میں اصل یہ ہے کہ اس میں ایسا وزن نہ پایا جائے جو مخصوص بفعل ہو اور جب ایسا وزن اس میں پایا جائے گا تو وہ وزن اسم کی فرع قرار پائے گا۔

سوال: وزنِ فعل اسم میں موجود ہے یا نہیں اگر موجود ہے تو فعل کے ساتھ مخصوص نہ ہوا کیونکہ خاصۂ شی اس کو کہتے ہیں جو شی میں پایا جائے اور غیر میں متحقق نہ ہو اور جب وزنِ فعل اسم میں متحقق ہوا تو فعل کے ساتھ مخصوص نہ رہا اور اگر اسم میں موجود نہیں تو اس کے غیر منصرف ہونے میں مؤثر کیسے ہوگا؟

جواب: وزنِ فعل اسم میں موجود ہے پھر بھی اس کا اختصاص بفعل باطل نہیں ہوتا کیونکہ اس کے مخصوص بفعل ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ابتداءً اسم میں نہ پایا جائے بلکہ فعل سے منقول ہو کر جیسے (شَمَّرَ) کہ یہ حجاج بن یوسف علیہ ماعلیہ الرحمۃ کے گھوڑے کا نام تھا جو (شَمَّرَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب سے نقل کیا گیا اور یہ (تَشْمِيْرٌ) سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں (متکبرانہ گزرنا) اور جیسے (ضُرِبَ) بصیغۂ مجہول جب کہ کسی کا علم قرار دیا جائے تب بوجہ وزنِ فعل اور علمیّت غیر منصرف ہوگا۔

سوال: وزنِ فعل اسم میں ابتداءً بھی پایا جاتا ہے جیسے (بَقَّمَ) ایک سرخ لکڑی ہے جس سے کپڑے رنگتے ہیں، اس کا درخت بڑا ہوتا ہے اور پتے بادام کے سے **كذا في منتهى الارب بقول صاحب جامع الغموض** ہندی میں اس کو (منجیٹھ) کہتے ہیں اور جیسے (شَلَّمَ) جو عبرانی زبان میں بیت المقدس کا نام ہے۔ پس یہ وزنِ فعل کے ساتھ مخصوص نہ رہا؟

جواب: مراد یہ ہے کہ وہ وزن ابتداءً اسم عربی میں نہ پایا جائے اور یہ اسماء عجمی ہیں، **نظر برآں** وزنِ مذکور فعل کے ساتھ مخصوص رہا۔

سوال: وزن (ضُرِبَ) فعل کے ساتھ مخصوص نہیں کیونکہ اس وزن پر اسم عربی (دُئِمَ) بمعنی مقعد آیا ہے۔ پس وزنِ مخصوص بفعل کی مثال میں (ضُرِبَ) کو پیش کرنا درست نہیں؟

جواب: یہ شاذ ہے اور شاذ سے اختصاص منتفی نہیں ہوتا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے (شَمَّرَ) کو (ضُرِبَ) پر مقدم کیوں ذکر کیا، حالانکہ مناسب یہ تھا کہ (ضُرِبَ) کو پہلے ذکر کرتے کیونکہ یہ ثلاثی مجرد ہے اور وہ مزید؟

جواب: بچند وجوہ:

اوّل: یہ کہ (شَمَّرَ) صیغۂ معلوم ہے اور (ضُرِبَ) صیغۂ مجہول اور معلوم کو مجہول پر شرف ہوتا ہے۔

دوم: یہ کہ وزن (شَمَّرَ) معلوم ہو یا مجہول بہر دو صورت مخصوص بفعل ہے، بخلاف (ضُرِبَ) کہ بصورت معلوم مخصوص بفعل نہیں۔

سوم: یہ کہ (شَمَّرَ) بالفعل غیر منصرف ہے کیونکہ اس میں دو علّت وزنِ فعل اور علمیّت متحقق ہیں بخلاف (ضُرِبَ) کہ وہ بالفعل غیر منصرف نہیں، کسی کا علم قرار دیا جائے تو غیر منصرف ہوگا۔

۳؎ **قولہ: اویکون فی اوّلہ الخ.** یا یہ شرط ہے کہ اس وزن کے شروع میں ایک حرف کی زیادت ہو جیسی فعل (مضارع) میں ہوا کرتی ہے یعنی حروف (اَتَیْنَ) میں سے کسی حرف کی زیادت یہ اس تقدیر پر کہ (زِیَادَةُ) میں تنوین عوض مضاف الیہ ہو ای **زیادة حرف** یا (زِیَادَة) مصدر بمعنی اسم فاعل ہے (اَیْ زَائِد) جس کا موصوف مقدر اَیْ **حَرْف زَائِد** اب معنی یہ ہوئیں گے کہ یا بر تقدیر عدم اختصاص یہ شرط ہے کہ اس وزن کے شروع میں ایک حرف زائد ہو جیسا حرف زائد فعل مضارع کے شروع میں ہوا کرتا ہے یعنی حروف (اَتَیْنَ) سے تاکہ فرعیت متحقق ہو سکے کہ مزید فرع مزید علیہ ہوتا ہے۔

سوال: (یَخْتَصُّ) کی ضمیر فاعل کا مرجع اور (اَوَّلِہٖ) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (وَزْنُ الْفِعْلِ) ہے جو عنوان میں مذکور ہوا اور وہ بمعنی مصدری تھا ای **کَوْنُ الْاِسْمِ عَلٰی وَزْنِ الْفِعْلِ نظر بر آں** اس کا مرجع ہونا درست نہیں کیونکہ (یَخْتَصُّ) کی ضمیر فاعل کا مرجع اگر یہ **کَوْنُ الْاِسْمِ عَلٰی وَزْنِ الْفِعْلِ** ہوگا تو معنی یہ ہوں گے کہ کونِ مذکور فعل کے ساتھ مخصوص ہو جو باطل ہیں کیونکہ کونِ مذکور صفتِ اسم ہے جس کا تحقق ہی فعل میں صحیح نہیں، چہ جائیکہ اختصاص بفعل اور اگر (اَوَّلِہٖ) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع **کَوْنُ الْاِسْمِ عَلٰی وَزْنِ الْفِعْلِ** ہوگا تو معنی یہ ہوں گے کہ کونِ مذکور کے اوّل میں زیادت حرف ہو یا حرف زائد ہو جو باطل ہیں کیونکہ اوّل **ذِیْ اَجْزَا** شی کے لئے ہوتا ہے اور کونِ مذکور معنی مصدری بسیط ہیں جس کے لئے اوّل و آخر نہیں ہوتا؟

جواب: ان دونوں ضمیروں کا مرجع وزنِ فعل ہی ہے مگر وہ وزنِ فعل نہیں جو عنوان میں مذکور ہوا حتیٰ کہ ہر دو مسطورۂ بالا محذور لازم آئیں بلکہ وہ (وزنِ فعل) جو عنوانی **وَزْنُ الْفِعْلِ** سے مفہوم ہوتا ہے اور اس کی تعریف میں کلمہ (عَلٰی) کا مدخول واقع ہوا ہے۔

سوال: (فِیْ اَوَّلِہٖ) میں پھر بھی اشکال باقی رہتا ہے وہ یہ کہ اوّل کو ظرف اور (زیادة) حرف یا حرفِ زائد کو مظروف قرار دینا درست نہیں کیونکہ ظرف اور مظروف متغائر ہوتے ہیں تو لازم آتا ہے کہ جس حرف کی زیادت اوّل میں ہو یا جو حرف زائد اوّل میں ہو وہ اوّل نہ ہو بلکہ دونوں متغائر ہوں حالانکہ وہ عین اوّل ہوتا ہے؟

جواب: (فِیْ اَوَّلِہٖ) میں اوّل سے پیشتر مضاف مقدر ہے (**اَیْ فِیْ مَوْضَعِ اَوَّلِہٖ**) یعنی وزنِ فعل کے اوّل حرف کی جگہ زیادت حرف ہو یا حرف زائد۔ اب محذور مذکور لازم نہیں آتا کیونکہ اس کا لزوم دونوں کے

متغائر ہو کر متحقق ہونے پر مبنی تھا اور بصورت تقدیر مضاف دونوں متحقق نہیں، صرف حرف زاید متحقق ہوگا۔

سوال: ابھی ایک اشکال اور باقی رہ گیا وہ یہ کہ اس کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع وزن الفعل کو قرار دینا درست نہیں کیونکہ زیادت حرف یا حرف زائد اس اسم میں معتبر ہے جو وزنِ فعل پر ہو، نہ وزن فعل میں؟

جواب: بیشک اس اسم ہی میں معتبر و مقصود ہے۔ اسی واسطے یہ بھی جائز ہے کہ ضمیر مضاف الیہ کا مرجع موزون یعنی اسم مذکور ہو جس کو (مَا کَانَ عَلٰی وَزْنِ الْفِعْلِ) سے تعبیر کیا گیا ہے مگر وزنِ فعل کو مرجع قرار دینا ظاہر ہے کیونکہ (یَخْتَصّ) کی ضمیر فاعل کا مرجع ہونے کے لئے (وَزْنُ الْفِعْلِ) متعیّن ہے۔ پس اگر ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (موزون) قرار دیں گے تو خلاف ظاہر لازم آئے گا۔ اس سے بچنے کے لئے (وَزْنُ الْفِعْلِ) کو مرجع قرار دیا گیا اور مقصود حاصل ہے۔ اس لئے کہ زیادتِ حرف یا حرفِ زائد کا وزن فعل میں ہونا موزون میں ہونے کے لئے مستلزم ہے۔ اب حاصل یہ ہوا کہ اسم کا وزن فعل پر ہونا منع صرف میں اس وقت مؤثر ہوتا ہے جبکہ دو شرطوں میں سے ایک پائی جائے یا تو وہ وزن جس پر اسم ہے مخصوص بفعل ہو جیسے (فَعَّلَ) یا اس اسم کا اوّل حروف (اَتَیْنَ) میں سے کوئی حرف ہو جیسے (اَحْمَرَ)

سوال: (اَوْ یَکُوْنَ) میں (اَوْ) انفصالِ حقیقی کے لئے ہے یا منع خلو کے لئے یا منع جمع کے لئے؟

جواب: دونوں شقوں میں عموم وخصوص من وجہٍ کی نسبت ہے جس میں ایک مادۂ اجتماع اور دو مادۂ افتراق ہوتے ہیں اور اجتماع انفصال حقیقی اور منع جمع دونوں کے منافی ہے۔ **نظر برآں** (او) منع خلو کے لئے متعین ہو گیا۔ اوّل شق کی جانب سے مادۂ افتراق (فَعَّلَ) ہے جیسے (شَمَّرَ) کہ یہ وزن مخصوص بفعل ہے اور شق ثانی کی جانب سے مادۂ افتراق (اَفْعَلَ) ہے جو مخصوص بفعل نہیں اور اس کا اوّل حروف (اَتَیْنَ) میں سے ہمزہ ہے اور مادۂ اجتماع جیسے (یَفْعُلُ) کہ یہ مخصوص بفعل بھی ہے اور اس کا اوّل بھی حروف (اَتَیْنَ) میں سے (یا) ہے لیکن مخصوص بفعل ہونے کی حیثیت کے پیش نظر عدم قبول (تا) کی شرط کا محتاج نہیں اور بایں حیثیت کہ اس کا اوّل حرف (اَتَیْنَ) سے ہے شرط مذکور کا محتاج ہوگا **فتامل ولاتزل۔**

۴ **قوله: غیر قابل للتاء.** برتقدیر شق ثانی یہ شرط ہے کہ وزن (تا) کو قبول نہ کرتا ہو، وجہ یہ کہ اس (تا) سے مراد تائے تانیث ہے اور تائے تانیث اسم کا خاصہ تو اس کے قبول کرنے سے جہت اسمیّت قوی اور مشابہت بفعل ضعیف ہو جائے گی جس کی وجہ سے وزنِ فعل منع صرف میں اثر نہ کر سکے گا۔

سوال: (اَرْبَــعْ) اگر کسی کا علم قرار دے دیا جائے تو بوجہ علمیت اور وزنِ فعل غیر منصرف ہوگا حالانکہ قابل (تا) ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا (فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ)؟

جواب: یہ تائے تانیث نہیں بلکہ تائے تذکیر ہے **کمامرّ فی الابتداء**۔

سوال: (اَسْوَدْ) قابل (تائے تانیث) ہے کیوں کہ سانپ کی مادہ کے لئے (اَسْوَدَة) استعمال کرتے ہیں، اس کے باوجود (اَسْوَدْ) بوجہ وصف اور وزنِ فعل غیر منصرف ہے؟

جواب: مراد یہ ہے کہ وضعاً تائے تانیث کے قابل نہ ہو کیونکہ بروقت اطلاق مطلق سے فردِ کامل مراد ہوتا ہے اور (اَسْوَدْ) باعتبار وضع تائے تانیث کا قابل نہیں۔ اس لئے کہ (اَفْـعَلُ) صفت کی مؤنث باعتبار وضع (فَعْلَاء) کے وزن پر آتی ہے چنانچہ اس کی مؤنث باعتبار وضع (سَوْدَاء) مستعمل ہے اور (اَسْوَدْ) کے ساتھ تائے تانیث کا لحوق باعتبار وضع نہیں بلکہ بوجہ غلبۂ اسمیت ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وزن الفعل شرطه ان يختص به كشمَّرَ وضُرِبَ.

(وَزْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْـفِـعْلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِـعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (وَزْنُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے اوّل (شَـرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (شَـرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے دوم (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (يُـخْـتَـصَّ) فعل مضارع معروف یا مجہول کہ یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل یا نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علی اختلاف القولین **كَمَا مَرَّ** راجع بسوئے **وزن الفعل** جو مبتدائے اوّل کی تعریف سے مفہوم ہوتا ہے نہ راجع بسوئے مبتدائے اوّل (كَـمَـامَرَّ فِي الشَّرْحِ) (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْـفِعْلُ) جو مبتدائے اوّل کی تعریف سے مستفاد ہوتا ہے اور یہ مقصور علیہ ہے جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (يُخْتَصَّ) فعل اپنے فاعل یا نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ،

(ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (شَمَّرَ) غیر منصرف مجرور بفتح معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ضُرِبَ) غیر منصرف مجرور بفتح معطوف ان دونوں میں ضمیر مستتر نہیں ورنہ از قبیل مرکبات ہو جائیں گے اور مانحن فيه سے خارج (شَمَّرَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هو) (ثَـابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (هـو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

او يكون في اوّله زيادة كزيادته غير قابل للتّاء.

(او) حرف عطف برائے تردید مبنی بر سکون (يَـكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب فعل تام (في) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اوّلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل ذوالحال (غَيْـرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (قَـابِلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (وَزْن) (ل) حرف جار برائے تقویت نہ زائد محض نہ برائے تعدیہ محضہ کَمَاهُوَ مبنی بر کسر (اَلتَّاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَـاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح بر تقدیر اوّل اور مفعول بہ صریح بر تقدیر ثانی جار مجرور سے ملکر مجرور ظرف لغو (قَـابِلٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو یا مفعول بہ صریح سے ملکر صفت (وَزْن) موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (غَيْـرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے وَزْنُ الْـفِـعْلِ جو مبتدائے اوّل کی تعریف سے مفہوم ہوتا ہے (اوّلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (زِيَادَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (زِيَـادَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْـفِـعْلِ) جو مبتدائے اوّل کی تعریف سے مفہوم ہوتا ہے (زِيَـادَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هـي) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر علیٰ اختلاف القولین

راجع بسوئے موصوف (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت (زِيَادَةٌ) موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل (يَكُوْنُ) فعل تام اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف (يُخْتَصُّ بِهٖ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلا (شَرْطُهٗ) مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً (وَزْنُ الْفِعْلِ) مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

فائدہ: اوّل بمعنی نخست یعنی (پہلا) آخر بمعنی پس آیندہ یعنی (پچھلا) کی نقیض ہے، اس کی اصل (اَوْءَ لَ) بروزن (اَفْعَلَ) مہموز العین ہے، بایں دلیل کہ اس کی جمع (اَوَائِلُ) بروزن (اَفَاعِلُ) آتی ہے، ہمزہ (واو) سے بدلی اور (واو) میں (واو) مدغم ہوا تو (اوّل) ہوگیا۔ اس تقدیر پر بوجہ وصف اور وزنِ فعل غیر منصرف ہے جیسے لقیته عاماً اوّل ای اوّل من هٰذا العام یا اس کی اصل (وَوْءَ ل) یا (وَوَّل) بتشدید واوِ ثانی بروزن (فَوْعَل) ہے۔ دونوں اصلوں میں واوِ اوّل ہمزہ سے بدلا تو اصل ثانی اوّل ہوگئی اور اصل اوّل (اَوْءَ ل) پھر اس میں ہمزۂ دوم واو سے بدلی اور واو کو واو میں ادغام کیا تو یہ بھی (اوّل) ہوگئی۔ اس تقدیر پر بمعنی (قبل) منصرف ہے جیسے لقیته عامًا اوّلًا ای قبل هٰذا العام كذا فی ترتیب ابو سعیدی یہاں پر اسی قبیل سے ہے۔۱۲

ومن [1] ثمه امتنع احمر وانصرف يعمل
یہیں سے غیر منصرف ٹھہرا احمر اور منصرف ہوا یعمل
وما فيه [2] علمية موثّرة اذا نكّر صُرِف
جس غیر منصرف میں علمیّت مؤثرہ ہو جب اس کو نکرہ کریں تو منصرف
لماتبيّن [3] من انها لاتجامع موثرة الّا ماهی
ہو جائے گا بایں وجہ ظاہر کہ علمیّت جمع نہیں ہوتی مؤثر ہو کر مگر ان علل کے ساتھ

شرط فیہ الّا العدلَ و وزن الفعل

جن میں وہ شرط ہے بجز عدل اور وزنِ فعل

۱ **قولہ: ومن ثمّہ امتنع احمر الخ.**

سوال: (من) برائے تعلیل ہے جس کا مدخول کسی فعل کی علت ہوا کرتا ہے اور وہ فعل یہاں پر (اِمْتَنَعَ) اور (اِنْصَرَفَ) ہیں اور (ثمّہ) اسم اشارہ کا مشار الیہ شرط مذکور ہے یعنی عدم قبول (تا) اب معنی عبارت یہ ہوئے کہ بوجہ وجود شرط مذکور یعنی عدم قبول (تا) (اَحْمَرْ) غیر منصرف ہوا اور بوجہ عدمِ شرط مذکور یعنی قبول (تا) (یَعْمَلْ) منصرف ٹھہرا۔ یہ معنی درست نہیں کیونکہ (اَحْمَرْ) کے غیر منصرف ہونے کی علت وصف اور وزنِ فعل ہیں، وجودِ شرط مذکور نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ وہ شرط ہی نہ رہے۔ اس لئے کہ شرط اس کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز موقوف ہو اور وہ اس میں اثر نہ کرے بخلاف علّت کہ وہ موثر ہوا کرتی ہے اور (یَعْمَلْ) کے منصرف ہونے کی علت عدم شرط مذکور نہیں بلکہ اس کا منصرف ہونا باعتبار اصل ہے جو کسی علّت کا محتاج نہیں؟

جواب: (ثمّہ) کا مشار الیہ شرط مذکور نہیں حتیٰ کہ محذور مسطور لازم آئے بلکہ اشتراط ہے اور (اِمْتَنَعَ اَحْمَرْ) بمعنی حُکْم بِاِمْتِنَاعِ اَحْمَرْ اور اِنْصَرَفَ یَعْمَلْ بمعنی حُکْم بِاِنْصِرَافِ یَعْمَلْ اب معنی عبارت یہ ہوئے کہ بوجہ اشتراط بشرط مذکور حکم کیا گیا کہ (اَحْمَرْ) غیر منصرف ہے اس لئے کہ اس میں دو سبب وصف اور وزن فعل پائے جاتے ہیں اور ہر ایک کی شرط بھی متحقق ہے، بایں طور کہ وصف اصلی ہے اور یہ وزن فعل قابل (تا) نہیں کیونکہ (اَحْمَرْ) کی مؤنث (حَمْرَاءُ) آتی ہے اور حکم کیا گیا کہ (یَعْمَلْ) منصرف ہے اس لئے کہ (یَعْمَلْ) میں وصف اصلی ہے کہ قوی اونٹ کو کہتے ہیں اور وزن فعل بھی مگر یہ وزن بوجہ فقدان شرط مؤثر نہیں کیونکہ قابل (تا) ہے۔ اس کی مؤنث (یَعْمَلَةٌ) بمعنی ناقہ قوی آتی ہے۔ اس تقدیر پر (اِشْتِرَاطْ) علّت ہوا اور (حُکْم بِالْاِمْتِنَاعِ وَالْاِنْصِرَافِ) معلول اور شک نہیں کہ اوّل ثانی میں مؤثر ہے۔

۲ **قولہ: ومافیہ علمیّۃ الخ.** علل تسعہ کے بیان سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ایک ایسے ضابطہ کا افادہ فرماتے ہیں جس کے فقدان سے علل کی تاثیر جاتی رہتی ہے یعنی جس اسم میں علمیّت مؤثرہ پائی جاتی ہو، جب اس کو نکرہ کریں تو منصرف ہو جائے گا۔ علمیّت سے مراد تعریف ہے جس

کے لئے علمیت شرط تھی کیوں کہ مؤثر علت ہوتی ہے نہ شرط، اس کے مؤثر ہونے کی دو صورتیں ہیں۔

اوّل: یہ کہ خود علت ہو اور دوسری علت کی تاثیر کے لئے شرط جیسے تانیث، عجمہ، ترکیب، الف نون زائدتان جب کہ اسم میں متحقق ہوں۔ ان سب کی تاثیر علمیت کے ساتھ مشروط ہے۔

دوم: یہ کہ خود علت ہے، دوسری علت کی تاثیر کے لئے شرط نہیں جیسے **عَدْل، وَزْنِ فِعْل** کہ ان دونوں کی تاثیر علمیت کے ساتھ مشروط نہیں اور جمع منتہی الجموع الف مقصورہ الف ممدودہ کے ساتھ مؤثر نہیں ہوتی کیوں کہ وہ خود دو علت کے قائم مقام ہیں اور وصف کے ساتھ جمع ہی نہیں ہوتی کیوں کہ دونوں متنافی ہیں کہ وصف مقتضی عموم اور علمیت مقتضی خصوص ہے اور ان دونوں میں تنافی، **تنکیر علم** کی بھی دو صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ علم سے مراد مسمّی بہ ہو جو مفہوم کلی ہے جیسے (**زید**) سے مراد مسمّی بزید لیا جائے۔

دوم: یہ کہ علم سے مراد صاحبِ علم کا وصف مشہور ہو جیسے **لِکُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسٰی** میں فرعون سے مراد (**مُبْطِلٌ**) ہے کیوں کہ وہ ابطالِ حق میں مشہور تھا اور موسیٰ سے مراد (**محقّ**) ہے کیوں کہ وہ احقاقِ حق میں مشہور تھے **علٰی نبیّنا و علیہِ الصَّلٰوۃ و السَّلام** اب مثل مذکور کے معنی یہ ہوئے **لکلِّ مبطلٍ محقٌّ** علمیت کے مؤثر ہونے کی اوّل صورت میں اسم بعد تنکیر منصرف اس لئے ہوجائے گا کہ تنکیر سے علمیت فوت ہوگئی اور اس کے فوت ہوجانے سے دوسری علت کی تاثیر ختم ہوئی جس کے لئے یہ شرط تھی کہ **اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ** اب اسم میں کوئی علت باقی نہ رہی۔ لہٰذا منصرف ہوگیا اور صورت دوم میں اس لئے کہ تنکیر سے علمیت کا زوال ہوا۔ اب اس میں صرف ایک علت رہ گئی جو منع صرف کے لئے کافی نہیں، **نظر بر آں** اسم منصرف ہوگیا۔

۳ قولہ: لماتبیّن الخ. یہ بصورت علمیت مؤثرہ بعد تنکیر اسم کے منصرف ہونے کی دلیل ہے جس کی تفصیل ابھی ابھی گذری۔ ماقبل سے علمیت کے مؤثر ہونے کی مذکورہ بالا دونوں صورتیں بایں طور ظاہر ہوئیں کہ تانیث، عجمہ، ترکیب، الف نون زائدتان ہر ایک کی بحث میں تصریح ہوچکی کہ ان کی تاثیر کے لئے علمیت شرط ہے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ علمیت کا اجتماع بحیثیت شرط ہوتا ہے اور خود بھی علت ہوتی ہے اور عدل و وزنِ فعل کی بعض مثالیں ایسی بیان فرمائیں جن میں علمیت متحقق نہیں اور بغیر علمیت ہر ایک مؤثر ہے جیسے (**ثُلٰث**) عدل کی مثال میں، اور (**اَحْمَر**) وزنِ فعل کی مثال میں، پس معلوم ہوا کہ ان کی

تاثیر کیلئے علمیت شرط نہیں، اور بعض مثالیں ایسی بیان فرمائیں جن میں علمیت مؤثرہ متحقق ہے جیسے **عُمَر، عَدَل** میں اور (**شَمَّرَ**) وزنِ فعل میں جس سے ظاہر ہوا کہ علمیت مؤثرہ ان کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے۔ ہر دو مثال سے روشن ہو گیا کہ علمیت مؤثرہ عدل اور وزنِ فعل کے لئے شرط نہیں اور اس کا اجتماع ہر ایک کے ساتھ ہوتا ہے۔

سوال: عبارتِ متن میں خلل ہے وہ یہ کہ (**اِلَّا مَاهِيَ شَرْطٌ فِيْهِ**) اور (**اِلَّا الْعَدْلَ وَوَزْنَ الْفِعْلِ**) یہ دو استثنا ایک مستثنیٰ منہ سے بغیر حرف عطف ہیں جو درست نہیں جیسے ایک معنی کے دو حرف جار کا تعلق بغیر حرف عطف ایک فعل سے درست نہیں؟

جواب: یہاں پر ایک مستثنیٰ منہ سے دو استثنا نہیں بلکہ استثنا کی طرح مستثنیٰ منہ بھی دو ہیں۔ پہلا استثنا جمیع علل سے ہے اور دوسرا باقی ماندہ سے۔ تقدیر عبارت یوں ہے **لَاتُجَامِعُ مُؤَثِّرَةٌ جَمِيْعَ الْعِلَلِ اِلَّا مَاهِيَ شَرْطٌ فِيْهِ لَاتُجَامِعُ مُؤَثِّرَةٌ غَيْرَ مَاهِيَ شَرْطٌ فِيْهِ اِلَّا الْعَدْلَ وَوَزْنَ الْفِعْلِ** اب استثنا کے بعد صرف تین علتیں رہ گئیں جن کے ساتھ علمیت مؤثرہ کا اجتماع نہیں ہوتا (۱) جمع، (۲) تانیث بالف مقصورہ وممدودہ، (۳) وصف، اوّل دو کے ساتھ اجتماع تو ہو جاتا ہے مگر موثر نہیں ہوتی کیوں کہ ان میں سے ہر ایک خود قائم مقام دو علت ہے اور وصف کے ساتھ سرے سے اجتماع ہی نہیں ہوتا کیوں کہ دونوں میں منافات ہے **کمامرّ**۔۱۲

ترکیب

قوله: ومن ثمّه امتنع احمر وانصرف يعمل. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر سکون (ثَمَّهْ) اسم اشارہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید مفعول بہ غیر صریح نزدیک جمہور مفعول لہٗ نزد مصنف علیہ الرحمۃ مبنی بر فتح (ھا) برائے سکت مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو مقدم (اِمْتَنَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح جس کے لئے محل اعراب نہیں صیغہ واحد مذکر غائب (اَحْمَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً فاعل (اِمْتَنَعَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِنْصَرَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح جس کے لئے محل اعراب نہیں صیغہ واحد مذکر غائب (يَعْمَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (اِنْصَرَفَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ **یادرہے کہ**

باعتبار عطف (من ثمہ) کا تعلق اس سے بھی ہے۔

قولہ: ومافیه علمیّة موثرة اذانُکّر صُرِفَ لماتبیّن من انها لا تجامع موثرة الّاماهی شرط فیه. (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (مَا) موصوفہ یا موصولہ مرفوع محلا مبنی بر سکون (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے ملکر ظرف (عَلَمِیَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (مُؤثِّرَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے موصوف (مُؤثِّرَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت (عَلَمِیَّةٌ) موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل (فِیهِ) ظرف اپنے فاعل سے ملکر جملہ ظرفیہ ہوکر صفت مرفوع محلا یا صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا (فیہ) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (عَلَمِیَّةٌ) (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم، (عَلَمِیَّةٌ مُؤثِّرَةٌ) بترکیب سابق مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صفت مرفوع محلا یا صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (مَا) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (مَا) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مبتدا (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون (نُکِّرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (نُکِّرَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (صُرِفَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (مَا) موصوفہ یا موصولہ مجرور محلا مبنی بر سکون (تَبَیَّنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (ما) (مِنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی بر سکون (اَنَّ) حرف مشبہ بفعل موصول حرفی مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے عَلَمِیَّةٌ (لَاتُجَامِعُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے اسم (اَنَّ) (مُؤثِّرَةً) مفرد منصرف

صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے ذوالحال (مُؤَثِّرَۃً) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل مرفوع محلاً (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون (ما) موصوفہ یا موصولہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے عَلَمِیَّۃٌ مُؤَثِّرَۃٌ (شَرْطٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت (شَرْطٌ) موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر (ھی) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صفت منصوب محلاً یا صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (ما) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول بہ (لَاتُجَامِعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مرفوع محلاً (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتاً) مقدر کا (ثَابِتاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتاً) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل مرفوع محلاً (تَبَیَّنَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت مجرور محلاً یا صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (ما) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (صُرِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اِلَّا العدل ووزن الفعل. مقدر سے استثنا ہے تقدیر عبارت یہ ہے لاتجامع موثرۃ غیر ماھی شرط فیہ اِلَّا العدل ووزن الفعل اب ترکیب یوں کریں گے (لَاتُجَامِعُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے عَلَمِیَّۃٌ (مُؤَثِّرَۃً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں

(ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے ذوالحال (مُؤَثِّرَةً) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل مرفوع محلا (غَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (ما) موصوفہ یا موصولہ مجرور محلا (ھی شرط فیہ) بترکیب سابق صفت مجرور محلا یا صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (ما) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مضاف الیہ (غَیْرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مستثنیٰ منہ (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون (اَلْعَدْلَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (عَدْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (وَزْنَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَلْفِعْلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون کہ فعل اصطلاحی مراد ہے نہ لغوی (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (وَزْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر مفعول بہ (لَاتُجَامِعْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَهُمَا[1] مُتَضَادَان فلايكون[2] الّا احد هُمَا فاذا

یہ دونوں متضاد ہیں تو نہ پایا جائے گا (علمیّت کے ساتھ) مگر ان دونوں میں سے ایک پس جب

نُكِّرَ[3] بَقِيَ بلاسَبَبٍ اوعلٰى سبب واحدٍ وَ

وہ غیر منصرف نکرہ کیا جائے تو بلا سبب باقی رہے گا یا سبب واحد پر

خالف[4] سيبويه الاَخْفَش في مثلِ اَحْمَرَ

مخالفت کی سیبویہ نے اخفش کی احمر جیسے اسم میں

عَلَمًا اذا نُكِّرَ اعتبارًا للصّفة الاصلية بعد التنكير

بحالت علم جب نکرہ کیا جائے بسبب اعتبار کرنے صفت اصلیہ کے بعد تنکیر

۱ قولہ: وھما متضادان. یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔

تقریر سوال: یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنے قول **مَافِیْهِ عَلَمِیَّةٌ مُؤَثِّرَةٌ اِذَا نُكِّرَ صُرِفَ** سے ضابطہ کا افادہ فرمایا وہ صحیح نہیں کیوں کہ ممکن ہے کہ اسم میں علمیت اور عدل اور وزنِ فعل تینوں پائے جائیں۔ جب اس کو نکرہ کیا جائے گا تو علمیت زائل ہو جائے گی اور دو علت عدل اور وزنِ فعل باقی رہیں گی۔ پس اسم غیر منصرف رہے گا جو ضابطۂ مذکورہ کے منافی ہے؟

جواب کی تقریر: یہ ہے کہ عدل اور وزنِ فعل متضاد ہیں کیوں کہ عدل کا وزن غیر قیاسی ہے اور فعل کا قیاسی۔ لہٰذا علمیت کے ساتھ دونوں نہیں ہو سکتے ایک ہی ہوگا۔ **نظر برآں** جب تنکیر سے علمیت زائل ہوئی تو اسم میں ایک ہی علت رہ گئی اور اسم منصرف ہو گیا۔ پس ضابطۂ مذکورہ بلا ریب درست ہے۔

سوال: یہ تسلیم نہیں کہ عدل اور وزنِ فعل میں تضاد ہے کیوں کہ (اِصْمِتْ) میں دونوں مجتمع ہیں جو ایک (مفازة) جنگل کا نام ہے۔ وزنِ فعل تو ظاہر ہے کہ بروزن (اِفْعِلْ) ہے جس کے وزنِ فعل ہونے میں شک نہیں کیوں کہ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے صیغۂ امر ہے اور اس کا اوّل حرف حروفِ (اَتَیْنَ) سے ہے اور عدل اس لئے کہ (صُموت) مصدر کو اہل عرب باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے استعمال کرتے ہیں نہ ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ (اُصْمُتْ) سے معدول ہے اور اس میں عدل تحقیقی پایا جاتا ہے؟

جواب: عدلِ تقدیری ہو یا تحقیقی بدرجۂ مجبوری اعتبار کیا جاتا ہے وہ یہ کہ اسم اہل عرب کے استعمال میں غیر منصرف ہے۔ اگر عدل کا اعتبار نہ کیا جائے تو اسم میں ایک ہی سبب رہے گا جو عدم انصراف کے لئے کافی نہیں جیسے (عُمَرُ) اور (ثُلٰثُ) میں تو اسم کا اہل عرب کے استعمال میں غیر منصرف ہونا اعتبار عدل پر مجبور کرتا ہے۔ یہاں پر یہ مجبوری نہیں کیوں کہ (اِصْمِتْ) میں بغیر اعتبارِ عدل دو سبب متحقق ہیں علمیت اور تانیث معنوی پس یہ معدول نہیں اور عدل و وزنِ فعل کا اجتماع لازم نہ آیا اور دونوں متضاد ہی رہے۔

۲ قولہ: فلایکون الّا احدھما. یعنی علمیت کے ساتھ عدل اور وزنِ فعل میں سے ایک ہی ہوگا۔

سوال: یہ عبارت صحیح نہیں کیوں کہ استثنائے مفرغ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مقدر ہوتا ہے اور وہ چار حال سے خالی نہیں یا تو

احدھما ہے۔ اس صورت میں تقدیر عبارت یہ ہوگی **فلایکون احدھما الّا احدھما** یہ استثناء الشی من نفسہ ہوا جو باطل ہے۔

یا شیء من الاسباب۔ ہے تو تقدیر عبارت یوں ہوگی **فلایکون شیء من الاسباب الّا احدھما** یعنی علمیّت کے ساتھ کوئی سبب نہ ہوگا مگر ان دونوں میں سے ایک۔ یہ بھی باطل ہے کیوں کہ علمیّت کے ساتھ **جمع، تانیث، ترکیب، عجمه، الف نون زائدتان** کا اجتماع ہوتا ہے۔

یا عدل اور **وزن فعل** کا مجموعہ **من حیث ھی مجموعة** اب تقدیر عبارت یہ ہوگی **فلایکون مجموع العَدل ووزن الفعل من حیث ھو مجموع الّا احدھما** یہ بھی باطل کیوں کہ **احدھما** مستثنیٰ ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ مستثنیٰ منہ کا فرد ہو یا جزو اور **احدھما** فرد نہیں کیونکہ **مجموع من حیث ھو مجموع** اس پر صادق نہیں آتا اور جزو بھی نہیں، اسلئے کہ **احدھما** غیر معین ہے اور اس کے اجزا معین۔

یا عدل اور **وزن فعل من حیث التعدد** اس صورت میں تقدیر عبارت یہ ہوگی **فلایکون العدل ووزنَ الفعل الّا احدھما** یہ بھی باطل اس لئے کہ **احدھما** اس صورت میں بھی مستثنیٰ منہ کا نہ فرد ہے، نہ جزو۔ فردیت کا انتفا تو ظاہر ہے کہ عدل اور وزنِ فعل **من حیث التعدد احدھما** پر صادق نہیں آتے اور جزئیت بھی منتفی کیوں کہ **احدھما** غیر معین ہے اور متعدد کے اجزا معین۔

جواب: بقرینۂ سابق مستثنیٰ منہ مقدر **(غیر ماھی شرط فیه)** ہے۔ اب تقدیر عبارت یوں ہوگی **فلایکون معھا غیر ماھی شرط فیه الّا احدھما** اب مستثنیٰ کے فرد مستثنیٰ منہ ہونے میں شک نہیں کیوں کہ **احدھما** پر **غیر ماھی شرط فیه** صادق آتا ہے۔

سوال: **غیر ماھی شرط فیه** کا مصداق یہاں پر وہی **عدل** اور **وزنِ فعل** ہیں جو شقِ ثالث اور رابع میں تھے تو جو محذور شقِ ثالث اور رابع پر تھا وہی عود کر آئے گا؟

جواب: نہیں بلکہ **غیر ماھی شرط فیه** شقِ ثالث اور رابع سے عام ہے کیوں کہ **احدھما** پر بھی اس کا صدق ہوتا ہے جو نہ شقِ ثالث ہے نہ رابع۔ لہٰذا شقِ ثالث اور رابع کا محذور اب لازم نہ آئے گا یا مستثنیٰ منہ مقدر **(مایجامعه العلمیّة غیر مشروطٍ بھا)** ہے۔ اب تقدیر عبارت یہ ہوگی **فلایکون معھا**

مایجامعه العلمیة غیر مشروط بهاالا احدهما یہ باعتبارِ صدق اگرچہ احدهما میں منحصر ہے کہ عدل اور وزنِ فعل دونوں پر صادق نہیں آتا کیوں کہ علمیّت دونوں کے ساتھ مجتمع نہیں ہوتی لیکن باعتبارِ مفہوم عام ہے اور صحتِ استثنا کے لئے اتنا کافی ہے کہ مستثنیٰ منہ باعتبارِ مفہوم مستثنیٰ سے عام ہو جیسے کلمہ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں کہ الله سے مراد معبودِ برحق ہے جو باعتبار صدق اگرچہ مستثنیٰ میں منحصر ہے مگر باعتبارِ مفہوم عام ہے اور اگر (الله) سے مطلقاً معبود مراد ہو جو حق و باطل دونوں کو شامل تو نفی خلاف واقع ہو جائے گی کیوں کہ معبودانِ باطل بکثرت موجود ہیں اور جب کہ یہ مفہوم کلی ہوا جس کا احدهما فرد ہے تو استثنا درست ہو گیا۔

۳ **قوله: فاذانکّر.** یعنی جب اس اسم کو نکرہ کیا جائے جس میں علمیّت مؤثرہ پائی جاتی ہے تو وہ اسم بلاسبب باقی رہے گا۔ یہ اس وقت جب کہ علمیّت دوسرے سبب کی تاثیر کے لئے شرط بھی ہو جیسے تانیث، عجمه وغیرہ یا اس اسم میں ایک سبب رہ جائے گا۔ یہ اس وقت جب کہ علمیّت دوسرے کی تاثیر کے لئے شرط نہ ہو جیسے عدل اور وزنِ فعل کمامرَّ۔

سوال: تانیث کے لئے علمیّت شرط ہے اور علمیّت کے زوال سے تانیث زائل نہیں ہوتی تو یہ کہنا درست نہیں کہ بصورتِ اشتراط علمیّت اسم بلاسبب رہ جائے گا؟

جواب: جس سبب کے لئے علمیّت شرط ہے بعد تنکیر اس کے زوال سے مراد اس کی تاثیر کا زوال ہے نہ ذاتِ سبب کا زوال تو حاصل یہ ہوا کہ اسم بلاسبب مؤثر رہ جائے گا۔

۴ **قوله: وخالف سیبویه الخ.** یہ ضابطۂ مذکورہ سے بر مذہب سیبویہ بمنزلۂ استثنا ہے۔ (سیبویه) ایک نحوی کا لقب ہے جن کی کنیت ابو بشر اور نام عمرو بن عثمان بن قنبر تھا۔ فارسی میں (سیبویہ) سیب کی خوشبو کو کہتے ہیں چونکہ ان کے رُخسار سیب کی مانند تھے، **نظر بر آں** اس لفظ کے ساتھ ملقب ہوئے بر قول صحیح بتیس (۳۲) سالہ ہو کر ۱۸۰ھ میں وفات پائی۔ حاشیہ الامیر علیٰ مغنی اللّبیب۔

اقول: بایں معنی یہ لفظ اصل میں سیبِ بو تھا اور اس میں اضافت مقلوبی ہے کہ در اصل (بوئے سیب) تھا جیسے شاہ زادہ کہ اس کی اصل (زادۂ شاہ) ہے پھر (سیبِ بو) استعمال میں سیبویہ ہو گیا۔ سوالِ باسولی نے اپنے بعض اساتذہ سے نقل کیا کہ ان کو سیب سے بکمال رغبت تھی۔ جب سیب کو دیکھتے تو بے اختیار زبان سے (وی) نکلتا جو صوت ہے بروقت تعجب صادر ہوتا ہے جیسے اردو میں (واہ)، **نظر بر آں** (سیبویہ) کے ساتھ ملقب

ہو گئے۔ اس کی تائید اس قول سے ہوتی ہے جو بحث مرکبات میں آئے گا کہ یہ اسم اور صوت سے مرکب ہے۔

اقول : اور (ھا) برائے سکت ہے جس کو اظہارِ حرکت یا حرف کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بعد وفات کسی شخص نے خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا۔ جواباً کہا رب نے مغفرت فرمادی۔ دریافت کیا کیسے؟ بولے اس بنا پر کہ میں نے اسم جلالت کو **اعرف المعارف** کہا تھا **کذافی الفوائد الشّافیه نقلاً عن القهستانی و الفاکهانی**۔

(**اخفش**) لغت میں اس شخص کو کہتے ہیں جس کی آنکھیں چھوٹی اور بینائی کمزور ہو۔ اس نام کے نحویوں میں تین شخص گذرے ہیں:

اوّل : ابوالخطاب عبدالحمید ابن عبدالحمید۔ یہ سیبویہ کے استاذ تھے۔

دوم : ابوالحسن سعید ابن مسعدۃ یہ سیبویہ کے شاگرد تھے اور عمر میں بڑے۔ ان کی وفات ۲۱۵ھ یا ۲۲۱ھ میں ہوئی۔ ان کو اخفش اوسط کہا جاتا ہے۔

سوم : ابوالحسن علی ابن سلیمان۔ ان کی وفات ۳۱۵ھ یا ۳۱۶ھ میں بمقام بغداد اچانک واقع ہوئی۔ ان کو اخفش اصغر کہتے ہیں۔ یہ مبرد کے شاگرد تھے۔ چونکہ دوم مشہور ہیں اس لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے اوسط کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ یہاں پر یہی اوسط مراد ہیں۔

(**مِثْلُ اَحْمَرْ**) سے مراد ہر وہ اسم جس میں قبل علمیّت معنی وصفیت ظاہر ہوں نہ بعد تنکیر اور اس میں کوئی دوسرا سبب بھی ہو جیسے (**اَحْمَرْ**) میں وزنِ فعل ہے (**سَکْرَانْ**) میں الف نون زائدتان (**ثُلٰث**) میں عدل جب ایسے اسم کو علم قرار دیں تو وصفیّت زائل ہو جائے گی کیوں کہ وصف اور علمیّت متنافی ہیں اور اسم بوجہ علمیّت اور سبب دیگر غیر منصرف رہے گا۔ پھر اگر اس اسم کو نکرہ کریں تو اخفش کے نزدیک حسب ضابطۂ مذکورہ منصرف ہو جائے گا کیونکہ اس میں کوئی سبب مؤثر نہ رہا یا صرف ایک سبب باقی ہے جس سے اسم غیر منصرف نہیں ہوتا اور **وَصْفْ مِنْ کُلِّ وَجْہٍ** معدوم ہے اور معدوم تاثیر نہیں کرتا اور سیبویہ کے نزدیک غیر منصرف کیوں کہ زائل شدہ وصف گویا ثابت ہے۔ اس لئے کہ اعتبار وصف سے علمیّت مانع تھی جو باقی نہ رہی۔ لہٰذا وصف کا اعتبار ہوگا تو پھر اسم میں دو سبب ہو گئے، وصفِ اصلی اور وزنِ فعل۔ **نظر بر آں** غیر منصرف ہو گیا اسم مذکور میں معنیٔ وصفیّت کا ظہور اعتبار کرنے سے (**اَفْعَلْ**) تاکید سے خارج ہو گیا جیسے (**اَجْمَعْ**) کہ اگر اس کو علم قرار دے

کرنکرہ کریں تو یہ بالاتفاق منصرف ہوگا کیوں کہ قبل علمیّت اس میں معنیٰ وصفیت ظاہر نہیں۔اس لئے کہ یہ بمعنیٰ (کُلّ) ہے اسی طرح وہ اسم تفضیل جو بغیر (مِنْ) تفضیلیہ ہو جیسے (اَضْرَبُ) کہ اس کو علم قرار دے کر نکرہ کیا جائے تو یہ بھی بالاتفاق منصرف ہوگا کیوں کہ (مِـــنْ) تفضیلیہ نہ ہونے کی بنا پر قبل علمیّت اس میں بھی معنیٰ وصفیت ظاہر نہیں۔اسی طرح وہ اسم تفضیل بھی منصرف ہوتا ہے یا حکم منصرف میں جو معرّف باللّام ہو یا مضاف کَمَامَرَّ سَیَجِیْئُ الْبَتَّةَ جو اسم تفضیل (مِنْ) تفضیلیہ کے ساتھ ہو جیسے اَعْلَمُ مِنْ عَمْرٍو اگر اس کو علم قرار دے کر نکرہ کریں تو وہ بالاتفاق غیر منصرف ہوگا کیوں کہ اس میں (مِـــنْ) تفضیلیہ ہونے کے باعث معنیٰ وصفیت بعد تنکیر بھی ظاہر ہیں۔ بلکہ یہ تمام احوال میں غیر منصرف ہوتا ہے قبل علمیّت اور بعد تنکیر بوجہ وصف اور وزنِ فعل اور بحالت علم بوجہ وزنِ فعل اور علمیّت۔

مخفی نہ رہے کہ اخفش اور سیبویہ میں یہ اختلاف باعتبار مقتضائے قیاس ہے۔ اخفش کہتے ہیں کہ مقتضائے قیاس یہ ہے کہ زائل شدہ چیز کا اعتبار نہ کیا جائے اور سیبویہ یہ کہتے ہیں کہ مقتضائے قیاس یہ ہے کہ جب مانع شے منتفی ہو تو شے کا اعتبار کیا جائے ۔رہا استعمالِ عرب تو اسم مذکور بعد تنکیر اس میں غیر منصرف مسموع ہوا ہے۔اس سے ظاہر ہوا کہ مذہب سیبویہ حق ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وهمامتضادان. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (هُمَا) میں (ها) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْـعَـدْلُ اور وَزْنُ الْـفِـعْـلِ (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (مُتَضَادَان) مثنیٰ مرفوع بالف لفظاً اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هـما) پوشیدہ بر مذہب جمہور جس میں (هـــا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (مُتَـضَـادَان) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فلايكون اِلَّا احدهما. (فا) برائے تفسیر مبنی بر فتح (لَايَكُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب فعل تام (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون

(اَحَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْعَدْلُ اور وَزْنُ الْفِعْلِ (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مستثنیٰ مفرغ ہوکر فاعل (لَایَکُوْنُ) فعل تام اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں ہوتا، اگرچہ مُفَسَّر کے لئے ہو ھٰذا ھُوَمَذْھَبُ الْجُمْھُوْرْ۔

قوله: فـاذا نُكِّرَ بقى بلاسبب اوعلٰى سبب واحدٍ. (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (نُـكِّـرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مَافِيْهِ عَلَمِيَّةٌ مُؤَثِّرَةٌ (نُكِّرَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (بَـقِـیَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مَافِيْهِ عَلَمِيَّةٌ مُؤَثِّرَةٌ (با) حرف جار بمعنی (علٰی) برائے استعلائے حکمی مبنی بر کسر (لا) حرف نفی مبنی بر سکون زائدہ بایں معنی کہ عامل نہیں نہ بایں معنی کہ اگر ساقط کردیا جائے تو اصل معنی باقی رہیں اور کوفیہ کے نزدیک (لا) اسم بمعنی (غَيْر) مضاف مجرور تقدیراً کیوں کہ اسم مقصور ہے (سَبَبٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً بر تقدیر اوّل اور مضاف الیہ بر تقدیر دوم (لا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور اور دونوں تقدیر پر جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ اور ابو علی کے نزدیک (لا) مع اسم نکرہ محل جر میں ہے بمنزلہ خَـمْـسَـةَ عَشَـرَ اور اسم نکرہ بوجہ (لا) مبنی بر فتح تو (لاسَبَبَ) پڑھا جائے گا اور مجموعہ مجرور محلاً جار مجرور سے ملکر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (علٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (سَبَبٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (واحدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت (سَبَبٍ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو (بَـقِـیَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوکر جزا شرط مقدر اِذَا کَـانَ الْاَمْرُ کَـذٰلِكَ کی (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (کَـان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص (اَلْاَمْـرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْـرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (ل) حرف

تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم کان (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر شرط، شرط مقدر اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا جس کے محل اعراب نہیں۔

قوله: وخالف سیبویه الاخفش فی مثل احمرَ علمًا. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (سِیْبَوَیْه) مرکب صوتی جس کا جزءِ اوّل مبنی بر فتح اور جزءِ ثانی مبنی بر کسر فاعل مرفوع محلاً (اَلْاَخْفَش) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی کہ مراد تلمیذ ہے، نہ استاذ، نہ اصغر مبنی بر سکون (اَخْفَش) غیر منصرف بوجہ وصف اور وزنِ فعل منصوب لفظاً مفعول بہ (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَحْمَرَ) غیر منصرف بوجہ علمیّت و وزنِ فعل مجرور بفتح ذوالحال (عَلَمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال (اَحْمَرَ) ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو۔

اذا نکّر اعتبارًا للصّفة الاصلیّة بعد التّنکیر. (اذا) ظرفِ زمان مبنی بر سکون مضاف (نُکِّرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مِثْلُ اَحْمَرَ (نُکِّرَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً (اذا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ منصوب محلاً (اِعْتِبَارًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر (ل) حرفِ جار برائے تقویت مبنی بر کسر (اَلصِّفَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (صِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (اَلْاَصْلِیَّةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَصْلِیَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے موصوف (اَصْلِیَّةِ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت (اَلصِّفَةِ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور مفعول بہ غیر صریح، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (بَعْدَ) ظرفِ زمان مضاف منصوب لفظاً (اَلتَّنْکِیْرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَنْکِیْرِ)

مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (اِعْتِبَارًا) مصدر اپنے ظرف لغو اور مفعول فیہ سے ملکر مفعول لہٗ (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو اور مفعول فیہ اور مفعول لہٗ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَلَا یَلْزَمُه باب حَاتم لمایلزم من اعتبَار
اور (اس سے) لازم نہیں آتا سیبویہ پر حاتم جیسے اسم کا عدم انصراف کیوں کہ لازم آئے گا اعتبار
المتضادین فی حکم واحد وجمیع[۲]
متضادین حکم واحد میں تمام غیر منصرف
الباب باللّام او الاضافة ینجر بالکسر
دخولِ لام سے یا مضاف ہونے سے مجرور بکسرہ ہوجاتے ہیں

[۱] **قوله: ولایلزمه باب حاتم الخ**. یہ ایک اعتراض مقدر کا جواب ہے جو اخفش کی جانب سے سیبویہ پر وارد کیا گیا۔

تقریر اعتراض: یہ ہے کہ اگر وصف اصلی بعد زوال علمیّت منع صرف میں معتبر ہو جیسے کہ سیبویہ نے (اَحْمَر) میں اعتبار کیا تو واجب ہے کہ (حَاتَم) جیسے (اعْلَام) میں بحالت علمیّت بھی وصف اصلی کا اعتبار کریں کیوں کہ تضاد علمیّت محققہ اور وصف فی الحال میں ہے جو یہاں لازم نہیں آتا۔ علمیّتِ محققہ اور وصف فی الاصل میں نہیں، یہاں پر یہی صورت محقق ہوگی، **نظر بر آں** (حَاتَم) بوجہ وصف اصلی اور علمیّت غیر منصرف ہوگا حالانکہ وصف اور علمیّت کی بنا پر (حَاتَم) کا غیر منصرف ہونا بالاتفاق باطل ہے۔

تقریر جواب: یہ ہے کہ اعتراضِ مذکور سیبویہ پر وارد نہیں ہوتا کیوں کہ (اَحْمَر) جیسے اسماء میں وصف اصلی کے اعتبار کرنے سے کوئی مانع نہیں بخلاف (حَاتَم) جیسے اعلام کہ ان میں مانع موجود ہے۔ وہ یہ کہ لفظ

واحد کے حکم منع صرف میں متضادین کا اعتبار لازم آئے گا جو مستحسن نہیں کیوں کہ یہ اجتماع ضدین کے مشابہ ہے۔

۲؎ **قولہ: وجمیع الباب الخ.** یعنی تمام غیر منصرف جب ان پر الف لام داخل ہو یا مضاف ہوں تو بحالتِ جر ان پر کسرہ آجاتا ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کا (یَنْجَرُّ بِالْکَسْرِ) فرمانا درست نہیں کیوں کہ (کَسْرْ) حرکت بنائی کا نام ہے جس کا غیر منصرف پر آنا باطل ہے۔ اس لئے کہ الف لام کے دخول یا مضاف ہونے سے غیر منصرف مبنی نہیں ہوتا؟

جواب: (کَسْر) سے مجازاً (کَسْرَہ) مراد ہے بطور استعارۂ مصرحہ کہ لفظ مشبّہ بہ کو مشبّہ میں استعمال کیا ہے اور وجہ شبہ اتحاد فی الصورۃ ہے کیوں کہ حرکتِ بنائی جس کو (کَسْــرْ) سے تعبیر کرتے ہیں اور حرکت اعرابی جس کو کسرہ کے ساتھ دونوں صورت میں متحد ہیں۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے (یَنْجَرُّ بِالْکَسْرَۃِ) کیوں نہ فرمایا؟

جواب: تاکہ متعلّم کو معلوم ہو کہ کبھی لقب بنائی لقب اعرابی میں مجازاً مستعمل ہوتا ہے۔

سوال: مذکورہ صورت میں اسم غیر منصرف رہتا ہے یا منصرف ہو جاتا ہے؟

جواب: اس میں تین مذہب ہیں:

اوّل: یہ کہ منصرف ہو جاتا ہے کیوں کہ عدم انصراف بوجہ مشابہت بفعل تھا جو لام تعریف کے دخول اور مضاف ہونے سے ضعیف ہوگئی اور جہت اسمیّت قوی تو اسم اپنی اصل کی طرف راجع ہوگیا جو انصراف ہے اس حالت میں اس پر فقط کسرہ آتا ہے، تنوین نہیں آتی کیوں کہ تنوین کا الف لام اور اضافت کے ساتھ اجتماع نہیں ہوتا۔

دوم: یہ کہ غیر منصرف رہتا ہے کیوں کہ غیر منصرف میں (بِالْاِصَالَۃْ) تنوین ممتنع ہے اور سقوط کسرہ بہ تبعیت تنوین تھا۔ جب دخول لام اور اضافت سے مشابہت بفعل ضعیف ہوئی تو اس نے سقوط تنوین میں اثر کیا نہ سقوط تابع میں۔ اس لئے کہ بوجہ ضعف مشابہت تبعیت باقی نہ رہی تو کسرہ باقی رہے گا۔

سوم: یہ کہ دخولِ لام تعریف اور اضافت کے بعد اگر دو سبب باقی ہیں تو غیر منصرف ہے جیسے (اَلْاَحْمَر) میں وصف اور وزنِ فعل اور (اَلْحَمْرَاءُ) میں تانیث بالف ممدودہ جو قائم مقام دو سبب ہے اور اگر دو سبب باقی نہیں تو منصرف جیسے (عُمَرُکُم) میں علمیّت اضافت سے منتفی ہوگئی اور صرف ایک سبب عدل رہ گیا۔ یہ مذہب مصنف علیہ الرحمۃ کی تعریف غیر منصرف کے ساتھ مطابق ہے۔ واللّٰہ تعالٰی اَعْلَمْ بِالصَّواب والیہ المرجع والمآب۔۱۲

ترکیب

قوله: ولایلزمه باب حاتم لمایلزم من اعتبار المتضادین فی حکم واحدٍ. (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (لَایَلْزِمُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے سیبویہ (بَابُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (حَاتِمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (بَابُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (ما) موصوفہ یا موصولہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (یَلْزِمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (ما) (مِنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی بر سکون (اِعْتِبَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مبنی للفاعل یا مبنی للمفعول مضاف (اَلْمُتَضَادَّیْنِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُتَضَادَّیْنِ) تثنیٰ مجرور بیائے ماقبل مفتوح منصوب محلاً بر تقدیر اوّل بنا بر مفعولیت اور مرفوع محلاً بر تقدیر ثانی بنا بر فاعلیت (فِی) حرف جار مبنی بر سکون برائے ظرفیت حکمی (حُکْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (وَاحِدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (حُکْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (اِعْتِبَارِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل (یَلْزِمُ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت مجرور محلاً یا صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ما) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (لَایَلْزِمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وجمیع الباب باللّام او الاضافة ینجر بالکسر (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (جَمِیْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْبَابِ) میں (ال) حرف تعریف

برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (بَاب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (جَمِیْعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (بِا) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَللّام) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (لام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (اَلْاِضَافَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِضَافَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَللّام) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو مقدم (يَنْجُوْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (بِا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْكَسْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (كَسْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو مؤخر (يَنْجُوْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم اور مؤخر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم بالصّواب والیہ المرجع والمآل۔۱۲

المرفوعات[1]

یہ بحث مرفوعات ہے

هُوَ[2] مَااشتمل عَلٰی عَلَم الفاعليّة فمنه[3] الفاعل

وہ (مرفوع) ایسا اسم ہے جو ملابس ہو علامت فاعلیت کے ساتھ چنانچہ اسی قبیل سے فاعل ہے

[1] **قوله: المرفوعات.** باعتبار انصراف اور عدم انصراف تقسیم معرب سے جب مصنف علیہ الرحمۃ فارغ ہوئے تو یہاں سے اس کی تقسیم باعتبار اقسام اعراب شروع فرمائی اور ارشاد فرمایا اَلْمَرْفُوْعَاتُ یا یوں کہا جائے کہ یہاں تک جو کچھ مذکور ہوا بطور مقدمہ تھا اور جب مقدمہ تمام ہو گیا تو یہاں سے مقاصد کا بیان شروع فرمایا جو مرفوعات، منصوبات، مجرورات ہیں اور ان میں مرفوعات کو مقدم کیا اس لئے کہ وہ عمدہ ہیں۔ کیونکہ کلام کی تمامیت ان پر موقوف ہوتی ہے اور منصوبات و مجرورات فضلہ کہ ان پر تمامیت کلام موقوف نہیں ہوتی عمدہ اصل بمعنی (محتاج الیہ) ہے اور فضلہ فرع بمعنی (غیر محتاج الیہ) اور اصل کو بوجہ شرافت

فرع پر مقدم ذکر کیا کرتے ہیں۔
سوال: یہ مَرْفُوْع کی جمع ہے یا (مَرْفُوْعَة) کی اور دونوں صحیح نہیں۔
اوّل: اس لئے کہ (مَرْفُوْعَاتْ) جمع مؤنث سالم ہے جس کا واحد مؤنث ہوتا ہے اور (مَرْفُوْع) مؤنث نہیں بلکہ مذکر ہے تو ثابت ہوا کہ یہ (مَرْفُوْع) کی جمع نہیں۔
دوم: اس لئے کہ (مَرْفُوْع) اور (مَنْصُوْب) اور (مَجْرُوْرْ) اسم کی صفات ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اسمِ مرفوع، اسمِ منصوب، اسمِ مجرور۔ حالانکہ اسم مذکر ہے اور (مَرْفُوْعَة) مؤنث تو موصوف وصفت میں مطابقت نہ رہے گی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ (مَرْفُوْعَة) کی بھی جمع نہیں پس بتایا جائے کہ یہ کس کی جمع ہے؟
جواب: بیشک یہ (مَرْفُوْعَة) کی جمع نہیں کیوں کہ موصوف مذکور مذکر ہے بلکہ (مَرْفُوْع) کی جمع ہے اس لئے کہ موصوف مذکر لَایَعْقِلْ ہے اور صفت مذکر لَایَعْقِلْ کی جمع بھی قیاسًا الف تا کے ساتھ آتی ہے۔ اَیَّام خَالِیَاتْ میں خَالِیَاتْ جمع (خَالِیْ) بمعنی (ماضی) ہے نہ (خَالِیَةْ) اور جَمَالٌ سِبْحَلَاتْ جمع (سِبْحَلٌ) بروزن (قِمَطْرٌ) ہے جس کے معنی ہیں فربہ دراز اور کَوَاکِبُ طَالِعَاتْ میں طَالِعَاتْ جمع طَالِعْ ہے نہ طَالِعَةْ۔
سوال: موصوف (کَلِمَة) قرار دیا جائے جو مؤنث ہے تو مطابقت بھی حاصل ہو جائے گی اور جمع کا الف تا کے ساتھ ہونا بھی درست؟
جواب: (کَلِمَة) کو موصوف قرار دینا اس لئے درست نہیں کہ یہ عام ہے اور (اسم) خاص اور یہاں پر زیر بحث خاص ہے نہ عام۔
سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کا (اَلْمَرْفُوْعَاتْ) فرمانا درست نہیں کیوں کہ جمع مؤنث سالم معرّف باللّام اوزانِ جمع کثرت سے ہے کَمَا فِی نَحْوِ مِیْر اور جمع کثرت کا اطلاق کم از کم گیارہ پر ہوتا ہے کَمَا فِی الْجَامِی یا دس پر کَمَا عَلَیْهِ الْبَعْض حالانکہ مرفوعات آٹھ ہی ہیں۔ اسی طرح (اَلْمَجْرُوْرَاتْ) فرمانا بھی درست نہیں کہ مجرور بر قول مصنف علیہ الرحمۃ ایک ہی ہے جس پر نہ جمع کثرت کا اطلاق درست نہ جمع قلت کا؟
جواب: جمع قلت اور کثرت کے فرق میں چند قول ہیں:
اوّل: یہ کہ اَقَلّ اور اَکْثَر دونوں کے اعتبار سے فرق ہے کہ جمع قلت کا اقل تین ہے اور اکثر نو یا دس اور جمع کثرت کا اقل دس یا گیارہ اور اکثر کے لئے کوئی حد نہیں اور جمع سالم معرّف باللّام از قبیل جمع

کثرت اور منکر از قبیل جمع قلّت ہے کَمَافِی نحو مِیر وغیرہ اسی طرح باقی اوزان جمع قلت کَمَافِی حَاشِیَّۃِ المَولیٰ الْجمَال علیٰ الْجَامِی فِی بحثِ الْحُروف الْمُشَبَّھة بِالْفعل۔

دوم: یہ کہ اقلّ کے اعتبار سے فرق نہیں، اکثر کے اعتبار سے ہے کہ دونوں کا اقلّ تین ہے۔ جمع قلت کا اکثر دس ہے اور جمع کثرت کا اکثر محدود نہیں کمافی التلویح جلد اوّل ص:۲۳۱۔

سوم: یہ کہ اقلّ کے اعتبار سے فرق ہے، اکثر کے اعتبار سے نہیں کہ دونوں کا اکثر تین سے زائد جس کے لئے کوئی حد نہیں اور جمع قلّت کا اقلّ تین یا دو اور جمع کثرت کا دس۔ یہ قول بعض اصولیّین کا جمع منکر میں ہے کما فی فوا ئح الرحموت شرح مسلم الثبوت ص:۱۵۹۔

چھارم: یہ کہ جمع قلّت اور جمع کثرت معرّف باللّام الفاظ عموم سے ہیں تو ان کے لئے مذکورہ بالا اقلّ نہ اکثر اور منکر کا اقل تین ہے اور اکثر کے لئے کوئی حد نہیں۔ مسلم الثبوت اور اس کی شرح فواتح الرحموت ص:۱۶۲ میں ہے ھٰذا مَاھُوَ الْحق کہ یہ قول حق ہے۔ اس تفصیل سے ظاہر ہوا کہ اعتراضِ مذکور قولِ سوم کے اعتبار سے نہیں کہ یہ قول منکر میں ہے اور (اَلْمَرْفُوْعَاتْ) اور (اَلْمَجْرُوْرَاتْ) معرّف باللّام ہیں نہ قولِ چہارم کے اعتبار سے کہ جمع معرّف باللّام اس قول پر مفرد مستغرق کے حکم میں ہے جس کا اطلاق ایک پر بھی روا ہے۔ البتّہ (اَلْمَرْفُوْعَاتْ) اور (اَلْمَجْرُوْرَاتْ) دونوں پر قولِ اوّل کے پیش نظر اعتراض مذکور متوجہ ہوگا اور قولِ دوم کے پیش نظر صرف (اَلْمَجْرُوْرَاتْ) پر جس کا اندفاع (اَلْمَرْفُوْعَاتْ) سے بایں طور ہے کہ جمع کثرت اور جمع قلّت میں سے ہر ایک دوسرے کے معنیٰ میں مجازاً مستعمل ہوتی ہے۔ چنانچہ یہاں پر (اَلْمَرْفُوْعَاتْ) جمع کثرت بمعنیٰ جمع قلّت ہے اور بر قول مصنف علیہ الرحمۃ دونوں قول کے پیش نظر (اَلْمَجْرُوْرَاتْ) سے اندفاع بایں طور ہوگا کہ یہاں پر صیغۂ جمع اختیار کرنا مشاکلت پر مبنی ہے کَمَافِی حاشیۃ المولیٰ العصام لیکن **مخفی نہ رہے** کہ یہ مشاکلت وہ نہیں جو علم بدیع میں محسناتِ معنویہ سے شمار کی جاتی ہے کیوں کہ اس میں اتحاد فی اللفظ ضروری ہے جو یہاں پر نہیں پایا جاتا بلکہ بمعنیٰ مُشَارَکَتْ فِی صِیْغَۃِ الْجَمْع ہے۔ رہی یہ بات کہ بایں معنیٰ مشاکلت کس فن کی اصطلاح ہے تو کامل (تَفَحُّص) کے باوجود معلوم نہ ہو سکی (فَلْیحرّر) اور اگر مجرور کی تین قسمیں بایں طور قرار دی جائیں کہ

اوّل: مجرور بحرف جار لفظاً اور مجرور بحرف جار تقدیراً کی دو قسم **اوّل**: مضاف الیہ باضافت معنوی۔

دوم: مضاف الیہ باضافت لفظی تو برقولِ اوّل (اَلْـمَـجْـرُوْرَاتُ) سے اندفاع بایں طور کہ یہ اطلاق مجازاً ہے اور برقولِ دوم حقیقۃً ھٰذاما یخطر بالبال و اللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال۔

۲ قولہ: ھو ما اشتمل الخ. یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ مرفوع کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ مرفوع وہ شی ہے جو علم فاعلیت پر مشتمل ہو۔

سوال: (ھو) کا مرجع کیا ہے اگر (مَرْفُوْع) ہے تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا کہ وہ ماقبل میں مذکور نہیں اور اضمار قبل الذکر باطل اور اگر (اَلْـمَـرْفُوْعَـاتُ) ہے تو ضمیر اور مرجع میں مطابقت نہ رہے گی کیونکہ (ھو) ضمیر مفرد مذکر ہے اور (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) مرجع جمع مؤنث حالانکہ مطابقت واجب ہے؟

جواب: دونوں صحیح ہیں۔

اوّل: اس لئے کہ مرجع میں تعیم ہے خواہ صراحۃً مذکور ہو یا ضمناً یہاں پر ضمناً مذکور ہے کہ (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) مرفوع پر دلالت کرتا ہے اور یہ دلالت از قبیل دلالتِ جمع بر جنس ہے۔

دوم: اس لئے کہ جب ضمیر مرجع اور خبر کے درمیان واقع ہو تو رعایت خبر اولٰی ہوتی ہے اور یہاں پر خبر (ما) ہے جس کے مذکر ہونے میں شک نہیں۔

سوال: (اَلْـمَرْفُوْعَاتُ) کو مرجع قرار دینا درست نہیں کیوں کہ وہ جمع ہے اور جمع افراد پر دلالت کرتی ہے تو افراد معرّف ہو جائیں گے اور افراد کی تعریف باطل ہے؟

جواب: افرادِ شخصیہ کی تعریف باطل ہے نہ افراد نوعیہ کی اور (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) کی دلالت یہاں پر افرادِ نوعیہ پر ہے بایں قرینہ کہ بعد میں افرادِ نوعیہ مذکور ہیں جیسے (۱) فاعل، (۲) مفعول مالم یسم فاعلہٗ، (۳) مبتدا، (۴) خبر، (۵) خبر حروف مشبّہ بفعل، (۶) خبر لائے نفی جنس، (۷) اسم ماولا۔

سوال: اس تقدیر پر یہ تعریف ہر فرد نوعی کی ہوگی تو لازم آئے گا کہ تعریف دخولِ غیر سے مانع نہ رہے کیوں کہ یہ تعریف جس طرح فاعل پر صادق ہے، اسی طرح اس کے غیر مبتدا، خبر وغیرہ پر نیز تعریف میں تکرار لازم آئے گی کہ ہر فردِ نوعی کی تعریف آئندہ بھی آ رہی ہے؟

جواب: (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) میں دو احتمال ہیں اور دونوں پر (ھو) کا مرجع جنس مرفوع:

اوّل: یہ کہ اس کا مابعد سے اعرابی تعلق نہ ہو۔ اس تقدیر پر یہ مبتدائے محذوف کی خبر ہے یا مبتدا ہے

جس کی خبر محذوف اور (الف لام) برائے استغراق کیوں کہ اصول میں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جب عہد نہ ہو جو اصل ہے تو استغراق کے لئے ہوتا ہے اور یہاں پر برائے استغراق انواع بایں قرینہ کہ بعد میں مسطورہ بالا انواع مذکور ہیں۔ اس احتمال پر (ھو) کا مرجع جنس مرفوع ہے جس پر جمع دلالت کرتی ہے، (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) نہیں۔ ورنہ سوالِ سابق عود کر آئے گا کہ تعریف مانع نہ رہے اور تعریف میں تکرار ہو جائے یہ احتمال احسن ہے۔

دوم: یہ کہ مابعد سے اعرابی تعلق ہو بایں طور کہ (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) مبتدائے اوّل اور (ھو) مبتدائے ثانی اور مَا اشْتَمَلَ الخ خبر اور الف لام برائے جنس جس نے (مَرْفُوْعَاتُ) کی جمعیت باطل کر کے اس کو بمعنی جنس مرفوع کر دیا۔ اس احتمال پر (ھو) کا مرجع وہی جنس مرفوع ہے (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) جمع مرجع نہیں کہ وہ تو الف لام سے باطل ہو چکی۔ اُس احتمالِ دوم کے پیش نظر اس سوال کا اندفاع بھی ہو جائے گا جو (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) اور (اَلْمَجْرُوْرَاتُ) کے جمع کثرت ہونے سے متعلق تھا کیوں کہ اس احتمال پر اُس کی جمعیت ہی باقی نہ رہی پھر قلّت و کثرت کیسی؟

سوال: جب الف لام جنسی کے باعث (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) بمعنی (اَلْمَرْفُوْعُ) ہو گیا تو مصنف علیہ الرحمۃ کو (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) کے بجائے (اَلْمَرْفُوْعُ) فرمانا چاہئے تھا کہ یہ اس سے مختصر ہے اور متن میں اختصار مطلوب، پھر (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) کیوں فرمایا؟

جواب: تاکہ صیغۂ جمع سے جنس مرفوع کی انواع کے تعدد کی طرف اشارہ ہو جائے۔

سوال: تعریف مرفوع دخولِ غیر سے مانع نہیں کہ محل اعراب پر صادق آتی ہے جیسے (جَائَنِیْ زَیْدٌ) میں (زَیْدٌ) کی دال کیوں کہ یہ ایسی شی ہے جو علم فاعلیّت پر مشتمل حالانکہ اس کو مرفوع نہیں کہتے۔ اس لئے کہ مرفوع اسم ہوتا ہے اور یہ اسم نہیں؟

جواب: کلمۂ (ما) سے اسم مراد ہے بایں قرینہ کہ اسم زیر بحث ہے۔

سوال: اشتمال سے متبادر اشتمال اَلْکُلُّ عَلَی الْجُزْءِ ہے تو یہ تعریف مرفوع بالحرف پر صادق آئے گی جیسے (جَائَنِیْ اَبُوْكَ) میں (و) (اَبُوْ) کا جزو ہے نہ مرفوع بالحرکت پر جیسے (جَاءَنِیْ زَیْدٌ) میں رفع کیوں کہ (رَفع) زید کا جزو نہیں تو تعریف جامع نہ رہی، حالانکہ مرفوع بالحرکت بھی اسم مرفوع ہے۔

جواب: اشتمال سے مراد اشتمال الموصوف علی الصّفۃ ہے نہ اشتمال اَلْکُلُّ عَلَی الْجُزْءِ اور شک نہیں کہ

رفع (زَیْدٌ) کی صفت ہے۔

سوال: اب لازم آئے گا کہ تعریف سے مرفوع بالحرف خارج ہو جائے کہ حرف اسم کی صفت نہیں بلکہ جزو ہے پھر تعریف جامع نہ رہے گی کہ مرفوع بالحرف بھی اسم مرفوع ہے؟

جوابِ اوّل: اعراب میں اصل اعراب بالحرکت ہے اور اعراب بالحرف فرع جس کو حکم مذکور میں اصل پر محمول کر دیا گیا کَذَا قِیْلَ۔

جوابِ دوم: اشتمال سے مراد ملابست ہے جو کل وجزء کی ملابست کو شامل جیسے **اعراب بالحرف** میں اور **مطرو علیہ** اور **طاری** کی ملابست کو بھی جیسے اعراب بالحرکت میں، اب تعریف بلا کھینچ تان جامع ہو گئی۔

سوال: اعراب بالحرف اور اعراب بالحرکت پر **عَلَمُ الْفَاعِلِیَّۃِ** کا اطلاق درست نہیں کیوں کہ علم اسم ہوتا ہے کہ اسم کی قسم ہے اور یہ دونوں حرف ہیں **کَمَامَرَّ فِی تَعْرِیْفِ الْکَلِمَۃِ**؟

جواب: یہاں پر علم اصطلاحی معنی میں نہیں بلکہ بمعنی علامت ہے جو اس کے لغوی معنی ہیں۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے **عَلَمُ الْفَاعِلِیَّۃِ** فرمایا **عَلَمُ الْفَاعِلِ** کیوں نہ فرمایا حالانکہ یہ اس سے اخصر ہے اور متن میں اختصار مطلوب؟

جواب: **عَلَمُ الْفَاعِلِ** کہنا درست نہیں کیوں کہ اصطلاح میں رفع علم فاعلیّت ہے نہ علم فاعل **کَمَامَرَّ فِی بَحْثِ الْاِعْرَابِ**۔

سوال: تعریف مرفوع جامع نہیں کیوں کہ (مُوْسیٰ) (جَاءَ نِیْ مُوْسیٰ) میں اور (ھٰؤُلَآءِ) (جَائَنِیْ ھٰؤُلَآءِ) میں مرفوع ہیں حالانکہ علامت فاعلیّت (رفع) پر مشتمل نہیں؟

جواب: علم فاعلیّت میں تعمیم ہے خواہ لفظاً ہو جیسے (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ) میں یا تقدیراً جیسے (جَاءَ نِیْ مُوْسیٰ) میں یا محلاً جیسے (جَاءَ نِیْ ھٰؤُلَآءِ) میں۔ علم فاعلیّت تین ہیں (ضَمّۃ) جیسے (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ) میں (واو) جیسے (جَاءَ نِیْ اَبُوْکَ) میں الف جیسے (جَاءَ نِی الزَّیْدَان) میں اس تعریف میں (ما) جنس ہے جو اسم منصوب اور مجرور سب کو شامل اور (اِشْتَمَلَ الخ) فصل ہے جس نے اسم منصوب اور مجرور کو خارج کر دیا۔

۳ قولہ: فمنہ الفاعل. یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ انواعِ مرفوع کی تفصیل شروع فرماتے ہیں۔ **نظر برآں** (فا) برائے تفصیل ہے اور (منہ) میں ضمیر مجرور کا مرجع بنظر معنی وہی مرفوع ہے جو محدود تھا کیوں کہ اسی کے اقسام اور احوالِ اقسام مقصود بالبیان ہیں۔

اقول: اولیٰ یہ ہے کہ مرجع (ھو) قرار دیا جائے کہ یہ بہ نسبت اس مرفوع قریب ہے اور مآل ایک کیوں کہ یہ اسی مرفوع سے عبارت ہے مگر یہ احتمال شروح میں نظر سے نہیں گذرا اور بنظر لفظ (مَا اشْتَمَلَ الخ) کہ اقرب ہے اور محدود کے ساتھ متحد بالذات اور (منه) خبر کی تقدیم (اَلْفَاعِلُ) مبتدا پر برائے حصر ہے یعنی فاعل مرفوع کی قسم ہے نہ منصوب کی، نہ مجرور کی۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے ذکر میں مرفوع کی انواع سے فاعل کو مقدم کیوں کیا؟

جواب: اصل مرفوعات میں نحویوں کے درمیان اختلاف ہوا کہ وہ فاعل ہے یا مبتدا۔ جمہور نحات نے فاعل کو اصل قرار دیا اور سیبویہ نے مبتدا کو۔ مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک مذہب جمہور مختار تھا اس لئے ذکر میں اس کو تمام انواع پر مقدم فرمادیا۔ دلیل جمہور یہ ہے کہ فاعل کا عامل لفظی ہے جو فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے اور مبتدا کا معنوی جو عوامل لفظیہ سے تجرّد ہے اور لفظی معنوی سے اقویٰ ہوتا ہے کیوں کہ وہ موجود مسموع ہے اور معنوی عدمی معقول اور شک نہیں کہ موجود مسموع اپنی شرافت کے باعث عدمی معقول سے اقویٰ ہے۔ پس عامل لفظی عامل معنوی سے اقویٰ ٹھہرا اور عامل مؤثر ہوتا ہے اور اعراب اثر اور قوت مؤثر مقتضی ہے۔ قوتِ اثر کو تو فاعل مرفوعیّت میں مبتدا سے اقویٰ ہوا اور جب مبتدا سے اقویٰ تو باقی مرفوعات سے بدرجۂ اولیٰ اقویٰ کہ مبتدا ان سب سے اقویٰ۔ اسی واسطے فاعل اصل مرفوعات قرار پایا اور **دلیل سیبویہ** یہ کہ ترکیب واحد میں مبتدا کی متعدد خبریں ہوتی ہیں جیسے (زَیْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ) بخلاف فاعل کہ ترکیب واحد میں اس کے لئے متعدد افعال ثابت نہیں ہوتے تو مبتدا کے لئے فضیلتِ تعدّد ثابت جو فاعل کے لئے نہیں۔ اسی واسطے اصل مرفوعات ٹھہرا۔

مخفی نہ رہے کہ اس دلیل سے مبتدا کے لئے مرفوعیّت میں فضیلت ثابت نہیں ہوتی جو زیر بحث ہے بخلاف دلیل جمہور کہ وہ فاعل کے لئے مرفوعیّت میں کمال ثابت کرتی ہے۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے مذہب جمہور اختیار فرمایا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔۱۲

ترکیب

قوله: المرفوعات. (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی اگر تقدیرِ موصوف (اَلْاَسْمَاءُ) ملحوظ ہو ورنہ برائے استغراق انواع مبنی برسکون (مَرْفُوْعَاتُ) جمع مؤنث سالم اگر

موقوف ہے تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا مرفوع لفظاً خبر بتقدیر مضاف اَی بَابُ الْمَرْفُوْعَاتُ (هٰذَا) مقدر جس میں (هـا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے محل اعراب نہیں یا مرفوع لفظاً مبتدا جس کی خبر (هٰذِهٖ) مقدر۔

قوله: هو ما اشتمل علىٰ علم الفاعليّة: (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مرفوع جو (اَلْمَرْفُوْعَات) کے ضمن میں ہے (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (اِشْتَمَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (ما) (علیٰ) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (عَلَمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْفَاعِلِيَّةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (فَاعِلِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (اِشْتَمَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت مرفوع محل (ما) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فمنه الفاعل. (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (ما) یا مرفوع جو المرفوعات کے ضمن میں ہے، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (اَلْفَاعِلُ) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم (اَلْفَاعِلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں یا (مِنْهُ) جار مجرور سے ملکر ظرف اور (اَلْفَاعِلُ) فاعل ظرف اپنے فاعل سے ملکر جملہ ظرفیہ مفصلہ ہوا۔ یہ ترکیب بر مذہب کوفیہ اور اخفش کہ ان کے نزدیک عمل ظرف کے لئے اشیائے ستہ پر اعتماد شرط نہیں بخلاف بصریہ کہ ان کے نزدیک شرط ہے تو ان کے نزدیک ظرف یہاں پر عامل نہیں کیوں کہ شرطِ اعتماد مفقود ہے اور وہ اشیائے ستہ یہ ہیں: (۱) مسند الیہ (۲) موصوف (۳) موصول (۴) ذوالحال (۵) نفی (۶) استفہام ۱۲۔

وھو[1] مَااسند الیه الفعل اوشبهه وقدم علیه علٰی

وہ ایسااسم مرفوع جس کی جانب فعل کی نسبت ہو یا شبہ فعل کی درآنحالیکہ یہ اس پر مقدم ہو

جهة قیامه به مثل[2] قَامَ زید وزید قائم ابُوهُ

بطورقیام فعل یاشبہ فعل اس کے ساتھ جیسے (زید) قام زید (میں) اور (ابوہ) زیدقائم ابوہ (میں)

[1] **قوله: هو مااسندالیه الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ فاعل کی تعریف شروع فرماتے ہیں کہ وہ ایسااسم مرفوع ہے جس کی جانب فعل یاشبہ فعل بطریق قیام مسند ہوں اوراس پرمقدم۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کیوں کہ (اَعْجَبَنِیْ اَنْ ضَرَبْتَ زَیْدًا) میں (اَنْ ضَرَبْتَ زَیْدًا) فاعل ہے حالانکہ اسم نہیں تو یہ تعریف سے نکل گیا؟

جواب: تعریف میں ماخوذ اسم عام ہے کہ صراحۃً ہو یا تقدیراً اور (اَنْ ضَرَبْتَ زَیْدًا) صراحۃً اسم نہیں تقدیراً ہے کیوں کہ (اَنْ) مصدری فعل کے ساتھ مل کر بمعنٰی مصدر ہو جاتا ہے یعنی بمعنٰی (ضَرْبُكَ زَیْدًا) ہو گیا اور شک نہیں کہ (ضَرْبٌ) اسم ہے۔

سوال: تعریف فاعل دخول غیر سے مانع نہیں کیوں کہ اس میں غیر داخل ہو گیا جیسے (مَعْطُوْف) جَاءَ نِیْ زَیْدٌوَعَمْرٌو میں کہ (جَاءَ) کی اس کی طرف اسناد بھی ہو رہی ہے اور (جَاءَ) اس پر مقدم بھی ہے حالانکہ اس کو معطوف کہتے ہیں نہ فاعل؟

جواب: اسناد سے مراد اسناد اصالۃً ہے اور اس کی جانب اسناد اصالۃً نہیں تبعاً ہے۔

سوال: تعریف میں ماخوذ اسناد مطلق ہے اور جب اسناد سے مراد اسناد اصالۃً لی گئی تو یہ مجاز ہوا از قبیل اطلاق مطلق وارادۂ مقید اور تعریف میں مجاز اختیار کرنا قبیح ہے؟

جواب: تعریف میں مجاز اختیار کرنا بدون قرینہ قبیح ہے اور یہاں پر قرینہ موجود کہ توابع کا ذکر آئندہ آرہا ہے۔

سوال: تعریف میں کلمۂ (او) ذکر کرنا صحیح نہیں کیونکہ وہ شک متکلم پر دلالت کرتا ہے یا تشکیک مخاطب پر اور تعریف ایضاح کے لئے ہوتی ہے اور دونوں باتوں میں منافات ہے؟

جواب: کلمۂ (او) یہاں پر تقسیم محدود کے واسطے ہے بایں قرینہ کہ تعریف میں ایسی قید مذکور ہے جو فعل اور شبہ فعل دونوں کو شامل یعنی اسناد۔

سوال: تعریف پھر بھی مانع نہیں کہ اس میں مبتدا داخل ہوگیا جیسے **كَرِيْمٌ مَنْ يُكْرِمُكَ** میں **مَنْ يُكْرِمُكَ** مبتدا ہے اور (كَرِيْمٌ) خبر جس کی اسناد (مَنْ يُكْرِمُكَ) کی طرف ہورہی ہے اور اس پر مقدم بھی ہے؟

جواب: فاعل کی تعریف میں فعل یا شبہ فعل کی تقدیم سے مراد تقدیم وجوبی ہے اور مثالِ مذکور میں شبہ فعل کی تقدیم جوازی ہے۔

سوال: بعض صورتوں میں خبر کی تقدیم مبتدا پر واجب ہوتی ہے جیسے کہ مبتدا اور خبر کے بیان میں آئے گا؟

جواب: خبر کی تقدیم مبتدا پر تقدیم فردی ہے کہ بعض افراد خبر بعض صورتوں میں مقدم ہوتے ہیں اور تعریف میں تقدیم فعل یا شبہ فعل سے مراد تقدیم وجوبی نوعی ہے کہ جملہ افرادِ فعل یا شبہ فعل فاعل پر مقدم ہوں بایں قرینہ کہ زیر بحث انواع مرفوع ہیں؟

سوال: تعریف جامع نہیں کہ (زَيْدٌ) (مَاضَرَبَ زَيْدٌ) میں فاعل ہے حالانکہ (ضَرَبَ) کی اسناد اس کی جانب بطریق قیام نہیں بلکہ بطریق سلب ہے؟

جواب: اسناد بطریق قیام سے مراد یہ ہے کہ اسناد بصیغۂ معلوم ہو خواہ مثبت ہو، خواہ منفی نہ بصیغۂ مجہول اور شک نہیں کہ مثالِ مذکور میں (ضَرَبَ) صیغۂ معلوم ہے۔

سوال: (عَلٰى جِهَةِ قِيَامِهِ بِهِ) فرمانا درست نہیں کہ تعریف جامع نہیں رہتی اس لئے کہ (قیامه) میں ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (اَحَدُ الْاَمْرَيْنِ) ہے یعنی فعل یا شبہ فعل اور (بِهِ) میں ضمیر مجرور کا مرجع (ما) جو اسم مرفوع سے عبارت ہے اور ظاہر ہے کہ فعل یا شبہ فعل از قبیل الفاظ ہیں جو متکلم کے ساتھ قائم ہوتے ہیں نہ اسم مرفوع کے ساتھ۔ پس بر تقدیر اسناد مثبت تمام فاعل تعریف سے نکل جائیں گے؟

جواب: دونوں مقام پر مضاف مقدر ہے یعنی **عَلٰى جِهَةِ قِيَامِ مَدْلُوْلِهِ بِمَدْلُوْلِهِ** یعنی مدلول فعل یا شبہ فعل مدلول اسم مرفوع کے ساتھ قائم ہو اور مدلولِ فعل یا شبہ فعل سے مراد حدث کہ یہی مدلول اسم مرفوع کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ فعل کا مدلول مطابقی مراد نہیں کہ اس میں زمانہ داخل جو مدلول اسم مرفوع کے ساتھ قائم نہیں ہوتا فتامل۔

سوال: تعریف پھر بھی دخولِ غیر سے مانع نہیں کہ (زَيْدٌ ضَرَبَ) میں (زَيْدٌ) مبتدا پر صادق آتی ہے کیوں

کہ (زَیْدٌ) اسم مرفوع ہے اور اس کی جانب فعل کی اسناد بصیغۂ معروف موجود کہ ضمیر شی کی طرف اسناد حقیقتاً شئے کی طرف ہوتی ہے حالانکہ (زَیْدٌ) فاعل نہیں، مبتدا ہے؟

جواب: تعریف فاعل میں (وقدم علیه) بھی مذکور ہے کہ فعل یا شبہ فعل اسم مرفوع پر مقدم ہوں۔ یہاں پر فعل (زَیْدٌ) پر مقدم نہیں لہٰذا (زَیْدٌ) تعریف فاعل سے خارج ہو گیا اور تعریف دخول غیر سے مانع رہی۔

تعریف فاعل میں کلمہ (ما) جنس ہے جو تمام مرفوعات کو شامل اور (اُسْنِدَ اِلَیْهِ الْفِعْلُ اَوْ شِبْهُهٗ وَقُدِّمَ عَلَیْهِ عَلٰی جِهَةِ قِیَامِهٖ بِهٖ) فصل جس سے باقی مرفوعات بایں تفصیل خارج ہو گئے کہ مذکورۂ بالا مبتدا کے ماسوا (۱) مبتدا، (۲) خبر مبتدا، (۳) خبر حروف مشبّہ بفعل، (۴) خبر لائے نفی جنس، (۵) بعض اسم ماولا مشابہ بلیس۔ (اُسْنِدَ اِلَیْهِ الْفِعْلُ اَوْ شِبْهُهٗ) سے کہ ان کی جانب فعل یا شبہ فعل کی اسناد نہیں ہوتی اور بعض دیگر، مبتدائے مذکور (قُدِّمَ عَلَیْهِ) سے کہ اس کی جانب شبہ فعل یا فعل کی اسناد اگرچہ بصیغۂ معروف ہے مگر شبہ فعل یا فعل مقدم نہیں اور مَفْعُوْلِ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ (عَلٰی جِهَةِ قِیَامِهٖ بِهٖ) سے کہ اس کی جانب فعل یا شبہ فعل کی اسناد ہوتی ہے اور وہ مقدم بھی ہوتے ہیں مگر اسناد بصیغۂ معروف نہیں ہوتی۔

۲ **قوله: مثل قَامَ زَیْدٌ الخ.** اوّل اس فاعل کی مثال جس کی جانب فعل مسند ہے اور دوم اس فاعل کی جس کی طرف شبہ فعل مسند ہے۔

سوال: لفظ (مثل) کے بعد مثال مذکور ہوا کرتی ہے، **نظر بر آں** (قَامَ زَیْدٌ) اور (زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ) دونوں فاعل کی مثالیں ہوئیں اور یہ صحیح نہیں کہ دونوں جملہ ہیں اور فاعل جملہ نہیں ہوتا کہ اسم کی قسم ہے اور اسم کلمہ کی اور کلمہ مفرد ہوتا ہے؟

جواب: ہیچوں قسم مقامات میں عبارت مجاز پر محمول ہوتی ہے از قبیل اطلاق کل وارادۂ جزو۔ پس (قَامَ زَیْدٌ) اور (زَیْدٌ قَامَ اَبُوْهُ) سے مراد جزو ہے یعنی (زَیْد) (قَامَ زَیْدٌ) میں اور (اَبُوْ) (زَیْدٌ قَامَ اَبُوْهُ) میں مثال فاعل ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وهو ما اُسْنِدَ الیه الفعل او شبهه وقدم علیه علٰی جهة

قیامہ بہ. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْفَاعِلُ) (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (اُسْنِدَ) فعل مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور ملکر ظرف لغو (اَلْفِعْلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (شِبْہُہٗ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے الفعل (شِبْہُہٗ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (اَلْفِعْلُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر نائب فاعل (اُسْنِدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (قُدِمَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا مبنی بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے اَحَدُ الْاَمْرَیْن جو (او) سے مستفاد ہوتا ہے (علٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (علٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (جِھَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (قِیَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اَحَدُ الْاَمْرَیْن (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (قِیَامِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے ملکر مضاف الیہ (جِھَۃِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوعِ متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر نائب فاعل مرفوع محلا (قُدِمَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف جس کے لئے محل اعراب نہیں یا محلا مرفوع، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلا (ما) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں یا جملہ (قُدِمَ) الخ محلا منصوب ہے بنا بر حالیت نحات بصریہ اور مصنف

علیہ الرحمۃ کے نزدیک بتقدیر (قَدْ) اور کوفیہ کے نزدیک (قَدْ) کا ہونا نہ لفظاً ضروری نہ تقدیراً۔ ابوحیان نے فرمایا کہ یہی صحیح ہے۔ سید شریف قدس سرہٗ نے شرح المفتاح میں اسی کو ترجیح دی اور سیبویہ کے نزدیک (قَدْ) لفظاً واجب ہے تو ان کے نزدیک اس کا حال ہونا درست نہیں اور ذوالحال (اَلْفِعْلُ اَوْ شِبْهُهٗ) بتاویل اَحَدُ الْاَمْرَیْن ہے۔

قولہ: مثل قَامَ زَیْدٌ وَزَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (قَامَ زَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی برفتح (زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مَا اُسْنِدَ الخ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ (زَیْد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (اَبُو) اسمائے ستہ مکبّرہ سے مرفوع بواو مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا (اَبُو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (قَائِمٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر (زَیْدٌ) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

والاصل[1] ان یلی الفعل فللذلك[2] جاز ضرب

اور فاعل کا مقتضائے طبعی یہ ہے کہ فعل کے بعد بلا فصل مذکور ہو پس اسی واسطے جائز ہے (ترکیب) ضرب

غلَامُہ زیدٌ وامتنع ضرب غلامُہ زیدًا

غلامُہ زیدٌ اور ناجائز ہے (ترکیب) ضرب غلامُہ زیدًا

ل **قولہ: والاصل ان یلی الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ تعریف فاعل کے بعد یہاں سے اس کے احکام کا بیان شروع فرماتے ہیں۔ چنانچہ پہلا حکم ارشاد فرمایا کہ اصل فاعل میں یہ ہے کہ فعل کے بعد بلافصل واقع ہو کہ تمام معمولات پر مقدم رہے۔ اس لئے کہ فاعل فعل کے لئے حقیقۃً تو جز نہیں کہ کلمۂ جداگانہ ہے مگر بمنزلۂ جزو ضرور ہے کہ جس طرح کل اپنے فہم و وجود میں جزو کی طرف محتاج ہوتا ہے اسی طرح فعل فاعل کی طرف کیوں کہ نِسْبَۃٌ اِلیٰ فَاعِلٍ مُّعَیَّنٍ مَّا مفہوم فعل میں داخل ہے بخلاف مفاعیل کہ فعل ان کی جانب وجود میں محتاج ہے، نہ فہم میں اور فاعل کی طرف دونوں میں اور شی کا جزو شی سے متصل ہوتا ہے تو جو چیز بمنزلۂ جز ہے وہ بھی متصل ہوگی۔ پس ثابت ہوا کہ فاعل فعل کے بعد بلافصل مذکور ہوگا خواہ لفظاً فعل سے متصل ہو یا رتبۃً۔

سوال: لفظ (اصل) لغت میں بمعنی (مایتبنی علیہ الشئ) آتا ہے یعنی اصل وہ ہے جس پر کسی چیز کا قیام ہو خواہ قیام حسّی جیسے دیوار پر چھت کا یا قیام عقلی جیسے دلیل پر حکم کا تو دیوار چھت کے لئے اور دلیل حکم کے واسطے اصل ہے اور یہ دونوں فرع ہیں اور اہل علم کے عرف میں بمعنی قاعدہ یعنی قضیۂ کلّیہ جس سے افراد موضوع کے احکام نکالے جاسکیں۔ بایں طور کہ اس قضیہ کلیہ کو صغریٰ سہلۃ الحصول کے واسطے کبریٰ قرار دے کر بر شکل اوّل قیاس ترتیب دیں جیسے کُلُّ فَاعِلٍ مَّرْفُوْعٌ قضیہ کلیہ ہے اس کے موضوع (فَاعِلٌ) کے فرد (زَیْدٌ) کا حکم معلوم کریں جو ضَرَبَ زَیْدٌ میں واقع ہے تو پہلے تحصیل صغریٰ کی کہ اس فرد کو موضوع بنا کر قضیہ کلیہ کے موضوع کو اس پر محمول کیا بایں طور (زَیْدٌ فِیْ ضَرَبَ زَیْدٌ فَاعِلٌ) یہ صغریٰ ہوا اور اس قضیہ کلیہ کو کبریٰ قرار دے کر بایں طور قیاس ترتیب دیا (صُغْریٰ) (زَیْدٌ فِیْ ضَرَبَ زَیْدٌ فَاعِلٌ) (کُبْریٰ) وَکُلُّ فَاعِلٍ مَرْفُوْعٌ جس سے حد اوسط حذف کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکلا (نتیجہ) فَزَیْدٌ فِیْ ضَرَبَ زَیْدٌ مَرْفُوْعٌ اور کبھی بمعنی (مَقِیْس عَلَیْہ) آتا ہے۔ اس تقدیر پر (مَقِیْس) کو فرع کہتے ہیں جیسے حُرمتِ تفاضل میں مشارکت قدر و جنس کے باعث گندم پر چاول کو قیاس کیا تو گندم مَقِیْس عَلَیْہ ہوا اور چاول مَقِیْس اور کبھی بمعنی (کَثِیْرُ الْوُقُوْع) اس صورت میں قَلِیْلُ الْوُقُوْع کو فرع کہتے ہیں جیسے (حتیٰ) بمعنی (کے) کو اصل اور (حتیٰ) بمعنی (الیٰ) کو فرع کہتے ہیں کمافی حاشیۃِ مولٰنا عبدالرَّحمٰن علیٰ الجامی اور کبھی بمعنی (وضع) جیسے اس گذشتہ عبارت میں اَلْوَصْفُ شَرْطُہٗ اَنْ یَّکُوْنَ فِی الْاَصْلِ اور کبھی بمعنی

مَاثَبَتَ لِلشَّیْءِ نَظَرًا اِلٰی ذَاتِہٖ یعنی مقتضائے طبعی جیسے پانی کے لئے برودت اصل ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان معانی سے یہاں پر کون سے معنی مراد ہیں؟

جواب: معنی اخیر مراد ہیں جن کو ہم نے مقتضائے طبعی سے تعبیر کیا جو بوجہ عارض کبھی واجب وموکد ہو جاتا ہے اور کبھی زائل جیسے پانی کی برودت برف کے اتصال سے موکد ہو جاتی ہے اور تسخین سے زائل۔ اسی طرح فعل کے بعد فاعل کا بلافصل وقوع کبھی کسی عارض کے باعث واجب ہو جاتا ہے اور کبھی ممتنع جس کا ذکر آئندہ وجوب تقدیم وتاخیر کی صورتوں میں آرہا ہے اور یہی ذکر اس مراد پر قرینہ ہے۔

سوال: اس مراد پر لازم آتا ہے کہ یہ ترکیب (جَآءَ الرَّجُلُ) ضعیف ہو کہ (رَجُل) فاعل (جَآءَ) فعل کے بعد بلافصل مذکور نہیں بلکہ الف لام فاصل ہے اور آئندہ آنے والے عوارض فصل میں سے یہاں پر کوئی عارض بھی نہیں؟

جواب: ترکیب مذکور میں فاعل فعل کے بعد بلافصل واقع ہے کیوں کہ اصل مذکور سے مراد یہ ہے کہ کوئی معمول فاعل پر مقدم نہ ہو، الف لام مقدم ضرور ہے مگر معمول نہیں۔

۲ **قولہ: فلذلك جاز الخ.** (فا) برائے تفریع ہے اور (ل) برائے تعلیل اور (ذٰلِكَ) کا مشارالیہ اصل مذکور یعنی جواز ترکیب اوّل اور امتناع ترکیب دوم کا علم اصل مذکور کے علم پر مترتب ہے کہ اس سے حاصل ہوتا ہے اور اصل مذکور جواز وامتناع کے لئے علت ہے جس کی تفصیل یہ کہ (ضَرَبَ غُلَامَهٗ زَیْدٌ) میں (زَیْد) فاعل اگرچہ (ضَرَبَ) فعل سے لفظاً متصل نہیں کہ مفعول بہ فاصل ہے مگر رتبۃً متصل ہے تو یہ ترکیب اصل مذکور کے ماتحت ہوئی کہ وہ عام تھی خواہ لفظاً اتصال ہو یا رُتبۃً، **نظر بر آں** جائز ٹھہری ہاں اس صورت میں اضمار قبل الذکر لفظاً ضرور لازم آیا مگر وہ جائز ہے اور رُتبۃً تقدم کے معنی ہیں کہ شی کا ایسی حالت کے ساتھ متصف ہونا جو تقدم کو مقتضی ہو خواہ شی بالفعل مقدم ہو یا نہ ہو۔ اگر ہے فبہا ورنہ حکم مقدم میں ہوگی اور وہ حالت (زَیْد) مذکور میں فاعلیت ہے اور بنابر اصل مذکور ضَرَبَ غُلَامُهٗ زَیْدًا کے امتناع کی تفصیل یہ ہے کہ جب فاعل کا اتصال بفعل اصل ٹھہرا تو فاعل متصل کے ساتھ ضمیر مفعول کا لحوق جیسے یہاں پر ہے ممتنع ہو گیا کہ بر تقدیر لحوق اضمار قبل الذکر لفظاً ورتبۃً لازم آتا ہے جو جمہور کے نزدیک جائز نہیں کیوں کہ ضمیر غائب کی وضع کے خلاف ہے۔ اخفش اور عثمان ابن جنی کے نزدیک اضمار قبل الذکر لفظاً ورتبۃً جائز ہے۔ دلیل میں زیاد بن معاویہ کا

یہ شعر پیش کرتے ہیں۔

جَزَی رَبُّہٗ عَنِّیْ عَدِیَّ بن حَاتَمٍ　　جزَاءَ الْکِلَابِ الْعَاوِیَاتِ وَقَدْفَعَلْ

کہ اس میں (رَبُّہٗ) فاعل متصل کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع عَدِیَّ بْنَ حَاتَمْ مفعول ہے جو لفظًا بھی مؤخر اور رتبۃً بھی۔ جمہور کی جانب سے اس دلیل کا جواب دیا گیا کہ یہ ضرورتِ شعری پر محمول ہے کیوں کہ (رَبُّہٗ) کو مؤخر اور (عَدِیَّ بْنَ حَاتَمْ) کو مقدم کرنے سے شعر کا وزن صحیح نہیں رہتا اور جمہور کا قول عدم جواز نثر میں ہے۔

فائدہ: (ابن جِنّی) میں (جِنّی) معرب (گِنّی) ہے۔ اس میں یائے نسبت نہیں معنیٰ شعریہ ہیں کہ عَدِیْ بْنْ حَاتَمْ کا رب اس کو میرے بدلے میں ایسی سزا دے جو بھونکنے والے کتوں کو دی جاتی ہے اور وہ دے بھی چکا۔ نحات بصریہ کے نزدیک باب اَعْطَیْتُ کا مفعول اوّل بمنزلۂ فاعل ہے۔ لہٰذا اَعْطَیْتُ صَاحِبَہٗ الدِّرْھَمَ جائز نہیں جیسے مذکورہ بالا ترکیب ثانی اور اَعْطَیْتُ دِرْھَمَہٗ زَیْدًا جائز ہے جیسے مذکورہ بالا ترکیبِ اوّل۔

مخفی نہ رہے کہ پانچ صورتوں میں اضمار قبل الذکر لفظاً ورتبۃً جائز ہے کَمَافِی الْمُتَوسّط والمفصّل (۱) ضمیر (رُبَّ) میں جیسے رُبَّہٗ رَجُلًا لَقِیْتُ (۲) ضمیر (نِعْمَ) جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ (۳) ضمیر (شَان) جیسے ھُوَزَیْدٌقَائِمٌ (۴) درصورت تَنَازُع فِعْلَانْ جیسے ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ (۵) بدل مُظہر از مُضمر جیسے ضَرَبْتُہٗ زَیْدًا۔۱۲

ترکیب

قولہ: والاصل ان یلی الفعل. (و) حرفِ عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی برفتح (اَلْاَصْلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اَصْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون (یَلِیَ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے (اَلْفَاعِلْ) (اَلْفِعْلَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (فِعْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ اور بعض نسخوں میں (فِعْلَہٗ) ہے۔ اس تقدیر پر (فِعْلَ) مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (اَلْفَاعِلْ) (فِعْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ (یَلِیَ) فعل مضارع معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ

سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا بر جملہ (هُوَ مَا اُسْنِدَ اِلَيْهِ الخ) یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فلذٰلك جَازَ ضَرَبَ غلَامَه زَيْدٌ و امتنع ضَرَبَ غلامُه زيدًا.

(فـا) فصیحہ مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (ذا) اسم اشارہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید مفعول لہٗ نزد مصنف علیہ الرحمۃ اور مفعول بہ غیر صریح نزد جمہور مبنی بر سکون (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو مقدم (جَـازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ضَرَبَ غُلَامَهٗ زَيْدٌ) مراد اللفظ فاعل مرفوع تقدیراً (جَازَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذَا) مقدر جس میں (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنیٰ شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (كَـانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْاَمْرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (كَـذَا) اسم کنایہ خبر منصوب محلاً مبنی بر سکون (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، شرط مقدر اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ ضَرَبَ غلامَهٗ زَيْدٌ. (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (غُلَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (هـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (زَيْـدٌ) جو لفظاً مؤخر ہے اور رُتْبَةً مقدم (غُلَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ (زَيْـدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (ضَـرَبَ) فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و امتنع ضرب غلامه زيدًا. (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اِمْتَنَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ضرب غلامه زيدا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (اِمْتَنَعَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ بر جَـازَ الخ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں چونکہ ضـرب غـلامـه زیدا کہنا ممتنع ہے۔ لہٰذا نہ اس کے معنی مراد ہو سکتے ہیں، نہ اس کے اجزا پر اعراب جاری کیا جا سکتا ہے۔ بعض ناواقف اس کی بھی ترکیب کر ڈالتے ہیں جو درست نہیں۔ ۱۲

واذا[1] انتفی الاعراب لفظًا فیھما والقرینۃ او

اور جب منتفی ہو لفظی اعراب فاعل اور مفعول میں اور قرینہ بھی یا

کان مضمرًا متصلًا او وقع مفعولہ بعد اِلّا

فاعل ضمیر متصل ہو یا واقع ہو فاعل کا مفعول بعد اِلّا یا معنی اِلّا

اومعناھا وجب تقدیمہ واذااتّصل بہ ضمیر

تو واجب ہوگی اس کی تقدیم اور جب متصل ہو اس کے ساتھ ضمیر

مفعول اووقع بعد اِلّااومعناھا اواتّصل[2]

مفعول یا واقع ہو فاعل بعد اِلّا یا معنی اِلّا یا متصل ہو

مفعولہ وھوغیرمتّصل وجب تاخیرہ

اس کا مفعول فعل کے ساتھ اورفاعل فعل کے ساتھ متصل نہ ہو تو واجب ہوگی اس کی تاخیر

[1] **قولہ: اذاانتفی الاعراب.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے فاعل کا حال دوم بیان فرماتے ہیں جس کے اعتبار سے فاعل کی تقدیم مفعول پرواجب ہوتی ہے۔

سوال: (فیھمَا) میں ضمیر مجرور کا مرجع فاعل اور مفعول ہیں فاعل تو ماقبل میں مذکور ہے مفعول نہیں تو اضمار قبل الذکرلازم آیا جومحذور ہے؟

جواب: مفعول ماقبل میں صراحۃً مذکورنہیں مگرضمن امثلہ میں مذکور ہے کہ ذکر فرد ذکر کلّی کو متضمن ہوتا ہے جب کہ خصوصیت فرد سے غرض متعلق نہ ہو جیسے تـمثیلات میں پس محذور مذکورلازم نہ آیا۔ یہ بیان تین احوال

پر مشتمل ہے:

اوّل: یہ کہ فاعل ومفعول کا اعراب لفظی نہ ہو اور فاعلیّت ومفعولیّت پر دلالت کرنے والا قرینہ بھی منتفی جیسے ضَرَبَ مُوْسیٰ عِیْسیٰ کہ ان دونوں کا اعراب لفظی نہیں اور نہ ایسا قرینہ جو ان میں سے کسی ایک کی فاعلیّت یا مفعولیّت پر دلالت کرتا ہو۔ اس صورت میں تقدیم فاعل واجب ہے ورنہ فاعل ومفعول میں التباس لازم آئے گا۔

سوال: قرینہ کے ساتھ ذکر اعراب بے فائدہ ہے کیوں کہ قرینہ سے مراد یہاں پر وہ چیز ہے جو مذکور کی فاعلیّت یا مفعولیّت پر دلالت کرے اور یہ معنی اعراب میں موجود ہیں؟

جواب: دونوں میں فرق ہے وہ یہ کہ قرینہ کی دلالت بدون وضع ہوتی ہے اور اعراب کی باعتبار وضع۔ اسی واسطے ایک بغیر دوسرے کے متحقق ہو جاتا ہے۔ پس ذکر قرینہ ذکر اعراب کو شامل نہ ہوا حتیٰ کہ ذکر اعراب بے فائدہ ہو جائے قرینہ دو قسم پر ہے:

اوّل: لفظیّہ جیسے ضَرَبَتْ مُوْسیٰ سَلْمیٰ میں کہ اعراب لفظی منتفی ہے مگر قرینہ لفظیّہ موجود اور وہ تائے تانیث ہے جو یہاں پر سلمیٰ کی فاعلیّت پر بدون وضع دلالت کرتی ہے۔

دوم: معنویّۃ جیسے (اَکَلَ الْکُمَثْریٰ یَحْیٰ) میں کہ معنیٰ اکل یحیٰ کی فاعلیّت پر قرینہ معنویہ ہیں۔ **دوم:** یہ کہ فاعل ضمیر متصل بارز ہو جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا میں یا مستتر جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ غُلَامَہٗ میں۔ اس صورت میں تقدیم فاعل واجب ہے ورنہ فاعل ضمیر متصل نہ رہے گا۔

سوال: اس صورت میں مفعول پر تقدیم فاعل کے وجوب کا حکم کلیۃً صحیح نہیں کہ بعض صورتوں میں فاعل کے ضمیر متصل بارز ہونے کے باوجود تقدیم نہیں ہوتی جیسے (زَیْدًا ضَرَبْتُ) میں؟

جواب: یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مفعول فعل سے مؤخر ہو۔

سوم: یہ کہ مفعول اِلَّا کے بعد واقع ہو جیسے مَا ضَرَبَ زَیْدٌ اِلَّا عَمْرًا یا اس کے ہم معنیٰ لفظ کے بعد جیسے اِنَّمَا ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا اس صورت میں تقدیم فاعل واجب ہے۔ ورنہ حصر مطلوب فوت ہو جائے گا کیوں کہ مَا ضَرَبَ زَیْدٌ اِلَّا عَمْرًا سے مقصود متکلم (عَمْرو) میں ضاربیّت زید کا انحصار ہے کیوں کہ (اِلَّا) کا مابعد منحصر فیہ ہوتا ہے تو اس مثال کے معنیٰ یہ ہوئے کہ زید نے عمرو ہی کو مارا کسی اور کو نہیں۔

ہوسکتا ہے کہ عمرو کو کسی اور نے بھی مارا ہو۔ اگر فاعل کو مؤخر اور مفعول کو مقدم کردیں اور یوں کہیں مَاضَرَبَ عَمْرًا اِلَّا زَیْدٌ تو معنیٰ مطلوب فوت ہوگئے کیوں کہ اب مفہوم یہ ہوگا کہ عمرو کی مضروبیت زید میں منحصر ہے کہ عمرو کو زید ہی نے مارا اور کسی نے نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ زید نے کسی اور کو بھی مارا ہو۔ اسی طرح اِنَّمَا ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا میں مقصود متکلم عمرو میں ضاربیت زید کا انحصار ہے کیوں کہ (اِنَّمَا) میں جزو اخیر منحصر فیہ ہوتا ہے۔ اس میں بھی فاعل کی تاخیر اور مفعول کی تقدیم سے سابق کی طرح حصر مطلوب فوت ہوجائے گا۔

سوال: یہ حکم بھی کلیۃً صحیح نہیں کہ جب مفعول (اِلَّا) کے بعد واقع ہو تو فاعل کی تقدیم واجب ہے کیوں کہ اس صورت میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرکے یوں کہیں گے مَاضَرَبَ اِلَّاعَمْرًا زَیْدٌ تو حصر مطلوب فوت نہیں ہوتا کہ اس سے بھی (عَمْرو) میں ضاربیت زید کا انحصار مفہوم ہوتا ہے حالانکہ فاعل مقدم نہیں؟

جواب: یہ حکم اس وقت ہے جب کہ (اِلَّا) فاعل ومفعول میں متوسط ہو اور ترکیب مذکور میں متوسط نہیں۔

۲ **قولہ: واذااتصل به الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے فاعل کا حالِ سوم بیان فرماتے ہیں جس کے پیش نظر مفعول سے فاعل کی تاخیر واجب ہوتی ہے۔ یہ بیان بھی تین احوال پر مشتمل ہے:

اوّل: یہ کہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف راجع ہونے والی ضمیر متصل ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدًا غُلَامُہٗ اس صورت میں تاخیر فاعل واجب ہے ورنہ اضمار قبل الذکر لفظاً ورتبۃً لازم آئے گا جو صحیح نہیں۔

دوم: یہ کہ فاعل (اِلَّا) کے بعد واقع ہو جیسے مَاضَرَبَ عَمْرًا اِلَّازَیْدٌ یا ایسے لفظ کے بعد جو اس کے ہم معنیٰ ہو جیسے اِنَّمَاضَرَبَ عَمْرًا زَیْدٌ اس صورت میں تاخیر واجب ہے ورنہ حصر مطلوب فوت ہوجائے گا جس کو سابق پر قیاس کرکے سمجھا جائے۔

سوم: یہ کہ فاعل کا مفعول فعل سے متصل ہو اور فاعل غیر متصل جیسے (ضَرَبَكَ زَیْدٌ) اس صورت میں فاعل کی تاخیر واجب ہے ورنہ مفعول ضمیر متصل نہ رہے گا۔۱۲

ترکیب

قولہ: واذاانتفى الاعراب لفظًا فيهماوالقرينة او كان مضمرًا متصلا اووقع مفعوله بعد اِلَّا اومعناها وجب تقديمه.

(و) حرفِ عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم (اِنْتَفٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْاِعْـرَابُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اِعْـرَابُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (لَـفْـظًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (هـمـا) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے فاعل ومفعول (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلْـقَـرِیْنَةُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے استغراق مبنی برسکون (قَـرِیْنَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (اَلْاِعْـرَابُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل (اِنْتَـفٰـی) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو اور تمیز نسبت سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (او) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون (کَـانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعلِ ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا مبنی بر ضم راجع بسوئے الفاعل (مُـضْـمَـرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (مُتَّصِلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت (مُـضْـمَـرًا) موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف جس کے لئے محل اعراب نہیں (او) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (مَـفْـعُـوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْفَاعِلُ (مَفْعُوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (بَـعْـدَ) ظرفِ مکان منصوب لفظاً مضاف (اِلَّا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (او) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون (مَـعْـنٰـی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (هـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اِلَّا) (مَعْـنٰـی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (اِلَّا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف جس کے لئے محل اعراب نہیں (اِنْتَفٰـی الخ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر شرط (وَجَـبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (تَـقْـدِیْـمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (هـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب اور منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت اگر تقدیم مصدر مبنی للفاعل ہے یا مرفوع اگر تقدیم مصدر مبنی للمفعول ہے مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْفَاعِلُ (وَجَبَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا بر جملہ

(اَلْاَصْلُ اَنْ یَّلِیَ الْفِعْلُ) یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا بہر سہ صورت اس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: واذااتّصل به ضمیر مفعول اووقع بعدالّا اومعناها اواتّصل مفعوله وهو غیر متصل وجب تاخیره. (و) حرفِ عطف مبنی برفتح (اذا) ظرف زمان متضمن معنیٰ شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی برسکون (اِتَّصَلَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برکسر راجع بسوئے اَلْفَاعِلْ، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (ضَمِیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَفْعُوْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (ضَمِیْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (اِتَّصَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ (او) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے اَلْفَاعِلْ (بَعْدَ) ظرفِ مکان منصوب لفظاً مضاف (اِلّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (او) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون (مَعْنٰی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے (اِلّا) (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (اِلّا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف (او) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اِتَّصَلَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (مَفْعُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے اَلْفَاعِلْ (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برکسر راجع بسوئے اَلْفِعْلُ، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (و) حالیہ مبنی برفتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال (غَیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مُتَّصِلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَیْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (ھو) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلا ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (مَفْعُوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (اِتَّصَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر شرط (وَجَبَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (تَاخِیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید اگر تاخیر مصدر مبنی للفاعل

ہے یا مرفوع اگر مبنی للمفعول ہے مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْفَاعِلْ (تَاخِیْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (وَجَبَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا بر جملہ شرطیہ سابقہ جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

فائدہ: بر مذہب جمہور مضاف الیہ سے حال واقع ہونے کی شرط اَحدُ الْاَمْرَیْن ہے۔

اوّل: مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کی اقامت اس کی جگہ صحیح ہو جیسے (بَلْ نَتَّبِعُ مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا) میں (حَنِیْفًا) لفظ (اِبْرَاهِیْمَ) مضاف الیہ سے حال ہے (مِلَّةَ) مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کی جگہ قائم کر کے (بَلْ نَتَّبِعُ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا) کہا جائے تو صحیح ہے۔

دوم: یا مضاف فاعل واقع ہو یا نائب فاعل یا مفعول اور مضاف الیہ کا جزو ہو جیسے (اِنَّ دَابِرَ هٰؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِیْنَ) میں (مُصْبِحِیْنَ) حال ہے اور (هٰؤُلَآءِ) مضاف الیہ ذوالحال اور (دَابِرَ) بمعنی اصل مضاف اس کا جزو اور بایں معنی نائب فاعل ہے کہ (مَقْطُوْعٌ) کی ضمیر نائب فاعل کا مرجع ہے یعنی معنوی حیثیت سے نائب فاعل ہے، نہ لفظی حیثیت سے۔ یہ اَحَدُ الْاَمْرَیْنِ کا اشتراط بر مذہب جمہور ہے۔ اس کے پیش نظر عبارت کتاب میں جملہ (وَهُوَ غَیْرُ مُتَّصِلٍ) کا ضمیر (مَفْعُوْلُهٗ) سے حال بنا درست نہیں کہ شرط مفقود ہے۔

نظر بر آں (و) حالیہ نہیں بلکہ برائے استیناف ہے یا برائے اعتراض اور بعض کے نزدیک مضاف الیہ سے حال واقع ہونے کے لئے مذکورہ بالا اَحَدُ الْاَمْرَیْن شرط نہیں۔ **نظر بر آں** جملہ مذکورہ کا حال ہونا درست ہے۔ اسی کو ملّا عصام الدین قدس سرہٗ نے عبارت کافیہ (خَبَرُ لَا لِنَفْیِ الْجِنْسِ) میں اختیار فرمایا کہ (لِنَفْیِ الْجِنْسِ) کو (لَا) مضاف الیہ سے حال قرار دیا ہے۔ الفوائد الشافیۃ ۱۲

وَقَدْ یُحذف الفعل لقیام قرینة جوازًا فی

اور تحقیق حذف کیا جاتا ہے فعل بر وقت وجود قرینہ بطور جواز

مثل زید لمن قال من قام ولیبك یزید

زید جیسی ترکیب میں جو اس کے جواب میں کہا گیا جس نے من قام کہا اور لیبك یزید

ضارع لخصومة

ضارع لخصومة جیسی ترکیب میں

ا قوله: **وقد يحذف الفعل الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے فاعل کا حالِ چہارم بیان فرماتے ہیں کہ اس کو رفع دینے والا فعل کبھی جوازاً محذوف ہوتا ہے اور کبھی وجوباً۔

سوال: فعل کا حذف فعل کے احوال سے ہے نہ احوالِ فاعل سے۔ لہٰذا احوالِ فاعل میں اس کو ذکر کرنا درست نہیں کہ بحث فاعل سے خروج لازم آتا ہے؟

جواب: فعل رافع فاعل ہونے کی حیثیت سے متعلقاتِ فاعل میں داخل ہے اور متعلقاتِ شی کی بحث احوالِ شی کی بحث ہوتی ہے۔ پس بحث فاعل سے خروج لازم نہ آیا۔ البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ ماقبل میں فاعل کے احوال بلا واسطہ مذکور تھے اور یہاں پر حال بالواسطہ کا ذکر ہے۔

سوال: (جَوَازًا) فعل (يُحْذَفُ) کا مفعول مطلق ہے مگر اس کی تعریف (جَوَازًا) پر صادق نہیں آتی کیوں کہ فعل مذکور کا اس پر اشتمال از قبیل **اِشْتِمَالِ کُلْ بَر جُزْو** ہوتا ہے اور (يُحْذَفُ) فعل مذکور (حَذْفٌ) پر مشتمل ہے نہ (جَوَازًا) پر؟

جواب: (جَوَازًا) کو مفعول مطلق کہنا مجازاً ہے حقیقۃً مفعول مطلق اس کا موصوف محذوف (حَذْفًا) ہے۔

سوال: (جَوَازًا) کو (حَذْفًا) محذوف کی صفت قرار دینا درست نہیں کیوں کہ صفت موصوف پر محمول ہوا کرتی ہے اور (جَوَازًا) کا حمل (حَذْفًا) پر صحیح نہیں اس لئے کہ یہ دو متبائن مصدر ہیں اور ایک متبائن کا دوسرے متبائن پر حمل صحیح نہیں ہوتا؟

جواب: یہاں پر (جَوَازًا) مصدر بمعنی اسم فاعل (جَائِزًا) ہے۔ پس حمل درست ہو گیا الغرض مذکورہ بالا فعل کا حذف بروقت قرینہ جائز ہے اور قرینہ کبھی سوال ملفوظ ہوتا ہے جیسے مثال اوّل میں کہ (زَيْدٌ) بجواب مَنْ قَامَ واقع ہوا اور یہ سوال ملفوظ ہے جس نے اس بات پر دلالت کی کہ (زَيْدٌ) سے قبل (قَامَ) فعل محذوف ہے۔

سوال: ملفوظ کی دلالت حذف (قَامَ) پر مسلّم ہے مگر یہ تسلیم نہیں کہ وہ (زَيْد) سے قبل (قَامَ) کے حذف ہونے پر دلالت کرتا ہے (زَيْد) سے قبل محذوف ہو یا بعد دونوں صورتوں میں (زَيْدٌ) سوالِ ملفوظ کا جواب

ہوجائے گا پھر (زَیْد) سے قبل کیوں محذوف مانا جاتا ہے؟

جواب: تاکہ محذوف میں تقلیل رہے کہ قبل قرار دینے سے جُز و جملہ محذوف ہوگا اور بعد قرار دینے سے جملہ بتمامہا اور حذف میں تقلیل اولیٰ ہوتی ہے اور کبھی سوال مقدر جیسے مثال دوم میں کہ (ضَـارِعٌ) فاعل سے قبل (یُبْکِیْ) فعل محذوف ہے جس کے حذف پر سوال مقدر نے دلالت کی جو (مَنْ یُبْکِیْ) ہے اور اس سوال مقدر پر دلالت لِیُبْكَ بصیغۂ مجہول سے ہوئی کیوں کہ صیغۂ مجہول فاعل میں تردّد اور اس کے التباس بغیر کا منشا ہوتا ہے اور التباس و تردّد منشائے سوال مقدر ہیں۔ پس (لِیُبْكَ) سوال مقدر کا منشائے بعید ہوا (ضَـارِعٌ) بمعنی عاجز و ذلیل ہے اور (لِـخُـصُـوْمَـةٍ) میں (ل) بمعنی وقت اور (خُـصُـوْمَـةٌ) اسم جنس بمعنی جمع ہے یعنی (خُصَمَاء) اور اس سے پیشتر (مقاومت) مضاف مقدر ہے اور (مُخْتَبِط) بمعنی (سائل) بغیر وسیلہ اور (مِـمَّا) میں (مِنْ) برائے تعلیل اور (مُخْتبط) کا ظرفِ لغو ہے اور (تطیح) مشتق از (اطاحة) بمعنی (اهلاك) اور (طـوائح) جمع (مـطـيـحـة) خلاف قیاس اور مطابق قیاس (مـطـيـحـات) ہے مگر مستعمل نہیں۔ یہ شعر یـزیـد بـن غشل کے مرثیہ میں ہے اور قائل میں اختلاف کہ وہ ضـرار بـن غشل ہے كـمـافي المطول یاحـارث بن غشل كـمـافي الرضي یا امّ ضـرار بـن غشل كما في الـمـنهل معنی شعر یہ ہیں کہ یزید بن غشل پر رویا جائے وہ شخص روئے جو دشمنوں کے مقابلے کے وقت عاجز و ذلیل ہوتا ہے کیوں کہ وہ ایسے اشخاص کی دستگیری کرتا تھا اور وہ شخص روئے جو بایں وجہ بلا وسیلہ سوال کرتا ہے کہ آفات نے اس کے مال و اسباب کو ہلاک کردیا کیوں کہ وہ ایسے اشخاص کی امداد کرتا تھا۔

سوال: حذف جوازی کی مثال میں اس شعر کو پیش کرنا درست نہیں کیوں کہ جو فعل جوازاً محذوف ہوتا ہے اس کا ذکر بھی درست ہوتا ہے جیسے مثالِ اوّل میں کہ (مَـنْ قَامَ) کے جواب میں جس طرح (زَیْد) درست ہے، اسی طرح (قَـامَ زَیْدٌ) بھی درست ہے اور اس شعر میں فعل محذوف (یُبْـکِیْ) کا ذکر درست نہیں ورنہ وزن ساقط ہوجائے گا؟

جوابِ اوّل: مثال میں اس کو شعر ہونے کے اعتبار سے پیش نہیں کیا حتیٰ کہ اعتراض مذکور لازم آئے بلکہ بایں اعتبار کہ ایک فصیح و بلیغ کا قول ہے اور شک نہیں کہ اعتبارات کے اختلاف سے احکام مختلف ہوجاتے ہیں۔ پس شعر ہونے کے اعتبار سے سقوطِ وزن کے پیش نظر حذف واجب ہے کہ ذکر درست نہیں اور شعریت سے نظر

قطع کرتے ہوئے قول ہونے کے اعتبار سے جائز کہ ذکر بھی درست **کما فِی سُوال بَاسولی۔**

جوابِ دوم: حذفِ جوازی اور حذفِ وجوبی متقابل ہیں اور حذفِ وجوبی سے مراد وہ حذف جس کے بعد فعل محذوف کی تفسیر ہو تو حذفِ جوازی سے مراد وہ حذف ہوا جس کے بعد فعل محذوف کی تفسیر نہ ہو قیام قرینہ دونوں میں مشترک ہے۔ صرف تفسیر کے وجود وعدم کے اعتبار سے مختلف ہیں اور شک نہیں کہ شعر مذکور میں فعل محذوف کی تفسیر غیر موجود تو حذفِ وجوبی نہ ہوا اور چونکہ (**اَحَدُ الْمُتَقَابِلَیْن**) کا انتفار آخر کے تحقق کو مستلزم ہوتا ہے۔ لہٰذا شعر مذکور میں بایں معنی حذفِ جوازی متحقق ہوا **هٰذا مَا یخطر بِالبالِ واللّٰه تعالٰی اعلم بِحقیقةِ الحال**۔۱۲

ترکیب

قوله: وقد يحذف الفعل لِقِيامِ قرِينةٍ جوازًا في مثل زيد لمن قال من قام وليُبْكَ يزِيد ضارِعٌ لِخُصُومةٍ. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض یا عطف بر مقدر ای **یُذکَرُ الفِعْلُ کَثِیْرًا وَقَدْ یُحْذَفُ** الخ مبنی بر فتح (**قَدْ**) حرفِ تحقیق بلا تقلیل **کَمَا فِی قَولِهٖ تعالٰی (قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ)** مبنی بر سکون (**یُحْذَفُ**) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (**اَلْفِعْلُ**) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (**فِعْلُ**) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (ل) حرفِ جار بمعنی (فی) برائے ظرفیت حکمی مبنی بر کسر (**قِیَامِ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (**قَرِیْنَةٍ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیّت مضاف الیہ (**قِیَامِ**) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو اوّل (**جَوَازًا**) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (**وُجُوْبًا**) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (**جَوَازًا**) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول مطلق نوعی بتقدیر مضاف ای **حَذْفَ جَوَازٍ** (**فِی**) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (**مِثْلِ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (**زَیْدٌ**) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بنا بر حکایت مجرور محلاً یا تقدیراً ذوالحال (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (**مَنْ**) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون مجرور محلاً (**قَالَ**) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (**هو**) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع

بسوئے (مَنْ) (مَنْ قَامَ) مراد اللفظ مقولہ منصوب تقدیراً (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلا (مَنْ) موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا (مَنْ) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح لِيُبْكَ يَزِيْدُ ضَارِعٌ لِخُصُوْمَةٍ مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ مراد اللفظ مضاف الیہ مجرور تقدیراً (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف لغو دوم (يُحْذَفُ) کا مگر بعد تقیید بظرف لغو اوّل تا کہ ایک معنی کے دو حرف جار کا تعلق ایک فعل سے بدون عطف لازم نہ آئے جو جائز نہیں (يُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ہر دو ظرف لغو اور مفعول مطلق نوعی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ یا معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَنْ قَامَ. میں (مَنْ) استفہامیہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلا (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ کبریٰ ذات وجہین انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

زَيْدٌ قَامَ. (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل جس کا فعل بقرینہ سوال محذوف جوازاً (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

لِيُبْكَ يَزِيْدُ. میں (ل) برائے امر مبنی بر کسر (يُبْكَ) فعل مضارع مجہول معتل الفی مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم بحذف (یا) از آخر صیغہ واحد مذکر غائب (يَزِيْدُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً نائب فاعل (لِيُبْكَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ضارع لخصومة. میں (ضَارِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل غیر عامل بوجہ عدم اعتماد (لِخُصُوْمَةٍ) میں (ل) حرف جار برائے تعلیل یا بمعنی (فِی) برائے ظرفیت حکمی مبنی بر کسر (خُصُوْمَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (ضَارِعٌ) اسم فاعل اپنے ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (مُخْتَبِطٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل غیر عامل بوجہ عدم اعتماد (مِنْ) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر سکون (ما) مصدریہ مبنی بر سکون موصول حرفی (تَطِيْحُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب (اَلطَّوَائِحُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (طَوَائِح) غیر منصرف بوجہ جمع منتہی الجموع مرفوع لفظاً فاعل (تَطِيْحُ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (ما) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر مجرور باعتبارِ محل قریب منصوب باعتبارِ محل بعید مفعول لہٗ، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (مُخْتَبِطٌ) اسم فاعل اپنے ظرفِ لغو سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل جس کا فعل (يُبْكِيْهِ) بقرینہ سوال محذوف جوازاً (يُبْكِيْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مرفوع بتقدیر ضمہ (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے يَزِيْدُ (يُبْكِيْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

ووجوبًا[1] فی مثل وَاِنْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اور	بطور وجوب	وَ	اِنْ	اَحَدٌ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ

اسْتَجَارَكَ وقد[2] يُحْذَفَانِ معًا فی مثل نعم

اسْتَجَارَكَ جیسی ترکیب میں اور کبھی دونوں حذف کئے جاتے ہیں ایک ساتھ نعم جیسی ترکیب میں

لمن قال اقام زید

جو اس کے جواب میں بولا گیا جس نے اقام زید کہا

۱؎ **قوله: ووجوبا في مثل الخ**. اس سے مراد ہر وہ ترکیب جس میں فاعل کو رفع دینے والا فعل محذوف کر کے رفع ابہام کے لئے اس کی تفسیر کی گئی جو حذف سے پیدا ہوا۔ ایسی ترکیب میں قرینہ اور قائم مقام ہونے کے باعث حذف واجب ہے۔ چنانچہ اس آیت کریمہ میں (اِنْ) حرف شرط کا (اَحَدٌ) پر دخول قرینہ ہے کیوں کہ وہ اسم پر داخل نہیں ہوتا وجوباً فعل پر داخل ہوا کرتا ہے اور یہاں پر فعل لفظاً نہیں تو معلوم ہوا کہ محذوف ہے اور قائم مقام (اسْتَجَارَكَ) مذکور ہے۔ حذف واجب اس لئے ہوا کہ (اِسْتَجَارَكَ) محذوف کو ذکر کرنے کی تقدیر پر مُفَسَّرْ اور مُفَسِّرْ کا اجتماع لازم آئے گا جو جائز نہیں کہ اس تقدیر پر مُفَسِّرْ بے فائدہ ہو جاتا ہے۔

سوال: مُفَسَّرْ اور مُفَسِّرْ کا اجتماع ممنوع نہیں جیسے کہ آپ نے فرمایا جَاءَ نِی رَجُلٌ اَیْ زَیْدٌ بلانکیر جائز ہے حالانکہ اس میں مُفَسَّرْ اور مُفَسِّرْ دونوں مجتمع ہیں؟

جواب: اجتماع اس وقت ممنوع ہے جب کہ مُفَسِّرْ ایسے ابہام کو رفع کرتا ہو جو حذف سے پیدا ہوا ہے۔ مثال مذکور میں ابہام حذف سے پیدا نہیں ہوا بلکہ (رَجُل) کی نکارت سے ناشی ہے۔

فائدہ: اخفش کے نزدیک حرفِ شرط کا دخول ایسے جملہ اسمیہ پر جائز ہے جس کی خبر فعل ہو۔ ان کے مذہب پر آیت کریمہ حذف وجوبی کی مثال نہ بن سکے گی۔

۲؎ **قوله: وقد يحذفان معًا الخ**. یہاں پر حذف میں تین احتمال ہیں:

اوّل: حذف فعل فقط جس کو ماقبل میں بیان فرمادیا۔

دوم: حذف فاعل فقط جس سے سکوت اختیار فرمایا جو عدم جواز پر قرینہ ہے کہ مقام بیان میں سکوت دلیل عدم ہوتا ہے کَمَافِي جَامِعِ الْغُمُوْضِ۔

سوم: فعل و فاعل کا حذف ایک ساتھ اس کو مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے بیان فرماتے ہیں جو فاعل کا حال پنجم ہے اور (فِي مِثْلِ نَعَمْ) سے مراد وہ جواب جو حرفِ ایجاب کے ساتھ ہو جیسے (اَقَامَ زَیْدٌ) کے جواب میں (نَعَمْ) یعنی (نَعَمْ قَامَ زَیْدٌ) تو (نَعَمْ) کے بعد (قَامَ زَیْدٌ) جوازاً محذوف ہے۔ بقرینۂ سوال مذکور کہ جس حذف پر سوال محقق یا مقدر قرینہ ہو وہ جوازی ہوتا ہے کَمَافِي حَاشِيَةِ مولنا عبدالرحمٰن علی الجامی وجوباً نہیں کہ اس کے معنی پر دلالت کرنے والا قائم مقام مفقود ہے جیسے

آیت کریمہ میں مُفَسِّرْ تھا اور حذف ایسے قائم مقام کے بغیر واجب نہیں ہوتا۔

سوال: یہ حذف واجب ہونا چاہئے کیوں کہ **قَامَ زَیْدٌ** کے قائم مقام (نَعَمْ) موجود ہے؟

جواب: موجود تو ضرور ہے مگر **قَامَ زَیْد** کے معنی پر دلالت نہ کرنے کے باعث قائم مقام ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ (قَامَ زَیْد) نسبت تامہ پر دلالت کرتا ہے جس پر اس کی دلالت نہیں دوسرے حروف کی طرح یہ بھی نسبت ناقصہ پر دلالت کرتا ہے تو یہاں پر (نَعَمْ) کے معنی ہیں نسبت تامہ مخصوصہ کے مضمون کی تقریر جو معنی اضافی ہیں، نہ خود نسبتِ تامہ مخصوصہ اور نسبتِ تامہ مخصوصہ پر جملۂ مابعد دلالت کرتا ہے جس کو بقرینہ سوالِ مذکور حذف کر دیا گیا اور وہ (قَامَ زَیْد) ہے اور اس کا مضمون قیام زید۔ پس (نَعَمْ) کے معنی یہاں پر تقریر قیام زید ہوئے جو معنی اضافی ہیں اور معنی اضافی نسبت ناقصہ۔ **نظر بر آں** یہاں پر حذفِ وجوبی نہ ہوا۔

سوال: (یَازَیْدُ) میں (یا) حرفِ ندا قائم مقام (اَدْعُو) ہے اور (اَدْعُو) فعل بافاعل نسبت تامہ پر دلالت کرتا ہے تو (یا) کی بھی نسبت تامہ پر دلالت ہوئی۔ پھر یہ کہنا کس طرح درست ہوا کہ حرفِ نسبت تامہ پر دلالت نہیں کرتا؟

جواب: یہ سماعی ہے اس پر دوسرے حروف کو قیاس نہیں کر سکتے **کمافی تحریر سنبٹ**۔

سوال: اس پر کیا دلیل ہے کہ یہاں پر (نَعَمْ) کے بعد (قَامَ زَیْد) جملۂ فعلیہ محذوف ہے **زَیْدٌقَامَ** جملۂ اسمیہ محذوف کیوں نہیں؟

جواب: مثال اب بھی بن جائے گی کہ اس میں فعل و فاعل محذوف ہیں (قَامَ) فعل اور ضمیر مستتر فاعل مگر (قَامَ زَیْد) محذوف ہونے میں تقلیل حذف ہے جو **زَیْدٌ قَائِمٌ** میں نہیں اور تقلیل حذف اولیٰ ہے۔ نیز اس میں جواب مطابق سوال ہوتا ہے کیوں کہ سوال جملۂ فعلیہ ہے اور یہ بھی جملۂ فعلیہ بخلاف (زَیْدٌقَامَ) کہ جملہ اسمیہ ہے اور مطابقت عدم مطابقت سے اولیٰ ہوتی ہے جب تک کہ کوئی مانع نہ ہو۔ ۱۲

ترکیب

قوله: وان احدمن المشركين استجارك. (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون (اَحَدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلْمُشْرِکِیْنَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون

(مُشْرِكِيْنَ) جمع مذکر سالم مجرور بیائے ماقبل مکسور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر صفت (اَحَدٌ) موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل جس کا فعل (اِسْتَجَارَكَ) بقرینہ تفسیر محذوف وجوباً (اِسْتَجَارَ) فعل ماضی معروف مجزوم محلاً مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (كَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً (اِسْتِجَارَ) مقدر اپنے فاعل (اَحَدٌ) اور مفعول بہ سے ملکر شرط جس کی جزا قرآن کریم میں مذکور ہے یعنی (فَاَجِرْهُ) اس میں (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اَجِرْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَحَدٌ) (اَجِرْ) فعل امر حاضر معروف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعرب نہیں (اِسْتِجَارَ) مذکور فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَحَدٌ) (كَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (اِسْتَجَارَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

فائدہ: (اَحَدٌ) کا فعل محذوف کے لئے فاعل ہونا مذہب جمہور ہے جو اس بات پر مبنی ہے کہ حرفِ شرط کا دخول فعل کے ساتھ مخصوص ہے۔ فعل خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً اور اس بات پر کہ فاعل کی تقدیم فعل پر جائز نہیں اور اخفش کے نزدیک جملہ اسمیہ کا شرط ہونا جائز ہے بشرطیکہ اس کی خبر فعل ہو تو ان کے نزدیک یہ بھی جائز ہے کہ (اَحَدٌمِنَ الْمُشْرِكِيْنَ) مبتدا ہو اور (اِسْتَجَارَكَ) خبر اور جملۂ اسمیہ شرط اور بعض کوفیہ کے نزدیک فعل پر فاعل کی تقدیم جائز ہے تو ان میں یہ بھی جائز ہے کہ (اَحَدٌمِنَ الْمُشْرِكِيْنَ) فاعل مقدم ہو (اِسْتَجَارَكَ) مذکور کا ان دونوں احتمال پر آیت مذکورہ مسئلہ زیر بحث کی مثال نہ رہے گی۔

قوله: وقد يحذفان معًا في مثل نعم لمن قال اقام زيد.

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (قَدْ) برائے تحقیق بلا تقلیل مبنی بر سکون (يُحْذَفَانِ) فعل مضارع مجہول صحیح با ضمیر بارز مرفوع لفظاً باثبات نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ نائب فاعل مرفوع

محلا مبنی برسکون راجع بسوئے اَلْفِعْلُ وَالْفَاعِلُ (مَعًا) بروزن (فَتیً) اسم ظرف منصوب تقدیرا مفعول فیہ (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (نَعَمْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرا ذوالحال (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر (مَنْ) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے (مَنْ) (اَقَامَ زَیْدٌ) مراد اللفظ مقولہ منصوب تقدیرا (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلا (مَنْ) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (مَنْ) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (یُحْذَفَانِ) فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ نعم. (نَعَم) حرفِ ایجاب مبنی برسکون جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اس کے بعد فعل وفاعل جوازاً محذوف یعنی (قَامَ زَیْدٌ) جس میں (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں،

اَقَامَ زَیْدٌ. میں (الف) حرفِ استفہام مبنی برفتح (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

واذا[1] تنازع الفعلان ظاهرًا بعدهما فقد[2]

جب تنازع کریں دو فعل اپنے بعد واقع ہونے والے اسم ظاہر میں تو ہر ایک کو عمل دینا جائز ہوگا

یکون فی الفاعلیّۃ مثل ضربنی واکرمنی زید
پس یہ تنازع کبھی فاعل ہونے میں ہوتا ہے جیسے ضربنی و اکرمنی زید میں
وفی المفعولیّۃ مثل ضَرَبْتُ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا
اور کبھی مفعول ہونے میں جیسے ضربتُ و اکرمتُ زیدًا

ل **قولہ: واذاتنازع الفعلان الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے فاعل کا حالِ ششم بیان فرماتے ہیں جو اضمار ہے کَمَا سَیَجِیْئُ لیکن یہ حال فاعل متنازع فیہ کا ہے اور گذشتہ احوال غیر متنازع فیہ کے تھے۔ اس سلسلہ میں غیر فاعل کے احوال بھی آ گئے ہیں مگر ان کا بیان بطور استطراد و تبعیت ہے، حالِ ششم کے بیان کی ابتدا بایں طور فرمائی کہ جب دو فعل اپنے بعد واقع ہونے والے اسم ظاہر میں تنازع کریں تو یہ تنازع کبھی اسم ظاہر کے فاعل ہونے میں ہوتا ہے جب کہ ہر ایک مقتضی ہو کہ اسم ظاہر اس کا فاعل ہے جیسے (ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ) میں کہ (ضَرَبَ) اور (اَکْرَمَ) میں سے ہر ایک مقتضی ہے کہ (زَیْدٌ) اس کا فاعل بنے اور کبھی اسم ظاہر کے مفعول ہونے میں جیسے (ضَرَبْتُ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا) میں کہ ہر ایک (زَیدًا) کے مفعول ہونے کا مقتضی ہے اور کبھی اسم ظاہر کی فاعلیّت و مفعولیّت دونوں میں جب کہ ایک فعل اسم ظاہر کے فاعل ہونے کا مقتضی ہو اور دوسرا مفعول ہونے کا جیسے (ضَرَبَنِیْ اَکْرَمْتُ زَیْدٌ) میں کہ (ضَرَبَ) فاعلیّت زید کا مقتضی ہے اور (اَکْرَمْتُ) مفعولیّت کا۔

سوال: تنازع کے معنی ہیں باہم کسی چیز میں جھگڑا کرنا اور یہ جاندار کی صفت ہے۔ فعل جاندار ہوتا نہیں تو اس کی طرف تنازع کی اسناد درست نہ ہوئی؟

جواب: یہ تنازع کے لغوی معنی ہیں جو مراد نہیں۔ یہاں پر تنازع بمعنی اصطلاحی مراد ہے کَمَا فِیْ جَامِعِ الْغُمُوْض اور وہ معنی اصطلاحی یہ ہیں کہ دو فعل کے بعد واقع ہونے کی حیثیت سے اسم ظاہر کی معمولیّت کا علیٰ سبیلِ البدل ہر ایک کے لئے صحیح ہونا۔

سوال: بایں معنی تنازع غیر فعل میں بھی ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ وَمُکْرِمٌ عَمْرًا پھر فعل کی تخصیص

کیوں فرمائی؟

جواب: فعل سے مجازاً عامل مراد ہے۔

سوال: تو (اَلْعَامِلاَن) کیوں نہ فرمایا؟

جواب: اس لئے کہ فعل عمل میں اصل ہے۔

سوال: تنازع دو فعل سے زیادہ میں بھی ہوتا ہے جیسے حدیث میں ہے **تسبحون وتحمدون وتكبرون دبر كل صلاة ثلاثا وثلثين** پھر دو کی تخصیص کیوں فرمائی؟

جواب: دو کا ذکر حصر کے لئے نہیں بلکہ اقلِ مراتب کا بیان ہے کہ دو سے کم میں نہیں ہوتا۔

سوال: اسم ظاہر کی تخصیص کیوں فرمائی؟

جواب: اس لئے کہ ضمیر مرفوع میں بر مسلک بصری اور کوفی نحات تنازع نہیں ہوتا وجہ یہ کہ ضمیر مرفوع کی دو قسم ہیں: اوّل متصل، دوم منفصل (متصل) میں اس لئے نہیں ہوسکتا کہ بر تقدیر تنازع وہ فعل ثانی سے متصل ہونے کے باعث فعل اوّل کا معمول بننے کی صالح نہیں اور فعل ثانی عامل ہونے کے لئے متعین کیوں کہ متصل کا عامل وہی ہے جس کے ساتھ وہ متصل ہو اور تنازع میں یہ معتبر ہے کہ ہرایک کا علی سبیل البدل معمول بن سکے تو ضمیر مرفوع متصل میں معنی تنازع ہی متحقق نہ ہوئے اور مرفوع منفصل میں جب کہ اِلَّا کے ساتھ ہو جیسے مَاضَرَبَ مَااَکْرَمَ اِلَّااَنَا اگرچہ تنازع متصور لیکن بر مسلک نحات بصری وکوفی اس کا قطع ممکن نہیں کیوں کہ قطع تنازع کا طریقہ مرفوع متنازع فیہ میں نحات بصری کے نزدیک فعل ثانی کا اعمال ہے اور فعل اوّل میں اضمار اور نحات کوفی کے نزدیک فعل اوّل کا اعمال اور فعل ثانی میں اضمار یہاں پر دونوں میں سے کوئی طریقہ جاری نہیں ہوسکتا اس لئے کہ اگر (اَکْرَمَ) کو عمل دیں تو (ضَرَبَ) میں اضمار ہوگا اور (ضَرَبَ) کو عمل دیں تو (اَکْرَمَ) میں اضمار ہوگا بہر صورت (اِلَّا اَنَا) بتمامہ کا اضمار ہوگا یا صرف (اَنَا) کا علیٰ تقدیر اوّل (اِلَّا) حرف کا فعل میں استتار لازم جو جائز نہیں کہ حرف فعل میں مستتر نہیں ہوا کرتا ھٰکَذَا قَالُوا اور بر تقدیر دوم معنی کلام مقصود متکلم کے خلاف ہو جائیں گے کیوں کہ مقصود اثبات ضَرْبٌ وَاِکْرَامٌ ہے اور وہ بھی حصر کے ساتھ اور اب ضَرْبٌ یا اِکْرَامٌ کی نفی ہو جائے گی۔

سوال: جس طرح (اِلَّا) کے ساتھ ضمیر منفصل میں بطریق مذکور قطع تنازع ممکن نہیں اسی طرح اسم ظاہر

میں بھی جب کہ (اِلَّا) کے ساتھ ہو جیسے (مَاضَرَبَ وَمَااَکْرَمَ اِلَّازَیْد) وجہ وہی جو ضمیر منفصل میں مذکور ہوئی پھر تخصیص کی کیا وجہ؟

جواب: ضمیر مرفوع منفصل (بالّا) میں قطع تنازع ممکن نہیں **کمامرّ** اور (بغیر الّا) میں ممکن **کمافی حاشیۃ سُوال باسولی عنِ اللّباب** جیسے (مَاضَرَبَ وَمَااَکْرَمَ هُوَ) مگر اس پر ایک محذور لازم آتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ اضمار متنازع فیہ کا نائب ہوتا ہے اور نائب ومنوب عنہ متغایر ہوتے ہیں۔ ان کا اتحاد جائز نہیں، صورتِ مذکورہ میں اتحاد لازم آتا ہے کہ جب (اَکْرَمَ) کو عمل دیا تو (هو) مذکور اس کا فاعل قرار پایا اور (ضَرَبَ) میں اضمار یعنی (هو) ضمیر راجع بسوئے (هو) مذکور متنازع فیہ پوشیدہ مانی یا (هو) مذکور کو (ضَرَبَ) کا فاعل قرار دیا اور (اَکْرَمَ) میں اضمار مانا بہر صورت نائب اور منوب عنہ متحد ہو گئے کہ دونوں (هو) ہیں۔ **نظر برآں** ضمیر مرفوع منفصل بغیر (اِلَّا) کو عدم جواز میں ضمیر مرفوع منفصل (بالّا) پر محمول کر دیا گیا تو مطلقاً ضمیر مرفوع متصل میں تنازع ممنوع قرار پایا۔ بخلاف اسم ظاہر (بالّا) جیسے **مَاضَرَبَ وَمَااَکْرَمَ اِلَّازَیْد** کہ اس میں یہ محذور لازم نہیں آتا کیوں کہ نائب ضمیر ہے اور منوب عنہ اسم ظاہر۔ **نظر برآں** اسم ظاہر (بالّا) کو جواز میں اسمِ ظاہر بغیر (اِلَّا) پر محمول کر دیا گیا تو مطلقاً اسم ظاہر میں تنازع جائز قرار پایا۔ بایں وجہ اسم ظاہر کی تخصیص فرمائی۔

سوال: یہ قید کیوں لگائی کہ اسم ظاہر دونوں فعل کے بعد ہو؟

جواب: اس لئے کہ اگر دونوں پر مقدم ہو جیسے **زَیْدًا ضَرَبْتُ وَاَکْرَمْتُ** یا دونوں میں متوسط ہو جیسے **ضَرَبَ زَیْدٌ وَاَکْرَمَ** تو ان دونوں صورتوں میں فعل اوّل کا اعمال متعین ہوگا کیوں کہ وہ فعل ثانی سے پیشتر مستحق ہے۔ لہٰذا اسم ظاہر ہر ایک کا علی سبیل البدل معمول بننے کا صالح نہ ہوا، تو اس صورت میں تنازع متحقق نہ ہوگا۔

۲ **قوله: فقديكون الخ.** (فا) جزائیہ ہے جس کے مدخول کا شرط پر ترتب باعتبار علم ہے کہ اس کا علم شرط کے علم پر مترتب نہ باعتبار تحقق کہ اس قول میں اقسام تنازع کا بیان ہے اور اقسام شی کا تحقق شی کے تحقق پر مترتب نہیں ہوتا کہ ترتب مقتضی مغایرت ہے اور تحقق اقسام اور تحقق شی ایک چیز ہیں۔ بریں تقدیر (**يختار الخ**) اس جزا پر معطوف اگر (و) کے ساتھ ہو یعنی (**ومختار**) **كمافي اكثر النسخ** اور **فان اعملت الخ** میں مدخول (فا) (**اذاتنازع الخ**) پر معطوف از قبیل عطف شرطیہ بر شرطیہ یا (فا)

اعتراضیہ ہے جیسے

واعلم فَعِلْمُ الْمَرْءِ یَنفَعُهُ اَنْ سَوْفَ یَاتِیْ کُلُّ مَاقُدِرَ

میں بریں تقدیر دخول (فــا) اپنے جملہ معطوفہ کے ساتھ شرط و جزا کے درمیان جملہ معترضہ ہے۔ شرط اِذَا تَنَازَعَ الْفِعْلَان الخ اور جزا (فَاِنْ اَعْمَلْتَ الخ) یا (یَخْتَارُ الخ) اگر یہ (فا) کے ساتھ ہو کما فی بعض النسخ اس تقدیر پر جملہ معترضہ صرف (فَقَدْیَکُوْنُ الخ) ہوگا یا (جَازَ اِعْمَالُ کُلٍّ مِنْهُمَا) جو (یختار الخ) سے پیشتر مقدر ہے اور یہی اس کی تقدیر پر قرینہ اور (یختار الخ) اس مقدر پر معطوف اس تقدیر پر بھی جملہ معترضہ صرف فَقَدْ یَکُوْنُ الخ ہوگا اور اگر (جَازَ اِعْمَالُ کُلٍّ مِنْهُمَا) ن تقدیر فَقَدْ یَکُوْنُ الخ سے پیشتر ہو تو فَقَدْیَکُوْنُ الخ کی (فا) برائے تفصیل ہوگی باین طور کہ (قَدْیَکُوْنُ الخ) تفصیل شرط ہے اور (و یختار الخ) تفصیل جزائے مقدر۔ الغرض یہ تنازع تین طرح ہوتا ہے:

اوّل: فاعلیت میں اور فاعلیت میں تنازع کے یہ معنی ہیں کہ دونوں فعلوں میں سے ہر ایک اسم ظاہر کو اپنا فاعل بنانا چاہے جیسے (ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ) فاعلیت میں تعمیم ہے خواہ حقیقۃً ہو جیسے مثال مذکور یا حکماً جیسے (ضُرِبَ وَاُکْرِمَ زَیْدٌ) اسی واسطے (فی الفاعل) نہیں فرمایا حالانکہ یہ اس سے اخصر ہے اور

دوم: مفعولیت میں اور مفعولیت میں تنازع کے یہ معنی کہ دونوں فعل میں سے ہر ایک اسم ظاہر کو اپنا مفعول بنانا چاہے جیسے (ضَرَبْتُ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا) مفعولیت بھی عام ہے کہ حقیقۃً اور حکماً دونوں کو شامل۔ اسی واسطے (فی المفعول) نہیں فرمایا حالانکہ یہ اس سے اخصر ہے حقیقۃً یعنی بلاواسطہ حرف جر جیسے مثال گذشتہ اور حکماً یعنی بواسطہ حرف جر جیسے مَرَرْتُ وَذَهَبْتُ بِزَیْدٍ ۱۲

ترکیب

قوله: واذا تنازع الفعلان ظاهرًا بعدهما. (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تَنَازَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْفِعْلَان) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلَانِ) مثنی مرفوع بالف فاعل (ن) عوض حرکت جو واحد میں تھی (ظَاهِرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت اوّل (بَعْدَ) اسم ظرف

مکان منصوب لفظاً مضاف (هُمَا) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْفِعْلَان (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتاً) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اِسْمًا) (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر صفت ثانی، موصوف مقدر اپنی دونوں صفت سے ملکر مفعول بہ (تَنَازَعَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

فقد یکون فی الفاعلیّۃ. (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح (قَدْ) برائے تحقیق مبنی بر سکون (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے تنازع مذکور (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْفَاعِلِیَّۃِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فَاعِلِیَّۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے ملکر معطوف علیہ،

وفی المفعولیّۃ. میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (فِی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْمَفْعُوْلِیَّۃِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَفْعُوْلِیَّۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر معطوف،

وفی الفاعلیّۃ والمفعولیّۃ مختلفین. میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْفَاعِلِیَّۃِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فَاعِلِیَّۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلْمَفْعُوْلِیَّۃِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَفْعُوْلِیَّۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلْفَاعِلِیَّۃِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ذوالحال (مُخْتَلِفَیْنِ) تثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْفَاعِلِیَّۃِ وَالْمَفْعُوْلِیَّۃِ ان دونوں کے مصدر ہونے کی وجہ سے ضمیر عائد میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (مُخْتَلِفَیْنِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر

معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنُ (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مثل ضربني واكرمني زيد. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے تنازع در فاعلیت (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ ضربني واكرمني زيد. میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروفِ مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے زید جو لفظاً اور رتبۃً مؤخر ہے تو اضمار قبل الذکر لفظاً ورتبۃً لازم آئے گا مگر یہ عمدہ میں بشرط تفسیر بصریہ کے نزدیک جائز ہے (ن) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (ضَرَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَکْرَمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (ن) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (اَکْرَمَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ ترکیب بر مذہب بصریہ اور بر مذہب کوفیہ (زَیْدٌ) فاعل ضَرَبَ اور فاعل اَکْرَمَ ضمیر (ھو) اس میں مستتر راجع بسوئے زَیْد جو لفظاً مؤخر اور رتبۃً مقدم ہے۔

مثل ضربت واكرمت زيدا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف ضَرَبْتُ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے سے ملکر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے تنازع در مفعولیت (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ ضربت واکرمت زیدًا. میں (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تــا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم۔ اس کا مفعول بہ وجوبا محذوف کہ برتقدیر ذکر (زیـد) تکرار لازم آئے گی اور برتقدیر اضمار، اضمار قبل الذکر لفظا ورتبۃ فضلہ میں اوردونوں ناجائز (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرف عطف مبنی برفتح (اَکْرَمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ (اَکْـرَمْـتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ ترکیب برمذہب بصریہ اور برمذہب کوفیہ (زَیْدًا) (ضَرَبْتُ) کا مفعول بہ ہے اور (اَکْرَمْتُ) کا مفعول بہ محذوف اگرچہ مختار کوفیہ ہے کہ اس صورت میں بجائے حذف مفعول بہ اس کی ضمیر لاکر (اَکْرَمْتُهٗ) کہا جائے کَمَا فِی الْکِتَابِ ۱۲۔

وفی الفاعلیّة[1] والمفعولیّة مختلفین وَیَخْتَارُ[2]

اور کبھی فاعلیت ومفعولیت دونوں میں جب کہ دونوں فعل اقتضا میں مختلف ہوں اور اولی قرار دیتے ہیں

البصریّون اعمالَ الثّانی والکوفیّونَ الاوّل فَاِنْ

بصری نحات عمل دینا فعل ثانی کو اور کوفی نحات فعل اوّل کو نظر بر آں اگر

اعملتَ[3] الثّانی اضمرتَ الفاعل فی الاوّل علیٰ

تم عمل دو فعل ثانی کو تو اختیار کرنا ضمیر فاعل فعل اوّل میں

وفق الظّاهر دونَ الحذفِ خلافًا للکسائی

مطابق اسم ظاہر نہ حذف فاعل برخلاف کسائی

ؒ **قوله: وفی الفاعلیّة.** اور سوم فاعلیّت ومفعولیّت میں اور فاعلیّت ومفعولیّت میں
تنازع کے یہ معنی کہ دونوں فعلوں میں سے ایک فعل اسم ظاہر کو اپنا فاعل بنانا چاہے اور دوسرا اپنا مفعول جیسے
ضَرَبَنِیْ وَ اَکْرَمْتُ زَیْدًا۔
سوال: فاعلیت ومفعولیّت میں تنازع کے معنی مذکور دونوں فعل کے اقتضا میں مختلف ہونے کو مستلزم ہیں پھر (مُخْتَلِفَیْنِ) کی قید کیوں ذکر فرمائی؟
جواب: اس کا ذکر **تصریح بما علم لزومًا** کے قبیل سے ہے چونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے چوتھی قسم بیان نہیں فرمائی حالانکہ یہ مقام بیان ہے تو معلوم ہوا کہ تنازع مذکور تین قسموں میں منحصر ہے کیوں کہ مقام بیان میں سکوت حصر پر دلالت کرتا ہے۔
سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے قسم سوم کی مثال بیان کیوں نہ فرمائی؟
جواب: اس لئے کہ وہ مذکورہ بالا دومثالوں سے حاصل ہوسکتی ہے بایں طور کہ ایک فعل اوّل مثال سے لے لیں اور ایک دوسری سے تو قسم سوم کی مثال بن جائے گی۔
فائدہ: تمیز وحال کے علاوہ باقی معمولات میں بھی تنازع جائز ہے۔ ان میں اس لئے جائز نہیں کہ بوجہ وجوب تنکیر مضمر نہیں ہوسکتے نیز دوحرفوں میں تنازع نہیں ہوتا نہ حرف وغیر حرف میں، نہ دوفعل جامد میں، نہ فعل جامد وغیر جامد میں **کَذَافِی الْاُشْمونی۔**
ؒ٢ **قوله: یختار البصریّون الخ.** (بصری) بالکسر کی جمع ہے اور یہ (بَصْرَة) کی طرف منسوب جو ایک شہر کا نام ہے جس کو خلافت فاروقی میں **عتبة بن غزوان** نے ١٧ھ میں بنایا اور ١٨ھ میں آباد کیا تھا۔ اس کو **قبة الاسلام** اور **خزانة العرب** بھی کہتے ہیں۔ مشہور ولیہ رابعہ نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی مقام کی تھیں۔ اس کی زمین پر کبھی بت پرستی نہیں ہوئی۔ اس کو (**بُصَیرة**) بتصغیر اور (**تدمر**) اور (**موتکفة**) بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ زمانہ سابق میں یہ بستی اُلٹ دی گئی تھی۔ (**شرح نووی**) قیاساً (بَصْرِیْ) بالفتح ہونا چاہئے تھا مگر (با) کو کسرہ دیدیا تاکہ اس (بصری) سے ممتاز رہے جو (بَصْر) بمعنی ملک حجاز کی طرف منسوب ہے **کذافی شرح الکافیة لشهاب الدّین الدّولت آبادی** اور بعض نے کہا کہ (**بصرة**) بمعنی سنگ مرمر کی طرف منسوب (**بصری**) سے ممتاز کرنے کے لئے کسرہ دیا گیا **کمافی**

جامع الغموض اور بعض نے کہا کہ (بُصرۃ) میں (با) پر تینوں حرکتیں ہیں مگر فتح افصح اور منسوب میں ضمہ مسموع نہیں ہوا تاکہ (بُصْرِیْ) کے منسوب سے ملتبس نہ ہو جائے جو ملک شام میں ایک شہر ہے اور تحقیق یہ ہے کہ (بَصْرۃ) کے منسوب (بَصْرِی) میں بھی حرکات ثلثہ مسموع ہیں کذافی حاشیة الامیر علیٰ مغنی اللبیب سیبویہ، مبرد، یعقوب، اخفش، یونس، حضرمی، ابوعلی بن مهران، علی بن عیسیٰ کرمانی، ابواسحٰق، زجاج ابن ورستویة بصری کہلاتے ہیں اور بعض نے کہا کہ (فَرّاء) بھی (اَلْکُوْفِیُّوْنَ) جمع (کُوْفِی) منسوب بہ (کُوْفَة) جو ایک مشہور شہر کا نام ہے اس سے کسائی، فرّاء، حمزة، مازنی مراد ہوا کرتے ہیں کذافی جامع الغموض بصری نحات نے در صورت تنازع فعل اوّل کے عمل کو جائز رکھتے ہوئے فعل ثانی کے عمل دینے کو راجح قرار دیا۔ بایں وجہ کہ فعل ثانی بہ نسبت فعل اوّل اسم ظاہر سے قریب ہے اور کوفی نحات نے فعل ثانی کے عمل کو جائز قرار دیتے ہوئے فعل اوّل کے عمل کو راجح قرار دیا بایں وجہ کہ فعل اوّل سابق ہے۔

سوال: فریقین کی دلیلیں قوت میں برابر ہیں تو واجب ہوا کہ دونوں متروک العمل ہوں کہ اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا؟

جواب: فعل ثانی کا عمل قرآن کریم اور کلام فصحاء میں کثیر ہے۔ اسی کثرت استعمال کے باعث مذہب بصریہ راجح قرار پایا۔ قرآنِ کریم میں ہے ھاؤُمَ اقْرَئُوْا کِتَابِیَهْ اس میں (اِقْرَؤُا) کو عمل دیا ورنہ (اِقْرَؤُهُ) فرمایا جاتا کہ بروقت اعمال اوّل ثانی میں مفعول کا اضمار مختار ہے۔ اسی قبیل سے ہے (آتُوْنِیْ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا) کہ ثانی کو عمل دیا ورنہ (اُفْرِغْهُ) فرمایا جاتا کما مرّ اور اسی قبیل سے یہ شعر ہے۔

وکُمْتًا مدمَّاةً کَاَنَّ مُتُوْنَهَا   جری فوقها واستَشْعَرَت لونَ مُذْهَب

کہ (اِسْتَشْعَرَتْ) کا (لونَ مُذْهَبْ) کو مفعول قرار دیا اور (جری) میں ضمیر قرار دی جو اس کی طرف راجع ہے (کُمْتًا) موصوف محذوف (خیلًا) کی صفت ہے اور اس کا ناصب (تریٰ) مقدر اور یہ (اَکْمَتْ) کی جمع ہے جس کی تصغیر خلاف قیاس (کُمَیْتْ) آتی ہے۔ اس سرخ گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی سرخی مائل بسیاہی ہو (مدمَّاة) بمعنی (شَدِیْدُ الْحُمْرَةُ) اور (متون) جمع (متن) بمعنی پشت اور (استشعرت لون مذهب) بمعنی (جعلته شعارًا ای لباسًالها) (مُذْهَبْ) مشتق از

(اذھاب) بمعنی (تذھیب) جس کے معنی ہیں کسی چیز پر سونے کا پانی چڑھانا تو مُذْھَبْ وہ چیز ہے جس پر سونے کا پانی چڑھایا گیا ہو۔

۳؎ **قولہ: فان اعملت الثّانی الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے بصری نحات کے مذہب مختار کی تفصیل بیان فرماتے ہیں کہ ان کے مذہب پر اگر تم فعل ثانی کو عمل دو تو فعل اوّل میں ضمیر فاعل لانا جب کہ فعل اوّل فاعل کا مقتضی ہو کیوں کہ قطع تنازع کے تین طریقے ہیں: (۱) حذف، (۲) ذکر، (۳) اضمار، صورت مذکورہ میں اگر حذف اختیار کیا جائے تو بغیر قائم مقام حذف فاعل لازم آئے گا جو جائز نہیں اور اگر ذکر کیا جائے تو تکرار لازم آئے گی جو فی نفسہٖ قبیح ہے۔ پس اضمار متعین ہو گیا اور اس ضمیر کو افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث میں اسم ظاہر کے مطابق رکھا جائے گا جو اس ضمیر کا مرجع ہے تا کہ راجع اور مرجع میں مطابقت رہے جیسے **ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ، ضَرَبَانِیْ وَاَکْرَمَنِی الزَّیْدَان، ضَرَبُوْنِیْ وَاَکْرَمَنِی الزَّیْدُوْنَ** جب کہ ثانی بھی فاعل کا مقتضی ہو اور (**ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا، ضَرَبَانِیْ وَاَکْرَمْتُ الزَّیْدَیْن، ضَرَبُوْنِیْ وَاَکْرَمْتُ الزَّیْدِیْن** جب کہ ثانی مفعول کا مقتضی ہو اور امام کسائی علیہ الرحمۃ صورتِ مذکورہ میں فعل اوّل کے فاعل کو محذوف قرار دیتے ہیں کہ ذکر سے تکرار لازم جو قبیح ہے اور اضمار سے اضمار قبل الذکر لازم جو ممنوع تو لامحالہ حذف متعین ہو گیا۔ بصریہ کی جانب سے جواب یہ ہے کہ اضمار قبل الذکر عمدہ میں بشرط تفسیر جائز ہے جو یہاں پر موجود اور قرآنِ کریم میں واقع جیسے **فَنِعِمَّا هِیَ** اور **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** بخلاف حذفِ فاعل بدون قائم مقام کہ وہ ثابت نہیں۔ امام مذکور کا اسم گرامی (**علی بن حمزہ**) ہے اور کنیت (**ابو الحسن**) یہ علم نحو اور لغت و قرارت میں امام تھے اور خلیفہ ہارون رشید اور ان کے صاحبزادے (امین) کے استاذ۔ کسی نے دریافت کیا کہ آپ کو (**کسائی**) کیوں کہا جاتا ہے؟ فرمایا کہ میں نے بروقت احرام (**کِسَاء**) چادر استعمال کی تھی بمقام (رَی) یا (**طوس**) ۱۸۹ھ میں وفات پائی۔ ۱۲

ترکیب

قولہ: ویختار البصریّون اعمال الثّانی والکوفیّون الاوّل.

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (یَخْتَارُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب

(اَلْبَصْرِیُّوْنَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (بَصْرِیُّوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع لفظاً بواو ماقبل مضموم اسم منسوب صیغہ جمع مذکر اس میں (هُمْ) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلنُّحَاۃُ) (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (اَلْبَصْرِیُّوْنَ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (اَلْکُوْفِیُّوْنَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (کُوْفِیُّوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع لفظاً بواو ماقبل مضموم اسم منسوب صیغہ جمع مذکر اس میں (هم) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلنُّحَاۃُ) (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (اَلْکُوْفِیُّوْنَ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل (اِعْمَالَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف (اَلثَّانِیْ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (ثَانِیْ) اسم منقوص مجرور تقدیراً مضاف الیہ منصوب محلاً بنا بر مفعولیت (اِعْمَالَ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (اَلْاَوَّلَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اَوَّل) غیر منصرف منصوب لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْفِعْلَ) (اَلْاَوَّلَ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر معطوف بتقدیر مضاف ای اِعْمَالَ الْفِعْلِ الْاَوَّلِ (اِعْمَالَ الثَّانِیْ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ۔ اس عبارت میں عامل واحد کے دو معمول پر دو شے کا عطف بحرف واحد ہے یعنی (یَخْتَارُ) عامل واحد ہے جس کے دو معمول (اَلْبَصْرِیُّوْنَ) اور (اِعْمَالَ الثَّانِیْ) ہیں۔ اوّل پر (اَلْکُوْفِیُّوْنَ) کا عطف ہے اور دوم پر (اَلْاَوَّلُ) کا (یَخْتَارُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فان اعملت الثّانی اضمرت الفاعل فی الاوّل علٰی وفق الظاهر دون الحذف. (فا) برائے تفصیل مبنی برفتح (اِنْ) حرف شرط مبنی برسکون (اَعْمَلْتَ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح (اَلثَّانِیَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (ثَانِیَ) اسم منقوص منصوب لفظاً مفعول بہ (اَعْمَلْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں

ترکیب

(اَضْمَرْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر (تَ) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (اَلْفَاعِلَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فَاعِلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ذوالحال (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْاَوَّلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَوَّلِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْفِعْلِ) (اَلْاَوَّلِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (وَفْقِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اَلظَّاهِرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ظَاهِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت از قبیل اضافت مصدر بجانب مفعول اور فاعل محذوف (اَیْ وَفْقِ الْفَاعِلِ الظَّاهِرَ) یا مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت از قبیل اضافت مصدر بجانب فاعل اور مفعول محذوف (اَیْ وَفْقِ الظَّاهِرِ اِیَّاهُ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْمِ) (ظَاهِرِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (وَفْقِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حالِ اوّل (دُوْنَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (اَلْحَذْفِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (حَذْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (دُوْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حالِ دوم (اَلْفَاعِلَ) ذوالحال اپنے دونوں حال سے مل کر مفعول بہ (اَضْمَرْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ عَلٰی وَفْقِ الظَّاهِرِ اور دُوْنَ الْحَذْفِ چونکہ ایک ذوالحال (اَلْفَاعِلَ) سے حال ہیں۔ اس لئے یہ دونوں احوال مترادفہ ہوئے اور اگر (دُوْنَ الْحَذْفِ) کو پہلے حال کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیں تو یہ دونوں احوال متداخلہ ہوں گے۔

قوله: خلافًا للکسائی. (خِلاَفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق جس کا فعل (خَالَفَ) وجوباً محذوف (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے غائب (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (ل) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر کسر (اَلْکِسَائِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (کِسَائِیْ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر، (هُو) محذوف ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے خلاف (هو) مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، اصل عبارت یوں تھی خَالَفَ الْکِسَائِیْ خِلاَفًا فعل مع الفاعل حذف کیا گیا اور (خِلاَفًا) کو اس کے قائم مقام تو فاعل میں ابہام واقع ہوا جس کو (لِلْکِسَائِیْ) کہہ کر دور کیا گیا، پس یہ لام برائے تبیین فاعل ہے کَذَا فِی الْفَوَائِدِ الشَّافِیَةِ ۱۲۔

وجاز[1] خلافًا لِلْفَرَّاءِ وحَذفتَ[2] المفعول اِن
فعل ثانی کو عمل دینا جائز ہے برخلاف فراء اور محذوف قرار دینا مفعول اگر
اسْتُغْنِیَ عنه واِلّاَ اظهرت واِنْ[3] اعملت
اس کا ذکر ضروری نہ ہو ورنہ ذکر کردینا اور اگر تم عمل دو
الاَوَّلَ اضمرتَ الفَاعلَ فی الثّانی والمفعولَ
فعل اوّل کو تو اختیار کرنا ضمیر فاعل فعل ثانی میں اور ضمیر مفعول

علی المختار الّا ان یمنع مانع فتظہر

بر مذہب راجح مگر جب کہ زد کے کوئی مانع تو ذکر کر دینا

لے **قوله: وجاز خلافاً للفرّاء.** یہ جملہ اعتراضیہ مذہب فرار بیان کرنے کے لئے ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ بصری نحات کے نزدیک فعل ثانی کو عمل دینا جائز ہے درآنحالیکہ فعل اوّل فاعل کا مقتضی ہو بخلاف فرّار کہ ان کے نزدیک اس صورت میں فعل ثانی کو عمل دینا جائز نہیں بلکہ فعل اوّل کو عمل دینا متعین ہے کیوں کہ اس صورت میں اگر فعل ثانی کو عمل دیا جائے تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا یا حذف فاعل اور دونوں ممنوع۔ پھر صورتِ مذکورہ میں اگر فعل ثانی فاعل کا مقتضی ہو جیسے (ضَربَنِي وَاَكْرَمَنِيْ زَيْدٌ) تو اس میں ضمیر فاعل قرار دی جائے گی جس سے اضمار قبل الذکر لفظاً لازم آئے گا نہ رتبۃً اور یہ جائز ہے اور اگر فعل ثانی مفعول کا مقتضی ہو جیسے (ضَـرَبَنِي وَاكْرَمْتُ زَيْد) تو اس کے مفعول کو محذوف قرار دیا جائے یا اس کی بھی ضمیر لائیں اور یوں کہیں (ضَرَبَنِيْ وَاَكْرَمْتُهٗ زَيْدٌ) اس مسلک پر کوئی محذور لازم نہیں آتا، نہ حذف، نہ اضمار قبل الذکر، نہ تکرار۔

سوال: پھر بھی اس صورت میں مسلک بصریہ مختار کیوں ہے؟

جواب: اس لئے کہ استعمال عرب مسلک بصریہ کے موافق ہے اور مسلک فرّار کے مخالف جیسے مذکورہ بالا شعر میں جرىٰ فوقها واَسْتَشْعَرَتْ لَوْنَ مُذْهَبْ کہ اس میں شاعر نے فعل ثانی (استشعرت) کو اسم ظاہر (لَوْنَ مُذْهَبْ) میں عمل دیا حالانکہ فعل اوّل (جرىٰ) فاعل کا مقتضی ہے کذافی حاشیة العلامة محمد بن موسیٰ بسنوی رحمة الله القوی علیٰ شرح الجامی ص: ۲۴۸ جو محرم آفندی کے حاشیہ پر مطبوع ہے۔ صورتِ زیر بحث میں امام فرار کا مسلک مذکور غیر مشہور ہے اور مشہور یہ ہے ..... کہ اضمار بعد اسم ظاہر تاکہ اضمار قبل الذکر لازم نہ آئے جیسے (ضربني واكْرَمني زَيْدٌهو) جب کہ دونوں فعل فاعل کے مقتضی ہوں اور (ضَربَنِيْ وَاَكْرَمْتُ زَيْدًاهُوَ) جب کہ فعل ثانی مفعول کا مقتضی ہو یا تشریك رَافِعَيْنْ یعنی دونوں فعل کو اسم ظاہر کا رافع قرار دیں جیسے (ضَـرَبَنِـي وَاَكْـرَمَنِيْ زَيْدٌ) جب کہ (زید) دونوں کا فاعل ہو اضمار بعد اسم ظاہر اور تشریك رَافِعَيْنْ میں تردید شک راوی پر مبنی ہے (کمافی حاشیّة مولٰنا عبدالرّحمٰن علی الجامی (یاتخییر) پر کمایستفاد من التّحفة الخادميّة

بصریہ کی جانب سے اس مشہور کا جواب یہ ہے کہ اضمار بعد اسم ظاہر کے استعمال عرب موافق نہیں اور تشریک اس لئے باطل کہ عوامل نحو علت مستقلہ کے حکم میں ہوتے ہیں تو جس طرح دو علت مستقلہ کا اجتماع ایک معلول پر باطل اسی طرح دو رافع کا ایک فاعل پر۔ فرّاء ان کا اسم گرامی یحیی بن زیاد اور کنیت (ابوزکریا)، علم نحو ولغت اور دیگر فنونِ ادب میں امام تھے (فَرَّاء) بروزن (فَعَّال) ہے (فری) بمعنی قطع وبرید بجہت اصلاح سے ماخوذ ہے۔ چونکہ کلام میں بجہت اصلاح ترمیم فرمایا کرتے تھے اس لئے (فـرّاء) کہلانے لگے۔ امام محمد شاگرد امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ ایک دِن اُن کی مجلس میں کہنے لگے کہ جب کوئی شخص کسی علم میں ماہر ہو جائے تو دوسرے علوم آسان ہو جاتے ہیں۔ امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا آپ علم عربیت میں ماہر ہیں۔ میں آپ سے ایک مسئلہ فقہی دریافت کرتا ہوں۔ عرض کیا فرمائیے، انہوں نے فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جس کو نماز میں سہو ہوا، اس کے لئے دو سجدۂ سہو کئے، پھر ان سجدۂ سہو میں سہو ہوا، تو کیا پھر سجدۂ سہو کرے؟ قدرے تامل کر کے عرض کیا نہیں، فرمایا کیوں؟ عرض کیا، اس لئے کہ تصغیر کی تصغیر نہیں ہوتی، دونوں سجدے تمام صلوٰۃ ہیں اور تمام کے لئے تمام نہیں ہوتا۔ امام محمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا میرے گمان میں تم جیسا پیدا نہ ہوگا۔ ۲۰۷ھ میں بعمر تریسٹھ (۶۳) سال مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستے میں وفات پائی۔

۲؎ **قوله: وحذفت المفعول الخ.** یہ اضمرت الفاعل الخ پر معطوف ہے اور معنی یہ کہ بصورت اعمال ثانی اگر فعل اوّل مقتضی مفعول ہو تو اس کو محذوف قرار دینا کہ اسم ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے مگر بایں شرط کہ اس کا ذکر ضروری نہ ہو۔ یہ اس وقت ہوگا جب کہ دونوں فعل افعالِ قلوب سے نہ ہوں جیسے (ضَرَبْتُ وَضَرَبَنِي زَيْد) بریں تقدیر کہ فعل ثانی فاعل کا مقتضی ہو اور ضَرَبْتُ وَاَكْرَمْتُ زَيْدًا بریں تقدیر کہ فعل ثانی بھی مقتضی مفعول ہو۔ وجہ یہ کہ اگر مفعول ذکر کریں تو تکرار لازم آئے گی جو فی نفسہ قبیح ہے اور اگر اس کی ضمیر لائیں تو دو حال سے خالی نہ ہوگی۔ متصل جیسے (ضَرَبْتُهُ وَاَكْرَمْتُ زَيْدًا) اس تقدیر پر فضلہ میں اضمار قبل الذکر لفظا ورتبۃً لازم آئے گا جو جائز نہیں یا منفصل بعد اسم ظاہر جیسے (ضَرَبْتُ وَاَكْرَمْتُ زَيْدًا اِيَّاهُ) اس تقدیر پر عامل فعل اوّل اور معمول (ضمیر منفصل) میں اجنبی (وَاَكْرَمْتُ زَيْدًا) فاصل ہو جائے گا جو ناجائز ہے تو حذف متعین ہو گیا اور اگر ذکر ضروری ہو تو مفعول کو ظاہر کرنا یہ اس وقت ہوگا جب کہ دونوں فعل افعال قلوب سے ہوں۔ جیسے (حَسِبَنِي مُنْطَلِقًا وَحَسِبْتُ زَيْدًا مُنْطَلِقًا) وجہ یہ کہ

قطع تنازع کے تین طریقے ہیں **حذف، اضمار، ذکر**۔ یہاں پر حذف باطل کہ افعالِ قلوب کے ایک مفعول کا حذف جائز نہیں **کما یاتی فی بحث الفعل انشاء اللّٰہ تعالیٰ** اور اضمار بھی درست نہیں کما مرّ آنِفًا تو ذکر متعین ہوگیا۔

۳ قوله: (وَاِنْ اَعْمَلْتَ الْاَوَّل) یہ (اِنْ اَعْمَلْتَ الثَّانِیَ الخ) پر معطوف ہے اور یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ کوفی نحات کے مذہب مختار کی تفصیل بیان فرماتے ہیں کہ اگر تم ان کے مذہب پر فعل اوّل کو عمل دو تو فعل ثانی میں حتمًا ضمیر فاعل لانا جب کہ وہ فاعل کا مقتضی ہو جیسے **ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ** بریں تقدیر کہ اوّل بھی فاعل کا مقتضی ہو اور **اَکْرَمْتُ وَضَرَبَنِیْ زَیْدًا** بریں تقدیر کہ اوّل مفعول کا مقتضی ہو۔ وجہ یہ کہ قطع تنازع کے تین طریقے **حذف، اضمار، ذکر**۔ صورت زیر بحث میں اگر حذف اختیار کیا جائے تو بغیر قائم مقام حذف فاعل لازم آئے گا جو جائز نہیں اور اگر ذکر کریں تو تکرار لازم آئے گی جو فی نفسہٖ قبیح ہے۔ لہٰذا اضمار متعین ہوگیا اور اگر فعل ثانی مفعول کا مقتضی ہو تو بر مذہب مختار اس کی بھی ضمیر لانا جیسے **ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمْتُهٗ زَیْدٌ**) بریں تقدیر کہ اوّل فاعل کا مقتضی ہو اور **ضَرَبْتُ وَاَکْرَمْتُهٗ زَیْدًا** بریں تقدیر کہ اوّل بھی مفعول کا مقتضی ہو۔ مذہب مختار کی وجہ یہ کہ ذکر میں تکرار لازم جو فی نفسہٖ قبیح ہے اور حذف اگر چہ جائز مگر اس میں یہ توہّم کہ فعل ثانی کا مفعول اسم ظاہر کے مغائر ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں، **نظر بر آں** اضمار متعین اس صورت میں اضمار قبل الذکر لازم آئے گا مگر فقط لفظًا جو جائز ہے نہ رتبۃً کہ ہر دو مثال مذکور میں اسم ظاہر لفظًا فعل ثانی سے مؤخر ہے مگر فعل اوّل کا معمول ہونے کی حیثیت سے فعل ثانی سے رتبۃً مقدم اور مذہب غیر مختار یہ کہ مفعول کو محذوف قرار دیں۔ بایں وجہ کہ ذکر میں لزوم تکرار اور اضمار میں لزوم اضمار قبل الذکر پس حذف متعین مگر جب اضمار یا حذف کے لئے کوئی مانع ہو تو مفعول کو ذکر کر دینا جیسے **حَسِبَنِیْ وَحَسِبْتُهُمَا مُنْطَلِقَیْنِ الزَّیْدَانِ مُنْطَلِقًا** کہ (حَسِبَ) اور (حَسِبْتُ) مفعول ثانی (مُنْطَلِقًا) میں متنازع تھے (حَسِبَ) فعل اوّل کو عمل دے کر (مُنْطَلِقًا) کو اس کا مفعول ثانی قرار دیا۔ اب (حَسِبْتُ) فعل ثانی کے مفعول ثانی میں حذف اور اضمار دونوں درست نہیں۔ حذف اس لئے کہ (حَسِبْتُ) افعالِ قلوب سے ہے جن کے ایک مفعول کا حذف باطل اور اضمار اس لئے کہ ضمیر مثنیٰ لائی جائے گی یا مفرد، مثنیٰ لانا اس لئے صحیح نہیں کہ اس کا مرجع (مُنْطَلِقًا) ہے تو راجع اور مرجع میں مطابقت نہ رہے گی اور (مفرد) لانا اس لئے درست نہیں کہ اس تقدیر پر

(حَسِبْتُ) کے دونوں مفعول میں مطابقت نہ رہے گی کہ مفعولِ اوّل مثنیٰ ہے۔ **نظر بر آں** ذکر ضروری ہوا۔

سوال: اب تکرار لازم آئے گی جو فی نفسہٖ قبیح ہے؟

جواب: تکرار لازم نہیں آتی کہ اوّل مثنیٰ ہے اور دوم مفرد، دونوں مثنیٰ ہوتے یا دونوں مفرد تو تکرار کا لزوم ہوتا۔

سوال: یہ ترکیب از قبیل تنازع ہی نہیں کیوں کہ اس میں یہ شرط ہے کہ اسم ظاہر دونوں کا معمول بن سکے اور یہاں پر (مُنْطَلِقًا) کا (حَسِبْتُ) کے لئے معمول بننا صحیح نہیں کہ (حَسِبْتُ) مذکور مقتضی ہے کہ مفعولِ ثانی ہو کیونکہ مفعولِ اوّل مثنیٰ ہے اور (مُنْطَلِقًا) مثنیٰ نہیں بلکہ مفرد ہے۔ **نظر بر آں** ترکیب مذکور از قبیل تنازع نہ ہوئی؟

جواب: بیشک جب (مُنْطَلِقًا) کو بصفت افراد لحاظ کیا جائے گا تو یہ ترکیب از قبیل تنازع نہ ہو سکے گی۔ البتہ اگر (مُنْطَلِقًا) کے افراد سے نظر قطع کر کے اس کو بایں طور لحاظ کریں کہ وہ ایسا اسم ہے جو ذات موصوف بانطلاق پر دلالت کرتا ہے تو ترکیب مذکور از قبیل تنازع ہو جائے گی کہ اب متنازع فیہ وہ ہوا جس میں افراد و تثنیہ کے ساتھ متصف ہونے کی صلاحیت ہے کَذَا قِيْلَ۔١٢

ترکیب

قوله: وجاز خلافًا للفرّاء. (و) برائے اعتراض مبنی بر فتح (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے فعل اوّل کے فاعل کو مقتضی ہونے کے باوجود فعل ثانی کو عمل دینا (جَازَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (خِلَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق جس کا فعل (خَالَفَ) محذوف وجوبًا (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے غائبِ مبہم (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (ل) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر کسر (اَلْفَرَّاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فَرَّاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے

ملکر خبر مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وحذفت المفعول. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَذَفْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح (اَلْمَفْعُوْلَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَفْعُوْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ (حَذَفْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا بر جملہ (اَضْمَرْتَ) الخ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: اِنْ اسْتُغْنِیَ عنه. (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اُسْتُغْنِیَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلا بمعنیٰ (وَقَعَ) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلاِسْتِغْنَا) جو اسی فعل سے مستفاد ہوتا ہے (عن) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ جار مجرور ملکر ظرف لغو (اُسْتُغْنِیَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کی جزا (حَذَفْتَ الْمَفْعُوْلَ) محذوف وجوبًا بقرینۂ سابق شرط اپنی جزائے محذوف سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ ترکیب بر مذہب بصریہ کہ ان کے نزدیک تقدم جزا بر شرط جائز نہیں کیوں کہ شرط صدر کلام کی مقتضی ہوتی ہے جو تقدم جزا سے باقی نہیں رہتا اور بر مذہب کوفیہ (حَذَفْتَ الْمَفْعُوْل) جملۂ متقدمہ جزا ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک تقدمِ جزا جائز ہے،

قولہ: والّا اظهرت. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِلّا) مرکب از (اِنْ) شرطیہ اور (لا) نافیہ جس کی منفی (یُسْتَغْنَ عَنْهُ) بقرینہ سابق محذوف تو (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (لایُسْتَغْنَ) فعل مضارع مجہول بمعنیٰ (لَایَقَعُ) معتل الفی مجزوم بحذفِ الف از آخر صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْاِسْتِغْنَاء) (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْل، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (لَایُسْتَغْن) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَظْهَرْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح (اَظْهَرْتَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ

شرطیہ معطوفہ ہوا۔

قولہ: وان اعملت الاوّل اظمرت الفاعل فی الثّانی.

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (انْ) حرف شرط مبنی بر سکون (اَعْمَلْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تَـــا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (اَلْاَوَّلَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَوَّلَ) غیر منصرف منصوب لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْفِعْلَ) (اَلْاَوَّلَ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ (اَعْمَلْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَظْمَرْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (اَلْفَاعِلَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فَاعِلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْمَفْعُوْلَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَفْعُوْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (اَلْفَاعِلَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ (فِی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلثَّانِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَانِیْ) اسم منقوص مجرور تقدیراً جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو اوّل،

علی المختار. اس میں (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلْمُخْتَارِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُخْتَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هُـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْتِعْمَالِ) (اَلْمُخْتَارِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو دوم باعتبار اضمار مفعول،

اِلَّا اَنْ یَمْنَعَ مَانِعٌ. (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یَمْنَعَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (مَانِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (یَمْنَعَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ ہوا (وَقْتَ) مضاف مقدر کا مجرور محلاً (وَقْتَ) مضاف

اپنے مضاف الیہ سے ملکر مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول فیہ (اَضْمَرْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور دونوں ظرف لغو اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ بر جملہ اِنْ اَعْمَلْتَ الثَّانِیْ الخ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فتظهر . میں (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (تُظْهِرُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب یہ بر مذہب جملہ بصریہ اور بر مذہب فرّا از کوفیہ مجموعہ (انت) ضمیر ہے اور باقی کوفیہ کے نزدیک (تا) ضمیر ہے اور (اَنْ) حرف عماد کما فی الفوائد الشافیة (تُظْهِرُ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں (اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذَا) مقدر جو بترکیب معلومہ شرط، شرط مقدر اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وقول[1] امرء القيس كفانى ولم اطلب						
قول	امرء	القیس	کفانی	و	لم	اطلب
قليل من المال ليس منه لفسادالمعنىٰ						

قلیل	من	المال	نہیں	ہے	از	قبیل	تنازع	بوجہ	فسادِ	معنیٰ

[1] **قولہ: وقول امرء القيس الخ** . یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ بصری نحات کی جانب سے کوفی نحات کے استدلال کا جواب دیتے ہیں جوانہوں نے فعل اوّل کو عمل دینے کی اولویّت پر کیا تھا۔

تقریر استدلال یہ ہے کہ اِمْرَءُ الْقَيْسْ شعراء عرب میں افصح تھا، اس نے ایک شعر میں فعل اوّل کو عمل دیا ہے تو معلوم ہوا کہ فعل اوّل کو عمل دینا اولیٰ ہے ورنہ ہرگز اختیار نہ کرتا۔ اس لئے کہ اعمال اوّل اور اعمال ثانی کی تساوی کا کوئی قائل نہیں۔ وہ شعر یہ ہے ؎

لَوْ اَنَّمَا اَسْعٰی لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ   كَفَانِیْ وَلَمْ اَطْلُبْ قَلِیْلٌ مِنَ الْمَالِ

اس میں (کفٰی) فعل اوّل ہے اور (لَمْ اَطْلُبْ) فعل ثانی اور (قلیلٌ) اسم ظاہر جس میں دونوں متنازع ہیں (کفٰی) اس کے فاعل ہونے کا مقتضی ہے اور (لَمْ اَطْلُبْ) مفعول ہونے کا۔ امرء القیس نے فعل اوّل کو عمل دیا کیوں کہ (قلیلٌ) بالرفع مروی ہے۔

اور تقریر جواب یہ کہ مصراع مذکور از قبیل تنازع نہیں ورنہ معنیٰ شعر فاسد ہو جائیں گے جس کی تفصیل اس ضابطہ پر مبنی ہے کہ (لَوْ) کی شرط یا جزا اسی طرح شرط یا جزا پر معطوف اگر لفظاً مثبت ہوں تو معنیً منفی ہو جاتے ہیں اور اگر لفظاً منفی ہوں تو معنیً مثبت جیسے (لَوْ اَکْرَمْتَنِی اَکْرَمْتُكَ) میں شرط و جزا لفظاً مثبت ہیں اور معنیً منفی کہ اکرام مخاطب اور اکرام متکلم دونوں منفی جس کا انفہام اردو ترجمہ سے بخوبی ظاہر وہ یہ ہے کہ اگر تم میری تعظیم کرتے تو میں تمہاری تعظیم کرتا۔ ان الفاظ سے بیّن طریقے پر مفہوم ہوتا ہے کہ تعظیم مخاطب اور تعظیم متکلم دونوں منفی رہیں۔ نہ مخاطب نے تعظیم کی، نہ متکلم نے اور (لَوْ لَمْ تُکْرِمْنِی لَمْ اُکْرِمْكَ) میں شرط و جزا لفظاً منفی ہیں اور معنیً مثبت کہ اکرام مخاطب اور اکرام متکلم دونوں کا ثبوت مفہوم ہوتا ہے۔

نظر بر آں اگر مصراع مذکور از قبیل تنازع ہو تو تناقض لازم آئے گا کہ (اَنَّمَا اَسْعٰی لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ) بتقدیر (ثَبَتَ) لَوْ کی شرط مثبت ہے۔ جس سے نفی مفہوم ہوئی یعنی (لَمْ اَسْعَ لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ) اور (کَفَانِی) جزائے مثبت ہے تو اس سے بھی نفی مفہوم ہوئی یعنی لَمْ یَکْفِنِی قَلِیْلٌ مِنَ الْمَالِ اور (لَمْ اَطْلُبْ) اس پر معطوف ہے اور منفی تو اس سے ثبوت مفہوم ہوا یعنی طَلَبْتُ قَلِیْلًا مِنَ الْمَالِ یہ ان دونوں کے منافی ہے لَمْ اَسْعَ لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ کے اس لئے کہ لَمْ اَسْعَ لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ بمعنیٰ لَمْ اَطْلُبْ قَلِیْلًا مِنَ الْمَالِ ہے اور طَلَبْتُ قَلِیْلًا مِنَ الْمَالِ بلاشک لَمْ اَطْلُبْ قَلِیْلًا مِنَ الْمَالِ کے منافی کہ دونوں متناقض ہیں اور لَمْ یَکْفِنِی قَلِیْلٌ مِنَ الْمَالِ کے اس لئے کہ یہ (کَفَانِی قَلِیْلٌ مِنَ الْمَالِ) کی نقیض ہے اور (کَفَانِی قَلِیْلٌ مِنَ الْمَالِ) جزا ہونے کی وجہ سے (لَوْ اَنَّمَا اَسْعٰی لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ) شرط کے لئے لازم کہ جزا شرط کے لئے لازم ہوتی ہے اور شرط ملزوم اور لازم کی نقیض ملزوم کے منافی ہوتی ہے تو (لَمْ یَکْفِنِی قَلِیْلٌ مِنَ الْمَالِ) جو نقیض لازم ہے (اَنَّمَا اَسْعٰی لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ) کے منافی ہوا جو ملزوم ہے اور جب (اَنَّمَا اَسْعٰی لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ) کے منافی تو (طَلَبْتُ قَلِیْلًا مِنَ الْمَالِ) کے بھی منافی کیوں کہ اَنَّمَا اَسْعٰی لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ بمعنیٰ طَلَبْتُ قَلِیْلًا مِنَ الْمَالِ ہے اور جب (لَمْ

یَکْفِنِیْ قَلِیْلٌ مِنَ الْمَالِ) منافی (طَلَبْتُ قَلِیْلًامِنَ الْمَالِ) ہوا تو (طَلَبْتُ قَلِیْلًامِنَ الْمَالِ) منافی (لَمْ یَکْفِنِیْ قَلِیْلٌ مِنَ الْمَالِ) ہوا کہ منافات طرفین سے ہوتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ طَلَبْتُ قَلِیْلًامِنَ الْمَالِ دونوں کے منافی اور مناقض ہے اور جب دونوں کے منافی و مناقض تو دو تناقض لازم آئے ایک طَلَبْتُ قَلِیْلًامِنَ الْمَالِ اور (لَمْ اَسْعَ لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ) کے درمیان دوسرا (طَلَبْتُ قَلِیْلًامِنَ الْمَالِ) اور (لَمْ یَکْفِنِیْ قَلِیْلٌ مِنَ الْمَالِ) کے درمیان اور تناقض باطل اور جو باطل کو مستلزم ہو وہ خود باطل تو مصراع مذکور کا از قبیل تنازع ہونا باطل اور جو باطل پر مبنی ہو وہ بھی باطل تو اعمالِ فعلِ اوّل کی اولویّت پر استدلال مذکور باطل ٹھہرا کہ وہ تنازع پر مبنی تھا بلکہ (لَمْ اَطْلُبْ) کا مفعول (اَلْمَجْدَالْمُؤَثَّلَ) بقرینہ شعر لاحق محذوف ہے اور وہ یہ

وَلٰكِنَّمَا اَسْعٰى لِمَجْدٍ مُؤَثَّلٍ   وَقَدْ يُدْرِكُ الْمَجْدَالْمُؤَثَّلَ اَمْثَالِیْ

اور اس میں (لٰکنّ) برائے استدراک نہیں حتیٰ کہ اس کی صحت اور عدم صحت میں کلام کیا جائے بلکہ برائے تاکید ہے کہ لَمْ اَطْلُبِ الْمَجْدَالْمُؤَثَّلَ سے طلب مجد اثیل مفہوم ہوئی تھی جس کی تاکید اس کے مابعد سے کی جارہی ہے جیسے لَوْجَاءَ نِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُهٗ لٰكِنَّهٗ لَمْ یَجِیْٔ میں عدمِ مجی کی تاکید کے لئے ہے جو (لَوْجَائَنِیْ) سے مفہوم ہوئی کہ (لو) کی شرط اگر لفظاً مثبت ہو تو معنیً منفی ہو جاتی ہے كذافى حاشية المولىٰ عبدالحكيم علىٰ حاشية مولٰناعبدالغفور علىٰ شرح الجامى علىٰ جميعهم رحمة الله الحامى مادام فى الوجود الخافض والسّامى اَسْعٰى لِاَدْنٰى مَعِيْشَةٍ یہ (سعى للامر) بمعنیٰ (اِهْتَمَّ بِتَحْصِيْلِهٖ) سے ماخوذ ہے (مَجْد) بمعنیٰ (بزرگی) (مؤثّل) بمعنیٰ پائیدار۔ ترجمہ ہر دو شعر یہ ہے اگر میں تھوڑی سی معاش کی تحصیل کے واسطے اہتمام کرتا تو قلیل مال کفایت کر جاتا اور میں پائیدار بزرگی کو طلب نہ کرتا بیشک میں پائیدار بزرگی کی تحصیل کا اہتمام کرتا ہوں اور بلا ریب مجھ جیسے انسان پائیدار بزرگی پالیتے ہیں (امرء القيس) ابن حُجربن عمرو كندى ہے اس کو مَلِکْ ضِلّیل بھی کہتے ہیں۔ عہد نبوی سے تقریباً چالیس سال قبل گذرا تھا۔ سبع معلّقات میں پہلا معلقہ اسی کا ہے جو اکیاسی اشعار پر مشتمل حاشية الامير علىٰ معنى اللبيب ص:۹۵، ج:۱ میں ہے اخرج ابن عساكر من طرق عن عفيف بن معدى كرب اِنَّ النبىّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

ذکر عنده امرء القیس فقال ذاك رجل مذکور فی الدّنیامنسی فی الأخرۃ شریف فی الدّنیا خامل فی الأخرۃ بیدہ لواء الشعراء یقودھم الی النّار ترجمہ ابن عساکر نے بچند طرق عفیف بن معد یکرب سے تخریج کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امرء القیس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ وہ ایسا مرد تھا جس کا دنیا میں چرچا ہے، آخرت میں بھولا بسرا ہوگا۔ دنیاں میں بلند، آخرت میں پست۔ اسی کے ہاتھ میں شعراء کا پرچم ہوگا، اپنی قیادت میں سب کو دوزخ لے جائے گا لیکن زیر آیت کریمہ وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا حاشیۃ الصاوی علی الجلالین جلد دوم ص:۲۹۱ میں ہے وعموم ھٰذہٖ الأیۃ یدلّ علیٰ انّ اھل الفترۃ جمیعًا ناجون بفضل اللّٰہ ولو غیر واو بدلو وماورد من تخصیص بعض افراد کحاتم وامرء القیس یدخلھم النّار فھی آحاد لاتعارض القطعی اھ واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔۱۲

ترکیب

قولہ: وقول امرء القیس کفانی ولم اطلب قلیل من المال لیس منہ لفساد المعنیٰ.

(و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (قَوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف بمعنی (مقول) ہے نہ مصدر (اِمْرَءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلْقَیْسِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (قَیْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (اِمْرَءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا (قَوْلُ) مضاف کا (قَوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ یا مبدل منہ کَفَانِیْ وَلَمْ اَطْلُبْ قَلِیْلٌ مِنَ الْمَالِ مراداللفظ مرفوع تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدالکل سے ملکر مبتدا (لَیْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے اتصالی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے تَنَازُعِ الْفِعْلَیْنِ جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَیْسَ

(ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر (ل) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (فَسَادِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اَلْمَعْنٰی) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَعْنٰی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف الیہ مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت (فَسَادِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (لَیْسَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ تمام بیت یوں ہے ۔

وَلَوْ اَنَّمَا اَسْعٰی لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ   كَفَانِیْ وَلَمْ اَطْلُبْ قَلِیْلٌ مِّنَ الْمَالِ

وَلٰكِنَّمَا اَسْعٰی لِمَجْدٍ مُؤَثَّلٍ   وَقَدْ یُدْرِكُ الْمَجْدَ الْمُؤَثَّلَ اَمْثَالِیْ

برتقدیر ارادۂ معنیٰ

وَلَوْ اَنَّمَا اَسْعٰی لِاَدْنٰی مَعِیْشَةٍ   كَفَانِیْ وَلَمْ اَطْلُبْ قَلِیْلٌ مِّنَ الْمَالِ

(و) ابتدائیہ مبنی بر فتح (لو) حرفِ شرط مبنی بر سکون (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح مُلْغٰی عَنِ الْعَمَلِ موصول حرفی مبنی بر فتح (ما) کافہ مبنی بر سکون (اَسْعٰی) فعل مضارع معروف معتل الفی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَدْنٰی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (مَعِیْشَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ یہ از قبیل اضافت صفت بسوئے موصوف ہے کہ اصل میں (مَعِیْشَةِ ادنٰی) تھا (اَدْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (اَسْعٰی) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل مرفوع محلاً (ثَبَتَ) فعل محذوف وجوباً بقرینہ (اَنَّ) (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (كَفٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (ن) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (قَلِیْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (مِنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلْمَالِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (مَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع

محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علی اختلاف القولین راجع بسوئے موصوف (قَـابِـتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر صفت (قَـلِیْلٌ) موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل (کَـفٰی) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، شرط اپنے جواب سے ملکر جملہ شرطیہ ابتدائیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں،

وَلَـمْ اَطْلُب. میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (لَـمْ اَطْلُبْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظاً صیغہ واحد متکلم بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف اس میں (اَنَــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اَلْـمَجْدَ) مفعول بہ محذوف بقرینۂ مابعد (لَـمْ اَطْلُبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ بر جواب ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں،

ولکنّما اسعیٰ لمجدمؤثل وقد یدرك المجد المؤثل امثالی.

(و) حرفِ اعتراض یا ابتدائیہ مبنی بر فتح (لٰکِنَّ) حرفِ مشبّہ بفعل برائے تاکید مُلْغیٰ عنِ العمل مبنی بر فتح (ما) کافہ مبنی بر سکون (اَسْـعـٰی) فعل مضارع معروف معتل الفی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر سکون (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (مَـجْـدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مُـؤَثَّـلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (مُـؤَثَّـلٍ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (و) حالیہ مبنی بر فتح (قَــد) برائے تحقیق مبنی بر سکون (یُـدْرِكُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْـمَـجْـدَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (مَجْدَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (اَلْمُؤَثَّلَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُــؤَثَّــلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (اَلْـمُـؤَثَّلَ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ (اَمْثَال) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیراً مضاف (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (اَمْثَالِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (یُـدْرِكُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلاً ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل (اَسْعیٰ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ابتدائیہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

﴿مفعول[1] مالم یسمّ فاعله﴾

مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ

کلّ مفعول حذف فاعله واُقِیْمَ هُوَ

ہر وہ مفعول ہے جس کا فاعل حذف کردیا گیا اور اس کو قائم مقام کردیا گیا ہو

مَقَامَهٗ وشرطه[2] اَنْ تُغَیَّرَ صیغة الفعلِ الٰی

فاعل کی جگہ اور اس کی شرط یہ ہے کہ متغیر کر دیا جائے صیغۂ فعل

فُعِلَ او یُفْعَلُ

فُعِلَ کی طرف یا یُفْعَلُ کی

[1] **قوله: مفعول مالم یسمّ فاعله الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ نے چونکہ **مفعول مالم یسمّ فاعله** کوتعریف فاعل سے بقید(**علٰی جهة قیامه به**)خارج کردیا تھا۔ **نظر برآں** احوال فاعل کے بیان سے فارغ ہوکراب یہاں سے اس کی تعریف شروع فرماتے ہیں کہ **مفعول مالم یسمّ فاعله** ہروہ مفعول ہے جس کے فاعل کوحذف کرکے اس کوفاعل کے قائم مقام کردیا گیاہو(**مفعول مالم یسمّ فاعله**)میں(**ما**)سے مراد فعل یاشبہ فعل ہے یعنی اس فعل یاشبہ فعل کا مفعول جس کا فاعل ذکرنہیں کیا گیا۔

سوال: (لَمْ یُسَمَّ)فعل مجہول(تَسْمِیَة)سے ماخوذ ہے جومتعدی بدومفعول ہوتا ہےاوریہاں پرمفعول ثانی مذکورنہیں؟

جواب: یہاں پر(لَمْ یُسَمَّ)مجازاً بمعنی(لَمْ یُذْکَرْ)ہےازقبیل اطلاق ملزوم وارادہ لازم کہ تَسْمِیَة

بمعنی (نام نہادن) کوذکر لازم ہے۔

سوال: **مفعول مالم یسمّ فاعلہٗ** مرفوعات کی قسم مستقل ہے پھر اس کو بعنوان (**منھا**) فاعل سے منفصل کر کے کیوں بیان نہیں فرمایا جیسے دوسرے اقسام مبتدا وغیرہ کو بعنوان (**منھا**) بیان فرمایا ہے؟

جواب: بایں وجہ کہ اس کو فاعل کے ساتھ اتصال شدید ہے کہ اس کے قائم مقام ہوجاتا ہے اور احکام میں شریک جیسے مسند الیہ ہونے میں وجوب تقدیم عامل میں عامل کے بعد بلا فصل واقع ہونے کے اقتضا میں یہاں تک کہ شیخ عبد القاہر اور اکثر بصریہ اس کو فاعل کے ساتھ موسوم کرتے ہیں **مفعول مالم یسمّ فاعله** متقدمین کی تعبیر ہے۔ ابن مالک اور قاضی بیضاوی وغیرہ حضرات (نائب الفاعل) سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ تعبیر اخصر ہے، اسی واسطے **الفوائد الشافیہ** میں اس کو اختیار فرمایا اور فقیر کاتب الحروف نے ترکیب میں ان کی اتباع کی۔

سوال: (**فَاعِلُهٗ**) میں ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (**مَفْعُوْل**) ہے، **نظر برآں** (**فَاعِل**) کی اضافت درست نہیں کہ فاعلِ نحوی فعل کے لئے ہوتا ہے، نہ مفعول کے لئے؟

جواب: یہ اضافت ادنیٰ تعلق پر مبنی ہے جو بواسطہ فعل فاعل کو مفعول کے ساتھ حاصل ہوتا ہے بایں طور کہ فاعل متعلق فعل ہے اور فعل متعلق مفعول، تو فاعل متعلق مفعول، یہ از قبیل قیاس مساوات ہے جس کا انتاج اس مقدمہ پر مبنی **کُلُّ مُتَعَلِّقٍ لِلْمُتَعَلِّقِ لِلشَّيْئِ مُتَعَلِّقٌ لِذٰلِكَ الشَّئِ** اسی قبیل سے مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب قدس سرہٗ کا یہ شعر ہے۔ جس کی روشنی میں ہم جیسے سیاہ کار اُمید مغفرت لئے بیٹھے ہیں۔ شعر

ہم ہیں ان کے وہ ہیں ترے تو ہوئے ہم تیرے　　　اس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے

سوال: مفعول کو فاعل کے قائم مقام کرنا درست نہیں کیوں کہ مفعول پر فعل واقع ہوتا ہے اور فاعل سے صادر پھر وہ اس کے قائم مقام کیوں کر ہو سکے گا؟

جواب: فاعل و مفعول سے مراد نحوی فاعل و مفعول ہیں اور اقامت سے مراد فعل یا شبہ فعل کی اسناد میں قائم مقام کرنا اس میں اصلاً استبعاد نہیں۔

سوال: یہ تعریف دخولِ غیر سے مانع نہیں کہ (**اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ الْبَقَلَ**) میں (**اَلرَّبِيْعُ**) فاعل پر صادق آتی ہے۔ اس لئے کہ ترکیب مذکور دراصل (**اَنْبَتَ اللّٰهُ الْبَقَلَ فِي الرَّبِيْعِ**) تھی۔ اس میں (**اَلرَّبِيْع**) مفعول فیہ ہے

کیوں کہ اس سے مراد وہ زمانہ جس میں (انبــــات) واقع ہوا اور اسم جلالت فاعل نحوی ہے جس کو حذف کر کے (الرَّبِیع) مفعول فیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا۔ حالانکہ یہ **مفعول مالم یسمّ فاعلہ** نہیں کیوں کہ اس کی شرط نہیں پائی جاتی جو فعل کا مجہول ہونا ہے مگر تعریف صادق ہے؟

جواب: نہیں، تعریف ہی صادق نہیں آتی کیوں کہ (اَلــرَّبِیْعُ) ترکیب مذکور میں معنیٰ مفعولیت پر باقی نہیں رہا جن پر اصل میں تھا بلکہ اس میں معنیٰ فاعلیت آ گئے کہ (اَنْبَــتَ) کی اسناد اس کی جانب بطرز قیام ہو رہی ہے یعنی بصیغہ معروف جو تعریف فاعل میں معتبر تھی اور **مفعول مالم یسمّ فاعله** وہی مفعول ہوتا ہے جو معنیٰ مفعولیت پر باقی رہتے ہوئے قائم مقام فاعل ہو۔ پس (اَلرَّبِیْعُ) مذکور تعریف کے جز و اوّل (**کُلُّ مَفْعُوْلٍ**) ہی میں داخل نہیں۔ پھر (**مفعول مالم یسمّ فاعله**) کس طرح ہو سکتا ہے **کَذَافِی غایةِ التَّحقیق** اس تعریف میں (**کُـلُّ مَـفْـعُـوْلٍ**) جنس ہے جس میں ہر مفعول داخل (**حُـذِفَ فَـاعِـلُـهُ**) و (**اُقِـیْـمَ هُـوَ مَـقَـامَـهُ**) فصل ہے جس سے ماسوائے محدود باین تفصیل نکل گئے کہ (**حُـذِفَ فَـاعِلُهٗ**) سے وہ مفعول جس کا فاعل محذوف نہیں جیسے **ضَـرَبَ زَیْـدٌعَمْرًا** میں **عَـمْرًا** کہ اس کا فاعل (**زَیْدٌ**) مذکور ہے اور (**اُقِـیْـمَ هُوَ مَـقَـامَـهٗ**) سے وہ مفعول جن کا فاعل محذوف ہے مگر یہ اس کے قائم مقام نہیں کئے گئے جیسے مثال کتاب میں (**زَیْدٌ**) کے علاوہ باقی مفاعیل۔

۲ قوله: وشرطه الخ. **مفعول مالم یسمّ فاعله** کی تعریف سے فارغ ہو کر اب مصنف علیہ الرحمۃ اس کی شرط بیان فرماتے ہیں کہ اس سے مزید انکشاف ہوتا ہے وہ یہ کہ صیغہ فعل کو **فُعِلَ** یا **یُـفْـعَـلُ** کی طرف منتقل کر دیا جائے تاکہ غرابت لفظ غرابت معنیٰ پر دلالت کرے کہ یہ وزن بھی نسبۃً غریب یعنی قلیل الاستعمال ہے اور **مفعول مالم یُسمَّ فاعله** بھی نسبۃً غریب۔

سوال: اس شرط سے ثلاثی مزید اور رباعی مجرد و مزید کا **مفعول مالم یسمّ فاعله** نکل گیا کہ اس کے فعل کی تغیر **فُعِلَ** یا **یُفْعَلُ** کی طرف نہیں ہوتی جیسے (**اُکْرِمَ زَیْدٌ**) اور (**یُکْرَمُ زَیْدٌ**)؟

جواب: (**فُـعِلَ**) ماضی مجہول کا علم ہے تو تمام ابواب کی ماضی مجہول کو شامل اور (**یُـفْـعَـلُ**) مضارع مجہول کا تو تمام ابواب کے مضارع مجہول کو شامل۔

سوال: پھر بھی صفت کا **مفعول مالم یُسمَّ فَاعِلُه** نکل گیا کہ اس کا صیغہ ماضی مجہول یا مضارع مجہول کی

طرف متغیر نہیں کیا جاتا بلکہ اسم مفعول کی طرف کیا جاتا ہے جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ؟
جواب: یہ شرط اس وقت ہے جب کہ عامل فعل ہو اسی واسطے فرمایا **وشرطه ان تغير صيغة الفعل** اور صیغۂ صفت کا حکم متروک ہے جو بالقایسہ معلوم ہوگا۔۱۲

ترکیب

قوله: مفعول مالم يسمّ فاعله كلّ مفعول حذف فاعله واقيم هو مقامه. اس میں (مَفْعُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون مجرور محلا (لَمْ یُسَمَّ) فعل مضارع مجہول معتل الفی مجزوم بحذف الف صیغہ واحد مذکر غائب (فَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے (ما) (فَاعِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل یہ تعبیر امام ابن مالک وغیرہ متاخرین کی ہے اور متقدمین مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے تھے مگر اوّل اخصر اور اشہر ہے، اسی واسطے ہم نے بھی یہی تعبیر اختیار کی۔(یُسَمَّ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو محلا مجرور (ما) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مضاف الیہ (مَفْعُوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (کُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَفْعُوْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (حُذِفَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (فَاعِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے موصوف (فَاعِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل (حُذِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ مجرور محلا (و) حرف عطف مبنی برفتح (اُقِیْمَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف مؤکد (ھو) ضمیر مرفوع منفصل تاکید مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف مؤکد موصوف مؤکد اپنی تاکید سے ملکر نائب فاعل یا (ھو) مذکور (اُقِیْمَ) کا نائب فاعل ہے۔اس میں ضمیر مستتر نہیں (مَقَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے (فَاعِلُہٗ) (مَقَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (اُقِیْمَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف مجرور محلا،

معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صفت (مَفْعُوْلٍ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں کیوں کہ یہ معطوف علیہ منہ الفاعل اور معطوف منہا المبتداء والخبر کے درمیان ہے۔

فائدہ: کسی نے علامہ ابو المسعود قدس سرہ سے سوال کیا کہ کہاں پر (مَقَام) بفتح پڑھا جائے گا اور کہاں پر (مُقَام) بضم یہ سوال بصورت نظم بایں طور تھا۔

یَا وَحِیْدَ الدَّھْرِ یَا شَیْخَ الْاَنَامِ   اَفْتِنَا فَرْقَ الْمُقَامِ وَالْمَقَامِ

علامہ موصوف نے جواباً ارشاد فرمایا کہ دونوں میں فرق مضاف الیہ کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ جب کہا جائے **قَامَ فُلَانٌ یا اُقِیْمَ فُلَانٌ مقام فلان** تو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ مقام دراصل فلانِ ثانی کا ہے یا کسی اور کا۔ اگر دراصل فلاں ثانی کا ہے تو (مَقام) بالفتح پڑھا جائے گا خواہ فعل مجرد سے ہو یا مزید سے اور اگر فلاں ثانی کا نہیں کسی اور کا ہے تو مقام بالضم پڑھا جائے گا جیسے قسم میں (با) اصل ہے اور (واو) اس کی فرع اور (تا) (واو) کی فرع پس اَلتَّاءُ قَامَ یا اُقِیْمَ فِی الْقَسَمِ مُقَامَ الْوَاوِ میں بالضم پڑھا جائے گا کہ مقام قسم دراصل مضاف الیہ یعنی (واو) کے لئے نہیں اور اَلْوَاوُ قَامَ یا اُقِیْمَ فِی الْقَسَمِ مَقَامَ الْبَاءِ میں بالفتح پڑھیں گے کہ مقام قسم دراصل مضاف الیہ یعنی (با) کے لئے ہے۔ **نظر برآں** عبارتِ کتاب میں بالفتح پڑھا جائے گا کہ مفعول کو جس مقام پر قائم کرتے ہیں وہ دراصل مضاف الیہ یعنی فاعل کے لئے ہے۔

قوله: وشرطه ان تغير صيغة الفعل الى فُعِلَ او يُفْعَلُ. (و) حرفِ عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اقامت مفعول در مقام فاعل (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (تُغَيَّرَ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب (صِيْغَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْفِعْلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (صِيْغَةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (فُعِلَ) غیر منصرف بوجہ وزنِ فعل اور علمیت برائے خود مجرور بفتح معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح برائے تنویع (یُفْعَلَ) غیر منصرف بوجہ وزن فعل اور علمیت برائے خود مجرور بفتح

معطوف (فِعِلَ) معطوف علیہا اپنے معطوف سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (تُعُیِّنَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

ولایقع[۱] المفعول الثّانی من باب عَلِمْتُ
اور نہیں واقع ہوتا (فاعل کی جگہ) مفعول ثانی باب علمت کا
والثّالث من باب اَعْلَمْتُ والمفعول[۲] له
اور ثالث باب اعلمت کا اور مفعول لہٗ
والمفعول معه كذلك واذا[۳] وجدالمفعول
اور مفعول معہٗ بھی ایسے ہی ہیں اور جب (کلام میں) پایا جائے مفعول بہ
بــه تعيّن لــــه
تو متعین ہو جائے گا قائم مقام ہونے کے لئے

[۱] **قوله: ولایقع المفعول الثّانی الخ.** چونکہ مفعول مالم یسم فاعلہ کی تعریف سے یہ مفہوم ہوتا تھا کہ ہر مفعول قائم مقام فاعل نہیں ہوتا۔ **نظر برآں** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ ان مفاعیل کو بیان فرماتے ہیں جو قائم مقام فاعل نہیں ہوتے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ بَـــابِ عَلِمْتُ کا مفعول ثانی قائم مقام فاعل نہیں ہوتا یں وجہ کہ مفعول ثانی مسند باسناد تام ہوتا ہے۔ اگر قائم مقام فاعل بنایا جائے تو مسند الیہ باسناد تام ہو جائے گا۔ پس اس صورت میں لازم کہ ترکیب واحد میں ایک شی مسند

الیہ اور مسند باسناد تام ہو جائے جو جائز نہیں اور بابِ عَلِمْتُ کا مفعول اوّل قائم مقام فاعل بنتا ہے جیسے عُلِمَ زَیْدٌ فَاضِلًا اور بابِ عَلِمْتُ سے مراد وہ فعل یا شبہ فعل جو ایسے دو مفعول کی طرف متعدی ہوں جن میں اوّل مسند الیہ اور دوم مسند ہو۔ اسی طرح بابِ اَعْلَمْتُ کا مفعول ثالث قائم مقام فاعل نہیں بنتا۔ وجہ وہی جو بھی بیان کی گئی اور اوّل و دوم کا بننا صحیح ہے مگر دوم قائم مقام فاعل بن کر استعمال میں پایا نہیں گیا۔ اسناد تام کی قید اس لئے اعتبار کی گئی کہ اگر ایک اسنادِ تام دوسری ناقص ہو تو ترکیب واحد میں ایک شی کا مسند الیہ اور مسند ہونا جائز ہے جیسے (اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا) کہ (ضَرْب) مسند الیہ اور مسند دونوں ہے بہ نسبت (اَعْجَبَ) مسند الیہ اور بہ نسبت (زَیْد) مسند مگر مسند الیہ باسنادِ تام ہے کہ اس کی جانب (اَعْجَبَ) فعل کی اسناد ہے اور فعل کی اسناد تام ہوتی ہے اور مسند باسنادِ ناقص ہے کہ مصدر ہے اور مصدر کی اسناد ناقص ہوتی ہے مگر باوجود اسنادِ تام متاخرین کے نزدیک بابِ عَلِمْتُ کے مفعول ثانی کا قائم مقام فاعل بننا جائز ہے اور شی واحد کے ایک ترکیب میں مسند الیہ اور مسند ہونے میں کوئی قباحت نہیں جب کہ دو جہت سے ہو جیسے یہاں پر کہ مفعول ثانی فعل کے اعتبار سے مسند الیہ ہوگا اور مفعول اوّل کے اعتبار سے مسند جیسے شی واحد کا مضاف اور مضاف الیہ ہونا ایک ترکیب کے اندر کلام عرب میں واقع ہے مگر دو جہت سے یعنی ماقبل کے اعتبار سے مضاف الیہ اور مابعد کے اعتبار سے مضاف۔

۲ **قوله: والمفعول لهٗ الخ**. اور مفعول لہٗ اور مفعول معہٗ بابِ عَلِمْتُ کے مفعول ثانی اور بابِ اَعْلَمْتُ کے مفعول ثالث کی طرح ہیں کہ یہ بھی قائم مقام فاعل نہیں بنتے۔ **اوّل**: اس لئے کہ اس کا نصب مشعر بعلمیت ہوتا ہے اور قائم مقام فاعل بنانے کی تقدیر پر نصب فوت ہو جائے گا اور جب نصب فوت ہوا تو اشعار بعلمیّت بھی رخصت۔ یہ تعلیل مفعول لہٗ منصوب میں جاری ہوتی ہے اور مفعول لہٗ مع اللام قائم مقام فاعل بنتا ہے جیسے ضُرِبَ لِلتَّادِیْبِ، **دوم**: اس لئے کہ (واو) کے ساتھ قائم مقام فاعل بنایا جائے گا یا بدون (واو) بر تقدیر اوّل اس لئے جائز نہیں کہ یہ (واو) دراصل واوِ عطف ہے جو اپنے ماقبل سے اپنے مابعد کے منفصل ہونے پر دلیل ہوتا ہے اور فاعل فعل کے لئے بمنزلہ جز ہوتا ہے جو دلیل اتصال ہے۔ پس مفعول معہٗ کو قائم مقام فاعل قرار دینے کی صورت میں اس کا انفصال و اتصال ماقبل سے بیک وقت لازم آئے گا جو باطل ہے اور بر تقدیر دوم اس لئے جائز نہیں کہ بدون (واو) قائم مقام فاعل قرار دینے سے مفعول

معہٗ باقی نہ رہے گا اور خلاف مفروض لازم کہ کلام مفعول معہٗ کی اقامت میں ہے۔

فائدہ: حال اور مستثنیٰ بھی قائم مقام فاعل نہیں ہوتے۔ اسی طرح تمیز مگر امام کسائی علیہ الرحمۃ کے نزدیک جائز ہے۔ چنانچہ (طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا) میں طیب نفس کہنا ان کے نزدیک درست ہے۔

۳ قولہ: واذا وجد المفعول بہٖ الخ. مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ان مفاعیل کے احکام بیان فرماتے ہیں جن کی اقامت مقام فاعل میں جائز ہے اور وہ پانچ ہیں: (۱) مفعول بہ (۲) مفعول فیہ زمانی یعنی زمانِ معیّن (۳) مفعول فیہ مکانی یعنی مکان معیّن (۴) مفعولِ مطلق غیر تاکیدی (۵) مفعول بالواسطہ حکمِ اوّل یہ ہے کہ جب کلام میں مفعول بہ باقی ماندہ چاروں کے ساتھ متحقق ہو یا بعض کے ساتھ تو قائم مقام فاعل ہونے کے لئے وہی متعین ہوگا کہ غیر کی اقامت جائز نہیں۔ وجہ یہ کہ مفعول بہ کو فاعل کے ساتھ لفظی اور معنوی دونوں مناسبت حاصل ہیں۔ لفظی یہ کہ علامت فاعل کو قبول کر لیتا ہے اگر کوئی مانع نہ ہو اور معنوی یہ کہ مفہوم فعل میں جس طرح (نِسْبَۃُ اِلٰی فَاعِلٍ مُعَیَّنٍ مَّا) داخل ہے اسی طرح مفہوم فعل متعدی میں نِسْبَۃُ اِلٰی مَفْعُوْلٍ بِہٖ مُعَیَّنٍ مَّا دَاخِلٌ کَمَا یَاتِیْ فِیْ بَحْثِ الْفِعْلِ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی تو جس طرح فعل کا تعقّل فاعل پر موقوف ہوا اسی طرح فعل متعدی کا مفعول بہ پر، بخلاف زمانِ معیّن اور مکانِ معیّن اور مفعولِ مطلق غیر تاکیدی کہ ان پر فعل کا تعقّل موقوف نہیں۔ پس مفعول بہ کو فاعل کے ساتھ تعقّل فعل کے لئے موقوف علیہ ہونے میں معنوی مناسبت ہوئی جو ان مفاعیل کو حاصل نہیں۔ ہاں لفظی مناسبت حاصل ہوتی ہے کہ علامت فاعل لفظاً قبول کر لیا کرتے ہیں اگر کوئی مانع نہ ہو اور مفعول بالواسطہ چونکہ مفعول بہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کو بھی یہ معنوی مناسبت حاصل ہے مگر اس میں لفظی مناسبت مفقود کہ مجرور ہونے کے باعث لفظاً علامت فاعل کبھی قبول نہیں کرتا بخلاف مفعول بہ کہ اس کو معنوی اور لفظی دونوں مناسبت حاصل ہوتی ہیں۔

نظر برآں مفعول بہ مناسبت میں اتم ہوا۔ اسی واسطے صورتِ مذکورہ میں مفعول بہ کو قائم مقام فاعل قرار دیں گے، دوسروں کی اقامت جائز نہیں۔

سوال: اگر مفعول فیہ زمان غیر معیّن یا مکان غیر معیّن ہو، اور مفعولِ مطلق برائے تاکید تو کیا ان کی اقامت درست ہے؟

جواب: نہیں، وجہ یہ کہ فاعل محلِ فائدہ ہوتا ہے اور ان کی اقامت میں فائدہ نہیں کیوں کہ فعل مطلق زمانہ اور مفعول مطلق تاکیدی پر وضعاً اور مطلق مکان پر التزاماً دلالت کرتا ہے **کَمَا فِیْ حاشیۃ الصبان** جلد دوم، ص: ۹۵

فائدہ: مفعول بہ جس کی موجودگی میں دوسروں کی اقامت جائز نہیں عام ہے کہ منصوب بنفس فعل ہو یا منصوب بنزع خافض جیسے (وَاخْتَارَ مُوْسىٰ قَوْمَهٗ) کہ اصل میں (مِنْ قَوْمِهٖ) تھا اور اگر کہیں دونوں مجتمع ہوں جیسے (اخترت زیدًا الرّجال) میں تو جمہور کے نزدیک ثانی کی اقامت ممتنع ہے اور فرّاء کے نزدیک جائز کمافي الصفحة المذكورة من حاشيّة الصبّان۔

سوال: (اِذَاوُجِدَ الْمَفْعُوْلُ بِهٖ) شرط ہے اور (تَعَيَّنَ لَهٗ) جزا جو شرطِ مذکور پر مترتب نہیں کیوں کہ یہ جزا مقتضی اشتراک ہے کہ مفعول بہ کے ساتھ دیگر مفاعیل بھی متحقق ہوں جن کی اقامت جائز ہے۔ حالانکہ جانب شرط میں ان مفاعیل کا ذکر نہیں؟

جواب: جانب شرط میں وَمَعَ سَائِرِ الْمَفَاعِيْلِ الَّتِيْ يَصِحُّ وُقُوْعُهَا مَقَامَ الْفَاعِلِ مقدر ہے اور اس پر قرینہ یہی جزا کمالایخفی عَلٰی اولی النّهٰی اس جزا میں کوفیہ کے رد کی طرف اشارہ ہے جو مفعول بہ کی موجودگی میں دیگر مفاعیل کی اقامت جائز قرار دیتے ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: ولايقع المفعول الثَّانِيْ من باب علمت والثّالث من باب اعلمت. (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح (لَايَقَعُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْمَفْعُوْلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَفْعُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلثَّانِيْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَانِيْ) اسم منقوص مرفوع تقدیراً صفت (اَلْمَفْعُوْلُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال (من) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکون (بَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (عَلِمْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (بَابِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلثَّالِثُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَالِثُ) مفرد

منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال (مِنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی بر سکون (بَـابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَعْـلَـمْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (بَـاب) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتًا) مقدر کا (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَـابِتًـا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل (لَایَقَعُ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والـمـفعول له والمفعول معه كذلكَ. (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلْـمَـفْعُوْلُ لَهٗ) حکایت مرفوع محلاً یا تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلْـمَـفْعُوْلُ مَعَهٗ) حکایت معطوف مرفوع محلاً یا تقدیراً معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مبتدا (كَـذٰلِكَ) میں (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، جار اپنے مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتَـان) مقدر کا (ثَـابِتَـان) تثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَـابِتَـان) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذاوجدالمفعول به تعيّن له. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اذا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً (وُجِـدَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْـمَفْعُوْلُ بِهٖ) حکایت مرفوع محلاً یا تقدیراً نائب فاعل (وُجِدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (تَـعَـيَّـنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْـمَفْعُوْلُ بِهٖ) (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (هـــا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے وقوع در مقام فاعل، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (تَـعَـيَّـنَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

تقول[1] ضُرِبَ زید یومَ الجمعة اَمَامَ الامیر

مقام ہونے کے لئے (چنانچہ ضَربْتُ زَیْدًا الخ میں) کہو ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ

ضربًا شدیدًا فی دارہٖ فتعیّن[2] زید فان[3] لم

ضربًا شدیدًا فی دارہٖ اس لئے کہ زید متعین ہو چکا پس اگر مفعول بہ نہ

یکن فالجمیع سواء والاوّل[4] من باب

ہو (کلام میں) تو باقی سب مفعول برابر ہیں اور اوّل مفعول باب

اعطیت اولٰی مِنَ الثّانی

اعطیت کا اولیٰ ہے ثانی سے

[1] **قوله: تقول ضُرِبَ زَیْدٌ الخ**. مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے بغرض توضیح حکم مذکور کی مثال بیان فرماتے ہیں جس میں (زَیْـد) مفعول بہ ہے۔اس کو دوسرے مفاعیل کی موجودگی میں وجوبًا قائم مقام فاعل قرار دیا گیا (یَـوْمَ الْـجُـمُـعَةِ) مفعول فیہ زمانی ہے اور (اَمَـامَ الْاَمِـیْـرِ) مفعول فیہ مکانی (ضَرْبًا شَدِیْدًا) مفعول مطلق نوعی۔

سوال: مفعول مطلق نوعی بروزن (فِـعْـلَةٌ) آیا کرتا ہے جیسے (جِـلْسَةٌ) اور یہ اس وزن پر نہیں پھر مفعول مطلق نوعی کیسے ہو گیا؟

جواب: مفعول مطلق نوعی دو قسم پر ہے:

اوّل: باعتبار صیغہ جیسے (صِبْغَةٌ) اور

دوم: بغیر صیغہ خواہ باعتبار صفت ہو جیسے (ضَـرْبًا شَدِیْدًا) خواہ باعتبار اضافت جیسے ضَرَبْتُ

ضَرْبَ الْاَمِیْرِ اور (فِیْ دَارِہٖ) مفعول بالواسطہ ہے نزد جمہور اور مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک مفعول فیہ مکانی کیوں کہ ان کے نزدیک تقدیر (فی) مفعول فیہ کے منصوب ہونے کے لئے شرط ہے، نہ نفسِ مفعول فیہ کے لئے۔

سوال: اب مثال میں مفعول فیہ مکانی کی تکرار لازم آئے گی؟

جواب: جی نہیں بلکہ (اَمَامَ الْاَمِیْرِ) مفعول فیہ مکانی منصوب کی مثال ہے اور (فِیْ دَارِہٖ) مفعول فیہ مکانی مجرور کی فَافْتَرَقَا اور تکرار کسی چیز کے ذکر ثانی کو کہتے ہیں جو لازم نہیں آیا، کَمَا لَایَخْفٰی عَلٰی مَنْ ذَکِیٌ۔

۲ **قولہ: فتعیّن زید۔** اس میں (فا) عاطفہ ہے جس کا مابعد (تَقُوْلُ) پر معطوف اگر کہا جائے کہ مصنف علیہ الرحمۃ کے کلام میں ارتباط نہیں کیوں کہ (اِذَاوُجِدَ) بمعنی استقبال ہے، اسی طرح (تعیّن) کہ شرط و جزا ہیں اور (فَتَعَیَّنَ) بمعنی ماضی تو جواب یہ ہے کہ (فَتَعَیَّنَ) بھی بمعنی استقبال ہے جیسے آیت کریمہ (یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) میں (فَفَزِعَ) کَذَافِی جَامِعِ الْغُمُوْضِ ص:۱۸۴، یا (فا) برائے تعلیل تمثیل ہے پھر بھی کلام میں ارتباط نہیں کہ (اِذَاوُجِدَ) اور (تَعَیَّنَ) اور (تَقُوْلُ) بمعنی استقبال ہیں اور (فَتَعَیَّنَ) بمعنی ماضی جواب وہی کہ (فَتَعَیَّنَ) بھی بمعنی استقبال ہے جیسے آیۃ کریمہ مذکورہ میں کَذَافِی غَایَۃِ التَّحْقِیْقِ ص:۱۱۰۔

اقول: فقیر کاتب الحروف عرض کرتا ہے کہ اب بھی کلام میں ارتباط پیدا نہیں ہوا بلکہ معنوی حیثیت سے فساد باقی ہے بر تقدیر اوّل اس لئے کہ (فائے عاطفہ) کا مابعد اپنے ماقبل سے متاخر ہوتا ہے تو تَعَیَّنَ زَیْدٌ قول مذکور سے متاخر ہوا جس میں زید کو قائم مقام فاعل قرار دیا ہے۔ حالانکہ تعین قائم مقام فاعل قرار دینے پر مقدم ہے کہ تعین کے بعد ہی اقامت ہوتی ہے۔ **نظر برآں** (فا) کو عاطفہ قرار دینا درست نہ (تَعَیَّنَ) کا بمعنی استقبال ہونا اور بر تقدیر دوم اس لئے کہ (فائے تعلیل) کا مابعد ماقبل کے لئے علت ہوتا ہے اور علت معلول پر مقدم تو واجب ہوا کہ تعین قولِ مذکور پر مقدم ہو۔ حالانکہ (تَعَیَّنَ) بمعنی استقبال ہونے کی تقدیر پر قولِ مذکور سے تَعَیَّنَ زَیْدٌ مؤخر ہوگا۔ **نظر برآں** (تعیّن) کا بمعنی استقبال ہونا درست نہیں نظر قاصر میں عبارت کی صحیح توجیہ یہ ہے کہ (تَقُوْلُ) کے بعد (فِیْ ضَرَبْتُ زَیْدًا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ) مقدر ہے اور احسن یہ کہ (تَقُوْلُ) بمعنی (قُلْ) ہو جیسے حدیث بخاری شریف جلد اوّل، ص:۵۳ میں ہے جمع رجل ثیابہ صلی رجل فی ازار و رداء اس میں (جمع) صیغہ

خبر بمعنی (لیجمع) بمعنی انشاء ہے اسی طرح (صلی) بمعنی (لیُصَلِّ) اور (فا) برائے تعلیل تمثیل ہے اور (تعین) اپنے معنی ماضی پر ترجمہ یہ ہوگا جس سے معنی کی صحت ظاہر ہوتی ہے (ضَـرَبْتُ زَیْدًا الخ) میں کہو ضُرِبَ زَیْدٌ الخ کیوں کہ بنظر حکم سابق قائم مقام فاعل ہونے کے لئے زید متعین ہو چکا هٰذا مایخطر بالبال و اللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃِ الحال۔

۳ **قوله: فان لم یکن الخ.** یہ حکم دوم کا بیان ہے کہ اگر کلام میں مفعول بہ نہ پایا جائے اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ فعل لازم ہو تو باقی تمام مفاعیل قائم مقام فاعل ہونے میں برابر ہیں جس کو متکلم چاہے قائم مقام فاعل کرسکتا ہے وجہ یہ کہ ہر ایک میں فاعل کے ساتھ مناسبت من وجہٍ موجود اور من وجہٍ مفقود کمامرّ جیسے جُلِسَ یَوْمُ الْجُمْعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ جُلُوْسًا کَثِیْرًا فِیْ دَارِہٖ جس کو قائم مقام فاعل بنائیں اس کو مرفوع پڑھا جائے گا باقی منصوب رہیں گے بجز مفعول بالواسطہ کہ وہ بہر صورت بوجہ دخول حرفِ جار مجرور رہے گا۔ اس کو قائم مقام فاعل ہونے کی حیثیت سے محلًا مرفوع قرار دیں گے۔ باقی ماندہ مفاعیل کی اقامت میں تساوی مذہب اکثرین ہے جس کو مصنف علیہ الرحمۃ نے اختیار فرمایا اور بعض نے مصدر کو ترجیح دی اور بعض نے مفعول بالواسطہ کو اور بعض نے مفعول فیہ کو مگر زمانی کو مکانی پر مقدم رکھا۔ یہاں پر بھی جزا میں اقوالِ مذکورہ کے رد کی طرف اشارہ ہے۔

۴ **قوله: والاوّل من باب اعطیت الخ.** یہ حکم سوم کا بیان ہے کہ باب اعطیت کا مفعول اوّل بہ نسبت مفعولِ ثانی قائم مقام فاعل ہونے میں اولیٰ ہے۔ وجہ یہ کہ اس کو فاعل کے ساتھ مزید مشابہت ہے کہ اس میں معنیٔ فاعلیّت ہوتے ہیں جو مفعولِ ثانی میں نہیں اور مفعولیّت میں دونوں برابر جیسے (اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا) میں (زید) آخذ ہے اور دِرھم ماخوذ تو اُعْطِیَ زَیْدٌ دِرْھَمًا کہنا اولیٰ ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ اُعْطِیَ زَیْدًا دِرْھَمٌ کہا جائے لیکن یہ جواز اس وقت ہے جب کہ مفعولِ ثانی میں معنی فاعلیّت کی صلاحیت نہ ہو جیسے مثالِ مذکور میں (دِرْھَـمٌ) کہ وہ آخذ نہیں ہوسکتا اور جب کہ صلاحیت ہو جیسے (اُعْطِیَ زَیْدٌ عَمْرًا) کہ (عَمْرو) بھی آخذ ہوسکتا ہے تو مفعولِ اوّل کی اقامت واجب ہے تاکہ ہر دو مفعول میں التباس لازم نہ آئے کہ اوّل کو ثانی اور ثانی کو اوّل تصور کرلیں اور تقدیم کو کسی نکتہ پر مبنی قرار دیں پس (اُعْطِیَ زَیْدًا عَمْرٌو) کہنا جائز نہیں جب کہ واقع میں (زید) مفعول اوّل (آخذ) اور (عَمْرٌو) مفعولِ

ثانی (ماخوذ) ہو۔

مخفی نہ رہے کہ دلیلِ مذکور اس بات کی مقتضی ہے کہ بابِ اَعْلَمْتُ کے مفعول اوّل کی اقامت بہ نسبت مفعولِ دوم اولیٰ ہو کیوں کہ اس میں معنیٰ فاعلیّت ہیں جیسے اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا اس میں (زید) اگر چہ اعلام کا مفعول ہے مگر علم کا فاعل ہے بخلاف (عَمْرو) کہ اس میں معنیٰ فاعلیّت نہیں اور (بابِ اَعْطَیْتُ) سے مراد ہر فعل متعدی بدو مفعول جن میں ثانی کا اوّل پر حمل درست نہ ہو اور نہ کوئی ان میں منصوب بنزع خافض اوّل قید سے بابِ عَلِمْتُ نکل گیا کہ اس میں ثانی کا اوّل پر حمل ہوتا ہے اور ثانی قید سے (اِخْتَرْتُ الرِّجَالَ زَیْدًا) کہ اس میں (اَلرِّجَالَ) منصوب بنزع خافض ہے کیوں کہ یہ اصل میں (اِخْتَرْتُ مِنَ الرِّجَالِ زَیْدًا) تھا جیسے کَسَوْتُ الْبَیْتَ غِلَافًا کہ ان دونوں مفعول میں حمل بھی درست نہیں نہ کوئی منصوب بنزع خافض اور مفعولِ اوّل (اَلْبَیْتُ) میں معنیٰ فاعلیّت متحقق کہ جیسے مثالِ بالا میں (زَیْدًا) آخذ تھا۔ اس مثال میں (اَلْبَیْتُ) مُکْتَسِی اور وہاں (دِرْهَمًا) ماخوذ تھا۔ یہاں پر (غِلَافًا) مُکْتَسٰی۔۱۲

ترکیب

قوله: تقول ضرب زید یوم الجمعة امام الامیر ضربًا شدیدًا فی دارہٖ. (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ مراد اللفظ مقولہ منصوب تقدیراً (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ (ضُرِبَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (یَوْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم ظرف مضاف (اَلْجُمُعَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (جُمُعَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (یَوْمَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ زمان (اَمَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم ظرف مضاف (اَلْاَمِیْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (اَمَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مکان (ضَرْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (شَدِیْدًا) مفرد

منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے موصوف (شَدِیْدًا) صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت (ضَرْبًا) موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول مطلق نوعی (فِـــی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (دَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے زَیْدٌ بلکہ بسوئے امیر کہ لفظاً اور معنی یہی مناسب ہے (دَارِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (ضُرِبَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ زمان اور مفعول فیہ مکان اور مفعول مطلق نوعی اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فتعيّن زيد. (فا) برائے عطف کذافی جامع الغموض یا برائے تعلیل کمافی غاية التحقيق مبنی بر فتح (تَعَيَّنَ) فعل ماضی معروف بمعنی مستقبل بقرینہ فعل سابق مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (تَعَیَّنَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا معللہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں و التحقیق ما فی الشّرح۔

قوله: فان لم يكن فالجميع سواء. (فا) برائے تفصیل مبنی بر فتح (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَکُنْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظاً بـلَمْ محلاً بـاِنْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل تام اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلْـمَفْعُوْلُ بِهٖ (لَمْ یَکُنْ) فعل تام اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اَلْجَمِیْعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (جَمِیْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (سَوَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والاوّل من باب اعطيت اولىٰ من الثّاني. (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف محذوف (اَلْـمَفْعُوْلُ) (اَلْاَوَّلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف محذوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال (مِـن) حرف جار برائے تبیین مبنی بر سکون (بَـابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف

(اَعْطَيْتُ) مراد اللفظ مضاف الیہ مجرور تقدیراً (بَابِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدا (اَوْلٰی) اسم مقصور مرفوع تقدیراً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مِنْ) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت نزدِ مبرّد، یا برائے مجاوزت نزد ابن مالک مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلثَّانِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَانِیْ) اسم منقوص مجرور تقدیراً، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (اَوْلٰی) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں ۔۱۲

وَمِنْهَا[1] المبتداء وَالخبر

اور اُسی قبیل سے مبتدا و خبر ہیں

فالمبتداء[2] هو الاسم المجرّد عن العوامل

تو مبتدا وہ اسم ہے جو خالی ہو عوامل

اللفظيّة مسندًا اليه او الصّفة[3] الواقعة بعد

لفظی سے مسند الیہ ہوتے ہوئے یا وہ صفت جو واقع ہو بعد

حرف النّفی او الف الاستفهام رافعةً لِظاهر

نفی یا الف استفہام در آنحالیکہ رفع دیتی ہو اسم ظاہر کو

۱ **قوله: ومنها المبتداء الخ.** **مفعول مالم یسمّ فاعله** کے بیان سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں سے مبتدا وخبر کا بیان بایں طور شروع فرمایا کہ مبتدا وخبر جنس مرفوع سے (نکلی ہوئی انواع) ہیں یہ جملہ مِنْهَا الْمُبْتَدَاءُ وَالْخَبَرُ جملہ (مِنْهُ الْفَاعِلُ) پر معطوف ہے کیوں کہ دونوں مسند الیہ اور مسند میں متناسب ہیں۔ بایں طور کہ دونوں کا مسند الیہ انواع مرفوع سے ہے اور مسند میں متحد جو (ثَابِتٌ مِنَ الْمَرْفُوْعِ) ہے جملہ مَفْعُوْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ الخ پر معطوف نہیں کیوں کہ مسند الیہ میں اگرچہ تناسب موجود کہ وہ بھی انواع مرفوع سے ہے مگر مسند میں مفقود کہ اس کا مسند (ثَابِتٌ مِنَ الْمَرْفُوْعِ) ہے اور اس کا (كُلُّ مَفْعُوْلٍ الخ)، **نظر بر آں** مفعول مالم یسمّ فاعله الخ معطوفین کے درمیان جملہ معترضہ ہوا اور (مِنْهَا) میں (مِنْ) برائے تبعیض نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ مبتدا وخبر (مرفوع) کا جزو ہوں کیوں کہ (مِنْ) تبعیضیہ کا مدخول (كُلْ) ہوا کرتا ہے اور ماقبل جزو جو یہاں پر (اَلْمُبْتَدَاءُ وَالْخَبَرُ) ہے اور مبتدا وخبر کی جزئیت باطل وہ تو مرفوع کے جزئیات ہیں بلکہ (مِنْ) ابتدائیہ اتصالیہ ہے كَمَا مَرَّ فِي قَوْلِهٖ فَمِنْهُ الْفَاعِلُ اور ضمیر مجرور (ھا) کا مرجع وہی جنس مرفوع ہے جس کو محدود قرار دیا تھا مگر بتاویل (مَاهِيَة) تاکہ تانیث ضمیر درست ہو جائے (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) جمع مرجع نہیں کیوں کہ اس پر الف لام برائے استغراقِ انواع ہے یا برائے جنس كَمَا مَرَّ بر تقدیر اوّل بحث سے خروج لازم آئے گا اس لئے کہ زیر بحث محدود ہے اور محدود انواعِ مرفوع نہیں بلکہ خود مرفوع ہے اور بر تقدیر ثانی جب (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) کی جمعیت باطل ہوگئی اور بمعنی جنس مرفوع ہو گیا تو وہ جمع نہ رہا۔ پھر **من حیث الجمعیّۃ** مرجع بھی نہ ہو سکے گا مگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ باعتبار لفظ مرجع (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) ہے اور باعتبار معنی جنس مرفوع كَمَا مَرَّ فِي قَوْلِهٖ وَهِيَ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ، **نظر بر آں** بحث سے خروج تو لازم نہ آئے گا کیوں کہ اس تقدیر پر مبتدا وخبر جنس مرفوع کے انواع قرار پائیں گے جو محدود ہے لیکن توحید ضمیر محتاج تاویل ضرور ہوگی کیوں کہ جمع مؤنث سالم جیسے (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) کی جانب ضمیر مؤنث کا ارجاع بتاویل (جَمَاعَةٌ) ہوا کرتا ہے كمافى غاية التحقيق ص:۳۳۶ پس (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) کو مرجع قرار دینے کی تقدیر پر دو تاویل ناگزیر ہیں:

اوّل: یہ کہ باعتبار لفظ مرجع (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) اور باعتبار معنی جنس مرفوع۔

دوم: یہ کہ (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) بتاویل (جماعت) ہو اور جنس مرفوع کو مرجع قرار دینے میں صرف ایک تاویل کہ جنس مرفوع بتاویل (مَاهِيَةٌ) اور قلت تاویل موجب رجحان ہے۔ لہٰذا جنس مرفوع کو مرجع قرار دینا راجح ٹھہرا **ولعل مافی شرح الجامی من تفسیر المرجع بقوله يعنى من جملة المرفوعات او من جملة المرفوع اشارة الىٰ تصحيح تانيث الضمير و توحيده كماذكرنافى الاحتمالين لكن الاوّل الىٰ الثّانى و الثّانى الى الاوّل هٰذامايخطر بالبال و اللّٰه تعالىٰ اعلم بحقية الحال۔**

سوال: اس جملہ میں (مِنْهَا) خبر مقدم ہے اور (اَلْمُبْتَدَاءُ وَالْخَبَرُ) مبتدائے مؤخر اور خبر میں اصل تاخیر ہے پھر مقدم کیوں فرمایا؟

جواب: برائے افادہ حصر یعنی مبتدا وخبر مرفوع کے اقسام ہیں نہ منصوب کے، نہ مجرور کے۔

سوال: مبتدا وخبر میں سے ہر ایک جب مرفوع کی مستقل قسم ہے تو ہر ایک کو مستقل عنوان کے ساتھ یوں ذکر کرنا چاہئے تھا کہ (مِنْهَا الْمُبْتَدَاءُ) اور (وَمِنْهَا الْخَبَرُ) دونوں کو ایک عنوان میں کیوں جمع فرمادیا؟

جواب: اس لئے کہ دونوں میں باعتبار اصل تلازم ذکر ہی ہے کہ ایک بغیر دوسرے کے مذکور نہیں ہوتا نیز دونوں عامل معنوی میں شریک ہیں۔

۲ قوله: فالمبتداء الخ. مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مبتدا وخبر کی تفصیل بیان فرماتے ہیں چونکہ عنوان میں مبتدا کا ذکر مقدم تھا۔ **نظر برآں** تفصیل میں بھی مقدم فرمادیا تاکہ تفصیل اور اجمال میں مطابقت رہے اور قسم اوّل مبتدا کی تعریف بایں طور فرمائی کہ وہ ایسا اسم ہے جو لفظی عامل سے خالی ہوتے ہوئے مسند الیہ ہو۔

سوال: یہ تعریف حشو پر مشتمل ہے اس لئے کہ (اَلْمُبْتَدَاءُ) مسند الیہ معرّف بلام جنس ہے اور مسند الیہ کا معرف بلام جنس ہونا افادۂ حصر کرتا ہے اور (هُوَ) ضمیر فصل ہے وہ بھی مفید حصر تو تعریف میں دوالۂ حصر جمع ہوگئے جن میں ایک بیکار ہے؟

جواب: جی نہیں، الف لام نے مسند میں مسند الیہ کے حصر کا افادہ کیا جس سے جامعیّت تعریف کی طرف اشارہ ہوا اور ضمیر فصل مسند الیہ میں مسند کے حصر کا افادہ کررہی ہے جس سے مانعیّت تعریف کی طرف اشارہ ہوا

تو دونوں با کار ہیں۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کیوں کہ (اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ) میں (اَنْ تَصُوْمُوْا) مبتدا ہے حالانکہ اسم نہیں کہ (اَنْ) حرفِ ناصب اور (تَصُوْمُوْا) فعل مضارع کا صیغہ ہے جو اسم نہیں ہوسکتا؟

جواب: اسم میں تعیم ہے کہ لفظاً ہو یا تقدیراً اور (اَنْ تَصُوْمُوْا) اگر چہ لفظاً اسم نہیں مگر بتقدیر مصدر ہے کیوں کہ (اَنْ) ناصبہ اپنے مابعد کے ساتھ بتقدیر مصدر ہوتا ہے اور مصدر اسم ہے۔

سوال: یہ جواب ترکیب مذکور سے اعتراض کو دفع کر دیتا ہے تَسْمَعُ بِالْمُعَیْدِیِّ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَرَاہُ وَمَنْ عَرَفَ قَدْرَہٗ اِنْ فَتَحَ فَاہُ میں کیا کہئے گا یہاں پر (تَسْمَعُ) مبتدا ہے حالانکہ اسم نہیں بلکہ فعل مضارع ہے؟

جواب: یہاں پر (اَنْ) ناصبہ مقدر ہے تو (تَسْمَعَ) تقدیراً اسم ہو گیا۔

سوال: (اَنْ) ناصبہ چھ مقامات پر مقدر ہوتا ہے جن کی تفصیل بحث فعل میں آئے گی اور یہ ان مقامات سے نہیں؟

جواب: وہ مقامات تقدیر کے واسطے قیاسی ہیں اور یہ قیاسی نہیں اور غیر قیاسی مقامات میں اکثر و بیشتر عمل نہیں کرتا جیسے (تَسْمَعُ الخ) کہ یہ برفع منقول ہے اور کبھی کرتا ہے جیسے

اَلَا اَیُّھَا اللَّائِمِیْ اَحْضُرَ الْوَغٰی وَاَنْ اَشْھَدَ اللَّذَّاتِ ھَلْ اَنْتَ مُخْلِدٌ

میں (اَحْضُرَ) کہ نصب مروی ہے اور بعض نے (تَسْمَعَ) کو بہ نصب روایت کیا ہے اور (اَحْضُرُ) کو بہ رفع تو تمثیل برعکس ہوگئی (مُعَیْدِیْ) ایک شخص کا نام ہے جو بظاہر بہترین اور بروقت معاملہ بدترین تھا۔ چنانچہ یہ ہر ایسے شخص کے حق میں مثل ہو گیا جیسے ہماری زبان میں کہتے ہیں (دور کے ڈھول سہانے) کَذَافِی جَامِعِ الْغُمُوْض ص:۳۳، جلد چہارم۔

سوال: (تَجْرِیْدُ) کے معنی ہیں (اعدام بعد الوجود) تو یہ معنی وجود عامل لفظی کی سبقت کو مقتضی ہوئے جس سے تعریف جامع نہ رہی کیوں کہ جب (ابتداءً) (زَیْدٌ قَائِمٌ) کہا گیا تو شک نہیں کہ اس ترکیب میں (زید) مبتدا ہے حالانکہ تجرید نہیں پائی گئی کہ عامل لفظی تھا ہی نہیں جس کو دور کیا گیا ہو؟

جواب: عبارت میں مجاز ہے از قبیل اطلاق ملزوم وارادہ لازم اور تَجْرِیْدٌ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِیَّۃِ سے مراد عدم عوامل لفظیہ کہ تَجْرِیْد کو عدم لازم ہے تو پہلے معنی عبارت یہ تھے کہ مبتدا وہ اسم ہے جس کو عوامل لفظی سے خالی کیا گیا ہو اور اب یہ ہوئے کہ مبتدا وہ اسم ہے جس میں عوامل لفظی نہ ہوں۔

سوال: جب عدمِ عوامل لفظی مراد ہے تو اس کو یوں بیان کرنا چاہئے تھا اَلْاِسْمُ الَّذِیْ لَمْ یُوْجَدْ فِیْهِ عَامِلٌ لَفْظِیٌّ لفظ (اَلْمُجَرَّدُ) اختیار کرنے میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: اس بات پر تنبیہ کہ اصل عامل لفظی ہے عامل معنوی کی طرف عدول ہوا تو گویا اسم کو اس سے مجرد کیا گیا **نظر بر آں** (اَلْعَوَامِلُ) بصیغۂ جمع کثرت فرمایا تاکہ وجہ اصالت کی طرف اشارہ ہو کہ وہ کثرت ہے کیوں کہ کثیر کو اصل اور قلیل کو فرع کہتے ہیں ورنہ (اَلْمُجَرَّدُ عَنْ عَامِلٍ لَفْظِیٍّ) فرمانا کافی تھا کہ جنس عامل لفظی کا انتفا مراد جو اس عبارت سے بایں طور مستفاد کہ عامل لفظی نکرہ ہے اور نکرہ تحت نفی مفید عموم جو (اَلْمُجَرَّدُ) سے مفہوم اور یہ مراد (اَلْعَوَامِلُ) فرمانے سے بھی حاصل کہ بوجہ الف لام جنسی جمعیّت باطل اور (اَلْعَوَامِلُ) بمعنی جنس عامل تو دونوں عبارت باعتبار معنیٰ متحد ہوئیں مگر اتنا فرق موجود کہ (اَلْعَوَامِلُ اللَّفْظِیَّةُ) بصیغۂ جمع کثرت فرمانے میں اشارۂ معہود اور عامل لفظی کہنے میں مفقود (اَللَّفْظِیَّةُ) عوامل کی صفت ہے اور اس میں (یا) برائے نسبت اگر (اَللَّفْظِیَّةُ) میں (لَفْظٌ) بمعنی (تلفظ) ہے تو یہ نسبت مفعول بسوئے مصدر ہوئی یعنی وہ عوامل جو اپنے **لافظ** کے تلفظ کی جانب منسوب، **نظر بر آں** عوامل ملفوظ ہوئے اور اگر (لفظ) بمعنی (ملفوظ) ہے تو یہ نسبت جزئی بسوئے کلی ہوئی یعنی وہ عوامل جو (ملفوظ) کی جانب منسوب ہیں اور (ملفوظ) کلی ہے اور عوامل اس کے بعض جزئیات بہر کیف عامل لفظی وہ ہے جس کا تلفظ کر سکیں یا اس کا تلفظ ہو سکے جو اس پر دلالت کرتا ہو جیسے معنیٰ فعل جو اسم اشارہ یا حرفِ تنبیہ سے مستفاد ہو کر حال میں عامل ہوتے ہیں جیسے (هٰذَا زَیْدٌ قَائِمًا) اور عامل معنوی وہ ہے جو ایسا نہ ہو کَذَا فِی الْبَشِیْرِ الْکَامِلِ ص: ۴ و ۵۔

سوال: تعریف جامع نہیں کہ (بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ) میں (حَسْبُ) مبتدا ہے حالانکہ عامل لفظی سے مجرد نہیں؟

جواب: (عامل لفظی) میں عامل سے مراد وہی ہے جس کی مصنف علیہ الرحمۃ ابتدائے کتاب میں تعریف فرما چکے ہیں یعنی وہ جس سے اعراب کو مقتضی معنیٰ (فاعلیّت) یا (مفعولیّت) یا (اضافت) حاصل ہوں اور قول مذکور میں (با) بایں معنی عامل نہیں کیوں کہ (با) سے معنیٰ اضافت حاصل ہوتے ہیں جیسے (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) میں (مُرُوْرٌ) کی اضافت بذریعہ (با) مدخول کی طرف ہو رہی ہے قولِ مذکور میں (با) زائدہ ہے جس کا متعلق نہیں ہوتا پھر معنیٰ اضافت کیسے حاصل ہوں گے۔ لہٰذا (با) کے ہوتے ہوئے قولِ مذکور میں واقع (حَسْبُ) پر صادق آتا ہے کہ وہ عامل لفظی سے مجرد ہے۔ **نظر بر آں** تعریف سے خارج نہ ہوا هٰذا ما یخطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال۔

سوال: اس تعریف کی رو سے لازم آتا ہے کہ اسم (اِنَّ) کے محل پر عطف برفع جائز نہ ہو جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وعَمْرٌو حالانکہ جائز ہے۔ خود مصنف علیہ الرحمۃ نے آئندہ تصریح فرمائی ہے وجہ جواز یہ کہ اسمِ اِنَّ محلا مرفوع بالابتدار ہے تو مبتدا ہوا اور لزوم عدم جواز اس لئے کہ اسمِ اِنَّ پر مبتدا کی یہ تعریف صادق نہیں آتی کیوں کہ عامل لفظی سے مجرد نہیں؟

جواب: یہ جواز اس قول پر مبنی ہے کہ رعایت محل کے لئے اس کے طالب کی بقا ضروری نہیں۔ **نظر بر آں** ہم کہتے ہیں کہ طالب محل ابتدا ہے جو بوجہ دخول (اِنَّ) باقی نہ رہی تو اسم (اِنَّ) باعتبار محل مبتدا بھی نہ رہا۔ اس کے باوجود بنظر قولِ مذکور عطف مسطور جائز رہے گا۔ یہ جواز عطف مبتدا ہونے پر مبنی نہیں حتیٰ کہ اعتراض وارد ہو **کذا اِفَادَ فی حاشیۃ الصبّان علی الاشمونی** ص:۱۵۴، جلد اوّل۔ اس تعریف میں (اَلْاِسْمُ) جنس ہے جو (۱) فاعل، (۲) مفعول مالم یسم فاعلہ، (۳) خبرِ مبتدا، (۴) خبر حروف مشبّہ بفعل، (۵) اسم ماولا مشبّہ بلیس، (۶) خبر لائے نفی جنس، (۷) مبتدا کی قسمِ ثانی، (۸) اور باعتبار محل اسمِ (اِنَّ) و اسم لائے نفی جنس کو شامل، اسم فعل کو شامل نہیں، نہ اسم معدود کو کیوں کہ مبتدا مرفوع کی قسم ہے اور قسم کی تعریف میں مقسم معتبر ہوتا ہے تو (اَلْاِسْمُ) سے مرفوع مراد ہوا اور یہ دونوں مرفوع نہیں ہوتے۔

اوّل: اس لئے کہ محل اعراب میں ہی نہیں ہوتا جیسے امر و ماضی۔

دوم: اس لئے کہ مرفوع وہ ہوتا ہے جو عامل کے ساتھ متحقق ہو اور یہ عامل کے ساتھ متحقق نہیں ہوتا ورنہ اسم معدود نہ رہے گا۔ **ھذا مایخطر بقلبی الکاسد مخالفا لما فی کتب الاماجد واللّٰہ تعالٰی اعلم بالصحیح والفاسد** اور (**اَلْمُجَرَّدُ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِیَّۃِ مُسْنَدًا اِلَیْہِ**) فصل ہے جس سے باقی مرفوعات بایں طور نکل گئے کہ قید اوّل سے خبر مبتدا اور مبتدا کی قسم ثانی کے ماسوا سب کے سب کہ وہ عامل لفظی سے مجرد نہیں اور قید دوم سے یہ دونوں کہ مسند الیہ نہیں ہوتے۔

۳۔ **قولہ: اوالصفۃ الواقعۃ الخ.** یہ مبتدا کی قسم ثانی کا بیان ہے کہ مبتدا یا وہ صفت ہے جو حرفِ نفی یا الف استفہام کے بعد واقع ہوتے ہوئے اسم ظاہر کو رفع دے۔

سوال: (او) شک متکلم یا تشکیک مخاطب کے لئے آتا ہے اور یہ دونوں مقام تعریف کے منافی ہیں کہ تعریف سے افادۂ معرفت مقصود ہوتا ہے جو بصورت شک و تشکیک متصوّر نہیں؟

جواب: (او) کا استعمال شک متکلم یا تشکیک مخاطب میں منحصر نہیں اور معانی میں بھی آتا ہے جن کی تفصیل مثالوں کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ بحث حرف میں آئے گی۔ یہاں پر (او) برائے تقسیم ہے اس کو تفصیل اور توزیع سے بھی تعبیر کرتے ہیں اور تقسیم سے مراد تقسیم محدود ہے جس کا ضابطہ یہ کہ ابتدائے حد میں ایسا لفظ ہو جو محدود کے سب اقسام کو شامل ہو سکے چنانچہ یہاں پر حد مذکور میں (اَلْاِسْمُ) مبتدائے محدود کی اوّل قسم مسند الیہ اور قسم دوم اَلصِّفَةُ مسند دونوں کو شامل ہے کیوں کہ (اَلْاِسْمُ) سے مراد مقابل فعل وحرف ہے جس کی تفصیل گذر گئی مقابل صفت نہیں جس کے معنی ہیں وہ اسم جو ذات متصف بصفت پر دلالت نہ کرے ورنہ بوجہ فقدان ضابطۂ مذکورہ تقسیم محدود نہ رہے گی بلکہ تقسیم حد ہو جائے گی اور یہ باطل کہ تقسیم مرتبۂ اجمال میں جاری ہوتی ہے نہ مرتبۂ تفصیل میں اور حد مرتبۂ تفصیل میں ہوتی ہے۔

سوال: اگر (اَلْاِسْمُ) سے مراد مقابل فعل وحرف لیں گے جو (اَلصِّفَةُ) پر بھی صادق آتا ہے تو قسمِ اوّل (اَلْاِسْمُ) اور قسمِ دوم (اَلصِّفَةُ) میں تقابل نہ رہے گا جو اقسام میں لابدی ہے؟

جواب: قسم اوّل فقط (اَلْاِسْمُ) نہیں اور نہ قسم دوم فقط (اَلصِّفَةُ) بلکہ **اَلْاِسْمُ الْمُجَرَّدُ الخ** قسم اوّل ہے اور **اَلصِّفَةُ الْوَاقِعَةُ الخ** قسم دوم اور شک نہیں کہ مجموعۂ اوّل اور مجموعۂ دوم میں تقابل ہے کیوں کہ اوّل ہمیشہ مسند الیہ ہوگا اور دوم ہمیشہ مسند اور مسند الیہ ومسند متقابل ہیں۔

سوال: تو (او) منع جمع کے لئے ہوا کہ متقابلین میں اجتماع ممنوع ہوتا ہے؟

جواب: نہیں، بلکہ ایک اعتبار سے منع خلو کیلئے اور ایک اعتبار سے انفصال حقیقی کے واسطے جس کی تفصیل یہ ہے کہ (اَلصِّفَةُ) کا عطف (اَلْاِسْمُ) پر ہے تو باعتبار نفس مفہوم معطوف علیہ اور معطوف بدون لحاظ قیود باقیہ منع خلو کے لئے ہے کہ ان دونوں سے مبتدا کا خلو ممکن نہیں۔ منع جمع کے لئے نہیں کہ معطوف علیہ اور معطوف کا اجتماع بدون لحاظ قیود باقیہ واقع ہو جیسے (مَا قَائِمُ الزَّيْدَانِ) میں (قَائِمُ) پر تعریف صفت کے ساتھ ساتھ (اَلْاِسْمُ) بھی صادق ہے اور اگر معطوف علیہ ومعطوف میں سے ہر ایک کو ان کی قیود باقیہ کے ساتھ اعتبار کریں تو (او) انفصال حقیقی کے لئے ہے کیوں کہ دونوں مبتدا کی قسمیں ہیں اور اقسام میں انفصال حقیقی ہوا کرتا ہے کہ نہ ارتفاع ممکن نہ اجتماع جائز۔ **نظر بر آں** مبتدا ان دو قسموں کے بغیر متحقق نہ ہوگا؟

سوال: (هَيْهَاتَ زَيْدٌ) میں (هَيْهَاتَ) اسم فعل مبتدا ہے اور (زید) فاعل قائم مقام خبر حالانکہ نہ اسم

مذکور ہے کہ مسند الیہ نہیں نہ صفت مذکورہ تو مبتدا دونوں قسموں کے بغیر متحقق ہو گیا اور ظاہر ہوا کہ (او) انفصال حقیقی کے لئے نہیں بلکہ منع جمع کے لئے ہے؟

جواب: اسمائے افعال کے اعراب اور عدم اعراب میں نحات کے چند اقوال ہیں:

اوّل: یہ کہ ان کے لئے محل اعراب نہیں بایں دلیل کہ یہ بمعنی امر یا ماضی ہوتے ہیں اور اسی بنا پر مبنی تو جس طرح امر اور ماضی کے لئے محل اعراب نہیں ہوتا ان کے لئے بھی نہیں۔

دوم: یہ کہ محلًا مرفوع بالا بتدا ہوتے ہیں۔

سوم: یہ کہ محلًا منصوب بنا بر مصدریّت اوّل قولِ حق ہے **کمافی غایة التحقیق** ص:۳۰، اور جب ان کے لئے محل اعراب ہی نہیں تو مبتدا ہونا در کنار سرے سے مرفوعات میں داخل نہ ہوئے۔ اسی واسطے ہم نے کہا تھا کہ یہ تعریف کے پہلے جز (**اَلْاِسْمُ**) میں ہی داخل نہیں پھر اخیر جز (مسند الیہ) سے خارج کرنا کیا معنی **کَمَا اَخْرَجَ فِیْ حَاشِیَةِ الْمَوْلٰی الْعِصَامِ** ص:۹۷ **جامع الْغُموضْ** ص:۱۸۷، جلد اوّل۔

نظر بر آں مبتدا بغیر دونوں قسموں کے متحقق نہ ہوا اور (او) انفصال حقیقی کے لئے رہا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے **اِیْضَاحْ شَرْحِ مفصل** میں اسمار افعال کا مبتدا ہونا اختیار فرمایا ہے **کَمَا فِی الفَوائِدِالشَّافِیَة** ص:۲۲۱، پھر یہاں پر تعریف میں داخل کیوں نہیں کیا؟

جواب: اسمار افعال کی اسمیّت اور فعلیّت میں نحویوں کا اختلاف ہے جس کی تفصیل انشار اللہ تعالیٰ بحث مبنیّات میں آئے گی بر مسلک تحقیق یہ اسم بمعنی امر یا ماضی ہیں **کَمَافِی شَرْحِ الْجَامِی نَقْلاً عَنِ الرَّضِیْ** اس مسلک پر مشہور یہ کہ محلًا مرفوع بالا بتدا ہوتے ہیں **کَمَافِیْ حَاشِیَةِ الصَّبان نقلاً عنِ التَّصریح والفَارضی** جلد ثالث ص:۱۴۸۔ **نظر بر آں** یہ مبتدا کی قسم ثالث ہوئے کیوں کہ یہ قسم اوّل میں داخل کہ مسند الیہ نہیں نہ قسم ثانی میں کہ صفت نہیں اور ظاہر بلکہ حق یہ کہ اُنؔ کے لئے بدلیل مذکور محل اعراب نہیں **کما فی الصفحة المذکورة من حاشیة الصّبان و غایة التحقیق و کما فی حاشیة مولٰنا عبدالغفور علیه الرحمة اللّٰه الشّکور** ص:۴۶۶، اور جب ان کے لئے محل اعراب نہیں تو مرفوعات میں داخل نہ ہوئے۔ پس جواب یہ ہوا کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے ایضاح میں قولِ مشہور ذکر کیا اور اس کتاب میں قول حق کے پیش نظر مبتدا کی کسی قسم میں داخل نہ فرمایا **ھٰذا ماعندی فی حل ھٰذا**

السّوال واللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃِ الحال (اَلصِّفَۃُ) سے مراد وہ اسم جو ذات موصوف بصفت پر دلالت کرتا ہو جیسے اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کہ (ھِنْدِیٌ زَیْدٌ) میں (ھِنْدِیٌ) مبتدا ہے نہ قسم اوّل میں داخل کہ مسندالیہ نہیں، نہ قسم ثانی میں داخل کہ صفت نہیں؟

جواب: صفت عام ہے کہ حقیقۃً ہو جیسے اسم فاعل وغیرہ یا تاویلاً جیسے (ھِنْدِیٌّ) کہ یہ اسم منسوب ہے جو بتاویل (منسوب) اسم مفعول یا (منتسب) اسم فاعل ہوا کرتا ہے۔

سوال: تعریف پھر بھی جامع نہیں کیوں کہ (اِنَّمَا قَائِمُ الزَّیْدَانِ) میں (قَائِمْ) مبتدا کی قسم ثانی ہے حالانکہ نہ بعد حرفِ نفی ہے، نہ بعد الف استفہام؟

جواب: حرفِ نفی عام ہے کہ اس سے نفی صراحۃً مفہوم ہوتی ہو جیسے (مَاقَائِمُ الزَّیْدَان) یا ضمناً جیسے پیش کردہ مثال کہ اس میں (اِنَّمَا) سے نفی ضمناً مفہوم ہوتی ہے کیوں کہ یہ برائے قصر آتا ہے جس میں نفی و اثبات دونوں ہوتے ہیں۔

سوال: اولٰی یہ تھا کہ مصنف علیہ الرحمۃ (بعد حرف النفی) کی جگہ (بعد النفی) فرماتے تاکہ عبارت اخصر اور اشمل ہو جاتی کیوں کہ اس تقدیر پر وہ اسم بھی داخل ہو جاتا جس سے معنی نفی مستفاد ہوتے ہیں جیسے لفظ (غیر) کذافی حاشیۃ عبدالغفور ص:۲۶۱ کہ صفت ایسے اسم کے بعد بھی واقع ہوتی ہے جیسے:

غیر لاہ عداک فاطرح اللھو ولاتغتر بعارض السّلم

کہ اس میں (لاہٍ) اسم فاعل بعد (غیر) واقع ہے اور جیسے:

غیرما سوف علی زمن .قدمضی بالھم والحزن

کہ اس میں (مَاسُوْفِ) اسم مفعول (غَیْر) کے بعد واقع ہے اور دونوں مبتدا کی قسم ثانی ہیں؟

جواب: جی نہیں، بلکہ نہ قسم اوّل کہ مسندالیہ نہیں نہ قسم ثانی کہ عامل لفظی سے مجرد نہیں کیوں کہ (غَیْر) مضاف اور (صِفَتْ) مضاف الیہ ہے۔ جمہور کے نزدیک مضاف الیہ میں عامل مضاف ہوتا ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک حرفِ جار مقدر اور دونوں عامل لفظی ہیں۔ حالانکہ قسم اوّل کی طرح قسم ثانی میں بھی بالاتفاق عامل لفظی سے تجرید معتبر ہے، کمافی التحفۃ الخادمیۃ نقلاً عن الامام الحَدیثی ص:۸۳۔

نظر بر آں دونوں مقام پر (غیر) مذکور مبتدا ہے جو نہ مسند الیہ کہ اس کے لئے مسند نہیں، نہ مسند کہ اس کے لئے مسند الیہ نہیں تاہم فائدہ تامہ کے لئے مفید مگر یہ مبتدائے سماعی ہے اور محدود مبتدائے اطرادی **فلا اشکال عند اصحاب الکمال واللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔**

سوال: اگر قسم ثانی میں بھی عامل لفظی سے تجرید معتبر بالاتفاق ہوتی تو مصنف علیہ الرحمۃ قسم اوّل کی طرح اس کو بھی تجرید کے ساتھ مقید کر کے یوں فرماتے **(او الصّفۃ المجرّدۃ عن العوامل اللفظیّۃ الخ)** موجودہ عبارت سے تجرید مفہوم نہیں ہوتی؟

جواب: بنظر اختصار مقید نہیں کیا کہ متون میں اختصار مطلوب ہوتا ہے اور موجودہ عبارت سے تجرید بایں طور مفہوم ہوتی ہے کہ **(بعد حرف النفی او الف الاستفہام)** سے بعدیت بلا فصل مراد ہے جو بغیر تجرید متحقق نہیں ہوتی **کذا فی حاشیۃ مولٰنا نور محمد مدقق علیٰ حاشیۃ مولٰنا عبد الغفور علیہما رحمۃ اللّٰہ الشکور** ص:۲۶۱۔ اس سے ظاہر ہوا کہ حرفِ نفی سے مراد وہ حرفِ نفی جو عامل نہ ہو **فاحفظہ۔**

سوال: تعریف جامع نہیں کیوں کہ **(هَلْ قَائِمٌ الزَّيْدَانِ)** میں **(قَائِمٌ)** اور **(أَيْنَ جَالِسٌ أَخَوَاكَ)** میں **(جَالِسٌ)** اور **(مَتٰى ذَاهِبٌ أَبَوَاكَ)** میں **(ذَاهِبٌ)** اور **(كَيْفَ مُصْبِحٌ عَمَّاكَ)** میں **(مُصْبِحٌ)** اور **(كَمْ قَاعِدٌ خَالَاكَ)** میں **(قَاعِدٌ)** اور **(أَيَّانَ رَاحِلٌ أَبْنَاكَ)** میں **(رَاحِلٌ)** مبتدا کی قسم ثانی ہیں، حالانکہ بعد الف استفہام واقع نہیں؟

جواب: بعد الف الاستفہام معطوف مع حرفِ عطف **(ونحوہ)** مقدر ہے یا الف استفہام کا ذکر بوجہ اصالت **کمافی محرم آفندی** جلد اوّل ص:۱۹۰۔ پس تعریف جامع رہی۔

مخفی نہ رہے کہ صفت کے مبتدا ہونے کے لئے حرفِ نفی یا استفہام پر اعتماد مسلک جمہور ہے۔ سیبویہ کے نزدیک بغیر اعتماد مبتدا ہونا جائز ہے مگر قبیح اور اخفش کے نزدیک بلا قباحت جیسے۔

فخیر نحن عند النّاس منکم اذا الدّاعی المثوّب قال یا لا

کہ اس میں **(خیر)** صفت مبتدا ہے اور **(نحنُ)** فاعل قائم مقامِ خبر حالانکہ اعتماد نہیں۔ جمہور کی جانب سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں پر صفت **(خیر)** اسم تفضیل ہے جس کے فاعل کا اسم ظاہر ہونا یا ضمیر بارز مسئلہ کحل میں منحصر ہے **کمافی حاشیۃ المولیٰ العصام** ص:۱۹۸، اور غیر میں ضعیف **کما فی المغنی**

اللّبیب جلد دوم، ص:۴۷ اور شعر مذکور اس قبیل سے نہیں تو (خیر) کو مبتدا اور (نحنُ) کو فاعل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حتیٰ کہ صفت کا مبتدا ہونا بغیر اعتماد ثابت ہوسکے اور صحیح توجیہ یہ ہے کہ (خیر) مبتدائے محذوف (نحنُ) کی خبر ہے اور (نحنُ) مذکور (خیر) میں مستتر ضمیر فاعل کی تاکید کَمَا فِی الصَّفحۃِ المذکورۃِ من مغنی اللّبیب و اللّٰہ تعالیٰ اعلم بالسّدید۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کو الف الاستفہام کے بجائے (هَمْزَةُ الْاِسْتِفْهَامْ) فرمانا چاہئے تھا کیوں کہ استفہام کے لئے ہمزہ متحرکہ آتی ہے نہ الف ساکنہ؟

جواب: ہمزۂ متحرکہ پر بھی الف کا اطلاق ہوتا ہے مگر مجازاً از قبیل اطلاق عام وارادۂ خاص لغت (صحاح) میں ہے اَلْاَلِفُ عَلٰی ضَرْبَیْنِ سَاکِنَۃٌ وَمُتَحَرِّکَۃٌ فَاسَّاکِنَۃُ تُسَمّٰی اَلْفًا وَالْمُتَحَرِّکَۃُ هَمْزَۃٌ اس سے معلوم ہوا کہ یہ از قبیل اطلاق مقسم بر قسم ہے جواز قبیل مجاز مذکور۔

سوال: تعریف پھر بھی جامع نہیں اس لئے کہ آیت کریمہ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یَااِبْرَاهِیْمُ میں (رَاغِبٌ) مبتدا کی قسم ثانی ہے حالانکہ اسم ظاہر کو رفع نہیں دے رہی کیوں کہ اسم ظاہر اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جو ضمیر نہ ہو اور (رَاغِبٌ) رافع (اَنْتَ) ہے اور (اَنْتَ) ضمیر؟

جواب: اسم ظاہر عام ہے کہ حقیقۃً ہو یا حکماً اور ضمیر منفصل حکماً اسم ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ استقلال ملفوظیّت میں مشابہ۔

سوال: یہاں پر اسم ظاہر میں تعمیم مذکور مسلک مصنف علیہ الرحمۃ کے خلاف ہے کہ وہ نحاتِ کوفیہ کی موافقت کرتے ہوئے صفت کو ضمیر منفصل کا رافع قرار نہیں دیتے۔ ان کے نزدیک ضمیر منفصل کا مبتدا ہونا واجب ہے کمافی حاشیۃ مولٰنا نور محمّد علیہ الرحمۃ اللّٰہ الاحد نقلا عن المنہل ص:۲۶۱، پس تعمیم مذکور از قبیل تفسیر القول بما لایرضٰی بہ قائلہ ہے پھر عارف جامی قدس سرہ السامی اور دیگر کثیر شارحین نے کیوں اختیار فرمائی؟

جواب: اس لئے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب میں برمسلک بصریہ مسائل جمع فرمائے ہیں اور تعمیم مذکور مختار بصریہ ہے۔ پس تعمیم مذکور بصری مسلک کا بیان ہے نہ بیان مسلک مصنف علیہ الرحمۃ حتیٰ کہ محذور مذکور لازم آئے ھٰذا مایخطر بالبال و اللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

سوال: ہر دو قسم مذکور میں لفظ (مبتدا) مشترک لفظی ہے یا مشترک معنوی؟

جواب: مشترک لفظی نہیں ورنہ (فَالْمُبْتَدَاءُ هُوَ الْاِسْمُ الخ) میں بیک وقت لفظ مشترک کا استعمال ہر دو معنی میں لازم آئے گا جو جائز نہیں بلکہ مشترک معنوی ہے جس پر ہر دو قسم میں ابتدا کو عامل قرار دینا اور ابتدا کی (تجريد الاسم عن العوامل اللفظيّة لا سناد شئ اليه او لاسناده الى شيءٍ) کے ساتھ تفسیر کرنا دلیل ظاہر ہے۔

سوال: پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے معنی مشترک کے ساتھ مبتدا کی تعریف کیوں نہ فرمائی؟

جواب: تا کہ ہر دو قسم اپنی اپنی خصوصیت کے ساتھ بیان میں آجائیں کہ ہر ایک کے احکام مختلف ہیں چونکہ (اَلْاِسْمُ) ہر دو قسم میں مشترک تھا۔ **نظر بر آں** یہ جنس ہے جو تمام مرفوعات کو شامل اور (اَلصِّفَةُ الْوَاقِعَةُ الخ) فصل جس سے باقی مرفوعات بایں تفصیل خارج ہو گئے کہ (اَلصِّفَةُ) سے مبتدا کی قسم اوّل خبر مبتدا، فاعل، مفعول مالم یسم فاعلہٗ، اسم ماولا مشابہ بلیس، خبر لائے نفی جنس، باعتبار محل اسم، حروفِ مشبہ بفعل اور اسم لائے نفی جنس جو صیغہائے صفات نہ ہوں جن کی مثالیں ظاہر ہیں اور (اَلْوَاقِعَةُ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ اَوْ اَلِفِ الْاِسْتِفْهَامِ) سے مبتدا کی قسم اوّل اور خبر مبتدا جو صفت ہوتے ہوئے بعد حرفِ نفی یا استفہام واقع نہ ہو جیسے (اَلسَّخِيُّ حَبِيْبُ اللّٰهِ) اور باقی مذکورات بھی اگرچہ بعد حرفِ نفی یا استفہام واقع ہوں۔ اس لئے کہ بعدیت سے مراد بعدیت بلا فصل ہے اور وہ انتفائے عامل لفظی کو مستلزم کَمَا مَرَّ اور یہ سب عامل لفظی کے معمولات ہیں جیسے وَلَايَابَ كَاتِبٌ اَنْ يَكْتُبَ اور وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيْدٌ اور وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا اور مَا الْمُؤْمِنُ كَفُوْرًا وَلَا الْكَافِرُ شُكُوْرًا اور لَا رَجُلَ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ اور اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اور لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَحِمَ اور رَافِعَةً لِظَاهِرٍ سے مبتدا کی قسم اوّل اور خبر مبتدا جو رافع ظاہر نہ ہو جیسے لَا مُؤْمِنٌ فِي الدَّارِ وَلَا مُؤْمِنَةٌ اور (اَمُسْلِمٌ شَهِدَ عَلَيْكَ) اور مَا قَائِمَانِ الزَّيْدَانِ اور (اَقَائِمَانِ الزَّيْدَانِ) اوّل دو مثالوں میں (مُؤْمِنٌ) اور (مُسْلِمٌ) کا رافع ظاہر نہ ہونا ظاہر اور اخیر دو مثالوں میں (قَائِمَانِ) رافع ظاہر نہیں ورنہ ثنی نہ ہوتا کہ جب فاعل ظاہر ہو تو فعل اور شبہ فعل کا افراد واجب ہوتا ہے هٰكَذَا خطر بالبال واللّٰه تعالٰى اعلم بصحة المقال۔۱۲

ترکیب

قوله : ومنها المبتداء والخبر. (و) برائے عطف برقول مِنْهُ الْفَاعِلُ مبنی بر فتح (من) حرف جار برائے ابتدائیہ اتصالیہ مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے جنس مرفوع جس کو محدود قرار دیا تھا بتاویل الْمَاهِيَّةُ تاکہ تانیث ضمیر صحیح ہو جائے، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثبتا) مقدر کا بر مذہب بصریہ اور (ثَابِتَان) مقدر کا بر مذہب کوفیہ كَمَا فِي الْفَوَائِدِ الشَّافِيَة (ثبتا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلْمُبْتَدَاء وَالْخَبَرُ مؤخر (ثبتا) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلا یا (ثَابِتَان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمُبْتَدَاء وَالْخَبَرُ (م) حرف عماد (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَابِتَان) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر مقدم (اَلْمُبْتَدَاءُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبْتَدَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْخَبَرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فالمبتداء هو الاسم المجرّد عن العوامل اللفظيّة مسندًا اليه. (فا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح (اَلْمُبْتَدَاءُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبْتَدَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (ھو) ضمیر فصل مبنی بر فتح اس لئے محل اعراب نہیں کیونکہ خلیل کے نزدیک حرف ہے یا اسم ہے برقول بعض عرب تو مبتدائے ثانی مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلْمُبْتَدَاءُ (اَلْاِسْمُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْمُجَرَّدُ) میں (ال) بمعنی الَّذِی اسم موصول مبنی بر سکون (مُجَرَّدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح (عَنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلْعَوَامِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون

(عَوَامِلِ) غیر منصرف بوجہ جمع منتہی الجموع مجرور بکسرہ بوجہ دخول الف لام موصوف (اَللَّفْظِيَّةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (لَفْظِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (لَفْظِيَّةِ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت (اَلْعَوَامِلِ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مُسْنَدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی برسکون (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید نائب فاعل مبنی بر کسر راجع بسوئے ذوالحال (مُسْنَدًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر نائب فاعل مرفوع محلاً (مُجَرَّدُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت (اَلْاِسْمُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ۔

اوِ الصّفة الواقعة بعد حرف النّفی او الف الاستفهام رافعةً لظاهر.

(او) حرف عطف برائے تنویع مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلصِّفَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (صِفَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْوَاقِعَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (وَاقِعَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا بر کسر علی اختلاف القولین راجع بسوئے موصوف (بَعْدَ) اسم ظرف مکان منصوب لفظاً مضاف (حَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلنَّفِيِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (نَفِيِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (حَرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی برسکون (اَلْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْاِسْتِفْهَامِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (اِسْتِفْهَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (اَلْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (رَافِعَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (ل) حرف جار برائے تقویت مبنی بر کسر (ظَاهِرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (رَافِعَةً) اسم فاعل اپنے فاعل

اور ظرفِ لغو سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل (اَلْـوَاقِـعَةُ) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر صفت (اَلصِّفَةُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف (اَلْاِسْمُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر مبتدائے ثانی (ھو) اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلا مبتدائے اوّل (اَلْـمُبْتَدَاءُ) اپنی خبر سے ملکر جملۂ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہِ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں یا (اَلْاِسْـــمُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر (اَلْمُبْتَدَاءُ) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

مثل زیدٌ[1] قـائـم ومَـا قـائم الزَّیدان واَقَائم

جیسے زید قائم اور ما قائم الزّیدان اور اَقائم

الزَّیْدَان فَاِنْ[2] طـابقت مفردًا جَازَ الامران

الزّیدان پس اگر وہ صفت مطابق ہو مفرد کے تو اس میں دونوں امر جائز ہیں

[1] **قــولـه: مثـل زیـدقائم الخ.** یہ ہر سہ امثلہ بترتیب لف ہیں کہ اوّل میں (زَیْدٌ) مبتدا کی قسم اوّل ہے کیوں کہ اس پر حد مذکور صادق آتی ہے کہ وہ ایسا اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہوتے ہوئے مسند الیہ ہے اور جس پر حد صادق ہو اس پر محدود لامحالہ صادق آئے گا اور دوم میں (قَـائِـمٌ) مبتدا کی قسم ثانی ہے جو حرفِ نفی (ما) کے بعد واقع اور اسم ظاہر (اَلزَّیْدَان) کو رفع دے رہی ہے اور سوم (قَائِمٌ) مبتدا کی قسم ثانی ہے جو الفِ استفہام (أ) کے بعد واقع اور اسم ظاہر (اَلزَّیْدَان) کو رفع دے رہی ہے۔

[2] **قوله: فان طابقت الخ.** (فا) برائے تفصیل صفت مذکورہ ہے اور مراد یہ کہ اگر وہ صفت اپنے بعد واقع ہونے والے اسم مفرد کے مطابق ہو بایں طور کہ صفت اور وہ اسم دونوں مفرد ہوں (کیوں کہ مطابقت طرفین سے ہوتی ہے) تو ہر دو وجہ جائز ہوں گی:

اوّل: یہ کہ صفت رافع رہے اس صورت میں وہ مبتدا ہوگی اور وہ اسم مفرد فاعل قائم مقام خبر۔

دوم: یہ کہ صفت رافع نہ رہے اس صورت میں وہ خبر مقدم ہوگی اور وہ اسم مفرد مبتدائے مؤخر جیسے اَقَـائِمٌ زَیْدٌ وجہ جواز یہ کہ ہر دو وجہ مؤدّی میں متحد ہیں کیوں کہ بصورت رافعیت صفت کو مبتدا قرار دیں اور اسم

مفرد کو فاعل قائم مقام خبر تو جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور بصورت (عدمِ رافعیت) صفت کو خبر مقدم اور اسم مفرد کو مبتدائے مؤخر تو بھی جملہ اسمیہ بخلاف (قَامَ زَیْدٌ) کہ اگر (زَیْد) کو مبتدائے مؤخر قرار دیں تو جملہ اسمیہ اور اگر فاعل قرار دیں تو جملہ فعلیہ اسی واسطے (اَقَامَ زَیْدٌ) میں (زَیْد) فاعلیّت کے لئے متعین نہیں اور (قَامَ زَیْدٌ) میں متعین ہے ورنہ فاعل ومبتدا میں التباس لازم آئے گا کہ دونوں کا مؤدّی مختلف ہے بخلاف (اَقَائِمٌ زَیْدٌ) کہ اس میں التباس لازم نہیں آتا کیوں کہ دونوں کا مؤدّی ایک ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ جواز وجہین کی بنا اتحادِ مؤدّی پر ہے اور التباس کی اختلافِ مؤدّی پر **کذافی حاشیة الصبان** جلد اوّل، ص:۱۵۸، **وحاشیة مولٰنا عبدالحکیم** ص:۲۶۲۔

سوال: طابقت کی ضمیر فاعل کا مرجع اگر مطلق صفت ہے تو لازم آئے گا کہ (قَائِمٌ زَیْدٌ) میں مذکورہ بالا ہر دو وجہ جائز ہوں حالانکہ ایسا نہیں بلکہ (قَائِمٌ) خبر مقدم اور (زید) مبتدائے مؤخر ہونے کے لئے متعین ہے ورنہ صفت بدون شرائطِ مذکورہ عامل ہوجائے گی اور اگر صفت مذکورہ ہے یعنی **اَلصِّفَةُ الْوَاقِعَةُ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ اَوْ اَلِفِ الْاِسْتِفْهَامِ رَافِعَةً لِظَاهِرٍ** تو لازم آئے گا کہ (اَقَائِمٌ زَیْدٌ) میں (قَائِمٌ) رافع (زَیْد) ہونے کی حالت میں غیر رافع زید بھی ہو اور یہ **اِجْتِمَاعِ مُتَنَافِیَیْنِ** ہے جو باطل نیز لازم آئے گا کہ (زَیْد) بحالت واحدہ فاعل ومبتدا دونوں ہو اور یہ بھی باطل کہ مبتدا ہونا عامل لفظی کے عدم کا متقاضی اور فاعل ہونا اس کے وجود کا خواہی اور شک نہیں کہ عدم ووجود دونوں متنافی اور مستلزم متنافی مملک بطلان کا باشی **کَمَا لَایَخْفٰی عَلٰی مَنْ اَلْقَی السَّمْعَ وَلَهٗ قَلْبٌ صَافٌ** پس بتایا جائے کہ مرجع کیا ہے؟

جواب: مرجع مطلقِ صفت نہ صفت مذکورہ بلکہ **اَلصِّفَةُ الْوَاقِعَةُ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ اَوْ اَلِفِ الْاِسْتِفْهَامِ** ہے اب کوئی قباحت لازم نہیں آتی۔ اسی واسطے عارفِ جامی قدس سرہ السامی نے مرجع کی یہی تفسیر فرمائی۔

سوال: اب بھی قباحت لازم آتی ہے وہ یہ کہ اس کو مرجع قرار دینے پر بحث سے خروج ہوجائے گا کیوں کہ زیرِ بحث مبتدا کی قسم ثانی ہے جس پر فائے تفصیل قرینہ جلی اور یہ مبتدا کی قسم اوّل، نہ ثانی۔

جواب: بیشک اس قباحت کے لزوم سے چھٹکارا نہیں۔ لہٰذا مرجع نہ یہ مطلق صفت بلکہ صفتِ مذکورہ **کمافی حاشیة العلامة محمد بن موسیٰ بسنوی قدس سرہٗ القوی علٰی محرم افندی** جلد اوّل، ص:۲۷۳، اور اس تقدیر پر جو قباحت مذکور وہ بایں طور کافور کہ کلام صفت مذکورہ میں باعتبار جواز وجہین

برتقدیر مطابقت ہے جس کا حاصل یہ کہ بصورتِ مطابقت صفت مذکورہ کی رافعیت ضروری نہ عدم رافعیت اور اس کا محصول یہ کہ درصورتِ مطابقت صفت رافع کو چاہے رافع رکھیں، چاہے نہ رکھیں جَازَ الْاَمْرَان کے یہی معنیٰ ہیں جن پر کوئی غبار نہیں۔ یہ معنیٰ نہیں کہ بحالت رافعیت صفت عدم رافعیت حاصل کَمَا فَهِمَهُ السَّائِلُ حتیٰ کہ اجتماع متنافیین لازم آئے اور عارفِ جامی قدس سرہ السامی کی تفسیر پر تنویر از قبیل اطلاق جزو وارادۂ کل ہے تو اَلصِّفَةُ الْوَاقِعَةُ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ اَوْاَلِفِ الْاِسْتِفْهَامِ ذکر فرمایا اور مراد اَلصِّفَةُ الْوَاقِعَةُ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ اَوْاَلِفِ الْاِسْتِفْهَامِ رَافِعَةً لِظَاهِرٍ جیسے حدیث میں وارد قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰن کہ یہ بھی اسی قبیل سے ہے کیوں کہ مراد نبوی پوری سورت ہے۔ اسی طرح یہ حدیث شکا رجل الٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم الفقر وضیق المعیشة فقال له رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم اذا دخلت البیت فَسَلِّمْ ان کان فیه احد فان لم یکن فیه احد فَسَلِّم عليَّ وقرء قل هو اللّٰہ احد مرّة واحدة ففعل الرّجل ذالك قادر اللّٰه علیه الرّزق حتیٰ افاض علٰی جیرانه کذافی حاشیة الصّاوی علٰی الجلالین جلد چہارم ص:۳۰۷و۳۱۳، هٰذامایخطر بالبال واللّٰہ تعالٰی اعلم بمافی قلوب الرّجال۔

مخفی نہ رہے کہ مطابقت اور عدم مطابقت کی نوصورتیں ہیں تین مطابقت کی (۱)اَقَائِمٌ زَيْدٌ (۲)اَقَائِمَان الزَّيْدَان (۳)اَقَائِمُوْنَ الزَّيْدُوْنَ صورت اولیٰ کا حکم جوازامرین ہے جس کی وجہ تفصیلاً گذرگئی اور باقی دو کا حکم یہ کہ ان میں عدم رافعیت صفت متعین بایں ضابطہ کہ فعل کی طرح صفت کی توحید بھی واجب ہے جب کہ فاعل ظاہر ہو خواہ مفرد خواہ مثنیٰ خواہ مجموع اور اگر فاعل ضمیر ہو تو واحد کے لئے واحد اور مثنیٰ کے لئے تثنیہ اور مجموع کے لئے جمع اور ان دونوں صورتوں میں سے ایک میں صفت تثنیہ ہے اور دوسری میں جمع۔ پس اگر اسم ظاہر کے لئے رافع ہوتی تو اس کو واحد لانا واجب تھا۔ **نظر بر آں** معلوم ہوا کہ رافع نہیں تو وہ خبر مقدم اور مابعد مبتدائے مؤخر،

اور چھ صورتیں عدم مطابقت کی ہیں (۱)اَقَائِمُ الزَّيْدَان (۲)اَقَائِمُ الزَّيْدُوْنَ (۳)اَقَائِمَان زَيْدٌ (۴)اَقَائِمُوْنَ زَيْدٌ (۵)اَقَائِمَان الزَّيْدُوْنَ (۶)اَقَائِمُوْنَ الزَّيْدَان ان میں سے اوّل دو میں ضابطہ مذکورہ کے پیش نظر رافعیت صفت متعین ہے تو وہ مبتدا اور مابعد فاعل قائم مقام خبر ہے اور باقی چار صورتیں فاسد اور

اگر جمع صحیح ومکسر کی صورتیں علیحدہ علیحدہ شمار کی جائیں تو بارہ صورتیں ہو جائیں گی کما لا یخفٰی علی المتامل۔

سوال: مطابقت کی صورتِ اولیٰ کا حکم جوازِ امرین منقوض ہے جیسے آیت کریمہ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یَاۤاِبْرٰهِیْمُ میں کہ صفت رافع (رَاغِبٌ) افراد میں اسم ظاہر (اَنْتَ) کے ساتھ مطابق ہے۔ پھر بھی اس کی رافعیت متعین کہ (رَاغِبٌ) مبتدا ہے اور (اَنْتَ) فاعل قائم مقام خبر عدم رافعیت جائز نہیں کہ (رَاغِبٌ) خبر مقدم ہو اور (اَنْتَ) مبتدائے مؤخر ورنہ عامل (رَاغِبٌ) اور معمول (عَنْ اٰلِهَتِیْ) کے درمیان اجنبی (اَنْتَ) کا فاصل ہونا لازم آئے گا جو جائز نہیں؟

جواب: ایسے احکام عدم مانع کے ساتھ مقید ہوتے ہیں چونکہ آیت کریمہ میں مانع مذکور موجود اس لئے جواز امرین کا حکم مفقود۔۱۲

ترکیب

قوله: مثل زيد قائم وما قائم الزّيدان واقائم الزّيدان.

(مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زَیْدٌ قَائِمٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی برفتح (مَاقَائِمُ الزَّیْدَان) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرفِ عطف مبنی برفتح (اَقَائِمُ الزَّیْدَان) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اَلْمُبْتَدَاءُ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ میں (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا (قَائِمٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ماقائم الزّیدان۔ (ما) حرفِ نفی مبنی برسکون (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ

واحد مذکر مبتدا (اَلـزَّیْدَان) میں (الف لام) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (زَیْدَان) ثنیٰ مرفوع بالف فاعل قائم مقام خبر، مبتدا قائم مقام خبر سے ملکر بر مذہب جمہور جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا اور بر مذہب صاحب اللّباب جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ ترکیب (مـا) تمیمی غیر عامل ہونے کی تقدیر پر اور حجازی عامل ہونے کی تقدیر پر (ما) مشابہ بلیس مبنی بر سکون (قَـائِمٌ) مرفوع اسم قائم مقام خبر اور (اَلزَّیْدَان) مرفوع فاعل قائم، کَذَافِی الْفَوَائِدِالشَّافِیَهْ نقلاً عَنْ شرحِ التّهسیل لِاِبْن مَالِكْ نفی کی مثال میں (غَیْرُ قَائِمِ الزَّیْدَان) اور (لَیْسَ قَائِمُ الزَّیْدَان) کو بھی پیش کرتے ہیں۔ ان کی ترکیب یوں کی جائے گی،

غیر قائم الزّیدان. میں (غَیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (قَائِمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (اَلزَّیْدَان) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (زَیْدَان) ثنیٰ مرفوع بالف فاعل (قَائِم) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مضاف الیہ (غَیْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا جو خبر سے بے نیاز اور بدون خبر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں،

لَیْسَ قَـائِـمُ الزَّیْدَان. میں (لَیْسَ) فعل ناقص مبنی بر فتح (قَـائِمُ) اسم فاعل مرفوع لفظاً (اَلزَّیْدَان) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (زَیْدَان) ثنیٰ مرفوع بالف فاعل (قَائِمُ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر اسم فعل ناقص قائم مقام خبر، (لَیْـسَ) فعل ناقص اپنے اسم قائم مقام خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اَقَائِم الزّیدان. (الف) برائے استفہام مبنی بر فتح (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً قسم ثانی از مبتدا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (اَلـزَّیْدَان) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (زَیْدَان) ثنیٰ مرفوع بالف فاعل قائم مقام خبر قسم ثانی از مبتدا قائم مقام خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فان طابقت مفرداً جاز الامران. (فا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون (طَـابَـقَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے (اَلصِّفَةُ الْوَاقِعَةُ الخ) (مُفْرَدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً

مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اِسْمًا) (مُفْرَدًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ (طَابَقَتْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْاَمْرَان) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْرَان) تثنیٰ مرفوع بالف فاعل (جَازَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَالخبر[1]

اور خبر

هو المجرّد المسند بهٖ المغاير للصّفة المذكورة

وہ جو عامل لفظی سے خالی مسند بہ مغائر صفتِ مذکورہ ہو

[1] **قوله**: **والخبر هو المجرّد الخ**. ہر دو قسم مبتدا کی تعریف اور مبتدائے ثانی کی تفصیل سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں سے تعریف خبر شروع فرمائی کہ خبر وہ ہے جو عامل لفظی سے خالی مسند بہ صفت مذکورہ کے مغایر ہو۔

سوال: یہ تعریف دخولِ غیر سے مانع نہیں کہ (یَقُوْمُ زَیْدٌ) ترکیب میں واقع (یَقُوْمُ) پر صادق آتی ہے کیوں کہ وہ عاملِ لفظی سے مجرد ہے، مسند بہ ہے صفت مذکور کے مغایر حالانکہ خبر نہیں؟

جواب: تعریف میں (اَلْمُجَرَّدُ) سے پیشتر (اَلْاِسْمُ) موصوف مقدر ہے بایں قرینہ کہ زیر بحث اسم مرفوع محدود کی انواع ہیں تو خبر اسم ہوئی اور (یَقُوْمُ) اسم نہیں۔ لہٰذا تعریف میں داخل نہ ہوا اور تعریف دخولِ غیر سے مانع رہی۔

سوال: تعریف جامع نہیں اس لئے کہ (هٰذَا غُلَامُ زَیْدٍ) میں (غُلَامُ زَیْدٍ) اور زَیْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ میں (رَجُلٌ عَالِمٌ) خبر ہیں حالانکہ اسم نہیں کیوں کہ اسم مفرد ہوتا ہے کہ قسم کلمہ ہے اور کلمۃ میں افراد معتبر

اور یہ دونوں مرکب ہیں اوّل مرکب اضافی، دوم مرکب توصیفی ؟

جواب: خبر جزِ واوّل ہے نہ مجموعہ اور شک نہیں کہ جز واوّل مفرد ہے۔

سوال: تعریف پھر بھی جامع نہیں اس لئے کہ (هٰذَا خَمْسَةَ عَشَرَ) میں (خَمْسَةَ عَشَرَ) خبر ہے حالانکہ اسم نہیں کیوں کہ مرکب ہے اور مرکب اسم نہیں ہوتا۔ اسی طرح (اَلْحَيُّ لَاجَمَادُ) میں (لَاجَمَادُ) خبر ہے حالانکہ اسم نہیں کہ مرکب ہے؟

جواب: اسم عام ہے کہ حقیقۃً ہو یا حکماً اور اسمِ حکمی سے مراد وہ لفظ جو واحد شمار کیا جاتا ہو اور اس کی تعبیر اسم حقیقی سے کرسکیں۔ چنانچہ (خَمْسَةَ عَشَرَ) شمار میں بوجہ شدّت امتزاج لفظ واحد ہے اور اسم حقیقی سے اس کی تعبیر درست جیسے (عَدَدُ بَيْنَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ وَسِتَّةَ عَشَرَ) اسی طرح لَاجَمَادُ شمار میں بوجہ شدّت امتزاج لفظ واحد ہے اور اسم حقیقی کے ساتھ اس کی تعبیر بھی درست جیسے شَيْءٌ غَيْرُ جَمَادٍ دونوں تعبیریں ازقبیل مرکب توصیفی ہیں جس میں جُز واوّل خبر ہے اور وہ اسم حقیقی چونکہ (خَمْسَةَ عَشَرَ) اور لَاجَمَادُ شمار میں لفظ واحد ہیں۔ اسی واسطے مُعْرَبْ بِاِعْرَابٍ وَاحِدٍ کہ اوّل بتمامہ مرفوع محلًا اور ثانی بتمامہ مرفوع لفظاً بخلاف مرکب اضافی اور توصیفی کہ ان کے دونوں جز کا اعراب علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔

سوال: تعریف پھر بھی جامع نہیں کہ خبر کبھی جملہ ہوتی ہے اور جملہ نہ اسم حقیقی کہ بوجہ اشتمال برنسبت تامہ غیر مستقل ہے اور اسم حقیقی مستقل ہوتا ہے نہ اسم حکمی کہ اس کی تعبیر اسم حقیقی کے ساتھ اگرچہ درست ہے کہ (زَيْدٌ يَقُوْمُ) میں (زَيْدٌ قَائِمٌ) کہہ سکتے ہیں مگر لفظ واحد شمار نہیں کیا جاتا؟

جواب: یہ تعریف خبر مفرد کی ہے جس پر یہ بھی قرینہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ آئندہ فرمارہے ہیں وَالْخَبَرُ قَدْ يَكُوْنُ جُمْلَةً اس سے دو باتیں مفہوم ہوئیں:

اوّل: یہ کہ ماقبل میں معرّف خبر غیر جملہ ہے کیوں کہ اگر معرّف خبر جملہ کو بھی شامل ہوتو خبر کے متعلق یہ اخبار کہ وہ جملہ ہوتی ہے بے فائدہ ہوجائے گا۔ اس لئے کہ یہ بات پہلے ہی معلوم ہوچکی اور اگر خبر جملہ کی قلت بیان کرنا مقصود ہوتا تو یوں فرماتے (وَالْجُمْلَةُ قَدْ يَكُوْنُ خَبَرًا)

دوم: یہ کہ خبر جملہ قلیل ہے جس کا انفہام لفظ (قَدْ) سے ہوا کہ وہ برائے تقلیل ہے۔ اس سے یہ بات نکلی کہ خبر غیر جملہ یعنی خبر مفرد کثیر ہے اور کثیر اصل ہوتا ہے تو خبر مفرد اصل ٹھہری۔ اسی واسطے تعریف کے

ساتھ اس کو مخصوص کیا گیا۔

سوال: اگر یہ بات صحیح ہے کہ ماقبل میں (**مُعرَّف**) خبر جملہ کو شامل نہیں تو مصنف علیہ الرحمۃ کا (**وَالْخَبَرُ قَدْ یَکُوْنُ جُمْلَۃً**) فرمانا صحیح نہ ہوگا کیوں کہ اس میں لفظ (خَبَر) معرّف بلام عہد خارجی ہے جس سے مراد وہ خبر جس کی تعریف ہوچکی بایں قاعدہ کہ معرفہ کا اعادہ جب معرفہ کے ساتھ ہو تو ثانی عین اولیٰ ہوتا ہے اور جس کی تعریف ہوچکی وہ خبر مفرد ہے اور خبر مفرد اور جملہ متنافیین تو خبر مفرد کے لئے جملہ کا اثبات از قبیل اثبات **اَحَدُ الْمُتَنَافِیَیْنِ لِلْاٰخَر** ہوا جو باطل ہے جیسے (**اَلْاِنْسَانُ حَجَرٌ**) پس معلوم ہوا کہ ماقبل میں معرّف دونوں کو شامل ہے؟

جواب: ہرگز نہیں، بلکہ اس عبارت میں (خبر) بمعنی (**مخبر بہ**) ہے بایں قرینہ کہ یہ مقام مقام اضمار ہے کہ ماقبل میں (خَبَر) کا ذکر ہوچکا تو مصنف علیہ الرحمۃ کو یوں فرمانا چاہئے تھا (**وَھُوَ قَدْ یَکُوْنُ جُمْلَۃً**) لیکن اضمار سے عدول کر کے اسم ظاہر کے ساتھ بیان فرمایا، تو یہ عدول اس بات پر قرینہ ہوا کہ یہاں پر (خَبَر) بمعنی اوّل نہیں جیسے عبارت تلخیص (**ثمّ الاسناد منه حقيقة عقليّة**) میں اور **اِعَادَۃُ الْمَعْرِفَۃِ بِالْمَعْرِفَۃ** کا قاعدہ علی الاطلاق نہیں بلکہ جب مقام قرینہ مغایرت سے خالی ہو **کمافی حاشية مولنا عبدالحكيم علی المطول** ص:۱۱۵، اور یہاں پر قرینہ مغایرت موجود اور وہ عدول مذکور ہے اور الف لام برائے عہد خارجی تو معنی عبارت یہ ہیں کہ مبتدا کا **مخبر بہ** کبھی جملہ ہوتا ہے اور **مخبر بہ** عام ہے کہ مفرد اور جملہ دونوں کو شامل تو یہ عبارت از قبیل اثبات خاص برائے عام ہوئی جیسے **اَلْحَیْوَانُ قَدْ یَکُوْنُ اِنْسَانًا** جس پر بفضلہٖ تعالیٰ کوئی غبار نہیں۔ جواب اوّل ودوم سے واضح ہوا کہ نہ مصنف علیہ الرحمۃ کے کلام میں اختلال، نہ عارف جامی قدس سرہ السامی کا تعریف کو خبر مفرد کے ساتھ مخصوص کرنا خلاف ظاہر کہ یہ دونوں باتیں (**والخبر قد يكون جملة**) کو ظہور تعمیم معرّف کے لئے قرینہ قرار دینے پر مبنی ہیں اور فقیر کاتب الحروف جواب اوّل ودوم میں ثابت کرچکا کہ یہ تخصیص پر قرینہ ہے۔ **فاندفع مافی المجلّد الاوّل من جامع الغموض** ص:۱۹۴، **نقلًا عن المخدوم المعظم والبحر الاعظم سيدی ومولائی الشاه مولنا وجيه الدين العلوی قدس سرهٗ القوی من انه قال واعلم ان كلام المصنّف عليه الرحمة لايخلوعن اختلال وذالك انه ان حمل علی ماهو الظاهر من كلامه كما**

حملہ جمہور الشارحین وهو ان هذا تعریف لمطلق الخبر لا للخبر الذی هو الاسم وذالك انه ذكر من احكام الخبر الجملة واحكامها وكذافی الحال وغیرها الجملة واحكامها والظاهر انه ذكر هاقصدًالااستطرادًا وان نحو یضرب فی یضرب زید خارج عن الحد بانّ المراد المسند الی المبتدأ فیكون قید المغایرة مستدركًاوانْ حمل علیٰ ماهو اخص منه كما حمل الشارح یكون قیدالمغایرة مفیدًا اِلَّاانه یلزم الحمل علیٰ خلاف الظاهر اھ فعلیك بالنظر العمیق كیلا تزل عن سَوَاءِ الطریق هٰذامایخطر بالبال واللّٰه تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال۔

سوال: (مُسْنَدْ) اسناد سے مشتق ہے جس کے دو مفعول ہوتے ہیں اوّل کی جانب متعدی بنفسہ دوم کی جانب بواسطہ (الیٰ) اوّل کو مسند کہتے ہیں اور دوم کو (مسند الیہ) خبر چونکہ مسند ہوتی ہے لہٰذا (اَلْمُسْنَدْ) کہنا کافی تھا (بہ) کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

جواب: اس اضافت میں نحات کے ایک مسلک کی جانب ایمائے خفی ہے۔ تفصیل یہ کہ (مُسْنَدْ) اسم مفعول بمعنی ثبوت ہے بمعنی حدوث نہیں کہ تعریف میں واقع افعال ومشتقات زمانہ سے منسلخ ہوتے ہیں۔

نظربرآں الف لام برائے تعریف ہوانہ بمعنی اسم موصول اور (مُسْنَدْ) میں ضمیر نائب فاعل راجع بسوئے مصدر (اِسْنَاد) اور وہ بمعنی (مُوْقَعُ) اسم مفعول (بہٖ) میں (با) برائے سببیت اور ضمیر مجرور راجع بسوئے (اَلْاِسْم) موصوف مقدر اب معنی یہ ہوئے کہ خبر ایسا اسم ہے جو عامل لفظی سے مجرد اور اس کے سبب اسناد کا ایقاع ہوا اور خبر کا ایقاع اسناد کے لئے سبب ہونا نحات کے اس مسلک پر مبنی کہ جملۂ خبریہ سے مقصود بالذات خبر ہوتی ہے اور وہی محطِ فائدہ، اسی واسطے مخاطب کے نزدیک خبر مجہول ہونا چاہئے مگر شارح رضی کی تحقیق اس مسلک کے خلاف ہے وہ یہ کہ محطِ فائدہ نسبت ہے اور وہی مخاطب کے نزدیک مجہول ہوتی ہے بخلاف مسند کہ وہ مسند الیہ کی طرح معلوم ہوتا ہے ارباب علم معانی کا مسلک بھی یہی ہے۔

سوال: مبتدا خبر میں عامل ہوتا ہے اور خبر مبتدا میں اور یہ دونوں عامل لفظی ہیں۔ پھر دونوں میں عامل لفظی سے تجرید کا اعتبار کس طرح درست ہے؟

جواب: یہاں پر نحات کے پانچ مذہب ہیں: (۱) یہی جو امام کسائی اور فرّا کا ہے (۲) یہ کہ مبتدا میں عامل

معنوی ہے یعنی ابتدا اور خبر میں مبتدا یہ سیبویہ اور ابو علی اور ابوالفتح سے منقول ہے (۳) یہ کہ دونوں میں معنوی عامل ہے یعنی عدم عامل لفظی یہ مذہب بصریین ہے۔ اسی کو مصنف علیہ الرحمۃ نے اختیار فرمایا (۴) یہ کہ قسم اوّل مبتدا کا عامل اس کی جانب اسنادِ خبر ہے یہ مذہب خلف ہے جیسے وہ فاعل کا عامل اسناد فعل کو کہتے ہیں (۵) یہ کہ قسم اوّل مبتدا کا عامل وہ ضمیر جو خبر سے اس کی جانب عائد ہوتی ہے۔ اسی واسطے وہ خبر جامد میں ضمیر مستتر قرار دیتے ہیں۔

سوال: عدمِ عامل لفظی معنیٰ عدمی ہیں کہ اس کے مفہوم میں عدم داخل ہے تو وہ معدوم ہوا اور معدوم سے تاثیر متصوّر نہیں جیسے (دیوبندی سے ہدایت کہ اوخویشتن گم است کرا رہبری کند) کیوں کہ تاثیر صفت ثبوتیہ ہے جس کے ساتھ موجود متصف ہوتا ہے نہ معدوم۔ پس مبتدا و خبر میں رفع عدم عامل لفظی کا اثر نہیں ہوسکتا؟

جواب: حقیقۃً مؤثر متکلم ہوتا ہے نہ عامل حتیٰ کہ اعتراض مذکور وارد ہو، وہ تو متکلم کی تاثیر پر علامت ہوتا ہے اور معدوم کا علامت ہونا درست ہے جیسے علاماتِ اسم و فعل کا عدم صرف اس کی علامت ہے **کمافی نحو میر** یا میلاد شریف میں بروقت صلوٰۃ وسلام (عدم قیام) علامت دیوبندی ہے۔ اس تعریف میں (**اَلْاِسْـــمُ**) موصوف مقدر جنس ہے جو تمام مرفوعات کو شامل اور **اَلْــمُـجَـرَّدُ الْـمُسْـنَدُ بِــهٖ الْــمُـغَـایِرُ لِلصِّفَةِ الْمَذْكُورَةِ** فصل جس سے باقی مرفوعات بایں تفصیل نکل گئے کہ (**اَلْمُجَرَّدُ**) سے فاعل، **مفعول مالم یسمّ فاعله**، خبر حروف مشبہ بفعل، اسم ما ولا مشابہ بلیس، خبر لائے نفی جنس اور باعتبار محل اسم (اِنَّ) اور اسم لائے نفی جنس کہ یہ سب عامل لفظی سے مجرد نہیں ہوتے اور (**اَلْـمُـسْـنَدُ بِهٖ**) سے مبتدا کی قسمِ اوّل کہ وہ مسند الیہ ہوتی ہے، نہ مسند اور **اَلْــمُـغَـایِرُ لِلصِّفَةِ الْمَذْكُورَةِ** سے مبتدا کی قسم ثانی کہ وہ مسند تو ہوتی ہے مگر اپنے مغایر نہیں ہوتی کیوں کہ شی کا اپنی ذات سے مغایر ہونا بداہۃً باطل ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: والخبر هو المجرّد المسندبه المغاير للصّفة المذكورة. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْخَبَرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (هو) ضمیر فصل حرف تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا اسم تو مرفوع محلاً مبتدائے ثانی مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل (اَلْخَبَرُ) (اَلْمُجَرَّدُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُجَرَّدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل

پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) (مُجَوَّدُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت اوّل (اَلْمُسْنَدُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُسْنَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مصدر (اِسْنَادُ) (با) حرفِ جار برائے سببیت مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف مقدر، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (اَلْمُسْنَدُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر صفت دوم (اَلْمُغَایِرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُغَایِرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (ل) حرفِ جار برائے تقویت مبنی بر کسر (اَلصِّفَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (صِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت موصوف (اَلْمَذْکُوْرَةِ) میں (ال) اسم موصول بمعنی (اَلَّتِیْ) مبنی بر سکون (مَذْکُوْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے اسم موصول (مَذْکُوْرَةِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت (اَلصِّفَةِ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (اَلْمُغَایِرُ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر صفت سوم موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) اپنی تینوں صفت سے ملکر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ معطوفہ ہوا یا موصوف مقدر اپنی تینوں صفت سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

واصل[1] المبتداء التقدیم ومن[2] ثَمَّ جازفی
اور مقتضائے طبعی مبتدا کا خبر پر مقدم ہونا ہے اسی وجہ سے جائز ٹھہری (ترکیب) فی
دَارِہٖ زَیْدٌ وامتنع صَاحِبهَا فی الدَّار وقد[3]
دارہٖ زید اور ممنوع قرار پائی (ترکیب) صاحبھا فی الدار اور کبھی

يكونُ المبتداء نكرةً اذاتخصّصت بوجهٍ
ہوتا ہے مبتدا نکرہ جب کہ مخصوص ہو جائے کسی طرح سے
مَّا مثل ولَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُّشْرِكٍ
جیسے وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُّشْرِكٍ
وَ اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمْ اِمْرَأَةٌ
اور اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمْ اِمْرَأَةٌ

۱ **قوله: واصل المبتداء الخ.** مبتدا وخبر کی تعریف کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ان کے احکام کا بیان شروع فرماتے ہیں، چنانچہ پہلے مبتدا کی قسم اوّل کا یہ حکم بیان فرمایا کہ اس کا مقتضائے طبعی یہی ہے کہ خبر پر رتبۃً ولفظاً مقدم ہو۔ اس عبارت سے دو حکم مفہوم ہوئے تقدیم کی اصالت اور تاخیر کی عدم اصالت مگر اوّل صراحۃً اور دوم ضمناً بایں قاعدہ کہ مسند الیہ کی تعریف مسند میں حصر کا افادہ کرتی ہے چونکہ یہ حصر اضافی بہ نسبت تاخیر ہے۔ لہٰذا مفہوم عبارت یہ ہوا کہ اصالت تقدیم میں منحصر ہے کہ وہ اصل ہے تاخیر اصل نہیں۔ اصالت تقدیم کی دلیل یہ کہ مبتدا ذات ہے کہ محکوم علیہ ہوتا ہے اور خبر اس کا حال ہے کہ محکوم بہ ہوتی ہے اور ذات کا اپنے حال پر تقدم بالطبع ہوتا ہے۔ **نظر برآں** ذکر میں بھی ذات کو مقدم کیا گیا تا کہ ذکر مطابق طبع رہے۔

اقول: انشاء میں مبتدا بالفعل محکوم علیہ نہیں ہوتا جیسے (هَلْ زَيْدٌ فِي الدَّارِ) کہ اس میں (زَيْدٌ) بالفعل محکوم علیہ نہیں کیوں کہ انشاء میں استفادۂ حکم ہوتا ہے نہ افادہ تو انشاء خبر پر محمول ہے **فاحفظه۔**

سوال: (اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ) میں (اَلصَّلٰوةُ) مبتدا ہے حالانکہ ذات نہیں کہ صلوٰۃ افعال مخصوصہ سے عبارت ہے جو حال ہوتے ہیں اور (هٰذَا زَيْدٌ) میں (زَيْدٌ) خبر ہے حالانکہ حال نہیں بلکہ ذات ہے؟

جواب: لفظ (ذات) کا اطلاق تین معنی پر آتا ہے: **اوّل**: حقیقةٌ یعنی ماھیة، **دوم**: قائمٌ بذاتِهٖ، **سوم**: مستقل بالمفهومیّه یہاں پر اوّل معنی مراد ہیں اور شک نہیں کہ (اَلصَّلٰوۃُ) ایک ماہیت ہے اور خبریت اس کا حال اور (هٰذَا زَیْدٌ) میں (زَیْدٌ) بتاویل (مُسَمّٰی بِزَیْد) ہے کیوں کہ جزئی حقیقی محمول نہیں ہوتی۔ پس خبر (هٰذا) کا حال ہوگئی۔

سوال: اس دلیل کے پیش نظر چاہئے کہ فاعل میں بھی اصل تقدیم ہو کہ وہ ذات ہوتا ہے اور فعل اس کا حال؟

جواب: بیشک مقتضائے دلیل یہی ہے مگر بوجہ مانع فاعل میں تقدیم اصل نہ قرار پائی وہ یہ کہ فعل عامل ہے اور فاعل معمول اور بر مرتبۂ عامل قبل مرتبۂ معمول ہوتا ہے۔

سوال: مرتبۂ عامل کی قبلیّت اور مرتبۂ معمول کی بعدیّت امر لفظی ہے اور فاعل کا ذات ہونا اور فعل کا حال فاعل امر معنوی ہے پھر بمقابلۂ امر لفظی امر معنوی کا اعتبار کیوں نہیں کیا گیا؟

جواب: اس لئے کہ امر لفظی (طاری) ہے اور امر معنوی (مطرو علیه) اور اعتبار (طاری) کا ہوتا ہے کہ وہ بمنزلۂ (ناسخ) ہے نہ (مطرو علیه) کا کہ وہ بمنزلۂ منسوخ ہے۔

سوال: تقدیم کا مقتضائے طبع ہونا مسلّم نہیں ورنہ ترکیب (فِی الدَّارِ رَجُلٌ) میں مختلف نہ ہو، تاکہ اس میں (رَجُلٌ) مبتدا ہے پھر بھی مقدم نہیں؟

جواب: مقتضائے طبع بروقت وجود مانع مختلف ہو جایا کرتا ہے کما مرَّ فی بحثِ الفَاعِل چنانچہ یہاں پر بھی تقدیم کے لئے مانع موجود ہے اور وہ (رَجُلٌ) کی نکارت کہ اگر مقدم کیا جائے تو مبتدا کا نکرہ محضہ ہونا لازم آئے گا جو شریعت نحو میں جائز نہیں۔

۲ قوله: ومن ثَمَّ جاز الخ. (و) برائے استیناف یا اعتراض ہے جس کا اردو میں ترجمہ (نہیں) کما مرّ (من) برائے سببیت ہے اور (ثَمَّ) اسم اشارہ جس کا مشار الیہ اصل مذکور معنی عبارت یہ ہیں کہ بسبب اصل مسطور فِیْ دَارِهٖ زَیْدٌ ترکیب جائز ٹھہری اور (صَاحِبُهَا فِی الدَّار) ممنوع۔

سوال: (ثَمَّ) اسم اشارہ مکان کے واسطے موضوع ہے اور اصل مسطور مکان نہیں پھر اس کو مشار الیہ قرار دینا کس طرح درست ہوا؟

جواب: مجازاً بطور استعارہ کہ اصل مسطور کو مکان کے ساتھ مَخْرَج ہونے میں تشبیہ دی جس طرح مکان

کسی نہ کسی چیز کے لئے **مخروج** ہوتا ہے اسی طرح اصل مسطور جواز وامتناع مذکور کے لئے **مخروج** ہے۔ پھر مشبّہ بہ کے واسطے جولفظ وضع کیا گیا تھا اس کو مشبّہ کے لئے استعمال کیا اسی کو استعارہ کہتے ہیں۔

سوال: اصل مسطور سے ترکیب اوّل کا جواز نہیں نکلتا۔ لہٰذا اس کو سبب قرار دینا درست نہیں کیوں کہ جواز مذکور مسبب ہے جس کے تحقق کے واسطے سبب کا وجود ضروری اور (فِيْ دَارِهٖ زَيْدٌ) میں اصل مسطور نہیں پائی جاتی اس لئے کہ اصل مسطور تقدیم رتبۃً ولفظاً ہے اور ترکیب مذکور میں تقدیم رتبۃً ہے لفظاً نہیں؟

جواب: ترکیب مذکور میں اصل مسطور اپنے ایک جز رتبۃً کے اعتبار سے متحقق ہے اور اسی اعتبار سے جواز مذکور کا سبب، کیوں کہ اس کے پیش نظر کوئی محذور لازم نہیں آتا اضمار قبل الذکر لفظاً لازم آتا ہے وہ محذور نہیں **کذا فی سوال باسولی** ص:۱۸۶۔

سوال: ترکیب دوم (صَاحِبُهَا فِي الدَّارِ) کے امتناع کا اصل مسطور کو سبب قرار دینا درست نہیں کہ اگر اصل مسطور کا عدم فرض کریں تب بھی یہ ترکیب ممتنع ہوگی کیوں کہ اس میں اضمار قبل الذکر لفظاً ورتبۃً موجود ہے جو جائز نہیں؟

جواب: اصل مسطور تقدیم ہی تو اپنے جز ودوم (لفظاً) کے اعتبار سے ناجائز اضمار قبل الذکر کو مستلزم ہے اگر یہ نہ ہو تو ناجائز اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا جیسے (فِي الدَّارِ صَاحِبُهَا) میں مبتدا کی تقدیم رتبۃً ہے لفظاً نہیں۔ اسی واسطے ناجائز اضمار قبل الذکر لازم نہیں آیا کیوں کہ ضمیر مضاف الیہ (ھا) کا مرجع (الدّار) ہے جو **حیّزِ خبر** میں ہونے کے باعث خبر کی طرح رتبۃً مؤخر کہ اصل خبر میں تاخیر ہے تو یہاں پر اضمار قبل الذکر رتبۃً لازم آیا نہ لفظاً اور ناجائز وہ ہے جو لفظاً ورتبۃً دونوں ہو۔ پس ثابت ہوا کہ اصل مسطور (تَقْدِيْم) اپنے جز ودوم کے اعتبار سے ترکیب دوم کے امتناع کا سبب ہے **ھٰذا مایخطر بالبال واللہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال۔**

۳؎ **قولہ: وقدیکون المبتداء الخ.** مبتدا کی اصالت تقدیم اور عدمِ اصالت تاخیر کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کی اصالت تعریف اور عدم اصالت تنکیر کا بیان شروع فرماتے ہیں مگر برعکس سابق کہ غیر اصل (تَنْكِيْر) کو صراحۃً بیان فرمایا اور اصل (تعریف) کو ضمناً بایں طور کہ شروع میں (قَدْ) برائے تقلیل لائے جس نے قلت تنکیر پر دلالت کی۔ اس سے ضد تنکیر یعنی تعریف کی کثرت مفہوم ہوئی اور کثیر اصل ہوتا ہے **کمامرّ** پس تعریف اصل ٹھہری۔ اس اندازِ بیان کی وجہ یہ کہ اصل یعنی

تعریف میں تفصیل نہیں بخلاف خلاف اصل یعنی تنکیر کہ اس میں تفصیل ہے اور تفصیل کو صراحت لازم۔ مبتدا میں تعریف کی وجہ اصالت یہ کہ وہ محکوم علیہ ہوتا ہے اور محکوم علیہ میں تعریف اصل ہے کہ عرب کے کلام میں امورِ معینہ پر حکم مطلوب مبہم اور کثیر الوقوع ہے۔ اکثر و بیشتر مبتدا معرفہ ہوتا ہے اور کبھی نکرہ جب کہ وجوہِ تخصیص میں سے کسی وجہ کے ساتھ مخصوص ہو جائے کیوں کہ بروقت تخصیص معرفہ سے قریب ہو جائے گا۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر وجوہِ تخصیص چھ بیان فرمائی ہیں:

اوّل: تخصیص بالصّفة جیسے (وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ) میں کہ (لَعَبْدٌ) مبتدا ہے جو صفت (مُؤْمِنٌ) کے ساتھ مخصوص ہوا۔ تخصیص بالصّفة میں صفت عام ہے خواہ مذکور ہو جیسے یہاں پر یا مقدر جیسے (اَلسَّمَنُ مَنَوَانِ بدرهم) میں (مَنَوَانِ) کی صفت (مِنْه) مقدر ہے یا معنًی جیسے (رُجَيْلٌ قَائِمٌ) میں (رُجَيْلٌ) بمعنی رَجُلٍ صَغِيرٍ ہے موصوف بصفت مقدر اور موصوف بصفت معنی میں فرق یہ ہے کہ استفادۂ وصف اوّل میں مقدر سے ہوتا ہے اور دوم میں خود نکرہ سے بذریعہ قرینہ جیسے (رُجَيْلٌ) میں (یائے تصغیر) سے۔

دوم: علم ثبوت خبر برائے مبتدا کے ساتھ تخصیص جیسے (اَرَجُلٌ فِى الدَّارِ اَمْ اِمْرَأَةٌ) میں (رَجُلٌ) مبتدائے نکرہ ہے (فِي الدَّارِ) اس کی خبر اور (اِمْرَأَةٌ) اس پر معطوف یہ مبتدائے نکرہ علم ثبوت فی الدّار کے ساتھ مخصوص ہے کیوں کہ ہمزہ اور اَم کے ساتھ سوال اسی وقت ہوتا ہے جب کہ بلا تعیین کسی ایک کے لئے ثبوت فی الدّار کا علم ہو اور مخاطب سے صرف تعیین مطلوب۔ ۱۲

ترکیب

قوله: واصل المبتداء التّقديم. (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (اَصْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْمُبْتَدَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبْتَدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (اَصْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (اَلتَّقْدِيْمُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَقْدِيْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومن ثمّ جاز فی دارہٖ زید. (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح (مـن) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر سکون (ثَـمَّ) اسم اشارہ مجرور باعتبارِ محل قریب منصوب باعتبارِ محل بعید مفعول لہٗ ہونے کی بنا پر مبنی بر فتح (ھـا) برائے سکت مبنی بر سکون اس کے لئے محل اعراب نہیں، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو مقدم (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فِیْ دَارِہٖ زَیْدٌ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (جَازَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ فی دارہٖ زید. میں (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (دَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے زَیْـدٌ جو لفظاً مؤخر ہے مگر رتبۃً مقدم (دَارِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا یا (ثَبَتَ) مقدر کا اوّل بر قولِ کوفیہ اور دوم بر قولِ بصریہ (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر لفظاً (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر مقدم یا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر لفظاً (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً بر تقدیر اوّل مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا اور بر تقدیر دوم مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وامتنع صاحبها فی الدّار. (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اِمْتَنَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (صاحبها فی الدّار) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (اِمْتَنَعَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں اور (صَاحِبُهَا فِی الدَّارِ) کی ترکیب نہ کی جائے کما مرَّ۔

قوله: وقد یکون المبتداء نکرة اذا تخصّصت بوجہٍ مّا.

(و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْـمُبْتَـدَاءُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبْتَدَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (نَـكِـرَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (اذا) ظرفِ زمان مبنی بر

سکون منصوب محلاً مضاف (تَخَصَّصَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر علی اختلاف القولین راجع بسوئے نکرہ (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (وَجْـهٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مـا) نکرہ مبنی بر سکون مجرور محلاً صفت نزد مصنف علیہ الرحمۃ زائد نزد بصریہ حسب نقل زجاج بدل نزد بعض دیگر (وَجْـهٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (تَخَصَّصَتْ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً (اذا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (یَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ. میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَرَجُلٌ فِي الدَّارِ اَمْ اِمْرَأَةٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَا اَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَابٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فِي الدَّارِ رَجُلٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (سَلَامٌ عَلَيْكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے پانچوں معطوفات سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا کا نکرہ ہونا بروقت تخصیص (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنی وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ.

میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ل) برائے ابتداء مفید تاکید مبنی بر فتح (عَبْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (مُؤْمِنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (مُؤْمِنٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت (عَبْدٌ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا (خَيْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (مُشْرِكٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (خَيْرٌ) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر خبر، مبتدا اپنی

خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ ترکیب اس وقت کی جائے گی جب کہ (خَيْرٌ) کو معنی تفضیل پر باعتبار دنیوی خیر باقی رکھیں کیوں کہ صیغۂ تفضیل مفضل اور مفضل علیہ میں اشتراکِ حدث کا مقتضی ہوتا ہے اور مشترک میں دنیوی خیر ہوتی ہے، اخروی نہیں اور اگر (خَيْرٌ) بوجہ ارادۂ خیر اُخروی معنیٔ تفضیل پر باقی نہیں تو یہ ترکیب نہ ہوگی (خَيْرٌ) صرف ظرفِ لغو سے ملکر خبر ہو جائے گا۔

اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمْ اِمْرَاَةٌ. میں (الف) برائے استفہام مبنی بر فتح (رَجُلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (اَمْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون (اِمْرَاَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (رَجُلٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مبتدا (فِـی) حرفِ جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (اَلـدَّارِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (دَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَحَدُ الْاَمْرَیْن جو (اَمْ) سے مستفاد ہوتا ہے اور مِنْ حَیْثُ الْمَعْنٰی مبتدا بھی اَحَدُ الْاَمْرَیْنِ ہے (ثَـابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں یا (فِـی الدَّارِ) ظرفِ مستقر ہوا (ثَبَتَ) فعل مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَحَـدُ الْاَمْرَیْنِ (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وَمَا اَحَدٌ خَیْرٌ مِنْكَ وَشَرٌّ اَهَرَّ ذَانَاب

اور مَا اَحَدٌ خَیْرٌ مِنْكَ اور شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَاب

وَفِی الدَّارِ رَجُلٌ وَسَلَامٌ عَلَیْكَ

اور فِی الدَّارِ رَجُلٌ اور سَلَامٌ عَلَیْكَ

سوم : تخصیص بالعموم. جیسے(مَا اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنْکَ)میں(اَحَدٌ) مبتدائے نکرہ ہے جوتحت نفی واقع اور وقوع نکرہ تحت نفی افادۂ عموم کرتا ہے پس یہ مبتدائے نکرہ عموم کے ساتھ مخصوص ہوا۔یہی حکم ہراس مقام میں ہے جہاں نکرہ سے عموم مستفاد ہوتا ہو جیسے(تَمْرَۃٌ خَیْرٌ مِنْ جَرَادَۃٍ) اور(مَنْ عِنْدَکَ)اور(مَا عِنْدَکَ)اور(مَا اَحْسَنَ زَیْدًا) کہ ان چہار امثلہ میں مبتدا نکرہ اور مخصوص بالعموم ہے اوراسی قبیل سے(هَلْ رَجُلٌ فِی الدَّارِ) ہے **کمافی مغنی اللبیب** ص:۸۶،جلددوم۔

سوال: مبتدائے نکرہ کامخصوص بالعموم ہونا باطل ہے ورنہ بیک وقت اسم واحد میں عموم وخصوص کا اجتماع لازم آئے گا جواجتماع متنافیین ہے کہ عموم بمعنی اشتراک ہےاور خصوص بمعنی تقلیل اشتراک اوراجتماع متنافیین باطل اور جوباطل کومستلزم ہووہ بھی باطل۔پس مبتدائے نکرہ کامخصوص بالعموم ہونا باطل ہوا؟

جواب: خصوص یاتخصیص سے مراداس وجہ میں رفع احتمالات ہے جوعموم کے منافی نہیں بلکہ عموم سے حاصل ہوتا ہے جیسے مثال مذکورمیں کہ اگر(زَیْدٌ) سے خبریت کی نفی کی جاتی تو(عَمْرٌو) کی خبریت کا احتمال باقی رہتا اوراگر(عَمْرٌو) سے بھی کی جاتی تو(بَکْر) کا احتمال رہتا وَهَلُمَّ جَرًّا۔اور جب(مَا اَحَدٌ خَیْرٌ مِنْکَ) کہا توجملہ احتمالات مرتفع ہوگئے۔

سوال: یہ مثال ممثل لہٗ کے مطابق نہیں کیوں کہ **مُمَثَّلٌ لَهٗ** مبتدا ہےاوراس میں(اَحَدٌ) مبتدانہیں بلکہ **مامشابہ بلیس** کااسم ہے؟

جواب: یہ مثال برمسلک بنی تمیم ہے جو(مَا) کوعامل قرارنہیں دیتے **نظربرآں** (اَحَدٌ) مبتدا ہوا۔

چہارم: ازروئے معنی فاعل ہونے کے باعث اس امر کے ساتھ تخصیص جس کے ساتھ فاعل مخصوص ہوا کرتا ہے جیسے(شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَابٍ) کہ اس میں(شَرٌّ) مبتدائے نکرہ ازروئے معنی فاعل ہے کہ اصل میں یہ ترکیب(اَهَرَّ ذَانَابٍ شَرٌّ)تھی جس میں(اَهَرَّ) کافاعل ضمیر مستتر(هو) اور(شَرٌّ)اس سے بدل ہے اورفاعل سے بدل ازروئے معنی فاعل ہوتا ہے بقصد حصر(شَرٌّ) کومقدم کردیا۔اس تقدیم پرقرینہ موردِ استعمال ہے کہ عرب اس کو(مَا اَهَرَّ ذَانَابٍ اِلَّا شَرٌّ) کے مقام میں استعمال کرتے ہیں اورفاعل قبل ذکرجس امر کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے وہ اس کے محکوم علیہ ہونے کی صحت ہے اپنے مسند کے لئے مثلاً جب(قَامَ) کہا تو مخاطب کومعلوم ہوا کہ اس کے بعد ایسی چیز آئے گی جس پر قیام کا حکم صحیح ہو۔جب(رَجُلٌ) کہا تو یہ(رَجُلٌ

مَوْصُوْفٌ بِصِحَّةِ الْحُكْمِ عَلَيْهِ بِالْقِيَامِ) کے حکم میں ہوا جس میں (رَجُلٌ) مخصوص ہے چونکہ مبتدائے نکرہ (شرٌّ) ازروئے معنی فاعل تھا۔ **نظربرآں** فاعل کا یہ حکم دے کر اس کو مخصوص قرار دیا گیا یہ مَثَل ہے جو ایسے ظالم مردم آزار کے حق میں بولی جاتی ہے جو کسی گردش میں پھنس کر عاجز ہو جائے تو وہ گردش بمنزلہ (شَرٌ) ہے اور وہ ظالم بمنزلہ (ذِیْ نَابٍ) یعنی کلب کہ (ذِیْ نَابٍ) کتے کو کہتے ہیں۔

پنجم : خبر ظرف کی تقدیم کے ساتھ تخصیص جیسے (فِي الدَّارِ رَجُلٌ) کہ اس میں (رَجُلٌ) مبتدائے نکرہ ہے جس میں تخصیص بایں طور آئی کہ جب (فِي الدَّارِ) کہا تو معلوم ہوا کہ اس کے بعد وہ چیز مذکور ہوگی جس کا دار میں استقرار کے ساتھ اتصاف صحیح ہو۔ پس یہ (رَجُلٌ مَوْصُوْفٌ بِصِحَّةِ الْاِسْتِقْرَارِ فِي الدَّارِ) کے حکم میں ہوا۔

ششم : نسبت بہ فاعل فعل مقدر کے ساتھ تخصیص جیسے (سَلَامٌ عَلَيْكَ) کہ اس میں (سَلَامٌ) مبتدائے نکرہ ہے جو نسبت بہ متکلم کے ساتھ بایں طور مخصوص ہوا کہ اس جملہ کی اصل (اُسَلِّمُ سَلَامًا عَلَيْكَ) تھی یا (سَلَّمْتُ سَلَامًا عَلَيْكَ) فعل (اُسَلِّمُ) یا (سَلَّمْتُ) کو بقصد اختصار حذف کیا تو (سَلَامًا عَلَيْكَ) رہ گیا۔ یہ (سَلَامًا) مفعول مطلق برائے تاکید تھا اس مصدر کی جس کو (اُسَلِّمُ) یا (سَلَّمْتُ) متضمن ہیں اور وہ مصدر نسبت بہ متکلم کے ساتھ مخصوص ہے تو (سَلَامًا) بھی نسبت بہ فاعل متکلم کے ساتھ مخصوص ہوا کہ (مُؤَكَّد) اور تاکید متحد ہوتے ہیں پھر (سَلَامًا) میں نصب سے رفع کی جانب عدول کر کے اس کو مبتدا اور (عَلَيْكَ) کو خبر قرار دے کر جملہ اسمیہ بنایا گیا تاکہ دوام و استمرار پر دلالت کرے کہ مقام دعا کے لئے یہی مناسب ہے بخلاف (اُسَلِّمُ) کہ وہ زمانہ حال یا استقبال کے ساتھ مخصوص ہے اور (سَلَّمْتُ) زمانہ ماضی کے ساتھ اسی طرح (وَيْلٌ لَكَ) میں (وَيْلٌ) بمعنی ہلاک مبتدائے نکرہ بایں طور مخصوص ہے کہ ترکیب مذکور دراصل (وَيْلًا لَكَ) تھی اور یہ دراصل (هَلَكْتَ وَيْلًا) اس میں (وَيْلًا) مفعول مطلق برائے تاکید ہے مگر بغیر لفظ اوّل جیسے (قَعَدْتُ جُلُوْسًا) میں جب مصدر کے فاعل یا مفعول کو بذریعہ اضافت یا حرف جار بیان کیا جائے تو اس کا فعل ناصب بطور وجوب قیاساً محذوف ہو جاتا ہے كما فی حاشية الفاضل الخير آبادی عليه رحمة الله الهادی علی قاضی مبارک نقلاعن الرضی ص:۳۰۔ **نظربرآں** (وَيْلًا لَكَ) ہوا۔ پھر بقصد دوام و استمرار نصب سے رفع کی طرف عدول

کیا تو (وَیْلٌ لَکَ) ہوگیا جس میں (ویلٌ) مبتدائے نکرہ بوجہ سابق نسبت بہ فاعل مخاطب کے ساتھ مخصوص ہے اور (لَکَ) خبر اور (وَیْلٌ لَهٗ) میں نسبت بہ فاعل غائب کے ساتھ اور (لَهٗ) خبر۔

مخفی نہ رہے کہ وجوب تخصیص مسلک جمہور ہے **کمافی حاشیة المولیٰ جمال نقلاً عن الرَّضی** ص:۱۰۱۔ **امام ابن الدّیّان علیه رحمة المنان** نے فرمایا کہ نکرہ کے مبتدا ہونے کی صحت ان تخصیصات پر مبنی نہیں بلکہ صحت کا مدار حصولِ فائدہ پر ہے جس کا ضابطہ یہ کہ اگر مخاطب کو نسبت کا علم نہیں تو اخبار صحیح ہے۔ اگر چہ مبتدا نکرہ محضہ ہو کیوں کہ اس اخبار پر فائدہ مترتّب ہوتا ہے اور وہ علم نسبت ہے برائے مخاطب اور اگر علم ہے تو اخبار صحیح نہیں۔ اگر چہ مبتدا معرفہ ہو کیوں کہ یہ اخبار بے فائدہ ہے۔

نظر بر آں (**کوکبٌ اِنْقَضَّ السَّاعَةَ**) مبتدا کی نکارت محضہ کے باوجود صحیح ہے کہ مخاطب کے لئے یہ اخبار مورث فائدہ ہے اور (**زیدٌ شیٌٔ**) مبتدا کی تعریف کے باوجود صحیح نہیں کیوں کہ اس اخبار سے مخاطب کو فائدہ حاصل نہیں ہوتا کہ زید کی شیئیت ہر مخاطب کے علم میں ہوتی ہے۔ امام موصوف کا قول حسب ارشاد عارفِ جامی قدس سرہ السامی **اقرب الی الصّواب** ہے جس کی وجہ یہی جو ہم نے بیان کی اور استعمال بھی مؤید ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا (**وُجُوْهٌ یَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ**) اس میں (**وجوهٌ**) نکرہ محضہ مبتدا ہے اور (**ناضرةٌ**) خبر اور (**یَوْمَئِذٍ**) اس کا مفعول فیہ مقدم یہ نثر میں اور نظم میں جیسے

فَیَوْمٌ لَنَا وَیَوْمٌ عَلَیْنَا وَیَوْمٌ نُسَاءُ وَیَوْمٌ نُسَرُّ

اس میں (**یوم**) نکرہ محضہ مبتدا ہے اور (**لنا**) و (**علینا**) و (**نُسَاءُ**) و (**نُسَرُّ**) خبر ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے استعمالات میں مبتدا نکرۂ محضہ واقع ہوا ہے۔ ایسے استعمالات کو مذکورہ بالا تخصیصات کی جانب راجع کرنا خالی از تکلف نہیں۔ جیسے یہ کہنا کہ (**وجوه**) کی صفت **مِنَ الْوُجُوْهِ الْحَاضِرَةِ فِی الْمَحْشَرِ** مقدر ہے اور (**یَوْمٌ**) کی صفت (**مِنَ الْاَیَّامِ الْمَاضِیَةِ**) کیوں کہ تقدیر خلاف اصل ہے جس کا ارتکاب بدون ضرورت نہیں کیا جاتا **کذافی حاشیة مولٰنا عبدالغفور علیه رحمة الله الشکور** ص:۱۲۴۔ بیانِ بالا سے ظاہر ہوا کہ قولِ جمہور اور قولِ امام مذکور میں منافات تامہ ہے لیکن بعض حضرات نے دونوں میں بایں طور تطبیق بیان فرمائی کہ قولِ جمہور بنظر مبتدی ہے جس کو فائدہ اور عدمِ فائدہ کے مواد میں امتیاز نہیں ہوتا فہم مبتدی کی خاطر مذکورہ بالا وجوہ تخصیص کا ضبط کیا گیا اقل قلیل ایسے مواد فائدہ ہیں جن میں مذکورہ کوئی وجہ جاری نہ ہو

جیسے (کَوْکَبٌ اِنْقَضَّ السَّاعَةَ) اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے ان وجوہ کو بلفظ تمثیل بیان فرمایا جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ ان میں (انحصار) نہیں اور قولِ امام مذکور بنظر ایسے اشخاص ہیں جو فائدہ اور عدمِ فائدہ کے مواد میں امتیاز رکھتے ہوں۔ حاصل یہ کہ امام مذکور کا قول عالم بالفائدہ پر مبنی ہے اور جمہور کا مبتدی پر، لہٰذا جمہور اور امام مذکور کے اقوال میں منافات نہیں کذافی محرم آفندی جلد اوّل ص: ۲۰۱ و ۲۰۲ وسوال باسولی ص: ۱۹۱، لیکن اشمونی شرح الفیہ جلد اوّل ص: ۱۶۸ میں ہے کہ متقدمین نحات اور سیبویہ نے مبتدا کے نکرہ ہونے کی صحت کے واسطے بجز حصولِ فائدہ اور کوئی شرط بیان نہیں کی۔ متاخرین نحات نے بایں خیال کہ ہر شخص کی مواضع فائدہ تک رسائی نہیں ہوتی کلام عرب میں جستجو کر کے ایسے مواضع بیان کئے۔ پھر بھی مدار حصولِ فائدہ پر ہے چنانچہ مذکورہ بالا مواضع کے علاوہ بعض مواضع یہ ہیں:

اوّل: خبر کا ثبوت اس نکرہ کے لئے از قبیل خرقِ عادت ہو جیسے حدیث شریف میں ہے (بَقَرَةٌ تَكَلَّمَتْ) اس میں (بَقَرَةٌ) مبتدائے نکرہ ہے اور (تَكَلَّمَتْ) خبر۔

دوم: نکرہ جملہ حالیہ کے شروع میں واقع ہو جیسے۔

سَرَيْنَا وَنَجْمٌ قَدْاَضَاءَ فَمُذْبَدَا مُحَيَّاكَ اَخْفَى ضَوْئُهٗ كُلَّ شَارِقٍ

میں (نَجْمٌ) مبتدائے نکرہ ہے اور (قَدْاَضَاءَ) خبر اور یہ جملہ ضمیر فاعل سے حال ہے (مُحَيَّاكَ) بمعنی (وَجْهَكَ) اور (شارق) بمعنی طالع از باب فتح۔

سوم: نکرہ بعد (اِذَافُجَائِيَة) واقع ہو جیسے۔

حَسِبْتُكَ فِي الْوَغٰى بَرْدِيٰ حُرُوْبٍ اِذَاخَوَرٌ لَدَيْكَ فَقُلْتُ سُحْقًا

میں (اذا) برائے مفاجات ہے اور (خَوَرٌ) بمعنی بزدل مبتدائے نکرہ ہے (لَدَيْكَ) اس کی خبر اور (الوغیٰ) بمعنی جنگ اور (بَرْدیٰ) بمعنی (دریا) اور (سُحْقًا) بمعنی (بُعْدًا) ہے۔

چہارم: نکرہ بعد (لولا) واقع ہو جیسے لَوْلَا اصْطِبَارٌ لَاَوْدیٰ كُلُّ ذِیْ مِقَةٍ میں (اصطِبَارٌ) مبتدائے نکرہ ہے جس کی خبر (موجودٌ) محذوف اور (اودیٰ) بمعنی (هَلَكَ) اور (مِقَةٌ) بمعنی (محبة) ہے۔

پنجم: نکرہ بعد لام ابتدا واقع ہو جیسے (لَرَجُلٌ قَائِمٌ)۔

ششم: نکرہ کہ جواب میں واقع ہو جیسے (مَنْ عِنْدَكَ) کے جواب میں (رَجُلٌ) کہ تقدیر (رَجُلٌ عِنْدِیْ) ہے

ہفتم: نکرہ مضاف بسوئے نکرہ ہو جیسے (خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔۱۲

ترکیب

قولہ: مَا اَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ. میں (مَا) برائے نفی مبنی بر سکون (اَحَدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (خَيْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ك) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (خَيْرٌ) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَابٍ. میں (شَرٌّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اَهَرَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (ذا) اسمائے ستہ مکبرہ سے منصوب بالف مضاف (نَابٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (ذا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ (اَهَرَّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

فِي الدَّارِ رَجُلٌ. میں (فی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (اَلدَّارِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (دَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا یا (ثَبَتَ) مقدر کا علی اختلاف القولین کما مرّ (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم یا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَبَتَ) فعل اپنے

فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلا (رَجُــلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

سـلام علیك. میں (سـلامٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (عـلـی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ك) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر فتح، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِـتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (ثَـابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں یا جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَبَتَ) کا جس کی ترکیب حسب سابق کی جائے۔۱۲

وَالخبر[1] قَدْ یکونُ جملة مثل زیدابوه قائم و											
اور	خبر	کبھی	جملہ	ہوتی	ہے	جیسے	زید	ابوہ	قائم	اور	
زیدقام ابوه فلَا[2] بدَّ مِنْ عائدٍ وقَدْ یحذف[3]											
زید قام ابوہ بریں تقدیر لازم ہوگی ضمیر راجع بسوئے مبتدا اور کبھی حذف کردی جاتی ہے											

[1] **قوله: والـخـبـر قدیکون الخ.** مبتدا کے حکم اصل (تعریف) اور حکم خلاف اصل (تنکیر) کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے خبر یعنی مبتدا کے مخبر بہ کا حکم اصل (افراد) اور حکم خلاف اصل (جملہ ہونا) بیان فرماتے ہیں مگر بانداز سابق کہ اصل کو ضمناً اور خلاف اصل کو صراحۃً افراد اصل اس لئے کہ اس میں بہ نسبت جملہ اختصار ہوتا ہے نیز مبتدا ہمیشہ مفرد ہوتا ہے تو انسب یہ ہے کہ بروقت عدم مانع مخبر بہ مفرد ہو، تاکہ دونوں رکن متوافق رہیں اور جملہ ہونا اس لئے درست کہ جس طرح مفرد مسند ہوتا ہے اسی طرح جملہ بھی۔

سوال: جملہ کا مسند ہونا صحیح نہیں کہ مسند مستقل بالمفہومیہ ہوتا ہے اور جملہ مسند الیہ مسند نسبت تامہ تینوں کے مجموعہ سے عبارت ہے جو نسبت پر مشتمل ہونے کے باعث غیر مستقل؟

جواب: صحیح فرمایا مگر جملہ کو خبر کہنا مجاز ہے از قبیل اطلاقِ کُل وارادۂ جُز حاشیة الصبّان جلد اوّل ص:۱۶۰، میں ہے قال الدّمامینی بعض المحققین علٰی انه لا اسناد للجملة من حیث هیَ جملة الٰی زید بل القیام فی نفسهٖ مسند الٰی الاب ومع تقییدهٖ مسند الٰی زید و امّا المجموع المرکب من الاب والقیام والنسبة الحکمیّة بینهمافلم یسندالٰی زید ولذلك یُؤَوِّلُونَ زید قام ابوه بانه قائم الاب وقولهم الخبر الجملة باسرها توسع اھ الغرض جملہ عام ہے کہ اسمیہ ہو جیسے زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ یا فعلیہ جیسے زَیْدٌقَامَ اَبُوْهُ۔

سوال: جملہ شرطیہ بھی خبر ہوتا ہے جیسے کتاب میں گزرا (وَسَرَاوِیْلُ اِذَالَمْ یُصْرَفْ وَهُوَالْاَکْثَرُ فَقَدْ قِیْلَ اَعْجَمِیٌّ) اور جملہ ظرفیہ بھی جیسے (زَیْدٌفِیْ دَارِهٖ بَکْرٌ) تو مصنف علیہ الرحمۃ نے مثال میں ان دونوں کو کیوں بیان نہیں فرمایا؟

جواب: (جملہ شرطیہ) اسمیہ میں داخل ہے یا فعلیہ میں کیوں کہ اہل عربیّت کے نزدیک شرط قید جزا ہوتی ہے اور جزا جملہ جو کبھی اسمیہ ہوتا ہے اور کبھی فعلیہ اور (ظرفیہ) فعلیہ میں داخل کہ اس کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اس لئے کہ مثالِ مذکور میں (فی دارهٖ) قائم مقام (اِسْتَقَرَّ) مقدر ہو کر بنا بر فاعلیّت (بَکْرٌ) کے لئے رافع ہے۔

پھر جملہ خبر عام ہے کہ (خبریة) جیسے امثلہ مذکورہ یا انشائیہ اسمیہ جیسے بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِکُمْ جب کہ (لا) برائے نفی جنس ہو اور (مَرْحَبًابِکُمْ) اس کا اسم مشابہ بمضاف کہ (بِکُمْ) میں (با) برائے الصاق اور (مَرْحَبًا) کا ظرفِ لغو یا (با) برائے ملابست ظرفِ مستقر ہو کر (مَرْحَبًا) کی صفت اور خبر لا (ثَابِتٌ) محذوف یا فعلیہ ہے بایں طور کہ (لا) برائے نفی جس کی منفی (رَحُبَ المنزل) محذوف اور (مَرْحَبًا) مفعول مطلق تاکیدی اور (بکم) میں (با) برائے تعدیہ کیوں کہ (رَحُبَ) از باب (کَرُمَ) لازم ہے۔ منتہی الارب میں ہے (رَحُبَکُمُ الدّخُولُ فِی طَاعَةِ الْکِرْمَانِیْ) کَکَرُمَ بتضمین معنی (وسع) ست یا لغت ہذیل کہ تعدیہ آں را جائز دارند قال ابو علی یا بحذف جارست ای رَحُبَ بکم اھ یا منفی محذوف (اتیتم) ہے اور (مرحبا) اسم مکان مفعول بہ اور (با) برائے تعدیہ بسوئے مفعول

ثانی کذایفھم من البیضاوی تفسیر جلالین کے بعض حواشی میں (بکم) کی (با) کو برائے تبیین قرار دیا ہے جیسے (سَقْیًا لَہٗ) میں (لام) فقیر کاتب الحروف کی نظر قاصر نے (با) کے یہ معنی کتب نحو میں نہیں پائے۔ بہر کیف اسمیہ ہو یا فعلیہ دعا ہونے کے باعث جملہ انشائیہ ہے یا فعلیہ جیسے (نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) کہ (نِعْمَ الرَّجُلُ) جملۂ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم ہے اور (زید) مبتدائے مؤخر بر مسلک صحیح بدون تاویل جملہ انشائیہ خبریہ واقع ہوتا ہے (وَالْخَبَرُ قَدْ یَکُوْنُ جُمْلَۃً) میں ایک لطیفہ ہے وہ یہ کہ اپنے بیان کردہ حکم کی خود مثال بھی ہے کیوں کہ (اَلْخَبَرُ) مبتدا ہے اور جملۂ (قَدْیَکُوْنُ جُمْلَۃً) خبر۔ اسی واسطے خبر جملہ کی مثال بیان نہیں فرمائی کمافی غایۃ التحقیق ص:۱۲۰۔

۲ قولہ: فلا بدّ من عائد. (فا) فصیحہ جس سے پیشتر شرط مقدر ہوتی ہے یعنی (اذاکَانَ الْخَبَرُ جُمْلَۃً) جب خبر جملہ ہو تو اس میں ضمیر راجع بسوئے مبتدا ضروری ہے۔ وجہ یہ کہ جملہ بذات خود افادہ میں مستقل ہے کہ مخاطب کو فائدہ تام پہنچانے میں امر آخر کا محتاج نہیں کیوں کہ محل فائدہ (مسندالیہ) اور محط فائدہ (مسند) پر مشتمل ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** اگر جملہ میں رابطہ نہ ہو تو مبتدا کے ساتھ مرتبط نہ ہوگا اور ذکر مبتدا بے فائدہ ہو جائے گا۔ اس لئے جملہ میں رابطہ ضروری ہے جو اس کو استقلال سے نکال کر ماقبل کے ساتھ مرتبط کردے اور وہ اکثر و بیشتر ضمیر ہوتا ہے اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کی تصریح فرمائی جیسے ہر دو مثال کتاب میں اور کبھی قائم مقام ضمیر جو کبھی الف لام ہوتا ہے جیسے (نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ) میں اور کبھی خبر میں تفسیر مبتدا جیسے (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) میں کہ (اَللّٰہُ اَحَدٌ) جملۂ اسمیہ (ھو) مبتدا کی خبر ہے۔ اس میں اسم جلالت (ھو) کی تفسیر اور کبھی مظہر مقام ضمیر میں جیسے (اَلْحَاقَّۃُ مَاالْحَاقَّۃُ) کہ (اَلْحَاقَّۃُ) ثانی مقام ضمیر (ھی) میں ہے اور کبھی اسم اشارہ جیسے (وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ) کہ اس میں (ذٰلِکَ خَیْر) جملہ خبر ہے جس میں (ذٰلِکَ) اسم اشارہ کا مشارالیہ (لِبَاسُ التَّقْوٰی) مبتدا، اور کبھی عینیۃ خبر مبتدا معنیً جیسے (افضل ماقلتہ انا والنبیون مِنْ قَبْلِیْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ) یہ پانچوں قائم مقام ضمیر اس لئے ہیں کہ ضمیر کی طرح ان سے بھی ربط حاصل ہوتا ہے، اور

لَابُدَّ مِنْ عَائِدٍ. میں (لا) برائے نفی جنس ہے اور (بُدَّ) بمعنی (فراق) مصدر اس کا اسم ہے اور (مِنْ عَائِدٍ) اس کا ظرف لغو نہیں ورنہ (بُدَّ) کا منصوب ہونا لازم آئے گا کہ اس تقدیر پر مشابہ بمضاف ہے

اورلائے نفی جنس کا اسم جب مشابہ بمضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے بلکہ خبر ہے اور جو مصدر جس حرفِ جر کے ساتھ متعدی ہو اس کو خبر قرار دینا جائز ہے جیسے (اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ) اور (مِنْكَ الْخَوْفُ)۔

۳؎ قوله: وقديحذف.

یہ سوالِ مقدر کا جواب ہے جس کی تقریر یہ کہ قاعدۂ مذکورہ منقوض ہے کیوں کہ اَلْبُرُّ اَلْكُرُّ بِسِتِّيْنَ دِرْهَمًا اور (اَلسَّمْنُ مَنَوَانِ بِدِرْهَمٍ) میں اَلْكُرُّ بِسِتِّيْنَ دِرْهَمًا اور مَنَوَانِ بِدِرْهَمٍ خبر جملہ ہیں حالانکہ ان میں ضمیر راجع بسوئے (اَلبُرّ) اور (اَلسَّمْنُ) نہیں جو مبتدا ہے؟

جواب کی تقریر یہ ہے کہ ضمیر کبھی بقرینۂ حذف کردی جاتی ہے بخلاف دیگر روابط کہ وہ محذوف نہیں ہوتے۔ چنانچہ یہاں پر (اَلْكُرُّ) اور (مَنَوَانِ) کے بعد (مِنْهُ) محذوف ہے بایں قرینہ کہ اوّل بائع گندم کا قول ہے اور دوم بائع روغن زرد کا، جو گندم اور روغن زرد کے ماسوا کا نرخ نہیں بتاتے اور ان دونوں قول میں نرخ کا اخبار ہے (اَلْكُرُّ) بضم کاف ورائے مشددہ ایک پیمانہ کا نام ہے جس میں بارہ (وسق) گیہوں آتے ہیں اور ایک (وسق) ساٹھ (صاع) کا ہوتا ہے **کذافی جامع الغموض** ص:۲۰۱، اور فتاوٰی رضویہ جلد اوّل ص:۱۳۹، میں ہے (صاع) ایک پیمانہ ہے چار مد کا اور (مُد) کہ اسی کو (مَن) بھی کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک دو رِطل ہے اور ایک (رِطل) شرعی یہاں کے روپے سے چھتیس روپے بھر کہ (رطل) بیس استار ہے اور استار ساڑھے چار مثقال اور مثقال ساڑھے چار ماشہ اور یہ انگریزی روپیہ سوا گیارہ ماشے یعنی ڈھائی مثقال تو رطل شرعی کہ نوّے مثقال ہوا۔ ڈھائی پر تقسیم کئے سے چھتیس آئے تو صاع کہ ہمارے نزدیک آٹھ رطل ہے دوسو اٹھاسی روپے بھر ہوا یعنی رامپور کے سیر سے کہ چھیانوے روپیہ بھر کا ہے پورا تین سیر اور مد تین پاؤ، اور امام ابو یوسف وائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا ہے اور اس پر اجماع ہے کہ چار مد کا ایک صاع ہے تو ان کے نزدیک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل ہوا یعنی رامپوری سیر سے آدھ سیر اور صاع دو سیر، اس بحث کی زیادہ تحقیق فتاوائے فقیر سے کتاب الصوم وغیرہ میں ہے اھ۔ **نظر برآں** بر تقدیر اوّل ایک وسق ایک سو اسّی (۱۸۰) سیر ہوا اور بارہ (۱۲) وسق یعنی ایک (کُر) دو ہزار ایک سو ساٹھ (۲۱۶۰) سیر کا ہوا جن کو چالیس (۴۰) پر تقسیم کرنے سے ہمارے یہاں کے چوّن (۵۴) مَن ہوئے تو ایک (کُر) چوّن (۵۴) مَن کا ہوا اور دو مد یعنی دو (مَن) ڈیڑھ سیر کے ہوئے اور

برتقدیر دوم دو (مَنْ) ایک سیر کے اور ایک (کُر) ایک ہزار چار سو چالیس (۱۴۴۰) سیر کا یعنی چھتیس (۳۶) مَـــنْ، اور دس درہم دو روپے بارہ آنے ۹ ۳/۵ پائی کے ہوتے ہیں اور پانچ درہم ایک روپیہ چھ آنے ۴ ۴/۵ پائی کے اور ایک درہم چار آنے ۵ ۱۹/۲۵ پائی کے **کذافی بہار شریعت** حصہ پنجم ص: ۵۰۔

نظر بر آں ساٹھ درہم کے سولہ روپے بارہ آنے ۹ ۳/۵ پائی ہوئے۔ **اللہ اکبر کبیرا** مذکورہ بالا ہر دو مثال کا زمانہ کس قدر عظیم البرکت تھا کہ ۳۶ من یا چھتیس مَن گیہوں سولہ روپے بارہ آنے ۹ ۳/۵ پائی کے اور ڈیڑھ سیر یا ایک سیر گھی چار آنے ۵ ۱۹/۲۵ پائی کا اور ایک ہمارا زمانہ ہے کہ بازار میرٹھ میں آجکل گیہوں پچاس روپیہ من اور گھی بارہ روپیہ سیر اور وہ بھی غیر خالص۔ آخر اس زبردست انقلاب کی وجہ وہی جو قرآن عظیم نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمائی **وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ** مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل میں ممنوعات سے اجتناب اور مامورات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

یاد رہے کہ مذکورہ بالا وزن صاع صدقۂ فطر و کفارات اور فدیہ صوم و صلوٰۃ میں بنظر احتیاط معتبر نہیں **کمافی الفتاویٰ الرضویۃ** جلد اوّل، ص: ۱۴۵۔ ۱۲

ترکیب

قوله: والخبر قديكون جملة. (و) حرف عطف بر مقدر یعنی اَلْخَبَرُ يَكُوْنُ مُفْرَدًا كَثِيْرًا یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اَلْخَبَرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (قَدْ) حرف برائے تحقیق مع التقلیل مبنی بر سکون (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (جُمْلَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل زيد ابوه قائم. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زَيْدٌ اَبُوْهُ

قَائِمٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (زَیدٌ قَامَ اَبُوْہُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین کما مرّ راجع بسوئے (خَبرِ جُملَۃ) مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ زیدابوہ قائم. (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے اوّل (اَبُوْ) از اسمائے ستہ مکبرہ مرفوع بواو مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے ثانی (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے ثانی (قَائِمٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر، مرفوع محلاً، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

زیدقام ابوہ. (زَیْدٌ) مفرد منصرف مرفوع لفظاً مبتدا (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَبُوْ) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فلابدّ من عائد. (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (بُدَّ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم (مِنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (عَائِدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا یا (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر یا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً (لائے نفی جنس) اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں یا (لَا) اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ کبریٰ ذات وجہین ہوکر جزا جس کے لئے محل

اعراب نہیں (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذَا) شرط مقدر اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ ترکیب بر مذہب جمہور اور بر مذہب سیبویہ (لَابُدَّ) مجموعہ مانند خَمْسَةَ عَشَرَ مُرَكَّبْ مبنی بر فتح مرفوع محلا مبتدا اور (مِنْ عَائِدٍ) بترکیب سابق خبر مبتدا (لا) نہ اسم میں عامل، نہ خبر میں اور ابن مالک کے نزدیک (بُدَّ) معرب منصوب لفظاً شبہ مضاف ہے کیوں کہ (مِنْ عَائِدٍ) اس سے متعلق ہے شبہ مضاف ہونے کی بنا پر منون نہیں خبر (مَوْجُوْدٌ) مقدر، اور بغدادیین کے نزدیک (بُدَّ) مبنی ہے اور (مِنْ عَائِدٍ) اس سے متعلق (مَوْجُوْدٌ) خبر مقدر۔

قوله: وقد يحذف. (و) برائے استیناف یا اعتراض یا عطف مبنی بر فتح (قَدْ) حرف تقلیل مبنی بر سکون (يُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے عائد (يُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ یا معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وما[1] وقع ظرفا فالاكثر انّه مقدّر بجملة

جو خبر واقع ہو ظرف تو اکثر نحات اس پر ہیں کہ وہ بتاویل جملہ ہوتی ہے

واذا كان[2] المبتداءُ مشتملاً علٰى ماله

جب ہو مبتدا مشتمل ایسے معنی پر جس کے لئے

صدر الكلام مثل مَنْ اَبُوْكَ اوكانا

صدر کلام واجب ہوتا ہے جیسے مَنْ اَبُوْكَ یا مبتدا و خبر دونوں

مَعْرِفَتَيْنِ او مُتَسَاوِيَيْنِ

معرفہ ہوں یا تخصیص میں برابر

لے **قولہ: وماوقع ظرفاً الخ**۔ یعنی جب خبر ظرف واقع ہو خواہ ظرفِ زمان جیسے اَلْقِیَامُ لَیْلَةُ الْبَرَاءَةِ یا ظرفِ مکان جیسے (زَیْدٌ اَمَامَكَ) یا جار مجرور کہ اصطلاحا باشتراک لفظی ان کو بھی ظرف کہتے ہیں جیسے (زَیْدٌ فِی الدَّارِ) تو اکثر نحات (بصریہ) کا قول یہ ہے کہ وہ بتاویل جملہ فعلیہ ہوتی ہے اور بعض نحاتِ (کوفیہ) کہتے ہیں کہ بتاویل مفرد یعنی (صفت) ہوتی ہے۔ چنانچہ برقولِ اوّل امثلہ مذکورہ میں وہ جملہ فعلیہ (ثَبَتَ) ہے بصیغہ ماضی یا (یَثْبُتُ) بصیغہ حال یا استقبال جس کو مقام مقتضی ہو اور برقولِ دوم وہ مفرد (ثَابِتٌ) قولِ اوّل کی دلیل یہ ہے کہ ظرف از قبیل معمولات ہے جس کے لئے عامل واجب اور عمل میں فعل اصل کہ وہ عمل کے لئے وضع کیا گیا ہے بایں قرینہ کہ فعل عمل سے خالی نہیں ہوتا بخلاف اسم کہ وہ عمل میں اصل نہیں۔ پس جب ظرف کے لئے عامل واجب ٹھہرا تو اسی کی تقدیر واجب قرار دینا اولیٰ ہے جو عمل میں اصل ہو اور وہ نہیں مگر فعل تو فعل کی تقدیر کو واجب قرار دینا اولیٰ ہوا جس کے پیش نظر خبر جملہ ہو جائے گی کہ فعل و فاعل ملکر جملہ ہوتا ہے کیوں کہ فعل کی فاعل کی طرف اسنادِ تام ہوتی ہے بخلاف مفرد مذکور کہ وہ اپنے فاعل سے ملکر جملہ نہیں ہوتا کیون کہ اس کی اسناد تام نہیں ہوتی۔ قولِ دوم کی دلیل یہ کہ ظرفِ مذکور خبر ہے اور خبر میں مفرد اصل تو اصل کی تقدیر واجب قرار دینا اولیٰ ہے اور وہ نہیں مگر مفرد تو مفرد کی تقدیر کو واجب قرار دینا اولیٰ ہوا۔ ان میں اوّل قول راجح ہے جس کے رجحان کی طرف لفظ (الْاَکْثَرُ) سے اشارہ فرمایا وجہ یہ جو خود مصنف علیہ الرحمۃ نے افادہ فرمائی **کمافی حاشیة العلامة محمد بن موسیٰ بسنوی** جلد اوّل ص:۲۹۶ کہ دلیلِ اوّل باعتبار معمولیت ظرف ہے اور دوم باعتبار خبریت معمولیت اصل ہے کہ کسی حال میں ظرف سے منفک نہیں ہوتی اور خبریت عارض کہ منفک ہو جاتی ہے جیسے **قَامَ زَیْدٌ خَلْفَكَ** اور **قَامَ زَیْدٌ فِی الدَّار** اور شک نہیں کہ اعتبار اصل اولیٰ ہے۔ **نظر برآں** دلیلِ اوّل راجح ٹھہری تو قولِ اوّل راجح ہوا۔

مخفی نہ رہے کہ تقدیر فعل وجوباً جمہور بصریہ کا مسلک ہے اور تقدیر اسم فاعل وجوباً کو عام شروح کافیہ میں کوفیہ کی طرف منسوب کیا ہے لیکن **مغنی اللبیب** جلد دوم ص:۶۹، اور **ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع** جلد دوم ص:۱۰۸ میں ہے کہ ظرف جب محل خبر میں واقع ہو تو کوفیہ اور ابن طاہر و ابن خروف کے نزدیک اس کا کوئی متعلق ہی نہیں ہوتا۔ ہاں یہ مسلک سیبویہ اور ابن مالک ہے **کمافی الاشمونی** جلد اوّل ص:۱۶۶، **نقلاعن شرح الکافیة لابن مالك** اور بعض متاخرین کے نزدیک تقدیر فعل و تقدیر مفرد

مستوی ہیں اور ابن سراج کے نزدیک نہ تقدیر فعل، نہ تقدیر مفرد بلکہ ظرف قسم مستقل ہے **کمافی حاشیة مولنا عبدالحکیم نقلاً عن شرح التسهیل** پس عدم متعلق کو فیہ ابن طاہر ابن خروف ابن سراج کا مسلک ہوا۔

تنبیه: یہاں پر چند اختلاف اور بھی ہیں:

اوّل: یہ کہ اس مقدر کا اظہار جائز ہے یا نہیں، ابن جنی کے نزدیک جائز ہے جن کی سند یہ شعر ہے۔

لَكَ العِزُّ اِنْ مَوْلَاكَ عَزَّ وَاِنْ يُهَنْ　　فَاَنْتَ لَدَیٰ یحبوبة الهَوْن کائِنٌ

کہ اس میں (لَدَیٰ) ظرف خبر (اَنْتَ) ہے اور اس کا عامل (کَائِنٌ) ظاہر مانعین کہتے ہیں کہ یہ ضرورتِ شعری پر محمول ہے۔ وجہ عدم جواز یہ کہ حذفِ وجوبی بروقت قیام قرینہ اور وجودِ قائم مقام ہوتا ہے۔ قرینہ یہاں پر یہ شہرت کہ مقامِ خبر میں واقع ہونے والے ظرف کا عامل مقدر افعالِ عموم سے ہوا کرتا ہے **کمافی السوال باسولی** ص:۱۹۴، یا قرینہ ظرف **کمافی غایة التحقیق** ص:۱۲۱، اور قائم مقام خود ظرف تو بصورت اظہار اصل اور قائم مقام کا اجتماع لازم آئے گا جو بے ضرورت ہونے کی بنا پر باطل۔

دوم: یہ کہ عامل محذوف کی ضمیر فاعل ظرف کی طرف منتقل ہوگئی یا اسی کے ساتھ محذوف اوّل مذہب جمہور بصریہ ہے اور دوم مذہب سیرافی۔

سوم: یہ کہ صورت زیر بحث میں خبر صرف مقدر ہے یا صرف ظرفِ مذکور یا دونوں کا مجموعہ۔ قائل باوّل نے اس طرف نظر کی کہ مقدر عامل ہونے کی بنا پر اصل ہے اور ظرف قید اور اعتبار اصل کا ہوتا ہے۔ قائل بدوم نے ظاہر کو اختیار کیا کہ محل خبر میں بظاہر ظرف واقع ہے۔ قائل بسوم نے مقصود مخبر پر نظر کی کہ اس کا مقصود دونوں پر موقوف ہے کہ مقصود نہ صرف ثبوت ہے، نہ صرف ظرف بلکہ مجموعہ۔ اسی کو محقق علی الاطلاق امام ابن الہمام قدس سرہ اور شارح رضی نے اختیار کیا اور دوم مذہب جمہور بصریہ فارسی و ابن جنی اور اوّل مذہب ابن کیسان **کمافی حاشیة الصبان** جلد اول ص:۱۶۴، و **همع الهوامع شرح جمع الجوامع** جلد اول ص:۹۹

فائده: اصطلاح میں ظرف دو قسم پر ہے:

اوّل: مُسْتَقَرٌ بفتح قاف ظرفِ مکان ہے **کمافی حاشیة الامیر علی مغنی اللبیب** جلد دوم ص:۴۷، یا بکسر قاف اسم فاعل **کمایستفاد من حاشیة المولیٰ عبدالحکیم** ص:۲۸۲۔ اس کو کہتے ہیں جس کا عامل محذوف ہو وجہ تسمیہ یہ کہ عامل محذوف کی ضمیر مرفوع منتقل ہو کر اس میں آگئی تو یہ اس

کے لئے (مُسْتَقَرٌ) یعنی جائے قرار ہوا یا یہ کہ عامل محذوف کے قائم مقام ہے تو یہ اس کی جگہ میں (مُسْتَقِر) ہوا۔

دوم: لغو جس کا عامل مذکور ہو وجہ تسمیہ یہ کہ اپنے عامل کی ضمیر مذکور سے خالی ہوتا ہے **کما فی حاشیۃ الصبان** جلد اول ص:۱۶۴، تو یہ **لغی عن الطریق** بمعنی (**حَادَعنہ**) سے ماخوذ ہے فتامل۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کا خبر ظرف کو (مقدر) فرمانا صحیح نہیں کیوں کہ (مقدر) کبھی بمعنی (محذوف) آتا ہے اور کبھی بمعنی (مفروض) **کما فی حاشیۃ المدقق** ص:۱۰۶، صورت زیر بحث میں خبر ظرف مذکور و موجود ہے۔ البتہ جملہ مقدر ہے کہ محذوف بھی اور غیر موجود بھی؟

جواب: (مقدر) یہاں پر مجازاً بمعنی مؤوّل ماخوذ از (تاویل) ہے جس کے معنی ہیں **صَرف عَنِ الظَّاهِر** از قبیل اطلاق ملزوم وارادہ لازم کہ تقدیر بہر دو معنی حذف وفرض کو تاویل لازم اور شک نہیں کہ خبر ظرف (**مؤوّل**) بمعنی **مصروف عن الظاهر** ہے کیوں کہ (**لَيْلَةُ الْبَرَاءَة**) یا **فی الدّار** مثال مذکور میں بظاہر خبر ہے اور بعد تاویل خبر جملہ ہوا اور یہ اس کے متعلقات سے۔

سوال: فعل اور صفت کی تقدیر میں اختلاف ہے اور اکثر نے تقدیر فعل اختیار کی تو مصنف علیہ الرحمۃ کو (مقدر بفعل) فرمانا چاہئے تھا، (مقدر بجملہ) کیوں فرمایا؟

جواب: تا کہ اس طرف اشارہ ہو کہ جمہور بصریہ جو انتقال ضمیر کے قائل ہیں اور سیرانی جو حذف کے قائل بعد تاویل دونوں کے نزدیک ضمیر واپس آجائے گی اور جب ضمیر واپس آئی تو وہ فعل جملہ ہوگیا۔ اسی واسطے مسئلہ ہٰذا کو خبر جملہ کے تحت ذکر فرمایا ہے۔

فوائد:

اوّل: یہ کہ ظرف زمان اسم عین کی خبر واقع نہیں ہوتا بلکہ نہ صفت، نہ حال، نہ صلہ (عین) اس کو کہتے ہیں جو **قَائِم بِنَفْسِهٖ** ہو بخلاف ظرف مکان کہ اسم عین کی خبر واقع ہوتا ہے **کما مرّ** اور اسم معنی کی بھی جیسے حدیث بخاری میں ہے (**اَلصَّلٰوۃُ اَمَامَكَ**) اور (معنیٰ) اس کو کہتے ہیں جو **قَائِم بِغَيْرِهٖ** ہو۔

دوم: یہ کہ ظرف زمان جب کہ (**اسم معنیٰ**) کی خبر واقع ہو۔ پس اگر وہ معنی اس کے جمیع اجزا کو مستغرق ہیں یا اکثر کو اور ظرف زمان نکرہ ہے تو غالباً مرفوع ہوگا جیسے (**اَلصَّوْمُ يَوْمٌ**) اور (**اَلسَّيْرُ شَهْرٌ**) اور اوّل میں بتقدیر (**فِی**) نصب بھی جائز ہے جیسے (**اَلصَّوْمُ يَوْمًا**) اور دوم میں جر بذکر (**فِی**) جیسے (**اَلسَّيْرُ**

فِي شَهْرٍ) بخلاف نحاتِ کوفیہ کہ ان کے نزدیک اس صورت میں جر جائز نہیں کہ (فی) ان کے نزدیک برائے تبعیض ہے جو استغرق کے منافی اور اگر ظرفِ زمان معرفہ ہو تو نصب غالب ہوگا اور رفع قلیل جیسے (صِيَامُكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ) اور اگر جمع اجزا کو مستغرق نہ ہو تو نصب یا جر بالاتفاق غالب ہوگا خواہ اسم زمان معرفہ ہو یا نکرہ جیسے اَلْخُرُوْجُ يَوْماً یا فِيْ يَوْمٍ اور السيرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ یافِي الْجُمُعَةِ اور رفع قلیل جیسے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُوْمَاتٌ کہ زمانہ حج شوال، ذی القعدہ اور عشرۂ ذی الحجہ ہے اور حج نہ کل کو مستغرق، نہ اکثر کو۔

سوال: تو اس صورت میں قرآن کریم کا نزول غالب کے خلاف ہوا جو مناسب نہیں؟

جواب: غالب کے خلاف تو ضرور ہوا مگر بلاغت پر مبنی ہونے کے باعث نہ صرف مناسب بلکہ انسب ہے۔ وہ بلاغت یہ کہ رفع سے استغراق کی جانب اشارہ ہوا کہ وہ اسی صورت میں ہوا کرتا ہے گویا افعال حج جمیع اجزا کو مستغرق ہیں تو اس میں امر حج کی تاکید کے ساتھ ساتھ یہ دعوت بھی ہوئی کہ شوال ہی سے لوگ تیاری میں مشغول ہو جائیں۔

سوم: یہ کہ ظرفِ مکان جب اسم عین کی خبر واقع ہو۔ پس اگر وہ غیر متصرف ہے یعنی منصوب بتقدیر (فی) یا مجرور بہ (من) ہی مستعمل ہو تو اس کا رفع جائز نہ ہوگا بلکہ اجماعاً اس کا نصب واجب ہے جیسے (زَيْدٌ عِنْدَكَ) مگر جب کہ وہ اسم عین مکان ہو تو رفع جائز ہے جیسے (دَارِيْ خَلْفَكَ) اور اگر متصرف ہے یعنی جس کا انتصاب بتقدیر (فی) یا انجرار بہ (من) لازم نہ ہو اور نکرہ بھی تو رفع راجح ہے جیسے اَنْتَ مِنِّيْ مَكَانٌ قَرِيْبٌ یعنی اَنْتَ مِنِّيْ ذُوْ مَكَانٍ قَرِيْبٌ اور اگر معرفہ ہو تو رفع مرجوع اور نصب راجح جیسے (زَيْدٌ خَلْفَكَ) اور (دَارِيْ اَمَامَكَ)

چھارم: یہ کہ ظرفِ زمان مؤقت و متصرف اور ظرفِ مکان محدود متصرف کا رفع واجب ہے۔ جب کہ بارادۂ تقدیر مسافت قریبہ یا بعیدہ اسم عین کی خبر واقع ہوں جیسے دَارِيْ مِنْكَ فَرْسَخٌ اور مَنْزِلُكَ مِنِّيْ لَيْلَةٌ اور صحت معنی اوّل میں دو مضاف کی تقدیر پر مبنی یعنی (دَارُكَ مِنِّيْ ذَاتُ مَسَافَةِ فَرْسَخٍ) اور دوم میں تین کی تقدیر پر یعنی منزلك منّي ذو مسافة سري ليلة، اور (مِنّي) مدلول خبر سے متعلق ہے جو اوّل میں (بَعِيْدَةٌ) اور دوم میں (بَعِيْدٌ)

پنجم: یہ کہ (فعل عام) اس فعل کو کہتے ہیں جو بصورت اثبات تمام افعال میں پایا جائے جیسے

(ثبوت) کہ یہ (قَرَءَ زَیْدٌ) میں پایا جاتا ہے کیوں کہ (قَرَءَ) فعل مثبت ہے جس کا (ثبوت) سے انفکاک متصور نہیں۔ اسی طرح (اَکَلَ زَیْدٌ) اور (شَرُبَ زَیْدٌ) وغیرہ جملہ افعال اس سے منفک نہیں ہوتے اور فعل خاص اس کے برعکس جیسے (قراءۃ) کہ (اَکَلَ زَیْدٌ) اور (شَرُبَ زَیْدٌ) وغیرہ افعال اس سے منفک ہیں۔

افعال عموم چار ہیں جس کو کسی نے اس شعر میں بیان کیا ہے۔

افعالِ عموم نزد اربابِ عقول کون ست وثبوت ست وو جود ست وحصول

اور بعض نے (تلبس) کا اضافہ کیا کہ یہ بھی ان چار کی طرح تمام افعال میں متحقق ہوتا ہے جیسے ہر فعل کا اپنے فاعل کے لئے ثبوت ہوتا ہے اسی طرح ہر فعل کا اپنے فاعل کے ساتھ تلبس۔

۲ **قوله: واذا كان المبتداء الخ**. مبتدا کی اصالت تقدیم کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے موجباتِ تقدیم بیان فرماتے ہیں:

اوّل: یہ کہ جب مبتدا ایسے معنی پر مشتمل ہو جن کے لئے صدر کلام واجب ہوتا ہے تو مبتدا کی تقدیم خبر پر واجب ہوگی وہ معانی یہ ہیں: (۱) استفہام جیسے (مَنْ اَبُوْكَ) (۲) شرط جیسے (مَنْ يُكْرِمُنِيْ فَاِنِّيْ اُكْرِمُهٗ) (۳) دخول لام ابتدا بر مبتدا جیسے (لَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ) (۴) تعجب جیسے (مَا اَحْسَنَ زَيْدٌ) (۵) قسم جیسے (لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ) (۶) نفی جیسے (لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو) کہ اس میں (زَیْدٌ) مبتدا کی تقدیم بوجہ اشتمال بر نفی واجب ہے اور (عَمْرٌو) کی تقدیم باوجود اشتمال اس لئے واجب نہیں ہوئی کہ وہ مبتدا نہیں بلکہ تابع مبتدا ہے **فلا تغفل** بعض حضرات نے ان کو نظم میں بایں طور بیان فرمایا۔

شش چیز بود مقتضی صدر کلام در طبع فصیحاں شدہ ایں نظم تمام
شرط وقسم وتعجب واستفہام نفی آمد ولام ابتدا گشت تمام

ترکیب

قوله: وما وقع ظرفاً فالاكثر انّهٗ مقدّر بجملةٍ. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (ما) موصولہ یا موصوفہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر

غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (ما) (ظرفا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل یا (وَقَعَ) بمعنی (صَارَ) فعل ناقص ضمیر مستتر اسم اور (ظرفا) خبر (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر یا اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت مرفوع محلا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر یا (ما) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر مبتدائے اوّل متضمن معنیٰ شرط (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اَلْاَکْثَرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَکْثَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْقَوْلُ) (اَلْاَکْثَرُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدائے ثانی (اَنَّ) حرفِ مشبہ بفعل موصول حرفی مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (مُقَدَّرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے اسم (اَنَّ) (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (جُمْلَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (مُقَدَّرٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر خبر (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنَّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلا مبتدائے ثانی اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلا، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذا كان المبتداء مشتملا علىٰ ماله صدر الكلام.

(و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اذا) ظرفِ زمان متضمن معنیٰ شرط مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول فیہ مقدم (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص (اَلْمُبْتَدَاءُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبْتَدَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (مُشْتَمِلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے اسمِ کان (علیٰ) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون مجرور محلا (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے ملکر ظرف (صَدْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْکَلَامِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی

برسکون (کَلَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (صَــدْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلاً لَـهٗ صَدْرُ الْكَلَامِ کا جملہ ظرفیہ ہونا ارجح اور جائز ہے کہ جملہ اسمیہ ہو بایں طور کہ (لــه) ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم اور (صَــدْرُ الْـكَلَامِ) مبتدائے مؤخر یہ مذہب اوّل ہے اور مذہب دوم یہ کہ جملہ ظرفیہ ہونا واجب اسمیہ ہونا جائز نہیں، مذہب سوم یہ کہ جملہ اسمیہ ہونا ارجح اور ظرفیہ ہونا جائز، مذہب چہارم یہ کہ جملہ اسمیہ ہونا واجب ظرفیہ ہونا جائز نہیں (مــا) موصوف اپنی صفت سے ملکر یا (ما) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مُشْتَمِلًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ،

او كانا معرفتين او متساويين. میں (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی برسکون (كَــانَــا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ناقص اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مبتدا وخبر (مَـعْرِفَتَيْنِ) مثنی منصوب بیائے ماقبل مفتوح معطوف علیہ (او) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون (مُتَسَاوِيَيْنِ) مثنی منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اسم فعل ناقص (مُتَسَاوِيَيْنِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف (مَعْرِفَتَيْنِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر، (كَانَا) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ ﴿باقی آئندہ صفحہ پر﴾

نحو افضلُ منكَ افضلُ منّی او كانَ

جیسے افضلُ منكَ افضلُ منّی یا ہو

الخبر فعلاً له مثل زيدقامَ وجب تقدِيمُه

خبر فعل مسند بسوئے مبتدا جیسے زيد قَامَ تو واجب ہوگی اس کی تقدیم خبر پر

سوال: لَعَمْرُكَ میں (لام) ابتدا ہے جو صدر کلام کا مقتضی پھر یہ کیسے معلوم ہوا کہ قسم صدر کلام کی مقتضی ہے؟

جواب: یہ (لام) ابتدا نہیں بلکہ **موطِئَه للقسم** ہے جس کو **موذنه للقسم** بھی کہتے ہیں **کمافی الفوائد الشّافية** ص:۶۸، اور لفظ (**عَمْر**) بفتح عین بمعنی حیات مقام قسم میں صرف بفتح مستعمل ہے اور غیر میں بضم بھی **کمافی حاشية الصبان** جلد اوّل ص:۱۷۸۔

سوال: ان معانی کے لئے صدر کلام کا وجوب عبارت سے کیسے مفہوم ہوا، عبارت میں لفظ وجوب نہیں؟

جواب: بایں ضابطہ کہ علوم نقلیہ میں خبر کا ثبوت بطور وجوب ہوا کرتا ہے اگر کوئی صارف نہ ہو **کمافی حاشية المدقق** ص:۲۸۳، اور یہاں پر کوئی صارف نہیں تو (**مَالَهٗ صَدْرُ الْكَلَامِ**) میں خبر (**لَهٗ**) کا ثبوت بطور وجوب ہوا۔ اب معنی یہ ہوئے (**مَايَجِبُ لَهٗ صَدْرُ الْكَلَامِ**)

سوال: ان معانی کے لئے صدر کلام کیوں واجب ہے؟

جواب: تا کہ سامع کو شروع ہی سے معلوم ہو جائے کہ متکلم کا القا کردہ کلام فلاں نوع کا ہے کیونکہ یہ معانی اصلِ معنیٰ کلام میں تغیر پیدا کر دیتے ہیں جس سے کلام نوعِ دیگر بن جاتا ہے۔ استفہام تعجب قسم میں کلام خبریت سے انشا کی جانب منتقل ہوتا ہے۔ شرط سے کلام میں تعلیق پیدا ہو جاتی ہے۔ لام ابتدا سے کلام **مؤکد** ہو جاتا ہے اور نفی سے نفی۔

سوال: چونکہ کلام از قبیل (**لفظ**) ہے، لہٰذا صدر کلام **لفظ** کے لئے ہو نہ معنیٰ کے لئے پھر یہ کہنا کس طرح درست ہوگا کہ معانی مذکورہ کے لئے صدر کلام واجب ہے؟

جواب: (**له**) میں تقدیر مضاف ہے یعنی (**لِدَالِّه**) اب معنیٰ یہ ہوئے کہ اس معنیٰ کے (**دَال**) کے واسطے صدر کلام واجب ہو اور (**دَال**) از قبیل لفظ ہے تو صدر کلام لفظ کے لئے ہوا نہ معنیٰ کے لئے۔

سوال: اشتمال چند قسم کا ہوتا ہے۔ اشتمال کل بر جز، اشتمال موصوف بر صفت، اشتمال ظرف بر مظروف۔ مبتدا کا اشتمال معانی مذکورہ پر ان میں سے کوئی بھی نہیں پھر کونسا اشتمال ہے؟

جواب: یہ اشتمال دال بر مدلول ہے بایں قرینہ کہ مبتدا لفظ ہوتا ہے اور **ما له صدر الكلام** معنیٰ لیکن ان معنیٰ پر مبتدا کی دلالت میں تعمیم ہے کہ خواہ بنفسہٖ ہو جیسے (**مَنْ اَبُوْكَ**) یا بواسطہ مجاور مقدم جیسے (**لَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ**) یا بواسطہ مجاور مؤخر جیسے **غُلَامُ مَنْ جَاءَ كَ** بہر کیف بر تقدیر اشتمال مذکور تقدیم مبتدا اس لئے واجب ہے کہ صدارت واجبہ فوت نہ ہو جائے۔ دوم یہ کہ جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں تو بر وقت عدم قرینہ مبتدا کی خبر پر

تقدیم واجب ہوگی تا کہ سامع کو مبتدا و خبر میں اشتباہ نہ رہے اور مقدم کو مبتدا اور مؤخر کو خبر سمجھ لے خواہ تعریف میں متساوی ہوں جیسے مقام مدح میں (اَنْتَ اَنْتَ) یا (شعری شعری) خواہ غیر متساوی جیسے (زیدٌ المنطلقُ) کہ تعریف بعلمیّت تعریف بلام سے اعلیٰ ہوتی ہے۔

سوال: ابوحنیفہ، ابویوسف میں دونوں معرفہ ہیں پھر بھی تقدیم واجب نہیں کہ ثانی مبتدائے مؤخر ہے اور اوّل خبر مقدم؟

جواب: یہاں تقدیم اس لئے واجب نہیں کہ تعیین پر قرینہ موجود ہے وہ یہ کہ مقصود ثانی کی تشبیہ اوّل کے ساتھ ہے کہ اوّل علم و عمل میں بہ نسبت ثانی بہت اعلیٰ ہیں تو اوّل مشبہ بہ اور ثانی مشبہ اور قاعدہ یہ ہے کہ تشبیہ بلیغ میں مشبہ بہ کو مسند قرار دیتے ہیں اور مشبہ کو مسند الیہ جیسے (زَیْدٌ اَسَدٌ) تو ثانی کے مبتدا ہونے پر قرینہ مذکور ہے اسی واسطے تقدیم واجب نہیں ہوئی۔ اسی قبیل سے ابوتمام کا یہ شعر ہے۔

لُعَابُ الْاَفَاعِی الْقَاتِلَاتِ لُعَابُہٗ　　　وَاَرْیُ الْجَنّی اشتارتہٗ اَیْدِی عواسل

کہ اِس میں (لُعَابُہٗ) مبتدائے مؤخر ہے اور (لُعَابُ الْاَفَاعِیْ) خبر مقدم اور دونوں معرفہ اور تعیین پر قرینہ وہی تشبیہ کہ ممدوح کے قلم کی روشنائی حقِ اعداء میں زہر اَفَاعِیْ کے مانند ہے کہ ان کو موت کے گھاٹ اُتار دیتی ہے جس پر اوّل مصرع دلالت کرتا ہے اور اولیاء کے حق میں مانند شہد تازہ ہے جو دوسرے مصرع سے مفہوم کہ (اَرْیُ الْجَنِیّ) باعتبار عطف خبر ثانی اور (لُعَابُ الْاَفَاعِیْ) کی طرح مشبّہ بہ ہے اور یہ از قبیل اضافتِ موصوف بسوئے صفت ہے (لُعَابْ) بمعنی زہر اور (اَفَاعِیْ) جمع (افعیٰ) بمعنی زہرناک سیاہ سانپ جس کے ساتھ نظریں دوچار ہونے سے انسان اندھا ہو جاتا ہے اور (لُعَابُہٗ) میں (لعاب) بمعنی روشنائی (اَرْیٌ) بمعنی شہد اور (جَنِی) بمعنی تازہ اور (اشتارت) ماخوذ از (اشتیار) بمعنی (استخراج) اور (عواسل) جمع (عاسل) اس شخص کو کہتے ہیں جو چھتے سے شہد نکالے۔ یہی حال اعدائے دین کے حق میں مجدّد مأتہ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ القوی کے قلم حق رقم کا تھا کہ دیوبندی جیسے باطل پرست فرقوں کے حق میں سمِ قاتل کہ ان کو موت کے گھاٹ اُتار چھوڑا۔ اسی حقیقت کو استاذِ معظم صدرالافاضل حضرت مولانا شاہ محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہ نے ایک عربی شعر میں ظاہر فرمایا جو صنعت قلب پر مشتمل ہے، وہ یہ ہے۔

اَضَرَّ دَمَّحَ اَحْمَدُ رِضَا اَعْلَامَ کُفْرٍ ۔۔۔۔۔۔ فَکَمَا لَعَا اَضَرَّ دَمَّحَ اَحْمَدُ رِضَا

اور خود بھی ایک نعت شریف کے مقطع میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وہ رضاؔ کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے ۔۔۔۔۔۔ کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

اور اولیار کے حق میں شہد تازہ کہ اپنی تصانیف میں دلائل قاہرہ سے ان کی عظمت ومحبت کے نہ مٹنے والے نقوش اُمت کے قلوب میں ثبت فرمادیے جس سے مسرور ہوکر اولیار نے ایسا نوازا کہ مرتبہ تجدید پر فائز ہوئے جَعَلَنَا اللّٰہُ تَعَالیٰ مُتَأَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہٖ وَحَشَرَنَا غَدًا فِی زُمْرَۃِ اَحْبَابِہٖ۔

سوم: یہ کہ جب دونوں نکرہ مخصوصہ ہوں تو بروقت عدم قرینہ مبتدا کی تقدیم واجب ہوگی تاکہ سامع کو اشتباہ نہ رہے اور سمجھ لے کہ مقدم مبتدا ہے اور مؤخر خبر خواہ دونوں مقدار تخصیص میں برابر ہوں جیسے (وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَیْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ) کہ اوّل میں تخصیص بالصفۃ ہے اور ثانی میں تخصیص بالعموم یا برابر نہ ہوں جیسے (اَفْضَلُ مِنْكَ اَفْضَلُ مِنِّیْ) کہ ثانی تخصیص میں اوّل سے اعلیٰ ہے بایں وجہ کہ دونوں میں تخصیص معمول سے آئی۔ ثانی کا معمول ضمیر متکلم ہے اور اوّل کا ضمیر مخاطب اور شک نہیں کہ ضمیر متکلم ضمیر مخاطب سے اعرف ہوتی ہے تو ثانی کی تخصیص بہ نسبت اوّل اعلیٰ ہوئی۔

چہارم: یہ کہ جب خبر ایسا فعل ہو جو بسوئے مبتدا مسند تو خبر پر مبتدا کی تقدیم واجب ہوگی تاکہ فاعل کے ساتھ التباس لازم نہ آئے جبکہ فعل مفرد ہو جیسے (زَیْدٌ قَامَ) کہ اگر اس صورت میں مبتدا کو مؤخر کرکے (قَامَ زَیْدٌ) کہیں تو فاعل کے ساتھ ملتبس ہوجاتا ہے اور بدل کے ساتھ جبکہ مثنّٰی یا مجموع ہو جیسے (اَلزَّیْدَانِ قَامَا) اور (اَلزَّیْدُوْنَ قَامُوْا) کہ ان دونوں صورتوں میں اگر مبتدا کو مؤخر کرکے (قَامَا الزَّیْدَانِ) اور (قَامُوْا الزَّیْدُوْنَ) کہا جائے تو فاعل کے ساتھ التباس لازم نہیں آتا کیونکہ (قَامَا) کا فاعل ضمیر (الفؔ) ہے نہ (اَلزَّیْدَان) اور (قَامُوْا) کا ضمیر (واو) ہے نہ (اَلزَّیْدُوْن) بلکہ بدل کے ساتھ التباس لازم آتا ہے کیونکہ یہ جائز ہے کہ (الزَّیْدَان) ضمیر فاعل (الف) سے بدل ہو اور (الزَّیْدُوْن) ضمیر فاعل (واو) سے۔

مخفی نہ رہے کہ وجوب تقدیم کی بعض صورتیں اور بھی ہیں۔

پنجم: یہ کہ مبتدا ضمیر شان ہو جیسے (هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) **ششم**: یہ کہ خبر طلب ہو جیسے (زَیْدٌ اِضْرِبْهُ) اور (زَیْدٌ هَلَّا ضَرَبْتَهُ) **ہفتم**: یہ کہ مبتدا دعا ہو جیسے (سَلَامٌ عَلَیْكَ) اور (وَیْلٌ لِزَیْدٍ)

ہشتم: یہ کہ مبتدا بعد اَمَّا واقع ہو جیسے (اَمَّا زَیْدٌ فَمُنطَلِقٌ) **نہم**: یہ کہ مبتدا (کم) خبریہ ہو جیسے (کَمْ مِنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنَا ھَا) **دھم**: یہ کہ مبتدا (اِلَّا) سے پیشتر یا (اِنَّمَا) کے بعد متصلا واقع ہو جیسے (وَمَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ) اور اِنَّمَا اَنْتَ نَذِیْرٌ۔ تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ۔۱۲

ترکیب

قولہ: او کان الخبر فعلاً لہ. (او) حرف عطف برائے تولیع مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْخَبَرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (فِعْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُبْتَدَاءُ) جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا یا (ثَبَتَ) مقدر کا علی اختلافِ القولین کَمَا مَرَّ (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت یا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت منصوب محلا، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اِذَا کَانَ الْمُبْتَدَاءُ الخ جو ماقبل میں ہے معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

وجب تقدیمہ. میں (وَجَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (تَقْدِیْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محلِ قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت اگر مصدر مبنی للفاعل ہے یا مرفوع بنا بر نائب فاعلیت اگر مصدر مبنی للمفعول ہے مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمُبْتَدَاءُ (تَقْدِیْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (وَجَبَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

مثل من ابوك. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَنْ اَبُوْكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا جو مَالَهٗ صَدْرُ الْكَلَامِ پر مشتمل ہو (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادہٗ معنیٰ مَنْ اَبُوْكَ. (مَنْ) برائے استفہام مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبتدا (اَبُوْ) اسمائے ستہ مکبّرہ سے مرفوع بواو مضاف (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

نحو افضل منك افضل منی. (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَفْضَلُ مِنْكَ اَفْضَلُ مِنِّیْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا وخبر جو متساوی ہوں (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادہٗ معنیٰ اَفْضَلُ مِنْكَ اَفْضَلُ مِنِّیْ. (اَفْضَلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ك) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَفْضَلُ) اسم تفضیل اپنے ظرف لغو سے مل کر مبتدا (اَفْضَلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین کَمَا مَرَّ راجع بسوئے مبتدا (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ن) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَفْضَلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

مثل زَیْدٌ قَامَ. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زَیْدٌ قَامَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے خبر جو فعل مبتدا ہو، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔ بصریہ کے نزدیک مثال مذکور میں (زَیْد) کا مبتدا ہونا متعین ہے کیونکہ فعل پر فاعل کی تقدیم ان کے نزدیک جائز نہیں تو مثال مذکور کا جملہ اسمیہ ہونا ان کے نزدیک متعین ہے بخلاف کوفیہ کہ ان کے نزدیک فعل پر فاعل کی تقدیم چونکہ جائز ہے۔ **نظر برآں** مثال مذکور میں (زَیْدٌ) کا فاعل مقدم ہونا بھی درست تو ان کے نزدیک مثال مذکور کا جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں ہونا درست۔ ۱۲

واذا تضمَّن الخَبر المفردُ ماله صدرُ الکلام
اور جب متضمن ہو خبر مفرد ایسے معنی کو جن کے لئے صدر کلام ہوتا ہے
مثل اینَ زید او کان مُصَحِّحًا لہٗ مثل فی
جیسے اَیْنَ زَیْدٌ یا ہو مخصص مبتدا کے لئے جیسے فی
الدَّار رجلٌ اولمتعلقہٖ ضمیر فی المبتداءِ
الدّار رجل یا متعلق خبر کی طرف راجع ہونے والی ضمیر مبتدا میں ہو
مثل علی التَّمرةِ مثلھا.زُبدًا او خبرًا عن
جیسے علی التّمرة مثلھا زبدًا یا ہو خبر از

اَنَّ مثل عندی انّكَ قائمٌ وَجَبَ تقديمهُ

اَنَّ جیسے عندی اَنَّكَ قائم تو واجب ہوگی خبر کی تقدیم مبتدا پر

لے **قوله: واذا تضمّن الخبر المفرد الخ.** تقدیم مبتدا کے موجبات بیان کرنے کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ نے تقدیم خبر کے موجبات کا ذکر شروع فرمایا جو چار ہیں:

اوّل: یہ کہ جب خبر مفرد ایسے معنیٰ کو متضمن ہو جن کے لئے صدر الکلام واجب ہوتا ہے تو تقدیم واجب ہوگی تا کہ صدارت فوت نہ ہو جائے جیسے (اَیْنَ زَیْدٌ)

سوال: یہ مثال ممثل لہٗ کے مطابق نہیں کیونکہ اس میں (اَیْنَ) خبر ہے اور وہ مفرد نہیں اس لئے کہ ظرف ہے اور ظرف بتاویل جملہ ہوتا ہے کما مرّ؟

جواب: (مفرد) سے مراد مفرد صورتاً اور شک نہیں کہ (اَیْنَ) صورتاً مفرد ہے۔

سوال: خبر کو (مفرد) کے ساتھ مقید کیوں کیا؟

جواب: اس لئے کہ اگر خبر جملہ مقتضی صدر کلام کو متضمن ہو تو تقدیم واجب نہیں کیونکہ تاخیر سے صدارت فوت نہیں ہوتی جیسے خبر مفرد میں ہوتی ہے چنانچہ (زَیْدٌ مَنْ اَبُوْهُ) میں (مَنْ اَبُوْهُ) خبر جملہ متضمن استفہام ہے اور باوجود تاخیر (مَــنْ) کی صدارت میں فرق نہیں آیا کہ وہ جملہ خبر میں صدر ہے اور مقتضی صدارت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے جملہ میں صدر ہو نہ ہر جملہ میں۔

سوال: یہ ضابطہ اس ترکیب سے منقوض ہے (عَلٰی مَا زَیْدٌ رَاكِبٌ) کہ اس میں (رَاكِبٌ) خبر مفرد متضمن استفہام ہونے کے باوجود مقدم نہیں؟

جواب: (رَاكِبٌ) خود متضمنِ استفہام نہیں بلکہ اس کا متعلق (مَا) متضمن ہے جس سے مراد مرکوب اسی واسطے وہ مقدم ہوا اور اسی واسطے یہ سوال وہ شخص کرتا ہے جس کو رکوب زید تو معلوم ہو مگر مرکوب کا علم نہیں اس سوال سے اس کی تعیین مطلوب ہوتی ہے۔ اب بخوبی ظاہر ہو گیا کہ (رَاكِبٌ) سے استفہام متعلق نہیں۔

سوال: کیا خبر مفرد میں کل مقتضیات صدارت متحقق ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں، بلکہ استفہام خواہ بایں طور کہ خود اس پر دلالت کرے جیسے کتاب میں مذکورہ مثال یا بواسطہ مجاور

مؤخر جیسے (غُلَامُ مَنْ زَیْدٌ) کہ اس میں (زَیْدٌ) مبتدائے مؤخر اور (غُلَامُ مَنْ) خبر وجوبا مقدم ہے۔ غالبًا اسی واسطے یہاں پر (اِشْتَمَلَ) نہیں فرمایا ورنہ یہ توہم ہوتا کہ سابق کی طرح یہاں پر بھی اشتمال عام ہے یہ تغیر اسلوب کا نکتہ ہے ورنہ جو تین صورتیں اشتمال سے مراد تھیں وہی تضمن سے مراد ہیں لیکن متحقق صرف یہی دو ہیں۔

سوال: نفی بھی متحقق ہوتی ہے جیسے (مَا قَائِمٌ زَیْدٌ) تو حصر صحیح نہیں؟

جواب: یہاں پر کلام مبتدا کی قسم اوّل کی خبر میں ہے اور مثال مذکور میں (قَائِمٌ) کا خبر ہونا متعین نہیں بلکہ جائز ہے کہ مبتدا کی قسم ثانی ہو جس کا بیان (فَاِنْ طَابَقَتْ مُفْرَدًا جَازَ الْاَمْرَانِ) میں گزرا۔

سوال: (مَا زَیْدٌ قَائِمٌ) یا (مَازَیْدٌ اَخُوْكَ) میں برلغت بنی تمیم خبر نفی کو متضمن ہے پھر بھی تقدیم واجب نہیں؟

جواب: تضمن بمعنی مراد یہاں پر متحقق نہیں کہ وہ بنفسہٖ ہوتا ہے یا بواسطۂ مجاور مقدم یا بواسطہ مجاور مؤخر ان دونوں مثالوں میں کوئی بھی نہیں نہ اوّل نہ سوم، دوم کا انتفا اس لئے کہ نفی مقدم ہے مجاور نہیں تو ان میں مبتدا کی تقدیم واجب ہوئی کہ بواسطۂ مجاور مقدم نفی پر مشتمل ہے۔

سوال: (زَیْدٌ لَا قَائِمٌ) میں (قَائِمٌ) بواسطہ مجاور مقدم نفی کو متضمن ہے پھر بھی تقدیم کیوں واجب نہیں؟

جواب: اس لئے کہ یہ نفی وہ نہیں جو مقتضی صدارت ہوتی ہے کہ کلام اس کے باوجود ایجابی ہے اور مقتضی صدارت وہ ہوتی ہے جو کلام کو سلبی کردے **فَتَامَّلْ وَلَا تَعْجَلْ هٰذَا مَايخطر بالبال والله تعالٰى اعلم بحقيقة الحال۔**

دوم: یہ کہ جب خبر باعتبار اپنی تقدیم مبتدا کے لئے مخصص ہو تو اس کی تقدیم واجب ہوگی تا کہ مبتدا کا نکرہ محضہ ہونا لازم نہ آئے جیسے (فِی الدَّارِ رَجُلٌ) کہ اس میں (فِی الدَّارِ) خبر مقدم ہے جس کی تقدیم سے (رَجُلٌ) مبتدائے نکرہ مخصوص ہوگیا جس کی تفصیل گذرگئی۔

سوم: یہ کہ جب خبر کے متعلق ممتنع التقدیم کی جانب راجع ہونے والی ضمیر مبتدا کے ساتھ متصل ہو تو تقدیم واجب ہوگی تا کہ اضمار قبل الذکر لفظاً ورتبۃً لازم نہ آئے جو جائز نہیں جیسے (عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا) کہ اس میں (عَلَى التَّمْرَةِ) خبر ہے اور (اَلتَّمْرَةُ) اس کا متعلق جس کی جانب راجع ہونے والی ضمیر مجرور (مِثْلُ) مبتدا سے متصل ہے اور (زُبْدًا) تمیز از (مِثْلُ) اگر (عَلَى التَّمْرَةِ) خبر کو مؤخر کردیں جیسے (مِثْلُهَا زُبْدًا عَلَى التَّمْرَةِ) تو اضمار قبل الذکر لفظاً ورتبۃً لازم آتا ہے کہ (ها) ضمیر مضاف الیہ کا مرجع

(اَلتَّمْرَةُ) متعلق خبر ہے جو لفظاً اور رتبۃً موخر لفظاً تو ظاہر اور رتبۃً اس لئے کہ خبر میں اصل تاخیر ہے تو متعلق مذکور میں بدرجہ اولیٰ۔

سوال: (عَلَى اللهِ عَبْدُهُ مُتَوَكِّلٌ) سے یہ ضابطہ منتقض ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں (مُتَوَكِّلٌ) خبر ہے اور (عَلَى اللهِ) اس کا متعلق اور (عَبْدُهُ) مبتدا جس سے متعلق خبر اسم جلالت کی طرف راجع ہونے والی ضمیر مضاف الیہ (ھا) متصل پھر بھی خبر کی تقدیم واجب نہیں؟

جواب: متعلق خبر سے مراد وہ متعلق جس کی تقدیم ممتنع ہو **كَمَا مَرَّ** اور شک نہیں کہ اسم جلالت (مُتَوَكِّلٌ) خبر کا ایسا متعلق نہیں جس کی تقدیم ممتنع ہو اس کا تعلق (مُتَوَكِّلٌ) خبر سے ایسا ہے جیسا معمول کا عامل سے ہوتا ہے اور معمول کی تقدیم عامل پر ممتنع نہیں بخلاف (اَلتَّمْرَةُ) کہ وہ (عَلَى التَّمْرَةِ) خبر کا ایسا متعلق ہے جس کی تقدیم باطل ورنہ **تَقْدِيْمُ الشَّيْءِ عَلٰى نَفْسِهٖ** لازم آئے گا۔ اسی قبیل سے ہے (قَرِيْنُ كُلِّ رَجُلٍ ضَيْعَتُهُ) کہ اس میں (قَرِيْنٌ) خبر وجوباً مقدم ہے اور اس کے متعلق (كُلِّ رَجُلٍ) کی طرف راجع ہونے والی ضمیر (ضَيْعَتُهُ) مبتدائے موخر سے متصل ہے اور اس متعلق کی تقدیم (قَرِيْنٌ) خبر پر ممتنع کیونکہ یہ مضاف الیہ ہے جس کی تقدیم مضاف پر جائز نہیں۔

چهارم: یہ کہ جب خبر (اَنَّ) مفتوحہ سے واقع ہو بایں طور کہ (اَنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر مبتدا قرار پائے تو تقدیم واجب ہوگی تا کہ (اَنَّ) مفتوحہ کے تلفظ یا کتابت میں مکسورہ کے ساتھ خطرۂ التباس نہ رہے جیسے **عِنْدِیْ اَنَّكَ قَائِمٌ** کہ اس میں (اَنَّكَ قَائِمٌ) مبتدائے موخر ہے اور (عِنْدِیْ) خبر مقدم وجوباً اگر اس کو موخر کر دیں جیسے **اَنَّكَ قَائِمٌ عِنْدِیْ** تو تلفظ میں خطرۂ التباس بایں طور ہے کہ سامع فتحہ کو سبقت لسانی پر بایں خیال محمول کر بیٹھے کہ صدر کلام مقام مکسورہ ہے اور (عِنْدِیْ) خبر کی تاخیر رافع خطرہ نہیں کیونکہ جائز ہے کہ یہ مکسورہ کے لئے خبر بعد خبر ہو یا ظرف خبر اور کتابت میں ناظر کو خطرۂ التباس کہ وہ مفتوحہ کو مکسورہ تصور کر بیٹھے بایں خیال کہ صدر کلام مقام مکسور ہے اور (عِنْدِیْ) کو خبر بعد خبر یا ظرف خبر مفتوحہ کی کتابت میں زبر لازم نہیں حتیٰ کہ خطرہ کا احتمال نہ رہے۔ تقدیم خبر سے یہ خطرہ باقی نہیں رہتا لیکن کتابت کا رفع التباس بذریعہ تقدیم معہود نہیں بذریعہ زیادت معہود ہے جیسے (عَمْرٌو) بزیادتِ (و) لکھتے ہیں تا کہ (عُمَرُ) غیر منصرف سے التباس نہ ہو۔ بعض مواضع اور ہیں جن میں تقدیم خبر واجب ہوتی ہے چنانچہ

پنجم: مبتدائے محصور فیہ کی خبر جیسے (مَا قَائِمٌ اِلَّا زَیْدٌ) اور (اِنَّمَا قَائِمٌ زَیْدٌ)
ششم: مبتدائے مقرون بہ (فا) کی خبر جیسے (اَمَّا عِنْدَكَ فَزَیْدٌ)
ھفتم: جو خبر اسم اشارہ مکانی ہو جیسے (ثَمَّ زَیْدٌ)
ھشتم: وہ خبر جس کی تاخیر مقصود میں مخل ہو جیسے (لِلّٰهِ دُرُّكَ) کیونکہ تاخیر سے تعجب مفہوم نہیں ہوتا جو اس سے مقصود ہے۔
نھم: (کم) خبریہ خبر ہو جیسے (کَمْ دِرْهَمٍ مَالُكَ) یا مضاف بہ (کم) خبریہ جیسے (صَاحِبُ کَمْ غُلَامٍ اَنْتَ دِرْهَمٍ)
دھم: جو خبر کسی مَثَل میں مقدم ہو تو وہ مقدم ہی رکھی جائے گی کہ (مَثَل) میں تغیر نہیں کیا جاتا جیسے (فِی کُلِّ وَادٍ بَنُو سَعْدٍ)۱۲

ترکیب

قوله: **واذا تضمّن الخبر المفرد ماله صدر الکلام.**

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم (تَضَمَّنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْخَبَرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْمُفْرَدُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُفْرَدُ) منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (اَلْمُفْرَدُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (اَلْخَبَرُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون منصوب محلاً (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے مل کر ظرف (صَدْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْکَلَامِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (کَلَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (صَدْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صلہ تو اس کے لئے محلِ اعراب نہیں یا صفت تو منصوب محلاً (مَا) موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا (ما)

موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ (تَضَمَّنَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ،

او کان مصحِّحًا له. (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے (اَلْخَبَرُ) (مُصَحِّحًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے اسمِ فعلِ ناقص (ل) حرف جار برائے تقویت مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے (اَلْمُبْتَدَاءُ) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُصَحِّحًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ،

او لمتعلقه ضمير في المبتداء. (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنٰی ارتباط مبنی بر کسر (مُتَعَلِّقِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ کان (مُتَعَلِّقِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف (ضَمِيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (فِي) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْمُبْتَدَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبْتَدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا یا (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے موصوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت (ضَمِيْرٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر معطوف منصوب محلا اور بر تقدیر (ثَبَتَ) ترکیب بطریقہ معلومہ کی جائے گی۔

او خبرًا عن انّ. (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (خَبَرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (عَنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (اَنَّ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے موصوف (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت (خَبَرًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف (مُصَحِّحًا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل

کر خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف (اِذَا تَضَمَّنَ الخ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

وجب تقديمه. (وَجَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (تَقْدِيْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب اور باعتبار محل بعید منصوب بنا بر مفعولیت اگر تقدیم مصدر مبنی للفاعل ہو اور مرفوع بنا بر نائب فاعلیت اگر مصدر مبنی للمفعول ہو مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْخَبَرُ (تَقْدِيْمُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (وَجَبَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں (اِذَا تَضَمَّنَ) شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مثل اين زيدٌ. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَيْنَ زَيْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر جو مَالَهُ صَدْرُ الْكَلَامِ کو متضمن ہو (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدير ارادهٔ معنیٰ اَيْنَ زَيْدٌ. (اَيْنَ) ظرف مکان مبنی بر فتح منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر خبر مقدم (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مثل في الدّار رجل. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (فِي الدَّارِ رَجُلٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر جو مبتدا کے لئے مصحح ہو (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ فی الدّار رجل. (فی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی برسکون مقدر (اَلدَّارِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (دَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (رَجُلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

مثل علیٰ التّمرة مثلها زبدًا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (عَلَی التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هَــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے متعلق خبر جس کی ضمیر مبتدا میں ہو (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ علیٰ التّمرة مثلها زُبدًا. (علیٰ) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون (اَلتَّمْرَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (تَمْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هَــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اَلتَّمْرَةُ) (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ممیز (زُبْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

مثل عندی انّك قائم. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (عِندِی اَنَّكَ قَائِمٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هَــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے خبر جو (اَنَّ) سے

خبر ہو (مِثَالٌ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ عِنْدِیْ اَنَّكَ قَائِمٌ. میں (عِنْدِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم اسم ظرف منصوب تقدیرًا مضاف (یـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (عِنْدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَـــابِـتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بفعل مبنی بر فتح موصول حرفی (ك) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر فتح (قَـــائِـمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (اَنْـــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (قَـــائِـمٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنَّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مبتدا مرفوع محلاً مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔۱۲

وقد[۱] يتعـدد الـخبـر مثـل زيد عَالم عاقل

اور کبھی متعدد ہوتی ہے خبر جیسے زید عالم عاقل

وقد[۲] يَتَضَمَّنُ الـمبتـداءُ معنى الشّرط

اور کبھی متضمن ہوتا ہے مبتدا معنیٰ شرط کو

فيصـحُّ دخـول الـفاء فِى الخبر وذٰلِكَ[۳]

تو صحیح ہوتا ہے دخولِ فا خبر میں ایسا مبتدا وہ

الاسم الموصول بفعلٍ او ظرفٍ

اسم موصول ہوتا ہے جس کا صلہ فعل ہو یا ظرف یا

اوِ النّکرة الموصوفة بهما

وہ نکرہ جس کی صفت فعل یا ظرف ہو

۱ **قوله: وقد یتعدّد الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے خبر کا ایک اور حکم بیان فرماتے ہیں، وہ یہ کہ خبر کبھی متعدّد ہوتی ہے وجہ یہ کہ خبر حکم ہے یعنی محکوم بہ اور جائز ہے کہ ایک شی پر متعدّد احکام جاری کیے جائیں۔

سوال: (قَدْ) مضارع پر برائے تقلیل آتا ہے جس کا استعمال اس مقام پر درست نہیں کہ تعدد خبر کثیر ہے؟

جواب: (قَدْ) مضارع پر کبھی برائے تحقیق بدون تقلیل بھی آتا ہے جیسے (قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ) مگر یہاں پر برائے تحقیق مع التقلیل ہے کہ تحقیق اس سے کبھی منفک نہیں ہوتی تعدّد خبر بمعنی مراد قلیل ہی ہے کیونکہ اس سے مراد تعدّد بدون عطف ہے جس پر مصنف علیہ الرحمۃ کی تمثیل شاہد اور وہ فی نفسہ کثیر نہیں قلیل ہی ہے۔

سوال: عبارت متن میں لفظ (اَلْخَبَرُ) حشو یعنی بے فائدہ ہے کہ خبر کا بیان تو ہو ہی رہا ہے صرف (قَدْ یَتَعَدَّدُ) فرمانا کافی تھا اس کی ضمیر فاعل خبر کی جانب راجع ہوتی؟

جواب: جی نہیں، اس میں بڑا فائدہ ہے وہ یہ کہ اگر (اَلْخَبَرُ) نہ فرماتے تو ضمیر (یَتَعَدَّدُ) کا مرجع بوجہ قرب (اَلْخَبَرُ الْمُفْرَدُ) ہوتا کہ ماقبل میں اسی کا ذکر ہے اور یہ حکم خبر مفرد کا قرار پاتا اور خبر جملہ سے سکوت رہتا۔ یہ مقام بیان ہے اور مقام بیان میں سکوت مفید حصر ہوتا ہے کما فی حاشیۃ مولانا عبدالغفور علیہ الرحمۃ الشکور ص:۴۸ و ۴۹ تو یہ حکم خبر مفرد میں منحصر ہو جاتا حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ خبر مفرد کی طرح خبر جملہ بھی متعدد ہوتی ہے تو (اَلْخَبَرُ) بمعنی (اَلْمُخْبَرُ بِهٖ) ہے جو مفرد اور جملہ دونوں کو شامل اور اس تاویل کے بغیر لفظ (اَلْخَبَرُ) مفرد کے ساتھ مخصوص کَمَا مَرَّ فِي التَّعْرِیْفِ پس ظاہر ہوا کہ اظہار اسی نکتہ پر مبنی ہے کہ یہاں پر (اَلْخَبَرُ) بمعنی مذکور نہیں۔

تعدّد کی چند صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ دونوں خبر مفرد ہوں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ.

دوم: یہ کہ دونوں جملہ جیسے زَیْدٌ یَقْرَءُ یَکْتُبُ.

سوم: یہ کہ مختلف جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ یَفْعَلُ الْخَیْرَ.

پھر تعدّد دو قسم پر ہے:

اوّل: جائز جہاں ہر ایک کو بدون دیگر خبر قرار دینا درست ہو جیسے امثلۂ مذکورہ،

دوم: واجب جہاں ہر ایک کو بدون دیگر خبر قرار دینا درست نہ ہو جیسے (هٰذا حُلْوٌ حامِضٌ) کہ مقصود کیفیت ثالثہ کا اثبات ہے جو کسر وانکسار کے بعد پیدا ہوتی ہے جس پر لفظ (مُزٌّ) دلالت کرتا ہے۔ ہر ایک کا بالاستقلال اثبات مقصود نہیں اسی واسطے راجع بسوئے مبتدا مجموعہ میں ایک ضمیر ہے اوّل کا حکم یہ ہے کہ خبر ثانی کو اوّل پر معطوف بھی کر سکتے ہیں بخلاف ثانی کہ اس میں ترکِ عطف واجب ہے کما فی حاشیة المدقق رحمة الله تعالیٰ علیه ص:۲۹۰۔

سوال: جس طرح بدون تعدّد مبتدا خبر متعدّد ہوتی ہے جس کو مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر بیان فرمایا کیا اسی طرح بدون تعدّد خبر مبتدا بھی متعدّد ہوتا ہے؟

جواب: اس کی مثال کلام عرب میں متحقق نہیں اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے تعدّد مبتدا کا ذکر نہیں فرمایا مگر جائز ہے اور وہ دو قسم پر:

اوّل: یہ کہ ہر ایک مبتدا ضمیر ماقبل کی طرف مضاف نہ ہو اور مبتدائے اخیر کی خبر کے بعد روابط لائے جائیں جیسے زیدٌ عَمْرٌو هندٌ ضَارِبَتُهُ فِي دَارِهٖ مِنْ اَجَلِهٖ یعنی هندٌ ضَارِبَةُ عَمْرٍو فِي دَارِهٖ مِنْ اَجَلِ زیدٍ،

دوم: یہ کہ سوائے مبتدائے اوّل سب کے سب ضمیر ماقبل کی طرف مضاف ہوں جیسے زیدٌ عَمُّهٗ خالُهٗ اَخُوهُ قَائِمٌ یعنی اَخُو خَال عمِّ زیدٍ قَائِمٌ کما فی حاشیة الصبان جلد اوّل، ص:۱۸۳

۲ قوله: وقد یتضمن المبتداء الخ. اب تک ان احکام کا بیان تھا جو مبتدا و خبر میں سے ہر ایک کے ساتھ مخصوص تھے یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ ایسا حکم بیان فرماتے ہیں جو دونوں سے

متعلق ہے وہ یہ کہ کبھی مبتدا معنیٰ شرط کو متضمن ہوتا ہے جس سے مراد سببیّت اوّل برائے ثانی اور جب مبتدا معنیٰ شرط کو متضمن ہو تو خبر پر (فـــا) کا دخول صحیح ہوگا۔ وجہ یہ کہ ایسی صورت میں مبتدا سببِ خبر ہونے کے باعث مشابہ بشرط ہو جاتا ہے کہ وہ بھی سبب ہوتی ہے جزا کے لئے اور خبر مسبّب ہونے میں مشابہ بجزا کہ وہ بھی مسبب ہوتی ہے تو جس طرح جزا پر (فا) کا دخول صحیح ہے خبر پر بھی صحیح یعنی خبر پر (فا) کا دخول اور عدم دخول دونوں برابر ہیں کہ چاہے ایسے مبتدا کی خبر پر (فـا) داخل کریں یا نہ کریں دخولِ (فـا) بنظر تضمنِ معنیٰ شرط اور عدمِ دخول بایں نظر کہ مبتدا شرط کی طرح سببیّت میں اصل نہیں اور اگر لفظ مبتدا سے معنیٰ سببیّت پر دلالت مقصودِ متکلم ہو تو دخول (فا) واجب ہے تا کہ قصدِ سببیّت پر (فا) دلالت کرے جیسے کہ عدمِ سببیّت مقصود ہونے کی صورت میں دخولِ (فا) ناجائز کیونکہ دخول (فا) کا جواز مشابہت بشرط کے ساتھ مشروط تھا جو اس صورت میں بنظر قصد متکلم منتفی ہوگئی **وَاِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ** بخلافِ شرط کہ اس میں یہ تشقیق جاری نہ ہوگی کیونکہ سببیّت اس میں اصل ہے جو منفک نہیں ہوتی اور مبتدا میں عارض کہ منفک ہو جاتی ہے (محرم آفندی) **مع الزّیادۃ.**

سوال: **وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ** میں (**مَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ**) مبتدا ہے جس کی خبر (**مِنَ اللّٰهِ**) پر (فـــا) داخل حالانکہ یہ معنیٰ شرط کو متضمن نہیں کیونکہ آپ کے بیان بالا سے یہ ظاہر ہوا کہ سببیّت اوّل برائے ثانی معنیٰ شرط ہیں جو اس مبتدا و خبر میں متحقق نہیں کیونکہ نہ مضمون مبتدا مضمون خبر کے لئے سبب ہے نہ مضمون خبر اس کا مسبّب بلکہ برعکس ہے کہ مضمونِ خبر مضمونِ مبتدا کے لئے سبب ہے اور مضمونِ مبتدا مسبّب اس لئے کہ مضمون مبتدا **لصوق نعمت بمخاطبین** ہے اور مضمون خبر صدور نعمت من اللہ اور شک نہیں کہ ثانی اوّل کے لئے سبب ہے نہ اوّل ثانی کے لئے۔ پس حکم مذکور منتقض ہو گیا اور ثابت ہوا کہ بغیر تضمن معنیٰ شرط بھی مبتدا کی خبر پر (فا) آتی ہے؟

جواب: سببیّت اوّل برائے ثانی سے مراد ملزومیّت اوّل برائے ثانی ہے۔ عام ازیں کہ حقیقۃً ہو یا ادعاءً **کما یاتی فی بحث کلم المجازات انشاء اللّٰہ تعالیٰ عن اختلاف المقالات** اور شک نہیں کہ یہاں پر مضمون مبتدا ملزوم اور مضمونِ خبر لازم ہے کہ (**لصوق نعمت بمخاطبین**) کا تحقق بغیر (**صدور من اللّٰہ**) ممکن نہیں۔ پس حکم مذکور بحال رہا اور بغیر تضمّن معنیٰ شرط خبر مبتدا پر (فا) کا دخول لازم نہ آیا۔

مخفی نہ رہے کہ مبتدائے مذکور کی خبر پر دخولِ (فا) اس وقت صحیح ہے جب کہ خبر متاخر

ہو اور اگر متقدم ہو جیسے (لَهُ دِرْهَمُ الَّذِیْ یَاتِیْنِی) تو ترک (فا) واجب ہے کیونکہ دخولِ (فا) بوجہ مشابہت بجزا ہے اور جزا اگر متقدم ہو تو اس پر (فا) نہیں آتی تو پھر اس پر کیسے آئے گی کما فی حاشیۃ الصبان جلد اوّل، ص: ۱۸۳۔

۴ **قوله: وذلك الاسم الموصول الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اس مبتدا کے اقسام کی تعیین فرماتے ہیں جس کی خبر پر بوجہ تضمن معنیٰ شرط دخولِ (فا) صحیح ہوتا ہے کہ اس کی دو قسمیں ہیں:

اوّل: وہ اسم موصول جس کا صلہ جملہ فعلیہ یا ظرف ہو جو یہاں پر بالاتفاق بتاویل فعل ہوتا ہے کہ صلہ کا معنیً ولفظاً مفرد ہونا جائز نہیں جیسے الَّذِیْ یَاتِیْنِیْ فَلَهُ دِرْهَمٌ اور الَّذِیْ فِی الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ یہ ظرف بتاویل فعل ہے یعنی الَّذِیْ ثَبَتَ فِی الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ۔

سوال: کتاب میں صلہ کے جملہ فعلیہ ہونے کی تصریح نہیں؟

جواب: کتاب میں (بفعل) فرمایا جس سے مجازاً فعل بافاعل مراد ہے از قبیل اطلاق جزو ارادۂ کل اور فعل بافاعل جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔

سوال: کبھی صلہ نہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے نہ ظرف جیسے (اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا) کہ اس میں (ال) بمعنی اسم موصول ہے جس کا صلہ اسم فاعل جو نہ جملہ فعلیہ نہ ظرف؟

جواب: جو فعل صلہ واقع ہو اس میں تعمیم ہے کہ حقیقتاً ہو **کَمَا مَرَّ** یا معنیً اور جو اسم فاعل یا اسم مفعول (ال) بمعنی اسم موصول کا صلہ واقع ہوتے ہیں وہ معنیً فعل ہوتے ہیں (صُوْرَتًا) مفرد معنیً فعل اس لئے ہوتے ہیں کہ صلہ جملہ خبریہ ہی ہوتا ہے اور اُن کے لئے مناسب یہ کہ بتاویل فعل ہوں کیونکہ ان کا عمل بمشابہت فعل ہوتا ہے اور اس صلہ کو **صورۃً** مفرد بایں وجہ رکھا گیا کہ اسم موصول بصورت (ال) تعریف ہے جو مفرد پر داخل ہوا کرتا ہے۔ یہ مسلک ابن مالک ہے بخلاف جمہور کہ ان کے نزدیک صلہ کا حقیقۃً فعل ہونا ضروری ہے۔ آیت کریمہ کا جواب یہ دیا کہ جانب مبتدا میں (حکم) مضاف مقدر ہے اور خبر محذوف یعنی (مِمَّا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ حُکْمُ السَّارِقِ وَالسَّارِقَةُ) اور فَاقْطَعُوْا الخ اس حکم کا بیان ہے۔ حاشیۃ الصبان جلد اوّل، ص: ۱۸۴

بہر کیف صلہ کا جملہ فعلیہ ہونا اس لئے شرط کیا گیا کہ مبتدائے زیر بحث کی مشابہت بشرط قوی ہو جائے

کہ شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتی ہے۔

دوم: وہ نکرہ جس کی صفت جملہ فعلیہ ہو یا ظرف۔۱۲

ترکیب

قولہٗ: وقد یتعدّد الخبر. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض یا عطف بر مقدر یعنی لَا یَتَعَدَّدُ الْخَبر کثیرًا مبنی بر فتح (قَدْ) برائے تقلیل مبنی بر سکون (یَتَعَدَّدُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْخَبَرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (یَتَعَدَّدُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ یا معطوفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قولہٗ: مثل زید عالم عاقل. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زَیْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے تعددِ خبر (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ زید عالم عاقل. (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (عَالِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (عَالِمٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر اوّل (عَاقِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (عَاقِلٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر دوم مبتدا اپنی دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قولہٗ: وقد یتضمّن المبتداءُ معنی الشّرط. (و) حرف استیناف یا اعتراض یا عطف بر مقدر یعنی لَا یَتَضَمَّنُ الْمُبْتَدَاءُ مَعْنَی الشَّرْطِ کَثِیْرًا مبنی بر فتح (قَدْ) برائے تقلیل مبنی

برسکون (يَتَضَمَّنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْمُبْتَدَاءُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُبْتَدَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (مَعْنٰی) اسم مقصور منصوب تقدیراً مضاف (اَلشَّرْطِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (شَرْطِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (يَتَضَمَّنُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ یا معطوفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: فيصّح دخول الفاء في الخبر. (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (يَصِحُّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (دُخُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَلْفَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (فَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیّت مضاف الیہ (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون مقدر (اَلْخَبَرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (خَبَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (دُخُوْلِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر فاعل (يَصِحُّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذَا شرط مقدر شرط مقدر اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: وذلك الاسم الموصول بفعلٍ اوظرفٍ اوِالنّكرة الموصوفةِ بهما. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (ذٰلِكَ) میں (ذَا) اسم اشارہ مبنی برسکون مبتدا مرفوع محلاً (ل) حرف تبعید مبنی برسکونِ مقدر بدلیل (تِلْكَ) کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح (اَلْاِسْمُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْمُوْصُوْلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُوْصُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (بَا) حرف جار برائے الصاق مبنی کسر (فِعْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (اَوْ) حرف عطف برائے تنویع مبنی برسکون (ظَرْفٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (فِعْلٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُوْصُوْلُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر

صفت (اَلْاِسْمُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلنَّکِرَۃُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (نَکِرَۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْمَوْصُوْفَۃُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مَوْصُوْفَۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا بر کسر راجع بسوئے موصوف (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ھُمَا) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے فعل وظرف (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (مَوْصُوْفَۃُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت (اَلنَّکِرَۃُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف (اَلْاِسْمُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

مثلِ الّذی یاتینیْ اوفِی الدَّار فله درهم
جیسے الّذی یاتینی او فی الدّار فلہ درہم
وکلّ[1] رجل یاتینیْ اوفی الدَّار فله درهم
اور کل رجل یاتینی او فی الدّار فلہ درہم
ولَیْتَ[2] ولَعَلَّ مانعَان بالاتّفاق
لیتَ اور لعلّ دخولِ فا سے مانع ہیں اتفاقاً

[1] **قولہ**: کل رجل یاتینی فلہ درہم اور کل رجل فی الدّار فلہ درہم۔

سوال: مبتدائے زیر بحث کا ان دو قسموں میں حصر درست نہیں کیونکہ الرَّجلُ الَّذِیْ یَاتِینِی فَلَہٗ

دِرْهَمٌ یاغلام الَّذِیْ یَـاتِیْنِـی فَلَـهٗ دِرْهَمٌ اور کـلُّ رَجُـلٍ یـاتِیْنِـیْ فَلَـهٗ دِرْهَمٌ میں (الرَّجُلُ) اور (غُلَامٌ) مبتدائے زیر بحث ہیں حالانکہ یہ نہ اسم موصول مذکور، نہ نکرہ مذکورہ، اسی طرح (کُلٌ) نہ اسم موصول نہ نکرہ مذکورہ کہ (یَاتِیْنِیْ) صفتِ (رَجُلٌ) ہے نہ صفتِ (کُلٌ)؟

جواب: موصوف باسم موصول یا مضاف بسوئے اسم موصول اسم موصول کے حکم میں ہیں کیونکہ موصوف وصفت لفظِ واحد کے حکم میں ہوتے ہیں کہ دونوں کا مصداق ایک ہوتا ہے اسی طرح مضاف ومضاف الیہ لفظِ واحد کے حکم میں کہ مضاف الیہ مضاف کیلئے تمہ ہوتا ہے اور مضاف بسوئے نکرہ موصوفہ بھی نکرہ موصوفہ کے حکم میں ہوتا ہے جس کی وجہ آئندہ سوالِ دوم کے جواب میں مذکور ہوگی۔ **نظر بر آں** دو قسموں میں حصر درست ہوگیا۔

سوال: اب بھی حصر مذکور درست نہیں کہ (امّا زیدٌ فَمُنْطَلِقٌ) میں (زَیْدٌ) مبتدا کی خبر (مُنْطَلِقٌ) پر (فا) داخل ہے حالانکہ (زَیْدٌ) نہ اسم موصول نہ نکرہ مذکور اسی طرح (وَمَنْ یَاتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَاُولٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰی) میں (مَنْ) مبتدا ہے جس کی خبر (فَاُولٰئِكَ) الخ پر (فا) داخل حالانکہ اسم موصول نہیں، نہ نکرہ موصوفہ بلکہ شرطیہ ہے اسی واسطے (یَاتِ) مجزوم ہے۔

جواب: دونوں ترکیب مَا نَحْنُ فِیْهِ سے نہیں، **اول:** اس لئے کہ (مُنْطَلِقٌ) خبر پر (فا) کا دخول بوجہ (امّا) حرفِ شرط ہے نہ مبتدا کے متضمن معنیٰ شرط ہونے کی بنا پر، **دوم:** اس لئے کہ مذکورہ (مَنْ) کی خبر میں تین قول ہیں: (۱) یہ کہ صرف شرطِ خبر ہے (۲) یہ کہ شرط وجزا مل کر خبر ہیں، ان ہر دو قول پر سوال متوجہ نہیں ہوتا کیونکہ خبر پر (فـا) داخل نہیں (۳) یہ کہ خبر جزا ہے جس پر (فـا) داخل اس قول پر سوال متوجہ ہے جس کا جواب یہ کہ (مَنْ) مذکورہ حرفِ شرط (اِنْ) کے معنیٰ کو متضمن ہے، اسی واسطے مبنی ہوا معنیٰ شرط کو متضمن نہیں اور زیر بحث وہ مبتدا ہے جو معنیٰ شرط کو متضمن ہو، لہٰذا یہ بھی (مَا نَحْنُ فِیْهِ) سے خارج ہوگیا؟

سوال: نکرہ موصوفہ کی کتاب میں ذکر کردہ مثال (کُلُّ رَجلٍ یَاتِیْنِیْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ) ممثل لہٗ کے مطابق نہیں کہ اس میں نکرہ موصوفہ (رَجُلٌ) ہے جو مبتدا نہیں بلکہ مضاف الیہ ہے اور (کُلٌّ) مبتدائے نکرہ ضرور ہے مگر موصوفہ نہیں کہ (یَاتِیْنِیْ) صفت (رَجُلٌ) ہے نہ صفت (کُلٌ) نیز آپ کی پیش کردہ مثال مضاف بسوئے نکرہ موصوفہ کُلُّ رَجُلٍ یَاتِیْنِیْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ بعینہٖ وہی ہے جس کو کتاب میں نکرہ موصوفہ کی مثال قرار دیا ہے، لہٰذا آپ کا اس کو مضاف بسوئے نکرہ موصوفہ کی مثال میں پیش کرنا درست نہیں؟

جواب: مضاف بسوئے نکرۂ موصوفہ کے لئے ضروری ہے کہ لفظ (کُلّ) ہو، **کما فی حاشیة الصبان** جلد اوّل، ص:۱۸۴، **نظر بر آں** یہ مضاف بسوئے نکرۂ موصوفہ کی مثال ہے چونکہ لفظ (کُلّ) اپنے مضاف الیہ سے عبارت ہوتا ہے تو مضاف الیہ کی صفت معنًی اس کی صفت قرار پاتی ہے، اس ضابطہ کے پیش نظر (یَاتِیْنِیْ) مبتدائے (کُلّ) کی صفت ہوئی۔ **نظر بر آں** اس کا نکرۂ موصوفہ کی بھی مثال بننا درست ہوگیا۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو اختیار فرمایا کہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار اب کتاب میں مضاف بسوئے نکرہ موصوفہ کا ذکر متروک نہ ہوا، **فَتَشَکَّرْ** لیکن ایک اشکال پیدا ہوگیا وہ یہ کہ **حاشیة الصّبان** میں ذکر کردہ ضابطہ کے پیش نظر عارفِ جامی قدس سرہ السامی کی پیش کردہ مثال بابت مضاف بسوئے نکرۂ موصوفہ **کُلُّ غُلَامِ رَجُلٍ یَاتِیْنِیْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ** صحیح نہیں اُترتی جس کا حل باوجود تفحص اب تک ذہن میں نہیں آیا **لَعَلَّ اللّٰهُ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا**۔

سوال: **اَلنَّکِرَةُ الْمَوْصُوْفَةُ بِهِمَا** میں ضمیر مجرور کو مثنّٰی لانا درست نہیں کہ مرجع (**بِفِعْلٍ او ظَرْفٍ**) ہے اور جب معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان (اَوْ) حرفِ عطف ہو تو ان کی طرف ضمیر مفرد راجع ہوا کرتی ہے کیونکہ مراد ایک ہوتا ہے؟

جواب: ایسی صورت میں ضمیر مفرد ہوا کرتی ہے مگر مثنّٰی کا لانا بھی مستنکر نہیں اگرچہ مراد ایک ہی ہوتا ہے **کما فی حاشیۂ مولانا عبدالحکیم** ص:۲۹۵، **نقلاً عَنِ الرَّضِیْ** غالبًا اسی بات پر تنبیہ کرنے کے لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے ضمیر مثنّٰی اختیار فرمائی۔

فائدہ: (**بفعل**) فرمانے سے جملہ اسمیہ نکل گیا کہ اگر وہ صلہ ہو تو خبر پر دخولِ (فا) صحیح نہ ہوگا جیسے **اَلَّذِیْ اَبُوْهُ مُحْسِنٌ فَمُکْرَمٌ** کہنا درست نہیں، اسی طرح یہ شرط بھی ہے کہ صلہ کے ساتھ حرفِ شرط نہ ہو، ورنہ دخولِ (فا) صحیح نہ ہوگا جیسے (**اَلَّذِیْ اِنْ یَاتِیْنِیْ اُکْرِمْهُ فَمُکْرَمٌ**) کہنا درست نہیں، نیز یہ شرط بھی ہے کہ اس پر حرفِ استقبال اور (**قَدْ**) اور حرفِ نفی نہ ہو ان سب کا حاصل یہ کہ صلہ ایسا فعل ہو جو شرط بن سکے **کَمَافِیْ حَاشِیَةِ الصَّبان** جلد اوّل، ص:۱۸۴۔

۲ **قوله**: **وَلَیْتَ ولَعَلَّ الخ**. خبر پر دخولِ (فا) کے مواضع بیان کرنے کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ دخولِ (فا) کے موانع بیان فرماتے ہیں جن میں بعض پر اتفاق ہے اور بعض میں

اختلاف، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اگر ایسے مبتدا پر (لَیْتَ) اور (لَعَلَّ) داخل ہوں تو باتفاقِ نحات بصری وکوفی خبر پر دخول (فا) صحیح نہ ہوگا۔ لہٰذا (لَعَلَّ الَّذِیْ یَاتِیْنِیْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ) اور (لَیْتَ الَّذِیْ یَاتِیْنِیْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ) کہنا جائز نہیں، وجہ یہ کہ دخولِ (فا) کی صحت اس پر مبنی تھی کہ بسبب تضمّنِ معنیٰ شرط مبتدا شرط کے ساتھ تھا اور خبر جزا کے ساتھ مشابہ ہوگیا تھا، یہ مشابہت (لَیْتَ) اور (لَعَلَّ) کے دخول سے زائل ہوجاتی ہے کیونکہ یہ کلام کو انشائی کردیتے ہیں اور شرط و جزا کا مجموعہ کلام خبری ہوتا ہے جب مشابہت مذکورہ زائل ہوگئی تو دخول (فا) بھی صحیح نہ رہا، یہ وجہ اس تحقیق پر مبنی ہے کہ حکم شرط و جزا کے مابین ہوتا ہے یعنی (تعلیق) یہی مسلک اہل میزان کا ہے، اسی کو سراج الائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختیار فرمایا اور تعلیق یقیناً حکمِ خبری ہے، اگرچہ جزا جملہ انشائیہ ہو کما فی حاشیۃ المدقق ص: ۲۹۶ بخلاف اہل عربیت کہ ان کے نزدیک حکمِ جزا میں ہوتا ہے، پس اگر جزا جملہ انشائیہ ہے تو مجموعۂ کلام انشائی اور اگر جملۂ خبریہ ہے تو مجموعۂ کلام خبری۔

سوال: یہ بیان موانع کا مقام ہے اور مقام بیان میں سکوت مفید حصر ہوتا ہے کَمَا مَرَّ تو یہ مفہوم ہوا کہ (لَیْتَ) اور (لَعَلَّ) کے سوا کوئی بالاتفاق مانع نہیں حالانکہ ایسے مبتدا پر افعالِ ناقصہ اور افعالِ قلوب کا دخول بھی بالاتفاق خبر پر دخولِ (فَا) کے لئے مانع ہے تو (لَیْتَ) اور (لَعَلَّ) کی ذکر میں تخصیص صحیح نہیں؟

جواب: یہ تخصیص جمیع ماعدا کے اعتبار سے نہیں حتیٰ کہ صحیح نہ رہے بلکہ حروفِ مشبّہ بفعل کے اعتبار سے ہے اور مراد یہ کہ حروفِ مشبّہ بفعل میں سے یہ دونوں بالاتفاق علی الاطلاق مانع ہیں بخلاف باقی ماندہ کہ بعض کی مانعیت میں اختلاف ہے اور بعض علی الاطلاق مانع نہیں چنانچہ باختلاف روایت اخفش یا سیبویہ نے (اِنَّ) مکسورہ کو اور بعض دیگر نے (اَنَّ) مفتوحہ اور (لٰکِنَّ) کو ان دونوں کے ساتھ مانعیت میں ملحق قرار دیا مگر یہ الحاق صحیح نہیں کہ یہ تینوں (لَیْتَ) اور (لَعَلَّ) کی طرح کلام کو انشائی نہیں کرتے حتیٰ کہ مشابہت بشرط و جزا فوت ہوجائے، اسی واسطے استعمالِ قرآنی اور استعمالِ فصحا اس کے خلاف ہے جیسے (اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ) اور (وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ) اور احباب سے جدائی پر معذرت کرتے ہوئے قولِ شاعر

فَوَاللّٰهِ مَا فَارَقْتُكُمْ قَالِیًا لَكُمْ   وَلٰكِنْ مَا یُقْضٰی فَسَوْفَ یَكُوْنُ

اس میں (قَالِیًا) اسم فاعل (قَلَاء) بالفتح والمد یا (قِلًا) بالکسر والقصر بمعنیٰ بغض سے ماخوذ ہے

اور (کَانَّ) علی الاطلاق مانع نہیں اس لئے کہ جب برائے تحقیق ہو تو (اَنَّ) کی طرح مانع نہ ہوگا جیسے کَانَّ الَّذِیْ یَاتِیْنِیْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ اور جب برائے تشبیہ ہو تو مانع ہوگا خواہ اس کے معنی انشائے تشبیہ ہوں کَمَا فِی الرَّضِیْ یا اخبار عن التشبیہ کَمَا فِیْ مَعنی اللَّبِیْبْ جلد اوّل، ص: ۲۰۵، بر تقدیر اوّل اس لئے مانع ہوگا کہ کلام کے انشائی ہونے کی وجہ سے شرط و جزا کے ساتھ مشابہت فوت ہو جاتی ہے جو دخولِ (فَـا) کی صحت کے لئے سبب تھی جیسے (لَیْتَ) اور (لَعَلَّ) میں یا دونوں تقدیر پر مانع اس لئے ہوتا ہے کہ بصورتِ تشبیہ سببیت مراد نہیں ہوتی جس پر مشابہت بشرط و جزا مبنی تھی جیسے (کَانَّ الَّذِیْ یَاتِیْنِیْ اَسَدٌ) **هٰذا ما یخطر بالبال وفی ذهنی کلال والله تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال۔۱۲**

ترکیب

قوله: مثل الّذی یاتینی اوفی الدّار فله درهم. (مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلَّذِیْ یَاتِیْنِیْ) بتقدیر (فَلَهٗ دِرْهَمٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (فِی الدَّارِ فَلَهٗ دِرْهَمٌ) بتقدیر (اَلَّذِیْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (کُلّ رَجُلٍ یَاتِیْنِیْ) بتقدیر (فَلَهٗ دِرْهَمٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (فِی الدَّارِ فَلَهٗ دِرْهَمٌ) بر تقدیر (کُلّ رَجُلٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف (اَلَّذِیْ یَاتِیْنِیْ الخ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مثل) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُمَا) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هُمَا) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (الاسم الموصول) اور (النکرة الموصوفة) (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون (مِثَال) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادهٔ معنیٰ الّذی یاتینی فله درهم. میں (اَلَّذِیْ) اسم موصول مبنی بر سکون مرفوع محلاً (یَاتِیْنِیْ) میں (یَاتِیْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم

موصول (ن) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون (یاتینی) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَلَّذِی) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا (فا) برائے سببیت مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، جار مجرور سے مل کر ظرف (دِرْھَم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اَلّذی فی الدّار فله درهم. میں (اَلَّذِی) اسم موصول مرفوع محلا مبنی بر سکون (فی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکونِ مقدر (اَلدّار) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (دَار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَبَتَ) فعل مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم موصول (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَلَّذِی) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا (فا) برائے سببیت مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، جار مجرور سے مل کر ظرف (دِرْھَمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

كُلُّ رجلٍ يَاتِيْنِى فَلَهٗ دِرْهَمٌ. میں (کُلّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (یَاتِیْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (ن) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون (یاتینی) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلا (رَجُلٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (کُلّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (فا) برائے سببیت مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، جار مجرور سے مل کر ظرف (دِرْھَمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

کـلُّ رجلٍ فی الدّار فلَهٗ دِرْهَمٌ. میں (کُلّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون مقدر، (الدّار) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (دَار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَبَتَ) فعل مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلاً (رَجُلٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (کُلّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (فا) برائے سببیت مبنی بر فتح (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، جار مجرور سے مل کر ظرف (دِرْهَمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: ولیت ولعلّ مانعان بالاتفاق. میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (لَیْتَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً اگر حکایت قرار دیں کہ یہ اکثر ہے یا مرفوع منون اگر بتاویل (لفظ) لیا جائے کہ اس صورت میں منصرف ہوگا یا مرفوع غیر منون اگر بتاویل (لفظة) لیں کہ اس صورت میں بوجہ تانیث اور علمیت غیر منصرف ہوگا معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (لَعَلَّ) مراد اللفظ حکایت مرفوع تقدیراً یا مرفوع منون یا مرفوع غیر منون کَمَا مَرَّ معطوف (لَیْتَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا (مَانِعَان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (الْاِتِّفَاق) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِتِّفَاق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (مَانِعَان) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وَالحَقَ بعضُهم انَّ بهمَا وَقَدْ يحذف
ممانعت میں لاحق کیا بعض نحات نے (انَّ) کو ان دونوں کے ساتھ اور کبھی حذف کیا جاتا ہے

المبتداء لقیامِ قرینة جوازًا کقول
مبتدا بر وقت قیام قرینہ بطورِ جواز جیسے
المستهل الهلالُ واللهِ والخبر[۳] جوازًا
ماہِ نو دیکھنے والے کے قول الھلالُ واللہ (میں) اور خبر بھی بطورِ جواز

۱؎ والحق بعضهم انّ بهما. اب سوال (والحق بعضھم انّ بھما) فرمانے میں (اِنّ) کی تخصیص درست نہیں کہ جب (اَنّ) اور (لٰکِنّ) میں بھی اختلاف واقع ہوا تو ظاہر ہے کہ بعض کے نزدیک وہ (لَیتَ) اور (لَعَلَّ) کے ساتھ ملحق ہوں گے اور بعض کے نزدیک ملحق نہ ہوں گے، پس بیان الحاق میں (اِنّ) پر اقتصار تخصیص بلا مخصّص ہوا؟

جواب: (اِنَّ) اور (اَنَّ) اور (لٰکِنَّ) کا الحاق اگرچہ استعمال مذکور کے پیش نظر باطل ہے مگر (اِنَّ) میں قائل بالحاق ایک ممتاز شخصیت کے مالک تھے جن کی تعیین میں اختلاف روایت کہ سیبویہ ہیں یا اخفش، اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے (**بعضھم**) بصیغۂ مبہم فرمایا، چنانچہ حسب بیان علامہ زمخشری وہ سیبویہ ہیں اور حسب بیان علامہ اشمونی شارح الفیہ وہ اخفش، **نظر برآں** مقامِ الحاق میں (اِنَّ) کا ذکر فرمادیا بخلاف (اَنَّ) اور (لٰکِنَّ) کہ ان کا قائل بالحاق ممتاز شخصیت نہیں رکھتا، **نظر برآں** مقامِ الحاق میں ان دونوں کا ذکر ترک فرمادیا، پس ذکر میں (اِنَّ) کی تخصیص بلا مخصّص نہ ہوئی، اس مقام پر علامہ عصام علیہ الرحمۃ المنعام نے بیانِ اتفاق میں (لَیتَ) اور (لَعَلَّ) کی اور بیانِ اختلاف میں (اِنَّ) کی وجہ تخصیص کتاب تسہیل سے نقل فرمائی جس کی تفصیل یہ کہ بیانِ اتفاق میں (لَیتَ) اور (لَعَلَّ) کی تخصیص باعتبار استعمال ہے کہ یہ دونوں مبتدائے مذکور پر کلامِ عرب میں داخل پائے گئے اور خبر پر (فا) نہیں بخلاف افعالِ ناقصہ اور افعالِ قلوب اور (کَاَنَّ) کہ یہ مبتدائے مذکور پر کلامِ عرب میں داخل نہیں پائے گئے ان کی مانعیت بھی اتفاقی ہے مگر نہ باعتبار استعمال بلکہ قیاسًا اسی طرح بیانِ اختلاف میں (اِنَّ) کی تخصیص باعتبار استعمال ہے کہ یہ مبتدائے مذکور پر اس طرح داخل پایا

گیا کہ کہیں خبر پر (فا) داخل ہے جیسے آیتِ مذکورہ اور کہیں داخل نہیں جیسے آیت کریمہ (اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَار) تو اس کی مانعیت میں اختلاف باعتبار استعمال ہوا بخلاف (اَنَّ) اور (لٰکِنَّ) کہ استعمال میں مبتدائے مذکور پر داخل پائے گئے مگر خبر بدون (فا) نہیں پائی گئی تو ان کی مانعیت میں اختلاف باعتبار استعمال نہیں ہوا بلکہ قائلین مانعیت کے نزدیک اُن کی مانعیت قیاسی ہے لیکن (لَیْتَ) اور (لَعَلَّ) میں مذکورہ بالا وجہ تخصیص اس پر موقوف ہے کہ کلامِ عرب میں ان دونوں کا دخول مبتدائے مذکور پر متحقق ہو جس کی مثال فقیر کو باوجود تفحص تام موجودہ کتب میں دستیاب نہ ہوسکی صاحب تسہیل کی نظر میں ضرور ہوگی۔

سوال: افعالِ ناقصہ اور افعالِ قلوب میں مانعیت کی کیا وجہ ہے؟

جواب: بوجہ تضمن معنیٰ شرط مبتدا اسمِ شرط کے ساتھ عموم میں مشابہ ہوجاتا ہے اور خبر جزا کے ساتھ اسی واسطے خبر پر (فا) کا دخول صحیح ہوا اور اسمِ شرط میں بوجہ لزومِ صدارت ماقبل عامل نہیں ہوتا۔ **نظر بر آں** افعالِ ناقصہ یا افعالِ قلوب جب ایسے مبتدا پر داخل ہوں گے تو یہ اُن کا معمول بنے گا جس کی وجہ سے مشابہت باسمِ شرط فوت ہوجائے گی کہ ماقبل اس میں عامل ہوگیا اور جب مشابہت فوت ہوئی تو دخولِ (فا) صحیح نہ رہا بخلاف (اِنَّ) اور (اَنَّ) اور (لٰکِنَّ) کہ معنوی حیثیت سے ضعیف العمل ہیں کیونکہ معنیٰ کلام میں اُن سے تغیر نہیں ہوتا ان کے دخول سے پیشتر جو معنیٰ تھے وہ دخول کے بعد بھی باقی رہتے ہیں۔ لہٰذا ان کا عمل کالعدم قرار دیدیا گیا اور افعالِ مذکور کی طرح مانع نہ ہوئے بخلاف (لَیْتَ) اور (لَعَلَّ) اور (کَاَنَّ) کہ یہ معنوی حیثیت سے قوی العمل ہیں اس لئے کہ معنیٰ کلام میں ان سے تغیر فاحش ہوتا ہے جس کی تفصیل گذر گئی اور فعل عمل میں قوی کہ اصل ہے تو ان کی مشابہت باعتبار عمل افعالِ مذکورہ کے ساتھ قوی ہوئی۔ لہٰذا افعال کی طرح یہ بھی مانع قرار دیدے گئے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کا (لَیْتَ) اور (لَعَلَّ) کی مانعیت بالاتفاق فرمانا درست نہیں کیونکہ بعض نحویوں نے (لَعَلَّ) کو مانع قرار نہیں دیا کما فی الوافیۃ شرح کافیۃ وغیرھا؟

جواب: مراد بصری اور کوفی نحات کا اتفاق ہے بایں قرینہ کہ ماقبل میں بصری اور کوفی نحات کا اختلاف مذکور تھا اور وہ بعض نحوی غالباً ان میں سے نہیں غالباً اس لئے کہنا پڑا کہ ان کے نام کی تصریح کسی کتاب میں دستیاب

نہ ہوسکی حتیٰ کہ یقین کے ساتھ کسی احتمال کی تعیین کی جاتی۔

۲ **قوله: وقد يحذف المبتداء الخ.** یہاں تک مبتدا و خبر کے اُن احکام کا بیان تھا جو ان کے مذکور ہونے سے متعلق تھے اب یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ نے ان احکام کو شروع فرمایا جو ان کے محذوف ہونے سے متعلق ہیں چنانچہ پہلے بوجہ شرافت مبتدا کا حکم بیان فرمایا کہ وہ کبھی جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے جبکہ قرینہ قائم ہو خواہ قرینہ لفظی ہو جیسے شعر

قَالَ لِی کَیْفَ اَنْتَ قُلْتُ عَلِیْلٌ سِهرٌ دائمٌ وحُزْنٌ طَوِیْلٌ

میں بقرینہ سوال (علیل) سے پیشتر (اَنَا) اور (سهر) سے پیشتر (حَالِی) مبتدا محذوف ہے اور بعدِ (فائے جواب) جیسے (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْهَا) (عَمَلُهٗ) اوّل میں اور (اِسَائَتُهٗ) ثانی میں بقرینۂ شرط اور بعدِ (قول) جیسے (وَقَالُوْا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ) میں (هو) بقرینۂ (قَالُوْا) محذوف ہے کیونکہ مقولہ اکثر جملہ ہوتا ہے اور بعد ایسی چیز کہ خبر باعتبار معنٰی اس کی صفت ہو جیسے (اَلتَّائِبُوْنَ) کہ اس کا مبتدا (هم) محذوف ہے بقرینۂ (المؤمنین) آیت سابقہ میں جس کی یہ معنی صفت ہے ان چار مقامات میں حذف جوازی کثیر ہے **کمافی مغنی اللبیب** جلد دوم، ص:۱۵۲، یا قرینۂ عقلی ہو جیسے ماہِ نو دیکھنے والے کے قول (اَلْهِلَالُ وَاللّٰهِ) میں (اَلْهِلَالُ) سے پیشتر (هٰذا) مبتدا محذوف ہے جس کے حذف پر کوئی قرینۂ لفظی نہیں بلکہ عقلی ہے اور وہ **حالِ مستهل** کہ اس کا مقصود ایک شی کو اشارہ سے متعین کر کے اس پر ہلالیت کا حکم کرنا ہے۔ **نظر بر آں** (اَلْهِلَالُ) خبر سے پیشتر (هٰذا) مبتدا محذوف ہوا اور اسی قبیل سے ہے (اَلْمَرْفُوْعَاتُ) میں (هٰذا) مبتدا کا حذف اور تمام کتابوں میں (باب كذا) وغیرہ عنوانات سے پیشتر (هِلَال) پہلی شب سے تیسری شب تک کے چاند کو کہتے ہیں، اس کے بعد والے کو (قَمَرٌ) لیکن قاموس میں ہے کہ تیسری شب تک یا چوتھی یا ساتویں تک کے چاند کو کہتے ہیں اور چھبیسویں اور ستائیسویں شب کے چاند کو بھی ان دونوں کے ماسوا کو (قَمَرٌ) **كذا في محرم آفندی** جلد اوّل، ص:۲۲۰۔

سوال: حکم مذکور کی مثال (اَلْهِلَالُ) ہے (وَاللّٰه) قسم کا اضافہ کیوں فرمایا حالانکہ اس کو حذفِ مبتدا میں کوئی دخل نہیں؟

جواب: حسب عادتِ عرب کہ ان میں (مُسْتَهِلّ) یعنی ماہِ نو بیننده غالبًا یہ قسم ذکر کرتا ہے نیز اس لئے کہ

(الھلال) کا منصوب ہونا متوہم نہ ہو حتیٰ کہ اس کا ما نحن فیہ سے ہونا یقینی نہ رہے کیونکہ برتقدیر عدم قسم (الھلال) اپنے مابعد کے ساتھ مرکب نہ ہوگا کہ اس صورت میں اُس کے لئے مابعد ہی نہیں اور جو کلمات اپنے مابعد کے ساتھ مرکب نہ ہوں اُن میں اصل یہ ہے کہ موقوف پڑھے جائیں۔ **نظر بر آں** جب (الھلال) کو موقوف پڑھا جائے گا تو یہ احتمال بھی قائم کہ بتقدیر (اَبْصِرُوْا) منصوب ہو، ہم نے اس احتمال کو از قبیل توہم اس لئے قرار دیا کہ مذکورہ بالا مقصودِ (مستھل) کے خلاف ہے اور قسم کے ذکر کرنے سے یہ اہتمام باقی نہیں رہتا کہ اب اس کو موقوف نہ پڑھا جائے گا اور (الھلال) کا ما نحن فیہ سے ہونا یقینی۔

سوال: قسم ذکر کرنے کے بعد بھی ما نحن فیہ سے ہونا یقینی نہیں کیونکہ یہ احتمال ہے کہ (الھلال) مبتدا ہو اور (ھذا) اس کی خبر محذوف؟

جواب: یہ احتمال صحیح نہیں کہ مذکورہ بالا مقصود (مستھل) کے مخالف ہے کیونکہ اس احتمال پر (الھلال) کی تعیین بالاشارہ ہوگی اور مقصود (مستھل) مشار الیہ کی تعیین بالھلالیۃ ہے۔

سوال: حذفِ مبتدا دو قسم پر ہے جائز اور واجب، اوّل کو ذکر فرمایا، دوم کو ذکر کیوں نہیں کیا؟

جواب: بایں وجہ کہ مبتدا کا وجوباً حذف قلیل ہے **کما فی غایۃ التحقیق وغیرھا من شروح اولی التدقیق ماعدا شرح الجامی قدس سرہٗ السّامی۔**

اقول: فقیر کاتب الحروف کے خیالِ ناقص میں جوابِ مذکور اطمینان بخش نہیں کہ یہ وجہ ترکِ وجوب حذفِ خبر میں بھی جاری اس لئے کہ وہ بھی قلیل ہے۔ صرف چار مقام اس کے لئے ہیں جن کا ذکر آ رہا ہے پھر باوجود قلت اس کو کیوں بیان فرمایا، ہاں قدرے سکون بخش جواب یہ ہے کہ کافیہ کے ماخذ علامہ زمخشری کی (مفصّل) میں مبتدا کے وجوبی حذف کا ذکر نہیں تو اتباعِ ماخذ کے پیشِ نظر مصنف علیہ الرحمۃ نے ترک فرما دیا درآنحالیکہ بعض نحوی سرے سے مبتدا میں حذفِ وجوبی کے قائل نہیں، قائلین وجوب کے نزدیک بعض مقامات یہ ہیں:

اوّل: جہاں نعت مقطوع بجہت رفع خبر ہو تو مبتدا کا حذف واجب ہوگا خواہ قطع نعت بقصدِ مدح ہو جیسے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَهْلُ الْحَمْدِ) یا بقصدِ ذم جیسے (مَرَرْتُ بِزَيْدِ الْفَاسِقُ) یا بقصدِ ترحم جیسے (مَرَرْتُ بِعَمْرٍو الْمِسْكِيْنُ) وجہ وجوب یہ کہ موصوف سابق اور نعت مقطوع کے درمیان شدّتِ اتصال پر تنبیہ

ہو جو بر تقدیرِ ذکر فوت ہو جاتی ہے یا انشائے مدح وذم وترحم پر دلالت ہو جو بر تقدیرِ ذکر متیقن نہیں رہتی کہ احتمال اخبار متوہم ہوتا ہے بروجہ اوّل مبتدائے محذوف خبر مذکور سے مل کر جملہ خبریہ ہوگا اور بروجہ دوم انشائیہ۔

دوم: جہاں مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم خبر ہو جیسے (نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ) اور (بِئْسَ الرَّجُلُ بَكْرٌ) وجہ وجوب یہ کہ فاعل اور مخصوص میں شدّتِ اتصال پر دلالت ہو کہ دونوں باعتبار مصداق متحد ہیں۔ یہ دلالت بر تقدیرِ ذکر فوت ہو جائے گی یہ مبتدائے محذوف اپنی خبر مذکور کے ساتھ مل کر جملہ خبریہ ہی ہے۔

سوم: جہاں خبر مصدر مرفوع عوضِ فعل ہو جیسے (سَمْعٌ وطَاعَةٌ) کہ اس کا مبتدا (اَمْرِی) محذوف وجوباً ہے وجہ یہ کہ اصل میں (اَسْمَعُ سَمْعًا) اور (اُطِيعُ طَاعَةً) تھا فعل کو حذف کر کے اس کے عوض مصدر (سَمْعًا) اور (طَاعَةً) باقی رکھا گیا یہ حالت اصلیہ ہے اس میں فعل کا ذکر جائز نہیں ورنہ عوض اور معوضٌ عنہ کا اجتماع لازم آئے گا جو باطل ہے پھر بقصد دوام رفع کی جانب عدول کیا گیا۔ یہ حالت فرعیّہ ہے جس کو حالتِ اصلیہ کا حکم دیدیا کہ جس طرح اس میں فعل کا حذف واجب تھا اسی طرح اِس میں مبتدا کا۔

چھارم: جہاں صریح قسم خبر ہو جیسے (فِي ذِمَّتِي لَاَفْعَلَنَّ كَذَا) کہ (فِي ذِمَّتِي) صریح قَسم کا مبتدائے مؤخر (میثـــــاق) وجوباً محذوف ہے کہ جوابِ قسم اس پر قرینہ اور وہی اس کے قائم مقام (میثاق) سے مراد متعلقِ میثاق جو مضمونِ جواب ہے کیونکہ ذمہ میں وہی ثابت ہوتا ہے۔

۳ قوله: والخبر جوازًا الخ. اور کبھی خبر حذف کی جاتی ہے جوازاً جبکہ قرینہ موجود ہو اور قائم مقام مفقود جیسے (خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ) میں (السَّبُعُ) مبتدا ہے جس کی خبر (موجود) محذوف (إِذَا) برائے مفاجات قرینہ ہے کہ وہ شی کے اچانک وجود پر دلالت کرتا ہے۔ **نظر برآں** اس نے ایسی خبر کے ذکر سے بے نیاز کر دیا جواز قبیلِ افعالِ عامہ ہو یہ (إِذَا) خبر محذوف کے قائم مقام نہیں حتیٰ کہ حذف واجب ہو کیونکہ مقدم لفظاً مؤخر کے قائم مقام نہیں ہوا کرتا **کما فی محرم آفندی جلد اوّل**، ص:۲۲۱، بلکہ بر مسلک صحیح یہ خبر محذوف کا مفعول فیہ ہے زجاج کے نزدیک یہ برائے ظرفِ زمان خبر مقدم ہے اور (اَلسَّبُعُ) مبتدائے مؤخر مگر بتقدیر مضاف کیونکہ ظرفِ زمان (عین) کی خبر نہیں ہوتا **کما مرّ** اور (اَلسَّبُعُ) عین ہے یعنی (فَإِذَا وُجُودُ السَّبُعِ) اور معنی یہ ہوں گے (خَرَجْتُ فَوَقْتَ خُرُوجِي وُجُودُ السَّبُعِ) بوجہ احتیاج بسوئے تقدیرِ مضاف یہ مسلک مختار نہ ہوا نیز ترکیب مذکور اس کے پیش نظر ما

نَحْنُ فِیْهِ سے نہیں اور بر مسلک مبرّد (اِذَا) برائے ظرف مکان خبر مقدم ہے اور ظرفِ مکان (عین) کی خبر واقع ہوتا ہے کَمَا مَرَّ اب معنی یہ ہوں گے (خَرَجْتُ فَمَكَانُ خُرُوْجِي السَّبْعِ) یہ مسلک بوجہ عدم اطراد مختار نہیں کہ اس ترکیب میں جاری نہیں ہوتا (خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبْعُ بِالْبَابِ) کیونکہ اس کے پیش نظر تقدیر یہ ہوگی (خَرَجْتُ فَمَكَانُ خُرُوْجِي السَّبْعُ بِالْبَاب) جس کے معنی مستقیم نہیں ہوتے نیز اس کے پیش نظر ترکیب مذکور مَانَحْنُ فِیْهِ سے نہیں بخلاف مسلک صحیح کہ وہ مطرد ہے اور اس کی تائید اس طرح ہوتی ہے کہ عرب کبھی خبر کی تصریح کرتے ہوئے کہتے ہیں (خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبْعُ وَاقِفٌ) جس سے ترکیب مذکور میں حذف خبر کا پتہ چلتا ہے اور (فَإِذَا) میں (فا) برائے سببیت جو لزوم مابعد برائے ماقبل پر دلالت کرتی ہے یا برائے عطف۔۱۲

ترکیب

قوله: وَالْحَقَ بعضهم اِنَّ بهما. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اَلْحَقَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (بَعْضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هم) میں (هـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے نحات (م) علامتِ جمع مذکر مبنی بر سکون (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (اِنَّ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً یا منصوب منوّن یا منصوب غیر منوّن کَمَا مَرَّ مفعول بہ (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (هـما) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے لَيْتَ و لَعَلَّ (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (اَلْحَقَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: وقد يحذف المبتداء لقيام قرينة جوازًا. (و) حرف عطف بر مقدر یا حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (قَدْ) برائے تقلیل مبنی بر سکون (يُحْذَفُ) فعل مضارع مجهول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْـمُبْتَدَاءُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبْتَدَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ،

وَالْخَبَرُ. میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلْخَبَرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (اَلْمُبْتَدَاءُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل (ل) حرفِ جار بمعنی (فی) برائے ظرفیت مبنی بر کسر (قِیَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (قَرِیْنَةٍ) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت (قِیَامِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (جَوَازًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ،

وجَوَازًا. میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (جَوَازًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ،

وَوجُوبًا. میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (وُجُوبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف ثانی، (جَوَازًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوفِ اوّل (جَوَازًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی بتقدیر مضاف (ای حذف جوازٍ) (یُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: كقول المستهل الهلالُ والله. (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (قَوْلِ) بمعنی مقول مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْمُسْتَهِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد ذہنی مبنی برسکون (مُسْتَهِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ (اَلْهِلَالُ وَاللّٰهِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطفِ بیان یا بدل الکل معطوف علیہ اپنے عطفِ بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (هو) محذوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر (هو) محذوف کی (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے مبتدائے محذوف جوازًا بروقت قرینہ (هو) مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، معترضہ اس لئے کہ (اَلْمُبْتَدَاءُ) معطوف علیہ اور (اَلْخَبَرُ) معطوف کے درمیان ہے۔

برتقدير ارادهٔ معنى الهلال والله. میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد حضوری مبنی برسکون (هِلَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر (هٰذَا) محذوف کی اس میں (ها) حرفِ تنبیہ مبنی

برسکون (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی برسکون مبتدا مرفوع محلًا مبتدائے محذوف (ھٰذَا) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ جوابِ قسم پر دال یا جوابِ قسم کا عوض ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں (و) حرفِ جار برائے قسم مبنی بر فتح (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (اُقْسِمُ) فعل مقدر کا (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برسکون یا برفتح علیٰ اختلافِ القولین (اُقْسِمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہو کر قسم جس کے لئے محلِ اعراب نہیں اور اس کا جواب **اِنَّ ھٰذَا الْھِلَالُ** وجوبًا محذوف (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بفعل مبنی برفتح (ھٰذَا) میں (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی برسکون منصوب محلًا اسمِ اِنَّ (اَلْھِلَالُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (ھِلَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر (اِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

فقیر کے نزدیک جملۂ قسم اور جملۂ جواب کو ترکیب میں علیحدہ رکھنا چاہئے، دونوں کو ملا کر جملہ قسمیہ کہنا درست نہیں جیسے کہ مشہور ہے اور ترکیب تحفۂ شاہجہانی میں مسطور کیونکہ نحویوں کی اصطلاح میں جملہ کی چار قسمیں ہیں: اوّل اسمیہ، دوم فعلیہ، سوم ظرفیہ، چہارم شرطیہ۔ یہ کسی میں داخل نہیں نیز کلامِ نحات میں جملۂ قسمیہ کا اطلاق صرف جملۂ قسم پر آیا ہے جملۂ قسم اور جملۂ جواب کے مجموعہ پر فقیر کی نظر سے نہیں گذرا، واللہ تعالیٰ اعلم۔۱۲

مثل خرجتُ فاذا السبعُ ووجوبًا[1] فیما اُلتزِمَ
جیسے خرجتُ فاذا السبعُ اور بطور وجوب اس ترکیب میں جہاں قائم کیا گیا ہو
فی موضعه غیرُهٗ مثل لولا زید لکان کذا
مقام خبر میں اس کے غیر کو جیسے لولا زید لکان کذا

[1] **قوله: ووجوبًا فیما التزم الخ.** اور کبھی خبر وجوبًا حذف کی جاتی ہے، اوّل اس ترکیب میں جہاں پر کسی چیز کو خبر کی جگہ قائم کر دیا گیا ہو۔ وجہ یہ کہ ایسی ترکیب میں خبر ذکر کرنے سے اصل

اور قائمِ مقام کا اجتماع یا بالفاظ دیگر عوض اور معوض عنہ کا اجتماع لازم آئے گا جو باطل ہے۔ اس لئے حذفِ خبر واجب ہوا، ایسی ترکیب چار ہیں:

اوّل: ہر وہ ترکیب جس میں مبتدا (لولا) کے بعد واقع ہو جیسے (لَوْلَا زَيْدٌ لَكَانَ كَذَا) اس ترکیب میں حذف واجب اس لئے ہے کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں متحقق ہیں، قرینہ تو (لولا) ہے کیونکہ وہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ بسبب وجود مضمونِ اوّل مضمونِ جواب منتفی رہا اور قائم مقام جوابِ (لولا) تو اعتبار حذف سے پیشتر عبارت یوں تھی (لَوْلَا زَيْدٌ مَوْجُوْدٌ لَكَانَ كَذَا) اسی قبیل سے ہے (لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ)

سوال: (لولا) کا قرینہ ہونا تسلیم مگر حذف خبر کیا ضرور جائز ہے کہ فعل محذوف ہو اور (لولا) کے بعد واقع اسم مرفوع اس کا فاعل اور اصل عبارت یوں قرار دی جائے (لَوْلَا ثَبَتَ زَيْدٌ لَكَانَ كَذَا) امام کسائی کا مسلک یہی ہے۔

جواب: یہ مسلک بایں وجہ ضعیف ہے کہ اس کے پیش نظر حذف فعل کا وجوب بدون تفسیر لازم آتا ہے حالانکہ فعل کا حذف بدون تفسیر واجب نہیں ہوتا۔ **نظر بر آں** حذفِ خبر کے اعتبار پر مجبور ہوئے اور امام فرّا علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ (لولا) اپنے مابعد اسم کو خود رفع دیتا ہے وجہ رفع کیا ہے اس میں اختلاف، بعض نے کہا کہ بنابر فاعلیت کیونکہ (لولا) امام موصوف کے نزدیک اسم فعل ہے بمعنیٰ (وُجِدَ) کما فی سوال باسولی ص: ۲۰۷ لیکن اسمائے افعال کی بحث میں موجودہ کتب کے اندر اس کی تصریح فقیر کا تب الحروف کو نہ ملی، غالباً یہ امام موصوف کے اس قول سے ماخوذ ہے جس کو مولانا عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی علیہ الرحمۃ نے اپنے حاشیئے میں ص: ۳۰۰ پر بحوالۂ فاضل مصری کی شرح تسہیل بایں الفاظ بیان فرمایا (وقال الفرّاء لما استغنیٰ الاسم بلولا ارتفع بها كما يرتفع الفاعل بالفعل) یہ تشبیہ مشعر ہو سکتی ہے کیونکہ فاعِل فعل یا شبہ فعل یا اسمِ فعل کے واسطے ہوتا ہے اور (لولا) کا فعل اور شبہ فعل نہ ہونا ظاہر تو لامحالہ اسمِ فعل ہوا، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اس پر یہ خدشہ وارد ہوتا ہے کہ بر تقدیر ذکر مسند خاص جیسے حدیث میں وارد (وَلَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيْثُو عَهْدٍ بِكُفْرٍ بَنَيْتُ الْكَعْبَةَ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْم) کیا کہا جائے گا؟ کہ (قَوْمُكِ) بنابر فاعلیت مرفوع ہوا (حَدِيْثُو عَهْدٍ) کس بنا پر مرفوع ہے، اگر یہ کہا جائے کہ مسند خاص مذکور نہ ہونے کی تقدیر پر

(لَوْلَا) امام موصوف کے نزدیک اسمِ فعل ہوتا ہے تو اس کی تصریح درکار جو مفقود ہے اور شرح تسہیل لابن مالک علیہ الرحمۃ سے ظاہر ہوتا ہے کہ (لَـوْلَا) امام موصوف کے نزدیک حرف ہے، اس پر یہ خدشہ کہ یہ اسمِ مرفوع نہ آٹھ مشہورہ مرفوعات سے نہ تین غیر مشہورہ سے جن کو ہمع الہوامع میں ص:۱۶۵، پر اقوالِ ضعیفہ سے شمار فرمایا ہے، اوّل مرفوع بالمجاورۃ، دوم مرفوع بالا اہمال جیسے (وَاحِدٌ اِثْنَان) سوم عدد مجرّد متعاطف جیسے (وَاحِدٌ و اِثْنَان و ثَلٰثَةٌ و اَرْبَعَةٌ) **نظر برآں** یہ مذہب بھی غیر مختار ٹھہرا بلکہ امام ابن مالک علیہ الرحمۃ نے شرح تسہیل میں بطلان کی تصریح فرمائی۔

سوال: ضابطہ مذکورہ کلی نہیں اس لئے کہ ابیاتِ ھٰذا

وَلَوْلَا الشِّعْرُ بِالْعُلَمَاءِ يُزْدِیْ — لَكُنْتُ الْيَوْمَ اَشْعَرَ مِنْ لَبِيْدٍ

وَلَوْلَا خَشْيَةُ الرَّحْمٰنِ عِنْدِیْ — جَعَلْتُ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَبِيْدِیْ

میں خبر مذکور ہے، اوّل میں (يُزْدِیْ) اور دوم میں (عِنْدِیْ) حالانکہ مبتدا (لَوْلَا) کے بعد واقع ہے؟

جواب: یہ ضابطہ اس وقت ہے جبکہ خبر افعالِ عموم سے ہو اور مذکورہ بالا ہر دو خبر از قبیل افعالِ عموم نہیں۔ (يُزْدِیْ) بالزّا رنہ بالذّال (ازداء) بمعنی خوار داشتن سے مشتق ہے اور متعدی بواسطۂ (با) **كما فى التاج المصادر** ص:۲۴۷، اور متعدی بنفسہٖ بھی ہے کما فی المنجد ص:۳۰۵۔ **نظر برآں** (هم) مفعول بہ محذوف اور (بِالْعُلَمَاءِ) صلۂ (اللاحق) مقدر جو (الشِّعْر) کی صفت ہے، اب یہ اشارہ ہوگا کہ شعر علماء کا مقتضائے طبع نہیں بلکہ از قبیل عوارض ہے **كما فى حاشية المدقق** ص:۲۹۹، اور مراد وہ شعر جو کذب وغیرہ نامشروع مضامین پر مشتمل ہو کہ یہی مذموم ہے وہ شعر مراد نہیں جو حمد و نعت و منقبت اور نصیحت وحمایت دین میں ہو کہ یہ تو محمود ہے۔ حدیث میں اسی کے متعلق فرمایا (اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً) مشہور یہ ہے کہ ابیاتِ مذکورہ امام شافعی علیہ الرحمۃ کے ہیں مگر صحیح یہ کہ ان کے نہیں **كما فى حلّ ابيات لشرح الجامى** ص:۳۵۰، (لَبِيْد) سے مراد ابو عقیل لبید بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے باختلافِ روایات ایک سو چالیس (۱۴۰) یا ایک سو ستاون (۱۵۷) سالہ ہو کر ۴۱ھ میں وفات پائی، انہیں کا یہ شعر ہے جو مشرف باسلام ہونے سے پیشتر فرمایا تھا۔

اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَاخَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ — وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مُحَالَةَ زَائِلٌ

جس کے مصرعِ اوّل کے حق میں ارشادِ نبوی ہوا (اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا لَبِیْدٌ) قبل اسلام مجلسِ قریش میں وہ قصیدہ سنایا جس میں یہ شعر تھا، عثمان بن مظعون صحابی بھی تشریف فرماتھے، اوّل مصرع سن کر فرمایا (صَدَقْتَ) اور جب دوسرا مصرع پڑھا تو فرمایا (کَذَبْتَ نَعِیْمُ الْجَنَّۃِ لَا یَزُوْلُ اَبَدًا) کذا فی حاشیۃ الامیر علٰی مغنی اللّبیب جلداوّل ص:۴۳۔۱۲

ترکیب

قوله: مثل خرجت فاذا السّبع. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ) مراد اللفظ مضاف الیہ مجرور تقدیراً (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے حذفِ خبر جوائز (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ. میں (خَرَجْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم (خَرَجْتُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فا) برائے سببیت جو ماقبل کے لئے مابعد کے لازم ہونے پر دلالت کرتی ہے یازائدہ نزدِ زجاج یاعاطفہ نزد ابوبکر مبرمان مبنی برفتح (اِذَا) برائے مفاجات حالیہ اخفش کے نزدیک حرف جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی برسکون زجاج کے نزدیک ظرفِ زمان اسی کو زمخشری اور مصنف علیہ الرحمۃ نے اختیار فرمایا اور مبرّد کے نزدیک ظرفِ مکان اس کو ابن عصفور نے اختیار کیا، دونوں صورت میں مبنی برسکون منصوب محلاً مفعول فیہ برائے خبر محذوف (اَلسَّبُعُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (سَبُعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (وَاقِفٌ) محذوف (وَاقِفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم علی اختلاف القولین کَمَا مَرَّ راجع بسوئے مبتدا (وَاقِفٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا برتقدیرِ اوّل یا معطوفہ برتقدیر ثانی جس کے لئے محل

اعراب نہیں ومزید التفصیل فی الفوائد الشافیۃ۔

قوله: فیما التزم فی موضعه غیره. میں (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ما) مصدر یہ موصول حرفی مبنی بر سکون مجرور محلاً (اُلْتُزِمَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (مَوْضَعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْخَبَر) (مَوْضَعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (غَیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (الخَبَر) (غَیْر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (اُلْتُزِمَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (ما) مصدر یہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هٰذَا) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر (هٰذَا) میں (ها) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون مشار الیہ حذفِ خبر وجوباً (هٰـذَا) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل لولا زید لکان کذا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (لَوْلَا زَیْدٌ لَکَانَ کَذَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ،

وَضَرْبِی زَیْدًا قَائِمًا. میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (ضَرْبِی زَیْدًا قَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف،

وَکُلُّ رَجُلٍ وَضَیْعَتُهٗ. میں (و) حرفِ عطف مبنی بفتح (کُلُّ رَجُلٍ وَضَیْعَتُهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف،

وَلَعَمْرُكَ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا. میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (لَعَمْرُكَ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (لَوْلَا زَیْدٌ لَکَانَ کَذَا) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف

(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر محذوف وجوباً (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ لولا زید لکان کذا. میں (لولا) حرف برائے امتناع شی بسبب وجود غیر مبنی بر سکون نہ حرف شرط کما قیل (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مَوْجُوْدٌ) محذوف وجوبًا (مَوْجُوْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مَوْجُوْدٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (ل) جوابیہ مبنی بر فتح (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل تام (کَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً فاعل (کَانَ) فعلِ تام اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جوابیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ ترکیب بر مذہب سیبویہ، اور بر مذہب کوفیہ (زَیْدٌ) نائب فاعل (وُجِدَ) فعلِ محذوف کا۔۱۲

وضربی[1] زیدًا قائمًا وکلّ[2] رجلٍ وضیعته
اور ضربی زیدًا قائمًا اور کلّ رجل وضیعته
ولعمرك[3] لافعلنّ کذا
اور لعمرك لافعلنّ کذا (میں)

[1] قوله: وضربی زیدًا قائمًا.

دوم: وہ ترکیب جہاں مبتدا مصدر صریحی یا تاویلی منسوب بسوئے فاعل یا مفعول بہ ہو یا بسوئے ہر دو اور اس کے بعد حال ضمیر فاعل سے یا مفعول بہ سے یا دونوں کی ضمیر سے یا مبتدا اسم تفضیل ہو مضاف بسوئے مصدر مذکور:

(۱) مصدر صریحی منسوب بسوئے فاعل اور اُس کے بعد حال ضمیر فاعل سے جیسے (ذَهَابِی رَاجِلًا)

(۲) مصدرِ صریحی منسوب بسوئے مفعول بہ اور اُس کے بعد حال ضمیر مفعول بہ سے جیسے (ضَرْبُ زَیْدٍ عُرْیَانًا)

(۳) مصدرِ صریحی منسوب بسوئے ہر دو اور اس کے بعد حال ضمیر فاعل یا مفعول بہ سے جیسے (ضَرْبِی زَیْدًا قَائِمًا)

(۴) مصدرِ صریحی منسوب بسوئے ہر دو اور اس کے بعد حال دونوں کی ضمیر سے جیسے (ضَرْبِی زَیْدًا قَائِمِیْنَ)

(۵) مصدرِ تاویلی منسوب بسوئے فاعل اور اُس کے بعد حال ضمیر فاعل سے جیسے (اَنْ ذَهَبْتُ رَاجِلًا)

(۶) مصدرِ تاویلی منسوب بسوئے مفعول بہ اور اُس کے بعد حال ضمیر مفعول بہ سے جیسے (اَنْ ضُرِبَ زَیْدٌ قَائِمًا)

(۷) مصدرِ تاویلی منسوب بسوئے ہر دو اور اُس کے بعد حال دونوں کی ضمیر سے جیسے (اَنْ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا قَائِمِیْنَ)

(۸) مصدرِ تاویلی منسوب بسوئے ہر دو اور اس کے بعد حال ضمیر فاعل سے یا مفعول بہ سے جیسے (اَنْ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا قَائِمًا)

(۹) اسمِ تفضیل مضاف بسوئے قسمِ اوّل جیسے (اَکْثَرُ وَعْظِ الْوَاعِظِ قَائِمًا)

(۱۰) اسمِ تفضیل مضاف بسوئے قسمِ دوم جیسے (اَکْثَرُ ضَرْبِ اللِّصِّ قَائِمًا)

(۱۱) اسمِ تفضیل مضاف بسوئے قسمِ سوم جیسے (اَکْثَرُ ضَرْبِی زَیْدًا قَائِمًا)

(۱۲) اسمِ تفضیل مضاف بسوئے قسمِ چہارم جیسے (اَکْثَرُ ضَرْبِی زَیْدًا قَائِمِیْنَ)

(۱۳) اسمِ تفضیل مضاف بسوئے قسمِ پنجم جیسے (اَخْطَبُ مَا یَکُوْنُ الْاَمِیْرُ قَائِمًا)

(۱۴) اسمِ تفضیل مضاف بسوئے قسمِ ششم جیسے (اَکْثَرُ اَنْ ضُرِبَ اللِّصُّ قَائِمًا)

(۱۵) اسمِ تفضیل مضاف بسوئے قسمِ ہفتم جیسے (اَکْثَرُ اَنْ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا قَائِمِیْنَ)

(۱۶) اسمِ تفضیل مضاف بسوئے قسمِ ہشتم جیسے (اَکْثَرُ اَنْ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا قَائِمًا)

اب ہم مثال کتاب کی تقدیر اور وجوب حذف کی وجہ بیان کرتے ہیں، اُسی پر باقی کو قیاس کرلیا

جائے، نحاتِ بصریہ کے نزدیک اُس کی تقدیر یہ ہے (ضَرْبِی زَیْدًا حَصَلَ اِذَا کَانَ قَائِمًا) (ضَرْبُ) مصدر مضاف بسوئے فاعل مبتدا ہے اور (زَیْدًا) مفعول بہ اور (حَصَلَ) خبر مبتدا، ہم نے (حَاصِلٌ) مقدر نہ بتایا اس لئے کہ خبرِ ظرف بتاویل فعل ہوا کرتی ہے کَمَا مَرَّ فِی الْکِتَاب اور (قائمًا) ضمیر (کَانَ) سے حال ہے جو راجع بسوئے مفعول بہ (زَیْدًا) تو (کان) اس میں عامل ہوا کیونکہ ذوالحال اور حال کا عامل ایک ہوتا ہے اور یہ (کان) تامہ ہے (حَصَلَ) خبر کو بر بنائے دلالت ظرفِ مستقر حذف کیا گیا کہ ظرفِ مستقر متعلق عام پر دلالت کرتا ہے پھر ظرفِ مستقر کو قائم مقام خبر قرار دیا گیا پھر (اذا کان) ظرفِ مستقر کو بدلالتِ حالِ (قَائِمًا) حذف کیا کہ حال وقت پر دلالت کرتا ہے تو ضربی زَیْدًا قائمًا باقی رہ گیا۔

حذفِ خبر اس لئے واجب ہوا کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود ہیں (قائمًا) قرینہ بھی ہے اور قائم مقام بھی قرینہ اس لئے کہ یہ ظرف پر دلالت کرتا ہے اور ظرف خبر عام پر تو (قائمًا) کی دلالت خبر عام پر ہوئی کیونکہ دال بر دال شے دال بر شے ہوتا ہے اور قائم مقام اس لئے کہ (قَائِمًا) ظرفِ مستقر کے قائم مقام تھا اور ظرفِ مستقر خبر کے تو (قائمًا) خبر کے قائم مقام ہوا کیونکہ شے کے قائم مقام کا قائم مقام شے کے قائم مقام ہوتا ہے۔ یہ ترکیب ضرب کے عموم وحصر کا افادہ کرتی ہے کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ میری ہر ضرب جو زید پر واقع ہوئی بحالتِ قیام تھی اور جملہ ضربات حالت قیام میں منحصر وجہ یہ کہ مصدر اسمِ جنس جمع جب مضاف ہوں تو بشہادت استعمال عام ہوا کرتے ہیں یہ جائز نہیں کہ (کَانَ) مقدر ناقصہ ہو اور (قائمًا) اُس کی خبر ورنہ قرینہ اور قائم مقام دونوں منتفی ہو جائیں گے اور حذف خبر واجب ذرکنار جائز نہ رہے گا کیونکہ (قَائِمًا) حال ہونے کی بنا پر دال بر ظرف تھا اور اُسی بنا پر قائم مقام جب (قائمًا) حال نہ رہا تو دونوں باتیں منتفی ہو گئیں اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ (قُائمًا) کو (زَیْدًا) سے حال قرار دیں کیونکہ اس تقدیر پر یہ ذوالحال کے عامل کا معمول بنے گا کہ دونوں کا عامل ایک ہوا کرتا ہے اور ذوالحال کا عامل (ضَرْب) مبتدا ہے تو وہی اُس کا بھی عامل ہوا جب یہ مبتدا کا معمول قرار پایا تو اس کے متعلقات سے ہوا اور جو چیز متعلقاتِ مبتدا سے ہوتی ہے وہ قائم مقام خبر نہیں ہوتی اس لئے کہ مقام خبر بعد تمامیت مبتدا ہے، اور جب (قائما) متعلقاتِ مبتدا سے ٹھہرا تو خبر پر مقدم ہوا اور مقدم مؤخر کے قائم مقام نہیں ہوتا کَمَا مَرَّ شارح رضی نے کہا کہ اس تقدیر میں تکلفات ہیں۔

اوّل: یہ کہ (اذا) ظرفیہ خالی از معنی شرط کا جملۂ مضاف الیہ کے ساتھ حذف جو مسموع نہیں۔

دوم: یہ کہ مجموعۂ ظرف و جملہ مضاف الیہ کے مقام میں حال کا قیام کلامِ عرب میں اس کی بھی نظیر نہیں ملتی۔

سوم: یہ کہ (کَانَ) ناقصہ سے تامہ کی جانب عدول جو خلافِ ظاہر ہے لیکن اس تکلف کا اندفاع یوں ہوسکتا ہے کہ تقدیر میں (کَانَ) کے بجائے (ثَبَتَ) رکھ دیا جائے، عارفِ جامی قدس سرہٗ السامی فرماتے ہیں کہ اولیٰ تقدیر یہ ہے (ضَرْبِی زَیْدًا یُلَابِسُهٗ قَائِمًا) جبکہ حال مفعول بہ سے ہو اور (ضَرْبِی زَیْدًا یُلَابِسُنِی قَائِمًا) جبکہ حال فاعل یعنی ضمیر متکلم سے ہو جو اُسی یائے متکلم سے عبارت ہے۔ جس کی جانب (ضَرْبُ) مصدر مضاف تھا اور وہ مصدر مذکور کا فاعل اگرچہ اُس ترکیب میں مفعول بہ ہے اور (ضَرْبِی زَیْدًا یُلَابِسُنَا قَائِمِین) جبکہ فاعل و مفعول دونوں سے حال ہو کر (نا) متکلم اور (زَیْدًا) دونوں سے عبارت ہے جو ماقبل میں فاعل و مفعول بہ واقع ہیں اگرچہ اس ترکیب میں مفعول بہ ہے، یہ تقدیر شارح رضی کی بیان کردہ نہیں **کمافی حاشیة العلامه البسنوی علی محرم آفندی** جلد اوّل، ص: ۳۲۳، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما۔

اوّلاً ضمیر مفعول بہ (ھا) کو حذف کیا جس پر دو قرینے:

اوّل: یہ کہ (یُلَابِسُ) فعل متعدی مقتضی مفعول بہ ہے جو بعد حذف عبارت میں موجود نہیں تو اس کا متعدی ہونا حذف پر دلالت کرے گا۔

دوم: یہ کہ (قَائِمًا) حال ہے جو اس بات کا مقتضی کہ اس کا ذوالحال (یُلَابِسُ) کے بعد ہوتا کہ دونوں کا عامل ایک ہو جائے، لہٰذا یہ حذف ذوالحال پر قرینہ ہوا اب (ضَرْبِی زَیْدًا یُلَابِسُ قَائِمًا) رہ گیا پھر خبر مبتدا (یُلَابِسُ) کو حذف کیا جس پر (قَائِمًا) حال قرینہ اور یہی اس کے قائم مقام قرینہ تو اس لئے کہ یہ معمول ہے جس کے لئے عامل درکار جو بعدِ حذف موجود نہیں تو اس کا معمول ہونا ایسے عامل عام کے حذف پر دلالت کرے گا جو ذوالحال اور حال دونوں کا عامل بن سکے اور وہ (یُلَابِسُ) ہے اور قائم مقام ہونا اس لئے کہ معمول قائم مقام عامل ہوا کرتا ہے **کذا فی سوال باسولی** ص: ۲۰۹، یا قرینہ (ضَرْبِی) مبتدا کہ ضَــرْبُ کو ملابست لازم ہے تو ملزوم حذفِ لازم پر قرینہ ہوا، باقی ماندہ ہر دو مثال کے حذف میں یہی تقریر کی جائے گی، یہ تقدیر تکلف سے خالی ہے کہ دونوں حذف قیاسی ہیں **کما فی محرم آفندی** جلد اوّل، ص: ۲۲۵، اور نحاتِ کوفیہ کے نزدیک تقدیر یہ ہے (ضَرْبِی زَیْدًا قَائِمًا حَاصِلٌ) یعنی وہ (قَائِمًا) کو

(زَیْدًا) سے حال قرار دیتے ہیں جبکہ حال مفعول بہ سے ہو یا ضمیر متکلم (یـا) سے جبکہ حال فاعل سے ہو کہ وہ معنیً (ضَرْبٌ) مصدر کے لئے فاعل ہے اس تقدیر پر (قَائِمًا) مبتدائے (ضَرْبٌ) کے متعلقات سے ہوا، یہ لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے فاسد ہے۔

لفظی اعتبار سے اس لئے کہ حذفِ خبر کا وجوب بدون قائم مقام ہو جائے گا جو باطل ہے کیونکہ (قَائِمًا) قائم مقام نہیں ہوسکتا اس لئے کہ وہ اب متعلقاتِ مبتدا سے ہے اور جو متعلقاتِ مبتدا سے ہو وہ قائم مقام خبر نہیں ہوتا، کمامرّ۔

معنوی اعتبار سے اس لئے کہ اب ترکیب مذکور اس عموم وحصر کے لئے مفید نہیں جس کا پہلے افادہ کررہی تھی کیونکہ اب معنی یہ ہیں کہ بحالتِ قیام زید پر واقع شدہ میری ہر ضرب ثابت ہے جو بحالتِ قعود واقع شدہ ضرب کے منافی نہیں ہوسکتا ہے کہ بعض ضرب بحالتِ قعود واقع ہوئی ہوں۔ اور پہلے معنی یہ تھے کہ ہر ضرب زید پر بحالتِ قیام واقع ہوئی اور کسی ضرب کا وقوع بدون قیام نہیں ہوا۔ اس معنی کے پیش نظر یہ جائز نہیں کہ بعض ضربیں بحالتِ قعود واقع ہوئی ہوں اور علامہ اخفش خبرِ محذوف کو مصدر قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ تقدیر یہ ہے کہ (ضَرْبِی زَیْدًا ضَرْبِی قَائِمًا) جبکہ حال فاعل سے ہو اور (ضَرْبِی زَیْدًا ضَرْبُهٗ قَائِمًا) جبکہ حالِ مفعول بہ سے ہو، یہ مسلک بدو وجہ ضعیف ہے:

اوّلاً: اس لئے کہ حذفِ مصدر مع بقائے معمول کلامِ عرب میں معہود نہیں۔

ثانیاً: اس لئے کہ حال اس مصدر پر دلالت نہیں کرتا تو حذفِ خبر بدون قرینہ لازم آئے گا جو جائز نہیں اور علامہ ابن درستویہ نے فرمایا کہ یہ مبتدا ہے جس کی کوئی بھی خبر نہیں کیونکہ یہ بمعنیٰ فعل ہے جیسے (اَقَائِمُ الزَّیْدَان) بمعنیٰ (یَقُوْمُ الزَّیْدَان) تو (ضَرْبِی زَیْدًا قَائِمًا) بمعنیٰ (ضَرَبْتُ زَیْدًا قَائِمًا) ہوا۔ یہ مسلک بھی ضعیف ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو بدون ذکرِ حال مبتدا پر کلام تمام ہو جاتا اور مبتدا فائدۂ تامہ کا افادہ کرتا۔ حالانکہ ایسا نہیں جب تک حال ذکر نہ کریں معنیٰ تام حاصل نہیں ہوتے، جس پر سکوت صحیح ہو۔

۲ قوله: وکلّ رجلٍ وضیعته.

سوم: وہ ترکیب جہاں مبتدا کے بعد ایسا اسم مرفوع آیا جس سے پہلے (و) بمعنیٰ (مع) ہوتا کہ دونوں کے تقارن کا اخبار صحیح ہو جائے جیسے (کُلُّ رَجُلٍ وَضَیْعَتُهٗ) کہ اس میں (کُلّ) مبتدا ہے جو بسوئے

(رَجُل) مضاف اور (ضَیْعَتُہٗ) اس کے بعد اسم مرفوع جس سے پہلے (و) بمعنی (مع) موجود نزد محققین اس کی تقدیر یہ ہے (کُلُّ رَجُلٍ مقرُوْنٌ ھُوَ وَضَیْعَتُہٗ) اس میں (ضَیْعَتُہٗ) معطوف ہے (مقْرُوْنٌ) کی ضمیر مرفوع مستتر پر اسی واسطے اُس کی تاکید بضمیر منفصل لائی گئی **کذا فی الفوائد الشافیه**، وجوب حذف خبر کی وجہ یہ کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود ہیں قرینہ (و) بمعنی (مع) کہ وہ اقتران پر دلالت کرتا ہے اور قائم مقام (ضَیْعَتُہٗ) معطوف، اور (ضَیْعَتُہٗ) بمعنی (حِرْفَتْ) یعنی (پیشہ) اور معنی یہ ہیں کہ ہر مرد اپنے پیشہ کے ساتھ مقترن ہوتا ہے یا (ضَیْعَتُہٗ) بمعنی (آرزو) **کما فی جامع الغموض عن کشف اللغات**، تو معنی یہ ہوئے کہ ہر مرد اپنی آرزو کے ساتھ مقرون ہوتا ہے اور نحاتِ کوفیہ نے فرمایا کہ یہ کلام تام ہے، محتاجِ تقدیر خبر نہیں کہ (وضَیْعَتُہٗ) خبر ہے کیونکہ (و) بمعنی (مع) ہے اگر (کُلُّ رَجُلٍ مَعَ ضَیْعَتِہٖ) کہا جائے تو احتیاج تقدیر نہیں ہوتی۔ اسی طرح یہاں پر مگر یہ مسلک ضعیف ہے کہ (و) کا بمعنی (مع) ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ بمنزلہ (مع) ہو جائے حتیٰ کہ خبر ہونا صحیح ہو بخلاف (مع) کہ وہ حقیقۃً ظرف ہے اور خبر ہونے کے لئے صالح بخلاف (و) کہ وہ حقیقۃً حرف ہے اور خبر بننے کا صالح نہیں **کذا فی حاشیۃ الصبان عن زکریا** جلد اوّل، ص: ۱۷۹، اور نحاتِ بصریہ کے نزدیک تقدیر یہ ہے (کُلُّ رَجُلٍ وَضَیْعَتُہٗ مقْرُوْنَانِ) اس میں (ضَیْعَتُہٗ) کا عطف (کُلّ) مبتدا پر ہے اور (مَقْرُوْنَانِ) دونوں کی خبر، اس پر یہ اشکال وارد کہ اب (ضَیْعَتُہٗ) کا خبر کے قائم مقام ہونا لازم آیا جو درست نہیں۔ اس لئے کہ (ضَیْعَتُہٗ) باعتبار عطف مبتدائے ثانی ہے اور مبتدا اپنی خبر کے قائم مقام نہیں ہوا کرتا، اشکال مذکور کا جواب یہ دیا گیا کہ (مَقْرُوْنَانِ) خبر میں **مثنّی** ہونے کے اعتبار سے دو جہت ہیں:

اوّل: یہ کہ (کُلّ) کی خبر ہے اور اس اعتبار سے (ضَیْعَتُہٗ) معطوف پر مقدم ہے۔

دوم: یہ کہ (ضَیْعَتُہٗ) کی خبر اور ان دونوں جہتوں کا اعتبار اس پر مبنی کہ **مثنّی** تکریر واحد کے حکم میں ہوتا ہے تو (ضَیْعَتُہٗ) بلحاظ جہتِ اوّل قائم مقام خبر ہے، نہ بلحاظ جہتِ دوم اور نیابت کے لئے ایک جہت کافی ہے، پس (ضَیْعَتُہٗ) مبتدائے ثانی کا اپنی خبر کے قائم مقام ہونا لازم نہ آیا۔ مثالِ مذکور پر ایک اشکال وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ (ضَیْعَتُہٗ) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (کُلُّ رَجُلٍ) ہے یا فقط (رَجُل) بر تقدیر اوّل معنی یہ ہوں گے کہ ہر مرد، ہر مرد کے پیشہ کے ساتھ مقرون ہوتا ہے۔ یہ معنی فاسد ہیں کیونکہ ہر مرد اپنے پیشہ کے ساتھ مقرون ہوتا ہے، نہ دوسروں کے پیشہ کے ساتھ۔ بر تقدیر دوم معنی یہ ہوں گے کہ ہر مرد کسی مرد کے پیشہ کے ساتھ

مقرون ہوتا ہے۔ یہ معنی بھی فاسد ہیں کیونکہ ہر مرد اپنے پیشہ کے ساتھ مقرون ہوتا ہے، نہ دوسروں کے ساتھ۔
اس کا جواب یہ دیا گیا کہ (ضَیْعَتُهٗ) کی ضمیر کا مرجع (کُلُّ رَجُلٍ) ہے اور کلام از قبیل **مقابلة الجمع بالجمع** جو انقسام آحاد بر آحاد کو مقتضی ہوتا ہے یعنی (کُلُّ رَجُلٍ) اجمال ہے جو اسمائے ظاہرہ غیر محصورہ جیسے زید، عمر، بکر وغیرہ کے قائم مقام اور ضمیر مذکور بھی اجمال ہے جو ضمائر غیر محصورہ کے قائم مقام جن میں ایک ضمیر ایک اسمِ ظاہر کی طرف راجع، دوسری دوسرے کی طرف، تیسری تیسرے کی طرف **وھکذا** گویا مثالِ مذکور بایں معنی ہے (زَیْدٌ وَضَیْعَتُهٗ مَقْرُوْنَانِ) (عَمْرٌو وَضَیْعَتُهٗ مَقْرُوْنَانِ) (بَکْرٌ وَضَیْعَتُهٗ مَقْرُوْنَانِ وَهَلُمَّ جَرًّا) اور اردو میں ترجمہ یہ ہوگا ہر مرد اپنے اپنے پیشہ کے ساتھ مقرون ہوتا ہے **کذا فی حاشية الصبّان** جلد اوّل ص:۱۷۸، و**حاشية المدقق** ص:۳۰۵۔

۳ قوله: ولعمرك لافعلنَّ كذا.

چھارم: وہ ترکیب جہاں مبتدا مُقْسَم بِهٖ واقع ہو اور کلامِ عرب میں مُقْسَم بِهٖ ہونے کے لئے غالب الاستعمال بھی جیسے (لَعَمْرُكَ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا) کہ (عَمْر) بمعنی (بَقَا) یا بمعنی (حیات) بفتح عین اور بضم عین دونوں طرح استعمال میں ہے مگر قسم میں اور لام کے ساتھ صرف بفتح عین یہ مبتدا مُقْسَم بِهٖ ہے اور کلامِ عرب میں مُقْسَم بِهٖ ہونے کے لئے غالب الاستعمال بھی اس کی خبر (قسمي) وجوباً محذوف ہے کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود۔ قرینہ تو یہی مبتدا کہ مُقْسَم بِهٖ ہے جو بغیر قسم نہیں ہوتا تو یہ حذف اور تعیین محذوف دونوں پر دال ہوا اور قائم مقام جوابِ قسم ہے بخلاف لفظ (عهد) کہ وہ قسم میں غالب الاستعمال نہیں۔
نظیر آں مقامِ قسم میں اس کی خبر کا حذف واجب نہ ہوا بلکہ حذفِ خبر جائز ہے جیسے عَهْدُ اللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا، اور ذکر بھی جائز جیسے عَلَيَّ عَهْدُ اللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا، یہ بات یاد رکھی جائے کہ قائم مقام کی ضرورت خبر کے حذفِ وجوبی میں ہوتی ہے۔ مبتدا کا حذفِ وجوبی قائم مقام کا محتاج نہیں ہوتا۔ وجہ فرق یہ کہ خبر محطِ فائدہ ہے تو وہ مہتم بالشان ہوئی۔ **نظیر آں** اس کے حذفِ وجوبی میں قائم مقام شرط ہوا **کذا فی حاشية الصبان** جلد اوّل ص:۱۷۸

سوال: (لعمرك) مبتدا کی خبر (قسمي) محذوف قرار دینا درست نہیں ورنہ حملِ کل بر جزو لازم آئے گا کیونکہ (قسم) بمعنی سوگند جملہ ہوتی ہے اور (لَعَمْرُكَ) اس کا جزو ہے اور جزو پر کل کا حمل باطل جیسے (زَیْدٌ جُمْلَةٌ) کہنا باطل ہے؟

جواب: (قسمی) بمعنٰی (مَا اُقْسِمُ بِهٖ) ہے یعنی (قسمی) میں قسم بمعنی (سوگند) نہیں بلکہ بمعنی (مُقْسَمٌ بِهٖ) ہے جو جملہ نہیں ہوتا۔ پس محذور مذکور لازم نہ آیا۔

یادرہے کہ (لَعَمْرُكَ) کبھی قسم سوال میں مستعمل ہوتا ہے اور قسم سوال اس قسم کو کہتے ہیں جس کا جواب امر یا نہی یا استفہام ہو جیسے (**لعمرك انصر اخاك ظالمًا او مظلومًا**) شارح رضی فرماتے ہیں کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے ایک ترکیب ترک فرمادی جس میں حذفِ خبر واجب ہے، وہ ترکیب یہ ہے جہاں مقامِ خبر میں ظرف واقع ہو اور اس کا متعلق عام جیسے (**زَيْدٌ قُدَّامَكَ**) اور (**زَيْدٌ فِي الدَّارِ**) کہ ان میں (**ثَابِتٌ**) خبر محذوف وجوبًا ہے۔ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود ہیں، قرینہ ظرف ہے کہ ہر ظرف ثبوت پر دلالت کرتا ہے **كَمَا مَرَّ**، اور یہی قائم مقام، ابن جنی نے اس کا اظہار جائز رکھا ہے مگر یہ قول قابلِ اعتماد نہیں کیونکہ علتِ وجوب موجود ہے۔ پھر جواز کیسا؟ شاید مصنف علیہ الرحمۃ نے ترکیب مذکور کو اس لئے ترک فرمادیا کہ اس میں قائم مقام خبر بنا بر خبریت مرفوع المحل ہے (تو بایں اعتبار خبر مذکور رہی) بخلاف سابقہ چاروں قائم مقام خبر کہ اُن میں (وَضَيْعَتُهٗ) تو مرفوع ہے لیکن نہ بربنائے خبریت باقی سرے سے مرفوع ہی نہیں (تو خبر محذوف ہی رہی) اور مقصود بالبیان وہی تراکیب ہیں جن میں خبر محذوف رہتی ہے۔

مخفی نہ رہے کہ کبھی مبتدا اور خبر دونوں جوازًا محذوف ہوتے ہیں جیسے (اَزَيْدٌ قَائِمٌ) کے جواب میں (نعم) یعنی (نَعَمْ زَيْدٌ قَائِمٌ)

سوال: یہاں پر حذف واجب ہونا چاہئے کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود ہیں۔ قرینہ تو سوال ہے اور قائم مقام (نعم)؟

جواب: (نَعَمْ) قائم مقام نہیں ہوسکتا کیونکہ قائم مقام جملہ کے لئے واجب ہے کہ اس کی طرح نسبتِ تامہ پر دلالت کرتا ہو اور (نَعَمْ) کی دلالت نسبتِ ناقصہ پر ہے تامہ پر نہیں **كَمَا مَرَّ تفصيله في بحث الفاعل فتذكر**۔

ترکیب

قوله: ضربی زیدًا قائمًا. بصریہ کے نزدیک اس کی اصل ہے (ضَرْبِي زَيْدًا حَصَلَ

اِذَا کَانَ قَائِمًا) میں (ضَرْبِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیرًا مصدر (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبارِ محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر سکون (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعول بہ (ضَرْبُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مبتدا (حَصَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے مبتدا (اِذَا) ظرفِ زمان مبنی بر سکون منصوب محلًا مضاف (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل تام اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (زَیْدًا) (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل (کَانَ) فعل تام اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلًا (اذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (حَصَلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مرفوع محلًا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قولہ: کُلُّ رجل وضیعتہ. میں (کُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف (رَجُل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرفِ عطف بمعنی (مَعَ) مبنی بر فتح (ضَیْعَۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے معطوف علیہ (ضَیْعَۃُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا (مَقْرُوْنَان) خبر محذوف وجوبًا (مَقْرُوْنَان) مثنی مرفوع بالف اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھُما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون (مَقْرُوْنَان) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، یہ ترکیب بر مذہب نحاتِ بصریہ اور نحاتِ کوفیہ کے نزدیک (کُلُّ رَجُلٍ) مبتدا ہے اور (وَضَیْعَتُہٗ) خبر یعنی (و) بمعنی (مَعَ) ہے۔ یہ قول ازروئے معنی قوی ہے، ازروئے لفظ قوی نہیں کیونکہ بر تقدیر خبریت (و) بمعنی (مع) مضاف ہونا چاہئے اور (ضَیْعَۃُ) مضاف الیہ مجرور، حالانکہ استعمال میں (ضَیْعَۃُ) مرفوع ہے اور بعض نے کہا کہ (کُلُّ رَجُلٍ وَضَیْعَتُہٗ) ایسا مبتدا ہے جس کی خبر نہیں۔

قوله: لـعمرك لَافعلنَّ كذا. میں (ل) برائے توطیہ قسم یعنی اس بات پر دال کہ آنے والا جواب اس کے مابعد جملہ قسم کے لئے ہے مبنی بر فتح (عَـمْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح (عَـمْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا جس کی خبر (قَسَمِیْ) وجوباً محذوف (قَسَمِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیراً (یـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون (قَسَمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ قسمیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (لَاَفْعَلَنَّ) مضارع معروف بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف مبنی بر فتح صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون یا بر فتح علیٰ اختلافِ القولین (كَذَا) اسمِ کنایہ مبنی برسکون منصوب محلاً مفعول بہ (لَاَفْعَلَنَّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ قسم ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، **وَمَا قَالَ فِي الْفَوَائِدِ الشَّافِيَةِ مِنْ اَنَّ هٰذِهِ الْجُمْلَةِ** جوابِ قسم مقدر **فَمَا لَا احصله**۔۱۲

خبر[1] انَّ و اخواتها

اور اسی قبیل سے اِنَّ کی خبر ہے اور اس کے امثال کی

هو المسند[2] بـعـد دخول هٰذِهِ الحروف

وہ ایسا اسم ہے جو مسند ہو بعد داخل ہونے ان حروف کے

مثل اِنَّ زَيْدًا قَائِم

جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِم

[1] **قوله: خبر اِنَّ واخواتهاالخ.** مبتدا وخبر کی بحث سے فراغت پا کر مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں سے حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر کا بیان شروع فرمایا (خبـرُ اِنَّ الخ) مبتدا ہے جس سے پیشتر

(وَمِنْهُ) بقرینۂ سابق محذوف اس میں (و) حرفِ عطف ہے اور (مِنْهُ) خبر مقدم، اس کی ضمیر مجرور کا مرجع وہی جنسِ مرفوع ہے جس کو محذوف قرار دیا تھا۔ یہ جملہ بنظرِ قرب (مِنهَا الْمُبْتَدَاءُ وَالْخَبَرُ) پر معطوف ہے یا بنظرِ اصالت (مِنْهُ الْفَاعِلُ) پر اور معنی یہ ہیں کہ مرفوع سے نکلی ہوئی نوع (اِنَّ) اور اس کے امثال کی خبر ہے جو (اَنَّ) اور (كَاَنَّ) اور (لٰكِنَّ) اور (لَيْتَ) اور (لَعَلَّ) ہیں۔

سوال: (اَخَوَاتٌ) جمع (اُخْتٌ) کا اطلاق ان مذکورات پر درست نہیں کیونکہ یہ ذی روح نہیں ہیں اور (اَخَوَاتٌ) کا اطلاق ذی روح پر ہوتا ہے؟

جواب: (اَخَوَاتٌ) یہاں پر مجازاً بمعنی (امثال) ہے جیسے آیت کریمہ (كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَعَنَتْ اُخْتَهَا) میں (اُخْتٌ) بمعنی (مثل) از قبیل ذکر ملزوم وارادۂ لازم کیونکہ (اخت) کا (اخت) یا (اخ) کے ساتھ (اَبٌ) یا (اُمٌّ) میں اشتراک ہوتا ہے جس کو از قبیل مشابہت قرار دیتے ہیں۔ پس (اَخَوَاتٌ) کو مشابہت لازم ہوئی اور یہ پانچوں حروف (اِنَّ) کے ساتھ عمل میں مشابہت رکھتے ہیں، اسی واسطے ان کو (اَخَوَاتٌ) سے تعبیر کیا گیا۔

یاد رہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ کے گذشتہ قول (عِشْرُوْنَ وَاَخَوَاتِهَا) میں بھی (اَخَوَاتٌ) بایں معنی ہے۔

سوال: اگر وجہ اطلاق یہی ہے تو (اخوۃ) سے تعبیر کیوں نہیں کیا؟

جواب: یہ تعبیر بتاویل کلمات قرار دیئے پر مبنی ہے، نہ اس پر کہ حروف مؤنث مستعمل ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ حروف مبانی یعنی حروفِ ہجا کی تانیث استعمال میں وجوباً ہے، نہ حروفِ معانی کی کہ ان کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے اِن حروف کی خبر کو ذکر میں خبرِ لائے نفی جنس اور اسمِ مَا و لَا پر کیوں مقدم کیا حالانکہ سب کے سب فاعل کے ساتھ ملحق ہیں؟

جواب: لائے نفی جنس (اِنَّ) کے ساتھ معنی تحقیق میں مشابہت کی بنا پر عمل کرتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ یہ تحقیق اثبات کے لئے آتا ہے اور وہ تحقیق نفی کے لئے تو (اِنَّ) اصل ٹھہرا اور (لَا) فرع جس طرح اصل کو فرع پر شرافت ہوتی ہے اسی طرح معمولِ اصل کو معمولِ فرع پر۔ **نظر بر آں** خبرِ (اِنَّ) کو خبرِ (لَا) پر مقدم ذکر کیا اور (مَا) و (لَا) مشابہت (بِلَيْسَ) کی بنا پر عمل کرتے ہیں اور (لَيْسَ) فعلِ جامد ہے اور (اِنَّ) وغیرہ فعل

مشتق کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر عمل کرتے ہیں اور فعلِ مشتق کو فعلِ جامد پر شرافت ہے کیونکہ فعلِ مشتق سے مختلف معانی مقصودہ جیسے (اثبات ونفی، استقبال ومضی) حاصل ہو سکتے ہیں نہ فعلِ جامد سے۔ لہٰذا فعلِ مشتق اصل ہوا اور فعلِ جامد فرع، جس طرح اصل کو فرع پر شرافت ہوتی ہے اسی طرح مشابہ باصل کو مشابہ بفرع پر تو (انَّ) وغیرہ بہ نسبت (مَا) و (لَا) اشرف ٹھہرے اور معمولِ اشرف کو معمولِ غیر اشرف پر شرافت ہوتی ہے۔

نظر بر آں خبر (انَّ) وغیرہ اسم (مَا) و (لَا) سے اشرف ہوئی۔ اسی واسطے ذکر میں مقدم کردیا گیا۔ کوفیہ کے نزدیک یہ حروف رافع خبر نہیں بلکہ ان کی خبر مرفوع بالابتدا ہوتی ہے۔ وجہ یہ کہ حروفِ مذکورہ بذاتِ خود عامل نہیں بلکہ بوجہ مشابہت عمل کرتے ہیں تو عمل میں ضعیف ہوئے۔ لہٰذا دو عملِ نصب ورفع نہ کرسکیں گے بر مذہبِ اصح یہ حروف خود مرافع ہیں۔

وجہ اوّل: یہ جو کوفیہ کی دلیل کے جواب کو بھی متضمن کہ ان کا عمل جب فعل متعدی کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر ہوا تو مشبّہ بہ کی طرح دو عملِ نصب ورفع یہ بھی کریں گے۔

وجہ دوم: یہ کہ ان کے معانی تاکید، تشبیہ، تمنی، ترجی، استدراک نسبتِ مابعد سے متعلق ہوتے ہیں اور نسبت کا تعلق طرفین یعنی اسم وخبر کے ساتھ یکساں ہوتا ہے تو ان حروف کی اقتضا اسم وخبر کے لئے برابر ہوئی۔ **نظر بر آں** اولٰی یہ ہوا کہ دونوں میں عمل کریں، نہ صرف اسم میں **كما ذَهَبَ اليه الكوفية**۔

۲ **قوله: هو المسند بعد دخول هٰذهِ الحروف**. یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ تعریف بیان فرماتے ہیں کہ وہ ایسا اسم ہے جو ان حروف کے داخل ہونے پر مسند ہو جیسے (انَّ زَيْدًا قَائِمٌ)

سوال: تعریف ہٰذا میں (اَلْاِسم) مذکور نہیں، پھر اس کی تقدیر کس قرینہ سے اختیار کی گئی؟

جواب: بایں قرینہ کہ زیر بحث اسم مرفوع محدود ہے اور یہ اس کی نوع۔ **نظر بر آں** تعریف خبر جملہ کو شامل نہیں جیسے خبر مبتدا کی تعریف مبتدا کی خبر جملہ کو شامل نہ تھی **كَمَامَرَّ** (اُس کا انفہام) مصنف علیہ الرحمۃ کے قول (اَمْرُهُ كَاَمْرِ خَبَرِ الْمُبْتَدَاءِ) سے ہوتا ہے اور خبر مبتدا کا جملہ ہونا صراحۃً مذکور ہو چکا **كذا في التّحفة الخادمية** ص:۹۹، **وحاشية المولٰى العِصَام** ص:۱۱۰

اقول: خبر جملہ کا انفہام قولِ مذکور سے صحیح نہیں کیونکہ (اَمْرُهُ) میں ضمیر مضاف الیہ کا مرجع خبر معرّف ہے اور اس تقدیر پر معرّف خبر مفرد تو (اَمْرُهُ الخ) سے خبر مفرد کے حکم کا بیان ہوا جس سے خبر جملہ کا

انفہام ممکن نہیں بلکہ جواب میں یہ کہا جائے کہ (اَلْاِسْـم) مقدر عام ہے کہ لفظاً ہو یا تاویلاً اور خبر جملہ تاویلاً اسم ہے اور خبر (اِنَّ) الخ میں (خَبـر) بمعنی (مُـخْبـرٌ بِـهٖ) ہے جو خبرِ مفرد اور خبر جملہ دونوں کو شامل اسی طرح (کَـاَمْرِ خَبرِ الْمُبْتَدَاءِ) میں (خَبر) بمعنی (مُخْبرٌ بِہٖ) ہے۔ اب تعریف خبر مفرد اور خبر جملہ دونوں کو شامل ہوگئی اور حکم بھی دونوں کو شامل ہوگا یا تعریف کو خبرِ مفرد کے ساتھ مخصوص قرار دیں بایں طور کہ (اَلْاِسْـم) مقدر سے مراد اسم لفظاً ہو اور خبر جملہ بایں طور مستفاد کہ (اَمْـرُهٗ) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع بطرقِ استخدام وہی (خَبر) مگر بمعنی (مُخْبرٌ بِہٖ) ہو اور (کَاَمْرِ خَبرِ الْمُبْتَدَاءِ) میں بھی (خَبرْ) بمعنی (مُخْبرٌ بِہٖ) **فتامل**۔

سوال: یہ تعریف فاسد ہے کہ کسی کی خبر پر صادق نہیں آسکتی جیسے مثالِ مذکور میں (قَـائِم) پر یہ صادق نہیں آتا کہ ان حروف کے داخل ہونے پر مسند ہے کیونکہ یہ صرف بعد دخول (اِنَّ) مسند ہے، نہ سب کے دخول کے بعد اور تعریف میں یہی معتبر کہ فرمایا (**بَعْدَ دُخُوْلِ هٰذِهِ الْحُرُوْف**) اسی طرح باقی ماندہ میں سے ہر ایک کی خبر پر صادق نہیں آسکتی؟

جواب: عبارت میں تقدیر مضاف مراد ہے یعنی (**بَـعْدَ دُخُوْلِ هٰذِهِ الْحُرُوْف**) اب معنی یہ ہوئے کہ وہ ایسا اسم ہے جو ان حروف میں سے کسی ایک کے دخول کے بعد مسند ہو اور شک نہیں کہ ترکیب مذکور میں (قَـائِم) پر یہ صادق آتا ہے کہ وہ ان حروف میں سے ایک یعنی (اِنَّ) کے دخول کے بعد مسند ہے۔ طرح بواقی میں سے ہر ایک کی خبر پر یہ تعریف صادق آئے گی۔

سوال: بعد تقدیر مضاف بھی معرّف کے ہر فرد پر صدق تعریف تسلیم نہیں۔ اس لئے کہ یہاں پر (هُــوَ) معرّف ہے جس کا مرجع دو حال سے خالی نہیں یا تو (اِنَّ) اور اس کے اخوات کی خبر ہے۔ اس تقدیر پر مجموعۂ اخبار معرّف ہوا اور شک نہیں کہ مجموعۂ اخبار پر یہ تعریف صادق نہیں آتی کیونکہ مجموعۂ اخبار تو وہ ہے جو سب کے دخول کے بعد مسند ہو، نہ وہ جو ان میں سے ایک کے دخول کے بعد مسند ہو یا مرجع خبر (اِنَّ) اور خبر اَخَوَاتْ میں سے ہر ایک ہے۔ اس تقدیر پر خبر (اِنَّ) پر تو صادق کہ وہ ان حروف میں سے ایک یعنی (اِنَّ) کے دخول کے بعد مسند ہوتی ہے مگر خبر اَخَوَاتْ پر صادق نہیں کہ وہ سب اَخَوَاتْ کے دخول کے بعد مسند ہوتی ہے، نہ ان حروف میں سے ایک کے دخول کے بعد؟

جواب: دونوں مرجع نہیں، عبارت میں تقدیر مضاف ہے یعنی (**خَبَرُ بَابِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا**) اور (**هو**) کا مرجع یہی خبر جو بسوئے لفظ (بَـاب) مضاف ہے اور یہی معرّف۔ اب صدق تعریف میں اصلاً خفا نہیں کہ اب

معرّف (خَبَر بَاب) مذکور ہے اور معنی یہ ہیں کہ خبر باب مذکور ایسا اسم ہے جو ان حروف میں سے کسی ایک حرف کے داخل ہونے پر مسند ہو جس پر کوئی غبار نہیں، اس لئے کہ (خبرِ باب) مذکور ہر ایک پر صادق ہے۔

سوال: عبارت کو توزیع پر محمول کیوں نہیں کیا جاتا جیسے (رَكِبُوْا دَوَابَّهُمْ) میں بایں طور کہ (خَبَرِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) میں اضافت (خَبَر) برائے استغراق ہو، اب تقدیر یہ ہوگی (كُلُّ خَبَرِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) اور (هو) کا مرجع جمیع اخبار (اِنَّ وَاَخَوَات) قرار دیں اور (اَلْمُسْنَدُ بَعْدَ دُخُوْلِ هٰذِهِ الْحُرُوْف) بطریق توزیع وتقسیم سب کی تعریف ہو۔ اب معنی یہ ہوں گے کہ (اِنَّ) کی ہر خبر وہ ہے جو اس کے دخول کے بعد مسند ہو (اَنَّ) کی ہر خبر وہ ہے جو اس کے دخول کے بعد مسند ہو (کَاَنَّ) کی ہر خبر وہ ہے جو اس کے دخول کے بعد مسند ہو علیٰ ہٰذا القیاس۔ اب نہ تقدیر (بَاب) کی ضرورت، نہ تقدیر (اَحَد) کی؟

جواب: عبارت کو بدو وجہ توزیع پر محمول نہیں کیا:

اوّل: یہ کہ اس تقدیر پر (مُعَرَّف) افراد ہو جاتے ہیں جس پر اضافت کا برائے استغراق لینا دلالت کرتا ہے اور تعریف ماہیت کے لئے ہوتی ہے، نہ افراد کے لئے کَمَا مَرَّ۔

دوم: یہ کہ توزیع یعنی اِنقسام آحاد بر آحاد اس صورت میں مشہور ہے جہاں مقابلۂ جمع بجمع ہو اور یہاں پر ایک مقابل (هٰذِهِ الْحُرُوْف) بصیغۂ جمع ہے اور دوسرا مقابل یعنی (هُو) کا مرجع (خَبَرِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) بصیغۂ مفرد۔ **نظر برآں** توزیع پر محمول نہیں کیا اور تقدیر (بَاب) اور (اَحَد) اختیار کی گئی۔

تعریف مذکور میں (اَلْاِسْم) مقدر جنس ہے جو تمام مرفوعات کو شامل اور (اَلْمُسْنَدُ بَعْدَ دُخُوْلِ هٰذِهِ الْحُرُوْف) فصل جس سے باقی ماندہ سب مرفوعات خارج ہو گئے۔ بایں تفصیل کہ فاعل، مفعول مالم یسم فاعلہ، مبتدا کی قسمِ اوّل، اسمِ مَا و لَا مشابہ بلیس (المسند) سے کہ یہ سب مسند الیہ ہوتے ہیں نہ مسند اور مبتدا کی قسمِ دوم، خبرِ مبتدا، خبرِ لائے نفی جنس (بَعْدَ دُخُوْلِ هٰذِهِ الْحُرُوْف) سے کہ یہ ان میں سے کسی حرف کے دخول پر مسند نہیں ہوتے۔۱۲

ترکیب

قوله: خبر انّ واخواتها. میں (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اِنَّ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَخَوَاتِ) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً مضاف (هَا)

ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (اِنَّ)، (اَخَـوَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (خَبَـرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر (مِـنْهُ) محذوف بقرینۂ سابق جس میں (مِنْ) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت یا برائے مجاوزت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے جنس مرفوع کَمَا مَرَّ، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم یا برفتح علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: هو المسند بعد دخول هٰذه الحروف. میں (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے (خَبَـرُ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَـا) (اَلْـمُسْـنَدُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُسْـنَـدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلـلَّـفْـظ) (بَـعْـدَ) ظرفِ زمان منصوب لفظاً مضاف (دُخُـوْل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (ھـا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون (ذہ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور باعتبارِ محل قریب مرفوع باعتبارِ محل بعید بنا بر فاعلیت معطوف علیہ یا مبدل منہ یا موصوف (اَلْـحُـرُوْف) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد حضوری مبنی بر سکون (حُـرُوْف) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً عطف بیان یا بدل الکل یا صفت، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدالکل سے مل کر یا موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (دُخُـوْل) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (بَـعْـدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (مُسْـنَدُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَللَّفْظ) اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مِثْل اِنَّ زَيْدًا قَائِم. میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے خبر اِنَّ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ اِنَّ زیدًا قائم. میں (اِنَّ) حرفِ مشبہ بفعل مبنی برفتح (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (قَـائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے اسم (اِنَّ) (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر (اِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں ۔۱۲

وَاَمْرُہٗ[1] کَـاَمْرِ خبر المبتداءِ اِلَّا فِی تقدیمہ
اس کا حکم تمام باتوں میں مانند حکم خبر مبتدا ہے سوائے تقدیم کہ اس میں نہیں
اِلَّا[2] اذا کانَ ظرفًا
مگر جب کہ ظرف ہو تو اس میں بھی

[1] **قولہ: وامرہ کامر خبر المبتداء الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اُس کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ خبر اِنَّ وغیرہ کا حکم تمام اوصاف میں مانند حکم خبر مبتدا ہے۔ **اقسام** میں جیسے مفرد ہونے میں، جملہ ہونے میں، نکرہ ہونے میں، معرفہ ہونے میں اور **احوال** میں جیسے واحد ہونے میں، متعدد ہونے میں، مذکور ہونے میں، محذوف ہونے میں اور **شرائط** میں جیسے جملہ ہونے کی صورت میں، عائد ہونے میں، اور عائد کے بدون قرینہ محذوف نہ ہونے میں کہ یہ اقسام، احوال اور شرائط جس طرح خبر مبتدا کے لئے ہیں، اسی طرح خبرِ اِنَّ وغیرہ کے لئے بھی لیکن **ھمع الھوامع** جلد اوّل، ص. ۱۳۵، میں ہے کہ اُن کی خبر کا تعدد جائز نہیں۔ یہی مقتضائے قیاس ہے کہ ان کا عمل بمشابہت فعل ہوتا ہے اور فعل دو مرفوع کو مقتضی نہیں ہوتا، نیز کلام عرب میں مسموع نہیں ہوا۔

سوال: اس کی کیا وجہ ہے کہ مفرد، جملہ، نکرہ، معرفہ کو اقسام سے قرار دیا اور وحدت، تعدّد، ذکر، حذف کو احوال سے؟

جواب: وجہ یہ ہے کہ افراد وغیرہ سے خبر کی انواع بنتی ہیں جیسے **حیوان ناطق** کے ساتھ نوع بنتا ہے بخلاف وحدت وغیرہ کہ یہ احوال ہیں، ان سے خبر کی نوع حاصل نہیں ہوتی جیسے (رَجُـل) کہ اتصاف بوحدت وتعدّد

سے نوع نہیں ہوتا، اسی طرح ذکر وحذف سے نوع حاصل نہیں ہوتی۔

سوال: خبرِ اِنَّ وغیرہ کا حکم مطلقًا مانند حکم خبر مبتدا قرار دینا درست نہیں کیونکہ خبر مبتدا کا ایک حکم یہ ہے کہ وہ کبھی معنیٔ استفہام کو متضمن ہوتی ہے جیسے (اَیْنَ زَیْدٌ) بخلاف (اِنَّ) وغیرہ کہ ان کی خبر متضمن معنیٔ استفہام نہیں ہوتی اس لئے کہ (اِنَّ) وغیرہ بجز (اَنَّ) مقتضی صدارت ہیں اور خبر متضمن معنیٔ استفہام بھی ہر ایک کے مقدم کرنے سے دوسرے کی صدارت باطل ہوجائے گی اور (اَنَّ) تحقیق پر دلالت کرتا ہے جو استفہام کے منافی؟

جواب: مراد یہ ہے کہ خبر اِنَّ وغیرہ کا حکم مطلقًا مانند حکم خبر مبتدا اس وقت ہے جبکہ مانع نہ ہو اور صورتِ مذکورہ میں مانع مذکور موجود (اِلَّا فِیْ تَقْدِیْمِهٖ) یہ استثنائے مفرغ کلام موجب سے ہے جیسے (قَرَأْتَ اِلَّا یَوْمَ کَذَا) اور معنی یہ ہیں کہ خبر اِنَّ وغیرہ کا حکم تمام اوصاف میں مانند حکم خبر مبتدا ہے سوائے تقدیم کہ اُس میں نہیں۔ اس لئے کہ مبتدا کی خبر مبتدا پر مقدم ہوتی ہے اور ان کی خبر ان کے اسم پر مقدم نہیں ہوتی، وجہ یہ کہ عمل فعل دو قسم پر ہے:

اوّل: اصلی وہ یہ کہ مرفوع منصوب پر مقدم ہو جیسے (ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا)

دوم: فرعی وہ یہ کہ منصوب مرفوع پر مقدم ہو جیسے (ضَرَبَ عَمْرًا زَیْدٌ) چونکہ یہ حروف بمشابہت فعل عمل کرتے ہیں کما سیأتی فی بحث الحروف انشاء اللّٰہ تعالیٰ تو عمل میں فعل کی فرع ہوئے۔ **نظر برآں** ان کو فعل کا عمل فرعی دیا گیا جس میں منصوب مرفوع پر مقدم ہوتا ہے تاکہ عمل میں بایں طور فعل سے ان کا انحطاط قائم رہے۔ اسی واسطے خبر کی تقدیم اسم پر جائز نہیں ورنہ انحطاطِ مذکور فوت ہوجائے گا اور فرع کی اصل کے ساتھ مساوات لازم آئے گی جو جائز نہیں۔

سوال: (اِلَّا فِیْ تَقْدِیْمِهٖ) وجوہ شبہ محذوفہ سے استثناء ہے، اصل عبارت یوں تھی (اَمْرُهٗ فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْصَافِ کَاَمْرِ خَبَرِ الْمُبْتَدَاءِ اِلَّا فِیْ تَقْدِیْمِهٖ) تو (تَقْدِیْم) وجہ شبہ ہوئی اور وجہ شبہ دونوں یعنی مشبہ بہ اور مشبّہ میں مشترک ہوتی ہے۔ لہٰذا (تَقْدِیْم) کی اضافت ضمیر کی جانب خواہ یہ ضمیر خبر مبتدا کی طرف راجع ہو یا خبر اِنَّ کی طرف درست نہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ کو اِلَّا فِی التَّقْدِیْمِ) فرمانا چاہئے تھا؟

جواب: یہ ہے جس کو (کافی) میں افادہ فرمایا اور اس کی تفصیل حاشیۃ المدقق ص: ۳۰۸، میں فرمائی، اس کا حاصل یہ کہ استثنائے مذکور وجوہ شبہ سے نہیں بلکہ (فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْصَافِ) محذوف سے ہے اور وہ (اَمْرُهٗ) کی صفت اور (کَاَمْرِ خَبَرِ الْمُبْتَدَاءِ) میں (ک) بمعنی (مثل) اور تقدیر عبارت یوں ہے (اَمْرُهٗ مِثْلُ اَمْرِ خَبَرِ الْمُبْتَدَاءِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْصَافِ اِلَّا فِیْ تَقْدِیْمِهٖ) اس تقدیر پر موصوف (اَمْرُهٗ) اور

صفت (فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْصَافِ) میں (مِثْلُ اَمْرِ خَبَرِ الْمُبْتَدَاءِ) فاصل ہوگیا، یہ فصل جائز ہے۔ اب (اَمْرُہٗ) اپنی صفت سے مل کر مبتدا ہے اور (مِثْلُ اَمْرِ خَبَرِ الْمُبْتَدَاءِ) خبر اور وجوہ شبہ سے استثناء کی صورت میں (اَمْرُہٗ) مبتدا ہے اور (ثَابِتٌ) یا (ثَبَتَ) محذوف خبر اور (فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْصَافِ) مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ (فِیْ تَقْدِیْمِہٖ) سے مل کر اس کا ظرفِ مستقر، اسی طرح (کَاَمْرِ خَبَرِ الْمُبْتَدَاءِ) اس کا ظرفِ مستقر۔

۲ قوله: اِلَّا اذا كان ظرفا. یہ بھی استثنائے مفرغ ہے مگر کلام منفی سے جو ماقبل سے مفہوم ہوا اور وہ (لَا یَتَقَدَّمُ) ہے۔ اب معنی یہ ہوئے کہ خبر (اِنَّ) وغیرہ اپنے اسم پر کسی وقت مقدم نہیں ہوتی مگر جب کہ ظرف ہو تو (اِنَّ) کی خبر خبر مبتدا کی طرح جوازاً مقدم ہوتی ہے جب کہ اسم معرفہ ہو جیسے (لَیْتَ هِنَا زَیْدًا) اور (اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ) اور وجوباً جب کہ اسم نکرہ ہو جیسے ارشادِ نبوی:

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً

دو مشرکین نے فصاحت و بلاغت اور تحسین الفاظ کو ملحوظ رکھتے ہوئے بڑی لچھے دار تقریر کی جس پر سامعین کو تعجب بالائے تعجب ہوا۔ اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تقریر فی نفسہٖ اگر چہ محمود ہے مگر بعض تقریریں جادو کا اثر رکھنے کی بنا پر مذموم ہو جاتی ہیں جس طرح جادوگر اپنے جادو سے باطل کو ایسا مزین کرتا ہے کہ مسحور کی نظر میں حق معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض مقررین تقریری مہارت تفنّن بلاغت اور تحسین الفاظ کے باعث سامعین کی عقول کو اپنی جانب اس قدر مائل کر لیتے ہیں کہ وہ ان کی تقریر میں تفکر و تدبر کرنے سے رہ جاتی ہیں اور ان کو باطل حق معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح شعر فی نفسہٖ مذموم ہے مگر بعض اشعار حکمت پر مشتمل ہونے کی وجہ سے محمود ہو جاتے ہیں جیسے وہ اشعار جن میں حمدِ الٰہی اور نعتِ رسالت پناہی وغیرہ محمود باتیں ہوں۔ وجہ یہ کہ ظرف زمان ہوتا ہے یا مکان اور اس سے کوئی حادث خالی نہیں۔ جس طرح کوئی انسان قریب محرم سے خالی نہیں ہوتا تو خبرِ ظرف اسم کے لئے بمنزلۂ قریب محرم ہوئی اور خبر غیر ظرف بمنزلۂ قریب غیر محرم اور قریب محرم بعض احکام میں قریب غیر محرم سے ممتاز ہوتا ہے کہ وہ قریب محرم کے لئے ہوتے ہیں، نہ قریب غیر محرم کے لئے جیسے عورت کا قریب محرم کے سامنے بے پردہ ہو کر آنا جائز ہے، نہ قریب غیر محرم کے۔ **نظر بر آں** اسم پر تقدم خبر ظرف کے لئے مخصوص ہوا اور جو خبر جار مجرور ہو اس کو خبر ظرف پر محمول کر دیا گیا کہ وہ خبر ظرف کے بایں معنی مشابہ ہے کہ خبر ظرف کی طرح یہ بھی تعلق میں فعل یا شبہ فعل کی طرف محتاج ہوتی ہے۔

سوال: خبر غیر ظرف بھی مقدم ہوتی ہے بلکہ وجوباً جیسے (اِنَّ غُلَامَہٗ زَیْدًا) کہ اگر مقدم نہ کریں تو اضمار قبل

الذکر لفظاً ورتبۃً لازم آئے گا جو باطل ہے؟

جواب: یہ ترکیب ہی سرے سے جائز نہیں کہ خبر غیر ظرف کے تقدم کو مستلزم ہے جو باطل ہے کما مرّ حاشیة المدقق ص:۳۰۸، میں ہے کہ بعض مستثنیات بیان میں آنے سے رہ گئے۔

اوّل: یہ کہ خبر (اِنَّ) وغیرہ مَالَهُ صَدرُ الْكَلَام کو متضمن نہیں ہوتی بخلاف خبر مبتدا۔

سوال: جی نہیں، خبر (اِنَّ) مَالَهُ صَدْرُ الْكَلَام کو متضمن ہوتی ہے جیسے (اِنَّ زَيْدًا لَفِي الدَّارِ) کیونکہ لام ابتدا بھی صدر کلام کو مقتضی ہوتا ہے؟

جواب: لام ابتدا خبر (اِنَّ) میں مقتضی صدارت نہیں ہوتا۔

دوم: یہ کہ خبر (اِنَّ) معرفہ ہوتی ہے اور اسم نکرہ جیسے (اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا) اور یہ جائز نہیں کہ مبتدا نکرہ اور خبر معرفہ ہو۔

سوم: یہ کہ خبر (اِنَّ) پر لام ابتدا کا دخول جائز ہے بخلاف خبر مبتدا اور جملہ انشائیہ کے خبر (اِنَّ) واقع ہونے میں اختلاف ہے اور صحیح جواز کذا فی حاشية المولٰی عبدالحکیم ص:۳۰۸ نقلا عن شرح التسھیل۔

ترکیب

قوله: وامره كامر خبر المبتداء اِلَّا فی تقديمه. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اَمْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (خَبَرُ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) (اَمْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (اَمْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (خَبَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلْمُبْتَدَاءِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبْتَدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (اَمْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (تَقْدِيْم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (ھا)

ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید جب کہ تقدیم مصدر مبنی للفاعل ہو بنا برمفعولیت اور مرفوع جب کہ مبنی للمفعول ہو بنا بر نائب فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے خبر (اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) (تَقْدِيْم) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ مستقر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، مزید تفصیل شرح میں ملاحظہ فرمایئے۔

قوله: اِلَّا اذا کان ظرفًا. (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی بر سکون (اِذَا) ظرفِ زمان مبنی بر سکون منصوب محلاً مضاف (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے خبر (اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) (ظَرْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ ہوا (لَا يَتَقَدَّمُ) مقدر کا (لَا يَتَقَدَّمُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے خبر (اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) (لَا يَتَقَدَّمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

خبرُ[1] لَا اَلَّتی لنفی الجنسِ

اور اسی قبیل سے خبر لائے نفی جنس ہے

هُوَ الْمُسْنَدُ بَعْدَ دُخُولِهَا

وہ ایسا اسم ہے جو مسند ہو اس کے داخل ہونے پر

[1] **قوله: خبر لا الّتی لنفی الجنس.** مصنف علیہ الرحمۃ خبر (اِنَّ) وغیرہ کے بیان سے فارغ ہو کر یہاں سے خبر لائے نفی جنس کی بحث شروع فرماتے ہیں۔ اسم (مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَيْنِ

بِلَیْسَ) پر ذکر میں بدو وجہ مقدم فرمایا:

اوّل: یہ کہ (لَا) بمشابہت (اِنَّ) عمل کرتا ہے کَمَا مَرَّ اور (اِنَّ) بمشابہت فعلِ مشتق تو بواسطۂ (اِنَّ) فعلِ مشتق کے ساتھ (لَا) کو مشابہت ہوئی کہ مشابہ بمشابہ شے مشابہ بشے ہوتا ہے بخلاف (مَا) اور (لَا) کہ یہ دونوں بمشابہت فعلِ جامد یعنی (لَیْسَ) عمل کرتے ہیں اور اوّل کو ثانی پر شرافت حاصل کَمَا مَرَّ تو لائے نفی جنس کو بھی (مَا) و (لَا) پر شرافت ہوئی۔ **نظر برآں** اس کے معمول کو بھی ان کے معمول پر۔

دوم: یہ کہ معمولِ مشابہ کو معمولِ مشابہ بہ کے ساتھ ذکر میں اتصال رہے (خَبَرُ لَا الَّتِی الخ) مبتدائے مؤخر ہے جس سے پیشتر (وَمِنْهُ) بقرینۂ سابق محذوف اس میں (مِنْهُ) خبر مقدم اور (و) برائے عطف، یہ جملہ بوجہ اصالت (مِنْهُ الْفَاعِل) پر معطوف ہے یا بوجہ قرب جملۂ (خَبَرُ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) پر اور (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا معرّف ہے جس کا مرجع (خَبَرُ لَا الخ) اور (اَلْمُسْنَدُ الخ) خبر تعریف ہے جس سے پیشتر بقرینۂ سابق (اَلْاِسْمُ) محذوف۔ حاصلِ تعریف یہ کہ خبر لائے نفی جنس ایسا اسم ہے جو اس کے دخول پر مسند ہو وَتَذَكَّرْ مَامَرَّ فِی تَعْرِيْفِ خَبَرِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا۔

ترکیب

قولہ: خبر لا الّتی لنفی الجنس. (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (لَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً موصوف (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون مجرور محلاً (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (نَفْيِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اَلْجِنْس) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (جِنْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت مضاف الیہ (نَفْيِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَبَتَتْ) مقدر کا، (ثَبَتَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (تَا) علامتِ تانیث مبنی بر سکون صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ موصول (ثَبَتَتْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (اَلَّتِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت (لَا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر (مِنْهُ) مقدر جس میں (مِنْ) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے جنس مرفوع

کَمَا مَرَّ جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلاً مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ھو المسند بعد دخولها. (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے خبر (لا) (اَلْمُسْنَدُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُسْنَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) (بَعْدَ) ظرفِ زمان منصوب لفظاً مضاف (دُخُوْل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت (دُخُوْل) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (مُسْنَدُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

مثل[1] لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ فِيهَا وَ يُحْذَفُ[2]									
جیسے	لا	غُلامَ	رجلٍ	ظریفٌ	فیہا	اور	محذوف	ہوتی	ہے
كَثِيرًا وَبَنُو تَمِيمٍ[3] لَا يُثْبِتُونَهُ									
بکثرت	اور	بنی	تمیم	اس	کا	اثبات	نہیں	کرتے	

[1] **قوله: جیسے لا غلام رجلٍ ظریف فیها.** میں (ظَرِيْف) اور (فیہا) دونوں خبر ہیں۔

سوال: خبر کی دو مثالیں کیوں بیان فرمائیں؟

جواب: تاکہ خبر کی دو نوع کا بیان ہو جائے کہ وہ کبھی غیر ظرف ہوتی ہے جیسے (ظَرِيْفٌ) اور کبھی ظرف

جیسے (فِيهَا)

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے مثال مشہور (لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ) کوذکر کیوں نہ فرمایا؟

جواب: لائق یہ ہے کہ مثال ممثل لہٗ میں نص ہو کہ احتمالِ غیر نہ رکھے اور ترکیب مذکور نص نہیں کیونکہ اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ (فِي الدَّارِ) صفت (رَجُل) ہو خواہ مرفوع باعتبار حمل برمحلِ بعید یا منصوب باعتبار حمل برمحل قریب یا حمل برلفظ اور خبر محذوف بخلاف مثال کتاب کہ وہ نص ہے اُس میں احتمال صفت نہیں کیونکہ (غُلَامَ رَجُلٍ) اسم (لَا) مضاف ہے جس کی صفت بر مذہب اصح باعتبار حمل برلفظ منصوب ہی ہوتی ہے، اس کو باعتبار حمل برمحل مرفوع قرار دینا جائز نہیں تو مثال کتاب میں (ظَرِيفٌ) اور (فِي الدَّارِ) دونوں بنابر خبریّت ہی مرفوع ہوئے **كذا في حاشية المدقق** ص:۳۱۰، اس تعریف میں (اَلْاِسْم) محذوف جنس ہے جو تمام **مرفوعات** کو شامل اور (اَلْمُسْنَدُ بَعْدَ دُخُوْلِهَا) فصل جس سے باقی ماندہ **مرفوعات** بایں تفصیل خارج ہو گئے کہ فاعل، مفعولِ مالم یسم فاعلہٗ، مبتدا کی قسمِ اوّل، اسمِ **مَا و لَا** مشابہ **بلیس** (اَلْمُسْنَد) سے کہ یہ سب مسند الیہ ہوتے ہیں، نہ مسند اور مبتدا کی قسمِ ثانی، خبر اِنَّ وغیرہ، خبر مبتدا (بَعْدَ دُخُوْلِهَا) سے کہ یہ تینوں مسند ہوتے ہیں مگر بعد دخولِ لائے نفی جنس مسند نہیں ہوتے۔

مخفی نہ رہے کہ (لَا) کا رافعِ خبر ہونا مذہب نحاتِ بصریہ ہے، کوفیہ کے نزدیک (لَا) رافع نہیں کہ اس کا عمل بمشابہت (اِنَّ) ہے اور (اِنَّ) خود کوفیہ کے نزدیک رافع خبر نہیں تو یہ بدرجۂ اولیٰ رافعِ خبر نہ ہوگا **كذا في حاشية الصبان** جلد دوم، ص:۵، لیکن **همع الهوامع** جلد اوّل، ص:۱۴۶ میں ہے کہ یہی بالاجماع رافع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲ **قوله: ويحذف كثيرًا.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ وہ بکثرت محذوف ہوتی ہے یعنی جوازًا جب کہ از قبیل افعالِ عموم ہو، وجہ یہ کہ (لَا) برائے نفی ہے جس کا اسم منفی عنہ اور خبر منفی ہوتی ہے اور نفی چاہتی ہے منفی کو اور چونکہ منفی مخصوص پر قرینہ نہیں۔ لہٰذا منفی عام پر محمول کیا گیا اور وہ مذکور نہیں تو معلوم ہوا کہ محذوف ہے۔ پس (لَا) خود اُس پر قرینۂ لفظیہ ہوا جیسے (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) اس میں (لَا) برائے نفی جنس ہے اور (اِلٰه) نکرۂ مفردہ اُس کا اسم جو مبنی برفتح منصوب باعتبار محل قریب مرفوع بابتدا باعتبار محل بعید (اِلَّا) برائے استثنا اسمِ جلالت مرفوع کیونکہ (اللہ) سے باعتبار محل بعید بدل البعض ہے۔ اس لئے

کہ بعد (اِلَّا) بدل البعض ہی واقع ہوتا ہے **کما فی غایۃ التحقیق** ص:۲۱۱،لفظ (اللہ) سے بدل قرار دے کر مفتوح پڑھنا درست نہیں کہ اسمِ جلالت مفرد معرفہ ہے جو بعد (لا) مبنی بر فتح نہیں ہوتا بلکہ مرفوع ہوا کرتا ہے اور تکرار (لَا) واجب **کَمَا سَیَأتِی** اور محل قریب سے بدل اعتبار کر کے منصوب قرار دینا بھی جائز نہیں کیونکہ مبدل منہ کا عامل بدل کا عامل ہوتا ہے تو (لَا) کا اسمِ جلالت میں عامل ہونا لازم آئے گا جو مفرد معرفہ ہے اور (لا) مفرد معرفہ میں عمل نہیں کرتا، یہ کلام غیر موجب ہے اور مستثنیٰ منہ (اِلٰـہ) مذکور ایسی صورت میں مابعد (اِلَّا) کا بدل ہونا مختار اور بر بنائے استثنا منصوب ہونا خلافِ مختار جائز ہوتا ہے مگر یہاں پر درست ہی نہیں۔ وجہ یہ کہ عاملِ مستثنیٰ بر مسلکِ محققین فعلِ متقدم بواسطۂ (اِلَّا) ہوتا ہے یا معنیٔ فعل بواسطۂ (اِلَّا) **کما فی الفوائد الشافیہ** ص:۱۳۹،اور معنیٔ فعل سے مراد ہر وہ لفظ جس سے معنیٔ حدث مستنبط ہوں جیسے ہائے تنبیہ، حرفِ ندا، اسمِ اشارہ وغیرہ **کما فی التکملہ** ص:۵۳۰، یہاں پر ماقبل میں فعل نہیں بلکہ معنیٔ فعل اور وہ (لَا) ہے تو یہی عامل ہوگا اور اس کا عامل ہونا درست نہیں کہ یہ بوجہ نفی عمل کرتا ہے اور وہ (اِلَّا) سے ٹوٹ گئی تو مستثنیٰ میں عامل بھی نہ رہا۔ پس اسمِ جلالت کا منصوب باستثنا ہونا بھی باطل ٹھہرا۔ یہیں سے ظاہر ہوا کہ اسمِ جلالت کا بنا بر خبریّت مرفوع ہونا بھی باطل اور (مَوْجُوْدٌ) محذوف کی ضمیر مرفوع مستتر سے مستثنیٰ قرار دے کر منصوب پڑھنا بھی درست نہیں کہ اس تقدیر پر مستثنیٰ منہ محذوف ہے تو یہ مستثنیٰ مفرغ ہوا اور اس کا اعراب وہی ہوتا ہے جو مستثنیٰ منہ کا اور مستثنیٰ منہ (مَوْجُوْدٌ) کی ضمیر مستتر ہے جو بنا بر نائب فاعلیت مرفوع محلًا تو اسمِ جلالت بھی مرفوع ہوگا، نہ منصوب۔

سوال: اسمِ جلالت کا بدل ہونا بدیہی البطلان ہے کہ اُس سے کفری معنی پیدا ہوتے ہیں۔ وجہ یہ کہ بدل کی جانب اثباتًا یا نفیًا وہی چیز منسوب ہوتی ہے جس کی نسبت مبدل منہ کی طرف ہو مگر مقصود بدل ہوا کرتا ہے۔ یہاں پر (اِلٰـہ) مبدل منہ کی طرف منسوب خبرِ محذوف (مَوْجُوْدٌ) ہے لیکن نفیًا تو بدل اسمِ جلالت کی طرف بھی (مَوْجُوْدٌ) نفیًا منسوب ہوا۔ پس اسمِ جلالت سے قصدًا وجود کی نفی ہوگئی جو کفرِ صریح ہے؟

جواب: ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، کیونکہ اسمِ جلالت (اِلٰـہ) سے باعتبارِ لفظ یا محلِ قریب سے بدل نہیں حتیٰ کہ یہ معنیٔ باطل پیدا ہوں بلکہ باعتبارِ محلِ بعید بدل ہے اور (اِلٰـہ) اپنے محل بعید کے اعتبار سے اسمِ (لا) نہیں حتیٰ کہ منفی عنہ قرار پائے بلکہ مبتدا ہے اسی واسطے مرفوع ہوا اور خبرِ (لا) محذوف (مَوْجُوْدٌ) اُس کی خبر ہے تو (اللہ) مبدل منہ کی طرف (مَوْجُوْدٌ) اثباتًا منسوب ہوا پس اسم جلالت بدل کی طرف بھی (مَوْجُوْدٌ) اثباتًا

منسوب قرار پایا۔ **نظر برآں** اسمِ جلالت کے لئے قصد او جود کا اثبات ہوا اور بایں اعتبار کہ (اِلٰہ) اسم (لَا) ہے غیر کی نفی ہوئی اسی اثبات ونفی کو توحید کہتے ہیں اور اگر بدل لفظ سے ہو جیسے (مَا جَاءَ نِیْ اَحدٌ اِلَّا زَیْدٌ) میں تو بدل کا حکم باب استثنار میں دے کر ابدال سے بدو طریق مخالف ہوتا ہے۔

اوّل: یہ کہ اس بدل البعض کے ساتھ برائے ربط ضمیر راجع بسوئے مبدل منہ نہیں ہوتی بلکہ (اِلَّا) ربط کا افادہ کرتا ہے بخلاف غیر بابِ استثنا کہ وہاں ضمیر مذکور لازم ہے۔

دوم: یہ کہ بابِ استثنار میں جو چیز مبدل منہ کی طرف نفیًا منسوب ہوتی ہے وہ بدل کی طرف اثباتًا جیسے مثالِ مذکور میں کہ مجی (اَحَدٌ) کی طرف نفیًا منسوب ہے اور (زَیْدٌ) کی طرف اثباتًا نحات نے اس کی تصریح کی ہے۔

سوال: اب لازم آیا کہ (مَوْجُوْدٌ) خبرِ محذوف پر دو عامل رافع کا اجتماع ہو جائے ایک (لَا) اور دوسرا ابتدا اور یہ باطل ہے کہ عامل علّتِ مستقلہ کے حکم میں ہوتے ہیں اور معمول حکمِ معلول میں اور دو علّتِ مستقلہ کا اجتماع ایک معلول پر باطل؟

جواب: ایک جہت سے اجتماع باطل ہے نہ دو جہت سے اور یہاں پر (مَوْجُوْدٌ) لفظاً مرفوع بلَا ہے اور محلًا بابتدا جیسے (اِنْ لَمْ یَکُنْ) میں کہ (لَمْ) لفظاً جازم ہے اور (اِنْ) محلًا کمافی الفوائد الشافیہ صفحہ ۵۵۔ پس ثابت ہوا کہ اسمِ جلالت بنابر بدلیّتِ مرفوع ہے اور خبرِ (لَا) محذوف جو (مَوْجُوْدٌ) ہے اور (لَا) اس پر قرینۂ لفظیہ ھٰذا ماخطر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال اسی قبیل سے ہے (لَا فتیٰ اِلَّا عَلِیْ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفَقَار) بفتحِ (فا) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی تلوار کا نام ہے جو بادشاہِ اسکندریہ نے بطور ہدیہ پیش کی تھی۔ اس کے ساتھ (دُلْدُلْ) نامی ایک خچر بھی تھا اور ایک کنیز جن کا اسم گرامی ماریہ قبطیہ ہے جو اُمہات المومنین میں داخل ہوئیں، انہیں سے حضرت ابراہیم متولد ہوئے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ یہ تلوار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادی تھی اور بعض نے کہا کہ نجاشی بادشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیش کی تھی اور بعض نے کہا کہ آسمان سے نازل ہوئی تھی کذافی محرم آفندی صفحہ: ۲۳۵، جلد اوّل استادِ معظم حضرت مولانا سید امیر صاحب پنجابی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نے کلمۂ توحید کی ترکیب میں ایک مختصر رسالہ تالیف فرمایا جو (تجزیۃ کلمۃ التوحید) کے ساتھ موسوم ہے۔ اتفاق پریس اجمیر شریف نے اس کو ۱۳۴۷ھ میں طبع کیا تھا۔ ہم بنظر افادہ یہاں پر اس کو نقل کرتے ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اعلم انّ القول المقبول عند الفحول فی بیان ترکیب کلمة التوحید اعنی لاَاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ اَنّ (لَا) لنفی الجنس و(اِلٰہ) اسمھا المبنی علی الفتح لکونه نکرةً مفردةً تلیھا وخبرھا محذوف وھو (موجود) و(الا) استثنائیه والاستثناءُ متصل) و(اللّٰہ) مستثنیٰ مرفوع علیٰ البدلیلة من اسمھا حملا علی محله البعید علیٰ ماھو المختار ویجوز نصبه علیٰ الاستثناء ولکنه ضعیف بل اضعف والمشھور امتناعه واختار الرفع وجواز النصب لانه بعد اِلّا فی کلام غیر موجب والمستثنیٰ منه مذکور وھو (الٰہ) بمعنی الذّات المستحق للعبادة فی نفس الامر کلی متعدد جزئیاته بحسب التصور والموجود منھا واحد وھو (اللّٰہ) سبحانه وتعالیٰ فصح الاستثناء لانه من قبیل استثناء الجزئی من حکم جزئیاته علیٰ طریقة ماجاء نی احد الّا زید فصار المعنی لامستحق للعبادة فی نفس الامر موجود الّا اللّٰہ ای ھٰذا الجزئی المخصوص المعبود بالحقّ لنا فاندفع ماقیل انه یلزم استثناء الشی من نَفسه وماقیل انه علیٰ ھٰذا التقدیر لایلزم نفی امکان الشریک ولم یثبت التوحید بکلاجزئیه لان التوحید عبارة عن نفی وجود الشریک ونفی امکانه فمدفوع بان التوحید فی نفسهٖ وان کان عبارة عماقلت الّاانَّ الکلمة الطیّبة لیست بکافلة له لانَّ المقصود منھا رد اعتقاد المشرکین القائلین بوجود الشریک فھٰذا القدر کاف لردّھم امّا امکان الشریک مع عدم وجودهٖ فلیس بمعتقدھم وان کان معتقداًنفیه لتکمیل التوحیدفالکلمة الطیبة دالة علیٰ التوحید الوجودی ولذا تسمّٰی کلمة التوحید امّا التوحید الامکانی فیثبت ببداھة العقل لانَّ ممکن الوجود مالایلزم من وجوده محال وبشریک الباری تعالیٰ یلزم من وجودهٖ المحال کما یدل علیه برھان التمانع اھ۔

اقول: قوله قدس سرهٗ (بان التوحید فی نفسهٖ واِن کان عبارة عما قلت) علیٰ سبیل التنزل لما فی التلویح (ولان التوحید ھو بیان وجوده ونفی الله غیره

لابیان امکانه وعدم المکان غیره) ویدل علیه قوله قدس سرهٗ آخراً(وان کان معتقداًنفیه لتکمیل التوحید)حیث جعل اعتقاد نفی الامکان مُکمّلاً لَاداخلاًفی التوحید فاستقم

۳ قولہ: وبنو تمیم لا یثبتونه. مصنف علیہ الرحمۃ نے خود اپنی کتاب (امالی) میں بنی تمیم کے مسلک کی توضیح بایں طور فرمائی کہ ان کے نزدیک خبر (لَا) مراد ہوتی ہے مگر وجوباً حذف کرتے ہیں جیسے سب کے نزدیک خبر مبتدا بعض مقامات میں وجوباً محذوف ہوتی ہے جن کا ذکر ماقبل میں گذر گیا اس احتمال پر (لَایثبتُونَهٗ) کے معنی یہ ہوئے کہ بنی تمیم اپنے کلام میں خبر (لَا) کا لفظاً اثبات نہیں کرتے تقدیراً مراد ہوتی ہے یا ان کے نزدیک (لَا) اسم فعل بمعنی (نَفَیْتُ) ہے اس تقدیر پر خبر کی احتیاج ہی نہیں کہ اسم فعل اپنے معمول کے ساتھ مل کر کلام مستقل ہوتا ہے اب (لَایثبتُونَهٗ) کے معنی یہ ہوئے کہ بنی تمیم (لَا) کے لئے خبر ثابت ہی نہیں کرتے نہ لفظاً نہ تقدیراً کیوں کہ (لَا) اسم فعل ہے جس کے لئے خبر کی حاجت نہیں مگر احتمال اوّل اظہر ہے کہ اس کو لغت فصیح کے ساتھ تقدیر خبر میں موافقت حاصل نیز اسم فعل کا ورود اس صیغہ پر نہیں ہوا کذافی حاشیۃ العلامۃ محمد بن موسیٰ البسنوی المطبوعۃ علیٰ حاشیۃ محرم آفندی جلد اوّل، صفحہ ۳۴۳۔

مخفی نہ رہے کہ دربارۂ حذف خبر (لَا) بنی تمیم اور اہل حجاز کے مسلک میں فرق یہ ہوا کہ بروقت قرینہ اہل حجاز کے نزدیک جائز ہے اور بنی تمیم کے نزدیک واجب اور قرینہ خود (لَا) ہے کَمَامَرَّ یا قرینۂ استفہام عام مقدر جب کہ (لَا) اپنے مدخول کے ساتھ استفہامِ عام کے جواب میں آسکتا ہو۔ **نظر برآں** (لا الٰہ الّا اللّٰہ) استفہامِ عام مقدر (الٰہ مع اللّٰہ) کے جواب میں ہوا اور اگر قرینہ نہ ہو نہ قالیۃ نہ حالیۃ تو کسی کے نزدیک حذف سرے سے جائز ہی نہیں چہ جائیکہ واجب جیسے (لَااَحَدَ اَغیرُ مِنَ اللّٰہِ) اِس خبر کے بعض احکام یہ ہیں:

(۱) یہ کہ ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔

(۲) یہ کہ (لَا) اور اسمِ (لَا) دونوں سے اس کا تأخر واجب ہے اگرچہ ظرف یا جار مجرور ہو پس جائز نہیں کہ خبر یا کوئی اجنبی (لَا) اور اسم (لَا) کے درمیان فاصل ہو سکے۔

(۳) یہ کہ معمولِ خبر کا بھی تأخر دونوں سے واجب ہے البتہ معمول کا خود خبر پر تقدم جائز ہے۔

(۴) یہ کہ حذف اس وقت جائز ہے جب کہ اسم مذکور ہو ورنہ نہیں جیسے (لَاعلیك) كذافي همع الهوامع جلد اوّل صفحہ ۱۴۶ او حاشية الصبان جلد دوم صفحہ ۵ و محرم آفندی جلد اوّل صفحہ ۲۳۴۔

ترکیب

قوله: مثل لا غلام رجل ظريف فيها. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (لاغلام رجل ظريف فيها) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خَبَرِ لَا، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ لَاغلام رجل ظريف فيها. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (غُلَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (رُجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غُلَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم، (ظَرِيْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم لَا (ظَرِيْفٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر اوّل (فِي) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلدَّارِ) جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر ثانی لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ويحذف كثيرًا. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (يُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے خبر لَا (كَثِيْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (حَذْفًا) یا (زَمَانًا) (كَثِيْرًا) صفت شبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی

یا مفعول فیہ، (یُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول مطلق نوعی یا مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وبنو تميم لا يثبتونه. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (بَنُو) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم مضاف (تَمِيْم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (بَنُو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (لَايَثْبُتُوْنَ) نفی فعل مضارع معروف صحیح با ضمیر بارز مرفوع با ثباتِ نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا (ها) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر لا (لَايَثْبُتُوْنَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں ۔۱۲

اسمُ[1] ماولا المشبّهتين بليس

اسی قبیل سے مَا و لَا مشابہ بلیس کا اسم ہے

هو المسند اليه بعد دخولهما مثل مازيد

وہ ایسا اسم ہے جو مسند الیہ ہو ان دونوں میں سے کسی ایک کے دخول پر جیسے مَازَيْدٌ

قائما ولا رجل افضل منك وهو[2] في لا شاذٌّ

قَائِمًا اور لا رجل افضل منك عمل بمشابہت لیس صرف لا میں نادر ہے

[1] **قوله: اسم مَاولَا الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ خبر لائے نفی جنس کی بحث سے فارغ ہو کر اسم مَاولَامشابہ بلیس کا بیان شروع فرماتے ہیں (اسم مَاولَا الْمُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ) مبتدائے مؤخر ہے اس سے پیشتر (وَمِنْهُ) بقرینۂ سابق محذوف جس میں (و) برائے عطف بر جملۂ (مِنْهُ

اَلْفَاعِلُ) بوجہ اصالت یا بر جملہ (خَبَرُ لَا الَّتِیْ لِنَفْیِ الْجِنْسِ) بوجہ قرب اور (مِنْهُ) خبر مقدم اس میں ضمیر مجرور کا مرجع وہی جنس مرفوع جس کو محدود قرار دیا تھا فاعل وغیرہ اس کی انواع تھیں یہ اس کی آخری نوع ہے (هُوَ) ضمیر مرفوع منفصل معرّف ہے جس کا مرجع (اِسْمُ مَاوَلَا الخ) اور (اَلْمُسْنَدُ الخ) تعریف جس سے پیشتر (اَلْاِسْمُ) بقرینۂ سابق محذوف اب تعریف یہ ہوئی کہ (اِسْمُ مَاوَلَا الْمُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ) ایسا اسم ہے جو ان دونوں کے دخول پر مسند الیہ ہو جیسے (مَازَيْدٌ قَائِمًا) اور (لَارَجُلٌ اَفْضَلُ مِنْكَ)

سوال: یہ تعریف نہ اسم مَا پر صادق آتی ہے نہ اسم لَا پر جیسے مثال اوّل میں (زَيْدٌ) پر صادق نہیں آتا کہ وہ دونوں کے دخول پر مسند الیہ ہے بلکہ صرف (مَا) کے دخول پر مسند الیہ ہے اسی طرح مثالِ ثانی میں (رَجُلٌ) پر صادق نہیں آتا کہ وہ دونوں کے دخول پر مسند الیہ ہے بلکہ صرف (لَا) کے دخول پر مسند الیہ ہے۔

جواب: تعریف میں تقدیر مضاف مراد ہے یعنی (بَعْدَ دُخُولِ اَحَدِهِمَا)

سوال: اب بھی تعریف صادق نہیں کہ ایک کے دخول پر جو اسم مسند الیہ ہو وہ تو صرف اسی کا اسم ہوگا نہ دونوں کا اور معرف دونوں کا اسم ہے؟

جواب: معرف میں بھی تقدیر مضاف مراد ہے یعنی (اِسْمُ بَابِ مَاوَلَا الْمُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ) اب صدق تعریف میں اصلاً خفا نہیں کہ (اِسْمُ بَابٍ) مذکور ہر ایک پر صادق آتا ہے۔

سوال: یہ دونوں (لَيْسَ) کے ساتھ کس بات میں مشابہ ہیں؟

جواب: نفی میں اور مبتدا و خبر پر داخل ہونے میں جس طرح (لَيْسَ) نفی کا افادہ کرتا ہے اور مبتدا و خبر پر داخل ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی نفی کا افادہ کرتے ہیں اور مبتدا و خبر پر داخل ہوتے ہیں۔

سوال: اس کی کیا وجہ ہے کہ (اِسْمِ مَا) کی مثال میں معرفہ ذکر کیا ہے اور اسمِ (لَا) کی مثال میں نکرہ؟

جواب: وجہ یہ کہ (مَا) معرفہ اور نکرہ دونوں میں عمل کرتا ہے کبھی اسم و خبر دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے (مَا زَيْدٌ هُوَ الظَّرِيْفَ) اور کبھی دونوں نکرہ جیسے (مَارَجُلٌ قَاعِدًا) اور کبھی اسم معرفہ اور خبر نکرہ جیسے (مَازَيْدٌ قَائِمًا) یہ جائز نہیں کہ اسم نکرہ اور خبر معرفہ ہو بخلاف (لَا) کہ وہ صرف نکرہ میں عمل کرتا ہے اسی واسطے اسم و خبر دونوں نکرہ ہوتے ہیں اس فرق کی وجہ یہ کہ (لَا) کی مشابہت بِلَيْسَ میں نقصان ہے جس کی تفصیل قولِ آئندہ میں آئے گی تعریف میں (اَلْاِسْمُ) محذوف جنس ہے جو تمام مرفوعات کو شامل اور (اَلْمُسْنَدُ اِلَيْهِ

بَعْدَ دُخُوْلِهِمَا) فصل جس سے باقی مرفوعات بایں تفصیل خارج ہوگئے کہ (اَلْمُسْنَدُ اِلَیْہِ) سے مبتدا کی قسم ثانی، خبر مبتدا، خبر انَّ وغیرہ، خبر لائے نفی جنس کہ ان میں سے کوئی مسند الیہ نہیں ہوتا اور (بَعْدَ دُخُوْلِهِمَا) سے فاعل، مفعول مالم یسم فاعلہ، مبتدا کی قسم اوّل کہ ان میں سے ہر ایک مسند الیہ ہوتا ہے مگر نہ بعد دخولِ مَاوَلَا۔

یادرهے که مرفوعاتِ مذکورہ کی تعریف میں مسند الیہ اور مسند سے مراد مسند الیہ اور مسند بالاصالۃ ہے بایں قرینہ کہ توابع کا ذکر بعد میں آرہا ہے اب توابع سے تعریف **منتقض** نہ ہوگی کہ یہ مسند الیہ یا مسند بالاصالۃ نہیں ہوتے اسی واسطے اصطلاحاً ان پر فاعل وغیرہ مرفوعات کا اطلاق نہیں ہوتا۔

مخفی نه رهے که (مَاوَلَا) کے دو حال ہیں ایک یہ کہ (لَیْسَ) کے ساتھ افادۂ نفی اور مبتدا و خبر پر داخل ہونے میں مشابہت دوسرا یہ کہ ان کا دخول اسم یا فعل کے ساتھ مخصوص نہیں دونوں پر داخل ہوتے ہیں پہلے حال کا اعتبار کرتے ہوئے اہل حجاز کے نزدیک (لَیْسَ) کی طرح عامل قرار پائے کہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں اسی کو نحات بصریہ نے اختیار کیا جس کو مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر ذکر فرمایا ہے کہ اس کتاب کے اکثر و بیشتر مسائل بر مسلک بصریہ ہیں اور دوسرے حال کے اعتبار سے بنی تمیم کے نزدیک عامل نہیں کہ جو حرف اسم و فعل میں سے کسی کے ساتھ مخصوص نہ ہو وہ عمل نہیں کرتا **کذا فی همع الهوامع** جلد اوّل صفحہ ۱۲۳، چنانچہ قرآن کریم میں بروایت حفص (مَاهٰذَا بَشَرًا) اور (مَاهُنَّ اُمَّهَاتِهِمْ) میں نصب (بَشَرْ) اور (اُمَّهَاتْ) بر لغت اہل حجاز ہے اور عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرارت میں اوّل کا رفع اور عاصم کی قرارت میں دوم کا رفع بر لغت بنی تمیم ہے **کذا فی حاشیة الصبان** جلد اوّل صفحہ ۲۰۰۔

۲ قوله: وهو فی لَا شاذ. (هو) کا مرجع عمل بمشابہت (لَیْسَ) ہے جو مثال سے مفہوم کہ مثال مذکور میں (مَا) اور (لَا) مشابہت بلیس ہی کی بنا پر عمل کررہے ہیں (فی لَا) جار مجرور (شَاذٌ) کا ظرف لغو مقدم ہے جس کی تقدیم افادۂ حصر کے لئے اب معنی عبارت یہ ہوئے کہ عمل بمشابہت لَیْسَ صرف (لَا) میں قلیل ہے نہ (مَا) میں۔

سوال: یہ معنی درست نہیں کیوں کہ (شَاذٌ) (شُذُوْذٌ) بمعنی انفراد سے مشتق ہے تو معنی عبارت یہ ہوئے کہ عمل بمشابہت لَیْسَ تنہا (لَا) میں ہوتا ہے نہ (مَا) میں اور جار مجرور کی تقدیم برائے تاکید انفراد؟

جواب: بایں قرینہ کہ (مَا) کو بمشابہت لَیْسَ عامل قرار دیا ہے (شَاذٌ) مجازاً بمعنی قلیل ہے کہ (شَاذٌ) بمعنی (منفرد) کو قلیل لازم تو یہ مجاز از قبیل اطلاق ملزوم و ارادۂ لازم ہوا وجہ قلت یہ کہ (لَا) کی مشابہت بِلَیْسَ

میں نقصان ہے وہ یہ کہ (لَیْسَ) زمانۂ حال میں نفی نسبت کے لئے آتا ہے اور (لَا) زمانۂ استقبال میں کذا فی محرم آفندی جلد اوّل صفحہ ۲۳۰، اور (لَیْسَ) کی خبر پر بائے زائدہ آتی ہے (لَا) کی خبر پر نہیں آتی بخلاف (مَا) کہ وہ ہر دو امر مذکور میں (لَیْسَ) کی طرح ہے اسی نقصان کے باعث (لَا) کا عمل نثر میں مسموع نہیں ہوا صرف اشعار میں وارد جیسے کسی شاعر نے تعزیت میں کیا اچھی بات کہی ہے۔

تعزَّ فلا شیٌ علی الارض باقیا ولا وزرٌ ممّاقضی اللّٰہ واقیا

اس میں (تعزّ) امر از باب تفعّل بمعنی (تصبّر) ہے اور (شیٌ) اسم (لَا) اور (علی الارض) جار مجرور (باقیاً) خبر کا ظرف لغو مقدم اور (وَزَرٌ) بمعنی (ملجا) ثانی (لَا) کا اسم اور (ممّاقضی اللّٰہ) جار مجرور (واقیا) خبر کا ظرف لغو مقدم معنی یہ ہیں کہ صبر اختیار کرو کیوں کہ کوئی چیز زمین پر باقی رہنے والی نہیں اور نہ کوئی پناہ گاہ اللہ کے حکم سے محفوظ رکھنے والی۔

مخفی نہ رہے کہ عمل (مَا) کے واسطے چند شرائط ہیں:

(۱) یہ کہ اس کی نفی باقی رہے اگر (اِلَّا) سے ٹوٹ گئی تو عمل باطل ہو جائے گا اب اسم وخبر مبتدا وخبر ہو جائیں گے جیسے وَمَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔

(۲) یہ کہ خبر اسم سے مؤخر ہو ورنہ عمل باطل ہو جائے گا جیسے ماحَسَنٌ اَنْ یَّحْمَدَ الْمَرْءُ نَفْسَهٗ

(۳) یہ کہ اس کے بعد (اِنْ) زائدہ نہ ہو ورنہ عمل باطل ہو جائے گا جیسے (بنی غُدَانَةَ مَا اِنْ اَنْتُمْ ذَهَبٌ وَلَا صَرِيْفٌ لٰكِنْ اَنْتُمُ الْخَزَفُ اس میں (بنی غُدَانَةَ) منادی ہے اور (صَرِيْفٌ) بمعنی (فضّة) اور (خَزَفٌ) بمعنی ٹھیکری ان تینوں شرائط کا بیان بحث خبر میں آرہا ہے۔

(۴) یہ کہ اس کی (مَا) کے ساتھ تاکید نہ لائی گئی ہو ورنہ عمل باطل ہو جائے گا جیسے مَامَازَيْدٌ قَائِمٌ

اسی طرح عمل (لَا) کے لئے شرائط ہیں:

(۱) بقائے نفی (۲) عدم تقدم خبر (۳) یہ کہ (لَا) اور اس کے اسم میں کوئی فاصل نہ ہو۔

(۴) یہ کہ اسم وخبر دونوں نکرہ ہوں یہ مسلک جمہور ہے اور ابن جنّی کے نزدیک تعریف اسم جائز جیسے:

بَدَتْ فِعْلَ ذِیْ وُدٍّ فَلَمَّا تَبِعْتُهَا تَوَلَّتْ وَاَلْقَتْ حَاجَتِیْ فِیْ فُؤَادِیَا
وَحَلَّتْ سَوَادَ الْقَلْبِ لَا اَنَا بَاغِيًا سِوَاهَا وَلَا عَنْ حُبِّهَا مُتَرَاخِيًا

کہ (لَا) اس میں (اَنَا) پر داخل جو اس کا اسم معرفہ ہے اور (بَاغِيًا) اس کی خبر اور جمہور کے نزدیک یہ مؤول

ہے جس کی ایک تاویل یہ کہ (لَا اَنَا) اصل میں (لا مثلی) تھا جو ابہام میں متوغل ہونے کے باعث معرفہ نہیں مضاف محذوف ہوا تو ضمیر مجرور ضمیر مرفوع منفصل کی صورت میں آ گئی یہ دونوں شعر جلیل القدر صحابی نابغہ جعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں ان کا اسم گرامی (حسان بن قیس) ہے اور کنیت ابولیلیٰ دوسو بیس سال کی عمر میں بمقام (اصبهان) وصال فرمایا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شعر سنایا۔

بَلَغْنَا السَّمَاءَ مَجدُنَا وَجُدُودُنَا وَاِنَّا لَنَرجُو فَوقَ ذٰلِكَ مَظْهَرًا

یعنی ہماری بزرگی اور ہمارے اجداد آسمان تک پہنچ گئے اور ہم بیشک اس سے اوپر پہنچنے کی امید رکھتے ہیں اس پر نبوی ارشاد ہوا (الی این) یعنی کہاں تک تو عرض کیا (الیٰ الجنّة) جنت تک فرمایا (نعم انشاء اللّٰه) ہاں انشاء اللہ پھر دو شعر عرض کئے۔

وَلَا خَيرَ فِي حِلْمٍ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَادِرُ تَحْمِي صَفْوَهُ اَنْ يُكَدَّرَا

وَلَا خَيرَ فِي جَهْلٍ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ اَرِيبٌ اِذَا مَا اَوْرَدَ الْاَمْرَ اَصْدَرَا

اس میں (حِلْم) بمعنی (بردباری) ہے اور (بَوَادِر) جمع (بادرة) بمعنی (حِدَّت) اور (صَفو) بمعنی (نکھار) اور (اَرِيب) بمعنی (عاقل) اور (اَوْرَدَ) بمعنی (ذَكَرَ) اور (اصدر) بمعنی (اَتَمَّ) یعنی اور بردباری میں بھلائی نہیں جب کہ اس کے ساتھ اتنی تیزی وتندی نہ ہو جو اس کے نکھار کو گندلا ہونے سے محفوظ رکھ سکے ورنہ جہالت میں بھلائی جب کہ ایسے عاقل میں نہ ہو جو کسی بات کو کہے تو اس کو پورا کر چھوڑے ان دونوں شعروں کے سننے پر دعا دیتے ہوئے فرمایا (لَا يَفْضُضِ اللّٰهُ فَاكَ) یعنی اللہ تمہارا منہ کھولا نہ کرے یعنی دانتوں سے خالی نہ ہو۔ چنانچہ اس نبوی دعا کا اثر یہ ہوا کہ جب کوئی دانت گرتا تو اس کی جگہ دوسرا نکل آتا تھا (کذافی حاشية المولیٰ الامير علیٰ مغني اللبيب) جلد اوّل صفحہ ۱۸۰۔ الحمد لِلّٰهِ الَّذِیْ بَلَّغَنَا الیٰ هٰذا البحث بمنه واحسانه فَنَرْجُوْمِنْهُ التبليغ الیٰ اٰخر الكتاب بفضلهٖ وكرمهٖ وصلی اللّٰه تعالیٰ علیٰ خير خلقهٖ ونور عرشهٖ محمد واٰلهٖ اجمعين. ۲۲/۹/۸۵ھ-۱۵/۱/۶۶ء شنبہ ۱۲

ترکیب

قوله: اسم ماولا المشبّهتين بليس. (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ما) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف

معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر موصوف (اَلْمُشَبَّهَتَيْنِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُشَبَّهَتَيْنِ) مثنٰی مجرور بیائے ماقبل مفتوح اسم مفعول صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی برضم راجع بسوئے موصوف (م) حرفِ عماد مبنی برفتح (ا) علامت تثنیہ مبنی برسکون (با) حرف جار برائے الصاق مبنی برکسر (لَيْسَ) مراداللفظ مجرور تقدیراً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مُشَبَّهَتَيْنِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (اِسْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے مؤخر (مِنْهُ) مقدر جس میں (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی برسکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی برسکون راجع بسوئے جنس مرفوع جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح یا برضم علی اختلاف القولین کما مرَّ راجع بسوئے مبتدا مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر مقدم مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: هُوَ الْمُسْنَدُ اِلَيْهِ بَعْدَ دُخُوْلِهِمَا. (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے اسم مَـا ولا (الْمُسْنَدُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُسْنَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (اِلیٰ) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی برسکون (هـا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا برنائب فاعل مبنی برکسر راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) (بَعْدَ) ظرف زمان منصوب لفظاً مضاف (دُخُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف الیہ مضاف (هُمَا) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا برفاعلیت مبنی برکسر راجع بسوئے مَا ولَا (م) حرف عماد مبنی برفتح (ا) علامت تثنیہ مبنی برسکون (دُخُوْلِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (مُسْنَدُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر صفت موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مِثْلُ مَازَيْدٌ قَائِمًا وَلَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَـازَيْدٌ قَـائِمًـا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (لَا رَجُلٌ)

اَفْضَل مِنْك) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثالُهٗ) مقدر کی (مِثالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اسم ما و لا (مِثالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ مَازیدٌ قائمًا. میں (مَا) مشبہ بلیس مبنی برسکون (زَیْدٌ) مفرد منصرف مرفوع لفظاً (اِسْمِ مَا) (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے اسمِ مَا (قَائِمًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبرُ (مَا) مشبہ بلیس اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں،

لا رجل افضل منك. میں (لَا) مشبہ بلیس مبنی برسکون (رَجُلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً (اسم لَا) (اَفْضَلَ) غیر منصرف منصوب لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے اسم لَا (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت یا مجاوزت مبنی بر سکون (كَ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برفتح جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (اَفْضَلَ) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر خبر۔ (لَا) مشبہ بلیس اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وَهُوَ فِيْ لَا شَاذٌّ. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی برفتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے عملِ لَیْسَ جو ما قبل سے مفہوم ہوتا ہے (فِيْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (لَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو مقدم (شَاذٌّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا (شَاذٌّ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

***

کتاب مشتمل بر شرح مطالب ونحوی اعراب مسمّٰی بنام

بشیرُ النّاجیہ

بشرح

الکافیہ

تصنیف

امامُ النحو اخفشِ ثانی پرتوِ جامی صدرُ العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی محدث میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیبِ جدید

شہزادہ صدرُ العلماء حضرت مولینا سید محمد یزدانی

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

کتاب مشتمل بر شرح مطالب و نحوی اعراب مسمّٰی بنام

بشیر الناجیہ

2

بشرح

الکافیہ

تصنیف

امام النحو اخفشِ ثانی پرتوِ جامی صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی محدث میرٹھی قدس سرہٗ

ترتیبِ جدید

شہزادہ صدر العلماء حضرت مولانا سید محمد یزدانی

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

المنصوبات [1]

یہ بحث منصوبات ہے

هُوَ [2] مَا اشتمل علىٰ علم المفعولية

وہ (منصوب) ایسا اسم ہے جو ملابس ہو علامت مفعولیّت کے ساتھ

فمنه [3] المفعول المطلق

چنانچہ اسی قبیل سے مفعول مطلق ہے

[1] **قولہ: اَلْمَنْصُوبَات.** مصنف علیہ الرحمۃ مرفوعات کے بیان سے فراغت پاکر یہاں سے بحث منصوبات شروع فرماتے ہوئے ارشادفرمایا(اَلْمَنْصُوْبَات)جوبتقدیرمضاف(هٰذَا) مبتدائے محذوف کی خبر ہے یعنی هٰذا بحثُ الْمَنْصُوْبَاتِ یا بتقدیر مضاف مبتدا ہے جس کی خبر (هٰذَا) محذوف یعنی (بحثُ الْمَنْصُوْبَاتِ هٰذا) یا بسکون ہے تواس کے لئے محل اعراب ہی نہیں کہ از قبیل اسماء معدودہ ہے جو عامل کے ساتھ متحقق نہیں ہوتے یا بر تقدیر الف لام جنسی مبتدا ہے اور (هُوَ مَا اشْتَمَلَ الخ) خبر یہ دونوں احتمال (اَلْمَرْفُوْعَات) میں بھی ہیں جو بیان میں آنے سے رہ گئے اور (ال) برائے استغراقِ انواع یا برائے جنس یہ منصوب کی جمع ہے نہ منصوبہ کی وجہ وہی جو (اَلْمَرْفُوْعَاتْ) میں گذری فتذکر مَنْصُوْبَاتْ بہ نسبت مَجْرُوْرَاتْ کثیر ہیں اور کثرت مزید اہتمام کو مقتضی۔ **نظر برآں** مَجْرُوْرَاتْ پر ذکر میں مقدم کردیا گیا۔

[2] **قولہ: هو مااشتمل علىٰ علم المفعوليّة.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے منصوبات کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ منصوب ایسا اسم ہے جو علامت مفعولیّت پر مشتمل ہو یہاں پر اسی قسم کے سوالات وجوابات ہیں جو تعریف مرفوع میں گذرے۔ ہم نے ان کو اختصاراً ترک کردیا لیکن استاد کو

چاہئے کہ سب کو بیان کریں تا کہ تعریف تفصیل کے ساتھ طلبہ کے ذہن نشین ہو سکے اجمالی بیان یہ ہے کہ (ھو) کا مرجع (مَنْصُوْبٌ) جس پر (اَلْمَنْصُوْبَاتُ) کی دلالت از قبیل دلالت جمع بر جنس نہ از قبیل دلالت جمع بر فرد ورنہ تعریف فرد لازم آئے گی جو باطل ہے کہ تعریف ماہیت کی ہوتی ہے نہ فرد کی یہ اس وقت جب کہ (اَلْمَنْصُوْبَاتُ) پر الف لام برائے استغراق انواع ہو اور اگر برائے جنس ہے تو جمعیت باطل اور (اَلْمَنْصُوْبَاتُ) بمعنی (اَلْمَنْصُوْبُ) ہے اور وہی مرجع اور (مَا) سے مراد اسم باین قرینہ کہ زیر بحث اسم منصوب ہے کیوں کہ اسم کی بحث ہو رہی ہے اور (اشتمال) سے مراد (ملابست) جو جزو کل اور طاری اور مطرو علیہ دونوں کی ملابست کو شامل اور (علم) سے مراد معنیٰ لغوی (علامت) ہیں نہ معنیٰ اصطلاحی اور مفعولیت سے مراد عام خواہ حقیقۃً جیسے مفاعیل خمسہ میں یا حکماً جیسے ملحقاتِ سبعہ میں جس کی تفصیل انواع اعراب کے بیان میں گزری اور وجہ الحاق کا بیان آگے آرہا ہے۔

سوال: تعریف منصوب نہ جامع ہے نہ مانع جامع اس لئے نہیں کہ (رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ) میں (مُسْلِمَاتٍ) مفعول بہ واقع ہے حالانکہ علامتِ مفعولیت پر مشتمل نہیں کہ مکسور ہے اور علامتِ مفعولیت فتحہ مانع اس لئے نہیں کہ (مَرَرْتُ بِمُسْلِمَیْنَ) میں (مُسْلِمَیْنَ) بصیغہ تثنیہ مجرور ہے اور (مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ) میں (مُسْلِمِیْنَ) بصیغہ جمع مجرور ہے حالانکہ دونوں علامت مفعولیت پر مشتمل کہ (یا) ماقبل مفتوح تثنیہ میں اور (یا) ماقبل مکسور جمع میں علامتِ مفعولیت ہے۔

جواب: علامتِ مفعولیت چار ہیں:

(۱) فتحہ مفردات میں جیسے (رَأَیْتُ زَیْدًا)

(۲) کسرہ جمع مؤنث سالم میں جیسے مثال مذکور پس تعریف جامع ہے۔

(۳) الف اسمائے ستہ میں جیسے (رأیتُ اباكَ)

(۴) یا ماقبل مفتوح تثنیہ میں اور (یا) ماقبل مکسور جمع مذکر سالم میں جب کہ ناصب کے بعد ہو اور جب کہ جار کے بعد ہو تو علامت اضافت ہے اور مثال مذکور میں بعد جار ہے تو علامت مفعولیت نہ ہوئی، لہٰذا تعریف مانع ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے (مَا اشْتَمَلَ علی الْمَفْعُوْلِیَّۃ) کیوں نہ فرمایا؟

جواب: تا کہ تعریف منصوب میں مفعول مالم یسم فاعلہٗ داخل نہ ہو سکے کہ وہ معنیٰ مفعولیت پر مشتمل ہوتا ہے

اس تعریف میں (مَـا) جنس ہے جو مرفوعات، منصوبات، مجرورات کو شامل اور (اشتمل علٰی علم المفعولیّۃ) فصل جس سے مرفوعات اور مجرورات خارج ہو گئے۔

۳ **قوله: فمنه المفعول المطلق.** منصوب کی تعریف کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اس کے انواع کی تفصیل شروع فرماتے ہیں۔ **نظر بر آں** (فا) برائے تفصیل ہے اور (مِنْ) ابتدائیہ اتصالیہ جو اپنے مدخول سے کسی چیز کے منفصل ہونے پر دلالت کرتا ہے کَـمَامَرَّ اور (ھا) ضمیر مجرور کا مرجع وہی منصوب جو محدود ہے کیوں کہ اسی کے اقسام اور احوالِ اقسام مقصود بالبیان ہیں۔

اقـول: اولیٰ یہ ہے کہ مرجع (ھـو) قرار دیا جائے کہ یہ بہ نسبت اس منصوب کے قریب ہے اور مآل ایک کیوں کہ یہ اسی منصوب سے عبارت ہے مگر یہ احتمال شروح میں نظر سے نہیں گذرا اور بنظر لفظ (مَـا اشْتَمَلَ الخ) کہ اقرب ہے اور محدود کے ساتھ متحد بالذات اور (مِنْهُ) خبر کی تقدیم برائے حصر ہے اور معنی یہ ہیں کہ مفعول مطلق منصوب کی نوع ہے نہ مرفوع کی، نہ مجرور کی اور یہ منصوب کی نوع اوّل ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے مفعول مطلق کو باقی مفاعیل اور باقی منصوبات پر ذکر میں مقدم کیوں فرمایا؟

جواب: باقی مفاعیل پر اس لئے کہ مفعول میں اصل نصب ہے جس پر یہ ہمیشہ باقی رہتا ہے اور اس کا نصب کسی حرف کے ساتھ مقید نہیں بخلاف مفعول بہ کہ وہ ہمیشہ نصب پر باقی نہیں رہتا بلکہ کبھی لفظاً مجرور ہوتا ہے جیسے (ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ) اور دیگر مفاعیل کا نصب مقید بحرف ہے جیسے تقدیر لام مفعول لہٗ میں اور تقدیر (فِیْ) مفعول فیہ میں اور مفعول معہٗ کا نصب واو بمعنی مَـعَ کے ساتھ مقید اور باقی منصوبات پر اس لئے کہ وہ ملحق بمفعول ہیں تو وہ فرع ہوئے اور اصل کو فرع پر شرافت ہوتی ہے۔

سوال: وجہ الحاق کیا ہے؟

جواب: وجہ یہ کہ ان کا نصب مشابہت بمفعول کی بنا پر ہوتا ہے وجہ شبہ مقتضی ماورائے مرفوع کے بعد واقع ہونا جس طرح مفعول مقتضی ماورائے مرفوع کے بعد واقع ہوتا ہے اسی طرح یہ مقتضی ماورائے مرفوع کے بعد واقع ہوتے ہیں مفعول ایسے فعل یا شبہ فعل کے بعد واقع ہوتا ہے جو ماورائے مرفوع کو مقتضی ہو اسی طرح حال، تمیز، مستثنائے منصوب ایسے فعل وغیرہ کے بعد واقع ہوتے ہیں علاوہ ازیں ان تینوں کو فضلہ ہونے میں مشابہت ہے اسمِ اِنَّ وغیرہ واقع ہوتا ہے (اِنَّ) وغیرہ کے بعد اور (اِنَّ) وغیرہ ماورائے مرفوع کو مقتضی خبر کَـانَ وغیرہ

واقع ہوتی ہے (کَانَ) وغیرہ کے بعد اور (کَانَ) وغیرہ ماورائے مرفوع کو مقتضی اسمِ لائے نفی جنس واقع ہوتا ہے (لَا) کے بعد اور (لَا) ماورائے مرفوع کو مقتضی خبر (مَا و لَا) واقع ہوتی ہے (مَا و لَا) کے بعد اور (مَا و لَا) ماورائے مرفوع کو مقتضی اِن چاروں کو فضلہ ہونے میں مشابہت نہیں کہ اِن میں بعض مسند الیہ ہیں اور بعض مسند اور دونوں فضلہ نہیں ہوتے۔

سوال: اسم **مافعلهٗ الخ** کے ہر ہر فرد مثلاً (ضربًا) وغیرہ کو مفعول مطلق کیوں کہتے ہیں؟

جواب: بایں وجہ کہ لغۃً لفظ (**مفعول**) کا اطلاق (**به**) اور (**لهٗ**) اور (**فيه**) اور (**معهٗ**) کے ساتھ مقید کئے بغیر اس کے معنی پر صحیح ہے تو یہ از قبیل **تسمية المطلق بالمطلق الآخر** ہوا کہ اس کے معنی مطلق علیہ بمعنی مقول علیہ ہیں اور ہر ہر فرد مطلق اوّل اور لفظ (**مَفْعُوْلِ مُطْلَقْ**) مطلق دوم اور دونوں بمعنی (**مَقُوْلْ**) مثلاً (**ضَرَبْتُ ضَرْبًا**) میں (**ضَرْبًا**) کو مفعول مطلق کے ساتھ موسوم اس لئے کیا گیا کہ اس کے معنی پر لغۃً لفظ (**مَفْعُوْلْ**) کا اطلاق صحیح ہے کیوں کہ لفظ (**مَفْعُوْلْ**) لفظِ (**فِعْلْ**) سے مشتق ہے جس کے معنی احداث پس لفظ (**مَفْعُوْلْ**) کے لغت میں معنی ہوئے (**مُحْدَثْ**) یعنی وہ اثر جو احداث سے حاصل ہو جس کو فارسی میں (کردہ شدہ) کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اور شک نہیں کہ (**ضَرْبًا**) کے معنی محدث ہیں تو ان پر لغۃً لفظ مفعول کا اطلاق صحیح ہوا اور (**مُطْلَقْ**) بمعنی (**مُخَلّٰی**) یعنی خالی کردہ اس لفظ مفعول کی صفت ہے کہ قیود مذکورہ سے یہ خالی۔

نظر برآں (**ضَرْبًا**) لفظِ (**مَفْعُوْلْ**) اور اس کی صفت (**مُطْلَقْ**) کے ساتھ موسوم کیا گیا اور یہ تسمیہ اس طریقے سے از قبیل **تَسْمِيَةُ الْمُطْلَقِ بِالْمُطْلَقِ الآخر** قرار پایا بخلاف باقی مفاعیل کہ ان کے معانی پر لفظ (**مَفْعُوْلْ**) کا اطلاق لغۃً صحیح نہیں کیوں کہ ان کے معانی مفعول بمعنی **مُحْدَث** نہیں ہوتے بلکہ مفعول بہ کے معنی فعلِ فاعل کا محل جس پر فعل واقع ہوتا ہے اور مفعول فیہ کے معنی وقوع فعل کا ظرف ہوتے ہیں اور مفعول لہٗ کے معنی علّت فعل اور مفعول معہٗ کے معنی فاعل فعل کے مقارن ہوتے ہیں یا مفعول فعل کے ہاں تمام مفاعیل پر لفظ (**مَفْعُوْلْ**) کا اطلاق اصطلاحاً درست ہے کیوں کہ اصطلاح میں (**مَفْعُوْلْ**) اُس اسم کو کہتے ہیں جو کسی فائدہ کے پیش نظر اپنے فعل کے ساتھ اس طرح مقرون کیا جائے کہ فعل اس کی طرف مسند نہ ہو اور فعل کے ساتھ مخصوص تعلق رکھے مخصوص تعلق سے مراد یہ کہ اس کے معنی مدلولِ فعل کا جز ہوں جیسے مفعول مطلق یا محل جیسے مفعول بہ یا ظرف جیسے مفعول فیہ یا علّت جیسے مفعول لہٗ یا معنی معمول فعل کے مصاحب جیسے مفعول معہٗ

اس قید سے حال، تمیز، مستثنیٰ نکل گئے اور عدم اسناد سے مفعول مالم یسم فاعلہٗ کہ یہ چاروں اصطلاحاً مفعول نہیں اور مفعول مالم یسم فاعلہ پر (مَفْعُوْلٌ) کا اطلاق اگر چہ ہوتا ہے مگر باعتبار (مَاکَانَ) نہ حقیقۃً۔

سوال: یہ تسمیہ بدو وجہ مخدوش ہے:

اوّلاً: اس لئے کہ مفعول مطلق کے معنی کو مفعول لغوی قرار دینا درست نہیں ورنہ یہ فاعل کا اثر ہوگا جو فاعل سے اس کے کسی فعل کے واسطے سے صادر واسطۃً بعینہٖ اسی فعل کا جزو مدلول ہوگا جس کے مفعول مطلق معمول واقع ہوا ہے یا اس فعل کے غیر لازم کا مثلاً ترکیب مذکور میں (ضَرْبًا) کے معنی اگر متکلم کے مفعول لغوی ہوں تو دو حال سے خالی نہ ہوں گے کہ ان کے صدور میں واسطہ (ضَرَبْتُ) فعل کا جزو مدلول یعنی حدث ہوگا یا اس کے مغایر فعل لازم کا جزو مدلول جیسے (احدثت) کہ یہ (ضربتَ) کو لازم ہے کیوں کہ اوّل خاص ہے اور ثانی عام اور عام خاص کو لازم ہوتا ہے بر تقدیر اوّل نسبت کا احد الطّرفین سے اتحاد لازم آئے گا جو بدیہی البطلان ہے وجہ لزوم یہ کہ فعل کا جزو مدلول یعنی حدث فاعل اور اثرِ صادر کے درمیان نسبت ہوا کرتا ہے، **نظر برآں** ترکیب مذکور میں (ضربت) کا جزو مدلول یعنی (ضَرْبٌ) کے معنی مصدری نسبت ہوئے کہ مفہوم فعل میں یہی معتبر ہیں اس کی ایک طرف متکلم اور دوسری معنیٰ مفعول مطلق وہ معنیٰ مصدری نسبت اور یہ معنیٰ مفعول مطلق ایک چیز ہیں کہ مفعول مطلق کے معنی بھی وہی معنیٰ مصدری اور بر تقدیر دوم خلاف مفروض لازم آئے گا کہ جس کو مفعول مطلق فرض کیا تھا وہ مفعول بہ ہو جائے وجہ یہ کہ جب ترکیب مذکور میں (ضَـــرْبًـا) مفعول مطلق کے معنی اور فاعل متکلم کے درمیان واسطہ (احـــدثـــت) کا جزو مدلول (اِحْـدَاثٌ) ہوا تو معنی مفعول مطلق اس کے لئے محل ہوئے کہ وہ ان پر واقع ہے اور مفعول بہ کے معنی محل ہوتے ہیں۔ پس (ضَـــرْبًـا) مفعول بہ ہو گیا۔

ثانیًا: اس لئے کہ کبھی مفعول مطلق لازم ہوتا ہے جیسے (قُمتُ قیامًا) میں (قیاماً) اس کے معنی کا مفعول لغوی ہونا ممکن نہیں کہ اس صورت میں فاعل قابل محض ہوتا ہے مؤثر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کے لئے مفعول ہو پس ظاہر یہ ہے کہ مفعول مطلق کے معنی کو مفعول لغوی قرار نہ دیا جائے جیسے **امام 'فرّاء' علیہ الرحمۃ** نے فرمایا بلکہ یوں کہیں کہ (**اسم مافعلہٗ الخ**) کا ہر ہر فرد اصطلاحی مفعول ہے جس کی تعریف ابھی گذری اور (مُطْلَقٌ) کے ساتھ موصوف اس لئے کرتے ہیں کہ قیود مذکورہ سے خالی ہے اس تقدیر پر یہ ضرور لازم کہ

تسمیہ بدون مناسبت ہو جائے گا کیوں کہ لفظ (مَفعُوْل) کے معنی لغوی (اثر فاعل) اور معنی اصطلاحی (ہر ہر فرد مذکور) کے درمیان مناسبت نہیں جس کے پیش نظر معنی لغوی سے معنی اصطلاحی کی جانب نقل ہوا کرتی ہے اسی مناسبت کو وجہ تسمیہ کہتے ہیں اس لزوم میں کوئی قباحت نہیں کہ رعایت وجہ تسمیہ امر استحسانی ہے اور یہ تسمیہ از قبیل ارتجال جو مناسبت پر مبنی نہیں ہوتا اور ہر ہر فرد مذکور کے لئے لفظ (مَفْعُوْل) اسمائے مرتجلہ سے ہے اسی طرح لازم آئے گا کہ باقی مفاعیل کی قیود مذکورہ کے ساتھ تقئید بدون مناسبت ہو جائے کہ مفعول کے معنی اصطلاحی سب پر بلا تفاوت صادق آتے ہیں اور قیود مذکورہ کے ساتھ تقئید (مَفْعُوْل) کے معنی لغوی کے اعتبار سے تھی جو اس تسمیہ میں ملحوظ نہیں اس لزوم پر بھی کوئی قباحت وارد نہیں ہوتی کہ یہ تقئیدات بھی از قبیل ارتجال ہیں۔

جواب: اوّل وجہ خدشہ کی شق اوّل اختیار کر کے یہ کہ معنی مصدری اور معنی مفعول مطلق ایک چیز نہیں حتیٰ کہ نسبت کا احد الطرفین سے اتحاد لازم آئے بلکہ معنی مفعول مطلق اثر حاصل سے عبارت ہیں چنانچہ ترکیب مذکور میں معنی مصدری یعنی (ضاربیّت) نسبت ہے جس کی ایک طرف متکلم اور دوسری کیفیت مخصوصہ یہی کیفیت معنی مفعول مطلق ہے اور یہی اثر حاصل اس اثر پر لفظ مصدر یا فعل کا اطلاق از قبیل مسامحہ ہے جس کی تصریح "سید شریف قدس سرہ نے "حواشی رضی" میں فرمائی اور خدشہ کی وجہ دوم کا جواب یہ ہے کہ صیغۂ (مفعول) فعل لغوی سے مشتق ہے جس کو مصدر بھی کہتے ہیں اور مصدر کے معنی (حَدْث) خواہ از قبیل تاثیر ہو یا از قبیل تاثر پس (مَفْعُوْل) کے معنی ہوئے (منسوب بسوئے فاعل) خواہ بایں طور کہ فاعل کے ساتھ قائم ہو جیسے کہ بصورت تاثر یا صادر بھی ہو جیسے کہ بصورت تاثیر چنانچہ ترکیب مذکور میں مصدر (قِیَام) کے معنی (ایستادن) نسبت ہیں جس کی ایک طرف متکلم اور دوسری طرف (قِیَامًا) مفعولِ مطلق کے معنی یعنی کیفیت مخصوصہ جو فاعل کے ساتھ قائم ہوئی بایں معنی (مَفْعُوْل) لغوی کا اطلاق بجز معنی مفعولِ مطلق دیگر مفاعیل کے معانی پر درست نہیں کہ وہ حیثیت محل ظرف علت مصاحبت کے اعتبار سے مذکور ہوتے ہیں **کذافی حاشیة مولانا عبدالغفور علیه رحمة الله الشکور** یا یہ کہا جائے کہ تسمیۂ مذکور باعتبار بعض افراد ہے جو حقیقۃً مفعول لغوی ہوتے ہیں یعنی اثرِ صادر جیسے کہ بصورت تعدی اور تسمیہ میں اطراد وانعکاس ضروری نہیں بخلاف باقی مفاعیل کہ ان کے معانی میں سے کسی فرد پر مفعول لغوی صادق نہیں آتا **کما لایخفی کذا فی حاشیة المولٰی عبدالحکیم** صفحہ:۳۱۴۔

سوال: دیگر مفاعیل کے معانی پر جب اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ، اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ، اَلْمَفْعُوْلُ لَهٗ، اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ کا صدق ہوتا ہے اور یہ سب کے سب مقید ہیں تو ضرور ہے کہ ان کے معانی پر (اَلْمَفْعُوْلُ) کا بھی صدق ہو کیوں کہ یہ مطلق ہے اور وہ سب مقید اور مقید کا صدق مطلق کے صدق کو مستلزم ہوتا ہے اور جب مطلق (اَلْمَفْعُوْلُ) کا صدق باقی مفاعیل کے معانی پر ضروری ہوا تو یہ کہنا صحیح نہ رہا کہ دیگر مفاعیل کے معانی پر مفعول لغوی کا اطلاق درست نہیں؟

جواب: مقیدات مذکورہ کا مطلق یہ (اَلْمَفْعُوْلُ) نہیں جو معنیٰ مفعول مطلق پر صادق آتا ہے حتیٰ کہ اس کا صدق ان پر ضروری ہو کیوں کہ اس سے مراد وہ معنیٰ جو منسوب بسوئے فاعل ہوں بایں طور کہ فاعل کے ساتھ ان کا صرف قیام ہو، یا اس کا اثر بھی ہو بلکہ ان کا مطلق وہ معنیٰ جن کے ساتھ فعل لغوی فی الجملہ متعلق ہو خواہ بایں طور کہ اس کی ایک طرف واقع ہوں جیسے مفعول مطلق کے معنیٰ بصورت تعدّی ولزوم کما مرّ یا طرفِ ثانی کا محل جیسے معنیٰ مفعول بہ یا اس کا ظرف جیسے معنیٰ مفعول فیہ یا اس کی علّت جیسے معنیٰ مفعول لہٗ یا اس کی طرفِ اوّل (معنیٰ فاعل) کے مصاحب ہوں یا طرفِ ثانی کے محل (معنیٰ مفعول بہ) کے جیسے معنیٰ مفعول معہٗ یہ معنیٰ عام ہیں کہ اوّل کو بھی شامل اور معنیٰ اوّل خاص ہیں جو بجز معنیٰ مفعولِ مطلق باقی کو شامل نہیں اسی واسطے (اَلْمَفْعُوْلُ) کا اطلاق لغۃً باقی پر درست نہ ہوا۔۱۲

ترکیب

قولہ: المنصوبات. (اَلْمَنْصُوْبَاتُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی اگر تقدیر موصوف (اَلْاَسْمَاءُ) ملحوظ ہو ورنہ برائے استغراق انواع مبنی بر سکون (مَنْصُوْبَاتٌ) جمع مؤنث سالم موقوف ہے تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا مرفوع لفظاً خبر بتقدیر (بَابٌ) ای بَابُ الْمَنْصُوْبَاتِ (هٰذَا) محذوف جس میں (هَا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذَا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں یا (اَلْمَنْصُوْبَاتُ) مبتدا اور اس کی خبر (هٰذِهٖ) مقدر یا (اَلْمَنْصُوْبَاتُ) مبتدا اور (هو مااشتمل الخ) خبر اور (هُوَ) مبتدائے ثانی راجع بسوئے (اَلْمَنْصُوْبَاتُ) هُوَ کا افراد اور اس کی تذکیر اس صورت میں رعایت خبر پر مبنی جو (مَا) ہے کہ جب ضمیر مبتدا اور خبر کے درمیان واقع ہو تو رعایت خبر اولیٰ ہوتی

ہے باین معنی کہ اگر خبر مذکر ہے تو ضمیر مذکر لائی جائے گی مؤنث ہے تو ضمیر مؤنث، مفرد ہے تو ضمیر مفرد اگر چہ اس کا مرجع جمع ہو یہ (ھُوَ) ضمیر فصل نہیں کیوں کہ تذکیر و تانیث افراد و تثنیہ و جمع میں اس کی مبتدا کے ساتھ مطابقت واجب ہے۔

قولہ: ھو ما اشتمل علیٰ علم المفعولیّۃ. (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلْمَنْصُوْبُ جو اَلْمَنْصُوْبَاتُ سے مفہوم ہوتا ہے (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون مرفوع محلا (اِشْتَمَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین کَمَامَرَّ راجع بسوئے (ما) (علیٰ) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (عَلَمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْمَفْعُوْلِیَّۃِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (مَفْعُوْلِیَّۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (عَلَمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (اِشْتَمَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلا (ما) موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا (مَا) موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فمنہ المفعول المطلق. (فا) برائے تفصیل مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا اشْتَمَلَ الخ) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم (اَلْمَفْعُوْلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَفْعُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْمُطْلَقُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُطْلَقُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (مُطْلَقُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت (اَلْمَفْعُوْلُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وَهُوَ[1] اِسْمٌ مافعله فاعل فعل مذکور بمعناه[2]

وہ اسم منصوب ہے حدث کا جس کو کیا ہو ایسے فعل مذکور کے فاعل نے جو اس اسم کے معنی کے ساتھ متلبس ہو

[1] **قوله: وهُوَ اسم مَافعله الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اسم منصوب کی پہلی نوع یعنی مفعول مطلق کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ مفعول مطلق (حَدَث) کا اسم (مَنْصُوْب) ہے جس کو ایسے فعل مذکور کے فاعل نے کیا جو اس اسم کے معنی یعنی (حَدَث) کے ساتھ متلبس ہو۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کہ مفعول مطلق کبھی اسم حدث نہیں ہوتا کیوں کہ حدث معنی مصدری کو کہتے ہیں اور وہ اسم عین ہوتا ہے جیسے عرب بددُعا کے موقع پر کہتے ہیں (تربًا وَ جَنْدَلًا) اس میں ہر ایک مفعول مطلق ہے۔ اوّل بمعنی (مٹی) اور دوم بمعنی (پتھر) اور دونوں اسم عین ہیں اسم حدث نہیں کہ حدث ان معنی کو کہتے ہیں جو قائم بالغیر ہوں اور یہ دونوں قائم بالذات کہ از قبیل جواہر ہیں۔

جواب: حدث عام ہے کہ حقیقۃً ہو جیسے (ضَرَبْتُ ضَرْبًا) میں (ضَرْبًا) مفعول مطلق ہے اور حدث حقیقی کا اسم یا حکماً جیسے یہ دونوں کہ بقرینۂ بددعا (هَلَكْتَ) فعل محذوف ہے اور بطور مجاز یہ دونوں بمعنی (هَلَاكًا) از قبیل اطلاق سبب وارادۂ مسبّب کیوں کہ دونوں سبب ہلاک بنتے ہیں اور مراد یہ کہ (هَلَكْتَ هَلَاكًا بالتُّرابِ والجَنْدَلِ كذا في غاية التحقيق صفحه: ۱۳۷

اقول: اگر ان دونوں کو منصوب بنزع خافض قرار دیا جائے تو نہ تاویل مذکور کی جانب احتیاج رہے گی نہ یہ مفعول مطلق رہیں گے اور معنی مراد حاصل۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کیوں کہ (طَالَ الْغُلَامُ طُوْلًا) میں (طُوْلًا) مفعول مطلق ہے حالانکہ اس کے معنی پر (مَافَعَلَهُ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْكُوْرٍ) صادق نہیں آتا اس لئے کہ وہ (غُلَام) سے صادر نہیں ہوئے اور (مَافَعَلَهُ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْكُوْرٍ) وہی چیز ہو سکتی ہے جو فعل مذکور کے فاعل سے صادر ہو۔

جواب: مَافَعَلَهُ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْكُوْرٍ سے مراد وہ حدث جو فعل مذکور کے فاعل کی طرف بطریق قیام منسوب ہو اور شک نہیں کہ (طُوْلًا) کے معنی غلام کی جانب بطریق قیام منسوب ہیں۔

سوال: پھر بھی تعریف جامع نہیں کہ (ضُرِبَ زَيْدٌ ضَرْبًا) میں (ضَرْبًا) بالیقین مفعول مطلق ہے

حالانکہ اس کے معنی پر (مَافَعَلَهٗ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْكُوْرٍ) بمعنی مراد و مذکور صادق نہیں اس لئے کہ یہ (ضَرْبًا) مصدر مبنی للمفعول ہے جس کے معنی ہیں (مَضْرُوْبِيَّت) اور (مَضْرُوْبِيَّت) فاعل کے ساتھ قائم نہیں ہوتی۔

جواب: فاعل سے مراد فاعل اصطلاحی کیوں کہ علوم میں مستعمل الفاظ سے ان علوم کے اصطلاحی معنی حقیقی ہونے کے باعث متبادر ہوتے ہیں بشرطیکہ کوئی صارف نہ ہو اور فاعل میں تعمیم ہے کہ حقیقۃً ہو جیسے (ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا) میں (زَيْدٌ) فاعل حقیقۃً ہے کہ اس پر مرفوعات میں فاعل اصطلاحی کی ذکر کردہ تعریف صادق یا حکماً جیسے (ضُرِبَ زَيْدٌ ضَرْبًا) میں (زَيْدٌ) مَفْعُوْلِ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ ہے جو حکماً فاعل ہوتا ہے اور (مَضْرُوْبِيَّت) اس کے مدلول کے ساتھ قائم۔

سوال: تعریف پھر بھی جامع نہیں کہ جملہ افعال منفیہ کے مفعول مطلق نکل گئے جیسے (مَاضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا) میں (ضَرْبًا) کے معنی زید کی جانب بطریق قیام منسوب نہیں بلکہ منفی ہیں۔

جواب: بطریق قیام منسوب ہونا عام ہے کہ ایجاباً ہو یا سلباً مثال مذکور میں ایجاباً نہیں سلباً ہے۔

سوال: اب بھی تعریف جامع نہیں کہ شبہ فعل کا مفعول مطلق نکل گیا جیسے (زَيْدٌ ضَارِبٌ ضَرْبًا) میں (ضَرْبًا) مفعول مطلق ہے حالانکہ اس پر تعریف مذکور صادق نہیں آتی کیوں کہ یہ فعل کا مفعول مطلق نہیں۔

جواب: فعل میں تعمیم ہے حقیقۃً ہو جیسے (ضَرَبْتُ ضَرْبًا) یا حکماً جیسے مثال مذکور میں (ضَارِبٌ) کیوں کہ (ضَارِبٌ) شبہ فعل ہے کہ فعل جیسا عمل کرتا ہے اسی واسطے حکماً فعل ہوا۔

سوال: تعریف پھر بھی جامع نہیں کہ آیت کریمہ (فَضَرْبَ الرِّقَابِ) میں (ضَرْبَ الرِّقَابِ) مفعول مطلق ہے حالانکہ اس پر اِسْمُ مَافَعَلَهٗ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْكُوْرٍ صادق نہیں آتا کیوں کہ فعل مذکور نہیں تو (مَذْكُوْرٍ) کے ساتھ فعل کی توصیف درست نہ ہوئی۔

جواب: (مَذْكُوْرٍ) میں بھی تعمیم ہے حقیقۃً جب کہ ملفوظ ہو جیسے (ضَرَبْتُ ضَرْبًا) یا حکماً جب کہ مقدر ہو جیسے مذکورۂ بالا آیت کریمہ میں (اِضْرِبُوْا) فعل مقدر ہے۔

فائدہ: فعل مذکور سے مراد جو منصرف غیر ناقص اور غَيْر مُلْغٰى عَنِ الْعَمَلِ ہو اوّل قید سے افعال تعجب اور دوم سے افعال ناقصہ اور سوم سے افعال قلوب مُلْغٰى عَنِ الْعَمَلِ نکل گئے کہ ان کے لئے مفعولِ مطلق نہیں ہوتا اور فعل حکمی سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور (مصدر) اسم تفضیل اس میں

داخل نہیں نیز مصدرِ مؤول مفعول مطلق نہیں ہوتا تو (ضَرَبْتُ زَیْدًا اَنْ اَضْرِبَ) کہنا درست نہیں کذافی حاشیۃ الصبّان جلد دوم، صفحہ:۸۰و۸۳۔

۲ قوله: بمعناه.

سوال: اس میں (با) بمعنی (فی) برائے ظرفیت ہے اور ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (اِسْم) تو معنی عبارت یہ ہوئے کہ فعل مذکور اسم کے معنی میں ہو یعنی دونوں کے معنی متحد ہوں اور یہ معنیٰ باطل ہیں کیوں فعل سے مراد بوجہ مذکور فعل اصطلاحی جس کے معنی جمہور کے نزدیک صرف مجموعۂ حدث وزمان اور سید شریف قدس سرہ وغیرہ محققین کے نزدیک اس کے معنی تین معانی کا مجموعہ یعنی حدث، زمان اور نِسْبَۃٌ اِلٰی فَاعِلٍ مُّعَیَّنٍ مَّا کَذَا فِی حاشیۃ الصبّان ، جلد: دوم، صفحہ:۸۲، اور (اِسْم) کے معنی صرف حدث جو ہر ایک مسلک پر مجموعہ کا جز ہیں تو فعل مذکور (اِسْم) کے ہم معنی نہ ہوا۔

جواب: (بـا) برائے ظرفیت نہیں بلکہ برائے ملابست ہے جس کا متعلق (مُتَلَبِّس) محذوف اب معنی عبارت یہ ہوئے کہ فعل مذکور معنی اسم مذکور کے ساتھ (مُتَلَبِّس) ہو جیسے ظرف مظروف کے ساتھ مُتَلَبِّس ہوتا ہے اسی واسطے الفاظ کو قوالب معنی کہتے ہیں پھر اس تلبّس میں تعمیم خواہ تلبّس بجز ہو کہ معنیٰ اسم مذکور معنیٰ فعل مذکور کا جُز ہوں یہ اس وقت ہوگا جب کہ فعل مذکور فعل حقیقی ہو کہ دونوں مسلک پر (اِسْم) کے معنی (حَدَث) اس کے معنی کا جز ہوتے ہیں یا فعل حکمی یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ کہ (حَدَث) ان کے معانی کا بھی جُز ہوتا ہے خواہ تلبّس بعین کہ معنیٰ اسم مذکور معنیٰ فعل مذکور کے عین ہوں یہ اس وقت ہوگا جب کہ فعل مذکور فعل حکمی یعنی مصدر ہو جیسے (عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ عمرًا ضَرْبًا) کہ اس میں (ضَرْبًا) مفعول مطلق اور فعل حکمی (ضَرْب) دونوں کے معنی ایک ہیں۔

سوال: اب تعریف جامع نہ رہی کہ مفعول مطلق نوعی اور عددی نکل گئے جیسے (ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرْبًا شَدِیْدًا وضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرْبَۃً)اور (عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ عَمْرًوا ضَرْبًا شَدِیْدًا وعَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ عَمْرًوا ضَرْبَۃً) کہ مثالین اوّلین میں اسم مذکور کے معنی (حَدَث مَعَ شَیْءٍ زَائِدٍ) ہیں (شَیْءٍ زَائِدٍ) معنی نوعی یا عددی جو فعل حقیقی کے معنی کا جزو نہیں کہ اس کے معنی میں صرف حدث داخل ہے اور مثالین آخرین میں معنیٰ اسم مذکور معنیٰ فعل حکمی کے عین نہیں کہ معنی فعل حکمی صرف

(حَدَثٌ) اور معنیٔ اسم مذکور (حَدَثٌ مَعَ شَیْءٍ زَائِدٍ) ؟

جواب: **بمعناہ** میں لفظ (معنی) عام ہے جو مطابقی اور تضمنی دونوں کو شامل **کما فی سوال باسولی**، صفحہ:۲۲۲، اور مراد یہ کہ اسم مذکور کے معنی مطابقی یا معنیٔ تضمنی جزو ہوں یا عین معنیٔ مطابقی کی جزئیت یا عنیت اس وقت ہوگی جب کہ مفعول مطلق برائے تاکید ہو اور معنیٔ تضمنی کی جزئیت یا عینیت اس وقت جب کہ برائے بیانِ نوع یا برائے بیانِ عدد ہو جیسے پیش کردہ امثلہ اوّلین میں معنی تضمنی جزو ہیں اور آخرین میں عین۔

سوال: سرے سے یہ کہنا ہی درست نہیں کہ فعل مذکور معنیٔ اسم مذکور کے ساتھ ملتبس ہوتا ہے کیوں کہ تلبّس لفظ بمعنی از قبیل تلبس ظرف بمظروف ہے **کما مرّ** اور ہر ظرف اپنے مظروف کے ساتھ متلبس ہوتا ہے نہ بمظروف ظرف دیگر پس لفظ بھی بمعنیٔ لفظ دیگر متلبس نہ ہوگا۔ **نظر برآں** فعل مذکور کا بمعنی اسم مذکور متلبس ہونا باطل ٹھہرا۔

جواب: عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے یعنی (بِمِثْلِ مَعْنَاهُ) اور شک نہیں کہ فعل مذکور حقیقی ہو یا حکمی مثل معنیٔ اسم مذکور کے ساتھ متلبس ہوتا ہے خواہ مثل معنیٔ مطابقی کے ساتھ جیسے بصورت مفعولِ مطلق تاکیدی یا مثل معنیٔ تضمّنی کے ساتھ جیسے بصورت مفعول مطلق نوعی یا عددی۔

سوال: یہ تعریف مانع نہیں کہ مفعول بہ پر صادق آتی ہے جیسے کَرِهْتُ کَرَاهَتِی میں (کَرَاهَةٌ) مفعول بہ ہے حالانکہ تعریف مذکور اس پر صادق کہ (کَرَاهَةٌ) حدث کا اسم ہے جو تقدیراً منصوب اور یہ حدث فعل مذکور کے فاعل کی جانب بطریق قیام منسوب اور فعل مذکور مثل معنی (کَرَاهَةٌ) کے ساتھ متلبس ؟

جواب: بایں اعتبار (کَرَاهَةٌ) مذکور مفعول بہ نہیں بلکہ مفعول مطلق نوعی ہے اور مفعول بہ محذوف مثلاً (زَیْدًا) کیوں کہ فعل مذکور متعدی ہے اب ترجمہ یہ ہوگا میں نے زید کو ناپسند رکھا اپنے ناپسند رکھنے کی طرح اور بایں اعتبار کہ فعل اس پر واقع ہوا مفعول بہ ہے فاعل فعل مذکور کے ساتھ اس کا قیام ملحوظ نہیں مگر واقع میں قائم ہے اب ترجمہ یہ ہوگا (میں نے اپنے ناپسند رکھنے کو ناپسند رکھا) اس تعریف میں (اِسْمٌ) جنس ہے جو تمام اسمائے منصوبہ کو شامل اور (مَافَعَلَهُ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْکُوْرٍ بِمَعْنَاهُ) فصل جس سے باقی منصوبات بایں تفصیل نکل گئے (مَافَعَلَهُ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْکُوْرٍ) سے باقی ماندہ چاروں مفعول جب کہ ان کے معانی از قبیل حدث نہ ہوں جیسے (ضَرَبْتُ زَیْدًا) میں (زَیْدًا) مفعول بہ اور (ضَرَبْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ) میں (یَوْم) مفعول فیہ زمانی

اور (ضَرَبْتُ اَمَامَ الْاَمِیْرِ) میں (اَمَامَ) مفعول فیہ مکانی اور (جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ) میں (جُبَّاتِ) مفعول معہٗ اور (جِئْتُكَ لِلسَّمَنِ) میں (سَمَنْ) مفعول لہٗ مجرور لفظاً اور منصوب محلاً از قبیل حدث نہیں اور حال، تمیز، مستثنائے منصوب جن کے معانی از قبیل حدث نہ ہوں جیسے (هٰذَا بُسْرًا اَطْیَبُ مِنْهُ رُطَبًا) میں (بُسْرًا) اور (رُطَبًا) حال اور (عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا) میں (عَسَلًا) تمیز اور (جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا) میں (زَیْدًا) مستثنیٰ از قبیل حدث نہیں اور اسم حروف مشبہ بفعل، اسم لائے نفی جنس، خبر افعالِ ناقصہ، خبر ماولا مشابہ بلیس جن کے معانی از قبیل حدث نہ ہوں جیسے (اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) میں (زیدًا) اسم اِنَّ اور (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) میں (اِلٰه) اسم لائے نفی جنس اور (کَانَ زَیْدٌ رَجُلًا فَاضِلًا) میں (رَجُلًا) خبر کان اور (مَا هٰذَا بَشَرًا) میں (بَشَرًا) خبر مَا اور لَا رَجُلَ اَفْضَلَ مِنْكَ میں (اَفْضَلَ) خبر لَا از قبیل حدث نہیں۔ یہ سب کے سب اسم منصوب ہیں مگر ان کے معانی از قبیل حدث نہیں اور (مَـــا) سے مراد حدث ہے کَمَا مَرَّ اور یہ اسم حدث نہیں۔ لہٰذا (مَا) سے خارج ہو گئے اِن سب میں بعض وہ ہیں جو حقیقۃً اسم حدث نہیں ہوتے جیسے (۱) مفعول فیہ کہ وہ اسم زمان یا اسم مکان ہوتا ہے اور (۲) حال کہ وہ مشتق یا جامد ہوتا ہے یہ دونوں تو بقید (مَـا) خارج رہے اور بواقی اسم حدث ہوتے ہیں خواہ وہ حدث فاعل فعل مذکور کا مفعول بمعنی مسطور ہو یا نہ ہو، (۳) مفعول بہ جیسے (کَرِهْتُ کَرَاهَتِیْ وَاُرِیْدُ ضَرْبَ زَیْدٍ عَمْرًا) اور (۴) مفعول لہٗ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا تَادِیْبًا وَذَهَبْتُ لِمَجِیْءِ زَیْدٍ اور (۵) مفعول معہٗ جیسے قُمْتُ وَضَرْبِیْ زَیْدًا وَقُمْتُ وَضَرْبَ زَیْدٍ عَمْرًا اور (۶) تمیز جیسے طَابَ زَیْدٌ ضَرْبًا وَطَابَ زَیْدٌ اُبُوَّةً جب کہ بمعنی (طَابَ اَبُوْ زَیْدٍ) ہو، فتامل اور (۷) مستثنائے متصل جیسے حَفِظْتُ اِحْسَانَاتِ الْقَوْمِ اِلَّا اِحْسَانِیْ وَکَافَیْتُ اِحْسَانَاتِ الْقَوْمِ اِلَّا اِحْسَانَ زَیْدٍ اور مستثنائے منقطع جیسے حَفِظْتُ اِحْسَانَاتِ الْقَوْمِ اِلَّا مُکَافَاتِیْ وَحَفِظْتُ اِحْسَانَاتِ الْقَوْمِ اِلَّا مُکَافَاتَ زَیْدٍ یہ سب اس لئے نکل گئے کہ ان کے معانی فاعل فعل مذکور کا مفعول ہونے کی حیثیت سے یا فاعل فعل کا مفعول ہونے کی حیثیت سے ترکیب میں واقع نہیں ہوتے بلکہ مفعول بہ کے معنی محلِ فعل ہونے کی حیثیت سے اور مفعول لہٗ کے علت ہونے کی حیثیت سے اور مفعول معہٗ کے بحیثیت مصاحبت اور تمیز کے بحیثیت رفع ابہام اور مستثنیٰ کے بایں حیثیت کہ حکم سابق سے خارج ہیں اور (مَا فَعَلَهٗ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْکُوْرٍ) سے مراد وہ حدث جو ترکیب میں

فاعل فعل مذکور کا مفعول ہونے کی حیثیت سے واقع ہوا اور اسم حروف مشبہ بفعل جیسے (اِنَّ الضَّرْبَ وَقَعَ) اور اسم لائے نفی جنس جیسے لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْيَوْمِ اِن دونوں میں مذکورہ بالا دونوں احتمال نہیں اس لئے ہر ایک کی ایک ایک مثال پیش کی گئی اور خبر افعال ناقصہ جیسے کَانَ عِلْمُ زَيْدٍ ظَنًّا و كَادَالفقرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا اور خبر مَا ولَامشابه بليس جیسے مَاعِلْمِيْ ظَنًّا وَمَا الشَّكُّ اِذْعَانًا وَلَا اِذْعَانُ رَجُلٍ شكًّا وَلَاشَكَّ تَصْدِيْقًا یہ سب بھی نکل گئے کہ فاعل فعل مذکور یا فاعل فعل کے مفعول ہونے کی حیثیت سے مذکور نہیں ہوتے بلکہ اسم حروف مشبہ بفعل بعد دخول حروف مشبہ بفعل مسند الیہ ہونے کی حیثیت سے مذکور ہوتا ہے اور خبر افعال ناقصہ بعد دخول افعال ناقصہ مسند ہونے کی حیثیت سے اور خبر مَا ولَا مُشَابِه بِلَيْسَ بعد دخول مَا ولَامسند ہونے کی حیثیت سے اور (قُمْتُ فَضَرَبْتُ زَيْدًا ضَرْبًا) میں (ضَرْبًا) پر بہ نسبت (قُمْتُ) یہ تعریف صادق آتی تھی کہ (ضَرْبًا) ایسے حدث کا اسم ہے جو فعل مذکور (قُمْتُ) کے فاعل کا مفعول ہے تو لازم آیا کہ (ضَرْبًا) مفعول مطلق (قُمْتُ) کے لئے بھی ہو حالانکہ (ضَرْبًا) بالیقین (قُمْتُ) کا مفعول مطلق نہیں اس کو خارج کرنے کے لئے (بِمَعْنَاهُ) کا اضافہ فرمایا۔ اب تعریف مذکور (ضَرْبًا) پر بہ نسبت (قُمْتُ) صادق نہیں آتی کیوں کہ فعل مذکور (قُمْتُ) مثل معنی (ضَرْبًا) کے ساتھ ملتبس نہیں اس لئے کہ (قُمْتُ) کے مفہوم میں معنی قیام داخل ہیں نہ معنی (ضَرْبًا) اب تعریف جامع مانع ہوگئی۔

سوال: بایں ہمہ سعی مذکور جامع ہونا درکنار کسی ایک فرد پر بھی صادق نہیں کیوں کہ اس تعریف کی رو سے مفعول مطلق مصدر ہوا کہ فعل مذکور اسی کے مثل معنی کے ساتھ متلبس ہوتا ہے نہ حاصل بالمصدر کے اور ہم بیان کر آئے ہیں کہ عند التحقیق مفعول مطلق حاصل بالمصدر ہے نہ مصدر اور دونوں مختلف المعنی ہیں کہ مصدر کے معنی میں تجدّد معتبر ہے جو حاصل بالمصدر کے معنی میں نہیں ہوتا کما فی التکملة صفحہ:۴۸۹

جواب: مفعول مطلق کے بارے میں نحات کے تین مذہب ہیں: اوّل یہ کہ مصدر مذکور سے عبارت ہے، دوم یہ کہ حاصل بالمصدر ہے، سوم یہ کہ دونوں کو شامل کمافی الهمع الهوامع جلد اوّل، صفحہ:۱۸۶، اوّل مذہب مشہور اور یہی نحوی احکام میں منظور، دوم مسلک منصور، سوم جامع ہر دو مسطور، اوّل مذہب پر مفعول مطلق اور مصدر میں نسبت عموم وخصوص مطلق کہ اوّل خاص اور دوم عام مطلق کیوں کہ ہر مفعول مطلق مصدر ہوتا ہے اور ہر مصدر مفعول مطلق نہیں ہوتا جیسے مصدر مرفوع یا مجرور کہ مفعول مطلق نہیں اور مفعول مطلق و

حاصل بالمصدر میں تباین اور مسلک دوم پر مفعول مطلق اور مصدر میں نسبت تباین کہ مفعول مطلق حاصل بالمصدر ہے جس میں تجدّد نہیں ہوتا اور مصدر میں ہوتا ہے اور مفعول مطلق و حاصل بالمصدر میں عموم وخصوص مطلق کہ اوّل خاص اور دوم عام مطلق کیوں کہ ہر مفعول مطلق حاصل بالمصدر ہوتا ہے اور ہر حاصل بالمصدر مفعول مطلق نہیں جیسے حاصل بالمصدر مرفوع یا مجرور اور سوم پر مفعول مطلق و مصدر میں عموم وخصوص من وجہ کہ بعض مواد میں دونوں مجتمع جیسے مصدر منصوب مذکور میں اور بعض میں مفعول مطلق موجود اور مصدر مفقود جیسے حاصل بالمصدر منصوب میں اور بعض میں مصدر موجود اور مفعول مطلق مفقود جیسے مصدر مرفوع یا مجرور میں اسی طرح مفعولِ مطلق اور حاصل بالمصدر میں عموم وخصوص من وجہ کہ بعض مواد میں دونوں صادق جیسے حاصل بالمصدر منصوب مذکور میں اور بعض میں مفعول مطلق صادق نہ حاصل بالمصدر جیسے مصدرِ منصوب مذکور میں اور بعض میں حاصل بالمصدر صادق نہ مفعول مطلق جیسے حاصل بالمصدر مرفوع یا مجرور میں پھر اس میں بھی اختلاف کہ فاعل فعل کا مفعول حقیقۃً مصدر ہے یا حاصل بالمصدر امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا مختار اوّل **کما فی الھمع الھوامع** جلد اوّل، ص: ۱۸۶، اور سید شریف قدس سرہٗ کا مختار ثانی **کمافی الشّافیۃ شرح الکافیۃ صفحہ ۵۰ و ۵۱**، اور یہی مختار فاضل خیر آبادی علیہ الرحمۃ الھادی **کمافی تسھیل الکافیۃ** صفحہ: ۲۸۔

حاصل جواب یہ کہ مذہب مشہور پر مختار امام سیوطی علیہ الرحمۃ کے پیش نظر تعریف مذکور صحیح ہے کسی تاویل کی محتاج نہیں اور مختار سید شریف قدس سرہٗ کے پیش نظر تعریف مذکور میں (**مَا فَعَلَهٗ فَاعِلُ فِعْلٍ**) محتاج تاویل ہے کہ معنیٔ مصدر فاعل فعل کے حقیقۃً مفعول نہیں ہوتے بلکہ مفعول اس کی طرف ہوتی ہے جو معنیٔ حاصل بالمصدر ہیں تو تاویل یہ ہوئی کہ عبارت میں تقدیر مضاف ہے یعنی (**مَا فَعَلَ طَرَفًا فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْکُوْرٍ**) اس سے اب بھی بقیاس سابق باقی منصوبات نکل گئے اور (**بِمَعْنَاهُ**) سے مثال مذکور اور مسلک منصور پر (**مَا**) سے مراد حدث غیر متجدّد جو معنیٔ حاصل بالمصدر ہیں اب بھی (**مَافَعَلَهٗ فَاعِلُ فِعْلٍ مَذْکُوْرٍ**) سے باقی منصوبات نکل گئے اور (**بِمَعْنَاهُ**) سے مثال مذکور لیکن (**بِمَعْنَاهُ**) میں تقدیر مضاف واجب ہوگی کہ فعل مذکور معنیٔ اسم مذکور کے ساتھ ملتبس نہیں ہوتا کیوں کہ اس تقدیر پر معنیٔ اسم مذکور معنیٔ حاصل بالمصدر ہیں جو فعل مذکور کے معنیٰ میں داخل نہ عین، مضاف مقدر (**نِسْبَۃٌ**) ہے یعنی (**بِنِسْبَۃِ مَعْنَاهُ**) اس لئے کہ معنیٔ اسم مذکور کی نسبت معنیٔ مصدری ہیں **کَمَا مَرَّ مفصّلًا** اور شک نہیں کہ معنیٔ مصدری فعل مذکور کا جز یا عین ہوتے

ہیں۔ اس مسلک منصور پر تقدیر لفظ (مِثْل) کی احتیاج نہ ہوگی جو بر مذہب مشہور واجب تھی۔ **نظر بر آں** تعریف مذکور مسلک منصور پر بھی منطبق ہوگئی مگر نحوی قاعدہ کی ترتیب اس کے مطابق نہیں مفعول مطلق کے مصدر ہونے پر ہے مثلاً مفعولِ مطلق کا برائے تاکید ہونا مفعول مطلق کے حاصل بالمصدر ہونے کی تقدیر پر صحیح نہیں کہ یہ تاکید ثانیاً ذکر سے حاصل ہوتی ہے جو اس تقدیر پر مفقود کیوں کہ اس کے معنی فعل مذکور کے جزو نہ عین اگر جزو یا عین ہوتے تو ان کا ذکر دومرتبہ ہوتا **اولاً** فعل مذکور سے اور **ثانیاً** اس سے تو تاکید حاصل ہو جاتی **وَاِذْلَیْسَ فَلَیْسَ** بخلاف مصدر کہ اس کے مفعول مطلق ہونے سے معنیٰ مصدری کا ذکر دومرتبہ ہوتا ہے **اولاً** فعل مذکور سے کہ اس کے معنی میں معنیٰ مصدری داخل ہیں یا اس کے عین اور **ثانیاً** اس مصدر سے جیسے بر مذہب بصریہ جس کو بجز صاحب ''علم الصیغہ'' اور ان کے موافقین دیگر علماء راجح وصحیح قرار دیتے ہیں کہ اسمائے صفات اور فعل کے لئے مصدر مشتق منہ ہے لیکن کتب صرف میں بیان کردہ قواعد اشتقاق اس کے مطابق نہیں اور بر مذہب سوم تعریف مذکور کا انطباق ممکن نہیں کہ مصدر اور حاصل بالمصدر متبائن ہیں اور متبائن ایک تعریف میں ماخوذ نہیں ہوسکتے قَدْ فَصَّلْنَا التَّعْرِیْفَ تَفْصِیْلاً لِیَتَسهل فَهْمُهُ لِلطَّلَبَةِ تَسْهِیْلاً فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔۱۲

ترکیب

قوله: وهو اسم مافعله فاعل فعل مذكور بمعناه. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (ھُوَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے **اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ** (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَا) موصولہ یا موصوفہ مبنی بر سکون (فَعَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ھا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا) (فَاعِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (فِعْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مَذْکُوْرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (مَذْکُوْرٍ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت اوّل (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (مَعْنٰی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِسْم)

(مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ثانی مجرور محلا (فِعْلٍ) موصوف اپنی دونوں صفت سے ملکر مضاف الیہ (فَاعِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (فَعَلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلا (مَا) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر یا (مَا) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (اِسْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (هو) مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَقَدْ يَكُوْنُ لِلتَّاكِيد وَالنَّوع وَالعدد مثل

اور ہوتا ہے مفعول مطلق تاکید کے لئے اور نوع کے لئے اور عدد کے لئے جیسے

جلستُ جلوسًا وجِلْسَةً وجَلْسَةً فَالاَوَّلُ

جَلَسْتُ جُلُوْسًا اور جِلْسَةً اور جَلْسَةً تو اوّل

لَا يُثْنٰى وَلَا يجمع بخلاف اخويه

نہ ثنیٰ ہوتا ہے نہ جمع بخلاف اخوین

قوله: وقد يكون للتّاكيد الخ. تعریف مفعول مطلق سے فارغ ہو کر اب مصنف علیہ الرحمۃ اس کی پہلی قسم بیان فرماتے ہیں جو تین قسم پر مشتمل ہے (۱) تاکیدی (۲) نوعی (۳) عددی۔ مفعول مطلق تاکیدی اس کو کہتے ہیں جو اس حدث کی نوع یا اس کے عدد پر دلالت نہ کرے جو فعل مذکور سے مفہوم ہوتا ہے جیسے (جَلَسْتُ جُلُوْسًا) یہ صرف حدث کی تاکید کرتا ہے جو فعل مذکور سے مفہوم ہو وجہ تاکید وہی کہ حدث مفہوم کا اس سے ثانیاً ذکر ہوا تو باعتبار حقیقت یہ تاکید لفظی ہے اور اس کا فائدہ دفع احتمالِ سہو

یادفع احتمالِ مجاز، دفع احتمالِ سہو بایں طور کہ (جَلَسْتُ) کہنے پر سامع کے دل میں اگر یہ احتمال پیدا ہو کہ متکلم سے یہ لفظ سہواً صادر ہوا نہ قصداً تو (جُلُوْسًا) کہنے سے یہ احتمال مندفع ہوجائے گا کہ عاقل سے دو مرتبہ سہو نہیں ہوتا اب مثال مذکور کے معنی یہ ہوئے کہ میں حقیقۃً بیٹھا اور دفع احتمالِ مجاز بایں طور کہ (ضَرَبْتُ زَیْدًا) کہنے پر اگر سامع کے دل میں یہ احتمال گزرے کہ (ضَرَبْتُ) سے مراد مجازاً (شَتَمْتُ) ہے از قبیل استعارۂ طبعی کہ معنی (شَتْم) کو (ایذا) میں معنی (ضَرْب) کے ساتھ تشبیہ دی کہ (ضَرْب) کی طرح (شَتْم) سے بھی ایذا پہنچتی ہے پھر لفظ مشبہ بہ کو بمعنی تشبیہ کے واسطے متکلم نے استعارہ کرکے اس سے فعل مذکور مشتق قرار دے کر کہا (ضَرَبْتُ زَیْدًا) تو یہ احتمال (ضَرْبًا) کہنے سے مندفع ہوگیا کہ جب معنی حقیقی سے صارف قرینہ نہ ہو تو ثانیاً ذکر احتمالِ مجاز کو دفع کردیتا ہے۔ **نظر بر آں** مثال مذکور کا ترجمہ یہ ہوگا (میں نے زید کو حقیقتاً مارا) اسی قبیل سے یہ آیت کریمہ (وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا) کیوں کہ ذکر (تَکْلِیْمًا) سے یہ احتمال دفع ہوگیا کہ (کَلَّمَ) مجازاً بمعنی اَمَرَ التَّرْجُمَانَ بِالتَّکْلِیْمِ ہے از قبیل مجاز مرسل کہ اَمْرٌ بِالتَّکْلِیْمِ سبب تَکْلِیْم ہے تو مسبب کا اطلاق کیا اور سبب مراد لیا وجہ اندفاع وہی جو ابھی مذکور ہوئی۔ **نظر بر آں** ترجمہ یہ ہوگا اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا اور مفعول مطلق نوعی اس کو کہتے ہیں جو حدث مذکور کی نوع پر دلالت کرے جیسے (جَلَسْتُ جِلْسَةً) اس کا ترجمہ یہ ہے بیٹھا میں خاص قسم کا بیٹھنا کیوں کہ وزن (فِعْلَةٌ) بکسر (فَا) وسکون عین نوع کے لئے آتا ہے اور مفعول مطلق عددی اس کو کہتے ہیں جو حدث مذکور کے عدد پر دلالت کرے جیسے (جَلَسْتُ جَلْسَةً) اس کا ترجمہ یہ ہے (بیٹھا میں ایک مرتبہ بیٹھنا) اس لئے کہ وزن (فَعْلَةٌ) بفتح (فا) وسکون عین عدد کے واسطے آتا ہے کمافی علم الصّیغة ص ۱۵:

سوال: قد یکون للتاکید الخ میں (قَدْ) کا استعمال درست نہیں کہ اگر یہ برائے تقلیل ہے تو بلحاظ (اَلنَّوْع) اور (اَلْعَدَدْ) صحیح کہ نوع وعدد کے لئے مفعول مطلق بقلت ہوتا ہے مگر (اَلتَّاکِید) کے اعتبار سے صحیح نہیں کیوں کہ تاکید کے لئے بکثرت آتا ہے اور اگر برائے تکثیر ہے تو بلحاظ (اَلتَّاکِید) صحیح اور (اَلنَّوْع) اور (اَلْعَدَدْ) کے اعتبار سے صحیح نہیں کہ ان کے لئے بکثرت نہیں آتا؟

جواب: نہ تقلیل کے لئے نہ تکثیر کے واسطے بلکہ برائے تحقیق ہے جو تینوں کے اعتبار سے صحیح اور ''الفوائد الشّافية'' کے اختیار کردہ نسخہ میں (قد) نہیں نہ ''غاية التحقيق'' کے۔

۲ قولہ: فالاوّل لایثنّٰی الخ. بعد بیان اقسام مفعول مطلق مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ان کے احکام کی تفصیل بیان فرماتے ہیں چنانچہ اس عبارت میں ہر قسم کے دو حکم بیان فرمائے مفعول مطلقِ تاکیدی کا پہلا حکم یہ کہ وہ مثنیٰ نہیں ہوتا اور دوسرا حکم یہ کہ جمع نہیں ہوتا وجہ ہر دو حکم یہ کہ مفعول مطلق تاکیدی فعل مذکور سے فہم شدہ حدث کی ماہیت پر دلالت کرتا ہے جو فی نفسہا قابل تعدّد نہیں اور تثنیہ وجمع مستلزم تعدّد ہیں تو مفعول مطلق دونوں کے منافی ہوا، اسی واسطے جمع ہوتا ہے نہ مثنیٰ بخلاف مفعول مطلق نوعی اور عددی کہ وہ مثنیٰ بھی ہوتے ہیں اور مجموع بھی ان دونوں حکم کی وجہ یہ کہ مفعول مطلق نوعی اور عددی مفعول مطلق تاکیدی کے فرد ہیں اور قابل تعدّد بھی، اسی واسطے کبھی جمع ہوتے ہیں کبھی مثنیٰ، پس درصورتِ تاکید **جَلَسْتُ جُلُوْسَيْنِ** یا **جَلَسْتُ جُلُوْسَاتٌ** کہنا درست نہیں اور بصورت نوع یا عدد درست ہے، اسی قبیل سے ہے **وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا** اور **ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ** کہ اوّل میں (**اَلظُّنُوْنَا**) برائے نوع جمع ہے جس کے آخر الف زائد برائے فاصلہ اور دوم میں (**كرتين**) برائے عدد تثنیہ ہے جس سے تکثیر مراد ہے۔

سوال: **لایثنّٰی** کہنے کے بعد (**لَایُجْمَعُ**) کہنے کی ضرورت نہیں کہ جو لفظ مثنیٰ نہیں ہوا کرتا وہ جمع بھی نہیں ہوتا تو مثنیٰ کی نفی سے جمع کی نفی بھی ہوگئی اور متون میں اختصار مطلوب؟

جواب: یہ ضروری نہیں کہ جو لفظ مثنیٰ نہ ہو وہ جمع بھی نہ ہوگا، چنانچہ لفظ (**اَجْمَعُ**) باب تاکید میں مثنیٰ نہیں ہوتا جمع ہوتا ہے کہ اس کی جمع (**اَجْمَعُوْنَ**) باب تاکید میں مستعمل ہے نہ مثنیٰ، پس مثنیٰ کی نفی جمع کی نفی کو مستلزم نہیں، لہٰذا (**لَایُجْمَعُ**) کہنے کی ضرورت ہے **کذافی جامع الغموض** ص:۸، جلد دوم

اقول: باب تاکید میں مثنیٰ اس لئے نہیں آتا کہ اہل عرب بجائے مثنائے (**اَجْمَعُ**) لفظ (**كِلَا**) استعمال کرتے ہیں لیکن باب تاکید میں جس سے تکثیر مراد ہے مثنیٰ مستعمل نہ ہونے سے مطلقاً اس کا مثنیٰ نہ ہونا تو لازم نہیں آتا حتیٰ کہ یہ کہنا درست ہو کہ مثنیٰ کی نفی جمع کی نفی کو مستلزم نہیں، لہٰذا (**لَایُجْمَعُ**) کہنے کی ضرورت ہے، پس جواب مذکور سے سوال مسطور مندفع نہیں ہوا اور اگر سوال تقریر یوں کی جائے کہ علتِ مذکور یعنی عدم قابلیت تعدّد کے پیش نظر مفعول مطلق تاکیدی کے مثنیٰ ہونے کی نفی سے مجموع ہونے کی نفی بوجہ اشتراک علت مستفاد ہوتی ہے اور متن میں اختصار مطلوب لہٰذا (**لَایُثَنّٰی**) کے بعد (**لَایُجْمَعُ**) کہنے کی ضرورت نہیں تو جواب مذکور اصلاً متوجہ نہیں اور صحیح جواب یہ ہے کہ استفادۂ مذکور تسلیم مگر قطع نظر از علت مذکورہ (**لَایُثَنّٰی**) پر اکتفا کرنے سے

چونکہ بایں قرینہ کہ معرض بیان میں سکوت مفید حصر ہوتا ہے، یہ وہم پیدا ہوسکتا تھا کہ مفعول مطلق تاکیدی جمع ہوتا ہے، اس لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے (لَایُجْمَعُ) کہہ کر نفی جمع کی تصریح فرمائی۔۱۲

ترکیب

قوله: وقد یکون للتّاکید والنّوع والعدد. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (قَدْ) حرف تحقیق مبنی بر سکون (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارز مرفوع لفظاً فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَلتَّاکِیْدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَاکِیْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلنَّوْعِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (نَوْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْعَدَدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (عَدَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلتَّاکِیْدِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتاً) مقدر کا (ثَابِتاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم فعل ناقص (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل جلست جلوساً وجلسةً وجِلسةً. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (جَلَسْتُ جُلُوْسًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (جِلْسَةً) مراد اللفظ بتقدیر (جَلَسْتُ) مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (جَلْسَةً) مراد اللفظ بتقدیر (جَلَسْتُ) مجرور تقدیراً معطوف (جَلَسْتُ جُلُوْسًا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ جلست جلوسًا. میں (جَلَسْتُ) فعل ماضی معروف بنی برسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم (جُلُوْسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق برائے تاکید (جَلَسْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

جلستُ جِلسةً. میں (جَلَسْتُ) فعل ماضی معروف بنی برسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم (جِلْسَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق برائے نوع (جَلَسْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق نوعی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

جلستُ جَلسَةً. میں (جَلَسْتُ) فعل ماضی معروف بنی برسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم (جَلْسَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق برائے عدد (جَلَسْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق عددی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فالاوّل لایثنیٰ ولایجمع. (فا) حرف تفصیل مبنی برفتح (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ) (اَلْاَوَّلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر (اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ) اپنی صفت سے ملکر مبتدا (لَایُثْنٰی) نفی فعل مضارع مجہول مفرد معتل الفی مجرداز ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا (لَایُثْنٰی) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف علیہ مرفوع محلا (و) حرف عطف مبنی برفتح (لَایُجْمَعُ) نفی فعل مضارع مجہول صحیح مجرداز ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا (لَایُجْمَعُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف مرفوع محلا (لَایُثْنٰی) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: بخلاف اخویہ. (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر (خِلَافِ) مفرد منصرف

صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اَخَـوَیْ) مثنیٰ مجرور بیائے ماقبل مفتوح منصوب محلاً بشرطیکہ خلاف مصدر بنی للفاعل ہوا اور مرفوع محلاً جب کہ مصدر بنی للمفعول ہو مضاف الیہ مضاف (هــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدائے مقدر (هٰذا) (اَخَوَیْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ (خِلَافِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر هٰذا مقدر جس میں (ها) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وقد[ل] یـکون بغیر لفظه مثل قعدتُ جلوسًا
اور بے شک کبھی ہوتا ہے لفظ فعل کے مغائر جیسے قعدتُ جلوسًا

[ل] **قوله: وقـدیـکون بغیر لفظه الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مفعول مطلق کی دوسری تقسیم بیان فرماتے ہیں جو دو قسموں پر مشتمل ہے جن میں سے ایک قسم پہلی تقسیم کے ہر سہ اقسام مذکورہ کو شامل ہے پہلی تقسیم باعتبار معنیٰ تھی۔ **نظر برآں** اس کو ذکر میں مقدم فرمایا یہ تقسیم باعتبار لفظ ہے بایں وجہ اس کو ذکر میں مؤخر کیا (و) عاطفہ ہے جس کا معطوف علیہ مقدر یعنی (یَـکُـوْنُ بِـلَفْظِ فِعلِهٖ کَثِیْرًا) اور (قَدْ) برائے تقلیل مع التحقیق یہ جائز نہیں کہ (لَایُثْنی) مذکور معطوف علیہ ہو **کَماجَوَّزَهُ المولٰی العصام علیه رحمة المنعام** وجہ یہ کہ (قدیکون بغیر لفظه) کو اگر (لَایُثْنٰی) پر عطف قرار دیں تو جس طرح (لَایُثْنٰی) (اَلْاَوَّلُ) کی خبر ہے یہ بھی اس کی خبر ہوگا، اب (بِـخِلَافِ اَخَوَیْهِ) میں دو احتمال ہیں کہ اس کا تعلق (قَـدْیَکُوْنُ بِغَیْرِ لَفْظِهٖ) سے ہے یا نہیں، اگر ہے تو عبارت یوں ہو جائے گی (فَالْاَوَّلُ قَدْیَکُوْنُ بِخِلَافِ اَخَوَیْهِ) جس کا مفہوم یہ ہوا کہ اوّل یعنی مفعول مطلق تاکیدی کبھی (بِـغَیْرِ لَفْظِهٖ) ہوتا ہے بخلاف اس کے (اَخَـوَیْنِ) یعنی مفعول مطلق نوعی اور عددی کہ وہ کبھی (بِـغَیْرِ لَـفْظِهٖ) نہیں ہوتے، اب اس خط کشیدہ عبارت کے مفہوم میں دو احتمال ہیں اس لئے کہ (قَـدْ یَـکُـوْنُ بِغَیْرِ لَفْظِهٖ) کونِ مقیّد بقلت ہے اور

(بخلاف اَخوَیْهِ) سے نفی مفہوم ہوتی ہے جو اس **کون** مقید بقلت پر وارد اور مقید پر جب نفی وارد ہوتی ہے تو تین احتمال ہوتے ہیں اوّل یہ کہ قید اور مطلق دونوں کا انتفا ہو، اور **دوم** یہ کہ صرف قید کا اور **سوم** یہ کہ صرف مطلق کا اگر دونوں کا انتفا ہو تو مفہوم عبارت مذکورہ یہ ہوگا کہ مفعول مطلق نوعی اور عددی **بغیر لفظه** ہوتے ہی نہیں وہ تو صرف **بلفظه** ہوتے ہیں یہ باطل ہے کہ دونوں **بغیر لفظه** بھی ہوتے ہیں **کماسیاتی**، پس نفی کا قید اور مطلق دونوں پر وارد ہونا باطل ٹھہرا اور اگر صرف قید یعنی قلّت کا انتفا ہو تو مفہوم عبارت مذکورہ یہ ہوگا کہ دونوں **بغیر لفظه** ہوتے ہیں نہ بقلت جب صرف قلّت منتفی ہوئی تو دو احتمال ہیں اوّل یہ کہ دونوں **بغیر لفظه** بکثرت ہوتے ہیں یا دونوں کا **بغیر لفظه** اور **بلفظه** ہونا متساوی ہے اور یہ دونوں احتمال باطل، وجہ بطلان یہ کہ مفعول مطلق علی الاطلاق خواہ تاکیدی ہو یا نوعی یا عددی **بغیر لفظه** بقلت ہوتا ہے، اور **بلفظه** بکثرت، اس پر یہ امر دلالت کرتا ہے کہ شارحین نے **قَدْ یَکُوْنُ** کی ضمیر مستتر کا مرجع **اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ** قرار دیا ہے جو تینوں کو شامل اور مولانا عصام قدس سرہ نے بھی اس کو برقرار رکھا تو تینوں **بغیر لفظه** قلیل ہوئے، پس مفعول مطلق نوعی اور عددی کا **بغیر لفظه** کثیر ہونا یا دونوں کا **بغیر لفظه** اور **بلفظه** متساوی ہونا باطل ٹھہرا۔ پس نفی کا صرف قید پر وارد ہونا بھی باطل ہوا، اور اگر صرف مطلق کا انتفا ہو تو مفہوم عبارت مذکورہ یہ ہوگا کہ دونوں **بغیر لفظه** نہیں ہوتے، یہ باطل ہے کہ دونوں **بغیر لفظه** ہوتے ہیں، **کماسیاتی**، پس نفی کا صرف مطلق پر وارد ہونا بھی باطل ہوا، جب نفی کے تینوں احتمال باطل ہو گئے تو لازم آیا کہ (**بِخِلَافِ اَخَوَیْهِ**) کا تعلق (**قَدْ یَکُوْنُ بغیرِ لَفْظِهٖ**) سے باطل ہے اور اگر تعلق نہیں تو (**قَدْ یَکُوْنُ بِغَیْرِ لَفْظِهٖ**) سے صرف مفعول مطلق تاکیدی کے حکم کا بیان ہوا کہ وہ (**بِغَیْرِ لَفْظِهٖ**) ہوتا ہے اور یہ مقام بیان ہے اور مقام بیان میں سکوت مفید حصر ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** یہ مفہوم ہوگا کہ (**بِغَیْرِ لَفْظِهٖ**) ہونا مفعول مطلق تاکیدی کے ساتھ خاص ہے کہ مفعول مطل نوعی اور عددی (**بِغَیْرِ لَفْظِهٖ**) نہیں ہوتے، یہ باطل ہے کہ وہ دونوں بھی (**بِغَیْرِ لَفْظِهٖ**) ہوتے ہیں، **کَمَاسَیَاتِیْ**، **نظر بر آں** ثابت ہوا کہ (**قَدْ یَکُوْنُ بِغَیْرِ لَفْظِهٖ**) کا عطف (**لَایُثْنٰی**) پر جائز نہیں، اب چند احتمال ہیں:

اوّل: یہ کہ جملہ مستانفہ ہو۔

دوم: یہ کہ جملہ اعتراض ہو۔

سوم: یہ کہ (قَدْ یَکُوْنُ لِلتَّاکِیْدِ الخ) پر معطوف۔

چهارم: یہ کہ (یَکُوْنُ بِلَفْظِ فِعْلِهٖ کَثِیْرًا) مقدر پر معطوف یہی احسن کہ اس پر مفعول مطلق کی تقسیم ثانی کے ہر دو اقسام کا انفہام صراحۃً ہوتا ہے، اس کے پیش نظر علی الاطلاق مفعول مطلق کی دو قسمیں حاصل ہوئیں، اول مفعول مطلق بلفظہٖ خواہ تاکیدی ہو یا نوعی یا عددی، ان کی مثالیں کتاب میں مذکور ہوئیں، دوم مفعول مطلق بغیر لفظه تاکیدی جیسے (قَعَدْتُ جُلُوْسًا) جب کہ قعود اور جلوس ہم معنی ہوں کیوں کہ بعض حضرات نے دونوں میں بایں طور فرق کیا ہے کہ (قُعُوْدٌ) کھڑے ہونے کے بعد بیٹھنے کو کہتے ہیں اور (جُلُوْسٌ) سونے کے بعد بیٹھنے کو اور سجدہ کے بعد بیٹھنے کو بھی۔ بر تقدیر اول یہ دونوں مادّہ کے ساتھ ساتھ باب میں بھی مختلف ہیں بر تقدیر دوم ہم معنی کی مثال یہ ہے (هَزَمَ السُّنِّیُّ الدِّیْوَ بَنْدِیَّ کَسْرًا) یہ اتحاد معنی کے ساتھ ساتھ باب میں بھی متفق ہیں کہ دونوں کا باب ضرب ہے، معنی یہ ہیں کہ سنی نے دیوبندی کو حقیقۃً شکست دے دی، کبھی مفعول مطلق برائے تاکید کے قائم مقام (۱) ملاقی فی الاشتقاق ہوتا ہے یعنی وہ اسم جو مفعول مطلق برائے تاکید کے ساتھ حروف اصلی میں مشارک ہے باب میں مشارک نہیں، اسی واسطے یہ بغیر لفظه قرار پایا جیسے وَاللّٰهُ اَنْبَتَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اور وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا اور (۲) کبھی اس کے قائم مقام اسمِ مصدر غیر علم ہوتا ہے جیسے تَوَضَّئْتُ وُضُوْءً ا اور (اِغْتَسَلْتُ غُسْلًا) یہ دونوں باب میں مشارکت نہ رکھنے کی وجہ سے از قبیل بغیر لفظه ہیں اور (۳) کبھی ضمیر قائم مقام ہوتی ہے جیسے هٰذَا سُرَاقَةُ لِلْقُرْآنِ یَدْرُسُهٗ وَالْمَرْءُ عِنْدَ الرِّشَا اِنْ یُلْقِهَا ذِئْبٌ، اس میں (یَدْرُسُهٗ) کی ضمیر منصوب مفعول مطلق بغیر لفظه برائے تاکید ہے قائم مقام اَلدَّرْسُ یہ ضمیر مفعول بہٖ نہیں وہ تو (اَلْقُرْآنُ) مقدم ہے اور بوجہ تقدم ہی اس پر لام برائے تقویت لایا گیا جیسے اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّؤْیَا تَعْبُرُوْنَ میں (اَلرُّؤْیَا) مفعول بہٖ مقدم پر اور لفظ (سُرَاقَةُ) میں دو احتمال ہیں:

اوّل: یہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی ہے جنہوں نے قبلِ اسلام دورانِ ہجرت میں تعاقب کیا تھا، قریب پہنچنے پر شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زمین کو حکم دیا خُذِیْهِ کہ ان کو پکڑ لے فوراً گھوڑا زمین میں دھنس گیا اور انہیں سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھ رہا ہوں جو عہد فاروقی میں نبوی ارشاد کے ماتحت پہنا کر اُتار لئے گئے۔

دوم: یہ کہ کسی قاری کا نام ہے اور (دِشَاءٌ) بکسر بمعنی (ڈول کی رسی) بوجہ ضرورت شعری آخر سے ہمزہ حذف کردی گئی یا جمع (دِشْوَتٌ) ہے جس کے معنی وہ چیز جو ابطالِ حق یا احقاقِ باطل کے لئے دی جائے اور بر تقدیر اوّل (یُلْقِهَا) میں فعل ماخوذ از (اِلْقَاءٌ) ہے جس کے معنی (ڈالنا) تو اس کو بضم (یا) پڑھا جائے گا آخر سے (یا) بوجہ جازم اِنْ ساقط ہوگئی بر تقدیر دوم ماخوذ از (لِقَاءٌ) جو یہاں پر بمعنی (مصادفة) ہے جس کے معنی (پانا) تو اس کو بفتح (یا) پڑھا جائے گا کہ از باب سَمِعَ ہے اور آخر سے الف بوجہ جازم ساقط اور بر احتمال اوّل (ذَنَبٌ) بمعنی (دُم) جو جانور کے پیچھے ہوتی ہے اور بر احتمال دوم (ذِئْبٌ) ہے بمعنی (بھیڑیا) بر احتمالِ اوّل حاصل معنی یہ کہ **سُرَاقَہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ** کو مہتم بالشان امر میں مشغول رہنے کے باعث تقدم حاصل ہوا کہ قرآن پاک کو بلا ریب (بدون طمع) درحقیقت پڑھتے ہیں اور جو شخص غیر مہتم بالشان امر میں مصروف ہو کہ ڈول سے پانی کھینچنے کا کام کرے اس کے نصیب میں بہ نسبت دارس قرآن تأخر ہے اور بر احتمالِ دوم اس شعر میں قاری مذکور کی ہجو ہے کہ طمع نفسانی کے ماتحت حصول زر کے لئے پڑھتے ہیں جو بمنزلہٗ رشوت ہے کیوں کہ اس سے حق قرآن یعنی (بوجہ اللہ) پڑھنے کا ابطال ہوتا ہے اور اسی حصولِ زر کی حرص کے باعث وہ بمنزلہٗ گرگ ہیں اور کبھی اسم اشارہ قائم مقام ہوتا ہے جیسے (ضَرَبْتُهٗ ذٰلِكَ) اس میں اسم اشارہ مصدر فعل مذکور کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے مفعول مطلق **بغیر لفظہٖ** برائے تاکید ہے اور مفعول مطلق **بغیر لفظہٖ نوعی** جیسے **رَجَعْتُ الْقَهْقَرٰی** اور **قَعَدْتُ الْقُرْفُصَاءَ** میں **اَلْقَهْقَرٰی** رجوع کی نوع پر دلالت کرتا ہے جس کو اُلٹے پاؤں لوٹنا کہتے ہیں اور (**اَلْقُرْفُصَاءُ**) قعود کی نوع پر جس کے معنی ہیں دونوں سرین پر اس طرح بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کے حلقے میں کرلی جائیں یا دونوں زانو پر جھکتے ہوئے اس طرح بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ سے مل کر دونوں ہاتھ بغل میں آجائیں، بعض الفاظ اس کے بھی قائم مقام ہوتے ہیں۔

(۱) جو لفظ مفعولِ مطلق کی کلّیت پر دلالت کرے جیسے: (**فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ**)

(۲) جو اُس کی بعضیّت پر دلالت کرے جیسے: **ضَرَبْتُهٗ بَعْضَ الضَّرْبِ**، اسی قبیل سے ہے **وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْئًا** کہ اس میں (**شَيْئًا**) مفعولِ مطلق **بغیر لفظہٖ** برائے نوع ہے۔

(۳) اس کی صفت جیسے: **سِرْتُ اَحْسَنَ السَّيْرِ**۔

(۴) ضمیر جیسے: فَاِنِّیْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ اس میں (لَآ اُعَذِّبُهٗ) کی ضمیر منصوب مفعول مطلق بغیر لفظہٖ برائے نوع ہے، کیوں کہ اس کا مرجع (عَذَابًا) مذکور بمعنی (تَعْذِیْبًا عَظِیْمًا) ہے، ''حاشیۃ الصبان'' جلد: دوم، ص: ۸۴۔

(۵) اسم اشارہ جیسے: ضُرِبَ اللِّصُّ کہنے پر، تم کہو ضَرَبْتُ ذٰلِكَ الضَّرْبَ۔

(۶) ما استفہامیہ جیسے: مَا تَضْرِبُ زَیْدًا یعنی اَیَّ ضَرْبٍ تَضْرِبُهٗ۔

(۷) ما شرطیہ جیسے: مَا شِئْتَ فَاجْلِسْ یعنی اَیَّ جُلُوْسٍ شِئْتَهٗ فَاجْلِسْ۔

(۸) اس کا وقت جیسے: اَلَمْ تَغْتَمِضْ عَیْنَاكَ لَیْلَةَ اَرْمَدَا اس میں (لَیْلَةَ) مفعولِ مطلق بغیر لفظہٖ برائے نوع ہونے کی بنا پر منصوب ہے کہ اصل میں (اِغْتِمَاضَ لَیْلَةِ اَرْمَدَ) تھا کیوں کہ مراد تشبیہ ہے جو بدون تقدیر مذکور حاصل نہیں۔ اس میں (تَغْتَمِضْ) اغتماض بمعنی (نوم) سے ماخوذ ہے اور (اَرْمَدْ) وہ شخص جس کی آنکھ میں درد ہو۔

(۹) اس کا آلہ جیسے: ضَرَبْتُهٗ سَوْطًا یعنی ضَرْبَ سَوْطٍ۔

(۱۰) ہر وہ لفظ جس سے نوعیت عموماً مفہوم ہو جیسے: ضَرَبْتُهٗ نَوْعًا یعنی نَوْعًا مِّنَ الضَّرْبِ اور مفعولِ مطلق بغیر لفظہٖ عددی جیسے: قَعَدْتُ جَلْسَةً بعض الفاظ اس کے بھی قائم مقام ہوتے ہیں:

(۱) عدد صریح تمیز کے ساتھ ہو جیسے: فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً اس میں (ثَمَانِیْنَ) مفعولِ مطلق بغیر لفظہٖ برائے عدد ہونے کی بنا پر منصوب ہے یا بغیر تمیز جیسے: ضَرَبْتُ اَلْفًا۔

(۲) عدد غیر صریح یعنی جو لفظ عدد پر دلالت کرے جیسے: ضَرَبْتُ مَرَّةً۔

(۳) اس کا آلہ جیسے: ضَرَبْتُ سَوْطًا یہ عدد کے ساتھ ساتھ نوع پر بھی دلالت کرتا ہے کَمَا مَرَّ۔

فائدہ: ایک فعل کے دو مفعولِ مطلق تاکیدی اور نوعی تاکیدی اور عددی کو نصب دینے میں نحوی مختلف ہیں، 'اخفش'، 'مبرد'، 'ابن سراج' اور اکثر کے نزدیک جائز نہیں۔ 'سیرافی'، 'ابن طاہر' کے نزدیک جائز ہے بلکہ تینوں کو بھی جب کہ ان کے معانی مختلف ہوں جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا ضَرْبَتَیْنِ اس میں اوّل برائے تاکید اور دوم برائے عدد ہے، مانعین کے نزدیک (ضَرْبَتَیْنِ) (ضَرْبًا) سے بدل ہے، اس باب میں یہ شعر مسموع ہوا ہے۔

وَوَطِئْتَنَا وَطْأً عَلٰی حَنَقٍ وطأَ الْمُقَیَّدِ ثَابِتِ الْقَدَمِ

اس میں (وطأعلی حَنَقٍ) اور (وطأ المقیّد) دونوں مفعول مطلق برائے نوع ہیں، مجوزین کے نزدیک دونوں کا ناصب فعل مذکور اور مانعین کے نزدیک فعل مضمر کہ بدلیت صحیح نہیں کیوں کہ ثانی غیر اوّل ہے (حَنَقٌ) بمعنی (شدّت غیظ) اور ہر سہ مفعول مطلق کی مثال یہ ہے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا سَوْطًا مَرَّتَیْنِ۔

سوال: چونکہ متن میں اختصار مطلوب ہوتا ہے، اس لئے مصنف علیہ الرحمۃ کو (قَدْ یَکُوْنُ غَیْرَ لَفْظِہٖ) فرمانا چاہئے تھا کہ (غَیْرُ) بمعنی (مُغَائِرُ) ہے اور مقصود حاصل کہ اب معنی یہ ہوں گے کہ مفعولِ مطلق کبھی لفظ فعل کے مغائر ہوتا ہے اور مقصود بھی یہی ہے (بـا) کی ضرورت نہیں بلکہ (بـا) کا لانا موجب فساد ہے کیوں کہ اب معنی یہ ہوں گے کہ کبھی مفعولِ مطلق غیر لفظِ فعل کے ساتھ (مُلْصَقٌ) ہوتا ہے تو مفعولِ مطلق (مُلْصَقٌ) ہوا اور غَیْرُ مُلْصَقٌ بِہٖ اور مُلْصَقٌ ومُلْصَقٌ بِہٖ متغائر ہوتے ہیں تو لازم آیا کہ مفعولِ مطلق غیر لفظِ فعل نہ ہو بلکہ غیر کے ساتھ مُلْصَقٌ حالانکہ غیر لفظ فعل ہوتا ہے نہ غیر کے ساتھ مُلْصَقٌ؟

جواب: یہ (بَا) برائے الصاق نہیں حتیٰ کہ محذور مذکور لازم آئے بلکہ زائد برائے تاکید ہے، **کمافی سوال کابلی**، ص:۱۷۶، بیان مغائرت میں تاکید کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ جمہور مفعولِ مطلق کی مغائرت کے منکر ہیں، ان کے نزدیک مماثلت فی اللفظ ضروری ہے، اسی واسطے (قَعَدْتُ جُلُوْسًا) میں (جُلُوْسًا) کا ناصب (قَعَدْتُ) کو قرار نہیں دیتے بلکہ اس کا ناصب (جَلَسْتُ) مقدر مانتے ہیں، جمہور کے انکار مذکور کو رد کرنے کے لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے کلام میں دو تاکید اختیار فرمائیں اوّل (قَدْ) سے مفہوم ہوتی ہے کہ وہ تقلیل کے ساتھ ساتھ معنی تحقیق کا بھی افادہ کرتا ہے اور دوم بائے زائدہ ہے، وجہ رد یہ کہ تقدیر خلافِ اصل ہے علاوہ ازیں مماثلت فی اللفظ مطرد نہیں کہ بعض مفعولِ مطلق فعل مماثل فی اللفظ نہیں رکھتے جیسے: (خَلَفْتُ یَمِیْنًا)، اس بیان سے یہ بات بھی مستفاد ہوتی ہے کہ مفعولِ مطلق بلفظہٖ کی طرح مفعولِ مطلق بغیر لفظہٖ کا ناصب بھی فعل مذکور ہے کہ اس کو فعل مذکور کا مفعولِ مطلق قرار دیا تو فعل مذکور ہی عامل ٹھہرا۔ یہ امام مازنی بصری علیہ الرحمۃ کا مسلک ہے جس کو مصنف علیہ الرحمۃ نے اختیار فرمایا کہ وجہ مذکور کے پیش نظر راجح یہی ہے۔

سوال: اس (بَا) کو زائدہ قرار دینا درست نہیں، کہ وہ (کَوْنِ) منفی کی خبر پر آتی ہے، اور یہاں پر (یَکُوْنُ) مثبت ہے۔

جواب: کون منفی میں تعمیم ہے کہ خواہ لفظاً منفی ہو یا معنیً اور شک نہیں کہ لفظ (غَیْر) سے نفی مستفاد ہوتی ہے،

اسی واسطے اپنے موصوف سے اپنے مضاف الیہ کی نفی کو مستلزم، کمافی البیضاوی، ص:۱۱، وحاشیة المولی السیال کوٹی علیهما الرحمة، ص: ۸۶، پس یَکُوْنُ مَعْنًی منفی ہوگیا کہ اب قَدْ یَکُوْنُ بِغَیْرِ لَفْظِهٖ بمعنی قَدْ لَایَکُوْنُ بِلَفْظِهٖ ہوا لیکن تعمیم مذکور کتب موجودہ میں عندالفقیر نظر سے نہیں گذری، فَعَلَیْكَ بِالتَّفَحُّصِ۔

سوال: تعمیم کی کیا ضرورت؟ امام اخفش علیہ الرحمۃ کے نزدیک ہر خبر موجب پر (بـا) کی زیادت جائز ہے، کَمَا فِي الهمع الهوامع، جلد: اوّل، ص: ۱۲۷۔

جواب: ضرورت اس لئے ہے کہ تَوْجِیْهُ الْقَوْلِ بِمَالَا یَرْضٰی بِهٖ قَائِلُهٗ لازم نہ آئے کیوں کہ مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک (با) کی زیادت قیاساً خبر نفی پر ہوتی ہے، نہ موجب پر کَمَا یَأْتِیْ فِیْ بَحْثِ الْحَرْفِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔۱۲

ترکیب

قوله: وقد یکون بغیر لفظه. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (قَدْ) حرف تقلیل برائے تحقیق مبنی بر سکون (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ (با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً مضاف (لَفْظِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (فَعْلُ) (لَفْظِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل قعدت جلوسًا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (قَعَدْتُ جُلُوْسًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مفعول مطلق کا جو بغیر لفظ فعل ہونا (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ

ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیرارادۂ معنیٰ (قَعَدْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم (جُلُوْسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق برائے تاکید (قَعَدْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ جُلُوْسًا کا مفعولِ مطلق ہونا (قَعَدْتُ) کے لئے مذہب 'مازنی' و 'مبرد' اور 'سیرافی' ہے، جس کی 'ابن مالک' نے تصحیح کی اور 'رضی' نے اس مذہب کو اولیٰ قرار دیا کیونکہ اصل یہ ہے کہ بغیر ضرورت داعی تقدیر اختیار نہ کی جائے اور مذہب 'سیبویہ' یہ ہے کہ (جَلَسْتُ) مقدر کا مفعولِ مطلق ہے، اس مذہب کی 'ابوحیان' نے تصحیح کی اور 'فارسی' و 'ابن جنی' نے یہ تفصیل بیان کی کہ اگر برائے تاکید ہے تو مقدر کا، اور اگر برائے نوع ہے تو فعل مذکور کا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔۱۲

وقد[1] يحذف الفعل لقيام قرينةٍ جوازًا كقولك
اور کبھی حذف کیا جاتا ہے فعل ناصب بر وقت قیام قرینہ بطور جواز جیسے
لمن قدمَ خيرَ مقدمٍ و وُجوبًا[2] سماعًا مثل
واپس آمدہ از سفر سے تمہارا خطاب (خیر مقدمٍ) اور بطور وجوب سماعی جیسے
سقيًا ورعيًا وخيبةً وجدعًا وحمدًا وشكرًا
سقيًا اور رعيًا اور خيبةً اور جدعًا اور حمدًا اور شكرًا
وعجبًا وقياسًا فی مواضع
اور عجبًا اور بطور وجوب قیاسی چند مقامات میں

لے **قوله: وقد يحذف الفعل الخ.** مفعولِ مطلق کی تقسیم کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ مفعولِ مطلق کو نصب دینے والا فعل حذف کیا جاتا ہے کبھی بطور جواز جب کہ قرینہ قائم ہو خواہ حالیہ جیسے سفر سے واپس ہونے والے کے ساتھ تمہارا خطاب بایں الفاظ **خَيْرَ مَقْدَمٍ** کہ یہ مفعولِ مطلق نوعی **بغير لفظه** کا قائم مقام از قبیل قسم سوئم ہے، اس کا فعل (**قَدِمْتَ**) بقرینہ حالیہ محذوف جو حال قدوم ہے کیوں کہ الفاظ مذکورہ بروقت قدوم استعمال کئے جاتے ہیں، وجہ جواز یہ کہ حذف سے کلام میں اختصار پیدا ہوتا ہے اور مقصود یعنی فعل مذکور کا انفہام بقرینۂ مذکورہ حاصل اور فعل محذوف کو ذکر بھی کر سکتے ہیں وہ اصل ہے اور اس میں قرینہ سے استغنا۔

سوال: (**خَيْرَ مَقْدَمٍ**) کو مفعولِ مطلق قرار دینا درست نہیں کیوں کہ مفعولِ مطلق مصدر ہوتا ہے اور یہ مصدر نہیں؟

جواب: یہ خود اگرچہ مصدر نہیں مگر اپنے موصوف محذوف (**قُدُوْمًا**) مصدر کے اعتبار سے بایں معنی مصدر ہے کہ اس کے قائم مقام اصل عبارت یوں تھی: (**قُدُوْمًا خَيْرَ مَقْدَمٍ**) تو صفت پر مصدر کا اطلاق مجازاً کہ از قبیل اطلاق اسم کل بر جز ہے کیوں کہ موصوف مقید ہوتا ہے اور صفت قید اور مقید کل اور قید جز ہوتی ہے یا (**خَيْرَ**) پر اطلاق مصدر کی توجیہ میں یوں کہا جائے کہ (**خَيْرَ**) اسمِ تفضیل مضاف ہے اور اسمِ تفضیل مضاف اپنے مضاف الیہ کے حکم میں ہوتا ہے اور مضاف الیہ مصدر ہے تو (**خَيْرَ**) بھی مصدر ہوا مگر مجازاً کہ از قبیل اطلاق اسمِ جز بر کل ہے کیوں کہ مضاف مقید ہوتا ہے اور مضاف الیہ قید اور مقید کل اور قید جز ہوتی ہے **كَمَامَرَّ**۔

سوال: (**خَيْرَ**) کو اسمِ تفضیل قرار دینا صحیح نہیں کیوں کہ اسمِ تفضیل مذکر بروزن (**اَفْعَلُ**) آتا ہے اور مؤنث بروزن (**فُعْلٰى**) اور یہ دونوں میں سے کسی وزن پر نہیں؟

جواب: یہ اصل میں (**اَخْيَرُ**) بروزن (**اَفْعَلُ**) تھا برخلاف قیاس اس میں تخفیف بایں طور واقع ہوئی کہ حرکتِ (**یا**) ماقبل کو دے کر ہمزہ کو بوجہ عدم ضرورت ساقط کر دیا گیا برخلاف قیاس اس لئے کہا کہ کلمہ کا اسمِ تفضیل ہونا نقلِ حرکت کے مانع ہے، **كمافي علم الصيغه**، ص:۳۸، **هٰكذا قالوا** مگر نظرِ قاصر میں یہ توجیہ انسب ہے کہ اس کو از قبیل اضافۃ الصفت الی الموصوف قرار دیں اور (**خَيْرٌ**) کو مخفف (**خَيِّرٌ**) صفت مشبہ بروزن (**سَيِّدٌ**) اصل میں (**مَقْدَمًا خَيِّرًا**) تھا وجہ یہ کہ اس توجیہ پر تقدیر موصوف کی احتیاج نہیں اور بصورت اسمِ تفضیل تقدیر موصوف ناگزیر ہے جو مفضّل ہوگا اور مضاف الیہ مفضّل علیہ **كمالايخفى** (**خَيْرَ مَقْدَمٍ**)

میں دونوں احتمال ہیں کہ جملۂ خبریہ ہو، اس تقدیر پر مقصود اظہارِ سُرور ہے نہ قادم کو اس کے قدوم کی خبر دینا جیسے: (رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی) جملۂ خبریہ ہے اور مقصود اظہارِ تحسّر یا جملۂ انشائیہ دعائیہ ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ خدا تمہارے قدوم کو مبارک کرے اور اگر یہ سفر میں جانے والے سے کہا جائے تو انشار ہونے کے لئے متعیّن ہے اور معنی یہ ہوں گے کہ خدا کرے تمہاری واپسی مبارک ہو خواہ قرینہ مقالیہ جیسے (کَیْفَ قَدِمْتَ) کے جواب میں (خَیْرَ مَقْدَمٍ) کہ اس کا فعل (قَدِمْتُ) بقرینۂ سوال مذکور جوازً محذوف ہے اور مفعولِ مطلق عددی جس کا فعل بقرینۂ حالیہ جوازاً محذوف ہو جیسے کسی کو مارتے دیکھ کر کہا (ثَلٰثَ ضَرْبَاتٍ) کہ اس کا فعل (اِضْرِبْ) بقرینۂ مشاہدہ جوازاً محذوف ہے اور بقرینۂ مقالیہ جیسے (کَمْ اِضْرِبْ زَیْدًا) کے جواب میں (ثَلٰثَ ضَرْبَاتٍ) کہ اس کا فعل (اِضْرِبْ) بقرینۂ سوال مذکور جوازاً محذوف ہے اور مفعولِ مطلق تاکیدی کے فعل کا حذف جائز نہیں کیوں کہ تاکید موکد کی جانب مزید توجہ کو مقتضی ہے اور حذف اس کے منافی مگر مابعد میں مذکورہ مصادر اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، اسی طرح مفعولِ مطلق تاکیدی کی تقدیم فعل پر جائز نہیں بخلاف نوعی اور عددی کہ ان کی جائز ہے، کمافی حاشیة الصبّان، جلد: دوم، ص:۸۶۔

۲ قوله: ووُجوباً سماعًا الخ. اور کبھی مفعولِ مطلق کے ناصب فعل کو وجوباً حذف کیا جاتا ہے کہ ذکر جائز نہیں، حذف وجوبی کی دو قسم ہیں:

اوّل: سماعی جس کا علم صرف سماع سے ہو نہ بطریق استدلال کہ اس کے لئے کوئی ضابطہ نہیں جیسے سنی کو دعا دیتے ہوئے کہیں (سَقْیًا) یعنی (سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْیًا) اللہ تعالیٰ تمہیں حقیقةً سیراب کرے اور (رَعْیًا) یعنی (رَعَاكَ اللّٰهُ رَعْیًا) اللہ تعالیٰ تمہاری حقیقةً حفاظت فرمائے اور دیوبندی پر بددعا کرتے ہوئے کہیں (خَیْبَةً) یعنی (خِبْتَ خَیْبَةً) خدا کرے تم حقیقةً نامراد ہو اور (جَدْعًا) یعنی (جُدِعْتَ جَدْعًا) خدا کرے تمہاری ناک کان حقیقةً کاٹے جائیں اور کسی نعمت یافتہ کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہیں (حَمْدًا) یعنی (حَمِدْتَ حَمْدًا) خدا کرے تم حقیقةً حمد بجالاؤ اور (شُکْرًا) یعنی (شَکَرْتَ شُکْرًا) خدا کرے تم حقیقةً شکر بجالاؤ اور کسی کے لئے علوِ دینی یا دُنیوی کی دُعا کرتے ہوئے کہیں (عَجَبًا) یعنی (عَجِبْتُ عَجَبًا) بمعنی (شَرُفْتَ شَرَفًا) خدا کرے تمہیں حقیقةً بلندی حاصل ہو، کذافی سوال باسولی، ص:۲۲۴، لیکن کاتب الحروف کے پاس موجودہ کتب لغت میں (عَجَبًا) بایں معنی دستیاب نہ ہوا،

نہ موجودہ شروح ''کافیہ'' اور حواشی ''شرح جامی'' اور کتب نحو میں یہ معنی ملے، **فلیحرر** یہ سب کے سب وہی مفعولِ مطلق تاکیدی ہیں جن کو حکم مذکور سے مستثنیٰ کہا گیا تھا اور سب کے سب بروقت دعا ر استعمال کئے جاتے ہیں، **کما فی حاشیۃ المولیٰ عبدالغفور علیہ الرحمۃ**، ص:۳۲۰، اور ''محرم آفندی'' جلد: اوّل، ص:۲۴۴ میں ہے کہ تین مؤخر الذکر از قبیل دُعا نہیں تو از قبیل اخبار ہوئے۔

سوال: مذکورہ سب مصادر کے فعل کو وجوبا محذوف بتانا صحیح نہیں کہ مؤخر الذکر ہر سہ مصادر کے فعل کو عرب کبھی ذکر کر کے بولتے ہیں **حَمِدتُ حَمْدًا** اور **شَکَرْتُ شُکْرًا** اور **عَجِبْتُ عَجَبًا**۔

جواب: عرب اس طرح نہیں بولتے یہ بولی مُوَلَّدِین کی ہے جن کی عربیت خالص نہیں ہوتی **کذا فی حاشیۃ الصبّان**، جلد: رابع، ص:۷۹، اور ہماری مراد یہ کہ فصحاء عرب ان مصادر کو ہمیشہ بدون ذکر فعل استعمال کرتے ہیں۔

دوم: قیاسی جس کا علم بطریق استدلال ہو کہ اس کے لئے ضابطہ ہے جس کو بروقت ترتیب قیاس کبریٰ بتاتے ہیں، اس کی تفصیل آئندہ قول میں آتی ہے، (**حَذفِ قیاسی**) کے لئے چند مواضع ہیں جن کا بیان (**منھا**) سے شروع ہوتا ہے اور مواضع سے مراد تراکیب۔

سوال: وجوبا سماعا ترکیب توصیفی ہے کہ (**وُجُوْبًا**) موصوف اور (**سَمَاعًا**) صفت اور (**قِیَاسًا**) معطوف ہے (**سَمَاعًا**) پر تو یہ بھی (**وُجُوْبًا**) کی صفت ہوا اور صفت ہونا جائز نہیں کیوں کہ صفت موصوف پر محمول ہوتی ہے اور (**سَمَاعًا**) و (**قِیَاسًا**) کا (**وُجُوْبًا**) پر حمل ناممکن، اس لئے کہ یہ مصادر متبائنہ ہیں اور متبائنین میں حمل نہیں ہوتا۔

جواب: بیشک یہ دونوں صفت ہیں مگر بتقدیر مضاف یعنی (**ذَا سَمَاعٍ**) اور (**ذَا قِیَاسٍ**) مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا یا اصل میں یہ (**سَمَاعِیًّا**) اور (**قِیَاسِیًّا**) تھے، یائے نسبت بوجہ کثرتِ استعمال حذف کر دی گئی لیکن اس احتمال کو ''**الفوائد الشافیۃ**'' ص:۴۷ میں بایں وجہ رد فرمایا کہ یائے نسبت حذف نہیں کی جاتی، غالباً وجہ یہ کہ اس کا حذف قیاسی نہیں، سماعی ہے، **کما فی الاشمونی**۔۱۲

ترکیب

قولہ: وقدیحذف الفعل لقیام قرینۃٍ جوازًا. (و) حرف عطف بر مقدر

یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (قَدْ) حرف تقلیل مبنی بر سکون (یُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْفِعْلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (ل) حرف جار بمعنی (فِی) برائے ظرفیت مبنی بر کسر (قِیَام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (قَرِیْنَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت مضاف الیہ (قِیَام) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (جَوَازًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (وُجُوْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (سَمَاعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قِیَاسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (سَمَاعًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صفت بتقدیر مضاف ای ذَا سَمَاعٍ (وُجُوْبًا) موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف (جَوَازًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول مطلق نوعی بتقدیر مضاف ای حَذْفَ جَوَازٍ (یُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول مطلق نوعی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: كقولك لِمَنْ قَدِمَ خير مقدمٍ وَوُجوباً سماعًا.

(كَ) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (قَوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً بمعنی (مَقُوْلُ) مضاف (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ذوالحال (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (مَنْ) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون مجرور محلاً (قَدِمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَنْ)، (قَدِمَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلاً (مَنْ) موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا (مَنْ) موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوف علیہ یا مبدل منہ (خَیْرَ مَقْدَمٍ) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل مجرور تقدیراً معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا

برضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے حذف فعل جوازاً بروقت قیام قرینہ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ خیرَ مقْدَمٍ. میں (خَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (مَقْدَمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (خَیْرً) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت موصوف مقدر (قُدُوْمًا) اپنی صفت سے ملکر مفعول مطلق نوعی (قَدِمْتَ) محذوف کا (قَدِمْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون، صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح (قَدِمْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق نوعی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ یا مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل سقيًا ورعيًا وخيبة وجدعًا وحمدًا وشكرًا وعجبًا.

(مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (سَقْيًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (رَعْيًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (خَيْبَةً) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (جَدْعًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَمْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (شُكْرًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عَجَبًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (سَقْيًا) معطوف علیہا اپنے تمام معطوفات سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے حذف فعل سماعاً (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ سَقْيًا. (سَقْيًا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی برائے فعل محذوف سماعاً (سَقَاكَ اللّٰهُ) جس میں (سَقٰى) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (ك) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر فتح (اَللّٰهُ) اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (سَقٰى) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

رَعْيًا. (رَعْيًا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق تاکیدی برائے فعل محذوف سماعاً (رَعَاكَ اللّٰهُ) اس میں (رَعیٰ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (ك) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (اَللّٰهُ) اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (رَعیٰ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

خَيْبَةً. (خَيْبَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی برائے فعل محذوف سماعاً (خَابَ) جو فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے غائب معہود (خَابَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

جَدْعًا. (جَدْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی برائے فعل محذوف سماعاً (جُدِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے معہود غائب (جُدِعَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

حَمْدًا. (حَمْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی برائے فعل محذوف سماعاً (حَمِدْتُ) جو فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (حَمِدْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

شُكْرًا. (شُكْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی برائے فعل محذوف سماعاً (شَكَرْتُ) جو فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (شَكَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

عَجَبًا. (عَجَبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی برائے فعل محذوف سماعاً (عَجِبْتُ) جو فعل ماضی معروف مبنی بر سکون اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (عَجِبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: في مواضع. (في) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (مَوَاضِعَ) غیر منصرف

بوجہ صیغہ منتہی الجموع مجرور بفتح جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف هٰذَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (هٰذَا) میں (ها) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون (ذَا) اسمِ اشارہ مبتدا مرفوع محلا مبنی برسکون مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

مِنْهَا[1] مَاوَقَعَ مُثْبَتًا بَعْدَ نَفْيٍ اومعنى نفيٍ دَاخِلٍ
ان میں سے اس مفعول مطلق کا مقام ہے جو مثبت واقع ہو بعد نفی یا معنی نفی جن کا دخول ہو
علٰى اسمٍ لا يَكُون خبرًا عنه اووَقَعَ مكرّرًا
ایسے اسم پر کہ مفعول مطلق اس کی خبر نہ ہو یا اس مفعول مطلق کا مقام جو مکرّر واقع ہو

[1] **قوله: منها ماوقع الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ (منها) کے ساتھ ان مواضع کی تفصیل شروع فرماتے ہیں جس میں (مِنْ) برائے تبعیض ہے تاکہ اس بات پر دلالت ہو کہ کتاب میں مذکورہ مواضع بعض ہیں کل نہیں کیوں کہ جس مفعولِ مطلق سے توبیخ مقصود ہو اس کے فعل کا حذف واجب ہوتا ہے، حالانکہ وہ ان مذکورات میں نہیں جیسے مجلس میلاد شریف میں بروقت ذکر ولادت باسعادت سب حاضرین تعظیماً کھڑے ہوجائیں اور کوئی دیوبندی بیٹھا رہے تو اس کو توبیخاً کہا جاتا ہے (قُعُوْدًا وَالنَّاسُ قِيَامٌ) تو بیٹھا ہے حالانکہ سب لوگ کھڑے ہوگئے اس کا فعل (تَقْعُدُ) وجوباً محذوف ہے، کتاب میں مذکورہ مواضع سے اوّل موضع وہ ہے جس میں مفعولِ مطلق مثبت واقع ہو نفی یا معنیٔ نفی کے بعد جو ایسے اسم پر داخل ہوں کہ مفعولِ مطلق اس اسم کی خبر نہ ہوسکے۔

سوال: (ما) سے مراد (موضع ہے یا مفعولِ مطلق) بر تقدیر اوّل مُثْبَتًا کا حمل ضمیر (وَقَعَ) پر صحیح نہیں جو بسوئے (ما) راجع ہے کیوں کہ (مُثْبَتٌ) مفعولِ مطلق ہوتا ہے نہ (موضع) اور بر تقدیر دوم (ما) مبتدائے

مؤخر پر (منها) خبر مقدم کا حمل صحیح نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ مفعولِ مطلق مذکور مواضع میں سے ایک موضع ہو اور یہ باطل کہ مفعولِ مطلق موضع میں واقع ہوتا ہے، خود موضع نہیں؟

جواب: (ما) سے مراد مفعولِ مطلق ہے اور اس سے پیشتر مضاف مقدر یعنی مَوْضَعُ مَاوَقَعَ الخ کما فی شرح الجامی یا (ما) سے مراد (مَوْضَع) اور (وَقَعَ) کے بعد (فیه) مقدر جس کی ضمیر مجرور راجع بسوئے (ما) اور (وَقَعَ) کی ضمیر فاعل راجع بسوئے مفعولِ مطلق، کما فی غایة التحقیق۔

سوال: اس مفعولِ مطلق کی قیود مذکورہ کے فوائد کیا ہیں؟

جواب: (مُثْبَتًا) مفعولِ مطلق منفی سے احتراز ہے جیسے: (مَازَيْدٌ سَيْرًا) کہ اس کے فعل کا اظہار بھی جائز ہے اور (بَعْدَ نَفْيٍ اَوْمَعْنٰى نَفْيٍ) اس مفعولِ مطلق سے احتراز ہے جو دونوں کے بعد نہ ہو جیسے: (زَيْدٌسَيْرًا) کہ اس کے فعل کا اظہار بھی جائز ہے (دَاخِلٍ عَلٰى اِسْمٍ) یہ (نفی) اور (معنٰى نفي) کی صفت ہے اور اس نفي ومعنٰى نفي سے احتراز ہے جو اسم پر داخل نہ ہو جیسے: (مَا سِرْتُ اِلَّا سَيْرَ الْبَرِيْدِ) اور (اِنَّمَا سِرْتُ سَيْرَ الْبَرِيْدِ) کہ ان میں فعل کا حذف جائز نہیں۔

سوال: (دَاخِلٍ) کو نفی اور معنیٰ نفی دونوں کی صفت قرار دینا درست نہیں کیوں کہ جب بکلمہ (او) عطف کیا جائے اور معطوف علیہ اور معطوف سے ایک مراد ہو تو افراد ضمیر واجب ہے جیسے: زَيْدٌ اَوْعَمْرٌو قَائِمٌ، یہاں پر (قَائِمَان) کہنا درست نہیں اور اگر دونوں مراد ہوں جیسے عبارت کتاب میں تو مطابقت ضمیر واجب ہے تا کہ دونوں مرجع بن سکیں، کما فی حاشية مولانا عبدالحکیم علٰی حاشية مولانا عبدالغفور رحمة اللّٰه تعالٰی علیهما، ص:۳۲۱، نقلاعن الرّضی، **نظر بر آں** (دَاخِلَيْن) فرمانا واجب ہے اور (دَاخِلٍ) کہنا درست نہیں؟

جواب: درست ہے اور مطابقت یوں بھی حاصل کہ (دَاخِلٍ) کی ضمیر کا مرجع (نَفْيٍ اومَعْنٰى نَفْيٍ) کو بتاویل (كُلُّ وَاحِدٍ) لے کر قرار دیا جائے یا (دَاخِلٍ الخ) صفت (مَعْنٰى نَفْيٍ) ہے اور (نَفْيٍ) کی صفت دَاخِلٍ عَلٰى اِسْمٍ الخ بقرینۂ مابعد محذوف کما اختاره العارف الجامی قدس سرهٗ السّامی یہ اس قاعدۂ نحوی پر مبنی کہ جب کسی اسم کے لئے نعت اور معطوف دونوں لانا مقصود ہو تو نعت کو معطوف سے پہلے لایا جائے گا کیوں کہ وہ متبوع کے ساتھ متحد ہوتی ہے اور معطوف مغایر اور اتحاد کو مغایرت پر شرف

ظاہر لیکن احتمال اوّل اظہر ہے، کما فی حاشیة مولانا عبدالغفور علیه الرحمة کیونکہ اس میں تقدیر کی جانب احتیاج نہیں ہوتی، اگرچہ تاویل ناگزیر ہے کما مرّ کذا فی الصفحة المذکورة من حاشیة مولانا عبدالحکیم علیه الرحمة اور بعض حضرات نے (داخِلِ الخ) مذکور کو (نفيٍ) کی صفت قرار دیا بایں لحاظ کہ (معنی نفي) حکم میں (نفي) کے تابع ہیں تو (دَاخِلِ الخ) کے ساتھ (نفيٍ) کی تقئید سے (مَعْنَىٰ نَفْيٍ) کی تقئید بھی ہو جائے گی، اس قول پر قاعدۂ مذکورہ کی مخالفت لازم آئی کہ معطوف نعت پر مقدم ہو گیا، نیز (مَعْنَىٰ نَفْيٍ) کی تقدیر مذکور صراحۃً نہیں، لہٰذا احتمال اوّل اس سے اظہر ہوا کہ اس میں دونوں تقئید صراحۃً مفہوم ہوتی ہیں، (لَا يَكُوْنُ خَبَرًا عَنْهُ) یعنی مفعولِ مطلق اس اسم کی بلا تاویل ومبالغہ خبر نہ ہو سکے بایں طور کہ وہ اسم اسمِ عین ہو کیوں کہ مصدر اسم عین کی خبر واقع نہیں ہوتا تو اس قول سے ایسے اسم سے احتراز ہوا جو اسمِ عین نہ ہو اور مفعولِ مطلق اس کی خبر واقع ہو سکے جیسے: (مَا سَيْرِيْ اِلَّا سَيْرٌ شَدِيْدٌ) کہ اس میں (سَيْرٌ شَدِيْدٌ) کا مفعولِ مطلق ہونے کی بنا پر نصب جائز نہیں، بلکہ یہ بنا بر خبریت مرفوع ہے۔ دوم وہ موضع جس میں مفعولِ مطلق مکرّر واقع ہو۔

سوال: اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا میں مفعولِ مطلق (دَكًّا) مکرّر واقع ہے، حالانکہ اس کا فعل محذوف نہیں ہوا بلکہ مذکور ہے تو ضابطہ مذکورہ صحیح نہ ٹھہرا۔

جواب: اس ضابطہ کی ایک قید بقرینۂ سابق محذوف ہے وہ یہ (بَعْدَ اِسْمٍ لَا يَكُوْنُ خَبَرًا عَنْهُ) یعنی مفعولِ مطلق مکرّر واقع ہوا یسے طالب خبر اسم کے بعد کہ مفعولِ مطلق اس اسم کی خبر نہ ہو سکے، آیت مذکورہ میں (دَكًّا) طالب خبر اسم کے بعد نہیں کیوں کہ ماقبل میں مذکور اسم یعنی (اَلْاَرْضُ) نائب فاعل ہے جو خبر کو نہیں چاہتا تو (دَكًّا دَكًّا) ضابطۂ مذکورہ میں داخل نہیں، حتیٰ کہ فعل کے مذکور ہونے پر اعتراض متوجہ ہو۔

سوال: اس ضابطہ کو بلفظ (منها) مستقل طور پر بیان کیوں نہ فرمایا؟

جواب: بایں وجہ کہ دونوں ضابطے قید مذکور میں اشتراک رکھتے ہیں، نیز اس لئے کہ کبھی دونوں کا ایک ترکیب میں اجتماع ہو جاتا ہے جیسے: مَا اَنْتَ اِلَّا سَيْرًا سَيْرًا۔

سوال: دونوں ضابطوں میں فعل کے وجوباً حذف ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: وجہ اوّل یہ کہ ضابطۂ اولیٰ میں حصر سے اور ضابطۂ ثانیہ میں تکرار سے ثبوتِ فعل علیٰ سبیل الدّوام مقصود

ہوتا ہے، حصر سے اس لئے کہ وہ ادعائی ہے برائے مبالغہ گویا وہ شے فعل دیگر کے ساتھ اصلاً متصف نہیں اور تکرار سے اس لئے کہ وہ پے در پے ثبوت پر دلالت کرتی ہے اور پے در پے ثبوتِ دوام ہوتا ہے اور ذکرِ فعل اس کے منافی کہ وہ وضعاً حدوث پر دلالت کرتا ہے اور دوام وحدوث متنافی ہیں۔ **نظر برآں** حذف واجب ہوا، **كذا في الصفحة المذكورة من الحاشيتين المذكورتين۔**

وجہ دوم: یہ کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود ہیں جن کی موجودگی میں حذف واجب ہوتا ہے، دونوں ضابطوں میں قرینہ مفعولِ مطلق کا نصب ہے جو ناصب کو مقتضی اور وہ عبارت میں موجود نہیں تو لامحالہ محذوف ہے اور محذوف کا حتیٰ الامکان از جنس مذکور ہونا اولیٰ، تو معلوم ہوا کہ وہ مفعولِ مطلق کا فعل ہے اور قائم مقام خود مفعولِ مطلق، تو فعل کا ذکر جائز نہیں، ورنہ عوض اور معوض عنہ کا اجتماع لازم آئے گا جو باطل ہے، پس حذف واجب ٹھہرا، اس سے ظاہر ہوا کہ دونوں ضابطوں کو بعنوان واحد ذکر کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دونوں قرینہ اور قائم مقام میں متفق ہیں۔

سوال: اس حذف وجوبی کے قیاسی ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیاس بمعنی استدلال ہے اور مراد یہ کہ اس کا علم بطریق استدلال ہوتا ہے بایں طور کہ اس ضابطہ کو صغریٰ **سهلة الحصول** کے لئے کبریٰ قرار دیں مثلاً (**مَا اَنْتَ اِلَّا تِلَاوَةً**) میں (**تِلَاوَةً**) کا حکم معلوم کرنا مقصود ہے تو ترتیب قیاس اس طرح دی جائے گی کہ (**تِلَاوَةً**) ترکیب مذکور میں مفعولِ مطلق مثبت بعد نفی واقع ہے جو ایسے اسم پر داخل کہ (**تِلَاوَةً**) کا اس کی خبر ہونا صحیح نہیں یہ **صغریٰ سهلة الحصول** ہے کہ محتاج دلیل نہیں، اس میں (**تِلَاوَةً الخ**) موضوع ہے اور (**مفعول مطلق الخ**) محمول اور جو مفعولِ مطلق ایسا ہو اس کا فعل وجوباً محذوف ہوتا ہے، اس کی دلیل ماقبل میں بیان کر دی گئی یہ کبریٰ وہی ضابطہ ہے جس میں (**مفعول مطلق الخ**) موضوع ہے اور اس کا (**فعل الخ**) محمول صغریٰ کا محمول اور کبریٰ کا موضوع یعنی (**مفعول مطلق الخ**) حد اوسط ہے جس کو ساقط کرنے سے نتیجہ یہ نکلا کہ (**تِلَاوَةً**) مذکور کا فعل وجوباً محذوف ہے یعنی (**تَتْلُوْا**)، اسی طرح باقی ضوابط سے ترتیب قیاس دی جائے گی، **هٰذا مَا وعدتّه فيما سَلَف**۔۱۲

ترکیب

قوله: منها ماوقع مثبتًا بعد نفيٍ اومعنى نفيٍ. (مِنْ) حرف جار

برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (مواضع) جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثبت) فعل مقدر کا (ثبت) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثبت) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ صغریٰ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلا (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون مرفوع محلا (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (ما) (مُثبتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (مُثبتًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل مرفوع محلا (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (نَفيٍ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (مَعْنیٰ) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (نَفيٍ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (مَعْنیٰ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (نفيٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف۔

داخلٍ علیٰ اسم لا یکون خبرًا عنه. میں (دَاخِلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (علیٰ) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (لَا یَکُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (**فعل ناقص**) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین **کمامرّ** راجع بسوئے **اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ** (خَبَرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (عَنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِسْمٍ) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت (خَبَرًا) موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر (لَا یَکُوْنُ) فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلا (اِسْمٍ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (دَاخِلٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت

سے ملکر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (فیہ) مقدر جس میں (فی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔

او وقع مکرّرًا. جس میں (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا) (مُکَرَّرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (مُکَرَّرًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل مرفوع محلا (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلا مائے موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مبتدائے مؤخر مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

سوال: (منھا) کا متعلق (ثَبَتَ) مقدر کو قرار دے کر اس کو خبر مقدم کہنا درست نہیں کہ خبر فعل مقدم نہیں ہوتی؟

جواب: خبرِ فعلی ملفوظ کا تقدم جائز نہیں بایں وجہ یہ کہ فاعل سے مبتدا کا التباس لازم آتا ہے بخلاف مقدر کہ اس میں التباس نہیں، لہٰذا جائز **کماھو عند البعض** اور بعض کے نزدیک دونوں کا تقدم جائز نہیں ملفوظ بوجہ التباس اور مقدر کا اس لئے کہ باب خبرِ فعلی کا حکم ایک نہج پر رہے، اس مذہب پر (ثَبَتَ) کی تقدیر مؤخر کی ہوگی اور اگر متعلق (ثَابِتٌ) ہو تو تقدیم وتاخیر دونوں جائز ہیں، **کما فی حاشیۃ الصبّان**، ص:۱۶۵و۱۶۷، جلد: اوّل۔

مخفی نہ رہے کہ ظرف مستقر بعد تقدیر متعلق ظرف مستقر ہی رہتا ہے، **کما فی حاشیۃ الامیر علی مغنی اللّبیب**، جلد: دوم، ص:۱۷۴۔ لہٰذا ہم نے اس کتاب میں یا شرح مائۃ کی ترکیب میں جہاں کہیں ظرف لغو تحریر کر دیا ہے، اس کو صحیح کرلیا جائے۔۱۲

نحو مَا انتَ الَّا سَیرًا و مَا انتَ اِلَّا سَیرَ
جیسے مَا اَنْتَ اِلَّا سَیْرًا اور مَا اَنْتَ اِلَّا سَیْرَ

البَرید وانّـمَـا انـتَ سَیرًا وزَید سَیرًا سَیرًا
البَرِید اور اِنّمَا اَنتَ سَیرًا اور زید سَیرًا سَیرًا
ومـنهـا[۲] مـا وقـع تـفـصیلاً لاَثرِ مضمون
اور ان مواضع سے اُس مفعول مطلق کا موضع ہے جو بیان واقع ہو غایت مضمون
جـمـلةٍ متـقـدمةٍ مثل فشُـدُّوْا الْـوَثَـاقَ
جملہٗ متقدمہ کا جیسے فشُـدُّوا الـوَثَـاق
فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً
فامّا منًّا بَعْدُ و اِمّا فِدَاءً

[۱] **قوله: مـا انتَ الاَّ سِیرًا الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ دوضابطوں کی مثالیں بیان فرماتے ہیں، چنانچہ مَـا اَنْـتَ اِلاَّ سِیرًا اور مَـا اَنْـتَ اِلاَّ سِیـر الْبرِیْد اُس مفعولِ مطلق کی مثالیں ہیں جو بعد نفی مثبت واقع ہوا ہے اور نفی ایسے اسم پر داخل ہے کہ مفعولِ مطلق اس کی خبر نہیں ہوسکتا، **اوّل**: مفعولِ مطلق تاکیدی کی مثال ہے اور **دوم**: مفعول مطلق نوعی کی۔ اوّل میں فعل بعد اِلاَّ محذوف ہے نہ قبلِ (اِلاَّ) ورنہ استثنار الشی عن نفسہٖ لازم آئے گا اور **دوم** میں اختیار ہے، چاہے قبل مانا جائے یا بعد میں، اوّل میں مفعولِ مطلق مفرد نکرہ ہے اور **دوم** مضاف معرفہ، انہیں فروق پر تنبیہ کرنے کے لئے دومثالیں ذکر فرمائیں ہیں، ورنہ مثال توضیح کے لئے ہوتی ہے جس کے واسطے ایک کافی اور (بَـرِیْدْ) بمعنی (پیک) یعنی قاصد تیز رفتار (اِنَّـمَا اَنْتَ سَیْرًا) اس مفعولِ مطلق کی مثال ہے جو بعد معنی نفی مثبت واقع ہوا اور وہ معنی نفی ایسے اسم پر داخل کہ مفعولِ مطلق اُس کی خبر نہیں بن سکتا۔ ان تینوں مثالوں میں فعل محذوف (تَسِیْـرُ) ہے اور

زَیْدٌ سَیْرًا سَیْرًا اس مفعولِ مطلق کی مثال ہے جو مکرر واقع ہوا ایسے اسم کے بعد جس کی خبر نہیں ہوسکتا، اس میں فعل محذوف (تَسِیْرُ) ہے اور ثانی (سَیْرًا) بظاہر تاکید ہے نہ معنی کیوں کہ مقصود (سَیْرًا) اوّل کی تثبیت نہیں بلکہ پے در پے سیر مراد ہے تاکہ دوام کا افادہ ہو جو ایسی تکرار سے مقصود ہوتا ہے کما مرّ تو بلحاظ معنی (سَیْرًا) ثانی مفعول فیہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوا کہ اصل میں بَعْدَ سَیْرٍ تھا، مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ اس کے قائم مقام کردیا گیا۔ اسی طرح ثانی (دَکًّا) آیت مذکورہ میں کذا فی محرم آفندی، ان امثلۂ مذکورہ میں مفعولِ مطلق تاکیدی مفعولِ مطلق تاکیدی کے حکم مذکور سے مستثنیٰ نہیں فتذکر۔

۲ **قوله: ومنها ماوقع تفصيلا الخ.** یہ موضع سوم کا بیان ہے یعنی ان مواضع میں سے اس مفعولِ مطلق کا موضع ہے جو مضمون جملۂ متقدمہ کی غایت مطلوب کا بیان واقع ہو (تَفْصِیْل) بمعنی (بیان) اور (اَثَر) سے مراد غایت مطلوب اور (مضمون جمله) سے مراد جملہ سے مفہوم شدہ مصدر جو فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو، تو جملہ سے مراد فعلیہ ہوا کہ فاعل اور مفعول فعل کے لئے ہوتے ہیں کذا فی سوال کابلی جیسے (فَشُدُّوا الْوَثَاقَ) جملۂ متقدمہ ہے جس کا مضمون ہوا (شَدُّ الْوَثَاقِ) کہ اس میں (شَدُّ) مفہوم شدہ از جملہ (الْوَثَاقِ) مفعول کی طرف مضاف ہے (مَنًّا) اور (فِدَاءً) مفعولِ مطلق اس کی غایت مطلوب کا بیان ہیں، اوّل کا فعل محذوف (تَمُنُّوْنَ) ہے اور دوم کا (تَفْدُوْنَ) جملۂ متقدمہ کا مضمون یعنی اس سے مفہوم شدہ مصدر مضاف بسوئے فاعل کی مثال یہ ہے: اُقْعُدُوْا فَاِمَّا اَكْلًا بَعْدُ وَاِمَّا شُرْبًا اوّل کا فعل محذوف (تَاْكُلُوْنَ) اور دوم کا (تَشْرَبُوْنَ) جملۂ متقدمہ عام ہے کہ انشائیہ ہو کما مرّ یا خبریہ جیسے (زَیْدٌ یَشْتَرِیْ طَعَامًا فَاِمَّا بَیْعًا بَعْدُ وَاِمَّا اَكْلًا زَیْدٌ قَعَدَ فَاِمَّا اَكْلًا بَعْدُ وَاِمَّا شُرْبًا اوّل مثال میں (یَبِیْعُ) اور (یَاْكُلُ) محذوف ہیں اور دوم میں (یَاْكُلُ) اور (یَشْرَبُ) اوّل کا مضمونِ جملہ (اِشْتِرَاءُ الطَّعَامِ) ہے اور دوم کا (قُعُوْدُ زَیْدٍ) اس ضابطہ میں فعل کے وجوباً حذف کی وجہ یہ کہ محذوف پر قرینہ اور اس کا قائم مقام دونوں موجود ہیں قرینہ جملۂ متقدمہ ہے کہ وہ اپنے مضمون پر دلالت کرتا ہے اور مضمون سے اس کی غایت مطلوبہ لازمہ فی الجملہ کی طرف انتقال ہوتا ہے جو مفعولِ مطلق ہے تو جملۂ متقدمہ فعل محذوف پر دال ہوا کیوں کہ وہ مفعولِ مطلق کے معنی کے ساتھ متلبّس ہوتا ہے اور قائم مقام بھی جملہ متقدمہ کیوں کہ ضابطۂ لہٰذا میں جب مفعولِ مطلق مکرر ہوا تو اس سے قبل افعال عاملہ کا ذکر موجب ثقل قرار دیا گیا، اس ثقل کو دفع کرنے

کے پیش نظر ان کو حذف کر کے جملۂ متقدمہ کی اقامت ان کی جگہ لازم کردی گئی کذا فی حاشیۃ مولانا عبد الحکیم اور ''جامع الغموض'' میں ہے کہ افعالِ محذوفہ کے قائم مقام خود مفعولِ مطلق ہے اور جملۂ متقدمہ قرینہ اس لئے کہ افعالِ محذوفہ کا حصول بسبب مضمونِ جملۂ متقدمہ ہے تو جملۂ متقدمہ محصِّل ہوا اور وہ افعال محصَّل اور محصِّل قرینہ ہوتا ہے محصَّل پر اور ''سوال باسولی'' میں ہے کہ نصب قرینہ ہے کہ وہ مقتضی ناصب اور اولیٰ یہ ہے کہ محذوف از قبیل مذکور ہو اور مذکور (مَنًّا) اور (فِدَاءً) ہیں تو فعل محذوف (تَمُنُّوْنَ) اور (تَفْدُوْنَ) ہوا اور قائم مقام خود مفعولِ مطلق اور ''سوال کا بلی'' میں ہے کہ نصب قرینہ ہے اور جملۂ متقدمہ قائم مقام بایں مناسبت کہ فعل محذوف کا مفعولِ مطلق اس کے اثر مضمون کا بیان ہے یا جملۂ متقدمہ قرینہ ہے اور مفعولِ مطلق قائم مقام کمامرّ من جامع الغموض اور ''غایۃ التحقیق'' میں جملۂ متقدمہ کو بمناسبت مذکور قائم مقام قرار دیا اور قرینہ بیان نہیں فرمایا فلک الخیار بین ھٰذہٖ الآثار (مضمون جملہ) کی قید سے احتراز ہے اس مفعولِ مطلق سے جو اثر مفرد کا بیان واقع ہو جیسے لِزَیْدٍ سَفَرٌ فَاِمَّا یَرْجِعُ رُجُوْعًا اَوْ یَغْتَنِمُ اِغْتِنَامًا کہ اس صورت میں حذفِ فعل واجب نہیں کیوں کہ اہل عرب بوجہ قلت استعمال جملۂ متقدمہ کی اقامت کا التزام نہیں کرتے، کذا فی حاشیۃ مولانا عبدالحکیم علیہ الرحمۃ ۱۲۔

ترکیب

قولہ: نحو مَا اَنْتَ اِلَّا سیرًا ومَاانتَ اِلَّا سیرَالْبرید واِنَّما انتَ سیرًا وزید سیرًا سیرًا. (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَااَنْتَ اِلَّاسَیْرًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَااَنْتَ اِلَّا سَیْرَ الْبَرِیْدِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِنَّمَااَنْتَ سَیْرًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (زَیْدٌ سَیْرًا سَیْرًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر مضاف الیہ (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَاوَقَعَ الخ) (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَا انت الاَّ سیرًا. میں (مَا) مشابہ بلیس ملغی عن العمل بنی برسکون (اَنــتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برسکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح (الاَّ) حرف استثنا مبنی برسکون (سَیْــرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق تاکیدی جس کا فعل (اَنْ تُسِیْرَ) محذوف بطور وجوب تھا سا جو بعد الاَّ نکالیں گے نہ قبل الاَّ ورنہ استثناء الشی عن نفسہ لازم آئے گا کیوں کہ تقدیر عبارت اب یوں ہوگی: مَــا اَنْــتَ اَنْ تُسِیْـرَ اِلَّا سَیْـرًا اور مستثنیٰ منہ محذوف (سَیْـرًا) ہے اور مستثنیٰ بھی تو **اِسْتِثْنَاءُ الشَّیِ عَنْ نَفْسِہٖ** ہوا جو باطل ہے اس میں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون (تُسِیْرَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح (تُسِیْــرَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل اسم فاعل (سَائِرٌ سَیْرًا) مستثنیٰ مفرغ ہو کر خبر، تقدیر (اَنْ) اور تاویل کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ مستثنیٰ ہونا خاصۂ اسم ہے **کما فی حاشیۃ،** ص:۸۰، **الملاّ عبدالحکیم السیالکوٹی علیٰ حاشیۃ الملاّ عبدالغفور علیہما رحمۃ اللّٰہ الشکور ھذا مایخطر بالبال واللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال،** مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مَا انت الاَّ سیر البرید. میں (ما) مشبّہ بلیس بنی برسکون (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل اسم مرفوع محلا مبنی برسکون (تَ) مفتوحہ علامت خطاب مذکر (الاَّ) حرف استثنا مبنی برسکون (سَیْــرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَلْبَرِیْدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (بَـرِیْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (سَیْـرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول مطلق نوعی اس کا فعل وجوباً بطور قیاس محذوف جس کو قبل اِلاَّ بھی نکال سکتے ہیں کہ محذور سابق لازم نہیں آتا کیوں کہ مستثنیٰ (سَیْرُ) خاص ہے اور مستثنیٰ منہ (سَیْرٌ) مطلق مگر اتنا فرق ہوگا کہ قبل اِلاَّ نکالنے میں تقدیر (اَنْ) اور تاویل مذکور کی احتیاج نہ ہوگی قبل اِلاَّ نکالنے میں ترکیب یوں کریں گے (تُسِیْرُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح (تُسِیْــرُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق نوعی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر منصوب محلاً (مَــا) مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں اور

بعد اِلّا نکالنے میں مبتدا و خبر ہوں گے کہ (مَا) ملغٰی عن العمل بوجہ اِلّا ہوگیا۔

اِنّـمَا انتَ سیرًا. میں (اِنَّ) حرف مشبہ بفعل ملغٰی عن العمل مبنی بر فتح (مَا) کافہ مبنی بر سکون (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر سکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح (سَیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق تاکیدی جس کا فعل (تَسِیْـرُ) وجوبا بطور قیاس محذوف (تَسِیْـرُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح تَسِیْرُ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغرٰی ہوکر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبرٰی ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

زیـدٌ سیـرًا سیرًا. میں (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا (سَیْـرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مؤکّد (سَیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تاکید مؤکد اپنی تاکید سے ملکر مفعول مطلق تاکیدی جس کا فعل (یَسِیْرُ) وجوبا قیاسا محذوف (یَسِیْرُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (یَسِیْرُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغرٰی ہوکر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبرٰی ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومـنهاماوقع تفصيلا لاثر مضمون جملةٍ متقدّمة.

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِـنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (مَـوَاضِع) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَـابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم (مـا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (وَقَـعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ (تَفْصِیْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر (ل) حرف جار برائے تقویت مبنی بر کسر، (اَثَـرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف، (مَـضْـمُـوْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف، (جُـمْلَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف (مُـتَـقَدِّمَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل

صیغہ واحد مؤنث اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مُتَقَدِّمَةٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت (جُمْلَةٍ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (مَضْمُوْن) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ (اَثَرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (تَفْصِيْلًا) مصدر اپنے ظرف لغو سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل (فِيْهِ) مقدر جس میں (فِي) حرفِ جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَا) جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل فشدّوا الوثاق فامّا منّا بعد وامّا فداءً.

(مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَاوَقَعَ تَفْصِيْلًا الخ) (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ فشدّوا الوثاق فامّامنّابعد وامّا فداء.

میں (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح (شُدُّوْا) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف یعنی بر حذف نون جمع بر مذہب بصریہ اور کوفیہ کے نزدیک معرب مجزوم بحذف نون جمع جازم لام امر مقدر ہے صیغہ جمع مذکر حاضر اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اَلْوَثَاقَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَثَاقَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ (شُدُّوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ شرط اس میں (اِذَا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (اَثْخَنْتُمُوْ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ جمع مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکونِ مقدر ضمہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (و) برائے مدِ صوت مبنی بر سکون (هم) میں (ها) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کفار محاربین (اَثْخَنْتُمُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل

اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ابتدائیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فــا) برائے تفصیل مبنی بر فتح (اِمَّا) حرف تردید مبنی بر سکون (مَنًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی جس کا فعل (تَمُنُّوْنَ) محذوف وجوباً قیاساً، (تَمُنُّوْنَ) فعل مضارع معروف مرفوع باثبات نون صحیح باضمیر بارز صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (بَعْدَ) اسم ظرف مفعول فیہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (تَمُنُّوْنَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) زائدہ نزد جمہور مبنی بر فتح (اِمَّا) حرف عطف مبنی بر سکون، 'رضی' اور 'سید عبدالحق' کے نزدیک (و) حرف عطف مبنی بر فتح اور (اِمَّا) برائے افادہ اَحَدُ الشَّیْئَیْنِ (فِدَاءً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق تاکیدی جس کا فعل (تَفْدُوْنَ) وجوباً قیاساً محذوف (تَفْدُوْنَ) فعل مضارع معروف معتل یائی مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر حاضر اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَفْدُوْنَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَمِنْهَا مَا وَقَعَ لِلتَّشْبِيهِ عِلَاجًا بَعْدَ جُمْلَةٍ
اور اُن مواضع سے اس مفعول مطلق کا موضوع ہے جو تشبیہ کے لئے ہو افعال جوارح سے بعد ایسے جملہ کے
مُشْتَمِلَةٍ عَلٰى اسْمٍ بِمَعْنَاهُ وَصَاحِبِهِ نَحْوُ
جو مشتمل ہو اس کے ہم معنیٰ اسم پر اور اس اسم کے موصوف پر جیسے
مَرَرْتُ بِزَيْدٍ فَإِذَا لَهٗ صَوْتٌ صَوْتَ حِمَارٍ
مررت بزید فاذا لہ صوت صوتَ حمارٍ
وَصُرَاخٌ صُرَاخَ الثَّكْلٰى
اور مررت بزید فاذا لہ صراخٌ صراخَ الثکلٰی

ل **قوله: ومنها ماوقع للتّشبيه الخ.** یہ موضع چہارم کا بیان ہے یعنی ان مواضع سے اس مفعولِ مطلق کا موضع ہے جو تشبیہ کے لئے واقع ہو کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو تشبیہ دی جائے فعل جوارح پر دلالت کرنے والا ایسے جملہ کے بعد جو مفعولِ مطلق کے ہم معنی اسم اور اس کے صاحب یعنی موصوف پر مشتمل ہو جیسے: **مَرَرْتُ بِزَيْدٍ فَإِذَا لَهُ صَوْتٌ صَوْتَ حِمَارٍ** کہ اس میں **صَوْتَ حِمَارٍ** مفعولِ مطلق برائے تشبیہ ہے کہ ماقبل میں مذکور (صَوْتٌ) کو اس کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور فعل جوارح پر دال کہ فعل زبان ہے (لَهُ صَوْتٌ) جملہ کے بعد واقع ہے اور وہ اس کے ہم معنی اسم (صَوْتٌ) پر مشتمل اور اس کے موصوف پر بھی جو (لَهُ) میں ضمیر مجرور ہے جس کا مرجع (زَيْدٌ)، اسی طرح **مَرَرْتُ بِزَيْدٍ فَإِذَا لَهُ صُرَاخٌ صُرَاخَ الثُّكْلٰى** میں تقریر کی جائے گی، بعض نسخوں میں (بِزَيْدٍ) کے بجائے (بِهٖ) ہے جس میں ضمیر مجرور کا مرجع غائب اور وہی ضمیر (لَهُ) کا (ثُكْلٰى) اس عورت کو کہتے ہیں جس کے بچہ کا انتقال ہو گیا ہو لڑکا ہو یا لڑکی، اوّل میں فعل محذوف وجوباً (يُصَوِّتُ) ہے اور ثانی میں (يَصْرُخُ) اور یہ دونوں مفعول مطلق نوعی ہیں وجوباً حذف کی وجہ یہ کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود ہیں قرینہ تو نصب ہے کہ وہ مقتضی ناصب جو کلام میں مفقود تو لامحالہ محذوف مانا جائے گا اور اولیٰ یہ ہے کہ محذوف از قبیل مذکور ہو۔ **نظر بر آں** اوّل میں (يُصَوِّتُ) اور ثانی میں (يَصْرُخُ) محذوف ہوا اور قائم مقام جملۂ متقدمہ۔

سوال: (صَوْتٌ) کو مفعولِ مطلق قرار دینا درست نہیں کیوں کہ مفعول مطلق مصدر ہوتا ہے اور یہ مصدر نہیں اس لئے کہ مصدر وہ ہے جس کے فارسی ترجمہ کے آخر (دَنْ) یا (تَنْ) ہو اور اردو ترجمہ کے آخر (نَا) اور اس کا فارسی اور اردو ترجمہ ہے (بانگ) اور (آواز) اردو ترجمہ کے آخر (نا) ہونا اس لئے بڑھایا کہ تعریف مصدر مانع ہو جائے ورنہ (عُنُقٌ) پر صادق آجائے گی کہ اس کے ترجمۂ فارسی کے آخر (دَن) ہے کیوں کہ اس کا فارسی ترجمہ ہے (گردن) حالانکہ یہ مصدر نہیں اور جب تعریف میں یہ قید بھی معتبر ہوئی کہ اردو ترجمہ کے آخر (نا) ہو تو اب صادق نہ آئے گی کہ اردو ترجمہ کے آخر (نا) نہیں کیوں کہ اس کا اردو ترجمہ بھی (گردن) ہے۔

جواب: (صَوْتٌ) یہاں پر بمعنی (تَصْوِيْتٌ) ہے جس کے معنی ہیں فارسی میں (بانگ کردن) اور اردو میں آواز کرنا۔

سوال: مثال برائے توضیح مثل ہوتی ہے جو ایک سے حاصل، پھر دو مثالیں کیوں پیش کی گئیں؟

جواب: مفعولِ مطلق مذکور کبھی نکرہ ہوتا ہے اور کبھی معرفہ اوّل نکرہ کی مثال ہے اور دوم معرفہ کی **فوائد قیود**
(لِلتَّشْبِيْهِ) اس مفعول مطلق سے احتراز ہے جو تشبیہ کے لئے نہ ہو جیسے: (لِزَيْدٍ صَوْتٌ صَوْتَ حَسَنٍ)
کہ اس میں (صَوْتِ حَسَنٍ) تشبیہ کے لئے نہیں اور (عِلَاجاً) اس مفعول مطلق سے احتراز ہے جو از قبیل
افعالِ جوارح نہ ہو جیسے: (لِزَيْدٍ زُهْدٌ زُهْدَ الصُّلَحَاءِ) اس میں (زُهْدَ الصُّلَحَاءِ) فعل جوارح
پر دلالت نہیں کرتا کیوں کہ (زُهْد) ممنوعات سے اجتناب کو کہتے ہیں جو افعال قلب سے ہے، اگر چہ اس کا اثر
جوارح پر ظاہر ہوتا ہو اور (بَعْدَ جُمْلَةٍ) اس مفعول مطلق سے احتراز ہے جو بعد جملہ نہ ہو جیسے: (صَوْتُ زَيْدٍ
صَوْتٌ حَسَنٌ) کہ اس میں (صَوْتِ حَسَنٍ) بعد جملہ نہیں اور عَلٰى اِسْمٍ بِمَعْنَاهُ اس مفعولِ مطلق سے
احتراز ہے جس کا جملہ ماقبل اس کے ہم معنی اسم پر مشتمل نہ ہو جیسے (مَرَرْتُ بِزَيْدٍ فَاِذَا لَهُ ضَرْبٌ صَوْتَ
حِمَارٍ) کہ (صَوْتِ حِمَارٍ) سے سابق جملہ فَاِذَا لَهُ ضَرْبٌ اس کے ہم معنی اسم پر مشتمل نہیں اور
(وَصَاحِبُهُ) اس مفعول مطلق سے احتراز ہے جس سے سابق جملہ ہم معنی اسم کے صاحب یعنی موصوف
پر مشتمل نہ ہو جیسے: (مَرَرْتُ بِالْبَلَدِ فَاِذَا بِهِ صَوْتٌ صَوْتَ حِمَارٍ) کہ جملہ سابقہ (فَاِذَا بِهِ
صَوْتٌ) ہم معنی اسم یعنی (صَوْت) پر تو مشتمل ہے مگر اس کے موصوف پر نہیں۔

سوال: مذکورہ بالا مثالوں میں نشان دادہ الفاظ سے احتراز اس وقت درست ہوتا جب کہ یہ الفاظ مفعولِ مطلق
ہوتے اور ان کا فعل واجب الحذف نہ ہوتا، حالانکہ ان میں کوئی بھی مفعولِ مطلق نہیں، اوّل مثال میں (صَوْتٌ
حَسَنٌ) صفت ہونے کی بنا پر مرفوع ہے اور دوم میں (زُهْدُ الصُّلَحَاءِ) بدل الکل یا عطف بیان ہونے کی
بنا پر، اور سوم میں (صَوْتٌ حَسَنٌ) بنا بر خبریت اور چہارم میں (صَوْتُ حِمَارٍ) مبتدا ہونے کی بنا پر کہ
اس کی خبر (لَهُ) مقدر ہے اور پنجم میں (صَوْتُ حِمَارٍ) صفت ہونے کی بنا پر۔

جواب: یہ احتراز بر مسلک امام خلیلؒ ہے کہ ان کے نزدیک الفاظ مذکورہ کا نصب مفعولِ مطلق ہونے کی بنا پر
جائز اور فعل جوازاً محذوف نہ وجوباً، چنانچہ دوم میں (یزھد) اور بواقی میں (یصوت) جس کی ضمیر مرفوع مستتر
کا مرجع (زید) ہے بجز پنجم کہ اس میں (یصوت) کی ضمیر مستتر کا مرجع (اَلصَّائِت) ہے جس پر (صَوْت)
دال کیوں کہ (صَوْت) از قبیل اعراض مقولہ فعل سے ہے جس کے لئے محل لازم جو (صَائِت) ہے، پس لفظ
(صَوْت) اس پر بالالتزام دال ہوا، تو مرجع ماقبل میں معنیً مذکور ہو گیا۔۱۲

ترکیب

قوله: ومنها ماوقع للتّشبيه علاجًابعد جملة مشتملة علٰى اسم بمعناه و صاحبه. (و) حرف عطف بر فتح (من) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (مَوَاضِعْ) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَبَتَ) فعل مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلا (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقْ (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَلتَّشْبِيْهِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (تَشْبِيْهِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (عِلَاجًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظا مضاف، (جُمْلَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف (مُشْتَمِلَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (مَعْنٰی) اسم مقصور مجرور تقدیرا مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے المفعول المطلق، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا (ثَابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِسْمٍ) موصوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت (اِسْمٍ) موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (صَاحِبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (اِسْمٌ) (صَاحِبِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (اِسْمٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مُشْتَمِلَةِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صفت (جُمْلَةِ)

موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلا مائے موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مبتدائے مؤخر مرفوع محلا مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحو مررت بزيد فاذاله صوتٌ صوت حمارٍ و صراخٌ صراخ الثّكلىٰ. (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف (مَرَرْتُ بِزَيْدٍ فَاِذَالَهُ صَوْتٌ صَوْتَ حِمَارٍ) مراداللفظ مجرور تقدیرا معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، صُرَاخٌ صُرَاخَ الثُّكْلىٰ بتقدیر مَرَرْتُ بِزَيْدٍ فَاِذَالَهُ مراداللفظ مجرور تقدیرا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَاوَقَعَ لِلتَّشْبِيْهِ الخ) (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مررت بزيد فاذا لهٗ صوت صوت حمار. میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (زَيْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (فا) برائے سببیت جو دال بریں معنی کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل کو لازم ہے یا زائدہ کماسبق مبنی بر فتح (اِذَا) برائے مفاجات ظرف زمان یا مکان مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (زَيْد) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر خبر مقدم، (صَوْتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (صَوْتَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف (حِمَارٍ)

مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (صَوْتَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی جس کا فعل (یَصُوْتُ) محذوف وجوباً قیاساً (یَصُوْتُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (زَیْدٌ) (یَصُوْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق نوعی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مررت بزيدٍ فاذا له صراخ صراخ الثكلىٰ. میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فَـا) برائے سببیت مبنی بر فتح (اذا) برائے مفاجات مبنی بر سکون ظرف زمان یا مکان مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (زَیْدٌ) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر خبر مقدم (صراخٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (صراخَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (الثَّكْلىٰ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد ذہنی مبنی بر سکون، (ثَكْلىٰ) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (صَرَاخَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعولِ مطلق نوعی جس کا فعل (یَصْرُخُ) محذوف وجوباً قیاساً (یَصْرُخُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (زَیْدٌ)، (یَصْرُخُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وَمِنْهَا مَاوَقَعَ مضمونَ جملة لَامحتملَ لها

اور ان مواضع سے اُس مفعول مطلق کا موضع ہے جو ایسے جملہ کا مضمون ہو جس میں

غیرہ نحو له عَلَیَّ اَلْفُ درهمٍ اعترافًا و

اس کے غیر کا احتمال نہیں جیسے لَهٗ عَلَیَّ اَلْف دِرْهَمٍ اعترافًا

یسمّی[۲] توکیدًا لنفسه ومنها[۳] ماوقع مضمون

یہ موسوم ہے تاکید نفسہ کے ساتھ اور ان مواضع سے اس مفعول مطلق کا موضع ہے

جملةٍ لهامحتمل غیره نحو زید قائم حقًّا

جو ایسے جملہ کا مضمون ہو جس میں اس کے غیر کا احتمال ہے جیسے زیدٌ قائمٌ حقًا۔

۱ **قوله: ومنها ماوقع مضمون جملة الخ.** یہ موضع پنجم کا بیان ہے یعنی ان مواضع سے اس مفعولِ مطلق کا موضع ہے جوایسے جملہ کا مضمون ہو جس میں غیرِ مفعول مطلق کا احتمال نہیں جیسے: (لَهٗ عَلَیَّ اَلْفُ دِرْهَمٍ اِعْتِرَافًا) میں (اِعْتِرَافًا) جملہ سابقہ کا مضمون ہے یعنی (حاصل) یہاں پر (مضمون) بمعنی سابق نہیں کہ وہ تو جملہ فعلیہ کے لئے ہوتا ہے کَمَا مَرَّ اور یہاں پر جملۂ سابقہ اسمیہ ہے اوراس جملہ سابقہ میں مفعولِ مطلق کے غیر یعنی مقابل کا احتمال بھی نہیں کیوں کہ اعتراف کا مقابل انکار ہے جس کو جملۂ سابقہ کا محتمل ہونا غیر ممکن جیسے: (زَیْدٌ قَائِمٌ) کا قعود کو اس صورت میں (اعترفت بذلك) فعل محذوف ہے جس کا حذف اس لئے واجب ہوا کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود ہیں قرینہ نصب ہے اور قائم مقام جملۂ سابقہ یا جملۂ سابقہ قرینہ اور وہی قائم مقام اسی قبیل سے ہیں، ان مثالوں کے مصادر (اَللّٰهُ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ حَقًّا)، (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا)، (اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا) کیوں کہ نسبت کی واقع کے ساتھ مطابقت کو حق کہتے ہیں اور صِدْقٌ اس کے ہم معنی ہے اور اس کا مقابل (بُطْلَانٌ) ہے جس کے ہم معنی کِذْبٌ ہے، دونوں کے معنی ہیں واقع کے ساتھ نسبت کی عدم مطابقت اور شک نہیں کہ تینوں جملوں میں حق کے مقابل کِذْب کا احتمال نہیں، اوّل اور دوم میں بوجہ خصوصیت موضوع اور محمول اور سوم میں بایں وجہ کہ

خبر الٰہی ہے اور خبر الٰہی میں احتمال کذب ممتنع بالذات (کَمَا عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ خِلَافًا لِلدَّیَابَنَۃ فَاَنَّھُمْ یَجُوْزُوْنَ وَلَا تَصِغْ اِلَیْھِمْ لَاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّایَعْقِلُوْنَ) اور اسی قبیل سے ہے (اِنَّ زَیْدًا الْقَائِمُ قَسْمًا) کہ (قَسْمًا) بمعنی تاکید ہے اور شک نہیں کہ جملۂ سابقہ میں عدم تاکید کا احتمال نہیں کیوں کہ (اِنَّ) اور (لَامْ) پر مشتمل ہے جو تاکید کا افادہ کرتے ہیں۔ فوائد قیود (مَضْمُوْنُ جُمْلَۃٍ) اس مفعولِ مطلق سے احتراز ہے جو مضمون مفرد واقع ہو جیسے: (اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا) کہ اس میں (ذِکْرًا) فعل بدون لحاظ اسناد الی الفاعل کا مضمون ہے اور وہ جملہ نہیں بلکہ مفرد ہے، اسی واسطے فعل کا حذف واجب نہ ہوا، اگرچہ قید ثانی موجود ہے کہ جملۂ سابقہ (ذِکْرًا) کے مقابل (عدم ذکر) کا محتمل نہیں کیوں کہ جملۂ انشائیہ ہے جس میں کذب کا احتمال نہیں ہوتا اور (لَامُحْتَمِلَ لَھَاغَیْرُہٗ) اس مفعولِ مطلق سے احتراز ہے جو اس کے بعد آنے والے ضابطہ میں آئے گا، کمافي غاية التحقيق یہ احتراز صرف اس لئے ہے کہ اس ضابطے کا مفعولِ مطلق آنے والے ضابطے کے مفعولِ مطلق سے ممتاز ہو جائے نہ اس لئے کہ بر تقدیر احتمال فعل کا حذف واجب نہیں ہوتا۔

سوال: جب احتمال اور عدم احتمال دونوں صورتوں میں حذف فعل واجب ہے تو دونوں کو ایک ضابطہ میں بیان فرماتے، علیحدہ علیحدہ ذکر کرنے میں تطویل ہے جو متن میں مناسب نہیں کہ اس میں اختصار مطلوب ہوتا ہے۔

جواب: چونکہ نحویوں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ نام کے ساتھ موسوم کیا تھا، اس لئے دونوں کو ایک ضابطہ میں بیان نہ فرمایا۔

۲ قوله: ویسمّٰی تو کیدًا لنفسهٖ. اور اس کا نام (تاکیدلنفسہٖ) ہے وجہ مناسب یہ کہ اس کا مفہوم بعینہٖ مضمون جملہ ہے، دونوں مفہوم میں تغایر اعتباری بھی نہیں تو اس کا مفہوم اپنی ذات کے لئے (تاکید) ہوا یعنی ایک مفہوم دو مرتبہ ذکر میں آیا، اولاً بذریعہ جملہ اور ثانیاً بذریعہ مفعولِ مطلق اور (تاکید) بمعنی (تَقْوِیَۃ) ہے، جو یہاں پر ثانیاً ذکر سے حاصل، تو یہ مفہوم تاکید ہوا، چونکہ (مُؤَکَّد) یعنی مضمونِ جملہ بعینہٖ یہی مفہوم ہے، لہٰذا یہ مفہوم تاکید لنفسهٖ قرار پایا، یہ مفہوم چونکہ مدلول ہے اور مفعولِ مطلق دال، پس مفعولِ مطلق کو (تاکید لنفسهٖ) کے ساتھ موسوم کرنا از قبیل تَسْمِیَۃُ الدَّالِّ بِاِسْمِ الْمَدْلُوْلِ ہوا، كذا يستفاد من محرم آفندی۔

سوال: تو مصنف علیہ الرحمۃ کو بصیغۂ ماضی سُمِّیَ تاکیدًا لنفسهٖ فرمانا چاہئے تھا کیونکہ یہ تسمیہ مصنف علیہ

الرحمۃ کے بیان سے پیشتر واقع ہو چکا بصیغۂ مضارع تعبیر فرمانا درست نہیں کہ صیغہ مضارع اگر بمعنی حال ہے تو یہ معنی ہوں گے کہ تسمیہ بروقت تکلم ہو رہا ہے اور اگر بمعنی استقبال ہے تو مفہوم یہ ہوگا کہ زمان تکلم کے بعد یہ تسمیہ واقع ہوگا اور دونوں خلاف واقع ہیں کہ تسمیہ تو زمانِ تکلم سے پہلے ہی واقع ہو چکا، اس لئے کہ 'زمخشری' نے ''مفصل'' میں یہی تسمیہ بیان کیا ہے اور اس کی وفات مصنف علیہ الرحمۃ کی ولادت پر بتیس (۳۲) سال مقدم ہے، کیوں کہ اس کی وفات ۵۳۸ھ میں ہوئی اور ان کی ولادت ۵۷۰ھ میں؟

جواب: 'سیبویہ' نے اس کو تاکید خاص کے ساتھ موسوم کیا تھا اور آنے والے کو تاکید عام کے ساتھ اور 'سیبویہ' سے متاخرین نحات نے اس کو تاکید لنفسہٖ کے ساتھ اور آنے والے کو تاکید لغیرہٖ کے ساتھ، مصنف علیہ الرحمۃ نے اس پر تنبیہ کرنے کے لئے صیغہ مضارع اختیار فرمایا کہ یہ تسمیہ بنظرِ اوّل زمان استقبال میں ہے اور یہی وجہ آنے والے (یُسَمّٰی) کی ہے یہ دونوں مفعولِ مطلق برائے تاکید ہیں اور مفعولِ مطلق تاکیدی کے حکم مذکور سے مستثنیٰ فتذکر، **همع الهوامع** میں ہے کہ برمذہب صحیح ان دونوں کی جملۂ سابقہ پر تقدم جائز نہیں۔

۳ **قوله: ومنها ما وقع الخ**. یہ موضع ششم کا بیان ہے یعنی ان مواضع سے اس مفعولِ مطلق کا موضع ہے جو ایسے جملہ کا مضمون ہو جس میں غیر مفعول مطلق کا احتمال قائم جیسے: (زَيْدٌ قَائِمٌ حَقًّا) میں (حَقًّا) مفعولِ مطلق ہے جو جملۂ سابقہ (زَيْدٌ قَائِمٌ) کا مضمون یعنی (حَاصِلٌ) کَمَا مَرَّ اور اس جملہ کے لئے خبریہ ہونے کی بنا پر عقلاً غیر حق بھی محتمل یعنی بطلان جو کذب سے عبارت ہے غیر حق وضعاً محتمل نہیں کہ خبر کی وضع صدق کے لئے ہے نہ کذب کے واسطے چونکہ خبر کی دلالت وضعی ہے جس میں دال کا مدلول سے انفکاک عقلاً جائز۔ لہٰذا کذب عقلاً محتمل ہوا تو جملۂ سابقہ کا محتمل دونوں ہیں یعنی حق و بطلان یا بعبارت دیگر صدق و کذب۔ پس جملۂ سابقہ (حَقًّا) کے غیر کا بایں طور محتمل قرار پایا، یہاں پر فعل محذوف وجوباً (حَقَّ) بمعنی (ثَبَتَ) ہے جس کی ضمیر فاعل مستتر کا مرجع (ثُبُوْتِ قِيَامِ زَيْدٍ) جو مضمون جملہ بمعنی (حاصلِ جملہ) ہے اور وجوباً محذوف ہونے کی وجہ یہ کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود ہیں، قرینہ (حَقًّا) کا نصب اور قائم مقام جملۂ سابقہ کَمَا مَرَّ (مَضْمُوْنُ جُمْلَةٍ لَهَا مُحْتَمِلٌ غَيْرُهٗ) اس صورت سے احتراز ہے جب کہ مفعولِ مطلق مضمون مفرد ہو اور وہ مضمون مفرد غیر مفعول مطلق کا محتمل جیسے: (رَجَعَ الْقَهْقَرٰى) کہ اس میں مفعولِ مطلق (اَلْقَهْقَرٰى) فعل (رَجَعَ) مفرد کا مضمون ہے اور (رَجَعَ) بدون اعتبار نسبت الی الفاعل مفرد جس کا

مضمون بمعنی (حَاصِلٌ) رجوع ہے جو غیر مفعول مطلق کو بھی محتمل کیوں کہ (اَلْقَهْقَرىٰ) کے معنی ہیں (پس پا بازآمدن) یعنی اُلٹے پاؤں لوٹنا اور (رُجُوْعٌ) اس کے غیر کو بھی محتمل کہ یہ منہ پھیر کر لوٹنے کو شامل چونکہ یہ مضمون جملہ نہیں، اسی واسطے فعل کا حذف واجب نہ ہوا کذافی حاشیة عبدالغفور علیه الرحمة فتامل۔۱۲

ترکیب

قوله: ومنها ماوقع مضمون جملة لَامحتمل لها غيره.

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے مواضع جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلا (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ (مَضْمُوْنَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (جُمْلَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (مُحْتَمِلَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلا موصوف (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح، (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (جُمْلَةٍ) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت (مُحْتَمِلَ) موصوف اپنی صفت سے ملکر اسمِ لَا (غَيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَضْمُوْنَ)، (غَيْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلا (جُمْلَةٍ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ، (مَضْمُوْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل مرفوع محلا (فِيْهِ) مقدر جو بتر کیب سابق ظرف لغو یہ بھی ترکیب ہو سکتی ہے، (مُحْتَمِلَ) کو مبدل منہ قرار دیں اور (غَيْرُهُ) کو بدل اور (لَهَا) کو خبر لائے نفی جنس جب کہ (غَيْرُ) بمعنی (اِلَّا) ہو (کما فی شرح العصام) اور

مولانا عبدالغفور علیہ الرحمۃ نے اپنے حاشیہ میں فرمایا کہ (مُحْتَمِلَ) مصدر میمی ہے اور (غَیْرُهٗ) اس کا مفعول بہ، اس تقدیر پر (مُحْتَمِلَ) اسمِ لَا ہوا، اور (لَهَا) خبر۔ **نظر بر آں** یہ اشکال واقع ہوگا کہ (مُحْتَمِلَ) کا مبنی بر فتح ہونا درست نہ ہو، کیوں کہ اس تقدیر پر یہ مشابہ بمضاف ہوا اور جب اسمِ لا مشابہ بمضاف ہو تو مبنی نہیں ہوتا، بلکہ معرب منصوب ہوتا ہے **فَلْیَحُوْرُ**، اوّل ترکیب پر یہ اشکال واقع نہ ہوگا کیوں کہ (مُحْتَمِلَ) موصوف بظرف ہے جس کو مشابہ بمضاف باب منادی میں قرار دیتے ہیں، نہ باب لائے نفی جنس میں **کما في بحث المنادیٰ من تلك الحاشية**، نہ ترکیب دوم پر کہ مبدل منہ از قبیل مشابہ بمضاف نہیں ہوتا **كما في حاشية مولانا عبد الحكيم عليه الرحمة** ص:۳۳۱، (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تو جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلا مائے موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مبتدائے مؤخر مرفوع محلا، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحوله عَلَيَّ الف درهم اعترافًا. (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (لَهٗ عَلَيَّ اَلْفُ دِرْهَمٍ اِعْتِرَافًا) مرادا للفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَاوَقَعَ مَضْمُوْنُ جُمْلَةٍ الخ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ له عَلَيَّ الف درهم اعترافًا.

میں (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم اوّل (علیٰ) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (یا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم دوم

(الف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیز مضاف (دِرْهَمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی دونوں مقدم خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (اِعْتِرَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی جس کا فعل (اِعْتَرَفْتُ) محذوف وجوباً قیاساً (اِعْتَرَفْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (اِعْتَرَفْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ویسمّٰی توکیدًا لنفسہ. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (یُسَمّٰی) فعل مضارع مجہول معتل الفی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے فاعل (وَقَعَ) (تَوْكِيْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر (ل) حرفِ جار برائے تقویت مبنی بر کسر (نَفْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے نائب فاعل، (یُسَمّٰی) (نَفْسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (تَوْكِيْدًا) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے ملکر مفعول بہ (یُسَمّٰی) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ومنھا ماوقع مضمون جملة لها محتمل غيره.

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِنْ) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مواضع جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ (مَضْمُوْنَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (جُمْلَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے موصوف جار مجرور سے ملکر ظرف (مُحْتَمِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (غَيْرُ) مفرد منصرف صحیح

مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَضْمُوْنَ)، (غَیْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت (مُحْتَمِلٌ) موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل ظرف اپنے فاعل سے ملکر جملہ ظرفیہ ہوکر صفت مجرور محلاً (جُمْلَةٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (مَضْمُوْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل مرفوع محلاً (فِیْهِ) مقدر جو بتر کیب سابق ظرف لغو، (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مبتدائے مؤخر مرفوع محلاً، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحو زيدقائم حقًّا. (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زَیْدٌقَائِمٌ حَقًّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مَاوَقَعَ مَضْمُوْنَ جُمْلَةٍ الخ ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (قَائِمٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (حَقًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی جس کا فعل (حَقَّ) محذوف وجوباً قیاساً (حَقَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے قِیَامِ زَیْدٍ، (حَقَّ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔١٢

ویسمّٰی[1] توکیدًا لغیره ومنها[2] ماوقع

یہ موسوم ہے تاکید لغیرہ کے ساتھ اُن مواضع سے اس مفعول مطلق کا موضع ہے

مثنّٰی مثل لبّیک وسعدیک

جو مثنّٰی ہو جیسے لبّیک و سعدیک

۱ **قوله: ویسمّٰی توکیدًا لغیرہٖ.** اس کا نام تاکید لغیرہ ہے وجہ مناسبت یہ کہ (حقًّا) کا مفہوم دو مرتبہ ذکر میں آیا، اوّلاً جملہ سابقہ سے، ثانیًا لفظ (حقًّا) سے تو ثانی مفہوم اوّل کے لئے تاکید ہوا دونوں مفہوم ایک ہیں مگر دونوں میں اعتبارِ تغایر ہے کہ اوّل محتمل ہے کیوں کہ جملہ سابقہ میں اس کا غیر بھی محتمل اور ثانی منصوص ہے کہ لفظ (حقًّا) میں بوجہ افراد غیر محتمل نہیں۔ **نظر بر آں** یہ تاکید لغیرہ ہوا یہ تسمیہ بھی از قبیل (تَسْمِيَةُ الدَّالِّ بِاِسْمِ الْمَدْلُوْلِ) ہے کہ ذکر میں دو مرتبہ لفظ (حقًّا) کا مفہوم آیا ہے نہ خود لفظ (حقًّا) تو درحقیقت تاکید وہی مفہوم ہوا چونکہ لفظ (حقًّا) اس پر دال ہے۔ **نظر بر آں** اس کو باسم مدلول موسوم کر دیا گیا۔

یاد رہے کہ مفعولِ مطلق کی یہ دونوں قسمیں نکرہ بھی آتی ہیں اور معرفہ بھی، معرفہ عام ہے خواہ باللّام ہو یا بالاضافۃ، ہر دو قسم کی مثال نکرہ متن میں گزر گئی، مثال معرفہ اوّل کی جیسے: اللّٰہ واحدٌ الحقَّ اور (اَللّٰهُ وَاحِدٌ حَقَّ الْيَقِيْنِ) اور دوم کی جیسے: (زَيْدٌ قَائِمٌ الْحَقَّ) اور (زَيْدٌ قَائِمٌ حَقَّ الْيَقِيْنِ) اور دونوں قسموں میں بعض الفاظ التزامًا معرف باللّام مستعمل ہوتے ہیں جیسے: (اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ) اور (لَا اَفْعَلُهُ الْبَتَّةَ) اس کا ناصب فعل مقدر وجوبًا (اَبُتُّ) ہے اور (اَلْبَتَّةَ) کی ہمزہ میں اہل عرب سے قطع مسموع ہوا ہے، نہ وصل اور بعض نحات نے کہا کہ (اَلْبَتَّةَ) کے الف لام کا حذف بھی جائز ہے، كَمَا مَرَّ فی الهمع الهوامع وحاشية الصّبان۔

۲ **قوله: ومنها ماوقع مثنًّى الخ.** یہ موضع ہفتم کا بیان ہے یعنی اُن مواضع سے اُس مفعولِ مطلق کا موضع ہے جو مثنّٰی واقع ہو۔

سوال: اِس کو حذف وجوبی کے مواضع سے شمار کرنا درست نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ (ضَرَبْتُ ضَرْبَيْنِ) میں فعل کا حذف واجب ہو، حالانکہ واجب نہیں؟

جواب: مثنّٰی سے مراد (مثلِ مثنّٰی) ہے بتقدیر مضاف یعنی صورتِ مثنّٰی پر ہو معنیٰ مثنّٰی مراد نہ ہوں اور مثال

مذکور میں مفعولِ مطلق حقیقۃً مثنیٰ ہے اور معنیٔ مثنیٰ مراد ہیں، اسی واسطے فعل واجب الحذف نہیں۔

سوال: آیت کریمہ فَارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ صورت مثنیٰ پر ہے اور معنیٔ مثنیٰ مراد نہیں کیوں کہ اس سے تکثیر مراد ہے، پھر بھی فعل محذوف نہیں ہوا۔

جواب: مراد یہ ہے کہ صورت مثنیٰ پر ہوتے ہوئے فعل کے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف بھی ہو اور (كَرَّتَيْنِ) مضاف نہیں، اسی واسطے فعل محذوف نہیں ہوا۔

سوال: جب قید اضافت اس ضابطہ میں مراد تھی تو اس کو مصنف علیہ الرحمۃ نے ترک کیوں فرمادیا؟

جواب: چونکہ یہ قسم بدون اضافت مستعمل نہیں ہوئی، اس لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے عرف پر اعتماد کرتے ہوئے ترک کردیا کیونکہ عرف قرینۂ قویہ ہوتا ہے، كذافي محرم آفندي جیسے: (لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ) کہ اس میں (لَبَّي) اور (سَعْدَي) مفعولِ مطلق صورت مثنیٰ پر مضاف بسوئے مفعول ہیں، ان سے تکثیر مراد ہے نہ معنیٔ مثنیٰ اوّل میں اصل عبارت یوں تھی (أُلِبُّ لَكَ اِلْبَابَيْنِ) فعل حذف کر کے مصدر کو اس کے قائم مقام کردیا، پھر مصدر کے اوّل سے ہمزہ اور درمیان سے الف حذف کیا اور لام کو متحرک کیا، تا کہ ابتدا بالسکون لازم نہ آئے بوجہ خفت حرکت فتح اختیار کی گئی، پھر مفعول بالواسطہ سے لام حذف کر کے مصدر کو اس کی طرف مضاف کردیا بوجہ اضافت مصدر سے نون ساقط ہوا تو (لَبَّبَيْكَ) ہوگیا، پھر (با) کو (با) میں ادغام کیا تو (لَبَّيْكَ) ہوا فعل ۔لام۔ ھمزہ۔ الف چاروں کا حذف اور اضافت کو اختیار کیا گیا تا کہ داعی کے جواب میں مجیب جلد تر تلبیہ سے فارغ ہو کر مامور بہ کے سننے کی طرف متوجہ ہو جائے اور اس کا امتثال کرسکے، ورنہ اُلِبُّ لَكَ البَابين کہنے میں زیادہ وقت صرف ہوگا۔

اقول: لَبَّيْكَ کی اصل میں چند اقوال ہیں:

اوّل: یہ کہ بابِ افعال کا مصدر ہے جس میں بطریق مذکور تخفیف کی گئی، كمافي المنجد وغاية التحقيق۔

دوم: یہ کہ مجرد کا مصدر ہے بابِ نَصَرَ يَنْصُرُ سے كذافي تسهيل الكافية للخير آبادي عليه رحمة الهادي، یہی خلیلؒ و سیبویہؒ اور جمہور کا مختار ہے كمافي الهمع الهوامع، اس تقدیر پر احتیاج تخفیف نہ ہوگی۔

سوم: یہ کہ دونوں کا ہوسکتا ہے کمافی حاشیة الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ص:۳۹۹
چہارم: یہ کہ بابِ افعال کا مصدر قرار دینا اولیٰ ہے کمایترشّح من الجامی والرّضی۔
پنجم: یہ کہ مفعول بالواسطہ سے محذوف لام ہے کمافی الرّضی وغیرہ من شروح الکافیة۔
ششم: یہ کہ محذوف (با) ہے کمافی منتھی الارب۔
ہفتم: یہ کہ فعل محذوف من لفظہٖ ہے یعنی (اُلِبُّ) یا (اَلُبُّ)
ہشتم: یہ کہ من غیر لفظہٖ ہے یعنی (اَجبْتُ) کمافی فتح القدیر، ص:۱۳۸، ج:۱،
وجہ یہ کہ اس کا فعل مستعمل نہیں، کمافی حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار جلد اوّل، ص:۴۹۰، اس تقدیر پر مفعول، مفعول بالواسطہ نہیں کہ فعل مذکور متعدی بنفسہٖ ہے۔
نہم: یہ کہ (لَبَّیْكَ) کے معنی مراد (اَلَبَّ) یا (لَبَّ) بالمکان بمعنی اَقَامَ بِهٖ ولَزِمَهٗ سے ماخوذ ہیں۔
دہم: یہ کہ (دَارِیْ تَلُبُّ دَارِهٖ) بمعنی تواجھھا سے یا (اِمْرَأَةٌ لَبَّةٌ) بمعنی مُحِبَّةٌ لِزَوْجِھَا سے یا (حَسَبٌ لُبَابٌ) بمعنی خالص سے کمافی منتھی الارب یا (اَنَامُلِبٌّ بَیْنَ یَدَیْكَ) بمعنی خاضع سے کمافی صفحة ۴۹۱، من الحاشیة الطحطاویة علی الدّر المختار۔

سوال: (لَبَّیْكَ) جب مجرد کا مصدر بن سکتا ہے تو اس کو بابِ افعال کا مصدر قرار دے کر بطریق مذکور خلاف قیاس تخفیف اختیار کرنے میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: نکتہ رعایت معنی ہے کہ اب (لَبَّیْكَ) کمالِ اجابت پر دلالت کرے گا باعتبار معنی تکثیر اجابت پر، اور باعتبار لفظ سرعتِ اجابت پر جو مجرد سے قرار دینے میں حاصل نہیں۔ اسی وجہ سے بابِ افعال کا مصدر قرار دینا اولیٰ ہوا، ھٰذا ماخطر بالبال واللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال۔

(سَعْدَیْكَ) اس کی اصل (اُسْعِدُكَ اِسْعَادَیْنِ) ہے اس میں بھی تخفیف بطریق مذکور ہوئی، فرق اتنا ہے کہ اس کا فعل محذوف چونکہ متعدی بنفسہٖ ہے۔ **نظر بر آں** مفعول سے حرف جار کا حذف نہیں ہوا نیز یہ بالاتفاق مصدر مزید ہے کہ اس کا مجرد بمعنی مزید نہیں جیسے: (لَبَّ) بمعنی (اَلَبَّ) تھا اور (اِسْعَادٌ) بمعنی (اِطَاعَتْ) ہے کہ یہ معنی ہر مقام پر چسپاں ہو جاتے ہیں بخلاف (اِعَانَتْ) کہ بموقع حج (اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ) میں چسپاں نہیں ہوتے کیوں کہ مخاطب اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی واسطے حاشیة الطحطاوی

علی مراقی الفلاح ص:۳۹۹ میں اس کی تفسیر بایں الفاظ فرمائی: (اُطِیْعُكَ اِطَاعَةً بَعْدَ اِطَاعَةٍ) فعل کے وجوباً حذف کی وجہ یہ کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود ہیں، قرینہ نصب اور قائم مقام خود یہی۔

سوال: مثال توضیح کے واسطے ہوتی ہے جو ایک سے حاصل، دو مثالیں کیوں بیان فرمائیں؟

جواب: اوّل مثال مصدر لازم کی ہے اور دوم متعدی کی، تا کہ اس طرف اشارہ ہو کہ حکم مذکور مصدر لازم اور متعدی دونوں میں جاری ہے۔

اقول: (لَبَّیْكَ) تنہا مستعمل ہوتا ہے اور (سَعْدَیْكَ) بدون (لَبَّیْكَ) مستعمل نہیں ہوتا، کما فی الھمع الھوامع تو احسن یہ ہے کہ دو مثالوں کے بیان کو اس طرف اشارہ قرار دیا جائے اور جیسے (یَارَبِّ حَنَانَیْكَ) یہ تثنیہ (حَنَان) بمعنی (رَحْمَةٌ) ہے جس کا استعمال باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے بواسطہ (عَلٰی) کرتے ہیں، تو اس کے معنی ہوئے بکثرت رحم فرما اور (ھٰذَاذَیْكَ) یہ تثنیہ (ھَذَاذ) بمعنی اسراع فی القطع یا فی القِرَاءَۃِ ہے جس کو باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے استعمال کرتے ہیں تو اس کے معنی ہوئے کسی چیز کے قطع میں عجلت کرو کہ اس کو پے در پے قطع کر دیا، قرارت میں اور (دَوَالَیْكَ) بمعنی تَدَاوَلِ الْاَمْرَ مَرَّۃً بَعْدَ اُخْریٰ جس کے معنی ہیں کہ فلاں چیز کو پے در پے لئے جاؤ، غالباً یہ (تَدَاوُل) کا تثنیہ ہے جس میں بایں طور تخفیف کی گئی کہ اوّل سے (تا) کو حذف کر کے قلب مکانی کیا گیا، الف کو واو کی جگہ اور واو کو الف کی جگہ رکھ دیا، غالباً اس لئے کہا کہ موجودہ کتب میں اس کی تصریح دستیاب نہ ہو سکی، یہ سب مصادر مفعولِ مطلق بصورت مثنیٰ مضاف بسوئے فاعل ہیں اور ان سے تکثیر مراد ہوتی ہے۔۱۲

ترکیب

قولہ: ویسمّٰی توکیدًا لغیرہٖ. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (یُسَمّٰی) فعل مضارع مجہول معتل الفی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے فاعل (وَقَعَ) اور (تَوْكِیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر (ل) حرف جار برائے تقویت مبنی بر کسر (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے نائب فاعل (یُسَمّٰی) (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے

ملکر ظرفِ لغو (تَوْکِیْدًا) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے ملکر مفعول بہ (یُسَمّٰی) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومنها ما وقع مثنی. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (مواضع) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلاً (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ (مُثَنّٰی) اسم مقصور منصوب تقدیراً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (مُثَنّٰی) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل مرفوع محلاً (فِیْهِ) مقدر جو بترکیب سابق ظرف لغو (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مبتدائے مؤخر مرفوع محلاً مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل لبّيك وسعديك. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مَاوَقَعَ مُثَنّٰی (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادهٔ معنیٰ لبّيك وسعديك. میں (لَبَّیْ) تثنیہ منصوب بیائے ماقبل مفتوح مضاف (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح (لَبَّیْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول مطلق تاکیدی جس کا فعل (اُلِبُّ) از باب افعال یا (اَلُبُّ) از بابِ نَصَرَ یَنْصُرُ محذوف وجوباً قیاساً

(اَلِبُّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (اَلِبُّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (وَسَعْدَيْكَ) میں (و) حرف عطف مبنی برفتح (سَعْدَيْ) تثنی منصوب بیائے ماقبل مفتوح مضاف (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برفتح (سَعْدَيْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول مطلق تاکیدی جس کا فعل (اُسْعِدُ) محذوف وجوباً قیاساً (اُسْعِدُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (اُسْعِدُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

﴿المفعول[۱] به﴾

اور اسی سے مفعول بہ ہے

هو[۲] ماوقع عليه فعل الفاعل مثل ضربت

وہ ایسی چیز کا اسم ہے جس پر واقع ہو فعل فاعل کا جیسے ضَرَبْتُ

زيدًا وقد[۳] يتقدم علىٰ الفعل مثل زيدًا ضربت

زَیْدًا اور کبھی مقدم ہوتا ہے فعل پر جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُ

[۱] **قوله: المفعول به.** یہ منصوب کی نوع دوم ہے اور بقرینۂ (فَمِنْهُ الْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ) اس سے پہلے لفظ (مِنْهُ) مقدر کما فی الفوائد الشّافية۔

سوال: لفظ (منه) ذکر کیوں نہ فرمایا؟

جواب: اِکْتِفَاءً بِمَا سَبَقَ رضیؒ وغیرہ شرّاح نے بیان فرمایا کہ اس میں الف لام اسم موصول ہے اور (به) کی ضمیر اُسی کی طرف راجع، اسی طرح اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ، اَلْمَفْعُوْلُ لَهٗ، اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ میں لیکن

مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک یہ درست نہیں، **كمافي حاشية العلّامة محمّد بن موسیٰ بسنوی** ص:۳۷۸، **نقلاعن الامالي للمصنّف** وجہ یہ کہ **المفعول بہ** وغیرہ عَلَمِ نحوی ہیں اور یہاں پر اُن سے یہی مراد اشتقاقی معنی مراد نہیں کہ عَلَم ہونے کے بعد اشتقاقی معنی مراد نہیں رہتے۔ **نظربرآں** مستحق اعراب مجموعہ ہے لیکن جزوِ ثانی چونکہ مشغول باعراب حکایت تھا اس لئے اعراب جزوِ اوّل یعنی (المفعول) پر جاری ہوا جیسے: (عَبْدُاللّٰہِ) میں جب کہ عَلَم ہو، لہٰذا ترکیب میں یوں کہیں گے: (اَلْمَفْعُوْلُ بِہٖ) مبتدا مرفوع لفظاً جیسے: (جَائَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ) میں کہیں گے: (عَبْدُاللّٰہِ) فاعل، مضاف مضاف الیہ قرار دے کر فاعل نہ بنائیں گے، کیوں کہ اضافی معنی مراد نہیں، ترکیب میں ہم نے دونوں مسلک بیان کر دئے ہیں۔

۲ قولہ: هو ماوقع عليه فعل الفاعل. مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مفعول بہ کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ مفعول بہ وہ چیز ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے: (ضَرَبْتُ زَيْدًا)

سوال: یہ تعریف مذکورہ بالا ترکیب میں (زَيْدًا) پر صادق نہیں آتی کیوں کہ (ضَرْب) کا وقوع زَيْد کے مسمّٰی پر ہوا، نہ لفظِ (زَيْدًا) پر، اور مفعول بہ لفظِ (زَيْدًا) ہے، نہ اس کا مسمّٰی، اس لئے کہ مفعول بہ اسم ہوتا ہے اور اسم از اقسام لفظ ہے؟

جواب: بقرینۂ تعریف مفعولِ مطلق لفظ اسم (مَا) سے پیشتر مقدر ہے، پس مفعول بہ اس چیز کا اسم ہوا جس پر فعلِ فاعل واقع ہو۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں، اس لئے کہ (مَاضَرَبْتُ زَيْدًا) میں (زَيْدًا) مفعول بہ ہے، حالانکہ اس پر تعریف مذکور صادق نہیں آتی، کیوں کہ اس پر فعل فاعل واقع نہیں ہوا، بلکہ وقوع کی نفی ہے؟

جواب: وقوع عام ہے اثباتاً ہو یا نفیاً، یہاں پر اثباتاً نہیں، نفیاً ہے۔

سوال: پھر بھی تعریف جامع نہیں کیوں کہ (خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْعَالَمَ) میں (اَلْعَالَمَ) مفعول بہ ہے، حالانکہ فعل مذکور واقع نہیں ہوا، اس لئے کہ کسی چیز پر فعل کا وقوع اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ چیز وقوع سے پیشتر موجود ہو اور (عَالَم) خلق سے پیشتر موجود نہیں، بلکہ خلق سے موجود ہوا؟

جواب: حسب تصریح مصنف علیہ الرحمۃ کسی چیز پر فعل فاعل کے وقوع سے مراد یہ ہے کہ فعل کا تعقّل اس چیز کے بغیر نہ ہو اور شک نہیں کہ منصوبات میں یہ شان صرف مفعول بہ کی ہے کہ فعل متعدی کا تعقّل اس کے بغیر

نہیں ہوتا، کیوں کہ نسبة الٰی مفعولٍ بہٖ مُعَیَّنٍ مَّا اس کے مفہوم میں داخل ہے۔ رہا مفعولِ مطلق اس کی وجہ خروج عنقریب آتی ہے فَانْتَظِرْہُ۔ **نظر بر آں** ترکیب مذکور میں (اَلْعَالَمَ) پر تعریف مذکور کا صدق صحیح ہو گیا اور تعریف جامع رہی۔

سوال: اب تعریف دخول غیر سے مانع نہ رہی کہ فاعل داخل ہو گیا کیوں کہ اس کے بغیر بھی فعل کا تعقل نہیں ہوتا کہ نسبة الٰی فاعلٍ معینٍ مَّا بھی فعل کے مفہوم میں داخل ہے۔

جواب: فاعل تو لفظ (اِسْمٌ) مقدر ہی میں داخل نہیں کیوں کہ (اسم) سے مراد اسم منصوب بایں قرینہ کہ مفعول بہ اسم منصوب کی قسم ہے اور فاعل منصوب نہیں ہوتا۔

سوال: اب تعریف جامع نہ رہے گی، کیوں کہ (ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ) میں (نُوْرٌ) مفعول بہ ہے، اس لئے کہ بائے تعدیہ نے (ذَهَبَ) کو بمعنی (اَذْهَبَ) کر دیا تو (نُوْرٌ) اس کا مفعول بہ ہوا حالانکہ منصوب نہیں؟

جواب: اسم منصوب میں تعمیم ہے کہ لفظاً ہو یا تقدیراً یا محلاً، یہاں پر (نُوْرٌ) منصوب محلاً ہے یا تقدیراً، تردید اس لئے کی گئی کہ اکثر نحات کے نزدیک اعراب محلی مبنی کے ساتھ مخصوص نہیں، معرب کے لئے بھی ہوتا ہے تا کہ آخر معرب پر دو حرکت اعراب کا اجتماع لازم نہ آئے جیسے یہاں پر اور بعض نحات کے نزدیک اعراب محلی مبنی کے ساتھ مخصوص ہے، وجہ تخصیص اعرابِ محلی اور اعرابِ تقدیری کے فرق پر مبنی ہے، وہ یہ کہ محلی میں مانع اعراب پورے کلمہ کے ساتھ قائم ہوتا ہے اور تقدیری میں آخر کلمہ کے ساتھ جیسے یہاں پر کہ (نُوْرٌ) کا آخر مشغول بجر ہونے کے باعث نصب کے آنے کا مانع ہے، پورا کلمہ مانع نہیں کہ وہ تو معرب ہے بخلاف (هٰؤُلَاءِ) کہ مانع پورے کلمہ کے ساتھ قائم ہے یعنی اس کا مبنی ہونا، کذافی حاشیة الصبّان، جلد: دوم، ص: ۳۰

سوال: اب تعریف دخول غیر سے مانع نہ رہی کہ مفعولِ مطلق تاکیدی داخل ہو گیا، کیوں کہ فعل فاعل کا تعقل اس کے بغیر بھی نہیں ہوتا کہ وہ مفہوم فعل میں داخل ہے؟

جواب: (فِعْلُ الْفَاعِلِ) سے مراد فعل متعدی ہے کہ مفعول بہ صرف فعل متعدی کے واسطے ہوتا ہے اور قید (فَقَطْ) اطلاق سے مستفاد کہ اطلاق کبھی قرینۂ تقیید ہوتا ہے کَمَا یَجِیْءُ فِیْ تَعْرِیْفِ الْحَرْفِ نَقْلًا عَنِ التَّكْمِلَةِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، اب معنی یہ ہوئے کہ مفعول بہ اس چیز کا اسم منصوب ہے کہ فاعل کا فعلِ متعدی اس کے بغیر متعقل نہ ہو اور غیر متعدی اس کے بغیر متعقل ہو شک نہیں کہ یہ تعریف مفعولِ مطلق تاکیدی پر

صادق نہیں آتی، کیوں کہ اس کے بغیر نہ متعدی متحقّق ہوتا ہے، نہ غیر متعدی، ھٰذا مایخطر بالبال و اللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال۔

سوال: متون میں اختصار مطلوب ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** (مَاوَقَعَ عَلَيْهِ الْفِعْلُ) فرمانا کافی تھا، (فِعْلُ الْفَاعِلِ) کیوں فرمایا؟

جواب: تاکہ لفظ (فِعْلٌ) سے فعل اصطلاحی مراد ہونے کی تعیین ہو جائے کہ بروقت اضافت فعل اصطلاحی مراد ہوا کرتا ہے جیسے: (فِعْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ) میں بخلاف مجرّد لفظ (فِعْلٌ) کہ اس سے کبھی فعل اصطلاحی مراد ہوتا ہے جیسے: (قَدْ يُحْذَفُ الْفِعْلُ) میں اور کبھی فعل لغوی یعنی مصدر جیسے: (اِسْمُ الْفَاعِلِ مَا اشْتُقَّ مِنْ فِعْلٍ) میں یا تفنّن فی العبارۃ مقصود ہے بہر کیف مراد فعل اصطلاحی ہے کیوں کہ نِسْبَةٌ اِلَى الْمَفْعُوْلِ) اسی کے مفہوم میں داخل ہے بخلاف فعل لغوی یعنی مصدر کہ اس کے مفہوم میں تو (نِسْبَةٌ اِلَى الْفَاعِلِ) بھی ماخوذ نہیں، چہ جائیکہ نِسْبَةٌ اِلَى الْمَفْعُوْلِ كَمَا فِي التَّكْمِلَةِ، ص: ۴۸۹، اور مصدر، اسم فاعل وغیرہ اس حکم میں فعل اصطلاحی کے ساتھ ملحق ہیں، فتامّل، پس تعریف میں لفظ اسم مقدر جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور (مَاوَقَعَ عَلَيْهِ فِعْلُ الْفَاعِلِ) فصل جس سے مفعولِ مطلق، مفعولِ فیہ، مفعولِ لہٗ، مفعولِ معہٗ، حال، تمیز، مستثنائے منصوب، اسم حروف مشبہ بفعل، اسم لائے نفی جنس، خبر افعالِ ناقصہ، خبر مَا و لَا مشابہ بلیس نکل گئے کہ ان میں سے کسی پر فعلِ فاعل کا وقوع بمعنی مراد صادق نہیں آتا۔

فائدہ: جس طرح فاعل کا رافع بصری نحات کے نزدیک فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے، اسی طرح ان کے نزدیک مفعول بہ کے ناصب بھی وہی ہوتے ہیں اور نحات سے خلف کے نزدیک ناصب مفعول ہوتا ہے جیسے فاعل کا رافع اُن کے نزدیک اسناد اور امام فرّاؑ کے نزدیک فعل و فاعل ناصب ہیں اور کوفیہ سے ہشام بن معاویہ کے نزدیک فاعل ناصب ہوتا ہے کذا فی الرّضی۔

۳ **قولہ: وقد یتقدم علی الفعل الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ مفعول بہ کی تعریف سے فارغ ہو کر یہاں سے اس کے احکام کا بیان شروع فرماتے ہیں۔ چنانچہ اوّل حکم یہ بیان فرمایا کہ وہ کبھی فعل پر مقدم ہوتا ہے، (قَدْ) برائے تقلیل ہے جس سے اشارہ ہوا کہ یہ تقدیم خلاف اصل ہے، کیوں کہ مفعول بہ معمول ہوتا ہے اور معمول میں اصل یہ ہے کہ عامل سے متاخر ہو لیکن معمول کو نکتہ کی بنا پر مقدم کیا کرتے

ہیں جو اہتمام ہے جس کی وجوہ علم معانی میں مذکور، وجہ تقدّم یہ کہ عمل میں اصل ہونے کی وجہ سے فعل عامل قوی ہے۔ لہٰذا وہ مستقدم میں بھی عمل کرے گا، فعل کی تخصیص بوجہ اصالت ہے اور جب اصل پر تقدم جائز تو فرع پر بدرجۂ اولیٰ جیسے اسمِ فاعل، **کذافی محرم آفندی**۔

سوال: یہ حکم مفعول بہ کے ساتھ خاص نہیں، بجز مفعول معہٗ دیگر مفاعیل بھی مقدم ہوتے ہیں، پھر اس حکم کو خصوصیت کے ساتھ یہاں پر ذکر کیوں فرمایا، دیگر مفاعیل کی بحث میں بھی ذکر کرنا چاہئے تھا؟

جواب: یہاں پر اس حکم کی تخصیص ذکر ایک وہم کے دفع کرنے کو ہے، وہ یہ کہ فعل متعدی کا تعلق جس طرح بدون مفعول بہ نہیں ہوتا، اسی طرح بغیر فاعل بھی نہیں ہوتا اور فاعل کا تقدّم جائز نہیں تو مفعول بہ کا تقدّم بھی جائز نہ ہوگا۔ اس وہم کو دفع کرنے کے لئے فرمایا کہ تعلق فعل کے توقف میں اگرچہ دونوں برابر ہیں مگر تقدّم میں دونوں کا حکم ایک نہیں، مفعول بہ کا ہوتا ہے فاعل کا نہیں۔ وجہ یہ کہ فاعل کے تقدم میں التباس بمبتدا لازم آتا ہے جو مفعول بہ میں مفقود، دیگر مفاعیل میں یہ وہم جاری نہیں ہوتا، کیوں کہ فعل کا تعلق ان پر موقوف نہیں۔

نظر بر آں اس حکم کو بحثِ مفعول بہ میں ذکر فرمایا۔

سوال: مفعول معہٗ کا تقدم کیوں جائز نہیں؟

جواب: بر بنائے رعایتِ اصل کہ (واو) اصل میں عطف کے لئے ہے۔ **نظر بر آں** اس کا مقام اثنائے کلام ہے اور بصورتِ تقدم ابتدائے کلام میں واقع ہونا لازم آئے گا یا تقدم معطوف بر معطوف علیہ فتامّل۔

الحاصل مفعول بہ کا تقدم کبھی جائز ہوتا ہے، جب کہ مانع اور موجب متحقق نہ ہو جیسے: **وَجْهَ الْحَبِيْبِ اَتَمَنّٰى** اور کبھی واجب جب کہ مفعول بہ معنی استفہام کو متضمن ہو جیسے: (**مَنْ رَأَيْتَ**) یا معنی شرط کو جیسے: (**مَنْ تُكْرِمْ يُكْرِمْكَ**) کیوں کہ دونوں کے لئے صدارت واجب ہے۔ ایسے ہی جب کہ مفعول بہ متضمن معنی استفہام یا متضمن معنی شرط کی طرف مضاف ہو جیسے: **غُلَامَ اَيُّهُمْ ضَرَبْتَ** اور **غُلَامَ مَنْ لَقِيْتَ فَاَكْرِمْهُ** یا مفعول بہ مابعد (فا) کا معمول ہو جو (اَمَّا) کے جواب پر آتی ہے، جبکہ مابعد مذکور کے لئے اس کے سوا کوئی منصوب نہ ہو جیسے: (**فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ**) تاکہ (فا) جزائیہ کے ساتھ (اَمَّا) کا اتصال لازم نہ آئے جو ممنوع ہے، **کما یجیٔ فی بحثھا انشاء اللہ تعالٰی** اور کبھی ممتنع جب کہ کوئی مانع موجود ہو جیسے فعل کا مؤکد بنونِ تاکید ہونا، کیوں کہ مؤکد ہونا فعل کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے اور مفعول بہ کا تقدم اس کی

عدم اہمیت پر اور دونوں متنافی ہیں۔ پس (زیدٌ اِضرِبَنَّ) جائز نہیں یا لزوم التباس بمبتدا جیسے: (ضَرَبَ موسیٰ عیسیٰ) میں اگر مفعول بہ کو مقدم کردیں یا فعل تعجب کا مفعول بہ ہونا جیسے: (مَا اَحسَنَ زَیدًا) کہ فعل تعجب کے معمول میں تصرف بتقدم جائز نہیں، کمایجیئ فی بحثہ انشاء اللّٰہ تعالیٰ، یا فعل کا صلہ حرف ہونا جیسے: مِنَ البِرِّ اَن تَکُفَّ لِسَانَكَ کیونکہ موصول اور صلہ میں فصل لازم آئے گا جو جائز نہیں، کمایجیئ فی بحث الموصولات ان شاء اللّٰہ تعالیٰ۔۱۲

ترکیب

قولہ: المفعول بہٖ. (ال) بمعنیٰ (اَلَّذِی) اسم موصول مبنی بر سکون (مَفعُولٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر نائب فاعلیّت مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم موصول (مَفعُولٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مبتدائے مؤخر یا (اَلمَفعُولُ بِهٖ) بتمامہٖ مبتدا کہ منصوب کی ایک نوع کا علمِ نحوی ہے، چونکہ جزو ثانی یعنی (بہ) مشغول باعراب حکایت ہے۔ اس لئے جزو اوّل یعنی (اَلمَفعُولُ) پر اعراب جاری ہوا۔ اسی طرح اَلمَفعُولُ فِیهِ وغیرہ میں ترکیب کریں گے، وَالتَّفصِیلُ فِی الشَّرحِ، (وَمِنهُ) مقدر بقرینہ سابق (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِن) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلمَنصُوب) جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ھو ماوقع علیہ فعل الفاعل. (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلمَفعُولُ بِهٖ (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (فِعلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلفَاعِلِ) میں (ال) حرف

تعریف برائے عہد ذہنی مبنی بر سکون (فَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (فِعْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (وَقَعَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا مائے موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے ملکر خبر بتقدیر مضاف اَیْ اِسْمُ مَا الخ، جس کو بقرینۂ سابق حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل ضربت زيدًا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ضَرَبْتُ زَیْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مِثَالُهُ مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ ضربت زيدًا. میں (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وقد يتقدّم على الفعل. (و) حرف استیناف یا اعتراض یا عطف بر مقدر یعنی لَایَتَقَدَّمُ عَلَى الْفِعْلِ كَثِيْرًا مبنی بر فتح (قَدْ) حرف تقلیل مبنی بر سکون (یَتَقَدَّمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلْفِعْلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (یَتَقَدَّمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ یا معطوفہ بر مقدرہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل زيدًا ضربت. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زَیْدًا ضَرَبْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مِثَالُهُ مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مفعول بہ مقدم بر فعل (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل

اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زیدًا ضربت. میں (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ مقدم (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وقد[1] يحذف الفعل لِقيامِ قرينة جوازًا
اور کبھی حذف کیا جاتا ہے فعل بر وقت قیام قرینہ بطور جوازًا
كقولك زيدًا لمن قال مَنْ اَضْرِبُ و
جیسے تمہارا قول زیدًا اس شخص کے جواب میں جس نے کہا مَنْ اَضْرِبُ اور
وجوبًا[2] فى اربعة مواضع
بطور وجوب چار مواضع میں

[1] **قوله: وقديحذف الفعل الخ.** یہ مفعول بہ کے حکم دوم کا بیان ہے کہ کبھی اس کے فعل کو بطورِ جواز حذف کر دیتے ہیں جب کہ قرینۂ مقالیہ ہو جیسے کسی نے سوال کیا مَنْ اَضْرِبُ کس کو ماروں؟ تم نے جواب میں کہا (زَیْدًا) تو یہاں پر بقرینۂ سوال (اَضْرِبُ) محذوف ہے یا قرینۂ حالیہ ہو جیسے مدینۂ منورہ کی جانب متوجہ ہونے والے سے تم نے کہا اَلْمَدِیْنَةَ تو یہاں پر بقرینۂ حال مخاطب (اُتُرِیْدُ) محذوف ہے۔

فائدہ: اور کبھی مفعول بہ محذوف ہوتا ہے، جس کی دو صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ منوی ہو اور حذف بطورِ جواز ایجاز وغیرہ وجوہ کے پیش نظر جو علم معانی میں مذکور ہیں

جیسے آیت کریمہ: (یَغْفِرُ لِمَنْ یَشَاءُ) میں کہ (یَشَاءُ) کا مفعول بہ محذوف ہے یعنی یَشَاؤُہٗ۔

دوم: یہ کہ منوی نہ ہو بایں وجہ کہ فعل متعدی میں فعل لازم کے معنی کی تضمین کر کے اس کو لازم کرلیا گیا جیسے آیت کریمہ: یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ، اس میں معنی (یَعْدِلُوْنَ) کی تضمین ہے یا بایں وجہ کہ فعل متعدی یا شبہ فعل لازم کرلیا گیا، تا کہ کلام سے مبالغہ یعنی تعمیم مستفاد ہو جیسے آیت کریمہ: وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ اور حدیث شریف: (واللّٰہُ الْمُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ) یعنی اعطائے ہر شی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے اور تقسیم ہر شی میرے ساتھ، اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مأۃ حاضرہ حامی ملت طاہرہ مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب قدس سرہٗ نے کیا خوب فرمایا شعر:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

فائدۂ دوم: (لَوْ) کے بعد اگر مفعول بہ محذوف ہو تو اکثر و بیشتر اس کے جواب سے مستفاد ہوتا ہے جیسے آیت کریمہ: لَوْشَاءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ ای لوشَاءَ رَبُّكَ اِیْمَانَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اور کبھی سیاق سے جیسے آیت کریمہ: قَالُوْا لَوْشَاءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلَائِکَۃً ای لَوْشَاءَ رَبُّنَا اِرْسَالَ الرُّسُلِ۔

فائدۂ سوم: بعض صورتوں میں مفعول بہ کا حذف جائز نہیں:

اوّل: جبکہ مفعول بہ متعجب منہ ہو جیسے: (مَا اَحْسَنَ زَیْدًا) کہ بغیر متعجب منہ تعجب میں کوئی فائدہ نہیں، مگر جبکہ قرینہ ہو تو جائز ہے جیسے: مَااَحْسَنَكَ وَاَجْمَلَ۔

دوم: جبکہ مجاب بہ ہو جیسے: مَنْ ضَرَبْتَ کے جواب میں (ضَرَبْتُ زَیْدًا) اس میں (زَیْدًا) کا حذف جائز نہیں، کیوں کہ مقصود کلام یہی ہے۔

سوم: جبکہ مستثنیٰ واقع ہو جیسے: (مَاضَرَبْتُ اِلَّا زَیْدًا) اس لئے کہ بر تقدیر حذف مطلق ضَرْب کی نفی ہو جائے گی، حالانکہ مقصود ضَرْب مقید کی نفی ہے۔

چھارم: جبکہ اس کا عامل محذوف ہو جیسے: خَیْرًالَنَا وَشَرًّالِاَعْدَائِنَا تا کہ اجحاف یعنی نقص فاحش لازم نہ آئے، جس سے خواب بیان کیا جائے وہ یہ کلمات دعائیہ کہتا ہے بقرینۂ مقالیہ یعنی بیان خواب اس کا عامل محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے: (جَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذِہِ الرُّؤْیَا خَیْرًا لَنَا وَشَرًّا

لِاَعْدَائِنَا) یا عامل مقدر (رَأَیْتَ) ہے تو جملہ خبریہ ہوگا۔

پنجم: افعالِ قلوب میں مفعول بہ کا حذف جائز نہیں کمایجیئ فی بَابِهَاانشاء اللّٰہ تعالیٰ۔

فائدہ چہارم: عرفت، علمت، تقنت، سمعت، جعلت، حسبت کے مفعول بہ پر قیاساً بائے زائدہ آتی ہے، کذا فی التکملۃ، ص:۵۳۳، اور ان کے غیر پر بھی مگر سماعاً جیسے: وَلَاتُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ اور (کَفٰی) کے مفعول بہ پر بھی جبکہ متعدی بیک مفعول ہو جیسے حدیث شریف میں ہے: کَفٰی بِالْمَرْءِ کذباًاَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَاسَمِعَ اور شعر:

فَكَفٰی بِنَا فَضْلاًعَلٰی مَنْ غَیْرَنَا　　　حُبُّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اِیَّانَا

فائدہ پنجم: مفعول بہ وغیرہ کا ناصب جب محذوف ہو تو اصل یہ ہے کہ اس کے مکان اصلی میں اس کو مقدر مانا جائے جیسے: مَنْ اَضْرِبُ کے جواب میں (زیدًا) کہا گیا تو اس کا ناصب محذوف (اَضْرِبُ) اس سے مقدم مانا جائے گا کیوں کہ عامل کی تقدیم معمول پر اصل ہے لیکن بروقت مانع تقدیم موخر قرار دیں گے جیسے: (اَیُّهُمْ ضَرَبْتَهٗ) میں کہ استفہام بوجہ اقتضائے صدارت تقدیم سے مانع ہے تو اس سے موخر قرار دیں گے اور جیسے: (اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنَاهُمْ) در قرارت نصب کیوں کہ (اَمَّا) کے بعد فعل نہیں آتا اور جیسے: (فِی الدَّارِ زَیْدٌ) کہ عامل ظرف کی تقدیر (زَیْدٌ) سے موخر واجب ہے، جب کہ عامل فعل ہو کہ خبر فعلی مبتدا پر مقدم نہیں ہوتی، ورنہ جملہ اسمیہ کا التباس جملہ فعلیہ سے لازم آئے گا۔

سوال: یہ التباس اس وقت لازم آئے گا جب کہ خبر فعلی ملفوظ ہو مقدر میں لازم نہیں آتا؟

جواب: بیشک علّت التباس مقدر میں نہیں پائی جاتی مگر مقدر کو حکم ملفوظ دے دیا گیا تاکہ بَابِ خَبَرْ ایک طریقہ پر رہے کذافی حاشیۃ الصّبان، جلد:اوّل، ص:۱۶۷، اور جیسے: اِنَّ خَلْفَكَ زَیْدًا کہ عامل فعل ہو یا اسمِ فاعل (زَیْدًا) سے اس کی تقدیر موخر ہوگی کیوں کہ (اِنَّ) کا مرفوع اس کے منصوب پر مقدم نہیں ہوتا بخلاف (کَانَ خَلْفَكَ زَیْدٌ) کہ عامل (خَلْفَكَ) کی تقدیم (زَیْدٌ) سے جائز ہے، اگرچہ فعل ہو کیوں کہ خبر (کَانَ) کی تقدیم اس کے اسم پر فعل ہونے کے باوجود جائز ہے اس لئے کہ جملہ فعلیہ کا جملہ اسمیہ سے التباس لازم نہیں آتا یا بروقت مقتضی تاخیر موخر قرار دیں گے جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا عامل کہ قصدِ حصر مقتضی تاخیر ہے، کذافی حاشیۃ الصّبان نقلاً عن المغنی، جلد: دوم، ص:۶۹۔

۲ **قوله: وجوباًفي اربعة مواضع.** اوّل مفعول بہ کا فعل ناصب چار مواضع میں وجوباً حذف کیا جاتا ہے۔

سوال: چار میں حصر درست نہیں کیوں کہ ان کے علاوہ اور مواضع میں بھی وجوباً حذف کیا جاتا ہے؟

اوّل: باب اغـــراء میں جس کے اصطلاحی معنی ہیں فعل محمود کا التزام مخاطب پر لازم کرنا، وجوبِ حذف کے لئے شرط ہے کہ **مغری بہٖ** پر عطف ہو یا اس کی تکریر جیسے: **اَلْاَهْلَ وَالْوَلَدَ** اور **اَلْعَهْدَ اَلْعَهْدَ** فعل محذوف (اِلْــزَمْ) یا اس کے ہم معنی ہوتا ہے، اگر عطف یا تکریر نہ ہو تو حذف واجب نہیں، جائز ہے، لیکن بصورت ذکرِ فعل اس کے اصطلاحاً اغراء ہونے میں بعد ہے، **کـمـا في حـاشية الصبّـان،** جلد: سوم، ص: ۱۴۲، ورنہ جملہ اوامر حاضرہ متعلق با مورِ محمودہ اغراء میں داخل ہو جائیں گے بہر صورت (**مغری بہٖ**) اسم ظاہر ہی ہوتا ہے نہ ضمیر اور اس کے معطوف علیہ ہونے کی صورت میں عطف صرف (واو) سے ہوتا ہے۔

دوم: بابِ اختصاص میں جس کے اصطلاحی معنی ہیں حکم متعلق بضمیر کی تخصیص اسم ظاہر معرفہ کے ساتھ جو (اَخُصّ) واجب الحذف کا معمول ہو، اختصاص کا باعث کبھی (فَخر) ہوتا ہے، کبھی (تَواضُع) اور کبھی (بیانِ مقصود)

اوّل: جیسے: **عَلَيَّ اَيُّهَا الْجَوَادُ يَعْتَمِدُ الْفَقِيْرُ۔**

دوم: جیسے: **اِنِّيْ اَيُّهَا الْعَبْدُ فَقِيْرٌ اِلٰى عَفْوِ اللّٰهِ۔**

سوم: جیسے: **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا اَيَّتُهَا الْعِصَابَةُ** اس میں (اَيَّةُ) اسم مخصوص مبنی بر ضم منصوب محلاً موصوف ہے اور (ھا) حرفِ تنبیہ (اَلْعِصَابَةُ) صفت مرفوع لفظاً **حـمـلاً على اللّفظ** بمعنی جماعتِ مرداں جو کم از کم دس اور زیادہ سے زیادہ چالیس پر مشتمل ہو، **والتّـفـصيل سيأتي في بحث المُنادىٰ انشـاءَ اللّٰـه تعالىٰ،** یہاں پر فعل محذوف (اَخُصُّ) ہوتا ہے۔ ترجمہ: اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، میری مراد خاص اپنی جماعت ہے اگر جملۂ اختصاص انشاء ہے، **کـمـا في حـاشية مـو لانـا عبـد الحكيم،** ص: ۳۲۷، یا اے اللہ! ہماری مغفرت فرما در آنحالانکہ جماعتوں میں ہماری جماعت مغفرت کے ساتھ مخصوص ہو، اگر جملۂ اختصاص جملۂ خبریہ حال ہے **کـمـا في حـاشية الصّبـان،** جلد: سوم، ص: ۱۴۱، **نـقلاً عن الرّضي،** اسی طرح (اَيُّهَا الْجَوَادُ) اور (اَيُّهَا الْعَبْدُ) اسم مخصوص صرف لفظ (اَيُّ) اور (اَيَّةُ) ہوتا ہے یا اس

کا قائم مقام جب کہ یہ تینوں ضمیر متکلم کے بعد واقع ہوں۔ قائم مقام وہ اسم منصوب لفظاً ہے کہ ضمیر اور اس سے شے واحد مراد لی جائے اور وہ معرف باللام ہو جیسے: (نـحن العَرَبَ اَقْرَی النَّاسِ لِلضَّیْف) یا معرف بالاضافۃ جیسے حدیث میں ہے: نَحْنُ مَعَاشَرَ الْاَنْبِیَاءِ لَانُوْرَثُ اور یہ شعر صادق:

لَنَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَجْدٌ مُوَثَّلٌ　　　بِاَرْضَائِنَاخَیْرَ الْبَرِیَّۃِ اَحْمَدُ

اس باب میں حسب بیانِ سیبویہ معرّف بالاضافۃ اکثر یہ الفاظ آتے ہیں: (بنی) جیسے: نَحْنُ بَنِی ضَبَّۃَ اَصْحَابُ الْجَمَل اور (مَعْشَر) مضاف (کَمَامَرَّ) اور (اَھْل) جیسے: نَحْنُ اَھْلَ السُّنَّۃِ رُحَمَاءُ اور (آل) جیسے: نَحْنُ آلَ مُحَمَّدٍ کُرَمَاءُ اسم مخصوص کبھی علم ہوتا ہے جیسے: بِنَاتَمِیْمًا یُکْشَفُ الضَّبَابُ ای الغبار اور کبھی اسم مخصوص ضمیر مخاطب کے بعد بھی ہوتا ہے جیسے: سُبْحَانَکَ اللّٰہَ الْعَظِیْم اور (اَیُّ) اور (اَیَّۃُ) ہمیشہ مبنی بر ضم ہوتے ہیں کہ لفظاً اُس (اَیُّ) اور (اَیَّۃُ) کے ساتھ مشابہت ہے جو منادی واقع ہوتے ہیں اور قائم مقام ہمیشہ منصوب لفظاً۔

سوم: بابِ مدح میں جیسے: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الْحَمِیْدِ۔

چھارم: بابِ ذم میں جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ الْفَاسِقَ۔

پنجم: بابِ ترحم میں جیسے: نَظَرْتُ اِلٰی زَیْدٍ الْمِسْکِیْنَ۔

بابِ مدح میں فعل محذوف (اَمْدَحُ) ہوتا ہے اور بابِ ذم میں اَذُمُّ اور بابِ ترحم میں (اَرْحَمُ) اور یہ سب افعال انشاء ہیں کمافی الصّفحۃ المَذکُورۃ من حَاشیۃ مولانا عبدُالحکیم علیہ الرّحمۃ۔

الحاصل: جب ان پانچ میں بھی فعل وجوباً حذف کیا جاتا ہے تو چار میں حصر درست نہیں؟

جواب: عبارت کتاب حصر پر دلالت نہیں کرتی، اس میں لفظِ (اَرْبَعَۃٌ) ذکر فرمایا جو عدد ہے اور عدد جمہور کے نزدیک مقتضی حصر نہیں ہوتا، کیوں کہ وہ الفاظ حصر سے نہیں۔

سوال: یہاں پر مواضع حذف کا بیان ہے، مصنف علیہ الرحمۃ نے چار کے ماسوا سے سکوت فرمایا اور مقام بیان میں سکوت حصر پر دلالت کرتا ہے، تو معلوم ہوا کہ حذف فعل چار مواضع میں منحصر ہے، حالانکہ یہ صحیح نہیں؟

جواب: مقام بیان میں سکوت کا حصر پر دلالت کرنا قطعی نہیں، ظنی ہے، کمافی حاشیۃ مولانا نور محمّد مدقّق علیہ الرّحمۃ، ص:۴۹۰۔

سوال: پھر بھی (فِی اَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ) فرمانا درست نہیں، کیوں کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے مندوب کو بھی ذکر فرمایا ہے اور وہ مفعول بہ ہے جس کا فعل بھی وجوباً حذف کیا جاتا ہے۔ **نظر برآں** (فِی خَمْسَةِ مَوَاضِعَ) فرمانا چاہئے تھا؟

جواب: مندوب مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک منادیٰ کے ساتھ ملحق ہے۔ وجہ الحاق یہ کہ مندوب کو منادیٰ کے ساتھ تخصیص میں مشابہت ہے کہ منادیٰ طلب اقبال کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے اور یہ **تفجّع** کے ساتھ، اسی واسطے اعراب اور بنا میں دونوں کا حکم ایک ہے، **کَمَا سَیَجِیْ فِی الْکِتَاب**، **نظر برآں** اس کو علیحدہ شمار نہیں فرمایا، بلکہ منادیٰ کے ساتھ ذکر فرمایا۔

سوال: جب ان پانچ میں بھی فعل وجوباً حذف کیا جاتا ہے تو ان کو ترک کرنے اور ان چار کو ذکر کرنے کی کیا وجہ؟

جواب: وجہ یہ کہ سماعی کی کلام عرب میں امثلہ اور باقی کے مباحث کثیر ہیں اور ان پانچ کے قلیل۔۱۲

ترکیب

قوله: وقد یحذف الفعل لقیام قرینة جوازًا. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون (یُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْفِعْلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (ل) حرفِ جار بمعنی (فی) برائے ظرفیت مبنی بر کسر (قِیَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (قَرِیْنَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت مضاف الیہ (قِیَامِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (جَوَازًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (وُجُوْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (جَوَازًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول مطلق نوعی کہ اصل میں (حَذْفَ جَوَازٍ وَ وُجُوْبٍ) تھا مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا (یُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول مطلق نوعی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: کقولك زیدًا لمن قال مَنْ اَضرِبُ. (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (قَوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً بمعنی (مَقُوْلُ) مضاف (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی

برفتح (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ یا معطوف علیہ (زَیْدًا) مراداللفظ مجرور تقدیراً بدل الکل یاعطف بیان۔ مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر ذوالحال (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر (مَنْ) موصوفہ یاموصولہ مبنی برسکون (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے (مَنْ) (مَنْ اَضْرِبُ) مراداللفظ مقولہ منصوب تقدیراً (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تواس کے لئے محل اعراب نہیں یاصفت تو مجرور محلا (مَنْ) موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا (مَنْ) موصولہ اپنے صلہ سے ملکر مجرور محلا جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مفعول بہ جس کا فعل محذوف جوازاً، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ (مَنْ) استفہامیہ مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ مقدم (اَضْرِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون (اَضْرِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ جس کا فعل (اِضْرِبْ) بقرینہ سوال محذوف جوازاً (اِضْرِبْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بروقف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی برفتح (اِضْرِبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: في اربعة مواضع. (فی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی برسکون (اَرْبَعَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ممیز مضاف (مَوَاضِعَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح تمیز مضاف الیہ ممیز مضاف اپنی تمیز

مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِـتٌ) مقدر کا (ثَـابِـتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هٰذَا) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (هٰذَا) میں (ها) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

اَلْاَوَّلُ[۱] سَـمَاعِیٌ مثل اِمْرَاءً وَنَفْسَه وَاِنْتَهُوْا
اوّل سماعی ہے جیسے اِمْرَاءً وَنفسَه اور اِنْتَهُوْا
خَيْـرًا لَّكُمْ وَاَهْلًا وَسَهْلًا الثَّانِي[۲] الْمُنَادٰی
خیرًا لَّکُمْ اور اَھْلًا وَ سہلًا دوسرا موضع منادیٰ ہے

[۱] **قوله: الاوّل سـماعی الخ.** اُن چار مواضع سے پہلا سماعی ہے جس کی مصنف علیہ الرحمۃ نے چار مثالیں بیان فرمائیں۔

اوّل: اِمْـرَاءً وَنَـفْـسَهٗ جس میں فعل محذوف وجوباً (اُتْرُكْ) ہے۔ یہ مثال دو معنی کا احتمال رکھتی ہے۔ اگر اس میں (و) برائے عطف ہے تو اس کے معنی ہیں (اُس آدمی کی صحبت سے دور ہو جانے کی تاکید) جس کے حق میں یہ مثال استعمال کی جائے کیوں کہ (نَفْسَهٗ) کا (اِمْرَاءً) پر عطف بمنزلہ تکریر (اِمْرَاءً) ہے تو افادۂ تاکید کرے گا۔ حاصل یہ کہ اس شخص سے بھاگو کہ اس کی صحبت مضر ہے اور اگر (و) بمعنی (مَـعَ) ہے تو تقدیر عبارت یوں ہوگی: اُتْـرُكْ اِمْرَاءً مُصَاحِبًا نَفْسَهٗ اس میں (مُصَاحِبًا) (اِمْرَاءً) سے حال ہے۔ اب اس کے معنی ہیں اپنے ہاتھ اور اپنی زبان کو اس شخص سے روکنا یعنی اس شخص کو نہ ہاتھ سے نصیحت کرو، نہ زبان سے۔ یہ نصیحت پذیر نہیں ہوسکتا، اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو کہ۔

پر تونے نیکاں نگیرد کہ بنیادش بدست   تربیت نااہل راچوں گردگاں بر گنبدست

دوم: (اِنْتَهُـوْا خَيْـرًا لَّكُمْ) جس میں وجوباً محذوف (وَاقْـصِدُوْا) ہے یعنی فعل سے پیشتر

(واو) عطف بھی اور (اِنْتَهُوْا) کا صلہ بھی محذوف ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی: (اِنْتَهُوْا عَنِ التَّثْلِيْثِ وَاقْصِدُوْا خَيْرًا لَّكُمْ) اس میں (خَيْرًا) یا صفت مشبہ ہے (خَيْر) بروزن (سَيْد) کا مخفف یا (اَخْيَر) اسم تفضیل کا مخفف۔ اس تقدیر پر مفضل علیہ مقدر (مِمَّا اَنْتُمْ عَلَيْهِ) اور مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ تَثْلِيْث ہے کہ مخاطبین نصاریٰ ہیں جو اللہ عزوجل کی الوہیت کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ و مریم علیہما السلام کی الوہیت کے بھی معتقد تھے اور (خَيْرًا) سے مراد توحید جو مفضّل ہے۔

سوال: خَيْرًا کا اسم تفضیل ہونا باطل ورنہ لازم آئے گا کہ تثلیث میں بھی خیر ہو جو بداہۃً باطل وجہ یہ کہ مفضّل اور مفضّل علیہ میں اصل فعل مشترک ہوتا ہے، مگر اتنا فرق کہ مفضّل میں بہ نسبت مفضّل علیہ زائد؟

جواب: یہ صحیح ہے لیکن مفضل علیہ میں اصل فعل کا تحقق عام ہے کہ نفس الامر کے اعتبار سے ہو یا باعتبار اعتقاد مخاطب یہاں پر نفس الامر کے اعتبار سے نہیں جو باطل ہے بلکہ باعتبار اعتقاد مخاطبین ہے کہ نصاریٰ تثلیث میں خیریت کا اعتقاد رکھتے تھے اور یہ باطل نہیں یا اصل فعل کا اشتراک بالفرض ہے، **كذافي حاشية المولى عبدالحكيم**، ص: ۳۲۷۔

سوال: آیت مذکورہ کو سماعی کی مثال میں پیش کرنا درست نہیں، کیوں کہ سماعاً فعل کے حذف وجوبی کا مدار اس پر ہے کہ کلام عرب کے اندر جمیع مواقع استعمال میں فعل کا اظہار متروک ہو، اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ مواقع استعمال متعدد ہوں جیسے پہلی اور تیسری چوتھی مثال میں کہ کثیر اشخاص کے حق میں استعمال کی جاتی ہیں بخلاف آیت مذکورہ کہ اس کے لئے کلام عرب میں مواقع استعمال متعدد نہیں، اس لئے کہ مخاطبین صرف نصاریٰ ہیں۔

جواب: **حاشية عبد الغفور عليه الرحمة**، ص: ۳۲۸، میں فرمایا کہ غایت درجہ توجیہ یہ ہو سکتی ہے جس کو علامہ **'تفتازانی' قدس سرہٗ النورانی** نے افادہ فرمایا کہ آیت مذکورہ کے لئے قرآن ہونے کی حیثیت سے ایک ہی استعمال ہے بہ نسبت معیّن مخاطبین تو بایں حیثیت آیت مذکورہ کے جمیع استعمالات اسی ایک استعمال سے عبارت ہوئے اور اس میں فعل محذوف ہے۔ پس صادق آیا کہ آیت مذکورہ کے جمیع استعمالات میں فعل محذوف کیا گیا تو حذف واجب ہوا کہ وجوب حذف کا مدار اسی پر تھا لیکن اس پر یہ خدشہ وارد ہوتا ہے کہ جوازاً محذوفاتِ قرآنی جیسے: مَاذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا میں (اَنْزَلَ) اور بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ میں (نَتَّبِعُ) وغیرہ سب کے سب واجب الحذف قرار پائیں کہ بحیثیت مذکورہ وہ جمیع استعمالات میں

محذوف ہیں فلیحذر۔ اسی خدشہ کی بنا پر امام 'فرّا' علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ (خَیْرًا) مفعول مطلق (اِنْتِهَاءً) مقدر کی صفت ہے اور امام 'کسائی' علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ (یَکُنْ) مقدر کی خبر ہے، ''مغنی اللبیب''، جلد: دوم، ص: ۱۵۳' میں ان ہر دو قول کو نقل کر کے برقرار رکھا، ''رضی'' شرح کافیہ، جلد: اوّل، ص: ۱۱۷' میں قولِ اوّل کو برقرار رکھا اور قولِ دوم کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ حذفِ (کَانَ) قیاسی نہیں اور ''غایۃ التحقیق''، ص: ۱۴۵' میں یہ کہہ کر کہ حذف (کَانَ) بدون حرف شاذ ہے لیکن ان دونوں قول پر آیت مذکورہ مانحن فیہ سے نہ رہے گی۔

سوال: مناسب یہ تھا کہ مصنف علیہ الرحمۃ سماعی کی مثالوں میں سب سے پہلے آیت مذکورہ بیان فرماتے کہ قرآن ہونے کی حیثیت سے اس کو دیگر امثلہ پر شرافت حاصل ہے؟

جواب تاخیر میں غالباً خدشۂ مذکورہ کی طرف اشارہ ہے جس کی بنا پر اس کا مَانَحْنُ فِیْہِ سے ہونا متیقن نہیں رہتا، بخلاف مثالِ اوّل کہ اس کا مانحن فیہ سے ہونا یقینی ہے باوجود عدمِ تیقّن مثال میں ذکر اس لئے کر دیا کہ امام فن 'سیبویہ' کی بیان کردہ ہے، **ھذا ما یخطر بالبال واللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال۔**

سوم وچہارم: اَھْلًا وَسَھْلًا جس میں اوّل کا فعل محذوف وجوباً (اَتَیْتَ) ہے اور ثانی کا (وَطِئْتَ)، اوّل (اَھْلَ الْمَکَانُ) بمعنی (عُمِرَ) کا مصدر ہے، مگر بمعنی مفعول یعنی (ماھول) بمعنی (معمور) یعنی (آباد) جو مقابل (خراب) بمعنی (ویران) ہے، اس تقدیر پر یہ موصوف مقدر (مَکَانًا) کی صفت ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم آباد جگہ میں آئے نہ ویران میں، (ویران) کی نفی بوجہ تقابل مفہوم ہوئی کہ اَحَدُ الْمُتَقَابِلَیْنِ کے ذکر سے عرفاً متقابل آخر کی نفی مفہوم ہوا کرتی ہے یا بمعنی (اَقَارِبُ) جو مقابل (اَجَانِبُ) ہے، اب معنی یہ ہوں گے کہ تم قرابت داروں کے پاس آئے، نہ اجنبیوں کے اور ثانی بمعنی زمینِ نرم جو مقابل (حَزْن) ہے جس کے معنی زمین سخت اور معنی مراد یہ کہ تم نے نرم زمین والی بستی میں قدم رکھا، نہ سخت زمین والی میں، بہر کیف عرب اس کو مہمان کی آمد پر اظہارِ مسرت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

مخفی نہ رہے کہ ان دونوں لفظوں میں سے ہر ایک بغیر دوسرے کے مستعمل نہیں ہوتا، بلکہ دونوں ایک ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔ **نظر بر آں** ان میں (واو) محکی ہے، نہ (واو) حکایت اور فعل محذوف ہر ایک کا چونکہ جداگانہ ہے، اس لئے دونوں دو مثال قرار پائے، بخلاف اوّل کہ اس کا فعل محذوف ایک ہے، لہٰذا وہ ایک مثال ہوا خواہ اس کے (واو) کو واوِ عطف قرار دیں یا بمعنی (مَعَ) سماعی کی

بعض دیگر مثالیں یہ ہیں:

(۱) اَمرَ مُبْكِيَاتِكَ لَاَمْرَ مُضْحِكَاتِكَ. اس میں فعل محذوف وجوباً (اِتَّبِعْ) ہے یعنی اپنے رُلانے والوں کے امر کی اتباع کرو جو انجام بدی کا خوف دلاتے ہیں، تاکہ بدی سے اجتناب کرکے نجات پاؤ، اپنے ہنسانے والوں کے امر کی اتباع نہ کرو جو انجام بدی سے بے خوف کرتے ہیں، تاکہ تمہیں ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیں۔

(۲) اَلْكِلَابَ عَلَى الْبَقَرْ. اس میں فعل محذوف وجوباً (اَرْسِلْ) ہے بایں معنی استعمال کرتے ہیں کہ اچھے بُرے سب لوگوں کو چھوڑ کر طریق سلامت پر چلو یا بایں معنی کہ فرصت کو غنیمت جانو، حاشية الصبّان، جلد: دوم، ص: ۶۹۔

(۳) كُلَّ شَيْءٍ وَلَاشَتِيْمَةَ حُرٍّ. اس میں فعل محذوف وجوباً (اِصْنَعْ) اور لا برائے نہی، جس کا فعل (تَرْتَكِبْ) بھی وجوباً محذوف (شَتِيْمَةَ) بمعنی دشنام اور (حُرٍّ) بمعنی (كَرِيْم) اور معنی یہ کہ ہر کام کرلو لیکن دشنام کریم کا ارتکاب نہ کرنا۔

(۴) اَهْلَكَ وَاللَّيْلَ. اس میں اوّل کا فعل محذوف وجوباً (اَلْحَقْ) ہے اور دوم کا (اِسْبِقْ) یعنی اپنے اہل میں رات سے پہلے پہنچ جاؤ۔

(۵) دِيَارَ الْاَحِبَّةِ. اس میں فعل محذوف وجوباً (اُذْكُرْ) ہے، سب میں وجوب حذف کی وجہ کثرت استعمال۔

۲ قوله: الثّاني المنادىٰ. موضعِ اوّل سماعی کے بیان امثلہ سے فارغ ہوکر یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ نے موضع ثانی کا ذکر شروع فرمایا جو قیاسی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ جن مواضع میں مفعول بہ کے فعل ناصب کا حذف واجب قرار دیا گیا، ان میں سے موضع ثانی منادیٰ ہے۔

سوال: منادیٰ کا (اَلثَّانِيْ) پر حمل درست نہیں کیوں کہ (اَلثَّانِيْ) موصوف مقدر (اَلْمَوْضِعُ) کی صفت ہے اور (اَلْمَوْضَعُ الثَّانِيْ) حذف فعل کا ظرف ہے، اس لئے کہ یہ اَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ مذکورہ سے ہے اور وہ بوجہ دخول (فِي) ظرف تھے اور منادیٰ حذف فعل کا ظرف نہیں، بلکہ ظرف وہ ترکیب ہے جس میں منادیٰ واقع ہوا؟

جواب: عبارت میں مضاف مقدر ہے یعنی اَلثَّانِيْ مَوْضَعُ الْمُنَادٰى۔

ترکیب

قولہ: الاوّل سماعیّ. (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْمَوْضِعُ) (اَلْاَوَّلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا، (سَمَاعِيٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (سَمَاعِيٌّ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل امراءً ونفسہ وانتھوا خیرًا لکم واھلًا وسھلًا.
(مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اِمْرَاءً وَنَفْسَهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَهْلًا وَّ سَهْلًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (سَمَاعِيٌّ)، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ امراءً ونفسہٗ. میں (اِمْرَاءً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (نَفْسَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِمْرَاءً) (نَفْسَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ جس کا فعل (اُتْرُكْ) محذوف وجوباً سماعاً، (اُتْرُكْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامتِ خطاب مذکر مبنی بر فتح (اُتْرُكْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

انتھوا خیرًا لکم. میں (اِنْتَھُوْا) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف جس کی علامت حذف نون جمع صیغہ جمع مذکر حاضر اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، عَنِ التَّثْلِیْثِ مقدر جس میں (عَنِ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلتَّثْلِیْثِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَثْلِیْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (اِنْتَھُوْا) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (خَیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف محذوف (شَیْئًا) (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ك) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (خَیْرًا) صفت مشبّہ اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صفت، موصوف محذوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ جس کا فعل اَقْصِدُوْا مع حرف عطف (و) محذوف وجوباً سماعاً یا (لَکُمْ) فعل محذوف کا ظرف مستقر اس تقدیر پر (ل) برائے انتفاع ہوگا (اَقْصِدُوْا) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف یعنی بر حذف نون جمع صیغہ جمع مذکر حاضر اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اَقْصِدُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اھلاً و سھلاً. میں (اَھْلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ جس کا فعل (اَتَیْتَ) محذوف وجوباً سماعاً (اَتَیْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (اَتَیْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (سَھْلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ جس کا فعل (وَطِئْتَ) محذوف وجوباً سماعاً (وَطِئْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (وَطِئْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: الثانی المنادیٰ. (اَلثَّانِیْ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَانِیْ) اسم منقوص مرفوع تقدیراً صفت جس کا موصوف (اَلْمَوْضَعُ) مقدر موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مبتدا (اَلْمُنَادیٰ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُنَادیٰ) اسم مقصور مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وھُوَ[1] المطلوب اقبالُہ بحرف نائب منابَ

وہ ایسا اسم ہے جس کے مسمّٰی کی توجہ مطلوب ہوتی ہے ایسے حرف کے ذریعہ جو قائم مقام

ادعُو لفظًا او تقدیرًا ویُبْنٰی[2] علٰی مَایرفع بہٖ

ادعو ہو لفظاً یا تقدیراً منادیٰ مبنی ہوتا ہے علامت رفع پر

[1] **قولہ: وھو المطلوب الخ.** اب مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے منادیٰ کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ وہ ایسا اسم ہے جس کا اقبال مطلوب ہوتا ہے، ایسے حرف کے واسطے سے جو اَدْعُوْ کے قائم مقام ہو، خواہ لفظاً، خواہ تقدیراً۔

سوال: یہ تعریف کسی فرد پر صادق نہیں، کیوں کہ اسم کا اقبال مطلوب نہیں ہوا کرتا؟

جواب: عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے، ای اِقْبَالُ مُسَمَّاہ یعنی منادیٰ وہ اسم ہے جس کے مسمی کا اقبال مطلوب ہو۔

سوال: پھر بھی تعریف جامع نہیں کیوں کہ (اِقْبَالٌ) کے معنی ہیں (روی فراکسی کردن) یعنی چہرہ کسی کے سامنے کرنا، یہ (ادبار) کی نقیض ہے جس کے معنی ہیں (پشت بدادن) یعنی کسی کی طرف پشت کرنا اور توجہ بمعنی (اقبال) ہے، **کذافی تاج المصادر للامام البیھقی، نظر برآں** یہ تعریف اس منادیٰ پر صادق نہیں جس کے مسمی کا چہرہ بروقت ندا سامنے ہو کہ اس پر اَلْمَطْلُوْبُ اِقْبَالُہٗ صادق نہیں آتا وجہ یہ کہ طلب اس چیز کی ہوتی ہے جو حاصل نہ ہوا اور یہاں اقبال حاصل ہے تو اب مطلوب ہو نہیں سکتا، ورنہ تحصیل حاصل لازم آئے گی جو باطل ہے اور جب اس کا اقبال مطلوب نہیں ہو سکتا تو وہ منادیٰ بھی نہیں ہوا، حالانکہ منادیٰ ہے، اسی طرح یہ تعریف اُس منادیٰ پر بھی صادق نہیں جس کا اقبال مطلوب نہ ہو جیسے پس پردہ انسان کو ندا کی جائے کہ اس وقت چہرہ سامنے کرنا مطلوب نہیں ہوتا؟

جواب: یہاں پر لفظِ اقبال میں تجرید ہے کہ معنیٰ (وجہ) سے خالی کر لیا گیا۔ اب اس کے معنی رہے (کسی کے سامنے کرنا) پھر ان معنٰی میں تعمیم ہے کہ یہ باعتبار وجہ ہوں یا باعتبار قلب اور یہ تردید باعتبار منع خلو ہے کہ

اجتماع جائز اور ارتفاع ممنوع۔ **نظر بر آں** ہر دو صورِ مذکورہ منادیٰ کی تعریف میں داخل ہیں کہ دونوں میں اقبال باعتبارِ قلب مطلوب ہے۔

مخفی نہ رہے کہ بدون اعتبار تجرید اقبال میں تعمیم مذکور معقول نہیں، فتأمل۔

سوال: پھر بھی تعریف جامع نہیں کیوں کہ (یَا اَللّٰهُ) میں اسم جلالت منادیٰ ہے لیکن مطلوب (اَلْاِقْبَالُ) نہیں کہ وہ وجہ اور قلب دونوں سے پاک ہے۔ اسی طرح (یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ) میں (جِبَالُ) اور (یَا سَمَاءُ اَقْلِعِیْ) میں (سَمَاءُ) اور (یَا اَرْضُ ابْلَعِی) میں (اَرْضُ) منادیٰ ہے مگر مطلوب (اَلْاِقْبَالُ) نہیں کہ ان میں وجہ اور قلب بظاہر مفقود ہیں۔

جواب: اقبالِ عام میں تعمیم ہے کہ حقیقۃً ہو یا حکماً، مذکورات میں حقیقۃً نہیں حکماً ہے بایں طور کہ ان کو (اِجَابَۃ) میں اس کے ساتھ تشبیہ دی جس میں اقبال عام متحقق ہوتا ہے تو ان مذکورات میں سے ہر ایک (مُشَبَّہ) اور وہ (مُشَبَّہ بِہٖ) ہوا اور یہ تشبیہ استعارہ بالکنایۃ، پھر اس تشبیہ پر حرفِ ندا (یَا) کے ادخال سے دلالت کی گئی، جس کا استعمال مشبہ بہ کے ساتھ مخصوص ہے تو یہ ادخال تخییل ہوا۔ **نظر بر آں** مذکورات حکماً منادیٰ ہوئے لیکن اسم جلالت کو حکماً منادیٰ قرار دینا مناسب نہیں کہ یہ تشبیہ مذکور پر مبنی ہے اور وہ لائق نہیں کہ یہ تَشْبِیْہُ الْخَالِقِ بِالْمَخْلُوْقِ ہے۔ نیز وجہ شبہ (اِجَابَۃ) مشبہ بہ کے بجائے مشبہ میں (اَتَم وَاَشْهَر) لہٰذا اولیٰ یہ ہے کہ (مَطْلُوْبُ الْاِقْبَال) ہونے سے (مَطْلُوْبُ الْاِجَابَۃ) ہونا مراد لیں بایں وجہ کہ ندا سے مدعولہ کے لئے اجابت مقصود ہوتی ہے۔ پس اگر مدعولہ از قبیل طلب ہے تو اس کی اجابت سے مراد اس کا (اِعْطَاءُ) جیسے: (رَبِّ اغْفِرْلِیْ) کہ اس میں مدعولہ مغفرت ہے جس کا اعطاء مطلوب اور اگر از قبیل اخبار ہے تو اس کی اجابت سے مراد اس کی تصدیق جیسے: یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا کہ اس میں مدعولہ رسالت ہے جس کی تصدیق مطلوب۔ پھر اجابت میں تعمیم ہے کہ حقیقۃً ہو یا اس وقت ہوگی جب کہ منادیٰ اعطاء و تصدیق کے ساتھ حقیقۃً موصوف ہوتا ہو جیسے مذکورہ بالا ہر دو منادیٰ کہ رب عزّ وجلّ اعطاء کے ساتھ حقیقۃً متصف ہوتا ہے۔ البتہ اُس سے تصدیق مطلوب نہیں ہوسکتی بخلاف (نَاسُ) کہ وہ دونوں کے ساتھ حقیقۃً متصف ہوتے ہیں یا حکماً ہو یہ اس وقت ہوگی جب منادیٰ اعطاء تصدیق کے ساتھ حقیقۃً موصوف نہ ہو جیسے: یَا لَلْمَاءِ اور لَلدَّوَاهِی کہ (مَاءُ) اور (دَوَاهِی) میں سے کوئی بھی مدعولہ کے اعطاء و تصدیق کا

صالح نہیں کیوں کہ اعطار وتصدیق صفاتِ ذی علم سے ہیں اور ان دونوں میں علم مفقود، دونوں پر (ل) چونکہ لام تعجب ہے جو لام استغاثہ میں داخل کَمَا یَاتِیْ تو مَدْعُوْلَہٗ اِغَاثَۃٌ فِی التَّعَجُّبِ ہوا کمافی حاشیۃ المولٰی العصام علیہ الرّحمۃ المنعام، یعنی متکلم (مَاءٌ) اور (دَوَاهِیْ) سے طالب امداد ہے کہ وہ اپنے حال (کثرت) کو بدل لیں تاکہ اس کا تعجب بیکراں زائل ہو جائے اور (بِحَرْفٍ نَائِبٍ مَنَابَ اَدْعُوْ) کی قید سے (زَیْدٌ) منادیٰ کی تعریف سے خارج ہو گیا جو (لِیُقْبِلْ زَیْدٌ) میں واقع ہے کہ وہ اگرچہ مطلوب الاجابۃ ہے مگر بذریعہ حرف قائم مقام (اَدْعُوْ) نہیں اور لَفْظًا اَوْ تَقْدِیْرًا حرف نائب مناب اَدْعُوْ کی تفصیل ہے کہ وہ ملفوظ ہو جیسے: (یَازَیْدُ) یا مقدر جیسے: (یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا) کذافی شرح المصنف علیہ الرحمہ کما فی الفوائد الشّافیۃ، ص:۸۴۔

سوال: حرفِ ندا کا (اَدْعُوْ) کے قائم مقام ہونا درست نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ جملۂ ندائیہ جملہ خبریہ ہو جائے کیوں کہ (اَدْعُوْ) از قبیل اخبار ہے، حالانکہ جملۂ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے۔

جواب: یہ (اَدْعُوْ) از قبیل انشار ہے کہ ایسے فعل کا خبر وانشار ہونا قصد متکلم پر موقوف ہے اور یہاں پر قصد متکلم انشار ہوتا ہے جیسے باب قسم میں (اَقْسَمُ) سے نہ اخبار۔ اب منادیٰ کی تعریف یہ ہوئی کہ وہ ایسا اسم ہے جس کے مسمّی کی بذریعہ حرف مذکور لفظی یا تقدیری مدعولہ کے لئے اجابت مطلوب ہو، تعریف میں (اَلْاِسْمُ) مقدر بقرینۂ سابق جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور (اَلْمَطْلُوْبُ الخ) فصل جس سے تمام منصوبات خارج ہو گئے اور مندوب بھی خارج ہو گیا کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک اصلاً مَطْلُوْبُ الْاِجَابَۃِ نہیں ہوتا، نہ حقیقۃً، نہ حکماً۔ کذافی حاشیۃ العلّامۃ محمد بن موسٰی بسنوی علیہ رحمۃ القوی، جلد: اوّل، ص:۳۸۶، اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو علیحدہ ذکر فرمایا ہے۔ البتہ مندوب کا منادیٰ ہونا علامہ جزولی کا مختار ہے، لیکن تَسْمِیَۃٌ بِالْمَنْدُوْبِ اس کے مساعد نہیں۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کا منادیٰ کو موضع ثانی میں ذکر فرمانا درست نہیں کیوں کہ موضع ثانی وہ ہے جس میں مفعول بہ کا ناصب وجوباً محذوف ہو اور منادیٰ کے ناصب (یَا) وغیرہ کلماتِ ندا ہیں اور کلماتِ ندا اگر حرف ہیں تو منادیٰ مفعول بہ نہ ہوا کہ مفعول بہ حرف کے واسطے نہیں ہوتا اور اگر اسم فعل ہیں تو منادیٰ مفعول بہ تو ہوا مگر کلمات ندا وجوباً محذوف نہیں ہوتے۔ پس منادیٰ وہ مفعول بہ نہ ہوا جس کا ناصب وجوباً محذوف ہو۔

نظر بر آں منادیٰ کو موضع ثانی میں ذکر فرمانا صحیح نہیں۔

جواب: ناصب منادیٰ میں تین مذہب ہیں:

اوّل: مذہب علامہ 'مبرّد' کہ حروف ندا خود ناصب ہیں۔

دوم: مذہب علامہ 'ابوعلی' کہ کلماتِ ندا ان کے نزدیک اسمائے افعال ہیں اور وہی ناصب۔

سوم: مذہب علامہ 'سیبویہ' کہ فعل مقدر (اَدْعُوْ) ناصب ہے اور وہ وجوباً محذوف، اس لئے کہ حرفِ ندا اس کے نائب مناب ہے۔ پس اگر ذکر کیا جائے تو نائب اور منوب عنہ کا اجتماع لازم آئے گا جو جائز نہیں، **كذا في التحفة الخادمية**، ص:۱۱۴۔

مذہبِ سوم مختار ہے، وجہ یہ کہ عمل میں فعل اصل ہے اور حرف واسم فرعِ فعل کہ وہ بمشابہت فعل عمل کرتے ہیں اور جب تک اصل کا اعمال ممکن ہو، فرع کو عمل دینا جائز نہیں، **كذا في جامع الغموض**، ص:۲۳، جلد دوم۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس مذہب کو اختیار کر کے منادیٰ کو موضع ثانی میں ذکر فرمایا۔ البتہ اوّل و دوم مذہب کے پیش نظر منادیٰ **مانحن فيه** سے نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ (یازیدُ) ان تینوں مذاہب پر جملہ ہے یعنی مفاد جملہ کے لئے مفید اور مقام جملہ میں واقع نہ یہ کہ خود جملہ ہے کیونکہ بر مذہب 'سیبویہ' اس کی اصل اَدْعُوْ زَیْدًا تھی بوجہ کثرتِ استعمال اور بایں وجہ کہ حرفِ ندا (اَدْعُوْ) پر دلالت کرتا ہے اور اس کا فائدہ طلب اقبال کے لئے مفید ہے۔ حرفِ ندا کو قائم مقام کر کے (اَدْعُوْ) کو وجوباً حذف کر دیا گیا دلالت مذکورہ شرطِ حذف ہے اور حرف ندا کا قائم مقام ہونا شرطِ وجوب حذف۔ پس اس مذہب پر جملہ کے دونوں جزو مسند اور مسند الیہ محذوف ہیں، (یَاَزیدُ) خود جملہ نہیں اور حرفِ ندا باعتبار لفظ قائم مقام (اَدْعُوْ) ہے، نہ باعتبار عمل تو عامل منادیٰ میں وہی (اَدْعُوْ) محذوف ہے اور بر مذہب 'مبرّد' حرفِ ندا صرف فعل کے قائم مقام ہے اور فاعل مقدر یعنی محذوف بہ تبعیّت فعل اور حرفِ ندا کا قائم مقام ہونا لفظ و عمل دونوں کے اعتبار سے ہے تو منادیٰ میں عامل حرفِ ندا ہوا۔ اس تقدیر[1] پر جملہ کا ایک جزو فعل باعتبار اپنے قائم مقام (حرفِ ندا) مذکور ہے۔ اب بھی (یَــازَیْـدُ) خود جملہ نہیں یا فاعل مقدر ہے یعنی حرفِ ندا میں مستتر۔ اس تقدیر[2] پر (یَازَیْدُ) خود جملہ ہے کہ جملہ کے دونوں جزو مذکور ہیں۔ فعل یعنی اس کا قائم مقام حرفِ ندا حقیقۃً اور فاعل حکماً کہ مستتر حکم ملفوظ میں ہوتا ہے اور بر مذہب 'ابوعلی' (یَــازَیْـدُ) خود

جملہ ہے، کیوں کہ ان کے نزدیک (یا) اسم فعل ہے اور ضمیر فاعل اس میں مستتر، کذا فی الاشمونی وحاشیۃ الصبان ، جلد: سوم، ص: ۱۰۸، لیکن اس مذہب پر (یَا زَیْدُ) جملہ اسمیہ ہے کہ اسمائے افعال جملۂ اسمیہ ہوتے ہیں بخلاف مذہب 'سیبویہ' کہ اس پر بنظر محذوف جملہ فعلیہ ہے اور بخلاف مذہب 'مبرد' کہ اس پر بنظر اصل جملہ فعلیہ ہے لیکن اس کی تصریح نہیں ملی۔

قوله: ویبنیٰ علٰی مایرفع به الخ. منادیٰ کی تعریف سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کے احکام بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ اوّل حکم یہ بیان فرمایا کہ منادیٰ اگر مفرد معرفہ ہوتو علامت رفع پر مبنی ہوگا۔۱۲

ترکیب

قوله: وهو المطلوب اقباله بحرف نائب منابَ ادعو لفظًا او تقديرًا. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمُنَادیٰ، (اَلْمَطْلُوْبُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَطْلُوْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (اِقْبَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) (اِقْبَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل (بـا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (حَرْفٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (نَائِبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مَنَابَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَدْعُوْا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مَنَابَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (نَائِبِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر صفت، (حَرْفٍ) موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال، (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (تَقْدِیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مَطْلُوْبٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صفت (اَلْاِسْمُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا

اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قولہ: ویُبنٰی علٰی مایرفع بہٖ. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (یُبنٰی) فعل مضارع مجہول معتل الفی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْمُنَادیٰ)، (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (یُرْفَعُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْمُنَادیٰ)، (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (یُرْفَعُ) فعل مضارع مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلا مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور، مجرور محلا جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (یُبنٰی) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

اِنْ[1]	کَانَ	مفردًا	معرفۃ	نحو	یَا زیدُ
اگر	ہو	مفرد	معرفہ	جیسے	یَا زیدُ
و	یَا رجلُ	وَ	یَا زیدان	و	یَا زیدونَ
اور	یَا رجلُ	اور	یَا زیدان	اور	یَا زیدونَ

[1] **قولہ: اِنْ کَانَ مفردًا الخ.** وہ علامت کبھی حرکت ہوتی ہے جیسے: یَا زَیْدُ اوریَا رَجُلُ میں ضمہ اور کبھی حرف جیسے: (یَا زَیْدَان) میں الف اور (یَا زَیْدُوْنَ) میں واو۔

سوال: علامت رفع پر بنا کا قول کرنا درست نہیں، اس لئے کہ علامت رفع اعراب ہے جس کا حصول عامل سے ہوتا ہے اور علامت بنا کا حصول بغیر عامل کے، تو علامت رفع پر مبنی کہنے سے لازم آیا کہ علامت رفع کا حصول عامل سے ہوگا اور بغیر عامل کے، یہ قول بالمتنافیین ہے، جو باطل ہے؟

جواب: عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے یعنی (عَلٰی مِثْلِ مَا یُرْفَعُ بِہٖ) اور شک نہیں کہ علامتِ بنا

(ضم) علامت رفع کے صورتاً مشابہ ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر منادیٰ کے چار حکم بیان فرمائے ہیں: (۱) بنا بر ضم، (۲) جر بلام استغاثہ، (۳) بنا بر فتح بروقت الحاقِ الفِ استغاثہ، (۴) نصب، اوّل تین کو بیان میں مقدم کیوں فرمایا، حالانکہ حکم چہارم کو بیان میں مقدم کرنا انسب بمقام تھا کیوں کہ زیرِ بحث نصب ہے؟

جواب: اوّل نکتۂ تقدیم یہ ہے کہ تین اوّل باعتبار محل قلیل ہیں کہ اُن کے محل صرف دو مفرد معرفہ اور مستغاث بخلاف نصب کہ وہ باعتبار محل کثیر ہے، کیوں کہ اُس کے محل تین ہیں: مضاف، شبہ مضاف اور نکرہ اور قلیل کو کثیر پر مقدم کرتے ہیں کہ وہ بمنزلۂ مفرد ہے اور یہ بمنزلۂ مرکب۔

سوال: اگر وجہ تقدیم قلت ہے تو مجرورات کو منصوبات پر مقدم ذکر کرنا چاہئے تھا کہ وہ قلیل ہیں اور یہ کثیر؟

جواب: تقدیم ذکری کے نکات قصد متکلم پر موقوف ہیں کہ جس نکتہ کو چاہے اختیار کرے، چنانچہ تقدیم منصوبات میں یہ نکتہ اختیار فرمایا کہ وہ کثیر ہیں وَالْعِزَّةُ لِلتَّكَاثُرْ یا جواب اوّل کی تقریر یوں کی جائے کہ تین اوّل میں سے ہر ایک خود بھی واحد اور باعتبار محل بھی واحد کہ اوّل کا محل مفرد معرفہ اور دوم کا مستغاث باللّام اور سوم کا مستغاث بالالف بخلاف نصب کہ وہ خود تو واحد ہے مگر اس کے محل متعدّد ہیں اور واحد متعدد پر مقدم ہوتا ہے لیکن اس تقدیر کا انطباق عبارت کتاب کے ساتھ ظاہر نہیں اور اوّل تقریر کا انطباق ظاہر ہے کیوں کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اوّل تین کے محل کو اپنے قول (وَيُنْصَبُ مَاسِوَاهُمَا) میں بضمیر تثنیہ بیان فرمایا تو ان کے محل دو ہوئے اور نصب کی تین مثالیں بیان فرمائیں تو اس کے محل تین ہوئے۔

جوابِ دوم: نکتۂ تقدیم بیان نصب میں طلب اختصار ہے جو باعتبار محل کثیر اور کثرتِ اختصار کے لئے مقتضی تو (وَيُنْصَبُ اِذَاكَانَ مُضَافًا اَوْشِبْهَ مُضَافٍ اَوْنَكِرَةً) کے بجائے قلیل المحل کو بیان کر کے (وَيُنْصَبُ مَاسِوَاهُمَا) کہنے سے اختصار حاصل ہو گیا بخلاف ضم خفض فتح کہ اِن میں اختصار کا مقتضی موجود نہیں، کیوں کہ یہ باعتبار محل قلیل ہیں اور قلت اختصار کو مقتضی نہیں ہوتی۔

جوابِ سوم: باقی احکام پر حکم اوّل کی یعنی بنا بر علامت رفع کی تقدیم میں یہ نکتہ ہے کہ اس کا بیان اہم ہے کیوں کہ زیرِ بحث منادیٰ ہے اور یہ حکم مخصوص بہ ندا بخلاف خفض کہ وہ بوجہ حرف جر ہے اور بخلاف فتح کہ وہ بوجہ الحاق الف ہے اور بخلاف نصب کہ وہ مفعول بہ ہونے کے باعث پھر حکم اوّل کے بعد حکم دوم وسوم کا بیان اس

نکتہ پر مبنی کہ دونوں کے محل اوّل کے محل کی طرح اپنے اصلی حال سے متغیر ہیں کیوں کہ تینوں کا اصلی حال مفعول بہ ہونے کی بنا پر نصب تھا۔ بخلاف حکم چہارم کہ اس کا محل اپنے اصلی حال (نصب) پر قائم ہے، نیز حکم سوم کو حکم اوّل کے ساتھ یہ مزید مناسبت کہ دونوں حکم بنائی ہیں۔

سوال: حکم سوم پر حکم دوم کی تقدیم میں کیا نکتہ ہے، حالانکہ حسنِ ترتیب مقتضی یہ تھا کہ حکم سوم کو مقدم اور دوم کو مؤخر فرماتے کہ سوم حکم بنائی ہے جیسے اوّل و دوم حکم اعرابی ہے جیسے چہارم، تو دونوں حکم بنائی یکے بعد دیگرے مذکور ہوتے۔ اسی طرح دونوں حکم اعرابی حکم دوم کی تقدیم سے حسنِ ترتیب فوت ہوگیا۔

جواب: نکتہ یہ ہے کہ حکم سوم مقید ہے جس کی قید (ولا لام فیہ) بخلاف حکم دوم کہ وہ مطلق ہے اور مقید پر مطلق مقدم ہوتا ہے لیکن پھر بھی حسن ترتیب فوت نہیں ہوا، کیوں کہ حکم بنائی اور حکم اعرابی دونوں متقابل ہیں اور متقابلین کو یکے بعد دیگرے بیان کرنا بھی حسن ترتیب کا حامل ہے۔

سوال: یہ عبارت اجتماع متنافیین کو مستلزم اور خلاف واقع پر دلالت کرتی ہے، لہٰذا صحیح نہیں۔

اوّل: اس لئے کہ (یُبْنٰی) اور (یُرْفَعُ) میں مستتر ضمیر نائب فاعل کا مرجع منادیٰ ہے، تو منادیٰ کا مبنی اور مرفوع ہونا لازم آیا اور مرفوع معرب ہوتا ہے، پس منادیٰ مبنی بھی ہوا اور معرب بھی اور یہ دونوں متنافی ہیں جن کا منادیٰ میں اجتماع ہوگیا۔

دوم: اس لئے کہ جب (یُرْفَعُ) کی ضمیر نائب فاعل کا مرجع منادیٰ ٹھہرا، تو منادیٰ مرفوع قرار پایا، حالانکہ کوئی منادیٰ مرفوع نہیں ہوتا؟

جوابِ اوّل: (یُرْفَعُ) از قبیل (اَوضَعَت هٰذِهِ المرأة هٰذا الشَّبَابُ) ہے کہ جس طرح اس فعل کا تعلق وقوعی (الشَّبابُ) اسم کی ذات یعنی مدلول کے ساتھ بدون اعتبار وصفِ شباب ہے اسی طرح ضمیر (یُرْفَعُ) کا مرجع منادیٰ کی ذات (اِسْم) ہے جس کے ساتھ (اَلْمَطْلُوْبُ اِقْبَالُهٗ) وصف کا اعتبار نہیں۔ اسی وصف کو وصف ندا سے تعبیر کرتے ہیں اور (یُبْنٰی) کی ضمیر کا مرجع ذاتِ منادیٰ مع وصفِ ندا۔ **نظر برآں** ذاتِ منادیٰ مع وصف ندا مبنی ہوئی اور ذاتِ منادیٰ بدون وصف ندا معرب۔ پس اجتماع متنافیین لازم نہ آیا کہ ایک ہی چیز مبنی و معرب نہیں اور جب ضمیر (یُرْفَعُ) کا مرجع ذاتِ منادیٰ بدون وصفِ ندا ٹھہری تو منادیٰ کا مرفوع ہونا بھی لازم نہ آیا کہ ذات بدون وصفِ ندا منادیٰ نہیں، منادیٰ تو ذات مع الوصف کا نام ہے۔

جوابِ دوم: (یُبنیٰ) کا نائب فاعل ضمیر مستتر ہے جس کا مرجع منادیٰ اور (یُرفَعُ) کا نائب فاعل ضمیر مستتر نہیں، بلکہ اس کا نائب فاعل جمہور کے نزدیک ضمیر (بِہٖ) ہے جس کا مرجع (ما) اب (یُبنیٰ علیٰ ما یُرفَعُ بِہٖ) کے معنی ہوئے یُبْنیٰ عَلیٰ مَایَقَعُ بِہِ الرَّفعُ کہ منادیٰ مبنی ہوتا ہے اس چیز پر جس کے ساتھ رفع واقع ہو یعنی رفعِ اسم کیوں کہ زیرِ بحث اسم ہے اور اسم کا رفع کبھی ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے، کبھی الف کے ساتھ، کبھی واو کے ساتھ۔ اب بھی اجتماع متنافیین لازم نہ آیا کیوں کہ وہ اس پر مبنی تھا کہ (یُبنیٰ) کی طرح (یُرفَعُ) کا نائب فاعل بھی ضمیر مستتر ہوا، اور مرجع منادیٰ وَاِذْلَیسَ فَلَیسَ۔

سوال: دیگر نحات نے اس حکم کو بایں الفاظ بیان کیا ہے (وَیُبْنیٰ عَلَی الضَّم) اس میں اختصار بھی ہے جو متن کے لئے مناسب اور اس پر سوال مذکور بھی وارد نہیں ہوتا۔ پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے اس سے عدول کیوں فرمایا؟

جواب: عدول اس لئے فرمایا کہ یہ اس منادیٰ مفرد معرفہ کو شامل نہیں جو مثنّٰی یا مجموع ہو کیوں کہ یہ حرف پر مبنی ہوتے ہیں نہ حرکت پر اور ضم کا اطلاق حرکت کے ساتھ مخصوص ہے بخلاف رفع کہ اس کا اطلاق حرکت اور حرف دونوں پر ہوتا ہے۔ الغرض حکم اوّل کے لئے دو شرطیں ہیں:

اوّل: یہ کہ منادیٰ مفرد ہو اور یہاں پر (مُفْرَدٌ) سے مراد مفردِ کامل کیوں کہ مفرد کا اطلاق مثنّٰی اور مجموع کے مقابل ہوتا ہے یا مرکب کے مقابل پر یا مضاف کے مقابل پر، شبہ مضاف کے مقابل پر ثابت نہیں لیکن یہاں پر (مُفْرَدٌ) سے مراد مقابل مضاف کا فرد کامل کیونکہ مطلق فرد کامل کی طرف منصرف ہوتا ہے اور مقابل مضاف کا فرد کامل وہ اسم جو مضاف اور شبہ مضاف نہ ہو، كمافي حاشية المولىٰ عبدالحكيم، ص: ۳۳۰، ولاتغفل عمّا اسلفناه في ص: ۵، اور شبہ مضاف سے مراد وہ اسم غیر مضاف جو بدون انضمام امرِ آخر تام نہ ہو، امرِ آخر تین قسم پر ہے: (۱) یا تو اس اسم کا معمول ہوگا جیسے: (یَاحَسَنًاوَجْهُهٗ) (۲) یا اُس پر معطوف بشرطیکہ معطوف معہ معطوف علیہ ایک شے کا اسم ہو خواہ علم جیسے: یَازَیْدًاوَعَمْرًا جب کہ کوئی شخص (زَیْدٌوَعَمْرٌو) مجموعہ کے ساتھ موسوم ہو، (زَیْدًا) شبہ مضاف ہونے کی بنا پر منصوب ہے اور (عَمْرًا) بربنائے حال سابق یعنی بہ تبعیت معطوف علیہ اگرچہ اس میں معنیٰ عطف نہیں خواہ علم نہ ہو جیسے: یَاثَلٰثَةً وَثَلٰثِیْنَ جب کہ اس سے مراد وہ جماعت جس کا مبلغ عدد اتنا ہو یا امرِ آخر اس اسم کی نعت ہوگا بشرطیکہ وہ نعت جملہ ہو جیسے: (عَظِیْمًایُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ) یا ظرف جیسے:

اَلَایَـا نَخْـلَةً مِـنْ ذَاتِ عِـرْق   عـلیك وَرَحْـمَةُ اللّٰــهِ السَّـلام

نعت کا جملہ یا ظرف ہونا اس لئے مشروط ہے کہ اس صورت میں اس اسم کا شبہ مضاف ہونا واجب ہے، مفرد معرفہ ہونا جائز نہیں، ورنہ جملہ یا ظرف کا نعتِ معرفہ ہونا لازم آئے گا جو باطل ہے بخلاف نعت مفرد کہ اس صورت میں اس اسم کو مفرد معرفہ قرار دینا جائز ہے اور شبہ مضاف بھی بر تقدیرِ اوّل یہ کہیں گے: (یَارَجُلُ الظَّرِیْفُ) اور بر تقدیرِ ثانی: (یَارَجُلًا ظَرِیْفًا) اوّل میں منادیٰ موصوف ہے اور ثانی میں موصوف منادیٰ ہے، چونکہ منادیٰ معرفہ بھی ہوتا ہے اس لئے بروقت قصد تعریف موصوف بالجملہ یا موصوف بالظرف کو مجبوراً شبہ مضاف قرار دینا پڑا اور موصوف بنعت مفرد کو اگر چہ شبہ مضاف قرار دینے پر مجبور نہیں لیکن طرد اللباب اس کو بھی شبہ مضاف قرار دینا جائز رکھا بخلاف باب اسم لائے نفی جنس کہ اس میں مجبوری نہیں کیوں کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ ہوتا ہے نہ معرفہ۔ لہٰذا اس باب میں موصوف بالجملہ یا موصوف بالظرف یا موصوف بنعت مفرد کو شبہ مضاف قرار نہیں دیا۔ اسی واسطے موصوف مذکور لفظاً منصوب نہیں ہوتا بلکہ لفظاً مبنی بر فتح جیسے: (لَارَجُلَ یَقْرَءُ الْقُرْآنَ فِی الدَّارِ) اور (لَاغُلَامَ مِنَ الْغِلْمَانِ فِی الدَّارِ - لَارَجُلَ رَاکِبًا فِی الدَّارِ) اور اسم غیر مضاف کے بدون امر آخر تمام نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اسم اپنے مقصود تام کے لئے بدون امر آخر مفید نہ ہو خواہ اصلاً کسی چیز کا افادہ نہ کرے جیسے قسم ثانی میں کہ جب (زَیْدعشر) کا مجموعہ علم ہے یا (ثَلٰثَةً وَّثَلٰثِیْنَ) کے مجموعہ سے ایک جماعت مراد ہے تو (یَازَیْدًا) (یَاثَلٰثَةً) کہنے سے کسی چیز کا افادہ نہ ہوگا یا افادہ تو کرے مگر مقصود ناقص کا جیسے قسم اوّل اور قسم ثالث میں کہ اوّل میں نسبت بسوئے معمول اور ثالث میں نسبت بسوئے نعت معتبر ہے جس کے بغیر افادہ تو ہے مگر ناقص اور تام ان دونوں کے ذکر سے ہوگا۔ دیکھئے: (یَاحَسَنًا وَجْهُهٗ) میں مطلق (حَسَنٌ) اور (یَاعَظِیْمًا یُرْجیٰ لِکُلِّ عَظِیْمٍ) میں مطلق عظیم مقصود بالنداء نہیں بلکہ اوّل میں مقصود بالنداء (حَسَنٌ وَجْهُهٗ) ہے اور ثانی میں عظیم موصوف بصفت مذکورہ، اب ظاہر ہوگیا کہ تعریف شبہ مضاف میں تمامیت اسم با امر آخر سے مراد تمامیت باعتبار معنی ہے، نہ باعتبار لفظ، کیوں کہ تمامیت اسم باعتبار لفظ اضافت سے ہوتی ہے یا تنوین یا نونِ تثنیہ یا نونِ جمع سے، امر آخر کے اقسام ثلٰثہ سے نہیں ہوتی۔

دوم: یہ کہ معرفہ ہو جس کی سات قسمیں ہیں، یہاں پر پانچ مراد:

اوّل: علم مفرد جیسے: (یَازَیْدُ)، جس علم میں اضافت ہو جیسے: (عَبْدُالرَّحْمٰن) اور (عَبْدُ

اَلْمُعِيْز) وہ (مفرد) نہ ہونے کی وجہ سے مراد نہیں۔

دوم: ضمائر جیسے: (يَاأَنْتَ)

سوم: اسمائے اشارہ جیسے: (يَاهٰذَا)

چھارم: اسمائے موصولہ جیسے:

لَا آدَمَ فِي الْكَوْنِ وَلَا اِبْلِيْسَ — لَامُلْكَ سُلَيْمَانَ وَلَا بِلْقِيْسَ
فَالْكُلُّ عِبَارَةٌ وَاَنْتَ الْمَعْنٰى — يَامَنْ هُوَ لِلْقُلُوْبِ مِقْنَاطِيْسَ

پنجم: معرفہ بندا جیسے: (يَارَجُلُ)

ششم: معرفہ باضافت

ھفتم: معرّف باللام یہ دونوں مراد نہیں، اوّل مفرد ہونے کی وجہ سے اور دوم اس لئے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کا حکم آئندہ بایں الفاظ بیان فرمایا ہے: (وَاِذَا نُوْدِيَ الْمُعَرَّفُ بِاللَّامِ الخ) تو یہ قول بمنزلۂ استثنا ہے۔

یادرھے کہ مثنیٰ اور مجموع کے سوا مفرد معرفہ اگر اسم منقوص ہے جیسے: (يَاقَاضِيْ) یا اسم مقصور جیسے: (يَامُوْسٰى) تو مبنی بر ضم تقدیراً اور اگر مبنی قبل ندا ہے جیسے: (يَاهٰذَا) تو مبنی بر ضم محلاً ہوگا ورنہ مبنی بر ضم لفظاً ہوگا، كذا في حاشية مولانا عبدالغفور وحاشيتها للمولى عبدالحكيم عليهما رحمة الله الكريم، ص:۳۲۹، فلا تعويل على مافي محرم آفندی من انّ المبنى لايُبْنٰى فاحفظه۔

سوال: (يَازَيْدُ) اور (يَارَجُلُ) دونوں مفرد معرفہ غیر مثنیٰ وغیر مجموع کی مثال ہیں، اور مثال توضیح مسئلہ کے واسطے ہوتی ہے جو ایک مثال سے حاصل، پھر دو مثال ذکر کرنے میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: نکتہ یہ ہے کہ اوّل معرفہ قبل ندا کی مثال ہے اور دوم معرفہ بندا کی۔

سوال: قاعدہ یہ ہے کہ جب علم کو نکرہ کر کے مثنیٰ یا مجموع کریں تو اس کی تعریف باللام واجب ہے تاکہ تعریف باللام زائل شدہ تعریف بالعلمیۃ کے قائم مقام ہو جائے۔ اسی واسطے امثلہ میں (جَاءَنِي الزَّيْدَانِ) اور (جَاءَنِي الزَّيْدُوْنَ) کہتے ہیں، چونکہ منادیٰ معرف باللام کا حکم آئندہ آرہا ہے، لہٰذا مصنف علیہ الرحمۃ

پرواجب تھا کہ (یَازَیْدَان) کی جگہ (یَامُسْلِمَان) اور (یَازَیْدُوْنَ) کی جگہ (یَامُسْلِمُوْنَ) فرماتے؟
جواب: اس قاعدہ سے مقام ندا مستثنیٰ ہے کہ زائل شدہ تعریف کے قائم مقام تعریف بالندا ہو جاتی ہے۔
سوال: مفرد معرفہ ہونے کی صورت میں منادیٰ مبنی کیوں ہوتا ہے؟ حالانکہ اسم میں اعراب اصل ہے **کما سبق فِی بَحثِ الْمُعْرَبِ۔**
جواب: تعریف معرب میں اسباب بناہم بیان کر چکے ہیں، ان میں سے مفرد معرفہ میں سبب پنجم متحقق ہے یعنی مشابہ بمعنی اصل کی جگہ واقع ہونا، کیوں کہ یہ منادیٰ کافِ خطابی ضمیر کی جگہ واقع ہوتا ہے کہ (یَازَیْدُ) بمنزلہٖ (اَدْعُوْكَ) ہے یا قائم مقام (اَدْعُوْ) اور (زَیْدُ) قائم مقام (كَ) ضمیر خطاب اور وہ مبنی اصل حرف کے ساتھ احتیاج میں مشابہ، **کماسیاتی فی بحث المضمرات انشاء اللّٰہ تعالٰی**، تو یہ بالواسطہ مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہوا۔ اسی واسطے مبنی قرار پایا، ورنہ کافِ خطابی ضمیر کی جگہ واقع ہونا سبب بنا نہیں کہ کوئی اسم بمشابہتِ اسمِ مبنی، مبنی نہیں ہوا کرتا بلکہ بمشابہتِ حرف یا فعل ہوتا ہے۔
سوال: اگر یہ وجہ بنا یہی ہے تو منادیٰ مضاف اور شبہ مضاف اور نکرۂ غیر معینہ کو بھی مبنی ہونا چاہئے کہ یہ سب بھی کافِ خطابی ضمیر کی جگہ واقع ہوتے ہیں۔
جواب: وجہ بنا میں کافِ خطابی ضمیر کے ساتھ افراد و تعریف میں مماثلت بھی معتبر ہے جو ان میں مفقود کہ مضاف اور شبہ مضاف میں افراد نہیں اور نکرۂ غیر معینہ میں تعریف۔
سوال: بنا میں اصل سکون ہے، وجہ یہ کہ اعراب میں اصل یہ ہے کہ وجودی ہو یعنی حرکات کے ساتھ کیونکہ وہ عامل کا اثر ہوتا ہے اور معانی معتورہ کے لئے علامت تو اعراب کے مقابل (بنا) میں اصل یہ ہونا چاہئے کہ وہ عدمی ہو یعنی سکون کے ساتھ اور عکس کی اعراب عدمی ہو اور بنا وجودی خلاف معقول ہے اور دونوں کا وجودی ہونا یا دونوں کا عدمی ہونا متقابلین کے عدم امتیاز کو مستلزم۔ پس ثابت ہوا کہ بنا میں اصل سکون ہے **کذا فی حاشیة المولٰی عبدالحکیم علی البیضاوی**، ص:۲۹، پھر منادیٰ مفرد معرفہ کو مبنی بر سکون کیوں نہیں کیا گیا، یہاں پر اس اصل سے عدول کرنے میں کیا نکتہ ہے؟
جواب: عدول میں یہ اشارہ ہے کہ اس کی بنا اصلی نہیں جیسے مبنیات اصل کی، بلکہ عرفی قابل انفکاک ہے کہ لازم بھی نہیں جیسے ضمائر وغیرہ کی، **کذا فی التحفة الخادمية**، ص:۱۱۶۔

سوال: تو مبنی بر فتح ہوتا کہ فتح بوجہ خفت اخت سکون ہے یا مبنی بر کسر کہ وہ بھی باعتبار مخرج اخت سکون ہے بایں معنی کہ حرف متحرک بالکسر کا مخرج قریب ہوتا ہے اس کے مخرج سے جب کہ وہ ساکن ہو، اسی واسطے کہتے ہیں: (اَلسَّاکِنُ اِذَاحُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ)؟

جواب: فتح اور کسر پر بوجہ التباس مبنی نہیں کیا گیا، فتح پر مبنی کرنے سے منادیٰ مضاف بسوئے یائے متکلم سے التباس ہوتا، جب کہ یائے متکلم کو الف سے بدل دیں اور کسرۂ ماقبل کو فتح سے، پھر الف کو حذف کر دیں، **کمافی بعض اللّغات کذا فی سوال کابلی نقلا عن المتوسط**، ص:۱۹۳، جیسے: (یَاغُلَامُ) اور کسرہ پر مبنی کرنے سے بھی اس کے ساتھ التباس ہوتا جبکہ یائے متکلم کو بر تقدیر کسرۂ ماقبل حذف کر دیں جیسے (یَاغُلَامِ) یا فتح اور کسر پر مبنی نہیں کیا گیا، تاکہ منادیٰ معرب کی حرکت اور منادیٰ مبنی کی حرکت میں صورۃً فرق رہے۔ اوّل جیسے: یاقومِ اور یاقَوْمَنادوم جیسے یاقومُ جس طرح یہی فرق قَبْلَكَ مِنْ قَبْلِكَ اور قبلُ میں ہے کہ وہ دونوں معرب ہیں اور ان کی حرکت اعرابی اور یہ مبنی ہے اور اس کی حرکت بنائی **کذافی محرم آفندی** جلد: اوّل، ص:۲۶۱۔

ترکیب

قوله: ان کان مفردًا معرفةً. (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلًا فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمُنَادیٰ (مُفْرَدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ (مُفْرَدًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر خبر اوّل (مَعْرِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا خبر ثانی (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، جزا اس کی محذوف وجوبًا جس پر جملۂ متقدمہ دلالت کرتا ہے شرط اپنی جزائے محذوف سے ملکر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ بصریہ کے نزدیک کہ ان کے مذہب پر جزا کا تقدم جائز نہیں اور کوفیہ کے نزدیک جملہ متقدمہ جزا ہے۔

قوله: نحو یازیدُ ویارجلُ ویازیدان ویازیدون.

(نَحْوُ) مفرد منصرف صحیح منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظًا مضاف (یَازَیْدُ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَـا رَجُلُ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَـا زَیْدَان) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَـا زَیْـدُوْنَ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر مضاف الیہ (نَـحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَـالُـهٗ) مقدر کی (مِثَـالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هَـــا) ضمیر مرفوع متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے منادیٰ مبنی بر علامت رفع (مِثَـالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یأزیدُ. میں (یَا) حرفِ ندا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (زَیْـدُ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُـوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُـوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون نزد کوفیہ اور مبنی بر فتح نزد بصریہ کیوں کہ الف ان کے نزدیک جز وِکلمہ نہیں اظہارِ فتح کے لئے لایا گیا ہے تاکہ حالتِ وقف میں (اَنْ) مصدریہ سے ملتبس نہ ہو جائے 'رضیؒ' نے اسی مسلک کو راجح کہا ہے، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یـا رجلُ. میں (یَـا) حرفِ ندا مبنی بر سکون (رَجُلُ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُـوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُـوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون نزد کوفیہ اور مبنی بر فتح نزد بصریہ بوجہ مذکور (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یازیدان. میں (یَا) حرفِ ندا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (زَیْدَان) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر الف منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُـوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُـوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون علیٰ اختلاف القولین، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یازیدون. میں (یَا) حرفِ ندا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (زَیْدُوْنَ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر واو ماقبل مضموم منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُـوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُـوْ) فعل مضارع معروف معتل

واوی مجرداز ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون علی اختلاف القولین (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ (اَدْعُوْ) محذوف کا ناصبِ منادیٰ ہونا مذہب 'سیبویہ' ہے اور اسی کو مصنف علیہ الرحمۃ نے اختیار فرمایا اور 'مبرّد' کے نزدیک حرفِ ندا ناصب ہے اور 'ابوعلی' کے نزدیک حروفِ ندا اسمائے افعال ہیں جن کے فاعل اُن میں مستتر اور منادیٰ ان کا مفعول بہ ہوتا ہے۔۱۲

ویُحفض ¹ بلامِ الاستغاثة مثل یالَزیدٍ
اور مجرور ہوتا ہے بلام استغاثہ جیسے یالَزیدٍ
ویفتح ² لالحاق الفها ولالَام
اور مبنی بر فتح ہوتا ہے بروقت لحوقِ الف استغاثہ جب کہ لام استغاثہ نہ ہو

¹ **قوله: ویحفض بلام الاستغاثة الخ**۔ یہ منادیٰ کے حکم دوم کا بیان ہے کہ جب لام استغاثہ داخل ہو تو مجرور ہوتا ہے، اگر قبل ندا معرب ہو کذافی حاشیة الصبان جلد: سوم، ص:۱۲۴ استغاثة کے معنی ہیں مُسْتَغِیث کا مُسْتَغَاث کو بلانا، مستغیث طالب مدد کو کہتے ہیں اور مستغاث وہ اسم جس کے مدلول سے مدد طلب کی جائے اور مستغاث لهٗ وہ اسم جس کے مدلول کے لئے مدد طلب کریں لام اِسْتِغَاثَة وہ لام جو مُسْتَغَاث پر داخل ہو یا مُسْتَغَاث لَهٗ پر کمافی حاشیة الصبان جلد: سوم، ص:۱۲۶، لیکن یہاں پر مراد اوّل بایں قرینہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو منادیٰ کا خافض قرار دیا ہے اور منادیٰ مستغاث ہوتا ہے نہ مستغاث لهٗ، همع الهوامع جلد: اوّل، ص:۱۸۰ میں فرمایا: وماکان منادیٰ صح ان یکون مستغاثًا ومعتجبًا منه ومالافلا الاالمعرّف باللّام فانه یجوز هنا ۔یعنی منادیٰ اور مستغاث میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے کہ مستغاث عام اور منادیٰ خاص کیوں کہ ہر منادیٰ مفرد معرفہ ہو یا مضاف یا شبہ مضاف یا نکرۂ غیر معیّنہ مستغاث بن سکتا ہے اور ہر مستغاث منادیٰ نہیں بن

سکتا کیوں کہ معرّف باللاّم اجماعًا مستغاث بن سکتا ہے كذافى الشمونى جلد ثالث ص:۱۴۴،اور منادیٰ معرّف باللاّم نہیں ہوتا (كماسياتى فالقول بانه لايكون مستغاثاً الا المفرد المعرفة او المضاف الىٰ العلم) كمافى المجلد الاوّل من محرم آفندى ص:۲۶۲، ليس كما ينبغى یہ لام استغاثہ لام جارہ ہے جو اسم ظاہر کے ساتھ مکسور ہوتا ہے لیکن جب مستغاث پر داخل ہو تو مفتوح ہوتا ہے اور مستغاث لهٗ پر مکسور رہتا ہے تا کہ مستغاث کا مستغاث لهٗ کے ساتھ التباس لازم نہ آئے۔

سوال: یہ التباس یوں بھی رفع ہوسکتا ہے کہ لامِ مستغاث مکسور ہو اور لامِ مستغاث لهٗ مفتوح پھر لامِ مستغاث کو مفتوح کیوں قرار دیا؟

جواب: اس لئے کہ مستغاث کافِ خطابی ضمیر کے قائم مقام ہوتا ہے نہ مستغاث لهٗ اور کافِ خطابی ضمیر کے ساتھ لام کو فتح دیتے ہیں جیسے اِنَّافَتَحْنَا لَكَ فَتْحًامُّبِيْنًا تو قائم مقام کے ساتھ بھی فتح دیا گیا۔

سوال: کافِ خطاب کے ساتھ فتح کیوں دیتے ہیں؟

جواب: کافِ خطاب کے ساتھ اس لام کا مفتوح ہونا باعتبار اصل ہے کیوں کہ یہ حرفِ مفرد ہے اور حرفِ مفرد کا حق یہ ہے کہ مبنی بر فتح ہو كمافى البيضاوى ص:۹۴، کیوں اس لئے کہ بنا میں اصل سکون ہے كَمَامَرَّ اور حرفِ مفرد میں بنا بر سکون بوجہ لزوم ابتدا بالساکن متعذر تو مبنی بر فتح کیا گیا کہ فتح بوجہ خفت اختِ سکون ہے اور فتح سے عدول کسرہ کی جانب بوجہ عارض کیا جاتا ہے جیسے یائے متکلم کے ساتھ بوجہ مناسب (یا) اور اسم ظاہر غیر مستغاث کے ساتھ تا کہ لام ابتدا سے التباس لازم نہ آئے اسی واسطے اگر مستغاث پر کسی اسم کو لام کے ساتھ عطف کریں تو لامِ مکسور ہوگا جیسے يَا لَزَيْدٍ وَلِعَمْرٍو کہ بوجہ کسرہ لام ابتدا سے التباس نہ ہوا اور مستغاث پر عطف کی وجہ سے مستغاث لہٗ سے التباس نہیں کہ مستغاث پر مستغاث لہٗ معطوف نہیں ہوتا اور اگر (یا) کا اعادہ کریں تو لام مفتوح ہوگا جیسے (يَالَزَيْدٍ وَيَا لَعَمْرٍو) تا کہ مستغاث لہٗ سے التباس لازم نہ آئے۔

سوال: لامِ مستغاث لامِ جارہ ہے، لامِ جارہ کے جو معانی ذِکر کئے گئے ہیں اُن میں سے کس معنیٰ میں ہے؟

جواب: یہ لامِ تعلیل ہے كمافى حاشية المولىٰ العصام عليه رحمة المنعام چنانچہ (يَالَزَيْدٍ) سے یہ مراد ہوتی ہے اَغِثْنِى لِنَفْعِكَ يَا لِاَجْرِكَ اور (يَاأَللّٰه) سے یہ مراد ہوتی ہے (اَغِثْنِى

لِکَرَمِكَ) یالام اختصاص بمعنی قصر ہے برمذہب بعض جو خلاف تحقیق ہے کما فی التکملة ص:۵۳۳،
اس تقدیر پر مراد یہ ہوئی کہ (منادِیْ یَالَزَیْدٍ) میں معاونین کے درمیان اعانت کے لئے زید کو مخصوص قرار دیتا ہے اور (یَااَللّٰہُ) میں اللہ تعالیٰ کو۔

سوال: منادیٰ بلام تعجب بھی مجرور ہوتا ہے جیسے (یَالَلْمَاءِ) اور بلام تہدید بھی جیسے یَالَزَیْدٍ لَاَقْتُلَنَّكَ تو مصنف علیہ الرحمہ نے ان دونوں کو ذکر کیوں نہ فرمایا، نیز ان دونوں کے ذکر نہ کرنے سے قولِ آئندہ (وَیُنْصَبُ ماسِوَاهُمَا) کلیۃً صادق نہیں کہ ماسویٰ میں منادیٰ متعجب منہ اور منادیٰ مُهَدَّدْ داخل ہیں حالانکہ یہ منصوب نہیں ہوتے؟

جوابِ اوّل: یہ دونوں لام استغاثہ میں داخل ہیں، **اوّل**: اس لئے کہ گویا متعجِّب (بصیغہ اسم فاعل) متعجَّب منہ سے استغاثہ کرتا ہے کہ وہ اپنے حال کثرت کو بدل لے تاکہ اس کا تعجب فراواں زائل ہو جائے، **دوم**: اس لئے کہ (مُهَدِّد) بصیغۂ اسمِ فاعل (مُهَدَّد) سے استغاثہ کرتا ہے کہ وہ اپنے حال میں تبدیل کرے اور موجب قتل خصلت کو چھوڑ دے تاکہ یہ اثمِ قتل میں گرفتار نہ ہو، کما فی حاشیة المولی العصام علیه رحمة المنعام۔

جوابِ دوم: عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے یعنی ویحفض بنحو لام الاستغاثة۔

سوال: اس لام کا متعلق کون ہے؟

جواب: 'ابن خروف' کے نزدیک زائدہ ہے تو اس کے لئے متعلق نہیں اور مدخول منصوب محلًا ہے اور علامہ 'مبرّد' کے نزدیک حرفِ ندا سے متعلق ہے کیوں کہ وہ قائم مقام فعل ہے تو ظرف لغو ہوا اور 'سیبویہ' اور علامہ 'ابن عصفور' کے نزدیک فعل مقدر (اَدْعُوْ) سے متعلق تو ظرفِ مستقر ہوا۔

سوال: (اَدْعُوْ) تو متعدی بنفسہٖ ہے۔

جواب: بیشک لیکن بوجہ تقدیر ضعف پیدا ہو گیا تو لام برائے تعدیہ ہے برقول دوم اور برقول اوّل قائم مقام (یَا) خود ضعیف ہے تو اب بھی لام برائے تعدیہ ہوا کذافی حاشیة المولی عبدالحکیم، ص:۳۳۲۔

سوال: تو لازم آتا ہے کہ ان دونوں کا اس ضعف کے باوجود منادیٰ غیر مستغاث میں بنفسہٖ بدون تعدیہ عامل ہونا درست نہ ہو حالانکہ عامل ہوتے ہیں۔

جواب: عند التحقیق نہ زائدہ محضہ کہ من وجہٍ ضعف ہے نہ تعدیہ محضہ کے لئے کہ اسقاط کی صحت مطرد ہے جیسے (یَازَیْدَاہُ) وغیرہ تو تعلق اور عدم تعلق دونوں ہوسکتے ہیں، **کذافی الفوائد الشافیة**، ص:۸۷۔

سوال: منادیٰ مفرد معرفہ کی طرح منادیٰ **مستغاث** اور منادیٰ **متعجّب منه** اور منادیٰ **مُهَدَّد** بھی کاف خطابی ضمیر کی جگہ واقع ہوتے ہیں تو اس کی طرح ان میں سے ہر ایک بھی مبنی ہونا چاہئے پھر یہ معرب کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: لام اُستغاثہ اور لام تعجب اور لام تہدید چونکہ لامِ جارہ ہیں اور لام جارہ اسم کے خواص سے ہے۔ **نظر برآں** کافِ خطابی ضمیر کے واسطے سے جو مشابہت مبنی اصل حرف کے ساتھ حاصل ہوئی تھی اس میں ضعف پیدا ہوگیا اور جہت اسمیّت راجح ہوگئی اور اسم میں اصل اعراب ہے، لہٰذا معرب رہے۔

سوال: اگر لامِ جارہ کے دخول سے مشابہت میں ضعف تسلیم کرلیا جائے تو لازم آتا ہے کہ اسم مبنی اور غیر منصرف پر دخول سے ان کی مشابہت میں بھی ضعف پیدا ہو اور اسم مبنی معرب ہوجائے کہ اسم میں اعراب اصل ہے اور غیر منصرف منصرف ہوجائے کہ اسم میں انصراف بھی اصل ہے؟

جواب: منادیٰ مستغاث اور ان دونوں میں فرق ہے کہ ان کی مشابہت بدون واسطہ ہے تو قوی ہوئی۔ اسی واسطے لام جارہ کے دخول سے متاثر نہ ہوسکی اور اس کی مشابہت بالواسطہ ہے تو ضعیف ہوئی اسی واسطے لامِ جارہ کے دخول سے ضعیف تر ہوکر غیر مؤثر ہوگئی اور اسم اپنی اصل اعراب پر باقی رہا۔

۲ **قوله: ويفتح لالحاق الخ**. یہ منادیٰ کے حکم سوم کا بیان ہے کہ وہ مفتوح ہوتا ہے یعنی مبنی بر فتح بروقت الحاق الفِ استغاثہ اور اس وقت مستغاث پر لامِ استغاثہ داخل نہیں کرتے تاکہ دوحرف استغاثہ کا اجتماع لازم نہ آئے جو جائز نہیں کیوں کہ ایک حرف استغاثہ لغو ہوجائے گا یا لام کے نہ لانے کی وجہ یہ کہ برمذہب علامہ خلیل لامِ الف استغاثہ وغیرہ کا عوض ہے جس کو آخر مستغاث میں لاتے ہیں تو الف استغاثہ وغیرہ کے ہوتے ہوئے لام کے لانے سے عوض اور معوض عنہ کا اجتماع لازم آئے گا جو جائز نہیں۔ اس مستغاث کے مبنی ہونے کی علت وہی مشابہت مذکورہ جو منادیٰ میں تھی اور بنا بر فتح کی وجہ یہ کہ بنا میں اصل سکون ہے **كما مرّ** اور وہ بوجہ الفِ استغاثہ متعذر کہ وہ ساکن ہوتا ہے تو بنا بر سکون سے اجتماع ساکنین لازم آئے گا۔ **نظر برآں** مبنی بر فتح کیا گیا کہ فتح بوجہ خفت اَقرب بسکون ہے اور اس میں الف کی موافقت بھی حاصل کہ وہ ماقبل کے فتح کو مقتضی **حاشية الصّبان**، جلد: سوم، ص: ۱۲۶ میں فرمایا کہ شارح رضی اور

عارف جامی قدس سرہ کا مستغاث بالالف کو مبنی بر فتح فرمانا خلاف ظاہر بلکہ بعض کے نزدیک بالیقین سبقتِ قلم ہے کیوں کہ اس پر فتح حرکت بنائی نہیں بلکہ بوجہ الف استغاثہ حرکت مناسبت ہے۔ اسی وجہ سے وہ مبنی برضم مقدر ہے لیکن فقیر کاتب الحروف کے خیال ناقص میں وہی قول صحیح ہے کیوں کہ بنا میں اصل سکون ہے کَمَامَرَّ اور اصل سے عدول قریب کی جانب ہوتا ہے جب کہ کوئی مانع نہ ہو جیسے منادیٰ مفردہ معرفہ میں التباس مانع تھا۔ اسی واسطے اس کو مبنی برضم کیا گیا نہ مبنی بر فتح نہ مبنی بر کسر حالانکہ سکون سے فتح بوجہ خفت قریب ہے اور کسرہ بوجہ قربِ مخرج کَمَامَرَّ اور یہاں مانع مفقود تو قریب کو چھوڑ کر بعید یعنی ضم کی طرف عدول کرنا صحیح نہیں اور شک نہیں کہ فتح اور کسرہ میں سکون سے اقرب فتح ہے کیوں کہ اس کا قرب باعتبار ذات ہے اور کسرہ کا باعتبار مخرج اسی واسطے مستغاث بالالف کو مبنی بر فتح قرار دیا گیا هٰذا ما یخطر بالبال واللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال (وَلَا لَامَ) میں (و) حرف عطف ہے جس کا مابعد (یُفْتَحُ) پر معطوف (لَا) برائے نفی جنس (لَامَ) اس کا اسم اور خبر (فِیْهِ) مقدر ہے اور بعض نسخوں میں (فَلَا لَامَ) ہے۔ اس تقدیر پر یہ شرط مقدر (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذَا) کی جزا ہے بہر تقدیر یہ جملہ مستغاث بالالف کا حکم ہے یا (و) حالیہ ہے اور ذوالحال (یُفْتَحُ) کی ضمیر نائب فاعل۔

سوال: یہ جائز نہیں، ورنہ اس وقت لامِ استغاثہ کا الف استغاثہ کے ساتھ مجتمع ہونے کا جواز مفہوم ہوگا حالانکہ اجتماع جائز نہیں کَمَامَرَّ وجہ یہ کہ حال قید ہوتا ہے تو مفہوم عبارت یہ ہوا کہ مستغاث بالالف کا مبنی بر فتح ہونا عدم لام کے ساتھ مقید ہے۔ اس کا مفہوم مخالف یہ نکلا کہ بروقتِ وجود لام مبنی بر فتح نہ ہوگا بلکہ کسی اور حرکت پر حالانکہ الف استغاثہ کے ساتھ وجود لام ہوتا ہی نہیں۔

جواب: بیشک حال قید ہوتا ہے لیکن قید کبھی احترازی ہوتی ہے اور کبھی اتفاقی، یہ قید احترازی نہیں بلکہ اتفاقی ہے اور جواز اجتماع کا انفہام بر تقدیر قید احترازی ہے نہ بر تقدیر قید اتفاقی هٰذا تفصیل ما فی محرم آفندی، جلد: اوّل، ص: ۲۶۵۔ ۱۲

ترکیب

قوله: ویُخفض بلام الاستغاثة. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یُخْفَضُ) فعل

مضارع مجہول صحیح مُجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْمُنَادیٰ) (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (لام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْاِسْتِغَاثَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِسْتِغَاثَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (لَامِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (یُخْفَضُ) فعل مضارع مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل یالزید. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (یَالَزَیْدِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے منادی مخفوض بلام استغاثہ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یالَزید. میں (یا) حرفِ ندا مبنی بر سکون (ل) حرف جار جو 'مبرّد' کے نزدیک زائدہ مبنی بر فتح اور ایک جماعت کے نزدیک زائدہ نہیں تو 'ابن جنّی' نے کہا کہ حرفِ ندا سے متعلق ہے اور اکثر نے کہا کہ (اُدْعُوْ) محذوف سے اور عند التحقیق نہ زائد محض نہ برائے تعدیہ محضہ **کما فی شرح مغنی اللّبیب للدّمامینی** تو تعلق اور عدم تعلق دونوں درست (زَیْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اُدْعُوْ) محذوف وجوباً (اُدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون یا بر فتح **کما مرّ** (اُدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ویفتح لالحاق الفها ولا لام. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یُفْتَحُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا بر ضم **کما مرّ** راجع بسوئے (اَلْمُنَادیٰ) (ل) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اِلْحَاقِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اَلِفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت یا منصوب محلاً بنا بر مفعولیت کیوں کہ (اِلْحَاق) لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے **کما فِی القَامُوْس** مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلْاِسْتِغَاثَهٗ (اَلِفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ

سے ملکر مضاف الیہ (اَلْحَاقِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (و) حالیہ مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (لَامَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلا اسمِ لاَ جس کی خبر (فِيهِ) محذوف جس میں (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمُنَادیٰ جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لاَ (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلا ذوالحال اپنے حال سے ملکر نائب فاعل مرفوع محلا (يُفْتَحُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

مثل[۱] يَازَيْدَاه وَيُنْصَبُ[۲] مَاسِوَاهُمَا مثل
جیسے يَا زَيْدَاه اور منصوب ہوتا ہے مفرد معرفہ اور مستغاث کے ماسوا منادیٰ جیسے
ياعبدالله وياطالعًا جبلًا ويارجلًا لغير معيّن
يا عبد الله اور يا طالعًا جبلًا اور يا رجلًا جب کہ غیر معین کے لئے ہو

۱ **قوله: مثل يَازَيْدَاهُ الخ**. یہ مستغاث بالالف کی مثال ہے جس میں مستغاث مبنی بر فتح ہے اور (الف) برائے استغاثہ اور (ہ) برائے وقف اور کبھی مستغاث بالواو ہوتا ہے اس وقت مبنی بر ضم ہوگا جیسے کسی کا علم ہو (منہ) تو بروقت استغاثہ کہیں گے (يَامِنْهُوْهْ) اس میں (منہ) مستغاث مبنی بر ضم ہے اور (و) برائے استغاثہ اور (ہ) برائے وقف اور کبھی مستغاث بالیاء ہوتا ہے اس وقت مبنی بر کسر ہوگا جیسے کسی کا علم ہو (مِنْكَ) تو بروقت استغاثہ کہا جائے گا (يَامِنْكِيهْ) اس میں (مِنْكِ) مستغاث مبنی بر کسر ہے اور (یا) برائے استغاثہ اور (ہ) برائے وقف۔

فوائد: (۱) منادیٰ مستغاث منادیٰ متعجب منہ منادیٰ مُهَدَّدْ کے لئے حروف ندا میں سے صرف

(یَا) مستعمل ہوتا ہے کہ وہ حروفِ ندا میں اشہر ہے تو اسی میں توسع مناسب، دوسرے حرف کا استعمال نادر ہے۔

(۲) کبھی مستغاث اور مستغاث لہٗ ایک ہوتا ہے جیسے (یَالَزَیْدٍ لِزَیْدٍ) ایسی صورت میں مراد یہ ہوتی ہے اُدْعُوْكَ لِتُنْصِفَ مِنْ نَفْسِكَ۔

(۳) کبھی مستغاث لہٗ پر (مِنْ) آتا ہے جیسے بِاللّٰهِ مِنْ اَلَمِ الْفِرَاقِ یہ (مِنْ) اُدْعُوْا مقدر سے متعلق نہیں ہوتا کیوں کہ وہ مستعمل (بِـمِـنْ) نہیں بلکہ اس فعل سے متعلق ہوتا ہے جو ماقبل سے مفہوم ہو یعنی (اَسْتَغِیْثُ بِاللّٰهِ مِنْ اَلَمِ الْفِرَاقِ)

(۴) اور جبکہ بواسطہ لام مستعمل ہو تو (اُدْعُوْا) مقدر سے جس کے ساتھ لام مستغاث متعلق ہے لیکن بعد اعتبار تعلق **لام مستـغـاث** تا کہ ایک معنی کے دو حرف کا تعلق بدون عطف ایک عامل سے لازم نہ آئے جو جائز نہیں۔ یہ اس وقت جب کہ **لام مستـغـاث** بھی تعلیل کے لئے ہو اور اگر اختصاص کے لئے ہو تو بدون اعتبار مذکور جائز ہے کہ اب محذور مسطور لازم نہیں آتا، یا (اُدْعُـوْ) ثانی سے جو بعد مستغاث مقدر ہے۔ اس تقدیر پر کلام دو جملے ہو جائے گا یا حال مقدر (مدعوًا) سے یا حرف ندا سے۔

(۵) عرب بولتے ہیں (یَـالَـلْـعَجَبِ) بفتح لام، اب یہ مستغاث ہے حکماً اور (یَـالِـلْـعَجَبِ) بکسر لام اب یہ مستغاث لہٗ ہے اور مستغاث محذوف مثلاً (قوم) (یَـاعَـجَبًا لِزَیْدٍ) اب یہ **مستغاث بالالف** ہے اور (یَـاعَـجَبُ لِزَیْدٍ) یہ ایسا مستغاث ہے جو الف اور لام دونوں سے خالی۔ اس سے ثابت ہوا کہ مستغاث کا حرفِ استغاثہ سے خلو بھی جائز ہے اور اس وقت اعراب و بنا میں منادیٰ غیر مستغاث کی طرح ہوتا ہے **کـمـا سیـأتـی امثلة الاعـراب فـی الکتاب کذا فی حاشیة الصبان**، جلد: سوم، ص: ۲۶ او ۲۷ او **حاشیة المولٰی عبدالحکیم و حاشیة مولانا عبدالغفور**، ص: ۳۳۲۔

۲ **قوله: وَیُنْصَبُ ماسواهما**. یہ منادیٰ کے حکمِ چہارم کا بیان ہے کہ مفرد معرفہ اور مستغاث مذکور کے ماسوا منادیٰ منصوب ہوتا ہے لفظاً یا تقدیراً بشرطیکہ ماسوا قبلِ ندا معرب ہو منادیٰ مفرد معرفہ اور منادیٰ **مستـغـاث بالالف** چونکہ مبنی ہیں اور مبنی کا اعراب محلی ہوتا ہے نہ لفظی نہ تقدیری کہ اعراب لفظی اور تقدیری معرب کے ساتھ مخصوص ہے۔ لہٰذا یہ دونوں منصوب محلاً ہوں گے اور **مستـغـاث بـالـلام** اگر چہ معرب ہے لیکن لفظاً مجرور ہوتا ہے اس لئے وہ بھی بر مذہب اکثر منصوب محلاً ہو گا نہ تقدیراً تا کہ دو حرکت

اعراب کا محلِ واحد پر اجتماع لازم نہ آئے **کما فی حاشیۃ الصّبان، جلد:** دوم، ص:۳۰، اور اگر یہ منصوب تقدیراً ہو تو یُنْصَبُ **مَاسِوَاهُمَا** فرمانا صحیح نہ ہوگا کہ منصوب لفظاً یا تقدیراً ہونا اس کا حکم نہیں بلکہ صرف **ماسوا** کا ہے اور جب یہ بھی منصوب تقدیراً ہوا تو **مَاسِوَا** کی تخصیص نہ رہی اور **یُنْصَبُ مَاسِوَاهُمَا** فرمانا صحیح نہ ہوا۔

سوال: متن میں صرف نصب کا ذکر ہے لفظاً اور تقدیراً کی قید کیوں بڑھائی؟

جواب: اس لئے کہ منصوب تو ہر منادیٰ ہوتا ہے خواہ لفظاً یا تقدیراً یا محلاً کیوں کہ وہ مفعول بہ ہے اور مفعول بہ از قبیل منصوبات پھر اس میں (**مَاسِوَا**) کی کیا تخصیص چونکہ **مَاسِوَا** کے ساتھ نصب لفظی اور تقدیری مخصوص ہے اس لئے قید مذکور کا اعتبار کیا گیا۔

سوال: قبل ندا معرب ہونے کی قید کیوں لگائی؟

جواب: اس لئے کہ ماسوا اگر قبل ندا مبنی ہے تو منصوب محلاً ہوگا نہ لفظاً نہ تقدیراً پس ظاہر ہوا کہ **مَاسِوَا** کے ساتھ نصب لفظی اور تقدیری کی تخصیص اسی وقت ہے جب کہ **ماسوا** قبلِ ندا معرب ہو اور ان دونوں قیود کے اعتبار پر قرینہ یہی تخصیص ہے کہ **مَاسِوَا** کے ساتھ اس حکم کی تخصیص بدون قیود مذکورہ درست نہیں۔

سوال: منادیٰ مفرد معرفہ کی طرح **مَاسِوَا** بھی کافِ خطابی ضمیر کی جگہ واقع ہوتا ہے پھر یہ مبنی کیوں نہ ہوا؟

جواب: اس لئے کہ **مَاسِوَا** میں سبب بنا کا ایک جزو مفقود ہے اور وہ افراد و تعریف میں مماثلت کیوں کہ **مَاسِوَا** چار قسم پر ہے: **اوّل**: یہ کہ مضاف معیّن ہو جیسے **یَاعَبْدَاللّٰہِ**، **دوم**: یہ کہ شبہ مضاف معیّن ہو جیسے **یَاطَالِعًا جَبَلًا** ان دونوں میں افراد مفقود ہے نہ تعریف، اوّل میں اس لئے کہ معرفہ ہے، دوم میں اس لئے کہ معین مراد ہے، **سوم**: نکرہ مفردہ غیر معینہ جیسے **یَارَجُلًا** اس میں تعریف مفقود ہے نہ افراد، **چھارم**: مضاف یا شبہ مضاف غیر معیّن جیسے **یَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفًا** اور **یَاحَسَنًا وَجْهُهٗ ظَرِیْفًا** ان میں افراد و تعریف دونوں مفقود، افراد تو اس لئے کہ اوّل مضاف ہے اور دوم شبہ مضاف ہے اور تعریف اس لئے کہ غیر معین مراد ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے قسم چہارم کی مثال بیان کیوں نہ فرمائی؟

جواب: اس لئے کہ قسم دوم کی مثال (**یَاطَالِعًا جَبَلًا**) دونوں کی ہوسکتی ہے، اگر (**طَالِعًا**) سے معیّن مراد ہے تو قسم دوم کی اور اگر غیر معیّن مراد ہے تو قسم چہارم کی کیوں کہ منادیٰ نکرہ کی تعیین اور عدمِ تعیین قصدِ متکلم

پر موقوف ہے اور متن میں اختصار مطلوب ہوتا ہے۔

سوال: یہ کسی کی مثال نہیں ہوسکتی اس لئے کہ (طَالِعًا) اسم فاعل ہے جس کے عمل کے لئے اعتماد شرط اور وہ یہاں مفقود ہے۔ اسی طرح آپ کی پیش کردہ مثال بھی صحیح نہیں کہ (حَسَنًا) صفت مشبہ ہے اس کے عمل کے لئے بھی اعتماد شرط ہے۔

جواب: برمذہب علامہ 'اخفش' اور نحاتِ کوفیہ اعتماد شرط نہیں یا برمذہب علامہ 'ابن مالک' (یَا) حرف ندا پر اعتماد ہے۔

سوال: تو یہ مثال برمذہب مصنف علیہ الرحمۃ نہ ہوئی کہ ان کے نزدیک اعتماد شرط ہے اور وہ بھی اشیائے ستہ پر جن میں حرف ندا نہیں، **کماسیأتی فی بحث اسم الفاعل انشاء اللّٰہ تعالیٰ۔**

جواب: برمذہب مصنف علیہ الرحمۃ اعتماد بر موصوف مقدر ہے اصل میں (یَارَجُلًا طَالِعًا جَبَلًا) تھا اس میں (رَجُلًا) موصوف بنعت مفرد ہے اور موصوف بنعت مفرد شبہ مضاف بھی ہوتا ہے اور موصوف منادیٰ ہے نہ منادیٰ موصوف **کَمَامَرَّ فِی مَعْنٰی شِبْهِ الْمُضاف** اور مراد معیّن یا غیر معیّن موصوف کو اختصاراً حذف کردیا گیا کہ ندا مقامِ اختصار ہے۔ پس اس کا دونوں کی مثال بننا درست ہوگیا۔ ''رضی'' جلد: اوّل، ص:۱۲۳، میں ہے: **صرح الکسائی والفراء بتجریدنحو یارجلًا راکبًا لمعین لجعله من قبیل المضارع للمضاف حتی انهما اجازا یاراکبًا لمعین علی حذف الموصوف وفی کلام سیبویه ایضاً مایشعر بجوازه اھ** اور (اجاز) سے مفہوم ہوا کہ غیر معیّن بھی مراد ہوسکتا ہے۔

سوال: لغیر معیّن یا تو (یَارَجُلًا) سے حال ہے بایں طور (مَقُوْلًا لِغَیْرِ مُعَیَّنٍ) یا صفت ہے بایں طور (اَلْکَائِنُ لِغَیْرِ مُعَیَّنٍ) حال ذوالحال کی اور صفت موصوف کی قید ہوتی ہے۔ اب معنی یہ ہوئے کہ (یَارَجُلًا) قسم سوم کی مثال اس وقت ہے جب کہ غیر معیّن کے لئے استعمال کریں اور جب معیّن میں استعمال کریں تو اس کی مثال نہ ہوگا حالانکہ معیّن کے لئے مستعمل ہوتا ہی نہیں؟

جواب: یہ قید اتفاقی ہے نہ احترازی، اب محذور مذکور کا انفہام نہ ہوگا اور اگر مبتدا محذوف (ھو) کی خبر قرار دیں تو محذور مذکور کا اصلاً انفہام نہیں۔

سوال: یہ مثالیں ماسوائے مفرد معرفہ کی ہیں، مصنف علیہ الرحمۃ نے مستغاث بالالف اور مستغاث باللّام

کے ماسوا کی مثالیں ذکر کیوں نہ فرمائیں؟

جواب: یہی مثالیں ان دونوں کے ماسوا کی بھی ہوسکتی ہیں، جب کہ ان میں منادیٰ کو مستغاث قرار دیں۔ لہٰذا علیحدہ مثالیں بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ متن میں اختصار مطلوب ہوتا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: مثل یازیداه. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (یَازَیْدَاهْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے منادیٰ مفتوح بوجہ لحوق الف استغاثہ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ یازیداه. میں (یَا) حرفِ ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی برسکون (زَیْدَ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی برفتح منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (الف) برائے استغاثہ (هَا) برائے وقف (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برسکون کمامرّ (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وینصب ماسواهما. (و) حرفِ عطف مبنی برفتح (یُنْصَبُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون (سِوَا) اسمِ مقصور منصوب تقدیراً ظرف مکان مضاف (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے منادیٰ مفرد معرفہ اور منادیٰ مستغاث (م) حرف عماد مبنی برفتح (ا) علامت تثنیہ مبنی برسکون (سِوَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم کمامرّ راجع بسوئے (مَا) (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے ملکر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے ملکر نائب فاعل مرفوع محلاً (یُنْصَبُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے

ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل یَا عبداللّٰہ ویاطالعاً جبلاً ویار جلاً لغیر معیّن.

(مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (یَا عَبْدَاللّٰہِ) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (یَـا طَـالِعًـا جَبَلًا) مراداللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی برفتح (یَـارَجُلًا) مراداللفظ مجرور تقدیراً ذوالحال (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر (غَیْـــرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (مُـعَیَّـنٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَیْـرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم کـمـا مرّ راجع بسوئے ذوالحال (ثَـابِتًـا) اسم فاعل اپنے فاعل اورظرف مستقر سے ملکر حال، ذوالحال سے ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر (مِثَـالُـهٗ) مقدر کی (مِثَـالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے منادیٰ منصوب (مِثَـالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یَـا عبداللّٰہ. میں (یَا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی برسکون (عَبْـدَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَلـلّٰـهِ) اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (عَبْـدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر منادیٰ مضاف مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُـوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون یا برفتح (اَدْعُـــوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَـاطَالِعًا جبلًا. میں (یَا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی برسکون (طَـالِعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر (رَجُلًا) (جَبَلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ (طَالِعًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر منادیٰ مشابہ بمضاف مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُـــوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا)

ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَارجلا. میں (یا [۳]) حرفِ ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (رَجُلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً منادیٰ مفرد نکرہ مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَتَوَابِعُ الْمُنَادَیٰ الْمَبنی الْمُفْرَدَۃُ من
منادیٰ مبنی کے مفرد توابع یعنی
التَّاکید والصّفَۃِ وَعَطْفِ الْبَیَان
تاکید اور صفت اور عطف بیان
وَالْمعطوفِ بحرفِ الْمُمْتَنِعِ دُخُوْلُ یَا
اور معطوف بحرف جس پر جائز نہ ہو دخول یا
عَلَیْہِ تُرْفَعُ عَلٰی لفظِہٖ وَتُنْصَبُ عَلٰی محلِّہ
مرفوع ہوتے ہیں بنا بر حمل برلفظ منادیٰ اور منصوب ہوتے ہیں بنا بر حمل بر محل منادیٰ
مثل یَازَیْدُ الْعَاقِلُ وَالْعَاقِلَ
جیسے یا زَیْدُ الْعَاقِلُ اور یَا زَیْدُ الْعَاقِلَ

ل **قوله: وتوابع المنادیٰ الخ.** منادیٰ کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کے توابع کا بیان شروع فرماتے ہیں۔ چنانچہ مفرد توابع کا حکم ذکر فرمایا کہ منادیٰ مبنی کے مفرد توابع اور وہ بھی تاکید۔ صفت عطف بیان اور معطوف مدخول الالف واللام جس پر حرف (یـا) کا دخول جائز نہ ہو۔ ان کا حکم یہ ہے کہ باعتبار لفظ منادیٰ مرفوع ہوتے ہیں اور باعتبار محل منادیٰ منصوب۔ **نظربرآں** اوّل اعتبار سے (یَازَیْدُ الْعَاقِلُ) کہیں گے اور باعتبار دوم (یَازَیْدُ الْعَاقِلَ) کہ ان دونوں مثالوں میں (اَلْعَاقِلُ) منادیٰ (زَیْد) کی صفت ہے۔

سوال: توابع کا مستقل بیان آئندہ آرہا ہے پھر توابع کو یہاں پر کیوں ذکر فرمایا؟

جواب: منادیٰ مبنی کے توابع ہونے کی حیثیت سے ان کے لئے خاص حکم ہے جو غیر منادیٰ مبنی کے توابع میں جاری نہیں۔ اس لئے ان توابع کا حکم منادیٰ کی بحث کے ساتھ بیان فرمادیا اور وہ خاص حکم جوازِ رفع اور نصب ہے۔

سوال: منادیٰ کو مبنی کے ساتھ مقید کیوں فرمایا؟

جواب: اس لئے کہ منادیٰ معرب خواہ مجرور ہو یا منصوب اُس کے توابع صرف لفظ کے اعتبار سے تابع ہوتے ہیں بایں وجہ کہ لفظ محل سے اقویٰ ہے۔ اس لئے کہ وہ ظاہر ہے اور یہ خفی اور خفی ظاہر کے معارض نہیں ہوتا بخلاف منادیٰ مبنی کہ اس کے توابع لفظ اور محل دونوں کے اعتبار سے کیوں کہ لفظ اور محل دونوں قوت میں تساوی ہوتے ہیں۔ لفظ تو اس لئے کہ ظاہر ہے اور محل اس لئے کہ اعراب ہے بخلاف معرب غیر منادیٰ کہ اس کا تابع کبھی تابع محل بھی ہوتا ہے جیسے (اِنَّ) کے اسم کا معطوف کہ اس کو بنا بر محل مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ محلِ اسم (اِنَّ) بنا برابتدا رفع ہے۔ وجہ یہ کہ اگر چہ لفظ اسم محلِ اسم سے اُقویٰ ہے لیکن (اِنَّ) معنیٰ جملہ کو متغیر نہیں کرتا تو اس کو معدوم فرض کرسکتے ہیں۔ بریں تقدیر اسم مرفوع بالا بتدار ہوگا بخلاف منادیٰ معرب کہ اس سے حرف ندا کا عدم فرض نہیں کرسکتے۔ حتیٰ کہ وہ مرفوع بالا بتدار ہوسکے کیوں کہ وہ معنیٰ جملہ کو خبریت سے انشار کی جانب متغیر کردیتا ہے۔

سوال: یہ صحیح نہیں کہ منادیٰ مبنی کے توابع لفظ کے اعتبار سے مرفوع اور محل کے اعتبار سے منصوب ہوتے ہیں کیوں کہ مستغاث بالالف مبنی ہوتا ہے حالانکہ اس کے توابع لفظ اور محل دونوں کے اعتبار سے منصوب ہوتے ہیں۔ چنانچہ (یـازَیْدَاوعَمْرًا) کہنا واجب ہے اور (یـازَیْدَا وعَمْرٌو) کہنا جائز نہیں کیونکہ **مستغاث**

بالالف مبنی بر فتح ہے نہ مبنی بر ضم تو لفظ کے اعتبار سے بھی توابع منصوب ہوں گے جیسے کہ باعتبار محل تو منادیٰ مبنی کے توابع کو مرفوع اور منصوب کہنا درست نہ ہوا؟

جواب: اَلْمَبْنِیُ پر الف لام برائے عہد خارجی ہے جس کے مدخول سے مراد مبنی بر ضم تو حکم مذکور منادیٰ مبنی بر ضم کے توابع کا ہے نہ منادیٰ مبنی کے توابع کا۔

سوال: اب بھی حکمِ مذکور صحیح نہیں کیوں کہ منادیٰ مبہم مبنی بر ضم ہوتا ہے پھر بھی اُس کا تابع لفظ کا تابع ہوتا ہے نہ محل کا؟

جواب: منادیٰ مبہم کا تابع اس حکم سے بایں قرینہ مستثنیٰ ہو گیا کہ اس کا حکم آئندہ آرہا ہے۔

سوال: توابع کو مفرد کے ساتھ مقید کیوں فرمایا؟

جواب: اس لئے کہ توابع مضاف میں رفع اور نصب دونوں جائز نہیں بلکہ وہ صرف منصوب ہوتے ہیں کَمَا سَیَأْتِی۔

سوال: مضاف باضافت لفظی میں دونوں جائز ہیں جیسے (یَازَیْدُ الْحَسَنُ الْوَجْهِ) اور (یَازَیْدُ الْحَسَنَ الْوَجْهِ) پھر مفرد کی قید کس طرح صحیح ہوگی؟

جواب: مصنف علیہ الرحمۃ نے (اَلْمُفْرَدَةُ) کو (اَلْمُضَافَةُ) کے مقابل قرار دیا ہے اور (اَلْمُضَافَةُ) سے مراد مضاف باضافت معنوی کہ واجب النصب وہی توابع ہوتے ہیں جو مضاف باضافت معنوی ہوں۔

نظر بر آں (اَلْمُفْرَدَةُ) سے مراد جو مضاف باضافت معنوی نہ ہوں تو مضاف باضافت لفظی اور شبہ مضاف دونوں (اَلْمُفْرَدَةُ) میں داخل ہوئے کہ ان میں اضافت معنوی نہیں۔ پس مضاف باضافت لفظی کی طرح شبہ مضاف میں بھی رفع و نصب دونوں جائز جیسے (یَازَیْدُ الْحَسَنُ وَجْهُهٗ) اور (یَازَیْدُ الْحَسَنَ وَجْهُهٗ) باقی رہی یہ بات کہ (مفرد) کا اطلاق اربابِ علوم کے نزدیک مقابل مضاف پر ہوتا ہے یا مقابل مضاف و شبہ مضاف پر، فاضل مبرور مولانا عبدالغفور، عالم فہیم مولانا عبدالحکیم، علامہ فہام مولانا عصام نے اپنے اپنے حاشیہ میں اوّل سب پر مقدم سید شریف علیہم رحمۃ اللہ اللطیف نے "میر قطبی" میں قولِ اوّل اختیار فرمایا۔ اس مسلک پر شبہ مضاف مفرد میں داخل ہے اور مضاف باضافت لفظی خارج۔ لہٰذا مفرد میں تعمیم کی جائے گی کہ حقیقتاً ہو یا حکماً اس سے مراد مضاف باضافت لفظی اور علامہ محمد بن موسیٰ بسوی نے اپنے حاشیہ ص:۱۰۴ میں، اور مخدوم علامہ حسین بن احمد علیہما رحمۃ اللہ الصمد نے "الفوائد الشافیۃ" ص:۶۰ میں قولِ دوم اختیار فرمایا اور

مؤخر الذکر نے اس کو عرف نحوی بتایا۔ اس مسلک پر مضاف باضافت لفظی اور شبہ مضاف دونوں مفرد سے خارج اور تعمیم مذکور اس مسلک پر بھی واجب اور یہ دونوں مفرد حکماً میں داخل ہوں گے، چونکہ قولِ دوم عرف نحات تھا۔

نظر برآں عارف جامیؒ قدس سرہ السامی نے اس کو اختیار کر کے ان دونوں کو مفرد حکماً میں داخل فرمایا **فلایرد علیہ قدس سرہٗ ما اوردہٗ الفاضل المبرور والمولیٰ العصام علیھما رحمۃ المنعام فاحفظہ وتشکر**۔ مخدوم موصوف کے ارشاد سے دونوں قولوں کا تخالف بھی بایں طور دور ہوسکتا ہے کہ قولِ دوم عرفِ نحات ہے اور قولِ اوّل کو عرفِ غیر نحات قرار دیں، **ھٰذا مایخطر بالبال واللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال**۔

سوال: توابع مشہور ہیں، پھر (**مِنَ التَّاكِيْدِ وَالصِّفَةِ الخ**) تفصیل کی کیا ضرورت، حالانکہ متن میں اختصار مطلوب ہوتا ہے؟

جواب: تفصیل مذکور کی ضرورت اس لئے ہے کہ حکمِ مذکور صرف مذکورہ توابع کا ہے اس حکم سے بعض توابع مستثنیٰ ہیں جن کا بیان آئندہ آرہا ہے۔

سوال: حکم مذکور سے جس طرح بعض آنے والے توابع مستثنیٰ ہیں، اسی طرح بعض مذکورہ توابع بھی۔ چنانچہ مذکورہ توابع میں تاکید بھی ہے جو معنوی اور لفظی دونوں کو شامل۔ حالانکہ تاکید لفظی میں حکم مذکور جاری نہیں ہوتا بلکہ اسم کا حکم معرب وبنا میں حکم اوّل یعنی مؤکد ہے کہ مؤکد مبنی تو تاکید مبنی اور مؤکد معرب تو تاکید معرب۔ وجہ یہ کہ تاکید لفظی لفظاً اور معناً عین مؤکد ہے اور حرفِ ندا مؤکد پر داخل تو گویا اس پر بھی داخل پس جو حال مؤکد کا وہی اس کا؟

جواب: (**اَلتَّاكِيْدُ**) سے مراد تاکید معنوی ہے، مصنف علیہ الرحمۃ نے "شرح مفصّل" میں اس کی تصریح فرمائی اور یہاں پر تصریح اس لئے ترک فرمادی کہ تاکید لفظی کے لفظاً اور معنیً عین اوّل ہونے سے ذہن میں یہ بات خود بخود آجاتی ہے کہ اس کا حکم اوّل کا حکم ہے **کذا فی حاشیۃ المولیٰ عبدالحکیم**، ص: ۳۳۴، بخلاف تاکید معنوی کہ وہ لفظاً عین اوّل نہیں تو اس کے لئے حکم اوّل بھی نہ ہوگا۔ لہٰذا یہاں پر وہی مراد ہے۔

سوال: (**اَلْمَعْطُوْفُ بِحَرْفٍ**) سے مراد وہ معطوف ہے جس پر الف لام داخل ہو تو (**اَلْمَعْطُوْفُ الدَّاخِلُ عَلَيْهِ اللَّامُ**) فرمانا کافی تھا، حالانکہ یہ مختصر بھی ہے اور متن میں اختصار مطلوب، پھر اس کے بجائے (**اَلْمَعْطُوْفِ بِحَرْفِ الْمُمْتَنِعِ دُخُوْلُ يَا عَلَيْهِ**) کیوں فرمایا؟

جواب: بدو وجہ:

اوّلاً: اس لئے کہ اسم جلالت حکم مذکور سے نکل جائے جب کہ معطوف واقع ہو جیسے (یَانَبِیُّ وَ اللّٰہُ) کہ یہ معطوف مدخول باللّام ہے حالانکہ اس میں حکم مذکور جاری نہیں ہوتا کیوں کہ اس پر (یا) کا دخول ممتنع نہیں کماسیأتی بلکہ یہ منادیٰ مستقل کے حکم میں ہے تو مبنی بر ضم ہوا۔

ثانیاً: اس لئے کہ مانع حکم استقلال کی طرف اشارہ ہو جس کی وجہ سے معطوف مذکور منادیٰ مستقل کے حکم میں نہیں ہوتا۔ وہ مانع دخولِ (یا) کا امتناع ہے، وجہ اشارہ یہ کہ وصف صالح علیت کے ساتھ کسی امر پر کسی حکم کی تعلیق اس وصف کے علّت حکم ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ یہاں پر (اَلْمَعْطُوْفِ بِحَرْف) موصوف ہے اور (اَلْمُمْتَنِعُ دُخُوْلُ یَاعَلَیْہِ) اس کی صفت ہے اور یہ موصوف (تَوَابِعِ الْمُنَادیٰ الْمَبْنِیِّ الْمُفْرَدَۃُ) مُبیَّن کا بیان جو محکوم علیہ ہے اور مبیِّن و بیان معنیً متحد ہوتے ہیں تو مُبیَّن کی طرح یہ بھی محکوم علیہ ہوا مگر معنیً نہ لفظاً اور وہ معنیً اور لفظاً دونوں اور (تُرْفَعُ عَلٰی لَفْظِہٖ وَتُنْصَبُ عَلٰی مَحَلِّہٖ) حکم ہے جس کی باعتبار معنی موصوف مذکور پر صفت مذکورہ کے ساتھ تعلیق ہو رہی ہے۔ پس ضابطۂ مسطورہ کے ماتحت معطوف موصوف کے حکم مذکور (رَفع وَنَصب) کی علّت وصف مذکور ہوا یعنی دخولِ (یا) کا امتناع چونکہ معطوف مذکور تابع منادیٰ ہے۔ لہٰذا حکم مذکور تابع منادیٰ کا حکم ہوا اور وصف مذکور حکم تابع کی علّت اور حکمِ تابع کی علّت حکمِ مستقل کے لئے مانع۔ پس ثابت ہوا کہ وصف مذکور یعنی دخول (یا) کا امتناع معطوف مذکور کے حکم مستقل میں ہونے کے لئے مانع ہے وَھُوَ الْمَطْلُوْبُ۔

سوال: معطوفِ مذکور تو بوجہ مسطورِ حکم مستقل میں نہ ہوا، تاکید معنوی، صفت، عطف بیان کے حکم مستقل میں نہ ہونے کی کیا وجہ؟

جواب: اُن میں حقیقتاً منادیٰ متبوع ہوتا ہے اور یہ لفظاً عین متبوع نہیں تو حرفِ ندا حکماً بھی ان پر داخل نہ ہوا۔ حتیٰ کہ وجہ بنا متحقق ہو جاتی کہ وہ کافِ خطابی ضمیر کی جگہ واقع ہوتا ہے کمامرّ اس لئے یہ حکم مستقل میں نہ ہوئے اور تابع کے تابع ہی رہے۔ اسی واسطے یہ چاروں بنا بر حمل علی اللفظ مرفوع ہوتے ہیں، خواہ لفظ متبوع بنی بر ضم لفظاً ہو جیسے تاکید میں (یَا تِیْمُ کُلُّکُمْ) اور صفت میں (یَازَیْدُ الْعَاقِلُ) اور عطف بیان میں (یَاغُلَامُ بَشَرٌ) اور معطوفِ مذکور میں (یَازَیْدُ وَالْحَارِثُ) یا تقدیراً جیسے تاکید میں (یَامُوْسیٰ نَفْسُکَ) اور صفت

میں جیسے: (یَا مُوْسیٰ الْکَرِیْمُ)اور عطف بیان میں جیسے: (یَا فَتیٰ بِشْرٌ)اور معطوف مذکور میں جیسے: (یَا عِیْسیٰ وَالْحَارِثُ) یا محلا جیسے تاکید میں: (یَاھٰؤُلَاءِ کُلُّکُمْ)اور صفت میں جیسے: (یَاھٰذَا الْکَرِیْمُ)اور عطف بیان میں جیسے: (یَاھٰذَا زَیْدٌ)اور معطوف مذکور میں جیسے: (یَاھٰذَا وَالْحَارِثُ)

سوال: منادیٰ مبنی برضم لفظی یا تقدیری یا محلی کے توابع مذکورہ کو اُس کے لفظ کا تابع قرار دے کر اُن کو اس کی حرکت بنائی (ضم) کے ساتھ مناسبت رکھنے والی حرکت (رفع) دے کر مرفوع کہنا درست نہیں۔اس لئے کہ توابع اعراب سابق میں تابع ہوتے ہیں نہ بنائے سابق کی حرکت مناسب میں۔اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے تابع کی تعریف بایں طور فرمائی ہے (کُلُّ ثَانٍ بِاِعْرَابِ سَابِقِهٖ مِنْ جِهَةٍ وَاحِدَةٍ)اور اعراب سابق یہاں پر نصب محلی ہے تو یہ توابع منصوب ہوں گے نہ مرفوع بھی ورنہ رافع کون ہے، **ثانیاً** اس لئے کہ اگر بنائے سابق میں تابع ہیں تو متبوع کی طرح یہ بھی مبنی برضم ہوں گے نہ مرفوع کہ مرفوع معرب کو کہتے ہیں نہ مبنی کو؟

جواب: بنائے سابق میں تابع نہیں اور مرفوع اس لئے ہوتے ہیں کہ ان توابع کا رافع حرفِ ندا ہے وجہ یہ کہ جس طرح عامل رافع کے دخول سے معرب میں بطور اطراد رفع حادث ہوتا ہے، اسی طرح حرف ِندا کے دخول سے منادیٰ مفرد معرفہ میں ضم تو ضم و رفع حدوث و اطراد میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوئے اور ان کی مشابہت سے حرفِ ندا اور عامل رافع میں مشابہت پیدا ہوئی تو حرف ندا رافع ہوا اور منادیٰ مفرد معرفہ معرب کے مشابہ ہو گیا کہ جس طرح معرب کو اعراب عارض ہوتا ہے اسی طرح منادیٰ مفرد معرفہ کو بنا برضم اور معرب کے توابع لفظ کے تابع ہوتے ہیں تو منادیٰ مفرد معرفہ کے توابع کو بھی لفظ کا تابع قرار دینا جائز ہوا۔ چونکہ متبوع یعنی منادیٰ مفرد معرفہ میں علّتِ بنا متحقق ہے کہ وہ کافِ خطابی ضمیر کی جگہ واقع اور بنا تغیر آخر کے لئے مانع بخلاف توابع مذکورہ کہ ان میں علّتِ بنا متحقق نہیں جو تغیر اواخر کے لئے مانع ہوتی۔اس لئے حرف ندا کا عمل رفع متبوع میں ظاہر نہ ہو سکا اور توابع میں ظاہر ہو گیا، **كذا في حاشية مولانا عبدالغفور وحاشيتها المولىٰ عبدالحكيم عليهما رحمة الله الكريم،** ص:۳۳۵۔

سوال: حرفِ ندا کو جس طرح عامل رافع کے ساتھ مشابہت ہے، اسی طرح عامل جار اور ناصب کے ساتھ بھی، پھر اس کو جار یا ناصب کے ساتھ مشابہ قرار دے کر جار یا ناصب کیوں نہیں کہا؟

جواب: تا کہ اعراب توابع متبوع کی حرکت بنائی (ضم) کے ساتھ مناسبت رہے کہ رفع صورۃً ضم کے

مشابہ ہے، هذا مما يحظر بالبال و الله تعالى بحقيقة الحال اور یہ چاروں توابع بنا بر حمل علی المحل منصوب ہوتے ہیں، اس لئے کہ متبوع مبنی ہے اور مبنی کے توابع محل کے تابع ہوتے ہیں اور یہ متبوع مفعول بہ ہونے کے باعث محلاً منصوب ہے، اس لئے توابع بھی منصوب ہوں گے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے چار توابع میں سے ایک کی مثال پر اکتفا کیوں فرمایا؟

جواب: اختصاراً کہ متن میں اختصار مطلوب ہوتا ہے۔

سوال: تو مثال کے واسطے صفت کو کیوں مخصوص فرمایا؟

جواب: اس لئے کہ وہ استعمال میں اس مقام پر کثیر ہے اور فوائد میں مطلقاً اور اس لئے کہ امام اصمعی علیہ الرحمۃ پر رد کی تاکید ہو کہ وہ منادیٰ مفرد معرفہ کی توصیف جائز نہیں رکھتے، بایں وجہ کہ وہ کاف خطابی ضمیر کے مشابہ ہے کیوں کہ اس کی جگہ واقع **کما مرّ** اور ضمیر موصوف نہیں ہوتی تو یہ بھی موصوف نہ ہوگا، وجہ یہ کہ مشابہت سے جمیع احکام میں تساوی واجب نہیں اور تاکید رد اس لئے ہوئی کہ (وَالصِّفَةُ) فرمانے سے رد کی طرف اشارہ ہوا، اور مثال سے اس کی تاکید، بخلاف باقی توابع کہ اُن میں اختلاف نہیں، **كما في سوال باسولی** ص:۳۵۱۔

سوال: منادیٰ مبنی کی صفت مفرد اور اسم لائے نفی جنس کی صفت مفرد میں یہ فرق کیوں ہے کہ اوّل کی بنا جائز نہیں اور دوم کی جائز ہے؟

جواب: وجہ فرق یہ ہے کہ ندا میں لفظاً اور معنیً منادیٰ موصوف ہے نہ صفت اور حرفِ ندا صفت سے نہ لفظاً مباشر، نہ معنیً تو صفت منادیٰ میں سبب بنا متحقق نہ ہوا جو کاف خطابی ضمیر کی جگہ واقع ہونا ہے، **کما مرّ** اس لئے صفت منادیٰ کی بنا جائز نہیں بخلاف صفت اسم لائے نفی جنس کہ اس سے (لَا) معنیً مباشر ہے کیوں کہ موصوف پر داخل شدہ نفی عموماً صفت کی جانب متوجہ ہوا کرتی ہے تو گویا (لا) اُس پر داخل۔ **نظر برآں** اس کی بنا جائز۔۱۲

ترکیب

قوله: وتوابع المنادى المبنى المفردة من التّاكيد.

(و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (تَوَابِعُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (اَلْمُنَادیٰ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُنَادَیٰ) اسم مقصور مجرور تقدیراً موصوف (اَلْمَبْنِيّ) میں (ال) حرف

تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مَبْنِيّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مَبْنِيّ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت (اَلْمُنَادىٰ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ (تَوَابِعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف (اَلْمُفْرَدَةُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُفْرَدَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مُفْرَدَةُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت (تَوَابِعُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر ذوالحال (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی برسکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلتَّاكِيْدُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (تَاكِيْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ۔

وَالصِّفَةِ وعطفِ البيان والمعطوفِ بحرفِ الممتنع دخول يَاعليه.

میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلصِّفَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (صِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (عَطْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْبَيَانِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی برسکون (بَيَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (عَطْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلْمَعْطُوْفِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مَعْطُوْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول جو مرفوع میں موصوف ہونے کے باعث عامل نہیں کیوں کہ موصوف ہونے سے مشابہت بفعل ضعیف ہوجاتی ہے جس کی بنا پر عمل کرتا تھا (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر (حَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (مَعْطُوْفِ) اسم مفعول اپنے ظرفِ لغو سے ملکر موصوف (اَلْمُمْتَنِعِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُمْتَنِع) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (دُخُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (يَا) مراد اللفظ مجرور باعتبار محل قریب اور مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مضاف الیہ (عَلىٰ) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برکسر راجع بسوئے موصوف، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (دُخُوْلُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر فاعل (اَلْمُمْتَنِعِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت (اَلْمَعْطُوْفِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف (اَلتَّاكِيْدِ) معطوف علیہ اپنے تینوں

معطوفات سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتَةً) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدا۔

ترفع علیٰ لفظہٖ ۔ اس میں (تُرْفَعُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (علیٰ) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (لَفْظِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْمُنَادیٰ) (لَفْظِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (تُرْفَعُ) فعل مضارع مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف علیہ مرفوع محلاً۔

وتنصبُ علیٰ محلہٖ ۔ اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (تُنْصَبُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (عَلیٰ) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (مَحَلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْمُنَادیٰ) (مَحَلِّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرفِ لغو (تُنْصَبُ) فعل مضارع مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر معطوف مرفوع محلاً، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل یازیدُ العاقلُ و العاقلَ ۔ (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (یَازَیْدُ الْعَاقِلُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلْعَاقِلَ) بتقدیر (یَازَیْدُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے منادیٰ مبنی کے تابع مفرد کا باعتبار لفظ مرفوع اور باعتبار محل منصوب ہونا (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ یازیدُ العاقلُ. میں (یَا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی برسکون (زَیْدُ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی برضم منصوب محلا موصوف (اَلْعَاقِلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (عَاقِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً باعتبار حمل علی اللفظ صفت مشبہ صیغہ واحد مذکراس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف (عَاقِلُ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت (زَیْدُ) موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوبا (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا مبنی برسکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

سوال: مثال مذکور میں (اَلْعَاقِلُ) کو صفت قرار دیا ہے اور صفت تابع ہوتی ہے حالانکہ تابع کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی کیوں کہ تابع باعراب سابق ہوا کرتا ہے یہاں پر سابق یعنی (زَیْدُ) پر رفع نہیں وہ تو لفظاً مبنی برضم ہے اور محلا منصوب تو (اَلْعَاقِلُ) پڑھنا درست نہ ہوا؟

جواب: اعرابِ سابق عام ہے کہ حقیقی ہو یا تنزیلی (زَیْدُ) پر ضمہ حقیقۃً حرکت بنائی ہے اور تنزیلاً اعرابی کیوں کہ عروض میں حرکت اعرابی کے مشابہ ہے۔ پس (زَیْد) پر رفع تنزیلی ہوا اور (اَلْعَاقِلُ) کو مرفوع پڑھنا درست ٹھہرا کہ اب تابع کا اپنے متبوع کے ساتھ اعراب میں اشتراک ہو گیا فرق اتنا ہے کہ متبوع پر اعراب تنزیلی ہے اور تابع پر حقیقی،

یازیدُ العاقلَ. میں (یَا) حرفِ ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی برسکون (زَیْدُ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی برضم منصوب محلا موصوف (اَلْعَاقِلَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (عَاقِلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً باعتبار حمل علی المحل صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف (اَلْعَاقِلَ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوبا (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برسکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَالْخَلِيلُ فِي الْمَعْطُوفِ يَخْتَارُ الرَّفْعَ

خلیل کا معطوف میں مختار رفع ہے

وَاَبُوْعَمْرٍو النَّصَبَ وَ اَبُوالْعَبَّاسُ اِنْ كَانَ

اور ابو عمرو کا نصب اور ابو العباس اگر معطوف

كَالْحَسَنِ فَكَالْخَلِيْلِ وَ اِلَّا فَكَاَبِىْ عَمْرٍو

الحسن کے مثل ہے تو اختیار رفع میں خلیل کی طرح ورنہ ابو عمرو کی طرح

[1] **قوله**: **والخليل فی المعطوف الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ توابع مذکورہ کے جوازِ رفع ونصب کو بیان کر کے یہاں سے یہ بیان فرماتے ہیں کہ کس کے نزدیک معطوف مذکور میں رفع اولیٰ ہے اور کس کے نزدیک نصب بواقی میں اختلاف نہیں **کما فی سوال باسولی**، ص:۲۵۲، یہ خلیل ابن احمد بصری 'فَرٰهُوْدِی' ہیں فراہیدی بھی کہا جاتا ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ان کی کنیت 'ابوعبدالرحمٰن' تھی، علم عروض کے واضع ہیں، ایک دِن عروض کی تقطیع کر رہے تھے، صاحبزادے نے آکر دیکھا تو لوگوں سے جا کر کہنے لگے کہ میرے والد مجنون ہوگئے، لوگوں نے آکر دیکھا تو تقطیع کر رہے تھے، صاحبزادے کا مقولہ نقل کیا تو فرمایا۔

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا اَقُوْلُ عَذَرْتَنِیْ ۔۔۔ اَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُكَا
لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِیْ فَعَذَلْتَنِیْ ۔۔۔ وَعَلِمْتُ اَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

'ابوعمرو بن العلاء' کے شاگرد تھے اور 'سیبویہ' کے استاد، ''اعراب الفاتحہ'' کے مصنف نے ان کے حق میں کہا: **لم یتقدمه مثله ولم یُخلِف مثله** اور 'سید شریف' قدس سرہ نے ''حاشیہ کشاف'' میں فرمایا کہ 'سیبویہ' شرف میں اعلیٰ ہیں، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد عرب میں ان سے اذکی کوئی نہ ہوا، زہد اور تعفف میں ممتاز تھے، اسلام میں اُمت مرحومہ کے اندر ان کے والد سب سے پہلے وہ شخص ہیں جو 'احمد'

کے ساتھ موسوم ہوئے تھے ۱۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۵ھ یا ۱۷۷ھ میں وفات پائی (ازدروی) قبیلہ کے بطن (فراھید) کی طرف منسوب ہیں، **حاشیة الامیر علی مغنی اللبیب**، جلد: اوّل، ص: ۱۲۶، وغیرہ۔

'**ابو عمرو بن العلا**' **رحمة اللّٰہ تعالیٰ علیھما**، ان کے اسم میں اختلاف ہے، بعض نے کہا کہ (**ابُو عَمْرو**) کنیت ہے اور یہی نام اور بعض نے کہا کہ نام (**زبّان**) ہے جس پر یہ شعر دال کہ جب 'فرزدق' شاعر ان کی ہجو کر کے عذر خواہی کے لئے حاضر ہوئے تو فرمایا۔

ھجوت زبّان ثم جئتَ متعذرًا ۔۔۔ مِنْ ھَجْوِ زبّان لم تھج ولم تدع

بعہد 'عبدالملک' مکہ مکرمہ میں ۶۸ھ یا ۶۹ھ میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں تربیت پا کر شباب کو پہنچے۔ اسی واسطے ان کو بصری کہتے ہیں چونکہ قبیلۂ بنی مازن سے تھے، اس لئے 'مازنی' بھی کہا جاتا ہے اور بمقام کوفہ خلافت منصور میں یا اس سے دو سال قبل ۱۵۴ھ یا ۱۵۵ھ میں وفات پائی، **قراءِ سبعہ** جن کو **بدورِ سبعة** کہا جاتا ہے، ان میں بدر ثالث ہیں، گندمی رنگ، دراز قامت تھے، امام 'خلیل' مذکور کے استاد بھی ہیں کہ ان سے علم نحو اخذ کیا تھا **کذافی سراج القاری**، ص: ۱۱، **وطبقات النحات**، ص: ۴، انہوں نے 'امام اعظم' رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا تھا کہ قتل بالثقل موجب قود ہے یا نہیں۔ آپ نے جواباً فرمایا نہیں، تو انہوں نے کہا کہ اگر چہ منجنیق کے پتھر سے قتل کرے جس میں بڑے پتھر رکھ کر دیوارِ قلعہ کو توڑا جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا: **ولو قتله بابَاقبیس** اگر چہ ابو قبیس پہاڑ کو مار کر قتل کرے۔ امام اعظم قدس سرہ پر ارشاد مذکور کے باعث بعض بلید (بے وقوف) لوگوں نے یہ طعن کیا کہ آپ کو عربی زبان میں مہارت نہ تھی کیوں کہ آپ نے (**بابَاقبیس**) فرمایا اور کہنا چاہئے تھا **بابی قبیس** اس لئے کہ (**اَبٌ**) اسمائے ستہ مکبرہ سے ہے جس کا اعراب بحالت جر (یا) کے ساتھ ہوتا ہے، نہ الف کے ساتھ۔ ان بے وقوفوں نے یہ نہ سمجھا کہ امام کا ارشاد نحاتِ کوفیہ کے مسلک پر ہے جو ہر سہ حالات میں اسمائے ستہ مکبرہ کو الف کے ساتھ پڑھتے ہیں، **کذا فی ھامش طبقات النحاۃ**، ص: ۴۔

'**ابو العباس**' یہ کنیت ہے اور نام 'محمد بن یزید عبدالاکبر' اور لقب (**مُبَرِّدْ**) بایں مناسبت کہ (**بَرَّادَۃ**) میں بیٹھ کر درس دیتے تھے، جو ایک بڑے برتن کا نام ہے، جس میں پانی ٹھنڈا کیا جاتا تھا **کما فی منتھی الارب** بصری ہیں، ۲۸۵ھ یا ۲۸۶ھ میں بمقام بغداد شریف وفات پائی، علم نحو اور عربیت کے امام تھے، طبقہ 'ابو عمر جرمی' اور 'ابو عثمان مازنی' کے بعد ان دونوں علوم کی انتہا ان پر تھی، 'ابو عبداللہ مفجع' نے کہا کہ علم لغت پر کامل

عبور اور اس کے حفظ عظیم کی وجہ سے لوگ ان کو متہم کرتے تھے کہ اپنی طرف سے اختراع کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے بغرض امتحان اپنے خیال میں ایک فرضی لفظ تجویز کیا کہ اس کے معنی دریافت کریں گے، دیکھیں کیا جواب دیتے ہیں، اس سے پیشتر ہمارا ایک شعر کی تقطیع میں اختلاف تھا، وہ شعر یہ ہے۔

ابا منذر افنیت فاستبق بعضنا حنانیک بعض الشر اهون من بعض

اور تقطیع یہ ہے (ابامن) فعولن (ذر افنی) مفاعیلن (تفتب) فعولن (قبعضنا) مفاعلن (حنانی) فعولن (کبعض الشر) مفاعیلن (اهو) فعول (نمن بعض) مفاعیلن، تو ہم نے اپنے خیال میں انہیں سے لفظ (قبعض) اختراع کر کے سوال کیا کہ لغتِ عرب میں (قبعض) کس کو کہتے ہیں؟ انہوں نے برجستہ جواب دیا کہ (روئی) کو اور تصدیق میں کسی شاعر کا یہ قول پیش کیا جو ناقہ کے کوہان کی توصیف میں ہے۔ (كَانَّ سَنَامَهَا حُشِىَ القَبَعْضَا) یعنی ناقہ کا کوہان ایسا ہے گویا اس میں روئی بھر دی گئی ہے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو جواب اگر شاہد صحیح ہے تو عجب اور اگر اختراع کیا ہے تو عجب تر کذا فی طبقات النحاۃ و ھامشھامع تغییر یسیر، ص:۱۰۵۔

آمدم برسر مطلب امام خلیل علیہ الرحمۃ نے معطوف مذکور کے بارے میں فرمایا کہ نصب جائز ہے مگر بہ نسبت نصب اس کا رفع اولیٰ ہے، وجہ یہ کہ وہ باعتبار معنی منادیٰ مستقل ہے تو اس کو اسی حالت پر ہونا چاہئے تھا جو حرفِ ندا کے مباشر ہونے پر ہوتی یعنی مبنی بر ضم لیکن حرفِ ندا چونکہ مباشر نہیں، اس لئے معنوی استقلال پر تنبیہ کرنے کے لئے اس حالت کو اعراب کر دیا گیا اور وہ اعراب رفع ہوا تا کہ اتباع لفظی باقی رہے کہ رفع متبوع کی حرکت بنائی (ضم) کے ساتھ صورۃً مشابہ ہے۔ پس تنبیہ بر استقلال مع رعایتِ اتباع لفظی اولویتِ رفع کی وجہ ہوئی جو نصب میں حاصل نہیں اور امام ابو عمرو علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ معطوف مذکور میں رفع، نصب دونوں جائز ہیں لیکن نصب اولیٰ ہے۔ وجہ یہ کہ اس میں بسبب الف لام حرفِ ندا کی تقدیر ممتنع ہے تا کہ دو آلۂ تعریف کا اجتماع لازم نہ آئے۔ اس لئے وہ باعتبار لفظ منادیٰ مستقل نہ ہوا۔ پس اس کے لئے تابع رہنا اولیٰ اور تابع مبنی تابع محل ہوتا ہے اور محل مبنی۔ یہاں پر بنا بر مفعولیت نصب ہے تو نصب اولیٰ ٹھہرا۔

مخفی نہ رہے کہ امام اوّل کی وجہ اولویت بنظر معنی ہے اور امام ثانی کی بنظر لفظ پس رفع و نصب میں سے ہر ایک کا اولیٰ اور غیر اولیٰ دونوں ہونا ایک جہت سے لازم نہ آیا بلکہ رفع بنظر معنی اولیٰ

اور بنظر لفظ غیر اولیٰ اور نصب بنظر لفظ اولیٰ اور بنظر معنی غیر اولیٰ اور
امام مبرّدؔ نے فرمایا کہ نہ رفع مطلقاً اولیٰ، نہ نصب بلکہ معطوف مذکور اگر نزعِ الف لام میں (اَلْحَسَنْ) علم یا (اَلرَّجُلْ) غیر علم کے مانند ہے کہ جس طرح ان سے نزعِ الف لام صحیح ہے کہ بغیر الف لام کے بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس سے بھی صحیح ہو تو رفع اولیٰ کیونکہ اب وہ بعد نزعِ الف لام منادیٰ مستقل ہوسکتا ہے جیسے: (یَا زَیْدُ وَالْحَسَنُ) اور اگر صحت نزعِ الف لام میں (اَلْحَسَنْ) کی طرح نہ ہو کہ اس سے الف لام کا نزع درست نہیں تو نصب اولیٰ کیوں کہ اب وہ منادیٰ مستقل نہیں ہوسکتا جیسے: (یَــا زَیْــدُوَالــصَّـعِقَ) کہ (اَلــصَّـعِقْ) مع الف لام بنی کلب کے ایک بہادر کا لقب ہے تو الف لام جزوِ کلمہ ہوا۔ اسی واسطے نزع درست نہیں، وجہ تلقیب یہ کہ تمیم نے اس بہادر کے سر پر ایک ایسی ضرب لگائی تھی کہ جب کوئی آواز سنتا تو بے ہوش ہوجاتا تھا اور (صَـعِقْ) لغت میں بے ہوش کو کہتے ہیں یا یہ کہ اس بہادر نے دعوت کا انتظام کیا، دیگچیاں چولھے پر رکھی تھیں، اس قدر تیز ہوا چلی کہ ان کو اُلٹ دیا تو اس بہادر نے ہوا پر لعنت کی جس کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے اس پر (صَاعِقَہْ) یعنی بجلی گرائی یا کسی اور شخص کا علم ہے جیسے: (اَلنَّجْمْ) ثریا کا یہ خویلد بن نُفَیْلْ کا لقب نہیں، اُس کا لقب بغیر الف لام صَعِقْ ہے، کذافی منتھی الارب۔

سوال: کس علم سے نزعِ الف لام صحیح ہے اور کس سے صحیح نہیں؟

جواب: اگر علم مع الف لام موضوع نہیں تو اس پر الف لام کا دخول صحیح ہے بشرطیکہ اصل وضع[1] میں صفت ہو جیسے: (حَسَنْ) کہ اس پر الف لام داخل کر کے (اَلْحَسَنْ) کہہ سکتے ہیں یا مصدر جیسے (فَضْلْ) کہ اس میں (اَلْــفَـضْلْ) کہہ سکتے ہیں، کیوں کہ ایسے علم پر الف لام کا دخول بقصد تعریف نہیں ہوتا کہ وہ تو قبل دخول بوضعِ علمی حاصل ہے بلکہ وصفیت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کہ اعلام منقولہ سے بنظر معنیٰ اصلی کبھی مدح یا ذم مقصود ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اگر اصل منقول عنہ میں معنیٔ مدح و ذم نہیں تو ایسے علم پر الف لام داخل نہ ہوگا لیکن اگر اس میں اتفاقاً اشتراک واقع ہو تو داخل ہوجاتا ہے جیسے ولید ابن الــزّید یا اضافت کردیتے ہیں جیسے: (زَیْدُنَا وَزَیْدُکُمْ) علم مذکور پر جوازِ دخول الف لام کا حکم کلی نہیں کیوں کہ علم محبوبِ کبریا جیسے (مُحَمَّدْ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا علم مشکلکشا جیسے (عَــلِــیْ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں باعتبار اصل وضع صفت ہیں، پھر بھی (اَلْــمُـحَمَّدْ) یا (اَلْـعَلِیْ) کہنا درست نہیں بلکہ یہ حکم مذکورہ بالا علم کے بعض افراد میں جاری ہوتا ہے اور[2] ایسے

ہی اس علم پر بھی الف لام کا دخول صحیح ہے جس کے لئے باعتبار اصلِ وضع معنیٰ کلی ہوں جن سے مدح یا ذم اس بنا پر مقصود ہوتی ہے کہ وہ معنیٰ کلی کسی صفتِ مدح یا صفتِ ذم کے ساتھ مشہور ہیں جیسے: (اَسَدْ) شجاعت کے ساتھ اور (کَلْبٌ) خُسُوْء بمعنیٰ ابعاد کے ساتھ۔ مذکورۂ بالا ہر دو علم پر اگر الف لام داخل ہو تو اس کا نزع صحیح ہے، اس لئے کہ الف لام کا دخول وضع علمی کے بعد ہوا ہے اور اگر کوئی اسم مع الف لام علم ہے تو اس سے الف لام کا نزع صحیح نہیں، اس لئے کہ اب الف لام جزو علم ہے۔

سوال: جو اسم مع الف لام علم ہوتا ہے اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: چار، **اوّل:** یہ کہ مدخول الف لام باعتبار اصل وضع معنیٰ کلی کے لئے تھا پھر اس کو قبل علمیت بذریعہ الف لام عہدی اس کلی کے ایک فرد یعنی مسمّیٰ علم کے لئے استعمال کیا گیا جیسے (اَلْبَیْتُ) برائے خانۂ کعبہ اور (اَلنَّجْمُ) برائے پرویں اور (اَلْکِتَابُ) برائے قرآن کریم یا بذریعہ اضافت جیسے: (اِبْنِ عَبَّاسْ) اور (ابن الزُّبیر) (عبداللّٰہ ابن عبّاس) اور (عبداللّٰہ بن الزُّبیر) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے، پھر کثرتِ استعمال سے یہ سب علم ہو گئے۔ اس قسم میں مدخول الف لام اور مضاف کے لئے معنیٰ کلی متصور اور استعمال میں ثابت ہیں کہ ہر گھر پر (بَیْتٌ) اور ہر ستارے پر (نَجْم) اور ہر مکتوب پر (کِتَابٌ) کا اطلاق ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر بیٹے پر (اِبْنٌ) کا اور ان معنیٰ کلی کا ثبوت **اعلام** کے مسمیات کے واسطے معروف بھی ہے۔ اس کو علم غالب اور اتفاقی کہتے ہیں۔ غالب اس لئے کہ غلبۂ استعمال سے علم ہوا اور اتفاقی اس لئے کہ وضع قصدی سے نہیں۔

دوم: یہ کہ دخول الف لام کے لئے معنیٰ کلی متصور ہی نہیں، چہ جائیکہ ثابت جیسے: (اَلثُّرَیَّا) اور (اَلدَّبَرَان) اور (اَلْعَیُّوْق) اوّل بمعنیٰ (پرویں) اُن چھوٹے چھوٹے باہم مجتمع چھ ستاروں کو کہا جاتا ہے جو بموسم سرما اوّل شب سے ظاہر ہو جاتے ہیں اور دوم وہ پانچ ستارے جو برج ثور میں ہیں اور سوم ایک چھوٹا ستارہ سرخ رنگ کہکشاں کے دائیں جانب ثریا کے پیچھے ہوتا ہے۔ یہ اصل میں (عَیْوُوْق) تھا بقاعدۂ (سیّد) تعلیل کی گئی تو (عَیُّوْق) بروزن (تَنُّوْر) ہو گیا۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے علمی معنیٰ کے سوا کوئی معنیٰ متصور نہیں۔

اقول: لیکن اوّل کے لئے علمی معنیٰ کے سوا کسی معنیٰ کا متصور نہ ہونا قابل غور ہے کیوں کہ یہ (ثَرْوٰی) کی تصغیر ہے جس کے معنیٰ ہیں (زنِ بسیار مال) **کمافی منتھی الارب** تو اس کے معنیٰ ہوئے (زنِ اندک مال) اور یہ معنیٰ کلی متصور ہیں فلیحرّر۔

سوم: یہ کہ مدخول کے لئے معنی کلی متصور تو ہیں لیکن استعمال میں ثابت نہیں جیسے ایام ہفتہ کے اعلام (الثلاثاء الاربعاء الخمیس) کہ ان میں مدخول الف لام کے لئے معنی ثالث، رابع، خامس، متصور تو ہیں مگر یہ بایں معنی استعمال میں ثابت نہیں۔

چھارم: یہ کہ مدخول کے لئے معنی کلی متصور بھی اور ثابت بھی لیکن ان کا ثبوت معنی علمی کے لئے معروف نہیں جیسے: (اَلْمُشْتَرِیْ) ایک ستارہ ہے فلک ششم پر جس کو اہل تنجیم (سعد اکبر) کہتے ہیں اور (قاضی فلک) بھی فارسی میں اس کو (برخس) اور ہندی میں (برسپت) کہتے ہیں۔ مدخول کے لئے معنی کلی متصور بھی، استعمال میں ثابت بھی یعنی (خریدنے والا) لیکن ان کا ثبوت معنی علمی یعنی ستارہ مذکورہ کے لئے معروف نہیں۔ علامہ سیبویہ کے نزدیک ان مؤخر الذکر تینوں اقسام کو اعلام غالبہ بحسب التقدیر کہتے ہیں اور حقیقۃً علم غالب قسم اوّل ہے اور بحسب التقدیر سے مراد یہ کہ مدخولاتِ مذکورہ کو معنی کلی میں مستعمل فرض کیا گیا، تاکہ ان کو حقیقۃً علم غالب کے ساتھ ملحق کیا جاسکے۔ کیوں کہ جن اعلام کو الف لام لازم ہے ان میں الف لام کے مدخولات غالباً معنی کلی میں ہوتے ہیں اور مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک علم غالب قسم اوّل ہے۔ اس لئے کہ علم غالب وہ ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے بمعنی کلی تھا، پھر علم ہوگیا یعنی بالتشریح المذکور فیما سبق۔ یہ تینوں اعلام غالبہ نہیں بلکہ ایسے اسماء ہیں جو ابتداءً اپنے مسمیات کے لئے وضع کے گئے کذافی حاشیۃ مولانا عبدالغفور وحاشیتها للمولیٰ عبدالحکیم علیهما رحمۃ اللہ الکریم۔۱۲

ترکیب

قوله: والخليل في المعطوف يختار الرّفع وابو عمرو النَّصب. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اَلْخَلِیْلُ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون (خَلِیْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (فِی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْمَعْطُوْفِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَعْطُوْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف لغو مقدم (يَخْتَارُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَبُوْ) از اسمائے

ستہ مکبّرہ مرفوع ہوا مضاف (عَمْرٍو) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل (اَلرَّفْعَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (رَفْعَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلنَّصْبَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (نَصْبَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (اَلرَّفْعَ) معطوف علیہا پنے معطوف سے ملکر مفعول بہ (یَخْتَارُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وابو العباس اِنْ کان کالحسن فکالخلیل. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَبُوْ) از اسمائے ستہ مکبّرہ مرفوع ہوا مضاف (اَلْعَبَّاسِ) میں (ال) حرف زائد مبنی بر سکون (عَبَّاسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْمَعْطُوْفُ) (ک) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (اَلْحَسَنِ) میں (ال) حرف زائد مبنی بر سکون (حَسَنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور ملے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم کَانَ (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (اَبُو الْعَبَّاسِ) (ک) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (اَلْخَلِیْلِ) میں (ال) حرف زائد مبنی بر سکون (خَلِیْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر، مبتدائے محذوف (ھو) اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً شرط مذکور اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وَاِلَّا فَکَاَبِیْ عمرٍو. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور

(لَا) جس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی برسکون (لا) حرف نفی مبنی برسکون اس کی منفی (یَکُنْ کَالْحَسَنِ) محذوف بقرینۂ سابق اس میں (یَکُنْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْمَعْطُوْفُ) اور (کَالْحَسَنِ) بترکیب سابق خبر (لَایَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَبُو الْعَبَّاسِ) (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (اَبِیْ) از اسمائے ستہ مکبّرہ مجرور بیا مضاف (عَمْرٍو) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً (اَبِیْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے ملکر خبر، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ مرفوع محلاً ہوا۔۱۲

وَالْمُضَافَةُ تُنْصَبُ[1] وَالْبَدْلُ[2] وَالْمَعْطُوْفُ
اور توابع مضاف منصوب ہوتے ہیں اور بدل اور معطوف
غَيْرُ ماذكر حكمه حكم المستقل مطلقًا
غیر مذکور ہر ایک کا حکم علی الاطلاق منادیٰ مستقل کا حکم ہے

[1] **قوله: وَالمضافة تُنْصَبُ.** (اَلْمُضَافَةُ) موصوف مقدر (اَلتَّوَابِعُ) کی صفت ہوکر مبتدا ہے اور (تُنْصَبُ) خبر اور یہ جملہ (تَوَابِعُ الْمُنَادَیٰ الْمَبْنِیّ الخ) پر معطوف یا اَلْمُضَافَةُ کا عطف (اَلْمُفْرَدَةُ) پر ہے اور (تُنْصَبُ) کا (تُرْفَعُ) پر اس تقدیر پر یہ ایک عامل کے دو معمول پر دو معمول کا عطف ہوا وہ ایک عامل ابتدا ہے اس لئے کہ (تَوَابِعُ) مبتدائے موصوف اور (اَلْمُفْرَدَةُ) اس کی صفت معطوف علیہ اور (اَلْمُضَافَةُ) معطوف اور (تُرْفَعُ) مبتدائے مذکور کی خبر معطوف علیہ اور جو عامل

موصوف ومعطوف علیہ کا ہوتا ہے وہی صفت ومعطوف کا تو سب کا عامل ایک ہو یعنی ابتدار الغرض یہ منادیٰ مبنی مذکور کے توابع مضاف باضافت معنوی کا حکم ہے کہ وہ بنا بر حمل علی المحل وجوبا منصوب ہوتے ہیں، وجہ یہ کہ اگر توابع مضاف منادیٰ مستقل واقع ہوں تو حرف ندا کی مباشرت کے باوجود بنا بر مفعولیت وجوبا منصوب ہوں گے، کَمَا مَرَّ توان کا واجب النصب ہونا اولیٰ ہے جب کہ تابع ہوں اور حرفِ ندا مباشر بھی نہ ہو، اس لئے کہ منادیٰ مستقل ہونے کی صورت میں علتِ بنا موجود تھی۔ اگر چہ ضعیف اور تابع ہونے کی صورت میں وہ ضعیف بھی نہیں۔ **نظر بر آں** ان کا واجب النصب ہونا اولیٰ قرار پایا جیسے تاکید معنوی (یَاتَیْمُ کُلُّهُمْ) بضمیر غائب کہ (تَیْمُ) اسم ظاہر اور اسم ظاہر حکم غائب میں ہوتا ہے اور (یَاتَیْمُ کُلُّکُمْ) بضمیر مخاطب کہ (تَیْمُ) کو منادیٰ ہونے کے باعث خطاب عارض ہوا اور صفت میں (یَازَیْدُ ذَاالْمَالِ) اور عطف بیان میں (یَارَجُلُ اَبَاعَبْدِاللّٰهِ) اور معطوف مذکور مضاف باضافت معنوی نہیں ہوتا کیوں کہ مضاف باضافت معنوی پر الف لام کا دخول ممتنع ہے، کمایأتی فی المجرورات انشاء اللّٰہ تعالیٰ۔

سوال: مجرورات میں الف لام تعریف کا ذکر آئے گا کہ اس کا دخول مضاف باضافت معنوی پر ممتنع ہے اور معطوف پر الف لام زائد بھی آتا ہے جیسے (اَلْحَسَنْ) میں کہ یہ برائے تعریف نہیں کَمَا مَرَّ، اسی واسطے (اَلْمَعْطُوْفِ بِحَرْفٍ) کی تفسیر میں معرّف باللّام نہیں کہا بلکہ وہ معطوف جس پر الف لام داخل ہوتا کہ دونوں کو شامل ہو جائے پس اگر معطوف پر الف لام زائد ہو تو اس کے مضاف باضافت معنوی نہ ہونے کی کیا وجہ؟

جواب: چونکہ الف لام زائد صورۃً الف لام تعریف کے مشابہ ہے، **نظر بر آں** اس کو بھی حکم امتناع دیا گیا، ھٰذامایخطر بالبال واللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

قوله: والبدل والمعطوف الخ. مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے باقی ماندہ دو تابع (بدل) اور اس (معطوف) کا حکم بیان فرماتے ہیں جس پر الف لام داخل نہ ہو کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے مطلقاً منادیٰ مستقل کا حکم ہے جس سے حرف ندا مباشر ہو۔ پس اگر مفرد معرفہ ہے تو مبنی بر ضم ہوگا اور اگر مضاف یا شبہ مضاف یا نکرۂ غیر معینہ ہے تو منصوب یا مجرور خواہ ان کا متبوع مفرد مبنی ہو یا معرب جیسے مستغاث باللّام یا مضاف یا شبہ مضاف بدل کے بحکم منادیٰ مستقل ہونے کی وجہ یہ کہ بدل الغلط کے ماسوا میں مبدل منہ مانند تمہید ہوتا ہے اور مقصود بالذکر ہر بدل تو گویا حرف ندا اس پر داخل، لہٰذا وہ بحکم منادیٰ مستقل۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے مطلقاً بدل کو منادیٰ مستقل کے حکم میں قرار دیا خواہ اس پر الف لام داخل ہو یا نہ ہو، حالانکہ بصورتِ دخول الف لام اس کا بحکم منادیٰ مستقل ہونا درست نہیں جیسے معطوف کا پھر اس کی تقیید عدمِ دخول الف لام کے ساتھ کیوں نہ فرمائی؟

جواب: اس لئے کہ منادی سے ذی لام بدل آتا ہی نہیں جیسے کہ نکرۂ مقصودہ اور اسمِ اشارہ منادیٰ سے بدل واقع نہیں ہوتے، ذی لام کے بدل نہ آنے کی غالبًا وجہ یہ کہ بدل بحکم تکریرِ عامل ہوتا ہے اور عامل یہاں پر حرف ندا اور وہ ذی لام پر داخل نہیں ہوتا۔

اقول: دلیل کی یہ تقریر بر مذہب علامہ 'مبرّد' ہے کہ حرفِ ندا انہیں کے نزدیک عامل **کَمَا مَرَّ**، نہ بر مذہب علامہ 'سیبویہ' کہ ان کے نزدیک عامل فعل مقدر (**اَدْعُوْ**) ہے، شاید لفظ (**غالبًا**) اس لئے فرمایا اور کاتب الحروف کی نظر قاصر میں تقریر دلیل بر مذہب علامہ 'سیبویہ' یوں کی جائے گی کہ عامل یہاں پر (**اَدْعُوْ**) ہے جو وجوبًا محذوف اور حرفِ ندا قائم مقام تو اس کی تکریر بذریعہ قائم مقام ہی ہو سکتی ہے اور قائم مقام کی تکریر ممتنع کہ حرفِ ندا ذی لام پر داخل نہیں ہوتا تو عامل کی تکریر بھی ممتنع ہوئی۔ اسی واسطے ندا میں بدل ذی لام نہیں آتا اور مصنف علیہ الرحمۃ کا مختار یہی ہے کہ بدل تکریر عامل کے حکم میں ہوتا ہے **کما یاتی فی بحث البدل انشاء اللّٰہ تعالٰی** اسی لئے تقیید نہیں فرمائی۔ علامہ 'دمامینی' نے امام 'ابن مالک' علیہما رحمۃ الخالق سے نقل فرمایا کہ بعض بدل تاکید اور صفت کی طرح مرفوع اور منصوب ہوتے ہیں کیوں کہ اس بدل کو ان دونوں کے ساتھ بایں طور مشابہت ہے کہ جس طرح ان دونوں سے پیشتر حرفِ ندا کی تقدیر درست نہیں، اس بدل سے پیشتر بھی درست نہیں جیسے: (**یَا تَمِیْمُ الرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ**) اس سے معلوم ہوا کہ منادیٰ سے ذی لام بدل آتا ہے اور بدل تکریر عامل کے حکم میں نہیں ہوتا اور اوّل قول اس پر مبنی کہ تکریر عامل کے حکم میں ہوتا ہے۔ پس ندا میں بدل کے ذی لام ہونے اور نہ ہونے کی صحت اسی پر مبنی ہے **کذا فی حاشیۃ الصّبان**، جلد: دوم، ص: ۱۴۴، اور معطوف مذکور کے بحکم منادیٰ مستقل ہونے کی وجہ یہ کہ معطوف علیہ کی طرح یہ بھی حقیقۃً مقصود بالنداء ہے اور حرفِ ندا کے دخول سے کوئی مانع نہیں تو یہ اس منادیٰ کے حکم میں ہوا جس سے حرفِ ندا مباشر ہو، اور وہ منادیٰ مستقل ہے تو یہ بھی منادیٰ مستقل ہوا۔ اب دونوں کی امثلہ سن لیجئے بدل میں چار احتمال ہیں: مفرد معرفہ، مضاف، شبہ مضاف، نکرۂ غیر معینہ اور اس کے متبوع مبدل منہ میں بھی چار احتمال: مفرد مبنی، مفرد

معرب، مضاف، شبہ مضاف اور چار کو چار میں ضرب دینے سے سولہ حاصل ہوئے تو بدل کی سولہ مثالیں ہوں گی۔ اسی طرح معطوف کی سولہ، کل بتیس ہوئیں۔

امثلہ بدل:

(۱) بدل مفرد معرفہ اور مبدل منہ مفرد مبنی جیسے: (يَازَيْدُ عَمْرٌو)

(۲) بدل مضاف اور مبدل منہ مفرد مبنی جیسے: (يَازَيْدُ اَخَا عَمْرٍو)

(۳) بدل شبہ مضاف اور مبدل منہ مفرد مبنی جیسے: (يَازَيْدُ طَالِعًا جَبَلًا)

(۴) بدل نکرہ غیر معینہ اور مبدل منہ مفرد مبنی جیسے: (يَازَيْدُ رَجُلًا صَالِحًا)

(۵) بدل مفرد معرفہ اور مبدل منہ مفرد معرب جیسے: (يَالَعَمْرٍو وَزَيْدُ) مستغاث باللام میں اور (يَارَجُلًا زَيْدُ) منادیٰ غیر مستغاث میں۔

(۶) بدل مضاف اور مبدل منہ مفرد معرب جیسے: (يَارَجُلًا غُلَامَ زَيْدٍ)

(۷) بدل شبہ مضاف اور مبدل منہ مفرد معرب جیسے: (يَالَزَيْدٍ طَالِعٍ جَبَلًا)

(۸) بدل نکرہ غیر معیّنہ اور مبدل منہ مفرد معرب جیسے: (يَالَزَيْدٍ رَجُلٍ صَالِحٍ)

(۹) بدل مفرد معرفہ اور مبدل منہ مضاف جیسے: (يَاعَبْدَاللهِ زَيْدُ)

(۱۰) بدل مضاف اور مبدل منہ مضاف جیسے: (يَاعَبْدَاللهِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ)

(۱۱) بدل شبہ مضاف اور مبدل منہ مضاف جیسے: (يَاعَبْدَالْمُعِيْزِ خَيْرًا مِنْ عَمْرٍو)

(۱۲) بدل نکرہ غیر معینہ اور مبدل منہ مضاف جیسے: (يَاعَبْدَاللهِ رَجُلًا صَالِحًا)

(۱۳) بدل مفرد معرفہ اور مبدل منہ شبہ مضاف جیسے: (يَاطَالِعًا جَبَلًا زَيْدُ)

(۱۴) بدل مضاف اور مبدل منہ شبہ مضاف جیسے: (يَاخَيْرًا مِنْ زَيْدٍ عَبْدَالرَّحْمٰنِ)

(۱۵) بدل شبہ مضاف اور مبدل منہ شبہ مضاف جیسے: (يَاخَيْرًا مِنْ زَيْدٍ طَالِعًا جَبَلًا)

(۱۶) بدل نکرہ غیر معیّنہ اور مبدل منہ شبہ مضاف جیسے: (يَا طَالِعًا جَبَلًا رَجُلًا قَوِيًّا)

امثلۂ معطوف:

(۱) معطوف مفرد معرفہ اور معطوف علیہ مفرد مبنی جیسے: (يَازَيْدُ وَعَمْرُو)

(۲)معطوف مضاف اور معطوف علیہ مفرد مبنی جیسے: (یَازَیْدُ وَعَبْدَ اللّٰهِ)
(۳)معطوف شبہ مضاف اور معطوف علیہ مفرد مبنی جیسے: (یَازَیْدُ وَطَالِعًا جَبَلًا)
(۴)معطوف نکرہ غیر معینہ اور معطوف علیہ مفرد مبنی جیسے: (یَازَیْدُ وَرَجُلًا صَالِحًا)
(۵)معطوف مفرد معرفہ اور معطوف علیہ مفرد معرب جیسے: (یَا لَعَمْرٍو وَزَیْدُ) اور (یَارَجُلًا وَزَیْدُ)
(۶)معطوف مضاف اور معطوف علیہ مفرد معرب جیسے: (یَالَزَیْدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ)
(۷)معطوف شبہ مضاف اور معطوف علیہ مفرد معرب جیسے: (یَالَزَیْدٍ وَطَالِعٍ جَبَلًا)
(۸)معطوف نکرہ غیر معینہ اور معطوف علیہ مفرد معرب جیسے: (یَالَزَیْدٍ وَرَجُلٍ صَالِحٍ)
(۹)معطوف مفرد معرفہ اور معطوف علیہ مضاف جیسے: (یَاعَبْدَ اللّٰهِ وَزَیْدُ)
(۱۰)معطوف مضاف اور معطوف علیہ مضاف جیسے: (یَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ وَعَبْدَالْمُعِزِّ)
(۱۱)معطوف شبہ مضاف اور معطوف علیہ مضاف جیسے: (یَاعَبْدَاللّٰهِ وَطَالِعًا جَبَلًا)
(۱۲)معطوف نکرہ غیر معینہ اور معطوف علیہ مضاف جیسے: (یَاعَبْدَ اللّٰهِ وَرَجُلًا صَالِحًا)
(۱۳)معطوف مفرد معرفہ اور معطوف علیہ شبہ مضاف جیسے: (یَاطَالِعًا جَبَلًا وَزَیْدُ)
(۱۴)معطوف مضاف اور معطوف علیہ شبہ مضاف جیسے: (یَاطَالِعًا جَبَلًا وَعَبْدَاللّٰهِ)
(۱۵)معطوف شبہ مضاف اور معطوف علیہ شبہ مضاف جیسے: (یَاخَیْرًا مِنْ زَیْدٍ وَطَالِعًا جَبَلًا)
(۱۶)معطوف نکرہ غیر معینہ اور معطوف علیہ شبہ مضاف جیسے: (یَاخَیْرًا مِنْ زَیْدٍ وَرَجُلًا صَالِحًا)

سوال: بدل سے مراد چاروں قسمیں ہیں یا صرف بدل الکل؟

جواب: چاروں قسمیں **کما فی محرم آفندی**، جلد: اوّل، ص: ۲۷۴، لیکن موجودہ کتب میں سے کسی کتاب میں بدل الکل کے ماسوا کی مثالیں نظر سے نہیں گزریں۔ اس کی وجہ غالبا یہ ہے کہ ندا میں اہل عرب کے نزدیک ماسوا مستعمل نہیں ہوا بلکہ بدل الکل بھی کہ اس کی مثالیں مصنوعی ہیں۔ کلامِ عرب سے کوئی مثال پیش نہیں کی گئی تو مسئلہ محض قیاسی ہے۔ کاتب الحروف کے خیالِ ناقص میں بدل الکل کی جملہ امثلۂ مذکورہ بدل الغلط کی ہوسکتی ہیں جبکہ اُن میں مبدل منہ اور بدل کا مدلول ایک نہ قرار دیا جائے اور بدل البعض وبدل الاشتمال کی مثالیں بنالی جائیں لیکن یہ لحوظ رکھتے ہوئے کہ دونوں میں مبدل منہ کی طرف راجع ہونے والی ضمیر واجب ہے

بخوفِ تطویل دونوں کی ایک ایک مثال پر فقیر اکتفا کرتا ہے جو باقی کے استخراج میں معین ہوں گی جیسے تشنہ علم استغاثہ کرتے ہوئے کہے (یَا لَقَوْمٍ عُلَمَائِهِمْ) بدل البعض میں اور (یَا لَقَوْمٍ عُلُوْمِهِمْ) بدل الاشتمال میں۔

سوال: معطوف مذکور کی بنا واجب ہے جبکہ مفرد معرفہ ہو بخلاف اسم لائے نفی جنس کا معطوف مفرد کہ اس کی بنا جائز نہیں تو وجہ فرق کیا ہے؟

جواب: منادیٰ کے معطوف مذکور کی بنا اس لئے واجب کہ وہ منادیٰ مستقل کے حکم میں ہے **کَمَا مَرَّ** اور اسم لائے نفی جنس کے معطوف مذکور میں شروط بنا مفقود اس لئے بنا جائز نہیں، **كما يأتي في بحثه انشاء الله تعالى فانتظره مفتشا**۔۱۲

ترکیب

قوله: والمضافة تنصب. (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلْمُضَافَةُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُضَافَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلتَّوَابِعُ) (مُضَافَةُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا (تُنْصَبُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (تُنْصَبُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معطوفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: والبدل والمعطوف غير ما ذكر حكمه حكم المستقل مطلقا. (و) حرفِ اعتراض مبنی بر فتح (اَلْبَدَلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (بَدَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلْمَعْطُوْفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَعْطُوْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (غَيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (ذُكِرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا) (ذُكِرَ) فعل مجہول اپنے

نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلا مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یامائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلا (غَیْـــرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت (اَلْمَعْطُوْفُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف (اَلْبَدَلُ) معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر مبتدائے اوّل (حُکْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل علیٰ سبیل البدل (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یابرضم راجع بسوئے ذوالحال (مُطْلَقًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے دوم (حُـکْـمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْمُسْتَقِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُسْتَقِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح یابرضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْـمُنَادَیٰ) (مُسْتَقِلِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت (اَلْـمُنَادَیٰ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (حُـکْـمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلًا مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَالْعَلَمُ[1] الـموصوف بابن مضافًا الٰی علم
اور علم موصوف بہ ابن جو ابن مضاف بسوئے علم
آخر یختارُ فتحہٗ
دیگر ہو اس کا فتح مختار ہے

[1] **قولہ: والعلم الموصوف الخ.** اُن توابع کے بیان سے فارغ ہوکر جو متبوع کی اتباع کرتے تھے، یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ بطور جملہ معترضہ اس موصوف کا ذکر فرماتے ہیں جو

صفت کی اتباع کرتا ہے۔

سوال: یہ تو قلب موضوع ہوا کہ موصوف صفت کی اتباع کرے؟

جواب: جی ہاں کبھی یوں بھی ہوتا ہے گردش روزگار کہ معشوق عاشق کے ہوا ختیار۔

سوال: اچھا تو علم کا حکم اس مقام پر بے محل ہوا کہ اس کی بحث آئندہ آرہی ہے؟

جواب: جی نہیں اس پر الف لام برائے عہد خارجی ہے اور مراد یہ کہ جو علم منادیٰ موصوف ہو اور لفظ (ابـن) اس کی صفت درآنحالیکہ یہ لفظ (ابن) کسی دوسرے علم کی طرف مضاف ہو تو ایسے علم کو مبنی بر ضم رکھنا جائز ہے مگر اولیٰ یہ ہے کہ مبنی بر فتح رکھیں۔

سوال: یہ حکم صحیح نہیں کیونکہ علم مستغاث بالالف بھی موصوف ہوتا ہے حالانکہ اس کا مبنی بر فتح ہونا اولیٰ نہیں بلکہ واجب ہے (ابن) مذکور اس کی صفت ہو جیسے: **یَا زَیْدَا ابْنَ عَمْرٍو** یا نہ ہو جیسے **یَا زَیْدَا الْکَرِیْمَ**۔

جواب: علم منادیٰ سے مراد وہ جو مبنی بر ضم ہو یہ اولویّت بنا بر فتح کی پہلی شرط ہے جو مستغاثِ مذکور میں پائی نہیں جاتی کیونکہ وہ مبنی بر ضم نہیں ہوتا۔ وجہ ارادہ یہ کہ بنا بر فتح کی اولویّت ذکر کرنے سے اس کے مقابل کا جواز مفہوم ہوتا ہے اور مقابل دو ہیں ضم اور کسر، لیکن کسر پر کوئی منادیٰ مبنی نہیں ہوتا تو ضم متعین، پس بایں طور بنا بر ضم کا جواز مفہوم ہوا اور بنا بر ضم کا جواز مبنی بر ضم ہی ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** اس حکم سے وہ علم بھی نکل گیا جس میں اضافت پائی جائے جیسے: **یَا عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَمْرٍو** کیونکہ یہ مبنی بر ضم نہیں ہوتا اور وہ علم بھی جو مثنیٰ یا مجموع ہو جیسے: **یَا زَیْدَانِ ابْنَ بَکْرٍ** اور **یَا زَیْدُوْنَ ابْنَ خَالِدٍ** کیونکہ یہ دونوں مبنی بر ضم نہیں ہوتے بلکہ اول مبنی بر الف اور دوم مبنی بر واو، اور ضم کا اطلاق حرکت پر ہوتا ہے نہ حرف پر، **کما فی حاشیۃ المولی عبد الحکیم السیالکوٹی**، ص: ۳۳۷۔

سوال: **یَا ھِنْدَ ابْنَۃَ عَمْرٍو** میں بھی (ھِنْدَ) کا مبنی بر فتح ہونا اولیٰ ہے حالانکہ یہ علم موصوف (بابن) نہیں، پس عبارت متن میں قصور ہے کہ تمام مواد کو شامل نہیں ہوئی؟

جواب: جی نہیں، عبارت دونوں کو شامل ہے۔ اس لئے کہ لفظ (ابن) سے مراد وہ لفظ جو الف، با، نون پر مشتمل ہو خواہ مذکر ہو جیسے: (اِبْن) خواہ مونث ہو جیسے: (اِبْنَۃ) البتہ لفظ (بِنْت) اس سے خارج ہے کہ وہ الف پر مشتمل نہیں، اسی واسطے (یَا ھِنْدُ بنتَ عَمْرٍو) میں (ھِنْدُ) کو مبنی بر فتح رکھنا جائز نہیں، چہ جائے کہ اولیٰ،

بلکہ بنا بر ضم واجب ہے۔

سوال: بنا بر فتح کی اولویت کا حکم پھر بھی صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ (یَا زَیْدُ الظَّرِیْفُ ابنَ عَمْرٍو) میں (زید) علم منادیٰ مبنی بر ضم ہے اور (اِبْنَ عَمْرٍو) اس کی صفت۔ اس کے باوجود (زید) کی بنا بر ضم واجب ہے اور بنا بر فتح جائز ہی نہیں چہ جائے کہ اولیٰ؟

جواب: (زید) مذکور علم مسطور سے خارج ہے کیونکہ بنا بر فتح کی اولویت کے لئے دوسری شرط یہ بھی تھی کہ وہ علم موصوف با بن ہو اور اس سے یہ مراد کہ علم موصوف اور (ابن) کے درمیان کوئی واسطہ متخلّل نہ ہو اور قرینہ اس مراد پر متبادر ہے کیونکہ جب (زَیْدٌ مَوْصُوْفٌ بِالْقِیَامِ) کہا جائے تو اس سے بلا واسطہ اتصاف بالقیام متبادر ہوتا ہے اور ترکیب مذکور میں (زید) اور (ابن) کے درمیان (اَلظَّرِیْفُ) واسطہ متخلّل ہے، لہٰذا یہ علم مسطور میں داخل نہ ہوا تو اس کے حکم میں بھی داخل نہ ہوگا۔ اسی طرح (یَا زَیْدُ ابْنَ اَخِیْنَا) میں (زید) علم مسطور کے حکم میں نہیں ہو سکتا کیونکہ اولویت بنا بر فتح کی تیسری شرط نہیں پائی جاتی کہ ترکیب مذکور میں (اِبْن) بسوئے علم دیگر مضاف نہیں۔

سوال: اضافت (ابن) بسوئے علمِ دیگر کو بنا بر فتح کی شرط قرار دینا درست نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ حکم مذکور بغیر اس کے نہ پایا جائے کیونکہ اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ حالانکہ حکم مذکور اس کے بغیر پایا جاتا ہے جیسے: یَا زَیْدَ ابْنَ زَیْدٍ کہ اس میں (ابن) بسوئے علم آخر مضاف نہیں، کیونکہ وہ عین اوّل ہے، پھر بھی علم منادیٰ مذکور کا حکم (بنا بر فتح) اس میں جاری؟

جواب: (آخر) سے مراد مغائر باعتبار لفظ نہیں بلکہ (آخر) سے مراد مغائر باعتبار مسمّٰی اگر چہ باعتبار لفظ اتحاد ہو اور شک نہیں کہ (زید) ثانی باعتبار مسمّی (زید) اوّل سے مغائر ہے۔

الحاصل جب مذکورۂ بالا ہر سہ شرائط پائی جائیں تو علم منادی کو مبنی بر ضم رکھنا جائز لیکن مبنی بر فتح قرار دینا اولیٰ ہے، وجہ اولویت یہ کہ شرائط مذکورہ کا جامع علم منادی کلام عرب میں کثیر الاستعمال ہے اور کثرتِ استعمال کا مقتضی تخفیف، لہٰذا علم منادی مذکور میں لفظاً تخفیف بایں طور کی گئی کہ بنا بر ضم کے بجائے بنا بر فتح کو اختیار کیا کہ فتح بہ نسبت ضم خفیف ہے اور منادی کی حرکت اصلی اور صفت کی حرکت موجودہ نصب کے صورتاً مشابہ بخلاف کسر کہ وہ بھی بہ نسبت ضم خفیف ہے، مگر حرکت اصلی اور حرکت موجودہ کے مشابہ نہیں اور لفظ (ابن)

اور (اِبْـنَـةٌ) میں بھی تخفیف کی گئی کہ لفظاً اُن سے الف کو ساقط کر دیا گیا، یہ تخفیف انہیں کے ساتھ مخصوص ہے اُن کے تثنیہ جمع۔ تصغیر میں نہیں ہوتی کہ وہ کثیر الاستعمال نہیں اور علم مفرد میں بھی لفظاً تخفیف کرتے ہیں جب کہ وہ صرف مؤخر الذکر ہر دو شرط کا جامع ہو، بایں طور کہ اس سے تنوین وجوباً حذف کر دی جاتی ہے اور صرف لفظ (ابن) میں خطاً کہ اس سے الف ساقط کر دیا جاتا ہے جیسے: (زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو قَائِمٌ) اور اگر دونوں شرطوں میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو نہ تنوین حذف ہوگی، نہ الف۔

سوال: مناسب یہ تھا کہ علم مذکور کا حکم مذکور توابع کی بحث سے پیشتر منادی کی بحث میں ذکر کیا جاتا، کیونکہ یہ منادی ہے توابع کی بحث میں بیان کرنے کا کیا سبب؟

جواب: سبب یہ ہے کہ حکم مذکور بنا بر فتح کی اولویّت میں اُس کے تابع (صـفـت) مذکورہ کو دخل ہے کہ بغیر اس کے مذکور مختار نہیں ہوتا۔۱۲

ترکیب

قوله: والعلم الموصوف بابن مضافاً الیٰ علم آخر یختار فتحهٗ.

(و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اَلْـعَـلَـمُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَـلَـمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْـمَـوْصُـوْفُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَوْصُوْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اِبْـنٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذوالحال (مُـضَـافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (الـٰـی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (عَـلَـمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (آخَـرَ) غیر منصرف مجرور لفظاً بفتح اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (آخَـرَ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت (عَلَمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُـضَـافًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر حال (اِبْـنٍ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر

ظرف لغو (اَلْمَوْصُوْفُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت (اَلْعَلَمُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (یُخْتَارُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فَتْحُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (فَتْحُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (یُخْتَارُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَاِذَا[۱] نُودِی الْمُعَرَّف بِاللّام قِیل
اور جب ارادہ کیا جائے معرّف باللّام کی ندا کا تو کہا جائے گا
یَا اَیُّهَا الرَّجل ویا هٰذا الرّجل ویَا اَیُّهٰذا
یَا اَیُّهَا الرَّجل اور یَا هٰذا الرّجل اور یَا اَیُّهٰذا
الرَّجُلُ وَالْتَزَمُوا[۲] رفعَ الرَّجل لانّه
الرَّجُلُ اور التزام کیا اہل عرب نے الرَّجُلُ کے رفع کا اسلئے کہ یہ
المقصود بالنّداء وتوابعه[۳] لِاَنّهَا
مقصود بالنداء ہے اور اس کے توابع کا کہ یہ
توابع معرب وَ قَالُوا[۴] یَا اَللّٰهُ خاصَّةً
معرب کے توابع ہیں اور اہل عرب نے یَا اللہ خاص کر کہا

۱؎ **قولہ: واذا نودی المعرّف باللّام.** اب تک اُن توابع کا ذکر تھا جو صورۃً اور معنیً دونوں حیثیت سے تابع ہوتے ہیں۔ یہاں سے مصنف علیہ الرحمتہ نے اُن توابع کا بیان شروع فرمایا جو صورۃً تابع ہیں، نہ معنیً۔ اس بیان کا حاصل یہ ہے کہ معرّف باللام کی ندا کے تین طریقے ہیں:

اوّل: یہ کہ جس طرح محبوبانِ خدا کو حصولِ حاجات کے لئے بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنایا جاتا ہے، اسی طرح (اَیُّ) اور (ھائے) تنبیہ کو معرّف باللّام کی ندا کے لئے وسیلہ بنائیں بایں طور کہ حرفِ ندا اور معرّف باللّام کے درمیان (اَیُّ) اور (ھائے) تنبیہ لائی جائے جیسے: **یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ**، اس میں (اَیُّ) موصوفہ ہے اور (اَلـرَّجُلُ) لفظاً اس کی صفت ہے، نہ حقیقتۃً کہ مقصود بالندا ر یہی ہے اور صفت مقصود بالندا ر ہوتی نہیں اور امامُ اَخفشؒ کے نزدیک (اَیُّ) موصولہ ہے جس کا صدرِ صلہ وجوباً محذوف کہ مقام ندا مقتضی تخفیف ہے مگر موصوفہ ہونا راجح کے محتاج حذف نہیں، (اَیُّ) کی توسیط سے حرفِ ندا کا قرب مقصود بالندار سے فوت ہو گیا تو (ھـــا) کو حتی الامکان مقصود بالندار سے قریب کیا گیا تاکہ اس کے قرب سے اُس فوت شدہ قرب کی تلافی ہو جائے، کیونکہ دونوں میں باہمی مناسبت ہے، وہ یہ کہ (ھا) کی طرح حرفِ ندا بھی تنبیہ کا افادہ کرتا ہے۔

دوم: یہ کہ اسمِ اشارہ کو مع ہائے تنبیہ وسیلہ بنائیں بایں طور کہ حرفِ ندا اور معرّف باللّام کے درمیان اسمِ اشارہ ہائے تنبیہ کے ساتھ لایا جائے: جیسے **یَا هٰذَا الرَّجُلُ**۔ اس میں (اَلرَّجُلُ) اسم اشارہ کی صفت ہے، دونوں طریقوں میں فرق یہ ہے کہ اسمِ اشارہ اور (اَیُّ) دونوں مبہم ہیں مگر اسمِ اشارہ کا ابہام کبھی اشارۂ حسیہ سے زائل ہو جاتا ہے مابعد کی طرف احتیاج نہیں ہوتی تو مقصود بالندار ہو جائے گا اور اُس پر اقتصار درست جیسے: (یَا هٰذَا) بخلاف (اَیُّ) کہ اس کا ابہام بدون مابعد زائل نہیں ہوتا تو اس کا بغیر مابعد مقصود بالندار ہونا درست نہیں۔ لہٰذا اس پر اقتصار ناجائز، اسی واسطے یہ وسیلہ بننے کے لئے متعیّن مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع۔ سب کے لئے وسیلہ بنتا ہے جیسے: **یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ، اَیُّهَا الثَّقَلَانِ، یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا،** مگر مؤنث کے لئے (اَیَّۃُ) اولیٰ ہے جیسے: **یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ،** بخلاف محبوبانِ خدا کہ اُن سے براہ راست بھی طلب حاجات درست جیسے: **یَا شَیْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰهِ،** **والتّفصیل فی الکتاب الاسنٰی المسمّٰی بالامن والعُلٰی لناعتی المصطفٰی بدافع البلا یجب مُطَالَعَتُهٗ علٰی طالب الحق والعُلْیا،** چونکہ (اَیُّ) وسیلہ بننے کے لئے متعیّن

ہے، اسی لئے ذکر میں مقدم فرمایا۔

سوم: یہ کہ (اَیُّ) اور اسمِ اشارہ مع ہائے تنبیہ دونوں کو وسیلہ بنائیں بایں طور کہ حرفِ ندا اور معرّف باللّام کے درمیان ان کو لایا جائے جیسے: **یَا اَیُّهٰذَا الرَّجُلُ** بوجہ مذکور یہ (اَیُّ) بھی موصوفہ ہے اور (اَلرَّجُلُ) اسم اشارہ کی صفت ہے یا (اَیُّ) کی صفت ثانی اور اوّل صفت اسم اشارہ، **کما قال المولی العصام علیه رحمة المنعام کذا فی الفوائد الشافیة**، ص:۹۲، معرّف باللّام کی ندا کے لئے یہی تین وسیلے بنتے ہیں۔

سوال: معرّف باللّام کی ندا کے لئے وسیلہ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: تاکہ دو آلہ تعریف کا اجتماع بدون فاصلہ لازم آئے جو جائز نہیں وجہ عدمِ جواز یہ کہ حرفِ ندا آلہ تعریف ہے اور الف لام بھی جب ایک نے تعریف کا افادہ کیا تو دوسرے کی ضرورت نہ رہی۔

سوال: جس منادیٰ پر الف لام زائد ہو جیسے: (**اَلْحَسَنُ**) اس کی ندا میں بھی وسیلۂ مذکورہ اختیار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس میں دو آلۂ تعریف کا اجتماع نہیں۔ اس لئے کہ الف لام زائد تعریف کا افادہ نہیں کرتا؟

جواب: چونکہ الف لام زائد الف لام تعریف کے صورۃً مشابہ ہے۔ **نظر بر آں** اس کو الف لام تعریف کے حکم میں کر دیا گیا۔

سوال: تو معرفہ قبل ندا پر بھی حرف ندا کا دخول بدون وسیلہ درست نہ ہونا چاہئے جیسے: (**یَا عُمَرُ**) اور (**یَا غُلَامَ زَیْدٍ**) کیونکہ ان میں دو تعریف کا اجتماع لازم آتا ہے۔ **اوّل**: بذریعہ علمیت یا بذریعہ اضافت بسوئے معرفہ اور، **دوم**: بذریعہ حرفِ ندا اور دو تعریف کا اجتماع بھی باطل کہ ایک کے ہوتے دوسری بے ضرورت۔ حالانکہ ان کی ندا بدون وسیلہ ہی صحیح ہے؟

جواب: جی نہیں، ان میں دو تعریف متغائر ہیں۔ حرف ندا سے تعریف عہد حضوری کا افادہ ہوا جو تعریف بالعلمیۃ اور تعریف بالاضافۃ میں نہیں پائی جاتی اور دو تعریف متغائر کا اجتماع باطل نہیں کہ ایک کے ہوتے ہوئے دوسری بے ضرورت نہیں رہتی۔ بخلاف منادی معرّف باللّام کہ اس میں الف لام اور حرف ندا دونوں تعریف عہد حضوری کا افادہ کرتے ہیں۔ تو ایک کے ہوتے ہوئے دوسری یقیناً بے ضرورت ہے۔ اسی واسطے معرّف باللّام کی ندا میں وسیلہ لازم اور معرفہ قبل ندا میں باطل **هذا ما یخطر بالبال و الله تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال**۔

سوال: عبارت متن میں خلل ہے وہ یہ کہ **اِذَا نُوْدِیَ الْمُعَرَّفُ بِاللّام** شرط ہے اور (**قِیْلَ یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ الخ**) جزا اور جزا شرط سے متاخر ہوا کرتی ہے۔ اب معنی کلام یہ ہوں گے کہ ندائے معرّف باللّام کے بعد **یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ الخ** کہا جائے یہ معنی فاسد ہیں کہ ان میں معرّف باللّام کے منادی ہونے کا اثبات ہے، حالانکہ وہ منادیٰ نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں اس تقدیر پر کلام معنی مراد کے لئے مفید نہیں، کیونکہ مقصود **معرّف بِاللّام** کی ندا کے طریقہ کا افادہ ہے جو بر تقدیر تاخر جزا حاصل نہیں؟

جواب: کبھی فعل سے مجازاً مبدأ یعنی ارادۂ فعل مراد ہوا کرتا ہے جیسے: **اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ الاٰیۃ** میں قیام سے ارادۂ قیام مراد ہے۔ اسی طرح یہاں پر، **اِذَا نُوْدِیَ الْمُعَرَّفُ بِاللّام** سے مراد اِذَا **اُرِیْدَ نِدَاءُ الْمُعَرَّفِ بِاللّامِ** اور قرینہ ترتب جزا کا امتناع، اب معنوی فساد بھی نہیں کہ **معرّف باللّام** کے منادی ہونے کا اثبات نہیں ہوا اور کلام معنی مراد کو مفید بھی ہے کہ **معرّف باللّام** کی ندا کے طریقہ کا افادہ ہو گیا، وہ یہ کہ اس کی ندا میں وسائل مذکورہ اختیار کئے جائیں گے۔

سوال: اب بھی جزا کا ترتب صحیح نہیں، کیونکہ جانب شرط میں **معرّف باللّام** عام ہے اور جانب جزا میں (**اَلرَّجُلُ**) خاص معین جو عام کو لازم نہیں، حتیٰ کہ عام پر اس کا ترتب صحیح ہو جائے؟

جواب: جانب جزا میں (**اَلرَّجُلُ**) کا ذکر بطور تمثیل ہے اور مقصود مسطورہ وسائل کا ذکر، اب ترتب جزا میں اشکال نہیں۔

سوال: ابھی اشکال باقی ہے، کیونکہ اب مفہوم جزا یہ ہوا کہ تینوں وسائل اختیار کئے جائیں گے اور یہ غلط ہے، اس لئے کہ تینوں میں سے ایک اختیار کیا جائے گا، نہ تینوں ایک ساتھ؟

جواب: عبارت میں (و) بمعنی (او) ہے۔ اب ترتب جزا میں اصلاً خفا نہیں اور کلام معنی مراد کو مفید کہ اب معنی یہ ہوئے کہ جب معرّف باللّام کی ندا مقصود ہو تو اس کے تین طریقے ہیں: (اَیٌّ) کو وسیلہ قرار دیا جائے یا اسمِ اشارہ کو جیسے: (یَا ھٰذَا) یا دونوں کو جیسے: (یَا اَیُّھٰذَا)

۲ **قولہ: والتزموا رفع الرّجل الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ نے ماقبل میں منادی مفرد معرفہ مبنی میں برضم کے مفرد توابع کا حکم بیان فرمایا تھا کہ وہ باعتبار حمل برلفظ مرفوع ہوتے ہیں اور باعتبار حمل برمحل منصوب چونکہ منادیٰ مفرد معرفہ مبنی برضم میں مذکورۂ بالا اسم مبہم (اَیٌّ) اور (ھٰذَا) بھی داخل تھے

کہ یہ دونوں مفرد ہیں اور معرفہ بھی کہ (اَیُّ) بعد ندا معرفہ اور (هٰـذَا) قبل ندا اور دونوں مبنی برضم بھی کہ (اَیُّ) مبنی برضم لفظاً اور (هٰـذَا) مبنی برضم تقدیراً، حالانکہ ان کے تابع مفرد یعنی صفت معرّف باللاّم میں حکم مذکور جاری نہیں ہوتا اور حکم مذکور کے بیان میں ایسی قید بھی ذکر نہیں کی جس سے ان دونوں کے تابع حکم مذکور سے نکل جاتے۔ اس لئے مصنف علیہ الرحمتہ یہاں سے ان دونوں کے تابع مفرد یعنی صفت معرّف باللاّم کا حکم بیان فرماتے ہیں جو حکم مذکور سے بمنزلۂ استثنا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اہل عرب یا نحات منادیٰ اسم مبہم مذکور کی معرّف باللاّم صفت میں بطور حمل بر لفظ رفع کا التزام کرتے ہیں کہ بطور حمل بر محل اس کا نصب جائز نہیں رکھتے جیسے غیر اسم مبہم منادیٰ مفرد معرفہ مبنی برضم کی صفت میں جائز تھا التزام رفع کی وجہ یہ کہ معرّف باللاّم مذکور باعتبار حقیقت منادیٰ ہے کیونکہ مقصود بالندا وہی ہے (اَیُّ) اور اسم اشارہ مقصود بالندا نہیں وہ تو معرّف باللاّم کی ندا کے لئے وسیلہ ہیں۔ اسی واسطے معرّف باللاّم کو حذف کر دینے سے ندا باطل ہو جاتی ہے بخلاف (یَـا زَیْـدُ الـظَّرِیْفَ) میں (الـظَّـرِیْفُ) کہ اس کے حذف سے ندا باطل نہیں ہوتی کیونکہ یہ بنظر حقیقت منادیٰ نہیں۔ اس میں بنظر حقیقت منادیٰ (زَیْـدُ) ہے تو معرّف باللاّم باعتبار ذکر صفت ہے اور صفت منادیٰ نہیں ہوتی۔ لیکن التزامِ رفع کیا گیا تاکہ حرکت اعرابی (رفـع) منادیٰ مفرد معرفہ کی حرکت بنائی (ضـم) کے صورۃً مشابہ ہو کر اس بات پر دلالت کرے کہ معرّف باللاّم مقصود بالندا اور باعتبار حقیقت منادیٰ ہے اور (اَیُّ) وغیرہ وسائل تھے۔

سوال: جب یہ معرّف باللاّم مقصود بالندا ہوا تو اس کو صفت کے بجائے بدل قرار دے کر مبنی برضم کہنا چاہئے کیونکہ اب اس پر بدل کی تعریف صادق آتی ہے کہ وہ مقصود بالندا ہوتا ہے اور مبدل منہ وسیلہ، اسی طرح یہاں پر معرّف باللاّم مقصود بالندا اور اسمِ مبہم وسیلہ اور بدل جب منادیٰ مفرد معرفہ سے ہو تو مبنی برضم ہوتا ہے؟

جواب: معرّف باللاّم کو بدو وجہ بدل قرار نہیں دے سکتے۔ **اولاً:** اس لئے کہ دونوں باعتبار حقیقت مقصود بالندا ہونے میں اگرچہ متساوی الاقدام ہیں مگر باعتبار ذکر لفظی دونوں میں تغایر ہے کہ ذکر میں بدل مقصود ہوتا ہے نہ معرّف باللاّم کہ اس کو اسم مبہم مذکور کے ابہام کی توضیح کے لئے لاتے ہیں تو یہ وہ صفت ہوا جو معنی فی المتبوع پر دلالت کیا کرتی ہے اور وہ مقامِ ندا میں باعتبار ذکر تبعاً مذکور ہوتی ہے نہ قصداً مقصود بالذات ذکر میں اُس کا موصوف ہوا کرتا ہے۔ **ثانیاً:** اس لئے کہ بدل قرار دینے سے دو آلۂ تعریف کا اجتماع لازم آئے گا کہ بدل تکریر عامل کے حکم میں ہوتا ہے **کما مرّ مفصلاً** اور دو آلۂ تعریف کا اجتماع باطل **کما سبق انفاً**، لہٰذا

معرّف باللام مذکور کو بدل قرار نہیں دے سکتے۔

فائدہ: (اَیُّ) اور اس کی صفت معرّف باللام مقام ندا سے نقل کر کے بابِ اختصاص میں استعمال کئے گئے ہیں تو جیسے: (اَیُّ) مقام ندا میں مبنی بر ضم تھا، بابِ اختصاص میں بھی مبنی بر ضم رہا، حالانکہ وجہِ بنا مقام ندا میں پائی جاتی ہے کہ وہ منادیٰ مفرد معرفہ ہے۔ جس کے مبنی بر ضم ہونے کی وجہ ماقبل میں بیان کر دی گئی۔ بابِ اختصاص میں وجہ بنا متحقق نہیں اور جیسے: (اَیُّ) کی صفت معرّف باللام کا مقامِ ندا میں رفع واجب ہے۔ اسی طرح بابِ اختصاص میں حالانکہ وجوبِ رفع کی وجہ مقام ندا میں پائی جاتی ہے، نہ بابِ اختصاص میں **کذا فی الاشمونی و حاشیۃ للصبان**، جلد: سوم، ص ۱۱۱، **هذا ماوعدته من التفصیل فیما سبق۔**

۳؎ **قولہ: وتوابعه الخ.** معرّف باللام مذکور کا حکم بیان کرنے کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمتہ اس کے توابع کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ عرب یا نحات نے اس کے توابع میں بھی رفع کا التزام کیا ہے۔ **نظر برآں** (تَوَابِعه) کا عطف (اَلرَّجُلُ) پر ہوا، توابع میں تعمیم ہے خواہ مفرد ہوں جیسے: یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ الظَّرِیْفُ یا مضاف جیسے: یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ ذُوْالْمَالِ، اسی پر قیاس کر کے باقی توابع کی امثلہ استخراج کر لی جائیں، توابع میں التزام رفع کی وجہ یہ کہ توابع زیر بحث (اَلرَّجُلُ) یعنی معرّف باللام کے توابع ہیں جو معرب ہے اور باعتبار حقیقت منادیٰ **کما مرّ** تو یہ منادیٰ معرب کے توابع ہوئے اور منادی معرب کے توابع صرف تابع لفظ ہوتے ہیں، کیونکہ معرّف باللام مذکور کے سوا منادی معرب چار قسم میں منحصر ہے: (۱) مضاف، (۲) شبہ مضاف، (۳) نکرۂ غیر معینہ، (۴) مستغاث باللام۔ اوّل تین کے لئے محلی اعراب ہوتا ہی نہیں صرف لفظی ہوتا ہے تو ان کے توابع صرف تابع لفظ ہوئے۔ اسی طرح معرّف باللام کے لئے بھی محلی اعراب نہیں تو اس کے توابع بھی صرف لفظ کے تابع ہوئے اور وہ لفظاً مرفوع تو یہ بھی مرفوع اور مؤخرالذکر کے لئے محلی اعراب نصب ہوتا ہے لیکن اُس کے تابع کو اس کے محل پر اس لئے محمول نہیں کرتے کہ لفظاً اور محل دونوں اعتبار سے یہ (اُدْعُوْ) محذوف کا مفعول بہ ہوتا ہے۔ بنظر لفظ بواسطہ لام اور بنظر محل بدون واسطہ لام چونکہ اعرابِ لفظ ظاہر ہے اور اعراب محل خفی۔ **نظر برآں** ظاہر کو ترک کر کے مخفی پر حمل نہ کیا جائے گا کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں۔

سوال: اس وجہ کے پیش نظر لازم آتا ہے کہ اسم (اِیُّ) کے محل پر عطف برفع جائز نہ ہو کہ اس میں بھی اعراب

لفظ ظاہر ہے اوراعراب محل خفی اور ظاہر کو ترک کر کے خفی پر حمل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔
جواب: جی نہیں، اس میں دو فائدے ہیں: **اوّل**: یہ کہ عطف برفع اسم (انَّ) کے عمدہ اور رکنِ کلام ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اسم (اِنَّ) محل رفع میں اس لئے ہے کہ وہ اصل میں مبتدا تھا جو عمدہ اور رکنِ کلام ہوتا ہے تو معطوف بھی عمدہ اور رکنِ کلام ہوا۔ **دوم**: یہ کہ عطف برفع نے اس پر دلالت کی کہ (اِنَّ) نے معنی کلام کو متغیر نہیں کیا ورنہ عطف برفع جائز نہیں ہوتا، **کما سیاتی فی بحث الحرف انشاء اللّٰہ تعالٰی**
بخلاف توابع مستغاث باللّام کہ وہ برتقدیر حمل علی المحل بھی فضلہ رہتے ہیں یعنی مفعول بہ **کَمَا مَرَّ**۔

۳ **قولہ: و قالوا یا اللّٰہ خاصّۃ.** مصنف علیہ الرحمۃ نے ماقبل میں ندائے معرّف باللّام کے لئے ایک ضابطہ بیان فرمایا تھا کہ وہ تحریر کردہ تین وسیلوں میں سے کسی ایک وسیلہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہاں سے یہ بیان فرماتے ہیں کہ اسمِ جلالت کی یہ خصوصیت ہے کہ معرّف باللّام ہونے کے باوجود اس کی ندا بدون وسیلۂ مذکورہ ہوتی ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ کا یہ قول ضابطۂ مذکورہ سے بمنزلۂ استثنا ہے وجہ خصوصیت اس قاعدہ پر مبنی کہ حرف ندا کا اجتماع لام کے ساتھ اس وقت جائز ہے جب کہ دو امر پائے جائیں (۱) یہ کہ لام محذوف کا عوض ہو (۲) یہ کہ اسم کو لازم ہو جب لام محذوف کا عوض ہوا تو اسم کا جزو قرار پایا پس آلۂ تعریف نہ رہا کہ آلۂ شے سے خارج ہوتا ہے نہ جزو۔ **نظر برآں** دو آلۂ تعریف کا اجتماع لازم نہ آیا جو ندائے معرّف باللّام بدون وسیلہ کے عدم جواز کی وجہ تھا (اَلنَّجْمُ) میں لام لازم ہے مگر جزو نہیں اور (اَلنَّاسُ) میں جزو ہے کہ اصل میں (اَلْاُنَاسُ) تھا مگر لازم نہیں۔ لہٰذا (یَا اَلنَّجْمُ) اور (یَا اَلنَّاسُ) کہنا جائز نہیں کہ ہر ایک میں ایک امر مفقود ہے بخلاف اسمِ جلالت کہ اس میں یہ دونوں امر پائے جاتے ہیں کیونکہ یہ اصل میں (اَلْاِلٰـہُ) تھا ہمزہ حذف کر کے لام کو اس کا عوض قرار دے دیا گیا۔ اسی واسطے دونوں کا اجتماع نثر میں نہیں ہوتا تا کہ عوض اور معوض عنہ کا اجتماع لازم نہ آئے جو جائز نہیں اور یہ لام لازم بھی ہے کہ نثر میں بدون لام (لاہ) مستعمل نہیں ہوتا چونکہ یہ دونوں امر کسی دوسرے اسم میں نہیں پائے جاتے۔ **نظر برآں** اسمِ جلالت کے ساتھ اجتماع مذکور کا جواز مخصوص ہوگیا۔ اسی واسطے (خَاصَّۃً) فرمایا رہا شعر وہ احکام نثر سے مستثنیٰ ہے کہ **یَجُوْزُ فِی الشِّعْرِ مَالَا یَجُوْزُ فِیْ غَیْرِہٖ** چنانچہ ایک شعر میں اجتماع وارد ہوا وہ یہ ہے۔

مَعَاذَ الْاِلٰـہِ ان تکون کظبیۃٍ ۔۔۔ وَلَادُمْیۃٍ ولا عَقِیلَۃِ رَبْرَبٍ

(ظَبیۃٍ) بمعنی ہرنی اور (دُمْیَۃٍ) بمعنی صورت منقوشہ اور (عـقیلۃٍ) بمعنی کریمۃ اور (ربوب) کے معنی نیل گایوں کا ریوڑ۔ معنی شعر یہ کہ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ محبوبہ خوبصورتی میں ہرنی کے مشابہ ہو یا کسی صورت منقوشہ کے یا نیل گایوں کے ریوڑ میں سے کسی نفیس سی گائے کے کیونکہ وہ حسن کے ایسے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہے کہ ان چیزوں میں سے کسی کے ساتھ اُس کو تشبیہ دینا اس کی کسرِ شان ہے، شاعر کا یہ شعر مجازی محبوبہ کے بارے میں ہے۔ سلطانِ نعت حضرت مولانا 'کافی' رضی عنہ الشافی محبوب حقیقی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے حسن لاثانی کے بارے میں عرض کرتے ہیں۔

میں وہ شاعر نہیں جو چاند لکھوں ان کے چہرے کو   میں ان کی کفش پا پر چاند کو قربان کرتا ہوں

اور ایک شعر میں بدون لام مستعمل ہوا وہ یہ ہے۔

كَحِلْقَةٍ مِنْ اَبِیْ رَبَاح   یَسْمَعُهٗ لَاهُهُ الْكُبَار

معنی یہ ہیں کہ جیسے ابورباح کی قسم جس کو اس کا بڑا معبود سنتا ہے۔

سوال: اجتماعِ حرفِ ندا مع اللّام کے جواز کا قاعدہ مذکورہ صحیح نہیں کیونکہ مندرجہ ذیل اشعار میں اجتماع موجود ہے، حالانکہ اوّل شعر میں امر اوّل مفقود اور ثانی میں دونوں ندارد۔

شعر اوّل: مِنْ اَجْلِكَ یا الّتی تَیَّمْتَ قلبی   وانت بَخِیْلَةٌ بِالْوَصْلِ عَنّی

اس میں (الّتی) پر داخل شدہ لام لازم تو ہے مگر جزو نہیں حالانکہ حرف ندا کا اجتماع لام کے ساتھ موجود ہے۔

شعر ثانی: فیا الغلامان اللّذان فرّا   اِیَّاكُمَا اَنْ تَبْغِیَا نِیْ شَرًّا

اس میں (اَلْغُلَامَانْ) پر داخل شدہ لام نہ جزو ہے نہ لازم۔ اس کے باوجود حرفِ ندا کا اجتماع لام کے ساتھ موجود اوّل شعر میں (مِن) متعلق محذوف ہے یعنی (اَتَحَمَّلَ) اور معنی یہ کہ اے محبوبہ کہ تو نے میرے قلب کو اپنا غلام بنا لیا ہے۔ میں تو تیری وجہ سے مشقتیں برداشت کر رہا ہوں اور تو مجھ سے وصل میں بخل کرتی ہے کہ ملاقات پر رضامند نہیں ہوتی، اور شعر ثانی میں (اَلْغُلَامَانْ) سے مراد (عَبْد) اور (امة) تغلیباً (امة) پر غلام کا اطلاق کیا معنی یہ ہیں کہ اے میرے غلام اور میری کنیز! جو میرے پاس سے بھاگ گئے ہو، میری برائی چاہنے سے اپنے آپ کو بچانا۔

جواب: اوّل شعر از قبیل شاذ ہے کہ اس میں امر اوّل مفقود اور ثانی شاذ تر کہ اس میں دونوں نیست و نابود۔

مخفی نہ رہے کہ اسمِ جلالت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ندا میں اس کی ہمزہ کو قطعی رکھنا جائز اور باب قسم میں بھی جب کہ اس جلالت سے حرفِ قسم کو حذف کر کے اس پر (فا) اور (فا) سے پیشتر ہمزۂ استفہام لائیں جیسے تم کسی سے کہو (هَلْ بِعتَ دَارَكَ) وہ جواباً کہے (نَعَمْ) پھر تم کہو اَفَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ كَذَا یا اسم جلالت سے پیشتر ہائے تنبیہ ہو اور اس کے بعد لفظ (ذا) جیسے هَا اَللّٰهِ ذَا لَاَفْعَلَنَّ اوّل میں امام اخفش کے نزدیک (فا) زائد ہے اور دوم میں (ذا) صفت اسمِ جلالت بمعنی اَلْحَاضِرُ النَّاظِرُ وَالتَّفْصِيلُ فِي الرَّضِيِّ ص:۳۱۲، اسمِ جلالت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ حرفِ جار کو باب قسم میں اس سے حذف کرنے کے بعد اس کا اثر یعنی جر لفظاً باقی رکھتے ہیں جیسے: اَللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا ای وَاللّٰهِ اور ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسمِ جلالت کی ندا کے لئے (یا) مخصوص ہے، چنانچہ (وَقَالُوْ يَااَللّٰهُ خَاصَّةً) کہنے میں اس طرف بھی اشارہ ہے كما فى العصام، اسم جلالت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ حرفِ ندا (یا) کو حذف کر کے آخر میں اس کے عوض میم مشدّد لا کر (اَللّٰهُمَّ) کہتے ہیں مگر یہ مقام دُعا کے ساتھ مخصوص کہ غیر دُعا میں یہ حذف وتعویض نہیں ہوتی۔ كَمَا فِي حاشية العصام عليه الرّحمة المنعام، ص:۱۲۸۔

اقول: فقیر کاتب الحروف کے خیال ناقص میں اس حذف وتعویض کو مقام دُعا کے ساتھ خاص قرار دینا خلاف استعمال ہے کہ (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ) میں جواب ندا مقدم یعنی (سُبْحَانَكَ) جملہ دعائیہ نہیں۔ اسی طرح قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ میں وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِ عِبَادِهٖ میم کا عوض ہونا اس مناسبت پر مبنی کہ (یا) کی طرح یہ بھی لغت حمیر میں تعریف کے لئے آتی ہے اور میم کو مشدّد اس لئے لایا گیا کہ عوض معوض عنہ کے ساتھ دو حرفی ہونے میں موافق رہے اور میم کو آخر میں اس لئے لایا گیا تا کہ ابتدا اسم جلالت سے کر کے برکت حاصل کی جائے عوض کا معوض عنہ کی جگہ ہونا واجب نہیں بخلاف بدل کہ اس کا مبدل منہ کی جگہ ہونا واجب ہے جیسے: (قَالَ) میں الف۔ اس میں اسمِ جلالت منادیٰ مبنی بر ضم لفظاً منصوب تقدیراً ہے۔ میم چونکہ (یَا) کا عوض ہے اس لئے دونوں مجتمع نہیں ہوتے تا کہ عوض اور معوّض عنہ کا اجتماع لازم نہ آئے جو جائز نہیں، مگر شعر میں کہ وہ مستثنیٰ ہے، اس لئے کہ يَجُوْزُ فِيْهِ مَا لَا يَجُوْزُ فِي غَيْرِهٖ جیسے:

اِنِّي اِذَا مَا حَدَثٌ اَلَمَّا   اَقُوْلُ يَا اَللّٰهُمَّ يَا اَللّٰهُمَّا

(حَــذِثْ) بمعنی (مصیبت) اور (اَلَــمَّ) بمعنی (نَــزَلَ)، اس میں الف برائے اشباع ہے اور (اَللّٰھُمَّ) کبھی شعر میں بدون الف لام آتا ہے جیسے لَاھُمَّ اِنْ قَبِلْتَ حَجَّتِیْ اکثر و بیشتر (اَللّٰھُمَّ) خالص ندا کے لئے آتا ہے اور کبھی تمکین جواب کے لئے یعنی ذہن سامع میں جواب کو جمانے کے واسطے جیسے: بخاری شریف، جلد: اوّل، ص: ۱۵، پر ضمام بن ثعلبہ کی حدیث میں ہے: اَللّٰــهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ اور کبھی مابعد کی قلت بیان کرنے کے لئے جیسے فقہائے کرام کا ارشاد: لَايَجُوْزُ اَكْلُ الْمَيْتَةِ اللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَضْطَرَّ فَيَجُوْزُ كما فى الهمع، جلد: اوّل، ص ۱۷۹، اور کبھی ضعف جواب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے جس کو علمائے نحو وغیرہ متاخرین نے استعمال فرمایا۔

یاد رہے کہ دیگر اسمائے مخصوصہ بِنِدَا کی طرح جن کا بیان آگے آتا ہے لفظ (اَللّٰھُمَّ) کی بھی سیبویہ کے نزدیک توصیف نہیں ہوتی کہ کلام عرب میں مسموع نہیں ہوئی، سماع کے ثبوت میں آیت کریمہ: قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ یا قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یا ذکر بعد رکوع اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پیش کرنا مفید نہیں جیسے کہ امام مبرد اور امام زجاج نے پیش کیا، کیونکہ اس میں یہ احتمال ہے کہ بتقدیر حرف ندا منادیٰ مستانف ہوں، وَاِذَا جَاءَ الْاِحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ۔

اقول: فقیر کاتب الحروف کے خیالِ ناقص میں بطلانِ استدلال کے لئے احتمال راجح درکار اور احتمال مذکور مرجوح ہے کیونکہ یہ تقدیر حرف ندا کا محتاج اور تقدیر خلاف اصل ہے لیکن علامہ سیبویہ کی نظر غالباً اس طرف گئی کہ آیاتِ مذکورہ اور ذکر مذکور کے سوا کلام عرب میں اس کا شاہد نہیں ملتا اور آیاتِ مذکورہ میں ندائے مستانف کا احتمال قائم، اسی واسطے انہوں نے سماعاً توصیف کی نفی فرمائی دیگر منادیات پر قیاس کر کے توصیف کرنے میں ان کے نزدیک بھی کوئی مانع نہیں، كما فى حاشية المولٰى عبدالحكيم، ص ۳۴۰، علیہ رحمۃ اللہ الکریم۔ کبھی (اَللّٰھُمَّ) کے ساتھ (مَا) زائد آتا ہے جیسے۔

مَــاذَا عَــلَيْكَ اَنْ تَــقُولِى كُلَّمَا سَــبَّحْــتِ اَوْ صَلَّيْتِ يَا اللّٰهُمَّ مَا

اُرْدُدْ عَلَيْنَا شَيْخَنَا سَلَمًا

اس میں (مَا) کی زیادت کے ساتھ ساتھ حرف ندا کا میم کے ساتھ اجتماع بھی ہے اور (یَا) کے الف اور اسمِ جلالت کی ہمزہ کا سقوط بھی۔

فائدہ عظیمہ: الملفوظ، حصہ چہارم، ص: ۹۶ میں ہے:

عرض: اللہ کا لفظ مرکب ہے یا مفرد؟

ارشاد: مشہور یہ ہے کہ الف لام تعریف اور (اِلٰہ) سے مرکب ہے، ہمزہ کی حرکت لام کو دے کر اس کو حذف کر دیا اور پھر بعد حذف حرکت لام کو لام میں ادغام کر دیا (اَلـلّٰـــہ) ہو گیا مگر مجھے دوسرا قول پسند ہے کہ لفظ (اَللّٰہ) مرکب نہیں بلکہ بحیثیت کذائیہ علم ہے ذات باری تعالیٰ کا، کہ جس طرح اس کی ذات غیر مرکب ہے اسی طرح اس کا نام بھی غیر مرکب ہونا چاہئے اور اس کا موید اس کا طرز استعمال بھی ہے کہ وقت ندا اس کا الف نہیں گرتا (یَـا اَللّٰـہُ) میں ایسا نہیں ہوتا کہ الف اور ہمزہ گر کر (ے) لام میں مل جائے۔ اگر الف لام ہوتا تو ضرور ایسا ہوتا کہ اس کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور منادیٰ یَـا معرّف باللام کے پہلے (اَیُّھا) زیادہ کرتے ہیں، یہاں حرام ہے اور اگر معنیٰ کا تصور کر کے ہو تو کفر ہے (اَیُّھَـــا) کے معنی ہوتے ہیں ایک مبہم ذات جس کا بیان آگے ہے۔ وہاں ابہام کیسا وہ تو اعرف المعارف ہے۔ ہر شے کو تعیین تو وہیں سے عطا ہوتی ہے۔

اقول: یہ عدم ترکیب امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، **کما فی حاشیۃ مولنا عبدالعلی المدراسی علی شرح الجامی قدس سرہ السامی**، ص:۱۲۸۔

فائدہ: لفظ (اَللّٰھُمَّ) کی طرح مخصوص بِنِدَا بعض اسماء اور ہیں جو بغیر ندا میں مستعمل نہیں ہوتے، ان کی دو قسم سماعی اور قیاسی۔

اوّل: قسم سے یہ الفاظ ہیں: (۱) یَا فُلُ۔ برائے مذکر بمعنی یَا رَجُلُ اور یَا فُلَۃُ برائے مؤنث بمعنی یَاامْرَاَۃُ یہ ناقص یائی ہیں بایں دلیل کہ تصغیر (فُلَیٌّ) آتی ہے۔ ان کے یہ معنی اور ان کی یہ اصل بر مذہب سیبویہ۔ کوفیہ کے نزدیک اوّل (فلان) دوم (فلانۃ) کا مرخم ہے، تو اس مذہب پر علم عاقل سے کنایہ ہوئے۔ (۲) یَا ھَنُ. یَا ھَنَان. یَا ھَنُونَ برائے مذکر یَا ھَنْتُ. یَا ھَنْتَان. یَا ھَنَاتُ برائے مؤنث کبھی ان کے آخر الف اور ہائے سکت لاحق ہوتی ہے تو کہتے ہیں (یَـا ھَنَاہْ) (یَـا ھَـنَانِیْہْ) اس میں الف بوجہ کسرۂ نون مثنیٰ یا سے بدل گیا (یَا ھَنُو نَاہْ) یہ صیغہ ہائے مذکر میں (یَا ھَنْتَاہْ) یَا ھَنْتَانِیْہْ اس میں بھی الف بوجہ سابق یا سے بدلا ہے، (یَـا ھَنَاتُوہ) اس میں الف بوجہ ضمہ (تا) واو سے بدلا منادیٰ مجہول الاسم کو ان سے ندا کی جاتی ہے۔ (۳) یَـا لُـوْمَانُ. یَامَلْاَمْ. یَا مَلْاَمَانُ ہر سہ بمعنی بسیار ملامت کنندہ یَانَوْمَانُ بمعنی بسیار خواب کنندہ یَـامَـکْرَمَانُ بمعنی عزیز مکرم یَـا مَـخْبَثَانُ بمعنی خبیث یَـا مَـلْکَعَانُ بمعنی احمق یَـا مَـطْیَبَانُ بمعنی طیب

یَامَکْذَبَانُ بمعنی کاذب۔(۴) یَا لُکَعُ بمعنی احمق یَا فُسَقُ بمعنی فاسق یَا خُبَثُ بمعنی خبیث یَا غُدَرُ بمعنی غادر، یہ اَلْکَعْ فاسق، خبیث غادر سے معدول ہیں بوجہ عدل اور وصف غیر منصرف۔

سوال: (لُکَعُ) نہ بوجہ عدل غیر منصرف نہ مخصوص بندا کیونکہ حدیث میں فرمایا: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکُوْنُ اَسْعَدُ النَّاسِ لُکَعُ ابنَ لُکَعٍ ۔اوّل خبر (یَکُوْنُ) ہے اور دوم مجرور منون دوسری حدیث ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دریافت کرتے ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا اَیْنَ لُکَعٌ اس میں مبتدا منون ہے۔

جواب: اوّل حدیث میں (لُکَعَ) بمعنی (لئیم) اور دوم میں بمعنی صغیر صفت شبہ بروزن (فُعَلٌ) ہے جیسے: (حُطَمٌ) اس کی مؤنث (لُکَعَةٌ) آتی ہے اور جو مخصوص بندا اور معدول ہے، اس کی مؤنث (لَکَاعِ) ہے فافترقا۔

قسم دوم: سے یہ الفاظ ہیں (یَا لَکَاعِ) بمعنی (لئیمۃ) کہ (لکیعۃ) سے معدول ہے (یَا فَسَاقِ) بمعنی (فَاسِقَةٌ) اور اسی سے معدول ہے (یَا خَبَاثِ) بمعنی خبیثۃ اور اسی سے معدول اور تینوں مبنی بر کسر جیسے حَذَامِ یہ وزن بر تقدیر عدل سیبویہ کے نزدیک سب وشتم مؤنث میں قیاسی ہے کہ ہر ثلاثہ (۱) مجرد، (۲) تام، (۳) متصرف، (۴) کامل التصرف سے بنا سکتے ہیں۔ پس ثلاثی مجرد کی قید سے ثلاثی مزید اور رباعی نکل گئے اور تام کی قید سے ناقص اور متصرف سے غیر متصرف جیسے: (نِعْمَ) اور (بِئْسَ) اور کامل التصرف کی قید سے (یَدَعُ) اور (یَذَرُ) جیسے یَالَامِ بمعنی لئیمۃ اور اسی سے معدول (یَا قَذَارِ) بمعنی قَذِرَۃ یعنی (گندی) اور اسی سے معدول بخلاف امام مبرّد کہ ان کے نزدیک یہ وزن بھی سماعی ہے تو جو الفاظ اس وزن پر مسموع ہوئے ہیں اُن سے تجاوز صحیح نہیں، کیونکہ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ایسے صیغے ایجاد کرے جو عرب نے استعمال نہیں کیے۔

اقول: اسی واسطے اہل لغت لفظ (جوّاذ) بالتشدید کو غلط کہتے ہیں ۱۲۔

ترکیب

قوله: واذا نودی المعرّف باللّام قیل یا ایُّها الرّجلُ و یا

ھٰذا الرّجلُ و یَا ایُّھذا الرّجلُ. (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (اذا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم (نُوْدِیَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْمُعَرَّفُ) میں (ال) حرف تعریف برائے استغراق مبنی بر سکون (مُعَرَّفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول غیر عامل بوجہ فقدانِ اعتماد یا (ال) اسم موصول بمعنی (اَلَّذِیْ) تو عمل کرے گا کہ اعتماد حاصل ہو گیا (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اللّامِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (لامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَلْـمُعَرَّفُ) اسم مفعول اپنے ظرف لغو سے مل کر نائب فاعل (نُوْدِیَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (قِیـلَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (یَا ھٰذَا الرَّجُلُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (یَا اَیُّھٰذَا الرَّجُلُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر نائب فاعل (قِیـلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یاایھاالرجل. میں (یا[1]) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (اَیُّ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم موصوف (ھا) برائے تنبیہ مبنی بر سکون (اَلرَّجُلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد حضوری مبنی بر سکون (رَجُلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت (اَیُّ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ منصوب محلاً جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْا) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یاھٰذاالرّجل. میں (یا[2]) حرف ندا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر ضم مقدر موصوف (اَلـــرَّجُـلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد حضوری مبنی بر سکون (رَجُـلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت (ذا) موصوف اپنی صفت سے مل کر منادیٰ منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُـوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُـوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُـوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یا ایّھا ھٰذا الرّجل. میں (یا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (اَیُّ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم موصوف (ھـــا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً حَمْلاً علی اللفظ یا منصوب محلاً حملاً علی المحل معطوف علیہ (اَلـــرَّجُلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد حضوری مبنی بر سکون (رَجُـــلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً عطف بیان (ذا) اسم اشارہ معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر صفت (اَیُّ) موصوف اپنی صفت سے مل کر منادیٰ منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُــوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والتزموا رفع الرّجل لانّه المقصود بالنداء وتوابعه لانّها توابع معرب. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اِلْتَزَمُوْا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (وٌ) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے عرب (رَفْعَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَلرَّجُلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (رَجُلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (تَــوَابِــعِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ اضافت مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلرَّجُلُ (تَوَابِعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (اَلرَّجُلِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (رَفْعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَنَّ) حرف شبہ بفعل مبنی بر فتح موصول حرفی (ھـــا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلرَّجُلُ (اَلْـمَـقْصُوْدُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَـقْـصُـوْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (اَنَّ) (بـــا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلـنِّـدَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نِـدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَلْـمَـقْصُوْدُ) اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر اسم (اَنَّ) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنَّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَنَّ) حرف مشبہ بفعل موصول حرفی

مبنی برفتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے تَوَابِعُ (تَوَابِعُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (مُعْرَبٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (تَوَابِعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر اسم (اَنَّ) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنَّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور، مجرور محلاً، جار مجرور سے مل کر معطوف معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو (اِلْتَزَمُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و قالوا یا اللّٰہُ خاصّةً. (و) حرف عطف یا استیناف مبنی برفتح (قَالُوْا) فعل ماضی معروف مبنی برضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے عرب (یَا اَللّٰہُ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً ذو الحال (خَاصَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے ذو الحال (خَاصَّةً) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال ذو الحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ (قَالُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یا اللّٰہُ. میں (یَا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں، مبنی برسکون (اَللّٰہُ) اسم جلالت منادیٰ مفرد معرفہ مبنی برضم منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برسکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَلَكَ[1] فِي مِثْلِ يَا تَيْمُ تَيْمَ عَدِيِّ الضَّمُّ

اور تمہارے لئے جائز ہے یَا تَیْمُ تَیْمَ عَدِیِّ جیسی ترکیب میں ضم

وَالنَّصَبُ وَالْمُضَافُ[2] اِلٰى يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ

اور نصب اور منادیٰ مضاف بسوئے یائے متکلم میں

يـجـوزُ فيـهِ يـا غـلامِيْ ويـا غـلامِـيَ
جائز ہے یَـا غُلَامِـيَ اور یَـا غـلامِـیَ
و يا غُلَامِ و يا غلاما
اور یَا غُلَامِ اور یَا غُلَامَا

[1] **قوله: ولك في مثل الخ.** پیشتر منادیٰ غیر مکرّر کے احکام بیان کیے گئے تھے۔ یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ منادیٰ مکرّر کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ (یَـا تَیـمُ تَیمَ عَدِیٍّ) جیسی ترکیب میں منادیٰ کو مبنی بر ضم اور منصوب لفظاً لانا جائز ہے۔

سوال: یہ حکم تو یَا تَیمُ تَیمَ عَدِیٍّ کا نہ ہوا بلکہ ایسی ترکیب کا ہے جو اس کے مثل ہو کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے (فِيْ مِثْلِ یَا تَیْمُ تَیْمَ عَدِیٍّ) فرمایا ہے (فِيْ یَا تَیْمُ تَیْمَ عَدِیٍّ) نہیں فرمایا حتیٰ کہ حکم مذکور اس کے لئے ہو پس بتایا جائے کہ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: (مِثْـل الـخ) سے مراد ہر وہ ترکیب جس میں منادیٰ کو مضاف کر کے ذکر کرنے کا ارادہ کریں پھر مضاف الیہ ذکر کرنے سے پہلے مضاف کو مکرّر کر دیا جائے حکم مذکور ایسی ترکیب کے ہر فرد کا ہے اور یَا تَیْمُ تَیْمَ عَدِیٍّ اس کا ایک فرد تو اس کا بھی یہی حکم ہوا، الغرض منادیٰ مکرّر کا یہ حکم ہے کہ اس میں ضم اور نصب دونوں جائز بخلاف اس کی تکرار کہ وہ واجب النصب ہے وجہ ضم یہ کہ بروقت ارادۂ اضافت مضاف نہیں بلکہ مفرد معرفہ ہے اور منادیٰ مفرد معرفہ کا حکم بنا بر ضم اور وجہ نصب یہ کہ بروقت ذکر مضاف الیہ یعنی (عَـدِیٍّ) مذکور مضاف ہے اور منادیٰ مضاف منصوب ہوتا ہے اور تکرار یعنی (تَیْـمَ) ثانی کے واجب النصب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بر تقدیر ضم (تَیْمُ) اوّل (عَدِیٍّ) مذکور کی طرف مضاف ہے تو منادیٰ مبنی کا تابع مضاف ہوا اور تابع مضاف منصوب ہوتا ہے کَمَا مَرَّ یا وہ بر تقدیر اضافت (تیم) اوّل بسوئے عَدِیٍّ مذکور منادیٰ مضاف کا تابع ہے اور منادیٰ مضاف کے تابع میں نصب واجب کہ متبوع بھی منصوب ہے اور (تیـم) ثانی (تیـم) اوّل کے لئے دونوں صورت میں تاکید لفظی ہے۔ یہ علامہ سیبویہ کا مسلک ہے۔

سوال: برتقدیر اضافت (تیم) اوّل بسوئے (عَدِیّ) مذکور جب (تیم) ثانی منصوب ہوا تو اس پر تنوین کیوں نہیں آئی؟

جوابِ اوّل: اس لئے کہ غیر منصرف ہے بوجہ علمیّت اور تانیث معنوی کیونکہ بتاویل (قبیلہ) علم مؤنث ہے۔

جوابِ دوم: اگر علم مؤنث تسلیم نہ کیا جائے تو جواب یہ ہے کہ بوجہ ضرورتِ شعری تنوین نہیں آئی کہ تنوین لانے سے وزن منکسر ہو جائے گا۔ امام 'مبرّدؒ' کا مسلک یہ ہے کہ برتقدیر نصب (تیم) اوّل اس کا مضاف الیہ (عَدِیّ) محذوف ہے، نہ مذکور، تاکہ مضاف اور مضاف الیہ میں فصل لازم نہ آئے اور 'سیبویہؒ' نے (عَدِیّ) مذکور کو مضاف الیہ قرار دیا، تاکہ ارتکاب حذف سے محفوظ رہیں لِکُلِّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا اور امام 'سیرافی' کے نزدیک جب کہ (تیم) ثانی کو (عَدِیّ) مذکور کی طرف مضاف قرار دیں تو (تیم) اوّل کا فتح بموافقت (تیم) ثانی بھی جائز ہے جیسے: (يَا زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو) میں (زَیْد) کا فتح بموافقت (ابن) جائز ہے كَمَا مَرَّ۔

الحاصل (تیم) اوّل میں ضم، فتح، نصب، ہر ایک جائز بخلاف (تیم) ثانی کہ وہ بہر صورت واجب النصب ہے (يَا تَيْمَ تَيْمَ عَدِيّ) مصرع کا جزو ہے، پورا شعر یوں ہے۔

يَا تَيْمُ تَيْمَ عَدِيٍّ لَا اَبَالَكُمْ   لَا يُلْقِيَنَّكُمْ فِي سَوْءَةٍ عُمَرُو

یہ قصیدۂ جریر کا شعر ہے جس کو اُس نے عمرو تیمی کی ہجو میں کہا ہے (عَدِیّ) بروزن (غَنِیّ) تیم کے بھائی کا نام ہے بوجہ شہرتِ (عدیّ) تیم کی اس کی جانب نسبت کر دی گئی اور یہ قبیلہ (تیم عَدِیّ) کے نام سے مشہور ہو گیا۔ عرب میں (تیم) نامی چند قبائل ہیں جیسے: تیم اللّٰہ، تیم بن غالب، تیم بن مرۃ، تیم بن عبد مناف وغیرہ (لَا اَبَالَکُم) یہ کلمہ کبھی مدح میں استعمال کیا جاتا ہے، اس وقت مراد یہ ہوتی ہے کہ تم ایسے بہادر اور ذاتی بزرگی رکھنے والے ہو جس کو ناصر اور مربی کی احتیاج نہیں تو نَفیِ اَب کنایہ ہے نَفیِ مُرَبِّی سے یا یہ مراد ہوتی ہے کہ تمہارے لئے باپ نہیں جیسے فرشتوں کے لئے یعنی پاکیزگی اخلاق میں تم اُن کے مشابہ ہو اور کبھی ذم میں اس وقت مراد یہ ہوتی ہے کہ تم اولاد زنا ہو، یہاں پر معنیٔ اوّل مراد ہیں اور یہ ندا اور جوابِ ندا کے درمیان جملہ معترضہ ہے اور معنی شعر یہ ہیں کہ اے قبیلہ تیم عدی! تم بہادر ذاتی بزرگی رکھنے والے ہو، عمرو کو میری ہجو کرنے سے روکو، یہ تم کو قباحت میں نہ ڈال دے کہ میں تمہاری بھی ہجو کر بیٹھوں۔

۲۰ **قوله:** **والمضاف الٰی یاءِ المتکلم الخ.** منادئے مکرر کے بیان

سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمتہ یہاں سے منادئ مضاف بسوئے یائے متکلم کے احکام کا بیان شروع فرماتے ہیں، چنانچہ پانچ احکام بیان فرمائے: (۱) یہ کہ اس کو بفتح یائے متکلم پڑھنا جائز ہے جیسے: (یا غُلامِیَ) اور (۲) بسکون یائے متکلم جب کہ اس کے قبل کسرہ ہو ورنہ منادی مذکور کے اسمِ مقصور اور اسمِ منقوص ہونے کی صورت میں بر تقدیر سکون (یـا) اجتماعِ ساکنین لازم آئے گا، اسی طرح مثنّٰی اور جمع مذکر سالم ہونے کی صورت میں جیسے: (یـا غُـلامِیْ) وجہ فتح یہ کہ وہ بنابر مشہور اصل ہے کیونکہ جو کلمہ یک حرفی ہو اُس میں حرکت اصل ہے، تاکہ ابتدا بالساکن لازم نہ آئے اور حرکت میں اصل بوجہ خفت فتح ہے کیونکہ حرفِ واحد ضعیف ہے۔ خصوصًا جبکہ وہ حرفِ علّت ہو تو وہ حرکت ثقیلہ یعنی ضمّہ اور کسرہ کا متحمل نہ ہو سکے گا اور وجہ سکون یہ کہ وہ استعمال میں اکثر ہے، کیونکہ ہمیشہ بعد کلمہ واقع ہونے کی وجہ سے محتاجِ حرکت نہیں تو وہ ابتدا میں واقع ہی نہ ہوگی، حتیٰ کہ ابتدا بالساکن سے بچنے کے لئے حرکت کی ضرورت پیش آئے، بعض نے اسکان کو اصل قرار دیا کیونکہ سکون اصل ہے کہ وہ فتح سے بھی اخف، یہی قول اولیٰ ہے۔ اور (۳) باسقاطِ (یا) اور اکتفا بر کسرہ جیسے (یـاغُلامِ) بشرطیکہ یائے متکلم سے قبل کسرہ ہو، تاکہ (یـافَتَی) اور (یـاقَـاضِیْ) سے اعتراض واقع نہ ہو کہ ان دونوں یعنی اسمِ مقصور اور اسم منقوص مضاف بسوئے یائے متکلم میں اسقاط جائز نہیں، ان دونوں میں یائے متکلم مفتوح رہتی ہے خواہ منادیٰ ہوں یا نہ ہوں، کـمـا سیأتی اور (۴) یہ کہ کسرہ کو فتح کے ساتھ اور (یا) کو الف کے ساتھ بدلا جائے جیسے (یـاغُلامَـا) منادائے مذکور بہ نسبت حکمین سابقین ان دونوں متاخر الذکر حکموں کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے، وجہ یہ کہ ندا مقامِ تخفیف ہے کیونکہ مقصود جواب ندا ہوتا ہے اور ندا وسیلہ تو متکلم اس سے جلد تر فراغت حاصل کر کے مقصود کی طرف منتقل ہونا چاہتا ہے۔ لہٰذا (یـاغُلَامِـیْ) میں دو وجہ پر تخفیف کی گئی۔ اوّل بحذف (یائے) متکلم اور ابقائے کسرہ جو اس کے حذف پر قرینہ ہے، دوم ابدال کسرہ بفتحہ اور قلب (یا) بالف۔

سوال: اوّل وجہ میں تخفیف ضرور ہے، دوم میں نہیں، کیونکہ وجہ دوم میں کسرہ کی جگہ فتحہ آ گیا اور (یـا) کی جگہ الف، پھر تخفیف کیسے ہوگئی؟

جواب: تخفیف ایسے ہوگئی کہ فتحہ بہ نسبت کسرہ خفیف ہے اور الف بہ نسبت (یـا) لیکن مخفی نہ رہے کہ بایں دو وجہ تخفیف صرف اُس مُنادیٰ میں ہوتی ہے جس کی اضافت بسوئے یائے متکلم غالب و مشہور ہو، تاکہ غلبہ وشہرت (یائے) محذوفہ اور مقلوبہ پر دلالت کرے، لہٰذا (یـا عـدُوِّیْ) میں بایں دو وجہ تخفیف نہ کی جائے گی کہ لفظ

(عدو) کی اضافت بسوئے یائے متکلم غالب و مشہور نہیں اور اس چوتھی صورت میں الف حذف کر کے فتحہ باقی رکھنا جیسے: (یَا غُلَامَ) شاذ ہے، وجہ یہ کہ شذوذ اوّل کثرتِ تغییر، دوم یہ کہ فتحہ الف پر قرینہ ہوگا نہ (یا) پر تو تغییر (یا) بے قرینہ رہی، ''محرم آفندی'' جلد: اوّل (۵) یہ کہ بحالت وقف ہر چہار صور کے آخر میں (ھا) لاحق کی جائے جیسے: یَا غُلَامِیَهْ، یَا غُلَامِیَّهْ، یَا غُلَامِهْ، یَا غُلَامَاهْ اور صورت شاذہ میں (یا غُلَامَهْ) عارف جامی قدس سرہ السامی نے وقف اور وصل میں فرق کرنے کے پیش نظر ہر چہار صور میں لحوق (ھا) کا افادہ فرمایا اور علامہ محرم آفندی قدس سرہ القوی نے صورت شاذہ میں بھی بایں طور کہ (بالھاءِ) کو (یکون) محذوف کی خبر قرار دیا اور منادیٰ مضاف بسوئے یائے متکلم کو اسم جو تمام صورتوں کو شامل لیکن ''ھمع الھوامع'' شرح جمع الجوامع اور ''شرح رضی'' وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لحوق ہائے وقف صورت اوّل اور چہارم کے ساتھ مخصوص ہے بایں طور کہ اوّل میں جوازاً اور چہارم میں وجوباً، اسی واسطے علامہ محمد بن موسیٰ البسوی قدس سرہ القوی نے اپنے حاشیئے میں تعمیم کو محل نظر قرار دے کر فرمایا کہ مصنف علیہ الرحمۃ کی شرح سے ظاہر یہ ہے کہ وَبِالْهَاءِ وَقْفًا مبتدائے محذوف (ھو) کی خبر ہے جس کا مرجع صرف صورت چہارم یعنی (یَا غُلَامَا) کیونکہ انہوں نے بجز صورتِ چہارم باقی صور کا ذکر نہیں فرمایا، اسی طرح 'زمخشری' نے بھی صورت چہارم پر اقتصار کیا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

سوال: 'عارفِ جامی' قدس سرہ السامی کی تقدیر مذکور کے پیش نظر چاروں صورتوں میں بحالت وقف لحوق (ھا) کا وجوب مفہوم ہوتا ہے، حالانکہ بجز صورتِ چہارم کسی صورت میں لحوق (ھا) واجب نہیں، وجہ انفہام وجوب یہ کہ یہ مقام بیان ہے اور مقام بیان میں سکوت مفید حصر ہوتا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے حالت وقف میں لحوق (ھا) کو بیان فرمایا اور عدمِ لحوق سے سکوت اختیار کیا، تو مفہوم ہوا کہ حالتِ وقف لحوقِ (ھا) میں منحصر ہے، عدمِ لحوق کی گنجائش نہیں، تو لحوق واجب ہوا؟

جواب: بعض شارحین نے سوالِ مذکور کے دفع میں فرمایا کہ عبارت میں معطوف علیہ مع حرفِ عطف محذوف ہے۔ پس مقامِ بیان میں سکوت متحقق نہ ہوا تقدیر عبارت یوں ہوگی: وَیَکُوْنُ بَلَاهَاءٍ وَبِالْهَاءِ وَقْفًا، اب ظاہر ہوا کہ بحالت وقف لحوق اور عدم لحوق دونوں ثابت ہیں لیکن اس ثبوت کو بمعنی عدمِ امتناع لیا جائے تاکہ جواز اور وجوب دونوں کو شامل ہو جائے کیونکہ صورت چہارم میں وجوب ہے اور باقی میں جواز اور ملا 'عبدالحکیم

سیالکوٹی علیہ الرحمتہ نے اپنے حاشیہ "عبدالغفور" میں فرمایا کہ جن قضایا میں جہت ذکر نہ کی جائے ان میں متعارف اطلاق عام ہے اور ضرورت پر حمل خصوصیت مقام کے پیش نظر ہوتا ہے، لہٰذا (یکون بالهاء وقفًا) قضیہ مطلقہ عامہ ہوا جو وجوب اور جواز دونوں کو شامل اب یہ ضرورت نہ رہی کہ عبارت میں حذف مذکور اختیار کیا جائے۔۱۲

ترکیب

قوله: وَلَكَ فى مثل يا تَيْمُ تَيمَ عَدِىّ الضَّمُّ وَالنَّصْبُ.

(و) حرف استیناف مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ك) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (جَازَ) فعل مقدر کا (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فى) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (يا تيمُ تيمَ عدِىّ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر دوم (اَلضَّمُّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ضَمُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلنَّصْبُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (نَصْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (اَلضَّمُّ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل (جَازَ) فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ يا تيمُ تيمَ عدِىّ. میں (یا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (تَيْمُ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً موکد (تَيْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حملاً علی المحل مضاف (عَدِىّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید موکد اپنی تاکید سے مل کر مفعول بہ یا (تَيْمَ) اوّل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً منادیٰ مضاف (عَدِىّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (تَيْمَ) اوّل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موکد (تَيْمَ) ثانی مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تاکید اس سے تنوین موکد کی موافقت میں ساقط ہوگئی، موکد اپنی تاکید سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل

اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: وَالمضاف الٰی یاء المتکلّم یجوز فیه یا غلامیْ و یاغلامِیَ ویاغلامِ ویا غلامًا. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اَلْمُضَافُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُضَافُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی برسکون (یَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْمُتَکَلِّمِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد ذہنی مبنی برسکون (مُتَکَلِّمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (یَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُضَافُ) اسم مفعول اپنے ظرف لغو سے مل کر صفت موصوف مقدر (اَلْمُنَادیٰ) کی (اَلْمُنَادیٰ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (یَجُوْزُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (هـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا **یَا غُلَامِیَ** مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (یَا غُلَامِیْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَا غُلَامِ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (یَا غُلَامًا) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر فاعل (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یاغُلامیْ. میں (یَا) حرفِ ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی برسکون (غُلَامِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون کیونکہ بنا میں اصل سکون ہے (غُلَامِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انــــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برسکون، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یاغلامِیَ. میں (یَا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی برسکون (غُلَامِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکتِ مناسبت (یــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح

بایں وجہ کہ یک حرفی اسم میں اصل یہ ہے کہ متحرک ہو اور حرکت میں بوجہ خفت فتحہ اصل ہے (غُلَامِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یا غلامِ. میں (یَا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (غُلَامِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم محذوف جس پر کسرہ ماقبل دلالت کرتا ہے منصوب تقدیراً کسرہ موجودہ حرکت مناسبت (یَـا) ضمیر مجرور متصل محذوف مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (غُلَامِ) مضاف اپنے مضاف الیہ محذوف سے مل کر منادیٰ مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُــوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یا غلامَا.. میں (یَا) حرف ندا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (غُلَامَا) میں (غُلَامَ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم جس کو الف سے بدل دیا گیا اور کسرۂ ماقبل کو فتحہ سے برائے مناسبت الف پس فتحہ حرکت مناسبت اور الف عوض یائے متکلم (غُلَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وبالهاءِ وقفًا وقالوا يا اَبِىْ ويا اُمِّىْ وَيَا اَبَتِ

اور ان چار صورتوں میں بحالت وقف ھا کے ساتھ ہوتا ہے اور عرب نے کہا یَا اَبِیْ اور یَا اُمِّیْ اور یَا اَبَتِ

وَ يَا اُمَّتِ فتحًا وَكَسْرًا وَ بِالْاَلِف دون الياءِ

اور یَا اُمَّتِ بفتح تا یا بکسر تا اور کہا عرب نے الف کے ساتھ بعد تا کے نہ یا کے ساتھ۔

ا؎ **قولہ: وقالوا یَا اَبِیْ الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ اب یہاں سے لفظ (اَبْ) اور لفظ (اَمْ) مضاف بسوئے یائے متکلم کے احکام بیان فرماتے ہیں کہ اہل عرب کے نزدیک ان دونوں میں (یَا غُلَامِیْ) کی مذکورہ بالا صور کے علاوہ تین صورتیں اور بھی جائز ہیں وجہ یہ کہ ان دونوں کی ندا کلام عرب میں کثیر ہے۔ مذکور صور یہ ہیں: (یَا اَبِیَ) اور (یَا اَبِیْ) اور (یَا اَبِ) اور (یَا اَبَا) اور کتاب میں غیر مذکور صورت شاذ (یَا اَبَ) اور (یَا اُمِّیَ) اور (یَا اُمِّیْ) اور (یَا اُمِّ) اور (یَا اُمَّا) اور غیر مذکورہ صورتِ شاذ (یَا اُمَّ) اسی طرح بحالت وقف لحوقِ (ھَا) کی جوازی اور وجوبی صورتیں (یَـا اَبِیَهْ) (یَـا اَبِیْه) (یَـا اَبَهْ) یہ تینوں صورتیں جوازی ہیں (یَااَبَاهْ) یہ وجوبی ہے (یَااُمِّیَهْ) (یَااُمِّیْهْ) (یَااُمَّهْ) یہ تینوں جوازی اور (یَااُمَّاهْ) وجوبی ہے۔ پس ہر ایک میں یہ آٹھ صورِ مذکورہ ہوئیں اور دیگر تین صورتیں یہ ہیں:

اوّل: یہ کہ یائے متکلم کو (تـــا) سے بدل لیں بایں مناسبت کہ دونوں آخر اسم میں زیادہ ہوتی ہیں، پھر (تا) کو کسرہ دے دیں کہ کسرہ اور (یا) میں مناسبت ہے۔ وہ یہ کہ کسرہ کے اشباع سے (یا) پیدا ہوتی ہے تو مبدل منہ میں مبدل منہ کا شائبہ باقی رہے گا جیسے: (یَا اَبَتِ) اور (یَا اُمَّتِ)۔

دوم: یہ کہ (تا) کو فتح دیں بایں مناسبت کہ (تا) یائے مفتوحہ کا بدل ہے جیسے: یَا اَبَتَ، یَا اُمَّتَ۔

سوم: یہ کہ (تا) کے بعد الف زیادہ کریں تاکہ دو عوض کا اجتماع ہو جائے کہ (تا) اور الف دونوں یائے متکلم کا عوض ہوتے ہیں **کَمَا مَرَّ آنِفًا** اور دو عوض کا اجتماع جائز ہے جیسے: (یَااَبَتَا) اور (یَااُمَّتَا) بخلاف عوض اور معوض عنہ کا اجتماع کہ وہ جائز نہیں، اسی واسطے فرمایا: **بِـالْاَلِفِ دُوْنَ الْیَاءِ،** **نظر بر آں** (یَا اَبَتِیْ) اور (یَـا اُمَّتِـیْ) کہنا درست نہ ہوگا، کیونکہ ان میں عوض اور معوض عنہ دونوں مجتمع ہیں۔ یہاں پر ایک صورت نادرہ بھی ہے جس کو ندرت کی بنا پر مصنف علیہ الرحمۃ نے ذکر نہیں فرمایا۔ وہ یہ کہ یائے متکلم کو (تا) کے ساتھ بدل کر (تـا) کو ضمّہ دیں جیسے: (یَـا اَبَتُ) اور (یَـا اُمَّتُ)، وجہ یہ کہ اس ترکیب میں (اَبَتُ) اور (اُمَّتُ) بمنزلہ منادائے مفرد معرفہ ہے جس کو اہل عرب مبنی بر ضم کیا کرتے ہیں، بمنزلہ مفرد معرفہ اس لئے قرار دیا کہ (اَبْ) اور (اُمْ) حقیقتاً مضاف ہیں مگر اضافت صورۃً نہیں، تو ایسے اسم کے مشابہ ہوئے جس کے آخر تائے تانیث ہوتی ہے جیسے: (ثُبَةٌ)

سوال: یہ (تا) یائے متکلم کا بدل ہے، تائے تانیث نہیں، پھر مشابہت مذکورہ کیسے پائی گئی؟

جواب: بے شک یائے متکلم کا بدل ہے، اسی واسطے کشیدہ لکھی جاتی ہے مگر شائبہ تانیث سے خالی نہیں، اسی واسطے حالت وقف میں (ھا) ہو جاتی ہے جیسے وہ (تا) جو محض تانیث کے لئے ہو، اس میں شائبہ تانیث بایں معنی ہے کہ یہ بنائے کلمہ سے زائد کا بدل ہے یعنی یائے متکلم کا جو (اَب) اور (اُم) کی بنا میں داخل نہیں اور تائے تانیث بھی بنائے کلمہ پر زائد ہوتی ہے بخلاف لفظ (بنت) کہ اس کی (تا) حرفِ اصلی کا بدل ہے، کیونکہ لفظ (بنت) اصل میں (بَنَوَۃٌ) تھا (واو) محذوف ہوا وجوباً اور (تا) کو اس کا عوض قرار دیا گیا کیونکہ حذفِ وجوبی بدون تعویض نہیں ہوتا تو یہ (تا) حرف اصلی کا بدل ہوئی، پھر (فا) کلمہ کو کسرہ اور عین کلمہ کو ساکن کر دیا گیا، چونکہ حرف اصلی کا بدل ہے، اسی واسطے حالت وقف میں (ھا) نہیں ہوتی۔

سوال: لفظ (اب) مذکر کے لئے ہے، پھر اس میں تائے تانیث کا ہونا کیا معنی؟

جواب: الفاظ مذکر میں بھی تائے تانیث آتی ہے جیسے: (طَلْحَۃٌ) جو مذکر کا نام ہے اور اس کے غیر منصرف ہونے میں علمیت کے ساتھ ساتھ تائے تانیث کو بھی دخل ہے اور حَمَامَۃٌ وَشَاۃٌ کہ نر پر بھی بولے جاتے ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: وبالهاءِ وقفًا. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْھَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ھَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر معطوف بر ماقبل بحسب المعنی یعنی،

يَجُوْزُ فِي الْمُضَافِ اِلٰى ياء المتكلم الوجوه الاربعة حال كونها بلاهاءِ وبالهاءِ وقفًا. (يَجُوْزُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْمُضَافِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُضَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول غیر عامل (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (یَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْمُتَکَلِّمِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد ذہنی مبنی بر سکون (مُتَکَلِّمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (یَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُضَافِ) اسم مفعول اپنے ظرف لغو سے مل کر صفت موصوف مقدر (اَلْمُنَادٰی)

کی (اَلْمُنَادیٰ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَلْوُجُوْهُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (وُجُـوْهُ) جمع بکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (اَلْاَرْبَـعَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَرْبَعَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت (اَلْوُجُوْهُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل (حَـالَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کَـوْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر اسمیت مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلْـوُجُوهُ الْاَرْبَعَةُ (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (لَا) حرف اعتراض درمیان جار مجرور مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں اور کوفیہ کے نزدیک اسم بمعنی (غَیْر) مضاف (هَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً یا مضاف الیہ جار مجرور سے مل کر یا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، معطوف علیہ اپنے معطوف یعنی (بِـالْهَاءِ) سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا (ثَابِتَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں (هِـی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (کَوْنِ) مذکور (وَقْـفًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ باعتبار مضاف جس کو حذف کر کے اس کو قائم مقام کر دیا گیا یعنی حَالَةَ وَقْفٍ (ثَابِتَةً) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر اور مفعول فیہ سے مل کر خبر (کَوْنِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیہ ہوا (حَالَ) مضاف کا (حَالَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وقـالـوا يـا ابِـىْ ويَـا اُمِّى ويَا ابَتِ و يا اُمَّتِ فتحًا و كسرًا و بالالفِ دون الياءِ. (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (قَالُوْا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (یَـا اَبِـیْ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَـا اُمِّـیْ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَا اَبَتِ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ (و) عطف مبنی بر فتح (یَا اُمَّتِ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف (یَا اَبَتِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال (فَتْحًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (کَسْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بَـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْاَلِفِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَلِفِ) مفرد

منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا(ثَابِتَیْنِ) مقدر کا(ثَابِتَیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھما) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَابِتَیْنِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر معطوف (فَتْحًا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف (یَا اَبِیْ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مفعول بہ (دُوْنَ) ظرف منصوب لفظاً مضاف (اَلْیَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (یَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (دُوْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (قَالُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ (دُوْنَ الْیَاءِ) کو (اَلْاَلِفِ) سے حال قرار دیں یا (قَالُوْا) کی ضمیر فاعل سے۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یَا اَبِیْ. میں (یا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں، مبنی بر سکون (اَبِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (اَبِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَا اُمِّیْ. میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (اُمِّ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (اُمِّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَا اَبَتَ. میں (یا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (اَبِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم محذوف منوی (ت) اُس کا عوض منصوب تقدیراً فتحہ موجودہ بمناسبت (تا) کہ تائے تانیث کا ماقبل

ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے (اَبَ) مضاف اپنے مضاف الیہ محذوف منوی سے مل کر منادیٰ مفعول بہ جس کا فعل (اُدْعُو) محذوف وجوبا (اُدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اُدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَا اُمَّتَ. میں (یا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (اُمَّ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم محذوف منوی (ت) اُس کا عوض منصوب تقدیراً فتحہ موجودہ بمناسبت (تا) کہ تائے تانیث کا ماقبل ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے (اُم) مضاف اپنے مضاف الیہ محذوف منوی سے مل کر منادیٰ مفعول بہ جس کا فعل (اُدْعُوْ) محذوف وجوبا (اُدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اُدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وَ یَا[1] ابْنَ اُمِّ وَیَا ابْنَ عَمِّ خاصّةً مثل باب

اور یَا ابْنَ اُمِّ اور یَا ابْنَ عَمِّ خاص کر مانند باب

یا غُلامِی وقالوا یا ابنَ اُمَّ و یَا ابْنَ عَمَّ و

یَا غُلامِی ہیں اور کہا بزیادت وجہ دیگر یَا ابنَ اُمَّ اور یَا ابْنَ عَمَّ اور

تَرخیم[2] المنادیٰ جائز وفی غیره

ترخیم منادیٰ میں واقع ہوتی ہے اور اس کے غیر میں

ضرورة و هُوَ[3] حذف فی آخره تخفیفًا

بضرورت اور ترخیم حذف کرنا ہے منادیٰ کے آخر میں بطور تخفیف

۱؎ **قولہ: یَا ابنَ اُمِّ الخ.** مصنف علیہ الرحمتہ یہاں سے لفظ (ابنْ) اور (اُمْ) اور (عَمْ) کا حکم بیان فرماتے ہیں، جب کہ لفظ (ابن) منادائے مضاف بسوئے (اُمْ) یا (عَمْ) ہو، اور (اُمْ) یا (عَمْ) مضاف بسوئے یائے متکلم ہوں حکم یہ ہے کہ اس تقدیر پر (یَا غُلَامِی) کی طرح اہل عرب چار صورتیں استعمال کرتے ہیں: یَا ابنَ اُمِّیَ، یَا ابن اُمِّیْ، یَا ابنَ اُمِّ، یَا ابْنَ اُمَّا اوریَا ابْنَ عَمِّیَ، یَا ابْنَ عَمِّیْ، یَا ابْنَ عَمِّ، یَا ابْنَ عَمَّا اور اس تقدیر پر بوجہ کثرت استعمال طول لفظ ثقل تضعیف وہ صورت بھی مختار ہے جو (یَا غُلَامِی.) میں بسبب فقدانِ وجہ مذکور شاذ تھی یعنی صورت چہارم میں الف کو حذف کر کے فتحہ پر اکتفا جیسے: یَا ابنَ اُمَّ اور یا ابنِ عَمَّ اور حالت وقف میں (یَا ابنَ اُمِّیَهْ) (یَا ابْنَ اُمِّیَهْ) (یَا ابْنَ اُمِّهْ) (یَا ابْنَ اُمَّاهْ) (یَا ابْنَ اُمَّهْ) اسی طرح بر تقدیر لفظ (عَم) بحالت وقف یہ پانچوں صورتیں جاری ہوں گی۔

سوال: مصنف علیہ الرحمتہ نے فرمایا (خَاصَّةً) یعنی حکم مذکور (یَا بْنَ اُمِّ) اور (یَا ابنَ عَمِّ) کے ساتھ مختص ہے۔ تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ حکم مذکور کا اختصاص اگر بنظر لفظ (ابن) ہے تو معنی عبارت یہ ہوں گے کہ لفظ (ابن) کے غیر میں حکم مذکور جاری نہ ہوگا، حالانکہ جاری ہے جیسے: (یَا بِنْتَ اُمِّیَ) (یَا بِنْتَ اُمِّیْ) (یَا بِنْتَ اُمِّ) (یَا بِنْتَ اُمَّا) اور (یَا بنتَ اُمَّ) اسی طرح (یَا بِنْتَ عَمِّیَ) (یَا بِنْتَ عَمِّیْ) (یَا بِنْتَ عَمَّا) اور (یَا بِنْتَ عَمَّ) اور اگر بنظر لفظ (اُمْ) یا (عَمْ) ہے تو معنی عبارت یہ ہوں گے کہ حکم مذکور کے لئے لفظ (اُمْ) یا (عَمْ) ضروری ہے خواہ ان کا مضاف لفظ (اِبنْ) ہو یا اور کوئی لفظ دونوں صورتوں میں حکم مذکور جاری ہوگا حالانکہ ایسا نہیں۔ اگر لفظ (اِبن) کے سوا اور کوئی لفظ مضاف ہو تو حکم مذکور جاری نہیں ہوتا جیسے: (یَا غُلَامَ اُمِّیْ) میں بجز فتح یا (یَا غُلَامَ اُمِّ، یَا غُلَامَ اُمَّا اور یَا غُلَامَ اُمَّ) درست نہیں اور اگر اختصاص دونوں کے پیش نظر ہے تو یَا بِنْتَ اُمَّ حکم مذکور سے خارج ہو جائے گا، حالانکہ حکم مذکور اس میں جاری ہے؟

جواب: حکم مذکور کا اختصاص دونوں کے پیش نظر ہے لیکن اختصاص بنظر (اُمْ) اور (عَمْ) حقیقی ہے کہ ان کے جمیع ماسوا میں جاری نہیں اور اختصاص بنظر (ابنْ) اضافی ہے کہ ماسوائے لفظ (بِنْتْ) کے اعتبار سے ہے تو حکم مذکور کی نفی ماسوا سے ہوئی، نہ (بِنْتْ) سے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲؎ **قولہ: و ترخیم المنادیٰ الخ.** مصنف علیہ الرحمتہ اب یہاں سے منادیٰ کی ایک خصوصیت بیان فرماتے ہیں جس کو ترخیم کہا جاتا ہے۔

سوال: جب ترخیم غیر منادیٰ میں بھی واقع ہوتی ہے تو اس کو منادیٰ کی خصوصیت کہنا درست نہ ہوا؟
جواب: ترخیم غیر منادیٰ یعنی شعر میں واقع ہوتی ہے لیکن بضرورت اور کلامِ نثر کے اندر منادیٰ میں بلا ضرورت واقع ہوتی ہے تو منادیٰ کی خصوصیت وہ ترخیم ہے جو نثر کے اندر منادیٰ میں بلاضرورت واقع ہو اور ترخیم بضرورت منادیٰ کے ساتھ مخصوص نہیں۔
سوال: مناسب یہ ہے کہ شی کی معرفت کرانے کے بعد اس کا حکم بیان کیا جائے۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے ابتدائے کتاب میں کلمہ کی تعریف کے بعد اس کا حکم بیان فرمایا تھا۔ یہاں پر اس کے خلاف کیوں کیا کہ پہلے ترخیم کا حکم بیان فرمایا کہ منادیٰ میں جائز ہے اور غیر میں بضرورت پھر اس کی تعریف بیان فرمائی؟
جواب: تقدیم ذکری کبھی اسی اصل کے مطابق کی جاتی ہے اور کبھی باعتبار قصہ متکلم جو اسی نکتہ پر مبنی ہوتا ہے، چنانچہ یہاں پر حکم کا بیان مقصود بالذات ہے، کیونکہ یہاں پر اسی کی تفصیل منظور ہے جو آئندہ آرہی ہے۔ اسی واسطے ذکر میں حکم کو مقدم فرمایا جیسے اولیائے کرام کے تذکرہ میں قرآن کریم نے پہلے ان کا حکم بیان فرمایا کہ **اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ،** پھر ان کی تعریف بیان فرمائی کہ **اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ** آیت میں تقدیم حکم کا نکتہ تعجیل مسرت اور تعجیل اظہارِ عظمت ہے۔
سوال: ترخیم بضرورت کی مثال بیان فرمایئے؟
جواب: عرب کا مشہور شاعر **ذُو الرُّمَّۃ** اپنی محبوبہ (**مَيَّة**) کے بارے میں کہتا ہے۔

دِيَـارَ مَيَّةَ اِذْمَـيَّ تُسَـاعِفُـنَـا   وَلَا يَـرىٰ مِثْلَهَا عَرَبٌ وَلَا عَجَمٌ

(**دِيَـارَ**) مفعول بہ منصوب بفعل مقدر مثلاً (**اِلْـزَمُـوْا**) ہے اور (**اِذْ**) برائے تعلیل اور (**مَـيَّ**) مبتدائے مرخم کہ اصل میں (**مَيَّة**) تھا۔ اس میں ترخیم بایں ضرورت کی گئی کہ بدون ترخیم مصرع وزن سے بڑھ جاتا ہے، (**تُسَاعِفُنَا**) بمعنی (**تُسَاعِدُنَا**) اُس مبتدائے مرخم کی خبر ہے باقی ظاہر۔
۳ قوله: وهو حذف الخ. مصنف علیہ الرحمۃ ترخیم منادیٰ کے حکم سے فارغ ہو کر اب اس کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ منادیٰ کے آخر میں تخفیفاً حذف کرنے کو ترخیم کہا جاتا ہے۔ ضمیر (**هو**) کا مرجع ترخیم منادیٰ ہے اور (**فِيْ آخِرِهٖ**) میں ضمیر مجرور مضاف الیہ (**ہ**) کا مرجع منادیٰ تو یہ تعریف مطلق ترخیم کی نہیں بلکہ ترخیم منادیٰ کی ہے، کیونکہ زیر بحث وہی ہے آئندہ اسی کی شروط بیان کی جارہی ہیں۔ ہاں اس سے

مطلق ترخیم کی تعریف مستفاد ہو سکتی ہے کیونکہ ذکرِ مقید ذکرِ مطلق کو مستلزم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اسم کے آخر میں تخفیفاً حذف کرنا اسم کے ساتھ تقلید اس لئے کہ غیر اسم میں ترخیم نہیں پائی گئی۔

سوال: ترخیم کے اصطلاحی اور لغوی معنی میں کیا مناسبت ہے؟

جواب: لغت میں ترخیم کے معنی ہیں لفظ میں تخفیف کرنا معنی عام ہیں اور ترخیم منادیٰ کے معنی مذکور اس کا فرد کیونکہ ترخیم منادیٰ لفظ میں مخصوص تخفیف سے عبارت ہے۔ حلاف لغوی ترخیم کہ وہ ہر لفظی تخفیف پر بولی جاتی ہے۔

سوال: ترخیم منادیٰ کی تعریف مذکور دخول غیر سے مانع نہیں کیونکہ یہ (یَا غُلَامِ) کی (یا) کے حذف پر صادق آتی ہے کہ (غُلَامِ) منادیٰ کے آخر سے (یائے متکلم) تخفیفاً حذف کی گئی ہے حالانکہ یہ حذف از قبیل ترخیم نہیں؟

جواب: جی نہیں، اس لئے کہ یائے متکلم (غُلَامِ) منادیٰ کا آخر نہیں وہ تو مضاف الیہ ہے اور مضاف الیہ مضاف کا آخر نہیں ہوتا۔ وجہ یہ کہ آخر کلمہ محل اعراب ہوتا ہے اور اس منادیٰ کے اعراب کا محل یائے متکلم نہیں تو وہ اُس کا آخر بھی نہ ہوئی بلکہ اُس منادیٰ کا آخر (م) ہے جو حذف نہیں کی گئی اور نصب تقدیری اسی پر معتبر ہے۔

الغرض اس (یا) کا حذف (فِیْ آخِرِہٖ) کی قید سے خارج ہو گیا اور تعریف دخولِ غیر سے مانع رہی۔

سوال: تعریف اب بھی دخول غیر سے مانع نہیں کیونکہ (یَا یَدُ) میں (یَدُ) منادیٰ ہے اور اس کے آخر میں تخفیفاً (یَا) کا حذف ہے اس لئے کہ (یَدُ) اصل میں (یَدَیٌ) تھا حالانکہ یہ حذف ترخیم نہیں؟

جواب: مراد یہ ہے کہ منادیٰ کے آخر میں حذف مجرد تخفیف پر مبنی ہو نہ اعلال پر اور (یَدُ) میں حذف بوجہ اعلال ہے اور اعلال کا مستلزم تخفیف ہونا شے دیگر ہے، پس اس حذف پر ترخیم کی تعریف صادق نہ آئی اور تعریف دخولِ غیر سے مانع رہی، اس تعریف میں (حَذْفُ) جنس ہے کہ ہر حذف کو شامل اور (فِیْ آخِرِہٖ تَخْفِیْفًا) فصل ہے جس سے اغیار نکل گئے۔۱۲

ترکیب

قوله: وَیَا ابْنَ اُمِّ وَ یَا ابْنَ عَمِّ خاصّةً مثل باب یاغلامی.

(و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (یَا ابْنَ اُمِّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَا ابْنَ عَمِّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذو الحال (خَاصَّةً) مفرد

منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (خَاصَّۃً) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (بَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (یَا غُلَامِیْ) مرادالّلفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (بَابِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا (مِثْلُ) مضاف کا (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ (و) کو حرف عطف قرار دیں اور (یَا ابْنَ اُمِّ) وغیرہ (یَا اَبِیْ) پر معطوف ہو اس تقدیر پر (مِثْلُ) باعتبار موصوف مقدر (قَالُوْا) کا مفعول مطلق ہوگا۔ اسی طرح (خَاصَّۃً) فعل مقدر (خَصًّا) کا مفعول مطلق ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں یہ جملہ فعلیہ ہو کر حال بھی ہوسکتا ہے اور جملہ مستانفہ یا معترضہ بھی قرار دے سکتے ہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یَا ابْنَ اُمِّ. (یَا) حرف ندا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (ابْـنَ) منادیٰ مضاف منصوب لفظاً (اُمِّ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم محذوف منوی جس پر کسرۂ ماقبل دلالت کرتا ہے مجرور تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (اُمِّ) مضاف اپنے مضاف الیہ محذوف منوی سے مل کر مضاف الیہ، (ابْـنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، جس کا فعل (اَدْعُـوْ) محذوف وجوباً، (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون، (اَدْعُـوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَا ابْنَ عَمِّ. (یَا) حرف ندا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (ابْنَ) منادیٰ مضاف منصوب لفظاً (عَـمِّ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم محذوف منوی جس پر کسرۂ ماقبل دلالت کرتا ہے مجرور تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (عَـمِّ) مضاف اپنے مضاف الیہ محذوف منوی سے مل کر مضاف الیہ (ابْـنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُـوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَـا غُـلَامِی. (یَـا) حرف ندا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (غُلَامِ) غیر جمع مذکر سالم

مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون کیونکہ بنا میں اصل سکون ہے (غُلَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُــوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُــوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْا) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و قالوا یا ابنَ اُمَّ و یا ابن عَمَّ. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قَالُوْا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون راجع بسوئے عرب (یَا ابْنَ اُمَّ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَا ابْنَ عَمَّ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ (قَالُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یَا ابنَ اُمَّ . (یَا) حرف ندا مبنی برسکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (اِبْنَ) منادیٰ مضاف منصوب لفظاً (اُمَ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم محذوف منوی مجرور تقدیراً فتحہ موجودہ حرکت مناسبت بالف محذوفہ (اُمَّ) مضاف اپنے مضاف الیہ محذوف منوی سے مل کر مضاف الیہ (اِبْــنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برسکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَا ابنَ عَمَّ. (یَا) حرف ندا مبنی برسکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (اِبْنَ) منادیٰ مضاف منصوب لفظاً (عَـــمَّ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم محذوف منوی مجرور تقدیراً فتحہ موجودہ حرکت مناسبت بالف محذوفہ (عَمَّ) مضاف اپنے مضاف الیہ محذوف منوی سے مل کر مضاف الیہ (اِبْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برسکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل ا[ور] منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و ترخیم المنادیٰ جائز. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (تَرْخِیْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْـمُـنَـادَیٰ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُنَادَیٰ) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف الیہ (تَرْخِیْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (جَائِزٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (جَائِزٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و فی غیرہ ضرورۃ. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے اَلْمُنَادَیٰ (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (یُفْعَلُ) مقدر کا (یُفْعَلُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے تَرْخِیْم (ضَرُوْرَۃً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً بمعنی (اِحْتِیَاجًا) مفعول لہٗ (یُفْعَلُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وھو حذف فی آخرہ تخفیفًا. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے تَرْخِیْمُ الْمُنَادَیٰ (حَذْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (آخِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے اَلْمُنَادَیٰ (آخِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (تَخْفِیْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول لہٗ (حَذْفٌ) مصدر اپنے ظرف لغو اور مفعول لہٗ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وشرطہٗ ان لایکون مضافًا وَلاَ مستغاثًا

اور اس کی شرط یہ ہے کہ منادیٰ مضاف نہ ہو اور نہ مستغاث

ولا جملةً ویکون اِمّا علمًا زائدًا علٰی ثلٰثة

اور نہ جملہ اور منادیٰ یا تو ایسا علم ہو جس میں تین

احرف و امّا بتاء التّانیث فان[۲] کان فی

حرف سے زائد ہوں یا ایسا اسم جس کے ساتھ تائے تانیث ہو پس اگر اس کے

آخره زیادتان فی حکم الواحدة کاسماء[۳]

آخر میں ایسے دو حرف زائد ہوں جن کے لئے ایک حرف زائد کا حکم ہے جیسے اسماء

و مروان اوحرف صحیح قبله مدّة وهو

اور مروان یا اس کے آخر میں ایسا حرف صحیح ہو جس سے پیشتر حرف مدّة ہے درآنحالیکہ وہ

اکثر من اربعة احرف حذفتا و ان کان

چار حرف سے زائد پر مشتمل ہو تو وہ دونوں حرف حذف کر دیئے جائیں گے اور اگر وہ منادیٰ

مرکّبًا حذف الاسم الاخیر وان کان غیر

مرکب ہے تو اسم اخیر حذف کیا جائے گا اور اگر منادیٰ ایسا نہیں تو

ذٰلِك فحرف واحد

حرف واحد حذف کیا جائے گا

لے **قوله: و شرطه ان لایکون الخ**۔ مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ترخیم منادیٰ کی شروط بیان فرماتے ہیں جب کہ نثر میں واقع ہو شعر میں ہونے کے لئے کوئی شرط نہیں کیونکہ وہ ضرورت پر مبنی ہوتی ہے اور ضرورت کے لئے کوئی شرط نہیں۔ وہ شروط چار ہیں جن میں تین عدمی اور ایک وجودی ہے۔ تین عدمی میں:

اوّل: یہ کہ منادیٰ مضاف نہ ہو، نہ باضافت معنوی نہ باضافت لفظی، وجہ یہ کہ حذف مضاف کے آخر میں ہوگا یا مضاف الیہ کے آخر میں مضاف کے آخر میں جائز نہیں کیونکہ یہ مرکب اضافی اگر علم ہے تو معنی علمی کے پیش نظر مضاف کا آخر منادیٰ کا آخر نہیں بلکہ وسط ہے کیونکہ علم مجموعہ ہے اور ترخیم وسط میں نہیں ہوتی ہے اور اگر مرکب اضافی علم نہیں تو بھی مضاف کے آخر میں حذف جائز نہ ہوگا کیونکہ بنظر معنی اضافی مضاف بدون مضاف الیہ تام نہیں ہوتا تو مضاف کا آخر بمنزلہ وسط کلمہ ہوا اور ترخیم وسط میں نہیں ہوتی اور مضاف الیہ کے آخر میں حذف اس لئے جائز نہیں کہ مضاف الیہ کا آخر بنظرِ لفظ منادیٰ کا آخر نہیں کیونکہ اعراب مضاف کے آخر پر جاری ہوتا ہے نہ مضاف الیہ کے آخر پر تو اعراب کے لحاظ سے مضاف الیہ کا آخر منادیٰ کا آخر نہ ہوا پس اُس کا حذف بھی ترخیم منادیٰ نہ ہوگا۔ **نظر برآں** مضاف اور مضاف الیہ دونوں میں ترخیم ممتنع ہوگئی مضاف میں بنظر معنی اور مضاف الیہ میں بنظر لفظ اور اگر منادیٰ شعر میں واقع ہو تو اس کی ترخیم کے لئے یہ شرط نہیں **کما ذکرنا** جیسے۔

خذو حظكم يا آل عكرم واذكروا اواصرنا والرحم بالغيب يذكر

اس میں (آلَ عکرَم) منادیٰ مرکب اضافی ہے جس کے مضاف الیہ میں ترخیم ہوئی کہ وہ اصل میں (عَکرَمَة) تھا (اَواصِرَ) جمع (اَصِرٌ) ہے جس کے معنی ہیں وہ چیز جو قلب کو کسی کی طرف جھکائے جیسے قرابت سسرالی رشتہ احسان وغیرہ۔

سوال: ترخیم کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ منادیٰ شبہ مضاف نہ ہو جس کو کتاب میں ذکر نہیں کیا، پس مصنف علیہ الرحمۃ کا بیان شرائط ترخیم میں قاصر ٹھہرا۔

جواب: جی نہیں، بلکہ تام ہے کیونکہ (مُضَافًا) عام ہے جو مضاف حقیقی اور حکمی دونوں کو شامل اور دونوں کی نفی کی گئی تو شبہ مضاف کی بھی نفی ہوگئی کہ وہ مضاف حکمی ہے اور جو وجہ مضاف میں عدم جواز ترخیم کی تھی وہی اس میں جاری ہے، **کما فی حاشیة العصمة علیه الرّحمة**۔

دوم: یہ کہ منادیٰ مستغاث نہ ہو، وجہ اوّل یہ کہ مستغاث دو قسم پر ہے: اوّل مجرور باللام، دوم مفتوح بالحاقِ الف اوّل میں ترخیم اس لئے جائز نہیں کہ اس میں اثر ندا بظاہر مفقود ہے یعنی نصب جب کہ منادیٰ مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ ہو یا بنا بر ضم جب کہ منادیٰ مفرد معرفہ ہو تو بایں لحاظ وہ منادیٰ نہیں، پس اگر اُس میں ترخیم کی گئی تو یہ ترخیم غیر منادیٰ میں بے ضرورت ہوگی جو جائز نہیں۔

اور دوم میں عدم جواز کی ایک وجہ تو یہی کہ بوجہ عدم ظہور اثر ندار بظاہر منادیٰ نہیں تو اس میں ترخیم غیر منادیٰ میں ترخیم بلا ضرورت ہوگی جو جائز نہیں۔ دوسری وجہ یہ کہ اس کے آخر میں الف کی زیادت کی گئی ہے جو ترخیم کے منافی ہے کیونکہ ترخیم حذف سے عبارت ہے اور زیادت و حذف متنافی ہیں۔ وجہ دوم یہ کہ مستغاث میں خواہ وہ قسم اوّل ہو یا قسم دوم مدِ صوت مقصود ہوتا ہے اور مدِ صوت ترخیم کے منافی ہے۔

سوم: یہ کہ منادیٰ جملہ نہ ہو۔

سوال: منادیٰ کے جملہ ہونے کی نفی بے فائدہ ہے کیونکہ اس کا جملہ نہ ہونا اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہے اس لئے کہ منادیٰ اسم ہوتا ہے اور اسم کا جملہ نہ ہونا اس قدر روشن کہ "نحو میر" پڑھنے والے بچوں پر بھی مخفی نہیں، پھر **وَلَا جُمْلَةً** فرمانے کی کیا وجہ؟

جواب: عبارت متن میں بنظر اختصار تقدیر مضاف ہے اصل عبارت یوں تھی: (**وَلَا عَلَمَ جُمْلَةٍ**) اور اضافت علم بسوئے جملہ بادنی ملابست مراد وہ علم جو جملہ سے منقول ہو، اب معنی یہ ہوئے کہ منادیٰ ایسا اسم بھی نہ ہو جو جملہ سے منقول ہوا ہے جیسے: (**تَــأَبَّطَ شَـرًّا**) وجہ یہ کہ اعلام منقولہ از جملہ سے قصہ غریبہ پر دلالت مقصود ہوتی ہے، اسی واسطے وہ جوں کے توں باقی رکھے جاتے ہیں۔ اگر ان میں کمی بیشی کے ساتھ تغییر کی جائے تو فوت مقصود خالی از خطرہ نہ ہوگا۔ **نظر بر آں** ایسے علم میں ترخیم ممنوع قرار دے دی گئی کیونکہ ترخیم میں کمی کے ساتھ تغییر ہوتی ہے۔

چهارم: شرط وجودی، وہ یہ کہ منادیٰ یا تو ایسا علم ہو جس میں تین حرف سے زائد ہوں یا ایسا اسم جس میں تائے تانیث ہو بریں تقدیر اُس اسم میں تعمیم ہے کہ سرے سے علم ہی نہ ہو جیسے (**ثُبَةٌ**) بمعنی گروہ۔ یا علم تو ہو لیکن اس میں تین حرف سے زائد نہ ہو جیسے (**شَاةٌ**) جب کہ یہ کسی انسان کا علم قرار دیا جائے وجہ یہ کہ ندائے علم بکثرت پائی جاتی ہے اور کثرت کے لئے تخفیف مناسب جو ترخیم سے حاصل ہو جاتی ہے اور علم کا تین حرف

سے زائد ہونا اس لئے شرط کیا گیا کہ سہ حرفی علم معتدل وزن پر ہونے کے باعث قابل تخفیف نہیں اور سہ حرفی وزن معتدل اس لئے کہ بقدر ضرورت ہے نہ کم نہ زائد کیونکہ ایک حرف ابتدائے تلفظ کے لئے درکار اور ایک وقف کرنے کے واسطے اور ایک وہ جو دونوں میں فاصل ہو جائے، چونکہ سہ حرفی وزن سے یہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے، اس لئے وہ معتدل قرار پایا اور وجہ اعتبار تائے تانیث یہ کہ تائے تانیث حقیقتاً کلمہ کا جز نہیں ہوتی بلکہ خود مستقل کلمہ ہے تو بوجہ ترخیم اس کے حذف سے کلمہ میں اجحاف لازم نہ آئے گا جو اصطلاح میں کلمہ کے وزنِ معتدل سے کم پر رہ جانے کو کہتے ہیں۔

سوال: جب (ثُبَةٌ) میں ترخیم کر کے (یَا ثُبَ اَقْبِلِی) کہا گیا یا (شَاةٌ) مذکورہ میں (یَاشَا) تو دونوں میں اجحاف متحقق ہو گیا کہ ہر ایک وزن معتدل پر نہیں، پھر یہ کہنا کس طرح درست ہے کہ بر تقدیر تائے تانیث ترخیم سے کلمہ میں اجحاف لازم نہ آئے گا؟

جواب: یہ اجحاف ترخیم سے لازم نہیں آیا، کیونکہ یہ تو ترخیم سے پہلے بھی تھا، بلکہ یہ منجانب واضع ہے کہ اس نے اُن کو دو حرفی وضع کیا ہے۔

سوال: مذکورۂ بالا امورِ اربعہ میں سے امر چہارم کو شرط ترخیم قرار دینا درست نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ ترخیم اُن کے بغیر متحقق نہ ہو کیونکہ مشروط بغیر شرط متحقق نہیں ہوتا حالانکہ ترخیم بغیر شرط چہارم متحقق ہوتی ہے۔ چنانچہ اہل عرب (صاحب) میں ترخیم کر کے کہتے ہیں (یَا صَاحِ) اس میں شروط عدمی اگرچہ متحقق ہیں کہ یہ نہ مضاف ہے نہ مستغاث نہ جملہ مگر شرط چہارم وجودی مفقود ہے، کیونکہ یہ نہ علم ہے، نہ ایسا اسم جس میں تائے تانیث ہو؟

جواب: یہ شاذ یعنی خلافِ قیاس ہے، وَالشَّاذُ كَالْمَعْدُوْمِ پھر باوجودِ شذوذ وجہ ترخیم یہ کہ لفظ مذکور کلام عرب میں بکثرت مستعمل اور کثرتِ استعمال مقتضی تخفیف ہوتی ہے جو ترخیم میں حاصل۔

۲ **قوله: فان كان في آخره الخ.** شروط ترخیم کے بیان سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمتہ یہاں سے ترخیم میں محذوف کی مقدار کا ذکر فرماتے ہیں کہ ترخیم میں منادیٰ تین قسم پر ہے: قسم اوّل یہ کہ اُس کے آخر سے دو حرف حذف کئے جائیں اور قسم دوم یہ کہ اُس کے آخر سے ایک اسم حذف کیا جائے اور قسم سوم یہ کہ اُس کے آخر سے صرف ایک حرف حذف کریں۔

قسم اوّل: وہ منادیٰ جس کے آخر میں ایسے دو حرف زائد ہوں جن کے لئے حرف زائد واحد کا

حکم ہے جیسے: (اَسْمَاءُ) اور (مَروَانُ) اوّل میں الف ممدودہ یعنی الف اور ہمزہ زائد ہے جب کہ اس کو (وَسَامَةٌ) بمعنی حسن سے لے کر بروزن فَعْلَاء قرار دیا جائے جو مذہب سیبویہ ہے بریں تقدیر یہ اصل میں (وَسْمَاء) تھا اور برخلاف قیاس ہمزہ ہو گیا جیسے (اَحَدٌ) میں کہ وہ بھی اصل میں (وَحَدٌ) تھا اور اگر بروزن (اَفْعَالٌ) جمع اسم قرار دیں جو مذہب بعض ہے تو مانحن فیہ سے نہ ہوگا کہ اب اس کے آخر میں دو حرفِ زائد نہیں، ہمزہ لام کلمہ ہے جو اصل میں (واو) تھا کیونکہ یہ (سُمُوٌّ) بمعنی (عُلُوٌّ) سے ماخوذ ہے لیکن مذہب 'سیبویہ' راجح ہے کیونکہ بہ نسبت جمع صفت کے ساتھ تسمیہ اکثر ہوتا ہے اور دوم میں الف نون زائد ہیں، کیونکہ وہ بروزن (فَعْلَانٌ) ہے، اوّل عرب کی ایک حسین عورت کا نام ہے، جس پر (سَعْد) نامی عاشق تھا، اور دوم حَکَم کے صاحبزادے کا نام ہے، جو سیاست میں ضرب المثل ہیں۔

سوال: ہر دو حرف زائد حکم میں حرفِ زائد واحد کے ہوں اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: مراد یہ ہے کہ جس طرح حرف واحد یک بار زیادہ کیا جاتا ہے اُسی طرح یہ دونوں یک بار معاً زیادہ کئے گئے ہوں نہ یکے بعد دیگرے جیسے: (زُرْقُمْ) بمعنی شدید نیلگوں اس میں بوجہ الحاق بہ (جَعْفَرْ) میم زائد ہے، اس کی جمع آتی ہے (زَرَاقِمْ) قاف کے کسرہ میں اشباع کیا تو ہوا (زَرَاقِیْمْ) اب اس کے آخر میں دو حرف زائد ہو گئے (یا) اور (میم) لیکن ان کی زیادت معاً نہیں ہوئی، بلکہ یکے بعد دیگرے کہ پہلے (میم) پھر (یا) لہٰذا بحالت علمیّت بروقت ترخیم دونوں حذف نہ کئے جائیں گے۔

سوال: (عَصَبْصَبٌ) بمعنی (شَدِیْدُ الْحَرْ) یا بمعنی شدید کلام عرب میں مستعمل ہے کہتے ہیں یومٌ عَصَبْصَبٌ اس کے آخر میں دو حرف (صاد) اور (یا) معاً زائد کئے گئے ہیں تا کہ سفرجل کے ساتھ ملحق ہو جائے، پھر بھی بحالت علمیّت بروقت ترخیم دونوں حذف نہیں کئے جاتے بلکہ یا عَصَبْصَ کہا جاتا ہے، پس معلوم ہوا کہ دونوں حرف کا معاً زائد ہونا بھی اُن کے حذف کے لئے کافی نہیں؟

جواب: ان دونوں حرف کے حذف کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ ان کی زیادت کسی معنی کے واسطے ہو اور (عَصَبْصَبٌ) میں دونوں حرف کی زیادت معنی کے لئے نہیں، بلکہ الحاق بہ سَفَرْجَلٌ کے واسطے ہے، اسی واسطے دونوں حذف نہیں ہوتے۔

۳ قوله: كاسماء ومروان الخ. کتاب کی پہلی مثال (اَسْمَاءُ) میں الف

ممدودہ کی زیادت معنی تانیث کے لئے ہے اور دوسری مثال (مَرْوَانُ) میں الف نون کی زیادت معنی تذکیر کے لئے۔

مخفی نہ رہے کہ یہ دونوں حرف زائد تین قسم پر ہیں جن میں بعض وہ کہ مجموعہ کی زیادت ایک معنی کے لئے ہو جیسے الف[1] ممدودہ برائے معنی تانیث اور ہمزہ الحاق مع الف[2] ماقبل جیسے: (عِلْبَاء) بمعنی عصبہ گردن اور (خُشْنَاء) بمعنی لشکر بسیار سلاح یہ دونوں (قُرِطَاس) کے ساتھ ملحق ہیں اور اس ہمزۂ الحاق مع الف ماقبل کی زیادت اگرچہ کسی معنی کے لئے نہیں لیکن صورۃً الف ممدودہ کے ساتھ مشابہت رکھنے کے باعث اُس کے حکم میں ہے اور جیسے الف[3] نون برائے معنی تذکیر اور یائے نسبت[4] جیسے: (مَدَنِی) وشبہ یائے نسبت جیسے (کرسی) الف نون برائے معنی تذکیر کے حکم میں ہیں اور جیسے الف[5] وتا، جمع مؤنث سالم میں برائے معنی تانیث جمع اور بعض وہ کہ ہر ایک کی زیادت ایک معنی کے لئے جیسے الف[6] نون اور یا نون۔ تثنیہ میں کہ الف برائے معنی تثنیہ اور نون عوض تنوین مفرد برائے دلالت برتمامیت کلمہ، اور جیسے: (واو نون) اور (یا نون) جمع مذکر سالم میں کہ (واو) اور (یا) برائے معنی جمع اور نونِ عوض تنوین مفرد برائے دلالت برتمامیت کلمہ، ایسے منادیٰ میں جس کے آخر مذکورہ بالا دو حرف زائد ہوں بروقت ترخیم دونوں حذف کردیئے جائیں گے، کیونکہ دونوں حرفِ زائد ایک حرف زائد کے حکم میں تھے تو جیسے معاً زائد ہوئے تھے، معاً حذف کردیئے گئے۔

سوال: لفظ (بَنُون) جمع (اِبْنٌ) سے بروقت ترخیم واو، نون، دونوں حذف نہیں کئے جاتے، حالانکہ یہ دونوں حرفِ زائد حکم میں حرفِ زائد واحد کے ہیں، پس ضابطۂ مذکورہ علی الاطلاق صحیح نہیں؟

جواب: یہ ضابطۂ مذکورہ میں داخل نہیں، کیونکہ جمع مذکر سالم میں بنائے واحد سلامت رہتی ہے اور اس میں سلامت نہ رہی کہ الف حذف ہو گیا اور با متحرک ہوگئی تو گویا یہ جمع مذکر سالم نہیں، حتیٰ کہ دونوں حرف حذف کئے جائیں بلکہ یہ قسم سویم میں داخل ہے، اسی واسطے بروقت ترخیم ایک حرف حذف کیا جاتا ہے۔

قسم دوم: یا وہ مُنادیٰ جس کے آخر میں حرف صحیح ہو اُس سے پیشتر حرف (مدّۃ) درآنحالیکہ اس میں چار حرف سے زائد ہوں جیسے: (یَا مَنْصُوْرُ) اور (یَا عَمَّارُ) اور (یَا مِسْکِیْنُ) اس منادیٰ میں بھی دو حرف حذف کئے جائیں گے اور بعد ترخیم یوں کہا جائے گا: (یَا مَنْصُ) (یَا عَمَّ) (یَا مِسْكِ) ہر دو حرف کے حذف کی وجہ یہ کہ حرفِ آخر صحیح ہے جو بایں معنی قوی ہوتا ہے کہ اُس میں صرفی تصرفات نہیں ہوا کرتے بخلاف اس کا ماقبل (مدّۃ) کہ وہ حرف علت ہے اور وہ بایں معنی ضعیف کہ اس میں صرفی تصرفات واقع

ہوتے ہیں، پس اگر حرف صحیح کو بروقت ترخیم حذف کریں اور حرف علت کو حذف نہ کیا جائے تو عرب کی مشہور مثل: (صُلْتَ علی الاَسَدِ و بُلْتَ عن النُقْد) صادق آجائے گی کہ شیر پر حملہ کر دیا اور بکری کے مقابلے میں پیشاب خطا ہوگیا۔ **نظر بر آں** دونوں کو حذف کیا جائے گا۔

سوال: یہ ضابطہ درست نہیں کیونکہ (سِعْلَاۃ) بمعنی بھوت کے آخر (تا) حرف صحیح ہے اور اس سے پہلے (مدۃ) یعنی الف پھر بھی بروقت ترخیم دونوں حذف نہیں کئے جاتے بلکہ صرف ایک (تا) حذف کی جاتی ہے؟

جواب: چونکہ حرف صحیح اکثر وبیشتر اصلی ہوا کرتا ہے، اس لئے یہاں پر اُس سے متبادر یہ ہے کہ وہ اصلی ہو اور (سِعْلَاۃ) کے آخر (تا) حرف صحیح ضرور ہے مگر اصلی نہیں، پس یہ ضابطہ مذکورہ میں داخل ہی نہیں، حتیٰ کہ اس کے ساتھ ضابطہ مذکورہ پر نقص وارد کیا جائے۔

سوال: (مَدْعُوٌّ) اور (مَرْمِیٌّ) کے آخر حرف صحیح نہیں، کیونکہ (واو) اور (یا) حرف علت ہیں، پھر بھی بروقت ترخیم دو حرف حذف کئے جاتے ہیں تو حرفِ صحیح کی قید بے کار ہوگئی؟

جواب: جی نہیں، اس لئے کہ حرف صحیح میں تعمیم ہے کہ حقیقۃً ہو یا حکماً اور جن (واو) اور (یا) کا ما قبل ساکن ہو وہ حرف صحیح کے حکم میں ہیں، کیونکہ حرفِ صحیح کی طرح حرکات قبول کرتے ہیں اور ان دونوں کا ما قبل ساکن ہے، لہٰذا یہ دونوں حرفِ صحیح کے حکم میں ہوئے اور حرف صحیح کی قید بے کار نہ ہوئی۔

سوال: پھر بھی ضابطہ مذکورہ صحیح نہیں کیونکہ (مُخْتَارٌ) کا آخر حرف صحیح ہے یعنی (را) اور اس سے پہلے (مدۃ) پھر بھی بروقت ترخیم اس سے دو حرف حذف نہیں کئے جاتے، اب (قبلہ مدّۃ) کی قید بے کار ہوگئی؟

جواب: ہرگز نہیں، کیونکہ (مدۃ) سے متبادر زائدہ ہے بایں وجہ کہ اکثر زائد ہوا کرتا ہے اور (مُخْتَارٌ) کا مدّۃ زائدہ نہیں، اس لئے کہ (یا) سے مبدل ہے جو عین کلمہ کی جگہ واقع تھی کہ (مُخْتَارٌ) اصل میں بر تقدیر اسم فاعل (مُخْتَیِرٌ) تھا اور بر تقدیر اسمِ مفعول (مُخْتَیَرٌ) بوجہ انفتاح ما قبل (یا) الف ہوگئی۔

سوال: اس منادیٰ میں چار حرف سے زائد ہونے کی قید کیوں لگائی اور پہلے منادیٰ میں اس قید کا اعتبار کیوں نہیں کیا؟

جواب: اس منادیٰ میں قید مذکور کا اعتبار اس لئے کیا تاکہ بروقت ترخیم دو حرف حذف کرنے سے منادیٰ اقل وزن معرب سے کم پر باقی نہ رہے بخلاف پہلا منادیٰ کہ اس میں بروقت ترخیم اقل وزن معرب سے کم پر

باقی رہنا لازم نہیں آتا۔

سوال: جی نہیں، لازم آتا ہے اس لئے کہ (**یا ثُبُون**) جمع (**ثُبة**) بمعنی گروہ اور (**یا قُلون**) جمع (**قُلہ**) بمعنی گلی پہلا منادیٰ ہے کہ اس کے آخر میں دو حرف زائد (**واو**) اور (**نون**) حرف زائد واحد کے حکم میں ہیں بروقت ترخیم (**یا ثُبُ**) اور (**یا قُلُ**) کہتے ہیں اس میں منادیٰ دو حرف پر باقی رہا جو اقل وزن معرب سے کم ہیں کیونکہ اقل وزن معرب تین ہے؟

جواب: بے شک اقل وزن سے کم پر باقی رہے مگر یہ بوجہ ترخیم نہیں بلکہ واضع کی طرف سے ہے کہ اس نے ان کو وضع ہی اقل وزن سے کم پر کیا ہے قسم دوم وہ منادیٰ جو مرکب ہو بروقت ترخیم اُس سے اسم اخیر حذف کیا جائے گا جیسے: (**یَا بَعْلَبَكُّ**) میں (**یَا بَعْلَ**) کہیں گے اور (**یَا خَمْسَةَ عَشَرَ**) میں (**یَا خَمْسَةَ**) جب کہ دونوں علم ہوں وجہ یہ کہ اسم اخیر تائے تانیث کے ساتھ کلمہ مستقل ہونے اور بمنزلہ جزو کلمہ ہونے میں مشابہت رکھتا ہے۔ لہٰذا اس کے حکم میں ہوا تو جس طرح بروقت ترخیم تائے تانیث حذف کی جاتی ہے اسم اخیر میں بھی حذف کیا جائے گا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کا **وَاِنْ كَانَ مُرَكَّبًا** کے ساتھ قسم دوم کو بیان فرمانا صحیح نہیں، کیونکہ اس میں (**مُرَكَّبًا**) مطلق ہے جو مرکب اضافی اور جملہ کو بھی شامل، حالانکہ ان دونوں میں ترخیم ہی نہیں ہوتی، اس لئے کہ ترخیم کے لئے شرط ہے کہ منادیٰ مضاف اور جملہ نہ ہو **كَمَا مَرَّ**۔

جواب: بقرینہ سباق یہ (**مُرَكَّبًا**) مرکب اضافی اور جملہ کو شامل نہیں بلکہ اس سے مراد مرکب امتزاجی ہے جیسے مثالِ اوّل میں اور مرکب تعدادی جیسے مثالِ دوم میں، **کذا فی محرم آفندی**۔

قسم سوم: وہ منادیٰ جو مذکورۂ بالا دونوں قسم کے متغائر ہو بروقت ترخیم اُس سے صرف ایک حرف حذف کیا جائے گا جیسے: (**يَا مَالِكُ**) میں (**يَا مَالِ**) کہیں گے، وجہ یہ کہ ایک حرف کے حذف سے فائدہ مقصودہ یعنی تخفیف حاصل اور ایک سے زائد کے حذف کا موجب مفقود، لہٰذا صرف ایک حرف حذف کریں گے۔۱۲

ترکیب

قوله: و شرطه ان لایکون مضافًا ولا مستغاثًا ولا جملةً

ویکون اِمّا علمًا زائدًا علٰی ثلٰثۃ احرف و اِمّا بتاءِ التّانیث.

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (شَرْطٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے تَرْخِیْمُ الْمُنَادٰی (شَرْطٌ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (لَا یَکُوْنَ) نفی فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمُنَادٰی (مُضَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم (لَایَکُوْنَ) (مُضَافًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا) زائدہ مبنی بر سکون (مُسْتَغَاثًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَایَکُوْنَ (مُسْتَغَاثًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا) زائدہ مبنی بر سکون (جُمْلَۃً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (مُضَافًا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر (لَایَکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (یَکُوْنَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلْمُنَادٰی (اِمّا) حرف تردید مبنی بر سکون (عَلَمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (زَائِدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ثَلٰثَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ممیز مضاف (اَحْرُفٍ) جمع مکسر منصرف منصوب لفظاً تمیز مضاف الیہ (ثَلٰثَۃِ) ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (زَائِدًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت (عَلَمًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ (و) زائدہ نزد جمہور کَمَا مَرَّ مبنی بر فتح (اِمَّا) حرف عطف مبنی بر سکون (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (تَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلتَّانِیْثِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (تَانِیْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (تَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل

صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنُ (ثَابِتًا) اسم فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر معطوف (عَلَمًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فان كان فى اخره زيادتان في حكم الواحدة كاسماء و مروان او حرف صحيح قبله مدّة وهو اكثر من اربعة احرف حذفتا. (فا) برائے تفصیل مبنی بر فتح (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (آخِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمُنَادیٰ ذوالحال (و) حالیہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (اَکْثَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (اَرْبَعَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ممیز مضاف (اَحْرُفٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ (اَرْبَعَةِ) ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَکْثَرُ) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلا ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (آخِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثَابِتَتَیْنِ مقدر کا (ثَابِتَتَیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح صیغہ تثنیہ مونث اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل، فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم مؤخر (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَابِتَتَیْنِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (زِیَادَتَان) مثنیٰ مرفوع بالف موصوف (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (حُکْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْوَاحِدَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَاحِدَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (حُکْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثَابِتَتَانِ

مقدر کا (ثَابِتَتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف (م) حرف عماد مبنی برفتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون (ثَابِتَتَانِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت (زِيَادَتَانِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی برسکون (حَرْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (صَحِيْحٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت اوّل (قَبْلَ) ظرف مکان منصوب لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف (مَدَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صفت ثانی مرفوع محلاً (حَرْفٌ) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر معطوف (زِيَادَتَانِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم موخر (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (كَ) حرف جار برائے تشبیہ مبنی برفتح (اَسْمَاءِ) بروزن فَعْلَاء غیر منصرف مجرور بفتح معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (مَرْوَانَ) غیر منصرف مجرور بفتح معطوف (اَسْمَاءِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے منادیٰ جس کے آخر دو زیادت بحکم واحدہ ہوں مبتدائے محذوف (هو) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (حُذِفَتَا) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح مجزوم محلاً صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے اسم (فعل ناقص) (حُذِفَتَا) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں شرط مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وان كان مركبًا حذف الاسم الاخير. (و) حرف عطف مبنی برفتح (اِنْ) حرف شرط مبنی برسکون (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے المنادیٰ (مُرَكَّبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع

بسوئے اسمِ کَانَ (مُرَکَّبًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (حُذِفَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْاِسْمُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف (اَلْاٰخِرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اٰخِرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا صفت شبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (اَلْاٰخِرُ) صفت شبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت (اَلْاِسْمُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل (حُذِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وان كان غير ذالك فحرف واحد. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المنادیٰ (غَيْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف (ذالِكَ) میں (ذا) اسم اشارہ مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون (ل) حرف تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح (غَيْرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (حَرْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف (وَاحِدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا صفت (حَرْفٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل ہوا (يُحْذَفُ) فعل مقدر کا (يُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (يُحْذَفُ) فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا مجزوم محلا شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَهُوَ فِي حُكْمِ الثَّابِتِ عَلَى الْاَكْثَرِ فَيُقَالُ

اور وہ منادیٰ مرخم بحکم منادیٰ ثابت ہوتا ہے براستعمال اکثر تو کہا جائے گا

يَا حَارِ وَ يَا ثَمُوْ وَ يَا كَرَوَ وَقَدْ يجعل اسمًا

یا حَارِ اور یَا ثَمُوْ اور یَا کَرَوَ اور کبھی منادیٰ مرخم کو اسم مستقل قرار دیا جاتا ہے

براسه فيقال يَا حَارُ وَ يَا ثَمِيْ وَ يَا كَرَا

تو کہا جاتا ہے یَا حَارُ اور یَا ثَمِیْ اور یَا کَرَا

[1] **قوله: وهو فى حكم الثّابت الخ.** اب مصنف علیہ الرحمتہ یہاں سے منادائے مرخم کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ وہ براستعمالِ اکثر اُس منادیٰ کے حکم میں ہوتا ہے جو **بـجـمـيـع اجزاء** ثابت ہو تو اس کا وہ حرف جو بعد ترخیم آخر کلمہ ہو گیا، اسی حالت پر رہے گا جس پر قبل ترخیم تھا۔ اگر مضموم تھا تو مضموم جیسے بحالت علمیّت (یَا بُلْبُل) میں (یَا بُلْبُ) اور اگر مفتوح تھا تو مفتوح جیسے: (یَا کَرَوَان) میں بحالت علمیّت (یَا کَرَوَ) جو ایک پرندے کا نام ہے خاکی رنگ طویل المنقار رات میں سوتا نہیں، یہ چیز عاقل کے لئے قابل عبرت ہے، "صراح" میں ہے کہ اسی کو 'حباری' کہتے ہیں، حالانکہ "منجد" میں دونوں کی دی ہوئی تصویروں میں تفاوت فاحش ہے۔ **والله تعالىٰ اعلم بحقيقة الحال مونث كروانة** اور جمع **كَرَاوِيْن كما فى المنجد** یہ حلال پرندوں میں سے ہے۔ اس کا گوشت اور چربی کھانے سے قوت باہ میں عجیب وغریب شدت پیدا ہوتی ہے۔ **كما فى جامع الغموض** اور اگر مکسور تھا تو مکسور جیسے یَا حَارِث میں یَا حَارِ جو ابن ہشام کے بیٹے کا نام ہے اور وہ صنادید عرب سے تھا اور اگر ساکن تھا تو ساکن جیسے: (یَا ثَمُوْدُ) میں (یَا ثَمُوْ) جو صالح علیہ السلام کی قوم کا نام ہے۔

سوال: جس اسم کا آخر بعد ترخیم مضموم رہ جائے، مصنف علیہ الرحمتہ نے اُس کی مثال بیان کیوں نہ فرمائی؟

جواب: اَمْثِلَة سے مصنف علیہ الرحمتہ کا مقصود اس امر کی جانب اشارہ بھی ہے کہ منادائے مرخم کو اسم **براسه** قرار دینے کی صورت میں اُس کے آخر کا تغیر تین صورتوں میں منحصر ہے:

(۱) یہ کہ صرف حرکت میں تغیر ہو جیسے: (یَا حَارِ) میں (یَا حَارُ) کہ (را) کی حرکت پہلے کسرہ تھی اور اب ضم ہے۔

(۲) یہ کہ صرف حرف میں تغیر ہو جیسے: (یَاثَمُوْ) میں (یَا ثَمِیْ) کہ واو اب (یا) سے بدل گیا۔
(۳) یہ کہ حرکت اور حرف دونوں متغیر ہو جائیں جیسے: (یَا کَرَوَ) میں (یَا کَرَا) کہ اب (واو) اور اس کی حرکت دونوں باقی نہ رہے۔ یہ مقصود اس منادائے مرخم کی مثال پیش کرنے سے حاصل نہیں جس کی حرکت آخر ضم ہو کیونکہ اُس میں بظاہر تغیر نہیں ہوتا، اس لئے کہ اسم بر اسہ قرار دینے پر بھی اُس کی حرکت آخر ضم ہوگی، کیونکہ وہ مفرد معرفہ ہے اور منادائے مفرد معرفہ مبنی بر ضم ہوتا ہے۔

سوال: یہ کیوں کہا کہ بظاہر تغیر نہیں ہوتا کیا حقیقتاً ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں، حقیقتاً ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اسِم براسہٖ قرار دینے سے پیشتر (یَا بُلْبُ) میں (با) کی حرکت ضم، نہ اعرابی تھی نہ بنائی کیونکہ وسط کلمہ کی ہے اور وسط کلمہ کی حرکت نہ اعرابی ہوتی ہے نہ بنائی اور اسم براسہٖ قرار دینے کے بعد (یَا بُلْبُ) میں (بُلْبُ) کی (با) وسط کلمہ نہیں بلکہ آخر کلمہ ہے، اب اس کی حرکت ضم حرکت بنائی ہے کیونکہ اب وہ مفرد معرفہ ہے اور منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم ہوا کرتا ہے لیکن صورۃً دونوں متشابہ ہیں اس لئے تغیر بظاہر نہیں ہوا یا بعد ترخیم جس اسم کا آخر مضموم رہے اس کی مثال اس لئے پیش نہیں فرمائی کہ اس کا استعمال اکثر اور استعمال قلیل معلوم نہیں کما فی محرم آفندی بخلاف مذکورہ اسمار کہ اُن کا حال معلوم ہے وہ یہ کہ براستعمال اکثر ثابت بجمیع اجزا کے حکم میں ہوتے ہیں اور براستعمال قلیل اسم براسہ اس بیان سے یہ ظاہر ہو گیا کہ کتاب میں (عَلَی الْاَکْثَرِ) بتقدیر موصوف ہے یعنی (عَلَی الْاِسْتِعْمَالِ الْاَکْثَرِ) نہ بتقدیر مضاف یعنی عَلٰی مَذْهَبِ الْاَکْثَرِ کیونکہ حکم مذکور مختلف فیہ نہیں کہ یہ اکثر کا مذہب ہو اور بعض کا مذہب اُس کے خلاف بلکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ بعد ترخیم منادیٰ کو ثابت بجمیع اجزا کے حکم میں رکھنا اور اسم براسہ قرار دینا دونوں جائز ہیں۔ صرف استعمال کے اعتبار سے فرق ہے کہ ثابت بجمیع اجزا کے حکم میں استعمال اکثر اور اسم براسہ قرار دے کر استعمال قلیل۔

الحاصل ثابت کے حکم میں رکھ کر (یَاحَارِثُ) میں بعد ترخیم (یَا حَارِ) کہیں گے کہ (را) پر حرکت کسرہ رہے گی جو قبل ترخیم تھی اور (یَا ثَمُوْدُ) میں بعد ترخیم (یَا ثَمُوْ) کہ آخر میں (واو) ساکن رہے گا جیسے قبل ترخیم تھا اور (یَا کَرَوَانُ) میں بعد ترخیم (یَا کَرَوَ) کہ آخر میں (واو) مفتوح رہے گا جیسے قبل ترخیم تھا اور جب بعد ترخیم اسم براسہ قرار دیں گے کہ گویا آخر سے کچھ حذف نہیں ہوا تو بنا اور اعلال وعدمِ اعلال میں

خود اپنی ذات کا اعتبار ہوگا، پس (یَا حَارِ) میں (یَا حَارُ) بضم (را) کہیں گے کہ اب (را) وسط کلمہ نہیں بلکہ آخر کلمہ ہے اور (حَار) مفرد معرفہ اور منادیٰ مفرد معرفہ کا آخر مبنی بر ضم ہوتا ہے، للہذا یہ بھی مبنی بر ضم ہوا اور (یَا ثَمُوْ) میں (یَا ثَمِیْ) اس لئے کہ جب (ثَمُوْ) اسم برأسہ ہوا تو اس کے (واو) کو (یَا) سے اور ضمۂ ماقبل کو کسرہ سے بدلیں گے، کیونکہ کلام عرب میں ایسا اسم متمکن نہیں پایا گیا جس کے آخر (واو) ہو اور ماقبل مضموم، اسی واسطے جس اسم متمکن کے آخر (واو) ہو اور ماقبل مضموم تو اس کو (یـا) سے اور ضمۂ ماقبل کو کسرہ سے بدلتے ہیں جیسے: (اَلتَّـغَازِیْ) کہ اصل میں (اَلتَّـغَازُوْ) تھا (واو) کو (یـا) سے اور ضمۂ ماقبل کو کسرہ سے بدلا، تو (اَلتَّـغَازِیْ) ہوگیا۔ پھر (یـا) کو ساکن کیا کہ کسرہ یا پر بعد کسرہ ثقیل ہوتا ہے، یہاں پر (واو) تو پہلے ہی سے ساکن تھا، تو (یا) بھی ساکن رہی اور (یَا کَرَوَ) میں (یَا کَرَا) کہیں گے، کیونکہ جب (کَرَوَا) اسم برأسہ ہوا، تو اس کے (واو) کو بوجہ تحرک وانفتاح ماقبل الف سے بدلا تو (کَرَا) ہوگیا اور جب ثابت کے حکم میں تھا تو یہ قاعدہ اس لئے جاری نہیں ہوا کہ اس کی شرط مفقود تھی، وہ یہ کہ بروزن (فَعَلان) نہ ہو اور ثابت (کَرَوَان) بروزنِ فَعَلَانْ ہے۔

سوال: یہاں پر عبارت متن میں (فَیُقَالُ) دو جگہ آیا ہے، ان میں فائے فصیحہ ہے یا فائے نتیجہ؟

جواب: اوّل (فا) قاعدۂ (وهو فی حكم الثّابت) کے بعد واقع ہے اور دوم قاعدۂ (وَقَدْ يُجْعَلُ اِسْـمًا بِرَاسِهٖ) کے بعد دونوں (فا) کا ماقبل ان کے مابعد کے لئے سبب ہوتا ہے۔ فرق یہ کہ اگر ماقبل مذکور ہے اور مابعد کا اُس سے اثبات مقصود تو فائے نتیجہ ہے اور اگر نہ ماقبل مذکور نہ مابعد کا اثبات مقصود تو فائے فصیحہ۔ یہاں پر دونوں (فـا) فصیحہ ہیں کہ ان کے مابعد کا ماقبل سے اثبات مقصود نہیں۔ یعنی دونوں جگہ قاعدۂ مذکورہ مابعد کے اثبات کے لئے نہیں لایا گیا بلکہ مابعد صرف ماقبل یعنی قاعدۂ مذکورہ کی توضیح کے لئے ہے تو مابعد تمثیل ہوا جو توضیح کے لئے ہوا کرتی ہے۔ **نظر برآں** یہ فائے نتیجہ نہیں کہ اُس کا مابعد مقصود بالاثبات ہوتا ہے اور ماقبل کو اس کے اثبات کے لئے لایا کرتے ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: وهو فی حكم الثّابت علی الاكثر. (و) حرف استیناف یا

اعتراض مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المنادیٰ المرخم (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (حُکْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلثَّابِتِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَابِتِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت (اَلْمُنَادیٰ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (حُکْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (علی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلْاَکْثَرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَکْثَرِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ دخولِ الف لام اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْتِعْمَالِ) (اَکْثَرِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور سے ظرفِ مستقر دوم (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فیقال یاحارِ ویَا ثَمُوْ ویَا کَرَوَ. (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (یُقَالُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (یَا حَارِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَاثَمُوْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَا کَرَوَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر نائب فاعل (یُقَالُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں شرط مقدر اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذَا جس میں (اذا) ظرف زمان متضمن معنیٔ شرط مفعول فیہ مقدم مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص (اَلْاَمْرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ کَانَ (کَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون منصوب محلا خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ شرط مقدر اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یَا حَارِ. (یَا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (حَارِ) منادیٰ مرخم مفرد معرفہ مبنی بر ضم مقدر منصوب محلا مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً

(اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَا ثُمُوْ. (یا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (ثُمُوْ) منادیٰ مرخم مفرد معرفہ مبنی بر ضم مقدر منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَا کَرَوَ. (یا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (کَرَوَ) منادیٰ مرخم مفرد معرفہ مبنی بر ضم مقدر منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وقد یجعل اسمًا براسه. (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (قَدْ) حرف تقلیل مبنی بر سکون (یُجْعَلُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے المنادیٰ المرخّم (اِسْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (رَاسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اِسْمًا) (رَاسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت (اِسْمًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ (یُجْعَلُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فیقال یَاحَارُ ویا ثَمِیْ و یَا کَرَا. (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (یُقَالُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (یَا حَارُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَا ثَمِیْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَا کَرَا) مراد

اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف (یَا حَارُ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر نائب فاعل (یُقَالُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ شرط مقدر اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذَا (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص (اَلْاَمْرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (کَانَ) (کَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون منصوب محلا خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، شرط مقدر اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یَا حَارُ. (یا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (حَارُ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب تقدیراً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَا ثِمِیْ. (یا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (ثِمِیْ) منادیٰ مفرد معرفہ اسم منقوص مبنی بر ضم مقدر منصوب محلا مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یَا کَرَا. (یا) حرفِ ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (کَرَا) منادیٰ مفرد معرفہ اسم مقصور مبنی بر ضم مقدر منصوب محلا مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وقدؔ استعملوا صیغة النّداء فی المندوب

اور بے شک استعمال کیا اہل عرب نے حرف ندا (یا) مندوب میں

وَهُوَ[۲] المتفجع عليه بِيَا او وَا واختصّ[۳] بوَا

اور وہ اس چیز کا اسم ہے جس کی وجہ سے کوئی شخص دردمند ہو درآنحالیکہ وہ اسم لفظ (یا) کے ساتھ ہو یا (وا) کے

وَحكمه[۴] في الاعراب والبناء حكم المنادىٰ

ساتھ اور مندوب کے ساتھ (وا) مخصوص ہے اور اس کا حکم اعراب و بنا میں حکم منادیٰ ہے

[۱] **قوله: وقد استعملوا صيغة النّداء الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ نے ماقبل میں (وَقَالُوْا يَا اَللّٰهُ خَاصَّةً) فرما کر اشارۃً (یا) کی یہ خصوصیت بیان فرمائی تھی کہ اسمِ جلالت کی ندا اُس کے ساتھ مخصوص ہے کہ دوسرے حروف ندا اسم جلالت کی ندا کے لئے نہیں آتے۔ اب یہاں سے (یـا) کی ایک خصوصیت صراحۃً بیان فرماتے ہیں۔ وہ یہ کہ مندوب میں اہل عرب نے صرف (یـــا) کو استعمال کیا ہے۔ دوسرے حروف ندا اُن کے استعمال میں نہیں آئے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے مطلق (صِيْغَةَ النِّدَاءِ) فرمایا ہے جو ندا کے تمام صیغوں کو شامل ہے۔ پھر اس سے (یا) کس طرح مراد لیا گیا؟

جواب: بایں قاعدہ کہ اَلْمُطْلَقُ اِذَا اُطْلِقَ يُرَادُ بِهِ الْفَرْدُ الْكَامِلُ یعنی مطلق سے فرد کامل مراد ہوتا ہے اور شک نہیں کہ (یا) صیغۂ ندا کا فرد کامل ہے۔ بایں معنیٰ کہ بہ نسبت دیگر صیغوں کے (یا) مشہور تر ہے۔

سوال: یہ بات کس طرح معلوم ہوئی کہ مندوب میں اہل عرب نے (یَا) کو استعمال کیا ہے دوسرے صیغوں کو استعمال نہیں کیا؟

جواب: یہ بات کلام عرب کے تتبع سے ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے کلام میں مندوب کے لئے بجز (یـــا) دوسرے صیغوں کو استعمال نہیں کیا ہے اور عبارتِ متن سے یوں مستفاد ہوسکتی ہے کہ صیغۂ ندا سے فرد کامل ہونے کے باعث (یـــا) مراد ہوا اور دوسرے صیغوں سے سکوت اختیار کیا تو معلوم ہوا کہ مندوب میں صرف (یـــا) کو استعمال کیا ہے۔ دوسرے صیغوں کو استعمال نہیں کیا کیونکہ مقام بیان میں سکوت افادۂ حصر کرتا ہے۔

سوال: حَرْفُ النِّدَاءِ کہنے سے بھی یہ مدعیٰ حاصل ہوجاتا اور عبارت میں اختصار بھی کہ (حرف) میں تین

لفظ ہیں اور (صیغة) میں چار پھر (حَرْفُ النِّدَاء) کے بجائے (صیغةُ النِّداء) کیوں اختیار فرمایا؟

جواب: ندا کے صیغے بعض کے نزدیک اسمائے افعال ہیں اور بعض کے نزدیک حروف (صیغة النِّداء) اس لئے اختیار فرمایا تاکہ عبارت دونوں مذہب پر منطبق ہو جائے کہ (صیغة) اسم اور حرف دونوں کو شامل ہے۔

سوال: جب کہ منادیٰ اور مندوب متغائر ہیں تو صیغۂ ندا کا استعمال مندوب میں کس مناسبت کی بنا پر ہوا؟

جواب: بایں مناسبت کہ دونوں ایک امر عام یعنی تخصیص میں مشترک ہیں منادیٰ میں تخصیص بایں معنی ہوتی ہے کہ وہ اپنے امثال کے مابین ندا کے ساتھ مخصوص کیا جاتا ہے اور مندوب میں بایں معنی کہ وہ اپنے امثال میں ندبہ کے ساتھ اسی اشتراک کے باعث مندوب کو قائم مقام منادیٰ قرار دے کر صیغۂ ندا کو اس میں استعمال کیا گیا۔

۲ **قوله: وهو المتفجّع عليه بيَا او وَا.** یہ سوال مقدر کا جواب ہے، چونکہ صیغۂ ندا یعنی (یا) کی خصوصیت کے بیان میں مندوب کا ذکر آ گیا تھا۔ **نظر بر آں** یہ سوال پیدا ہوا کہ مندوب کس کو کہتے ہیں؟ تو مصنف علیہ الرحمۃ نے جواب دیتے ہوئے مندوب کی یہ تعریف بیان فرمائی، لغت میں مندوب اس میت کو کہتے ہیں جس پر کوئی روئے اور اُس کی خوبیاں ظاہر کرے، تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ اس کی موت امر عظیم ہے اور اس کو رونے میں معذور رکھتے ہوئے اُس کے درد میں شریک ہوں اور اصطلاح میں اُس چیز کا اسم ہے جس کے وجود یا عدم وجود کے باعث کوئی شخص دردمند ہو درآنحالیکہ وہ اسم (یا) کے ساتھ متصل ہو یا (وا) کے ساتھ، اس تعریف سے ظاہر ہوا کہ **المتفجّع علیه** میں (علی) بمعنی **لام تعلیلیه** ہے اور **متفجّع علیه** کی دو قسم ہیں: ایک **متفجّع علیه عدمًا** جس کے عدم کی وجہ سے کوئی دردمند ہو جیسے میت جس پر نادب روتا ہے اور دوسری **متفجّع علیه وجودًا** جس کے وجود کی وجہ سے کوئی دردمند ہو جیسے: حسرت، مصیبت، ویل، جو نادب کو بوجہ فقدان میت لاحق ہوتے ہیں۔ ہر دو قسم کا نام مندوب ہے۔ **اوّل**: جیسے: (یَا زَیدَاهْ) یا (وَازَیدَاهْ) **دوم**: جیسے: (یَا حَسْرَتَاهْ) یا (وَاحَسْرَتَاهْ) اور (یَا مُصِیبَتَاهْ) یا (وَا مُصِیبَتَاهْ) اور (یَا وَیلَاهْ) یا (وَاوَیلَاهْ) اس تعریف میں (اسم) مقدر بقرینۂ سابق جنس ہے جس میں جملہ منصوبات داخل ہیں اور **اَلْمُتَفَجَّعُ عَلَیه بِیَا او (وا)** فصل ہے جس سے باقی ماندہ تمام منصوبات خارج ہو گئے۔

۳ **قوله: واختصّ بوَا.** چونکہ تعریف مندوب سے یہ بات ظاہر ہوئی تھی کہ مندوب پر (یـا) اور (وَا) دونوں داخل ہوتے ہیں، لہٰذا اس قول سے مندوب کی ایک خصوصیت بیان فرماتے ہیں وہ یہ

کہ (وا) کا استعمال مندوب کے ساتھ خاص ہے۔ منادیٰ میں مستعمل نہیں ہوتا بخلاف (یـا) کہ اس کو دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

سوال: (با) صلۂ اختصاص مختص بہ پر داخل ہوتی ہے۔ **نظر برآں** (وا) مختص بہ ہوا اور اختصاص چونکہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے، لہٰذا (اختـصّ) بصیغۂ معروف یا مجہول میں ضمیر مستتر فاعل یا نائب فاعل ہوئی اور وہ راجع بسوئے مندوب ہے تو مندوب مختص ہوا۔ اب عبارت متن کے معنی یہ ہوئے کہ مندوب (وَا) کے ساتھ مخصوص ہے کہ بغیر (وا) مستعمل نہیں ہوتا، پس یہ عبارت سابق عبارت **وَقَدِ اسْتَعْمَلُوْا صِيغَةَ النِّدَاءِ فِي الْمَنْدُوْبِ** کے منافی ہوگئی کہ اس سے ثابت ہوا کہ مندوب (یا) کے ساتھ بھی مستعمل ہوتا ہے؟

جواب: بے شک (بـا) مختص بہ پر داخل ہوتی ہے لیکن یہاں پر اختصاص مجازاً بمعنی تمیز ہے اور **وَاخْتَصَّ بِوَا** بمعنی (مُيِّزَ بوا) ہے، اب معنی یہ ہوئے کہ مندوب ممتاز کیا گیا۔ منادی سے (وا) کے ساتھ تو (وا) ممتاز بہ ہوا اور مندوب ممتاز، ممتاز بہ مختص ہوتا ہے اور ممتاز مختص بہ، پس مندوب مختص بہ ہوا اور (وا) مختص اور معنی یہ ہوئے کہ (وا) مندوب کے ساتھ مختص ہے کہ غیر مندوب میں مستعمل نہیں ہوتا۔ اب یہ عبارت سابق کے منافی نہ رہی۔

۴ **قوله: وحكمه في الاعراب الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ تعریف مندوب سے فارغ ہو کر یہاں سے اس کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ معرب اور مبنی ہونے میں اس کا حکم منادیٰ کا حکم ہے۔

جب مندوب مفرد معرفہ ہو تو منادیٰ کی طرح مبنی بر ضم ہوگا، جیسے: (وَازَیْدُ) اور جب مضاف یا شبہ مضاف ہو تو منادیٰ کی طرح منصوب ہوگا جیسے: (وَاعَبْدَاللهِ) اور (وَاطَالِعًا جَبَلًا)

سوال: یہ کہنا صحیح نہیں کہ مندوب کا حکم منادیٰ کا حکم ہوتا ہے، کیونکہ اس سے دونوں حکموں کا اتحاد مفہوم ہوتا ہے اور اتحاد باطل۔ اس لئے کہ مندوب کا حکم مندوب کے ساتھ قائم ہوتا ہے اور منادیٰ کا منادیٰ کے ساتھ، مندوب اور منادیٰ دو محل ہیں اور ہر شے کا حکم اس کی صفت ہوتا ہے اور ایک صفت کا قیام دو محل کے ساتھ باطل؟

جواب: عبارت متن تقدیر مضاف پر محمول ہے یعنی (مِثْل حُكْمِ الْمُنَادىٰ) اب معنی یہ ہوئے کہ اعراب و بنا میں حکم مندوب حکم توابع منادیٰ کے مثل ہے۔ اسی طرح حکم توابع مندوب حکم توابع منادیٰ کے مثل ہے۔

توابع منادیٰ کی مثالیں ماقبل میں گذر گئیں۔ انہیں کو دیکھ کر توابع مندوب کی مثالیں بنالی جائیں۔

سوال: عبارت متن سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ جس طرح منادیٰ کی چار قسم ہیں مفرد معرفۃ، مضاف، شبہ

مضاف، نکرہ، اسی طرح مندوب کی۔ حالانکہ مندوب نکرہ نہیں ہوتا۔ وجہ ابہام یہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے مطلقاً (اَلْمُنَادیٰ) فرمایا، اس کو کسی قسم کے ساتھ مقید نہیں کیا، تو وہ اپنے اطلاق کے پیش نظر چاروں اقسام کو شامل ہوا۔ اب معنی عبارت یہ ہوئے کہ مندوب کا حکم اعراب و بنا میں چاروں منادیٰ کے حکم کی طرح ہے اور چاروں منادیٰ کے حکم کی طرح مندوب کا حکم اس وقت ہوسکتا ہے، جب کہ مندوب کی بھی چار قسم ہوں؟

جوابِ اوّل: مصنف علیہ الرحمۃ کی مراد یہ ہے کہ **اِذَا وَقَعَ عَلٰی صُوْرَۃٍ مِنْ صُوَرِ الْمُنَادیٰ** یعنی جب مندوب صور منادیٰ میں سے کسی صورت پر واقع ہو تو اس کے لئے منادیٰ کی اسی صورت کا حکم ہوگا **کما فی الجامی** اور مندوب چونکہ منادیٰ نکرہ محضہ کی صورت پر واقع نہیں ہوتا، لہٰذا اس کے لئے اس صورت کا حکم بھی نہیں، اب عبارت متن سے مندوب کے لئے منادیٰ کی طرح چار قسم کا ہونا مفہوم نہ ہوگا۔

جوابِ دوم: یہ کہ مطلقاً (اَلْمُنَادیٰ) فرمانے سے مندوب کے لئے چار قسموں کا مفہوم ہونا تسلیم ہے مگر مصنف علیہ الرحمۃ کا قولِ آئندہ **وَلَا یُنْدَبُ اِلَّا الْمَعْرُوْفُ** بمنزلہٗ استثنا ہے، پس مندوب کا نکرہ محضہ ہونا لازم نہ آیا، **کما فی العصام**۔

سوال: مندوب کا حکم منادیٰ کے حکم کی طرح کیوں ہوا؟

جواب: چونکہ مندوب کو ماقبل میں بیان کردہ وجہ کے پیش نظر قائم مقام منادیٰ قرار دیا گیا تھا، اس لئے حکم میں بھی منادیٰ کے قائم مقام کر دیا گیا۔

سوال: مندوب کا عامل کون ہوتا ہے؟

جواب: مندوب مستعمل (بیا) کا عامل (اُدْعُو) مقدر ہے جس کا (یا) قائم مقام ہوتا ہے۔ وجہ یہ کہ بسبب دخول (یا) مندوب کو منادیٰ پر محمول کر دیا گیا تو جس طرح منادیٰ کا عامل (اُدْعُو) مقدر ہوتا ہے، مندوب کا بھی وہی ہوا اور مندوب مستعمل (بِوَا) میں اختلاف ہے۔ بعض نے اس کا عامل بھی (اُدْعُوْ) مقدر کو قرار دیا **کما فی الفوائد الشافیہ** وجہ یہ کہ مندوب مستعمل (بِوَا) کو مندوب مستعمل (بیا) پر محمول کر دیا گیا، تاکہ باب مندوب ایک طریقہ پر رہے تو جس طرح اس کا عامل (اُدْعُو) مقدر ہوتا ہے، اس کا بھی (اُدْعُوْ) مقدر ہوا اور بعض نے فرمایا کہ (اَعْنِیْ) یا (اَخُصُّ) مقدر عامل ہیں۔ وجہ یہ کہ مصنف علیہ الرحمہ کے نزدیک مندوب نہ منادیٰ نہ اُس سے منقول جیسے بابِ اختصاص حتیٰ کہ منقول کو منقول عنہ پر محمول کر کے

منقول عنہ کے عامل کو منقول کا عامل قرار دے دیا جائے اور مندوب (بہا) پر محمول کرنے میں خفا کہ وہ خود منادیٰ پر محمول ہے۔ پس اُس پر محمول کرنے سے حمل بر محمول لازم آئے گا جو خلاف ظاہر ہے۔ **نظر برآں** (اُدْعُوْ) کی تقدیر منتفی ہوگئی اور مندوب کے **متفجع علیہ** ہونے کی وجہ سے فعل **تفجع** کو عامل قرار دینا اس لئے نادرست کہ فعل **تفجع** متعدی بنفسہٖ نہیں، لہٰذا (اَعْنِیْ) یا (اَخُصُّ) کی تقدیر متعیّن۔

اقول: اس تقدیر پر لازم آئے گا کہ تفصیل مخالف اجمال ہوجائے، کیونکہ اجمال میں چار مواضع کا ذکر تھا، جن میں فعل وجوباً حذف کیا جاتا ہے اور تفصیل میں پانچ مواضع آگئے، پانچواں مندوب (بَوا) اور قولِ اوّل پر یہ مخالفت لازم نہیں آتی کہ وہ منادیٰ میں داخل ہے۔۱۲

ترکیب

قولہ: وقد استعملوا صیغۃ النّداءِ فی المندوب. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (قَدْ) حرف برائے تحقیق مع التقلیل مبنی بر سکون (اِسْتَعْمَلُوْا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے عرب (صِیْغَۃَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَلنِّدَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نِدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (صِیْغَۃَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر (اَلْمَنْدُوْبِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَنْدُوْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اِسْتَعْمَلُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وھو المتفجّع علیہ بیَا اَوْ وَا. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المندوب (اَلْمُتَفَجَّعُ) میں (ال) بمعنی اَلّذی اسم موصول مبنی بر سکون (مُتَفَجَّعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر نائب فاعلیّت مبنی بر کسر راجع بسوئے الف لام (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (یَا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (او)

حرف عطف مبنی بر سکون برائے تنویع (وَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُتَفَجَّعُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر بتقدیر مضاف یعنی اِسْمُ الْمُتَفَجَّعِ متبدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واختصَّ بوَا. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اِخْتَصَّ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْمَنْدُوْبُ) (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (وَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اِخْتَصَّ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وحكمه في الاعراب والبناءِ حكم المناديٰ.

(و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (حُكْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْـمَـنْـدُوْبُ (حُـكْـمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال (فِـي) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْاِعْـرَابِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِعْرَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْبِنَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (بِنَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَـابِـتًـا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا (حُـكْـمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْمُـنَـادیٰ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُـنَـادیٰ) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف الیہ (حُـكْـمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَلَكَ[ا] زيـادة الالف فى اٰخره فَاِنْ خِفْتَ

اور تم الف کی زیادۃ کر سکتے ہو اس کے آخر میں پس اگر التباس کا خوف ہو

الـلبس قلت وَا غُلَامَكِيْهْ و وَاغلامكموه

تو کہنا وَا غُلَامَكِيْهْ اور وَا غُلَا مَكُمُوْهُ

ولكَ الهــاء فــى الـوقف ولَا يـنـدب الَّا

اور تمہارے لئے روا ہے الحاقِ (ھــا) بحالت وقف اور مندوب نہیں ہوتا مگر

الـمـعـروف فَلَا يـقــال وَا رجلاه وَامتنع

معروف تو نہ کہا جائے گا وَا رجــلاه اور ناجائز ہے

وَا زيد الطويلاه خلافاً ليونس

وَا زيد الطويلاه اس میں یونس کا خلاف ہے

[ا] **قوله: ولك زيادة الالف الخ.** مندوب کے اعرابی و بنائی حکم سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمتہ یہاں سے اس کے دیگر احکام بیان فرماتے ہیں:

اوّل: یہ کہ مندوب کی ہر دو قسم کے آخر الف کی زیادت بغرض درازیٔ آواز جائز ہے جو ندبہ میں مقصود ہوا کرتی ہے جیسے: (وَازَيْدَا) اور اگر بصورتِ زیادتِ الف یہ خطرہ ہو کہ مقصود پر دلالت کرنے والا لفظ ایسے لفظ کے ساتھ ملتبس ہو جائے گا جو مقصود پر دلالت نہیں کرتا تو بجائے الف ایسا حرف لایا جائے جو آخر مندوب کی حرکت کے مجانس ہو جیسے: غُلَامِ مخاطبه کا ندبہ مقصود ہو تو ضمیر مخاطبہ کی حرکت کسرہ کے مجانس (یا)

زیادہ کر کے (وَا غُلَامَکِي) کہیں گے کیونکہ الف زیادہ کریں تو (وَاغُلَامَکَا) ہوگا اس لئے کہ کاف پر کسرہ کے بجائے بمناسبت الف فتح آئے گا جس کی وجہ سے مقصود پر دلالت نہ رہے گی، اس لئے کہ یہ غلامِ مخاطب کے ندبہ پر دلالت کرتا ہے اور مقصود غلامِ مخاطبہ کا ندبہ ہے اور اگر جماعت مخاطبین کے غلام کا ندبہ مقصود ہو تو چونکہ (کُمْ) کی (م) دراصل مضموم ہے اس لئے ضمیر کے مجانس حرف مد (و) زیادہ کر کے (وَاغُلَامَکُمُو) کہیں گے، کیونکہ الف زیادہ کریں تو (وَا غُلَامَکُمَا) ہوگا کہ (م) کو بجائے ضمہ بمناسبت الف فتح دیں گے جس کی وجہ سے مقصود پر دلالت نہ رہے گی، اس لئے کہ یہ غلام مخاطبین کے ندبہ پر دلالت کرتا ہے اور مقصود جماعت مخاطبین کے غلام کا ندبہ ہے یہ حکم وَلَكَ زِيَادَةُ الْاَلِفِ میں مذکور ہوا۔

دوم: یہ کہ الف یا (واو) مذکورہ کے ساتھ حالت وقف میں (ھا) کا الحاق جائز ہے تا کہ یہ حروف خوب ظاہر ہو جائیں، کیونکہ وقف خفائے حرف کے لئے موجب ہے۔ اس لئے کہ صورت اُس حرف پر منقطع ہو جاتی ہے اور جب (ھا) لاحق کر کے (ھا) پر وقف کیا جائے گا تو یہ حروف پورے طور پر ظاہر ہو جائیں گے بالخصوص الف کہ یہ ظہور کی جانب زیادہ محتاج ہے، کیونکہ یہ حرفِ ہوائی ہونے کے باعث فی نفسہٖ خفی ہے، اس کے لئے کوئی مخرج نہیں، سانس کے ساتھ نکلتا ہے جیسے: (وَازَیْدَاہ) (وَاغُلَامَکَاہ) (وَاغُلَامَکِیْہ) (وَاغُلَامَکُمُوہ) یہ حکم وَلَكَ الْهَاءُ الخ میں مذکور ہوا۔

سوم: یہ کہ مندوب کی قسم اوّل یعنی متفجع علیہ عدمًا کے لئے یہ ضروری ہے کہ متفجع علیہ عدمًا اس اسم کے ساتھ لوگوں میں مشہور ہو تا کہ نادب کو ندبہ کرنے میں معذور رکھا جائے خواہ علم ہو جیسے: (وَازَیْدَاہ) یا علم نہ ہو جیسے: وَامَنْ قَلَعَ بَابَ خَیْبَرَاہ اور اگر وہ اسم مشہور نہیں، اگر چہ علم ہو تو اس کو مندوب قرار دینا درست نہیں۔ لہٰذا (وَارَجُلَاہ) کہنا درست نہ ہوگا، جب کہ اس کے ساتھ کوئی مشہور نہ ہو، اس بیان سے ظاہر ہوا کہ عبارت متن میں (اَلْمَعْرُوْف) بمعنی مشہور ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے بھی یہی تفسیر فرمائی ہے کما فی محرم آفندی اور یہ ظاہر ہوا کہ لَایُنْدَبُ اِلَّا الْمَعْرُوْفُ میں صرف قسمِ اوّل کے حکم کا بیان ہے اور اس سے یہ مفہوم نہیں ہوتا کہ مندوب کی دونوں قسموں کے لئے معرفہ ہونا واجب ہے۔ حالانکہ واجب ہے کہ معرفہ ہوں خواہ قبل ندبہ یا حرفِ ندبہ داخل ہونے کے بعد، اور اگر (اَلْمَعْرُوْف) کی تفسیر (اَلْمَعْرِفَۃ) کے ساتھ کی جائے کما یفھم من العصام تو دونوں قسموں کے حکم کا بیان ہو جائے گا کہ

دونوں کے لئے معرفہ ہونا واجب ہے لیکن یہ تفسیر از قبیل تَوْجِيْهُ الْقَوْلِ بِمَا لَا يَرْضٰى بِهٖ قَائِلُه ہوگی کہ مصنف علیہ الرحمتہ کی تفسیر کے خلاف ہے اور قسمِ اول حکم مذکور بیان میں نہ آئے گا، بہر کیف حُكْمُهٗ فِي الْاِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ حُكْمُ الْمُنَادٰى کے تحت بیان کردہ دوسرے سوال کا جواب اول پہلی تفسیر پر مبنی ہے اور جوابِ دوم دوسری تفسیر پر یہ حکم وَلَا يُنْدَبُ اِلَّا الْمَعْرُوْفُ میں مذکور ہوا جس طرح مندوب نکرہ نہیں ہوتا، اسی طرح ضمیر، اسمِ اشارہ، اسمِ موصول بھی نہیں ہوتا لیکن وہ اسمِ موصول مندوب واقع ہوتا ہے جس کا صلہ متفجع علیه عدمالی تعیین کرتا ہے كَمَامَرَّ۔

چہارم: یہ کہ اگر مندوب کی صفت لائی جائے اور الف ندبہ کا الحاق مقصود ہو تو اس کا الحاق مندوب کے ساتھ واجب ہے جیسے: (وَازَيْدَاهُ الطَّوِيْلِ) اور اس کی صفت کے ساتھ جائز نہیں۔ پس (وَازَيْدُ الطَّوِيْلَاهُ) کہنا درست نہ ہوگا۔ وجہ یہ کہ الف ندبہ مندوب کے آخر لاحق کیا جاتا ہے اور مندوب صرف موصوف ہے نہ موصوف اور صفت کا مجموعہ کیونکہ موصوف کی تمامیت کے بعد توضیح وغیرہ کے لئے صفت آتی ہے۔ لہٰذا موصوف اور صفت دو کلمہ جداگانہ ہوئے اور مندوب صرف موصوف ہی رہا تو الف ندبہ اُسی کے ساتھ لاحق کیا جائے گا بخلاف مضاف الیہ کہ وہ مضاف کی تمامیت کے لئے لایا جاتا ہے تو مضاف الیہ مضاف کے لئے کالجزء ہوا اور دونوں کلمہ واحدۃ کے حکم میں ہوئے تو گویا مضاف مضاف الیہ کا مجموعہ مندوب ہے۔ لہٰذا مضاف الیہ کے آخر الف ندبہ لاحق کیا جائے گا جیسے: (وَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَاهُ) یہ مذہب جمہور ہے اور امام یونس نے فرمایا کہ الف ندبہ کا الحاق صفت کے ساتھ جائز ہے۔ وجہ یہ کہ موصوف اور صفت لفظی اعتبار سے اگرچہ دو کلمہ جداگانہ ہیں مگر معنوی اعتبار سے دونوں میں اتحاد ہے کیونکہ دونوں کا مصداق ایک ہی ہوتا ہے۔ قولِ مذکور میں (زَيْد) اور (طویل) کا مصداق ایک ہی ذات ہے۔ امام یونس نے اپنے مسلک کی تائید میں ایک عربی کی حکایت بیان فرمائی جس کے دو پیالے گم ہو گئے تھے، ان پر ندبہ کرتے ہوئے کہا: (وَاجُمْجُمَتَيَّ الشَّامِيَّتَيْنَاهُ) اس میں الف ندبہ صفت کے ساتھ لاحق ہے، (جُمْجُمَةٌ) لکڑی کے پیالے کو کہتے ہیں۔ جمہور کی جانب سے جواب یہ ہے کہ الف ندبہ کا الحاق امر لفظی ہے اور موصوف وصفت باعتبار لفظ دو کلمہ جداگانہ ہیں۔ کلمہ واحدہ کے حکم میں نہیں بخلاف مضاف و مضاف الیہ کہ وہ کلمہ واحدۃ کے حکم میں ہیں۔ یہ حکم (وَامْتَنَعَ الخ) میں مذکور ہوا۔ ۱۲

ترکیب

قوله: ولك زيادة الالف في آخره. (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ك) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر فتح جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (جَازَتْ) فعل مقدر کا (جَازَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مونث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر (جَازَتْ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلا (زِيَادَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف (اَلْاَلِفِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَلِفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ منصوب محلا بنا بر مفعولیّت (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (آخِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمَنْدُوْبُ (آخِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (زِيَادَةُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مبتدائے موخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ ترکیب بریں قول کہ خبر فعلی مقدر کی تقدیم مبتدا پر جائز ہے اور بر تقدیم عدمِ جواز (جَازَتْ) مقدر کا فاعل (زِيَادَةُ الْاَلِفِ الخ) کو قرار دے کر جملہ فعلیہ بنائیں گے۔

قوله: فان خفتَ اللبس قلت واغلامكيه واغلامكموه. (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون (خِفْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح (اَللَّبْسَ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (لَبْسَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ (خِفْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (قُلْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح (وَاغُلَامَكِيْهْ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (وَاغُلَامَكُمُوْهْ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ (قُلْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس

کے لئے محل اعراب نہیں، شرط مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ وَاغُلامَكِيَهْ. (وا) برائے ندبہ جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (غُلَامَ) مندوب مضاف منصوب لفظاً (كِ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر (یَا) برائے موصوف مبنی بر سکون (ھا) برائے وقف مبنی بر سکون (غُلَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

وا غُلَامَكُمُوْهْ. (وا) برائے ندبہ جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (غُلَامَ) مندوب مضاف منصوب لفظاً (كِ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون مقدر ضمہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (و) برائے مدِ صوت مبنی بر سکون (ھا) برائے وقف مبنی بر سکون (غُلَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انـــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وَلَكَ الْهَاءُ فِي الْوَقْفِ. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (كَ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (جَـائِزٌ) مقدر کا (جَـائِزٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے موخر (فِــــيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون مقدر (اَلْــوَقْفِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَقْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر دوم (جَـائِزٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (اَلْهَـاءُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (هَـاءِ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وَلَا يُنْدَبُ اِلَّا الْمَعْرُوْفُ. (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح

(لَایُنْدَبُ) نفی فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (اَلْمَعْرُوْفُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسم موصول مبنی بر سکون (مَعْرُوْف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول (مَعْرُوْف) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ موصول اپنے صلہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر نائب فاعل (لَایُنْدَبُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فلایقال وازجلاہ. (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (لَایُقَالُ) نفی فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (وَازَجُلَاہُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً نائب فاعل (لَایُقَالُ) نفی فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں (اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذَا) شرط مقدر جس میں (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط منصوب محلاً مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص (اَلْاَمْرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (کَانَ) (کَذَا) اسم کنایہ خبر منصوب محلاً مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (وَازَجُلَاہُ) کی ترکیب نہ کی جائے گی کما مرّ۔

قولہ: وامتنع وازید الطّویلاہ. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِمْتَنَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (وَا زَیْدَ الطَّوِیْلَاہ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (اِمْتَنَعَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: خلافا لیونس. (خِلَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق جس کا فعل (خَالَفَ) مقدر (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (یُوْنُسَ) غیر منصرف مجرور بفتح جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا (ثَابِتَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل

صیغہ واحد مونث اس میں (ھــی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (اِرَادَتِی)، (ثَابِتَۃٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، (اِرَادَتِی) میں (اِرَادَۃِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون (اِرَادَۃِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَیجوز[۱] حـذف حـرف النّداء اِلاّ مع اسم
اور جائز ہے حرفِ ندا کا حذف مگر اسم
الجنس والاشارة والمستغاث وَالمندوب
جنس اور اسِم اشارہ اور مستغاث اور مندوب کے ساتھ
مثل یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذا وَ اَیُّهَا الرَّجُلُ
جیسے یُوْسُفُ اَعْـرِضْ عَـنْ هٰذا اور اَیُّهَـا الـرَّجُلُ

[۱] **قولہ: ویجوز حذف حرف النّداءِ الخ.** حرف ندا کی خصوصیت بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کا حکم باعتبار حذف اور عدم حذف بیان فرماتے ہیں کہ بغرض تخفیف اس کا حذف جائز ہے مگر چار اسمار سے جائز نہیں۔

اوّل: اسمِ جنس، اس سے مراد وہ اسم جو حرفِ ندا داخل ہونے سے پہلے نکرہ ہو پھر حرف ندا کے دخول کے بعد معرفہ ہو جائے یا نہ ہو یہ تعمیم اس لئے کی گئی کہ حرف ندا سے اگر تعریف کا قصد کیا جاتا ہے تو مدخول معرفہ ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ بہر صورت اسم جنس مفرد ہو جیسے: یَـا رَجُلُ بروقت قصد تعریف اور یَـا رَجُلاً بروقت عدم قصد تعریف یا مضاف باضافت معنوی جیسے: یَـا غُلَامَ فَـاضِلٍ یا مضاف باضافت لفظی جیسے: یَـا حَسَنَ

الوَجْهِ یا مشابہ بمضاف جیسے: یَا ضَارِبًا زَیْدًا، ان تینوں صورتوں میں قصد تعریف اور عدم قصد تعریف دونوں تقدیر پر معرب رہے گا۔ ان تمام صورتوں میں حرفِ ندا کا حذف اِس لئے ناجائز ہے کہ اسمِ جنس مذکور کی ندا کلام عرب میں کثیر نہیں۔ پس اگر حرفِ ندا کو حذف کیا گیا تو اسمِ جنس کا منادیٰ ہونا مفہوم نہ ہوگا اور منادیٰ غیر منادیٰ کے ساتھ ملتبس ہوجائے گا۔

دوم: اسمِ اشارہ اس سے حذف کے عدم جواز کی وجہ بھی وہی جو اوپر مذکور ہوئی کہ کلام عرب میں اُس کی ندا کثیر نہ ہونے کے باعث بر تقدیرِ حذف منادی ہونا مفہوم نہ ہوگا اور منادیٰ کا غیر منادیٰ کے ساتھ التباس لازم آئے گا۔

سوم: مستغاث، **چھارم**: مندوب، ان دونوں سے حذف اس لئے جائز نہیں کہ اوّل میں اظہارِ استغاثہ اور دوم میں اظہارِ تفجّع کی غرض کے پیش نظر درازیٔ آواز اور تطویل کلام مطلوب ہوتی ہے اور حذف سے یہ مطلوب فوت ہوجائے گا اور چار اسماء وہ ہیں جن سے حذف جائز ہے اوّل علم جیسے: یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔

سوال: اسمِ جلالت علم ہے، حالانکہ اس سے حذف جائز نہیں؟

جواب: مصنف علیہ الرحمۃ کا قول یَجُوْزُ حَذْفُ حَرْفِ النِّدَاءِ الخ قضیہ مطلقہ عامہ ہے کیونکہ جن قضایا میں جہت مذکور نہیں ہوتی اُن سے اطلاقِ عام متبادر ہوتا ہے یعنی بعض اوقات میں ثبوتِ حکم اور شک نہیں کہ اسمِ جلالت سے بعض اوقات حذف ہوتا ہے جب کہ میم مشدّد اُس کے عوض آخر میں لائی جاتی ہے جیسے: (اَللّٰهُمَّ) پس جواز حذف عام ہے کہ بغیر عوض ہو جیسے مثالِ متن میں یا عوض کے ساتھ ہو، جیسے اس میں۔

سوال: عوض کے ساتھ حذف واجب ہے، نہ جائز، کیونکہ جائز کے معنی یہ ہیں کہ ذکر بھی درست ہو اور عوض کے ساتھ ذکر درست نہیں، ورنہ عوض اور معوض عنہ کا اجتماع لازم آئے گا جو باطل ہے؟

جواب: یہاں پر جواز بمعنی سلب امتناع ہے جیسے مصنف علیہ الرحمۃ کے قولِ سابق: (یَجُوْزُ صَرْفُهٗ لِلضَّرُوْرَةِ) میں تھا۔ اب معنی عبارت یہ ہوئے کہ حرفِ ندا کا حذف اُن چار اسماء میں ممتنع نہیں ہے اور ان کے ماسویٰ میں ممتنع نہیں اور عدم امتناع وجوب اور عدمِ وجوب دونوں کو شامل ہے۔ پس بعض اعلام میں واجب جیسے اسم جلالت بر تقدیر عوض تو ذکر درست نہ ہوگا اور بعض میں واجب نہیں جیسے مثالِ متن تو ذکر درست ہوگا۔

سوال: اسمِ جلالت میں بر تقدیرِ حذف (یــا) عوض کے لئے میم کالانا کس مناسبت پر مبنی ہے اور کوئی حرف کیوں نہیں لایا گیا؟

جواب: اس مناسبت پر کہ (یا) ابتدا میں آتی ہے اور میم ابتدائی مخرج سے نکلتا ہے کہ شفوی ہے اور میم کو مشدّد کردیا گیا تاکہ ضمیر (هــم) سے التباس لازم نہ آئے اور آخر میں لائی گئی، حالانکہ (یــا) اوّل میں تھی تاکہ اسمِ جلالت کے ساتھ تبرک فوت نہ ہوجائے۔

سوال: اس نکتہ کی بنا پر لازم آتا ہے کہ (یا) کو بھی آخر میں لائیں تاکہ اسمِ جلالت کے ساتھ تبرک فوت نہ ہوجائے؟

جواب: آخر میں اس لئے نہیں لایا گیا کہ (یا) منادیٰ میں عامل ہے۔ اصل عامل میں یہ ہے کہ معمول پر مقدم ہو۔

فائدہ: لفظ (یوسف) غیر منصرف ہے، اگر عبرانی ہے تو دو سبب عجمہ اور علمیّت اور اصح یہی ہے اور اگر عربی ہے تو ایک سبب علمیّت اور دوسرا عدل کہ (یُوْسِفُ) سے معدول ہے جو اِیْسَــاف بمعنی (رنجیدہ کردن) سے مشتق، **دوم**: لفظ (اَیٌّ) جب کہ اس کی صفت معرفہ باللّام ہو جیسے: (اَیُّهَا الرَّجُلُ) بر تقدیر حذفِ حرفِ ندا اور بر تقدیر ذکر (یـا اَیُّهَا الرَّجُلُ) اسی قبیل سے ہے۔ تشہد میں اَیُّهَا النَّبِیُّ جس میں حرفِ ندا محذوف ہے اور ذکر بھی درست جیسے قرآن پاک میں وارد ہوا: یَـا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا تشہد کی ندا سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو قریب و بعید ہر مقام سے ندا جائز ہے یا اس کی صفت موصوف بمعرّف باللّام ہو جیسے: اَیُّهٰذَا الرَّجُلُ اور حرفِ ندا کا ذکر بھی درست ہے (یـا اَیُّهٰذَا الرَّجُلُ) ان میں (اَیٌّ) کی صفت (هٰذَا) ہے اور (هٰذَا) کی صفت (الرَّجُلُ) معرّف باللّام تو (هٰذَا) موصوف بمعرّف باللّام ہوا۔

سوال: (اَیٌّ) بھی اسمِ جنس ہے، پھر اس سے حرفِ ندا کا حذف کیوں جائز ہوا؟

جواب: اس لئے کہ یہ مقصود بالندا نہیں بلکہ مقصود بالندا کے لئے وسیلہ ہے **کَمَا مَرَّ** اور مقصود بالندا اس کی صفت ہے۔ اوّل میں (الرَّجُلُ) اور دوم میں (هٰذَا) اور یہ اسمِ جنس بمعنی مراد نہیں کہ قبل ندا معرفہ ہے۔

سوم: مضاف بسوئے معرفہ جیسے: (رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ) اور جیسے: غُلَامَ زَیْدٍ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّم اور ذکر بھی درست ہے جیسے: یَا غُلَامَ زَیْدٍ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم۔

چهارم: اسمِ موصول جیسے: مَنْ لَا یَزَالُ مُحْسِنًا اَحْسِنْ اِلَیَّ اس سے مراد سید عالم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ مخلوق میں دوامِ احسان کی صفت صرف آپ کے لئے ہے کیونکہ جملہ نعمت ہائے الٰہی کے قاسم آپ ہی ہیں۔ اسی کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنی پیاری زبان میں یوں بیان فرمایا ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

اور ذکر بھی درست ہے جیسے: یَا مَنْ لَایَزَالُ مُحْسِنًا اَحْسِنْ اِلَیَّ معارف میں ضمائر باقی رہ گئیں، اُن کی ندا ہی سرے سے شاذ ہے، پھر حرفِ ندا کا حذف کیوں کر جائز ہوگا۔۱۲

ترکیب

قوله: ویجوز حذف حرف النّداء اِلّا مع اسم الجنس والاشارة والمستغاث والمندوب. (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (یَجُوْزُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (حَذْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (حَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلا بنا بر مفعولیت مضاف الیہ مضاف (اَلنِّدَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نِدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (حَرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (حَذْفُ) مضاف کا (اِلّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (مَعَ) ظرف منصوب لفظاً مضاف (اِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلْجِنْسِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (جِنْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْاِشَارَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِشَارَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلْجِنْسِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (اِسْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْمُسْتَغَاثِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُسْتَغَاثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْمَنْدُوْبِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَنْدُوْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اِسْمِ الْجِنْسِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ (حَذْفُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر فاعل (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا

جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل یوسف اعرض عن ھٰذا و ایّھا الرّجل. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح اَیُّھَا الرَّجُلُ مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے حرفِ ندا محذوف جوازاً (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدائے مقدر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یوسف اعرض عن ھٰذا. (یُوْسُفُ) منادیٰ مفرد معرفہ جس سے پیشتر حرف ندا (یـــا) محذوف جوازاً مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُـوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُــــوْ) فعل مضارع معروف معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُـوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔(اَعْرِضْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف جس کی علامت سکون ہے یہ بر مذہب اکثر اور نزد کوفیہ معرب مجزوم بلام مقدر صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) مفتوحہ علامت مذکر حاضر مبنی بر فتح (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (ھـــا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَعْرِضْ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ایّھـا الـرّجُلُ. (اَیُّ) منادیٰ مفرد معرفہ جس سے پیشتر حدف ندا (یـا) محذوف جوازاً مبنی بر ضم منصوب محلاً موصوف (ھــا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (الـرَّجُلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد حضوری مبنی بر سکون (رَجُــلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً باعتبار حمل بر لفظ صفت (اَیُّ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُـوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُـوْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَ شَذَّ[1] اَصْبِحْ لَيْلُ و اِفْتَدِ مَخْنُوقُ و اَطْرِقْ
اور شاذ ہے اَصبِح لَیلُ اور اِفتَدِ مَخنُوقُ اور اَطرِقْ
كَرًا و قَدْ[2] يحذف المنادىٰ لقيام قرينة
کَرًا اور کبھی حذف کیا جاتا ہے، منادیٰ بروقت قیام قرینہ
جوازًا مثل اَلَا يَا اسْجُدُوْا
بطور جواز جیسے اَلَا یَا اسجُدُوْا

[1] **قوله: وَ شَذَّ اَصْبِحْ لَيْلُ الخ.** یہ ایک سوالِ مقدر کا جواب ہے جس کی تقریر یہ کہ منادیٰ اسم جنس سے حرفِ ندا کے حذف کرنے کو ممتنع قرار دینا درست نہیں، کیونکہ استعمال عرب اس کے خلاف ہے کہ اہل عرب نے منادیٰ اسم جنس سے حرف ندا کو حدف کیا ہے جیسے: اَصْبِحْ لَيْلُ میں کہ (لیل) منادیٰ اسم جنس ہے اور حرفِ ندا محذوف، اسی طرح (اِفْتَدِ مَخْنُوقْ) میں کہ (مَخنُوقْ) منادیٰ اسم جنس ہے اور حرفِ ندا محذوف، اسی طرح اَطْرِقْ كَرًا میں کہ (كَرًا) منادیٰ اسم جنس ہے اور حرف ندا محذوف۔

جواب: جواب کی تقریر یہ کہ ان تینوں میں حرفِ ندا کا حذف شاذ ہے **والشَّاذُ كَالْمَعْدُوْم**، (اَصْبِحْ لَيْلُ) اصل میں (اَصْبِحْ يَا لَيْلُ) ہے اور (اَصْبِحْ) بمعنی (صِر صَبحًا) اس تقدیر پر ناقصہ ہے یا بمعنی (اُدْخُلْ فِى الصَّبَاحِ) اس تقدیر پر تامہ ہے۔ حاصل معنی یہ کہ اے رات! صبح ہو جا، امراء القیس شاعر کی بیوی کا قول ہے ایک شب زیادہ دیر تک اس کے پاس رہا اور وہ اس سے کراہت کرتی تھی، جب ناگواری زیادہ ہونے لگی تو بولی: (اَصْبِحْ يَافَتى) بمعنی اِنْتَبِهْ يَا فَتى یعنی اے نوجوان! بیدار ہو جا، جب اُس کے پاس سے نہ ہٹا تو شب کو خطاب کر کے بولی (اَصْبِحْ لَيْلُ) اے رات! صبح ہو جا، جب صبح ہوئی تو اس نے طلاق لے لی۔ امراء القیس نے سبب کراہت دریافت کیا تو بولی اِنَّكَ ثَقِيْلُ الصَّدْرِ خَفِيْفُ الْعِجْزِ سَرِيْعُ الْاِزَالَةِ

یَسطِیُٔ الاِفَاقَةِ کہ تمہارا سینہ بھاری ہے، سرین ہلکے ہیں، سریع الانزال ہو اور تمہیں افاقہ دیر میں ہوتا ہے۔
عرب نے اس قول کو مثل بنالیا۔ شدّتِ طلب کے موقعہ پر استعمال کرتے ہیں اِفْتَدِ مَخْنُوقُ اصل میں اِفْتَدِ یَا مَخْنُوقُ ہے سَلِيك ابن سلكه نامی ایک شخص رات میں چت سو رہا تھا، کوئی اُدھر سے گذرا اور ٹھوکر کھا کر اس پر گر پڑا اور گلا پکڑ کر بولا اِفْتَدِ مَخْنُوقُ۔ فدیہ دے اے مخنون! سلیک نے کہا بڑی رات پڑی ہے اور تمہیں مجھ سے کوئی خطرہ نہیں کہ میرے اوپر ہو، پھر جلدی کیسی، اس کے بعد سليك نے اسے زور سے دبوچا تو اس کا پاد نکل گیا۔ سلیک بولا یاد رہے حالانکہ میرے اوپر ہو گلا گھونٹنے کا ارادہ ہے۔ عرب نے اس قول کو مثل بنا لیا شدائد سے چھٹکارے کے واسطے استعمال کرتے ہیں (اَطْرِقْ کَرَا) اصل میں اَطْرِقْ یا کَرَا ہے۔ یہ ایک افسوں یعنی منتر کا جزو ہے جس کو پڑھ کر اہل عرب اس (کَــرَوَان) نامی پرندے کو شکار کرتے تھے۔ تمامہ یوں ہے اَطْرِقْ کَرَا اِنَّ النَّعَامَةَ فِی الْقُرىٰ فَمَا اِنْ اَرَىٰ هنَا كَرَا كما فی الرّضی (اَطْرِقْ) اِطْرَاقٌ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں سر جھکا لینا (نعامة) بمعنی شتر مرغ (قُرىٰ) جمع قرية بمعنی شہر جب اہل عرب اس منتر کو پڑھتے تو وہ ساکن ہو کر سر نیچے جھکا لیتا پھر اس کو پکڑ لیتے۔ مذکورہ منتر کے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اے کَرَا! سر جھکا لے تاکہ تجھ کو شکار کر لیا جائے۔ تم بچ نہیں سکتے کیونکہ شتر مرغ جو تم سے بڑا اور قوی ہے وہ شکار ہو کر شہر میں پہونچ گیا۔ تم یہاں پر بے یار و مددگار رہ گئے ہو، کیونکہ میں یہاں کسی دوسرے کَرَا کو نہیں دیکھتا، پھر یہ کسی شخص کو انقیاد کا حکم کرنے کے لئے مثل ہو گیا، جب کہ اُس سے اعلیٰ و اقویٰ منقاد ہو گیا ہو کما فی حاشية المولى محمد ابن موسیٰ بسنوی لیکن مثل میں اوّل جز و مکرّر کر کے اور اخیر حذف کر کے استعمال ہوتا ہے یعنی بایں طور اَطْرِقْ کَرَا اَطْرِقْ کَرَا اِنَّ النَّعَامَةَ فِی الْقُرىٰ كما فی تعلیقات السیّد الشّریف قدس سرهٗ علی الرّضی، اس (کَرَا) میں دو شذوذ ہیں:

اوّل: حرف ندا کا حذف اسمِ جنس سے۔

دوم: منادیٰ غیر علم اور غیر مقرون بالتاء کی ترخیم لیکن شذوذ دوم اس وقت جب کہ یہ (کَرَوَان) کا مرخم ہو اور اگر (کَرَا) کو نر کا اسم قرار دیں كما فی الرّضی جیسے (کَرَوَان) بھی ہے تو یہ شذوذ نہ ہوگا۔

۲ **قوله: وقد يحذف المنادىٰ الخ.** یہ منادیٰ کے حکم پنجم کا بیان ہے کہ منادیٰ کبھی حذف کیا جاتا ہے جب کہ قرینہ موجود ہو جیسے سورۂ نمل کی آیت کریمہ: (وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

اَعْمَا لَهُمْ فَصَدَّ هُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْن)، (اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ) میں دو قرارت ہیں:

اوّل: اَلَّا يَسْجُدُوْا بفتح ہمزہ وتشدید (لا) یہ قرأت حفص ہے اور (اَلَّا) اصل میں (اَنْ لا) تھا، نون کو لام سے بدل کر لام میں ادغام کر دیا، اِس تقدیر پر (اَنْ) ناصبہ ہے جس سے پیشتر لام حرفِ جار مقدر اور (لا) زائد اور (يَسْجُدُوْا) مضارع منصوب بحذفِ نون اور حرف جار مقدر (لَا يَهْتَدُوْن) کا ظرفِ لغو اور (لَا يهتدون) پروقف نہیں اور اصل نظم یوں ہوئی: (فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ لِاَنْ يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ) یہ قرارت مانحن فيه سے نہیں۔

دوم: اَلَا يَا اسْجُدُوا لِلّٰهِ بتخفيف (اَلَا) جو حرفِ تنبیہ ہے اور (يَا) حرف ندا اور (اُسْجُدُوْا) صیغہ امر حاضر معروف مبنی بر حذف نون، یہ قرارت امام عاصمؒ اور امام کسائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہما کی ہے۔ اس قرارت میں لَا يَهْتَدُوْن پر وقف ہے اور قوم منادیٰ محذوف جس پر قرینہ حرفِ ندا (يَا) کا دخول (اُسْجُدُوْا) فعل پر، کیونکہ حرفِ ندا کا دخول اسم کے ساتھ خاص ہے کہ فعل منادیٰ نہیں ہوتا، تو معلوم ہوا کہ منادیٰ محذوف ہے، یہ قرارت مَانَحْنُ فِيْه سے ہے، پس (اَلَا يَسْجُدُوْا) منادیٰ محذوف کی مثال ہوئی کہ اس میں (قوم) منادیٰ محذوف ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: و شَذَّ اَصْبِحْ لَيْلُ و اِفْتَدِ مَخْنُوقُ و اَطْرِقْ كَرَا.

(و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (شَذَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَصْبِحْ لَيْلُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اِفْتَدِ مَخْنُوْقُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَطْرِقْ كَرَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر فاعل (شَذَّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ اَصْبِحْ لَيْلُ. (اَصْبِحْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف یا مجزوم بلام مقدر كَمَا مَرَّ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت مذکر حاضر مبنی بر فتح (اَصْبِحْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ

مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (لَیْلُ) منادیٰ مفرد معرفہ جس سے پیشتر (یَا) حرفِ ندا محذوف شُذُوْذًا مبنی برضم منصوب محلًا مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُــوْ) محذوف وجوبًا (اَدْعُــوْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل واوی مجرداز ضمائر بارزہ مرفوع تقدیرًا صیغہ واحد متکلم اس میں (انــــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اِفْتَدِ مَخْنُوْقُ. (اِفْتَدِ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف جس کی علامت حذف (یَا) ہے یا مجزوم بحذفِ (یَا) بلام مقدر کَمَا مَرَّ صیغہ واحد مذکر حاضر اُس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون (ت) علامت مذکر حاضر مبنی بر فتح (اِفْتَــدِ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (مَخْنُوْقُ) منادیٰ مفرد معرفہ جس سے پیشتر حرفِ ندا (یَا) محذوف شُذُوْذًا مبنی برضم منصوب محلًا مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوبًا (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل واوی مجرداز ضمائر بارزہ مرفوع تقدیرًا صیغہ واحد متکلم اس میں (انــــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اَطْرِقْ كَرَا. (اَطْرِقْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف جس کی علامت سکون آخر ہے یا مجزوم لفظًا بلام مقدر صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْــــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون (ت) علامت مذکر حاضر مبنی بر فتح (اَطْرِقْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (كَــرَا) منادیٰ مفرد معرفہ مرخم مبنی برضم مقدر اور اگر بعد ترخیم مستقل قرار دیں تو منادیٰ مفرد معرفہ اسم مقصور مبنی برضم مقدر منصوب محلًا مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُــوْ) محذوف وجوبًا (اَدْعُــوْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل واوی مجرداز ضمائر بارزہ مرفوع تقدیرًا صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر سکون (اَدْعُــوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ منثر بتمامہ یوں ہے:

اَطْرِقْ كَرَا اَطْرِقْ كَرَا اِنَّ النَّعَامَةَ فِي الْقُرىٰ—وَبُغَاثُكُمْ فِيْ اَرْضِنَا مَا اسْتَنْسَرَا مَا اسْتَنْسَرَا

(اَطْــرِقْ) ثانی اوّل کے لئے تاکید لفظی ہے اور (كَـــرَا) ثانی اوّل کے لئے (اِنَّ) حرف مشبہ بفعل مفید تعلیل ہے (اَلنَّعَامَةَ) اسم اور (فِي الْقُرىٰ) ظرف مستقر ہوکر خبر جملہ اسمیہ معللہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وقد یحذف المنادیٰ لقیام قرینة جوازًا. (و)حرف استیناف یااعتراض مبنی بر فتح (قَدْ) حرف تحقیق برائے تقلیل مبنی برسکون (یُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرداز ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْمُنَادیٰ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُنَادیٰ) اسم مقصور مرفوع تقدیراً نائب فاعل (ل) حرف جار بمعنی (فی) برائے ظرفیت حکمی مبنی بر کسر (قِیَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (قَرِیْنَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت مضاف الیہ (قِیَامِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (جَوَازًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق باعتبار مضاف محذوف یعنی (حَذْفَ جَوَازٍ) (یُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یااعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل الا یا اسجدوا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلَا یَسْجُدُوْا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے منادیٰ محذوف جوازاً (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ اَلَایااسجدُوا. میں (اَلَا) حرف تنبیہ مبنی برسکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (یَا) حرف ندا جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی برسکون (قَوْمُ) منادیٰ مفرد معرفہ محذوف جوازاً مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل واوی مجرداز ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یابرسکون (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اُسْجُدُوْا) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف جس کی علامت حذفِ نونِ جمع یامجزوم بحذف نونِ جمع بلامِ مقدر صیغہ جمع مذکر غائب (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مخاطبین، (اُسْجُدُوْا) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

والثالث[۱]

اور تیسرا

ما اضمر عامله علٰى شريطة التفسير وهو[۲]

موضع اُسی مفعول بہ کا ہے جس کا عامل بشرط تفسیر مقدر ہو اور وہ

كل اسم بعده فعل او شبهه مشتغل عنه

ہر ایسا اسم ہے جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو جو اُس میں بایں سبب عامل نہیں کہ

بضميره او متعلقه لو سلط عليه هو او مناسبه

اس کی ضمیر یا متعلق میں عامل ہے اگر اُسی فعل یا شبہ فعل یا ان کے مناسب کو اُس اسم میں عامل قرار دیں تو

لَنَصَبَهٗ مثل[۳] زيدًا ضَرَبْتُهٗ و زيدًا ضربت

وہ اس کو مفعول بہ ہونے کی بنا پر نصب دے دے جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُهٗ اور زَیْدًا ضربت

غلامه و زيدًا مررت بهٖ و زيدًا حُبِسْتُ عليه

غُلَامَه اور زَیْدًا مررت بہ اور زَیْدًا حُبِسْتُ علیہ

۱؎ **قوله: والثالث ما اضمر الخ.** جن مواضع میں مفعول بہ کے عامل ناصب کا حذف واجب ہے اُن میں سے موضع ثانی کو بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے موضع ثالث کا ذکر شروع فرماتے ہیں کہ اُن مواضع میں سے موضع ثالث اس مفعول بہ کا موضع ہے جس کا عامل بشرط تفسیر مقدر

ہو،اس بیان سے ظاہر ہوا کہ عبارتِ متن میں لفظ (مـا) سے مراد مفعول بہ ہے، نہ مطلقاً مفعول بایں وجہ کہ زیر بحث مطلقاً مفعول نہیں ، بلکہ مفعول بہ ہے۔

سوال: متن میں واقع لفظ (علیٰ) کا متعلق کون ہے لفظ (اضمر) کو متعلق قرار دینا درست نہیں کیونکہ اس کا صلہ (علیٰ) نہیں آتا اور کوئی لفظ ایسا نہیں جو متعلق بن سکے۔

جواب: یہ (علیٰ) بنائیہ ہے اور (علیٰ) بنائیہ اس کو کہتے ہیں جس کا متعلق لفظ (بـنـاء) مقدر ہو۔اسی واسطے یہ ظرف مستقر ہوتا ہے نہ ظرف لغو اور یہاں پر اس کا متعلق (بِـنَـاءٌ) بمعنی (مَبْنِیًّا) ہے اور مفعول مطلق مقدر کی صفت تقدیر عبارت یوں ہے: مَا اُضْمِرَ عامِلُهٗ اِضْمَارًا مبنيًا عَلٰى شَرِيْطَةِ التَّفْسِيْرِ۔

سوال: (شَـرِيْطَةُ التَّفْسِيْرِ) مضاف مضاف الیہ ہیں اور مضاف مضاف الیہ میں باعتبار مصداق مغایرت ہوتی ہے،تو چاہئے کہ (شَـرِيْـطَـه) اور (اَلـتَّـفْسِيْـر) کے مصداق دو ہوں،ایک (شَـرِيْطَةٌ) کا اور ایک (اَلتَّفْسِيْر) کا،حالانکہ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ کے ساتھ تفسیر کا مصداق ہوتا ہے نہ شَرِيْطَة کا،تو لفظ (شَرِيْطَة) زائد ہوا بے سود۔

جواب: مضاف اور مضاف الیہ میں مصداق کا علیحدہ علیحدہ ہونا اس وقت ہے جب کہ اُن کی اضافت بیانی نہ ہو اور اگر بیانی ہو تو دونوں کا مصداق ایک ہوتا ہے۔یہاں پر (شَرِيْطَة) اور (اَلتَّفْسِيْر) میں اضافت بیانی ہے۔اسی واسطے دونوں کا مصداق ایک ہے اور معنی عبارت یہ کہ تیسرا موضع اس مفعول بہ کا موضع ہے جس کے عامل کی تقدیر ایک شرط پر مبنی ہو اور وہ شرط تفسیر ہے یعنی عامل مقدر کی تفسیر اس کے مابعد کے ساتھ۔

سوال: آپ لفظ (شرط) بول رہے ہیں اور مصنف علیہ الرحمتہ نے (شَرِيْطَة) فرمایا تو کیا دونوں ہم معنی ہیں؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: تو مصنف علیہ الرحمتہ نے (شرط) کیوں نہ فرمایا، حالانکہ (شرط) بہ نسبت (شَرِيْطَة) مختصر ہے اور متن میں اختصار مطلوب ہوتا ہے؟

جواب: اسی واسطے کہ سوال خط کشیدہ پیدا ہو اور جوابِ مذکور پا کر طالب علم اتحاد معنی پر مطلع ہو جائے کہ (شرط) مُـعَـلَّق بِهٖ کو کہتے ہیں یعنی وہ چیز جس سے کوئی چیز اس طرح وابستہ کردی جائے کہ بغیر اس کے نہ ہو سکے،یہی معنی (شَرِيْطَة) کے ہیں۔پس ظاہر ہوا کہ تقدیر عامل بغیر تفسیر نہ ہوگی۔

سوال: یہاں پر عامل کی تقدیر واجب کیوں ہے؟

جواب: اس لئے کہ عامل (مُفَسَّرْ) اور تفسیر (مُفَسِّرْ) بر تقدیر ذکر عامل (مُفَسَّرْ) اور (مُفَسِّرْ) کا اجتماع لازم آئے گا جو درست نہیں، کیونکہ بر تقدیر ذکر عامل (مُفَسِّرْ) کا ذکر بے فائدہ ہے۔

سوال: جَاءَ رَجُلٌ اَیْ زَیْدٌ کی ترکیب جائز ہے، حالانکہ اس میں (رَجُلْ) (مُفَسَّرْ) اور (زَیْد) مُفَسِّرْ) ذکر میں مجتمع ہیں؟

جواب: (مُفَسَّرْ) اور (مُفَسِّرْ) کا اجتماع ذکر میں اس وقت درست نہیں جب کہ (مُفَسِّرْ) کو صرف تفسیر کے لئے لائیں۔ اس کے لانے سے کوئی اور فائدہ مقصود نہ ہو جیسے: **مانحن فیه** میں کہ یہاں پر مُفَسِّر سے عامل مقدر کا مجرد بیان مقصود ہوتا ہے کہ عامل مقدر فلاں ہے اور کوئی غرض مقصود نہیں ہوتی اور اگر مُفَسِّر کے ذکر سے غرض دیگر مقصود ہو تو دونوں کا اجتماع ذکر میں جائز ہے جیسے پیش کردہ ترکیب کہ اُس میں (مُفَسِّرْ) کے ذکر سے (رَجُلْ) کے ساتھ مراد کا ایضاح مقصود ہے کہ (رَجُلْ) سے متکلم کی مراد (زَیْد) ہے، مجرد بیان (مُفَسَّرْ) مقصود نہیں کہ وہ تو مذکور ہے۔

۲ قوله: وهو كل اسم الخ. مصنف علیہ الرحمتہ یہاں سے مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ وہ ہر ایسا مفعول بہ ہے جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو جو اُس میں صرف اس لئے عامل نہیں کہ اُس کی ضمیر یا اُس کے متعلق میں عمل کر رہا ہے وہ فعل یا شبہ فعل ہو ایسا کہ ضمیر یا متعلق میں اُس کے عمل کو منقطع کر کے اگر اُس کو یا اُن میں سے کسی کے مناسب فعل یا شبہ فعل کو اس مفعول بہ میں عامل قرار دیں تو وہ اُس کا ناصب ہو جائے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمتہ نے تعریف میں (كُلُّ اِسْمٍ) فرمایا اور آپ نے (اسم) سے مراد لیا (مفعول بہ) یہ کس طرح درست ہے؟

جواب: بطریقہ مجاز بایں طور کہ اطلاق عام اور ارادہ خاص، کیونکہ (اسم) عام ہے اور (مفعول بہ) خاص۔

سوال: مجازی معنی مراد لینے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: اس لئے کہ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ مفعول بہ کی قسم ہے اور قسم کی تعریف میں مَقْسَمْ معتبر ہوا کرتا ہے جیسے کہ اسم کی تعریف میں (كَلِمَةٌ) معتبر تھا۔ اسی طرح منادیٰ کی تعریف میں بھی (اَلْاِسْمُ) مقدر ہے۔ ہماری

رائے ناقص میں مفعول بہ مراد لیا جائے، (اَلْاِسْمُ) کے بجائے اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ مقدر نکالیں کیونکہ وہ مفعول بہ کی قسم ہے۔اسی طرح (تَحْذِیْر) بھی جس کا ذکر آئندہ آرہا ہے۔مفعول بہ کی تین قسم ہیں: (۱) ایک وہ جس کا ناصب مذکور ہو۔(۲) دوسری وہ جس کا ناصب جوازاً محذوف ہو۔(۳) تیسری وہ جس کا ناصب وجوباً محذوف ہو منادیٰ۔ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ، تَحْذِیْر اسی تیسری قسم میں داخل ہیں۔بَعْدَهٗ فِعْلٌ اَوْ شِبْهُهٗ کی قید سے وہ مفعول بہ نکل گیا جس کے بعد فعل یا شبہ فعل نہ ہو جیسے: ضَرَبْتُ زَیْدًا میں (زَیْدًا) اور مُشْتَغِلٌ عَنْهُ بِضَمِیْرِهٖ اَوْ مُتَعَلِّقِهٖ کی قید سے وہ مفعول بہ نکل گیا جس کے بعد فعل یا شبہ فعل تو ہے مگر نہ اُس کی ضمیر میں عامل نہ اُس کے متعلق میں بلکہ خود اس میں عامل جیسے: زَیْدًا ضَرَبْتُ میں (زَیْدًا) اور اِنَّ زَیْدًا طَعَامَكَ اَكَلَ میں (طَعَامَ) اور (لَوْ سُلِّطَ عَلَیْهِ هُوَ اَوْ مُنَاسِبُهٗ لَنَصَبَهٗ) کی قید سے وہ مفعول بہ خارج ہو گیا جس کے بعد فعل ہے اور اس میں بایں وجہ عامل بھی نہیں کہ اُس کی ضمیر میں عمل کر رہا ہے یا متعلق میں لیکن ضمیر میں یا متعلق میں اُس کے عمل کو اگر منقطع کر دیں تو نہ خود اُس میں عامل نصب ہو سکے نہ اُس کا مناسب جیسے: زَیْدًا مَاضَرَبْتُهٗ یا زَیْدًا مَاضَرَبْتُ غُلَامَهٗ کیونکہ اگر ضمیر اور متعلق میں (ضَرَبْتُ) کے عمل کو منقطع کر دیں تو (ضَرَبْتُ) یا اُس کا مناسب (زَیْدًا) میں عامل نصب نہیں ہو سکتا بایں وجہ کہ اس پر (ما) نافیہ داخل ہے اور وہ صدارت کا مقتضی اور مثالِ اوّل میں (ضَرَبْتُ) اور مثال دوم میں اُس کے مناسب (اَهَنْتُ) کو (زَیْدًا) میں عامل قرار دینے کی صورت میں صدارت فوت ہو جائے گی کہ اب (مَا) جس کلام میں واقع ہے اُس کے تمام اجزاء پر مقدم نہیں رہا، اس لئے کہ اُس کلام کے اجزاء میں (زَیْدًا) بھی ہے اور (مَا) اُس سے مؤخر ہے۔ حالانکہ صدارت سے مراد یہی کہ مَالَهٗ صَدْرُ الْكَلَامِ کلام کے جملہ اجزاء پر مقدم ہو، اسی طرح شبہ فعل جیسے:
زَیْدًا مَا اَنْتَ ضَارِبُهٗ یا زَیْدًا مَا اَنْتَ ضَارِبٌ غُلَامَهٗ یا دِرْهَمًا مَا مُعْطِیْ زَیْدًا اِیَّاهُ۔

سوال: ان مثالوں میں فعل یا شبہ فعل (زَیْدًا) اور (دِرْهَمًا) کے بعد واقع نہیں کیونکہ دونوں میں (مَا) یا (مَا اَنْتَ) فاصل ہے۔لہٰذا یہ مثالیں (بَعْدَهٗ فِعْلٌ اَوْ شِبْهُهٗ) کی قید سے خارج ہوئیں نہ (لَوْ سُلِّطَ عَلَیْهِ الخ) کی قید سے۔

جواب: بعد ہونے سے یہ مراد نہیں کہ فعل یا شبہ فعل مفعول کے بعد بلا فصل ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ اُس کلام کا جزو ہوں جو مفعول بہ کے بعد واقع ہے اور شک نہیں کہ بایں معنی مفعول بہ کے بعد ہیں تو یہ مثالیں (لَوْ سُلِّطَ عَلَیْهِ

الخ) ہی کی قید سے خارج ہوئیں۔

سوال: ان مثالوں میں (زَیْدًا) اور (دِرْھَمًا) پر جب تسلیط درست نہیں تو ان کا ناصب کون ہے؟

جواب: اُس کا ناصب بروقت قرینہ مقدر مانا جائے گا۔ مذکورہ مثالوں میں بصورت فعل جیسے (مَا ضَرَبْتُ) اور بصورت مناسب فعل جیسے: (مَا اَھَنْتُ) اور بصورت شبہ فعل یعنی اسم فاعل جیسے: (مَا اَنْتَ ضَارِبًا) اور بصورت مناسب شبہ فعل جیسے: (مَا اَنْتَ مُوْھِنًا) اور بصورت شبہ فعل یعنی اسم مفعول جیسے (مَا مُعْطٰی زَیْدٌ)

سوال: شبہ فعل کی مثالوں میں اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول پر اکتفا کیوں کیا، جب کہ صفت مشبہ اسم تفضیل اور مصدر بھی شبہ فعل ہیں؟

جواب: اس لئے کہ اوّل دو مفعول بہ کے لئے ناصب نہیں ہوتے اور مصدر ناصب تو ہوتا ہے مگر عمل میں ضعیف ہونے کی باعث متقدم کو نصب نہیں دیتا۔ اب تعریف کا جامع مانع ہونا ظاہر ہو گیا کہ (کُلُّ اِسْمٍ) جنس ہے جس میں تمام مفعول بہ داخل اور بَعْدَہٗ فِعْلٌ اَوْ شِبْھُہٗ الخ فصل جس سے مَا اُضْمِرَ عَامِلُہٗ کے ماسوا تمام مفعول بہ خارج ہو گئے۔ یہ تفصیل اس تقدیر پر ہے کہ (اسم) سے مفعول بہ مراد ہو کَمَا مَرَّ اور اگر اسم کو عموم پر رکھا جائے جیسے کہ عارف جامی قدس سرہ السامی نے مصنف علیہ الرحمۃ کی اتباع میں اختیار فرمایا تو تفصیل یہ ہے کہ (کُلُّ اِسْمٍ) جنس ہے جو ہر اسم کو شامل خواہ منصوب ہو یا مرفوع یا مجرور اور بَعْدَہٗ فِعْلٌ اَوْ شِبْھُہٗ الخ فصل ہے جس سے مَا اُضْمِرَ عَامِلُہٗ کے سوا سب بایں تفصیل نکل گئے کہ (بَعْدَہٗ فِعْلٌ اَوْ شِبْھُہٗ) سے (زَیْدٌ اَبُوْکَ) جیسی ترکیب میں واقع (زَیْد) نکل گیا کہ یہ اسم تو ہے لیکن اس کے بعد فعل یا شبہ فعل نہیں اور (مُشْتَغِلٌ عَنْہُ بِضَمِیْرِہٖ اَوْ مُتَعَلِّقِہٖ) سے (زَیْدًا ضَرَبْتُ) جیسی ترکیب میں واقع (زَیْدًا) کہ اسم تو ہے اور اس کے بعد فعل بھی مگر وہ ایسا نہیں کہ اُس کی ضمیر یا متعلق میں عمل کرنے کے باعث اُس اسم میں عمل نہ کرتا ہو بلکہ خود اُس اسم میں عامل ہے اور (لَوْ سُلِّطَ عَلَیْہِ الخ) سے زَیْدٌ ضَرَبْتُہٗ جیسی ترکیب میں واقع (زَیْدٌ) نکل گیا کہ یہ اسم ہے اور اُس کے بعد فعل بھی ہے اور وہ فعل اس کی ضمیر میں عامل بھی مگر اس کی تسلیط یعنی ضمیر میں اس کے عمل کو منقطع کر کے (زَیْدٌ) میں عامل قرار دینا درست نہیں کہ (زَیْدٌ) میں عامل ہونے کے لئے ضمیر میں عمل کے علاوہ ایک مانع اور بھی ہے اور وہ (زَیْدٌ) کا مرفوع بالا بتداء ہونا اور مراد یہ ہے کہ صرف ضمیر یا متعلق میں عمل کرنا اس اسم میں عامل ہونے کے لئے مانع نہ ہو، (لَنَصَبَہٗ) سے (زَیْدًا کُنْتُ اِیَّاہٗ)

جیسی ترکیب میں واقع (زَیْـــدًا) نکل گیا کہ یہ اسم ہے اور اس کے بعد فعل بھی ہے اور وہ اُس کی ضمیر میں عمل کرنے کے باعث اُس میں عامل بھی نہیں اور اس فعل کی تسلیط بھی درست کہ اگر ضمیر میں عمل کو منقطع کردیں تو وہ فعل اس اسم میں عامل نصب ہو جائے گا مگر مفعول بہ ہونے کی بنا پر عامل نصب نہ ہوگا بلکہ خبریت کی بنا پر اور مراد یہ ہے کہ مفعول بہ ہونے کی بنا پر نصب دے۔

سوال: تعریف میں (اسم) کو عموم پر رکھنا خلاف متبادر ہے کیونکہ زیر بحث مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ ہے جو مفعول بہ ہوتا ہے، پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے خلاف متبادر طریقہ کیوں اختیار فرمایا؟

جواب: تا کہ حصول مقصود یعنی تعریف کی جامعیت اور مانعیت کے ساتھ ساتھ عبارت میں تفنن ہو جس سے ناظرین کے اذہان کی تشحیذ ہو سکے، **هٰذا ماخطر بالبال واللّٰه تعالٰی اعلم بحقیقة الحال۔**

سوال: تسلیط کے بیان میں یہ کہنا کہ ضمیر یا متعلق میں عمل کے علاوہ اور کوئی مانع نہ ہو درست نہیں، ورنہ اس تعریف سے مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ کا ہر فرد خارج ہو جائے گا اور یہ تعریف کسی فرد پہ صادق نہ آئے گی، کیونکہ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ کا کوئی فرد بدون مانع دیگر متحقق نہیں ہوتا جیسے: (زَیْدًا ضَرَبْتُهٗ) کہ (زَیْدًا) میں (ضَرَبْتُ) کے عامل ہونے کے لئے جس طرح اس کا ضمیر میں عمل کرنا مانع ہے، اسی طرح عامل مقدر کا عمل کرنا بھی مانع ہے اور (زَیْدًا) عامل مقدر ہی کی بنا پر منصوب ہے اور عامل مقدر کے عمل کی حالت میں (ضَرَبْتُ) کو عامل قرار دینے سے معمول واحد پر دو عامل کا اجتماع لازم آئے گا جو معلول واحد پر دو علّت مستقلہ کے اجتماع کی طرح باطل ہے؟

جواب: مانع دیگر کے نہ ہونے سے مراد ہے کہ مانع دیگر صورۃً نہ ہو اور شک نہیں کہ (زَیْدًا ضَرَبْتُهٗ) میں مانع دیگر صورۃً نہیں بخلاف (زَیْدٌ ضَرَبْتُهٗ) کہ اس میں (زَیْدٌ) کا رفع صورۃً مانع ہے۔

سوال: لَوْسُلِّطَ عَلَیْهِ هُوَاَوْ مُنَاسِبُهٗ میں، مناسب سے کیا مراد ہے؟

جواب: مناسب باعتبار ترادف یا باعتبار لزوم مراد ہے۔

٣ **قوله: نحو زیدا ضربته الخ.** یہ اس مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ کی مثال ہے جس کے بعد واقع ہونے والا فعل اُس میں اِس لئے عامل نہیں کہ اُس کی ضمیر میں عمل کر رہا ہے اور اُس پر خود اُس کی تسلیط درست ہے اور (زَیْدًا مَرَرْتُ بِهٖ) اُس کی مثال ہے جس کے بعد واقع ہونے والا فعل اُس کی ضمیر میں عامل ہے مگر تسلیط درست نہیں کہ لازم ہے بلکہ اُس کے مناسب بالترادف کی تسلیط ہو سکتی ہے یعنی (جَاوَزْتُ)

کی، کیونکہ (مَرَرْتُ) تعدیہ بالبار کے بعد اُس کے ہم معنی ہے۔

سوال: اس مثال میں ضمیر کے اندر فعل عامل نہیں، بلکہ صرف جار عامل ہے، الہٰذا ضمیر میں عمل کی مثال صحیح نہیں۔

جواب: نہیں نہیں، مثال صحیح ہے۔ وجہ یہ کہ دونوں عامل ہیں فعل عمل نصب کر رہا ہے اور حرف جار عملِ جر تو ضمیر باعتبار محل قریب مجرور ہے اور باعتبار محل بعید منصوب۔ اسی طرح مثال چہارم میں جو آئندہ آ رہی ہے اور **زَیْدًا ضَرَبْتُ غُلَامَهٗ** اس کی مثال جس کے بعد واقع ہونے والا فعل اس کے متعلق میں عامل ہے۔ لیکن اس کی تسلیط درست نہیں ورنہ فساد معنی لازم آئے گا کیونکہ ضَرْب زید پر واقع نہیں بلکہ اُس کے غلام پر۔ **نظر بر آں** اس کے مناسب باللزوم کی تسلیط ہو سکے گی جو (اَهَنْتُ) ہے کیونکہ ضربِ غلام اُس کے مولیٰ کی اہانت کو مستلزم ہے اور (**زَیْدًا حُبِسْتُ عَلَیْهِ** اس کی مثال ہے جس کے بعد واقع ہونے والا فعل اُس کی ضمیر میں عامل تو ہے مگر اُس کی تسلیط درست نہیں، کیونکہ اُس کے لئے ناصب نہیں بن سکتا بلکہ مناسب باللزوم کی تسلیط ہو سکے گی جو **لَابَسْتُ** ہے، کیونکہ **حَبْسُ الشَّیْئِ علَی الشَّیْئِ** اس بات کو مستلزم ہے کہ محبوس کو محبوس علیہ کے ساتھ ملابست حاصل ہو۔

سوال: **مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ** کے بعد واقع ہونے والا فعل کبھی اُس کی ضمیر میں عامل ہوتا ہے اور کبھی متعلق میں، ضمیر میں عامل کی تین قسم ہیں: **اوّل:** وہ کہ خود اُس کی تسلیط درست ہو، **دوم:** وہ کہ اُس کے مناسب بالترادف کی، **سوم:** وہ کہ اُس کے مناسب باللزوم کی۔ اسی طرح تین قسم اس کی ہوئیں جو متعلق میں عامل ہے۔ **نظر بر آں** چھ مثالیں درکار ہیں۔ مصنف علیہ الرحمتہ نے چار پر اقتصار کیوں فرمایا؟

جواب: اس لئے کہ متعلق میں عامل ہونے کی تقدیر پر نہ خود اُس کی تسلیط درست، نہ مناسب بالترادف کی، ورنہ فساد معنی لازم آئے گا **کَمَا مَرَّ** تو صرف ایک صورت رہ گئی یعنی مناسب باللزوم کی۔ اسی واسطے چار مثالوں پر اقتصار فرمایا۔

سوال: شبہ فعل کی مثالیں بیان کیوں نہ فرمائیں؟

جواب: اختصاراً کہ افعال کی مثالوں کو دیکھ کر بنائی جا سکتی ہیں، چنانچہ اسم فاعل جیسے: (**زَیْدًا اَنْتَ ضَارِبُهٗ**) (**زَیْدًا اَنْتَ ذَاهِبٌ**) یا (**زَیْدًا اَنْتَ وَاقِعٌ عَلَیْهِ**) (**زَیْدًا اَنْتَ ضَارِبٌ غُلَامَهٗ**)

اوّل: میں خود اسم فاعل کی تسلیط ہو گی۔ **دوم:** میں مناسب بالترادف یعنی **مذھب** کی کہ

ذاهب تعدیه بالباء کے بعد مُذْھِبٌ ہم معنی ہے۔ **سوم**: میں مناسب باللزوم یعنی (ملابس) کی، **چھارم**: میں مناسب باللزوم یعنی (مُوْھِنٌ) کی، اس میں بھی فعل کی طرح متعلق میں عمل کرنے کی تقدیر پر خود اسمِ فاعل یا اس کے مناسب بالترادف کی تسلیط درست نہیں، ورنہ فسادِ معنی لازم آئے گا اور اسمِ مفعول جیسے: (اَدِرْھَمًا معطیً زَیْدٌ اِیَّاہُ)

(زَیْدًا اَنْتَ مَحْبُوْسٌ علیه) اوّل میں خود (مُعْطیً) کی تسلیط درست ہے اور دوم میں مناسب باللزوم (مُلَابِسٌ) کی، ضمیر میں عمل کرنے کی تقدیر پر اسمِ مفعول میں صرف یہی دو صورتیں درست ہیں: (۱) مناسب بالترادف کی درست نہیں اور (۲) متعلق میں عمل کرنے کی تقدیر پر کوئی صورت درست نہیں۔

اوّل: کی وجہ یہ ہے کہ مناسب بالترادف ناصب نہیں ہوسکتا جیسے: (اَزَیْدٌ مَمْرُوْرٌ بِہٖ) کہ (مَمْرُوْرٌ) تعدیہ بالباء کے بعد (مُجَاوَزٌ) بصیغۂ اسمِ مفعول کے ہم معنی ہے اور بر تقدیرِ تسلیط یہ (زَیْد) کے لئے ناصب نہیں ہوسکتا، کیونکہ اسمِ مفعول کے لئے نائب فاعل ہوتا ہے، نہ مفعول بہ جب کہ متعدی بیک مفعول ہو اور یہ متعدی بیک مفعول ہی ہے اور مثال مذکور میں (زَیْد) بوجہ تقدم نائب فاعل بھی نہیں ہوسکتا، ورنہ التباس بمبتدا لازم آئے گا بلکہ اُس کا نائب فاعل (بہ) کی ضمیر مجرور ہے اور (زَیْد) مبتدا ہے مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ نہیں۔

دوم: کی وجہ یہ کہ خود اسم مفعول یا اس کے مناسب بالترادف کی تسلیط پر فسادِ معنی لازم آئے گا کَمَا مَرَّ اور مناسب بالزوم ناصب نہیں ہوسکتا جیسے: (اَزَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ) کہ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ کا مناسب باللزوم (مُوْھِنٌ) بہ صیغہ اسم مفعول ہے جو مفعول بہ کے لئے ناصب نہیں ہوسکتا کہ متعدی بیک مفعول ہے، هذا ماخطر بالبال والله تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال۔۱۲

ترکیب

قوله: والثالث مااضمر عامله علی شریطة التفسیر.

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلثَّالِثُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَالِثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً (اُضْمِرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (عَامِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم

راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ (عَامِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (علٰی) حرف جار بمعنی لام برائے تعلیل مبنی بر سکون (شَرِيْطَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلتَّفْسِيْرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (تَفْسِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (شَرِيْطَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (فیہ) مقدر جس میں (فی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَا) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم (اُضْمِرَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلاً (مائے موصوفہ) اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و هو كل اسم بعده فعل او شبهه مشتغل عنه بضميره او متعلقه لوسلط عليه هو او مناسبه لَنَصَبَهُ. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھُو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مفعول بہ جس کا عامل بشرط تفسیر مضمر ہو (كُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (بَعْدَ) ظرف مکان منصوب لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف (فِعْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (شِبْهُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (فِعْلٌ) (شِبْهُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (فِعْلٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف (مُشْتَغِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (عَنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اِسْم جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اوّل کیونکہ مُشْتَغِلٌ معنی فراغ کو متضمن ہے ورنہ اِشْتِغَالٌ کا صلہ (عَنْ) نہیں آتا (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (ضَمِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر مضاف الیہ راجع بسوئے اِسْم (ضَمِيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (مُتَعَلِّقِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل

مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اِسم (مُتَعَلِّقٍ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم (مُشْتَغِلٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر صفت اوّل (لَوْ) حرف شرط مبنی بر سکون (سُلِّطَ) فعل مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مؤکد مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اِسْم) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (هو) ضمیر مرفوع منفصل تاکید مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مؤکد، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون برائے تنویع (مُنَاسِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ضمیر (سُلِّطَ) (مُنَاسِبُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل (سُلِّطَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ل) جوابیہ مبنی بر فتح (نَصَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے نائب فاعل (سُلِّطَ) (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِسْم) (نَصَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنے جواب سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر صفت ثانی مرفوع محلاً (مُشْتَغِلٌ) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر فاعل، ظرف یعنی (بَعْدَهٗ) اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صفت مجرور محلاً (اِسْمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل زيدًا ضربته و زيدًا ضربت غلامه و زيدًا مررت به و زيدًا حبست عليه. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زَيْدًا ضَرَبْتُهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (زَيْدًا ضَرَبْتُ غُلَامَهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (زَيْدًا مَرَرْتُ بِهٖ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (زَيْدًا حَبَسْتُ عَلَيْهِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف

(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے کُلُّ اِسْمٍ بَعْدَہٗ فِعْلٌ اَوْ شِبْھُہٗ الخ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زیدًا ضربته. (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ جس کا فعل (ضَرَبْتُ) محذوف وجوباً بشرط تفسیر (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اِس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (زَیْدًا) (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

زَیْدًا ضَرَبْتُ غُلَامَہٗ. (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ جس کا فعل (اَھَنْتُ) محذوف وجوباً بشرط تفسیر (اَھَنْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم (اَھَنْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم (غُلَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے زَیْدًا، (غُلَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

زَیْدًا مَرَرْتُ بہٖ. (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ جس کا فعل (جَاوَزْتُ) محذوف وجوباً بشرط تفسیر (جَاوَزْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم (جَاوَزْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (زَیْدًا) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

زَیۡدًا حُبِسۡتُ عَلَیۡہِ. (زَیۡدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ جس کا فعل (لَابَسۡتُ) محذوف وجوباً بشرط تفسیر (لَابَسۡتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (لَابَسۡتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (حُبِسۡتُ) فعل ماضی مجہول مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (علیٰ) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (زَیۡدًا) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (حُبِسۡتُ) فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

ينصب[1] بفعل مضمر يفسره مَا بعده اى
منصوب ہوتا ہے ایسے فعل مقدر سے جس کی تفسیر کرتا ہے اس کا مابعد یعنی
ضربتُ واهنتُ وجاوزتُ ولابست
ضَرَبۡتُ اور اَھَنۡتُ اور جَاوَزۡتُ اور لابستُ
ويختار الرّفع بالابتداء عند عدم قرينة
اور مختار ہے رفع بوجہ ابتدا کے جب کہ قرینہ
خلافه وعند وجود اقوى منها كامَّا مع
خلاف نہ ہو اور جب کہ اس سے قوی تر قرینہ پایا جائے جیسے اَمّا
غير الطلب و اذا للمفاجاة
غیر طلب کے ساتھ اور اِذا برائے مفاجات

ل **قوله: ينصب بفعل مضمر الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ مذکورہ مثالوں میں واقع مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ یعنی (زَيْدًا) کے عامل مقدر کو بیان فرماتے ہیں جو بایں وجہ وجوباً مقدر تھا کہ بعد میں اُس کا مُفَسِّر موجود ہے۔ چنانچہ اوّل مثال میں عامل مقدر (ضَرَبْتُ) ہے اور (ضَرَبْتُ) مذکور اس کا مُفَسِّر اور دوم میں عامل مقدر (جَاوَزْتُ) ہے اور (مَرَرْتُ بِهٖ) مذکور اس کا مُفَسِّر اور سوم میں عامل مقدر (اَهَنْتُ) ہے اور (ضَرَبْتُ غُلَامَهٗ) مذکور اس کا مُفَسِّر اور چہارم میں عامل مقدر (لَابَسْتُ) ہے اور (حَبِسْتُ) مذکور اس کا مُفَسِّر یہ اس عامل مقدر کا ذکر ہے جو فعل ہو، اور جو عامِل مقدر اسم فاعل ہو یا اسمِ مفعول اس کو ہمارے سابق بیان سے معلوم کیا جائے جو اسم فاعل اور اسم مفعول کی مثالوں سے متعلق ہے۔

متن میں مذکور اوّل مثال کی اصل یہ تھی (ضَرَبْتُ زَيْدًا) کسی نکتہ کے پیشِ نظر (ضَرَبْتُ) کو مقدر کیا تو تقدیر سے پیدا شدہ ابہام کو دور کرنے کے لئے (ضَرَبْتُهٗ) کہا گیا۔ اسی طرح باقی امثلہ فعل اور امثلہ اسم فاعل و اسم مفعول کی اصل نکالی جائے۔

قوله: و يختار الرّفع الخ. مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ کی تعریف اور اس کی مثالوں سے فارغ ہو کر یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اس کے پانچ احکام بیان فرماتے ہیں:

اوّل: یہ کہ اس کا رفع مختار اور نصب جائز، **دوم**: یہ کہ نصب مختار اور رفع جائز، **سوم**: یہ کہ رفع اور نصب دونوں علی السّویّۃ جائز، **چھارم**: یہ کہ نصب واجب اور رفع ناجائز، **پنجم**: یہ کہ رفع واجب اور نصب ناجائز۔

سوال: مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ مفعول بہٖ کی قسم ہے جو وجوباً منصوب ہوتا ہے، اس میں رفع کا مختار یا جائز یا واجب ہونا صحیح نہیں۔ پھر رفع کا اختیار یا جواز یا وجوب اس کے احکام سے کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب: مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ سے مراد وہ اسم جس کے متعلق بادی نظر میں یہ خیال ہو کہ وہ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ ہے، اگرچہ واقع میں نہ ہو ایسے اسم کے لئے مذکورہ بالا پانچ احکام ہیں، چنانچہ اوّل حکم یعنی اختیار رفع مع جواز نصب اس وقت ہوتا ہے جب کہ رفع کا قرینہ مُصَحِّحَہ اور مُرَجِّحَہ دونوں موجود ہوں اور خلاف رفع یعنی نصب کا صرف قرینہ مُصَحِّحَہ ہو جیسے: (زَيْدًا ضَرَبْتُهٗ) میں (زَيْد) کا ظاہری نظر میں عامل لفظی سے خلو رفع کا قرینہ مُصَحِّحَہ ہے اور (زَيْد) کے بعد مَالَهٗ صَلَاحِيَّةُ التَّفْسِيْرِ کا ہونا نصب کا قرینہ

مُصَحِّحَہ ہے۔ بر تقدیر نصب عامل محذوف ہوگا بخلاف رفع کہ اس تقدیر پر حذفِ عامل کی احتیاج نہ ہوگی تو سَلَامَةٌ عَنِ الْحَذْفِ رفع کا قرینہ مرجّحہ ہوا اور نصب کے لئے قرینہ مرجّحہ نہیں یعنی نہ قرینہ وجوب نہ اختیار نہ استوار، اسی واسطے رفع مختار۔

سوال: خبر میں اصل افراد ہے تا کہ کلام کے دونوں رکن متوافق ہو جائیں کہ مبتدا مفرد ہے تو خبر بھی مفرد ہونا چاہئے اور بر تقدیر رفع خبر جملہ ہوگی جو خلافِ اصل ہے بخلاف نصب کہ اس تقدیر پر خلافِ اصل کا ارتکاب لازم آئے گا۔ پس خبر کا جملہ ہونا نصب کے لئے قرینہ مرجّحہ ہوا تو صورت مذکورہ میں رفع و نصب دونوں متساوی ہوئے نہ کہ رفع مختار۔

جواب: من حیث الاستعمال خبر کا جملہ ہونا اصل ہے کہ استعمال میں کثیر اور من حیث القیاس خلاف اصل اور یہ دونوں جہتیں متعارض ہیں تو قابل اعتبار نہ رہیں کہ اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا تو نصب کے لئے قرینہ مرجّحہ نہ رہا اور رفع کے لئے قرینہ مرجّحہ باقی پس رفع مختار ہوا، اس بیان سے ظاہر ہوا کہ عِنْدَ عَدَمِ قَرِيْنَةِ خِلَافِهِ میں عدم قرینہ سے نصب کے قرینہ مرجّحہ کا عدم مراد ہے مطلق قرینہ کا عدم مراد نہیں کیونکہ جب نصب کے لئے قرینہ مرجّحہ اور مصحّحہ دونوں نہ ہوں تو نصب جائز نہ ہوگا اور جب نصب جائز نہ ہوا تو رفع واجب ہوگا نہ کہ مختار یا رفع مختار اس وقت ہوتا ہے جب کہ رفع اور نصب دونوں کا قرینہ مصحّحہ پایا جائے اور مرجّحہ بھی لیکن نصب کے قرینہ مرجّحہ سے رفع کا قرینہ مرجّحہ اقویٰ ہو جیسے: لَقِيْتُ الْقَوْمَ وَاَمَّا زَيْدٌ فَاَكْرَمْتُهُ میں (زَيْد) کے رفع کے قرینہ مصحّحہ اس کا عامل لفظی سے خلو ہے اور (زَيْد) کے بعد مَالَهُ صَلَاحِيَّةُ التَّفْسِيْرِ کا ہونا اُس کے نصب کا قرینہ مصحّحہ ہے اور (زَيْد) سے پیشتر معطوف علیہ یعنی لَقِيْتُ الْقَوْمَ کا جملہ فعلیہ ہونا اُس کے نصب کا قرینہ مرجّحہ ہے کہ اس تقدیر پر جملہ معطوف علیہ اور جملۂ معطوف دونوں فعلیہ ہونے میں متناسب ہو جائیں گے اور (زَيْد) سے پیشتر ایسے (اَمَّا) کا ہونا جو طلب یعنی امر، نہی، دعا کے ساتھ نہ ہو، اس کے رفع کا قرینۂ مرجّحہ ہے اور یہ نصب کے قرینۂ مرجّحہ سے اقویٰ ہے، کیونکہ (اَمَّا) کے بعد غالباً مبتدا واقع ہوا کرتا ہے بخلاف جملہ اسمیہ جس سے پیشتر (اَمَّا) ہو کہ اس کا عطف جملہ فعلیہ پر کثیر ہے جو حدِّ ندرت تک نہیں پہنچتا، علاوہ ازیں سَلَامَةٌ عَنِ الْحَذْفِ بھی رفع کے لئے موید ہے۔

سوال: طلب استفہام اور تمنی کو بھی شامل ہے، پھر اس سے صرف امر، نہی، دُعا مراد کیوں لئے؟

جواب: اس لئے کہ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ کی تعریف میں یہ معتبر ہے کہ اُس کے بعد واقع ہونے والے فعل کی تسلیط اس پر درست ہو اور کلمہ استفہام وتمنی کے بعد واقع ہونے والے فعل کی تسلیط اس کے ماقبل پر درست نہیں کیونکہ وہ صدارت کو مقتضی ہیں اور تسلیط سے صدارت باطل ہو جائے گی تو یہ مَانَحْنُ فِیْهِ سے نہ ہوئے۔ اسی واسطے ان کو یہاں پر طلب میں داخل نہیں کیا گیا اور مَعَ غَیْرِ الطَّلَبِ کہنے میں اس (اَمَّا) سے احتراز ہے جو طلب کے ساتھ واقع ہو جیسے: (اَمَّا زَیْدًا فَلَا تَقْرَبْهُ) کیونکہ ایسی صورت میں نصب مختار ہے کہ بصورت رفع جملہ انشائیہ کا مبتدا کی خبر واقع ہونا لازم آئے گا جو قلیل ہے اور ایک قول پر جائز ہی نہیں مگر بتاویل اور متن میں مذکور (اَمَّا) کی طرح (اِذَا) برائے مفاجات بھی رفع کا قرینہ مرجّحہ نصب کے قرینہ مرجّحہ سے اقویٰ ہے کیونکہ اس کے بعد بھی جملہ اسمیہ کا وقوع غالب ہے جیسے: خَرَجْتُ فَاِذَا زَیْدٌ یَضْرِبُهٗ عَمْرٌو اس جیسی تراکیب میں رفع مختار ہے، اختیارِ رفع کی تقریر جس طرح (اَمَّا) کی صورت میں کی گئی، یہاں پر بھی اُسی طرح کی جائے گی۔

سوال: بحث ظروف میں آرہا ہے کہ (اِذَا) برائے مفاجات کے بعد جملہ اسمیہ کا وقوع لازم ہے اور آپ نے کہا غالب، یہ دونوں باتیں متناقض ہیں؟

جواب: بحث ظروف میں لزوم سے غلبہ مراد ہے فَلَا تَنَاقُضَ۔ ۱۲

ترکیب

قوله: یُنْصَبُ بِفِعْلٍ مُضْمَرٍ یُفَسِّرُهٗ مَابَعْدَهٗ اَیْ ضَرَبْتُ وَاَهَنْتُ وَجَاوَزْتُ وَلَابَسْتُ. (یُنْصَبُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (زَیْدًا) جو مذکورہ مثالوں میں واقع ہے (بَا) حرف جار برائے سببیّت مبنی بر کسر (فِعْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مُضْمَرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مُضْمَرٍ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت اوّل (یُفَسِّرُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (بَعْدَ) ظرف مکان منصوب

لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے نائب فاعل (یُنْصَبُ) (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا) (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر فاعل مرفوع محلاً (یُفَسِّرُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ثانی مجرور محلاً (فِعْلٍ) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای) حرف تفسیر مبنی برسکون (ضَرَبْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَهَنْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (جَاوَزْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَابَسْتُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (ضَرَبْتُ) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل (فِعْلٍ) معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا (فِعْلٍ) مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (یُنْصَبُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ویختار الرّفع بالابتداء عند عدم قرینة خلافه و عند وجود اقوىٰ منها. (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (یُخْتَارُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلرَّفْعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (رَفْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر بمعنی علامتِ فاعلیّت دادن۔ (بَا) حرف جار برائے سببیّت مبنی برکسر (اَلْاِبْتِدَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (اِبْتِدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَلرَّفْعُ) اپنے ظرف لغو سے مل کر نائب فاعل (عِنْدَ) ظرفِ زمان منصوب لفظاً مضاف (عَدَمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر لازم از کَرُمَ یا متعدی از سَمِعَ مبنی الفاعل یا للمفعول مضاف (قَرِيْنَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیّت بر تقدیر اوّل یا منصوب محلاً بنا بر مفعولیّت بر تقدیر ثانی یا مرفوع محلاً بنا بر نائب فاعلیّت بر تقدیر ثالث مضاف الیہ مضاف (خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً بمعنی (مُخَالِفٌ) مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلرَّفْعُ) (خِلَافِ) مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (قَرِیْنَۃِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (عَدَمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (عِنْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی برسکون (عِنْدَ) ظرف زمان منصوب لفظاً مضاف (وُجُوْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مبنی للفاعل یا مبنی للمفعول مضاف (اَقْوٰی) غیر منصرف مجرور بفتح تقدیراً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (قَرِیْنَۃٌ) جو مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت یا مرفوع محلاً بنا بر نائب فاعلیت (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی برسکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے قَرِیْنَۃٌ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَقْوٰی) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (وُجُوْدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (عِنْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ (یُخْتَارُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: کـامـا مع غیر الطلب و اذا للمفاجاۃ. (كَ) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (اَمَّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً ذوالحال (مَعَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلطَّلَبِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (طَلَبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِذَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً ذوالحال (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر (اَلْمُفَاجَاۃِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (مُفَاجَاۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا (ثَابِتَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع

لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مونث اس میں (ھــــی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھی) (ثَـابِتَۃٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے قـرینۃ اقوی مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

ویختار[۱] النصب بالعطف علٰی جملة فعلية							
اور	مختار	ہے	نصب	بسبب	عطف	بر	جملہ فعلیہ
للتّناسبِ و بعد حرف النفی وحرف							
برائے	تناسب	اور	بعد	حرفِ	نفی	اور	حرفِ
الاستفهام و اذا الشرطيّة وحيث و							
استفہام	اور	اِذَا	شرطیہ	اور	حیث	اور	
فی الامر والنهی اذهی[۲] مواقع الفعل							
امر	و	نہی	میں	چونکہ	یہ	مقامات	فعل ہیں

[۱] **قوله: و يختار النصب الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ حکم دوم بیان فرماتے ہیں یعنی اختیارِ نصب مع جوازِ رفع اور اس کی چند صورتیں ذکر فرمائیں:

(ا) یہ کہ مذکور جس جملہ میں واقع ہے جب اُس کا جملہ فعلیہ متقدمہ پر عطف ہو تو نصب مختار ہوگا، تا کہ جملہ معطوفہ اور جملہ معطوف علیہا فعلیہ ہونے میں متناسب ہو جائیں جیسے: (خَرَجْتُ فَزَيْدًا لَقِيْتُهُ) کہ اس میں (زَیْد) اسم مذکور ہے جس کا عامل لفظی سے خالی ہونا رفع کا قرینہ مصحّحہ ہے اور اس کے بعد مَـا لَـهٗ

صَلاحِیَّۃُ التَّفْسِیْر کا ہونا نصب کا قرینہ مصحّحہ اور تناسب مذکور نصب کے لئے قرینہ مرجّحہ ہے رفع کے لئے قرینہ مرجّحہ نہیں، اسی واسطے نصب مختار ہوا۔

سوال: رفع کے لئے بھی قرینہ مرجّحہ ہے یعنی سَلَامَۃٌ عَنِ الْحَذْفِ تو نصب اور رفع دونوں متساوی ہوئے، پس صورتِ مذکورہ میں نصب کو مختار قرار دینا درست نہیں؟

جواب: سَلَامَۃٌ عَنِ الْحَذْفِ کا معارض موجود ہے یعنی برتقدیر رفع خبر کا جملہ ہونا کہ خبر کا جملہ ہونا خلاف اصل ہے۔ اصل خبر میں افراد ہے تو سَلَامَۃٌ عَنِ الْحَذْفِ اور خبر کا جملہ ہونا دونوں متعارض ہوئے و اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا، پس نصب کا قرینہ مرجّحہ باقی رہا یعنی تناسب، اسی واسطے نصب مختار ہوا۔

سوال: خبر کا جملہ ہونا سَلَامَۃٌ عَنِ الْحَذْفِ کے معارض نہیں، چونکہ آپ پہلے بیان کر چکے ہیں کہ خبر کا جملہ ہونا باعتبار استعمال اصل ہے اور جب معارض نہیں تو تساقط نہ ہوا، اور رفع کا قرینۂ مرجّحہ باقی تو رفع ونصب دونوں متساوی ہوئے، نہ یہ کہ صورتِ مذکورہ میں نصب اولیٰ ہو؟

جواب: یہ بات بالکل صحیح ہے، دراصل اولویّت نصب کی وجہ یہ کہ نصب کا قرینۂ مرجّحہ یعنی تناسب رفع کے قرینہ مرجّحہ یعنی (سَلَامَۃٌ عَنِ الْحَذْفِ) سے اقویٰ ہے۔ وجہ یہ کہ حذف کلام عرب میں کثیر ہے اور جملۂ معطوف علیہ اور جملۂ معطوف کا فعلیت اور اسمیّت میں تخالف بہت ہی قلیل حتیٰ کہ امام رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ تخالف قبیح ہے اور شک نہیں کہ سَلَامَۃٌ عَنِ الْحَذْفِ سے سَلَامَۃٌ عَنِ الْقَبِیْحِ اقویٰ ہے۔ اسی واسطے صورت مذکورہ میں نصب اولیٰ ہوا تو صورت اوّل یہ ہوئی کہ جس میں رفع ونصب دونوں کے لئے قرینۂ مرجّحہ بھی ہے مگر نصب کا قرینہ مرجّحہ اقویٰ ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ جب حال تخالف کو مقتضی ہو تو تخالف قبیح نہیں ہوتا مثلاً جملہ فعلیہ سے افادۂ تجدّد مقصود ہو اور جملہ اسمیہ سے افادۂ استمرار جیسے اس آیت کریمہ میں: سَوَاءٌ عَلَیْکُمْ (دَعَوْتُمُوْھُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ) کہ (دَعَوْتُمُوْھُمْ) جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہے اور (اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ) جملہ اسمیہ معطوف، حاشیۃ الصّبان، ج:۲،ص:۵۶ و۵۷۔

(۲) یہ کہ اسم مذکور جب حرف نفی کے بعد واقع ہو، یہاں پر حرفِ نفی سے مراد (مَا) اور (لَا) اور (اِنْ) ہیں جیسے: (مَا زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ اِلَّا تَادِیْبًا) (لَا زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ وَلَا عَمْرًا اِلَّا تَادِیْبًا) (اِنْ زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ اِلَّا تَادِیْبًا) حرفِ نفی سے (لَمْ) اور (لَمَّا) اور (لَنْ) مراد نہیں کیونکہ یہ فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں

اور وہ مقدر نہیں ہوتا، اس لئے کہ یہ تینوں عمل میں ضعیف ہیں کہ اِن کا عمل بمشابہت فعل نہیں جو عمل میں اصل ہے۔ بلکہ (لمّا) اور (لَمْ) بمشابہت (اِنْ) شرطیہ عمل کرتے ہیں۔ مشابہت نقل معنی میں ہے کہ جس طرح (اِنْ) شرطیہ ماضی پر داخل ہو کر اس کو مضارع کے معنی کی طرف نقل کر دیتا ہے، یہ دونوں مضارع پر داخل ہو کر اُس کو ماضی کے معنی کی طرف نقل کر دیتے ہیں اور (لَــنْ) محمول ہے (اَنْ) مصدریہ پر جو (اَنَّ) حرف مشبہ بفعل کے ساتھ لفظی اور معنوی مشابہت رکھتا ہے، لفظی مشابہت بروقت تخفیف ہوتی ہے اور معنوی یہ کہ (اَنَّ) کا مابعد بتاویل مفرد ہوتا ہے۔ اسی طرح (اَنْ) کا بھی اور (لَنْ) کو (اَنْ) پر محمول کرنے کی وجہ یہ کہ جس طرح (اَنْ) مابعد کو استقبال کے معنی میں کر دیتا ہے، اسی طرح (لَنْ)۔

الحاصل تینوں مشابہت فعل عمل نہیں کرتے، اسی واسطے عمل میں ضعیف ہیں، چونکہ عمل میں ضعیف ہیں اس لئے ان کا معمول یعنی فعل مضارع مقدر نہیں ہوتا کہ مقدر میں عمل کرنے کے لئے قوت عمل کی ضرورت ہے جو ان میں مفقود بخلاف (مَـا) اور (لَا) اور (اِنْ) کہ وہ سرے سے عامل ہی نہیں، حتیٰ کہ معمول مقدر میں عمل کرنے کے لئے قوتِ عمل درکار ہو۔

سوال: فعل مضارع مقدر میں بوجہ ضعف عمل نہ کرنا (لم) اور (لن) کے حق میں مسلم ہے (لمّا) کے حق میں تسلیم نہیں، مصنف علیہ الرحمۃ کی تصریح کے خلاف ہے، بحث فعل میں (لم) اور (لمّا) کے درمیان ایک فرق بیان فرمایا ہے کہ (لم) کے معمول یعنی فعل مضارع کا حذف جائز نہیں اور (لـمّـا) کے معمول کا جائز ہے، تو بر تقدیر حذف (لمّا) کا معمول مقدر ہوگا، پھر یہ کہنا کس طرح درست رہا کہ (لمّا) کا معمول بوجہ ضعف عمل مقدر نہیں ہوتا؟

جواب: ملا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہ نے اپنے حاشیہ بر حاشیہ ملا عبدالغفور علیہ الرحمۃ، ص: ۳۵۵، میں اس مخالفت کو بایں طور دفع فرمادیا کہ بحث فعل میں (لـمّا) کے فعل منفی محذوف ہونے سے مراد جملہ منفیہ بتمامہا کا حذف ہے اور (لـمّـا) کا معمول جملہ منفیہ بتمامہا نہیں، بلکہ فقط فعل مضارع ہے اور جملہ منفیہ کے حذف کا جواز فقط فعل مضارع کے جوازِ حذف کو مستلزم نہیں، حتیٰ کہ معمول (لـمّا) کی تقدیر کا عدم جواز مصنف علیہ الرحمۃ کی تصریح کے خلاف ہو، اس پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ معمولِ (لـمّـا) کے مقدر نہ ہونے کی علت اس کا عمل میں ضعیف ہونا ہے اور یہ علت بہر صورت موجود خواہ تنہا مقدر ہو یا جملہ منفیہ کے ضمن میں، تو جس طرح انفراداً مقدر ہونا ناجائز جملہ منفیہ کے ضمن میں بھی مقدر ہونا جائز نہیں، پس انفراداً تقدیر کا عدمِ جواز ضمنی تقدیر کے عدم جواز کو

مستلزم ہے اور مصنف علیہ الرحمتہ کی تصریح کا خلاف لازم، اور جواب میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ صحیح ہے مگر (رُبَّ شَيْءٍ يَصِحُّ تبعًا وَلَا يَصِحُّ اِسْتِقْلَالًا) جیسے کسی کا کسی کی جانب سے نماز پڑھنا صحیح نہیں کہ (لَا يُصَلِّي اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ) وارد ہے، مگر حج بدل کرنے والے کا بہ تبعیّت حج بدل دو رکعت طواف پڑھنا اُس کی جانب سے صحیح ہے جس کی جانب سے حج کررہا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جملہ منفیہ کے باقی ماندہ کل اَجزا کی تبعیّت میں فعل مضارع کا حذف جائز ہے، تنہا جائز نہیں۔ صورتِ زیرِ بحث میں باقی ماندہ کل اجزائے جملہ محذوف نہیں کہ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ مذکورہ اور وہ اجزائے جملہ میں داخل، پس صورتِ زیرِ بحث کا عدم جواز بحث فعل میں مذکورہ صورتِ کے عدم جواز کو مستلزم نہ ہوا، حتیٰ کہ تصریح مصنف علیہ الرحمتہ کا خلاف لازم آئے، بلکہ مسائل نحو میں بھی اس کی مثال ملتی ہے جیسے: (اَمَّا) شرطیہ کے جواب کی (فا) کا حذف استقلالاً صحیح نہیں، تبعاً صحیح ہے، جیسے آیت کریمہ: اَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ میں کہ اصل یوں تھی (فَيُقَالُ لَهُمْ اَكَفَرْتُمْ) تو قول یعنی يُقَالُ لَهُمْ کو حذف کیا جس پر (اَكَفَرْتُمْ) مقولہ قرینہ ہے اور اس کی تبعیّت میں (فا) بھی حذف کردی گئی، ذکرہ فی الاشباہ والنّظائر النّحویۃ ھذا مایخطر بالبال واللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

(۴) یہ کہ جب اسم مذکور حرف استفہام کے بعد واقع ہو تو نصب مختار ہوتا ہے، (اَزَيْدًا ضَرَبْتَهٗ) اور (هَلْ زَيْدًا ضَرَبْتَهٗ)

سوال: کیا ان دونوں مثالوں میں کوئی فرق ہے؟

جواب: جی ہاں اور وہ یہ کہ مثال دوم جائز ہونے کے باوجود نحات کے نزدیک قبیح ہے بخلاف مثال اوّل کہ وہ بلا قبح جائز اور مثال دوم کے قبیح کی وجہ یہ کہ (هل) دراصل بمعنی (قد) ہے جو اپنے بعد فعل ملفوظ کا مقتضی اور یہاں پر فعل ملفوظ نہیں بلکہ مقدر ہے۔ اس فرق کی بنا پر برمسلک مصنف علیہ الرحمتہ دونوں میں نصب مختار ہے۔

سوال: اگر اسم مذکور اسم کے بعد واقع ہو تو حکم کیا ہے جیسے: (مَتٰى زَيْدًا ضَرَبْتَهٗ) ؟

جواب: حکم یہ ہے کہ اسم مذکور میں رفع اور نصب دونوں قبیح مگر نصب پھر بھی رفع سے احسن، وجہ یہ کہ استفہام میں ہمزہ اصل ہے اور باقی کلمات استفہام حرف ہوں یا اسم طفیلی ہیں۔ ہمزہ کو متطفل علیہ کہتے ہیں اور باقی کلمات استفہام کو مُتَطَفِّل اور ہر مُتَطَفِّل کا حق یہ ہے کہ حتی الامکان مُتَطَفَّل عَلَيْه کی اصل پر قائم رہے۔

مُتَطَفَّلٌ عَلَيْه یعنی ہمزہ میں اصل یہ ہے کہ فعل ملفوظ پر داخل ہو اور مُتَطَفِّلٌ یعنی (مَتٰی) مثال مذکور میں فعل ملفوظ پر داخل نہیں۔ اسی واسطے مثالِ مذکور میں اسم مذکور پر رفع اور نصب دونوں قبیح ہیں، پھر بھی نصب اس لئے احسن ہوا کہ نصب کی صورت میں فعل لفظاً نہیں تقدیراً تو ہے بخلاف صورت رفع کہ اس میں نہ لفظاً نہ تقدیراً۔

سوال: اگر اسم مذکور اسم استفہام کے بعد نہ ہو بلکہ دونوں ایک ہوں جیسے: (**مَنْ اَكْرَمْتَهٗ**) تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں رفع مختار ہے اور وجہ وہی جو اختیارِ رفع کی صورتِ اوّل میں گذری۔ البتہ یہاں پر اتنی بات ضرور ہے کہ تقدیر عامل (مَنْ) کے بعد ہوگی، تاکہ (مَنْ) استفہامیہ کی صدارت فوت نہ ہو۔

(۴) یہ کہ اسمِ مذکور جب (اِذَا) شرطیہ کے بعد واقع ہو جو (**مجازاة**) فی الزمان پر دلالت کرتا ہے جیسے: (**اِذَا عَبْدَاللّٰهِ تَلْقَهٗ فَاَكْرِمْهُ**) (**مجازاة**) پر دلالت کرنے سے مراد یہ ہے کہ (اِذَا) شرطیہ سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ باعتبار زمان مستقبل ایک جملہ دوسرے جملے کے لئے جزا ہے۔

(۵) یہ کہ اسمِ مذکور جب (حَيْثُ) کے بعد واقع ہو جو (**مجازاة**) فی المکان پر دلالت کرتا ہے جیسے: (**حَيْثُ زَيْدًا تَجِدْهُ فَاَكْرِمْهُ**)

(۶ و ۷) یہ کہ جب امر ونہی اسم مذکور کے بعد واقع ہوں جیسے: **زَيْدًا اِضْرِبْهُ** اور **زَيْدًا لَا تَضْرِبْهُ**۔

سوال: چھٹی اور ساتویں صورت کے یہ معنی جو آپ نے بیان کئے عبارتِ متن سے کس طرح مفہوم ہوتے ہیں۔ اس مقام پر بظاہر عبارتِ متن مفید مدعٰی نہیں، بلکہ فاسد المعنی ہے کیونکہ (**فِي الْاَمْرِ**) کا عطف (**بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ**) پر ہے تو جس طرح (**بَعْدَ**) ظرف لغو ہے (**يَخْتَارُ**) کا، یہ بھی اُسی کا ظرف لغو ہوا اور معنی عبارت اب یہ ہوئے کہ امر ونہی میں نصب مختار ہوتا ہے اور یہ معنی فاسد ہیں۔ **اوّلاً** اس لئے کہ بحث اسم مذکور میں نصب مختار ہونے کی ہے نہ امر ونہی میں، **ثانیاً** اس لئے کہ امر ونہی میں نصب ہی سرے سے باطل ہے کہ امر اگر حاضر معروف ہے تو وہ از قبیل مبنیات ہے اور نصب حرکت اعرابی ہے جو مبنیات پر نہیں آتی اور امر غیر حاضر معروف اور نہی ہمیشہ مجزوم ہوتے ہیں؟

جواب: عبارت تقدیر پر محمول ہے، دو مضاف لفظ (فِي) کے بعد مقدر ہیں (لفظ وقت) اور (لفظ وقوع) اور لفظ النهي کے بعد (**بَعْدَ الْاِسْمِ الْمَذْكُوْرِ**) مقدر ہے اور اب اصل عبارت یوں ہوئی: (**وَفِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ بَعْدَ الْاِسْمِ الْمَذْكُوْرِ**) **نظر برآں** عبارت سے وہی معنی مستفاد ہوئے

جو ہم نے بیان کئے ہیں، **کما فی غایة التحقیق۔**

اقول: اگر لفظ (وقت) کے بجائے لفظ (صورة) رکھا جائے تو انسب ہوگا **کما لایخفی** اور بعض حضرات نے بایں الفاظ اختیار فرمائی: (**وَفِي وَقْتِ وُقُوْعِ الْاِسْمِ الْمَذْكُوْرِ قَبْلَ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ**) اور بعض نے فرمایا کہ فقط لفظ (**قبل**) مقدر ہے بایں طور کہ (**وَفِي قَبْلِ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ**) اس میں تقلیل مقدر ضرور ہے مگر لفظ (قبل) پر (**فی**) کا دخول لازم آتا ہے جو کلام عرب میں معہود نہیں کہ (**قَبْلَ**) از قبیل غایات ہے جو غالباً مجرور بہ (**مِن**) ہوتے ہیں یا بنا برظرفیت منصوب (اور مبنی کم) اور عارف جامی قدس سرہ السامی نے لفظ (**ماقبل**) کی تقدیر کا افادہ فرمایا۔ اب اصل عبارت یوں ہوئی: (**وَفِي مَاقَبْلَ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ**)، ملا عصام علیہ الرحمتہ نے اس کو تکلف بعید قرار دیا کہ اس پر دو محذور لازم آتے ہیں۔

اوّل: موصول کا بعض صلہ کے ساتھ حذف کہ (**ما**) موصولہ ہے اور (**قبل**) اس کے صلہ میں داخل،

دوم: مضاف کا حذف اور مضاف الیہ کا اپنے اعراب پر باقی رکھنا کہ (**قبل**) مضاف ہے جو محذوف ہوا اور (**اَلْاَمْر**) مضاف الیہ ہے جو اپنے اعراب یعنی جر پر باقی رہا، حالانکہ ایسی صورت میں مضاف الیہ کو مضاف کا اعراب دیتے ہیں جو یہاں پر نصب ہے۔

محذورِ اوّل کا جواب: یہ ہے کہ (مَاقبل) میں (مَا) موصولہ نہیں بلکہ موصوفہ ہے اور موصوفہ کا بعض الرائے صفت کے ساتھ حذف جائز ہے کمافی سوال کابلی، ص: ۲۱۷، اور دوم کا جواب یہ کہ مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا اعراب اس وقت دیتے ہیں جب کہ کوئی مانع نہ ہو اور یہاں پر مانع موجود ہے یعنی لفظ (فی) اب ظاہر ہوا کہ تقدیر مذکور سب سے احسن ہے وجہ احسنیت یہ کہ تقلیل مقدر کے ساتھ ساتھ اس میں سابق اور لاحق سے مطابقت ہے اور کوئی محذور لازم نہیں آتا بخلاف دوسری تقادیر کہ اوّل و دوم میں تقلیل و مطابقت دونوں نہیں اور سوم میں دونوں ہیں مگر محذور مذکور لازم اس میں اوّل و دوم کی نسبت تقلیل تو ظاہر ہے اور مطابقت بایں طور کہ (مَاقبل) میں لفظ (مَا) سے مراد موضع ہے جیسے کہ سابق میں (**بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ**) سے موضع مستفاد اور لاحق میں (**اِذْهِيَ مَوَاقِعُ الْفِعْلِ**) سے اس کی تصریح اور معنی یہ ہیں کہ نصب مختار ہوتا ہے اُس موضع میں جو حرفِ نفی وغیرہ کے بعد ہو اور امر و نہی سے قبل یعنی جب ان مواضع میں اسم مذکور واقع ہو تو اس کا نصب مختار ہوتا ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے (فی) کیوں اختیار فرمایا، اگر اس کے بجائے لفظ (قبل) اختیار فرماتے، تو نہ سوال وارد ہوتا، نہ جواب کی طرف احتیاج ہوتی؟

جواب: (فی) اختیار کرنے میں دو چیزیں مدنظر ہیں۔ **اوّل:** اختصار کہ (فی) دو حرفی ہے اور یہاں پر پڑھنے میں یک حرفی، کیونکہ مابعد کے ساتھ ملانے سے (یا) ساقط ہو جاتی ہے بخلاف (قبل) کہ بہر صورت سہ حرفی ہے۔ **دوم:** **تشحیز اذھان** کہ ناظرین معنی مراد حاصل کرنے کے لئے قرائن کی روشنی کے ساتھ تقدیر عبارت میں غور و فکر کریں اور یہ **موجب تشحیز** ہے۔

قولہ: اذھی مواقع الفعل. یہ صورتِ دوم تا صورتِ ہفتم کے حکم کی علت کا بیان ہے کہ بعد حرف نفی، بعد حرف استفہام بعد (اِذَا) شرطیہ، بعد (حَیْث) اور قبلِ امر، قبلِ نہی اسمِ مذکور میں نصب مختار اس لئے ہوتا ہے کہ یہ سب کے سب مواضع فعل ہیں کہ فعل کے ساتھ ان کو مزید اختصاص ہے بایں معنی کہ فعل کا وقوع ان میں اکثر و بیشتر ہوتا ہے تو یہ اکثریت نصب کے لئے قرینہ مرجّحہ ہوئی، اسی لئے نصب مختار ہوا وجہ اکثریت یہ کہ منفی اور مسئول عنہ اور شرط درحقیقت مضمون فعل ہوتے ہیں تو اولیٰ یہ ہے کہ حرف نفی، حرف استفہام (اِذَا) اور (حَیْث) فعل سے متصل ہوں کہ ان کا تعلق حقیقتاً اس کے مضمون کے ساتھ ہے چونکہ (اِذَا) اور (حَیْث) شرط میں راسخ نہیں کہ کبھی ظرف ہوتے ہیں۔ **نظر برآں** فعل کے ساتھ ان کا اتصال (اولیٰ) ہوا بخلاف ادواتِ شرط جو شرط میں راسخ ہیں کہ اُن کا اتصال فعل کے ساتھ واجب ہے تاکہ غیر راسخ کا مرتبہ راسخ سے پست رہے اور قبل امر و نہی وقوعِ فعل کی اکثریت اس لئے ہے کہ انشار کا خبر ہونا لازم نہ آئے اور ان سے قبل فعل مقدر نہ ماننے سے انشار کا خبر ہونا لازم آتا ہے کہ بریں تقدیر اسم مذکور مرفوع ہوگا اور یہ دونوں اس کی خبر۔ حالانکہ یہ دونوں از قبیل انشار ہیں تو انشار کا خبر ہونا لازم آیا جو قلیل ہے یا سرے سے جائز ہی نہیں مگر بتاویل کَمَا مَرَّ۔ ۱۲

ترکیب

قولہ: و یختار النصب بالعطف علیٰ جملۃ فعلیۃ للتناسب.

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (یُختَارُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب

(اَلنَّصْبُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نَصْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر بمعنی علامتِ مفعولیت دادن (با) حرفِ جار برائے سببیّت مبنی بر کسر (اَلْعَطْفِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (عَطْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر (علٰی) حرف جار برائے استعلاء حکمی مبنی بر سکون (جُمْلَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (فِعْلِيَّةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (فِعْلِيَّةٍ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (جُمْلَةٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَلْعَطْفِ) مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَلنَّصْبُ) مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر نائب فاعل (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَلتَّنَاسُبِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (تَنَاسُبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (يُخْتَارُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و بعد حرف النفى و حرف الاستفهام و اذا الشرطيّة و حيث. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (يُخْتَارُ) محذوف بقرینہ سابق (يُخْتَارُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلنَّصْبُ) (بَعْدَ) ظرف مکان منصوب لفظاً مضاف (حَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلنَّفْيِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نَفْيِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (حَرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْاِسْتِفْهَامِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِسْتِفْهَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (حَرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِذَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً موصوف (اَلشَّرْطِيَّةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (شَرْطِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مونث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (اَلشَّرْطِيَّةِ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (اِذَا) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَيْثُ) مراد اللفظ مجرور

تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (یُخْتَارُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: و فی الامر و النھی. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْاَمْرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلنَّھْیِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (نَھْیِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلْاَمْرِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (یُخْتَارُ) کا جو بقرینہ سابق محذوف ہے۔ (یُخْتَارُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلنَّصْبُ) (یُخْتَارُ) فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: اذھی مواقع الفعل. (اِذْ) حرف تعلیل مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں یا ظرف زمان مبنی بر سکون منصوب محلاً مضاف اور تعلیل مقام سے مستفاد (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مواقع مذکورہ (مَوَاقِعُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (اَلْفِعْلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (مَوَاقِعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، بر تقدیر اوّل اور بر تقدیر ثانی جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً (اِذْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (یُخْتَارُ) مقدر کا (یُخْتَارُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلنَّصْبُ) (یُخْتَارُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وعندَ خوف لبس المفسر بالصّفة مثل

اور جب کہ مفسر کے صفت کے ساتھ التباس کا خوف ہو جیسے

انّـا كـلَّ شـيءٍ خـلـقْـنـاهُ بقَدَرْ ويستوى [2]

اِنَّـا كُـلَّ شـيءٍ خَـلَـقْـنَـاهُ بِـقَـدَرْ اور دونوں

الامـران فـى مثل زيد قام و عمرًا اكرمته

امر برابر ہیں زَیْدٌ قَامَ وعـمرًا اكرمته جیسی ترکیب میں

ويـجبُ [3] الـنّـصـب بـعد حرف الشرط و

اور واجب ہے نصب بعد حرف شرط اور

حرف التحضيض مثل اِنْ زيدًا ضربته

حرفِ تحضیض جیسے ان زَیدًا ضـربتـه

ضربك والاَّ زيدًا ضربته

ضربك اور اَلَّا زَیْدًا ضربته

[1] **قوله: و عند خوف لبس المفسر الخ**. یہ آٹھویں صورت کا بیان ہے کہ جب مفسِّر کے التباس کا صفت کے ساتھ خوف ہو تو نصب مختار ہوتا ہے جیسے: اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ اس سے مراد ہر وہ ترکیب جس میں اسم مذکور اگر بفعل مقدر منصوب ہو تو ترکیب معنی صحیح کا افادہ کرے اور اگر اسم مذکور کو مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع قرار دیں تو مابعد میں دو احتمال ہوں۔ **اوّل**: یہ کہ وہ اسم مذکور مبتدا ہو اور مابعد کل کا کل اس کی خبر، اس تقدیر پر ترکیب معنی صحیح کا افادہ کرے جیسے کہ بر تقدیر نصب کرتی تھی۔ **دوم**: یہ کہ وہ اسم مذکور مبتدا ہو اور مابعد قریب صفت اور مابعد بعید اس کی خبر، اس تقدیر پر ترکیب سے معنی

فاسد مستفاد ہوں تو ایسی ترکیب میں نصب مختار ہوتا ہے، کیونکہ تقدیر نصب معنی فاسد کے احتمال سے خالی ہے اور تقدیر رفع پر معنی فاسد کا احتمال موجود اور کلام کو ایسے طریقہ پر محمول کرنا جس میں معنی فاسد کا احتمال نہ ہو اس طریقہ پر محمول کرنے سے اولیٰ ہے جس میں معنی فاسد کا احتمال ہو۔ چنانچہ آیت مذکورہ اس قبیل سے ہے کہ (کُلّ شيءٍ) اسم مذکور ہے اگر اس کو بفعل مقدر منصوب قرار دیں تو صحیح معنی مستفاد ہوتے ہیں کہ (شیء) بمعنی موجود ہے، **كَمَا هُوَ مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ** تو معنی یہ ہوئے کہ بے شک ہم نے ہر موجود کو ایک اندازہ پر حسب اقتضائے حکمت پیدا فرمایا، (شیء) بمعنی موجود ذات باری عزاسمہٗ اور اس کی صفات کو بھی شامل کہ وہ بھی موجود ہیں لیکن بقرینہ عقل یہاں پر (شیء) سے دونوں خارج اور ان دونوں کے ماسویٰ تمام موجودات (شیء) میں داخل خواہ جوہر ہوں یا اعراض عباد ہوں یا ان کے افعال سب کے سب اندازہ کے ساتھ مخلوق ہیں اور اگر (کُلَّ شَيْءٍ) کو مبتدا ہونے کی بنا بر مرفوع قرار دیں تو مابعد میں دو احتمال ہیں۔ **اوّل**: یہ کہ مابعد کل کا کل خبر تو بھی آیت کریمہ سے یہی معنی مستفاد ہوتے ہیں کہ ہر موجود کو ہم نے ایک اندازہ پر پیدا فرمایا ہے۔ **دوم**: یہ کہ مابعد قریب یعنی (خَلَقْنَاهُ) صفت (شئی) ہو، اور مابعد بعید یعنی (بِقَدَرٍ) خبر تو چونکہ (شئی) نکرہ ہے اور نکرہ کی صفت مخصصہ ہوتی ہے۔ **نظر بر آں** خارج سے نظر قطع کرتے ہوئے نفس کلام سے یہ معنی مستفاد ہوں گے کہ جس شئی یعنی جس موجود کو ہم نے پیدا کیا وہ ایک اندازہ پر ہے۔ اس سے بنظر صفت مخصصہ یہ مفہوم ہوا کہ بعض موجودات اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ نہیں جیسے کہ معتزلہ کا مذہب ہے کہ افعالِ عباد مخلوقِ عباد ہیں نہ مخلوقِ الٰہی حالانکہ یہ باطل ہے عقلاً بایں طور کہ افعال عباد کا خالق نہ ہونا یا تو بوجہ عدمِ قدرت ہوگا تو عجز لازم آیا، یا بوجہ عدمِ علم تو جہل لازم اور دونوں باطل نقلاً بایں طور کہ قرآن کریم میں فرمایا: **اِنَّ اللّٰهَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ** تو برتقدیر رفع احتمال دوم پر چونکہ معنی فاسد مفہوم ہوتے ہیں۔ **نظر بر آں** تقدیر نصب مختار ہوئی کہ وہ معنی فاسد کے احتمال سے خالی ہے اور آیت کریمہ میں اسم مذکور (كُلَّ شَيْءٍ) کا نصب مختار ہوا۔

سوال: متن میں اختصار مطلوب ہوتا ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ کو (عِنْدَ لَبْسِ الْمُفَسِّرْ) فرمانا چاہئے تھا، لفظ (خوف) کا اضافہ کیوں فرمایا؟

جواب: تاکہ یہ ظاہر ہو کہ یہاں پر لبس توہمی ہے، لبس تحقیقی نہیں، کیونکہ لبس تحقیقی اُس جگہ ہوتا ہے جہاں دونوں احتمال (مِنْ حَيْثُ الْاَعْرَابِ) برابر ہوں۔ ایسے لبس کا رفع واجب ہے اور لبس توہمی

وہاں ہوتا ہے جہاں ایک احتمال راجح اور دوسرا مرجوح ہو۔ ایسے **لبس** کا رفع مختار ہے اور یہاں پر تقدیر رفع احتمال اوّل یعنی اسم مذکور کے مابعد **خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ** کا خبر ہونا راجح ہے اور احتمال دوم یعنی **خَلَقْنٰهُ** کا صفت ہونا مرجوح کیونکہ لفظ میں جب خبر اور صفت دونوں محتمل ہوں اور لفظی اعتبار سے ایک کو دوسرے پر رجحان نہ ہو تو اس کو خبر پر محمول کرنا اولیٰ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ خبر پر محمول کرنے میں کلام سے فائدہ تامہ کا افادہ ہوگا بخلاف صفت کہ اس سے فائدہ تامہ کا افادہ نہیں ہوتا اور کلام میں افادہ اصل ہے۔ **نظر بر آں** جب بر تقدیر رفع دونوں احتمال برابر نہ ہوئے بلکہ ایک راجح دوسرا مرجوح تو **لبسِ تحقیقی** منتفی ہوا اور **لبسِ توهمی** متحقق۔ اسی واسطے لفظ (**خوف**) کا اضافہ فرمایا اور لفظ (**توهم**) کے بجائے لفظ (**خوف**) اس لئے اختیار فرمایا کہ (**خوفِ لبس**) اور (**توهم لبس**) اگرچہ متحد المراد ہیں لیکن تعداد حروف کے اعتبار سے (**خوف**) میں اختصار ہے کہ وہ سہ حرفی ہے اور (**توهم**) میں اختصار نہیں کہ وہ پنج حرفی۔

سوال: التباسِ **مفسّر** بصفت کی مثال میں مذکورہ بالا آیت کریمہ کو پیش کرنا صحیح نہیں، کیونکہ (**خَلَقْنٰهُ**) اسم مذکور کے منصوب ہونے کی تقدیر پر **مفسّر** ہے صفت نہیں اور اسم مذکور کے مرفوع ہونے کی تقدیر پر صفت ہے **مفسّر** نہیں، حالانکہ التباس اسی وقت ممکن ہے جب کہ دونوں ایک تقدیر پر ہوں کہ (**خَلَقْنٰهُ**) بر تقدیر نصب بھی **مفسّر** اور صفت ہو سکے اور بر تقدیر رفع بھی؟

جواب: عبارت میں مجاز ہے کہ **مفسّر** سے خبر مراد مثلاً آیت مذکورہ میں (**خَلَقْنٰهُ**) بر تقدیر رفع کیونکہ خبر ہی کا التباس صفت کے ساتھ متوہم ہے اور یہ دونوں ایک ہی تقدیر پر ہیں یعنی بر تقدیر رفع اور یہ مجازِ اولیٰ ہے یعنی باعتبار **مایؤول** جب کہ تقدیر نصب بعد تقدیر رفع لحاظ کی جائے کہ اس لحاظ پر خبر **مفسّر** ہوگی یا مجاز کونی ہے یعنی باعتبار **مَاكَان** جب کہ تقدیر رفع بعد تقدیر نصب ملحوظ ہو کہ اس لحاظ پر خبر **مفسّر** تھی، چونکہ خبر کا **مفسّر** ہونا اولیٰ تھا اس لئے حقیقت ترک کر کے مجاز اختیار فرمایا۔

۲ **قوله: ويستوى الامران.** یہ **مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ** کے حکم سوم کا بیان ہے کہ (**زَيْدٌ قَامَ وَ عَمْرًا اَكْرَمْتُهٗ**) جیسی ترکیب میں نصب و رفع دونوں مختار ہونے میں برابر ہیں۔ متکلم کو اختیار ہے جس کو چاہے اختیار کرے کوئی تفاوت نہیں اور اس جیسی ترکیب سے مراد ہر وہ ترکیب جس میں اسم مذکور پر مشتمل جملہ کا عطف ایسے جملہ اسمیہ پر ہو جس کی خبر جملہ فعلیہ ہے یا اس کی خبر پر حمل اسمیہ جس کی خبر جملہ ہو اس

کو اصطلاح میں (کبریٰ) کہتے ہیں۔ اگر خبر جملہ اسمیہ ہے تو (کبریٰ ذات وجہٍ) کہ مبتدا اور خبر دونوں کے اعتبار سے اسمیہ ہے اور اگر جملہ فعلیہ ہے تو (کبریٰ ذات وجہین) کہ مبتدا کے اعتبار سے اسمیہ ہے اور خبر کے اعتبار سے فعلیہ اور جملہ خبر کو (صغریٰ) کہتے ہیں خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ۔ پس اگر ترکیب مذکور میں اسم مذکور پر مشتمل جملے یعنی (عَمْرٌو اَکْرَمْتُہٗ) کا عطف جملہ کبری یعنی (زَیْدٌ قَامَ) پر قرار دیں تو اسم مذکور مرفوع ہوگا تاکہ جملہ معطوف علیہ اور جملہ معطوف اسمیہ ہونے میں متناسب ہو جائیں اور اگر جملہ صغریٰ یعنی (قَامَ) پر قرار دیں تو اسم مذکور منصوب ہوگا، تاکہ جملہ معطوف علیہ اور جملہ معطوف فعلیہ ہونے میں متناسب ہو جائیں۔

حاصل یہ کہ ترکیب مذکور میں کبریٰ پر عطف ہو یا صغریٰ پر دونوں متساوی ہیں، کیونکہ تناسب دونوں میں حاصل ہے۔ لہٰذا اسم مذکور کا رفع اور نصب دونوں متساوی ہوئے۔

سوال: صغریٰ پر سرے سے عطف ہی صحیح نہیں، کیونکہ صغریٰ یعنی (قَامَ) میں ضمیر راجع بسوئے مبتدا ہے اور معطوف یعنی (وَعَمْرًا اَکْرَمْتُہٗ) میں نہیں اور یہ ناجائز ہے، اس لئے کہ صغریٰ خبرِ مبتدا ہے تو جو جملہ اس پر معطوف ہوگا، وہ بھی اس مبتدا کی خبر قرار پائے گا اور جب جملہ خبر مبتدا ہو، تو اس میں ضمیر راجع بسوئے مبتدا لازم ہے جو اس معطوف میں نہیں، لہٰذا عطف درست نہ ہوا؟

جواب: مثالِ مذکور از قبیل اختصار ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ کا مقصود ایسے کبریٰ ذات وجہین کا بیان کرنا ہے کہ خود اس پر کسی جملہ کا عطف کیا جائے یا اس کی خبر پر اور یہ مثال مذکور سے حاصل۔ **نظر برآں** فہم سامع پر اعتماد کرتے ہوئے اختصاراً ضمیر راجع کو ذکر نہیں فرمایا ورنہ مثال یوں ہے: (زَیْدٌ قَامَ وَعَمْرًا اَکْرَمْتُہٗ عِنْدَہٗ)

سوال: پھر بھی مثال مذکور میں نصب ورفع متساوی نہیں بلکہ رفع راجح ہے کیونکہ اسم مذکور کے منصوب ہونے کی تقدیر پر عامل نصب محذوف ہوگا بخلاف رفع کہ اس تقدیر پر حذف عامل کی جانب احتیاج نہ ہوگی تو سَلَامَتُہٗ عَنِ الْحَذْفِ رفع کے لئے قرینہ مرجّحہ ہوا، لہٰذا رفع مختار قرار پایا؟

جواب: صغریٰ معطوف علیہ یعنی (قَامَ) کا قرب نصب کے لئے قرینہ مرجّحہ ہے بخلاف رفع کہ اس صورت میں معطوف علیہ کبریٰ ہے اور وہ بعید ہے تو یہ قرب اُس سَلَامَتُہٗ کے معارض ہوا، اور جب سَلَامَتُہٗ اور قرب متعارض ہوئے تو دونوں ساقط کہ اِذَاتَعَارَضَاتَسَاقَطَا۔

سوال: جملہ صغریٰ جس طرح جملہ معطوف سے قریب ہے، اسی طرح جملہ کبریٰ بھی، کیونکہ جملہ کبریٰ

معطوف علیہ (زَیْدٌ قَامَ) ہے اور معطوف (وَ عَمْرًا اَکْرَمْتُهٗ) اور دونوں میں کوئی اجنبی فاصل نہیں؟

جواب: جملۂ کبریٰ کا مبدا، (زَیْد) ہے اور منتہی جملۂ (قَامَ) تو جملۂ کبریٰ اپنے منتہی کے اعتبار سے بعید نہیں، لیکن مبدار کے اعتبار سے تو بعید ہے، اس لئے کہ مبدار مذکور اور جملۂ معطوف (عَمْرًا اَکْرَمْتُهٗ) میں (قَامَ) فاصل ہے جس کے پیش نظر جملہ کے معطوف اجنبی ہونے میں اصلاً شک نہیں، **وَمَنْ شَكَّ فَهُوَ مِنَ الْاِجَابَتِ كَمَالَا يَخْفٰى عَلَى الْاَقَارِبِ**۔

۳ قوله: ويجب النصب الخ۔ یہ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ کے حکم چہارم کا بیان ہے کہ جب اسم مذکور حرفِ شرط اور حرف تحضیض کے بعد واقع ہو تو نصب واجب ہوتا ہے۔ یہاں پر حرف شرط سے (اِنْ) اور (لَوْ) مراد ہیں، (اَمَّا) بھی حرفِ شرط ہے مگر مراد نہیں کیونکہ اس کا حکم ماقبل میں گذر چکا کہ اگر غیر طلب کے ساتھ ہو تو اس کے بعد واقع اسم مذکور کا رفع مختار ہے اور اگر طلب کے ساتھ ہو تو نصب مختار، وجوب نصب کی وجہ یہ کہ حرف شرط اور حرفِ تحضیض کا دخول فعل پر واجب ہے خواہ فعل لفظاً ہو یا تقدیراً اور یہاں پر فعل چونکہ لفظاً نہیں، لہٰذا واجب ہے کہ مقدر مانا جائے اور مقدر نہ ہوگا مگر اس فعل کی جنس سے جو اسم مذکور کے بعد واقع ہے کہ مقدر پر وہی تو قرینہ ہے اور وہ ناصب ہے تو یہ بھی ناصب، پس نصب واجب ہوا۔

سوال: حرفِ شرط اور حرفِ تحضیض کا دخول فعل پر واجب کیوں ہے؟

جواب: شرط، تحضیض، استفہام، نفی، عرض، تمنی، ترجی ایسے معانی ہیں جن کا تعلق متجدّد امر سے ہوتا ہے اور متجدّد نسبت ہے اور وہ فعل کے مفہوم میں داخل تو فعل متجدّد اور ان معانی کا تعلق فعل کے ساتھ بالذات بخلاف اسم کہ ان معانی کا تعلق اس کے ساتھ بالذات نہیں بلکہ بواسطہ نسبت ہوتا ہے جو اس کے مفہوم میں داخل نہیں۔ پس ان معانی کا تعلق فعل کے ساتھ چونکہ بالذات ہوتا ہے۔ **نظر برآں** مقتضائے قیاس یہ تھا کہ ان معانی پر دلالت کرنے والے حروف افعال کے ساتھ مخصوص ہو جاتے مگر استعمالِ عرب میں بعض تو اسی مقتضی پر باقی رہے جیسے حروفِ تحضیض بالاتفاق اور بعض جملہ اسمیہ کے ساتھ مخصوص ہو گئے جیسے: (لَيْتَ) اور (لَعَلَّ) اور بعض افعال واسماء دونوں میں مشترک رہے، مگر افعال میں استعمال اولیٰ رہا جیسے ہمزۂ استفہام اور (مَا) و (لَا) برائے نفی اور بعض کے اختصاص میں نحوی مختلف ہیں جیسے: (اَلَا) برائے عرض، تو جو اختصاص کے قائل ہیں، ان کے نزدیک اس کے بعد نصب واجب اور جو اختصاص کے قائل نہیں، اُن کے نزدیک نصب مختار تو اس کے بعد

نہ وجوب نصب متفق علیہ، نہ اختیار نصب متفق علیہ چونکہ ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ تھی، اسی واسطے مصنف علیہ الرحمتہ نے اس کا ذکر ترک فرمایا بخلاف ہر دو حرف شرط کہ ان کے اختصاص بفعل میں بھی اختلاف ہے، لیکن مصنف علیہ الرحمتہ کے نزدیک اختصاص چونکہ راجح تھا، اسی واسطے ان کو ذکر فرما کر اسم مذکور کا نصب واجب قرار دیا۔

حاصل یہ کہ ان حروف میں مقتضائے قیاس کے مطابق بعض کا اختصاص بفعل پر باقی رہنا بعض کا اختصاص باسم بعض کا اشتراک مذکور سماعی ہے قیاس کو اس میں اصلاً دخل نہیں، پس سوالِ مذکور کا جواب یہ ہوا کہ حرفِ شرط اور حرفِ تحضیض کا فعل پر وجوباً دخول سماعی ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمتہ نے اسمائے شرط کو کیوں بیان نہ فرمایا، حالانکہ اُن کے بعد بھی اسم مذکور پر نصب واجب ہے اور یہاں پر وجوب نصب کی صورتیں بیان فرما رہے ہیں؟

جواب: اسمِ مذکور کا وقوع اسمائے شرط کے بعد چونکہ **سعة** کلام یعنی نثر میں نہیں ہوتا۔ **نظر بر آں** اُن کا ذکر ترک فرمادیا، کذافی التّحفة الخادمیّة جیسے: (اِنْ زَیْدًا ضَرَبْتَهٗ ضَرَبَكَ) یہ اُس اسم مذکور کی مثال ہے جو حرف شرط کے بعد واقع ہونے کی بنا پر وجوباً منصوب اور (اَلَّا زَیْدًا ضَرَبْتَهٗ اُس اسم مذکور کی جو حرفِ تحضیض کے بعد واقع ہونے کی بنا پر وجوباً منصوب۔

سوال: حرفِ شرط اور حرفِ تحضیض کا دخول فعل پر بطور وجوب سماعی قرار دینا درست نہیں کیونکہ (اِنْ) شرطیہ کا دخول اسم پر وارد ہے جیسے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: (اِنِ امْرُءٌ هَلَكَ) اور اسی طرح حرفِ تحضیض جیسے۔

نُبِّئْتُ لَیْلٰی اَرْسَلَتْ لِشَفَاعَةٍ اِلَیَّ فَهَلَّا نَفْسُ لَیْلٰی شَفِیْعُهَا

جواب: فعل مدخول میں تعمیم ہے خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً، آیت کریمہ میں تقدیراً ہے اور فعل مذکور اُس کی تفسیر ورنہ (اِمْرُءٌ) مبتدا ہوگا اور (هَلَكَ) خبر اور (اِمْرُءٌ) نکرہ محضہ ہے تو مبتدا کا نکرۂ محضہ ہونا لازم آئے گا جو جائز نہیں، لہٰذا فعل مقدر ہے، پس اسم پر دخول لازم نہ آیا اور شعر مذکور میں اسم پر دخول از قبیل شاذ ہے **وَالشَّاذُّ کَالْمَعْدُوْمِ**۔

مخفی نہ رہے کہ یہاں سے وجوب نصب کی ایک صورت اور مستفاد ہوئی جس پر مولانا عصام علیہ الرحمتہ المنعام نے متنبہ فرمایا، وہ یہ کہ اسم مذکور جب نکرہ محضہ ہو جیسے: رَجُلًا ضَرَبْتَهٗ تو نصب واجب ہوگا، رفع جائز نہیں، ورنہ مبتدا کا نکرہ محضہ ہونا لازم آئے گا جو جائز نہیں، **فَاحْفَظْهُ وَکُنْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ**۔

ترکیب

قولہ: و عند خوف لبس المفسر بالصّفة. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عِنْدَ) ظرف زمان منصوب لفظاً مضاف (خَوْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف الیہ مضاف (لَبْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعولیّت مصدر مضاف الیہ مضاف (اَلْمُفَسِّرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُفَسِّرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیّت مضاف الیہ (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلصِّفَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (صِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (لَبْسِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مضاف الیہ (خَوْفِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (عِنْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (یُخْتَارُ) مقدر کا (یُخْتَارُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلنَّصْبُ) (یُخْتَارُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل انّا کلّ شیٍٔ خلقناہ بقدر. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم مذکور جس میں نصب مختار ہو بہ وقت خوف لبسِ مفسّر بصفت (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ. میں (اِنَّ) مخفّفہ از مثقلہ حرفِ مشبّہ بفعل مبنی بر سکون (نا) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم معظّم اور جمع متکلم دونوں کے لئے موضوع ہیں مگر یہاں پر اوّل ہے، اسم منصوب محلاً مبنی بر سکون اس میں اختلاف ہے بصورت تخفیف نونِ اوّل محذوف ہو یا دوم یا سوم بعض کے نزدیک نونِ اوّل کہ وہ ساکن تھا اور ساکن محذوف ہونے میں عجلت کرتا ہے۔ علامہ ابوالبقا نے (لباب) میں اس مسلک کی تصحیح فرمائی اور بعض کے نزدیک نونِ دوم کہ وہ آخر میں ہے اور بعض کے نزدیک نونِ

سوم ضمیر منصوب کا کیونکہ موجب حذف ثقل ہے اور وہ نون سوم سے پیدا ہوتا ہے **کما فی الاشباہ و النّظائر النّحویۃ للسّیوطی علیہ الرّحمۃ** (کُلَّ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (شَيْءٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (کُلَّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (خَلَقْنَا) محذوف وجوباً بالشرط تفسیر (خَلَقْنَا) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم معظّم اس میں (نا) ضمیر مرفوع متصل برائے واحد متکلم معظّم بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (خَلَقْنَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً (انَّ) حرف مشبّہ بفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (خَلَقْنَا) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم معظّم اس میں (نَا) ضمیر مرفوع متصل برائے واحد متکلم معظّم بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کُلَّ شَيْءٍ (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (قَدَرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (خَلَقْنَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ مفسّرہ ہوا جس کے لئے بر مذہب جمہور یہ مطلقاً محل اعراب نہیں اور شلوبین کے نزدیک اگر مفسّر کے لئے محل اعراب ہے تو اس کے لئے بھی وہی ہوگا ورنہ نہیں، چنانچہ یہاں پر (خَلَقْنَا) مقدر خبرِ (انْ) مخففہ ہونے کی وجہ سے محل رفع میں ہے تو اس کے لئے بھی محل رفع ہوا۔

قولہ: ویستوی الامران فی مثل زید قام و عمرًا اکرمتہ.

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَسْتَوِیْ) فعل مضارع معروف معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْاَمْرَانِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْرَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف فاعل (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف **زَیْدٌ قَامَ وَ عَمْرًا اَکْرَمْتُہٗ** مراد اللّفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (یَسْتَوِیْ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زید قام و عمرًا اکرمتہ.

میں (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و)

حرف عطف مبنی بر فتح (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ جس کا فعل (اَکْرَمْتُ) محذوف وجوباً بشرط تفسیر (اَکْرَمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (اَکْرَمْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ بر جملہ صغریٰ ہوا تو محلاً مرفوع کہ جملہ معطوف علیہ بنا بر خبریت محل رفع میں ہے، اس تقدیر پر ضمیر عائد بمبتدا مقدر ہوگی یعنی (عِنْدَہٗ) یہ مضاف، مضاف الیہ سے مل کر (اَکْرَمْتُ) مقدر کا مفعول فیہ ہوگا اور اگر (عَمْرٌو) کو مرفوع پڑھا جائے تو (عَمْرٌو اَکْرَمْتُہٗ) جملہ اسمیہ کبریٰ پر معطوف ہوگا۔ اس تقدیر پر اس کے لئے محل اعراب نہیں ہے کیونکہ معطوف علیہ جملہ کبریٰ کے لئے محل اعراب نہیں اور ضمیر عائد مقدر ماننے کی احتیاج بھی نہ ہوگی (اَکْرَمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (عَمْرًا) (اَکْرَمْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا جس کے لئے برمذہب جمہور محل اعراب نہیں اور برمسلک شلوبین محل رفع ہے کیونکہ جملہ مفسرہ جملہ صغریٰ پر معطوف ہونے کے باعث محل رفع رکھتا ہے۔

قوله: ويجب النصب بعد حرف الشرط و حرف التحضيض.

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (یَجِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلنَّصْبُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نَصْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (حَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلشَّرْطِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (شَرْطِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (حَرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلتَّحْضِيْضِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (تَحْضِيْضِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (حَرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (یَجِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل اِن زيدًا ضربته ضربك و اَلَّا زيدًا ضربته.

(مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اِنْ زَیْدًا ضَرَبْتَهُ ضَرَبَكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلَّا زَیْدًا ضَرَبْتَهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم مذکور جس کا نصب بعد حرف شرط وحرفِ تحضیض واجب ہو (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اِنْ زیدًا ضربته ضربك. میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ جس کا فعل (ضَرَبْتَ) محذوف وجوباً بشرط تفسیر (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (ضَرَبْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (زَیْدًا) (ضَرَبْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا جس کے لئے محل اعراب بالاتفاق نہیں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (زَیْدًا) اور (ك) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (ضَرَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اَلَّا زیدًا ضربته. میں (اَلَّا) حرفِ تحضیض جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر سکون (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ جس کا فعل (ضَرَبْتَ) محذوف وجوباً بشرط تفسیر (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (ضَرَبْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول

بہ منصوب محلا مبنی برضم راجع بسوئے (زَیْدًا) (ضَرَبْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسرہ ہوا جس کے لئے بالاتفاق محل اعراب نہیں۔۱۲

وليس[1] مثل ازيد ذهب به منه فالرّفع و

اور نہیں ہے ازید ذھب بہ جیسی ترکیب اس باب سے تو رفع واجب ہے اور

كذلك كلّ شئى فعلوه فى الزُّبر ونحو[2]

ایسے ہی کلّ شئی فعلوہ فی الزّبر ہے اور

الزّانية والزّانى فاجلدوا كلّ واحد منهما

الزّانیۃ والزّانی فاجلدوا کلّ واحد منھما

مائة جلدة الفاء بمعنى الشّرط عند المبرّد

مائۃ جلدۃ جیسی ترکیب میں (فا) معنی شرط کے ساتھ متعلق ہے مبرّد کے نزدیک

وجملتان عند سيبويه و اِلّا فالمختار النّصب

اور یہ آیت دو جملے ہیں سیبویہ کے نزدیک ورنہ مختار نصب ہوتا

[1] **قوله: وليس مثل ازيد ذهب به منه الخ.** یہ درحقیقت مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ کے حکم پنجم کا بیان ہے اور بظاہر سوال مقدر کا جواب اور (اَزَیْدٌ ذُھِبَ بِہٖ) کے مثل سے مراد ہر وہ ترکیب جس میں واقع شدہ اسم کے متعلق ظاہری نظر حکم کرتی ہو کہ یہ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ ہے اور اس کا نصب مختار اور گہری نظر حکم کرتی ہو کہ یہ اسم مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ نہیں۔

سوال: سوالِ مقدر کی تقریر یہ ہے کہ سابق میں یہ بات گذر چکی کہ اسم مذکور جب حرف استفہام کے بعد واقع ہوتو اس کا نصب مختار ہوتا ہے، حالانکہ اس ترکیب میں (زَیْد) بعد حرف استفہام واقع ہے، پھر بھی نصب مختار ہونا درکنار سرے سے جائز ہی نہیں، بلکہ رفع واجب ہے؟

جواب: جواب کی تقریر یہ کہ مذکورہ بالا جیسی ترکیب از قبیل **مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ** نہیں، اس لئے کہ (زَیْد) پر اتنی بات صادق آتی ہے کہ وہ ایسا اسم ہے جس کے بعد فعل ہے اور وہ فعل اُس کی ضمیر میں عامل بھی اور اتنی بات سے اسم **مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ** نہیں ہوتا، **مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ** ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس فعل کی اسم مذکور پر تسلیط ممکن ہو یا اس فعل کے مناسب بالترادف یا مناسب باللزوم کی اور یہاں پر کسی کی تسلیط ممکن نہیں، فعل کی تو اس لئے کہ (ذُهِبَ) فعل مجہول ہے جس کا معروف بواسطہ (با) متعدی بیک مفعول اور ایسا فعل مجہول مفعول بہ کو نصب نہیں دیتا، نہ لفظاً نہ تقدیراً، تو نہ تنہا (ذُهِبَ) کی تسلیط صحیح کہ بغیر (با) مجہول نہیں بن سکتا اور نہ (با) کے ساتھ جیسے: (بِزَیْدٍ ذُهِبَ) کہ اس تقدیر پر (زَیْد) مجرور لفظاً ہے اور مرفوع محلًا بنا بر نائب فاعلیّت جیسے کہ (ذُهِبَ بِهٖ) میں ضمیر باعتبار محل قریب مجرور ہے اور باعتبار محل بعید مرفوع بنا بر نائب فاعلیّت اور مناسب بالترادف کی، اس لئے کہ وہ (اُذْهِبَ) ہے **اذهاب** سے مشتق اور **اذهاب** متعدی بیک مفعول ہے، اور متعدی بیک مفعول کا فعل مجہول مفعول بہ کے لئے ناصب نہیں ہوتا بلکہ نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور مناسب باللزوم کی اس لئے کہ وہ (اَذْهَبَ) ہے بصیغہ معروف یا (لَابَسَ) بصیغہ معروف یا (لُوْبِسَ) بصیغہ مجہول، کیونکہ (ذُهِبَ بِهٖ) کو (اِذْهَاب) مبنی للفاعل اور **مُلَابَسَتْ** لازم ہے تو فعل مناسب مجہول ہوگا یا معروف مجہول کی تسلیط اس لئے درست نہیں کہ **ملابسة** متعدی بیک مفعول ہے اور متعدی بیک مفعول کا فعل مجہول مفعول بہ کے لئے ناصب نہیں ہوتا حتیٰ کہ اسم مذکور (زَیْد) اس کا مفعول بہ بن سکے پس **ذُهِبَ بِهٖ** پر **لَوْ سُلِّطَ عَلَيْهِ هُوَ اَوْ مُنَاسِبُهٗ لَنَصَبَهٗ** صادق نہیں آیا اور معروف کی تسلیط اس لئے درست نہیں کہ **مفسَّر** اور **مفسِّر** کے مسند الیہ کا اتحاد شرط ہے جو بصورت فعل معروف مفقود، کیونکہ **مفسِّر** یعنی (ذُهِبَ بِهٖ) کا مسند الیہ ضمیر مجرور ہے جس کا مرجع (زَیْد) اور **مفسَّر** یعنی (اَذْهَبَ) یا (لَابَسَ) کا مسند الیہ مثلاً (اَحَدٌ) ہے کہ بر تقدیر تسلیط عبارت یوں ہوگی: (زَیْدًا اَذْهَبَ اَحَدٌ) یا (زَیْدًا لَا بَسَ اَحَدٌ) اور شک نہیں کہ (زَیْد) اور (اَحَدٌ) متغایر ہیں، پس ثابت ہوا کہ ترکیب مذکور از قبیل **مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ** نہیں، لہٰذا ترکیب مذکور میں

(زَیْـد) کا رفع واجب ہے خواہ اس بنا پر کہ (زَیْـد) مبتدا ہے اور مابعد خبر، اسی کو مصنف علیہ الرحمۃ نے اختیار فرمایا، یا اس بنا پر کہ (اُذْهِب) مقدر کا نائب فاعل ہے اور مَابَعْدَ مُفَسِّر۔

سوال: مبتدا قرار دینا اور نائب فاعل قرار دینا دونوں برابر ہیں یا ایک دوسرے سے اولیٰ ہے؟

جواب: مبتدا قرار دینا اولیٰ ہے کہ اس میں تقدیر کی جانب احتیاج نہیں ہوتی۔

سوال: حرف استفہام کا فعل پر دخول اولیٰ ہونا اس کے معارض ہے وَاِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا تو دونوں برابر رہے؟

جواب: جی نہیں، فعل پر حرف استفہام کے دخول کی اولویّت مطلقاً نہیں بلکہ اس وقت ہے جب کہ تقدیر متعیّن ہو جیسے: (اَزَیْدًا ضَرَبْتَهُ) میں اور ترکیب مذکور میں تقدیر متعیّن نہیں، پس یہ اولویّت معارض نہ ہوئی تو (زَیْد) کا مبتدا ہونا اولیٰ ٹھہرا، کما فی حاشیة المولیٰ محمّد بن موسیٰ بسنوی قدس سرہٗ القوی۔

قوله: و کذلك کلّ شيٍ فعلوه في الزبر. یہ بھی بظاہر ایک سوالِ مقدر کا جواب ہے اور وہ حقیقت وجوب رفع کی ایک شخصی صورت کا بیان مصنف علیہ الرحمۃ نے سابق کی طرح لفظ مثل یا لاحق کی طرح لفظ (نحو) یہاں پر استعمال نہیں فرمایا تا کہ اس طرف اشارہ ہو کہ اس کی نظیر متحقق نہیں ہوئی بخلاف سابق اور لاحق کہ ان کی نظیریں پائی جاتی ہیں۔

سوالِ مقدر کی تقریر یہ ہے کہ سابق میں بیان کیا گیا تھا کہ جب نصب اور رفع دونوں کے لئے قرینہ مصحّحہ پایا جائے اور صرف رفع کے لئے قرینہ مرجّحہ ہو تو رفع مختار ہوتا ہے اور نصب جائز یہ قاعدہ آیت کریمہ: كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ میں جاری ہے، پھر بھی رفع مختار نہیں، بلکہ واجب ہے اور نصب جائز ہونے کے بجائے ناجائز۔

قاعدۂ مذکورہ: آیت مسطورہ میں بایں طور جاری ہے کہ (كُلُّ شَيْءٍ) کا عامل لفظی سے خلو رفع کے لئے قرینہ مصحّحہ ہے اور اس کے بعد مَالَـهُ صَلَاحِيَّةُ التَّفْسِيْر وجو نصب کے واسطے قرینہ مصحّحہ اور سَلَامَةٌ عَنِ الْحَذْفِ رفع کے لئے قرینہ مرجّحہ۔

جواب کی تقریر: یہ کہ (اَزَیْدٌ ذُهِبَ بِهٖ) کی طرح آیت کریمہ: (كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ) بھی از قبیل مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ نہیں بایں وجہ کہ جیسے وہاں اسم مذکور پر فعل مسطور کی تسلیط

درست نہ تھی، یہاں پر بھی درست نہیں۔فرق اتنا ہے کہ وہاں لفظی اعتبار سے تسلیط درست نہ تھی، یہاں معنوی اعتبار سے درست نہیں، اس لئے کہ بر تقدیر تسلیط (فَعَلُوْا) کا (كُلُّ شَيْءٍ) مفعول بہ مقدم ہوگا اور (فِي الزُّبُرِ) ظرف لغو (زُبُر) جمع (زَبُوْرٌ) بمعنی (کتاب) ہے جس سے مراد اعمال نامے جو حافظ اعمال فرشتوں کے پاس رہتے ہیں۔اب معنی یہ ہوں گے کہ انہوں نے یعنی گذشتہ کفار نے اپنے سب افعال اعمال ناموں میں کئے یہ معنی باطل ہیں کیوں کہ اعمال نامے کفار کے افعال کا محل نہیں بلکہ فرشتوں کی کتابت کا محل ہیں کہ وہ بندوں کے اعمال اُن میں لکھا کرتے ہیں اور اگر (فِي الزُّبُرِ) کو (شَيْءٍ) کی صفت قرار دیں تو دو محذور لازم آئیں گے۔ **اوّل**: موصوف وصفت میں فصل کہ (فَعَلُوْا) دونوں میں فاصل ہے اور یہ جائز نہیں۔ **دوم**: ان کے افعال کا صدور سے پیشتر نامہ اعمال میں مکتوب ہونا یہ خلافِ واقع ہے کہ فرشتے صدور کے بعد افعال کو لکھتے ہیں، **محذور هذا** کا لزوم اس قاعدہ پر مبنی ہے کہ شئی مقیّد بقید کے ساتھ جب کسی فعل کا تعلق ہو تو وہ شئی فعل کے تعلق سے پیشتر اس قید کے ساتھ موصوف ہوتی ہے اور موصوف ہونے کے بعد فعل کا اس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے جیسے: ضَرَبْتُ رَجُلاً مَشْدُوْدًا میں (رَجُلاً) وقوعِ ضرب سے پیشتر مشدود ہے اور ضرب کا وقوع مشدود ہونے کے بعد ہوا۔ **نظر بر آں** آیت کریمہ کی تقدیر یوں ہوگی: (فَعَلُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَكْتُوْبٍ فِي الزُّبُرِ) اور معنی یہ ہوں گے کہ انہوں نے اعمال ناموں میں ہر لکھی ہوئی چیز کو کیا جو درست نہیں، **كَمَا مَرَّ** پس ثابت ہوا کہ قاعدۂ مذکورہ آیت کریمہ میں بوجہ عدمِ صحت تسلیط جاری نہیں کہ اُس کی دو صورتیں تھیں جن کا بطلان ظاہر ہوگیا اور جب نصب کی دونوں صورتیں باطل ہوئیں تو اسم مذکور کا رفع واجب ہوا بایں طور کہ وہ مبتدا ہے اور (فَعَلُوْہ) جملہ اُس کے مضاف الیہ (شئی) کی صفت مخصصہ اور (فِي الزّبر) خبر مبتدا، اب معنی یہ ہوں گے کہ انہوں نے جو کچھ کیا سب ان کے اعمال ناموں میں مکتوب ہے، یہ معنی صحیح ہیں اور مقصود بھی۔

۲ **قوله: و نحو الزّانية و الزّاني الخ**. یہ بھی ایک سوالِ مقدر کا جواب ہے،

تقریر سوال: یہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے ماقبل میں یہ قاعدہ بیان فرمایا تھا کہ اسم مذکور جب قبل امر واقع ہو تو نصب مختار ہوتا ہے۔مذکورہ بالا آیت کریمہ سے یہ قاعدہ منقوض ہے کہ (اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ) اسمِ مذکور ہیں اور (فَاجْلِدُوْا) سے قبل واقع جو امر ہے اس کے باوجود اِن میں نصب مختار نہیں، بلکہ تمام قرا کا رفع پر اتفاق ہے؟

جواب کی تقریر: یہ کہ آیت کریمہ:(کُلُّ شَیٍٔ فَعَلُوْہُ فِی الزُّبُرِ) کی طرح یہ بھی بوجہ عدم صحت تسلیط از قبیل مَا اُضْمِرَ عَامِلُہٗ نہیں، وجہ یہ کہ (اَلزَّانِیَۃُ) میں الف لام بمعنی اسم موصول ہے جو مبتدا متضمن معنی شرط اور (اَلزَّانِیْ) اُس پر معطوف اور (فَاجْلِدُوْا) خبر ہے جس میں (فا) جزائیہ اور (فا) جزائیہ کے مابعد کا اس کے ماقبل میں عامل ہونا درست نہیں ورنہ مجز ءِ جزا کا مجز ءِ شرط کے ساتھ التباس لازم آئے گا، کیونکہ اِس (فا) کا ماقبل شرط ہوتا ہے اور مابعد جزا تو اسم موصول کے قبل (فا) ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ شرط کا مجزو ہے اور (اِجْلِدُوْا) کا معمول قرار دینے کی بنا پر معلوم ہوتا ہے کہ مجز ءِ جزا ہے کہ (فا) کے مابعد میں داخل، پس (اِجْلِدُوْا) کو اس میں عامل قرار دینا موجب التباس ہوا اور التباس مقصود میں مخل ہونے کی بنا پر باطل تو (اِجْلِدُوْا) کی تسلیط یعنی اس میں عامل قرار دینا باطل ٹھہرا اور جب تسلیط باطل ہوئی تو اسم موصول کا مَا اُضْمِرَ عَامِلُہٗ ہونا باطل ہوا، کیونکہ مَا اُضْمِرَ عَامِلُہٗ ہونے کے لئے تسلیط شرط ہے اور اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ یہ جواب امام 'مبرّد' علیہ الرحمتہ کا ہے جن کی کنیت 'ابوالعباس' تھی اور اسمِ گرامی 'محمد بن یزید' اور قبیلہ (ازد) اور شہر بصرہ کی طرف منسوب ہونے کی بنا پر ازدی بصری کہلاتے ہیں۔ روز یکشنبہ ماہ ذالحجہ ۲۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور روز یکشنبہ ۲۸ رذی الحجہ ۲۸۵ھ میں وفات پائی اور امام 'ابو یوسف' علیہ الرحمتہ نے نماز جنازہ پڑھائی، (مبرّد) ان کا لقب ہے جس کی وجہ کتاب (اخبار نحات) ص:۸۲ میں 'ابن جوزی' کی کتاب ''الالقاب'' کے حوالہ سے لکھی ہے کہ ایک روز کوتوال کا آدمی مبرّد کو ڈھونڈتا پھرتا تھا، مبرّد کو خبر ہو گئی، یہ گھبرائے ہوئے اپنے استاذ 'ابوحاتم' سجستانی کے مکان پر آئے اور یہ کیفیت بیان کررہے تھے کہ کوتوال کا جوان پتہ لگا کر 'ابوحاتم' کے دروازے پر آکر پکارا، 'ابوحاتم' نے مبرّد سے کہا کہ تم اس کملی میں لپٹ رہو اور خود 'ابوحاتم' باہر آئے۔ جوان نے پوچھا کہ 'ابوالعباس' یہاں آئے ہیں۔ 'ابوحاتم' نے کہا خانہ تلاشی کرلو، کوتوال کے جوان نے خانہ تلاشی کی، مگر اس کو یہ نہ سوجھی کہ مبرّد کملی میں لپٹے ہوئے پڑے ہیں۔ جب مایوس ہو کر چلا گیا، ابوحاتم نے پکارا: المبرّد! المبرّد! جب سے یہ لقب ہو گیا۔

اقول: بریں تقدیر غالباً یہ (بُرْدَۃ) بمعنی چادر سے ماخوذ ہے اور امام 'سیبویہ' نے یہ جواب دیا کہ مذکورہ آیت کریمہ دو جملے ہیں (اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ) ایک جملہ بایں طور کہ (اَلزَّانِیَۃُ) بتقدیر مضاف یعنی (حُکْم) مبتدا ہے اور (اَلزَّانِیْ) اُس پر معطوف اور فِیْمَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ اس کی خبر محذوف اور فَاجْلِدُوْا

كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ، دوسرا جملہ جو حکم موجود کا بیان ہے اور ایک جملہ کا جزو دوسرے جملے کے جزو میں عمل نہیں کرتا، پس (فَاجْلِدُوْا) کی اسم مذکور (اَلزَّانِيَةُ) پر تسلیط درست نہ ہوئی تو اسم مذکور کا مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ ہونا باطل ہوا۔ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ ہونے کے لئے تسلیط شرط ہے، وَاِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ اور اگر آیت کریمہ میں حسب ارشاد امام مبرّدؔ (فا) جزائیہ نہ ہو یا حسب ارشاد امام سیبویہ آیت کریمہ کو دو جملے قرار نہ دیں تو قاعدۂ مذکورہ کے مطابق نصب مختار ہوگا، لیکن نصب کا مختار ہونا باطل، کیوں کہ قرّا کا رفع پر اتفاق ہے تو (فا) کا جزائیہ نہ ہونا یا آیت کا دو جملے نہ ہونا باطل، پس (فا) کا جزائیہ ہونا یا آیت کا دو جملے ہونا واجب ہوا۔

سوال: ہر دو جواب کی تقریر سے ظاہر ہوا کہ (اَلزَّانِيَةُ) مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ اس لئے نہیں کہ تعریف میں بیان کردہ قید (لَوْ سُلِّطَ عَلَيْهِ هُوَ اَوْ مُنَاسِبُهٗ لَنَصَبَهٗ) اس پر صادق نہیں آتی، حالانکہ اس سے پیشتر ذکر شدہ قید یعنی بَعْدَهٗ فِعْلٌ اَوْ شِبْهُهٗ مُشْتَغِلٌ عَنْهُ بِضَمِيْرِهٖ اَوْ مُتَعَلِّقِهٖ) اس کو خارج کر دیتی ہے کیونکہ فعل مابعد یعنی (فَاجْلِدُوْا) نہ اس کی ضمیر میں عامل ہے، نہ اس کے متعلق میں بلکہ (كُلَّ وَاحِدٍ) میں عامل ہے جو نہ ضمیر، نہ متعلق، پھر اخراج کی نسبت تسلیط کی جانب کیوں کی گئی؟

جواب: ضمیر میں تعمیم ہے، حقیقۃً ہو یا حکماً اور (كُلَّ وَاحِدٍ) حکم ضمیر میں ہے کیونکہ یہ اسم مذکور (اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ) سے عبارت ہے، حقیقی ضمیر لا کر (فَاجْلِدُوْهُمَا) اس لئے نہیں فرمایا کہ اُس سے یہ مفہوم ہوتا کہ (مِائَةَ جَلْدَةٍ) دونوں کا حکم ہے کہ دونوں کو سو کوڑے لگائے جائیں خواہ برابر برابر یعنی پچاس پچاس یا ایک کو زائد، دوسرے کو کم، غرضیکہ دونوں کے کوڑے سو سے زائد نہ ہوں، حالانکہ مقصود یہ ہے کہ ہر ایک کو سو سو کوڑے لگائے جائیں جو حقیقی ضمیر لانے سے حاصل نہیں ہوتا۔ پس ثابت ہوا کہ اخراج کی نسبت تسلیط ہی کی جانب درست ہے۔ ۱۲

ترکیب

قوله: وليس مثل ازيد ذهب به منه. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی برفتح (لَيْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

مضاف (اَزَیْدٌ ذُهِبَ بِہٖ) مراد اللفظ مجرور تقدیر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (بَابُ مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ) جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَیْسَ (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (لَیْسَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ازید ذهب بہٖ. میں (الف) برائے استفہام مبنی بر فتح جس کے لئے محل اعراب نہیں، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (ذُهِبَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (با) حرف جار برائے تعدیہ مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر نائب فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا (ذُهِبَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فَالرَّفْعُ. (فا) فصیحہ مبنی بر فتح (اَلرَّفْعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (رَفْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (وَاجِبٌ) مقدر، (وَاجِبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (وَاجِبٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذَا) شرط مقدر جس میں (اِذَا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص (اَلْاَمْرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم کَانَ (کَذَا) اسم کنایہ خبر منصوب محلا مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وکذلک کل شئٍ فعلوه فی الزّبر ونحو الزّانیة والزّانی فاجلدوا کل واحدٍ منهما مائة جلدة. (و) حرف عطف مبنی بر فتح

(کَ) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (ذَا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلا (ل) حرف تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (کَ) حرف خطاب مبنی بر فتح جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا(ثَـابِـتٌ) مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر (ثَـابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم کُـلُّ شَيْءٍ فَـعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف اَلـزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (نَـحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ کل شيءٍ فعلوہ في الزّبر.

(كُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (شَيْءٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (فَعَلُوْا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے اَشْـیَـا عَـكُـمْ جو ماقبل میں مذکور ہے (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (فَـعَلُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلا (شَـيْءٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (كُـلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (فِـي) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (اَلـزُّبُـرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (زُبُرِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اَلـزَّانِيَةُ وَالـزَّانِيْ فَـاجْـلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ.

(اَلزَّانِيَةُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّتِيْ) اسم موصول مبنی بر سکون (زَانِيَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھِـی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الف لام، (زَانِيَةُ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلـزَّانِيْ) میں

(ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول مبنی بر سکون (زَانِیْ) اسم منقوص مرفوع تقدیراً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے الف لام (زَانِیْ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اِجْلِدُوْا) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف یا معرب مجزوم صیغہ جمع مذکر حاضر (و) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے حُکّام (کُلُّ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (وَاحِدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مِنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی بر سکون (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا (ثَابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (ثَابِتٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت (وَاحِدٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (کُلَّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (مِائَۃَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ممیز مضاف (جَلْدَۃٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ (مِائَۃَ) ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق عددی (اِجْلِدُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول مطلق عددی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ یہ ترکیب بر مسلک مُبرِّدْ، اور بر مسلک سیبویہ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ بتقدیر مضاف اَیْ حُکْمُ الزَّانِیَۃِ وَالزَّانِیْ مبتدا اور فِیْمَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ خبر مقدر (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اِجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ) بترکیب سابق جزا مجزوم محلاً۔

اِنْ ثَبَتَ زِنَا هُمَا۔ شرط مقدر جس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (زِنَا) اسم مقصور مرفوع تقدیراً مضاف (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (زِنَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: الفاء بمعنى الشرط عند المبرّد وجملتان عند سيبويه.

(اَلْفَاءُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (با) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر کسر (مَعْنٰی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف (اَلشَّرْطِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (شَرْطِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (فِيْهِ) مقدر جس میں (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے نحو الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي الْآيَةَ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر (عِنْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (اَلْمُبَرِّدِ) میں (ال) حرف زائد مبنی بر سکون (مُبَرِّدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (عِنْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ معللہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْآيَةُ) مقدر جس میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (آيَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا جُمْلَتَانِ ثنی مرفوع بالف خبر (عِنْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (سِيْبَوَيْهِ) مرکب صوتی جس کا جزو اوّل مبنی بر فتح اور جزو ثانی مبنی بر کسر مجرور محلاً مضاف الیہ (عِنْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا نسبت کا جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے، مبتدا اپنی خبر اور نسبت کے مفعول فیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ بر جملہ سابقہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، اور یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ وَنَحْوُ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي الْآيَةَ میں (و) حرف استیناف ہو اور (نَحْو) اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اوّل اور (اَلْفَاءُ) مبتدائے ثانی اور بمعنی الشَّرْطِ الخ ترکیب سابق خبر، مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً اور جُمْلَتَانِ اس جملہ صغریٰ پر معطوف ہو کر مبتدائے اوّل کی خبر ثانی یہ عطف از قبیل عطف مفرد بر جملہ ہوگا اور (عِنْدَ سِيْبَوَيْهِ) مضاف مضاف الیہ سے مل کر اس نسبت کا مفعول فیہ جو مبتدائے اوّل اور خبر ثانی کے درمیان ہے۔

قوله: و الّا فالمختار النّصب. (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لا) (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (لَا) نافیہ جس کی منفی (يَكُنْ كَذٰلِكَ) محذوف (لَايَكُنْ) نفی فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل

پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے نَحْوُ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي الْآيَةُ (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلًا (ل) حرف تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من اسکونین (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتًا) مقدر کا (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر (لَا يَكُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اَلْـمُـخْتَارُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِيْ) اسم موصول مبنی بر سکون (مُـخْـتَـارُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے الف لام (فِيْـهِ) مقدر جس میں (في) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے نَحْوُ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي الآيَة، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُـخْـتَـارُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا (اَلـنَّـصْبُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نَـصْبُ) منفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلًا کیونکہ مقرون بالفاء ہے اور جب جزا کے شروع میں (فا) یا (اذا) ہو تو محل جزم میں ہوتی ہے بشرطیکہ کلمہ مجازات جازم ہو، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

الرّابع التّحذير

چوتھا موضع تحذیر ہے

وهو[۲] معمول بتقدير اتّق تحذيرًا مما بعده

اور وہ اتّقِ مقدر کا ایسا معمول ہوتا ہے جس کو مابعد سے ڈرانے کے لئے ذکر کیا جائے

اوذكر المحذّر منه مكررًا مثل[۳] ايّاك

یا ایسا معمول ہوتا ہے جو محذّر منہ مکرر ہو جیسے اِيَّاكَ

والاسد وایّاك وان تحذف والطريق الطريق

وَالاسد اور اِیّاكَ و ان تحذف اور الطّریق الطّریق

وتقول[1] ايّاك من الاسد ومن ان تحذف

اور کہہ سکتے ہو ایّاكَ من الاسد اور ایّاكَ من ان تحذف

وايّاك ان تحذف بتقدير من ولا تقول

اور ایّاكَ ان تحذف (من) کو مقدر کر کے اور نہیں کہہ سکتے

ايّاك الاسد لامتناع تقدير من

اِیّاكَ الاَسَد بوجہ ممنوع ہونے تقدیر (من) کے یہاں پر

[1] **قوله**: **الرّابع التحذير**. جن مواضع میں مفعول بہ کے ناصب کا حذف واجب ہے، اُن میں سے موضع ثالث کو بیان کرنے کے بعد اب یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ موضع رابع کا ذکر شروع فرماتے ہیں کہ موضع رابع تحذیر ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہوا کہ متن میں واقع (اَلـرَّابِـعْ) موصوف مقدر (اَلْمَوْضَعْ) کی صفت ہے۔

سوال: اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ (اَلتَّحْذِيْرْ) کا اس پر حمل درست نہ ہو، کیونکہ (اَلْـمَوْضَعُ الرَّابِعْ) انہیں اربعة موضع سے ہے جن پر (فی) داخل تھا اور وہ بوجہ دخول (فی) حذف فعل کے ظرف تھے تو یہ بھی ظرف ہوا اور (اَلتَّحْذِيْر) حذف فعل کا ظرف نہیں، حذفِ فعل کا ظرف تو وہ ترکیب ہے جس میں (تَحْذِيْر) واقع ہوتی ہے؟

جواب: عبارت میں مضاف مقدر ہے یعنی (مَوْضَعُ التَّحْذِيْر) **كما اشرنا اليه فيما سلف**۔

۲ **قوله: وهو معمول الخ.** لغت میں (تحذیر) کے معنی ہیں کسی کو کسی سے ڈرانا، جس کو ڈرایا جائے اُس کو (مَحذَّر) کہتے ہیں اور جس سے ڈرایا جائے اس کو (مُحذَّرٌ مِنہُ) اور اصطلاحِ نحات میں (مُحذَّر) کو بھی (تحذیر) کہا جاتا ہے، اور (مُحذَّرٌ مِنہُ) کو بھی، مگر مطلقاً نہیں، بلکہ بعض قیود کے ساتھ۔ چنانچہ مصنف علیہ الرحمۃ اس کی اصطلاحی تعریف بایں طور فرماتے ہیں کہ (تَحْذِیر) وہ اسم منصوب ہے جو (اِتَّقِ) مقدر کا ایسا معمول ہو جس کو مابعد سے ڈرایا جائے یا ایسا معمول (اِتَّقِ) مقدر کا جو (مُحذَّرٌ مِنہُ) مکرر ہو۔ اس ترجمہ سے چند امور ظاہر ہوئے۔ **اوّل**: یہ کہ لفظ (معمول) متن میں (اسم) مقدر کی صفت ہے، اور (اسم) سے مراد اسم منصوب، کیونکہ زیر بحث اسمائے منصوبہ ہیں، اور فقیر کی ناقص رائے میں (معمول) کا موصوف مقدر (مفعول بہ) نکالا جائے کہ تحذیر اوّلاً مفعول بہ کی قسم ہے۔

دوم: یہ کہ (بتقدیر اِتَّقِ) میں (با) بمعنی لام ہے اور (تقدیر) کی اضافت (اِتَّقِ) کی جانب از قبیل اضافت صفت بسوئے موصوف ہے۔ **سوم**: یہ کہ تحذیراً من ما بعدہ باعتبار اپنے عامل مقدر (ذُکِرَ) بقرینہ لاحق (معمول) کی صفت ثانی ہے اور صفت اوّل (بتقدیر اِتَّقِ) ہے باعتبار متعلق مقدر (ثَابِتٌ)، کیونکہ (معمول) بمعنی لغوی نہیں، حتیٰ کہ (با) ظرف لغو ہو جائے بلکہ بمعنی اصطلاحی ہے اور اصطلاح میں معمول اس کو کہتے ہیں جس پر اعراب آئے، لفظاً، یا تقدیراً، یا محلاً۔ **چهارم**: یہ کہ (ذُکِرَ الْمُحَذَّرُ مِنْهُ الخ) صفت ثانی پر معطوف ہے۔

سوال: یہ عطف درست نہیں، کیونکہ جب اس کو صفت ثانی پر معطوف قرار دیں گے تو باعتبار عطف یہ بھی صفت ہوگا اور یہ ہے جملہ اور جملہ جب صفت واقع ہو تو اس میں ضمیر عائد بسوئے موصوف واجب ہے، کیونکہ ربط میں ضمیر اصل ہے اور ضمیر عائد اس میں ہے نہیں تو صفت ثانی پر اس کا عطف بھی درست نہ ہوا؟

جوابِ اوّل: ضمیر عائد کا وجوب تسلیم ہے لیکن کبھی کسی نکتہ کے پیش نظر اسم ظاہر کو ضمیر کے قائم مقام کر دیتے ہیں اور یہاں پر ایسا ہی ہے کہ اسم ظاہر (اَلْمُحَذَّرُ مِنْهُ) کو ضمیر عائد کے قائم مقام کر دیا گیا، تا کہ اس نکتہ کا افادہ ہو کہ تردید کی شق ثانی میں وہ معمول (مُحذَّرٌ مِنہُ) ہوگا نہ، مُحذَّر۔

جوابِ دوم: (ذُکِرَ) میں ضمیر عائد بسوئے موصوف موجود ہے اور (اَلْمُحَذَّرُ مِنْهُ) اس سے بدل، پس ضمیر عائد سے جملہ صفت کا خلو لازم نہ آیا۔

جوابِ سوم: ضمیر عائد محذوف ہے، اصل عبارت یوں تھی: (**اَوْ ذُکِرَ الْمُحَذَّرُ مِنْهُ مِنْ نَوْعِهٖ مُکَرَّرًا**) لفظ (**نوع**) کی ضمیر مضاف الیہ موصوف کی طرف راجع ہے، اب معنی یہ ہوئے کہ یا (**مُحَذَّرْ مِنْهُ**) کو مکرّر ذکر کیا گیا ہو، درآنحالیکہ وہ اُس معمول کی نوع سے ہو یعنی مفعول بہ۔ **نظر برآں** جملہ صفت کا ضمیر عائد سے خلو لازم نہ آیا، لیکن اس جواب پر یہ خدشہ وارد ہوتا ہے کہ ضمیر مجرور کا حذف اس وقت قیاسی ہوتا ہے، جب کہ تین شرطیں پائی جائیں۔

اوّل: یہ کہ اس کا جار حرف (**مِنْ**) ہو، یہ یہاں مفقود ہے۔

دوم: یہ کہ وہ ضمیر جملۂ خبر یہ ابتدائیہ میں ہو، یہ بھی یہاں پر مفقود ہے۔

سوم: یہ کہ اُس جملہ میں مبتدائے ثانی مبتدائے اوّل کا جزو ہو، یہ بھی یہاں مفقود۔

ان شرائط پر مشتمل مثال یہ بیان کی گئی ہے: (**اَلْبُرُّ الْکُرُّ بِسِتِّیْنَ دِرْهَمًا**) یہ جملہ ابتدائیہ ہے اور (**البرُّ**) مبتدائے اوّل ہے اور (**الکرُّ**) مبتدائے ثانی جو مبتدائے اوّل کا جزو ہے، اس کے بعد (**منه**) محذوف ہے جس کی ضمیر راجع بسوئے مبتدائے اوّل اس میں ضمیر مجرور کا جار لفظ (**مِنْ**) ہے اور (**بِسِتِّیْنَ دِرْهَمًا**) مبتدائے ثانی کی خبر ہے، اس کے علاوہ میں حذف سماعی ہے اور زیر بحث عبارت سماعی نہیں اور جواب دوم کی طرف ذہن کا انتقال نہیں ہوتا۔ اسی واسطے عارفِ جامی قدس سرہ السامی نے ان دونوں جوابوں کو ترک فرمایا۔

تعریف ہٰذا میں (اسم) مقدر جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور (**معمول الخ**) فصل جس سے باقی ماندہ منصوبات نکل گئے یا (مفعول بہ) مقدر جنس ہے جو مفعول بہ کے تمام افراد کو شامل اور (**معمول الخ**) فصل ہے جس سے (**تحذیر**) کے ماسوا مفعول بہ کے جملہ افراد نکل گئے۔

سوال: (**تَحْذِیْر**) میں ناصب کے حذف واجب ہونے کا سبب کیا ہے؟

جواب: وقت کی تنگی کیونکہ (**تَحْذِیْر**) اُس صورت میں استعمال کی جاتی ہے جب کہ کوئی موذی چیز قریب الوقوع ہو اور متکلم کو یہ خطرہ لاحق کہ اگر ناصب کے اظہار میں مصروف ہوا تو (**مُحَذَّر**) اس موذی سے بچ نہ سکے گا۔ **نظر برآں** ناصب کو حذف کر دیا جاتا ہے اور صرف **مُحَذَّرْ** اور **مُحَذَّرْ مِنْهُ** کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں اور اگر موذی کا وقوع غایت درجہ قریب ہو گیا ہے تو چونکہ اس صورت میں بہ نسبت صورت اولیٰ وقت زیادہ تنگ ہوتا ہے، لہٰذا (**مُحَذَّرْ**) کو بھی ذکر نہیں کرتے اور صرف **مُحَذَّرْ مِنْهُ** کو مکرّر کر کے ذکر کیا جاتا ہے، تاکہ تحذیر میں

مبالغہ ہو جائے حذف ناصب کا سبب تو یہ ہے اور وجوب حذف اس لئے کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں متحقق ہیں، قرینہ تو مقام تحذیر ہے جو فعل مخصوص کی تعیین پر دلالت کرتا ہے اور فعل محذوف کا قائم مقام مفعول بہ ہے یعنی مُحذَّرُ یا مُحذَّرُ مِنہ۔

۳ **قولہ: مثل ایاك و الاسد الخ.** تحذیر کی تعریف سے فراغت کے بعد مصنف علیہ الرحمتہ یہاں سے اس کی مثالیں بیان فرماتے ہیں۔ یہ بات پہلے ہی معلوم ہو چکی کہ تحذیر کی دو نوع ہیں:
اوّل: مُحذَّرْ، **دوم**: مُحذَّرْ مِنْہُ، چنانچہ پہلی دو مثالیں مُحذَّرْ کی ہیں۔

سوال: مثال توضیح کے واسطے ہوتی ہے جو ایک مثال سے حاصل پھر دوسری مثال بیان کرنے سے کیا مقصود ہے؟

جواب: اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ تحذیر کی نوعِ اوّل دو قسم پر ہے۔ **اوّل**: یہ کہ اُس میں مُحذَّرْ مِنْہُ اسم صریح ہو جیسے پہلی مثال میں (اَلْاَسَدْ)، **دوم**: یہ کہ اسم مؤوّل جیسے دوسری مثال میں (اَنْ تُحْذَفَ) کہ اس میں فعل بوجہ (اَنْ) مصدر یہ بتاویل اسم ہے۔

سوال: (اَلْاَسَدْ) اور (اَنْ تُحْذَفَ) کو مُحذَّرْ مِنْہُ قرار دینا درست نہیں، کیونکہ یہ دونوں (اِیَّاكَ) پر معطوف ہیں اور مُحذَّرْ مِنْہُ کا عطف (مُحذَّرْ) پر نہیں ہوتا؟

جواب: (اَلْاَسَدْ) اور (اَنْ تُحْذَفَ) سے مراد مذکور فی المثال نہیں بلکہ وہ جو محذوف ہیں کیونکہ ان دونوں مثالوں کی اصل یہ ہے: بَعِّدْ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ وَالْاَسَدَ مِنْ نَفْسِكَ اس میں (اَلْاَسَدَ) معطوف ہے (نَفْسَكَ) پر اور (مِنْ نَفْسِكَ) معطوف ہے (مِنَ الْاَسَدِ) پر (مِنْ نَفْسِكَ) معطوف کو بقرینہ (نَفْسَكَ) حذف کر دیا جو ماقبل میں مذکور ہے کہ باعتبار لفظ اگرچہ مُحذَّرْ مِنْہ ہے مگر بنظر مراد یہ بھی اس کی طرح مُحذَّرْ ہے، کَمَا سَیَاتِیْ، اب بَعِّدْ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ وَالْاَسَدَ باقی رہا، پھر (مِنَ الْاَسَدِ) کو بقرینہ (اَلْاَسَدَ) حذف کر دیا جو مابعد میں مذکور ہے کہ (اَلْاَسَدَ) باعتبار لفظ (مُحذَّرْ) ہے، مگر بنظر مراد (مُحذَّرْ مِنْہ) ہے، اب (بَعِّدْ نَفْسَكَ وَالْاَسَدْ) باقی رہا، پھر بوجہ تنگی وقت (بَعِّدْ) فعل حذف کیا گیا تو (نَفْسَكَ وَالْاَسَدَ) باقی رہ گیا، پھر لفظ (نَفْس) کو حذف کیا کہ اب اس کی ضرورت نہ رہی، ضرورت اس لئے پیش آئی تھی کہ ایک محذور دفع ہو جائے وہ یہ کہ اصل عبارت یوں تھی (بَعِّدْكَ) اس میں یہ محذور لازم آتا ہے کہ ضمیر فاعل اور ضمیر مفعول، شئی واحد کے لئے ہیں۔ یہ افعال قلوب میں تو جائز ہے اُن کے غیر میں جائز نہیں

تو اس محذور کو دفع کرنے کے لئے لفظ (نَفس) کا اضافہ ہوا تھا، جب فعل (بَعِّدْ) مع ضمیر فاعل حذف کر دیا گیا تو اُس کی ضرورت نہ رہی، لہٰذا اس کو بھی حذف کر دیا۔ اب (كَ وَالْاَسَدَ) باقی رہا، چونکہ (كَ) ضمیر متصل ہے اور اس کا مُتَّصَلٌ بِہٖ یعنی جس سے متصل تھی باقی نہ رہا۔ **نظر بر آں** یہ ضمیر منفصل سے بدل گئی تو (اِيَّاكَ وَالْاَسَدَ) ہو گیا۔ اسی طرح (اِيَّاكَ وَاَنْ تَحْذِفَ) کی اصل تھی (بَعِّدْ نَفْسَكَ مِنْ اَنْ تَحْذِفَ وَاَنْ تَحْذِفَ مِنْ نَفْسِكَ) عمل مذکور جاری کرنے کے بعد (اِيَّاكَ وَاَنْ تَحْذِفَ) رہ گیا۔

مخفی نہ رہے کہ (اَلْاَسَدْ) مذکور مثالِ اوّل میں اور (اَنْ تَحْذِفَ) مذکور مثالِ دوم میں باعتبار لفظ مُحَذَّرْ ہے اور باعتبار معنی مُحَذَّرْ مِنْهُ کیونکہ مُحَذَّرْ ذی روح اور ذی عقل چیز ہوتی ہے اور (اَلْاَسَدْ) مذکور ذی روح ہے، ذی عقل نہیں اور (اَنْ تَحْذِفَ) میں دونوں مفقود اور عبارت تقدیم وتاخیر پر محمول ہے۔ اوّل مثال میں (وَالْاَسَدَ) اصل میں یوں تھا (وَبَعِّدْ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ) اور مثالِ دوم میں (وَاَنْ تُحْذَفَ) کی اصل یہ ہے وَ بَعِّدْ نَفْسَكَ مِنْ اَنْ تَحْذِفَ تکرارِ لفظی سے احتراز کے پیش نظر تقدیم وتاخیر عمل میں آئی۔ **نظر بر آں** یہ ماقبل کی تاکید ہوا۔ ''سوال باسولی'' ص: ۲۸۴، اس اصل سے ظاہر ہو گیا کہ دونوں مُحَذَّرْ مِنْهُ ہیں اور تیسری مثال اَلطَّرِيْقَ الطَّرِيْقَ تحذیر کی نوع ثانی یعنی مُحَذَّرْ مِنْهُ مکرّر کی ہے جس کی اصل تھی (اِتَّقِ الطَّرِيْقَ) اور اَلطَّرِيْقَ ثانی اوّل کی تاکید لفظی ہے۔

فائدہ: (تَحْذِيْر) کی نوعِ اوّل یعنی مُحَذَّرْ اسم ظاہر ہوتا ہے جب کہ مخاطب کی طرف مضاف ہو جیسے: (رَاْسَكَ وَالسَّيْفَ) اور (عَيْنَكَ وَالْحَجَرَ) اور ضمیر بھی مگر اکثر وبیشتر ضمیر مخاطب جیسے مثال متن میں اور کبھی ضمیر متکلم جیسے: اِيَّايَ وَالشَّرَّ اور ضمیر غائب شاذ ونادر جیسے: (اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ السِّتِّيْنَ فَاِيَّاهُ وَاِيَّا الشَّوَابَّ) اسی طرح تحذیر کی نوع ثانی یعنی مُحَذَّرْ مِنْهُ کبھی اسم ظاہر غیر مضاف ہوتا ہے جیسے مثال متن اور کبھی اسم ظاہر مضاف جیسے: رَاْسَكَ رَاْسَكَ اور کبھی ضمیر مخاطب جیسے: اِيَّاكَ اِيَّاكَ اور کبھی ضمیر متکلم جیسے: اِيَّايَ اِيَّايَ اور کبھی ضمیر غائب جیسے اِيَّاهُ اِيَّاهُ۔

سوال: متن کی اوّل دو مثالوں پر تحذیر کی تعریف صادق نہیں آتی، کیونکہ تعریف میں یہ ہے کہ وہ (اِتَّقِ) مقدر کا معمول ہو اور آپ نے (بَعِّدْ) مقدر کا معمول قرار دیا ہے؟

جواب: عبارت متن میں (نحو) مضاف مقدر ہے یعنی (بِتَقْدِيْرِ نَحْوِ اِتَّقِ) یا معطوف مع حرف عطف

مقدر ہے یعنی بِتَقْدِیْرِ اِتَّقِ وَنَحْوِہٖ۔

سوال: تقدیر مضاف یا تقدیر معطوف مع حرف عطف کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟

جواب: اس لئے کہ اوّل دو مثالوں میں تقدیر (اِتَّقِ) درست نہیں، وجہ یہ کہ ان دونوں مثالوں میں ایسے فعل کی تقدیر واجب ہے جو متعدی بدو مفعول ہو ایک کی جانب متعدی بنفسہٖ ہو جو مُحَذَّرْ ہے اور دوسرے کی جانب بواسطہ (مِنْ) جو مُحَذَّرْ مِنْهُ قرار پائے اور (اِتَّقِ) متعدی بدو مفعول ہوتا نہیں، بلکہ صرف ایک مفعول کی جانب متعدی بنفسہٖ ہوتا ہے اور وہ مفعول مُحَذَّرْ نہیں ہوتا بلکہ مُحَذَّرْ مِنْهُ ہوتا ہے جیسے مثال ثالث میں (اَلطَّرِیْقَ) (بر ان تَقْدِیْر بَعِّدْ) کی ضرورت پیش آئی جو ایک مفعول کی جانب متعدی بنفسہٖ ہے اور دوسرے کی جانب بواسطہ (من)۔

۴ **قوله: تقول ایّاك من الاسد الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ اب یہ بیان فرماتے ہیں کہ تَحْذِیْر کی نوعِ اوّل کی قسم اوّل کو یوں بھی تعبیر کر سکتے ہیں کہ جانب معطوف علیہ میں مُحَذَّرْ مِنْهُ محذوف کو ذکر کریں اور جانب معطوف میں مُحَذَّرْ مذکور کو مع حرفِ عطف حذف کر کے کہیں اِیَّاكَ مِنَ الْاَسَدِ یہ قسم اوّل کی مثال میں اور اِیَّاكَ مِنْ اَنْ تَحْذِفَ یہ قسم دوم کی مثال میں اور اس مثال میں (مِنْ) کو حذف کر کے یوں کہنا بھی درست ہے (اِیَّاكَ اَنْ تَحْذِفَ) کیونکہ (اَنْ) ناصبہ اور (اَنَّ) حرف مشبّہ بالفعل سے حرف جار کا حذف کرنا قیاسی یعنی استدلالی ہے کہ اُس پر دلیل قائم وہ یہ کہ ان میں سے ہر ایک موصول حرفی ہے جو مابعد کے ساتھ مل کر بتاویل اسم ہوتا ہے اپنے مابعد یعنی جملہ صلہ سے طویل ہو گئے اور بصورت طول تخفیف مناسب۔ **نظر برآں** بایں طور تخفیف کی گئی کہ ان سے پیشتر واقع حرف جار کا حذف جائز قرار دے دیا گیا بخلاف اسم صریح جیسے (اَلْاَسَدَ) کہ اس میں طول مفقود تو تخفیف بھی ممنوع۔ لہٰذا حرفِ جار کو حذف کر کے (اِیَّاكَ الْاَسَدَ) کہنا جائز نہیں۔

سوال: جائز ہونا چاہئے کیونکہ تخفیف مذکور اسم صریح میں کلام عرب کے اندر آئی ہے جیسے اس شعر میں۔

فَاِیَّاكَ اِیَّاكَ الْمِرَاءَ فَاِنَّهٗ ۔۔۔ اِلَی الشَّرِّ دَعَّاءٌ وَلِلشَّرِّ جَالِبُ

کہ اس میں (اِیَّاكَ) ثانی اوّل کی تاکید ہے اور (الْمِرَاءَ) بمعنی المجادلة اسم صریح مُحَذَّرْ مِنْهُ ہے جس سے پیشتر واقع (مِنْ) حرف جار محذوف؟

جواب: یہ ضرورتِ شعری پر مبنی ہے کہ یَجُوْزُ فِی الشِّعْرِ مَالَا یَجُوْزُ فِیْ غَیْرِہٖ اور سعۃ کلام یعنی نثر میں ممنوع ہے۔ اس جواب کے پیش نظر یہ شعر نوعِ اوّل کی قسم اوّل کی قبیل سے ہے اور امام سیبویہ نے فرمایا کہ نوعِ دوم کے قبیل سے ہے کہ (اِیَّاكَ اِیَّاكَ) مُحَذَّرٌ مِنْهُ مکرّر ہے اور (اَلْمِرَاءَ) فعل محذوف (اُتْرُكْ) کا مفعول بہ ہے اور علامہ زجاج نے فرمایا کہ نوعِ اوّل کی قسم دوم کے قبیل سے ہے بایں طور کہ (المِرَاءَ) مصدر بتاویل (اَنْ تَمَارٰی) ہے تو مصدر مذکور جوازِ حذف (مِنْ) کے بارے میں مؤول بہ یعنی (اَنْ تُمَارٰی) پر محمول ہے کہ جس طرح اس سے حذف (مِنْ) جائز اُس سے بھی مگر یہ سماعی ہے قیاسی نہیں، حتیٰ کہ (اِیَّاكَ الضَّرْبَ) کا جواز لازم آئے۔ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ علامہ زجاج کی یہ توجیہہ بعید ہے، کیونکہ مصدر معرّف باللّام (اَنْ مَعَ الْفِعْلِ) کی تاویل میں نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اکثرین کے نزدیک وہ عامل نہیں۔

سوال: اسم صریح سے حرفِ جار کا حذف ممنوع کہنا درست نہیں، کیونکہ مفعول فیہ سے (فِی) کا حذف جائز ہے جیسے: (صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ) میں (فی) محذوف ہے کہ اصل میں (فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ) تھا اور مفعول لہٗ سے لام کا حذف جائز ہے جیسے: ضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا کہ اصل میں (لِلتَّادِیْبِ) تھا، حالانکہ (یَوْم) اور (تَادِیْب) دونوں اسم صریح ہیں؟

جواب: مفعول فیہ اور مفعول لہٗ میں حرفِ جار کا حذف شرائط کے ماتحت ہے جو اپنے اپنے مقام میں مذکور ہیں اور ہماری مراد حذف بدون شرط ہے۔

سوال: مفعول فیہ اور مفعول لہٗ ماسوا اسم صریح سے بھی حرف جار محذوف ہوتا ہے جو کسی شرط کے ساتھ مشروط نہیں جیسے آیت کریمہ: (وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ) میں (مِنْ) کہ اصل میں (مِنْ قَوْمِهٖ) تھا اور اَللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا) میں (با) کہ اصل میں (بِاللّٰهِ) تھا؟

جواب: ان دونوں میں (مِنْ) اور (با) کا حذف شاذ یعنی خلاف قیاس ہے جو اپنے مورد پر مقصور رہتا ہے، دوسرے مقامات میں جاری کرنا درست نہیں، لہٰذا (اِیَّاكَ مِنَ الْاَسَدِ) میں (مِنْ) کو حذف کرکے (اِیَّاكَ الْاَسَدَ) کہنا صحیح نہ ہوگا۔

سوال: (مِنْ) کو حذف کرکے (اِیَّاكَ الْاَسَدَ) کہنا درست نہیں، یہ تسلیم ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آیا

کہ (اِیَّاكَ الْاَسَدَ) کہنا مطلقاً ناجائز، کیونکہ اس کے جواز کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ (اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ) میں واوِ عطف کو حذف کر کے (اِیَّاكَ الْاَسَدَ) کہا جائے اب درست نہ ہونے کی کیا وجہ؟

جواب: اسمِ صریح سے حرفِ جار کا حذف خلافِ قیاس ہونے کے باوجود کلام عرب میں کثیر الوقوع ہے اور حرفِ عطف کا حذف اقل قلیل تو (اِیَّاكَ الْاَسَدَ) کو جب کثیر الوقوع پر محمول کرنا درست نہ ٹھہرا تو اقل قلیل پر محمول کرنا بدرجہ اولیٰ درست نہ ہوگا۔

الحاصل تحذیر کی نوع اوّل کی قسم اوّل میں صرف دو تعبیر ہیں:

اوّل: اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ، **دوم:** اِیَّاكَ مِنَ الْاَسَدِ

اور قسم دوم میں تین تعبیر: **اوّل:** اِیَّاكَ وَ اَنْ تَحْذِفَ، **دوم:** اِیَّاكَ مِنْ اَنْ تَحْذِفَ، **سوم:** اِیَّاكَ اَنْ تحذف

قسم اوّل کی تعبیر اوّل یعنی (اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ) کا اردو میں ترجمہ یہ ہے کہ ارے اپنے آپ کو شیر سے دور رکھنا، ارے اپنے آپ کو شیر سے دور رکھنا۔

اور تعبیر دوم یعنی (اِیَّاكَ مِنَ الْاَسَدِ) کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ ارے اپنے آپ کو شیر سے دور رکھنا۔

اور قسم دوم کی تعبیر اوّل یعنی (اِیَّاكَ وَاَنْ تَحْذِفَ) کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ ارے اپنے آپ کو دور رکھنا خرگوش کو لاٹھی کے ساتھ مارنے سے، ارے اپنے آپ کو دور رکھنا خرگوش کو لاٹھی کے ساتھ مارنے سے۔

اور قسم دوم کی تعبیر دوم یعنی (اِیَّاكَ مِنْ اَنْ تَحْذِفَ) کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ ارے اپنے آپ کو دور رکھنا خرگوش کو لاٹھی کے ساتھ مارنے سے۔

اور قسم دوم کی تعبیر سوم یعنی (اِیَّاكَ اَنْ تَحْذِفَ) کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ ارے اپنے آپ کو دور رکھنا خرگوش کو لاٹھی کے ساتھ مارنے سے، **فتامّل حقّ التامل**۔

ترکیب

قوله: **الرَّابع التّحذير.** (الرَّابع) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (رَابِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اَلتَّحْذِيْرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی بر سکون (تَحْذِيْرُ)

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهو معمول بتقدير اتّق تحذيرًا مما بعده. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلتَّحْذِيْر) (مَعْمُوْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (با) حرف جار بمعنی لام برائے ارتباط مبنی بر کسر (تَقْدِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اِتَّقِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنا بر مفعولیّت مضاف الیہ (تَقْدِيْرِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت اوّل (تَحْذِيْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر (مِنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون مجرور محلاً (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَعْمُوْلٌ) یعنی موصوف (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ما) (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (تَحْذِيْرًا) مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مفعول لہٗ جس کا فعل (ذُكِرَ) مقدر (ذُكِرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (ذُكِرَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ثانی مرفوع محلاً (مَعْمُوْلٌ) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: او ذكر المحذّر منه مكرّرًا. (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (ذُكِرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْمُحَذَّرُ) میں الف لام بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول مبنی بر سکون (مُحَذَّرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (مِنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر نائب فاعلیّت مبنی بر ضم

راجع بسوئے الف لام (مُحَذَّرُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال (مُكَرَّرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (مُكَرَّرًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل (ذُكِرَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ برصفت ثانی محلاً مرفوع ہوا۔

سوال: اس تقدیر پر واجب تھا کہ جملہ میں ضمیر عائد بسوئے موصوف ہو جس سے جملہ مذکورہ خالی ہے؟

جواب: یہاں پر مقام اضمار میں اظہار ہے یعنی ایک نکتہ کے پیش نظر بجائے ضمیر عائد بموصوف اسم ظاہر (اَلْمُحَذَّرُ مِنْهُ) ذکر کیا گیا ہے جو اضمار سے حاصل نہ ہوتا وہ یہ کہ اظہار سے معلوم ہوا کہ معمول مذکور کبھی (مُحَذَّرُ مِنْهُ) ہوتا ہے جیسے کہ ماقبل سے ظاہر ہوا کہ وہ مُحَذَّرُ ہوتا ہے۔ پس جملہ صفت کا ربط بایں طور ہوا کہ اُس میں بجائے ضمیر عائد بموصوف خود موصوف مذکور ہے کیونکہ (اَلْمُحَذَّرُ مِنْهُ) وہی معمول ہے۔

قوله: مثل ایاك والاسد و ایاك و ان تحذف و الطریق الطریق.

(مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اِيَّاكَ وَالْاَسَدَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِيَّاكَ وَاَنْ تَحْذِفَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلطَّرِيْقَ اَلطَّرِيْقَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی جس میں (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلتَّحْذِيْرِ) (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اِيَّاكَ وَالْاَسَدَ. (اِيَّاكَ) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل معطوف علیہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (كَ) حرف خطاب جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر فتح (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْاَسَدَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد حضوری مبنی بر سکون (اَسَدَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (بَعِّدْ) محذوف وجوباً (بَعِّدْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَ) علامت خطاب مبنی بر فتح (بَعِّدْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا

جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اِيَّاكَ وَ اَنْ تَحْذِفَ. میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل معطوف علیہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (كَ) حرف خطاب مبنی بر فتح جس کے لئے محل اعراب نہیں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (تَحْذِفَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (تَحْذِفَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف منصوب محلاً معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (بَعِّدْ) محذوف وجوباً (بَعِّدْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (بَعِّدْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ. (اَلطَّرِيْقَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد حضوری مبنی بر سکون (طَرِيْقَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً (مؤکَّد) (اَلطَّرِيْقَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد حضوری مبنی بر سکون (طَرِيْقَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تاکید مؤکد اپنی تاکید سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (اِتَّقِ) محذوف وجوباً (اِتَّقِ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (اِتَّقِ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و تقول اِيَّاكَ من الاسد و من ان تحذف و اِيَّاكَ اَنْ تحذف بتقدير (مِنْ). (و) حرف عطف بر ماقبل بحسب المعنی ای تَقُوْلُ هٰكَذَا وَ تَقُوْلُ الخ مبنی بر فتح (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (اِيَّاكَ مِنَ الْاَسَدِ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِنْ اَنْ تَحْذِفَ) مراد اللفظ بتقدیر (اِيَّاكَ) منصوب تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِيَّاكَ اَنْ تَحْذِفَ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً ذوالحال (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (تَقْدِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (مِنْ) مراد اللفظ

مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنابر مفعولیت مضاف الیہ (تَقْدِیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف منصوب تقدیراً معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مقولہ یعنی مفعول بہ (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ اِیَّاكَ مِنَ الْاَسَدِ. میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون جس کا فعل (بَعِّدْ) محذوف وجوباً (كَ) حرف خطاب جس کے لئے محل اعراب نہیں مبنی بر فتح (بَعِّدْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَ) علامت خطاب مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلْاَسَدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد حضوری مبنی بر سکون (اَسَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (بَعِّدْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اِیَّاكَ مِنْ اَنْ تَحْذِفَ. میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون جس کا فعل (بَعِّدْ) محذوف وجوباً (كَ) حرف خطاب مبنی بر فتح جس کے لئے محل اعراب نہیں (بَعِّدْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَ) علامت خطاب مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (تَحْذِفَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَ) علامت خطاب مبنی بر فتح (تَحْذِفَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور، مجرور محلاً، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (بَعِّدْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اِیَّاكَ اَنْ تَحْذِفَ. میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (كَ) حرف خطاب مبنی بر فتح جس کا فعل (بَعِّدْ) محذوف وجوباً (بَعِّدْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف صیغہ واحد مذکر حاضر اس

میں (اَنْــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (تَــحْذِفَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظًا صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (تَحْذِفَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلًا جس کا جار (مِــنْ) مقدر (مِــنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون جار مجرور سے مل کر ظرف لغو بر مذہب سیبویہ اور بر مذہب خلیل اور اکثر نحات (اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ ثانی منصوب محلًا (بَــعِّدْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر یا (بَعِّدْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اوّل اور ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا تقول ایّاك الاسد لامتناع تقدیر (مِنْ). (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَاتَــقُوْلُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مبنی بر فتح (اِیَّاكَ الْاَسَدَ) مراد اللفظ منصوب تقدیرًا مفعول بہ (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اِمْتِنَاعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مصدر مضاف (تَــقْدِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مرفوع محلًا بنا بر فاعلیت مصدر مضاف الیہ مضاف (مِنْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا منصوب محلًا بنا بر مفعولیت مضاف الیہ (تَــقْدِیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (اِمْتِنَاعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (لَاتَــقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

المفعول فیه

اور اس سے مفعول فیہ ہے.

هو ما فعل فیه فعل مذکور

وہ ایسی چیز کا اسم ہے جس میں فعل مذکور کیا گیا

من زمان او مکان وشرط[۲] نصبه تقدیر فی
خواہ وہ چیز زمان ہو یا مکان اور اس کے منصوب ہونے کی شرط ہے (فی) کی تقدیر
و ظروف[۳] الزّمان کلّها تقبل ذلك و
اور ظروف زمان سب کے سب قبول کرتے ہیں (فی) کی تقدیر اور
ظروف[۴] المکان ان کان مبهمًا قبل ذلك
ظروفِ مکان اگر مبہم ہیں تو تقدیر (فی) قبول کریں گے

[۱] **قوله: المفعول فيه الخ.** مفعول بہ کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمتہ یہاں سے مفعول فیہ کا ذکر شروع فرماتے ہیں۔ حسب سابق اس سے پیشتر (ومنه) مقدر ہے اس میں (و) حرف عطف ہے اور (منه) خبر مقدم اور (اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ) مبتدائے موخراور (هُوَ مَا فُعِلَ فِيْهِ) سے مصنف علیہ الرحمتہ اس کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ مفعول فیہ وہ چیز ہے جس میں فعل مذکور کیا گیا ہو خواہ وہ زمان ہو یا مکان۔

سوال: یہ تعریف صحیح نہیں کیونکہ لفظ (مَـــا) سے مراد اسم یا مسمّی اور دونوں باطل اوّل اس لئے کہ اس تقدیر پر (فیــه) کی ضمیر کا ارجاع (مَـا) کی طرف درست نہ ہوگا کیونکہ اسم میں کوئی فعل نہیں کیا جاتا۔ دوم اس لئے کہ (ما) کا حمل (هو) پر صحیح نہ ہوگا جو مفعول فیہ کی طرف راجع ہے کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ مسمّی؟

جواب: (مَـــا) سے پیشتر بقرینہ سابق لفظ (اِسْـمٌ) مقدر ہے اوراس سے مراد اسم منصوب کیونکہ زیر بحث اسمائے منصوبہ ہیں۔

سوال: (فُعِلَ فِيْهِ فِعْلٌ) میں (فِعْلٌ) سے مراد فعل اصطلاحی ہے یا فعل معنوی یعنی حدث؟

جواب: فعل لغوی مراد ہے کیونکہ جب تم نے (ضَرَبْتُهٗ اَمْسِ) کہا تو (ضَـرَبْـتُ) فعل اصطلاحی کا تکلّم (اَمْسِ) میں نہیں کیا وہ تو آج ہوا ہے (اَمْسِ) میں تو (ضَرْب) واقع ہوئی جو فعل لغوی ہے۔

سوال: اب یہ تعریف جامع نہ رہے گی، کیونکہ (اَمْسِ) مثال مذکور میں مفعول فیہ ہونے سے نکل گیا کہ فعل لغوی جو اس میں کیا گیا وہ مذکور نہیں؟

جواب: (مَذْکُوْر) میں تعمیم ہے خواہ مذکور مطابقۃً ہو جیسے: (ضَرْبِی یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَ شَدِیْدًا) میں (ضَرْب) مطابقۃً مذکور ہے خواہ مذکور تضمناً ہو جیسے: (ضَرَبْتُ اَمْسِ) میں (ضَرْب) کہ (ضَرَبْتُ) کے ضمن میں مذکور ہے، کیونکہ فعل لغوی فعل اصطلاحی کا جزو ہوتا ہے اور جب کل مذکور ہو تو جزو ضمناً مذکور ہوتا ہے، پھر (مَذکور تضمنًا) میں بھی تعمیم ہے خواہ فعل اصطلاحی کے ضمن میں مذکور ہو کَمَا مَرَّ خواہ شبہ فعل کے ضمن میں جیسے: (اَنَا ضَارِبٌ زَیْدًا اَمْسِ) میں کہ (ضَرْب) فعل لغوی (ضَارِبٌ) شبہ فعل کے ضمن میں مذکور ہے، کیونکہ فعل لغوی فعل اصطلاحی کی طرح شبہ فعل کا بھی جزو ہوتا ہے اور جب کل (ضَارِبٌ) مذکور، تو اس کا جزو فعل لغوی یعنی (ضَرْب) بھی ضمناً مذکور ہوا۔

سوال: اب بھی تعریف جامع نہیں، کیونکہ (یَوْمَ الْجُمُعَۃِ صُمْتُ فِیْہِ) میں (یَوْمَ) مفعول فیہ ہونے سے نکل گیا حالانکہ مفعول فیہ ہے، وجہ یہ کہ فعل لغوی جو اس میں کیا گیا وہ نہ مطابقۃً مذکور ہے نہ ضمناً، مطابقۃً کا انتفا ظاہر ہے اور ضمناً کا اس لئے کہ فعل اصطلاحی کے ضمن میں ہوتا ہے یا شبہ فعل کے اور یہاں پر دونوں مذکور نہیں، حتیٰ کہ ان کے ضمن میں مذکور قرار دیا جا سکے؟

جواب: فعل اصطلاحی اور شبہ فعل بھی عام ہیں خواہ مذکور ہوں یا مقدر مثال مذکور میں فعل اصطلاحی (وُجُوْبًا) مقدر ہے کیونکہ مثال مذکور از قبیل مَا اُضْمِرَ عَامِلُہٗ عَلیٰ شَرِیْطَۃِ التَّفْسِیْرِ ہے کَمَا سَیَأْتِیْ۔

سوال: اب بھی تعریف جامع نہیں کیونکہ (یَوْمَ الْجُمُعَۃِ) جو (قَتَلْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ) بمعنی (ضَرَبْتُ ضَرْبًا شَدِیْدًا) میں واقع ہے مفعول فیہ ہونے سے نکل گیا کیونکہ اس میں واقع فعل لغوی (ضَرْبِ شَدِیْد) نہ مطابقۃً مذکور ہے نہ ضمناً، وجہ یہ کہ فعل اصطلاحی مذکور (قَتَلْتُ) کے ضمن میں (قتل) ہے نہ (ضَرْبِ شَدِیْد) اسی طرح زَیْدٌ اَسَدٌ فِیْ بَیْتِہٖ میں (بَیْت) مفعول فیہ ہے، حالانکہ اس میں واقع ہونے والا فعل لغوی نہ مطابقۃً مذکور ہے نہ ضمناً کیونکہ یہاں پر فعل اصطلاحی یا شبہ فعل نہ مذکور ہے نہ مقدر حتیٰ کہ اس کے ضمن میں اعتبار کر سکیں؟

جواب: مطابقۃً مذکور ہونے سے مراد دَلَالَۃٌ عَلَی الْمَقْصُوْدِ اِصَالَۃً ہے اور تضمناً مذکور ہونے سے مراد دَلَالَۃٌ تبعًا اور (دَلَالَۃٌ تبعًا) عام ہے خواہ تضمناً ہو کَمَا مَرَّ یا التزاماً جیسے: (قَتَلْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ) میں کہ

(قُـلْـتُ) مذکور فعل لغوی (ضَـرْبٍ شَـدِیْدٍ) پر التزاماً دلالت کرتا ہے، پس (یَوْم) میں واقع فعل لغوی (ضَرْب شَدِیْدٌ) کا ذکر التزاماً ہوا یا اشارۃً جیسے: (زَیْدٌ اَسَدٌ فِیْ بَیْتِہٖ) میں (اَسَدٌ) سے فعل لغوی (جرأت) کی جانب اشارہ ہوتا ہے جو (بَیْت) میں واقع ہے، پس (بَیْت) میں واقع فعل لغوی (جرأت) کا ذکر اشارۃً ہوا، اب تعریف دونوں کو جامع ہوگئی۔

سوال: بیانِ بالا سے تعریف کی جامعیت تو حاصل ہوگئی مگر دخولِ غیر سے مانع نہیں کہ (شَہِدْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ) میں (یَوْم) مفعول بہ ہے کیونکہ فعل مذکور اُس پر واقع ہوا ہے حالانکہ اُس پر مفعول فیہ کی تعریف مذکور بھی صادق آرہی ہے کہ یہ (یَوْم) ایسے زمانہ کا اسم ہے جس میں فعل مذکور یعنی (شُہُوْد) کیا گیا؟

جواب: تعریفات میں قید حیثیت ملحوظ ہوتی ہے۔ **نظر بر آں** مفعول فیہ کی تعریف یہ ہوئی کہ وہ ایسی چیز کا اسم ہے جس میں فعل مذکور کیا گیا۔ اس حیثیت سے کہ اس میں فعل مذکور کیا گیا اب مفعول فیہ کی تعریف مذکور (یَوْم) مذکور پر صادق نہیں آتی کیونکہ (یَوْم) مذکور اس حیثیت سے نہیں کہ اُس میں فعل مذکور کیا گیا بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ اس پر فعل مذکور واقع ہوا، پس (یَوْم) مذکور مفعول بہ ہے نہ مفعول فیہ اور مفعول فیہ کی تعریف مانع ہوگئی۔

سوال: قید حیثیت مراد لینے سے متن میں استدراک لازم آئے گا کہ اب لفظ (مَذْکُوْر) کی ضرورت نہ رہے گی اور وہ بے فائدہ ہو جائے گا کیونکہ اس سے مقصود (یَوْمُ الْجُمُعَۃِ یَوْمٌ طَیِّبٌ) میں واقع (یَوْمُ الْجُمُعَۃِ) کا اخراج تھا کہ اس پر (مَافُعِلَ فِیْہِ فِعْلٌ) تو صادق ہے کیونکہ (یَوْمُ الْجُمُعَۃِ) میں کوئی نہ کوئی فعل ضرور کیا جاتا ہے لیکن (فعل مذکور) صادق نہیں کہ اُس سے پیشتر کوئی فعل ذکر نہیں کیا گیا جس کو اس میں کیا ہوتا۔ **نظر بر آں** یہ مفعول فیہ کی تعریف سے خارج ہوگیا اور قید حیثیت مراد لینے سے (مَذْکُوْر) کی ضرورت نہ رہی کہ (یَوْمُ الْجُمُعَۃِ) مثال مذکور میں اس قید سے خارج ہوگیا کیونکہ (یَوْمُ الْجُمُعَۃِ) مثال مذکور میں اس حیثیت سے نہیں ہے کہ اس میں کوئی فعل کیا گیا بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ اس پر (یَوْمٌ طَیِّبٌ) کا حمل ہو پس مفعول فیہ نہ ہوا اور لفظ (مذکور) متن میں بے فائدہ ہوگیا؟

جواب: قید (مَذْکُوْر) احترازی نہیں حتیٰ کہ قید حیثیت مراد لینے سے بے فائدہ ہو جائے بلکہ یہ مُعَرَّف کے مزید انکشاف کے لئے ہے۔

سوال: اب بھی تعریف جامع نہیں، اس لئے کہ آیت کریمہ: (اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ) میں

مدخول (فی) (تَضْلِیْلْ) مفعول فیہ ہے۔ حالانکہ یہ تعریف اس پر صادق نہیں آتی کیونکہ تعریف میں (مِنْ) زمان او مکان ماخوذ ہے اور (تضلیل) نہ زمان نہ مکان؟

جواب: (فی) کا ہر مدخول مفعول فیہ نہیں ہوتا بلکہ وہ مدخول جو زمان یا مکان ہو۔ **نظر برآں** (تَضْلِیْل) مفعول فیہ نہیں بلکہ مفعول بہ بواسطہ حرف جر ہے جو لفظاً مجرور اور محلاً منصوب۔ لہٰذا تعریف جامع ہے اور مِنْ زَمَان اَوْ مَکَان حال ہے اگر (مَا) موصولہ قرار دیا جائے یا صفت ہے اگر موصوفہ ہو اور اس میں مفعول فیہ کی دو قسموں کی طرف اشارہ ہے۔ **اوّل:** مفعول فیہ زمانی، **دوم:** مفعول فیہ مکانی (مَتٰی) کے جواب میں واقع ہو اس کو زمان کہتے ہیں اور جو (اَیْنَ) کے جواب میں واقع ہو اس کو مکان اس تعریف میں (اِسْم) مقدر جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور ما بعد فصل جس سے باقی منصوبات خارج ہوگئے۔

۲ **قوله: و شرط نصبه الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک مفعول فیہ کی دو قسم ہیں: **اوّل:** وہ کہ اس میں (فی) ظاہر ہو اور وہ اس کے ساتھ مجرور، **دوم:** وہ کہ اُس میں (فی) مقدر ہو اور وہ بوجہ تقدیر (فی) منصوب، اسی واسطے فرمایا کہ مفعول فیہ کے منصوب ہونے کی شرط ہے تقدیر (فی) نہ مفعول فیہ ہونے کی جیسے کہ دیگر نحات نے فرمایا۔ اسی واسطے اُن کے نزدیک مفعول فیہ کی دو قسمیں نہیں، وجہ شرط یہ کہ اگر (فی) ملفوظ ہوگی تو مفعول فیہ مجرور ہوگا خواہ لفظاً یا تقدیراً یا محلاً، مصنف علیہ الرحمۃ کی یہ تقسیم نحات کے خلاف ہے کہ وہ تو صرف منصوب بتقدیر (فی) کو مفعول فیہ کہتے ہیں اور مجرور بہ (فی) لفظاً اُن کے نزدیک مفعول بہ بواسطہ حرفِ جر ہوتا ہے اور محلاً منصوب بنا بر مفعولیّت بخلاف مصنف علیہ الرحمۃ کہ اُن کے نزدیک مجرور بہ (فی) مفعول فیہ ہے جو مجرور بھی ہے اور محلاً منصوب بھی مگر مفعول فیہ ہونے کی بنا پر نہ مفعول بہ ہونے کی بنا پر۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے تقدیر (فی) فرمایا، حذف (فی) کیوں نہ فرمایا؟

جواب: حذف اور تقدیر میں فرق ہے وہ یہ کہ حذف کے معنی ہیں لفظ کو عبارت میں ذکر نہ کرنا اور نہ نیت میں ملحوظ رکھنا بخلاف تقدیر کہ اس کے معنی ہیں عبارت میں ذکر نہ کرنا اور نیت میں ملحوظ رکھنا۔ یہاں پر یہی مراد ہے، وجہ یہ کہ اگر نیت میں بھی نہ ہو تو ظرفیت پر دلالت نہ رہے گی اور اس کا اسم ظرف ہونا مفہوم نہ ہوگا۔

سوال: تقدیر کے لئے (فی) کو اختیار کیوں کیا، حالانکہ (با) بھی ظرفیت کے لئے آتی ہے؟

جواب: بایں وجہ کہ (فی) ظرفیت میں کثیر الاستعمال ہے۔

۳ **قوله: وظروف الزّمان الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہ بیان فرماتے ہیں کہ تقدیر(فی) کہاں جائز اور کہاں جائز نہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ظروف زمان سب کے سب میں تقدیر(فی) جائز ہے خواہ مبہم ہوں یا محدود، خواہ معرفہ ہوں یا نکرہ۔ اس پر اتفاق ہے کہ زمان مبہم اس زمان کو کہتے ہیں جس کے لئے حد ونہایت معتبر نہ ہو جیسے زمان حیین وغیرہ اور **محدود** اس زمان کو کہتے ہیں جس کے لئے حدو نہایت معتبر ہو جیسے یوم، شہر وغیرہ۔ وجہ جواز یہ کہ زمانِ مبہم مفہوم فعل کا جزو ہونے میں مفعول مطلق کے ساتھ مشابہ ہے تو جس طرح فعل کی نسبت مفعول مطلق کی طرف بلا واسطہ حرفِ جر ہوتی ہے اس کی طرف بھی بلا واسطہ (فی) ملفوظ جائز اور جس طرح وہ منصوب ہوتا ہے اس کا منصوب ہونا بھی درست اور زمان محدود چونکہ مفہوم فعل کا جزو نہیں۔ **نظر بر آں** اس میں تقدیر(فی) کے جواز کا دلیل مذکور افادہ نہ کرے گی اُس میں جواز کی وجہ یہ کہ زمانِ محدود کو زمان مبہم کے ساتھ مشابہت ہے کہ نفس زمان دونوں میں مشترک اس مشابہت کی بنا پر زمان محدود کو زمان مبہم پر محمول کر دیا گیا کہ جس طرح اس میں تقدیر(فی) جائز اِس میں بھی۔

مخفی نہ رہے کہ تقبلُ ذٰلکَ میں واقع (ذٰلِكَ) کا مشار الیہ عارف جامی قدس سرہٗ السامی نے تقدیر(فی) قرار دیا ہے اور بعض دیگر شرّاح نے (نصب بتقدیر فی) بایں وجہ کہ (ذٰلِكَ) بعید کے واسطے ہے اور بہ نسبت تقدیر(فی) وہ بعید لیکن عارف جامی قدس سرہٗ السامی کا ارشاد معنوی وجہ پر مبنی ہونے کی بنا پر انسب ہے۔ معنوی وجہ یہ کہ زیر بحث شرط نصب ہے نہ نصب اور شرطِ نصب تقدیر(فی) ہے۔ لہٰذا اُسی کا مشار الیہ ہونا انسب بخلاف دیگر شرّاح کہ اُن کا قول وجہ لفظی پر مبنی ہے اور وجہ لفظی پر وجہ معنوی کو اولویّت ہوتی ہے۔

۴ **قوله: و ظروف المکان الخ.** اب یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ ظروف مکان کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ وہ اگر مبہم ہیں تو ان میں تقدیر(فی) جائز خواہ معرفہ ہوں یا نکرہ۔ وجہ یہ کہ اُن کو زمان مبہم کے ساتھ ابہام میں مشابہت ہے۔ **نظر بر آں** اُن کو زمانِ مبہم پر محمول کر دیا گیا تو جس طرح اُس میں تقدیر(فی) جائز اِن میں بھی جیسے: (جَلَسْتُ خَلْفَكَ) اور اگر ظروف مکان محدود ہیں تو اُن میں تقدیر (فی) جائز نہیں خواہ معرفہ ہوں یا نکرہ بلکہ (فی) کو ذکر کیا جائے گا جیسے: (جَلَسْتُ فِي الْمَسْجِدِ) وجہ یہ کہ اُن کو زمانِ مبہم پر محمول نہیں کر سکتے کیونکہ دونوں باعتبار ذات مختلف ہیں کہ یہ مکان ہے اور وہ زمان اور

باعتبار صفات بھی مختلف کہ یہ محدود ہیں اور وہ مبہم۔ نہ زمانِ محدود پر محمول کرسکتے ہیں، نہ مکانِ مبہم پر۔ وجہ یہ کہ ان دونوں نے خود زمانِ مبہم سے تقدیر (فی) کے جواز کو عاریت لیا ہے، تو ان دونوں پر محمول کرنا از قبیل اِسْتِعَارَةُ مِنَ الْمُسْتَعَارْ ہو جائے گا جو مناسب نہیں۔

سوال: عبارتِ متن میں فساد ہے، اس لئے کہ (**ظُرُوْفُ الْمَكَانِ اِنْ كَانَ**) میں واقع (**كَانَ**) کی ضمیر مستتر کا مرجع اگر لفظ (**اَلْمَكَان**) ہے تو جملۂ خبر کا ضمیر عائد بسوئے مبتدا (**ظُرُوْف**) سے خلو لازم آیا جو جائز نہیں اور اگر مرجع (**ظُرُوْف**) ہے تو راجع اور مرجع میں مطابقت نہیں کہ ضمیر راجع مذکر ہے اور مرجع یعنی (**ظُرُوْف**) مؤنث، کیونکہ یہ جمع ہے اور جمع بتاویل **جماعة** ہونے کے باعث مؤنث ہوتی ہے؟

جواب: مرجع الکان ہے اور جملۂ خبر کا ضمیر عائد سے خلو لازم نہیں کیونکہ (**ظُرُوْف**) کی اضافت (**المكان**) کی جانب اضافت بیانیہ ہے جس میں مضاف مُبَیَّن اور مضاف الیہ مُبَیِّنْ ہوتا ہے۔ چونکہ **عائد** مُبَیِّن **مُبَیَّنْ** کا عائد اس لئے الزام خلو غیر عائد، اور بعض نے فرمایا کہ مرجع (**ظُرُوْف**) ہی ہے مگر بتاویل (**مكان**) یا بتاویل (جمع) یا بتاویل (کل) یا بتاویل (مذکور) کہ ان میں سے ہر ایک واحد مذکر ہے۔ پس راجع اور مرجع میں مطابقت ہوگئی۔ علامہ عصام علیہ رحمۃ المنعام نے فرمایا کہ بتاویل (قسم) کہ ظرف مکان ظروف کی ایک قسم ہیں اور بعض نے کہا کہ ضمیر مذکور راجع بسوئے (**ظُرُوْف**) ہی ہے مگر اس کی تذکیر بنظر خبر یعنی (**مُبْهَمًا**) ہے کہ وہ مذکر ہے اور جب ضمیر مبتدا و خبر کے درمیان دائر ہو تو رعایت خبر اولیٰ ہوتی ہے لیکن یہ جواب صحیح نہیں، کیونکہ رعایت خبر اس وقت اولیٰ ہوتی ہے جب کہ خبر مشتق نہ ہو اور یہاں خبر مشتق ہے جس کی مطابقت واجب اور بعض نسخوں میں بصیغہ واحد (**ظرف المكان**) ہے۔ **نظر بر آں** اعتراض وارد نہیں۔ ۱۲

ترکیب

قوله: المفعول فيه. (**اَلْمَفْعُوْلُ**) میں (ال) بمعنی (**اَلَّذِیْ**) اسم موصول مبنی بر سکون (**مَفْعُوْلُ**) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (**هو**) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مصدر یعنی (**فِعْلٌ**) (**فی**) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (**ها**) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے الف لام، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (**مَفْعُوْلٌ**) اسم مفعول اپنے نائب فاعل

اور ظرف لغو سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدائے موخر اس سے پیشتر (وَمِنْهَا) مقدر جس میں (وَ) حرف عطف مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے المنصوبات، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ تمامہ مبتدائے موخر جس کا جزءِ اوّل مرفوع لفظاً اور جزوِ دوم مشغول باعراب سابق کما مرّ سیاتی تفصیله فی بحث المفعول معه فانتظره۔

قوله: هو ما فعل فيه فعل مذكور من زمان او مكان.

(ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے المفعول فیه (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (فُعِلَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح (فِی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَا) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (فِعْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (مَذْكُوْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مَذْكُوْرٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل (فُعِلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ اوّل جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت اوّل تو مرفوع محلا (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکون (زَمَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (مَكَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صلۂ دوم یا صفت ثانی (مائے موصوفہ) اپنی دونوں صفت سے مل کر یا (مائے موصولہ) اپنے دونوں صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (مِنْ زَمَان) کو (مَا) سے حال قرار دینا درست نہیں کہ بر مذہب اصح خبر سے حال واقع نہیں ہوتا کما فی المطول اور تعدّد صلہ یا صفت بدون عطف جائز ہے۔

قوله: و شرط نصبه تقدیر فی. (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (نَصْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر کسر راجع بسوئے المفعول فیہ (نَصْبِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (تَقْدِیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (فی) مراد اللفظ مضاف الیہ مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت (تَقْدِیْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و ظروف الزمان کلّھا تقبل ذلک. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ظُرُوْفُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (اَلزَّمَان) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (زَمَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (ظُرُوْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر (مُؤَکَّد) (کُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (ظُرُوْف) (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید، مُؤَکَّد اپنی تاکید سے مل کر مبتدا (تَقْبَلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مونث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ذَا) اسم اشارہ مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (ل) حرف تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح دونوں کے لئے محل اعراب نہیں، (تَقْبَلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و ظروف المکان ان کان مبھماً قبل ذلك. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ظُرُوْفُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (اَلْمَکَان) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (مَکَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (ظُرُوْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ظروف المکان بتاویل (القسم) یا بتاویل

(المذکور) وغیرہ (مُبْهَمًا) مرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (قُبِلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ظُرُوفُ الْمَكَانُ) بشرطِ ابہام بتاویل مسطور (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون منصوب محلاً مفعول بہ (ل) حرف تبعید مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح دونوں کے لئے محل اعراب نہیں (قُبِلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ بر مذہب زمخشری یا کبریٰ ذات وجہین بر مذہب متقدمین کہ شرطیہ ان کے نزدیک فعلیہ میں داخل ہے معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وإلّا فلا وفسر[1] المبهم بالجهات الست
ورنہ نہیں اور تفسیر کی گئی ہے مکان مبہم کی جہات ستّہ کے ساتھ
وحمل[2] عليه عند ولدى شبههما
اور حمل کیا گیا مکان مبہم یعنی جہات ستّہ پر عند اور لدی اور ان کے مشابہ
لِإبْهامهما ولفظ[3] مكان لكثرته وما بعد[4]
بوجہ ابہام اور لفظ مکان بوجہ کثرت استعمال اور
دخلت على الاصح وينصب[5] بعامل
(دخلت) کا مابعد مذہب صحیح اور مفعول فیہ منصوب ہوتا ہے بعامل

مضمر و علی شریطة التفسیر

تفسیر	شرطِ	بہ	اور	مقدر

لے **قولہ: و فسر المبھم الخ.** اب یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ مکان مبہم کی تفسیر برقول اکثر متقدمین بیان فرماتے ہیں کہ وہ چھ جہات سے عبارت ہے یعنی **اَمام، خَلْف، یمین، شمال، فَوْق، تَحْت** اور جوان کے ہم معنی ہوں وہ بھی مکان مبہم ہیں جیسے **قُدّام** اور **قبلُ و قُبلُ** بمعنی (**اَمام**) اور (**وراء**) و (**دُبْرُ**) و (**دُبُر**) بمعنی (**خلف**) اور (**یَسار**) بمعنی (**شمال**) اور (**عِلْو**) بمعنی (**فَوْق**) اور (**سِفْل**) بمعنی (**تحت**) مکان مبہم کی اس تفسیر سے مفہوم ہوا کہ ان چھ جہات کے ماسوی کو مکان محدود کہتے ہیں۔اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اگر مکان محدود بایں معنی ہو تو مکان محدود کا حکم مذکور یعنی عدم جواز تقدیر (**في**) مکان محدود کے کل افراد کو شامل نہیں کیونکہ مقادیر ممسوحہ جیسے (**میل**) جو چار ہزار قدم کا ہوتا ہے اور (**فرسخ**) جو تین میل ہوتا ہے اور (**برید**) جو چار فرسخ ہوتا ہے یہ تینوں بایں معنی مکان محدود ہیں۔اس کے باوجود ان کو بتقدیر (**في**) منصوب استعمال کیا جاتا ہے جیسے: (**سِرْتُ میلاً**) اس اعتراض کا جواب آئندہ آرہا ہے **فانتظرہ مفتتاً** بعض حضرات نے فرمایا کہ جو ظرف مکان نکرہ ہو وہ مبہم ہے اور جو معرفہ ہو وہ محدود۔اس پر بھی اعتراض وارد ہوتا ہے کہ مکان محدود کا حکم مذکور اس کے تمام افراد کو شامل نہیں کیونکہ (**خَلْفَكَ**) معرفہ ہونے کے باعث مکان محدود ہے اور اس کے باوجود بالاتفاق بتقدیر (**في**) منصوب ہوتا ہے جیسے: (**جَلَسْتُ خَلْفَكَ**) اور حکم مذکور یہ تھا کہ مکان محدود میں تقدیر (**في**) جائز نہیں اور بعض حضرات نے فرمایا کہ مکان مبہم وہ ہے جس کے لئے حد و نہایت نہ ہو اور محدود وہ ہے جس کے لئے حد و نہایت ہو۔جہات ستہ اور (**عند**) اور (**لدی**) اور (**وسط**) اور (**بین**) اور (**تلقاء**) مکان مبہم میں داخل ہیں لیکن ان حضرات کے نزدیک ہر مکان مبہم جائز النصب نہیں جیسے: **جانب جهة** اور (**وجه**) بمعنی **جهة، کنف ذری** بمعنی **کنف** اور (**داخل**) اور (**خارج**) کہ یہ سب مکان مبہم ہیں۔اس کے باوجود یہ نہیں کہا جاتا (**زَیْدٌ جَانِبَ عَمْرٍو**) بلکہ (**زَیْدٌ فی جَانِبِ عَمْرٍو**) اسی طرح ہر مکان محدود ان کے نزدیک مجرور بہ (**في**) نہیں ہوتا جیسے: **فرسخ، میل، برید**، اس تفسیر پر یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اب مکان کی مبہم اور محدود کی طرف تقسیم کرنے میں کوئی فائدہ ظاہر

نہیں ہوا، اور یہ تقسیم تطویل بلا طائل ہوگئی۔

۲ **قولہ: و حمل علیه الخ.** یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے، جس کی تقریر یہ کہ برقول اکثر متقدمین مکان مبہم اور مکان محدود کی بیان کردہ تفسیر جامع نہیں کہ بعض ظروف مکان جیسے: (عند) اور (لدی) وغیرہ نہ مکانِ مبہم میں داخل کہ جہاتِ ستہ سے نہیں، نہ مکان محدود میں داخل کہ منصوب مستعمل ہوتے ہیں اور مکان محدود منصوب ہوتا نہیں بلکہ مجرور ہوتا ہے؟

جواب: (عند) اور (لدی) اور ان کے مشابہ جیسے (دون) اور (سوی) مکان مبہم یعنی جہاتِ ستہ پر محمول ہیں۔

سوال: مکان مبہم تقدیر (فی) میں خود زمان مبہم پر محمول تھا، (عند) وغیرہ کو اس پر محمول کرنا از قبیل سوالِ من الفقیر ہو جائے گا جو مناسب نہیں؟

جواب: (عند) وغیرہ مکانِ مبہم بر تقدیر (فی) میں محمول نہیں حتیٰ کہ سوال من الفقیر لازم آئے بلکہ جہت ہونے میں محمول ہیں کہ ان کو بھی از قبیل جہت قرار دیا گیا بایں وجہ کہ جہت کی طرح اُن میں بھی ابہام ہے۔ ابہام کی بنا پر جب یہ جہت ہوگئے تو جو حکم جہت کے لئے ہے یعنی تقدیر (فی) وہ اُن کے لئے بھی ہوگا۔

رہی یہ بات کہ جہت اور ان میں ابہام کیسے ہے تو اُس کی تفصیل یہ ہے کہ جہت میں ابہام بایں معنی ہے کہ (اَمَامَ زَیْدٍ) مثلاً وہ مکان ہے جو زید کے سامنے ہو اُس میں یہ تعین نہیں کہ ایک ہاتھ کے فاصلے پر ہو یا کم وبیش یہی عدم تعین ابہام ہے اور (عند زید) مثلاً اُس مکان کو کہتے ہیں جو زید کے گرداگرد ہو خواہ قریب یا بعید اس میں بایں معنی ابہام ہے کہ وہ زید سے دائیں جانب ہو یا بائیں جانب، سامنے ہو یا پیچھے، قریب ہو یا بعید اور (لدی) بمعنی (عند) ہے مگر اتنا فرق کہ (اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ) اس وقت بولتے ہیں جب کہ مال زید کے پاس ہو مثلاً جیب میں یا جہاں زید موجود ہے وہیں پر بخلاف (اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ) کہ وہ عام ہے خواہ مال زید کے پاس ہو یا بینک میں۔ **نظر برآں** اس میں ابہامِ قرب و بعد کے اعتبار سے نہیں بلکہ جانب کے اعتبار سے۔ اسی طرح (دُوْنَ) اور (سوی) میں بھی ابہام ہے کہ اوّل باعتبار وضع بمعنی مکان منخفض ہے یعنی مکان پست۔ چنانچہ اسی معنی کے پیش نظر کہا جاتا ہے (جَلَسْتُ دُوْنَ زَیْدٍ) اَیْ جَلَسْتُ فِیْ مَکَانٍ مُنْخَفِضٍ مِنْ مَکَانِ زَیْدٍ اس مکان منخفض بہ نسبت مکان زید میں ابہام بایں معنی ہوا کہ اس کی جہت متعین نہیں۔ مکان زید سے دائیں طرف ہو یا بائیں طرف، سامنے ہو یا پیچھے، ہر صورت میں اس پر (دون)

صادق آئے گا اور دیگر معانی میں مجازاً مستعمل ہوتا ہے، چنانچہ کبھی بمعنی مرتبہ بہ نسبت جیسے: زَيْدٌ دُوْنَ عَمْرٍو فِي الشَّرَفِ اور کبھی بمعنی (قَبْلَ) جیسے: دُوْنَ غَدِ اللَّيْلَةِ اى قَبْلَ غَدِ اللَّيْلَةِ اور حدیث میں ہے: اذا ركع المصلى دون الصف اى قبل وصوله الى الصف اور کبھی بمعنی (عند) جیسے: مَنْ قَتَلَ دُوْنَ مَالِهِ اى عِنْدَ مَالِهِ اور کبھی بمعنی (غیر) جیسے آیت کریمہ: (وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ) میں اور اُمَيَّةُ بن صلت کے اس شعر میں۔

يَا نَفْسُ مَالَكِ دُوْنَ اللّٰهِ مِنْ حَاقٍ وَلَا لَسْعِ بَنَاتِ الدَّهْرِ مِنْ رَاقٍ

﴿اے نفس! اللہ کو چھوڑ کر تیرے لئے کوئی محافظ نہیں اور نہ حوادث دہر کے کاٹے کا کوئی جھاڑنے والا﴾

اور کبھی بمعنی (امام) جیسے آیت کریمہ: (فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا) میں اور دوم یعنی (سُوى) بضم فاو کسرہ دراصل بمعنی مستوی صفت مکان واقع ہوتا ہے جیسے سورۃ طٰہٰ شریف میں: (مَكَانًا سُوًى) پھر یہ صفت بدون اعتبار معنی استوی قائم مقام لفظ (مكان) ہوگئی۔ چونکہ اس کے مفہوم میں (استواء) کا اعتبار نہیں رہا۔ **نظر برآں** (استوا) اور (عدم استوا) کے لحاظ سے اس میں ابہام آگیا تو (سُوى) کو اسی مرتبہ میں باعتبار ابہام (عند) اور (لدى) کے ساتھ مشابہت حاصل ہے اور اسی ابہام کی وجہ سے (عند) اور (لدی) اور اُن کے مشابہات جہاتِ ستہ پر محمول کئے گئے کہ ان کو جہت قرار دیا گیا۔ پھر لفظ (سُوى) جب قائم مقام لفظ (مکان) ہو گیا تو اس کو لفظ (مکان) کی طرح استعمال کیا کہ جیسے وہ معنی بدل کا افادہ کرتا ہے، اس سے بھی معنی بدل کا قصد کیا گیا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے: (اَنْتَ لِيْ مَكَانَ عَمْرٍو وَيَعْنِي بَدَلُ عَمْرٍو) پھر مقام استثنا میں قطع نظر از لفظ مکان بمعنی بدل استعمال ہوا کہ جب (جَاءَ الْقَوْمُ بَدَلَ زَيْدٍ) کہا جائے تو اس سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ زید نہیں آیا، پھر معنی بدل سے بزرگ کے مطلقاً معنی استثنا میں مستعمل ہونے لگا، كما في الرّضي۔

سوال: بیانِ بالا سے ظاہر ہوا کہ (عند) اور (لدی) اور ان کے مشابہ کو جہاتِ ستہ پر محمول کرنے کی وجہ ابہام ہے تو متن میں (لِاِبْهَامِهِمَا) بضمیر تثنیہ فرمانا درست نہیں کہ مرجع تین چیزیں ہیں (عند) (لدی) (مشابہ) اور تین کے لئے ضمیر تثنیہ نہیں لائی جاتی بلکہ ضمیر واحد مؤنث کہ وہ بتاویل (جَمَاعَة) ہوتی ہے اور (جَمَاعَة) واحد مؤنث ہے؟

جواب: (عند) (لدی) بتاویل (مشبّہ بہ) ہیں اور (شبہ) بمعنی (مشبّہ) تو مرجع (مشبہ بہ) اور (مشبہ) ہوئے اور یہ دو ہیں، پس ضمیر تثنیہ لانا درست ہو گیا۔ بعض نسخوں میں بضمیر واحد مونث (لِاِبْهَامِهَا) منقول ہوا جو ظاہر تھا، اس پر کوئی غبار نہیں۔

یہ یاد رہے کہ ابہام وجہ حمل ہے اور یہی وجہ شبہ بھی ہے۔ باقی رہیں مقادیر ممسوحہ جیسے میل وغیرہ ان میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کو مفعول مطلق بتقدیر مضاف قرار دیا جیسے: (سِرْتُ مِيلًا) یعنی (سِرْتُ سَيْرَ مِيلٍ) اور بعض نے جہاتِ ستہ پر محمول کیا، بایں وجہ کہ ان کو جہاتِ ستہ کے ساتھ انتقال میں مشابہت ہے کہ پھر جانے سے خلف قدام ہو جاتا ہے اور قُدام خَلف اور یَمین یَسار اور یَسار یَمین، اسی طرح مقادیر کی ابتدا اور انتہا بدل جاتی ہے کہ اِدھر سے ناپیں تو اُدھر انتہا ہو گی اور اِدھر ابتدا اور اُدھر سے ناپیں تو اِدھر انتہا ہو گی اور اُدھر ابتدا۔ اسی اختلاف کی بنا پر مصنف علیہ الرحمۃ نے اُن کو ذکر نہیں فرمایا کہ ان کا منصوب علی الظرفیہ ہونا متعیّن نہیں۔

۳ قوله: و لفظ مكان الخ. یہ (عند) پر معطوف ہے اور جواب مذکور میں داخل کہ لفظِ مکان امکانِ مبہم کی تفسیر مذکور میں داخل نہ ہونے کے باوجود اس کے لئے بتقدیر (فی) منصوب ہوتا ہے کہ جیسے جہاتِ ستہ کثیر الاستعمال ہیں یہ بھی کثیر الاستعمال ہے تو بوجہ کثرت استعمال اس کو جہاتِ ستہ میں داخل کر کے ان کا حکم یعنی نصب بتقدیر (فی) اس کو دے دیا گیا لیکن ان کا حکم اس وقت دیا جاتا ہے جب کہ اس کے عامل میں معنی استقرار ہوں جیسے: (جَلَسْتُ مَكَانَكَ) کہ جلوس میں معنی استقرار ہیں اور اگر عامل میں معنی استقرار نہیں تو حکم مذکور نہ دیا جائے گا۔ **نظر بر آں** كَتَبْتُ مَكَانَكَ کہنا درست نہ ہو گا کہ کتابت میں معنی استقرار نہیں۔ شیخ رضی نے اس مقام پر ایک ضابطہ بیان کیا جس میں لفظ (مکان) بھی داخل ہے وہ یہ کہ اس ظرف مکانی جس کے اوّل میم زائد ہوا کرتی ہے، اگر ایسے مصدر سے مشتق ہے جس میں معنی استقرار پائے جاتے ہیں تو وہ ایسے فعل اور شبہ فعل سے بھی منصوب ہو گا جو اس مصدر سے مشتق ہوں اور خود اس مصدر سے بھی جیسے جَلَسْتُ مَجْلِسَكَ، اَنَا جَالِسٌ مَجْلِسَكَ، جُلُوْسِي مَجْلِسَكَ يَوْمَ الْجُمْعَةِ، اور اس سے بھی جس سے مکان محدود منصوب ہوتا ہے وہ تین ہیں: دخول، سکون، نزول، اور ان کے مشتقات جیسے دَخَلْتُ مَجْلِسَكَ وغیرہ بلکہ ہر اس فعل سے بھی منصوب ہوتا ہے جس میں معنی استقرار ہوں۔ اسی

قبیل سے یہ آیت کریمہ: (وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ) اور جس میں معنیٰ استقرار نہیں وہ ناصب نہ ہوگا، پس یہ کہنا درست نہیں (شَتَمْتُكَ مَنْزِلَ زَيْدٍ) بلکہ (فِيْ مَنْزِلِ زَيْدٍ) کہیں گے اور اگر اس کے مصدر کے معنیٰ میں استقرار نہیں تو ان تین سے منصوب ہوگا نہ اپنے مصدر سے، نہ اُس کے مشتقات سے جیسے: (مضرب) کہ اس کے مصدر (ضرب) کے معنیٰ میں استقرار نہیں، تو ضَرَبْتُ مَضْرِبَكَ کہنا درست نہ ہوگا، بلکہ (فِيْ مَضْرِبَكَ) کہیں گے اور (دَخَلْتُ مَضْرِبَكَ) کہنا صحیح ہے۔

۴ **قوله: وما بعد دخلت على الاصح.** یہ لفظ مکان پر معطوف ہے، چونکہ اس میں اختلاف تھا۔ **نظر بر آں** مؤخر ذکر فرمایا، اگر لفظ مکان کے ساتھ بایں طور ذکر فرماتے کہ (لفظ مکان و مابعد دخلت على الاصح لكثرته) تو (لفظِ مکان) میں بھی اختلاف مفہوم ہوتا جو خلاف واقع ہے اور جب یہ اُس پر معطوف ہوا تو وجہ حمل میں شرکت ہوگئی کہ جس طرح لفظ مکان بوجہ کثرت استعمال جہات ستہ پر محمول کیا گیا، یہ بھی بوجہ کثرتِ استعمال اُن پر محمول ہے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ بالاتفاق اور یہ بر مذہب اصح۔ تفصیل یہ کہ (دَخَلْتُ) اور (سَكَنْتُ) اور (نَزَلْتُ) کے بعد جو مکان محدود واقع ہو اس میں تین مذہب ہیں:

اوّل: مذہب 'سیبویہ' اور اصحابِ تحقیق کہ وہ بر خلاف قیاس بوجہ کثرت استعمال بنا بر ظرفیت منصوب ہوتا ہے۔ مصنف علیہ الرحمتہ نے اس کو اصح قرار دیا، وجہ یہ کہ افعال مذکورہ لازم ہیں اور اصل یہی تھی کہ (فی) کے ساتھ استعمال کیا جاتا، کیونکہ ظرف مکان محدود ہے، لیکن کثرتِ استعمال کے باعث جہات ستہ پر محمول کر کے بہ تقدیر (فی) استعمال کیا گیا، اس لئے کہ کثرتِ استعمال مقتضی تخفیف ہوتی ہے۔

دوم: مذہب 'فارسی' اور 'ابن مالک' کہ وہ بواسطہ (فی) مفعول بہ ہے، بوجہ کثرتِ استعمال (فی) کو حذف کر دیا گیا۔

سوم: مذہب 'اخفش' کہ وہ مفعول بہ صریح ہے کیونکہ (دخل) کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور کبھی متعدی بواسطہ حرف جر۔ یہ تقریر اس پر مبنی ہے کہ متن میں واقع لفظ (اَلْاَصَحّ) کا موصوف مقدر اَلْمَذْهَبُ ہو اور اس وقت (اَلْاَصَحّ) اسم تفضیل معنیٰ تفضیل میں نہیں، بلکہ بمعنیٰ (اَلصَّحِيْح) ہے کیونکہ بر مذہب اوّل (دَخَلْتُ) لازم ہے اور بر مذہب دوم و سوم متعدی بتعدی اور لازم دونوں متقابل ہیں کہ ایک فعل میں دونوں کا

اجتماع ممتنع اور معنی تفضیل پر رکھنے سے لازم آئے گا کہ (دَخَلْتُ) میں دونوں مجتمع ہو جائیں بایں طور کہ (اَصَحّ) کا مقابل صحیح ہوتا ہے تو مذہب دوم وسوم صحیح ہوئے یعنی (دَخَلْتُ) کا متعدی ہونا صحیح ہوا اور مذہب اوّل اصح ہے یعنی (دَخَلْتُ) کا لازم ہونا اصح ہے اور جو اصح ہوتا ہے وہ صحیح بھی ہوتا ہے مع زیادت تو (دَخَلْتُ) کا لازم اور متعدی ہونا دونوں صحیح ہو گئے اور یہ متقابلین کا اجتماع ہوا جو باطل ہے اور اگر (اَلْاَصَحّ) کا موصوف مقدر (اَلْاِسْتِعْمَالُ) ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ (دَخَلْتُ) بر استعمال اصح جہات ستہ پر محمول ہے اور استعمال اصح اس میں تقدیر (فی) ہے۔ اس صورت میں (اَلْاَصَحّ) بمعنی (الاکثر) ہے اور یہ بھی معنی تفضیل سے مجرد لے کر بمعنی (کثیر) لیا جائے گا کیونکہ 'سیبویہ' سے منقول ہوا کہ (دَخَلْتُ) کا استعمال (فی) کے ساتھ شاذ یعنی نادر ہے اور نادر کا مقابل کثیر ہوتا ہے نہ اکثر اور کبھی (شاذ) بمعنی خلاف قیاس آتا ہے مگر یہاں پر قولِ 'سیبویہ' میں بایں معنی نہیں، کیونکہ (دَخَلْتُ) کا استعمال (فی) کے ساتھ موافق قیاس ہے، نہ خلافِ قیاس۔

یاد رہے کہ (اَلْاِسْتِعْمَالُ) مقدر ماننے کی صورت میں (دَخَلْتُ) کے لازم اور متعدی ہونے سے اصلاً تعرض نہیں لازم ہو یا متعدی، دونوں صورت میں (فی) کے ساتھ استعمال نادر ہے اور بدون (فی) کثیر۔

۵ قوله: و ینصب بعامل الخ. اب مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مفعول فیہ کے دو حکم بیان فرماتے ہیں:

اوّل: یہ کہ کبھی اس کا عامل بدون شرط تفسیر مضمر یعنی مقدر ہوتا ہے جوازاً اور یہ منصوب جیسے کسی نے سوال کیا (متی لَقِیْتَ زَیْدًا) تم نے جواب میں کہا (یَوْمَ الْجُمُعَةِ) تو بقرینہ سوال اس کا عامل (لَقِیْتُ) مقدر ہے۔

دوم: یہ کہ کبھی اس کا عامل بشرط تفسیر مقدر ہوتا ہے وجوباً اور یہ منصوب جیسے: (یَوْمَ الْجُمُعَةِ صُمْتُ فِیْهِ) میں (یَوْمَ الْجُمُعَةِ) مفعول فیہ ہے جس کا عامل (صُمْتُ) بقرینہ تفسیر یعنی (صُمْتُ فِیْه) مقدر کر دیا گیا، تا کہ (مُفَسَّرْ) اور (مُفَسِّرْ) کا اجتماع لازم نہ آئے۔ مفعول فیہ میں بھی وہ چاروں وجوہ جاری ہوتی ہیں جو (مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ عَلٰی شَرِیْطَةِ التَّفْسِیْرِ) میں تھیں یعنی:

(ا) کہیں رفع مختار جیسے: (یَوْمُ الْجُمُعَةِ سِرْتُ فِیْهِ) کہ اس میں (یَوْم) کا نصب جائز اور رفع مختار ہے، کیونکہ اُس میں حذف عامل کی طرف احتیاج ہوتی ہے اور اس میں نہیں۔ اور

(۲) کہیں نصب مختار جیسے: (اَیَوْمَ الْجُمُعَةِ سِرْتُ فِیْهِ) کہ اس میں (یَوْم) کا رفع جائز اور نصب مختار ہے، کیونکہ استفہام کے بعد فعل اکثر واقع ہوتا ہے جو نصب کی صورت میں حاصل کما مرّ اور

(۳) کہیں نصب واجب جیسے: (اِنْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سِرْتَ فِیْهِ سِرْتُ) کہ اس میں (یَوْم) کا رفع جائز نہیں، نصب واجب ہے، کیونکہ (اِنْ) شرطیہ کا فعل پر دخول واجب ہے، خواہ فعل مذکور ہو یا مقدر، رفع کی صورت میں حاصل نہیں۔ اور

(۴) کہیں نصب اور رفع دونوں برابر جیسے: (زَیْدٌ سَافَرَ وَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَافَرْتُ فِیْهِ مَعَهٗ) کہ (یَوْم) کا نصب اور رفع دونوں مختار ہونے میں برابر ہیں، کیونکہ جملہ معطوف علیہ اور جملہ معطوف کا فعلیّت اور اسمیّت میں تناسب دونوں تقدیر پر حاصل ہو جاتا ہے کہ جملہ کبریٰ یعنی زَیْدٌ سَافَرَ پر عطف قرار دیں تو اسمیّت میں کہ اس تقدیر پر (یَوْم) مرفوع ہوگا اور جملہ صغریٰ یعنی (سَافَرَ) پر عطف قرار دیں تو فعلیّت میں کہ اس تقدیر پر (یَوْم) منصوب ہوگا کہ اس کا عامل ناصب فعل بوجہ وجود مفسّر وجوباً محذوف ہے بر تقدیر لبس مفسّر بصفت نصب مختار ہوتا ہے۔ اس کی مثال مفعول فیہ میں یہ ہے: (کُلَّ یَوْمٍ صُمْتُ فِیْهِ فِی الصَّیْفِ) بر تقدیر نصب معنی یہ ہیں کہ موسم گرما میں ہر دن روزہ رکھا اور یہی مقصود متکلم ہے۔ بر تقدیر رفع دو احتمال ہیں: **اوّل**: یہ کہ اسم مذکور یعنی (کُلُّ یَوْمٍ) مبتدا ہو اور مابعد کل کا کل خبر، اب بھی وہی معنی ہیں کہ موسم گرما میں ہر دن روزہ رکھا۔

دوم: یہ کہ مابعد قریب یعنی (صُمْتُ فِیْهِ) صفت (یَوْم) ہو اور مابعد بعید (فِی الصَّیْفِ) خبر مبتدا۔ اب معنی یہ ہوں گے کہ ہر وہ دن میں نے جس میں روزہ رکھا وہ موسم گرما میں تھا۔ یہ معنی فاسد ہیں کہ معنی مقصود مذکور کے دو طرح مخالف **اوّلاً**: بایں طور کہ معنی مقصود میں بلحاظ موسم سرما اور موسم برسات میں عموم تھا کہ ان میں روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں وہ دونوں کو شامل تھے۔ اس میں یہ عموم باطل ہو گیا۔ **ثانیاً**: بایں طور کہ معنی مقصود موسم گرما کے کل ایام کو محیط تھے، اس میں احاطہ نہیں کیونکہ یہ اس وقت بھی صادق ہیں جب کہ صرف موسمِ گرما کے بعض ایام کا روزہ رکھا ہو، فتامل حق التامل۔ ۱۲

ترکیب

قوله: و اِلَّا فَلَا. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) جس میں (اِنْ)

حرف شرط مبنی برسکون (لَا) حرف نفی جس کی منفی (يَكُنْ مُبْهَمًا) محذوف پس (لَا يَكُنْ) نفی فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً فعل ناقص صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ظروف المكان بتاویل مذکور (مُبْهَمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (لَا يَكُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (لَا) نافیہ جس کی منفی (يَقْبَلْ) محذوف (لَا يَقْبَلْ) نفی فعل مضارع مجزوم لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ظروف المكان غیر مبہم (لَا يَقْبَلْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جملہ شرطیہ صغریٰ پر معطوف ہوا محلاً مرفوع۔

قوله: و فسّر المبهم بالجهات السّتّ. (و) حرف استیناف یا اعتراضیہ مبنی بر فتح (فُسِّـرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح (اَلْـمُبْهَـمُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبْهَمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْجِهَاتِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (جِهَـاتِ) جمع مونث سالم مجرور لفظاً موصوف (اَلسِّتِّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (سِتِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت (اَلْـجِهَاتِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (فُسِّـرَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وحمل عليه عند ولدى و شبههما لابها مهما و لفظ مكان لكثرته و مابعد دخلت. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حُمِلَ) فعل ماضی مجہول بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (علىٰ) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمُبْهَمُ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (عِنْدَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لدی) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (شِبْهُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (همـا) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (عِنْدَ) اور (لدی) (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (شِبْهُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اِبْهَـام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مجہول مضاف (همـا) میں (ها) ضمیر

مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر نائب فاعلیّت مبنی بر کسر راجع بسوئے (عِنْدَ) اور (لدی) (م) حرف عماد مبین بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اِبْهَامِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَفظُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَکَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (لَفظُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (کَثْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر معلوم مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر نائب فاعلیّت (کَثْرَةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف (لِاِبْهَامِهِمَا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو دوم (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (دَخَلْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا) (ثبت) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف مرفوع محلاً (عِنْدَ) معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر نائب فاعل (حُمِلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: على الاصحّ. (علیٰ) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلْاَصَحِّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَصَحِّ) غیر منصرف مجرور بکسرہ بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْمَذْهَبُ) (اَلْاَصَحِّ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر (هٰذا) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (هٰذا) میں (ها) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و ینصب بعامل مضمر و علیٰ شریطة التّفسیر.

(و) حرف استیناف مبنی بر فتح (یُنْصَبُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ فِیْهِ (با) حرف جار برائے سببیّت مبنی بر کسر (عَامِلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مُضْمَرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مُضْمَرٍ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (عَامِلٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (علیٰ) حرف جار بمعنی لام برائے تعلیل مبنی بر سکون (شَرِیْطَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلتَّفْسِیْرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (تَفْسِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (شَرِیْطَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو (یُنْصَبُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

المفعول لہٗ

اور اسی سے مفعول لہٗ ہے

ھو ما فعل لاجله فعل مذکور

وہ ایسی چیز کا اسم ہے جس کی بنا پر فعل مذکور کیا گیا

مثل ضربته تادیبًا وقعدت عن الحرب

جیسے ضربته تادیبًا اور قعدت عن الحرب

جبنًا خلافًا[۲] للزّجاج فانه عنده مصدر و

جبنًا زجاج اس کے مخالف ہیں کیونکہ اُن کے نزدیک یہ مفعول لہٗ مصدر ہے اور

شرط[۳] نصبه تقدير اللّام وانما[۴] يجوز حذفها

اس کے منصوب ہونے کی شرط ہے تقدیر لام اور اس لام کا حذف اسی وقت جائز ہے

اذا كان فعلا لفاعل الفعل المعلل به

جب کہ وہ فعل معلل بہ کے فاعل کا فعل ہو

و مقارنا له فی الوجود

اور اس کے ساتھ مقارن ہو وجود میں

[۱] **قوله: المفعول له الخ.** مفعول فیہ کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مفعول لہٗ کا ذکر شروع فرماتے ہیں۔ حسب سابق یہاں پر بھی بقرینہ گذشتہ (ومنه) مقدر ہے جس میں (و) حرف ہے اور (منه) خبر مقدم اور (المفعول لهٗ) مبتدائے مؤخر اور (هو مَافُعِلَ الخ) سے اُس کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ وہ ایسی چیز کا اسم منصوب ہے جس کی بنا پر فعل مذکور کیا گیا (مَا) سے پیشتر لفظ (اسم) بقرینہ سابق یعنی تعریف مفعول مطلق مقدر ہے اور (اسم) سے مراد اسم منصوب کیونکہ زیر بحث منصوبات ہیں اور (لِاَجْلِـهٖ) میں (لام) برائے سببیّت جس کا مدخول کسی چیز کے لئے سبب وعلّت ہوتا ہے، کبھی علّت ذہنی جو معلول پر باعتبار تصور مقدم ہو، اور باعتبار وجود مؤخر۔ اسی اعتبار سے فعل پر مترتّب ہوتی ہے اس کو علّت غائیہ کہتے ہیں جیسے: (ضَرَبْتُهٗ تَادِيْبًا) میں تادیب جو ضرب پر مترتّب ہے اور کبھی علّت خارجی جو معلول پر باعتبار وجود مقدم اس کو علّت باعثہ کہتے ہیں جیسے: (قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا) میں (جُبْنٌ) جو باعتبار

وجود قعود پر مقدم ہے اور (اَجْل) بسکون جیم بمعنی سبب ہے اس کا اضافہ یہ بتانے کے لئے کہ (لام) یہاں پر سببیت کے لئے ہے کسی اور معنی میں مستعمل نہیں۔ حاصل یہ کہ مفعول لہٗ فعل پر حامل ہوتا ہے علتِ غائیہ اپنے تصور کے اعتبار سے اور علت باعثہ اپنے وجود کے اعتبار سے۔

سوال: تادیب کو ضرب پر مترتّب کہنا درست نہیں، کیونکہ ضرب و تادیب متحد بالذات ہیں وجوداً دو چیز نہیں کہ متکلم سے ایک ہی فعل (ضَرْب) تو صادر ہوا ہے، پھر ایک ہی چیز کو (مترتّب) اور (مترتّب علیہ) کہنا کس طرح درست ہوگا؟

جواب: بے شک (ضَـرْب) ایک فعل ہے مگر اس میں دو اعتبار ہیں اس حیثیت سے کہ (مُـولِـم) ہے (ضَـرْب) کہلاتا ہے اور اس حیثیت سے کہ موجب تادّب ہے اس کو (تادیب) کہتے ہیں تو یہ ایک فعل اوّل اعتبار سے (مترتّب علیہ) ہے اور ثانی اعتبار سے (مترتّب)

سوال: اوپر بیان ہو چکا کہ مفعول لہٗ فعل پر حامل ہوتا ہے اور شک نہیں کہ ضرب پر حامل مضروب کا تادّب ہے نہ ایجاب تادّب تو فرق اعتباری بے سود ٹھہرا اور (تادیب) کا مفعول لہٗ ہونا درست نہ ہوا۔

جواب: یہ بات صحیح ہے لیکن (تادیب) بذاتِ خود مترتّب نہیں بلکہ اپنے (مُـوجَـب) یعنی (تادّب) کے اعتبار سے مترتّب ہے۔ **نظر برآں** اس کو علت غائیہ کہنا صحیح اور مفعول لہٗ قرار دینا درست ہوگیا، عنقریب آتا ہے کہ نحات کے نزدیک مفعول لہٗ کے منصوب ہونے کی شرط ہے کہ اس کا اور فعل کا فاعل ایک ہو اور فعل کے ساتھ زمانہ میں متقارن چونکہ یہ شرط (تادیب) میں پائی جاتی ہے کہ مثال مذکور میں دونوں کا فاعل متکلم ہے اور وجود میں مقارنت بھی حاصل کہ زمانہ (ضَـرْب) اور زمانہ (تادیب) متحد ہیں۔ **نظر برآں** اس کا منصوب ہونا بھی درست ہوگیا بخلاف (تـــادّب) کہ اس کا نہ فاعل میں اتحاد کہ اس کا فاعل مضروب اور (ضَـرْب) کا فاعل متکلم نہ زمانہ میں مقارنت کہ اس کا زمانہ متاخر ہے اور (ضـــرب) کا زمانہ متقدم۔ لہٰذا نصب کے ساتھ (ضَرَبْتُهٗ تَادُّبًا) کہنا درست نہ ہوگا بلکہ (ضَرَبْتُهُ التَّادُّبْ) کہیں گے۔

سوال: تعریف میں واقع (فعل) سے مراد فعل لغوی یعنی (حدث) ہے جو معنی مصدری ہیں یا فعل اصطلاحی؟

جواب: فعل لغوی مراد ہے کیونکہ مفعول لہٗ فعل لغوی کی علت ہوتا ہے اور اس پر حامل، چنانچہ مثالِ مذکور میں (تادّب) فعل اصطلاحی (ضَرَبْتُ) پر حامل نہیں، بلکہ فعل لغوی (ضَرْب) پر حامل ہے۔

سوال: فعل لغوی مراد لینے سے تعریف جامع نہ رہے گی کیونکہ مفعول لہٗ یعنی (تادّب) جس فعل لغوی پر حامل ہے وہ اس مثال میں مذکور نہیں، مثال میں تو فعل اصطلاحی یعنی (ضَرَبْتُ) مذکور ہے، پس (تادّب) پر تعریف مذکور صادق نہ آئی اور وہ مفعول لہٗ ہونے سے نکل گیا، حالانکہ مفعول لہٗ ہے؟

جواب: (مذکور) میں تعمیم ہے خواہ تضمناً مذکور ہو جیسے یہی مثال کہ فعل لغوی (ضَرْب) فعل اصطلاحی (ضَرَبْتُ) کے ضمن میں مذکور ہے، اس لئے کہ فعل لغوی فعل اصطلاحی کے مفہوم کا جزو ہوتا ہے اور مثال مذکور میں (کُل) یعنی فعل اصطلاحی مذکور ہے تو اس کا جزو یعنی فعل لغوی تضمناً مذکور ہو گیا اور تعریف مذکور جامع رہی خواہ مطابقۃً مذکور جیسے: ضَرْبِي زَيْدًا لِلتَّأَدُّبِ صَارَ مَشْهُوْرًا۔

سوال: اب بھی تعریف جامع نہیں کہ اس سے وہ مفعول لہٗ نکل گیا جس کا فعل مذکور نہ ہو جیسے سوال لِمَا ضَرَبْتَ زَيْدًا کے جواب میں کہا (تَادِيْبًا) کہ اس کا فعل مذکور نہیں؟

جواب: (مذکور) میں یہ تعمیم بھی ہے کہ حقیقۃً ہو یا حکماً، مثال مذکور میں (حقیقۃً) نہیں، (حکمًا) ہے کیونکہ بقرینہ سوال فعل ضَرَبْتُهٗ مقدر ہے اور مقدر حکم میں مذکور کے ہوتا ہے، اس (مذکور) کی قید سے (كَرِهْتُ التَّادِيْبَ) میں واقع (اَلتَّادِيْبَ) مفعول لہٗ ہونے سے نکل گیا کہ اس کی بنا پر جو فعل کیا گیا تھا، وہ مذکور نہیں، نہ حقیقۃً، نہ حکماً۔

سوال: یہ کہنا کہ وہ فعل مذکور نہیں نادرست ہے کیونکہ اس ترکیب میں مذکور نہیں تو دوسری ترکیب میں تو مذکور ہے جیسے: (ضَرَبْتُ زَيْدًا) میں (ضَرْب) مذکور ہے۔

جواب: فعل کے مذکور ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ مذکور ہو اور (ضَرْب) مثال مذکور میں (اَلتَّادِيْبُ) کے ساتھ مذکور نہیں۔

سوال: فعل اس کے ساتھ بھی مذکور ہے جیسے اس ترکیب میں: (ضَرَبْتُ زَيْدًا تَادِيْبًا)؟

جواب: اَوَّلًا: یہ کہ فعل کی معیت فی الذکر تسلیم نہیں کیونکہ فعل جس کے ساتھ مذکور ہے یعنی (تَادِيْبًا) وہ نکرہ ہے اور (اَلتَّادِيْبُ) معرفہ اور نکرہ غیر معرفہ ہوتا ہے تو نکرہ کے ساتھ مذکور ہونا معرفہ کے ساتھ مذکور ہونا نہ ہوا۔ پس (اَلتَّادِيْبُ) پر تعریف صادق نہ آئی۔ ثانیًا: یہ کہ اگر معیت فی الذکر تسلیم کر لی جائے تو ہم کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ فعل کی معیت فی الذکر اسی ترکیب میں ہو جس میں مفعول لہٗ واقع ہے اور ظاہر ہے کہ جس ترکیب

میں (اَلتَّادِیْبُ) واقع ہے اُس میں فعل (ضَرَبَ) مذکور نہیں، پس (اَلتَّادِیْبُ) پر تعریف صادق نہ آئی۔

سوال: نہیں نہیں، تعریف صادق آتی ہے جیسے: (کَرِهْتُ التَّادِیْبَ الَّذِیْ ضَرَبْتَ لِاَجْلِهٖ) اس (اَلتَّادِیْبُ) پر تعریف صادق ہے کہ اُس کی بنا پر جو فعل کیا گیا تھا یعنی (ضَرَبَ) وہ اسی ترکیب میں مذکور ہے، حالانکہ یہ (اَلتَّادِیْبُ) مفعول لہٗ نہیں، پس تعریف دخولِ غیر سے مانع نہیں رہی؟

جواب: فعل کو اُس کے ساتھ ذکر کرنے سے مراد یہ ہے کہ فعل یعنی فعل پر دلالت کرنے والا اس میں عامل ہو۔ ترکیب مذکور میں (اَلتَّادِیْبُ) کے ساتھ اس کا فعل یعنی (ضَرَبَ) یقیناً (ضَرَبْتَ) کے ضمن میں مذکور ہے مگر اس پر دلالت کرنے والا یعنی (ضَرَبْتَ) اس میں عامل نہیں۔ پس ترکیب مذکور میں واقع (اَلتَّادِیْبُ) مفعول لہٗ ہونے سے نکل گیا اور تعریف دخولِ غیر سے مانع ہوگئی۔

سوال: اب تعریف جامع نہ رہی کہ (ضَرَبْتُ زَیْدًا لِلتَّادِیْبِ) میں (اَلتَّادِیْب) مفعول لہٗ ہونے سے نکل گیا، کیونکہ اس کے فعل پر دلالت کرنے والا یعنی (ضَرَبْتُ) اس میں عامل نہیں، اس میں عامل تو حرفِ جار (لام) ہے، حالانکہ وہ مفعول لہٗ ہے؟

جواب: ہرگز نہیں نکلا، کیونکہ حرفِ جار کا عمل (ضَرَبْتُ) کے عامل ہونے کے لئے مانع نہیں، وجہ یہ کہ دونوں کا عمل مختلف ہے، حرفِ جار کا عمل (جَرّ) لفظاً ہے اور (ضَرَبْتُ) کا نصب محلاً کمافی حاشیۃ مولانا 'عبدالغفور' علیہ رحمۃ اللہ الشکور۔ تعریف میں لفظ (اسم) مقدر جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور مابعد فصل جس سے باقی ماندہ منصوبات نکل گئے۔

۲ قوله: خلافًا للزّجاج الخ. جمہور نحات کے نزدیک منصوب مفعول لہٗ ہے جیسے مذکورہ دو مثالوں میں (تَادِیْبًا) اور (جُبْنًا) مجرور باللام وغیرہ کو وہ مفعول لہٗ نہیں کہتے بخلاف مصنف علیہ الرحمۃ کہ وہ دونوں کو مفعول لہٗ قرار دیتے ہیں۔ تعریف مذکور دونوں کو شامل ہے، اوّل کو شمول ظاہر ہے کہ وہ لفظاً منصوب ہے اور ثانی کو اس لئے کہ وہ محلاً منصوب ہوتا ہے **کَمَا مَرَّ آنفًا** تو دونوں کو منصوبات میں شمار کرنا صحیح ہوا۔ امام 'زجاج' علیہ الرحمۃ کا خلاف اوّل میں ہے کہ وہ اُس کو مفعولِ مطلق قرار دیتے ہیں ثانی میں نہیں کہ مصنف علیہ الرحمۃ کی طرح ان کے نزدیک بھی وہ مفعول لہٗ ہے **کما فی حاشیۃ العصام وغیرھا۔**

نظر بر آں عبارت متن میں واقع (فَاِنَّهٗ) کی ضمیر منصوب کا مرجع مفعول لہٗ ہے مگر مطلقاً نہیں بلکہ وہ مفعول

لہٗ جو مثالوں میں مذکور ہوا۔ اسی واسطے امام 'زجاج' کی مخالفت کو دونوں مثالوں کے بعد بیان فرمایا اور امام 'جرمی' علیہ الرحمتہ مفعول لہٗ منصوب کو حال قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک (ضَرَبْتُ زَیْدًا تَادِیْبًا) بمعنی (ضَرَبْتُ زَیْدًا مُؤَدِّبًا) ہے اور قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا بمعنی قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جَبَانًا کہ اوّل میں مصدر بتاویل اسم فاعل ہے اور دوم میں بتاویل صفت مشبہ اور امام 'زجاج' علیہ الرحمتہ کے نزدیک (تَادِیْبًا) اور (جُبْنًا) بتقدیر مضاف مفعول مطلق ہیں کہ اصل میں عبارت یوں تھی: ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرْبَ تَادِیْبٍ اور قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ قُعُوْدَ جُبْنٍ دونوں مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا۔ یہ دونوں قول ضعیف ہیں اس لئے کہ اہل عرب کے نزدیک مفعول لہٗ منصوب سے علیّت مفہوم ہوتی ہے اور وہ علیّت ہی کے لئے استعمال کرتے ہیں اور ان دونوں حضرات کے مسلک پر علیّت مفہوم نہیں ہوتی تو ان کا مسلک اہل عرب کے مخالف ہوا، اسی واسطے ضعیف ہے اور امام 'جرمی' علیہ الرحمتہ کے مسلک کی تضعیف یوں بھی ہوتی ہے کہ اگر مفعول لہٗ حال ہوتا تو اس کی تنکیر واجب تھی کہ حال معرفہ نہیں ہوتا حالانکہ مفعول لہٗ منصوب معرفہ ہوتا ہے جیسے آیت کریمہ: یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ) میں (حَذَرَ) مفعول لہٗ ہے اور بوجہ اضافت بسوئے معرّف باللّام معرفہ۔

امام 'زجاج' کا اسم گرامی (ابراہیم) ابن محمد ابن سری ابن سہل ہے اور کنیت 'ابواسحٰق'، بروز جمعہ ۱۹ر جمادی الاخریٰ ۳۱۰ھ یا ۳۱۶ھ میں بمقام بغداد شریف وفات پائی۔ عمر شریف اسّی سال سے زیادہ ہوگئی تھی۔ ایک مرتبہ کسی سواری پر یہ ایسے مقام سے گذرے، جہاں لڑکے گلّی ڈنڈا کھیل رہے تھے۔ کسی شریر لڑکے نے اُن پر پانی ڈال دیا تو آپ نے اپنی چادر سے پانی جھاڑتے ہوئے یہ شعر فرمایا۔

اذا قُلَّ مَاءُ الْوَجْهِ قَلَّ حَیَائُه ۔۔۔ وَلَا خَیْرَ فِیْ وَجْهٍ اِذَا قَلَّ مَائُه

(مَاءُ الْوَجْه) بمعنی رونق چہرہ، (زجّاج) بمعنی شیشہ گران کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ پہلے یہ شیشہ گری فرماتے تھے، پھر اس کو ترک کر کے تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوگئے اور علم عربیت میں اتنا کمال حاصل کیا کہ اکابر اہل عربیّت سے شمار کئے جاتے ہیں۔ مذہبًا آپ حنبلی تھے اور آپ کی آخری دُعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر اٹھائے۔

امام 'جرمی' علیہ الرحمتہ کی کنیت (ابوعمرو) ہے اور اسم گرامی (صالح بن اسحٰق) ان کو (جرمی) اس لئے کہا

گیا کہ (جرم بن ربّان) کی طرف منسوب ہیں۔ یہ ان کے مولیٰ تھے فقیہ، عالم نحو، عالم لغت ہیں، دیندار، پرہیزگار، صحیح الاعتقاد ۲۲۵ھ میں بزمانہ خلیفہ معتصم باللہ انتقال فرمایا۔ ایک مرتبہ امام 'اصمعی' سے گفتگو ہوگئی۔ آپ نے سوال کیا کہ (مُختَار) کی تصغیر کیا ہے۔ انھوں نے جواب میں کہا کہ (مُخَیتِیر) آپ نے فرمایا، غلط (مُخَیتَار) ہے۔ (نبَّاج) رفیع الصوت کو کہتے ہیں، آپ بلند آواز سے کلام فرماتے تھے، اس لئے آپ کا لقب (نبَّاج) پڑ گیا۔

۳؎ **قوله: و شرط نصبه الخ.** مفعول لہ کی تعریف اور امام 'زجاج' علیہ الرحمتہ کا اختلاف بیان کرنے کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمتہ مفعول لہ کے منصوب ہونے کی شرط ذکر فرماتے ہیں کہ وہ (**تقدیر لام**) ہے اس لئے کہ اگر (لام) ظاہر کیا جائے تو مفعول لہ مجرور ہوگا نہ منصوب۔

سوال: مجرور ہونا منصوب ہونے کے منافی نہیں۔ دونوں کا اجتماع ہوتا ہے جیسے: (ضَرَبْتُ زَيْدًا لِلتَّادِيْبِ) میں کہا تھا کہ (اَلتَّادِيْبِ) لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہے۔

جواب: مراد یہ ہے کہ بدون جر منصوب ہونے کی شرط (**تقدیر لام**) ہے کیونکہ اگر (لام) ظاہر ہو تو جر کے ساتھ نصب متحقق ہوگا نہ بدون جر۔

سوال: جب (لام) کی طرح (مِـــنْ) برائے تعلیل بھی مفعول لہ پر داخل ہوتا ہے جیسے آیت کریمہ میں: (خَاشِعاً مُتَصَدِّعاً مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ) اور (با) برائے تعلیل بھی جیسے اس آیت کریمہ میں: (فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا) اور (فی) برائے تعلیل بھی جیسے اس حدیث پاک میں: اِنَّ اِمْرَأَةً دَخَلَتِ النَّارَ فِي هِرَّةٍ، پھر (لام) کی تخصیص کیوں کی گئی؟

جواب: (لام) کی تخصیص اس لئے کی گئی کہ وہ افعال کی تعلیل میں غالب ہے اور ذہن کا انتقال غالب کی طرف ہوا کرتا ہے تو بصورتِ تقدیر مذکورات ذہن کا انتقال بوجہ غلبہ **لام** ہی کی طرف ہوگا۔ پس ان کی تقدیر بے فائدہ ہوئی۔

سوال: حدیث مذکور میں (اِمْرَأة) نکرہ محضہ ہے اور (اِنَّ) کا اسم نکرہ محضہ نہیں ہوتا، بلکہ معرفہ یا نکرہ مخصصہ تو اس کی توجیہہ کیا ہوگی؟

جواب: توجیہ یہ ہے کہ یہ (اِنْ) مخففہ ہے مثقلہ نہیں۔ اس کا اسم ضمیر شان محذوف ہے اور وہ معرفہ اور

(اِمْرَأَةٌ) مبتدا اور (دَخَلَتْ الخ) خبر ہے اور یہ جملہ اسمیہ خبر (اِنَّ) کما فی محرم آفندی۔

سوال: اب مبتدا یعنی (اِمْرَأَةٌ) کا نکرہ محضہ ہونا لازم آیا؟

جواب: ہم مبتدا کی بحث میں تحقیق کر آئے کہ مبتدا کا نکرہ محضہ ہونا نہ صرف جائز بلکہ کلام عرب میں واقع ہے اور جب مبتدا کا نکرہ محضہ ہونا جائز تو اسم (اِنَّ) کا بھی خواہ وہ مخففہ ہو یا مثقلہ کیونکہ وجہ جواز حصول فائدہ ہے اور وہ دونوں میں مشترک بلکہ مخففہ کا عمل نکرہ محضہ میں واقع ہے جیسے اس آیت کریمہ میں: (اِنْ کُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ) بلکہ ایک قرارت میں (اِنَّ) مثقلہ ہے اور دونوں سبعی ہیں تو اس آیت کریمہ سے مخففہ اور مثقلہ دونوں کے اسم کے لئے نکرہ محضہ ہونے کا جواز ثابت ہوا۔ پس علامہ 'محرم آفندی' علیہ الرحمۃ کی نظر میں (اِنْ) کی تخفیف اور (اِمْرَأَةٌ) کا رفع اگر روایۃً ثابت ہے تو خیر، ورنہ سوال مذکور کے جواب کے لئے اس توجیہ کی ضرورت نہیں اور حدیث مذکور میں (اِنَّ) مثقلہ پڑھا جائے گا اور (اِمْرَأَةً) منصوب۔ البتہ اندازِ بیان سے یہی مستفاد ہوتا ہے کہ ان کی نظر میں کوئی ایسی روایت ہے مگر ہماری کوتاہ نظر میں ایسی روایت نہیں آئی۔ ''بخاری شریف'' اور ''مسلم شریف'' میں (اِنْ) ہی نہیں، نہ مخففہ نہ مثقلہ بلکہ اوّل میں (دَخَلَتْ اِمْرَأَةٌ) ہے اور دوم میں (عُذِّبَتْ اِمْرَأَةٌ) **سوالِ باسولی** میں سوالِ مذکور کا یہ جواب دیا کہ (اِمْرَأَةٌ) علم ہے۔ یہ جواب قابل قبول نہیں، جب تک کہ سند نہ ہو، حالانکہ شراح حدیث اس عورت کے نام سے لاعلمی ظاہر فرماتے ہیں۔ چنانچہ ''فتح الباری'' جلد: ششم ص: ۲۵۴، میں ہے: لَمْ اَقِفْ عَلٰی اِسْمِهَا اور ''عمدۃ القاریِ'' جلد: ہفتم ص: ۳۰۱' میں ہے: (لَمْ یُدْرِ اِسْمِهَا) اور ''قسطلانی'' جلد: چہارم ص: ۱۹۵' میں ہے: لَمْ تُسَمَّ لٰكِنْ فِي مُسْلِمٍ اَنَّهَا اِمْرَأَةٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِیْلَ پس حدیث میں مذکور لفظ (اِمْرَأَةٌ) اگر علم ہوتا تو علامہ 'عسقلانی' یہ نہ فرماتے کہ میں اس عورت کے نام پر واقف نہ ہوا، اور علامہ 'عینی' یہ نہ فرماتے کہ اس کا نام معلوم نہ ہوا، اور علامہ 'قسطلانی' یہ نہ فرماتے کہ اس کا نام ذکر نہیں کیا گیا، لیکن ''مسلم شریف'' میں اتنا ہے کہ یہ عورت بنی اسرائیل سے تھی۔ اس میں بھی اقوال مختلف ہیں کہ یہ عورت مومنہ تھی یا کافرہ۔ چنانچہ علامہ 'عینی' علیہ الرحمۃ 'عمدۃ القاری'' جلد: ہفتم، ص: ۳۰۱' میں فرماتے ہیں کہ حافظ 'ابو نعیم' نے ''تاریخ اصفہان'' میں اور 'بیہقی' نے بعث و نشور میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ وہ عورت کافرہ تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴ **قوله: و انما یجوز حذفها.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ تقدیر لام کے

شرائط بیان فرماتے ہیں۔

سوال: متن میں اختصار مطلوب ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** مصنف علیہ الرحمۃ کو چاہئے تھا کہ صرف (اِنَّمَا یَجُوْزُ) فرماتے (یَجُوْزُ) میں پوشیدہ ضمیر (ھو) تقدیر اللام کی طرف راجع ہوتی (حَذْفُھَا) ذکر نہ فرماتے کہ اس سے اختصار فوت ہو جاتا ہے؟

جواب: تقدیر لام کے معنی ہیں لام کو عبارت سے حذف کر دینا اور نیت میں باقی رکھنا۔ اصل محتاج شرط نہیں ہوتی خلاف اصل محتاج شرط ہوتا ہے چونکہ نیت میں باقی رکھنا اصل ہے۔ لہٰذا وہ محتاج شرط نہیں اور حذف خلاف اصل ہے۔ **نظر بر آں** وہ محتاج شرط ہوا اور مذکورہ شرائط اسی کے لئے ہیں۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے (حَذْفُھَا) ذکر فرمایا اور ضمیر کے ارجاع پر اکتفا نہ کیا، ورنہ یہ مفہوم ہوتا کہ معنی تقدیر **لام** کے ہر دو جزو ان شرائط کے ساتھ مشروط ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں اور (یَجُوْزُ) فرمانے سے مفہوم ہوا کہ شرائط مذکورہ کے پائے جانے پر حذف لام جائز ہے، واجب نہیں تو ذکر بھی جائز ہوا۔ البتہ **لام** کا حذف بدون شرائط مذکورہ جائز نہ ہوگا۔ وہ شرائط تین ہیں ان میں سے دو اس قول میں مذکور ہوئیں۔ **اِذَا کَانَ فِعْلاً لِفَاعِلِ الْفِعْلِ الْمُعَلَّلِ بِہٖ** یعنی اوّل یہ کہ مفعول لہٗ فعل یعنی (حدث) ہو، پس اگر حدث نہیں بلکہ (عین) ہے تو **لام** کا حذف جائز نہ ہوگا جیسے: (جِئْتُكَ لِلسَّمَنِ) میں چونکہ (سمن) مفعول لہٗ عین ہے۔ **نظر بر آں** لام حذف کر کے (سمنًا) کہنا درست نہیں۔

دوم: یہ کہ مفعول لہٗ فعل معلّل بہ کے فاعل کا فعل ہو یعنی دونوں کا فاعل ایک۔ پس اگر اس کا فعل نہیں بلکہ غیر کا ہے تو **لام** کا حذف جائز نہ ہوگا جیسے: (جِئْتُكَ لِمَجِیْئِكَ اِیَّایَ) میں (مَجِیْئٌ) مفعول لہٗ حدث تو ہے لیکن فعل معلّل بہ یعنی مَجِیٌٔ متکلم جو (جئیت) میں مذکور ہے۔ اس کے فاعل یعنی متکلم کا فعل نہیں بلکہ مخاطب کا فعل ہے۔ پس دونوں کا فاعل ایک نہ ہوا کہ اوّل (مَجِیْ) کا فاعل متکلم ہے اور دوم کا فاعل مخاطب تو اس سے **لام** کا حذف جائز نہیں۔

سوم: یہ کہ مفعول لہٗ کا زمانۂ وجود فعل معلّل بہ کے زمانۂ وجود سے مقارن ہو۔ اس کی تین صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ دونوں کا زمانۂ وجود ایک ہو جیسے: (ضَرَبْتُ تَادِیْبًا) میں (تَادِیْبُ) اور (ضَرْبُ) کا زمانہ ایک ہے۔ چونکہ دونوں ایک ہیں صرف اعتباری تغایر ہے **کَمَا مَرَّ**۔

دوم: یہ کہ ایک کا زمانہ وجود دوسرے کے زمانہ وجود کا بعض ہو جیسے: (**قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا**) میں فعل معلّل بہ یعنی (**قُعُودُ عَنِ الْحَرْبْ**) کا زمانہ وجود مفعول لہٗ یعنی (**جُبْنًا**) کے زمانہ وجود کا بعض ہے کہ (**جُبْن**) پہلے سے موجود ہے اس کے بعض زمانے میں **قعود** واقع ہوا۔ یہ مثال ایسی ہے جس میں مفعول لہٗ کا زمانہ وجود کل ہے اور فعل کا زمانہ وجود اس کا بعض اور ایسی مثال جس میں فعل کا زمانہ وجود کل ہو اور مفعول لہٗ کا زمانہ وجود اُس کا بعض یہ ہے: (**شُهُوْتُ الْحَرْبِ اِيْقَاعًا لِلصُّلْحِ**) کہ زمانہ شہود میں صلح کا ایقاع ہوا تو زمانہ شہود کل تھا اور زمانہ ایقاع اس کا بعض،

سوم: یہ کہ فعل کا زمانہ اوّل مفعول لہٗ کا زمانہ آخر ہو جیسے: (**حَبِسْتُكَ خَوْفًا مِنْ فَرَارِكَ**) کہ خوف فرار بروقت وجود حبس ختم ہوتا ہے تو خوف زمانہ آخر حبس کا زمانہ اوّل ہوا۔

یاد رہے کہ مقارنت کی مذکورہ بالا تینوں صورتوں میں مفعول لہٗ اور فعل معلّل بہ کے زمانے میں **کلًّا** اتحاد ہے یا بعضاً، اوّل صورت میں **کلًّا** ہے اور باقی ماندہ دو صورتوں میں بعضاً۔ پس اگر یہ مقارنت نہ پائی جائے تو حذفِ لام جائز نہ ہوگا جیسے: (**اَعْطَيْتُكَ الْيَوْمَ دِرْهَمًا لِوَعْدِيْ بِذٰلِكَ اَمْسِ**) کہ اس میں (**وعد**) مفعول لہٗ ہے جس کا زمانہ کل گذشتہ تھا اور (**اِعْطَاءْ**) فعل معلّل بہ ہے، جس کا زمانہ **یوم موجودہ** دونوں میں مقارنت مذکورہ مفقود۔ اسی واسطے حذف لام جائز نہیں، ذکر واجب ہے، حذف لام کے لئے ان تینوں شرائط کا اعتبار اس لئے کیا گیا کہ ان شرائط کی موجودگی میں مفعول لہٗ مفعول مطلق کے مشابہ ہو جاتا ہے کہ اُس میں بھی یہ تینوں باتیں پائی جاتی ہیں، کیونکہ وہ بھی حدث ہوتا ہے نہ عین، وہ بھی فعل مذکور کے فاعل کا فعل ہوتا ہے نہ غیر کا، اس کا زمانہ بھی فعل مذکور کے زمانہ کے ساتھ متحد ہوتا ہے نہ غیر متحد۔ اسی مشابہت کی بناء پر مفعول لہٗ کو مفعول مطلق کا حکم دینا جائز ہوا کہ جس طرح فعل کا تعلق مفعول مطلق کے ساتھ بلا واسطہ ہوتا ہے، مفعول لہٗ کے ساتھ بھی بلا واسطہ یعنی بحذفِ لام جائز قرار دیا گیا۔

سوال: مفعول مطلق کے ساتھ فعل کا تعلق ہمیشہ بلا واسطہ ہوتا ہے تو اس مشابہت کی بناء پر مفعول لہٗ کے ساتھ بھی ہمیشہ بلا واسطہ ہونا چاہئے، تو حذفِ لام جائز نہ ہوگا بلکہ واجب اور ذکر نا جائز؟

جواب: باعتبار شرط سوم مشابہت میں قدرے نقصان ہے وہ یہ کہ مفعول مطلق کے زمانہ کا اتحاد فعل مذکور کے زمانے کے ساتھ ہمیشہ **کُلًّا** ہوتا ہے بخلاف مفعول لہٗ کہ اس کا کبھی **کلًّا** اور کبھی **بعضاً** **کَمَا مَرَّ**۔ اسی نقصان کی بناء پر بلا واسطہ تعلق کی ہمیشگی فوت ہوگئی اور حذف لام جائز ہوا نہ واجب، **هٰذَا مَا يَخْطُرُ بِالْبَالِ وَاللّٰهُ**

تعالیٰ اعلم بحقیقۃِ الحال۔۱۲

ترکیب

قولہ: المفعول لہ. (اَلْمَفْعُوْلُ) میں (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول مبنی بر سکون (مَفْعُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مصدر یعنی (فِعْل) (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے **الف لام**، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مَفْعُوْلُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدائے مؤخر جس سے پیشتر (وَمِنْھَا) مقدر جس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلْمَنْصُوْبَاتْ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ھو ما فُعِلَ لا جلہ فعل مذکور. (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ لَہٗ (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (فُعِلَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَجَلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَا) (اَجَلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (فِعْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (مَذْکُوْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مَذْکُوْرٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (فِعْلٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل (فُعِلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل ضربته تادیباً وقعدت عن الحرب جبنًا.

(مِثْل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْل) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ لَہٗ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا. میں (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب معہود (تَادِیْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول لہٗ (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا. میں (قَعَدْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (عَنِ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلْحَرْبِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (حَرْب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (جُبْنًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول لہٗ (قَعَدْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: خلافًا للزجاج. (خِلَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق تاکیدی جس کا فعل (خَالَفَ) محذوف (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مبہم (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ل) حرف جار برائے تبیین مبنی بر کسر (اَلزُّجَاجِ) میں (ال) زائد مبنی بر سکون (زُجَاجِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا (ثَابِتَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر (اِرَادَتِیْ) (ثَابِتَۃٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، (اِرَادَتِیْ) میں (اِرَادَۃِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت

مناسبت (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (اِرَادَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فانہ عندہ مصدر. (فا) برائے تعلیل مبنی بر فتح (اِنَّ) حرف مشبّہ بفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ لَهٗ (عِنْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلزُّجَاجُ (عِنْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ نسبت کا جو اسم وخبر کے درمیان ہے (مَصْدَرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، (اِنَّ) اپنے اسم وخبر اور نسبت کے مفعول فیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معلّلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: و شرط نصبہٖ تقدیر اللام. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (نَصْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیّت راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ لَهٗ (نَصْبِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (تَقْدِيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَللَّام) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (لَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعولیّت مضاف الیہ (تَقْدِيْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وانما یجوز حذفھا اذا کان فعلاً لفاعل الفعل المعلل بہ و مقارنالہ فی الوجود. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اِنَّ) حرف مشبّہ بفعل مبنی بر فتح ملغٰی عن العمل (مَا) کافہ مبنی بر سکون (يَجُوْزُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (حَذْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیّت راجع بسوئے اَللَّام، (اِذَا) اسم ظرف مبنی بر سکون منصوب محلاً مضاف (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ لَهٗ (فِعْلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (فَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْفِعْلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف

(اَلمُعَلَّلِ) میں (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول مبنی بر سکون (مُعَلَّلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمَفْعُوْلُ لَهٗ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُعَلَّلِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت (اَلْفِعْل) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (فَاعِلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت (فِعْلًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مُقَارِنًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کَانَ (ل) حرف جار برائے تقویت مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْفِعْلِ الْمُعَلَّلِ بِهٖ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اول (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْوُجُوْدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (وُجُوْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم (مُقَارِنًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر معطوف (فِعْلًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (حَذْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر فاعل (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

المفعول[1] معه

اور اس سے مفعول معہ ہے

هو[2] مذكور بعد الواو لمصاحبة

وہ ایسا اسم ہے جو ذکر کیا جائے (واو) بمعنی (مع) کے بعد تا کہ معلوم ہو کہ وہ معمول فعل کے ساتھ مصاحب ہے

معمول فعل لفظًا او معنیً فان[٣]

فعل خواہ لفظی ہو یا معنوی، پس اگر

كان الفعل لفظًا و جاز العطف فالوجهان

فعل لفظی ہو اور عطف جائز کہ نہ واجب، نہ ممتنع، تو دونوں وجہ جائز

مثل جئت انا وزيدٌ و زيدًا و الّا تعيّن

جیسے جئتُ انا و زیدٌ اور جئتُ انا و زیدًا ورنہ نصب متعیّن ہوگا

النّصب مثل جئت و زيدًا و ان[٤] كان معنىً

جیسے جئت و زیدا اور اگر فعل معنوی ہو

و جاز العطف تعيّن العطف مثل مالزيد و

اور عطف جائز کہ ممتنع نہیں تو عطف متعیّن ہوگا جیسے مالزید و

عمرٍو والّا تعيّن النّصب مثل مالك وزيدًا

عمرو ورنہ نصب متعیّن ہوگا جیسے مالك و زیدًا

وما شانك و عمرًا لان[٥] المعنى ماتصنع

وما شانك و عمرًا ان تینوں مثالوں میں فعل معنوی اس لئے ہے کہ ان کے معنی (ماتصنع) ہیں

۱ **قوله: المفعول معه.** مصنف علیہ الرحمۃ مفعول لہ کے بیان سے فارغ ہوکر مفعول معہ کا بیان شروع فرماتے ہیں، یہاں پر بھی بقرینہ سابق (ومنه) مقدر ہے جس میں (و) حرف عطف اور (منه) خبر مقدم اور (المفعُولُ معهُ) مبتدائے مؤخر،اس کے مبتدا ہونے کی تین توجیہ ہیں:

اوّل: یہ کہ (المفعُولُ معهُ) بتمامہ ایک مخصوص اسم منصوب کا علم نحوی ہے **كما مرَّ في بحثِ المفعُولِ به** جیسے (عَبْدُاللّٰهِ) ایک شخص معیّن کا تو جس طرح جزءِ اوّل یعنی (عبد) پرحسب اختلاف عوامل مختلف اعراب آتے ہیں اور جزءِ دوم یعنی اسمِ جلالت ہمیشہ مشغول باعراب سابق یعنی مشغول بجر رہتا ہے۔اسی طرح (المفعول) پر مختلف اعراب آئیں گے اور جزءِ ثانی یعنی (معه) مشغول باعراب سابق رہے گا یعنی مشغول بہ نصب اور جس طرح بحالت علمیّت (جاء نِي عَبْدُاللّٰهِ) میں (عَبْدُاللّٰهِ) کو بتمامہ فاعل قرار دے کر کہیں کہ جزءِ اوّل مرفوع لفظاً اور جزءِ دوم مشغول باعراب سابق مضاف مضاف الیہ نہ کہیں گے کہ بحالت علمیّت مضاف مضاف الیہ نہیں، اسی طرح (المفعول معه) کو یہاں پر بتمامہ مبتدا قرار دے کر کہیں گے کہ جزءِ اوّل یعنی (المفعول) مرفوع لفظاً بابتدا اور جزءِ ثانی یعنی (معه) مشغول باعراب سابق. **فاحفظْهُ فإنّهُ ممّا عَلَيْهِ النَّحوِيُّوْنَ وَالْمُعْرِبُوْنَ الْيَوْمَ عَنْهُ غَافِلُوْنَ۔**

دوم: یہ کہ (المفعول) میں الف لام بمعنی الّذی اور (مفعول) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اور (معهٗ) میں (مع) مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے الف لام،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل،اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ،اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا۔

سوال: (مع) معرب ہے تو نائب فاعل ہونے کی صورت میں مرفوع ہونا چاہئے، کیونکہ نائب فاعل مرفوع ہوتا ہے؟

جواب: (مع) کو نائب فاعل قرار دینا نحات کے بیان کردہ اس ضابطہ پر مبنی ہے کہ جو ظروف اکثر و بیشتر منصوب بنابر ظرفیت ہوتے ہیں، ان کے منصوب رہتے ہوئے ان کی طرف فعل کی اسناد جائز ہے جیسے آیت کریمہ: (لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ) میں (بَيْنَ) کے منصوب ہونے کے باوجود اس کی جانب (تَقَطَّعَ) کی اسناد ہورہی ہے اور (بَيْنَ) اس کا فاعل ہے، چونکہ (بَيْنَ) لفظاً مشغول باعراب سابق ہے، اس لئے بنابر فاعلیت مرفوع تقدیراً ہوا۔اسی طرح (مَعَ) میں کہا جائے گا کہ وہ لفظاً منصوب باعراب سابق ہے اور مرفوع تقدیراً، جب (مَعَهٗ)

نائب فاعل ہوا تو (المفعول معہ) کے معنی یہ ہوئے کہ وہ چیز جس کی معیّت کی گئی یعنی اس کی معیّت میں فاعل سے کوئی فعل صادر ہوا جیسے: (جِئْتُ وَ زَيْدًا) میں متکلم سے زید کی معیّت میں مجی صادر ہوئی یا اُس کی معیّت میں مفعول پر کوئی فعل واقع ہوا ہو جیسے: (كَفَاكَ وَ زَيْدًا دِرْهَمٌ) میں مخاطب پر کفایت کا وقوع زید کی معیّت میں ہوا۔

سوم: یہ کہ (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول (مفعول) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مصدر اسم مفعول یعنی (فعل) اور (معه) مضاف مضاف الیہ ہوکر مفعول فیہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، اب (المفعول معہٗ) کے معنی یہ ہوئے کہ وہ چیز جس کے ساتھ کوئی فعل کیا گیا یعنی کوئی فعل فاعل سے اُس کی معیّت میں صادر ہوا یا کسی مفعول پر اُس کی معیّت میں کوئی فعل واقع ہوا، اس کی توجیہ کی وجہ یہ کہ قائلین لہٰذا کے نزدیک مذکورہ بالا ظروف کو قائم مقام فاعل قرار دینا درست نہیں۔ **نظر بر آں** اُن کے نزدیک آیت مذکورہ میں (بَيْنَ) قائم مقام فاعل نہیں بلکہ وہ اپنی ظرفیت پر ہے اور (تَقَطَّعَ) میں ضمیر مستتر (هو) فاعل ہے جو اس کے مصدر کی جانب راجع اور (تَقَطَّعَ) بمعنی (وَقَعَ) اب معنی یہ ہوئے (لَقَدْ وَقَعَ التَّقَطُّعُ بَيْنَكُمْ) جیسے اس مصرع میں وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الْعَيْرِ وَالنَّزْوَانِ کہ (حِيْلَ) میں ضمیر مستتر (هو) نائب فاعل ہے جس کا مرجع اُس کا مصدر (حَيْلُوْلَة) اور مصدر بالتّاء کی تذکیر و تانیث دونوں جائز۔ لہٰذا (هو) کے ارجاع میں کوئی اشکال نہیں اور (حِيْلَ) بمعنی (وَقَعَ) اب معنی یہ ہوئے (وَقَدْ وَقَعَ الْحَيْلُوْلَةُ بَيْنَ الْعَيْرِ وَالنَّزْوَانِ) اس میں (عَيْر) بمعنی حمار وحشی اور (نَزْوَان) بمعنی برجستن یعنی جفتی اور معنی یہ کہ حمار وحشی اور جفتی کے درمیان آڑ ہوگئی کہ وہ جفتی نہیں کرسکتا۔ اس کے معنی کا انکشاف اس واقعہ کے بیان کرنے سے ہوگا جس سے یہ متعلق ہے وہ یہ کہ صخر بن عمرو کسی معرکہ میں شدید زخمی ہوگیا اور ایک سال سے صاحب فراش تھا، اس کی بیوی سے کسی نے حال دریافت کیا۔ بیوی بولی (لَا حَيٌّ فَيُرْجٰى نہ زندہ ہے کہ اُس سے کسی نفع کی امید ہو وَلَا مَيِّتٌ فَيُلْقٰى اور نہ مردہ ہے کہ اٹھا کر کہیں ڈال دیا جائے یعنی نہ اُس کا زندوں میں شمار ہے نہ مردوں میں۔ صخر بن عمرو نے یہ سن کر تلوار اٹھانا چاہی کہ اس کو قتل کر دے مگر بوجہ ضعف شدید تلوار اُٹھ نہ سکی، تو اس نے یہ شعر کہا

اَهُمُّ بِاَمْرِ الْخَيْرِ لَوِ اسْتَطِيْعُهٗ ۔۔۔ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الْعَيْرِ وَالنَّزْوَانِ

معنی یہ کہ کارِ خیر یعنی قتل کا ارادہ کرتا ہوں درآنحالیکہ حمار وحشی اور جفتی کے درمیان آڑ ہو چکی ہے یعنی میرے اور مقصد کے درمیان ضعف حائل ہو گیا، کاش مجھ کو اس کے قتل کی طاقت ہوتی۔ اس کا مصرع ثانی اس قوی شخص کے حق میں مثل ہو گیا جو اپنے مقصد کو حاصل کرنے سے عاجز رہے لیکن ان دونوں توجیہہ پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ مقام سے بے گانہ ہیں کیونکہ اس مقام پر مذکور (المفعول معہ) منصوب کی ایک قسم ہے اور بایں معنی (المفعول معہ) منصوب کی قسم نہیں۔ منصوب کی قسم تو وہ اسم ہے جو اس معنی پر دلالت کرے نہ خود یہ معنی۔ ہم نے ان ہر دو توجیہہ کو فاسد اس لئے نہیں کہا کہ اعتراض مذکور کا جواب ہو سکتا ہے وہ یہ کہ (ال) بمعنی اَلَّذِیْ سے مراد اسم ہے اور (مَعَہٗ) میں مضاف مقدر یعنی (مَعَ مَدْلُوْلِہٖ) لیکن یہ تکلف ہے۔
نظر برآں اوّل توجیہہ متعیّن اور مصنف علیہ الرحمۃ کی مختار بھی رہی، **کما سلف في بحث المفعول به.**

۲ **قوله: هو مذكور الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ مفعول معہٗ کی تعریف بیان فرماتے ہیں۔ یہاں پر متن کے نسخے مختلف ہیں، بعض میں (اَلْمَذْکُوْر) ہے۔ اس نسخے کو رضیؒ نے اختیار کیا، بعض میں (اسم مَذْکُوْر) ہے، اس کو صاحبِ ''غایۃ التحقیق'' نے اختیار فرمایا اور بعض میں فقط (مذکور) ہے۔ یہ عارفِ جامی قدس سرہٗ السامی کا مختار ہے۔ ہم نے اس کو اختیار کیا کہ اس میں اختصار ہے جو متن کے مناسب اس نسخے پر (اسم) بقرینہ سابق مقدر ہے اور اُس سے مراد اسم منصوب کہ زیر بحث منصوبات ہیں اور (بَعْدَ الْوَاوِ) میں (اَلْوَاوِ) سے مراد (واو) بمعنی (مع) ہے۔

سوال: (مع) کی جگہ (واو) کو کیوں رکھا گیا؟

جواب: اس لئے کہ (واو) میں بہ نسبت (مع) اختصار ہے کہ وہ دو حرفی اور یہ یک حرفی اور یہ (واو) اصل میں (واوِ عطف) ہے جس میں معنی جمع ہوتے ہیں جو (مع) کے معنی (معیت) کے مناسب اور (لِمُصَاحَبَةِ مَعْمُوْلِ فِعْلٍ) میں (لام) برائے تعلیل ہے جس کا مدخول (مُصَاحَبَۃ) علّت غائیہ اور وہ مصدر ہے مضاف بسوئے مفعول اور (لفظًا) بمعنی ملفوظًا حال ہے (فعلٍ) سے اور (معنًی) اُس پر معطوف ہے بتقدیر مضاف یعنی (ذا معنی) یہ (مَعْنَوِیّ) کا مخفف نہیں کہ یائے نسبت کا حذف سماعی ہے قیاسی نہیں۔ اب تعریف یہ ہوئی کہ مفعول معہٗ ایسا اسم منصوب ہے جس کو (واو) بمعنی (مع) کے بعد ذکر کیا جائے، تا کہ معلوم ہو کہ اُس اسم منصوب کو کسی فعل کے معمول کی مصاحبت یعنی معیّت حاصل ہے خواہ وہ فعل لفظی ہو اور

اُس کا معمول فاعل جیسے:(جِئْتُ وَ زَیْدًا) یا اس کا معمول مفعول بہ جیسے:(کَفَاكَ وَ زَیْدًا دِرْھَمٌ) یا فعلِ معنوی ہو، اور اس کا معمول فاعل جیسے:(مَالَكَ وَ زَیْدًا) فعلِ معنوی اس فعل کو کہتے ہیں جو نہ لفظاً ہو نہ تقدیراً بلکہ انداز کلام سے مستنبط ہو۔ چنانچہ مثال ہذا میں (تَصْنَعُ) مستنبط کیا جاتا ہے۔ وجہ استنباط یہ کہ جار مجرور جب استفہام کے ساتھ ہوں تو وہ فعل پر دلالت کرتے ہیں۔ اس لئے حرف جار فعل کے معنی کو اپنے مدخول تک پہنچانے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ **نظر برآں** اس کو فعل کی احتیاج ہے اور استفہام بھی فعل کا مقتضی ہے کہ مستفہم عنہ حقیقۃً مضمونِ فعل ہوتا ہے کَمَا مَرَّ، اسی واسطے اکثر و بیشتر کلمہ استفہام کا دخول فعل پر ہوا کرتا ہے اس بنا پر بلحاظ مقام یہاں پر (تَصْنَعُ) مستنبط کیا گیا کہ اہل عرب اس جملے کو اس وقت استعمال کرتے ہیں جب کسی کام کے کرنے میں کسی شخص کے ساتھ مخاطب پر انکار مقصود ہوتا ہے۔ پس فعل مستنبط استفہام کے ساتھ (مَا تَصْنَعُ) اور (زَیْدًا) مفعول معہٗ ہے جس کو فعل مذکور کے معمول ضمیر مخاطب مستتر کی مصاحبت حاصل اور مصاحبت سے مراد مفعول معہٗ کا اس معمول کے ساتھ صدور فعل میں یا وقوع فعل میں اشتراک خواہ اس اشتراک کا زمانہ اور مکان دونوں متحد ہوں جیسے:صَلَّیْتُ وَ زَیْدًا فِی الْمَسْجِدِ بِالْجَمَاعَةِ یہ اُس وقت کہا جائے گا جب کہ متکلم اور زید کی تحریمہ ایک ساتھ واقع ہوئی ہو تو زمانہ صدور متحد ہو گیا اور مکان متحد ہے ہی کہ مسجد مکان واحد ہے باوجودیکہ دونوں اپنی اپنی جائے قیام کے اعتبار سے مختلف ہیں اور جیسے:زَیْدٌ اَمَّنِی وَ بَکْرًا فِی الْمَسْجِدِ جب کہ متکلم اور بکر نے امام کے پیچھے تحریمہ ایک ساتھ باندھی ہو تو زمانہ وقوعِ فعل متحد ہو گیا اور مکان متحد ہے ہی یا اشتراک کا زمانہ متحد ہو مکان متحد نہ ہو جیسے:(زَیْدٌ اَذَّنَ وَ خَالِدًا فِی مِئْذَنَتِھِمَا) جب کہ دونوں کی اذان کا زمانہ متحد ہو۔ اس صورت میں فعل تاذین کا مکان ہر ایک کا مئذنہ ہے تو مکان متحد نہ ہوا اور جیسے:(زَیْدٌ ضُرِبَ وَ بَکْرٌ فِی دَارِھِمَا) جب کہ دونوں پر وقوع ضرب کا زمانہ متحد ہو مکان متحد نہیں کہ ہر ایک کا گھر ہے یا اشتراک کا مکان متحد ہو زمانہ متحد نہ ہو جیسے: زَیْدٌ دَخَلَ وَ عَمْرًا فِی الْمَسْجِدِ جب کہ دخول بطور تعاقب ہوا ہو تو زمانہ متحد نہیں اور مکان متحد ہے اور جیسے: زَیْدٌ زَوَّجَ وَ عَمْرًا فِی الْمَسْجِدِ جب کہ دونوں کا نکاح یکے بعد دیگرے پڑھایا گیا، تو زمانہ متحد نہیں، مکان متحد ہے۔ اسی طرح شبہ فعل کی مثالیں کہ متن میں ذکر فعل پر اقتصار از قبیل اکتفا بالاصل ہے اسم فاعل جیسے: (اَنَا سَارٌّ وَ زَیْدًا) اسم مفعول جیسے:(اَنَا مَضْرُوبٌ وَ زَیْدًا) صفت مشبہ جیسے: (اَنَا ظَرِیْفٌ وَ زَیْدًا) مصدر جیسے:(اَعْجَبَنِی

سَیْرُ زَیْدٍ و بَکْرًا) اور اسم تفضیل مفعول معہٗ کو نصب نہیں کرتا کَمَا مَرَّ فی حاشیۃ الصبان جلد: سوم، ص: ۴۴۔ اس بیان سے ظاہر ہوا کہ اتحادِ زمان اور اتحادِ مکان میں تردید علی سبیل منع الخلو ہے کہ اجتماع جائز اور خلو ممنوع تو ایک مادہ اجتماع کا ہوگا اور دو افتراق کے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ (معمول فعل) میں تعمیم ہے کہ وہ فاعل اور مفعول دونوں کو شامل، اسی واسطے ہم نے مادہ اجتماع کی دو مثالیں پیش کی ہیں۔ ایک مصاحب فاعل کی اور ایک مصاحب مفعول کی۔ اسی طرح ہر دو مادہ افتراق میں سے ہر ایک کی دو مثالیں اور (معمول فعل) میں یہ تعمیم امام سیبویہ کا مسلک ہے اور متن کے اطلاق سے بھی یہ تعمیم مستفاد ہوتی ہے۔ اسی واسطے عارف جامی قدس سرہ السامی نے تعمیم اختیار کر کے دونوں کی مثالیں بیان فرمائیں۔

سوال: عارف جامی قدس سرہ السامی کی پیش کردہ مثال برائے مصاحبت مفعول صحیح ہے لیکن آپ کی بعض مثالیں برائے مصاحبت مفعول صحیح نہیں جیسے یہ آخری مثال یعنی (زَیْدٌ زُوِّجَ وَ عَمْرًا فِی الْمَسْجِدِ) کہ اس میں (عَمْرًا) کی مصاحبت (زُوِّجَ) میں مستتر ضمیر سے ہے جو نائب فاعل ہے، مفعول نہیں؟

جواب: نائب فاعل دراصل مفعول بہ ہوتا ہے جس کو فاعل کے قائم مقام کر دیتے ہیں، دونوں میں لفظی فرق ہے کہ نائب فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول بہ منصوب، مصداق دونوں کا ایک ہے اور یہاں پر مصاحبت سے مراد مصداق کی مصاحبت ہے، چنانچہ یہ جو کہا گیا کہ صدورِ فعل میں یا وقوعِ فعل میں مفعول معہٗ کی معمولِ فعل کے ساتھ مصاحبت ہو۔ اس سے یہی مراد ہے کہ مفعول معہٗ کے مصداق کی مصاحبت ہو معمول فعل کے مصداق کے ساتھ، کیونکہ فعل کا صدور معمول فعل سے نہیں ہوتا کہ وہ تو اسم ہے بلکہ اس کے مصداق سے ہوتا ہے، اسی طرح وقوع معمول فعل پر نہیں ہوتا کہ وہ تو اسم ہے بلکہ مصداق پر ہوتا ہے جیسے: (جَاءَ زَیْدٌ) میں مجی کا صدور (زَیْدٌ) سے نہیں ہوا جو فاعل ہے۔ اس لئے کہ وہ تو لفظ ہے بلکہ اس کے مصداق سے، اسی طرح (ضَرَبْتُ زَیْدًا) میں (زَیْدًا) مفعول بہ پر ضرب واقع نہیں ہوئی بلکہ اس کے مصداق پر۔ اب ظاہر ہوا کہ مصاحبت مفعول کی پیش کردہ مثالیں سب کی سب صحیح ہیں۔ بعض نحات نے فرمایا کہ (معمولِ فعل) میں تعمیم نہیں، مفعول معہٗ صرف فاعل کے مصاحبت ہوتا ہے لیکن امام سیبویہ نے ان کا رد کرتے ہوئے کلامِ عرب میں مستعمل کچھ امثلہ بیان کیں جن میں مفعول معہٗ مفعول کے مصاحبت ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک وہی مثال ہے جو مفعول بہ کی بحث میں گذر گئی یعنی (اِمْرَأً وَ نَفْسَہٗ) اس میں بر مذہب امام سیبویہ (نَفْسَہٗ) کا نصب بنا بر عطف بھی جائز ہے

اور مفعول معہٗ ہونے کی بنا پر بھی، کمافی الھمع، جلد: اوّل، ص: ۲۲۲۔ ہم نے مفعول بہ کی بحث میں ''الفوائد الشافیہ'' کی اتباع کرتے ہوئے بیانِ عطف پر اختصار کیا ہے۔ ترکیب میں مفعول معہٗ ہونے کا احتمال بیان نہیں کیا۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ مفعول معہٗ ہونا جائز نہیں۔ البتہ صاحب ''الفوائد الشافیہ'' علیہ الرحمتہ نے علامہ عصام رحمتہ المنعام کی اتباع میں اس احتمال کو جائز قرار نہیں دیا۔ علامہ کے نزدیک عطف متعیّن ہے جیسے: (ضَرَبْتُ زَيْدًا وَعَمْرًا) میں، ہم اس کا جواب عنقریب پیش کریں گے، **فانتظرہ**، مفعول معہٗ کے مصاحب مفعول ہونے پر عرب کا یہ قول بھی شاہد ہے: (لَوْ تُرِكَتِ النَّاقَةُ وَفَصِيلَتُهَا لَرَضَعَتْهَا) وجہ یہ کہ (لَوْ) کی شرط ملزوم ہوا کرتی ہے اور اس کا جواب لازم۔ یہاں پر شرط و جواب کا لزوم اس پر موقوف ہے کہ (فصيلة) فعل ترک کے وقوع میں (نَاقَةْ) کے ساتھ شریک ہو اور اگر شریک نہیں جیسے: (نَاقَةْ) کو چھوڑ دیا اور (فصيلة) کو دودھ پینے سے روک لیا تو شرطِ مذکور پر جوابِ مذکور کا ترتب نہ ہوگا اور یہ لزوم کے منافی ہے۔ اسی طرح شرط و جواب میں لزوم کے لئے یہ بھی واجب ہے کہ دونوں پر فعل ترک کے وقوع کا مکان متحد ہو کہ دونوں مکانِ وقوع میں ایک دوسرے کے مصاحب ہوں۔ وقوع ترک کے زمانے کا اتحاد ضروری نہیں، کیونکہ ترک کا وقوع بطور تعاقب ہو درآنحالیکہ مکان وقوع میں ایک دوسرے کے مصاحب ہوں، تب بھی جواب کا ترتب ضروری ہوگا۔ حالانکہ اس صورت میں وقوعِ ترک کا زمانہ متحد نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ فعل ترک کے وقوع میں (نَاقَةْ) کے ساتھ (فصیلہ) کے مصاحب ہونے پر شرط و جواب کے درمیان لزوم کا معتبر ہونا قرینہ ہے۔ **نظر بر آں** قولِ مذکور میں (واو) اگر بمعنی (مع) ہے تو مصاحب پر دلالت لفظی بھی ہوئی اور اگر برائے عطف ہے تو مصاحبت پر دلالت صرف اس قرینہ کی ہے، لفظی نہیں۔ بہر کیف مصاحبت مفہوم جو شرط مذکور پر جواب مذکور کے ترتب کے لئے واجب تھی، پس (واو) بمعنی (مع) ہونے کی تقدیر پر (فصیلہ) منصوب ہوگا کہ مفعول معہٗ خواہ (تُرِكَتِ) بصیغہ مجہول پڑھیں یا بصیغہ مخاطب اور دونوں صورتوں میں (فصیلہ) مصاحب مفعول ہوا، اور اگر (واو) برائے عطف ہے تو بصورت مجہول (فصیلہ) مرفوع ہوگا اور بصورت صیغہ مخاطب منصوب کیونکہ اس صورت میں (فصیلہ) معطوف ہے جو اعراب میں معطوف علیہ کے ساتھ مطابق ہوا کرتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ عرب کے قولِ مذکور سے (فصیلہ) مفعول معہٗ کا مصاحب مفعول ہونا ثابت ہوا جس سے اُن بعض نحات کے مسلک کی تضعیف ہوگئی اور ہمارے بیان سے یہ ثابت ہوا کہ قولِ مذکور اس مفعول معہٗ کی مثال ہے جس میں اتحادِ زمانہ

ضروری نہیں، اتحادِ مکان ضروری ہے۔ اسی واسطے عارف جامی قدس سرہ السامی نے اس کو اتحادِ مکان بدون اتحادِ زمان کی مثال میں پیش فرمایا ہے۔

مخفی نہ رہے کہ (معمول فعل) کے مفعول ہونے کی صورت میں اس کے بعد واقع ہونے والے اسم کا مفعول معہٗ ہونا اسی وقت ہے جب کہ (واو) بمعنی (مع) ہونے کے علاوہ مصاحبت پر کوئی قرینہ ہو جیسے عرب کے قول مذکور میں لزوم مسطور قرینہ تھا، ورنہ عطف متعیّن ہوگا، وجہ یہ کہ (واو) میں عطف اصل ہے کہ وہ اسی کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اس اصل سے عدول بمعنی (مع) لے کر اس لئے ہوتا ہے کہ نصب سے مصاحبت پر تنصیص ہو جائے اور معمول فعل کے مفعول ہونے کی صورت میں جیسے: (ضَـرَبْـتُ زَیْدًا وَ عَـمْـرًا) نصب سے مصاحبت پر تنصیص نہیں ہوتی، کیونکہ یہ احتمال بھی ہے کہ (عَـمْـرًا) کا نصب عطف کی وجہ سے ہو بلکہ یہ احتمال بوجہ اصالت عطف غالب ہے اور نصب کی مصاحبت پر دلالت مغلوب بایں وجہ کہ (واو) بمعنی (مع) اصل نہیں۔ اسی واسطے عطف متعیّن ہوا بخلاف اس صورت کے جب کہ مصاحبت پر قرینہ بھی ہو کہ اب بوجہ تائیدِ قرینہ وہ دلالت مغلوب نہ رہے گی بلکہ احتمال عطف اور وہ دونوں متساوی ہو جائیں گے اور بہر صورت مصاحبت مفہوم ہوگی، اگر (واو) بمعنی (مـع) ہو تو مصاحبت پر دو دلالت، ایک (واو) کی اور ایک قرینہ کی اور اگر (واو) برائے عطف ہو تو صرف قرینہ کی، چونکہ قرینہ کی موجودگی میں دونوں احتمال متساوی ہیں۔ لہٰذا (عَمْرًا) کو مفعول معہٗ بھی قرار دے سکتے ہیں اور معطوف بھی اور اگر قرینہ نہ ہو تو اس کا معطوف ہونا متعیّن۔ اب ظاہر ہو گیا کہ (ضَرَبْتُ زَیْدًا وَ عَمْرًا) میں بالاتفاق عطف کا تعین اسی وقت ہے جب کہ قرینہ نہ ہو اور جب قرینہ ہو تو (عَمْرًا) کا نصب مفعول معہٗ ہونے کی بنا پر جائز اور معطوف ہونے کی بنا پر بھی۔ امام سیبویہؒ کی بیان کردہ مثالِ مذکور بھی اسی صورت کی ہے جس میں قرینہ بھی ہو اور عارف جامی قدس سرہ السامی کا (ضَرَبْتُ زَیْدًا وَ عَـمْـرًا) میں وجوب عطف کا ارشاد و بصورت عدم قرینہ ہے اور (کَـفَـاكَ وَ زَیْدًا دِرْهَمٌ) کو مصاحبت مفعول کی مثال میں پیش فرمانا بصورت قرینہ، "ہٰذا ما وعدته من الجواب آنفا، تعریف میں (اسم) مقدر جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور (مَـذْكُـوْرٌ الخ) فصل جس سے محدود کے علاوہ منصوبات نکل گئے۔

فـائـدہ : (مفعول معہٗ) کے عامل میں اختلاف ہے۔ جمہور نحات کے نزدیک (واو) بمعنی

(مـع) کے توسط سے فعل عامل ہے خواہ فعل لفظی ہو یا معنوی جیسے بتوسط (اِلّا) فعل مستثنیٰ میں عامل ہوتا ہے اور امام 'عبدالقاہر' کے نزدیک خود (واو) عامل ہے اور امام 'اخفش' کے نزدیک چونکہ یہ (واو) بمعنی (مع) ہے اور (مع) ظرف جو منصوب ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ بھی منصوب لیکن یہ باعتبار اصل حرف ہے۔ **نظر برآں** اس کا نصب مابعد کو دے دیا گیا جیسے (اِلّا) جب بمعنی (غیـر) ہوتا ہے تو اس کا اعراب مابعد کو دے دیتے ہیں جیسے آیت کریمہ: (لَو كَانَا فِيهِمَا آلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا) میں (اِلّا) بمعنی (غیر) ہے جو صفت (آلِهَةٌ) ہونے کی بنا پر مرفوع لیکن اُس کا اعراب رفع اُس کی اصل کا لحاظ کرتے ہوئے مابعد یعنی اسم جلالت کو دے دیا گیا اور امام 'زجاج' نے فرمایا کہ اس کا ناصب فعل ہے اور جو (واو) کے بعد مضمر سابق فعل (واو) کے فاصل ہونے کی بنا پر عامل نہیں۔ ان مذاہب میں جمہور کا مذہب اولیٰ ہے۔ وجہ یہ کہ فعل عمل میں اصل ہے اس کی موجودگی میں (واو) بمعنی (مـع) کو عامل قرار دینا مناسب نہیں۔ وہ اپنی اصل کے اعتبار سے حروف غیر عاملہ میں ہے تو اس کو اپنی اصل پر رکھنا مناسب اور وہ اپنی اصل کے اعتبار سے نہ عامل کہ حروف غیر عاملہ میں ہے، نہ مستحق اعراب کہ مبنی اصل ہے۔ اس بیان سے امام 'عبدالقاہر' اور امام 'اخفش' کا جواب ہو گیا اور امام 'زجاج' کا جواب یہ کہ (واو) عطف کا فاصل ہونا مانع عمل نہیں جو اس (واو) کی اصل ہے، تو اس کا فاصل ہونا بھی مانع عمل نہ ہوگا۔ ورنہ اصل پر فرع کی مزیت لازم آئے گی، نیز اضمار خلاف اصل ہے جس سے حتی الامکان اجتناب اولیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۳ **قوله: فـان كان الفعل الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ مفعول معہٗ کی تعریف سے فارغ ہو کر اب ان صورتوں کی تفصیل بیان فرماتے ہیں جن میں (واو) کا بمعنی (مع) ہونا جائز ہے تو اسم مذکور بعد (الـواو) کا مفعول معہٗ ہونا جائز ہوگا یا واجب ہے تو اس اسم مذکور کا مفعول معہٗ ہونا واجب یا ممتنع ہے تو اس اسم مذکور کا مفعول معہٗ ہونا ممتنع، چنانچہ فرماتے ہیں اگر فعل لفظی ہے اور عطف نہ واجب نہ ممتنع بلکہ جائز تو دونوں وجہ درست کہ (واو) بمعنی (مـع) ہو کہ اس میں تکثیر فائدہ ہے اور اُس کے بعد مذکور اسم مفعول معہٗ یا (واو) برائے عطف ہو کہ اس میں عمل براصل ہے اور اسم مذکور معطوف یہ صورت جواز کا بیان ہے جیسے: (جِئْتُ اَنَا وَزَيْدًا) برتقدیر اوّل اور (جِئْتُ اَنَا وَ زَيْدٌ) برتقدیر دوم، اس صورت میں اسم مذکور کا اعراب مختلف ہوگا کہ برتقدیر اوّل نصب اور برتقدیر دوم رفع۔ اور برتقدیر اوّل یہ مثال مصاحبت فاعل کی ہے اور اس صورت میں

(ضَرَبْتُ زَیْدًا وَ عَمْرًا) جب کہ مصاحبت پر قرینہ ہو، بر تقدیر اوّل اس میں اسم مذکور مفعول معہٗ ہوگا اور یہ مثال مصاحبت مفعول کی ہوگی اور بر تقدیر دوم اسم مذکور معطوف لیکن دونوں تقدیروں پر اسم مذکور کا اعراب مختلف نہ ہوگا اور اگر عطف جائز نہ ہو یعنی ممتنع ہو تو اسم مذکور کا نصب متعین ہوگا کیونکہ اس صورت میں (واو) کا بمعنی (مع) ہونا واجب ہے اور اسم مذکور مفعول معہٗ یہ صورت وجوب کا بیان ہے، (جِئْتُ وَزَیْدًا) کہ اس میں (واو) کا بمعنی (مع) ہونا واجب ہے اور (زَیْدًا) مفعول معہٗ اور (واو) کا برائے عطف ہونا ممتنع، ورنہ (زَیْدًا) کا عطف بدون فاصل ضمیر مرفوع متصل (تا) پر لازم آئے گا جو ممتنع ہے، کَمَا سَیَأْتِی اور جو ممتنع کو مستلزم ہو ممتنع ہوتا ہے تو (واو) کا برائے عطف ہونا یہاں پر ممتنع ہوا، پس بمعنی (مع) ہونا واجب کہ یہاں پر اس کا انہیں دو احتمال میں انحصار ہے اور جب ایک کا امتناع ثابت ہوا تو دوسرا واجب ہو گیا، اس صورتِ وجوب میں مثال مذکور اُس مفعول معہٗ کی ہے جو مصاحبت فاعل ہے اور مصاحب مفعول کی مثال یہ ہے: زَیْدٌ ضَرَبْتُ غُلَامَہٗ و غُلَامَ عَمْرٍو کہ اس میں (واو) کا برائے عطف ہونا ممتنع ہے، وجہ یہ کہ معطوف حکم معطوف علیہ میں ہوتا ہے، کما سیاتی فی بحث المعطوف اور یہاں پر (غُلَامَ عَمْرٍو) کو اگر معطوف قرار دیں، تو وہ (غُلَامَہٗ) معطوف علیہ کے حکم میں نہیں، کیونکہ معطوف علیہ کا بنظر سابق ضمیر عائد بسوئے مبتدا پر اشتمال واجب ہے، تا کہ جملۂ خبر کا ضمیر عائد بسوئے مبتدا سے خلو لازم نہ آئے اور اس معطوف میں وہ ضمیر نہیں تو اس کو معطوف اور (واو) کو برائے عطف قرار دینا ممتنع ہوا، پس (واو) کا یہاں پر بمعنی (مع) ہونا واجب۔

۴؎ **قوله**: وان كان معنىً الخ. اور اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز کہ ممتنع نہیں تو عطف متعین ہوگا اور (واو) کا بمعنی (مع) ہونا ممتنع جیسے: (مَالِزَیْدٍ وَ عَمْرٍو) کہ اگر اس میں (واو) کو برائے عطف قرار دیں تو معطوف (عَمْرٍو) میں عامل لفظی ہوگا یعنی (لام) اور اگر (واو) بمعنی (مع) قرار دیں، تو (عَمْرٍو) میں عامل معنوی ہوگا، اور شک نہیں کہ عامل لفظی عامل معنوی سے قوی ہوتا ہے، اور قوی کی موجودگی میں ضعیف کو اختیار کرنا جائز نہیں۔ پس (واو) کا بمعنی (مع) ہونا ممتنع ہوا لیکن اس صورت میں دیگر نحات نصب کو جائز اور عطف کو مختار قرار دیتے ہیں کَمَا فِی الرَّضِیْ اور اگر عطف جائز نہ ہو یعنی ممتنع ہو تو اسم مذکور کا مفعول معہٗ ہونے کی بنا پر نصب متعین ہوگا اور (واو) کا بمعنی (مع) ہونا واجب جیسے: (مَالَكَ وَ زَیْدًا) اور (مَاشَأْنُكَ وَ عَمْرًا) وجہ یہ کہ ضمیر مجرور متصل پر عطف کرنے کے لئے اعادۂ خافض لازم ہے

کما سیاتی، اوّل مثال میں لام کا اعادہ نہیں اور ثانی میں (شان) کا تو عطف ممتنع ہوا۔ پس (واو) کا بمعنی (مع) ہونا واجب اور نحات کوفیہ کے نزدیک چونکہ عطف مذکور کے لئے اعادۂ خافض لازم نہیں، تو اس صورت میں (واو) کا برائے عطف ہونا بھی جائز۔

۵ قوله: لان المعنى ماتصنع ۔ یہ مذکورہ بالا تینوں مثالوں میں فعل کے معنوی ہونے کی دلیل ہے۔ حسب ارشادِ عارف جامی قدس سرہ السامی تقدیر یوں ہوگی: **اِنَّ حُكْمُنَا بِمَعْنَوِيَّةِ الْفِعْلِ فِي هٰذِهِ الْاَمْثِلَةِ لِاَنَّ الْمَعْنٰى مَاتَصْنَعُ** جس کا حاصل یہ کہ مذکورہ بالا ہر سہ امثلہ میں فعل معنوی اس لئے ہوا کہ ان کے معنی (**مَا تَصْنَعُ**) ہیں۔

سوال: اس دلیل سے دعویٰ ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ دعویٰ عام ہے کہ تینوں مثالوں کو شامل اور دلیل خاص ہے کہ صرف اخیر دو مثالوں میں جاری۔ اس لئے کہ (**تَصْنَعُ**) بصیغہ خطاب ہے اور ان دو مثالوں میں بھی خطاب موجود تو ان کے معنی (**مَا تَصْنَعُ**) ہو سکتے ہیں بخلاف مثال اوّل کہ اُس میں خطاب نہیں تو اس کے معنی (**مَا تَصْنَعُ**) نہیں ہو سکتے؟

جواب: عبارتِ متن میں یا تو معطوف مع حرف عطف محذوف ہے اور اصل یوں تھی: **لِاَنَّ الْمَعْنٰى مَاتَصْنَعُ اَوْ مَا يُمَاثِلُهُ** اور (**مَا يُمَاثِلُهُ**) بنظر مثال اوّل (**مَا يَصْنَعُ**) بصیغہ غائب ہے یا عبارت متن از قبیل (**الاكتفاءُ المقاليه**) ہے کہ (**مَا تَصْنَعُ**) میں بنظر مثالین آخرین اکتفا کیا اور ان پر قیاس کر کے مثالِ اوّل کے لئے فعل معنوی نکال لیا جائے یا از قبیل (**اَلْاِكْتِفَاءُ وَالْاِحَالَةُ عَلٰى فَهْمِ الْمُتَعَلِّمِ**) ہے کہ مثالین آخرین کا فعل معنوی بیان کر دیا اور مثالِ اوّل کے فعل معنوی کو فہم متعلم پر چھوڑ دیا کہ وہ ان کے فعل معنوی کو دیکھ کر سمجھ لے گا۔ بہر کیف دعویٰ کی طرح دلیل بھی عام ہے، خاص نہیں۔

سوال: اظہر یہ ہے کہ اس دلیل کو مثالیں آخرین میں اسم کے منصوب ہونے کی دلیل قرار دیں اور تقدیر یوں ہو: (**يَنْصِبُ الْاِسْمُ فِي هٰذَيْنِ الْمِثَالَيْنِ لِاَنَّ الْمَعْنٰى مَاتَصْنَعُ**) جیسے علامہ عصام علیہ رحمۃ المنعام نے فرمایا کہ اس میں نہ حذف مذکور کی ضرورت، نہ اکتفائے مسطور کی حاجت۔

جواب: اظہر ہونا درکنار، سرے سے صحیح نہیں۔ وجہ یہ کہ اس تقدیر پر معنی یہ ہوئے کہ ان دونوں مثالوں میں اسم منصوب اس لئے ہوا کہ ان کے معنی (**مَا تَصْنَعُ**) ہیں یعنی ان کے معنی فعل معنوی پر مبنی ہیں تو معنی کا فعل

معنوی پر مبنی ہونا نصب کی علّت ہوا، اور نصب معلول اور علّت کا تحقق معلول کے تحقق کو مستلزم ہوتا ہے، تو لازم آیا کہ مثالِ اوّل میں بھی نصب متحقق ہو کہ یہ علّت وہاں بھی موجود ہے، کیونکہ اس کے معنی بھی فعل معنوی پر مبنی ہیں۔ حالانکہ وہاں نصب متحقق نہیں، عطف متعیّن ہے تو علّت کا تحقق بدون معلول ہو گیا جو باطل ہے اور جو تقدیر باطل کو مستلزم ہو وہ خود باطل، پس **نَصِبَ الاسم الخ** کی تقدیر باطل ہوئی، نہ کہ اظہر اور تقدیر وہی ہے جو 'عارفِ جامی' قدس سرہ السامی نے اختیار فرمائی۔

سوال: جی نہیں، نصب کی علّت ان کے معنی کا فعل معنوی بصیغۂ خطاب پر مبنی ہونا ہے، صرف فعل معنوی ہونا نہیں، حتیٰ کہ یہ علّت مثالِ اوّل میں متحقق ہو کر معلول کا تخلّف لازم آئے اور علامۃ کی تقدیر باطل ٹھہرے؟

جواب: اس میں شک نہیں کہ صیغۂ خطاب کا لحاظ کرنے سے تقدیر علامہ بطلان سے نکل گئی لیکن پھر بھی 'عارفِ جامی' قدس سرہ کی تقدیر ارجح رہی کہ اُس میں فائدہ زائد ہے، کیونکہ وہ تینوں امثلہ کو شامل بخلاف تقدیر علامہ کہ وہ صرف مثالین آخرین پر مقصور ہے۔ پس تقدیر ارجح کے مطابق عبارتِ متن کا مطلب یہ ہوا کہ ان تینوں مثالوں میں فعل معنوی کا حکم اس لئے کیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کے معنی فعل معنوی پر مبنی ہیں۔ چنانچہ اوّل مثال یعنی (**مَالِزَيْدٍ وَعَمْرٍو**) کی بنا بایں وجہ کہ اس میں معنیٔ فعل کی طرف مشعر دو امر ہیں، **اوّل:** ما استفہامیہ، **دوم: لامِ جارّہ** کمامرّ آنفًا اور مقصود متکلم فعل زید مع عمرو سے سوال کرنا ہے نہ کہ ہر ایک کے فعل سے تو یہ مقصود مصاحبت پر قرینۂ عقلیہ ہوا، اَور معنی یہ ہوئے (**مَايَصْنَعُ زَيْدٌ مَعَ عَمْرٍو**) معنی میں مصاحبت معتبر ہونے کے باوجود فعل معنوی کو عامل قرار نہ دینے کی وجہ وہی جو پہلے بیان کر چکے ہیں کہ عامل معنوی بہ نسبت عامل لفظی ضعیف ہے اور قوی کی موجودگی میں ضعیف کو عمل دینا جائز نہیں اور مثالِ دوم یعنی (**مَالَكَ وَزَيْدًا**) کے معنی کی بنا فعل معنوی پر ہونے کی وجہ بھی یہی ہے۔ **نظر برآں** اس کے معنی یہ ہوئے (**مَاتَصْنَعُ وَزَيْدًا**) رہی مثالِ سوم یعنی (**مَاشَانُكَ وَعَمْرًا**) اس کے معنی کی وجہ بنا یہ کہ اس میں معنیٔ فعل کی طرف مشعر ایک تو وہی مائے استفہامیہ ہے اور دوسرا لفظ (**شان**) بمعنی مصدر یعنی (**صَنع**) یا بالفاظِ دیگر (**فعل**) بمعنی کردن کہ مصدر بھی مائے استفہامیہ کی طرح فعل کے معنی کی طرف مشعر ہوتا ہے۔

نظر برآں مثالِ سوم کے معنی ہوئے (**مَاتَصْنَعُ وَعَمْرًا**) ان دونوں مثالوں میں فعل معنوی کو عامل قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ کوئی مانع نہیں بخلاف مثالِ اوّل کہ اس میں مانع تھا **كَمَا عَرَفْتَ**۔

فائدہ: مفعول معہٗ کی تقدیم اپنے عامل (**فعل**) پر بالاتفاق جائز نہیں۔ وجہ یہ کہ اس کا (**واو**) دراصل واوِ عطف ہے اور معطوف کی تقدیم عامل پر ناجائز، تو اس کی بھی جائز نہیں اور مصاحب پر تقدیم میں اختلاف ہوا۔ امام 'ابن جنی' کے نزدیک مصاحب پر تقدیم جائز، اس لئے کہ کلامِ عرب میں پائی جاتی ہے، (**جَمَعْتُ وَ فَحْشَاءِ غِيْبَةِ نَمِيْمَةً**) کہ اصل میں (**جَمَعْتُ نَمِيْمَةً وَفَحْشَاءِ غِيْبَةٍ**) تھا۔ اس سے بھی ان بعض نحات کے مذہب کا رد ہوتا ہے جو معمولِ فعل میں تعمیم کے قائل نہیں کہ عرب کے اس قول میں معمول فعل یعنی (**نَمِيْمَةً**) مفعول بہ ہے۔

(**واو**) اور مفعول معہٗ کے درمیان ظرف وغیرہ سے فصل جائز نہیں کہ یہ دونوں شدتِ اتصال کی بنا پر جار مجرور کے حکم میں ہیں، تو جس طرح جار مجرور میں فصل ناجائز، اس میں بھی جائز نہیں۔ پس (**قَامَ زَيْدٌ وَالْيَوْمَ عَمْرًا**) کہنا ناروا ہوا۔ ۱۲

ترکیب

قوله: المفعول معه. میں (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول مبنی بر سکون (**مَفْعُوْلُ**) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (**هو**) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مصدر (**مَعَ**) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف (**ها**) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے الف لام (**مَعَ**) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (**مَفْعُوْلُ**) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدائے مؤخر (**وَمِنْهَا**) مقدر جس میں (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح (**مِنْ**) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (**ها**) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (**اَلْمَنْصُوْبَاتُ**) جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (**ثَبَتَ**) مقدر کا (**ثَبَتَ**) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (**هو**) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (**ثَبَتَ**) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلاً، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: هو مذكور بعدالواو لمصاحبة معمول فعل لفظاً او معنًى.

(ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے المفعول معہٗ (مَذْکُوْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اِسْمٌ) (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (اَلْوَاوِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَاوِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ل) حرفِ جار برائے سببیت مبنی بر کسر (مُصَاحَبَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (مَعْمُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنابر مفعولیت یا مرفوع محلاً بنابر فاعلیت مضاف الیہ مضاف (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذو الحال (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (مَعْنًی) اسمِ مقصور منصوب تقدیراً معطوف، (لَفْظًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال (فِعْلٍ) ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (مَعْمُوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (مُصَاحَبَۃِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مَذْکُوْرٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اِسْمٌ) اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہٗ : فان کان الفعل لفظًا وجاز العطف فالوجھان.

(فَا) برائے تفصیل مبنی بر فتح (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْفِعْلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْعَطْفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (عَطْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (جَازَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اَلْوَجْھَانِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَجْھَانِ) ثنیٰ مرفوع بالف مبتدا (جَائِزَانِ) ثنیٰ مقدر مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھُمَا) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی

برسکون (جَائِزٌ اَنْ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل جئتُ انا وزیدٌ وزیدًا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (جِئْتُ اَنَا وَزَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (زَیْدًا) (بتقدیر جِئْتُ اَنَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم جس میں جواز وجہین ہو (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ جِئْتُ اَنَا وَزَیْدٌ. میں (جِئْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز مؤکد مرفوع محلاً مبنی بر ضم (اَنَا) ضمیر مرفوع منفصل تاکید مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون مؤکد اپنی تاکید سے مل کر معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل جِئْتُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

جِئْتُ اَنَا وَزَیْدًا. میں (جِئْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز مؤکد مبنی بر ضم مرفوع محلاً (اَنَا) ضمیر مرفوع منفصل تاکید مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل (و) بمعنی (مَعَ) مبنی بر فتح جس کے لئے محل اعراب نہیں (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول معہٗ (جِئْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول معہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: والّا تعیّن النّصب. (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) جس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون (لَا) نافیہ جس کی منفی (یَجُزْ) محذوف (لَا یَجُزْ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے العطف، (لَا یَجُزْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (تَعَیَّنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلنَّصْبُ) میں (ال) حرف

تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نَصْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (تَعَیَّنَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل جئتُ وزیدًا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (جِئْتُ وَزَیْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُـهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم جس کا عطف جائز نہ ہو (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ جئتُ وزیدًا. میں (جِئْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (و) بمعنی (مَعَ) مبنی بر فتح جس کے لئے محل اعراب نہیں (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول معہٗ (جِئْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول معہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وان کان معنیً وجاز العطف تعیّن العطف. (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے الفعل (مَعْنیً) اسم مقصور منصوب تقدیراً خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْعَطْفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (عَطْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (جَازَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (تَعَیَّنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْعَطْفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (عَطْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (تَعَیَّنَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل مالزید وعمرو. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَالِزَیْدٍ

(وَعَمْرٍو) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم جس کا عطف متعیّن (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مالزید وعمرو. میں (ما) استفہامیہ اسم مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (عَمْرٍو) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہٗ: والا تعین النصب. (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) جس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون (لَا) نافیہ جس کی منفی (یَجُزْ) محذوف (لَا یَجُزْ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے العطف (لَا یَجُزْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (تَعَیَّنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (اَلنَّصْبُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نَصْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (تَعَیَّنَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہٗ: مثل مالک وزیدًا وماشانک وعمرًا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَالَكَ وَزَيْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (مَاشَانَكَ وَعَمْرًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم جس میں نصب متعین بر تقدیر عدم جواز عطف (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ ما لك وزيدًا. (ما) برائے استفہام مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ك) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

وَزَيْدًا. میں (واو) بمعنی (مَعَ) مبنی بر فتح جس کے لئے محل اعراب نہیں (زَيْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول معہٗ جس کا فعل معنی (مَاتَصْنَعُ) ہے جس میں (مَا) اسم برائے استفہام مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ مقدم (تَصْنَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح (تَصْنَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مَاشَانُكَ وعمرًا. میں (مَا) اسم برائے استفہام مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (شَانُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح (شَانُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

وعَمرًا. میں (واو) بمعنی (مَعَ) مبنی بر فتح جس کے لئے محل اعراب نہیں (عَمْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول معہٗ جس کا فعل معنی (مَا تَصْنَعُ) ہے جس میں (مَا) اسم برائے استفہام مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ مقدم (تَصْنَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح (تَصْنَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم اور مفعول معہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: لانّ المعنى ماتصنع. (ل) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَنَّ) حرف مشبہ بفعل موصول حرفی مبنی بر فتح (اَلْمَعْنٰی) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَعْنٰی) اسم مقصور منصوب تقدیراً اسم (مَاتَصْنَعُ) مراد اللفظ بتقدیر مضاف ای معنی مَاتَصْنَعُ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں

(اَنَّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور محلًا جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر (ھٰذَا) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (ھٰذَا) میں (ھا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلًا مبتدا جس کا مشار الیہ مذکورہ مثالوں میں فعل کی معنویّت کا حکم مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ما تصنع. میں (مَا) اسمیہ برائے استفہام مبنی برسکون منصوب محلًا مفعول بہ مقدم (تَصْنَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی برسکون (ت) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح (تَصْنَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

الحال [1]

اور اسی سے حال ہے

مابیّن [2] هيئة الفاعل او المفعول به لفظًا

وہ ایسا اسم ہے جو بیان کرے حالت فاعل یا مفعول بہ کی جو لفظی ہوں

او معنًى مثل [3] ضربت زيدًا قائمًا و

یا معنوی جیسے ضَرَبْتُ زیدًا قَائِمًا اور

زيد في الدّار قائمًا وهٰذا زيدٌ قائمًا

زیدٌ فی الدّار قائمًا اور ھٰذا زیدٌ قائمًا

وعاملها[۱] الفعل او شبهه او معناه

اور اس کا عامل فعل ہوتا ہے یا شبہ فعل یا معنی فعل

[۱] **قوله: الحال الخ.** مفاعیل خمسہ کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ان کے ملحقات کا بیان شروع فرماتے ہیں۔ یہاں پر بھی بقرینۂ سابق (ومنه) مقدر ہے جس میں (و) حرفِ عطف اور (منه) خبر مقدم اور (الحال) مبتدائے مؤخر۔ ملحقات سات ہیں: (۱) حال (۲) تمیز (۳) مستثنیٰ (۴) خبر کَانَ وغیرہ (۵) اسم اِنَّ وغیرہ (۶) اسم لائے نفی جنس (۷) خبر ما ولا مشابہ بلیس۔ ان کے ملحق ہونے کی وجہ ابتدائے کتاب میں مصنف علیہ الرحمۃ کے قول وَالنَّصْبُ عَلَامَةُ الْمَفْعُوْلِيَةِ کی شرح میں اجمالاً گذر چکی ہے جس کی تفصیل یہ کہ اوّل تین فضلہ ہونے میں مشابہت رکھنے کی بنا پر ملحق کئے گئے اور آخری چار مفعول بہ کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر۔ وجہ شبہ ایسی چیز کے بعد واقع ہونا جس کا تعقّل مرفوع کے ساتھ بدون تعقّل منصوب تام نہ ہو۔ یہ دونوں میں مشترک ہے کہ مفعول بہ فعل متعدی کے بعد واقع ہوتا ہے جس کا تعقّل فاعل کے ساتھ بدون تعقّل مفعول بہ تام نہیں۔ اسی طرح خبر (کَانَ) وغیرہ (کَانَ) وغیرہ کے بعد واقع ہوتی ہے اور (کَانَ) وغیرہ کا تعقّل اسم کے ساتھ بدون تعقّل خبر تام نہیں ہوتا۔ اسی طرح (اِنَّ) وغیرہ کے معانی کا تعقّل لائے نفی جنس کے معنی کا تعقّل (ما ولا) مشابہ بلیس کے معانی کا تعقّل اپنے اپنے مرفوع کے ساتھ اپنے اپنے منصوب کے بغیر تام نہیں۔ اسی مشابہت کی بنا پر ان چاروں کو مفعول بہ کے ساتھ ملحق کر دیا گیا۔ ان ملحقات کے ذکر میں تقدیم وتاخیر کی وجہ یہ کہ حال کو تمیز پر اس لئے مقدم کیا کہ یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے بخلاف تمیز کہ وہ کبھی مجرور بھی ہوتی ہے اور تمیز کو مستثنیٰ پر اس لئے مقدم کیا کہ تمیز بہ نسبت مستثنیٰ منصوبات میں ادخل ہے کہ یہ اکثر منصوب ہوتی ہے اور مجرور بقلّت بخلاف مستثنیٰ کہ اُس پر تینوں اعراب آتے ہیں۔ پھر ان تینوں میں لفظ اور محل کے اعتبار سے اعراب متفاوت نہیں کہ لفظاً منصوب ہوں اور محلاً کچھ اور بخلاف اسم (اِنَّ) اور اسم لائے نفی جنس کہ یہ لفظاً منصوب ہوتے ہیں اور محلاً مرفوع کیونکہ یہ باعتبار اصل مبتدا تھے۔ اسی واسطے ان پر باعتبار محل جو اسم معطوف ہو وہ مرفوع ہوتا ہے اور بخلاف خبر (کَانَ) اور خبر (ما ولا) مشابہ بلیس کہ یہ لفظاً منصوب اور محلاً مرفوع ہوتی ہیں کیونکہ باعتبار اصل یہ خبر مبتدا تھیں۔ اسی واسطے (اِنَّ) اور (کَانَ) اور (لائے نفی

جنس) اور (مَا و لَا) کو نواسخ مبتدا و خبر کہتے ہیں۔ پس باعتبار لفظ و محل عدم تفاوت کے باعث وہ تینوں بہ نسبت ان چاروں کے منصوبات میں ادخل ہوئے۔ اسی واسطے ان تینوں کو ان چاروں پر مقدم کر دیا۔ پھر خبر (کَانَ) کو اسم (اِنَّ) پر اس لئے مقدم کیا کہ اس کا عامل فعل ہے تو یہ مفعول کے ساتھ اشبہ ہوئی۔ پھر اسمِ (اِنَّ) کو اسم (لائے نفی جنس) پر اس لئے مقدم کیا کہ (اِنَّ) بہ نسبت (لائے نفی جنس) عمل میں اقویٰ ہے۔ وجہ یہ کہ (لائے نفی جنس) کا عمل (اِنَّ) کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر ہے۔ مشابہت (مبالغہ) میں ہے کہ (اِنَّ) مبالغہ فی الاثبات کے لئے آتا ہے اور یہ مبالغہ فی النفی کے واسطے تو (اِنَّ) مشبّہ بہ ہوا اور یہ مشبّہ اور مشبّہ بہ مشبّہ سے اقویٰ ہوتا ہے تو اقویٰ کا معمول بھی غیر اقویٰ کے معمول سے اقویٰ ہوا۔ اسی واسطے ذکر میں مقدم کیا گیا پھر اسم لائے نفی جنس کو خبرِ (مَـا و لَا) مشابہ بلیس پر اس لئے مقدم کیا کہ (لائے نفی جنس) کا عمل اسم میں اہل حجاز اور بنی تمیم کے درمیان متفق علیہ ہے بخلاف (مَـا و لَا) کہ یہ دونوں 'بنی تمیم' کے نزدیک سرے سے عامل ہی نہیں تو اسم (لا) کا اسم ہونا متفق علیہ ہوا بخلاف خبر (مَا و لَا) کہ وہ متفق علیہ نہیں اور شک نہیں کہ متفق علیہ کو غیر متفق علیہ پر مزیت ہوتی ہے۔ اسی واسطے اسم (لا) کو مقدم ذکر فرمایا۔

۲ **قولہ: مایبیّن الخ**. یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ حال کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ وہ ایسا اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہ کا حال فاعل یا مفعول بہ ہونے کی حیثیت سے بیان کرے خواہ فاعل اور مفعول بہ از روئے لفظ فاعل اور مفعول بہ ہوں یا از روئے معنی اس سے ظاہر ہوا کہ (مـا) سے مراد اسم ہے اور وہ (ھو) مقدر مبتدا کی خبر اور (ھیاۃ) بمعنی حال نہ کیفیت، کمافی القاموس اور (لـفـظًا) اور (مـعـنیً) فاعل اور مفعول بہ کی تمیز ہیں اور از روئے لفظ فاعل اور مفعول بہ ہونے سے مراد یہ کہ فاعل کی فاعلیّت اور مفعول بہ کی مفعولیّت لفظ کلام کے اعتبار سے ہو یعنی اُن کا عامل کلام میں مذکور ہو یا مقدر فحوائے کلام سے مستنبط نہ ہو اور وہ خود حقیقۃً ملفوظ ہوں یا ضمناً اور از روئے معنی فاعل اور مفعول بہ ہونے سے مراد یہ کہ فاعل کی فاعلیّت اور مفعول بہ کی مفعولیّت ایسے معنی کے اعتبار سے ہو جو فحوائے کلام سے مستفاد ہوتے ہیں لیکن اُن کا عامل نہ کلام میں مذکور ہو نہ مقدر۔ اتنا محفوظ رکھئے مزید وضاحت آنے والی مثالوں سے ہو جائے گی۔ (ھیاۃ) کے ذکر سے تمیز خارج ہو گئی کہ وہ (ھیأۃ) کا بیان نہیں کرتی بلکہ ذات مذکورہ یا مقدرہ کو بیان کرتی ہے **کـمـا سیاتی** اور (ھیأۃ) کی اضافت بسوئے فاعل یا بسوئے مفعول بہ کرنے سے وہ اسم نکل گیا جو غیر فاعل یا غیر مفعول بہ کی (ھیـئـت) بیان

کرے مثلاً مبتدا کی جیسے: (زَيْدُ الْعَالِمُ اَخُوْكَ) کہ اس میں (اَلْعَالِمُ) ہیئت بیان کرتا ہے (زَیْد) مبتدا کی، نہ فاعل، نہ مفعول بہ کی اور قید حیثیت سے صفت فاعل اور صفت مفعول بہ نکل گئی کہ یہ فاعل یا مفعول بہ کی ہیئت تو بیان کرتی ہے مگر یہ بیان فاعل یا مفعول بہ ہونے کی حیثیت سے نہیں ہوتا جیسے: (جَاءَنِیْ زَيْدُ الْعَالِمُ) اور (رَأَيْتُ زَيْدَ الْعَالِمَ) کہ اس میں (اَلْعَالِمَ) ہیئت تو ضرور بیان کرتا ہے مگر نہ فاعل یا مفعول بہ ہونے کی حیثیت سے بلکہ مطلقاً یعنی یہ بیان کرتا ہے کہ (زید) علم کے ساتھ متصف ہے خواہ مجی کا فاعل یا رویت کا مفعول بہ ہو یا نہ ہو بخلاف حال کہ وہ یہ بیان کرتا ہے کہ فاعل یا مفعول بہ فاعل یا مفعول بہ ہونے کے وقت ہیئت کے ساتھ متصف ہیں لیکن **یہ یاد رہے کہ** صفت مبتدا یا صفت فاعل کا خروج کلمۂ (ما) سے اغماض کرتے ہوئے ہے کیونکہ اُس سے مراد اسم منصوب اس لئے کہ زیر بحث اسمائے منصوبہ ہیں اور یہ دونوں منصوب نہیں ہوتے اور (هَيْأَةُ الْفَاعِلِ اَوِ الْمَفْعُوْلِ بِهٖ) سے خروج اُسی چیز کا ہوگا جو ماقبل یعنی (ما) میں داخل ہو کہ خروج دخول کے بعد ہوتا ہے۔ پس اگر کلمۂ (ما) کو ملحوظ رکھا گیا تو (هَيْأَةُ الْفَاعِلِ اَوِ الْمَفْعُوْلِ بِهٖ) سے خروج نہ ہوگا کہ یہ اس میں داخل ہی نہیں، تو پھر خروج کیسا؟ اس تعریف میں (مـا) جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور (يُبَيِّنُ) الخ فصل جس سے محدود کے ماسوا منصوبات خارج ہو گئے۔

سوال: تعریف جامع نہیں کہ حال کے بعض افراد اُس سے نکل گئے جیسے: (ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ) کہ اس میں (رَاكِبَيْنِ) فاعل اور مفعول بہ دونوں کی ہیئت بیان کرتا ہے اور تعریف میں یہ تھا کہ فاعل یا مفعول بہ کی ہیئت بیان کرے؟

جواب: تعریف میں کلمۂ (او) برائے منع خلو ہے جو اجتماع کے منافی نہیں۔

سوال: اب بھی تعریف جامع نہیں کہ حال کے بعض افراد پھر بھی نکل گئے جیسے: (ضَرَبْتُ الضَّرْبَ شَدِيْدًا) کہ اس میں (شَدِيْدًا) حال ہے جو نہ فاعل کی ہیئت کا مبیّن نہ مفعول بہ کی بلکہ مفعولِ مطلق کی کہ (اَلضَّرْبَ) مثال مذکور میں مفعولِ مطلق ہے اسی طرح (جِئْتُ وَزَيْدًا رَاكِبًا) اور (ضَرَبْتُ عَمْرًا وَزَيْدًا رَاكِبًا) کہ ان میں (رَاكِبًا) حال ہے جو نہ فاعل کی ہیئت بیان کرتا ہے نہ مفعول بہ کی، بلکہ مفعول معہٗ کی کہ (زَيْدًا) دونوں مثالوں میں مفعول معہٗ ہے؟

جواب: فاعل اور مفعول بہ میں تعمیم ہے خواہ حقیقۃً ہوں یا حکماً، اوّل مثال میں (اَلضَّرْبَ) حکماً مفعول بہ کہ

مثال مذکور بمعنی (اَخَذْتُ الضَّرْبَ شَدِیْدًا) ہے اور مثال دوم (زَیْدًا) مفعول معہٗ فاعل کے ساتھ مصاحب ہونے کی بنا پر حکماً فاعل ہے اور مثال سوم میں (زیـــدًا) مفعول معہٗ مفعول بہ کے ساتھ مصاحب ہونے کی بنا پر حکماً مفعول بہ ہے۔

سوال: اب بھی تعریف جامع نہیں ہوئی کہ حال مضاف الیہ سے بھی واقع ہوتا ہے جو نہ فاعل نہ مفعول بہ جیسے آیت کریمہ: (وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا) میں (حَنِیْفًا) اسمِ رسالت (اِبْرَاهِیْمَ) سے حال ہے جو نہ فاعل نہ مفعول بہ، بلکہ مضاف الیہ ہے اور آیت کریمہ: (اِنَّ دَابِرَ هٰؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِیْنَ) میں (مُصْبِحِیْنَ) حال ہے (هٰؤُلَآءِ) سے جو مضاف الیہ ہے، نہ فاعل، نہ مفعول بہ؟

جواب: جی نہیں، اسمِ رسالت (اِبْـرَاهِیْـمَ) حکماً مفعول بہ ہے اور (هٰؤُلَآءِ) حکماً نائب فاعل اور تعریف میں واقع لفظ (اَلْـفَـاعِلِ) اس کو بھی شامل۔ اوّل کی وجہ یہ کہ جب مضاف فاعل یا مفعول بہ ہو اور اس کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر سکیں تو مضاف الیہ حکماً فاعل یا مفعول بہ ہوتا ہے کیونکہ وہ مفہوم کے ساتھ فعل شخصی کے تعلق کی صحت اُن دونوں مفہوم کے باعتبار سے تعلق فعل متحد ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ یہاں پر (مِـلَّةَ) مضاف اور اسمِ رسالت (اِبْـــرَاهِیْــمَ) مضاف الیہ اسی قبیل سے ہیں کہ اسمِ رسالت (اِبْرَاهِیْمَ) مضاف الیہ کو (مِلَّةَ) مضاف کے قائم مقام کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں فعلِ شخصی (اِتَّبَعَ) کے تعلق میں متحد ہیں۔ اس لئے کہ اتباعِ ملّت اتباعِ ابراہیم ہے اور اتباعِ ابراہیم اتباعِ ملّت۔ **نظر بر آں** اسمِ رسالت (اِبْـرَاهِیْـمَ) حکماً مفعول بہ ہوا کہ (مِـلَّةَ) مفعول بہ حقیقۃً ہے اور دوم کی وجہ یہ کہ جب مضاف فاعل یا مفعول بہ ہو اور مضاف الیہ کا جزو خواہ مضاف الیہ کی اقامت مضاف کی جگہ صحیح ہو یا نہ ہو تو اس صورت میں مضاف الیہ کا حال گویا مضاف کا حال ہے کیونکہ مضاف الیہ **ذات** ہے اور مضاف **داخــل فــی الـذّات** اور **داخل فی الذّات** حکمِ ذات میں ہوتا ہے تو **ہیئتِ ذات** کا **مُبَیِّنْ داخل فی الذّات** کی **ہیئت** کا **مُبَیِّنْ** ہوا اور **داخل فی الذّات** فاعل ہے یا مفعول بہ تو حال کا فاعل یا مفعول بہ کی **ہیئت** کا **مُبَیِّنْ** ہونا صحیح ہو گیا۔ **نظر بر آں** آیت کریمہ میں (دَابِرَ) بمعنی اصل مضاف اپنے مضاف الیہ (هٰؤُلَآءِ) کا جزو ہے کہ اصل شئ جزو شئ ہوتی ہے اور (مُـصْـبِـحِیْنَ) حال ہے (هٰؤُلَآءِ) مضاف الیہ سے اور ایسے مضاف الیہ کا حال گویا مضاف کا حال ہوتا ہے تو (مُـصْـبِـحِیْنَ) گویا (دَابِـرَ) مضاف کا حال ہوا اور (دَابِـرَ) حکماً نائب

فاعل ہے بایں طور کہ (مَقْطُوْعٌ) اسم مفعول میں ضمیر مستتر کا وہ مرجع ہے اور ضمیر مستتر نائب فاعل حقیقۃً تو باعتبار ضمیر مرجع نائب فاعل حکماً، پس (مُصْبِحِیْنَ) گویا نائب فاعل سے حال ہوا۔

سوال: اب بھی تعریف جامع نہیں کہ (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ قَاعِدًا اَبُوْہُ عِنْدِیْ) میں (قَاعِدًا) حال ہے جو نہ فاعل کی ہیئت بیان کرتا ہے، نہ مفعول بہ کی؟

جواب: جیسے صفت عام ہے کہ صفت بحال موصوف اور صفت بحال متعلقِ موصوف، اسی طرح حال میں تعمیم ہے کہ فاعل اور مفعول بہ کی ہیئت بیان کرے یا ان کے متعلق کی، یہ حال متعلق فاعل کی ہیئت بیان کررہا ہے، پس متن میں (اَوْ مُتَعَلِّقِ اَحَدِھِمَا) مقدر ہے۔

۳؎ **قولہ: مثل ضَرَبْتُ زَیْدًا قَائِمًا الخ.** فاعل لفظی حقیقۃً یا مفعول بہ لفظی حقیقۃً کی مثال ہے کہ تائے متکلم کی فاعلیت یا (زَیْدًا) کی مفعولیت لفظِ کلام کے اعتبار سے ہے کہ ان کا عامل اس کلام میں مذکور ہے اور یہ دونوں حقیقۃً ملفوظ ہیں تردید اس لئے کی گئی کہ (قَائِمًا) ایک ہی سے حال ہوسکتا ہے فاعل سے یا مفعول بہ سے لیکن اس مثال میں (قَائِمًا) کو فاعل سے حال قرار دینا نحات کے بیان کردہ ضابطہ کے خلاف ہے۔ وہ ضابطہ یہ کہ جب کلام میں ایسی چیز واقع ہو جس کو فاعل اور مفعول بہ ہر ایک سے حال قرار دے سکیں، پس اگر دونوں سے متاخر ہے تو اس کو متاخر کا حال قرار دینا واجب ہے۔

نظر برآں مثالِ ہذا میں واجب ہے کہ اُس کو (زَیْدًا) سے حال قرار دیں کہ وہ فاعل سے متاخر ہے اور اگر دونوں پر متقدم ہو جیسے: (قَائِمًا ضَرَبْتُ زَیْدًا) یا دونوں میں متوسط ہو جیسے: (ضَرَبْتُ قَائِمًا زَیْدًا) تو متقدم سے حال قرار دینا واجب ہے۔ **نظر برآں** ان دونوں مثالوں میں تائے متکلم سے ہوا **کذا فی الفوائد الشافیہ** اور (زَیْدٌ فِی الدَّارِ قَائِمًا) یہ فاعل لفظی حکماً کی مثال ہے اور وہ ضمیر (ھو) ہے جو (فِی الدَّارِ) میں مستتر، وجہ استتار یہ کہ متعلق ظرف (حَصَلَ) یا (حَاصِلٌ) کو جب بقرینۂ ظرف حذف کیا گیا کہ ظرف فعل عام پر دلالت کرتا ہے تو اس کی ضمیر فاعل ظرف میں آگئی جو ذوالحال ہے۔ پس یہ ضمیر فاعل لفظی ہوئی کہ اس کا عامل کلام میں مقدر ہے اور جب عامل مقدر ہوا تو اس کی فاعلیت نفسِ کلام سے مفہوم ہوئی تو یہ فاعلِ لفظی مگر حکماً نہ حقیقۃً کہ ضمیر مستتر حکماً ملفوظ ہوتی ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنی شرح میں اس کو فاعل معنوی کی مثال قرار دیا ہے بایں وجہ کہ (حَصَلَ) یا (حَاصِلٌ) کی تقدیر بضرورت لفظ

ہے کہ جار مجرور کے لئے متعلق واجب نہ بضرورتِ معنی، اسی واسطے عربی کے نزدیک اس کے معنی کا انفہام بدون اعتبار تقدیر ہوتا ہے چونکہ (حَصَلَ) یا (حَاصِلٌ) کی تقدیر بضرورتِ معنی نہیں۔ **نظر بر آں** اُس کو ایسے عامل کے حکم میں قرار دیا جو انداز کلام سے مفہوم ہوتا ہے اور جو انداز کلام سے مفہوم ہو وہ عامل معنوی ہوتا ہے تو یہ عامل معنوی ہوئے اور ان کا فاعل فاعلِ معنوی ہوا۔ پس ضمیر مذکور معنوی فاعل ہوئی اس (قَائِمًا) کو (زَيْدٌ) مبتدا سے حال قرار دینا درست نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ ذوالحال اور حال کا عامل مختلف ہوجائے جو اکثر نحات کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ ذوالحال یعنی مبتدا کا عامل ابتدا ہے اور حال کا عامل فعل معنوی اختلافِ عامل جائز اس لئے نہیں کہ حال سے عاملِ ذوالحال کی تقیید مقصود ہوتی ہے۔ **نظر بر آں** (قَائِمًا) ابتدا کی قید ہوا اور مقصود ہے (حَصَلَ) یا (حَاصِلٌ) کی تقیید علاوہ ازیں مبتدا نہ فاعل ہے نہ مفعول بہ پھر اس سے حال کس طرح ہوگا۔

سوال: برطریق مصنف علیہ الرحمۃ یہ مبتدا فاعل معنوی ہے کیونکہ یہ ظرف میں مستتر ضمیر کا مرجع اور اس کے ساتھ متحد ہے اور وہ ضمیر فاعل معنوی ہے تو یہ بھی بنابر اتحاد فاعل معنوی ہوا جیسے: (دَابِرُ) کو نائب فاعل اس لئے قرار دیا گیا کہ وہ (مَقْطُوْع) میں ضمیر مستتر کا مرجع ہے اور اس کے ساتھ متحد؟

جواب: (دَابِرُ) پر قیاس درست نہیں کہ یہ قیاس مع الفارق ہے، وجہ یہ کہ (مَقْطُوْع) کی ضمیر نائب فاعل حقیقۃً ہے تو اُس کا حکم نائب فاعلیت متحد کو دے سکتے ہیں بخلاف ضمیر ظرف کہ وہ فاعل معنوی حقیقۃً نہیں بلکہ حکماً ہے کیونکہ اس کا عامل حکماً عامل معنوی ہے تو مرجع کے لئے اس کا حکم لینا سوال از فقیر کے قبیل سے ہوگا جو مناسب نہیں بخلاف ضمیر (مَقْطُوْع) کہ اُس کا حکم لینا سوال از غنی کے قبیل سے ہے جس کے مناسب ہونے میں شک نہیں۔

مصرع — نحویاں را مغز باید چون شہاں

اور (هٰذَا زَيْدٌ قَائِمًا) یہ مفعول بہ معنوی کی مثال ہے اور وہ (زَيْدٌ) ہے کیونکہ اس کی مفعولیت لفظ کلام اور منطوق کلام کے اعتبار سے نہیں کہ اس اعتبار سے تو یہ خبر ہے بلکہ ایسے عامل کے اعتبار سے جو فحوائے کلام سے مستفاد ہوتا ہے یعنی (أُشِيْرُ) ای أُشِيْرُ اِلٰى زَيْدٍ کہ فعل اشارہ بواسطۂ (اِلٰى) متعدی ہوتا ہے تو (زَيْدٌ) مفعول بہ بواسطۂ حرف جر ہوا، فحوائے کلام سے عامل مفعول بہ کے مستفاد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کلام اور معنی مقصود اُس عامل کے اعتبار کو مقتضی نہ ہوں بلکہ اُس کا اعتبار محض صحتِ خیال کے لئے ہو، ایسے عامل کو عامل معنوی کہتے ہیں اور مفعول بہ کو مفعول بہ معنوی، اس کی علامت یہ ہے کہ ذوالحال کا ترکیب میں مفعول بہ

کے بجائے دوسرا نام ہوگا اور اعراب نصب کے بجائے رفع جیسے ترکیب مذکور میں (زَیْدٌ) کا نام خبر ہے اور اعراب رفع۔ **نظر بر آں** (زَیْدٌ) کی مفعولیت معنوی مفعولیت ہوئی اور (زَیْدٌ) مفعول بہ معنوی اور اگر لفظ کلام اور معنیٰ مقصود اعتبارِ عامل کو مقتضی ہیں تو ایسے عامل کو عامل لفظی کہا جاتا ہے اور مفعول بہ کو مفعول بہ لفظی اور اس کی علامت یہ ہے کہ ذوالحال کو ترکیب میں مفعول بہ کہتے ہیں، اس کا کوئی دوسرا نام نہیں ہوتا اور اعراب بھی نصب ہوتا ہے جیسے مثال مذکور، (ضَرَبْتُ زَیْدًا قَائِمًا) کہ یہ کلام باعتبار نصب (زَیْدًا) اعتبار عامل کو مقتضی ہے اور معنیٰ مقصود یعنی وقوعِ ضَرْبٌ بر (زَیْدٌ) بھی اعتبار عامل کو مقتضی ہیں اور ترکیب مذکور میں (زَیْدًا) کا نام بھی مفعول بہ ہے، کوئی دوسرا نام نہیں اور اس کا اعراب بھی نصب ہے۔ **نظر بر آں** (زَیْدًا) مفعول بہ لفظی ہوا، اور (ضَرَبْتُ) عامل لفظی۔

۴ قوله: وعاملها الفعل الخ. یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ حال کے عامل کو بیان فرماتے ہیں کہ وہ کبھی فعل ہوتا ہے خواہ مذکور جیسے: (ضَرَبْتُ زَیْدًا قَائِمًا) میں (قَائِمًا) کا عامل (ضَرَبْتُ) فعل مذکور ہے خواہ مقدر جیسے: (زَیْدٌ فِی الدَّارِ قَائِمًا) میں (قَائِمًا) کا عامل (حَصَلَ) مقدر ہے، اگر (فِی الدَّارِ) ظرف کا متعلق بر مذہب نحات بصریہ فعل قرار دیا جائے اور کبھی حال کا عامل شبہ فعل ہوتا ہے، شبہ فعل اُس کو کہتے ہیں جو فعل جیسا عمل کرے اور جس ترکیب میں واقع ہے اُس میں مقصود ہو اور وہ چھ ہیں: (۱) اسم فاعل، (۲) اسم مفعول، (۳) صفت مشبہ، (۴) اسم تفضیل، (۵) مصدر، (۶) اسم فعل، یہ سب کے سب حال میں مذکور ہو کر عمل کرتے ہیں اور مقدر ہو کر بھی، جبکہ تقدیر پر قرینہ ہو، اسم فاعل مذکور جیسے: (زَیْدٌ شَارِبٌ مَاءَ زَمْزَمَ قَائِمًا) اسم فاعل مقدر: (زَیْدٌ فِی الدَّارِ قَائِمًا) جبکہ بر مذہب کوفیہ ظرف کا متعلق (حَاصِلٌ) مقدر قرار دیا جائے اسم مفعول مذکور جیسے: (زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ مَشْدُوْدًا) صفت مشبہ مذکور جیسے: (زَیْدٌ حَسَنٌ ضَاحِكًا) اسم تفضیل مذکور جیسے: (زَیْدٌ اَفْصَحُ النَّاسِ خَطِیْبًا) مصدر مذکور جیسے: (اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا مُصَلِّیًا) اسم فعل مذکور جیسے: (نَزَالِ مُسْرِعًا) مقدرات کی امثلہ کا استخراج بذمہ اساتذہ اور کبھی حال میں عامل معنیٰ فعل ہوتے ہیں جن کی تعریف گزر گئی کہ معنیٰ فعل یا بالفاظ دیگر فعل معنوی وہ ہے جو عبارت میں مذکور ہو نہ مقدر، بلکہ فحوائے کلام سے مستفاد ہوتا ہو جیسے: (اُشِیْرُ هٰذَا زَیْدٌ قَائِمًا) میں کَمَا مَرَّ اور (اُشَبِّهُ) كَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ صَائِلًا میں، اور (اَتَمَنّٰی) لَیْتَ زَیْدًا عِنْدَنَا

قَائِمًا اور (اَتَرَجّٰی) لَعَلَّ زَیْدًا عِنْدَنَا قَائِمًا میں ان چاروں مثالوں میں (زَیْد) ذوالحال ہے اور (قَائِمًا) اور (صَائِلًا) حال۔

سوال: ان دونوں حال میں (اُشِیْـــرُ) وغیرہ مذکورہ افعال معنوی عامل ہیں اور (زَیْـــد) ذوالحال میں (ابتِداء) اور (کَـانَّ) اور (لیتَ) اور (لَـعَلَّ) تو حال اور ذوالحال کا عامل مختلف ہوگیا، حالانکہ دونوں کے عامل کا اتحاد واجب ہے، **کما هو المشهور** کا؟

جواب: اتحاد میں تعمیم ہے خواہ تحقیقاً ہو یا تقدیرًا، یہاں پر تقدیرًا ہے کہ (هٰـذَا زَیْـدٌ قَـائِمًـا) کی تقدیر (اُشِیْرُ اِلٰی زَیْدٍ قَائِمًا) ہے جس میں دونوں کا عامل (اُشِیْرُ) اسی طرح باقی امثلہ میں۔

سوال: اس تقدیر میں (زَیْد) ذوالحال کا عامل (اِلٰی) ہے، نہ (اُشِیْرُ) پھر عامل مختلف ہوگیا؟

جواب: (زَیْد) مفعول بہ غیر صریح ہے جو لفظاً مجرور (بالٰی) محلًا منصوب تو (اُشِیْرُ) باعتبار محل عامل ہوا۔ پس دونوں کا عامل متحد ہوگیا۔

فائدہ: (هٰذَا زَیْدٌ قَائِمًا) میں کوفیہ حال کا عامل بوجہ سبقت ہائے تنبیہ سے مستفاد (اُنبه) کو قرار دیتے ہیں اور بصریہ بوجہ قرب (ذا) اسم اشارہ سے مستفاد (اُشِیْـــرُ) کو ہم نے یہی اختیار کیا وجہ یہ کہ (زَیْد) مشار الیہ ہوسکتا ہے نہ (مُـنبَّـه عَلَیه) کیونکہ (مُـنبَّـه عَلَیه) کَوْنُ ذَا زَیْدًا ہے نہ فقط (زَیْد) بخلافِ مشار الیہ کہ وہ (زَیْد) ہے وجہ یہ کہ مشار الیہ ذات ہوتا ہے اور (مُنبَّـه عَلَیْـه) ذات نہیں ہوتا بلکہ مضمون جملہ ہاں (زَیْد) کو مجازًا (مُـنبَّـه عَلَیْه) قرار دے سکتے ہیں کہ وہ مضمون جملہ کا جزو ہے فتامل اور بعض نحویوں نے معنیٰ فعل یا عامل معنوی کی تعریف یوں کی ہے کہ عامل معنوی وہ ہے جس سے معنیٰ فعل مستفاد ہوں بریں تقدیر حال میں عامل خود اسم اشارہ ہوا یا ہائے تنبیہ، اُس میں یہ خرابی لازم آتی ہے کہ حال اور ذوالحال کا عامل مختلف ہوجائے گا کہ ذوالحال (زَیْـــد) کا عامل ابتدار ہے اور حال کا عامل اسم اشارہ یا ہائے تنبیہ، حالانکہ اتحاد واجب کیونکہ حال سے عامل ذوالحال کی تقیید مقصود ہوتی ہے اور ابتدار کی تقیید بے معنی ہے، اِسی مقصود کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ حال اور عامل ذوالحال کے زمانہ میں اتحاد واجب ہے، **(قد انکر وجوب اتحادِ العامل بعض النحاة لکنّه لیس بمرضی عند الثقاة)**

سوال: اربابِ تصنیف کا معمول ہے کہ شرط شی کو اُس کی تعریف کے بعد ذکر کیا کرتے ہیں۔ **نظر برآں**

مناسب یہ تھا کہ مصنف علیہ الرحمۃ اس قول کو مؤخر فرماتے اور قول آئندہ (وَشَرطُهَا الخ) کو مقدم معمول کی مخالفت کیوں فرمائی؟

جواب: مخالفت نہیں، وجہ یہ کہ تعریف میں فاعل ومفعول کی لفظیّت اور معنویّت کا ذکر آ گیا تھا اور اس قول سے فاعل ومفعول کی لفظیّت ومعنویّت کی تحقیق مقصود ہے۔ **نظر برآں** یہ قول تعریف کے لئے بمنزلۂ تتمہ ہوا اور تتمہ شی حکم شی میں ہوتا ہے۔ لہٰذا شرط حال تعریف حال کے بعد مذکور ہوئی اور مخالفت لازم نہ آئی۔ ۱۲

ترکیب

قوله: الحال. (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (حَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے مؤخر جس سے پیشتر (وَمِنْهَا) مقدر جس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح (مِنْ) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت مبنی برسکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اَلْمَنْصُوْبَاتُ) جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برکسر راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: مـا يُبَيِّنُ هيئة الفاعل او المفعول به لفظاً او معنىً.

(مـا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون (يُبَيِّنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے (ما) (هَيْئَةَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَلْفَاعِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (فَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرفِ عطف برائے تقسیم جس کو تنویع بھی کہتے ہیں مبنی برسکون (اَلْمَفْعُوْلِ بِهٖ) مفرد منصرف صحیح علم جس کا جزوِ اوّل مجرور لفظاً اور جزوِ ثانی مشغول باعراب سابق معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (او) حرفِ عطف برائے تقسیم مبنی برسکون (مَعْنًى) اسم مقصور منصوب تقدیرًا معطوف، (لَفْظًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال

سے مل کر مضاف الیہ (هَيْئَةَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (يُبَيِّنُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلا مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلا (هی) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الحال، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل ضربتُ زيدًا قائمًا وزيدٌ في الدّارِ قائمًا وهذا زيدٌ قائمًا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ضَرَبْتُ زَيْدًا قَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (زَيْدٌ فِي الدَّارِ قَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (هٰذَا زَيْدٌ قَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مِثَالُهَا مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے الحال (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ ضَرَبْتُ زَيْدًا قَائِمًا. میں (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (زَيْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ذوالحال (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (قَائِمًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

فائده: جب کوئی لفظ فاعل اور مفعول بہ دونوں سے حال ہو سکتے ہیں اگر دونوں سے متاخر ہے تو متاخر سے حال قرار دیں گے جیسے یہاں پر۔ **نظر بر آں** (قَائِمًا) کو (تا) سے حال قرار دینا درست نہیں اور اگر دونوں پر مقدم ہے یا دونوں میں متوسط ہے تو متقدم سے حال قرار دیں گے۔

زَيْدٌ فِي الدَّارِ قَائِمًا. میں (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (اَلدَّارِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (دَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور

لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (قَائِمًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

هٰذَا زَيْدٌ قَائِمًا. میں (ها) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (قَائِمًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وعاملها الفعل اوشبهه اومعناه. (و) استیناف مبنی بر فتح (عَامِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الحال (عَامِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (اَلْفِعْلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (او) حرفِ عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (شِبْهُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْفِعْلُ) (شِبْهُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف اوّل (او) حرفِ عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (مَعْنٰی) اسم مقصور مرفوع تقدیراً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْفِعْلُ) (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وشرطها[1] ان تكون نكرة وصاحبها معرفة

اور اس کی شرط یہ ہے کہ نکرہ ہو اور ذوالحال معرفہ ہو

غالبًا وارسلها[2] العراك ومررت به وحدهٗ

غالبًا اور ارسلها العراك اور مررت بہ وحدہٗ

ونحوهٗ متاوّل فان[3] كان صاحبها نكرة

اور ان کے مانند مؤوّل ہیں پس اگر ہو ذوالحال نکرہ

وجب تقديمها ولا تتقدم[4] على العامل

تو واجب ہوگی اس کی تقدیم اور نہیں مقدم ہوتا عامل

المعنوى بخلاف[5] الظّرف ولا على

معنوی پر بخلاف ظرف اور نہ

المجرور على الاصح

مجرور بحرفِ جر پر بر مذہب اصح

[1] **قوله: وشرطها الخ.** تعریف حال سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کی شرط بیان فرماتے ہیں کہ جملہ مواد میں اُس کا نکرہ ہونا شرط ہے اور اُس کے ذوالحال کا معرفہ ہونا اکثر مواد میں حال کا نکرہ ہونا اس لئے شرط ہے کہ نکرہ اصل ہے بایں معنی کہ جب متکلم کی غرض نکرہ سے حاصل نہ ہو اُس وقت تعریف کے اعتبار کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور حال سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو حدث فاعل یا مفعول بہ کی طرف منسوب ہے اس کو حال سے مقید کیا جائے اور یہ غرض نکرہ سے حاصل ہو جاتی ہے تو تعریف بے ضرورت ہوئی، نکرہ میں تعمیم ہے خواہ نکرہ محضہ ہو یا نکرہ مخصصہ کَمَا سَيأتِي اور ذوالحال کے اکثر مواد میں

معرفہ ہونے کی شرط اس لئے کہ ذوالحال باعتبار معنی محکوم علیہ ہوتا ہے اور محکوم علیہ کا کلام عرب میں معرفہ ہونا کثیر ہے، جن مواد میں ذوالحال کا معرفہ ہونا شرط ہے، اُن کی تعیین بایں طور کہ وقوع حال کی تراکیب پانچ قسم پر ہیں:

اوّل: وہ ترکیب جس میں ذوالحال نکرہ موصوفہ ہو یا مضاف جیسے: (جَاءَ نِی رَجُلٌ مِنْ بَنِی تَمِیْمٍ فَارِسًا) اور (جَاءَ نِی غُلامُ رَجُلٍ رَاکِبًا)

دوم: وہ ترکیب جس میں ذوالحال ایسا نکرہ ہو جو بوجہ عموم فائدہ معرفہ کا افادہ کرے یعنی محتاج تعریف نہ ہو جیسے معرفہ محتاج تعریف نہیں ہوتا خواہ یہ عموم عموم بنفسہٖ ہو جیسے: فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ اَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا) کہ اس میں (کلٌّ) نکرہ ہے جس کا عموم بنفسہٖ کہ اُس کی وضع احاطہ کے لئے اور (اَمْرًا) حال بمعنی (مَا مُوْرًا بِهٖ) ہے یا بواسطہ یعنی اس بنا پر کہ حیزِ نہی میں واقع ہے جیسے: (لَا تَضْرِبْ رَجُلًا مَشْدُوْدًا) یا حیزِ نفی میں جیسے: (مَاجَاءَ نِی رَجُلٌ رَاکِبًا) یا اُس کے حیز میں جو نفی کے معنی میں ہو جیسے: (فَلَمَّا جَاءَ نِی رَجُلٌ رَاکِبًا)

سوم: وہ ترکیب جس میں ذوالحال حیز استفہام میں واقع ہو جیسے: (هَلْ اَتَاكَ رَجُلٌ رَاکِبًا) کہ اس میں نکرہ غیر موجب ہونے میں اُس نکرہ کے مشابہ ہے جو حیزِ نفی میں واقع ہوتا ہے نہ استغراق میں کہ یہ مستغرق نہیں ہوتا۔

چھارم: وہ ترکیب جس میں ذوالحال نکرہ کلام منفی میں قبل (اِلَّا) ہو اور حال بعد (اِلَّا) جیسے: (مَاجَاءَ نِی رَجُلٌ اِلَّا رَاکِبًا)

پنجم: وہ ترکیب جس میں حال ذوالحال نکرہ پر مقدم ہو جیسے: (مَا ضَرَبْتُ رَاکِبَةً اِمْرَأَةً) یا (ضَرَبْتُ رَاکِبَةً اِمْرَأَةً) حالت نصب میں تقدیم سے التباس بالصفۃ زائل ہو جاتا ہے اور حالت رفع وجر حالت نصب پر طَرْدًا لِلْبَاب محمول کردی گئیں۔ وقوعِ حال کی یہ پانچ تراکیب قلیل ہیں اور ان کے ماسوا تراکیب کثیر، انہیں کثیر تراکیب میں ذوالحال کا معرفہ ہونا شرط ہے۔ اب ظاہر ہوا کہ ہر ذوالحال کا معرفہ ہونا شرط نہیں بلکہ اُسی کا جو ان پانچ تراکیب کے غیر میں واقع ہو، اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ جب (صَاحِبُهَا) کو (تَکُوْنُ) کے اسم یعنی ضمیر مستتر پر معطوف قرار دیں اور (مَعْرِفَةً) کو اُس کی خبر (نَکِرَةً) پر کما هو الظّاهر تو (غَالِبًا) باعتبار اپنے موصوف مقدر (زَمَانًا) (شَرْطُهَا) میں واقع لفظ (شَرْطٌ) کا ظرف ہے

اور اُس کی قید مگر اس اعتبار سے کہ (شَرْطٌ) کا تعلق (كَوْنُ صَاحِبُهَا مَعْرِفَةً) سے ہے اور اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ مطلق حال کے لئے ذوالحال کا معرفہ ہونا زمانہ غالب میں شرط ہے اور زمانۂ غالب اُن پانچ تراکیب کے ماسوا تراکیب کا زمانہ ہے تو،

حاصل یہ نکلا کہ ذوالحال کا معرفہ ہونا اُن پانچ تراکیب کے ماسوا تراکیب میں شرط ہے جو غالب الوقوع ہیں نہ مطلقاً بخلاف حال کہ اُس کا نکرہ ہونا مطلقاً شرط ہے، خواہ اُن پانچ تراکیب میں ہو یا اُن کے ماسوا تراکیب میں اور اگر (غَالِبًا) کو (تَكُوْنُ) کا ظرف قرار دیں تو معنی یہ ہوں گے کہ مطلق حال کے لئے ذوالحال کا زمانۂ غالب میں معرفہ ہونا شرط ہے۔ **نظر بر آں** ذوالحال کی تعریف غالب شرط قرار پائی اور اُس کو شرط کہنا صحیح نہیں، کیونکہ شرط دائم ہوا کرتی ہے نہ غالب، اس محذور سے بچنے کے لئے بعض شراح نے فرمایا کہ (صَاحِبُهَا) مبتدا ہے اور (مَعْرِفَةً) خبر اور (غَالِبًا) مبتدا وخبر کے مابین نسبت کا ظرف اور یہ جملہ اسمیہ (شَرْطُهَا) الخ جملہ اسمیہ پر معطوف ہے مگر یہ احتمال خلافِ ظاہر ہے اور ظاہر وہی کہ (صَاحِبُهَا) کہ اسم (تَكُوْنُ) پر معطوف قرار دیں اور (مَعْرِفَةً) کو اُس کی خبر پر، وجہ ظہور یہ کہ اس صورت میں عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ ہوگا اور اس صورت میں عَطْفُ الْجُمْلَهِ عَلَى الْجُمْلَةِ اور عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ اصل ہے بایں وجہ کہ عطف سے اِشْتِرَاكُ الْاَمْرَيْنِ فِي الْحُكْمِ مقصود ہوتا ہے جس کے معنی یہ کہ دونوں امر محکوم علیہ یا محکوم بہ وغیرہ ہونے میں مشترک ہیں اور یہ عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدِ میں حاصل، نہ عَطْفُ الْجُمْلَهِ عَلَى الْجُمْلَةِ میں، کیونکہ عَطْفُ الْجُمْلَهِ عَلَى الْجُمْلَةِ میں اشتراک فی الثبوت ہوتا ہے جس کے معنی یہ کہ دونوں جملہ ثبوت میں مشترک ہیں، اُس میں اشتراک فی الحکم نہیں ہوتا جو مقصود عطف ہے۔

۲ **قوله: وارسلها العراك الخ.** ایک سوالِ مقدر کا جواب ہے، سوال کی تقریر یہ کہ آپ نے حال کے متعلق یہ قاعدہ بیان فرمایا تھا کہ حال کا نکرہ ہونا شرط ہے۔ یہ قاعدہ حضرت لبید بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شعر سے منقوض ہے: (وَاَرْسَلَهَا الْعِرَاكَ الخ) کہ اس میں (اَلْعِرَاكَ) حال ہے اور نکرہ نہیں کہ معرفہ بالف لام ہے اور عرب کے اس قول سے بھی منقوض ہے: (مَرَرْتُ بِهٖ وَحْدَهٗ) کہ اس میں (وَحْدَهٗ) حال ہے، حالانکہ نکرہ نہیں معرفہ باضافت ہے اور اس قول سے بھی (فَعَلْتَهٗ جَهْدَكَ) کہ اس میں (جَهْدَكَ) حال ہے۔ اس کے باوجود نکرہ نہیں، بلکہ معرفہ باضافت ہے؟

جواب کی تقریر: یہ کہ نقض کے مذکورہ مادے مؤول ہیں، تاویل اوّل یہ کہ مذکور مادے حال نہیں، مفعول مطلق ہیں جن کے افعال مقدر، چنانچہ (اَلْعِرَاكَ) کا فعل مقدر (تَعْتَرِكُ) ہے اور (وَحْدَهٗ) کا (یَحِدُ) یا (یَنْفَرِدُ) اس تقدیر پر یہ مفعولِ مطلق **من غیر لفظہ** ہے اور (جَهْدَكَ) کا فعل مقدر (تَجْتَهِدُ) ہے اور یہ افعال جملہ فعلیہ ہوکر حال ہیں، یہ تاویل امام ابوعلیؒ سے منقول ہے۔

تاویلِ دوم: یہ کہ مذکورہ مادے صورۃً معرفہ ہیں اور حقیقۃً نکرہ کہ نکرات کے مقام میں مستعمل ہیں۔ چنانچہ (اَلْعِرَاكَ) مقام میں (مُعْتَرِكَه) کے اور (وَحْدَهٗ) مقام میں (مُنْفَرِدًا) کے اور (جَهْدَكَ) مقام میں (مُجْتَهِدًا) کے۔ یہ تاویل امام سیبویہؒ سے منقول ہے۔ حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ تفریحاً کسی پہاڑ کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں دیکھا کہ پہاڑ کے دامن میں ایک چشمہ پر کچھ مادہائے گورخر ازدحام کے ساتھ پانی پینے کے لئے پہنچی ہیں اور ایک گورخر بلند مقام پر کھڑا ان کو دیکھ رہا ہے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ اُن کی حفاظت کے لئے کھڑا ہے کہ اگر شکاری کو کھٹکا ہو تو یہ ان کو آگاہ کردے۔ حضرت نے اس منظر عجیب کو دیکھ کر ایک شعر یہ بھی بیان فرمایا جو بتمامہ یوں ہے۔

وارسلها العراك ولم يَذُدْها ولم يشفق علىٰ نغض الدّخال

(اَرْسَلَ) میں ضمیر مستتر فاعل کا مرجع (گورخر) ہے اور ضمیر منصوب (ها) کا مرجع مادہائے گورخر اور (اَلْعِرَاكَ) بمعنی ازدحام اور (يَذُدْ) مشتق ہے (ذود) بمعنی (منع) سے اور (يَشْفِقْ) مشتق ہے (اِشْفَاقْ) بمعنی (خَوْف) سے اور (نَغْضِ) بمعنی پیاسا رہ جانا اور (دُخَالْ) کے معنی ہیں آب خوردہ اونٹ کو دو پیاسے اونٹوں کے درمیان کرکے حوض پر بھیجنا تاکہ کچھ پیاسا رہ گیا ہو تو اور پی لے مگر یہاں پر مراد مداخلت یعنی مزاحمۃ ہے اور معنی شعر یہ ہیں کہ اُس حمار وحشی نے ماداؤں کو پانی پینے کے لئے بھیج دیا درآنحالیکہ وہ ازدحام کے ساتھ گئیں اور اُن کو ازدحام سے روکا بھی نہیں اور نہ اُس کو یہ خطرہ گزرا کہ بوجہ ازدحام پیاسی رہ جائیں گی۔

۳ قولہ: فان كان صاحبها الخ. شرط حال بیان کرنے کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ تقدیم حال کی تفصیل بیان فرماتے ہیں کہ کس صورت میں واجب ہے اور کس صورت میں ناجائز، چنانچہ فرماتے ہیں کہ اگر ذوالحال نکرہ ہو تو اس صورت میں بدو وجہ حال کی تقدیم اُس پر واجب ہے۔

اوّلاً: اس لئے کہ ذوالحال نکرہ میں اُس کی تقدیم سے تخصیص پیدا ہو جائے، تخصیص کی ضرورت اس

لئے کہ ذوالحال باعتبار معنی مبتدا ہوتا ہے اور حال باعتبار معنی خبر تو جس طرح مبتدائے نکرہ محضہ میں تخصیص پیدا کرنے کے لئے خبر کی تقدیم واجب ہوتی ہے کہ نکرہ محضہ کا مبتدا ہونا صحیح نہیں، اسی طرح ذوالحال نکرہ محضہ میں تخصیص پیدا کرنے کے لئے حال کی تقدیم واجب ہے تا کہ ذوالحال کا نکرہ محضہ ہونا لازم نہ آئے جو جائز نہیں جیسے مبتدا کا۔

سوال: جَاءَ نِیْ غُلَامُ رَجُلٍ رَاکِبًا میں ذوالحال یعنی (غُلَامُ رَجُلٍ) نکرہ ہے، پھر بھی حال کی تقدیم واجب نہیں تو ضابطۂ مذکورہ صحیح نہ رہا؟

جواب: متن میں (نَکِرَۃً) سے مراد نکرۂ محضہ ہے، وجہ یہ کہ (نَکِرَۃً) مطلق ہے اور مطلق سے فرد کامل مراد ہوتا ہے اور نکرہ کا فرد کامل نکرۂ محضہ ہے اور پیش کردہ مثال میں (غُلَامُ رَجُلٍ) ذوالحال نکرہ محضہ باضافت ہے، لہٰذا ضابطۂ مذکور بے غبار ہے۔

سوال: (جَاءَ نِیْ رَجُلٌ وَزَیْدٌ رَاکِبَیْنِ) میں (رَجُلٌ) نکرۂ محضہ ہے پھر بھی حال کی تقدیم واجب نہیں؟

جواب: مراد یہ ہے کہ ذوالحال نکرۂ محضہ ہو اور حال ذوالحال نکرہ محضہ اور ذوالحال معرفہ میں مشترک نہ ہو اُس وقت تقدیم واجب ہوتی ہے، یہ بات (نَکِرَۃً) سے اس طرح مستفاد ہوتی ہے کہ یہ بایں معنی مطلق ہے کہ اُس کے ساتھ ذوالحال معرفہ بھی ہو یا نہ ہو اور اطلاق کبھی قرینۂ تقئید ہوتا ہے۔ **نظر برآں** (نَکِرَۃً) سے مراد ہوئی (نَکِرَۃً) فقط یعنی ذوالحال فقط نکرہ ہو اس کے ساتھ معرفہ ذوالحال نہ ہو اور مثال مذکور میں اُس کے ساتھ معرفہ ذوالحال بھی ہے، اسی واسطے تقدیم واجب نہ ہوئی۔

ثانیًا: اس لئے کہ بحالت نصب صفت کے ساتھ حال کا التباس نہ ہو جیسے: (رَأَیْتُ رَجُلًا رَاکِبًا) میں (رَاکِبًا) حال صفت کے ساتھ ملتبس ہے باعتبار لفظ اس کا حال یا صفت ہونا متعین نہیں۔ جب (رَأَیْتُ رَاکِبًا رَجُلًا) کہا تو تقدیم سے یہ التباس جاتا رہا کہ اب حال ہونا متعین ہو گیا کیونکہ صفت موصوف پر مقدم نہیں ہوتی۔ پھر حالت رفع وجر میں بھی تقدیم واجب قرار دی گئی، اگر چہ اُن میں التباس لازم نہیں آتا، تا کہ باب تقدیم کا حکم ایک رہے یعنی وجوب۔

سوال: بحالت نصب صفت کے ساتھ التباس جس طرح ذوالحال کے نکرہ محضہ ہونے کی صورت میں لازم آتا ہے، اسی طرح ذوالحال کے نکرۂ مخصصہ ہونے کی صورت میں بھی جیسے: (رَأَیْتُ رَجُلًا عَالِمًا رَاکِبًا) تو چاہیئے کہ اس صورت میں بھی تقدیم واجب ہو۔ حالانکہ واجب نہیں، ورنہ وجوب تقدیم شرط کے لئے ذوالحال

کے نکرۂ محضہ ہونے کی شرط بے فائدہ ہو جائے گی؟

جواب: یہ التباس کالعدم ہے کیونکہ نکرۂ مخصصہ اسی لئے ذوالحال واقع ہوتا ہے کہ باعتبار انتفائے شیوع وابہام اُس کے لئے حکم معرفہ ہے تو اُس سے حال گویا معرفہ سے حال ہے۔ پس مثال مذکور میں (رَاكِبًا) کے صفت ہونے کا احتمال جاتا رہا۔ **نظر بر آں** التباس کا لزوم ممنوع تو تقدیم غیر واجب۔

قولہ: ولا یتقدم علی العامل الخ. یہ تقدیم حال کی صورت عدم جواز کا بیان ہے کہ جب حال کا عامل معنوی ہو تو اس پر حال کی تقدیم جائز نہیں جیسے: (هٰذَا زَيْدٌ قَائِمًا) میں (قَائِمًا هٰذَا زَيْدٌ) نہیں کہہ سکتے۔ وجہ یہ کہ عامل معنوی ضعیف ہے بوجہ ضعف متقدم میں عمل نہیں کرسکتا۔

سوال: (زَيْدٌ قَائِمًا كَعَمْرٍو قَاعِدًا) جائز ہے، حالانکہ اِس ترکیب میں (قَائِمًا) حال عامل معنوی پر مقدم ہے جو کاف تشبیہ سے مستفاد یعنی (أُشَبِّهُ)

جواب: قاعدہ مذکورہ سے یہ ترکیب مستثنیٰ ہے، وجہ یہ کہ بصورت تاخیر التباس لازم آتا ہے کہ (زَيْدٌ كَعَمْرٍو قَاعِدًا قَائِمًا) کہنے سے ذہن سامع اس طرف بھی جاسکتا ہے کہ (قَاعِدًا) کا ذوالحال (زید) ہے اور (قَائِمًا) کا (عَمْرٍو) حالانکہ مراد بالعکس ہے۔ اسی التباس کو دفع کرنے کے لئے تقدیم واجب قرار دی گئی کہ ہر حال کو اپنے ذوالحال کے بعد متصلاً ذکر کیا جائے۔ اس ترکیب سے مراد ہر وہ ترکیب جس میں ذوالحال دو ہوں اور ہر ایک کا ایک حال اور دونوں حالوں میں عامل معنوی عمل کرتا ہو بخلاف عامل لفظی کہ اُس پر حال کی تقدیم بعض صورتوں میں جائز ہے اور بعض صورتوں میں جائز نہیں۔ عدمِ جواز کی صورتیں یہ ہیں:

(۱) یہ کہ عاملِ لفظی اسم فعل ہو جیسے: (عَلَيْكَ زَيْدًا قَائِمًا)

(۲) یہ کہ صفت مشبہ ہو جیسے: (زَيْدٌ حَسَنٌ قَائِمًا)

(۳) یہ کہ اسم تفضیل ہو جیسے: (زَيْدٌ اَحْسَنُ مِنْ عَمْرٍو قَاعِدًا)

لیکن ایک صورت میں اسم تفضیل پر تقدیم جائز ہے، جس کا بیان عنقریب آتا ہے۔

(۴) یہ کہ فعل غیر متصرّف ہو جیسے: (اَحْسِنْ بِزَيْدٍ قَائِمًا)

(۵) یہ کہ مصدر ہو جیسے: (اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا قَائِمًا) ان صورتوں میں (قَائِمًا) اور (قَاعِدًا) کی تقدیم جائز نہیں اور ان سب کی وجہ وہی کہ یہ عامل ضعیف ہیں، فعلِ غیر متصرّف بوجہ عدم تصرف

اور باقی ماندہ بوجہ ضعفِ مشابہت۔

(٦) یہ کہ عامل لفظی الف لام اسمی کا صلہ ہو یا موصول حرفی جیسے: (مَا) اور (اَنْ) کا، پس (اَعْجَبَنِی الضَّارِبُ هِنْدًا مُجَرَّدَةً) میں (مُجَرَّدَةً) کو (اَلضَّارِبُ) پر اور (اَعْجَبَنِی اَنْ ضَرَبَ زَيْدٌ هِنْدًا مُجَرَّدَةً) میں (مُجَرَّدَةً) کو (اَنْ) پر اور (اَعْجَبَنِی مَا ضَرَبَ زَيْدٌ هِنْدًا مُجَرَّدَةً) میں (مُجَرَّدَةً) کو (مَا) پر مقدم کرنا جائز نہیں، بلکہ ان موصولات کے صلہ پر بھی تقدیم ناجائز کہ ان موصولات اور ان کے صلے میں فصل ممتنع ہے کَمَا سَيَأْتِي فِي بَحْثِ الْمَوْصُولَاتِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى البتہ باقی موصولات اور اُن کے صلے میں فصل بالاتفاق جائز ہے۔ چنانچہ یوں کہہ سکتے ہیں: (اَلَّذِی رَاكِبًا جَاءَ نِی زَيْدٌ) اور جواز کی صورتیں یہ ہیں:

(١) یہ کہ عامل مصدّر بلام ابتداء یا بلام قسم ہو اور حال دونوں لام سے مؤخر چنانچہ (اِنَّ زَيْدًا لَسَائِرٌ رَاكِبًا) میں (اِنَّ زَيْدًا رَاكِبًا سَائِرٌ) اور (وَاللّٰهِ لَا سِيْرُ رَاكِبًا) میں (وَاللّٰهِ رَاكِبًا اَسِيْرُ) جائز ہے، دونوں لام پر تقدیم جائز نہیں۔ پس یوں نہیں کہہ سکتے (اِنَّ زَيْدًا رَاكِبًا لَسَائِرٌ) اور (وَاللّٰهِ رَاكِبًا لَاسِيْرُ) ورنہ اُن کی صدارت فوت ہوجائے گی۔

(٢) یہ کہ عامل فعل متصرّف ہو۔

(٣) یہ کہ عامل اسم فاعل ہو۔

(٤) یہ کہ عامل اسم مفعول ہو بشرطیکہ موانع مذکورہ نہ پائے جائیں جیسے: رَاكِبًا جَاءَ زَيْدٌ، زَيْدٌ رَاكِبًا مَاشٍ — زَيْدٌ مُجَرَّدًا مَضْرُوْبٌ — كَذَا فِي الرَّضِي۔

(٥) یہ کہ عامل ضعیف جبکہ (ذی حدثین) ہو تو اس پر حال کی تقدیم جائز ہے۔ (ذی حدثین) جس سے مراد یہ کہ اُس سے حدث کی نسبت دو فاعل کی جانب مفہوم ہوتی ہو جیسے: (زَيْدٌ رَاجِلًا اَحْسَنُ مِنْهُ رَاكِبًا) کہ اس میں (اَحْسَنُ) اسم تفضیل عامل ضعیف ہے اور (رَاجِلًا) اُس کی ضمیر مستتر سے حال جو اُس پر مقدم ہے اور اسم تفضیل ذی حدثین ہے کہ اُس سے مفضّل اور مفضّل علیہ کی طرف حدث کی نسبت بطریق قیام مفہوم۔ وجہ جواز تقدیم یہاں پر (حَرْصٌ عَلَى الْبَيَانِ) ہے یعنی متکلم کو اُس کے بیان کی طرف رغبت کاملہ ہے جس کی بنا پر تقدیم عمل میں آئی۔

۵ قوله: بخلاف الظرف الخ. یہ عبارت دو معنی کو متحمل ہے اگر اس کا تعلق (**اَلْعَامِلِ الْمَعْنَوِیْ**) سے ہے تو یہ اُس سے حال قرار پائے گا یا (**ھو**) مبتدا مقدر کی خبر جو راجع بسوئے (**اَلْعَامِلِ الْمَعْنَوِیْ**) اور اب کلام سے یہ مستفاد ہوگا کہ عامل معنوی اور ظرف کے درمیان امتناع تقدیم حال کے بارے میں مخالفت ہے جس کی وجہ کے بیان میں یہ کلام مجمل ہے۔ 'عارفِ جامی' قدس سرہ نے اُس کی تفصیل بایں طور بیان فرمائی کہ عامل معنوی پر حال کی تقدیم کا امتناع اتفاقی ہے اور ظرف پر خلافی کہ امام 'سیبویہ' کے نزدیک عمل میں ضعیف ہونے کی وجہ سے ممتنع اور امام 'اخفش' کے نزدیک جائز بشرطیکہ حال پر مبتدا مقدم ہو جیسے: (**زَیْدٌ قَائِمًا فِی الدَّارِ**) کہ اس صورت میں حال ظرف پر **مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہِ** مقدم نہیں اور ظرف حال سے **مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہِ** مؤخر نہیں، کیونکہ یہ ظرف مبتدائے مذکور کی خبر ہے اور خبر کا رُتبہ یہ کہ مبتدا کے پہلو میں ہو۔ **نظر برآں** ظرف مذکور مبتدائے مذکور کے پہلو میں ہوا تو باعتبارِ رُتبہ حال پر مقدم قرار پایا۔ پس **مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہِ** مؤخر نہ ہوا، بلکہ لفظاً مؤخر اور رُتبۃً مقدم اور ضعف فی العمل اُس وقت عمل سے مانع ہوتا ہے جبکہ عامل **مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہِ** مؤخر ہو جو صورت مذکورہ میں متحقق نہیں بخلاف غیر صورت مذکورہ کہ مبتدا حال سے مؤخر ہو جیسے: (**قَائِمًا زَیْدٌ فِی الدَّارِ**) یا (**قَائِمًا فِی الدَّارِ زَیْدٌ**) کہ اس صورت میں امام 'اخفش' اور امام 'سیبویہ' یہ دونوں ترکیب مذکور کے عدم جواز میں متفق ہیں۔ امام 'سیبویہ' کی وجہ وہی کہ ظرف عامل ضعیف ہے اور امام 'اخفش' کی یہ کہ اس صورت میں ظرف **مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہِ** مؤخر ہے اور تاخر **مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہِ** مانع عمل عبارت مذکورہ کے معنی مذکور اس تقدیر پر یہ ہیں کہ ظرف عامل معنوی میں داخل نہ ہو، **کَمَا ھُوَ الْمُخْتَارُ عِنْدَ الْعَارِفِ الْجَامِیْ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی** ورنہ (**بِخِلَافِ الظَّرْفِ**) کے بجائے (**اِلَّا عَلَی الظَّرْفِ**) فرمانا چاہئے تھا کہ ایسے مقامات پر بیان مخالفت میں علماء استثنا اختیار فرمایا کرتے ہیں۔

سوال: بیان مخالفت کی تخصیص ظرف کے ساتھ کیوں کی گئی، فعل اور اسمِ فاعل وغیرہ میں بھی عامل معنوی کے امتناعِ تقدیم حال میں مخالفت ہیں کہ حال کا تقدم ان پر بھی جائز **کَمَا مَرَّ**۔

جواب: بایں وجہ کہ عامل معنوی کی طرح ظرف بھی عامل ضعیف ہے بخلاف فعل وغیرہ کہ وہ ضعیف نہیں اور اگر اس کا تعلق (**لَا یَتَقَدَّمُ**) کی ضمیر فاعل سے ہے جو راجع بسوئے حال تو معنی یہ ہوں گے کہ حال عامل معنوی پر مقدم نہیں ہوتا بخلاف ظرف کہ وہ اپنے عامل معنوی پر فی الجملۃ مقدم ہو جاتا ہے یعنی اس وقت جبکہ

ظرف لغو ہو جیسے:

اَسَدٌ عَلَیَّ وَفِی الْحُرُوبِ نَعَامَۃٌ　　　　فتخاءُ تضر من صیفر الصّافر

اس میں (عَلَیَّ) ظرف لغو ہے (اَسَدٌ) کا کہ اس سے معنیٰ شجاع مستفاد ہوتے ہیں اور (شجاع) اُس کا عامل معنوی ہے اور اُس پر مقدم اور (فِی الْحُرُوبِ) ظرف لغو (نَعَامَۃٌ) کا ہے کہ اُس سے معنیٰ جبان مستفاد ہوتے ہیں اور جبان اُس کا عامل معنوی ہے جس پر یہ ظرف مقدم (فَتخاءُ) مؤنث ہے بمعنی (ڈھیلی) جو مذکر کے لئے بطور (اِسْتِھْزَا) استعمال کیا ہے۔ اس شعر کے بعد ہے۔

ھلا برزت الٰی غزالۃ فی الوغٰی　　　　بل کان قلبك فی جناحی طائر

یہ دونوں شعر عمران بن حطّان کے ہیں جو حجاج بن یوسف کی ہجو اور اس کے ساتھ استہزا کرتے ہوئے کہے تھے۔ ان کا سبب یہ ہوا کہ (شیبان) خارجی کی بیوی جس کا نام (غِزَالَۃ) تھا، لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھی۔ جب جنگ ہوتی تو اُس کا دارمدار انہیں دونوں میاں بیوی پر ہوتا۔ (غِزَالَۃ) نے نذر مانی کہ مسجد کوفہ میں دو رکعت نماز ادا کروں گی۔ چنانچہ وہ تقریباً تیس خوارج کے ساتھ کوفہ پہنچی۔ اُن تیس میں اُس کا شوہر بھی تھا۔ یہ سب لوگ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور وہ مسجد میں داخل ہوئی اور دو رکعت نماز اس طرح ادا کی کہ اُن میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی۔ حجاج اس وقت کوفہ میں تھا اور تقریباً تیس ہزار فوج بھی اُس کے پاس تھی۔ اس کے باوجود (غِزَالَۃ) سے خائف ہونے کے باعث قتال کے لئے میدان میں آنے کی ہمت نہ ہو سکی اور یہ (عمران بن حطّان) خوارج کے مفتی تھے اور اُن کے نزدیک بزرگ۔ حجاج نے قتل کرنے کے لئے اُن کو طلب کیا۔ اس وقت انہوں نے مذکورہ بالا دو شعر کہے تھے جن کا حاصل یہ ہے کہ تم مجھ پر شیر ہو اور جنگ میں بزدل ڈھیلے کہ سیٹی کی آواز سن کر بھاگ نکلو۔ (غزالۃ) کے ساتھ جنگ کے لئے گھر سے باہر کیوں نہیں نکلے؟ یہ عذر نہیں ہو سکتا کہ (غزالۃ) کے آنے کی خبر نہ ہوئی، بلکہ اُس کے خوف سے دل ڈھڑکنے لگا تھا۔ اسی واسطے باہر نکلنے کی جرأت نہ ہو سکی اور اگر ذوالحال مضاف الیہ ہو تب بھی حال اُس پر مقدم نہ ہوگا۔ لہٰذا یہ نہیں کہہ سکتے (جَاءَتْنِی مُجَرَّدًا عَنِ الثِّیَابِ ضَارِبَۃُ زَیْدٍ) کہ اس میں (زَیْد) ذوالحال مضاف الیہ ہے اور (مُجَرَّدًا) حال جو اُس پر مقدم، وجہ عدمِ جواز یہ کہ حال تابع ہوتا ہے اور ذوالحال متبوع، یہاں پر حال کے تقدم کی ذوالحال پر دو صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ صرف ذوالحال مضاف الیہ پر ہو نہ مضاف پر، یہ اس لئے ناجائز کہ مضاف اور مضاف الیہ میں فصل لازم آئے گا جو جائز نہیں۔

دوم: یہ کہ مضاف پر تقدم ہو یہ اس لئے ناجائز کہ مضاف الیہ کا تقدم مضاف پر جائز نہیں جو یہاں پر متبوع ہے تو حال کا بھی ناجائز کہ وہ تابع ہے اور جس پر متبوع کا تقدم جائز نہیں اُس پر تابع بھی مقدم نہیں ہوتا، پس ثابت ہوا کہ ذوالحال مضاف الیہ پر حال کا تقدم جائز نہیں، اس پر نحویوں کا اتفاق ہے۔

سوال: یہ کہنا درست نہیں کہ جس پر متبوع مقدم نہیں ہوتا، اُس پر حال کا تقدم بھی جائز نہیں کیونکہ (رَاكِبًا جَاءَ زَيْدٌ) جائز ہے، حالانکہ اس ترکیب میں (رَاكِبًا) حال فعلِ (جَاءَ) پر مقدم ہے اور (زَيْدٌ) ذوالحال کی تقدیم (جَاءَ) پر جائز نہیں کہ وہ فاعل ہے اور فاعل کی تقدیم فعل پر ممنوع۔

جواب: فاعل کے مسند الیہ ہونے کی حیثیت سے اُس کا محل فعل سے قبل ہی ہے کیونکہ وہ ذات ہے جس کے لئے مسند طلب کیا جاتا ہے لیکن تقدیم ایک عارض کی بنا پر ممتنع ہوئی اور وہ عارض التباس بالمبتدا ہے۔ پس ترکیب مذکور میں یہ صادق نہ آیا کہ تابع ایسی چیز پر مقدم ہوگیا جس پر متبوع مقدم نہیں بخلاف مجرور کہ اُس کا محل جار کے بعد ہے تو اُس کا تابع جار پر مقدم نہ ہوگا اور اگر ذوالحال مجرور بحرفِ جر ہو تو ایسے ذوالحال پر حال کے تقدم میں اختلاف ہے اور اصح یہ کہ ناجائز۔ یہی مصنف علیہ الرحمۃ کا مختار ہے۔ اسی واسطے فرمایا: (عَلى الاصح)

وجہ یہ کہ مجرور کا تقدم جار پر جائز نہیں جو یہاں پر متبوع ہے تو حال کا بھی ناجائز کہ وہ تابع ہے اور اگر تقدم صرف مجرور پر ہو نہ جار پر تو جار مجرور میں غیر حرف زائد کے ساتھ فصل لازم آئے گا تو فصحائے عرب سے مسموع نہیں تو ممنوع ہوا۔

سوال: ذوالحال مجرور پر حال کا تقدم نہ صرف جائز بلکہ کلام فصیح مین واقع جیسے آیت کریمہ: (وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ) میں کہ (اَلنَّاسِ) مجرور ذوالحال ہے اور (كَآفَّةً) اُس کا حال جو اُس پر مقدم؟

جواب: مذکورہ آیت کریمہ سے استدلال صحیح نہیں، کیونکہ (كَآفَّةً) میں یہ احتمال بھی ہے کہ ضمیر (ك) سے حال ہو جیسے کہ امام ُزجاج' نے فرمایا اور اِذَا جَاءَ الْاِحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ۔

سوال: (ك) ضمیر سے حال قرار دینا صحیح نہیں، ورنہ حال ذوالحال میں مطابقت نہ رہے گی کہ ذوالحال مذکر ہے اور (حال) مؤنث؟

جواب: (كَآفَّةً) میں (تا) برائے تانیث نہیں، حتیٰ کہ مطابقت نہ رہے، بلکہ یہ (تا) برائے مبالغہ ہے جیسے:

(رِوَایَة) میں جس کے معنی ہیں بکثرت روایت کرنے والا۔اس تقدیر پر (کَافَّةً) بمعنی (مَانِعٌ) ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر اس حال میں کہ آپ لوگوں کو بمبالغہ روکنے والے ہیں (شرك) وغیرہ گناہوں سے اور یہ احتمال بھی ہے (کَافَّةً) موصوف مقدر (اِرْسَالَةً) کی صفت ہو جیسے کہ علامہ 'زمخشری' نے کہا، تو معنی یہ ہوں گے کہ نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر ایسا بھیجنا جو لوگوں کو شرک وغیرہ معاصی سے روکے۔اس تقدیر پر (کَافَّةً) باعتبار موصوف مقدر مفعولِ مطلق ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ (کَافَّةً) مصدر ہو (کَاذِبَةً) اور (عَافِيَةً) کی طرح جیسے کہ کتاب (ضوء) کے محشی نے فرمایا تو اس تقدیر پر خود مفعولِ مطلق ہوگا جس کا فعل (تكف) مقدر اور جملہ (ك) سے حال۔الغرض ذوالحال مجرور پر حال کے تقدم میں دو قول ہیں:

اوّل: عدم جواز، یہ 'سیبویہ' اور اکثر نحات بصریہ کا ہے۔

دوم: جواز، یہ 'ابن کیسان'، 'ابو علی'، 'ابن برھان'، 'فارسی'، 'ابن جنی' اور بعض کوفیہ کا ہے۔مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک اوّل اصح ہے، دوم غیر اصح بخلاف 'عارفِ جامی' قدس سرہ السامی کہ اُن کے نزدیک دوم اصح ہے۔اسی واسطے انہوں نے احتمالاتِ ثلثہ مذکورہ کو تکلّف اور تعسف سے تعبیر فرمایا۔وجہ یہ کہ کلامِ عرب کے استقراء سے یہ بات ثابت ہے کہ لفظ (کَافَّةً) کو (قَاطِبَةً) کی طرح اہل عرب بمعنی **جمیعًا** استعمال کرتے ہیں، نہ بمعنی **مانعًا** جیسے کہ امام 'زجاج' اور علامہ 'زمخشری' نے فرمایا اور نہ بمعنی مصدر جیسے کہ کتاب (ضوء) کے محشی نے اختیار فرمایا اور یہ ہمیشہ حال واقع ہوتا ہے جبکہ مضاف ہو مفعول مطلق بھی واقع نہیں ہوا اور بطلان استدلال کے لئے وہ احتمال درکار جو دلیل سے ناشی ہو اور ہر دو احتمالات مذکورہ دلیل سے ناشی نہیں۔دلیل سے ناشی اس وقت ہوتے جبکہ کلام عرب میں بمعنی (مَانِعًا) یا بمعنی مصدر لفظ (کَافَّةً) کا وقوع ہوا ہوتا۔ **نظر برآں** ان سے استدلالِ مذکور باطل نہ ہوا، واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔۱۲

ترکیب

قوله: وَشَرْطُهَا اَنْ تَكُوْنَ نَكِرَةً. (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الحال (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (تَكُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد

از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (الحال) (نَکِرَۃً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (تکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محلِ اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: وصاحبها معرفة غالبًا. (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (صَاحِبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْحَالُ) (صَاحِبُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (مَعْرِفَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر (غَالِبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (زَمَانًا) (غَالِبًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر (زَمَانًا) اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ ہوا نسبت کا جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ مبتدا اپنی خبر اور نسبت کے مفعول فیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، مگر یہ ترکیب اولیٰ ہے کہ (صَاحِبُھَا) کو اسمِ (تَکُوْن) پر عطف قرار دیں اور (مَعْرِفَۃٌ) کو اُس کی خبر (نَکِرَۃً) پر اس تقدیر پر (مَعْرِفَۃً) منصوب ہوگا اور (غَالِبًا) بترکیب مرقوم (شَرْط) کا مفعول فیہ جو (شَرْطُھَا) میں واقع ہے۔ اس اعتبار سے کہ اُس کا تعلق ذوالحال کے معرفہ ہونے سے ہے۔ وجہ اولویّت یہ کہ عَطْفُ الْمُفْرَدِ عَلَى الْمُفْرَدْ اصل ہے جو اس ترکیب میں حاصل۔

قوله: وارسلها العراك ومررت به وحده ونحوه متاوّل.

(و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح (اَرْسَلَھَا الْعِرَاکَ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (مَرَرْتُ بِہٖ وَحْدَہٗ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَرْسَلَھَا الْعِرَاکَ) (وَمَرَرْتُ بِہٖ وَحْدَہٗ) بتاویل المذکور یا کلّ واحد (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مبتدا (مُتَاوَّلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (مُتَاوَّلٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ
بیت بتمامہ یوں ہے:

وارسلها العراك ولم يزدها ولم يشفق على نغض الدخال

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَرْسَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (حمار وحشی یا صاحب ابل) (ها) ضمیر منصوب متصل ذوالحال منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (ماد ہائے حمار وحشی) یا صاحب ابل (اَلْعِرَاكَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (عِرَاكَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال بتاویل (مُعْتَرَكَةً) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ (اَرْسَلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں بشرطیکہ معطوف علیہ کے لئے نہ ہو، یہ ترکیب بر مذہب 'سیبویہ' اور 'خلیل'۔

اور 'ابوعلیٰ' کے نزدیک (اَلْعِرَاكَ) مفعول مطلق (مُعْتَرَكَةً) مقدر کا یا (تَعْتَرِكَ) مقدر کا اور یہ مقدر ضمیر منصوب سے حال ہے اور بعض نے کہا کہ (اَلْعِرَاكَ) میں الف لام زائد ہے تو وہ نکرہ ہوا اور حال کا معرفہ ہونا لازم نہ آیا (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (لَمْ يَزِدْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب مل بحث نفی جحد بلم اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (حمار وحشی یا صاحب ابل) (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (ماد ہائے حمار وحشی یا ابل) (لَمْ يَزِدْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (لَمْ يَشْفِقْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (حمار وحشی یا صاحب ابل) (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (نَغْضِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلدُّخَالِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (دُخَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (نَغْضِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (لَمْ يَشْفِقْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مررت به وحده. میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی

برکسر راجع بسوئے غائب معہود ذوالحال (وَحۡدَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے ذوالحال (وَحۡدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال بتاویل (مُنۡفَرِدًا) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مَـرَرۡتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فـان كـانَ صـاحبهـا نكرةً وجب تقديمها.

(فا) حرف تفصیل مبنی برفتح (اِنۡ) حرف شرط مبنی برسکون (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) (صَاحِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (الحال)، (صَاحِبُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ (كَانَ) (نَكِرَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (كَـانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (وَجَبَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (تَـقۡـدِيۡمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنابر مفعولیت مبنی برسکون راجع بسوئے (الحال) (تَقۡدِيۡمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (وَجَبَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا تتقدم على العاملِ المعنوى بخلاف الظرف ولاعلى المجرور. (و) حرف استیناف مبنی برفتح (لَا تَتَقَدَّمُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب اُس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے الحال (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون مقدر (اَلۡعَامِلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (عَامِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (اَلۡمَعۡنَوِيِّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مَعۡنَوِيِّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف (مَعۡنَوِيِّ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (اَلۡـعَـامِلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی برکسر (خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اَلظَّرۡفِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (ظَـرۡفِ) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً منصوب محلاً بنابر مفعولیت

(خِلاَفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عدمِ تقدم مذکور، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (لا) زائدہ مبنی بر سکون (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون مقدر (اَلْمَجْرُوْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَجْرُوْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر معطوف (عَلَى الْعَامِلِ الْمَعْنَوِيِّ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو (لَا تَتَقَدَّمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: على الاصحّ. (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون مقدر (اَلْاَصَحِّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَصَحِّ) غیر منصرف مجرور بکسرہ بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْمَذْھَبِ) (اَصَحِّ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اُس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر (ھو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے مقدر مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے عدمِ تقدمِ حال بر مجرور، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔ ۱۲

وکلّ مادل علٰی ھیاءۃ صح ان یقع حالا

اور ہر وہ اسم جو حالت پر دلالت کرے صحیح ہے اُس کا حال واقع ہونا جیسے

مثل ھٰذا بُسرًا اَطیَبُ منه رُطَبًا وتکون

ھٰذا	بسرًا	اطیب	منه	رطبًا		
					اور ہوتا	ہے حال

جملة خبريه فالاسمية[2] بالواو والضمير

جملہ خبریہ پس اسمیہ واو اور ضمیر دونوں کے ساتھ ہوتا ہے

او بالواو او بالضمير علىٰ ضعف

یا صرف واو کے ساتھ یا صرف ضمیر کے ساتھ بسبیلِ ضعف

والمضارع المثبت بالضمير وحده و

اور مضارع مثبت صرف ضمیر کے ساتھ اور

ماسواهما بالواو والضمير او باحدهما

ان دونوں کے ماسوا جملے واو اورضمیر دونوں کے ساتھ یا ان میں سے ایک کے ساتھ ہوتے ہیں

[1] **قوله: وكل ما دلّ علىٰ هياءة الخ.** جمہورنحات نے حال کے لئے مشتق ہونے کی شرط لگائی تھی اور جو غیر مشتق اسماحال واقع ہوئے تھے اُن کومشتق کی تاویل میں لیا تھا۔ مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اُن جمہورنحات کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہروہ اسم جوکسی حالت پر دلالت کرے اُس کا حال واقع ہونا صحیح ہے خواہ مشتق ہو یا مشتق نہ ہو جیسے: (هٰذَا بُسْرًا اَطْيَبُ مِنْهُ رُطَبًا) کہ اس ترکیب میں (بُسْرًا) اور (رُطَبًا) اسمِ جامد ہونے کے باوجود حال واقع ہیں کیونکہ (بُسْرًا) نیم پختہ کھجور کو کہتے ہیں جس میں قدرے ترشی باقی رہے تو اُس کی دلالت نیم پختگی پر ہوئی اور (رُطَبًا) پختہ کھجور کو کہتے ہیں جس میں خالص مٹھاس ہو تو اس کی دلالت پختگی پر ہوئی اور نیم پختگی اور پختگی دونوں حالت ہیں۔ جب (بُسْرًا) اور (رُطَبًا) نے حالت پر دلالت کی تو اُن کا حال بننا صحیح ہوگیا کہ حال کی مذکورہ تعریف اُن پر صادق ہے۔ (هٰذَا) کا مشارٌ الیہ (تَمرٌ) ہے جو مفضّل بھی ہے اور مفضّل علیہ بھی مگر دو اعتبار سے حالتِ بُسریّت

مفضّل ہے اور باعتبارِ حالت (رُطَبِیَّۃ) مفضّل علیہ۔ پس شی واحد کا مفضّل اور مفضّل علیہ ہونا لازم نہ آیا جو ممنوع ہے (بُسْرًا) حال ہے (اَطْیَبُ) میں مستتر ضمیر (ھو) سے اور (رُطَبًا) حال ہے (منه) کی ضمیر مجرور سے اور ان دونوں ذوالحال میں (اَطْیَبُ) عامل ہے۔ اوّل میں اس لئے کہ وہ اس کا فاعل ہے اور دوم میں اس لئے کہ وہ اُس کا مفعول بہ غیر صریح ہے اور جو ذوالحال میں عامل ہوتا ہے وہی حال میں تو (اَطْیَبُ) دونوں حال یعنی (بُسْرًا) اور (رُطَبًا) میں عامل ہوا۔ یہی قولِ اہل تحقیق ہے اور انہیں میں امام سیبویہ ہیں۔

سوال: اس قول پر لازم آتا ہے کہ اسم تفضیل پر اس کا معمول مقدم ہو جائے حالانکہ یہ جائز نہیں، کیونکہ اسم تفضیل عاملِ ضعیف ہے اور عامل ضعیف پر معمول مقدم نہیں ہوتا؟

جواب: ہم عامل لفظی پر تقدّم حال کی صورت میں وجہ کے ساتھ بیان کر چکے کہ مذکورہ جیسی ترکیب میں تقدّم جائز ہے، **فانظر هُنَاكَ**۔

سوال: ترکیب مذکور میں تقدّم جائز قرار دینے سے مفہوم ہوتا ہے کہ تاخیر بھی جائز ہے اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں (هٰذَا اَطْیَبُ بُسْرًا مِنْهُ رُطَبًا) حالانکہ اس صورت میں اسم تفضیل اور اُس کے معمول (مِنْهُ) میں فصل لازم آتا ہے جو جائز نہیں۔ **نظر بر آں** تقدّم واجب ہوا نہ جائز؟

جواب: اجنبی کے ساتھ فصل ناجائز ہے اور (بُسْرًا) اجنبی نہیں کہ یہ بھی معمول ہے تو تقدّم بوجہ مقدم جائز ہی رہا اور امام مبرّد وغیرہ حضرات نے فرمایا کہ (بُسْرًا) اور (رُطَبًا) دونوں میں عامل (کَانَ) تامّہ ہے اور تقدیرِ عبارت یوں ہے: (هٰذَا اِذَا كَانَ بُسْرًا اَطْیَبُ مِنْهُ اِذَا كَانَ رُطَبًا) کہ (بُسْرًا) اور (رُطَبًا) اپنے اپنے ماقبل (کَانَ) کی ضمیرِ مستتر سے حال ہیں۔ یہ قول محتاجِ تقدیر ہونے کے باعث مرجوح کہ تقدیر خلافِ اصل ہے اور بعض نے فرمایا کہ (بُسْرًا) میں عامل فعلِ معنوی ہے جو اسمِ اشارہ (هٰذَا) سے مستفاد یعنی (اُشِیْرُ) اور (رُطَبًا) میں وہی (اَطْیَبُ) اور بعض نے فرمایا کہ (بُسْرًا) میں عامل فعلِ معنوی ہے جو (ها) برائے تنبیہ سے مستفاد یعنی (اُنَبِّهُ) اور (رُطَبًا) میں وہی (اَطْیَبُ) یہ دونوں قول اس لئے ضعیف کہ عامل لفظی کی موجودگی میں عاملِ معنوی کو عمل دینا از قبیل ترجیح ضعیف بر قوی ہے کیونکہ اسم تفضیل اگرچہ عاملِ ضعیف ہے مگر لفظی ہونے کے باعث عامل معنوی سے پھر بھی قوی ہے اور قوی پر ضعیف کو ترجیح دینا خالی از ضعف نہیں۔

قوله: وتكون جملة خبرية. حالِ مفرد کے بیان سے فراغت پا کر اب یہاں

سے مصنف علیہ الرحمۃ اُس حال کا بیان شروع فرماتے ہیں جو جملہ ہوتا ہے تو ارشاد فرماتے ہیں کہ حال جملہ خبریہ ہوتا ہے۔ جملہ کا حال واقع ہونا اس لئے درست ہے کہ مفرد کی طرح جملہ بھی (هَيْئت) پر دلالت کرتا ہے اور جو (هَيْئت) پر دلالت کرے اُس کا حال واقع ہونا صحیح **كَمَا مَرَّ** تو جملہ کا حال واقع ہونا درست ہوا (**خبرية**) کی قید اس لئے کہ جملہ انشائیہ کا حال ہونا صحیح نہیں، وجہ یہ کہ حال لانے سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ عامل کے مضمون کو مضمونِ حال کے وقت وقوع کے ساتھ مقید کریں جیسے: (**جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا**) کہنے سے مقصود یہ ہوا کہ (**جَاءَ**) عامل کا مضمون یعنی (**مَجِيْ**) مقید ہے (**رَاكِبًا**) حال کے مضمون یعنی (**رُكُوْب**) کے وقت وقوع کے ساتھ کہ (**مَجِيْ**) وقوع رکوب کے وقت میں واقع ہوئی اور انشائیہ بالاستقرار، یا طلبیہ ہوتا ہے جیسے: (**اِضْرِبْ**) وغیرہ یا ایقاعیہ جیسے **بِعْتُ** اور **طلقتُ**، **طلبيّه** کے مضمون یعنی (**ضَرْبْ**) کا حصول متیقن نہیں کیونکہ کیا ضرور ہے کہ متکلم کے (**اِضْرِبْ**) کہنے سے مخاطب سے (**ضَرْبْ**) کا وقوع ہو ہی جائے اور جب **وقوعِ ضَرْبْ** متیقن نہیں تو وقت وقوعِ **ضَرْبْ** بھی متیقن نہ ہوا۔ پس ایسے وقت کے ساتھ مضمون عامل کو مقید نہیں کیا جاسکتا جو متعین نہ ہو۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ (**طَلَبِيّه**) کا حال واقع ہونا صحیح نہیں اور (**اِيْقَاعِيَه**) میں حصولِ مضمون کے وقت کی طرف متکلم کی نظر نہیں ہوتی بلکہ اُس کا مقصود صرف ایقاعِ مضمون ہوتا ہے اور جب اُس میں وقت حصول مضمون ملحوظ نہیں تو وہ حال واقع نہ ہوسکے گا کہ حال میں وقت حصول مضمون ملحوظ ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** ثابت ہوا کہ (**ايقاعيه**) بھی حال بننے کے قابل نہیں **كذافي الرّضي** جملہ انشائیہ کے حال واقع نہ ہونے کی وجہ مذکور اُن حضرات کے نزدیک بھی جاری ہے جو فرماتے ہیں کہ جملہ انشائیہ کا بدون تاویل خبر واقع ہونا صحیح ہے اور اُن حضرات کے نزدیک بھی جو فرماتے ہیں کہ بدون تاویل صحیح نہیں بخلاف اُس وجہ کے جو 'عارفِ جامی' قدس سرہٗ السامی نے بیان فرمائی کہ وہ اُن حضرات کے مسلک پر ہے جو جملۂ انشائیہ کے خبر واقع ہونے کو بدون تاویل صحیح قرار نہیں دیتے، وہ وجہ یہ ہے کہ حال بمنزلۂ خبر ہے ذوالحال کی اور خبر محکوم بہ ہوتی ہے اور جملہ انشائیہ کا محکوم بہ ہونا صحیح نہیں، کیونکہ محکوم بہ میں دو لحاظ واجب ہیں:

اوّل: یہ کہ وہ محکوم علیہ کے احوال میں سے ایک حال ہے۔

دوم: یہ کہ محکوم علیہ کی طرف اُس کی نسبت بالثبوت ہے۔ جملۂ انشائیہ میں یہی نسبت بالثبوت ملحوظ نہیں ہوتی جیسے: (**زَيْدٌ اِضْرِبْهُ**) میں طلب ضرب کی نسبت بالثبوت زید کی جانب ملحوظ نہیں۔ اسی واسطے

(اِضْرِبْہُ) کا خبر واقع ہونا صحیح نہیں ہے۔ **والتفصیل فی حاشیۃ الملاّ نور محمّد مدقّق فی بحث خبر المبتداء علیہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی فی الابتداء والانتہاء،** جب ثابت ہوا کہ جملہ انشائیہ کا خبر واقع ہونا صحیح نہیں تو حال واقع ہونا بھی صحیح نہ ہوا کہ وہ بمنزلۂ خبر ہوتا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر جملہ کو (خَبَرِیَّۃٌ) کے ساتھ مقید فرمایا اور خبر مبتدا کے بیان میں مقید نہ کیا۔ اس میں اشارہ ہے اس بات کی جانب کہ حال کا جملہ انشائیہ واقع نہ ہونا بالاتفاق ہے اور خبر واقع نہ ہونے میں اختلاف۔

قولہ: فالاسمیۃ الخ . مسندالیہ اور مسند پر مشتمل ہونے کے باعث چونکہ جملہ فائدہ تامّہ کے افادہ میں مستقل ہوتا ہے غیر کے ساتھ ارتباط کا مقتضی نہیں اور حال غیر کے ساتھ ارتباط کا مقتضی کہ عامل کی قید ہوتا ہے۔ لہٰذا جملہ جب حال واقع ہو تو رابط ضروری تا کہ وہ رابط اُس کو ذوالحال کے ساتھ مرتبط کردے اور اُس کا حال بننا صحیح ہو جائے اور رابط دو ہیں: اوّل: (واو)، دوم: ضمیر، اور حال واقع ہونے والے جملے پانچ (۱) اسمیّہ (۲) فعلیّہ جس کا فعل مضارع مثبت ہو (۳) فعلیّہ جس کا فعل مضارع منفی ہو (۴) فعلیّہ جس کا فعل ماضی مثبت ہو (۵) فعلیّہ جس کا فعل ماضی منفی ہو۔

نظر برآں مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ان جملوں اور اُن کے رابط کا ذکر شروع فرماتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ (۱) جملہ اسمیہ میں رابط (واو) اور (ضمیر) دونوں ہوتے ہیں یا فقط (واو) یا فقط (ضمیر) مگر اس پر اقتصار ضعیف ہے۔ **اوّل** کی وجہ یہ کہ جملہ اسمیہ میں استقلال قوی ہے۔ استقلال تو بایں معنی کہ اپنے معنی کے افادہ میں غیر کا محتاج نہیں اور قوی بایں معنی کہ دوام پر دلالت کرتا ہے جس کے پیش نظر اُس کا حال واقع ہونا صحیح نہیں کہ اصل حال میں عدمِ دوام ہے۔ **نظر برآں** نفسِ استقلال نفسِ رابط کا مقتضی ہے اور قوتِ استقلال زیادت رابط کی۔ لہٰذا مناسب ہوا کہ اُس میں (واو) اور (ضمیر) دونوں رابط ہوں جیسے:
جِئْتُ وَاَنَا رَاکِبٌ اور (**جِئْتَ وَاَنْتَ رَاکِبٌ**) اور (**جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَھُوَ رَاکِبٌ**)

دوم کی وجہ یہ کہ (واو) کا وقوع جملہ کے اوّل میں واجب ہے تو یہ اوّل ہی سے دلالت کرے گا کہ جملہ اس کے ماقبل کے ساتھ مرتبط ہے مستقل نہیں کیونکہ یہ باعتبار اصل یعنی عطف اپنے مابعد کو اپنے ماقبل کے ساتھ جمع کرنے کے لئے ہے۔ **نظر برآں** اسی پر اکتفا کر لیا گیا جیسے حدیث ترمذی شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا (**مَتٰی کُنْتَ نَبِیًّا**) آپ کس وقت نبی ہوئے؟ جواباً

ارشادفرمایا:(وادَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ)بقرینۂ سوال(کُنْتُ نَبِیًّا)محذوف ہےاور معنی یہ کہ میں اُس وقت نبی ہوا جبکہ آدم علیہ السلام پیدا نہ ہوئے تھےتو(ادَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ)جملہ اسمیہ (کُنْتُ)محذوف کی ضمیر(تا)سے حال ہےاوراس میں رابط فقط(واو)لیکن(واو)اور(ضمیر)دونوں کا یا فقط(واو)کارابط ہونا جملہ اسمیہ میں اُس وقت ہے جبکہ جملۂ اسمیہ **حالِ منتقلہ** ہوجس کی تعریف آئندہ آرہی ہےاوراگر جملہ اسمیہ حالِ مؤکدہ ہےتو(واو)کارابط ہونا جائزنہیں نہ ضمیر کے ساتھ نہ تنہا۔ایسے حال میں رابط صرف ضمیر ہوگی وجہ یہ کہ **مؤکَّد** اور **مؤکِّد** بوجہ شدّتِ اتصال شیٔ واحد کے حکم میں ہوتے ہیں اور(واو)دلالت کرتا ہےانفصال پر جوشدّتِ اتصال کے منافی ہے جیسے(هُوَ الْحَقُّ لَا شَكَّ فِيْهِ)کہ اس میں(لَا شَكَّ فِيْهِ)جملہ اسمیہ(اَلْحَقُّ)صفت مشبّہ میں مستترضمیرفاعل(هو)سے حال ہےاور(واو) سے خالی رابط کے لئے فقط(فيه)کی ضمیر مجرور ہے۔

سوم کی وجہ یہ کہ ضمیر کبھی اوّل میں واقع ہوتی ہے جیسے:(جَاءَ نِيْ زَيْدٌ هُوَ رَاكِبٌ)اور کبھی درمیان میں جیسے:(جَاءَ نِيْ زَيْدٌ اَبُوْهُ عِنْدِيْ)اور کبھی آخر میں جیسے:(جَاءَ نِيْ زَيْدٌ عَمْرٌو يُؤَدِّبُ غُلَامَهٗ)اور جملہ اسمیہ کی قوتِ استقلال کے پیشِ نظر مناسب یہی ہے کہ رابط اوّل میں ہوجوآخری دونوں صورتوں میں مفقود۔لہٰذا یہ دونوں صورتیں ضعیف ہوئیں اوراوّل صورت کوان دونوں صورتوں کے حکم میں کردیا گیا۔حالانکہ اُس میں رابط جملہ کے اوّل میں واقع ہے تاکہ ضمیر کی تینوں صورتوں کا ایک حکم رہے جس کو اصطلاح میں(طَرْدًا لِلْبَابْ)کہا کرتے ہیں۔

مخفی نہ رہے کہ جوجملہ(لَيْسَ)کےساتھ مصدّرہووہ اگرچہ فعلیہ ہےمگرجملہ اسمیہ کے حکم مذکور میں ہوتا ہے۔وجہ یہ کہ(لَيْسَ)بر مذہب اصح مجرّدنفی کے واسطے کسی معین زمانہ پردلالت نہیں کرتا كَمَا سَيَاتِي فِي بَحْثِ الْحُرُوْفِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُفَصَّلًا ۔**نظر برآں** وہ حرف نفی کے مانند ہوا جو جملہ اسمیہ پرداخل ہو،تو جملہ گویا اپنی اسمیت پر باقی ہے۔اسی واسطے ایسے جملے کے لئے جملہ اسمیہ کا حکم ہوا جیسے:(وَلَا تَيَمَّمُو الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ)اور جیسے:(دَهَمَ الشِّتَاءُ وَلَسْتُ اَمْلِكُ عُدَّةً)(دَهَمَ)بمعنی(غَشِيَ)اور جملہ اسمیہ بوجہ ظہورارتباط بماقبل(واو)اورضمیر دونوں سے خالی ہوتا ہے جیسے:(خَرَجْتُ زَيْدٌ عَلَى الْبَابِ)مگر یہ قلیل ہے جملہ اسمیہ میں تعمیم ہے خواہ

مثبتہ ہو جس کی مثال گزر گئی یا منفیہ جیسے: (رَأَی زَیْدٌ عَمْرًا وَمَا بَیْنَهُمَا مِنْ حَاجِزٍ)اور(۲) جملہ فعلیہ میں رابطہ جس کا فعل مضارع مثبت ہو فقط ضمیر ہوتی ہے جیسے: (جَاءَ زَیْدٌ یُسْرِعُ) وجہ یہ کہ مضارع مثبت اسم فاعل کے لفظاً اور معنیً مشابہ ہے، لفظاً مشابہت بایں طور کہ تعدادِ حروف اور تعدادِ حرکات وسکنات میں دونوں برابر ہیں اور معنیً مشابہت بایں طور کہ ہر ایک کا استعمال دوسرے کی جگہ صحیح ہے۔ چنانچہ (جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا) کی جگہ (جَاءَ زَیْدٌ یَرْکَبُ) کہہ سکتے ہیں۔ اسی مشابہت کی بنا پر مضارع مثبت کو اسمِ فاعل کا حکم دیا گیا کہ جس طرح اسمِ فاعل کے حال واقع ہونے کی صورت میں رابطہ فقط ضمیر ہوتی ہے اور (واو) کا رابطہ ہونا ممتنع، اسی طرح مضارع مثبت میں۔

سوال: مضارع مثبت میں (واو) بھی رابطہ ہوتا ہے جیسے قول عرب: (قُمْتُ وَاَصُكُّ وَجْهَهُ) کہ اس میں (اَصُكُّ) مضارع مثبت حال ہے۔ اُس کے باوجود (واو) بھی رابطہ پایا جیسے: عبداللہ بن همام سلونی کا یہ شعر۔

فَلَمَّا خَشِیْتُ اَظَافِرَهُم   بخوف و اَرْهَنُهم مالكا

کہ اس میں (ارهنهم) مضارع مثبت حال ہے، پھر بھی (واو) ربط کے لئے موجود۔ پس مضارع مثبت میں ربط بالواو کو ممتنع قرار دینا صحیح نہیں؟

جواب: ان دونوں میں (واو) حالیہ نہیں، ورنہ معنی کلام یہ ہوں گے (قُمْتُ صَاكًّا وَجْهَهُ) کہ میں کھڑا ہوا اُس کے چہرے پر تھپڑ مارتا، جس سے قیام اور (صَكٌ) کا زمانہ متحد مفہوم ہوتا ہے۔ حالانکہ مقصود یہ ہے کہ میں کھڑا ہوا اور اس کے چہرہ پر تھپڑ مارا جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ دونوں کا زمانہ متغایر ہے۔ قیام کا متقدم اور (صَكٌ) کا متاخر۔ اسی طرح شعر مذکور میں (نجات) کا زمانہ متاخر ہے اور (رهن) بمعنی (تَرْك) کا زمانہ متقدم کہ ترک پہلے متحقق ہوا اور نجات گھر پہنچ کر متامّل بلکہ اِن میں (واو) برائے عطف ہے اور (اَصُكُّ) بمعنی (صَكَكْتُ) اور (اَرْهَنُ) بمعنی (رَهَنْتُ) ہے۔ اُن میں ماضی کو بصیغۂ مضارع تعبیر کیا گیا جواز قبیل (حکایة حالِ ماضیّه) ہے جس کو صرف ماضی قریب میں اختیار کیا کرتے ہیں۔ یہ جواب شیخ عبدالقاہر جرجانی سے منقول ہے اور بعض نے یہ جواب دیا کہ دونوں میں (انا) مبتدا مقدر ہے یعنی (وانا اَصُكُّ) اور (وانا اَرْهَنُ) تو حال جملہ اسمیہ ہے، نہ مضارع مثبت، (اَظَافِیْر) جمع (اَظْفَار) ہے اور یہ جمع (ظفر)

بمعنی (ناخن) یہاں پر مراد شوکت وقوت یا (اسلحۃ) بمعنی ہتھیار اور (مالك) ایک شخص کا نام ہے جو شاعر کی قوم کا نقیب تھا، شعر لاحق میں اُس کی تصریح ہے وہ یہ ہے۔

عَرِيفًا مُقِيمًا بِدَارِ الْهَوَانِ وَاَهْوِنْ عَلَيَّ بِهٖ هَالِكَا

اس میں (عریف) بمعنی (نقیب قوم) جو رئیس القوم سے کم درجہ کا ہوتا ہے۔ یہ (مالکا) سے حال ہے اور (دار الھوان) بمعنی دارِ ذلّت اور (اَھْوِنْ بہٖ) صیغہ تعجب ہے اور (ھالکا) تمیز ہے نسبت سے جو (اَھْوِنْ) کی فاعل کی جانب ہے اور وہ (بہٖ) کی ضمیر مجرور۔ واقعہ یہ ہوا کہ شاعر نے کوئی جرم کیا تھا، لہٰذا حاکم کوفہ کے خوف سے بھاگ آیا اور اپنی جان بچانے کی فکر میں مالک کی پرواہ نہ کی، اُسے وہیں چھوڑ دیا۔ شعر کا حاصل ترجمہ یہ کہ جب مجھ کو ان کی شوکت وقوت یا ان کے ہتھیاروں کا خوف دامن گیر ہوا تو میں نے وہاں سے فرار ہو کر نجات پائی اور مالک نقیب قوم کو وہیں دارِ ذلّت میں مقیم چھوڑا اور یہ مالک میری نظر میں کیسا بے قدر ہو گیا کہ میں نے اُس کی اصلاً پرواہ نہ کی۔

سوال: یہ کہنا صحیح نہیں کہ مضارع مثبت کے حال واقع ہونے کی صورت میں فقط ضمیر رابط ہوتی ہے بلکہ (واو) اور (ضمیر) دونوں بھی رابطہ ہوتے ہیں جیسے آیت کریمہ میں (اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ) کہ اس میں (وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ) جملہ حالیہ ہے اور (واو) اور (ضمیر) دونوں پر مشتمل؟

جواب: یہ اس لئے کہ مضارع مثبت اگرچہ اسم فاعل کے مشابہ ہے مگر ہے تو جملہ تو جملہ ہونے کے پیش نظر کبھی (واو) بھی داخل کر دیا جاتا ہے یا ایسے مواقعِ قلیلہ بتقدیر مبتدا ہیں۔ چنانچہ آیت کریمہ بتقدیر مبتدا ہے یعنی (وَاَنْتُمْ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ) اب حال جملہ اسمیہ ہو گیا اور اس میں (واو) لانا واجب۔

سوال: اب بھی یہ حکم صحیح نہیں کہ مضارع مثبت اگر مدخول (قَدْ) ہو تو (واو) کا لانا واجب ہے۔ کما فی ھمع الھوامع جیسے: لِمَا تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ (قَدْ) کے دخول سے مضارع مثبت کی مشابہت اسم فاعل کے ساتھ ضعیف ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ اسم فاعل پر (قَدْ) داخل نہیں ہوتا۔

سوال: مشابہت ضعیف ہونے سے یہ لازم آیا کہ (واو) کا دخول جائز ہو نہ کہ واجب کما فی حاشیۃ الصبّان جلد دوم، ص: ۱۴۵؟

جواب: کتابوں میں جو وجوہ ذکر کی جاتی ہیں وہ از قبیل مناسبات ہیں جن کے بیان سے زبان کا انضباط مقصود ہے تا کہ غیر عربی کو زبان کی تحصیل میں سہولت حاصل ہو جائے ورنہ استعمالِ عرب اصل ہے۔ **کمافی تجرید النبانی** ص:۲۶۹، اور استعمالِ عرب میں (قد) کے ساتھ (واو) کا التزام کیا گیا ہے بایں ہمہ مضارع مثبت مدخول (قد) بقلّت حال واقع ہوا ہے اور بدون (قد) بکثرت اسی واسطے قاعدۂ مذکورہ کو بحال رکھنے کے لئے یہ کہا جائے گا کہ یہاں پر بھی مبتدا مقدر ہے اور جملہ اسمیہ حال ہے نہ مضارع مثبت، **هذا ما خطر بالبال والله تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال**، لیکن

یہ یاد رہے کہ مضارع مثبت اور منفی کے حال واقع ہونے کے لئے شرط ہے کہ علامت استقبال جیسے (سین) اور (سوف) اور (لن) اور (لا) سے خالی ہو۔ وجہ یہ کہ اگر علامت استقبال لائی گئی تو مفہوم یہ ہوگا کہ مضارع کا زمانہ عاملِ ذوالحال کے زمانے کے اعتبار سے مستقبل ہے اور یہ درست نہیں کہ اتحادِ زمانہ واجب ہے۔ **کمامرّ** اسی واسطے جملہ شرطیہ کا حال واقع ہونا صحیح نہیں **کمافی حاشیة الصبّان** جلد: دوم، ص:۱۴۴، (۳) جملہ فعلیہ جس کا فعل مضارع منفی ہو اور (۴) جملہ فعلیہ جس کا فعل ماضی مثبت ہو اور (۵) جملہ فعلیہ جس کا فعل ماضی منفی ہو، ان تینوں میں رابطہ کبھی (واو) اور (ضمیر) دونوں ہوتے ہیں اور کبھی فقط (واو) اور کبھی فقط (ضمیر) بلاضعف۔ عدم ضعف کی وجہ یہ کہ ان میں جملہ اسمیہ جیسی قوتِ استقلال نہیں۔

نظر برآں ضمیر پر اکتفا ضعیف نہ ہوا، مضارع منفی جیسے: **جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَمَا یَتَکَلَّمُ غُلَامُهٗ** اور **جَاءَ نِیْ زَیْدٌ مَایَتَکَلَّمُ غُلَامُهٗ** اور **جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَمَایَتَکَلَّمُ عَمْرٌو** اور ماضی مثبت جیسے: **جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَقَدْ خَرَجَ غُلَامُهٗ** اور **جَاءَ نِیْ زَیْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُهٗ** اور **جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَقَدْ خَرَجَ عَمْرٌو** اور ماضی منفی جیسے: **جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَمَاخَرَجَ غُلَامُهٗ** اور **جَاءَ نِیْ زَیْدٌ مَاخَرَجَ غُلَامُهٗ** اور **جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَمَا خَرَجَ عَمْرٌو**۔

سوال: مضارع منفی کی مثال میں (ما) نافیہ بیان کیا (لا) نافیہ اور (لم) کے ساتھ مثال کیوں ذکر نہ کی؟

جواب: اس لئے کہ (لا) اکثر کے نزدیک استقبال کی علامت ہے، بعض کے نزدیک نہیں۔ **نظر برآں** اکثر کے نزدیک ماضی منفی (بلا) کا حال واقع ہونا صحیح نہیں اور بعض کے نزدیک صحیح ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ مصنف علیہ الرحمہ اکثر میں ہیں یا بعض میں اگر چہ متن کا اطلاق ثانی کا موید ہے اور منفی (بلم) اگر چہ حال واقع ہوتا

ہے جیسے: فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ اور اس کا بھی مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک وہی حکم ہے جو منفی (بما) کا کما یستفاد من اطلاق المتن، لیکن ہم نے اس کی مثال بخوفِ طوالت ترک کردی، نیز اس میں ضمیر پر اکتفا غالب ہے بخلاف (ما) کہ اس میں تینوں حکم علی السویۃ ہیں اور ان تینوں احکام کی وجہ یہ ہے کہ مضارع منفی اور ماضی منفی میں دو جہت ہیں۔

اول: یہ کہ دونوں کو اسم فاعل کے ساتھ مشابہت نہیں کیوں کہ اسم فاعل صفت غیر لازمہ کے حصول پر دلالت ہے جو فاعل کے ساتھ مقارن ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں صفت غیر لازمہ پر دلالت کرتے ہیں مگر وہ صفت فاعل کے ساتھ مقارن نہیں ہوتی بلکہ فاعل سے منفی ہوتی ہے۔

دوم: یہ کہ دونوں جملہ فعلیہ ہیں، پس اگر ان دونوں جہت کا لحاظ کیا جائے تو (واو) اور (ضمیر) دونوں لاسکتے ہیں بلحاظ جہت اوّل (واو) اور بلحاظ جہت دوم (ضمیر) اور اگر فقط جہت اوّل کا لحاظ کریں تو فقط (واو) کہ اسم فاعل کے ساتھ مشابہت مفقود ہے اور اگر فقط جہت دوم کا لحاظ کریں تو فقط (ضمیر) کہ جملہ فعلیہ میں قوتِ استقلال نہیں، حتیٰ کہ زیادت رابط کا مقتضی ہو اور ماضی مثبت میں بھی دو جہت ہیں۔ **اوّل**: یہ کہ حال کے مخالف ہے یعنی باعتبارِ لفظ، **دوم**: یہ کہ حال کے موافق ہے باعتبارِ لفظ (قَدْ) جو اس کو حال سے قریب کرتا ہے۔ پس بلحاظ جہت اوّل (واو) اور (ضمیر) دونوں لاسکتے ہیں اور بلحاظ جہت دوم دونوں میں سے کسی ایک پر اکتفا جائز ہے کذا فی جامع الغموض، کسی بزرگ نے ان چند احکام کو بایں طور منظوم فرمایا ہے:

اسمیہ گر حال باشد باضمیر و واو داں	یا بواوے یا ضمیر ولیک ایں باضعف خواں
فعلیہ گر حال باشد داں بتفصیل تمام	گر مضارع مثبت ست بے واو باشد در کلام
ماسوائے ہر دو را گویم بشنوائے فتا	گہ بواو وگہ ضمیر وگہ بہر دو بے خطا

ترکیب

قوله: وَكُلُّ مَادَلَّ عَلٰى هَيْأَةٍ صَحَّ اَنْ يَقَعَ حَالًا. (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (كُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (دَلَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

بسوئے (مَا) (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون (هَیْأَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (دَلَّ) فعل ماضی اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلاً (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (صَحَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون (یَقَعَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب بمعنی (یَصِیْرُ) فعل ناقص اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (حَالًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (یَقَعُ) فعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل مرفوع محلاً (صَحَّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل هٰذا بُسْرًا اطیب منه رطبًا. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هٰذَا بُسْرًا اَطْیَبُ مِنْهُ رُطَبًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے دال بر ہیئت جو حال ہو (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ هٰذا بُسْرًا اطیب منه رطبًا. میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی برسکون (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مبتدا مرفوع محلاً (بُسْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال مقدم (اَطْیَبُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی برسکون (ھا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (رُطَبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَطْیَبُ) اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وتکون جملة خبریه. (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (تَکُوْنُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ناقص اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الحال (جُمْلَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (خَبرِیَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (خَبرِیَّةً) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (جُمْلَةً) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر (تَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فالاسمیة بالواو والضمیر او بالواو او بالضمیر.

(فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اَلاِسْمِیَّةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِسْمِیَّةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْجُمْلَةُ) (اِسْمِیَّةُ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْوَاوِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَاوِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلضَّمِیْرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ضَمِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلْوَاوِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْوَاوِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَاوِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر معطوف (او) حرف عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلضَّمِیْرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ضَمِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر معطوف (بِالْوَاوِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں۔

قوله: علٰی ضعف. (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ضُعْفٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے محذوف مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے جملہ اسمیہ کا صرف ضمیر کے ساتھ ہونا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں۔

قوله: والمضارع المثبت بالضمير وحده. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْمُضَارِعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُضَارِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلْمُثْبَتُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُثْبَتُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی فتح راجع بسوئے موصوف (مُثْبَتُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (اَلْمُضَارِعُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلضَّمِيْرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ضَمِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذو الحال (وَحْدَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذو الحال (وَحْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں۔

قوله: وما سواهما بالواو والضمير اوباحدهما. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (سِوَا) اسم مقصور منصوب تقدیراً مضاف (هُمَا) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْاِسْمِيَّةُ) اور (المضارع المثبت) (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (سِوَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) فعل مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا) (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لیے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْوَاوِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون

(وَاوِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الضَّمِیْرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ضَمِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (الْوَاو) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (ہا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَحَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (هُمَا) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (الْوَاوُ) اور (الضَّمِیْرُ) (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اَحَدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول جب عامل ہوں تو ان پر داخل شدہ الف لام جمہور کے نزدیک بمعنی اسم موصول ہوتا ہے اور امام 'مازنی' کے نزدیک حرفِ تعریف، ہم نے ترکیب میں کہیں کہیں بغرضِ اختصار امام 'مازنی' کا مسلک اختیار کیا ہے۔۱۲

ولاَ[۱] بُدّ فی الماضی المثبت من قد							
اور	ضروری	ہے	ماضی	مثبت	میں	قد	
ظاهرة او مقدرة ويجوز[۲] حذف العامل							
ظاہر	ہو	یا	مقدر	اور	جائز	ہے	حذف عامل
كقولك لِلْمُسَافِرِ راشدًا مهديًا							
جیسے	تمہارا	مقولہ	مسافر	کے	لئے	رَاشِدًا	مهديًا

۱ **قوله: ولا بُدّ فی الماضی المثبت الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ماضی مثبت حال واقع ہوتو اس پر (قَد) کا دخول ضروری ہے خواہ لفظاً ہو جیسے: اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلامٌ وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ اور (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَقَدْ رَکِبَ اَبُوْہُ) یا تقدیراً جیسے: (جَاؤُکُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُھُمْ) یعنی (قَدْ حَصِرَتْ صُدُوْرُھُمْ) وجہ یہ کہ ماقبل میں ذکر ہو چکا کہ حال اور ذوالحال کے عامل کا زمانہ متحد ہونا واجب ہے اور مقامِ حال میں واقع ماضی سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ اس کا زمانہ عامل کے زمانہ پر مقدم ہے جیسے مثالِ مذکور سے مفہوم ہوتا ہے کہ زمانۂ مجی پر زمانۂ رُکُوْب کو تقدم ہے تو دونوں کا زمانہ متحد نہ ہوا۔ **نظر بر آں** (قَد) لایا گیا تا کہ اس پر دلالت ہو کہ مَدْخُوْلِ (قَد) کا زمانہ عامل کے زمانے سے قریب ہے اور قریب شی حکم میں شے کے ہوتا ہے۔ پس حال مذکور اور عامل کا زمانہ اگر چہ حقیقۃً متحد نہیں مگر بتاویل مسطور حکماً متحد ہو گیا۔

سوال: (قَد) کی وضع اس لیے ہے کہ وہ زمانہ ماضی کے قریب ہونے پر دلالت کرے زمانہ حال یعنی زمانۂ تکلم سے، نہ اس لئے کہ زمانۂ عامل سے قریب ہونے پر دلالت کرے، لہٰذا وجہ مذکور تام نہیں؟

جواب: وجہ مذکور تام ہے، اس لئے کہ یہ دلالت مجازی ہے نہ حقیقی حتیٰ کہ عدمِ تمامیت لازم آئے اور یہ مجاز از قبیل اطلاق خاص وارادۂ عام ہے، کیوں کہ زمانۂ عامل میں تعمیم ہے خواہ حال ہو یا ماضی۔

سوال: ماضی منفی (قَد) کیوں نہیں لایا جاتا، جب کہ وہ حال واقع ہو؟

جواب: ماضی منفی پر (قَدْ) کا دخول کسی وقت بھی جائز نہیں خواہ حال واقع ہو یا نہ ہو، کیوں کہ نفی صدارت کی مقتضی ہے، (قَدْ) کے دخول سے صدارت فوت ہو جائے گی۔

۲ **قوله: ویجوز حذف العامل (الخ).** حال مفرد اور حال جملہ بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کے عامل کے حذف کا ذکر فرماتے ہیں کہ وہ جائز ہے بشرط قرینہ خواہ وہ حالیہ ہو جیسے مسافر بمعنی (سفر شروع کرنے والا) اس تقدیر پر (مُسَافِر) اپنے حقیقی معنی پر ہے یا بمعنی (آمادہ بسفر) اس تقدیر پر معنی مجازی میں ہے از قبیلِ اطلاق سبب وارادۂ مسبّب کہ سفر آمادگی کے لئے سبب ہے کسی ایک معنی کے لحاظ سے تم نے جس سے کہا (رَاشِدًا مَهْدِيًّا) یہ حال ہیں جن کا عامل (سِرْ) یا (اِذْهَبْ) بقرینہ حال مخاطب محذوف ہے۔ دونوں (سِرْ) یا (اِذْهَبْ) میں مستتر ضمیر فاعل سے حال ہیں۔

نظر برآں یہ دونوں احوال احوالِ مترادفہ ہوئے کہ دونوں کا ذوالحال ایک ہے اور دونوں **مانحن فیه** سے ہیں کہ دونوں کا عامل محذوف ہے اور اگر (**مَهْدِيًّا**) کو (**رَاشِدًا**) میں مستتر ضمیر فاعل سے حال قرار دیں تو احوالِ متداخلہ ہوں گے اس تقدیر پر (**مَانَحْنُ فِيْه**) سے صرف (**رَاشِدًا**) ہوگا کہ اس کا عامل محذوف ہے بخلاف (**مَهْدِيًّا**) کہ اس کا عامل (**رَاشِدًا**) مذکور ہے۔

سوال: (**رَاشِدًا**) کو ذکر میں مؤخر اور (**مَهْدِيًّا**) کو مقدم کرنا چاہئے کیوں کہ (**رُشْد**) متفرع ہوتا ہے (**هِدَايَة**) پر، اس لئے کہ (**رُشْد**) کے معنی ہیں (راہ یابی) اور (**هِدَايَة**) کے (راہ نمودن) اور شک نہیں کہ (راہ یابی) حاصل ہوتی ہے (راہ نمودن) کے بعد؟

جواب: (راہ یابی) کبھی (راہ نمودن) کے بعد ہوتی ہے اور کبھی بدون (راہ نمودن) بلکہ خود بخود، یہاں پر یہی مراد ہے۔ **نظر برآں** (**رَاشِدْ**) کے معنی ہوئے (خود بخود راہ یاب) اور (**مَهْدِيٌّ**) کے معنی (بواسطہ غیر راہ پار) یا وہ قرینہ مقالیہ ہو جیسے: (**كَيْفَ جِئْتَ**) سوال کے جواب میں (**رَاكِبًا**) کہا گیا تو یہ حال ہے جس کا عامل (**جِئْتُ**) بقرینہ سوال محذوف، اسی قبیل سے ہے آیت کریمہ: (**اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَنْ نَجْمَعَ عِظَامَهٗ بَلٰى قَادِرِيْنَ عَلٰى اَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهٗ**) کہ اس میں (**قَادِرِيْنَ**) حال ہے جس کا عامل (**نَجْمَعُ**) بقرینہ سوال محذوف۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے مفعول بہ کی بحث میں اُس کے عامل کے حذف کو بایں طور تعبیر فرمایا تھا (**وَقَدْ يُحْذَفُ الْفِعْلُ**) یہاں پر اس کے مطابق (**وَيَجُوْزُ حَذْفُ الْفِعْلِ**) کیوں نہ فرمایا، (**حَذْفُ الْعَامِلِ**) کیوں فرمایا؟

جواب: اس لئے کہ یہاں پر (**اَلْفِعْلُ**) کہنے سے مقصود کامل طور پر ادا نہ ہوتا کیوں کہ لفظ (**اَلْفِعْلُ**) معنی فعل کو شامل نہیں، حالانکہ حال میں عامل جس طرح فعل اور شبہ فعل ہوتے ہیں اسی طرح معنی فعل بھی **كَمَامَرَّ** بخلاف مفعول بہ کہ معنی فعل حال میں عامل نہیں ہوتے کمافی الفوائد الشافیہ، ص: ۱۲۳، اور جس طرح حال کے عامل فعل اور شبہ فعل کا حذف جائز ہے اسی طرح معنی فعل کا بھی جیسے: (**الهلال بَيِّنًا**) میں (**بَيِّنًا**) حال ہے جس میں عامل معنی فعل ہیں اور وہ بایں معنی محذوف کہ ان کا مستفاد منہ یعنی (**هٰـــذا**) محذوف ہے۔

نظر برآں اگر (**حَذْفُ الْفِعْلِ**) کہا جاتا تو معنی فعل کے جواز حذف کو بیان کرنے سے عبارت قاصر

رہتی۔اسی قصور سے بچنے کے لیے (حَذْفُ الْعَامِلِ) فرمایا گیا کہ لفظ (اَلْعَامِلُ) فعل، شبہ فعل، معنی فعل تینوں کو شامل ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: وَلابُدَّ فی الماضی المثبت من قدظاهرة اومقدرةً.

(و) حرف استیناف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (بُدَّ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون مقدر (اَلْمَاضِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَاضِیْ) اسم منقوص مجرور تقدیراً موصوف (اَلْمُثْبَتِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُثْبَتِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مُثْبَتِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (اَلْمَاضِیْ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِسْمِ لَا) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر اوّل (مِنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (قَدْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً ذوالحال (ظَاهِرَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (ظَاهِرَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، یاد رہے کہ تنویع اور تقسیم ہم معنی ہیں (مُقَدَّرَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (مُقَدَّرَةً) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف (ظَاهِرَةً) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال (قَدْ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَا، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر دوم، لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں، یہ ترکیب کہ (فِی

(اَلْمَاضِیْ الخ) خبر اوّل اور (مِنْ قَدْ) خبر دوم اکثر نحات کا مسلک جس کی تصریح شرح مفتاح میں سید شریف قدس سرہ نے فرمائی ہے اور نحات بغداد کے نزدیک خبر (لا) محذوف ہے یعنی (حَاصِلٌ) اور (فِی الْمَاضِیْ) اسم لا کے مبنی ہونے کے باوجود اس کا ظرف لغو ہے اور ابن مالک نے فرمایا کہ (بُــدَّ) معرب منصوب ہے مشابہ بمضاف ہونے کے باعث اس کی تنوین ترک کردی گئی اس کی خبر (حَاصِلٌ) محذوف ہے اور (فِی الْمَاضِیْ) اسم لا کا ظرف لغو اور (مِنْ قَدْ) خبر مبتدائے محذوف یعنی (اَلْبُدُالْمَنْفِیْ) کمافی حاشیۃ المطول للمولی حسن چلپی یا (لا) کا ظرف لغو ہے کیوں کہ (لا) سے معنی انتفا مفہوم ہوتے ہیں اور جس سے معنی فعل مفہوم ہوں اس سے حرف جار متعلق ہو جاتا ہے یا (لَایَنْتَفِیْ الْبُدُ) سے متعلق جو سیاق سے مفہوم ہوتا ہے۔ کمافی الانوار التنزیل۔

قولہ: ویجوز حذف العامل. (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (یَجُوْزُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (حَذْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَلْعَامِلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (عَامِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت مضاف الیہ (حَذْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں۔

قولہ: کقولك للمسافر راشدًا مهديًا. (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (قَوْلِ) مفرد منصرف صحیح بمعنی (مَقُوْلُ) مجرور لفظاً مضاف (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (اَلْمُسَافِرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُسَافِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اس کو حال بھی قرار دے سکتے ہیں کَمَامَرَّ (قَوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ (رَاشِدًا مَهْدِيًّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ہو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ہو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (ھُــوَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عامل محذوف جوازاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ (رَاشِدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح (رَاشِدًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر حالِ اوّل (مَهْدِيًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) مفتوحہ علامتِ خطاب مذکر (مَهْدِيًّا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال دوم جن کا عامل (سَافِرْ) محذوف جوازاً (سَافِرْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل ذوالحال مبنی بر سکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح ذوالحال اپنے دونوں حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً (سَافِرْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، اس ترکیب پر (رَاشِدًا) اور (مَهْدِيًّا) دونوں حال مترادفہ ہیں کہ دونوں کا ذوالحال ایک ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ (مَهْدِيًّا) کو ضمیر (رَاشِدًا) سے حال قرار دیں اس تقدیر پر دونوں حال متداخلہ ہوں گے کہ حالِ ثانی حالِ اوّل کی ضمیر سے حال ہے، اوّل ترکیب بر مسلک جمہور کہ ان کے نزدیک تعدّد حال جائز ہے۔ رضی نے اس مسلک کے حق ہونے کی تصریح کی اور فارسی وغیرہ نحویوں کی ایک جماعت کے نزدیک چوں کہ تعدّد حال جائز نہیں تو ان کے نزدیک ترکیب ثانی پر اختصار کیا جائے گا بخلاف جمہور کہ ان کے نزدیک دونوں جائز ہیں اور یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ (رَاشِدًا) کو موصوف اور (مَهْدِيًّا) کو صفت قرار دیں پھر موصوف اپنی صفت سے مل کر حال کیونکہ صیغہائے اسم فاعل اور اسم مفعول صفت ہونے کی طرح موصوف بھی ہوتے ہیں بخلاف اسمِ تفضیل کہ وہ موصوف نہیں ہوتا، کما فی الاشباہ وَالنظائر النحویہ۔۱۲

ویجب[1] فی المؤکّدة مثل زید ابوك
اور حذف عامل واجب ہے حال مؤکدہ میں مثل زَيْدٌ اَبُوْكَ
عطوفًا ای احقه وشرطها[2] ان تكون
عطوفًا یعنی احقہ اور حال مؤکدہ کی شرط ہے کہ

مقرِّرَة لمضمون جملة اسمیه

تاکید کرتا ہو مضمون جملہ اسمیہ

۱؎ **قولہ: ویجب فی المو کدۃ الخ.** عامل حال کے حذف کا جواز بیان کرنے کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اس کے وجوبِ حذف کو بیان فرماتے ہیں کہ حال مؤکدہ کے عامل کا حذف واجب ہے جس کی تعریف 'عارف جامی' قدس سرہٗ نے بایں طور فرمائی کہ حال مؤکدہ مطلقاً وہ ہے جو ذوالحال سے اُس کے اوقاتِ وجود میں غالباً منتقل نہ ہو۔ مطلقاً سے یہ مراد کہ خواہ اس کا عامل محذوف نہ ہو، خواہ محذوف ہو۔

اقول: غالب اوقات میں ذوالحال سے منتقل نہ ہونے والا حال جب مؤکدہ ہے تو اصلاً منتقل نہ ہونے والا بدرجہ اولیٰ حال مؤکدہ ہوا جیسے آیت کریمہ: (**شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ**) میں (**قَآئِمًا بِالْقِسْطِ**) اسمِ جلالت سے حال ہے جو اس سے اصلاً منتقل نہیں ہوتا اور اس کا عامل (**شَهِدَ**) مذکور ہے اور جیسے: (**زَيْدٌ اَبُوْكَ عَطُوْفًا**) اس میں (**عَطُوْفًا**) حال ہے جو بعض اوقات میں (**اَبٌ**) سے منتقل ہو جاتا ہے کہ عطوفیت (**اَبٌ**) کے لیے لازم غیر منفک نہیں اور اس کا عامل محذوف ہے جس کی تفصیل آئندہ آتی ہے اور حال مؤکدہ بایں معنٰی کے مقابل حال منتقلہ ہے جو ذوالحال سے منتقل ہوا کرتا ہے اور عامل کی قید ہوتا ہے بخلاف مؤکدہ کہ وہ قید نہیں ہوتا جیسے: (**جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا**) میں (**رَاكِبًا**) کہ اس میں حالِ منتقلہ ہے جو (**جَاءَ**) کی قید اور ذوالحال سے منفک ہوا کرتا ہے۔

سوال: حال مؤکدہ کی مشہور تعریف یہ ہے کہ جو اُن معنٰی کی تاکید کرے جو جملۂ سابقہ سے مفہوم ہوتے ہیں۔ 'عارف جامی' قدس سرہ السامی نے اس مشہور تعریف سے عدول کیوں فرمایا؟

جواب: اس لئے کہ تعریف مشہور مثال متن پر اسی وقت صادق آئے گی جب کہ (**اَبٌ**) میں پیدائشی عطوفیت موجود ہو کہ اس وقت (**زَيْدٌ اَبُوْكَ**) کے اطلاق سے ذہن کا انتقال عطوفیت کی جانب ہوگا اور (**عَطُوْفًا**) کے ذکر سے اس کی تاکید ہو جائے گی اور اگر پیدائش عطوفیت زائل ہوگئی ہے تو (**عَطُوْفًا**) کے ذکر سے تاکید نہ ہوگی کہ جملہ سابقہ سے معنیٔ عطوفیت مفہوم نہیں ہوتے اور لازم آئے گا کہ (**عَطُوْفًا**) حال مؤکدہ نہ ہو،

حالانکہ وہ بہر صورت حال مؤکدہ ہے۔ اسی طرح (قَـائِمًا بِالْقِسْطِ) آیت مذکورہ میں حال مؤکدہ ہے کمافی الکشاف، حالانکہ جملہ سابقہ سے (قِیَامْ بِالْعَدْلْ) کے معنی مفہوم نہیں ہوتے، حتیٰ کہ یہ اس کے لئے مؤکدہ بن جائے بخلاف تعریف عارفِ جامی قدس سرہ السامی کہ وہ دونوں پر بہر صورت صادق ہے کہ (قِیَامْ بِـالْعَدْلْ) ذوالحال سے اصلاً منتقل نہیں ہوتا ہے اور عطوفیت (اَبْ) سے غالباً جدا نہیں ہوتی، ھٰذا مایخطر بالبال واللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

۲ قولہ: وشرطھا الخ. مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے عامل حال مؤکدہ کے وجوب حذف کی شرط بیان فرماتے ہیں۔ **نظر برآں** عبارت میں بقرینۂ سابق تین مضاف کی تقدیر ہے، اصل عبارت یوں تھی: (وشرط، وجوب[۱] حذف[۲] عاملھا[۳]) وہ شرط یہ ہے کہ حال مؤکدہ جملہ اسمیہ کے مضمون کی تاکید کرتا ہو (مَـضْـمُـوْنْ) سے مراد وہ معنی جو جملے سے مفہوم ہوتے ہوں اگرچہ بطور استلزام (مَضْمُوْنْ جُمْلَۃ) کہنے سے اس حال مؤکدہ سے احتراز ہو گیا جو مضمون جملہ کی تاکید نہ کرتا ہو بلکہ جملے کے جزو کی یعنی عامل کی۔ **نظر برآں** اس کے عامل کا حذف واجب نہ ہوگا۔ جیسے: (رَسُوْلًا) آیت کریمہ: (اِنَّـا اَرْسَلْنَاکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا) میں کہ حسب تعریف عارفِ جامی قدس سرہ السامی یہ حال مؤکدہ ہے، کیوں کہ ذوالحال سے اس کے اوقات وجود میں منتقل نہیں ہوتا اور اپنے عامل (اَرْسَـلَ) کے لئے مؤکد ہے نہ مضمون جملہ کے لیے عامل کے لیے مؤکد اس لئے ہوا کہ کسی شخص کا رسول یعنی (مُـرْسَـلْ) ہونا ارسال پر موقوف ہے اور موقوف کا ذکر مشعر ہوتا ہے موقوف علیہ کے ذکر کی طرف، پس ارسال کا ذکر دو مرتبہ ہوا۔

اوّلاً: (اَرْسَلَ) کے ضمن میں، **ثانیاً:** (رَسُوْلًا) کے ذکر سے۔ **نظر برآں** ذکر ثانی ذکر اوّل کے لئے مؤکد ہو گیا۔ (رَسُوْلًا) مضمون جملے یعنی (اِرْسَـالُ اللّٰـہِ) کے لیے مؤکد نہیں کیوں کہ (مُرْسَلْ ہونا) مطلقاً (اِرْسَالْ) پر موقوف ہے تو اسی کی طرف مشعر ہوگا (اِرْسَالُ اللّٰہِ) پر موقوف نہیں حتیٰ کہ اس کی طرف مشعر ہو۔ اسی طرح آیت کریمہ: (وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ) میں (مُدْبِرِیْنَ) اور (یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا) میں (حَیًّا) اور (فتبسَّمَ ضَاحِکًا) میں (ضَاحِکًا) اور (وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ) میں (مُفْسِدِیْنَ) اپنے اپنے عامل کے لئے حال مؤکدہ ہیں اور حال کبھی ذوالحال کے لئے مؤکد ہوتا ہے جیسے: جَاءَ نِی الْقَوْمُ طُرًّا میں (طُرًّا) ذوالحال یعنی (اَلْقَوْمُ) کے لئے مؤکد ہے۔ یہ سب

کے سب بھی (مَضْمُوْن جُمْلَه) کی قید سے نکل گئے۔اب ظاہر ہوا کہ حال مؤکّدہ تین قسم پر ہے: **اوّل:** مضمون جملہ کا مؤکّد، **دوم:** عامل کا مؤکّد، **سوم:** ذوالحال کا مؤکّد، (اسمیة) کی قید سے وہ حال مؤکّدہ خارج ہو گیا جو (جُمْلَہِ فِعْلِیَّہ) کے مضمون کی تاکید کرتا ہو تو اس کے عامل کا حذف واجب نہ ہوگا جیسے آیت کریمہ: سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ کہ اس میں (مُسَخَّرَاتٍ) حال مؤکّدہ ہے بایں معنیٰ کہ (مُسَخَّرِيَّتْ) لیل ونہار، شمس وقمر و نجوم سے منتقل نہیں ہوتی جو ذوالحال ہیں اور جملہ فعلیہ سابقہ کے مضمون یعنی (مُسَخَّرِيَّتْ) لیل ونہار، شمس وقمر و نجوم کے لئے (مقرِّر) بھی ہے، کیوں کہ (مُسَخَّرِيَّةٌ) ھٰذا دو مرتبہ مذکور ہوئی۔ **اوّلًا:** جملہ فعلیہ سابقہ کے ضمن میں، **ثانیًا:** اس حال سے۔ **نظر بر آں** ذکر ثانی ذکر اوّل کے لئے مقرر ہو گیا۔

سوال: عارف جامی قدس سرہ نے اس قید سے مذکورہ بالا آیت کریمہ میں واقع (قَائِمًا بِالْقِسْطِ) سے احتراز فرمایا ہے کہ یہ مضمون جملۂ اسمیہ کے لئے مقرر نہیں۔آپ نے بجائے اس کے (مُسَخَّرَاتٌ) کو پیش کیوں کیا؟

جواب: (اِسْمِيَّةٌ) کی قید سے وہ حالِ مؤکّدہ خارج ہوگا جو مضمون جملہ کا مقرر تو ہو (اِسْمِيَّةٌ) کے مضمون کا مقرر نہ ہو (مُسَخَّرَاتٌ) مضمون اسمیہ کا مقرر نہیں لیکن مضمون فعلیہ کا مقرر ہے کَمَا مَرَّ اس میں کسی کا اختلاف نہیں بخلاف (قَائِمًا بِالْقِسْطِ) کہ اس کے مقرر ہونے میں اختلاف ہے۔بعض نے مقرر قرار نہیں دیا **کمافی حاشۃِ مولانا عبدالحکیم السیالکوٹی علی المطول** ص:۴۰۵،اور بعض نے مقرر قرار دیا ہے **کمافی محرم آفندی**، جلد: اوّل، ص:۳۸۱،ہم نے (مُسَخَّرَاتٌ) کو اس لئے پیش کیا کہ وہ متفق علیہ مثال ہے۔

سوال: (اَللّٰهُ شَاهِدٌ صَادِقًا) میں (صَادِقًا) حال مؤکّدہ ہے بایں معنیٰ کہ ذوالحال سے منتقل نہیں ہوتا اور مضمون جملہ اسمیہ کے لئے بھی مقرر بھی ہے کیوں کہ **اوّلًا:** نسبت شہادت بسوئے اسم جلالت سے صدق مفہوم اور **ثانیًا:** (صَادِقًا) سے تو ذکر ثانی ذکر اوّل کے لئے مقرر ہو گیا۔اس کے باوجود (صَادِقًا) کا عامل محذوف نہیں، بلکہ اس کا عامل (شَاهِدٌ) مذکور ہے تو شرط مذکور وجوب کے لئے کافی نہیں؟

جواب: وجوب حذفِ عامل کے لئے ایک شرط اور بھی ہے وہ یہ کہ اس جملہ اسمیہ کی ترکیب ایسے دو اسموں سے ہو جو حال میں عمل کرنے کی صلاحیت نہ رکھتے ہوں، ورنہ عامل مذکور ہوگا۔اس شرط کے بیان میں مصنف

علیہ الرحمۃ نے مثال پر اکتفا فرمایا کہ اس میں یہ شرط پائی جارہی ہے جیسے: اسمائے ستہ کے اعراب مذکور کے لئے یہ دو شرطیں بھی تھیں کہ وہ (مُکَبَّرَہْ) اور (مُوَحَّدَہْ) ہوں، ان کی تصریح نہ فرمائی مثال پر اکتفا فرمالیا تھا کہ مثال میں وہ (مُکَبَّرَہْ) اور (مُوَحَّدَہْ) ہیں۔ چنانچہ وجوب حذف عامل کی مثال متن یعنی (زَیْدٌ اَبُوْكَ عَطُوْفًا) میں یہ شرط پائی جاتی ہے کہ اس میں (زَیْدٌ) اور (اَبُوْ) عمل کی صلاحیت نہیں رکھتے، اس لئے کہ جامد ہیں۔ اس مثال میں (عَطُوْفًا) حال مؤکدہ ہے کہ ذوالحال سے غالبًا منتقل نہیں ہوتا اور مضمون جملہ اسمیہ کے لئے مقرر بھی ہے کیوں کہ **اوّلًا**: جملہ سابقہ سے عطوفیت بطور استلزام عادی مفہوم ہوئی (اُبُوَّۃْ) کو عطوفیت غالبًا لازم ہے اور **ثانیًا**: (عَطُوْفًا) سے تو ذکر ثانی ذکر اوّل کے لئے مقرر ہوگیا، وجوب حذف عامل کی وجہ یہ کہ قرینہ اور قائم مقام دونوں موجود ہیں۔ قرینہ تو (عَطُوْفًا) کا نصب ہے کہ اس کے لئے ناصب درکار جو ماقبل میں موجود نہیں کہ جملہ سابقہ کا کوئی جزء عمل کی صلاحیت نہیں رکھتا تو معلوم ہوا کہ عامل محذوف ہے اور خود (عَطُوْفًا) قائم مقام **کما فی تحریر سنبٹ** اور بعض نے فرمایا کہ جملہ سابقہ قائم مقام ہے۔ پس حذف واجب ہوا کہ عامل کا ذکر جائز نہیں، ورنہ عوض اور معوض عنہ کا اجتماع لازم آئے گا جو باطل ہے۔ رہی یہ بات کہ عامل محذوف کون ہے؟ تو امام سیبویہ کے نزدیک (اُحِقُّہ) بصیغہ واحد متکلم باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے **کمافی تاج المصادر والفوائد الشافیہ** یا باب افعال سے برتقدیر اوّل (اَلْحَقُّ) بمعنی (درست بدانستن) سے ماخوذ ہے اور برتقدیر دوم (اِحْقَاقٌ) بمعنی (بحقیقت بدانستن) سے ماخوذ ہے یا بمعنی (اِثْبَاتٌ) سے (درست بدانستن) اور (بحقیقت بدانستن) سے ماخوذ ہے یا بمعنی (اِثْبَاتٌ) سے (درست بدانستن) اور (بحقیقت بدانستن) دونوں بمعنی (تَیَقُّنْ) ہیں جو متعدی بیک مفعول ہوتا ہے۔ **نظر برآں** (اَحُقُّہٗ) بمعنی (اَتَیَقَّنُہٗ) قرار پایا اور (اُحِقُّہٗ) بمعنی (اَتَیَقَّنُہٗ) یا بمعنی (اُثْبِتُہٗ) اور ضمیر منصوب کا مرجع اگرچہ (زَیْدٌ) ہے **کمافی الفوائد الشافیہ** یا (اَبُوْكَ) **کمافی سوال کابلی** لیکن مراد (اُبُوَّۃْ) ہے، اس لئے کہ (تَیَقُّن) اور (اِثْبَاتٌ) کا متعلق اعراض ہوتے ہیں نہ جواہر اور (زَیْدٌ) و (اَبٌ) از قبیل جواہر ہیں اور (عَطُوْفًا) اسی ضمیر منصوب سے حال ہے تو یہ حال مفعول بہ کی ہیئت کا مبیّن ہوا اور علامہ سکاکی کے نزدیک عامل محذوف (یَحْنِیْ) ہے۔ اس تقدیر پر (عَطُوْفًا) ضمیر فاعل سے حال ہے جو (یَحْنِیْ) میں پوشیدہ ہے اور (اَبُوْكَ) کی طرف راجع، **نظر برآں** یہ فاعل کی ہیئت کا مبیّن ہوا۔

سوال: (عَطُوْفًا) کا نصب مطلق عامل کے حذف پہ قرینہ تھا (اَحُقُّ) یا (اُحِقُّ) یا (یَحْنِي) کی خصوصیت پر قرینہ کیا ہے؟

جواب: (اُحِقَّ) بمعنی (اُثْبِتُ) کے انھام پر قرینہ (زَیْدٌ اَبُوْكَ) ہے بایں طور کہ اس جملے سے باعتبار منطوق کلام (اَبُوْكَ) کا اثبات ہے (زَیْد) کے لئے تو (اَبُوْكَ) (مُثْبَت) ہوا اور (زَیْد) (مُثْبَتٌ لَهٗ) اور متکلم (مُثْبِتُ) اور باعتبار استلزام اُبُوَّۃِ زَیْد کا مخاطب کے لئے اثبات مفہوم ہوا نہ عطوفیت کے ساتھ کہ وہ اس کو لازم ہے غالباً، اور (اَحُقُّ) یا (اُحِقُّ) بمعنٰی (اَتَیقَّنُ) پر قرینہ یہی جملہ بنظر تقریر (عَطُوْفًا) کہ اثبات مع التقریر سے تیقّن متبادر ہوتا ہے اور (یَحْنِي) پر قرینہ خود (عَطُوْفًا) ہے کہ یہ صیغہ مبالغہ ہے جو (عطف) سے مشتق تو اس کی دلالت زیادتِ عطف پر ہوئی۔ **نظر برآں** (عطف) پر بھی جیسے: (عمی) کی (بصر) پر اور (یَحْنِيْ) بمعنٰی یمیل جو (میل) سے مشتق اور (میل) و (عطف) ہم معنی بایں طور (عَطُوْفًا) قرینہ ہوا (یَحْنِي) پر **هٰذا مایخطر بالبال واللّٰه تعالٰی اعلم بحقیقة الحال** ۔ مصنف علیہ الرحمۃ اور 'سیبویہ' اور 'سکاکی' کے مذکورہ بالا مسلک پر (عَطُوْفًا) کا عامل لفظی ہوا جو وجوباً حذف کر دیا گیا ہے۔ 'ابن مالک' علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جملہ متقدمہ کے معنی عامل ہیں تو گویا متکلم نے یوں کہا: (یَعْطِفُ عَلَیْكَ اَبُوْكَ عَطُوْفًا) یہ معنی جملۂ متقدمہ میں نسبت خبر بسوئے مبتدا سے پیدا ہوئے۔ **نظر برآں** عامل معنوی ہوا، اسی واسطے (عَطُوْفًا) نہ جملہ متقدمہ پر مقدم ہوتا ہے، نہ اس کے کسی جزو پر کہ حال کی تقدیم عامل معنوی پر جائز نہیں **کَمَامَرَّ**، چوں کہ عامل لفظی قوی ہوتا ہے، اس لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے امام 'سیبویہ' کا مسلک اختیار فرمایا جو بصریین سے ہیں اور ''کافیہ'' میں مذکور مسائل بر مسلک نحاۃ بصرہ ہیں۔

مخفی نہ رہے کہ 'عارفِ جامی' قدس سرہ السامی نے (حال مؤکّدہ) کو (حال منتقلہ) کے مقابل قرار دیا ہے اور علامہ 'دسوقی' وغیرہ حضرات (حال منتقلہ) کے مقابل کو (حال لازمہ) کے ساتھ موسوم کرتے ہیں جو ذوالحال کو لازم ہوتا ہے اور (حال مؤکّدہ) کے مقابل کو (حال مؤسَّسہ) کے ساتھ جس کے معنی ماقبل سے مفہوم نہیں ہوتے اس کو (مُبَیِّنہ) بھی کہتے ہیں۔ اختلافِ عبارات کے پیش نظر حال کا انقسام دوسرے اقسام کی طرف بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ جس حالت پر حال دلالت کرتا ہے اس حالت کے (تَحَقُّق) اور (تَقْدِیْر) کے اعتبار سے (مُحَقَّقَة) جو ایسی حالت پر دلالت کرے کہ

ذوالحال اس کے ساتھ زمانہ عامل میں متصف ہو جیسے: (جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا) اور (مُقَدِّرَہ) جو ایسی حالت پر دلالت کرے کہ ذوالحال اس کے ساتھ زمانۂ عامل میں متصف نہ ہو بلکہ زمانۂ آئندہ میں جیسے آیت کریمہ: (فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ) میں (خَالِدِيْنَ) حال مقدرہ ہے، چونکہ ذوالحال یعنی مخاطبین (خُلُوْدْ) کے ساتھ زمانۂ دخول میں متصف نہیں بلکہ زمانہ آئندہ میں متصف ہوں گے اور امام سیوطیؒ علیہ الرحمۃ نے باعتبار زمانہ تین قسمیں بیان فرمائیں:

اوّل: (مقارنۃ) جس کا زمانہ عامل کے زمانہ کے ساتھ مقارن ہو جیسے: (هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا) حال کی یہ قسم غالب الوقوع ہے۔

دوم: (مقدّرۃ) جس کا زمانہ عامل کے زمانے کی نسبت سے مستقبل ہو جس کی مثال گذر گئی۔

سوم: (محکیہ) جس کا زمانہ متکلم کے زمانے کی نسبت سے باطنی ہو جیسے: (جَاءَ زَيْدٌ اَمْسِ رَاكِبًا) اور ذوالحال کے معنی حال کے ساتھ متصف ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے دو قسم:

اوّل: (حقیقیہ) جس کے معنی کے ساتھ ذوالحال متصف ہو اور یہ قسم غالب الوقوع ہے جیسے: (يَجِيْئُ زَيْدٌ رَاكِبًا)

دوم: (سببیّہ) جس کے معنی کے ساتھ ذوالحال متصف نہ ہو بلکہ اُس کا کوئی متعلق جیسے: (مَرَرْتُ بِالدَّارِ قَائِمًا سَاكِنُهَا) اور مقصود بالذّات ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے (مقصودۃ) یہ غالب الوقوع ہے جیسے: (جَاءَ نِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا) اور (موطّئہ) یہ اسم جامد موصوف بصفت ہوتا ہے، اس کو بیان صفت کے لئے بطور تمہید لاتے ہیں اور تمہید مقصود بالذات نہیں ہوتی، اسی واسطے مقصودہ کے مقابل ہے جیسے: (فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا) اور (جَاءَ نِيْ زَيْدٌ رَجُلًا مُحْسِنًا) ۱۲

ترکیب

قولہ: ویجب فی المؤکّدۃ. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (يَجِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے حذف عامل (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون مقدر (اَلْمُؤَكَّدَةِ) میں

(ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُؤَكَّدَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (يَجِبُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل زيدٌ ابوك عطوفاً اى احقّه. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زَيْدٌ اَبُوْكَ عَطُوْفًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (اَحِقُّهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے حال مؤکدہ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ زيدابوك عطوفًا. (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اَبُوْ) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع لفظاً بواو مضاف (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (عَطُوْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل برائے مبالغہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (عَطُوْفًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حالِ مؤکدہ جس کا عامل (اَحِقُّهُ) محذوف وجوباً (اَحِقُّ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون علیٰ اختلافِ القولین كَمَامَرَّ (هَا) ضمیر منصوب متصل ذوالحال مبنی بر ضم راجع بسوئے (زَيْد) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ منصوب محلاً (اَحِقُّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اَحِقُّهُ. میں (اَحِقُّ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر سکون علیٰ اختلاف الاقوال (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (زَيْد) (اَحِقُّ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وشرطها ان تكون مقرّرة لمضمون جملة اسميّة.

(و) حرف استیناف مبنی بر فتح (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (المؤکّدۃ) (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (تَکُوْنَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ (فعل ناقص) صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (المؤکّدۃ) (مُقَرِّرَۃً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (تَکُوْنَ) (ل) حرف جار برائے تقویت مبنی بر کسر (مَضْمُوْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (جُمْلَۃٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (اِسْمِیَّۃٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (اِسْمِیَّۃٍ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (جُمْلَۃٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (مَضْمُوْنِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (مُقَرِّرَۃً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر (تَکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

التّمییز[۱]

اسی سے تمیز ہے

ما یرفع[۲] الابہام المستقر عَنْ ذات

وہ ایسا اسم منصوب ہے جو ابہام وضعی کو دور کرے ذاتِ

مذکورۃ او مقدرۃ فالاَوّلُ[۳] عَن مفرد

مذکورہ سے یا مقدرہ سے، چنانچہ قسمِ اوّل زیادہ تر ایسے مفرد

مقدار غالبًا اِمَّا فِی عدد نحو عشرون

مقدار سے ابہام کو دور کرتی ہے جو عدد میں محقق ہو جیسے عشرون

دِرهمًا و سیاتی و اِمَّا فِی غیره

درہمًا اور اس کا بیان عنقریب آئے گا یا غیر عدد میں محقق ہو

۱ **قوله: التمییز.** بقرینۂ سابق یہاں بھی (و منه) مقدر ہے جس میں (واو) حرف عطف اور (منه) خبر مقدم۔

۲ **قوله: مایرفع الخ.** حال کی بحث سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے تمیز کا بیان اس کی تعریف سے شروع فرماتے ہیں کہ تمیز ایسا اسم منصوب ہے جو ذاتِ مذکورہ یا ذاتِ مقدرہ سے وضعی ابہام کو دور کرے۔ اس تعریف سے ظاہر ہوا کہ (ما) سے مراد (اسم منصوب) ہے کیوں کہ زیر بحث اسمائے منصوبہ ہیں اور (ابہام مستقر) سے مراد ابہام وضعی یعنی جو معنی موضوع لہٗ میں موضوع لہٗ ہونے کی حیثیت سے ہو، وجہ یہ کہ (مُسْتَقِرْ) لغت میں مطلقًا (ثَابِتْ) کے معنی میں ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ مطلق کو جب اطلاق پر رکھنا متعذر ہو تو اس سے فردِ کامل مراد ہوتا ہے اور شک نہیں کہ یہاں پر (اَلْمُسْتَقِرْ) کو اطلاق پر رکھنا متعذر ہے ورنہ اس کا ذکر لغو ہو جائے گا کہ اطلاق مراد ہوتا تو (مَایَرْفَعُ الْاِبْهَامَ) کہنا کافی تھا اور جب اطلاق متعذر ہو تو فردِ کامل مراد ہوا اور ابہام کا فردِ کامل وہ جو معنی موضوع لہٗ میں ہو اور (ذَاتٌ) سے مراد وہ اسم جو مُتَمِّمَاتِ اَرْبَعَة یعنی (۱) تنوین، یا (۲) نونِ تثنیہ، یا (۳) (نونِ جمع) یا (نونِ مشابہ بنون جمع) یا (۴) اضافۃ سے تام ہوتا ہے۔ اور (مَذْكُوْرَةً) وہ جو عبارت میں موجود ہو اور (مُقَدَّرَةً) جو عبارت میں موجود نہ ہو بلکہ اعتبار خبر میں جس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے (يَرْفَعُ الْاِبْهَامَ) کہنے سے اسمائے منصوبہ نکل گئے جو ابہام کو دور نہ کرتے ہوں جیسے: (مَفَاعِيلِ خَمْسَه) اسم حروف مشبہ بفعل، اسم لائے نفی جنس، خبر افعال ناقصہ، خبر ماولا مشابہ بلیس، مستثنیٰ اور (اَلْمُسْتَقِرْ) کی قید سے وہ اسم منصوب خارج ہو گیا جو ابہام کو دور کرتا ہے مگر ابہام وضعی کو دور

نہیں کرتا جیسے: (رَأَیْتُ عَیْنًا جَارِیَۃً) میں (جَارِیَۃً) کہ متعدد معانی میں مشترک ہونے کے باعث یہاں پر لفظ (عَیْن) میں بایں معنی ابہام پیدا ہوگیا کہ مراد متکلم کون سے معنی ہیں؟ دینار، یا آفتاب، یا چشم یا چشمہ، لفظ (جَارِیَۃً) نے اخیر معنی کی تعیین کر کے استعمال میں تعددِ وضع سے پیدا شدہ ابہام کو دور کر دیا، ابہام وضعی کو دور نہیں کیا کہ موضوع لہٗ میں ابہام ہی نہیں۔ اسی طرح (رَأَیْتُ اَبَاحَفْصٍ عُمَرَ) میں (عُمَرَ) بھی اس قید سے خارج ہوگیا کہ یہاں پر (عُمَرَ) بھی ابہام کو دور کر رہا ہے مگر ابہام وضعی کو نہیں کہ (اَبُوْ حَفْصٍ) کے موضوع لہٗ میں ابہام نہیں ہے کہ وہ ذات معیّن ہے۔ ہاں وہ ذاتِ معیّن (اَبُوْ حَفْصٍ) کے ساتھ مشہور نہیں تو عدمِ اشتہار کی بنا پر ابہام پیدا ہوا جس کو (عُمَرَ) نے دور کر دیا اور (ذَاتٌ) کی قید سے حال نکل گیا کہ وہ بھی ابہام کو دور کرتا ہے لیکن ابہام ذاتی کو نہیں بلکہ ابہام وصفی کو جیسے: (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا) میں (رَاکِبًا) کہ یہ ذوالحال یعنی (زَیْدٌ) سے ابہام ذاتی کو دور نہیں کرتا کیوں کہ ذاتِ (زَیْد) میں ابہام نہیں کہ وہ شخص معیّن ہے بلکہ ابہام وصفی کو کہ ترکیب مذکور میں (زَیْد) باعتبارِ وصف مبہم ہے نہ معلوم کہ بحالت (مَجِیْ) وصف (مَشِی) کے ساتھ متصف تھا یا وصفِ (رُکُوْب) کے ساتھ، (رَاکِبًا) نے اس وصفی ابہام کو دور کر دیا۔ اس تعریف میں (مَا) جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور مابعد فصل جس سے مذکورہ بالا تمام منصوبات نکل گئے اور تعریف جامع ہوگئی۔

سوال: تعریف جامع نہیں، کیوں کہ (عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا) میں (دِرْهَمًا) اور (عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا) میں (بُرًّا) اور (عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا) میں (زَیْتًا) سب کے سب تمیز ہیں حالانکہ ابہام کو رفع نہیں کرتے، کیوں کہ (مُمَیَّز) یعنی (عِشْرُوْنَ) اور (قَفِیْز) اور (رِطْل) میں ابہام نہیں پایا جاتا، (عِشْرُوْنَ) میں اس لئے نہیں کہ وہ عدد کے ایک معیّن مرتبہ کے واسطے موضوع ہے جو اُنیس اور اِکیس کے درمیان ہے۔ اور (قَفِیْزَان) میں اس لئے نہیں کہ وہ ایک کیل یعنی پیمانے کا نام ہے جس میں اسی کے سیر سے تینتالیس سیر تین چھٹانک ایک روپیہ بھر غلہ آتا ہے کہ (قَفِیْز) آٹھ (مکّوك) کا ہوتا ہے اور ایک (مکّوك) ڈیڑھ صاع اور ڈیڑھ صاع پانچ سیر چھ چھٹانک دو روپیہ بھر اور (رِطْل) میں اس لئے نہیں کہ وہ ایک وزن کا نام ہے جو انگریزی چھتیس روپے بھر ہوتا ہے۔

جواب: امثلہ مذکورہ میں اسم عدد بمعنی (مَعْدُوْد) ہے اور کیل بمعنی (مَکِیْل) اور وزن بمعنی (موزون) اور شک نہیں کہ معدود میں باعتبار جنس ابہام ہے جس کو (دِرْهَمًا) نے دور کر دیا اور (مکیل) میں بھی باعتبار

جنس ابہام ہے جس کو (بُرًّا) نے دور کردیا اور (موزون) میں بھی باعتبار جنس ابہام ہے جس کو (زَیْتًا) نے دور کردیا اور موضوع لہٗ جس میں ابہام کا اعتبار کیا گیا عام ہے خواہ موضوع لہٗ باعتبار وضع شخصی ہو یا باعتبار وضع نوعی اسم عدد اور اسم کیل اور اسم وزن کا استعمال معدود مکیل اور موزوں میں مجاز ہے اور مجاز وضع نوعی میں داخل۔

نظر برآں ابہام معنیٔ موضوع لہٗ میں ہوا جس کو مذکورات تمیزات نے زائل کردیا۔ پس تعریف کی جامعیت برقرار رہی اور (ذات مذکورة او مقدّرة) کہنے سے تقسیم تمیز کی طرف اشارہ ہے۔ کہ تمیز دو قسم پر ہے کہ کبھی ذات مذکورة سے ابہام کو دور کرتی ہے جیسے: (عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا) (رِطْلٌ) ذات مذکورہ ہے جس سے (زَیْتًا) تمیز نے ابہام کو دور کیا اور کبھی (ذَاتِ مُقَدَّرَة) سے جیسے: (طَابَ زَیْدٌ عِلْمًا) کہ یہ (طَابَ شَیْءٌ مَنْسُوْبٌ اِلٰی زَیْدٍ) کے معنیٰ میں ہے۔ اس لئے کہ (طَابَ) بمعنی (حَسُنَ) کی نسبت کسی شخص کی جانب اس کے متعلقات یا اُس کی ذات کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے، کمافی محرم آفندی، پس وہ (شی) ذات مقدرہ ہے اور مبہم (عِلْمًا) نے اس سے ابہام کو دور کردیا۔

سوال: اب بھی تعریف جامع نہیں کہ آپ نے (مـا) سے مراد اسم منصوب لیا تو وہ تمیز نکل گئی جو مجرور ہوتی ہے۔ جیسے: (فِضَّةٍ) (خَاتَمُ فِضَّةٍ) میں اور (رَجُلٍ) (مِأَةُ رَجُلٍ) میں؟

جواب: منصوب میں تعمیم ہے، لفظاً ہو یا تقدیراً یا محلاً، (فضّة) اور (رجلٍ) مضاف الیہ ہونے کے اعتبار سے مجرور لفظاً ہے اور تمیز ہونے کے اعتبار سے منصوب محلاً۔ لہٰذا تعریف جامع ہے، هٰذا مایخطر بالبال واللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال۔

۳ قوله: فالاوّل عن مفرد الخ . مصنف علیہ الرحمۃ تمیز کی تعریف سے فارغ ہو کر اور اس کے ضمن میں تقسیم کی جانب اشارہ کرنے کے بعد یہاں سے دونوں قسموں کی تفصیل شروع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **اوّل قسم**: جو ذات مذکورة سے ابہام دور کرے وہ اکثر و بیشتر مُفْرَدْ مِقْدَارْ سے ابہام دور کیا کرتی ہے، (مفرد) سے مراد جملہ، شبہ جملہ مضاف مِنْ حَیْثُ اَنَّهٗ مُضَافٌ کے مقابل یعنی جو نسبت نہ ہو، نہ نسبت تامہ جو جملہ میں ہوتی ہے، نہ نسبت ناقصہ جو اسم فاعل وغیرہ صفات مشتقہ میں ہوتی ہے، نہ نسبت اضافی جو مضاف اور مضاف الیہ میں ہوتی ہے، (مقدار) سے مراد (مَا یُعْرَفُ بِهٖ قَدْرُ الشَّیْءِ) یعنی جس سے شئی کا اندازہ معلوم ہو اور جس سے شے کا اندازہ معلوم ہوتا ہے، وہ پانچ چیزیں ہیں:

(۱) عدد، (۲) وزن (۳) کیل (۴) مساحت (۵) مقیاس۔ کسی صاحب نے انہیں نظم میں یوں بیان فرمایا ہے:

پنج اند جاں من تو مقادیر را شناس — کیل است ووزن وعدد وذراع است وہم قیاس

(عدد) شمار (وزن) تول (کیل) پیانہ (مساحت) پیائش (مقیاس) مَایُقَدَّرُ بِهِ الشَّئُ بِالْخَرْصِ یعنی جس کے ذریعہ کسی چیز کا اندازہ اٹکل سے کیا جائے۔ غالبًا اس لئے فرمایا کہ کبھی مفرد وغیرہ مقدار سے ابہام کو دور کرتی ہے جیسے: (خَاتَمٌ حَدِيْدًا) کہ اس میں (خَاتَمٌ) ذات مذکورہ بمعنی مذکور مفرد ہے لیکن مقدار کی مذکورہ بالا پانچ قسموں میں سے کوئی قسم نہیں۔

۴ **قوله: امّا في عدد الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے (مقدار) کے بعض اقسام کی مثالیں بیان فرماتے ہیں کہ وہ مقدار کبھی عدد کے ضمن میں متحقق ہوتی ہے جیسے: عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا عدد کی تمیز کا بیان تفصیلًا آئندہ عدد کی بحث میں آئے گا۔ اس میں (عشرون) نون مشابہ بنون جمع کے ساتھ تمام ہے اور کبھی (مقدار) غیر عدد کے ضمن میں متحقق ہوتی ہے جیسے: (رِطْلٌ زَيْتًا) یہ وزن کی مثال ہے کہ (رِطْل) ایک باٹ ہے اسّی کے سیر سے سات چھٹانک روپیہ بھر اوپر (مَنَوَانِ سَمْنًا) یہ بھی وزن کی مثال ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ (رِطْلٌ) اسم تام ہے باعتبار تنوین اور (مَنَوَانِ) باعتبار نون تثنیہ، یہ (مَنَا) کا تثنیہ ہے جو (مَنٌّ) کے ہم معنی اور وہ چودہ چھٹانک، دو روپیہ بھر ہوتا ہے اور ایک (مُدٌ) بھی اتنے ہی کا کہ وہ (مَنْ) کے ہم معنی ہے، کیل اور (مِسَاحت) کی مثالیں کتاب میں نہیں، وہ یہ ہیں: (کیل) جیسے: قَفِيْزٌ بُرًّا اس کے معنی ماقبل میں گذر گئے، (مِسَاحت) جیسے: عِنْدِیْ ذِرَاعٌ ثَوْبًا، عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا، یہ مقیاس کی مثال ہے۔

سوال: یہ مثال ممثل لہٗ کے مطابق نہیں کہ ممثل لہٗ (مُفْرَدْ) ہے اور اس سے مراد غیر نسبت کَمَامَرَّ اور لفظ (زُبْدًا) نسبت اضافی سے ابہام دور کر رہا ہے؟

جواب: جی نہیں، نسبت اضافی میں یہاں پر اصلاً ابہام نہیں، بلکہ یہ صرف لفظ (مثل) سے ابہام دور کر رہا ہے کہ ابہام اُسی میں ہے۔

سوال: اب بھی نہ یہ مثال درست، نہ باقی ماندہ کہ لفظ (مِثْلُ) میں ابہام نہیں کیوں کہ وہ بمعنی مماثل ہے اور اس کی وضع معنی معیّن کے لئے ہے۔ اسی طرح باقی مقادیر معیّن معانی کے واسطے موضوع ہیں، پھر ان میں

ابہام ہونا کس طرح ممکن ہے؟

جواب: ہم ماقبل میں اس کے جواب کی جانب اشارہ کر چکے ہیں کہ مقادیر سے مراد (مُقَدَّرَاتْ) ہیں یعنی (عدد) سے مراد مَعْدُوْدْ اور (وزن) سے موزون اور (کیل) سے مکیل اور (مساحت) سے مَمْسُوْحْ اور (مِقْیَاسْ) سے مَقِیْس اور ان میں باعتبار جنس ابہام ہے کہ معدود کس جنس سے ہے (دِرْهَمًا) نے اس ابہام کو دور کر دیا، موزون کس جنس سے ہے (زَيْتًا) نے اس ابہام کو دور کر دیا، مکیل کس جنس سے ہے (بُرًّا) نے اس ابہام کو دور کر دیا، ممسوح کس جنس سے ہے (ثَوْبًا) نے اس ابہام کو دور کر دیا، مقیس کس جنس سے ہے (زُبْدًا) نے اس ابہام کو دور کر دیا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے کل مقادیر کی مثالیں بیان نہیں فرمائیں۔ (کیل) کی مثال ترک فرمادی، اسی طرح (مِسَاحَتْ) کی اور بعض مقادیر کی مثال مکرر ذکر فرمادی جیسے: (وزن) کی کہ (رِطْلٌ زَيْتًا) اور (مَنَوَانِ سَمْنًا) دونوں وزن کی مثالیں ہیں، اس کی کیا وجہ؟

جواب: مصنف علیہ الرحمۃ کا مطمح نظر اس مقام پر اُن چیزوں کا بیان ہے جن سے (مُفْرَدْ مِقْدَارْ) کی تمامیت ہوتی ہے وہ چار ہیں:

اوّل: نونِ مشابہ بنونِ جمع جیسے: عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا۔

دوم: تنوین خواہ ملفوظ ہو جیسے: رِطْلٌ زَيْتًا یا مقدر جیسے: اَحَدَ عَشَرَ۔

سوم: نونِ تثنیہ جیسے: مَنَوَانِ سَمْنًا۔

چہارم: اضافت جیسے: عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا۔

اور اسم کے تمام ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کا ایسی حالت میں ہونا جس کے ہوتے ہوئے اس کی اضافت درست نہ ہو اور شک نہیں کہ ان چاروں میں سے کسی ایک کی موجودگی میں اسم مضاف نہیں ہوتا، تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ مشابہ بنون جمع کی موجودگی میں اس لئے کہ یہ اسم کے مابعد سے منقطع ہونے کی دلیل ہیں اور مضاف مابعد سے منقطع نہیں ہوتا اور اضافت کی موجودگی میں اس لئے کہ اسم بدون عاطف دو کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔ **نظر بر آں** یوں نہیں کہہ سکتے (غُلَامُ زَيْدٍ عَمْرٍو) بلکہ (غُلَامُ زَيْدٍ وَعَمْرٍو) بطریق عطف کہا جائے گا۔ اور اگر ایک کو محذوف مانیں تو خلاف مفروض لازم آئے گا کہ مانا تھا دو کی طرف مضاف اور

رہ گیا ایک کی طرف اور مصنف علیہ الرحمۃ کا مذکورہ بالا متممات بیان کرنا مطمح نظر اس لئے ہوا کہ ان کے بیان سے تمیز کے منصوب ہونے کی علّت کی طرف اشارہ ہوتا ہے بایں طور کہ (مُفْرَدْ مِقْدَارْ) متممات اربعہ میں سے کسی ایک کے ساتھ تام ہو کر فعل کے ساتھ مشابہ ہو جاتا ہے جو فاعل کے ساتھ تام ہو کر کلام ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد آنے والی تمیز مفعول کے ساتھ مشابہ ہو جاتی ہے کہ وہ (مُفْرَدْ مِقْدَارْ) کے تمام ہونے کے بعد واقع ہوئی جیسے مفعول میں اصل یہ ہے کہ فعل کے فاعل کے ساتھ تمام ہو جانے کے بعد واقع ہو جب (مُفْرَدْ مِقْدَارْ) فعل کے ساتھ مشابہ ہوا تو وہ تمیز کو نصب دے گا جیسے فعل مفعول کو نصب دیتا ہے اور یہ متممات اربعہ فاعل کے ساتھ مشابہ ہیں کہ جیسے فاعل فعل کے بعد واقع ہوتا ہے، یہ مفرد مقدار کے بعد کہ اس کے آخر میں ہوتے ہیں۔

سوال: مفرد مقدار جس طرح متممات اربعہ مذکورہ سے تمام ہوتا ہے، اسی طرح الف لام سے بھی، کیوں کہ تمامیت اسم کے معنی یہ ہیں کہ اس کا ایسی حالت میں ہونا جس کی موجودگی میں مضاف نہ ہو سکے اور اسم جس طرح متمماتِ اربعہ کی موجودگی میں مضاف نہیں ہو سکتا، اسی طرح الف لام کی موجودگی میں بھی۔

نظر برآں الف لام بھی متمم ہوا، پس چاہیے کہ اس کے بعد واقع ہونے والا اسم بھی بنا بر تمیز منصوب ہو اور (عِنْدِیْ الرَّاقُوْدُ دَخلًا) کہنا درست قرار پائے، حالانکہ جائز نہیں؟

جواب: متمم سے مراد وہ جو فاعل کے ساتھ مشابہ ہو اور الف لام فاعل کے ساتھ مشابہ نہیں کہ یہ مفرد مقدار کے اوّل آتا ہے نہ بعد میں بخلاف مذکورہ متممات کہ وہ مفرد مقدار کے بعد آتے ہیں جیسے فاعل فعل کے بعد۔ لہٰذا معرّف باللّام کے بعد واقع اسم بنا بر تمیز منصوب نہ ہوگا، (اَلـرَّاقُوْدْ) روغن کردہ مٹکے کو کہتے ہیں اور مذکورہ مثال میں یہی معنی مراد ہیں اور ایک پیمانہ کا نام بھی ہے جس میں چوبیس (۲۴) صاع غلہ آتا ہے یعنی اسّی کے سیر سے چھیاسی سیر، چھ چھٹانک، دو روپے بھر۔

فائدہ: شارح رضی نے بیان فرمایا کہ کبھی اسم کی تمامیت بدون متمماتِ اربعہ مذکورہ بنفسہ ہوتی ہے اور وہ دو اسم ہیں: **اوّل:** ضمیر مبہم جس کا مرجع ماقبل میں نہ ہو اور اس کو **مبالغہ و تفخیم** کے لئے لائیں جیسے: (نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ) (رُبَّہٗ رَجُلًا لَقِیْتُہٗ)، **دوم:** اسمِ اشارہ جیسے: (مَاذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا) ان مثالوں میں ناصب تمیز ضمیر اور اسم اشارہ ہیں۔

ترکیب

قولہ: التمیز . اس میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَمِیْزُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے مؤخر اس سے پیشتر (وَمِنْهَا) مقدر اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِن) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے منصوب بتاویل ماہیت جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مایرفع الابھام المستقر عن ذات مذکورة او مقدّرة .

(ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ما) (اَلْاِبْهَامَ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِبْهَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (اَلْمُسْتَقِرَ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسم موصول مبنی بر سکون (مُسْتَقِرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم کمامرّ راجع بسوئے موصوف (مُسْتَقِرَ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ (عن) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (ذَاتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مَذْکُوْرَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مَذْکُوْرَةٍ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (مُقَدَّرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مُقَدَّرَةٍ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف (مَذْکُوْرَةٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت (ذَاتٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف

لغو (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلتَّمِیْز مبتدائے محذوف اپنی خبر مذکور سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فالاوّل عن مفرد مقدار غالباً اِمّا فی عدد. (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْـقِسْـمُ) (اَوَّلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (مُفْرِدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مِقْدَارٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت (مُـفْـرَدٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر موصوف یا ذوالحال (غَـالِبًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (زَمَـانًا) (غَـالِبًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ (اِمّا) حرف تردید مبنی بر سکون (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (عَدَدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ،

وَاِمَّـافِیْ غَیْرِہٖ. (و) زائدہ بر قول جمہور مبنی بر فتح (اِمّا) حرف عطف مبنی بر سکون (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (غَیْـرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (عدد) (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر معطوف (فِـیْ عَدَدٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٍ) یا (ثَـابِتًا) مقدر کا (ثَابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف یا (ثَـابِتًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتٍ) یا (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت یا حال (مُـفْـرَدٍ مِقْدَارٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر یا (مُـفْـرَدٍ مِقْدَارٍ) ذوالحال اپنے حال سے مل

کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (یَـرْفَعُـهٗ) مقدر کا (یَـرْفَعُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْاِبْهَام) (یَـرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحو عشرون درهماً. (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف (عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا) مراد اللفظ تقدیراً (هٰذا) مجرور تقدیراً مضاف الیہ (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مفرد مقدار عددی (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ هٰذا عشرون درهمًا. (ھذا) میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً (عِشْرُوْنَ) مرفوع بواو ما قبل مضموم ممیز (دِرْهَمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

وسيأتي. میں (واو) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (سین) حرف استقبال مبنی بر فتح (یَاْتِیْ) فعل مضارع معروف مرفوع تقدیراً معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (عَدَدْ) بتقدیر مضاف ای تَمِیْزُ الْعَدَدْ (یَاْتِیْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

نحو رطل زيتًا ومنوان سَمْنًا وعلى التَّمرةِ
جیسے رِطْلٌ زَیْتًا اور مَنَوَانِ سَمْنًا اور عَلٰی التَّمْرَةِ

مثلها زُبْدًا فیفرد[1] ان کانَ جنسًا الّا
مِثْلُهَا زبدًا پس تمیز مفرد لائی جائے گی اگر جنس ہو مگر
ان یُقْصَدَ الانواع ویجمع فی غیره
جب کہ انواع مقصود ہوں اور جمع لائی جائے گی اس کے غیر میں

[1] **قوله: فیفردُ ان کا ن جنسًا**۔ مصنف علیہ الرحمۃ اب یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ غیر عدد کی تمیز کو کس وقت مفرد اور کس وقت تثنیہ اور کس وقت جمع لایا جاتا ہے۔ غیر عدد کی قید اس لئے مراد لی گئی کہ عدد کی تمیز میں یہ حکم جاری نہیں، (ثلثة) سے (عشرة) تک کی تمیز جمع ہوتی ہے خواہ جنس ہو یا غیر جنس جیسے: عِنْدِیْ ثَلٰثَةُ تَمُوْرٍ اور (عِنْدِیْ ثَلٰثَةُ رِجَالٍ) اس مراد پر قرینہ مصنف علیہ الرحمۃ کا حوالہ ہے فرمایا وسیأتی۔ پس ظاہر ہوا کہ (فَیُفْرَدُ) میں مستتر ضمیر کا مرجع تمیز غیر عدد ہے۔ اسی طرح (یُجْمَعُ) کی ضمیر کا بھی جو آئندہ آرہا ہے۔ **نظر بر آں** فرماتے ہیں کہ تمیز اگر جنس ہے تو اس کو مفرد لایا جائے گا اگرچہ اسم تام مثنٰی یا مجموع ہو جیسے: عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا، عِنْدِیْ رِطْلَانِ زَیْتًا، عِنْدِیْ اَرْطَالٌ زَیْتًا، (زَیْتٌ) جنس ہے کہ جنس اس اسم کو کہتے ہیں جس کا قلیل وکثیر سب پر اطلاق کیا جائے اور وہ بغیر تائے وحدت ہو۔ چنانچہ (زَیْتٌ) بایں معنی جنس ہے کہ بغیر (تا) کے ہے اور اس کا اطلاق قلیل وکثیر پر کرتے ہیں، کیوں کہ ایک پاؤ پر بھی (زَیْتٌ) کا اطلاق ہوتا ہے اور اس سے زیادہ پر بھی مثلاً اور اسم جنس اس کو کہتے ہیں جس کا کثیر پر اطلاق نہ ہو بلکہ واحد پر جیسے: (رَجُل) کہ اس کا اطلاق واحد پر ہوتا ہے، دو یا دو سے زیادہ پر نہیں ہوتا۔ **نظر بر آں** باعتبار اطلاق ہر جنس اسمِ جنس ہے اور ہر اسم جنس، جنس نہیں، تمیز کو جنس ہونے کی صورت میں مفرد اس لئے لاتے ہیں کہ وہ جس طرح واحد کو شامل، تثنیہ اور جمع کو بھی شامل ہوتی ہے۔ پھر تثنیہ اور جمع لانے کی کیا ضرورت لیکن جب کہ تمیز کے انواع مقصود ہوں تو مثنٰی کے لئے تثنیہ اور مجموع کے لئے جمع لائی جائے گی یعنی تمیز تثنیہ اور جمع میں ممیز کے مطابق ہوگی جیسے: (عِنْدِیْ رِطْلَانِ زَیْتَیْنِ) اور (عِنْدِیْ اَرْطَالٌ زُیُوْتًا) اوّل کے معنی میرے پاس دو قسم کا روغن زیتون دو رطل ہے اور دوم کے معنی میرے پاس چند قسم کا روغن زیتون چند رطل ہے۔

سوال: انواع جمع ہے اور جمع مثنیٰ کو شامل نہیں ہوتی۔ **نظر بر آں** اس کی مثال میں (عِنْدِیْ رِطْلَانِ زَیْتَیْنِ) بیان کرنا صحیح نہیں؟

جواب: (انواع) سے مافوق الواحد مراد ہے جو مثنیٰ کو بھی شامل اور اگر تمیز جنس نہیں تو مطابقت ضروری ہے کہ واحد مقصود ہو تو مفرد اور مثنیٰ مقصود ہو تو تثنیہ اور مجموعہ مقصود ہو تو جمع لائی جائے گی جیسے: عِنْدِیْ مِثْلُهٗ رَجُلًا، عِنْدِیْ مِثْلُهٗ رَجُلَیْنِ، عِنْدِیْ مِثْلُهٗ رِجَالًا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے (یَجْمَعُ فِیْ غَیْرِہٖ) فرمایا جس کے معنی ہیں کہ تمیز جنس نہ ہو تو جمع لائی جائے گی، آپ نے اس کی شرح میں واحد اور مثنیٰ کو کیسے ذکر کر دیا؟

جواب: یہاں پر بھی جمع سے مراد مَافَوْقَ الْوَاحِدُ ہے تو مثنیٰ بھی اس میں آ گیا اور یہ حکم ایک قید کے ساتھ مقید ہے، وہ یہ کہ (حَیْثُ لَمْ یُقْصَدِ الْوَاحِدُ) یعنی تمیز کو، صورتِ مذکورہ میں تثنیہ اور جمع اس وقت لائیں گے جب کہ واحد مقصود نہ ہو، اس سے مفہوم ہوا کہ اگر واحد مقصود ہو تو واحد لائی جائے گی کہ واحد سے کم کوئی مرتبہ نہیں جس میں تمیز متحقق ہو سکے۔ **نظر بر آں** واحد کو بیان کر دیا گیا۔

ترکیب

قولہ: نحو رطل زیتًا ومنوان سمنًا وعلی التّمرۃ مثلھا زُبدًا.

(نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظًا مضاف (رِطْلٌ زَیْتًا) مراد اللفظ بتقدیر (ھٰذا) مثلًا مجرور تقدیرًا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَنَوَانِ سَمْنًا) مراد اللفظ بتقدیر (عِنْدِیْ) مثلًا مجرور تقدیرًا معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عَلَی التَّمْرَۃِ مِثْلُھَا زُبْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مفرد مقدار غیر عددی (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ھٰذا رِطْلٌ زَیْتًا. میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلًا (رِطْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا ممیز (زَیْتًا) مفرد منصرف صحیح

منصوب لفظاً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

عِندِی مَنَوَان سَمنًا . میں (عِنْدِ) اسم ظرف غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (عِـنْـدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتَان) مقدر کا (ثابِتَان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَـابِتَان) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (مَنَوَان) مثنیٰ مرفوع بالف ممیز (سَـمْـنًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا . میں (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حقیقی مبنی بر سکون مقدر (اَلتَّمْرَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَمْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلتَّـمْـرَةِ) (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ممیز (زُبْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فَيُفْرِدُ اِنْ كَانَ جِنْسًا . (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (يُفْرَدُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلتَّمِيْزُ (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (كَـانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلتَّمِيْزُ (جِـنْسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، جزائے محذوف وجوباً بوجہ دلالت جملۂ متقدمہ شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ

شرطیہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: اِلَّا ان یقصد الانواع. میں (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یُقْصَدَ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْاَنْوَاعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَنْوَاعُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا نائب فاعل (یُقْصَدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا مضاف الیہ جس کا مضاف (وَقْتَ) مقدر جمہور کے نزدیک اور بعض نحات کے نزدیک (وَقْت) مقدر نہیں ہوتا بلکہ وہ مصدرِ مؤوّل کو بمنزلۂ ظرف قرار دیتے ہیں (وَقْت) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنٰی مفرغ ہو کر مفعول فیہ (یُفْرَدُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ویجمع فی غیرہٖ. میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (یُجْمَعُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلتَّمِیْز) (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (جِنْسًا) (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (یُجْمَعُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

ثم ان[1] كان بتنوين اوبنون التّثنية جازت
پھر اگر مفرد مقدار تنوین یا نونِ تثنیہ کے ساتھ ہو تو
الاضافة والّا فلا وعن غير[2] مقدار مثل
اضافت تمیز کی طرف جائز ہے ورنہ نہیں اور کبھی غیر مقدار سے دور کرتی ہے جیسے

خاتم حدیدًا والخفض اکثر

خاتم حدیدًا اور اس صورت میں جر اکثر ہے

[1] **قولہ: ثم ان کان الخ** . اب مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ممیز کا حکم بیان فرمانا چاہتے ہیں۔اسی واسطے لفظ (ثُمَّ) اختیار فرمایا جو یہاں پر **تراخی فی الزّمان** کے لئے نہیں بلکہ دونوں حکم کے تفاوت پر دلالت کرنے کے لئے ہے کہ حکم سابق تمیز سے متعلق تھا اور یہ حکم لاحق ممیّز سے متعلق ہے اور مابعد (ثُمَّ) کا عطف (فَالاَوَّلُ عَنْ مُفْرَدٍ مِقْدَارٍ) پر ہے۔ **نظر برآں** مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مفرد مقدار کی تمامیت اگر تنوین یا نون تثنیہ سے ہو تو اس کی اضافت تمیز کی طرف جائز ہے کہ تمیز سے ازالۂ ابہام مقصود تھا بر تقدیر اضافت اس کے حصول کے ساتھ ساتھ تنوین اور نونِ تثنیہ کے اسقاط سے تخفیف بھی حاصل ہو جاتی ہے جیسے: عِنْدِیْ (رِطْلُ زَیْتٍ) اور عِنْدِیْ قَفِیْزَ ابُرٍّ اور اگر مفرد مقدار کی تمامیت نون مشابہ بنون جمع یا اضافت سے ہو تو اضافت جائز نہیں جیسے: (عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا) میں (عِشْرُوْ دِرْهَمٍ) اور (مِثْلُهٗ رَجُلًا) میں (مِثْلُ رَجُلٍ)، **اوّل** کی وجہ یہ کہ نون مشابہ کو بصورت اضافت اگر حذف کیا گیا تو نونِ اصلی کا حذف لازم آئے گا جو کلام عرب میں معہود نہیں اور اگر حذف نہ کیا گیا تو مشبہ بہ یعنی نونِ جمع سے مخالفت لازم آئے گی کہ وہ تو بروقت اضافت حذف ہو جاتا ہے اور یہ مخالفت شریعت نحو میں مکروہ ہے۔ جب حذف اور عدمِ حذف دونوں درست نہیں تو اضافت ناجائز۔

دوم کی وجہ یہ کہ مضاف کی اضافت دوبارہ بدون عطف جائز نہیں کیوں کہ مضاف الیہ اوّل کو باقی رکھیں تو مضاف اور مضاف الیہ ثانی کے درمیان فصل لازم آئے گا جو جائز نہیں اور باقی نہ رکھیں تو خلاف مفروض لازم۔ **نظر برآں** مضاف کی دوبارہ اضافت ناجائز ہوئی اور عبارات علماء میں جو کُلُّ وَاحِدٍ وَاحِدٍ یا کُلُّ فَرْدٍ فَرْدٍ واقع ہوا وہ بتقدیر حرف عطف ہے۔

سوال: آپ کا یہ فرمانا کہ نون مشابہ کا حذف بروقت اضافت کلام عرب میں معہود نہیں خلاف واقع ہے، اس لئے کہ اہل عرب بروقت اضافت (عِشْرُوْ دِرْهَمٍ) اور (سِتُّوْكَ) بحذف نون بولتے ہیں؟

جواب: علامہ محمد بن موسیٰ البسوی علیہ الرحمۃ اللہ القوی نے اپنے حاشیہ پر ''شرح جامی'' ص:۵۵۳، میں فرمایا کہ **اولاً**: ان دونوں ترکیب کا صدور کسی معتد بہ عرب سے تسلیم نہیں، **ثانیاً**: اگر تسلیم کرلیا جائے تو از قبیل شاذ ہے اور شاذ جواز کے لئے علت نہیں بن سکتا۔

سوال: اس نون کو مشابہ بنون جمع کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لئے کہ جس طرح نونِ جمع سے اسم تام ہوتا ہے، اسی طرح اس سے بھی۔

۲ قوله: وعن غير مقدار الخ. یہ (عَنْ مُفْرَدٍ مِقْدَارٍ) پر معطوف ہے بتقدیر موصوف یعنی (عَنْ مُفْرَدٍ غَيْرِ مِقْدَارٍ) تو باعتبار عطف (فَالْأَوَّلُ) کی خبر مقدر (يَرْفَعُ) کا ظرف مستقر ہوا اور معنی کلام یہ ہوئے کہ (اوّل) یعنی ذاتِ مذکورہ سے ابہام دور کرنے والی تمیز کبھی مفرد مقدار سے ابہام دور کرتی ہے اور کبھی مفرد غیر مقدار سے (مُفْرَدْ غَيْر مِقْدَارْ) سے مراد وہ مفرد جو (وزن) اور (کیل) اور (مساحت) اور (مقیاس) اور (عدد) نہ ہو جیسے: (خَاتَمٌ حَدِيْدًا) اس میں (خَاتَمْ) مفرد غیر مقدار ہے جس کی تمامیت تنوین سے ہوئی۔ جنس کے اعتبار سے اس میں ابہام تھا کہ نہ معلوم چاندی کی ہے یا سونے کی یا کسی اور چیز کی، (حَدِيْدًا) نے اُس ابہام کو دور کر دیا کہ وہ لوہے کی ہے۔ اس مفرد غیر مقدار کی تمیز میں باعتبار استعمال بہ نسبت نصب (جر) اکثر ہے کہ مفرد غیر مقدار بکثرت اُس کی جانب مضاف ہوتا ہے اور وہ مضاف الیہ ہونے کے اعتبار سے مجرور ہوتی ہے، (تمیز) کا مجرور ہونا تو اس لئے جائز کہ حصولِ مقصود یعنی رفع ابہام کے ساتھ ساتھ سقوط تنوین وغیرہ سے تخفیف بھی حاصل اور اس تمیز کا بہ نسبت نصب (جر) اکثر اس لئے کہ مفرد غیر مقدار کے طالب تمیز ہونے میں قصور ہے۔ وجہ یہ کہ طلب تمیز رفع ابہام کے لئے ہوتی ہے اور مفرد مقدار ابہام میں اصل ہے، کیوں کہ اس میں ابہام بایں معنی بروجہ کمال ہوتا ہے کہ اس کی اجناس کثیر ہیں مثلاً (عِشْرِيْن) کہ اس سے مراد معدود ہے کَمَامَرَّ ، اور (معدود) بے شمار اجناس ہوتی ہیں بخلاف (مفرد غیر مقدار) کہ اس کی اجناس بے شمار نہیں ہوتیں مثلاً (خَاتَمْ) جن اجناس کی ہوتی ہے وہ معدودے چند ہیں۔ **نظر برآں** (مفرد مقدار) میں ابہام کامل ہوا اور (مفرد غیر مقدار) میں ناقص۔ اسی واسطے (مفرد مقدار) کی طلب تمیز میں کمال اور (مفرد غیر مقدار) کی طلب تمیز میں قصور ہوا۔ اسی کمالِ طلب کی بنا پر (مفرد مقدار) نصب کی جانب محتاج ہوا کہ نصب سے اس منصوب کے تمیز ہونے پر تنصیص

ہوتی ہے۔ لہٰذا (مفرد مقدار) کی تمیز میں جر کی بہ نسبت نصب اکثر بخلاف (مفرد غیر مقدار) کہ وہ قصورِ طلب کی بنا پر نصب تمیز کی محتاج نہیں۔ لہٰذا اس کی تمیز میں استعمالاً نصب کی بہ نسبت جر اکثر ہوا۔۱۲

ترکیب

قوله: ثُمَّ ان كان بتنوين اوبنون التّثنية جازت الاضافة.

(ثُمَّ) حرفِ ابتدا مبنی بر فتح (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً فعل ناقص، صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے **مفرد مقدار** (بـا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (تَـنْـوِيْـنٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتًـا) مقدر کا (ثَـابِتًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے اسم کَانَ (ثَـابِتًـا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر برائے الصاق (نُـوْن) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلتَّـثْـنِـيَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَثْنِيَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (نُوْن) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتًـا) مقدر کا (ثَـابِتًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کَانَ (ثَـابِتًـا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر معطوف، اصل ترکیب یہی ہے ماسبق میں جہاں کہیں بھی جار مجرور کو معطوف علیہ اور معطوف قرار دے کر ظرف مستقر قرار دیا ہے وہ اختصاراً تھا **فاحفظه** معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (جَـازَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً تائے تانیث مبنی بر سکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب (اَلْاِضَـافَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِضَافَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (جَازَتْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وَاِلَّا فَلَا. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) جس میں (اِنْ)

حرف شرط مبنی بر سکون (لا) نافیہ جس کی منفی (یَکُنْ کذا) محذوف مبنی بر سکون پس (لایَکُنْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مفرد مقدار (کَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون منصوب محلاً خبر (لایَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (لا) نافیہ مبنی بر سکون اس کی منفی (یَجُزْ) محذوف (لایَجُزْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے **اَلْاِضَافَةُ الْمَصْدَرُ یُذَکَّرُ وَیُؤَنَّثُ فَلا تَعْجَلْ** (لایَجُزْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وعن غير مقدار . (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عن) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (مِقْدَارٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (یَرْفَعُهُ) مقدر کا (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا الاَوَّلُ (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْاِبْهَام) (یَرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ معطوفہ ہوا مرفوع محلاً کیوں کہ فَالاَوَّلُ مبتدا کی خبر پر معطوف ہے۔

قوله: مثل خاتم حديدًا . (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (خَاتَمُ حَدِيْدًا) مراد اللفظ بتقدیر هٰذَا مثلاً مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مفرد غیر مقدار (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ هذا خاتم حديدًا . (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً (خَاتَمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیز (حَدِيْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب

لفظاً تمیز خاتم ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والخفض اكثر. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اَلْخَفْضُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (خَفْضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اَكْثَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (اَكْثَرُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

والثانی[1] عن نسبة فی جملة اوماضاها

اور قسم دوم ابہام کو نسبت سے دور کرتی ہے جو جملہ میں ہو یا شبہ جملہ میں

ها مثل طابَ زید نفسًا وزید طیّب ابًا

جیسے طاب زید نفسًا اور زید طیّب ابًا

وابوّة و دارًا و علمًا

اور ابوّة اور دارًا اور علمًا

[1] **قوله: والثانی عن نسبة الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ تمیز کی قسمِ اوّل کے بیان سے فارغ ہو کر یہاں سے قسمِ دوم کا بیان فرمانا چاہتے ہیں جو ذاتِ مقدّرۃ سے ابہام کو دور کرتی ہے۔

سوال: قسم دوم کو اَلثَّانِیْ عَنْ نِسْبَةٍ الخ کے ساتھ تعبیر کرنے سے تفصیل مخالف اجمال ہوگئی کہ اجمال میں (عَنْ ذَاتٍ مُقَدَّرَةٍ) کے ساتھ تعبیر تھی، (ذات مقدّرة) اور چیز ہے (نِسْبَةٌ) اور۔ دونوں باعتبار مصداق ایک نہیں؟

جواب: یہ صحیح ہے کہ دونوں باعتبار مصداق ایک نہیں لیکن (ذَاتِ مُقَدَّرَةٌ) میں ابہام ہونا (نِسْبَةٌ) میں ابہام

ہونے کو مستلزم ہے اور (نِسبَۃ) سے ابہام دور ہونا (ذَاتِ مُقَدَّرَۃ) سے ابہام دور ہونے کو مستلزم۔ اسی واسطے (ذَاتِ مُقَدَّرَۃ) کو یہاں پر مقام تفصیل میں (نِسبَۃ) سے تعبیر فرمادیا۔

سوال: آخر (الثّانی عن ذات مقدرۃ) سے عدول کر کے (الثانی عن نسبۃ) کہنے میں فائدہ کیا ہے؟

جواب: اس بات پر تنبیہ مقصود ہے کہ (فَالاَوّلُ عَنْ مُفرَدٍ) کا تقابل (اَلثّانِیْ عَنْ نِسبَۃٍ) سے ہے، نہ (اَلثّانِیْ عَنْ ذَاتٍ مُقَدَّرَۃٍ) سے کہ مفرد بھی کبھی (ذَاتِ مُقَدَّرَۃ) ہوتا ہے جیسے: (نِعْمَ رَجُلًا) کہ (رَجُلًا) تمیز (ھو) ہے جو (نِعْمَ) میں مقدر اور یہ تمیز اسی قسم میں داخل ہے کمامرّ عن الرّضی، الغرض مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تمیز کی قسم ثانی نسبت سے ابہام دور کرتی ہے خواہ وہ نسبت جملۂ فعلیہ میں ہو جیسے: (طَابَ زَیْدٌ اَبًا) یا شبہ جملہ میں یعنی اسم فاعل بافاعل میں جیسے: اَلْحَوْضُ مُمْتَلِیٌٔ مَاءً یا اسم مفعول بانائب فاعل میں جیسے: (اَلْاَرْضُ مُفَجَّرَۃٌ عُیُوْنًا) یا صفت مشبہ بافاعل میں جیسے: (زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْھًا) یا اسم تفضیل بافاعل میں جیسے: (زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ اَبًا) یا مصدر بافاعل میں جیسے: (اَعْجَبَنِیْ طِیْبُهٗ اَبًا) یا مذکورات کے غیر میں جس سے معنیٔ فعل مستفاد ہوتے ہوں جیسے: (حَسْبُكَ رَجُلًا زَیْدٌ) کہ (حَسْبُكَ) سے معنیٰ (یَکْفِیْكَ) مستفاد ہوتے ہیں۔ چونکہ تمیز نسبت کبھی عین ہوتی ہے، خواہ اضافی، خواہ غیر اضافی اور کبھی عرض، خواہ اضافی، خواہ غیر اضافی، نیز کبھی (مُنتَصِبْ عنه) کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے اور کبھی اس کے متعلق کے ساتھ اور کبھی دونوں کے لیے صالح ہوتی ہے۔ **نظر برآں** مصنف علیہ الرحمۃ مثالوں میں ان اقسام کی جانب اشارہ فرماتے ہیں جیسے: طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا یہ اُس نسبت کی مثال ہے جو جملہ میں ہو اور اس میں (نفسًا) تمیز نسبت (عین) ہے کہ (عین) قائم بنفسه کو کہتے ہیں اور غیر اضافی ہے کہ اس کے مفہوم میں اضافت الی الغیر ماخوذ نہیں اور منتصب عنه یعنی (زَیْد) کے ساتھ مخصوص ہے کہ (نَفْسًا) بمعنی ذاتِ شی عین زید ہے، (مُنْتَصَبْ عنه) میں (عن) برائے تعلیل ہے جس کا مدخول کسی چیز کے لیے سبب ہوتا ہے اور شک نہیں کہ مثالِ مذکور میں (زید) انتصاب (نفسًا) کے لیے سبب ہے، کیوں کہ (زَیْد) کی طرف اگر (طَابَ) کی اسناد نہ ہوتی تو (نَفْسًا) منصوب نہ ہوتا بلکہ مرفوع ہوتا کہ وہ اصل میں فاعل ہے، اس لئے کہ معنیٰ یہ ہیں (طَابَ نَفْسُ زَیْدٍ) اور (زَیْدٌ طَیِّبٌ اَبًا) اس نسبت کی مثال ہے جو شبہ جملہ یعنی صفتِ مشبّہ میں ہے اور یہ تمیز یعنی (اَبًا) (عین) ہے کہ قَائِم بِنَفْسِهٖ اور اضافی ہے کہ (اَبْ) کے مفہوم میں اضافۃ الٰی

الغیر ماخوذ ہے، کیوں کہ اس کے معنی ہیں حَیْوَانٌ خُلِقَ مِنْ مَائِہٖ حَیْوَانٌ آخَرُ مِنْ نَوْعِہٖ اور یہ منصب عنہ یعنی (طَیِّبٌ) میں مستتر ضمیر فاعل (ھو) جو (زَیْد) سے عبارت ہے، اس کے اور اس کے متعلق دونوں کے لئے صالح ہے، جب منصب عنہ سے تعلق ہوگا تو معنی یہ ہوں گے کہ (زَیْـد) اچھا باپ ہے اور جب اس کے متعلق سے تعلق ہوگا تو معنی یہ ہوں گے کہ (زَیْد) کا باپ اچھا ہے اور (اُبُوَّۃً) یعنی (زَیْدٌ طَیِّبٌ اُبُوَّۃً) یہ بھی اس نسبت کی مثال ہے جو شبہ جملہ میں ہو اور اس میں (اُبُـوَّۃً) شبہ جملہ کی نسبت سے تمیز ہے لیکن عرض ہے کہ قَـائِمْ بِالْغَیْر اور اضافی ہے کہ اس کے مفہوم میں اضـافـت الی الغیر ماخوذ کیوں کہ اس کے معنی ہیں صِـفَۃٌ تَـقُوْمُ بِشَخْصٍ خُلِقَ مِنْ مَائِہٖ شَخْصٌ آخَرُ مِنْ نَوْعِہٖ اور متعلق (منتصب عنه) کے ساتھ مخصوص ہے کیوں کہ اس کا اطلاق (مـنـتـصـب عـنـه) پر درست نہیں اور معنی یہ ہیں کہ زید باپ ہونے میں اچھا ہے اور (دَارًا) یعنی (زَیْدٌ طَیِّبٌ دَارًا) یہ بھی اس نسبت کی مثال ہے جو شبہ جملہ میں ہو اور اس میں (دَارًا) شبہ جملہ کی نسبت سے تمیز ہے لیکن یہ عین ہے کہ قائم بنفسہ اور غیر اضافی کہ اس کے مفہوم میں اضـافـت الـی الغیر ماخوذ نہیں اور یہ بھی منصب عنہ کے متعلق کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس کا اطلاق منصب عنہ پر درست نہیں اور معنی یہ ہیں کہ زید کا گھر اچھا ہے اور (عِـلْمًا) یعنی (زَیْـدٌ طَیِّبٌ عِلْمًا) یہ بھی اس نسبت کی مثال ہے جو شبہ جملہ میں ہو اور (عِـلْـمًا) اس سے تمیز ہے لیکن یہ عرض ہے کہ قائم بنفسہ نہیں بلکہ قائم بالغیر اور غیر اضافی ہے کہ اس کے مفہوم میں اضافت الی الغیر ماخوذ نہیں اور منصب عنہ کے متعلق کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس کا اطلاق منصب عنہ پر درست نہیں۔ **یاد رهے که** (نَـفْسًا) کا جس طرح نسبت جملہ سے تمیز واقع ہونا صحیح ہے، اسی طرح نسبت شبہ جملہ سے اور (اَبًا) اور (اُبُوَّۃ) اور (دارًا) اور (علمًا) کا جس طرح نسبت شبہ جملہ سے تمیز واقع ہونا صحیح ہے، اسی طرح نسبت جملہ سے، کیوں کہ دونوں کی تمیز میں کوئی فرق نہیں۔ **نـظـر بر آں** نسبت جملہ اور نسبت شبہ جملہ ہر ایک کی پانچ پانچ مثالیں ہو جائیں گی لیکن مصنف علیہ الرحمۃ نے (نَفْسًا) کو نسبت جملہ کے ساتھ بیان فرمایا اور باقی کو نسبت شبہ جملہ کے ساتھ بایں وجہ کہ نسبت جملہ تام ہوتی ہے اور نسبت شبہ جملہ ناقص اور تام از روئے مرتبہ اعلیٰ ہوتا ہے اور ناقص ادنیٰ اور (نَـفْسًا) بمعنی (ذات شَـئی) بھی باقی ماندہ سے اعلیٰ ہے کہ (اَب) باعتبار مفہوم اور (اُبُـوَّۃ) اور (عِـلـم) از قبیل اوصاف ہیں اور (دار) مملوک اور شک نہیں کہ موصوف اعلیٰ ہوتا ہے وصف سے کہ وصف کا وجود اس کے تابع ہوتا ہے اور مالک اعلیٰ ہوتا ہے مملوک سے۔ **نظر بر آں** اعلیٰ کو اعلیٰ کے ساتھ ذکر فرمایا اور ادنیٰ کو ادنیٰ کے ساتھ۔۱۲

ترکیب

قولہ: والثانی عن نسبة فی جملة اوماضاهَا. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلثَّانِیْ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَانِیْ) اسم منقوص مرفوع تقدیراً صفت جس کا موصوف (اَلْقِسْمُ) مقدر موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا (عن) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (نِسْبَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (جُمْلَة) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (ضَاهَا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ما) (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (جملة) (ضَاهَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف مجرور محلاً (جُمْلَةٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتةٍ) مقدر کا (ثابتةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (ثَابِتَةٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر معطوف علیہ۔

اوفی اضافة . میں (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اِضَافَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٍ) مقدر کا (ثابتة) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (ثَـابِتَةٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت (نِسْبَةٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (یرْفَعُهُ) مقدر کا (یَرْفَعُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْاِبْهَام (یرْفَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ

خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل طاب زيدنفسًا وزيدٌ طيّبٌ ابًا وابوّة ودارًا وعلمًا.

(مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (زَيْدٌ طَيِّبٌ اَبًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اُبُوَّةً) مراد اللفظ بتقدیر طَابَ زَيْدٌ يازَيْدٌ طَيِّبٌ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (دَارًا) مراد اللفظ بتقدیر طَابَ زَيْدٌ يازَيْدٌ طَيِّبٌ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عِلْمًا) مراد اللفظ بتقدیر (طَابَ زَيْدٌ) یا (زَيْدٌ طَيِّبٌ) مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلثَّانِيْ عَنْ نِسْبَةِ الخ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ طاب زیدٌ نفسًا. میں (طَابَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (نَفْسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت تامہ (طَابَ) فعل اپنے فاعل اور تمیز نسبت تامہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

زیدٌ طیّبٌ ابًا. میں (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (طَيِّبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً بر فتح راجع بسوئے مبتدا (اَبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت ناقصہ (طَيِّبٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل اور تمیز نسبت ناقصہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

طابَ زیدٌ ابوّةً. میں (طَابَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (اُبُوَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت تامہ (طَابَ) فعل اپنے فاعل اور تمیز از نسبت تامہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یا **زیدٌ طیّبٌ ابوةً.** میں (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (طَيِّبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

مبتدا(اُبُوَّۃً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت ناقصہ (طَیِّبٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل اور تمیز نسبت ناقصہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اور **طاب زیدٌ دارًا .** میں (طَابَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (دَارًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت تامہ (طَابَ) فعل اپنے فاعل اور تمیز از نسبت تامہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یا **زیدٌ طیّبٌ دارًا .** میں (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (طَیِّبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (دَارًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت ناقصہ (طَیِّبٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل اور تمیز از نسبت ناقصہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اور **طَابَ زیدٌ علمًا .** میں (طَابَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (عِلْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت تامہ (طَابَ) فعل اپنے فاعل اور تمیز از نسبت تامہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یا **زیدٌ طیّبٌ علمًا .** میں (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (طَیِّبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (عِلْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت ناقصہ (طَیِّبٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل اور تمیز از نسبت ناقصہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

او[1] فی اضافة مثل یعجبنی طِیبُه ابًا وابوّةً

یا	اضافت	میں	جیسے	یعجبنی	طِیبُه	ابًا	اور	ابوّةً

ودارًا وعلمًا ولله درّه فارسًا ثمّ[2] ان کان

اور	دارًا	اور	علمًا	اور	لله	درّه	فارسًا	پھر	اگر	تمیز	ایسا	

اسمًا یصح جعله لمَا انتصب عنه جَاز ان

اسم ہے جس کا اطلاق منصب عنہ پر صحیح ہے تو جائز ہے کہ

یکون ولمتعلقه والاّ فهو لمتعلقه

منصب عنہ اور اس کے متعلق میں سے ہر ایک کے لئے قرار دے سکیں ورنہ وہ متعلق ہی کے لیے ہوگی

قوله: اوفی اضافة الخ. یا وہ نسبت اضافت میں ہو جیسے: يُعْجِبُنِي طِيْبُهٗ اَبًا اور يُعْجِبُنِي طِيْبُهٗ اُبُوَّةً اور يُعْجِبُنِي طِيْبُهٗ دَارًا اور يُعْجِبُنِي طِيْبُهٗ عِلْمًا اور يُعْجِبُنِي طِيْبُهٗ نَفْسًا بھی جس کو بوجہ مذکور ذکر نہیں فرمایا اور نسبت اضافی کی مثالوں میں لِلّٰهِ دَرُّهٗ فَارِسًا کا اضافہ فرمادیا۔

اس میں دو فائدے ہیں:

اوّل: اس طرف اشارہ کہ تمیز کبھی مشتق بھی ہوتی ہے۔

دوم: اس پر تنبیہ کہ (فَارِسًا) نسبت اضافی سے تمیز ہونے کے لئے بھی صالح ہے جیسے مفرد غیر مقدار سے بھی تمیز ہوسکتی ہے۔ اگر (دَرُّهٗ) کی ضمیر مضاف الیہ مبہم ہے کہ اس کا مرجع معلوم نہیں تو یہ اسی ضمیر سے تمیز ہوگی۔ اسی چیز کے پیش نظر صاحبِ ''مفصل'' نے مفرد غیر مقدار کی تمیز کی مثال میں پیش کیا ہے اور اگر یہ ضمیر مبہم نہیں کہ اس کا مرجع معلوم ہے تو یہ نسبت اضافی کی تمیز ہوگی جو (دَرُّهٗ) میں ہے، (دَرٌّ) کے معنی ہیں (دودھ) اور اس میں عرب کے لئے خیر کثیر تھی، کیوں کہ ان کا گزارا اسی پر تھا تو (دَرٌّ) کے لئے خیر لازم ہوئی۔

نظر برآں مجازًا اس سے (خیر) مراد لی گئی۔ تو یہ از قبیل اطلاق ملزوم و ارادۂ لازم ہوا اور (فَارِسًا) اسم فاعل (فَرَاسَۃ) بالفتح سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں (اسپ شناسی میں کامل ہونا) جب یہ کہ کمال کسی میں حیرت انگیزی کی حد تک پہنچ جاتا ہے تو بروقت تعجب اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر کے ظاہر کیا کرتے ہیں کہ وہ عجائبات کا خالق ہے اور مقصود صرف تعجب ہوتا ہے۔ اس مقصود کے پیش نظر ترجمہ یہ ہوگا کہ وہ کیسا کامل اسپ شناس ہے اور (فُرَاسَۃ) بمعنی سوار شدن بھی آتا ہے تو معنی یہ ہوں گے کہ وہ کیسا اچھا سوار ہے۔ اور (فِرَاسَۃ)

بالکسر کے معنی ہیں ظاہر دیکھ کر باطن معلوم کر لینا جس کی ٹھیٹ اُردو ہے (بھانپ لینا) جیسے کسی شاعر نے کہا ہے،

ع خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھ کر

۲ قوله: ثم ان كان اسماالخ . مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ کونسی تمیز منتصب عنہ کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے اور کون سی اس کے متعلق کے ساتھ اور کونسی باعتبار لفظ، ہر ایک کے لئے ہوسکتی ہے۔ اس صورت میں قرینہ سے تعیین ہوگی کہ (منتصب عنہ) کے لئے ہے یا اس کے متعلق کے واسطے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ تمیز نسبت کبھی اسم ہوتی ہے اور کبھی صفت۔ اگر ایسا اسم ہے جس میں احتمال ہو کر اس کو منتصب عنہ کے لئے قرار دے سکیں یعنی اسم میں یہ احتمال ہے کہ منتصب عنہ پر اس کا اطلاق کر سکیں اور احتمال متحقق ہوتا ہے کم از کم دو میں تو حاصل یہ ہوا کہ اس اسم میں (منتصب عنہ) پر اطلاق کا احتمال ہے اور متعلق پر بھی تو اس کو منتصب عنہ کی تمیز اعتبار کر سکتے ہیں۔ اگر قرینہ اس پر دلالت کرتا ہو کہ یہ منتصب عنہ کی تمیز ہے اور متعلق کی تمیز اعتبار کر سکتے ہیں اگر قرینہ اس پر دلالت کرتا ہو کہ یہ متعلق کی تمیز ہے جیسے: (طَابَ زَيْدٌ اَبًا) اس میں لفظِ (اب) ایسا اسم ہے جس کا اطلاق (زَيْد) پر بھی ہوسکتا ہے کہ یوں کہہ سکتے ہیں (زَيْدٌ اَبٌ) اور اس کے متعلق (بَكر) پر بھی جو اس کا والد ہے یوں کہہ سکتے ہیں (بَكرٌ اَبٌ) اگر زید کو اپنی اولاد کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے دیکھ کر کسی نے کہا (طَابَ زَيْدٌ اَبًا) تو یہ حسنِ سلوک اس پر قرینہ ہوا کہ (اَبًا) منتصب عنہ کی تمیز ہے اور معنی یہ کہ زید اچھا باپ ہے اور اگر زید کے باپ کو زید کے ساتھ حسن سلوک کرتے دیکھ کر کہا تو یہ حسنِ سلوک اس پر قرینہ ہوا کہ (اَبًا) منتصب عنہ کے متعلق کی تمیز ہے اور معنی یہ ہیں کہ زید کا باپ اچھا ہے۔ اور اگر تمیز نسبت میں منتصب عنہ کا احتمال نہیں تو وہ متعلق کے ساتھ مخصوص ہوگی جیسے: (طَابَ زَيْدٌ عِلْمًا) کہ علم کا اطلاق زید پر درست نہیں کیوں کہ (زَيْدٌ عِلْمٌ) نہیں کہا جاتا اور معنی یہ کہ زید کا علم اچھا ہے، چونکہ تمیز نسبت دو میں منحصر ہے کہ منتصب عنہ سے واقع ہوگی یا (متعلق) سے۔ **نظر بر آں** نشان دادہ شرطیہ سے لزوماً یہ مفہوم ہوا کہ اگر تمیز نسبت میں متعلق کا احتمال نہیں تو وہ منتصب عنہ کے ساتھ مخصوص ہوگی۔ اس طرح دونوں شرطیوں میں تمیز نسبت (اسم) کی تینوں قسموں کا بیان ہوگیا۔ شرطیہ اوّل میں تیسری قسم کا اور شرطیہ دوم میں پہلی اور دوسری قسم کا، پہلی کا لزوماً اور دوسری کا صراحۃً، **فلا يرد ان ذكر التميز المخصوص بالمنتصب عنه متروك هذا ما يخطر بالبال والله تعالىٰ اعلم بحقيقة الحال۔**

ترکیب

قولہ: مثل یعجبنی طیبه ابًا وابوة ودارًا وعلمًا ولله درّه فارسًا.

(مِثْلُ) مرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (یَعْجِبُنِی طِیبُهُ اَبًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اُبُوَّةً) مراد اللفظ بتقدیر (یَعْجِبُنِی طِیبُهُ) مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (دَارًا) مراد اللفظ بتقدیر (یَعْجِبُنِی طِیبُهُ) مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عِلْمًا) مراد اللفظ بتقدیر (یَعْجِبُنِی طِیبُهُ) مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لِلّٰهِ دَرُّهُ فَارِسًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہا اپنے چاروں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلثَّانِی عَنْ نِسْبَةٍ فِی اِضَافَةٍ) (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ یُعجبنی طیبه ابًا. میں (یُعْجِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (نُـوْن) برائے وقایہ مبنی بر کسر (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (طِیبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب (اَبَـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت اضافیہ (طِیبُ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور تمیز از نسبت اضافیہ سے مل کر فاعل (یُـعْجِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں۔

یُعجبنی طِیبُهُ اُبُوَّةً. میں (یُعْجِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (نُوْن) وقایہ مبنی بر کسر (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (طِیبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب (اُبُوَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت اضافیہ (طِیبُ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور تمیز از نسبت اضافیہ سے مل کر فاعل (یُعْجِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یُعْجِبُنِی طِیبُهٗ دَارًا . میں (یُعْجِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (نُوْن) وقایہ مبنی بر کسر (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (طِیْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب (دَارًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت اضافیہ (طِیْبُ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور تمیز از نسبت اضافیہ سے مل کر فاعل (یُعْجِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یُعْجِبُنِی طِیبُهٗ عِلْمًا . میں (یُعْجِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (نُــوْن) وقایہ مبنی بر کسر (ی) منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (طِیْــبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب (عِلْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت اضافیہ (طِیْــبُ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور تمیز از نسبت اضافیہ سے مل کر فاعل (یُعْجِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

لِلّٰہِ دَرُّهٗ فَارِسًا . میں (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنٰی ارتباط مبنی بر کسر (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَـابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (دَرُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب (فَارِسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز از نسبت اضافیہ یہ اگرچہ اسم فاعل ہے مگر بوجہ عدم اعتماد عامل نہیں اور جن کے نزدیک ضمیر مستتر میں عمل کرنے کے لئے اعتماد شرط نہیں جیسے کہ تسہیل الکافیہ للخیر آبادی ص:۸۸ میں ہے **اعلم ان اسم الفاعل واسم المفعول والصّفة المشبّه واسم التفضیل یجوز اعمال کل واحد منها فی الضمیر بلاشرط وامّا فی الاسم الظاهر الذی هو اقویٰ من الضمیر فاعمال اسم الفاعل واسم المفعول والصّفة المشبّه مشروط وبالشرائط المذکورة فی ماسبق اه** تو اس صورت میں ترکیب یوں کریں گے: (فَـارِسًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے نسبت اضافیہ (فَـارِسًـا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر تمیز از

نسبت اضافیہ (دَرُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور تمیز از نسبت اضافیہ سے مل کر مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ثُمَّ اِنْ کَانَ اسمًا یصح جعله لما انتصب عنه جاز ان یکون ولمتعلّقه. (ثُمَّ) حرف عطف یا حرفِ ابتدا مبنی بر فتح (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجرد محلا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلتَّمِیزُ (اِسْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف (یَصِحُّ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (جَعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبارِ محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (اِنْتَصَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلتَّمِیزُ (عَنْ) حرف جار برائے سببیت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (ما) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اِنْتَصَبَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلا مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ضمیر مضاف الیہ جو (جَعْلُهُ) میں ہے (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر مفعول ثانی (جَعْلُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ جو مفعول بہ اوّل ہے اور مفعول بہ ثانی سے مل کر فاعل (یَصِحُّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت منصوب محلا (اِسْمًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یَکُوْنَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلتَّمِیزُ (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (ما) جو منتصب عنہ سے

عبارت ہے جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (يَكُوْنُ) (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (مُتَعَلِّقِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَا) جو منصب عنہ سے عبارت ہے (مُتَعَلِّقِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (يَكُوْنُ) (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل مرفوع محلاً (جَازَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والّا فهو لمتعلّقه. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) جس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (لا) نافیہ مبنی بر سکون جس کی منفی (يَكُنْ كَذَا) محذوف پس (لَايَكُنْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلتَّمِيْزُ (كَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون منصوب محلاً خبر (لَايَكُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فَـا) جزائیہ مبنی بر فتح (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلتَّمِيْزُ (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (مُتَعَلِّقِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (ما) جو منصب عنہ سے عبارت ہے (مُتَعَلِّقِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ثَـابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

فیطابق[1] فیھما ما قصد اِلّا ان[2] یکون

پس ان دونوں صورتوں میں مقصود کی مطابقت کرے گی مگر جب کہ جنس ہو تو

جنسًا اِلَّا ان یقصد الانواع

مطابقت نہ کرے گی لیکن جب کہ انواع مقصود ہوں تو کرے گی

[1] **قوله: فیطابق فیھما الخ.** (فا) برائے تفصیل ہے اور (یُطَابِقُ) میں مستتر ضمیر فاعل راجع بسوئے تمیز نسبت اور (**فیھما**) میں ضمیر مجرور راجع بسوئے مذکورۂ بالا صورتیں یعنی ایک وہ صورت جو شرطیۂ اولیٰ میں مذکور ہوئی اور وہ ہمارے بیان میں نمبر (۳) کے ساتھ موسوم ہے اور دوسری وہ صورت اپنے لازم کے ساتھ جو شرطیۂ ثانیہ سے مفہوم ہوتی ہے اور ہمارے بیان مین نمبر (۲) اور (۱) کے ساتھ موسوم ہے۔

نظر برآں تمیز نسبت اسم تین قسم پر ہوئی، **اوّل**: جو منتصب عنہ کے ساتھ مخصوص ہو، **دوم**: وہ جو متعلق کے ساتھ مخصوص ہو، **سوم**: وہ جو دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ہوسکتی ہو۔ ان تینوں میں سے ہر ایک کے حکم کی تفصیل مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ تمیز نسبت ان تینوں قسموں میں سے ہر ایک قسم میں مقصود کے مطابق ہوگی یعنی اگر وحدت مقصود ہے تو واحد لائی جائے گی اور تثنیہ مقصود ہے تو مثنّی اور جمع مقصود ہے تو مجموع خواہ وحدت اور تثنیہ اور جمع منتصب عنہ کی موافقت کے پیش نظر ہو، یا معنیٰ تمیز کی موافقت کے پیش نظر کہ متکلم نے معنی تمیز میں وحدت یا تثنیہ یا جمع کا لحاظ کیا ہے، (منتصب عنہ) کی موافقت اس کا باعث نہیں، اب مثالیں سنئے (۱) تمیز مخصوص بمنتصب عنہ کی مثالیں جس کی وحدت وغیرہ موافقت (منتصب عنہ) کے باعث ہو جیسے: **طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا، طَابَ الزَّیْدَانِ نَفْسَیْنِ، طَابَ الزَّیْدُوْنَ نُفُوْسًا** یہ تمیز اپنے معنی کی موافقت کے پیش نظر صرف واحد ہوتی ہے، تثنیہ اور جمع نہیں ہوتی کہ نفس بمعنی (ذاتِ شے) ہر شخص کے لئے ایک ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا (**طَابَ زَیْدٌ نَفْسَیْنِ**) یا (**طَابَ زَیْدٌ نُفُوْسًا**) نہ کہا جائے گا اور (۲) تمیز مخصوص بمتعلق کی مثالیں جس کی وحدت وغیرہ موافقت منتصب عنہ کے باعث ہو جیسے: **طَابَ زَیْدٌ دَارًا، طَابَ الزَّیْدَانِ دَارَیْنِ، طَابَ الزَّیْدُوْنَ دِیَارًا.** اور وہ جس کی وحدت وغیرہ اپنے معنی کے باعث ہو جیسے:

طَابَ زَیْدٌ دَارًا، طَابَ زَیْدٌ دَارَیْنِ، طَابَ زَیْدٌ دِیَارًا اور (۳) اور وہ تمیز جو منصب عنہ اور متعلق دونوں کو محتمل ہو اس کی وحدت وغیرہ بموافقت منصب عنہ جیسے: طَابَ زَیْدٌ اَبًا، طَابَ الزَّیْدَانِ اَبَوَیْنِ، طَابَ الزَّیْدُوْنَ آبَاءً، اگر یہ تمیز منصب عنہ سے قرار دی جائے تو اوّل کا ترجمہ یہ ہوگا: زید اچھا باپ ہے، دوم کا یہ کہ دونوں زید اچھے باپ ہیں، سوم کا یہ کہ سب زید اچھے باپ ہیں اور اگر متعلق سے قرار دیں تو اوّل کا ترجمہ یہ کہ زید کا باپ اچھا ہے، دوم کا یہ کہ دونوں زید کے باپ اچھے ہیں، سوم کا یہ کہ سب زید کے باپ اچھے ہیں یا اس کی وحدت وغیرہ موافقت معنی خود جیسے: طَابَ زَیْدٌ اَبًا اور معنی یہ کہ زید کا باپ اچھا ہے طَابَ زَیْدٌ اَبَوَیْنِ جب کہ زید کا باپ اور دادا یا نانا مراد ہو اور معنی یہ کہ زید کا باپ اور دادا یا نانا اچھا ہے، (طَابَ زَیْدٌ آبَاءً) جب کہ باپ دادا، نانا مراد ہوں اور معنی یہ کہ زید کے باپ دادا، نانا اچھے ہیں۔ اوّل مثال میں (اَبًا) منصب عنہ کی تمیز ہو سکتی ہے کہ منصب عنہ پر اس کا اطلاق صحیح ہے اور متعلق کی بھی لیکن باقی ماندہ دو مثالوں میں (اَبَوَیْنِ) اور (آبَاءً) متعلق تمیز ہونے کے لئے متعین ہیں منصب عنہ کی نہیں ہو سکتی کیوں کہ زید پر ان کا اطلاق صحیح نہیں۔ اس بیان سے ظاہر ہوا کہ تمیز زیر بحث کو اگر منصب عنہ سے قرار دیں تو بموافقتِ معنی خود صرف واحد ہوگی تثنیہ یا جمع نہیں ہو سکتی بلکہ جب کبھی منصب عنہ اور تمیز افراد تثنیہ جمع میں مختلف ہوں تو وہ تمیز متعلق کی ہوگی نہ منصب عنہ کی بشرطیکہ تمیز جنس نہ ہو جیسے: (طَابَ الزَّیْدَانِ اَبًا) (طَابَ الزَّیْدَانِ آبَاءً) (طَابَ الزَّیْدُوْنَ اَبًا) (طَابَ الزَّیْدُوْنَ اَبَوَیْنِ) اور اگر جنس ہو تو منصب عنہ کی بھی ہو سکے گی جیسے: (طَابَ الزَّیْدَانِ اُبُوَّةً) (طَابَ الزَّیْدُوْنَ اُبُوَّةً) متعلق سے قرار دیں تو معنی یہ ہوں گے کہ دونوں زید کے باپ کا باپ ہونا اچھا ہے، سب زید کے باپ کا باپ ہونا اچھا ہے، اور منصب عنہ سے قرار دیں تو یہ معنی ہوں گے کہ دونوں زید باپ ہونے میں اچھے ہیں، سب زید باپ ہونے میں اچھے ہیں۔

الحاصل اقسامِ ثلثہ مذکورہ میں دونوں تقدیر یعنی (موافقت منصب عنہ اور موافقت معنی خود) پر اگر وحدت مقصود ہے تو تمیز مفرد لائی جائے گی اور اگر تثنیہ مقصود ہے تو مثنیٰ اور اگر جمعیۃ مقصود ہے تو مجموع، اس لئے کہ صیغۂ مفرد مثنیٰ اور مجموع پر اطلاق کا صالح نہیں۔

۲ **قولہ: الّا ان یکون جنسًا الخ** . لیکن جب کہ تمیز جنس ہو جس کا قلیل و کثیر پر اطلاق ہوتا ہے تو مطابقت واجب نہ ہوگی یعنی تثنیہ اور جمع مقصود ہونے کی صورت میں مثنیٰ اور مجموع لانا لازم نہیں

بلکہ مفرد لانا کافی ہے کیوں کہ اُس کا اطلاق واحد مثنی، مجموع سب پہ صحیح ہے جیسے: (طَابَ زَيْدٌ عِلْمًا) کہنا صحیح ہے اگر چہ علوم کثیرہ رکھتا ہو، طَابَ الزَّيْدَانِ عِلْمًا کہنا صحیح ہے اگر چہ علوم کثیرہ رکھتے ہوں، طَابَ الزَّيْدُوْنَ عِلْمًا کہنا صحیح ہے اگر چہ علوم کثیرہ رکھتے ہوں، لیکن اگر اس جنس کی انواع مقصود ہیں تو مطابقت لازم ہوگی کہ تثنیہ کے لئے مثنی اور جمع کے لئے مجموع جیسے: (طَابَ الزَّيْدَانِ عِلْمَيْنِ) جب کہ مراد یہ ہو کہ متعلق (طيب) دونوں کے مختلف علم ہیں مثلاً ایک کا علم تفسیر، دوسرے کا علم حدیث اور طَابَ الزَّيْدُوْنَ عُلُوْمًا جب کہ مقصود یہ ہو کہ متعلق (طيب) سب کے علوم مختلفہ ہیں مثلاً کسی کا علم تفسیر، کسی کا علم حدیث، کسی کا علم فقہ، کسی کا علم نحو، کسی کا علم صرف، لزوم مطابقت کی وجہ یہ کہ صیغۂ مفرد انواعِ مختلفہ کا افادہ نہیں کرتا۔۱۲

ترکیب

قوله: فيطابق فيهماماقصد. میں (فا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح (يُطَابِقُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلتَّمِيْزُ (فِي) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (هُمَا) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے ہر دو صورت مذکورہ یعنی ایک وہ صورت جس میں تمیز کا منصب عنہ اور اس کے متعلق ہر ایک کے لئے ہونا جائز ہو اور دوسری صورت یہ کہ صرف متعلق کے لئے ہو (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (قُصِدَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ما) (قُصِدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو منصوب محلاً ما ئے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا ما ئے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ منصوب محلاً۔

اِلَّاانْ يكون جنسا. میں (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلتَّمِيْزُ (جِنْسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (يَكُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں،

(اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ مجرور محلا (وَقْت) مضاف مقدر کا (وَقْت) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول فیہ (یُطَابِقُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: اِلَّا اَن یقصد الانواع . میں (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یُقْصَدَ) فعل مضارع مجہول منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْاَنْوَاع) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَنْوَاع) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً نائب فاعل (یُقْصَدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ مجرور محلا اس کا مضاف لفظ وقت مقدر (وَقْتَ) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول فیہ جس کا فعل (لَا یُطَابِقُ مَاقُصِدَ اِذَا کَانَ جِنْسًا) کلام سابق سے مفہوم ہوتا ہے (لَا یُطَابِقُ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلتَّمِیْز (مَا) موصول یا موصولہ مبنی بر سکون (قُصِدَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا) (قُصِدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو منصوب محلا مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ منصوب محلا (اِذَا) ظرف زمان مبنی بر سکون مضاف (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلتَّمِیْز (جِنْسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ مجرور محلا (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ اوّل منصوب محلا (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یُقْصَدُ) فعل مضارع مجہول منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْاَنْوَاعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَنْوَاعُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً نائب فاعل (یُقْصَدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ مجرور محلا (وَقْتَ) مضاف مقدر کا (وَقْتَ)

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ دوم (لَا یُطَابِقُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور دونوں مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وان[1] کان صفة کانت له وطبقه واحتملت

اور اگر تمیز صفت ہے تو منصب عنہ کے لئے ہوگی اور اس کے مطابق اور اس میں حال ہونے کا احتمال

الحال ولا یتقدم[2] التمیز علٰی عامله والاصحّ

بھی ہوگا اور تمیز مقدم نہیں ہوتی اپنے عامل پر اور صحیح تر مذہب

ان لا یتقدم علی الفعل خلافًا للمَازنی والمبرّد

یہ کہ فعل پر بھی مقدم نہیں ہوتی مازنی اور مبرّد کا اس میں خلاف ہے

قوله: وان کان صفة الخ. اور اگر تمیز نسبت صفت مشتق ہے جیسے: (لِلّٰہِ دَرُّہٗ فَارِسًا) یا مؤوّل بمشتق جیسے: (کَفٰی زَیْدٌ رَجُلًا) کہ یہ بمعنی کَفٰی زَیْدٌ کَامِلًا فِی الرَّجُوْلِیَّةِ ہے تو وہ منصب عنہ کے ساتھ مخصوص ہوگی۔ وجہ یہ کہ صفت مشتق موصوف کو چاہتی ہے اور منصب عنہ مذکور ہے بخلاف متعلق کہ وہ مذکور نہیں اور مذکور موصوف بننے کے لائق تو اسی کو موصوف قرار دیا جائے گا تاکہ غیر مذکور کی جانب احتیاج لازم نہ آئے۔ **نظر برآں** صفت مشتق منصب عنہ کی تمیز ہوگی نہ کہ متعلق کی بخلاف اسم کہ وہ موصوف کو مقتضی نہیں تو مذکور اور غیر مذکور دونوں برابر ہیں چاہے اس کو مذکور تمیز قرار دیں، چاہے غیر مذکور یعنی متعلق کی جس پر قرینہ ہوگا، اسی کی تمیز قرار دیں گے۔ جب صفت مشتق کا تمیز ہونا منصب عنہ کے ساتھ مخصوص ہوا تو یہ ضروری ہے کہ وہ افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث میں اس کے مطابق ہو۔ کیوں کہ صفت مشتق میں ضمیر راجع بسوئے منصب عنہ ہوتی ہے، پس اگر امور مذکورہ میں مطابقت نہ ہوئی تو راجع اور مرجع میں مخالفت لازم آئے گی جو جائز نہیں جیسے: لِلّٰہِ دَرُّہٗ فَارِسًا، لِلّٰہِ دَرُّھُمَا فَارِسَیْنِ، لِلّٰہِ دَرُّھُمْ فَوَارِسَ، لِلّٰہِ دَرُّھَا فَارِسَةً،

لِلّٰہِ دَرُّھُمَا فَارِسَیْنِ، لِلّٰہِ دَرُّھُنَّ فَارِسَاتٍ، اس سے ظاہر ہوا کہ متن میں واقع لفظ (طبق) بمعنی (مطابق) ہے جیسے: (جنس) بمعنی (مجالس) اور (مثل) بمعنی (مماثل) وغیرہ اور اس صفت مشتق میں یہ احتمال بھی ہے کہ حال ہو، کیوں کہ حالیت کی تقدیر پر بھی معنی کلام مستقیم رہتے ہیں لیکن اس کا تمیز ہونا راجح ہے۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے حال کو بلفظ (اِحْتِمَالٌ) تعبیر فرمایا، وجہ رجحان یہ کہ اس صفت پر کبھی (مِن) بیانیہ زیادہ کرتے ہیں جیسے: (قَاتَلَهُ اللّٰهُ مِنْ شَاعِرٍ) کہ اصل میں (قَاتَلَهُ اللّٰهُ شَاعِرًا) تھا اور (عَزَّ مِنْ قَائِلٍ) کہ اصل میں (عَزَّ قَائِلًا) تھا اور (لِلّٰهِ دَرُّهُ مِنْ فَارِسٍ) کہ اصل میں (لِلّٰهِ دَرُّهُ فَارِسًا) تھا اور (مِنْ) بیانیہ کی زیادت حال پر نہیں ہوتی۔ **نظر بر آں** اس صفت کا تمیز ہونا راجح ہوا۔ اوّل مثال کے معنی مقصود فلاں کیسا اچھا شاعر ہے، دوم کے فلاں کیسا اچھا بولنے والا ہے، سوم کے فلاں کیسا اچھا سوار ہے۔

۲ قولہ: ولایتقدم التّمیز علٰی عاملہ الخ. تمیز کے اقسام یعنی تمیز مفرد اور تمیز نسبت اور ان میں سے ہر ایک کے احکام بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مطلقاً تمیز کا حکم بیان فرماتے ہیں خواہ وہ تمیز مفرد ہو یا تمیز نسبت کہ تمیز اپنے عامل پر متقدم نہیں ہوتی خواہ وہ عامل مفرد ہو یا فعل یا شبہ فعل، یہی مسلک جمہور ہے، عامل کے مفرد ہونے کی صورت میں مقدم نہ ہونا متفق علیہ ہے۔ وجہ یہ کہ مفرد کا عمل بسبب مشابہت بفعل تھا کَمَا مَرَّ اور یہ مشابہت ضعیف تھی تو مفرد عامل ضعیف ہوا اور عامل ضعیف اپنے ضعف کے سبب معمولِ مقدم میں عمل نہیں کرتا اور عامل کے فعل اور شبہ فعل ہونے کی صورت میں تقدم تمیز مختلف فیہ ہے۔ اصح مذہب یہ کہ جائز نہیں، بایں وجہ کہ تمیز رفع ابہام میں نعت برائے ایضاح کے ساتھ مشابہ ہے جس طرح نعت مذکور رفع ابہام کرتی ہے، اسی طرح تمیز بھی اور نعت اپنے عامل پر مقدم نہیں ہوتی۔ لہٰذا تمیز بھی نہ ہوگی اور امام 'مازنی' اور امام 'مبرد' فرماتے ہیں کہ جب تمیز کا عامل فعل یا اسم فاعل یا اسم مفعول ہو، تو تقدم جائز ہے، کیوں کہ یہ تینوں عامل قوی ہیں اور عامل قوی اپنی قوت کے پیش نظر معمول مقدم میں عمل کرسکتا ہے۔ فعل کا عامل قوی ہونا تو ظاہر ہے کہ نحات کے نزدیک وہ عمل میں اصل ہے۔ اسم فاعل وغیرہ اس کے ساتھ مشابہ ہونے کی بنا پر عمل کرتے ہیں۔ اسم فاعل اور اسم مفعول اس لئے عامل قوی ہیں کہ ان کو فعل کے ساتھ مشابہت کامل حاصل ہے بخلاف صفت مشبہ، اسم تفضیل، مصدر وغیرہ کہ ان کی مشابہت ناقص ہونے کی بنا پر یہ عامل قوی نہیں، بلکہ ضعیف ہیں اور عامل ضعیف اپنے ضعف کی بنا پر معمول مقدم میں عمل نہیں کرتا۔ ان دونوں

حضرات نے فعل پر تقدم تمیز کے جواز کی سند میں 'سعیدی' شاعر کا حسب ذیل شعر پیش فرمایا۔

اَتَهْجُر سَلْمٰى بالفِراقِ حَبِيْبُهَا ۔۔۔ وَمَا كَادَ نَفْسًا بالفِراقِ تَطِيْبُ

کہ اس میں (نَفْسًا) تمیز نسبت ہے جو اپنے عامل (تطیب) پر مقدم اور (کاد) میں مستتر ضمیر (هــو) ضمیر شان ہے اور استفہام برائے انکار اور معنی یہ کہ سلمٰی محبوبہ بوجہ فراق اپنے عاشق سے قطع تعلق نہیں کرسکتی، جب کہ اس کا دل فراق ہی کو پسند نہیں کرتا تو قطع تعلق کو کیسے پسند کرے گا۔

اقول: اس سند کی صحت (كَادَ) میں ضمیر مستتر (هو) کو ضمیر شان ہونے پر مبنی ہے اور اس کا ضمیر شان ہونا درست نہیں کیوں کہ ضمیر شان کا مرجع جملۂ مابعد میں مذکور ہوتا ہے اور جملہ مابعد میں کوئی لفظ مذکر ایسا نہیں جو مرجع بن سکے۔ **نظر برآں** شعر مذکور قابل استناد رہا۔ هٰذا ما خطر بالبال واللّٰه تعالٰى اعلم بحقيقة الحال، اس سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ ضمیر (كَادَ) کے ضمیر شان نہ ہونے کی تقدیر پر روایت صحیح (يَطِيْبُ) بصیغۂ مذکر ہے نہ بصیغۂ مؤنث اور اس تقدیر پر (كَادَ) کی ضمیر کا مرجع (حَبِيْبُ) ہے، اسی طرح ضمیر (يَطِيْبُ) کا۔ اب معنی یہ ہوں گے کہ سلمٰی محبوبہ قطع تعلق نہیں کرسکتی اس بنا پر کہ میں اس سے دور ہوں جب کہ میرا دل دوری سے خوش ہونے کے قریب بھی نہیں، چہ جائے کہ خوش ہو کیوں کہ یہ دوری بدرجۂ مجبوری ہے۔ بر تقدیر اوّل شعر مذکور میں صرف محبوبہ کا حال مذکور ہوا اور بر تقدیر دوم محبوبہ اور محب دونوں کا، نیز محبت محبوبہ کی پختگی کا اظہار ہوا کہ میرے دور ہونے کے باوجود باقی ہے، زائل ہونے والی نہیں اور اپنے دل کے لئے تسلی ہوئی کہ مطمئن رہو کیوں کہ میری دوری اس کی محبت کو زائل نہیں کرسکتی اور بعض حضرات نے فرمایا کہ روایت صحیحہ یوں ہے: وَمَا كَادَ نَفْسِيْ بِالْفِرَاقِ تَطِيْبُ بریں تقدیر شعر مذکورہ (مَانَحْنُ فِيْهِ) سے نہیں۔

سوال: ان دونوں حضرات کے مذہب پر شعر مذکور سے استدلال تام نہ ہوا لیکن ان کے مذہب پر اس شعر سے استناد کیا جاسکتا ہے۔

اَنَفْسًا تَطِيْبُ بِنَيْلِ الْمُنٰى ۔۔۔ وَدَاعِيْ الْمَنُوْنِ يُنَادِيْ جِهَارًا

کہ اس میں (نَفْسًا) تمیز نسبت ہے اور اپنے عامل (تَطِيْبُ) پر مقدم، اب جمہور کی جانب سے کیا جواب ہوگا؟

جواب: یہ ہوگا کہ تقدم مذکور بربنائے ضرورت شعری ہے اور ضرورت شعری قواعد سے مستثنیٰ کہ يَجُوْزُ فِي الشِّعْرِ مَا لَا يَجُوْزُ فِيْ غَيْرِهٖ۔ اس میں (اَلْمُنٰى) جمع (مُنْيَه) ہے بمعنی مطلوب اور (دَاعِيْ)

بمعنی (تلخ) اور (مَنُوْنٌ) بمعنی موت اور (دَاهِیْ) کہ اضافت از قبیل اضافت صفت بسوئے موصوف اور استفہام برائے انکار ہے۔ اب معنی یہ کہ تم کو دنیوی مطالب کے پانے پر خوش نہ ہونا چاہیے، جب کہ تلخی آمیز موت چلاّ چلاّ کر متنبہ کر رہی ہے کہ میں ٹل نہیں سکتی۔ آکر رہوں گی اور ان مطالب کو فنا کردوں گی تو عاقل کا فرض ہے کہ اس کے مطلوبات ایسی چیزیں ہوں جو فنا ہونے والی نہیں اور وہ اُخروی نعمتیں ہیں جن کا حصول شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہونے سے ہوتا ہے۔ (مَازِنِی) قبیلہ 'بنی مازن' کی طرف نسبت ہے چونکہ اس قبیلہ میں رہتے تھے، اس لئے موصوف کو (مَازِنِی) کہا گیا۔ (اخبار نحات) کنیت 'ابوعثمان' اور نام 'بکر بن محمد بن عثمان' ہے ۲۳۶ھ یا ۲۴۸ھ یا ۲۴۹ھ میں بمقام بصرہ وفات پائی۔ خلیفہ متوکل علی اللہ کی مجلس میں کسی نے امام 'مازنی' سے سوال کیا کہ آیت کریمہ: وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا میں (بَغِیًّا) بصیغہ مذکر کیوں لایا گیا، جب کہ یہ بروزن (فعیل) ہے اور (فعیل) بمعنی فاعل مؤنث ومذکر کے لئے یکساں نہیں بلکہ مؤنث کے لئے (تا) کے ساتھ لانا اور مذکر کے لئے بدون (تا) لانا واجب ہے اور یہاں پر مؤنث کے لئے ہے کہ یہ خبر (أُمُّكِ) ہے اور وہ مؤنث۔ امام 'مازنی' نے فرمایا کہ (بغیّ) بروزن (فعیل) نہیں، حتّٰی کہ آپ کا سوال وارد ہو، بلکہ بروزنِ (فعول) ہے جو بمعنی (فاعل) مذکر و مؤنث کے لئے یکساں ہوتا ہے۔ یہ اصل میں (بَغُوْیٌ) تھا (واو) اور (یا) کا اجتماع ہوا، اوّل ساکن تھا، اس کو یا کر کے یا میں ادغام کر دیا اور ضمہ ماقبل کو بمناسبت یا کسرہ سے بدلا (بَغِیٌّ) ہو گیا۔ خلیفہ واثق باللہ کی مجلس میں ایک مغنّیہ نے عربی شاعر کا یہ شعر گایا۔

اظلوم إنَّ مُصَابَكُم رجلاً أَهْدَى السَّلام تَحِيَّةً ظُلْمٌ

حاضرین مجلس کا (رَجُلًا) کے نصب میں اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا کہ (رَجُلٌ) بالرفع پڑھا جائے گا کہ خبر (اِنَّ) ہے اور (مُصَابَكُم) میں (مُصَابٌ) اسم مفعول اسمِ (اِنَّ) اور جملہ أَهْدَى السَّلَام تَحِيَّةً صفت (رَجُلٌ) اور (ظُلْمٌ) مبتدائے محذوف (هٰذَا) کی خبر ہے لیکن مغنّیہ نے (رَجُلٌ) کا رفع تسلیم نہیں کیا اور کہا کہ مجھ کو میرے استاد امام 'مازنی' نے نصب بتایا ہے۔ خلیفہ واثق باللہ علم دوست تھے، تحقیق کے لئے امام 'مازنی' کو طلب کر کے دریافت کیا کہ نصب کی وجہ بیان کیجئے۔ امام 'مازنی' نے فرمایا کہ (مُصَاب) مصدر میمی ہے بمعنی (اَصَابَة) اور (رَجُلًا) اس کا مفعول بہ اور (أَهْدَى) الخ جملہ اس کی صفت اور (ظُلْمٌ) خبر (اِنَّ)۔ خلیفہ یہ سن کر خوش ہوئے اور ایک ہزار اشرفیاں پیش کر کے امام کو اکرام کے ساتھ رخصت کیا۔ اس شعر میں ہمزہ

برائے نداہے،اور(ظُلُوم)منادیٰ اورایک روایت میں (ظلیم) ہے جو(ظلیمۃ) کا مرخم،اوروہ(ام عمران) کا نام جوعبداللہ بن مطیع کی زوجہ تھیں اور معنی یہ کہ اے ظلوم! جس شخص نے تمہارے پاس بطورتکریم ہدیۂ سلام بھیجا،اُس کوتکلیف پہنچانا یقیناً ظلم ہے،اس کا تواکرام کرنا چاہیے۔

ترکیب

قوله: وان کان صفة کانت له وطبقه. (و)حرف عطف مبنی برفتح(اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون(کَانَ)فعل ماضی معروف مبنی برفتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح یابرضم راجع بسوئے اَلتَّمِیْزْ(صِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر(کَانَ)فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکرشرط جس کے لئے محل اعراب نہیں،(کَانَتْ)فعل ماضی معروف مبنی برفتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں(ھی)ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے(صِفَةً)(ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برفتح(ھا)ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے(مَاانْتَصَبَ عَنْهُ) جومنصب عنہ سے عبارت ہے جار مجرور سے مل کرظرف مستقر ہوا(ثَابِتَةً)مقدر کا (ثَابِتَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں(ھِیَ)ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے(صِفَةً)(و)بمعنی(مَعَ) مبنی برفتح جس کے لئے محل اعراب نہیں،(طَبْقَ)مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف(ھا)ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے(مَاانْتَصَبَ عَنْهُ) (طَبْقَ)مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمفعول معہٗ(ثَابِتَةً)اسم فاعل اپنے فاعل اورظرف مستقر اورمفعول معہ سے مل کرخبر(کَانَتْ)فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں،شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واحتملت الحال. (و)حرف عطف مبنی برفتح(اِحْتَمَلَتِ)فعل ماضی معروف مبنی برفتح تائے تانیث مبنی برسکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں(ھی)ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے(صِفَةً)(اَلْحَالَ) میں(ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون(حَالَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ(اِحْتَمَلَتِ)فعل اپنے فاعل

اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ بر جملہ جزا ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا يتقدم التّميز علٰى عامله. (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (لَا يَتَقَدَّمُ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (اَلتَّمِيْزُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَمِيْزُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (عَلٰى) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (عَامِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلتَّمِيْزُ) (عَامِلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (لَا يَتَقَدَّمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والاصح ان لا يتقدّم علٰى الفعل. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْاَصَحُّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَصَحُّ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْقَوْلُ) (اَصَحُّ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (لَا يَتَقَدَّمُ) نفی فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلتَّمِيْزُ) (عَلٰى) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلْفِعْلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (لَا يَتَقَدَّمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: خلافاً للمازني والمبرّد. (خِلَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق تاکیدی جس کا فعل (خَالَفَ) محذوف وجوباً (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مبہم (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ل) حرف جار برائے تبیین مبنی بر کسر (اَلْمَازِنِيْ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَازِنِيْ) مفرد منصرف جاری مجرائے

صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْمُبَرَّدِ) میں (ال) حرف زائد مبنی بر سکون (مُبَرَّدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (اِرَادَتِیْ) (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (اِرَادَتِیْ) میں (اِرَادَةِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیراً (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (اِرَادَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

﴿المستثنیٰ[1]﴾

اسی سے مستثنیٰ ہے

متصل[2] ومنقطع فالمتصل[3] المخرج عن

وہ متصل ہوتا ہے اور منقطع، پس مستثنیٰ متصل وہ اسم ہے جو نکالا گیا ہو

متعدّد لفظًا او تقديرًا بالّا واخواتها

متعدد ملفوظ یا مقدر سے بذریعہ (اِلَّا) اور اس کے نظائر

والمنقطع المذكور بعدها غير مخرج

اور منقطع وہ جو ذکر کیا جائے بعد اِلَّا متعدد سے نہ نکالا گیا ہو

[1] **قوله: المستثنیٰ**. بقرینۂ سابق یہاں پر بھی (ومنہ) مقدر ہے جس میں (واو) حرفِ عطف اور (منہ) خبر مقدم۔

۲؎ **قوله: متصل و منقطع.** یہ مبتدائے محذوف (ھو) کی خبر ہے۔ تمیز کی بحث سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں سے مستثنیٰ کا بایں طور بیان شروع فرمایا کہ اس کی دو قسم ذکر فرمائیں متصل اور منقطع۔ وجہ حصر یہ کہ قبلِ استثنیٰ مستثنیٰ کا دخول مستثنیٰ منہ میں قطعی طور پر معلوم، مستثنیٰ کا مستثنیٰ منہ سے خروج قطعی طور پر معلوم ہے، بر تقدیر اوّل مستثنیٰ متصل ہے اور بر تقدیر دوم مستثنیٰ منقطع۔

سوال: اصل یہ ہے کہ شے کی تقسیم سے پیشتر اس کی تعریف بیان کی جائے جیسے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے ابتدائے کتاب میں کلمہ کی تقسیم سے پیشتر اس کی تعریف ذکر فرمائی تھی، یہاں پر اس اصل سے عدول کیوں فرمایا؟

جواب: تقسیم کے لئے یہ ضروری ہے کہ مقسم معلوم ہو اور یہاں پر مقسم بایں طور معلوم ہے کہ **اَلْمُسْتَثْنٰی** پر الف لام برائے عہد خارجی ہے اور مراد یہ کہ وہ اسم منصوب جس پر اصطلاحِ نحات میں لفظ (**مُسْتَثْنٰی**) کا اطلاق کیا جاتا ہے تو ایسا اسم دو قسم پر ہے متصل اور منقطع۔ یہ معلومیت تقسیم کے لئے کافی ہے اور اصل مذکور سے عدول اختصاراً فرمایا کہ مستثنیٰ کی تعریف مستثنیٰ متصل اور منقطع کی آنے والی تعریف سے مفہوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ مستثنیٰ ایسا اسم ہے جو (اِلَّا) یا اس کے نظائر میں سے کسی ایک کے بعد ذکر کیا جائے اور اپنے ماقبل کے اثباتاً یا نفیاً مخالف ہو۔

سوال: مستثنیٰ کی تقسیم متصل اور منقطع کی طرف از قبیل تقسیم کل بسوئے اجزا ہے یا از قبیل تقسیم کلی بسوئے جزئیات اور دونوں باطل۔ **اوّل**: اس لئے کہ لازم آئے گا کہ مستثنیٰ کا حمل ہر ایک پر نہ ہو کیوں کہ کل کا حمل ہر ایک جز پر نہیں ہوتا بلکہ مجموع اجزا پر ہوتا ہے۔ حالانکہ مستثنیٰ کا حمل مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع میں سے ہر ایک پر ہوتا ہے۔

دوم: اس لئے کہ بریں تقدیر لازم آئے گا کہ لفظ مستثنیٰ (متصل) اور (منقطع) میں مشترک معنوی ہو جائے حالانکہ مشترک لفظی ہے؟

جواب: لفظ (**مستثنٰی**) بمعنی مذکور (**متصل**) اور (**منقطع**) میں مشترک لفظی نہیں بلکہ مشترک معنوی ہے **کمافي حاشية العلّامه محمّد بن موسٰي بسنوی**، ص:۲، جلد دوم۔ **نظر برآں** یہ تقسیم از قبیل تقسیم کلی بسوئے جزئیات ہے جیسے کلمہ کی تقسیم اسم و فعل و حرف کی جانب اسی قبیل سے تھی۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے (**مستثنٰی**) کی تعریف ذکر نہیں فرمائی۔ اس کی دونوں قسم کی تعریف بیان فرمائی ہے، اس کی کیا وجہ؟

جواب: چونکہ ہر قسم کے لئے احکام خاصہ ہیں جن کا اجرا بدون تعریف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر ایک کی

تعریف بیان کرنا ضروری ہوا۔

۳ **قولہ: فالمتصل الخ.** (فا) برائے تفصیل ہے کہ یہاں سے دونوں قسموں کی تفصیل شروع فرماتے ہیں، **اولًا**: ہر ایک کی تعریف، **ثانیًا**: ہر ایک کا حکم۔ چنانچہ (مستثنیٰ متصل) کی تعریف بایں طور فرمائی کہ وہ اسم منصوب ہے جس کو ایسی چیز سے بذریعہ (اِلَّا) یا اس کے نظائر میں سے کسی ایک کے ساتھ خارج کیا گیا ہو جس کے جزئیات یا اجزا متعدد ہوں یعنی کثیر خواہ وہ چیز ملفوظ ہو جیسے: (مَاجَاءَ نِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا) کہ اس میں (زَیْدًا) اسم منصوب ہے اور (اَحَدٌ) وہ چیز جس سے اس کو بذریعہ (اِلَّا) خارج کیا گیا اور (اَحَدٌ) کے جزئیات متعدد ہیں کہ یہ نکرہ تحت نفی واقع ہونے کی وجہ سے عام ہو گیا اور (اَحَدٌ) ملفوظ بھی ہے خواہ وہ چیز مقدر ہو جیسے: (مَارَاَیْتُ اِلَّا زَیْدًا) کہ اس میں (اَحَدٌ) مقدر ہے جس سے (زَیْدًا) کو خارج کیا گیا اور اس کے جزئیات بھی متعدد بوجہ مذکور اور ذی اجزاء ملفوظ کی مثال یہ ہے: اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ اِلَّا نِصْفَهٗ کہ اس میں (نِصْفَ) اسم منصوب ہے اور (اَلْعَبْدَ) وہ چیز ذی اجزاء جس سے اس کو بذریعہ (اِلَّا) خارج کیا گیا اور وہ چیز یعنی (اَلْعَبْدَ) ملفوظ ہے اور ذی اجزاء مقدر کی مثال (اِشْتَرَیْتُ اِلَّا نِصْفَهٗ) جب کہ (هَلْ اِشْتَرَیْتَ الْعَبْدَ كُلَّهٗ) کے جواب میں واقع ہو کہ سوال تقدیر پر قرینہ ہے۔ اس تعریف میں (اَلْمُخْرَجُ) صیغۂ صفت ہے جس کا موصوف (اَلْاِسْمُ) مقدر اور اس سے مراد اسم منصوب کیوں کہ زیر بحث اسمائے منصوبہ ہیں اور جو مستثنیٰ منصوب نہیں ہوتا، اس کا ذکر تبعًا ہے مثلًا مستثنیٰ مفرغ بعض صورتوں میں جیسے: (مَاجَاءَ نِی اِلَّا زَیْدٌ) اور (مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ) تو (اَلْاِسْمُ) مقدر جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور اَلْمُخْرَجُ عَنْ مُتَعَدِّدٍ بِاِلَّا وَاَخَوَاتِهَا فصل جس سے محدود کے ماسوا منصوبات نکل گئے جیسے مستثنیٰ مفرغ وباقیات مثلًا جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ اس میں (حِمَارًا) اسم منصوب ہے جس پر یہ صادق کہ (اِلَّا) کے ساتھ ہے مگر اَلْمُخْرَجُ عَنْ مُتَعَدِّدٍ اس پر صادق نہیں آتا کیوں کہ (اَلْقَوْمُ) میں داخل نہیں۔ اس لئے کہ (اَلْقَوْمُ) انسان کے ساتھ مخصوص ہے بلکہ انسان میں بھی (رِجَالٌ) کے ساتھ كَمَا فِي الصِّحَاحِ اور رَأَيْتُ الْقَوْمَ لَازَيْدًا میں واقع (زَیْدًا) بھی نکل گیا کہ اس پر اگرچہ اَلْمُخْرَجُ عَنْ مُتَعَدِّدٍ صادق کہ (اَلْقَوْمُ) میں داخل تھا لیکن بِاِلَّا وَاَخَوَاتِهَا صادق نہیں۔ اسی طرح مَارَأَيْتُ الْقَوْمَ لٰكِنَّ زَيْدًا رَأَيْتُهٗ میں واقع (زَیْدًا) بھی کہ اس پر بھی اَلْمُخْرَجُ عَنْ مُتَعَدِّدٍ صادق ہے مگر بِاِلَّا وَ

اَخَوَاتِهَا صادق نہیں، وما فی التّحفة الخادمیّة فی هٰذا المقام نقلاًعن التّصریح فلا تلتفت الیه لانه بعید عن المرام ومع ذالك غیر صحیح۔

سوال: مستثنیٰ متصل باطل ہے، اس لئے کہ یہ تناقض کو مستلزم اور تناقض باطل اور جو باطل کو مستلزم ہو وہ خود باطل۔ وجہ استلزام یہ کہ جب **جَاءَ نِی الْقَوْمُ** کہا تو (**اَلْقَوْمُ**) کے لئے (**مَجِیْ**) کا اثبات ہوا چونکہ (**زَیْدٌ**) قوم میں داخل ہے۔ لہٰذا قوم کے دوسرے افراد کی طرح اس کے لئے بھی (**مَجِئی**) کا اثبات ہوا اور جب **اِلَّا زَیْدًا** کہا تو (**زَیْدٌ**) سے (**مَجِئی**) کی نفی ہوگئی اور اثبات **مَجِئی** اور نفی **مَجِئی** میں تناقض ہے تو مستثنیٰ متصل تناقض کو مستلزم ہوا۔

جواب: تناقض دفع کرنے کے لئے تین جواب دیئے گئے ہیں:

اوّل: یہ کہ ترکیب مذکور میں (**اَلْقَوْمُ**) سے مراد بعض افراد ہیں یعنی ماسوائے (**زَیْدٌ**) اور یہ مجاز ہے ازقبیل اطلاق کل وارادہ جزء اور اس پر (**اِلَّا زَیْدًا**) قرینہ ہے۔ **نظر برآں** (**جَاءَ**) کی اسناد ماسوائے زید کی طرف ہوئی تو زید کے لئے (**مَجِئی**) کا اثبات نہ ہوا بلکہ (**مَجِئی**) کی نفی ہوئی، پس تناقض لازم نہ آیا۔

دوم: یہ کہ (**اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا**) مجموعہ بوضع ترکیبی موضوع ہے ماسوائے زید کے لئے تو (**جَاءَ**) کی اسناد ماسوائے زید کی طرف ہوئی اور تناقض لازم نہ آیا کہ زید کے لئے اثبات مجئی نہ ہوا بلکہ اس سے مجئی کی نفی رہی۔ یہ دونوں جواب قابل اعتماد نہیں کیونکہ ان کے پیش نظر مستثنیٰ کا مستثنیٰ منہ سے اخراج متحقق نہیں ہوتا، حالانکہ اخراج پر اجماع ہے۔

سوم: یہ کہ (**جَاءَ**) کی اسناد (**اَلْقَوْمُ**) کی جانب ہے مگر بعد اخراجِ زید، اب بھی زید کے لیے اثبات مجئی نہ ہوا اور تناقض مرتفع، یہی قول مختار ہے۔

اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف بایں طور کہ وہ اسم منصوب جو (**اِلَّا**) یا اس کے نظائر میں سے کسی کے بعد واقع ہونے کے ساتھ ساتھ متعدد سے خارج نہ کیا گیا ہو جیسے: (**جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا**) عدم اخراج کی وجہ یہ کہ اخراج بعد دخول ہوتا ہے اور مستثنیٰ منقطع مستثنیٰ منہ میں داخل ہی نہیں یا تو اس لئے کہ خلاف جنس ہے جیسے مثال مذکور یا اس لئے کہ مستثنیٰ اگرچہ مستثنیٰ منہ کی جنس ہے مگر اس کو مستثنیٰ منہ میں داخل اعتبار نہیں کیا گیا، پھر اخراج کیسے ہوگا جیسے: (**جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا**) میں (**زَیْدًا**) ہم جنس ہونے کے باوجود مستثنیٰ منقطع ہوگا جب کہ

(اَلْـقَوْمُ) میں داخل نہ ہو۔ غرض کہ مستثنیٰ منقطع کا دار مدار عدم دخول پر ہے، غیر جنس ہونے پر نہیں۔ اس تعریف میں (اَلْـمَذْکُوْر) صیغہ صفت ہے جس کا موصوف (اَلْاِسْم) مقدر ہے اور اس سے مراد اسم منصوب کہ زیر بحث اسمائے منصوبہ ہیں اور یہ (اَلْاِسْمُ) جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور اَلْـمَذْکُوْرُ بَعْدَهَا غَیْرَ مُخْرَجٍ فصل جس سے محدود کے سوا منصوبات نکل گئے جیسے (لَا) اور (لٰـکِنْ) کے بعد واقع شدہ مثال مذکور میں اسم منصوب (اَلْـمَذْکُوْرُ بَعْدَهَا) سے نکل گیا کہ وہ (اِلَّا) یا اس کے اخوات کے بعد مذکور نہیں اور (غَیْـرَ مُـخْـرَجٍ) سے مستثنیٰ متصل کہ وہ اگرچہ (اِلَّا) یا اس کے اخوات کے بعد مذکور ہوتا ہے مگر اس پر (غَیْـرَ مُخْرَجٍ) صادق نہیں، کیوں کہ وہ متعدد سے مخرج ہوتا ہے۔

مخفی نہ رہے کہ (اِلَّا) سے مراد وہ (اِلَّا) جو بمعنیٰ (غیر) نہ ہو اور اس کے اخوات سے مراد باقی ماندہ کلمات استثنا جن کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے جیسے: (عَـدَا) اور (خَلَا) اور (حَـاشَـا) بر استعمال اقل اور (مَاخَلَا) اور (مَاعَدَا) اور (لَیْسَ) اور (لَایَکُوْنُ)، نہ وہ کلماتِ استثنا جس کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے جیسے: (حَاشَا) بر استعمال اکثر اور (سِوَیٰ) اور (سِوَاءَ) اور (غَیْرَ) نیز **مخفی نہ رہے کہ** مستثنیٰ منقطع کلامِ عرب میں صرف (اِلَّا) اور (غَیْرَ) اور (سوٰی) اور (بید) کے بعد واقع ہوتا ہے۔

ترکیب

قوله: المستثنیٰ. میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُسْتَثْنیٰ) اسم مقصور مرفوع تقدیرً ا مبتدا جس سے پیشتر (وَمِـنْهَـا) محذوف اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِنْ) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے منصوب بتاویل (مَاهِیَةٌ) جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَـابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: متصل ومنقطع. میں (مُتَّصِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا معطوف علیہ (و)

حرف عطف مبنی بر فتح (مُنْقَطِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (هو) مبتدائے محذوف کی (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْمُسْتَثْنٰی) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فالمتّصل المخرج عن متعدد لفظًا اوتقديرًا بالاّ واخواتها. میں (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اَلْمُتَّصِلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُتَّصِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اَلْمَخْرَجُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی برسکون (مَخْرَجُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم موصول (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (مُتَعَدِّدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذوالحال (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (تَقْدِيْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال (مُتَعَدِّدٍ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو اوّل (بَا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اِلَّا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَخَوَاتِ) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اِلَّا) (اَخَوَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (اِلَّا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو دوم (مَخْرَجُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) اپنی صفت سے مل کر خبر (اَلْمُتَّصِلُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والمنقطع المذكور بعد ها غير مخرج. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْمُنْقَطِعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُنْقَطِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اَلْمَذْكُوْرُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی برسکون (مَذْكُوْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول (بَعْدَ) ظرفِ مکان منصوب لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اِلَّا وَاَخَوَاتِهَا) لیکن (اَخَوَاتِ) سے کل مراد نہیں بلکہ صرف (غير) اور (بَيْدَ) مراد ہیں کہ مستثنیٰ منقطع ان تین

ہی کے بعد واقع ہوتا ہے اور (بَیْدَ) مستثنیٰ منقطع کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس کے بعد مستثنیٰ متصل واقع نہیں ہوتا اور اس کے بعد (اَنَّ) مفتوح واقع ہوا کرتا ہے اور اس میں دو لغت ہیں (بَایْدَ) اور (مَیْدَ) اور یہ کبھی بمعنی (غَیْر) اور کبھی بمعنی (عَلٰی) اور کبھی بمعنی (مِنْ اَجْلِ) آتا ہے جیسے حدیث: اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ بَیْدَ اَنِّیْ مِنْ قُرَیْشٍ میں ابن مالکؒ نے معنی (غَیْر) پر محمول کیا اور ابن ہشامؒ نے معنی (مِنْ اَجْلِ) پر، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (غَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (مَخْرَجِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَیْرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل (مَذْکُوْرٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وهو منصوب[1] اذا كان بعد اِلَّا غير الصّفة

اور وہ مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے جب کہ اِلَّا غیر صفت کے بعد

فى كلام موجب اومقدمًا[2] على المستثنىٰ

کلام موجب میں ہو یا مقدم ہو مستثنیٰ

منه اومنقطعًا[3] فى الاكثر اَو كان[4] بعد خلاَ

منہ پر یا منقطع ہو اکثر لغات میں یا ہو بعد خَلَا

وَعَدَا فِى الْاَكثر وَ مَا[5] خلاَ وَ مَا عدَا

وَ عَدَا اکثر استعمالات میں اور بعد ما خَلَا اور مَا عَدَا

وَلَيْسَ وَ لاَ يَكُوْنُ

اور لَيْسَ اور لاَ يَكُوْنُ

ا **قوله: وهو منصوب الخ.** مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مطلقاً مستثنیٰ کے احکام بیان فرمانا چاہتے ہیں جو مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع کا مقسم ہے۔ **نظر برآں** (ھو) کا مرجع وہی مقسم ہوا جو صراحۃً مذکور ہے۔ چنانچہ پہلا حکم یہ بیان فرمایا کہ وہ وجوباً منصوب ہوتا ہے جس کی چند صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ مستثنیٰ (الّا غیر صفة) کے بعد (کلام موجب) میں واقع ہو جیسے: (جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا) (الّا) اس لئے فرمایا کہ (غَیْر) اور (سِوَیٰ) وغیرہ کلمات استثنا کے بعد منصوب نہیں ہوتا بلکہ مجرور ہوتا ہے **کما سیأتی** اور (الّا) دو قسم پر ہے: ایک غیر صفتی جس کے بعد واقع ہونے والا اسم مستثنیٰ ہوتا ہے اور دوسرا صفتی جو بمعنیٰ (غیـــر) ہوتا ہے اور اس کے بعد واقع ہونے والا اسم مستثنیٰ نہیں ہوتا۔ اسی واسطے (غَیْـرِ الصِّفَةِ) قید واقعی ہے، قید احترازی نہیں۔ ورنہ یہ مفہوم ہوگا کہ (اِلّا) صفتی کے بعد واقع ہونے والا اسم مستثنیٰ تو ہے مگر منصوب نہیں ہوتا۔ حالانکہ وہ سرے سے مستثنیٰ ہی نہیں اور کلام موجب اس کلام کو کہتے ہیں جو نفی، نہی، استفہام میں سے کسی پر مشتمل نہ ہو۔ اس صورت میں نصب واجب ہے بایں وجہ کہ اعراب اسم تین ہیں: نصب، جر، رفع۔ جر تو اس لئے منتفی ہوا کہ یہاں پر حرف جار نہیں، نہ اس سے پہلے مضاف کہ یہ مضاف الیہ ہونے کی بنا پر مجرور ہو اور رفع اس لئے کہ وہ بدل البعض ہونے کی بنا پر ہوسکتا ہے اور بدل ہونا باطل ہے، کیوں کہ بدل تکریر عامل کے حکم میں ہوتا ہے اور تکریر عامل سے کلام یوں ہوگا: (جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا جَاءَ نِی زَیْدٌ) اور یہ خلافِ مقصود ہے کہ اس میں (زَیْد) کے لئے (مَجِیْ) کا اثبات ہوگیا۔ حالانکہ مقصود (مَجِیْ) کا انتفاء ہے، جب جر اور رفع باطل ہے تو نصب واجب ہوا۔

۲ **قوله: او مقدمًا على المستثنیٰ منه.** یہ وجوب نصب کی صورتِ دوم کا بیان ہے یعنی جب کہ مستثنیٰ مقدم ہو مستثنیٰ منہ پر خواہ کلام موجب میں واقع جیسے: (جَاءَ نِی اِلَّا زَیْدًا الْقَوْمُ) یا کلام غیر موجب میں جیسے: (مَا جَاءَ نِی اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ) وجوبِ نصب کی وجہ وہی کہ جر اور رفع باطل، جر تو

اس لئے کہ حرف جار نہیں، نہ اس سے پہلے مضاف، حتیٰ کہ مضاف الیہ ہونے کی بنا پر مجرور ہو اور رفع اس لئے کہ وہ بدل ہونے کی بنا پر متصور اور بدل ہونا جائز نہیں، ورنہ بدل کا مبدل منہ پر تقدم لازم آئے گا اور یہ باطل ہے۔ جب رفع اور جر باطل ہوئے تو نصب واجب ہو گیا۔

۳ **قوله: او منقطعًا فی الاکثر.** یہ وجوبِ نصب کی صورتِ سوم کا بیان ہے کہ یا مستثنیٰ منقطع ہو یعنی بعد (اِلَّا) کے تو وجوباً منصوب ہوتا ہے اکثر میں یعنی اکثر لغات میں اور یہ اکثر لغات اہل حجاز کے ہیں اور ان کے لغات کثیر اس لئے ہوئے کہ وہ قبائل کثیرہ ہیں اور ہر ایک کے لغات میں اختلاف ہے یا مراد یہ کہ مستثنیٰ منقطع وجوباً منصوب ہوتا ہے اکثر میں یعنی اکثر مذاہب میں کہ اکثر نحات کا مذہب اہل حجاز کا لغت ہے خواہ مستثنیٰ منقطع کلام موجب میں ہو جیسے: (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا) یا کلام غیر موجب میں جیسے: (مَاجَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا) وجوبِ نصب کی وجہ یہ کہ جر اور رفع باطل، جر تو اس لئے کہ نہ حرفِ جار ہے، نہ اس سے پہلے مضاف اور رفع اس لئے کہ وہ بدل ہونے کی تقدیر پر متصور اور یہاں پر بدل الکل اور بدل البعض اور بدل الاشتمال متصور نہیں کماھو الظّاھر، البتہ بَدَلُ الْغَلَط کا احتمال ہے لیکن وہ اس لئے درست نہیں کہ بدل الغلط کا مبدل منہ عالم غفلت میں صادر ہوتا ہے بخلاف مستثنیٰ منقطع کا، مستثنیٰ منہ کہ وہ عالم بیداری میں جب رفع اور جر باطل ہوئے تو نصب واجب ہو گیا، (اَلْاَکْثَرِ) احتراز ہوا (اَقَلْ) سے جو لغت بنی تمیمؔ ہے، اُن کے نزدیک مستثنیٰ منقطع دو قسم پر ہے:

اوّل: وہ جس سے پیشتر ایسا اسم ہو جس کو حذف کر کے مستثنیٰ منقطع کو اس کے قائم مقام کر سکیں خواہ وہ اسم متعدد ہو جیسے: مَاجَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا یا غیر متعدد جیسے: مَاجَاءَ نِیْ زَیْدٌ اِلَّا عَمْرًا، اس صورت میں بنی تمیمؔ بدل قرار دینا جائز رکھتے ہیں۔ چنانچہ اُن کے نزدیک بر بنائے بدل الغلط یوں کہا جا سکتا ہے: (مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا حِمَارٌ) اور (مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا عَمْرٌو) لیکن یہ تجویز ضعیف ہے۔

اوّلاً: بوجہ مذکور کہ بدل الغلط کے مبدل منہ کا صدور عالم غفلت میں ہوا کرتا ہے اور مستثنیٰ منقطع کے مستثنیٰ منہ کا عالم بیداری میں،

ثانیاً: بایں وجہ کہ تجویز مذکور کی بنا پر اسم مذکور کے حذف کی صورت میں (حِمَارٌ) اور (عَمْرٌو) کا مستثنیٰ مفرغ کے ساتھ التباس لازم آئے گا، کیوں کہ اس پر کوئی قرینہ نہیں کہ اسم محذوف ایسا اسم ہے جس سے

مستثنیٰ کا اخراج نادرست ہو، حتیٰ کہ (حِمَار) اور (عَمْرٌو) مستثنیٰ منقطع ہو جائیں، بلکہ ہو سکتا ہے کہ اسم محذوف ایسا اسم ہو جس سے مستثنیٰ یعنی (حِمَار) اور (عَمْرٌو) کا اخراج درست ہو مثلاً اوّل مثال میں (حَیْوَان) اور دوم میں (اَلْقَوْم) تو اس صورت میں (حِمَار) اور (عَمْرٌو) مستثنیٰ مفرغ ہوئے نہ منقطع، اسم محذوف سے درستگی اخراج کا اعتبار اس لئے کیا کہ مستثنیٰ مفرغ کے لئے یہ لازم ہے کہ اس کا مستثنیٰ منہ محذوف ایسا اسم ہو جس سے مستثنیٰ مفرغ کا اخراج ہو سکے، **ھٰذا ما خطر بالبال واللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃِ الحال۔**

دوم: وہ جس سے پیشتر ایسا اسم ہو جس کو حذف کر کے مستثنیٰ منقطع کو اس کے قائم مقام نہ کر سکیں۔

اس صورت میں 'بنی تمیم' وجوبِ نصب میں اہلِ حجاز کے موافق ہیں جیسے آیت کریمہ: **(وَمَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ)** کہ اس میں (عِلْمٍ) مستثنیٰ منہ ہے اور (اِتِّبَاعَ) مستثنیٰ منقطع منصوب جو جنسِ علم نہ ہونے کی بنا پر اس سے مخرج نہیں اور (عِلْمٌ) جو اسم (مَا) مشابہ بلیس ہے، اس کا حذف درست نہیں۔ ورنہ اجحاف لازم آئے گا کہ کلام کے دونوں رکن محذوف ہو گئے، خبر تو پہلے ہی سے محذوف تھی اور اسم اب محذوف ہوا اور اجحاف باطل اور اگر اسم کو حذف کریں اور مستثنیٰ کو اس کے قائم مقام کر کے یوں کہیں: **(وَمَا لَھُمْ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ)** تو مستثنیٰ منقطع نہ رہے گا کہ اب یہ مستثنیٰ مفرغ ہے اور مستثنیٰ مفرغ مستثنیٰ متصل ہوتا ہے، نہ منقطع۔

۴ **قولہ: او کان بعد خلا وعَدا فی الاکثر**۔ یہ صورتِ چہارم کا بیان ہے کہ مستثنیٰ بعد (خَلَا) اور (عَدَا) وجوباً منصوب ہوتا ہے اکثر استعمالات میں، وجہ یہ کہ (عَدَا) فعل ماضی متعدی بنفسہ ہے بمعنی (جَاوَزَ) اس کے بعد مستثنیٰ مفعول بہ ہوتا ہے اور مفعول بہ وجوباً منصوب، یہ باب (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے ہے اور معتل اللام واوی جیسے: (جَاءَ نِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدًا) اور (عَدَا) میں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع یا تو (مَجِیْ) ہے جو (جَاءَ) سے مفہوم کہ فعل مصدر پر تضمناً دلالت کرتا ہے یا (اَلْجَائِیْ) اسم فاعل کہ فعل کی دلالت اپنے صاحب پر التزاماً ہوتی ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی: (جَاءَ نِی الْقَوْمُ عَدَا مَجِیْئُھُمْ زَیْدًا) یا (جَاءَ نِی الْقَوْمُ عَدَا الْجَائِیْ مِنْھُمْ زَیْدًا) اور جملہ (عَدَا زَیْدًا) محلِ نصب میں ہے بربنائے حالیّت اور (اَلْقَوْمُ) ذوالحال ہے۔

سوال: (عَدَا) فعل ماضی مثبت ہے اور فعل ماضی مثبت جب حال واقع ہو تو (قَدْ) ضروری ہے اور وہ یہاں ہے نہیں، تو اس کا حال ہونا درست نہ ہوا؟

جواب: بیشک (قَدْ) ہونا ضروری ہے، مگر اس میں تعیم ہے کہ لفظاً ہو یا تقدیراً، یہاں پر مقدر ہے۔

سوال: تو کیا کبھی اس (عَدَا) کے ساتھ لفظاً بھی ہوتا ہے؟

جواب: نہیں، تا کہ (اِلَّا) استثنائیہ کے ساتھ مزید مشابہت ہو جائے بایں طور کہ (قَدْ) فعل کے ساتھ خاص ہے، جب اس کے ساتھ (قَدْ) ذکر نہ کریں گے تو یہ (عَدَا) حرفِ جار کی طرح ہو جائے گا بایں معنی اس کو مزید مشابہت ہوئی کہ (اِلَّا) بھی حرف ہے۔

سوال: (عَدَا) میں ضمیر فاعل مستتر کا مرجع فعل مذکور کے مصدر یا اس کے اسم فاعل کو قرار دیا گیا۔ پھر مصدر کو (ھم) ضمیر کی طرف مضاف کیا اور اسمِ فاعل کے ساتھ (منھم) نکالا تا کہ جملۂ حالیہ میں ضمیر عائد بسوئے ذوالحال متحقق ہو جائے۔ یہ تکلفات کیوں کیے گئے، سیدھی بات یہ ہے کہ (اَلْقَوْمُ) کو مرجع قرار دیں جو صراحتاً مذکور ہے؟

جواب: ''سوالِ باسولی'' اور ''سوالِ کابلی'' میں فرمایا کہ (قَوْمٌ) اسم جمع ہے اور اس کے لئے جمع کا حکم ہوتا ہے یعنی جمع کی طرف راجع ضمیر واحد مؤنث کی ہوتی ہے یا جمع کی اور (عَدَا) میں واحد مذکر کی ہے، اگر اس کو راجع قرار دیں تو راجع اور مرجع میں مطابقت نہ رہے گی۔ اس لئے مصدر یا اسم فاعل کو مرجع قرار دیا گیا۔

اقول: یہ جواب صحیح نہیں، ''رضی شرح کافیہ'' جلد: دوم، ص: ۱۵۹ و ۱۶۰ میں ہے کہ اسم جمع بعض واجب التانیث ہیں جیسے: (ابل) اور (خیل) اور (غنم) ان کا حکم ظاہر اور ضمیر میں جمع تکسیر کا حکم ہے یعنی اگر وہ ظاہر ہو تو تذکیر اور تانیث دونوں جائز جیسے: (جَاءَ الرِّجَالُ) اور (جَاءَتِ الرِّجَالُ) اور اگر ظاہر نہ ہو تو کبھی ضمیر واحد مؤنث راجع ہوگی اور کبھی ضمیر (واو) جب کہ وہ جمع مذکر عاقل کی ہو جیسے: (اَلرِّجَالُ جَاءَتْ) اور (اَلرِّجَالُ جَاءَوْا) اور اگر غیر مذکر عاقل یا غیر عاقل کی جمع ہے تو واحد مؤنث کی اور جمع مؤنث غائب کی جیسے: (اَلنِّسَاءُ جَاءَتْ) اور (اَلْاَیَّامُ مَضَتْ) اور (اَلنِّسَاءُ جِئْنَ وَالْاَیَّامُ مَضَیْنَ) اور بعض اسم جمع وہ ہیں جن کی تذکیر و تانیث دونوں جائز جیسے: (رکب) کہ اس میں (مَضَی الرَّکْبُ) بھی جائز اور (مَضَتِ الرَّکْبُ) بھی جب کہ ظاہر ہو اور (اَلرَّکْبُ مَضٰی) بھی جائز اور (اَلرَّکْبُ مَضَتْ) بھی اور (اَلرَّکْبُ مَضَوْا) بھی جب کہ مضمر ہو۔ (قَوْم) اسی قبیل سے ہے کہ اس کی طرف واحد مذکر کی ضمیر بھی راجع ہوتی ہے جیسے قرآن کریم میں فرمایا: (وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ) کہ (بَعِيْدٍ) میں مستتر ضمیر واحد مذکر (ھُوَ) راجع بسوئے (قَوْم) ہے اور واحد مؤنث کی بھی، قرآن کریم میں فرمایا: (كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ)

اس میں صیغۂ مؤنث کے استعمال سے معلوم ہوا کہ اس کی جانب ضمیر مؤنث بھی راجع ہوسکتی ہے اور جمع مذکر کی بھی جیسے: (قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ) **نظر بر آں** (عَدَا) میں مستتر ضمیر راجع بسوئے (اَلْقَوْمْ) ہونے میں کوئی قباحت نہیں لیکن نحات اور شارحین نے مصدر یا اسم فاعل کو مرجع اس لئے قرار دیا کہ یہ ہر صورت میں مرجع بن سکتے ہیں خواہ مستثنیٰ منہ (قَوْمْ) جیسا لفظ ہو جس کی طرف راجع ضمیر کی تانیث واجب نہیں یا ایسا لفظ جس کی طرف راجع ضمیر کی تانیث واجب ہو جیسے: (جَاءَ نِیْ طَالِبَاتُ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ عَدَا زَيْنَبُ) کہ اس میں مستثنیٰ منہ (طَالِبَاتْ) ہے جس کی طرف راجع ضمیر کی تانیث واجب اور (عَدَا) میں مستتر ضمیر مذکر کی ہے جس کا ارجاع اس کی طرف جائز نہیں، تو یہاں پر مصدر یا اسمِ فاعل ہی کو مرجع قرار دیا جائے گا، **هٰذا ما يخطر بالبال والله تعالٰى اعلم بحقيقة الحال**، اور (خَلَا) فعل لازم ہے لیکن بابِ استثنا میں (جَاوَزَ) کے معنی کو متضمن ہونے کی بنا پر متعدی ہوتا ہے اور اس کا مابعد مفعول بہ ہونے کے باعث منصوب وجوباً جیسے: (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا) اور (عَدَا) میں بھی مذکورہ باتیں جاری ہیں۔ (فِی الْاَكْثَرِ) اس لئے فرمایا کہ بعض نے بابِ استثنا میں ان کا حرفِ جار ہونا جائز رکھا ہے تو ان کا مابعد مجرور ہوگا لیکن اعتبارِ فعلیت اکثر ہے تو منصوب ہونا اکثر ہوا، اور اعتبارِ حرفیت اقل ہے تو مجرور ہونا اقل ہوا۔

۵ قوله: وَمَا خَلَا وَمَا عَدَا الخ. یہ صورتِ پنجم کا بیان ہے بایں اعتبار کہ اس میں (فِی الْاَكْثَرِ) کی قید نہیں، ورنہ صورتِ چہارم میں داخل اور معنی یہ کہ مستثنیٰ (مَاخَلَا) اور (مَاعَدَا) اور (لَيْسَ) اور (لَايَكُوْنُ) کے بعد وجوباً منصوب ہوتا ہے، (مَاخَلَا) اور (مَاعَدَا) کے بعد اس لئے کہ ان میں (مَا) مصدریہ جو افعال کے ساتھ مخصوص تو (خَلَا) اور (عَدَا) فعل ہوئے اور یہ ہیں فعل متعدی کَمَامَرَّ تو مابعد مفعول بہ ہوا، اور مفعول بہ وجوباً منصوب ہوتا ہے جیسے: (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ مَاخَلَا زَيْدًا) اور (جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ مَاعَدَا زَيْدًا) ان میں بھی ضمیر مستتر کا مرجع (اَلْقَوْمْ) ہے یا مصدر یا اسمِ فاعل۔

سوال: جیسے (عَدَا زَيْدًا) جملہ حالیہ ہو کر محل نصب میں تھا، ان کے لئے اعراب کیا ہے؟

جواب: (مَا) مصدریہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر بتاویل مصدر ہو جاتا ہے تو مابعد مصدرِ مؤول ہوگیا، ایسے (مَا) سے پیشتر تقدیر (وقت) شائع ہے جس کو (مَا) کی طرف مضاف قرار دیتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا ہے۔ پس قائم مقام ہونے کے اعتبار سے یہ مجازاً

بنا بر ظرفیت محل نصب میں ہے۔ مجازاً اس لئے کہ یہ خود تو ظرف نہیں، ظرف تو وہ مضاف ہے جس کے قائم مقام اس کو کیا گیا ہے۔ چونکہ اس کا حکم ظرفیت اس کو دیا گیا تو ظرف مجازاً ہوا، اور علاقۂ مجاز محاورہ ہے۔ **نظر بر آں** بنا بر ظرفیت منصوب ہونا بطور مجاز ہوا اور جب (وقت) مضاف کو ظاہر کریں گے تو مضاف الیہ ہونے کی بنا پر محل جر میں ہوگا جیسے: (جَاءَ نِي الْقَوْمُ وَقْتَ مُجَاوَزَتِهِمْ زَيْدًا) یہ تقدیر اس وقت (۱) جب کہ (عَدَا) میں مستتر ضمیر کا مرجع (اَلْقَوْمُ) کو قرار دیں اور (جَاءَ نِي الْقَوْمُ وَقْتَ مُجَاوَزَةِ مَجِيئِهِمْ زَيْدًا) (۲) جب کہ اس ضمیر کا مرجع مصدر ہو (جَاءَ نِي الْقَوْمُ وَقْتَ مُجَاوَزَةِ الْجَائِي مِنْهُمْ زَيْدًا) (۳) جب کہ اس ضمیر کا مرجع اسمِ فاعل ہو اور اگر اس مصدر مؤول کو اسمِ فاعل کی تاویل میں لیں تو بنا بر حالیت محل نصب میں ہوں گے جیسے: (جَاءَ نِي الْقَوْمُ مُجَاوِزًا زَيْدًا) بر تقدیر اوّل جَاءَ نِي الْقَوْمُ مُجَاوِزًا مَجِيئُهُمْ زَيْدًا، اور بر تقدیر دوم (جَاءَ نِي الْقَوْمُ مُجَاوِزًا الْجَائِي مِنْهُمْ زَيْدًا)، اور بر تقدیر سوم یہی تفصیل (مَا خَلَا) میں ہے اور یہی مثالیں اس کی ہوں گی کہ یہاں پر (خَلَا) بمعنی (جَاوَزَ) ہے کما مرّ۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کو یہاں پر بھی (فِي الْاَكْثَرِ) فرمانا ضروری تھا، کیوں کہ امام اخفشؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے (مَا خَلَا) اور (مَا عَدَا) میں یہ بھی جائز رکھا ہے کہ (مَا) زائد ہو اور (خَلَا) و (عَدَا) حرفِ جار ہوں تو مابعد مجرور ہوگا، نہ منصوب۔ تجویز مذکور سے یہ مفہوم ہوا کہ عام استعمال میں یہ دونوں فعل ہیں تو اُن کے مابعد کا منصوب ہونا بھی عام ہوا اور تجویز مذکور چونکہ اس عام استعمال کے مقابل ہے اور عام استعمال کا مقابل استعمال اقل ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** دونوں کا حرفِ جار ہونا استعمال میں اقل ہوا تو مابعد کا مجرور ہونا اقل۔ پس منصوب ہونا اکثر ہوا، لہٰذا (فِي الْاَكْثَرِ) فرمانا ضروری؟

جواب: مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک یہ نقل پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی یا یہ تجویز اُن کے نزدیک ساقط الاعتبار، اس لئے (فِي الْاَكْثَرِ) نہیں فرمایا اور اس کے ذکر نہ کرنے سے کُل استعمالات میں وُجوب نصب کی تقریر فرما دی اور (لَيْسَ) و (لَا يَكُونُ) کے بعد مستثنیٰ وجوباً منصوب اس لئے ہوتا ہے کہ یہ فعل ناقص ہیں اور مستثنیٰ ان کی خبر ہوتا ہے اور اُن کی خبر وجوباً منصوب تو مستثنیٰ وجوباً منصوب ہوا جیسے: (جَاءَ نِي الْقَوْمُ لَيْسَ زَيْدًا) اور (جَاءَ نِي الْقَوْمُ لَا يَكُونُ زَيْدًا) لیکن ان میں ضمیر مستتر کا مرجع اسم فاعل ہوتا ہے، نہ مصدر، نہ (اَلْقَوْمُ) بایں وجہ کہ معنی مقصود یہ ہیں کہ (زَيْد) جائی نہیں اور مصدر یا (اَلْقَوْمُ) کو مرجع قرار دینے سے یہ معنی مقصود

حاصل نہ ہوں گے، کیوں کہ فعل ناقص کے اسم سے خبر کی نفی ہوا کرتی ہے تو خبر منفی ہوئی اور اسم منفی عنہ۔ پس اگر مصدر یا (اَلْقَوْمُ) کو مرجع قرار دیا گیا تو یہ معنی ہوں گے کہ مجئی قوم زید نہیں یا قوم زید نہیں، یہ معنی خلافِ مقصود ہیں۔ اس میں مجئی قوم منفی عنہ ہے اور زید منفی بر تقدیر اوّل یا (اَلْقَوْمُ) منفی عنہ ہے اور (زَیْد) منفی بر تقدیر دوم اور ہر (منفی عنه) منفی ہوتا ہے اور ہر (منفی) منفی عنہ۔ **نظر بر آں** لازم آیا کہ (زَیْد) منفی عنہ بھی ہو اور (مَجِئُ قَوْمٍ) اور (قَوْمٌ) منفی بھی۔ اب معنی یہ ہوں گے کہ (زَیْد) مجئی قوم نہیں یا زید قوم نہیں۔ یہ معنی بھی خلافِ مقصود ہیں اور اسم فاعل یعنی (اَلْجَائِیْ مِنْهُمْ) کو مرجع قرار دینے سے معنی مقصود حاصل ہو جاتے ہیں بایں طور کہ اسم فاعل کو مرجع قرار دینے کی صورت میں (اَلْجَائِیْ مِنْهُمْ) منفی عنہ ہوگا اور (زَیْد) منفی اور ہر منفی منفی عنہ ہوتا ہے اور ہر منفی عنہ منفی۔ **نظر بر آں** (زَیْد) منفی عنہ ہوا اور (اَلْجَائِیْ) منفی اور معنی یہ ہوئے کہ (زَیْد) جائی نہیں، یہی معنی مقصود تھے۔ پس ثابت ہوا کہ ان دونوں میں ضمیر مستتر کا مرجع اسم فاعل ہی ہے اور یہ دونوں جملے بھی حالیت کی بنا پر محل نصب میں ہیں۔

فائده: یاد رہے کہ (عَدَا) و (خَلَا) اور (مَاعَدَا) و (مَاخَلَا) اور (لَیْسَ) و (لَایَکُوْنُ) جب استثنا کے لئے استعمال کئے جائیں تو ان کا فاعل اسم ضمیر مستتر ہوتا ہے، ظاہر نہیں ہوتا، تا کہ ان کو (اِلَّا) کے ساتھ کامل مشابہت رہے جو استثنا میں اصل ہے کہ ضمیر ہونے کی تقدیر پر ان میں اور مستثنیٰ میں فصل نہ ہوگا جیسے: (اِلَّا) اور مستثنیٰ میں فصل نہیں ہوتا اور ظاہر ہونے کی تقدیر پر فصل لازم آئے گا جس سے کمال مشابہت جاتی رہے گی۔ اسی کمالِ مشابہت کی خاطر استثنا میں یہ غیر متصرف رہتے ہیں کہ نہ علامت تانیث لگتی ہے، نہ تثنیہ ہوتے ہیں، نہ جمع بلکہ جوں کے توں رہتے ہیں جیسے: (اِلَّا) نیز یاد رہے کہ ان کے استثنا میں استعمال کرنے کے لیے دو شرطیں ہیں: **اوّل**: یہ کہ مستثنیٰ متصل ہو منقطع میں مستعمل نہیں ہوتے، وجہ یہ کہ ان کا فاعل اسم ضمیر مستتر ہوتا ہے کَمَامَرَّ اور اس کا مرجع مستثنیٰ منہ صریح جیسے: (اَلْقَوْمُ) یا تاویلی جیسے: (اَلْجَائِیْ مِنْهُمْ) **نظر بر آں** لازم ہے کہ مستثنیٰ متصل ہو کیوں کہ اوّل چار کا وہ مفعول بہ واقع ہوتا ہے اور باقی ماندہ دو کی خبر اور مفعول بہ و خبر کے لئے واجب ہے کہ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہوں۔

دوم: یہ کہ مستثنیٰ منہ مذکور ہو خواہ صراحتًا جیسے: (اَلْقَوْمُ) یا ضمنًا جیسے: (مَجِیْئُهُمْ) یا لزومًا جیسے: (اَلْجَائِیْ مِنْهُمْ) تا کہ ماقبل میں ان کی ضمیر مستتر کا مرجع متحقق ہو جائے، ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا اور

جب مستثنیٰ منہ ماقبل میں مذکور ہوا تو یہ مستثنیٰ مفرغ نہ ہوگا کہ اس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہوتا۔ اسی واسطے یہ مستثنیٰ مفرغ میں استعمال نہیں کئے جاتے۔

ترکیب

قوله: وهو منصوب اذا كان بعد اِلاَّ غير الصّفة فى كلام موجب او مقدمًا علٰى المستثنىٰ منه او منقطعًا فى الاكثر.

میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض یا عطف مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُسْتَثْنٰی) (مَنْصُوْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین کَمَا مَرَّ راجع بسوئے مبتدا (اِذَا) ظرفِ زمان مبنی بر سکون مضاف (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے نائب فاعل (مَنْصُوْبٌ) کا (بَعْدَ) ظرفِ مکان منصوب لفظاً مضاف (اِلَّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً موصوف (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلصِّفَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (صِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت (اِلَّا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (کَانَ) (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (کَلَامٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مُوْجَبٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت (کَلَامٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور ظرفِ مستقر سے مل کر معطوف علیہ (اَوْ) حرفِ عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (مُقَدَّمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (کَانَ) (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلْمُسْتَثْنٰی مِنْهُ) علم مجرور تقدیراً جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (مُقَدَّمًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوفِ اوّل (او) حرف

عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (مُنْقَطِعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوفِ دوم (ثَابِتًا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ مجرور محلاً (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون مقدر (اَلْاَکْثَرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَکْثَرِ) غیر منصرف مجرور بکسرہ لفظاً بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْتِعْمَالِ) (اَکْثَرِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مستثنیٰ منقطع کا منصوب ہونا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: او كان بعد خلا وعدا في الاكثر وما خلا وما عدا وليس ولا يكون. میں (او) حرف عطف برائے تقسیم مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُسْتَثْنٰی) (بَعْدَ) ظرف مکان منصوب لفظاً مضاف (خَلَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عَدَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون مقدر (اَلْاَکْثَرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَکْثَرِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْتِعْمَالِ) (اَلْاَکْثَرِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھو) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مستثنیٰ کا بعد (خَلَا) اور (عَدَا) منصوب ہونا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس

کے لئے محل اعراب نہیں۔(و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَـا خَلَا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَـا عَـدَا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَیْـسَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا یَکُوْنُ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف (خَلَا) معطوف علیہ اپنے پانچوں معطوفات سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَـابِتًا) مقدر کا (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم (کَانَ) (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف مجرور محلاً معطوف علیہ یعنی کَـانَ بَـعْدَ اِلَّا الخ جو سابق تھا اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلاً (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب محلاً (مَـنْـصُـوْبٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، (هُـو) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ یا معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

ویجوز[1] فیه النّصب ویختار البدل فیما بعد
اور جائز ہے اس میں نصب اور بدل مختار ہے یعنی اس مستثنیٰ میں جو بعد
اِلَّا فی کلام غیر موجب وذکر المستثنیٰ
اِلَّا کلام غیر موجب میں واقع ہو در آں حالیکہ مستثنیٰ منہ مذکور
منـــه مثل مـــافعـلوه اِلَّا قلیل واِلَّا قلیلًا
جیسے مـا فعلوه اِلَّا قلیل اور اِلَّا قلیلًا

[1] **قوله: ویـجـوز فیه النّصب الخ**. یہ حکم دوم کا بیان ہے کہ مستثنیٰ میں نصب بنا بر استثنا جائز ہے اور اس کو بدل البعض قرار دینا مختار بچند شروط:

اوّل: یہ کہ مستثنیٰ (الَّا) کے بعد واقع ہو، اس شرط سے احتراز ہوگیا اس مستثنیٰ سے جو باقی ماندہ کلمات استثنا کے بعد واقع ہو، اس کے لئے حکم مذکور نہیں، اُن میں بعض کا حکم بیان ہو چکا ہے جیسے: (عَدَا) وغیرہ اور بعض کا آرہا ہے۔

دوم: یہ کہ مستثنیٰ کلام غیر موجب میں ہو، یہ احتراز اس مستثنیٰ سے جو کلام موجب میں واقع ہو، اس کے لئے یہ حکم نہیں کہ اس میں نصب واجب ہے کَمَامَرَّ نہ جائز۔

سوم: یہ کہ مستثنیٰ منہ مذکور ہو، یہ احتراز ہے اس مستثنیٰ سے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو کہ اس کے لئے یہ حکم نہیں، اس کا اعراب حسب عوامل ہوتا ہے، اس کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں۔

سوال: مستثنیٰ میں جواز نصب اور اختیار بدل البعض ہونے کے لئے شروط مذکورہ نا کافی ہیں کیوں کہ ان شروط کا تحقق مستثنیٰ منقطع میں بھی ہوتا ہے اور اس مستثنیٰ میں بھی جو مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، حالانکہ اُن دونوں میں نصب واجب ہے کَمَامَرَّ نہ جائز؟

جواب: چونکہ ان دونوں کا حکم (وُجُوْبِ نَصَبْ) ماقبل میں گذر گیا، اس لئے یہاں پر اس مستثنیٰ کے منقطع نہ ہونے اور مستثنیٰ منہ پر مقدم نہ ہونے کا ذکر نہیں فرمایا، ورنہ اس مستثنیٰ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ نہ منقطع ہو، نہ مستثنیٰ منہ پر مقدم۔

اقول: یہ جواب بنظر ظاہر ہے اور بنظر غایر یہ دونوں (وَيُخْتَارُ الْبَدْلُ) کہنے سے نکل گئے کہ بدل وہیں مختار ہوگا جہاں متصور ہو اور ان دونوں میں متصور نہیں، (مُنْقَطِعْ) میں اس لئے کہ وہ بدل الغلط ہوتا ہے جو مستثنیٰ میں باطل کَمَامَرَّ اور مستثنیٰ مقدم پر مستثنیٰ منہ میں اس لئے کہ بدل کا تقدم مبدل منہ پر لازم آئے گا، یہ بھی باطل کَمَامَرَّ کذافی حاشیۃ العلامہ البسنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی۔ اس صورت کی مثال جیسے (مَافَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ) بر تقدیر بدل اور (اِلَّا قَلِيْلًا) بر تقدیر استثنا نحات بصریہ کے نزدیک جب مستثنیٰ (اِلَّا) کے بعد بنا بر استثنا منصوب ہو تو اس میں فعل متقدم بواسطہ (اِلَّا) عامل ہوتا ہے جیسے: (جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا) یا معنی فعل بواسطہ اِلَّا جیسے: (اَلْقَوْمُ اِخْوَتُكَ اِلَّا زَيْدًا) کہ اس ترکیب میں فعل ہی مذکور نہیں جو (زَيْدًا) میں عمل کرے بلکہ اس میں عامل معنی فعل ہیں جو نسبت خبر بسوئے مبتدا سے مستفاد یعنی (نِسْبَتُ الْقَوْمِ اِلَى اِخْوَتِكَ اِلَّا زَيْدًا) کَمَافِي سوال کابلی معنی فعل اور فعل متقدم کے عمل کرنے میں

(اِلَّا) کوواسطہ قرار دیا بایں وجہ کہ مستثنیٰ کو فعل یا معنیٰ فعل کے ساتھ (اِلَّا) ہی کے ذریعہ سے تعلق معنوی پیدا ہوا بایں طور کہ مستثنیٰ کو نسبت ہے مستثنیٰ منہ کے ساتھ دخول کی بر تقدیر مستثنیٰ متصل یا عدم دخول کی بر تقدیر مستثنیٰ منقطع اور مستثنیٰ منہ کو نسبت ہے فعل یا معنیٰ فعل کے ساتھ کہ وہ اس کی جانب منسوب ہیں۔ پس مستثنیٰ کو بایں طور فعل یا معنیٰ فعل کے ساتھ تعلق معنوی حاصل ہو گیا اور مستثنیٰ چونکہ کلام تام ہونے کے بعد واقع ہوا تو مفعول بہٖ کے مشابہ ہو گیا کہ وہ بھی باعتبارِ اصل کلام تام ہونے کے بعد واقع ہوتا ہے اور مفعول بہٖ منصوب ہوتا ہے، لہٰذا یہ بھی منصوب ہوا۔ اس تمہید کے بعد آمدم بر سر مطلب (قَلِيْلٌ) کو مرفوع پڑھا جائے تو یہ (فَعَلُوْا) کی ضمیر فاعل (واو) سے بدل ہے اور اگر (قَلِيلًا) پڑھا جائے تو بر بنائے استثنا منصوب ہے، بدل کی صورت میں فعل مذکور بدون واسطہ (اِلَّا) عامل ہے کیوں کہ بدل کا عامل مبدل منہ کا عامل ہوتا ہے اور مبدل منہ کا عامل فعل مذکور بدون واسطہ (اِلَّا) ہے۔ پس بدل کا عامل بھی وہی ہوا اور استثنا کی صورت میں عامل فعل مذکور بواسطہ (اِلَّا) ہے، كَمَامَرَّ لیکن اس میں بدل قرار دینا مختار ہے، وجہ یہ کہ بصورت بدل اعراب بدون واسطہ آتا ہے اور بصورت مستثنیٰ بواسطہ (اِلَّا) اور شک نہیں کہ اعراب بدون اعراب بالواسطہ سے اولیٰ ہے۔ اسی واسطے بدل قرار دینا مختار ہوا، مثالِ متن بدل کے اعراب رفع کی ہے اور اعراب جر کی جیسے: (مَامَرَرْتُ بِاَحَدٍ اِلَّا زَيْدٍ) اور نصب کی (مَارَأَيْتُ اَحَدًا اِلَّا زَيْدًا) حالت نصب میں بدل اور مستثنیٰ دونوں کا اعراب نصب ہے لیکن فرق اعتباری موجود کہ بدون واسطہ ہونے کے اعتبار سے بدل کا ہے اور بواسطہ ہونے کے اعتبار سے مستثنیٰ کا بخلاف حالت رفع اور جر کہ ان دونوں کا اعراب مختلف ہو گا کہ بدل کا رفع یا جر اور مستثنیٰ کا دونوں حالت میں نصب۔

سوال: بدل کا مختار ہونا درکنار سرے سے درست ہی نہیں۔ اس لئے کہ بدل اور مبدل منہ نفی اور اثبات میں متفق ہوتے ہیں اور یہاں پر اختلاف ہے کہ (مَاجَاءَنِيْ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدٌ) میں (اَلْقَوْمُ) مبدل منہ سے مجئی کی نفی ہے اور (زَيْدٌ) بدل کے لئے (مَجِئی) کا اثبات؟

جواب: یہ حکم اتفاق بابِ استثنا کے غیر میں ہے۔ باب استثنا میں نفیاً واثباتاً مختلف ہوتے ہیں اور یہ اختلاف (اِلَّا) کی وجہ سے آتا ہے۔ اگر اختلاف نہ ہو تو (اِلَّا) لغو ہو جائے گا اور (اِلَّا) کا اعتبار معنیٰ میں ہے، اعراب میں نہیں کہ جس طرح مبدل منہ میں فعل بدون واسطہ (اِلَّا) عامل ہے، بدل میں بھی بدون واسطہ۔ اسی طرح یہ حکم کہ بدل البعض کے ساتھ ضمیر راجع بسوئے مبدل منہ ہو باب استثنا کے غیر میں یہاں پر مستثنیٰ کا متصل ہونا ضمیر سے بے نیاز کرتا ہے کیوں کہ وہ مستثنیٰ کے بعض مستثنیٰ منہ ہونے کا مفید ہے۔ الحاصل یہ دونوں حکم بابِ استثنا کے غیر میں ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: ويجوز فيه النّصب ويختار البدل فيمابعد الّا في كلام غير موجب و ذكر المستثنیٰ منه. میں (و) حرفِ استیناف یااعتراض مبنی برفتح (يَجُوْزُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرداز ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (في) حرف جار برائے ظرفیت مبنی برسکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے (اَلْمُسْتَثْنٰى) ذوالحال (اَلنَّصَبُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (نَصَبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (و) حرفِ اعتراض مبنی برفتح (يُخْتَارُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرداز ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْبَدَلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (بَدَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (يُخْتَارُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (في) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون (بَعْدَ) ظرف مکان منصوب لفظاً مضاف (اِلَّا) مراداللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے (مَا) (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یاصفت تو مجرور محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یامائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یابرضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال اوّل (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (كَلَامٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (غَيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (مُوْجِبٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت (كَلَامٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال (و) حالیہ مبنی برفتح (ذُكِرَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْمُسْتَثْنٰى) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُسْتَثْنٰى) اسم مقصور مرفوع تقدیراً (مِنْهُ) مشغول باعراب حکایت نائب فاعل (ذُكِرَ) فعل مجہول اپنے نائب

فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر حال منصوب محلاً (کَلَام) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حالِ دوم، ذوالحال اپنے دونوں حال مترادفہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل مافعلوہ اِلَّا قلیل و اِلَّا قلیلاً. (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَافَعَلُوْہُ اِلَّا قَلِیْلٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح اِلَّا قَلِیْلاً مراد اللفظ بتقدیر (مَافَعَلُوْہُ) مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ضمیر (فِیْہِ) مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مافعلوہ اِلَّا قلیلٌ. میں (مَافَعَلُوْا) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز مبدل منہ مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مؤمنین بظاہر (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مکتوب جو قتل نفس اور خروج مِنَ الدّیار سے عبارت ہے (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (قَلِیْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بدل البعض، مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر فاعل۔

سوال: بدل البعض میں ایک ضمیر مبدل منہ کی طرف راجع ہونے والی واجب ہے جو یہاں پر نہیں پائی جاتی تو اس کا بدل البعض ہونا درست نہیں، نیز یہ بدل البعض نفی واثبات میں مبدل منہ کے ساتھ مخالف ہے، حالانکہ دونوں نفی واثبات میں موافق ہوا کرتے ہیں؟

جواب: بدل البعض میں ضمیر اس کو مبدل منہ کے ساتھ ربط دینے کے لئے ہوتی ہے اور جب ربط بغیر ضمیر حاصل ہو جائے تو ضمیر کی ضرورت نہ رہے گی کہ مقصود بغیر اس کے حاصل ہے جیسے یہاں پر کہ (اِلَّا) اپنے مابعد کے ساتھ کلام ماقبل کا متمم ہوتا ہے اور (اِلَّا) اپنے مابعد کو اپنے ماقبل سے خارج کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل کا

بعض ہے۔ پس بایں طور ربط حاصل ہو گیا اور ضمیر کی احتیاج نہ رہی اور بدل البعض کی مبدل منہ کے ساتھ نفی واثبات میں موافقت اس وقت ہوتی ہے جب کہ تخالف پر کوئی دلالت کرنے والا نہ ہو، ورنہ تخالف ممنوع نہیں۔ (مَافَعَلُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اس کی شرط قرآن کریم میں مذکور ہے، (مَافَعَلُوْہُ) مقدر اس میں (مَافَعَلُوْا) نفی فعل ماضی معروف مبنی برضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز مبنی برسکون مرفوع محلا راجع بسوئے مومنین بظاہر مستثنیٰ منہ (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برضم راجع بسوئے مکتوب مذکور (اِلَّا) حرف استثنا مبنی برسکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (قَلِیْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مستثنیٰ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل (مَافَعَلُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اس کی شرط (وَلَوْ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ الاٰية) قرآن کریم میں پیشتر مذکور ہے۔۱۲

ويعرب على حسب العوامل اذا كان

اور مستثنیٰ پر اعراب آتا ہے بر مقتضائے عوامل جب کہ

المستثنى منه غير مذكور وهو في غير

مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو درآنحالیکہ مستثنیٰ کلام غیر

الموجب ليفيد نحو مَاضربني الَّا زيدٌ اِلَّا

موجب میں ہو تاکہ کلام صحیح فائدہ دے سکے جیسے ماضربنی اِلَّا زیدٌ مگر

ان يستقيم المعنى مثل قرأت الَّا يوم كذا

جب کہ معنی مستقیم ہوں جیسے قرأت اِلَّا یوم کذا

لے **قولہ: ویعرب علیٰ حسب العوامل الخ.** یہ حکم سوم کا بیان ہے، اس میں لفظ (حَسَبْ) بفتح حاوسین بمعنی (قَدْر) ہے تو یہ معنی ہوئے کہ مستثنیٰ بر قدر عوامل معرب ہوتا ہے اور (قَدْر) عوامل تین ہیں عامل رفع، عامل نصب، عامل جر۔ **نظر برآں** مستثنیٰ کا بر قدر عوامل معرب ہونا عبارت ہے مستثنیٰ کے معرب باعراب ثلثہ ہونے سے جس کا حاصل یہ ہے کہ ایک صورت ایسی ہے جس میں مستثنیٰ کبھی مرفوع ہوتا ہے اور کبھی منصوب اور کبھی مجرور بخلاف صورت ہائے سابقہ کہ ان میں مستثنیٰ کے تینوں اعراب نہ تھے بلکہ نصب تھا وجوبًا یا جوازًا اور براستعمال اقل (خلا) اور (عدا) کے بعد جر اور ''سوال کا بلی'' میں ہے کہ (حَسَبْ) یہاں پر بمعنی (مقتضٰی) ہے جس کی جانب عارفِ جامی قدس سرہ السامی کی تفسیر سے اشارہ ہوتا ہے۔ **نظر برآں** معنی یہ ہوں گے کہ مستثنیٰ عوامل کے مقتضٰی کے ساتھ معرب ہوتا ہے کہ اگر عامل کا مقتضٰی رفع ہے تو مرفوع ہوگا اور اگر مقتضٰی نصب ہے تو منصوب اور اگر مقتضٰی جر ہے تو مجرور۔ اس تقدیر پر عبارت متن میں (علٰی) بمعنی (با) ہے لیکن اس صورت کے لئے دو شرطیں ہیں، **اوّل**: یہ کہ مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، وجہ یہ کہ اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہوگا تو دو حال سے خالی نہیں، کلام موجب میں ہوگا یا کلام غیر موجب میں۔ ان دونوں صورتوں کا حکم گذر گیا کہ بصورتِ اوّل اس کا نصب واجب اور بصورتِ دوم نصب جائز اور بدل مختار۔

سوال: اس مستثنیٰ کا اعراب جس عامل کا مقتضٰی ہوتا ہے، اس عامل سے کیا مراد، عامل مستثنیٰ منہ یا عامل مستثنیٰ۔ اگر مراد عامل مستثنیٰ ہے تو شرط اوّل باطل کیوں کہ مستثنیٰ ہمیشہ اپنے عامل کے مقتضٰی کے ساتھ معرب ہوتا ہے، مستثنیٰ منہ مذکور ہو یا مذکور نہ ہو اور اگر مراد عامل مستثنیٰ منہ ہے تو یہ بھی باطل اس لئے کہ (مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَيْدٍ) میں (زَيْد) بھی مستثنیٰ ہے، اس کے باوجود مستثنیٰ منہ کے عامل کے مقتضٰی کے ساتھ مجرور نہیں کہ اس میں نہ مستثنیٰ منہ ہے، نہ اس کا عامل، بلکہ اپنے عامل (با) کے ساتھ مجرور ہے کیوں کہ (با) کا مقتضٰی جر ہے؟

جواب: عامل سے مراد مستثنیٰ منہ کا عامل ہے اور (زید) پر جو (با) داخل ہے، یہ وہ (با) ہے جو مستثنیٰ منہ پر داخل تھی کہ اس ترکیب کی اصل یہ ہے: (مَامَرَرْتُ بِاَحَدٍ اِلَّا زَيْدٍ) جب (اَحَدٍ) مستثنیٰ منہ محذوف قرار دیا گیا تو وہ (با) مستثنیٰ کی طرف منتقل ہوگئی کیوں کہ حرف جار کی بقا بدون مجرور کے نثر میں نہیں رہتی۔ **نظر برآں** ترکیب مذکور میں (زَيْد) عامل مستثنیٰ منہ ہی سے لفظًا مجرور ہے اور یہ (زيد) محلًا منصوب بھی ہے بایں وجہ کہ بواسطہ (با) یہ مفعول بہ غیر صریح ہے لیکن نصب کا عامل (مَرَرْتُ) فعل ہے اور یہ بھی مستثنیٰ منہ کا عامل ہے۔

نظر برآں مستثنٰی منہ کے دو عامل ہیں: ایک (با) حرف جار، دوسرا (مَرَرْتُ) فعل اوّل کا عمل بواسطہ (اِلَّا) جر لفظی اور دوسرے کا عمل بواسطہ (بـا) نصب محلی کہ (زَیْـد) مفعول بہ غیر صریح اسی واسطے ہوا کہ (با) نے معنی فعل اس تک پہنچائے۔ اس مستثنٰی کو (مُفرَّغ) کہتے ہیں جو تفریغ بمعنی فارغ کردن از شغل سے ماخوذ ہے یعنی کسی کام سے روک دینا۔ **نظر برآں** (مُفرَّغ) کے معنی ہوئے کسی کام سے روکا ہوا مستثنٰی باایں معنی (مُفوَّغ) نہیں کہ اس کو کسی کام سے روکا گیا۔ البتہ بایں معنی مفرغ مستثنٰی منہ کا عامل ہے کہ مستثنٰی منہ کو جب حذف کیا تو گویا اس کے عامل کو اس میں عمل کرنے سے روک دیا گیا۔ چوں کہ مستثنٰی منہ کے عامل کو مستثنٰی میں عمل کرنے کے لئے روکا گیا ہے۔ **نظر برآں** یہ مستثنٰی (مُفرَّغ لَهٗ) ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ مستثنٰی (مفرغ لهٗ) ہے لیکن (لهٗ) کو حذف کرکے (مفرغ) کہتے ہیں جیسے: (فیه) کو مشترک فیہ سے حذف کرکے (مشترك) بولا جاتا ہے۔

شرط دوم: یہ کہ مستثنٰی کلام غیر موجب میں واقع ہو۔ اس کی وجہ خود مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان فرمائی کہ (لِيُفِيْدَ) یعنی کلام کے غیر موجب ہونے کی شرط لگائی گئی تاکہ کلام سے معنی صحیح کا افادہ ہوسکے جیسے: (مَاضَرَبَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ) کہ اس سے صحیح معنی کا افادہ ہو رہا ہے۔ کیوں کہ یہ بات صحیح ہوسکتی ہے کہ متکلم کو بجز زید کسی انسان نے نہ مارا ہو بخلاف کلام موجب جیسے: (ضَرَبَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ) کہ اس سے صحیح معنی کا افادہ نہیں ہوتا، کیوں کہ یہ بات صحیح نہیں کہ متکلم کو بجز زید کل انسانوں نے مارا ہو۔ وجہ یہ کہ بہت انسان متکلم کی پیدائش سے پہلے گذر گئے اور بہت سے انسان اُس کی وفات کے بعد آئیں گے، اُن کا مارنا متحقق نہیں ہوا، پھر یہ کہنا کس طرح صحیح ہوسکتا ہے کہ مجھ کو بجز زید کل انسانوں نے مارا۔ چوں کہ کلام کے غیر موجب ہونے کی شرط صحتِ معنی کے پیش نظر تھی، اس لئے مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: (اِلَّا اَنْ يَّسْتَقِيْمَ الْمَعْنٰى) کہ مستثنٰی مذکور کلام موجب میں واقع نہیں ہوتا، مگر جب کہ معنی صحیح ہوں تو واقع ہوجاتا ہے، صحت معنی کی دو صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ حکم ایسا ہے جو بجز بعض افراد جنس کے کل افراد کے لئے ثابت جیسے: (يُحَرِّكُ الْفَكَّ الْاَسْفَلَ عِنْدَ الْمَضْغِ اِلَّا التِّمْسَاحَ) کہ اس میں مستثنٰی منہ محذوف (كُلُّ حَيَوَانٍ) جس کے کل افراد کے لئے تحریک مذکور ثابت ہے بجز (تِمْسَاح) جس کو فارسی میں (نہنگ) اور اردو میں (ناکا) کہتے ہیں، متقدمین فلاسفہ نے اہل مصر کی حفاظت کے پیش نظر مصر سے اوپر کی جانب چھتیس میل تک اور نیچے کی جانب

چھتیس میل تک ایسا طلسم کیا ہے کہ دریائے نیل کے اس حصہ میں (نـا کـا) نہیں آسکتا اور اگر آجائے تو فوراً مرجاتا ہے اور چت ہوکر اس کی لاش پانی پر تیرنے لگتی ہے، جس سے بچے کھیلتے ہیں۔

دوم : یہ کہ ایسا قرینہ ہو جو اُس پر دلالت کرے کہ مستثنیٰ منہ بعض معیّن ہیں جن میں مستثنیٰ یقیناً داخل جیسے: (قَرَأتُ اِلَّا یَوْمَ کَذَا) یہاں پر مستثنیٰ منہ محذوف بعض معیّن ہیں بایں وجہ کہ بداہت حاکم ہے کہ جمیع ایّام دنیا مراد نہیں کیوں کہ جمیع ایّام دنیا میں قائل کا وجود نہیں پایا جاتا، پھر اُن میں قرارت کیسے پائی جاسکتی ہے تو لامحالہ جمیع ایّام دنیا کے بعض ایّام مراد ہیں اور وہی مستثنیٰ منہ مثلاً (اُسْبُوْع) یعنی ہفتہ، یہ (سُبُع) کی جمع ہے اور (سُبُع) ساتویں حصہ کو کہتے ہیں یا (شهر) یعنی مہینہ یا (عام) یعنی سال جس پر بھی قرینہ قائم ہو، وہی مستثنیٰ منہ قرار پائے گا، جیسے ایک طالب علم نے کہا: (قرأتُ کُلَّ الْاُسْبُوْع) یعنی میں نے پورے ہفتہ پڑھا، دوسرے نے کہا: (قَرَأتُ اِلَّا یَوْمَ الْجُمْعَةِ) یعنی میں نے بجز یوم جمعہ پورے ہفتہ پڑھا، کیوں کہ کلام اوّل قرینہ ہے اس بات پر کہ کلام ثانی میں مستثنیٰ منہ محذوف (کُلُّ الْاُسْبُوْع) ہے۔

سوال : جیسے کہ کلام موجب ہونے کی تقدیر پر بعض تراکیب میں معنی صحیح نہیں ہوتے جس کی مثال سابق میں بیان کردی گئی یعنی (ضَرَبَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ) ایسے ہی کلام غیر موجب ہونے کی تقدیر پر بعض تراکیب صحیح معنی کے لئے مفید نہیں ہوتیں جیسے: (مَامَاتَ اِلَّا زَیْدٌ) **نظر برآں** صحت معنی کی شرط موجب اور غیر موجب دونوں میں ہونا چاہیے؟

جواب : اعتبار غالب کا ہوتا ہے اور غیر موجب میں صحت معنی غالب ہے۔ اسی واسطے غیر موجب میں صحت معنی کی شرط کا اعتبار نہیں کیا اور موجب میں کیا گیا، غیر موجب میں صحت معنی کے غالب ہونے اور موجب میں عدم صحت معنی غالب ہونے کی وجہ یہ کہ جنس کے تمام افراد سے کسی فعل کا انتفا اور بعض کے لئے ثبوت استعمال میں غالب ہے اور جنس کے تمام افراد کے لئے کسی فعل کا ثبوت اور بعض سے نفی استعمال میں قلیل ہے۔

سوال : (قرأتُ اِلَّا یومَ کَذَا) اور (ضربَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ) دونوں کلام موجب ہیں۔ پھر کیا وجہ کہ اوّل کو جائز قرار دیا گیا اور دوم کو ناجائز، حالانکہ جس طرح کلام اوّل اس میں مستثنیٰ منہ کے بعض معیّن ہونے پر جس میں مستثنیٰ داخل ہو قرینہ تھا، اسی طرح یہاں بھی ہوسکتا ہے جیسے کسی نے سوال کیا: (هَلْ ضَرَبَكَ الْقَوْمُ) مخاطب نے جواب میں کہا: (ضَرَبَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ) یہاں پر سوال قرینہ ہے کہ اس میں مستثنیٰ منہ محذوف (اَلْقَوْمُ) ہے؟

جواب: بروقت وجود قرینہ دونوں ترکیب جائز ہیں لیکن دوم میں بوجہ قلت استعمال عدم وجود قرینہ غالب ہے اور اوّل میں بوجہ کثرت استعمال وجود قرینہ غالب۔ اسی لئے اوّل کے جواز کو وجود قرینہ کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا کہ وہ تو ہوتا ہی ہے اور دوم کے جواز کو مقید کیا۔

سوال: مستثنیٰ کے معرب باعراب ثلثہ ہونے کی صحت کو کلام غیر موجب میں واقع ہونے کے ساتھ مقید کرنا بے وجہ ہے، کیوں کہ یہ تقیید تو صحت معنی کے لئے ہوسکتی ہے اور نحوی صحت معنی سے بحث کرتا نہیں۔ اس کی بحث تو اس سے ہوتی ہے کہ ہیئت ترکیبی معنی پر دلالت کرے خواہ معنی صحیح ہوں یا غلط جیسے ماقبل میں یہ قاعدہ بیان کیا تھا کہ کلام موجب میں مستثنیٰ منہ مذکور ہونے کی تقدیر پر مستثنیٰ بعد (اِلَّا) وجوبًا منصوب ہوتا ہے۔ اس قاعدہ کے پیش نظر (جَاءَ كُلُّ اَحَدٍ اِلَّا زَيْدًا) جائز ہے، حالانکہ معنی صحیح نہیں۔ جب یہ ترکیب مذکور مستثنیٰ منہ جائز ہے تو بحذف مستثنیٰ منہ بھی جائز ہونا چاہیے، ورنہ کیا وجہ ہے کہ یہاں پر صحت معنی کے ساتھ مستثنیٰ کے معرب باعراب ثلثہ ہونے کو مقید کیا اور وہاں پر وجوب نصب کی صورت میں مقید نہیں کیا؟

جواب: صحت معنی کے ساتھ تقیید یہاں پر بھی نہیں، جیسے وہاں پر نہ تھی۔ قولِ مصنف علیہ الرحمۃ (لِيُفِيْدَ) کا مطلب یہ ہے کہ کلام غیر موجب کی شرط مستثنیٰ کے معرب باعراب ثلثہ ہونے کے لئے کی گئی (تا کہ کلام غیر موجب فائدہ صحیحہ یعنی مراد کا افادہ کرے) اور مراد سے مستثنیٰ منہ کا عموم مراد ہے۔ اب معنیٰ کلام یہ ہوئے کہ کلام غیر موجب کی شرط اعتبار کی گئی تا کہ وہ عموم مستثنیٰ منہ کا افادہ کرے اور شک نہیں کہ عموم مستثنیٰ منہ کا افادہ کلام غیر موجب سے ہوتا ہے، کلام موجب سے نہیں ہوتا۔ وجہ یہ کہ مستثنیٰ مفرغ کا مستثنیٰ متصل ہونا عموم مستثنیٰ منہ کے ارادہ پر قرینہ ہے کہ وہ ایسے متعدد کو مقتضی ہے جس سے اس کا اخراج ہو سکے۔ چونکہ خصوص مستثنیٰ منہ پر قرینہ نہیں اور نہ عموم مستثنیٰ منہ کے لئے کوئی معارض تو عموم متعیّن ہوگیا بخلاف کلام موجب کہ وہ بھی مستثنیٰ کے متصل ہونے کے باعث ارادۂ عموم مستثنیٰ منہ پر قرینہ ہے لیکن عدمِ صحتِ معنی قرینہ ہے عدمِ ارادۂ عموم پر تو ارادۂ عموم کا قرینہ اور عدمِ ارادۂ عموم کا قرینہ دونوں متعارض ہوگئے۔ (وَاِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا) پس عموم مستثنیٰ منہ متعین نہ ہوا۔ البتہ کلام موجب میں اگر معنی مستقیم ہوں تو قرینۂ عموم بلا معارض رہے گا تو مستثنیٰ منہ کا عموم متعیّن۔ پس مستثنیٰ مفرغ کا کلام موجب میں واقع ہونا صحیح۔ اسی واسطے فرمایا: **اِلَّا اَنْ يَّسْتَقِيْمَ الْمَعْنٰى**۔

سوال: بصورت کلام غیر موجب بھی بعض تراکیب میں عدم صحت معنی عموم مستثنیٰ منہ کے لئے معارض ہوتا ہے

جیسے: (مَامَاتَ اِلَّا زَیْدٌ) تو ان میں عموم مستثنیٰ منہ متعیّن نہ ہوگا۔ **نظر برآں** مصنف علیہ الرحمۃ کا مطلقاً (لِیُفِیْدَ) فرمانا صحیح نہیں؟

جواب: یہ اطلاق بنظر غالب ہے کہ اکثر تراکیب میں معارض متحقق نہیں (وَلِلْاَکْثَرِ حُکْمُ الْکُلّ) بخلاف کلام موجب کہ وہاں اکثر میں متحقق اور بعض میں متحقق نہیں، اس واسطے فرمایا: (اِلَّا اَنْ یَّسْتَقِیْمَ الْمَعْنٰی)

ترکیب

قولہ: ویعرب علٰی حسب العوامل اذا کان المستثنٰی منہ غیر مذکور وھو فی غیر الموجب. میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یُعْرَبُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُسْتَثْنٰی) (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (حَسَبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْعَوَامِلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (عَوَامِلِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ دخولِ الف لام مضاف الیہ (حَسَبِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (اِذَا) ظرف زمان مضاف مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْمُسْتَثْنٰی) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُسْتَثْنٰی) اسمِ مقصور مرفوع تقدیراً (مِنْهُ) مشغول باعراب حکایت ذوالحال (غَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (مَذْکُوْرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَیْرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (و) حالیہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُسْتَثْنٰی) (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْمُوْجَبِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُوْجَبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت (اَلْکَلَامِ) موصوف مقدر کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے

مل کرخبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلا ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسمِ (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ مجرور محلا (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (یُعْرَبُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اورظرف لغواور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: لیفید. میں (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی برکسر (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر مبنی برسکون (یُفِیْدَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرداز ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مستثنیٰ کا غیرموجب میں ہونا (یُفِیْدَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کربتاویل مفرد ہوکر مجرور، جار مجرور سے مل کرظرف مستقر ہوا (اِنَّمَا اُشْتُرِطَ ذٰلِكَ) مقدر کا (اِنَّمَا) ادات قصر مبنی برسکون (اُشْتُرِطَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (ذَا) اسمِ اشارہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، اس کا مشار الیہ مستثنیٰ کا غیرموجب میں ہونا (ل) حرف تبعید مبنی برسکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (ك) حرف خطاب مبنی برفتح دونوں کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: نحو ماضربنی اِلَّا زیدٌ. میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَاضَرَبَنِی اِلَّا زَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے اعراب مستثنیٰ برحسب عوامل (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ماضربنی اِلَّا زیدٌ. میں (مَاضَرَبَ) نفی فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (ن) برائے وقایہ مبنی برکسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برسکون (اِلَّا) حرف استثنا مبنی برسکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ مفرغ ہوکر فاعل (مَاضَرَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اِلَّا ان یستقیم المعنیٰ. میں (اِلَّا) حرف استثنا مبنی برسکون جس کے لئے محل اعراب

نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یَسْتَقِیْمَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْمَعْنٰی) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَعْنٰی) اسم مقصور مرفوع تقدیراً فاعل (یَسْتَقِیْمَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً (وَقْتَ) مضاف مقدر کا (وَقْتَ) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ (اُشْتُرِطَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل قرأت اِلّا یوم کذا. میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (قَرَأْتُ اِلَّا یَوْمَ کَذَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے استقامت معنٰی (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ قرأت اِلّا یوم کذا. میں (قَرَأْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (یَوْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون مجرور محلاً مضاف الیہ (یَوْمَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ (قَرَأْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَمِنْ ثَمَّ[1] لَمْ یَجُزْ مَازَالَ زَیْدٌ اِلَّا عَالِمًا وَاِذَا

اور	اسی	واسطے	جائز	نہیں	مازال	زید	اِلَّا	عالمًا	اور	جب

تَعَذَّرَ[2] الْبَدَلُ عَلَى اللَّفْظِ فَعَلَى الْمَوْضِعِ

متعذر	ہو	بدل	باعتبار	لفظ	تو	باعتبار	محل	ہوگا

۱؎ **قولہ: ومن ثمّ لم یجز الخ**. یہ بات ماقبل میں گذر گئی کہ مستثنیٰ مفرغ کلام موجب میں بغیر صحت معنی واقع نہیں ہوتا۔ مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اسی بات کی ایضاح فرماتے ہیں (ثُمَّ) اسم اشارہ یہاں پر برائے مکان اعتباری ہے جس سے مراد مستثنیٰ مفرغ کا کلام موجب میں بغیر صحت معنی واقع نہ ہونا۔ حاصل عبارت یہ کہ مستثنیٰ مفرغ کلام موجب میں چونکہ بدون صحت معنی واقع نہیں ہوتا۔ **نظربرآں** ترکیب **مَازَالَ زَيْدٌ اِلَّا عَالِمًا** جائز نہیں کہ صحت معنی مفقود ہے وجہ یہ کہ (زَالَ) فعل ناقص ہے اوراس میں معنی نفی ہیں اوراس پر (مــا) نافیہ داخل ہوا تو بمعنی (ثَبــتَ) ہو گیا کہ نفی جب نفی پر داخل ہو تو اثبات کا افادہ کرتی ہے۔ اسی کو کہتے ہیں (نَفــيُ النَّفِيْ اِثْبَاتٌ) اوراہل عرب (مازال) کو ثبوت استمراری کے واسطے استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ بحث فعل میں آرہا ہے (**لاستمرار خبرھا لفاعلھا مذ قبلہ**) کہ (مــازال) وغیرہ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کی خبر کا ثبوت ان کے فاعل یعنی اسم کے لئے بالاستمرار ہے، جب سے فاعل خبر کے ساتھ متصف ہوا۔ **نظربرآں (مازال زیدالّا عالما)** کلام موجب ہو گیا، اس میں (عَالِمًا) کا مستثنیٰ متصل ہونا قرینہ ہے عموم مستثنیٰ منہ کے ارادہ پراور تخصیص پر کوئی قرینہ نہیں لیکن معنی کی عدم صحت قرینہ ہے ارادۂ مذکور کے عدم پر ارادۂ عموم اور عدم ارادۂ عموم دونوں متعارض (فَتَسَــاقَــطَا) پس عموم مستثنیٰ منہ متعین نہ ہوا تو ترکیب مذکورنا جائز ٹھہری، عدم صحت معنی کی وجہ یہ کہ مستثنیٰ منہ محذوف عام اعتبار کیا جائے گا تو تقدیر عبارت یوں ہوگی: (**مَـازَالَ زَيْدٌ مُتَّصِفًا بِجَمِيْعِ الصِّفَاتِ اِلَّا عَالِمًا**) اس کے یہ معنی ہیں کہ زید بجز علم ان تمام صفات کے ساتھ اب تک متصف ہے جن کے ساتھ متصف ہوا تھا اور یہ معنی صحیح نہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ زید مثلاً قیام وقعود کے ساتھ یکے بعد دیگرے متصف ہوا تھا، اسی وقت سے دونوں کے ساتھ تازمانہ تکلم متصف ہو اور یہ معنی صحیح نہیں کہ ان میں اجماع متضادین ہے اوروہ باطل اور جو باطل پر مشتمل ہو وہ بھی باطل۔

اقول: "جامع الغموض" میں اس مقام پر مسامحہ واقع ہوا کہ (**جَمِيْعُ الصِّفَاتِ**) میں صفات غیر ممکنہ کو بھی داخل فرمادیا، یہ صحیح نہیں کیوں کہ بنظر قید (**مــذقَبْلَهٗ**) وہی جمیع صفات مراد ہیں جن کے ساتھ اتصاف واقع ہوا ہو اور غیر ممکنہ صفات کے ساتھ اتصاف واقع نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ (**جَمِيْعُ الصِّفَاتُ**) میں داخل نہ ہوئیں۔

۲؎ **قولہ: واذاتعذّر البدل الخ**. اس قول کا ماقبل سے تعلق یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اب تک مستثنیٰ کی تین قسمیں بیان فرمائیں، **اوّل**: وہ مستثنیٰ جس کا نصب واجب، **دوم**: وہ جس

کا نصب جائز اور اس کا بدل ہونا مختار، **سوم**: وہ جس کا اعراب علیٰ حسب العوامل، یہاں سے قسم دوم کے ان تین مواضع کو بیان فرماتے ہیں جن میں مستثنیٰ کا مستثنیٰ منہ سے باعتبار لفظ بدل ہونا ممتنع ہے بلکہ ان مواضع میں مستثنیٰ باعتبار محل مستثنیٰ منہ بدل ہوتا ہے لیکن ان مواضع کو قسم دوم کے ساتھ بیان نہیں فرمایا بلکہ قسم دوم اور اُن مواقع کے درمیان قسم سوم کو بیان فرمادیا جس سے دونوں میں فصل واقع ہوگیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مواضع کا بیان قسم سوم پر موقوف تھا، اس لئے قسم سوم سے ان کو مؤخر کرنا پڑا۔ جب قولِ مذکور کا ماقبل سے تعلق معلوم ہوگیا تو اب اس کا بیان سنئے، مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب مستثنیٰ کو لفظ مستثنیٰ منہ کے اعتبار سے بدل قرار دینا متعذر ہو تو اس کو محل مستثنیٰ منہ کے اعتبار سے بدل قرار دیا جائے گا، تاکہ مختار پر بقدر امکان عمل ہو سکے۔

ترکیب

قوله: ومِنْ ثَمَّ لَمْ يَجُز ما زال زيدٌ الاَ عالمًا. میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (مِن) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر سکون (ثَمَّ) اسم اشارہ مبنی بر فتح مجرور محلاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم (لَمْ يَجُزْ) مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ نفی جحد بلم صیغہ واحد مذکر غائب (مَا زَالَ زَيْدٌ اِلَّا عَالِمًا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (لَمْ يَجُزْ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذا تعذّر البدل على اللّفظ فعلى الموضع. میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم (تَعَذَّرَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْبَدَلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (بَدَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَللَّفْظِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (لَفْظِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (حَمْلُ) مصدر مضاف مقدر کا جس کو حذف کر کے (اَلْبَدَل) مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا ہے (حَمْلُ) مقدر مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف مستقر سے مل کر فاعل (تَعَذَّرَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی

مبنی برسکون (اَلْمَوْضَعِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مَوْضَع) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (یُحْمَلُ) مقدر کا (یُحْمَلُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْبَـدَلُ وَیُحْـمَـلُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں شرط مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

مثل[۱] مـاجـاء نی من احد اِلَّا زید ولا احد

جیسے مـا جـاء نی من احد اِلَّا زید اور لا احد

فیھـا اِلَّا عـمـرو ومـا زید شیئًا اِلَّا شئی لا

فیھا اِلَّا عمرو اور ما زید شیئًا اِلَّا شئی لا

یُعْبَأبِهٖ لانّ مِنْ لا تزاد بعد الاثبات وماولا

یُعْبَأ بہ اس لئے کہ مِنْ زیادہ نہیں کیا جاتا بعد اثبات اور ما و لا

لا تـقـدران عـامـلتیـن بعده لانهما عملتا

عامل نہیں قرار دئے جاتے بعد اثبات اس لئے کہ وہ بوجہ

لـلـنـفـی وقـد انتـقض النفی بالّا بخلاف

نفی عامل تھے اور نفی ٹوٹ گئی الاّ سے بخلاف

لیس زید شیئًا اِلّاَ شیئًا لانها عملت
لَیۡسَ زَیۡدٌ شَیۡئًا اِلّاَ شیئًا اس لئے کہ لیس عامل ہے
للفعلیّة فلا اثر لنقض معنی النفی لبقاء
بوجہ فعل ہونے کے اور معنی نفی ٹوٹ جانے سے کوئی اثر نہیں پڑا
الامر العاملة هی لاجله ومن ثم جاز لیس
کیوں کہ وہ امر باقی ہے جس کی وجہ سے لیس عامل تھا اور اسی وجہ سے جائز ہے لیس
زید اِلّاَ قائمًا وَ امتنع مازید اِلّاَ قائمًا
زید اِلّاَ قائمًا اور ممتنع ہے مازید اِلّاَ قائمًا

ل **قوله**: مَاجَاءَ نِیۡ مِنۡ اَحَدٍ اِلّاَ زیدٌ. اس میں (زَیۡدٌ) بدل ہے (اَحَدٍ) سے باعتبار محل اور (اَحَدٍ) باعتبار محل مرفوع کہ فاعل ہے۔ **نظر برآں** (زَیۡد) بھی مرفوع ہوا (اَحَدٍ) سے باعتبار لفظ بدل نہیں، ورنہ (زَیۡد) مجرور ہوتا جیسے کہ (اَحَدٍ) مجرور ہے باعتبار لفظ بدل نہ ہونے کی وجہ یہ کہ (اِلّاَ) سے نفی ٹوٹ جانے کے باعث کلام موجب ہوگیا اور (مَاجَاءَ نِیۡ مِنۡ اَحَدٍ) میں (مِنۡ) زائد برائے استغراق ہے جس کی زیادت کلام موجب میں نہیں ہوتی۔ پس اگر باعتبار لفظ بدل قرار دے کر (مَاجَائَنِیۡ مِنۡ اَحَدٍ اِلّاَ زَیۡدٍ) کہا گیا تو چوں کہ بدل تکریر عامل کے حکم میں ہوتا ہے۔ **نظر برآں** (مِنۡ) کا دخول (زَیۡد) پر ہوا اور (زَیۡد) مقامِ اثبات میں ہے کہ (اِلّاَ) کے ماقبل جب نفی ہو تو مابعد اثبات ہوتا ہے اور (زید) اس کے بعد ہے تو مقام اثبات میں ہوا۔ پس مثال مذکور میں (زیدٍ) بتقدیر (جَاءَ نِیۡ مِنۡ زَیۡدٍ) قرار پایا اور یہ کلام موجب ہے تو (مِنۡ) استغراقیہ کی زیادت کلام موجب میں لازم آئی جو بالاتفاق ناجائز

ہے۔ نیز اس صورت میں (مِـــن) استغراقیہ کا دخول شخص پر لازم آئے گا اور یہ بھی ناجائز کہ وہ ہمیشہ کلی پر داخل ہوا کرتا ہے، کیوں کہ شخص میں استغراق متصور نہیں، وہ تو کلی ہی میں ہوسکتا ہے۔ اسی محذور سے بچنے کے لئے (زَیْدٌ) کو باعتبار محل بدل قرار دیا گیا اور جیسے: (لَا اَحَـدَ فِیْهَـا اِلَّا عَمْرٌو) اس میں (عَـمْرٌو) بدل ہے (اَحَدَ) سے باعتبار محل بعید جس کے پیش نظر مبتدا ہونے کی بنا پر وہ مرفوع ہے تو (عَـمْرٌو) بھی مرفوع ہوا کہ بدل اور مبدل منہ اعراب میں متحد ہوتے ہیں۔ (اَحَـدَ) سے باعتبار لفظ بدل اس لئے نہیں کہ بدل تکریر عامل کے حکم میں ہوتا ہے تو لازم آئے گا کہ (لَا) عامل ہو (عَمْرٌو) میں اور یہ درست نہیں، کیوں کہ لائے نفی جنس کے عمل کی علت ہے مشابہت بہ (اِنَّ) بایں طور کہ (اِنَّ) مبالغہ فی الاثبات کے لئے ہے اور (لا) مبالغہ فی النفی کے لئے تو اس کو مبالغہ میں مشابہت ہوئی۔ اسی واسطے (اِنَّ) کی طرح اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اور جب (اِلَّا) سے نفی ٹوٹ گئی تو مبالغہ فی النفی جاتا رہا تو اس کا مابعد (اِلَّا) میں عمل باطل۔ پس (عَـمْرٌو) میں عامل ہونا بھی باطل تو (عَمْرٌو) کا (اَحَدَ) سے باعتبار لفظ بدل ہونا بھی باطل۔ **نظر بر آں** (اَحَدَ) سے باعتبار محل بعید بدل قرار دیا گیا تا کہ مختار پر بقدر امکان عمل ہو جائے۔ اسی قبیل سے ہے (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه) میں اسم جلالت کا رفع کہ وہ (اللّٰه) سے باعتبار محل بعید بدل ہے اور (اِلٰه) باعتبار محل بعید مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہے۔

سوال: (اَحَدٌ) کے لئے دو محل ہیں: **اول**: محل قریب، اس اعتبار سے وہ منصوب ہے۔

دوم: محل بعید، اس اعتبار سے مرفوع ہے، تو محل قریب سے بدل کیوں قرار نہیں دیا گیا، حالانکہ محل قریب بہ نسبت محل بعید بوجہ قرب (احد) ہے؟

جواب: وجہ وہی کہ (لَا) کا بعد (اِلَّا) کے (عَـمْرٌو) میں عامل ہونا لازم آئے گا اور یہ درست نہیں، کَـمَا مَرَّ بخلاف محل بعید کہ اس کا عامل ابتدا ہے، نہ (لَا)

سوال: (اَحَـدَ) سے باعتبار لفظ (عَــمْـرٌو) کو بدل قرار دینا باطل ہے، اگر بغرض غلط بدل قرار دیں تو (عمرو) بھی اس کی طرح مبنی ہوگا یا معرب۔ اگر معرب ہوگا تو اعراب کیا ہوگا؟

جواب: مبنی تو ہوگا نہیں، کیوں کہ (عَـمْرو) معرفہ ہے اور (لا) کے بعد معرفہ مبنی نہیں ہوتا بلکہ معرب رہے گا اور اعراب نصب کیوں کہ (اَحَدَ) کا فتح بنائی عروض میں اعراب کے مشابہ ہے کہ جس طرح عامل کی وجہ سے معرب کو اعراب عارض ہوتا ہے، اسی طرح (اَحَـدَ) کو (لَا) کی وجہ سے فتح بنائی عارض ہوا اور فتح صورتاً نصب

کے مشابہ ہے، لہٰذا (عُمْرُو) پرنصب آئے گا اور جیسے: (مَازَیْدٌ شَیئًا اِلَّا شَیٌ لَایُعْبَأُبہ) اس میں (شَیٌ) بدل ہے (شیئًا) سے باعتبار محل اور (شَیْئًا) باعتبار محل خبر مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہے تو (شیئٌ) بھی مرفوع ہوا کہ بدل کا اعراب وہی ہوتا ہے جو مبدل منہ کا، (شیٌ) باعتبار لفظ (شیئًا) سے بدل نہیں، وجہ یہ کہ (ما) مشابہت بلیس کی بنا پر عمل کرتا ہے اور وہ مشابہت افادۂ نفی میں ہے۔ جب (اِلَّا) سے نفی ٹوٹ گئی تو اُس کے مابعد میں عامل بھی نہ رہا۔ **نظر برآں** (شیئًا) سے باعتبار محل بدل قرار دیا گیا تا کہ مختار پر بقدر امکان عمل ہو سکے۔

سوال: (شَیٌ) کی صفت (لَایُعْبَأُبہ) کیوں لائی گئی؟

جواب: یہ صفت بعض نسخوں میں ہے جس کی وجہ یہ کہ بادی النظر میں مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کے درمیان مغایرت پیدا ہو جائے جس کے پیش نظر (اِسْتِثْنَاءُ الشَّیْئِ مِنْ نَفْسِہٖ) کا توہم نہ ہو سکے بخلاف نسخہ ہائے کثیر جن میں یہ صفت مذکور نہیں کہ ان پر مغایرت مذکورہ ظاہر نہیں ہے۔ اسی واسطے تو ہم مذکور وارد ہوگا جس کا ازالہ بایں طور کہ (شیئ) مستثنیٰ پر تنوین تنکیر برائے تحقیر ہے۔ **نظر برآں** مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ میں مغایرت پیدا ہوگئی کہ اوّل عام ہے اور دوم خاص (مـا) اور (لَا) مذکور نفی ٹوٹ جانے کے باعث (اِلَّا) کے مابعد میں عامل نہیں رہتے بخلاف (لَیْسَ) کہ وہ نفی ٹوٹ جانے کے باوجود عامل رہتا ہے جیسے: (لَیْسَ زَیْدٌ شَیئًا اِلَّا شَیْئًا) کہ اس میں (شَیْـئًـا) مستثنیٰ (شَیْـئًـا) مستثنیٰ منہ سے باعتبار لفظ بدل ہے۔ اسی واسطے یہ بھی منصوب رہا، نفی ٹوٹ جانے کے باوجود (لَیْسَ) عامل اس لئے رہتا ہے کہ اس کا عمل بوجہ نفی نہ تھا، حتی کہ اس کے ٹوٹ جانے سے عمل باطل ہو جائے جیسے (مـا) اور (لا) کا باطل ہو گیا، بلکہ فعل ہونے کی بنا پر ہے نفی ٹوٹ جانے سے اس کی فعلیت پر کوئی اثر نہیں پڑا، وہ جوں کی توں باقی ہے تو عمل بھی باقی رہا۔ چوں کہ (لَیْـسَ) کا عمل بوجہ فعلیت ہے نہ بنا بر نفی۔ لہٰذا (لَیْسَ زَیْدٌ اِلَّا قَائِمًا) جائز ہوا کہ نفی ٹوٹ جانے کے باوجود بوجہ بقائے فعلیت (اِلَّا) کے مابعد یعنی (قَائِمًا) میں عمل نصب بنا بر خبریت کر رہا ہے بخلاف (مَازَیْدٌ اِلَّا قَائِمًا) کہ یہ جائز نہیں کہ (ما) بوجہ نفی عمل کرتا ہے اور وہ (اِلَّا) سے ٹوٹ گئی تو عمل بھی جاتا رہا۔

سوال: (لَیْسَ زیدٌ شیئًا اِلَّا شیئًا) میں کیا یہ بھی درست ہے کہ (شیئًا) ثانی کو (شیئًا) اوّل کے محل سے بدل قرار دے کر مرفوع پڑھیں کہ (شیئًا) اوّل بھی تو باعتبار اصل خبر مبتدا ہے۔ **نظر برآں** محل رفع میں ہوئی جیسے: (ما) مذکور کی خبر؟

جواب: جی نہیں، تفصیل یہ کہ جوافعال وحروف مبتداوخبر پر داخل ہوں ان کونحوی نواسخ مبتداوخبر کے ساتھ موسوم کرتے ہیں، وہ افعال یہ ہیں:

(۱) افعال ناقصہ (۲) افعال قلوب (۳) افعال مقاربہ،

اور حروف یہ ہیں: (۱) حروف مشبہ بالفعل (۲) ماولا مشابہ بلیس (۳) لائے نفی جنس۔

ان کونواسخ کے ساتھ موسوم اس لئے کیا جاتا ہے کہ یہ مبتداوخبر کے عامل معنوی (ابتداء) کومنسوخ کردیتے ہیں کہ اس کا عمل باقی نہیں رہتا بایں وجہ کہ یہ عامل لفظی ہیں اور ابتدا عامل معنوی اور عامل لفظی عامل معنوی سے قوی ہوتا ہے لیکن ان افعال وحروف میں فرق ہے وہ یہ کہ افعال عامل لفظی ہونے کے ساتھ ساتھ عمل میں اصل ہیں، بخلاف حروف کہ یہ عمل میں اصل نہیں۔ **نظر بر آں** یہ افعال عمل حروف سے عمل میں قوی ہوئے اور حروف ضعیف، اسی واسطے جب یہ افعال مبتدااور خبر پر داخل ہوتے ہیں تو عامل معنوی (ابتدار) کا عمل نہ لفظاً باقی رہتا ہے، نہ محلاً۔ اسی واسطے خبر (لَیْــسَ) محلِ رفع میں نہیں بخلاف حروف کہ ان کے دخول پر عامل معنوی (ابتدار) کا عمل لفظاً باقی نہیں رہتا لیکن ان کے عمل میں ضعف ہونے کی وجہ سے محلی عمل کا اعتبار جائز ہے مگر بایں تفصیل کہ ان میں جو حروف جملے میں نفیاً تغیر نہیں کرتے جیسے: (اِنَّ)، ان میں عمل محلی کا اعتبار بلاضرورت جائز ہے جیسے: (اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وَ عَمْرٌو) کہ (عَـمْرٌو) کو (زَیْدًا) پر باعتبار محل معطوف قرار دے کر مرفوع پڑھیں اور ان میں جو حروف نفیاً جملے میں تغیر کردیتے ہیں جیسے: (مَــا) اور (لَا) برائے نفی جنس ان کی خبر یا اسم میں محلی عمل کا اعتبار بدون ضرورت جائز نہیں جیسے: (مَازَیْدٌ شَیْئًا اِلَّا شَیْءٌ) میں بضرورت بدل (مَـا) کی خبر میں عمل محلی کا اعتبار کیا گیا کہ بدل باعتبار معتذر راور نصب بنابر استثنا قلیل ہونے کے علاوہ بدل من اللفظ کے لئے موہم۔ اس لئے (شَیْئًا) اوّل سے باعتبار محل بدل قرار دے کر (شَیْءٌ) ثانی کو مرفوع پڑھا گیا کہ (شَیْئًا) اوّل باعتبار محل خبر مبتدا ہونے کی بناپر مرفوع ہے۔

سوال: کیا اور کوئی موضع بھی ہے جس میں بدل باعتبار لفظ ممتنع ہو، اگر ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ نے کیوں ترک فرمادیا؟

جواب: جی ہاں، کل چار مواضع ہیں: **اوّل:** (مِـنْ) استغراقی کا مدخول، **دوم:** (لَا) برائے نفی جنس کا اسم، **سوم:** (ما) مشابہ بلیس کی خبر جن کی مثالیں مذکور ہوئیں، **چھارم:** (با) زائدہ برائے تاکید

غیر موجب جیسے: (لَیْسَ زَیْدٌ بِشَیْئٍ اِلَّا شَیْئًا) اور (هَلْ زَیْدٌ بِشَیْئٍ اِلَّا شَیٌ) یہ دونوں کلام غیر موجب ہیں۔ اوّل بنابر نفی، دوم بنابر استفہام۔ اوّل میں (شَیْئٌ) لفظاً مجرور اور محلاً منصوب کہ خبر (لَیْسَ) ہے، دوم میں (شَیْئٍ) لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع کہ خبر مبتدا ہے، اوّل میں (شَیْئًا) باعتبار محل بدل ہونے کی بنا پر منصوب ہے اور دوم میں (شَیٌ) باعتبار محل بدل ہونے کی بنا پر مرفوع۔ دونوں میں باعتبار لفظ بدل ممتنع ہونے کی وجہ وہی جو (مِنْ) استغراقیہ کے بیان میں گذری کہ (اِلَّا) کا ماقبل کلام غیر موجب ہے تو مابعد کلام موجب ہوا اور بدل چوں کہ تکریر عامل کے حکم میں ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** اگر بدل باعتبار لفظ ہوتو (با) زائد برائے تاکید غیر موجب کا دخول موجب میں لازم آئے گا جو باطل ہے۔ اسی اتحادِ وجہ کے پیش نظر مصنف علیہ الرحمۃ نے اختصارًا موضع چہارم کو ذکر نہیں فرمایا کہ اس کا امتناع موضع اوّل کے امتناع پر قیاس کیا جاسکتا ہے، هٰذا مایخطر بالبال واللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال۔

فائدہ: مفعول معہٗ مستثنیٰ مفرغ واقع نہیں ہوتا، باقی تمام معمولاتِ فعل مستثنیٰ مفرغ واقع ہوتے ہیں، فاعل جیسے: (مَاجَاءَ اِلَّا زَیْدٌ) نائب فاعل جیسے: (مَاضُرِبَ اِلَّا زَیْدٌ) مفعول بہ جیسے: (مَاضَرَبْتُ اِلَّا زَیْدًا) مفعول بہ غیر صریح جیسے: (مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ) مفعول فیہ زمانی جیسے: (مَارَاَیْتُهٗ اِلَّا یَوْمَ الْجُمْعَةِ) مفعول فیہ مکانی جیسے: (مَارَاَیْتُهٗ اِلَّا قُدَّامَكَ) مفعول لہٗ جیسے: (مَاضَرَبْتُهٗ اِلَّا تَادِیْبًا) مفعول مطلق غیر تاکیدی جیسے: (اِنْ نَظُنُّ اِلَّا ظَنًّا) اور حال بھی واقع ہوتا ہے جیسے: (مَاجَاءَ زَیْدٌ اِلَّا رَاکِبًا) اور تمیز جیسے: (مَاامْتَلَاءَ الْاِنَاءُ اِلَّا مَاءً) اور مبتدا بھی مستثنیٰ مفرغ واقع ہوتا ہے جیسے: (مَاقَائِمَانِ اِلَّا الزَّیْدَانِ) اور خبر بھی جیسے: (مَازَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ) اور (لَمْ یَکُنْ زَیْدًا اِلَّا مُسْلِمًا) اور توابع میں معطوف بحرف عطف بیان تاکید۔ بدل الکل مستثنیٰ مفرغ واقع نہیں ہوتے، بدل البعض واقع ہوتا ہے جیسے: (مَاضُرِبَ زَیْدٌ اِلَّا رَاسُهٗ) اور بدل الاشتمال بھی جیسے: (مَاسُلِبَ زَیْدٌ اِلَّا ثَوْبُهٗ) اور صفت بھی جیسے: (مَاجَاءَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا ظَرِیْفٌ) لیکن صفت، حال، خبر کے مستثنیٰ مفرغ ہونے پر اشکال ہے، وہ یہ کہ مثال صفت: (مَاجَاءَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا ظَرِیْفٌ) کے معنی یہ ہوں گے: (مَاجَاءَنِیْ اَحَدٌ مُتَّصِفٌ بِصِفَةٍ اِلَّا بِصِفَةِ الظَّرَافَةِ) اور خبر کی مثال (مَازَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ) کے معنی یہ ہوں گے: (مَازَیْدٌ مُتَّصِفٌ اِلَّا بِصِفَةِ الْقِیَامِ) اور مثال حال (مَاجَاءَ زَیْدٌ اِلَّا رَاکِبًا) کے معنی یہ ہوں گے: (مَاجَاءَ زَیْدٌ عَلٰی حَالٍ مِنْ

اَحْوالِ اِلَّا عَلٰی حَالِ الرُّکُوْبِ) اور یہ تینوں معنی باطل ہیں، کیوں کہ صفت ظرافت اور صفت قیام کے ماسوا جملہ صفات اور حال رکوب کے ماسوا جملہ احوال کی نفی صحیح نہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس اشکال کے دو جواب ذکر فرمائے:

اوّل: یہ کہ اس حصر سے صفت مذکور یا حال مسطور کے اثبات میں مبالغہ مقصود ہے، گویا کہ ماسوا صفات اور ماسوا احوال کالعدم ہیں، نہ حقیقۃً معدوم۔

دوم: یہ کہ صفت مذکور اور حال مسطور کے مفاد کی نفی ہے، نہ ماسوا جملہ صفات کی اور نہ ماسوا جملہ احوال کی، کیوں کہ یہ بات بدیہی ہے کہ ماسوا جملہ صفات اور ماسوا جملہ احوال کا انتفا ممکن نہیں۔۱۲

ترکیب

قولہ: مثل ماجاءَنی من احدٍ الّا زیدٌ ولا احدَ فیھا الّا عمرٌو ومازیدٌ شیئًا الّا شیٌٔ لایعبأبہ. میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَاجَاءَ نِیْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا زَیْدٌ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا اَحَدَ فِیْهَا اِلَّا عَمْرٌو) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَازَیْدٌ شَیْئًا اِلَّا شَیٌٔ لَایُعْبَأُبِہٖ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے حمل بر محل بروقت تعذر حمل بر لفظ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ مَاجَاءَنِیْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا زَیْدٌ. میں (مَاجَاءَ) نفی ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ن) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر سکون (مِنْ) حرف جار زائد مبنی بر سکون (اَحَدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلًا بنا بر فاعلیت مبدل منہ (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بدل البعض باعتبار محل (اَحَدٍ) مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر فاعل (مَاجَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل

کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

لَا اَحَدَ فِیْهَا اِلَّا عَمْرٌو. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (اَحَدَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً مبدل منہ (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (عَمْرٌو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بدل البعض باعتبار محل (اَحَدَ) مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر اسم (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلدَّار جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مَا زَيْدٌ شَيْئًا اِلَّا شَيْءٌ لَا يُعْبَأُ بِهٖ. میں (ما) مشابہ بلیس مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (شَيْئًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مبدل منہ (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (شَيْءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (لَا يُعْبَأُ) نفی فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (بَا) حرف جار برائے تعدیہ مبنی بر کسر (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر نائب فاعل مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف (لَا يُعْبَأُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلاً (شَيْءٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل البعض باعتبار محل (شَيْئًا) مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر خبر، (مَا) مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: لانّ من لا تزاد بعد الاِثبات وما ولا لاتقدران عاملتين بعده لانهما عملتا للنفي وقد انتقض النفي بالّاَ.

میں (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (اَنَّ) حرف مشبہ بفعل موصول حرفی مبنی بر فتح (مِنْ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَا) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف (مِنْ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر اسمِ اَنَّ (لَا تُزَادُ) نفی مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مِنْ) (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (اَلْاِثْبَاتِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (اِثْبَاتِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (لَاتَـزَادُ) فعل مضارع مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ مرفوع محلاً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَاتُقَدِّرَان) نفی فعل مضارع مجہول مرفوع باثبات نون صحیح باضمیر بارز صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مَا ولَاَ (عَـامِـلَتَيْـنِ) مثنٰی منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (هُـمَـا) پوشیدہ جس میں (هـا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے نائب فاعل (لَاتُـقَـدِّرَان) (م) حرف عماد مبنی برفتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون (عَـامِـلَتَيْـنِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول ثانی (بَـعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (اَلْاِثْبَاتْ) (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی برکسر (اَنَّ) حرف مشبہ بفعل مبنی برفتح موصول حرفی (هُـمَـا) میں (هـا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مَـا و لَا (م) حرف عماد مبنی برفتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون (عَـمِـلَتَـا) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز ذوالحال مبنی برسکون (ل) حرف جار برائے سببیت مبنی برکسر (اَلـنَّـفْـيِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (نَـفْـيِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (و) حالیہ مبنی برفتح (قَدْ) حرف برائے تحقیق مبنی برسکون مقدر کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اِنْتَـقَضَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلنَّفْيُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (نَفْيُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً فاعل (بـا) حرف جار برائے سببیت مبنی برکسر (اِلَّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اِنْتَـقَضَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلاً ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً (عَمِلَتَا) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنَّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (لَاتُـقَـدِّرَان) فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ ثانی اور مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف مرفوع محلاً (لَا تُـزَادُ الـخ) معطوف

علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلًا جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (اِنَّـمَا تَعَذَّرَ) مقدر کا (اِنَّـمَا) ادات قصر مبنی برسکون (تَـعَـذَّرَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (حَـمْـلَ الْـبَـدَلِ عَـلَـى الـلَّـفْـظِ) (تَـعَـذَّرَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: بـخلاف ليس زيدٌ شيئًا اِلَّا شيئًا لانها عملت للفعليّة.

میں (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مصدر مضاف (لَيْسَ زَيْدٌ شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا منصوب محلًا بنا بر مفعولیت مضاف الیہ (ل) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اَنَّ) حرف مشبہ بفعل موصول حرفی مبنی بر فتح (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے (لَيْسَ) (عَـمِـلَـتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (اَنَّ) (ل) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (فِـعْلِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (عَـمِـلَـتْ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلًا (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنَّ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلًا جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو (خِلَافِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِـتَـتَـانِ) مقدر کا (ثَـابِـتَـتَـانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (هُـمَـا) پوشیدہ جس (هَـا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا و لَا) (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَابِتَتَانِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (هُمَا) مقدر جس میں (هَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مَا و لَا (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قول: فلا اثر لنقض معنى النّفى لبقاء الامر العاملة هى لاجله.

میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (اَثَرَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلًا اسم (ل) حرف جار

برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (نَقْضِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (مَعْنَی) اسم مقصور مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت مضاف الیہ مضاف (اَلنَّفْيِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نَفْيِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (مَعْنَی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (نَقْضِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (ل) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (بَقَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اَلْاَمْرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَمْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع معنًی بنا بر فاعلیت موصوف (اَلْعَامِلَةِ) میں الف لام بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول مبنی بر سکون (عَامِلَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث (ھی) ضمیر مرفوع منفصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا مبنی بر کسر علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے (لَیْسَ) (ل) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اَجْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف (اَجْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (عَامِلَةِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت (اَلْاَمْرِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (بَقَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر اور اپنے ظرف لغو سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط مقدر (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذَا) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ومن ثم جاز لیس زید الّا قائما. میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (مِنْ) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر سکون (ثَمَّ) اسم اشارہ مبنی بر فتح مجرور محلاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (لَیْسَ زَیْدٌ اِلَّا قَائِمًا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (جَازَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وامتنع مازید اِلّا قائما. میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِمْتَنَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمًا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (اِمْتَنَعَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ومخفوض[1] بعد غیر وسوی وسواء وبعد
اور مخفوض ہوتا ہے مستثنیٰ بعد غیر اور سوئی اور سوار کے اور بعد
حاشا فی الاکثر واعراب[2] غیر فیه
حاشا اکثر استعمالات میں اور غیر کا اعراب استثنا میں
کاعراب المستثنیٰ بالّا علی التفصیل
مانند اعراب مستثنیٰ بـالّا ہوتا ہے مطابق تفصیل مذکور

[1] **قوله: ومخفوض بعد غیر الخ.** یہ حکم چہارم کا بیان ہے کہ مستثنیٰ (غیر) اور (سویٰ) اور (سواء) کے بعد مخفوض یعنی مجرور ہوتا ہے، مجرور ہونے کی وجہ مضاف الیہ ہونا (سِوَیٰ) میں دو لغت ہیں، (سِوَی) بکسر سین مع القصر یہ مشہور ہے اور بضم سین مع القصر یہ غیر مشہور اور (سَوَآء) میں بھی دو، بفتح سین مع المد یہ مشہور ہے اور بکسر سین مع المد یہ غیر مشہور ہے اور بعد (حَاشَا) کے مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے اکثر استعمال میں، وجہ یہ کہ عرب اکثر استعمالات میں اس کو حرف جر قرار دیتے ہیں۔ لفظ (بَعْدَ) کا اعادہ یہ بتانے کے لئے فرمایا کہ (فِی الْاَکْثَرِ) کی قید (حَاشَا) سے متعلق ہے (غَیْر) اور (سِوَیٰ) اور (سَوَآء) سے متعلق نہیں، اگر اعادہ نہ فرماتے تو سب سے متعلق ہونا مفہوم ہوتا اور یہ صحیح نہیں کہ ان تینوں کے بعد ہمیشہ مجرور ہوتا ہے نہ اکثر (حاشا) کے حرف جار ہونے کی تقدیر پر اس کا متعلق نہ فعل ہوتا ہے نہ شبہ فعل کہ فعل یا شبہ فعل سے متعلق وہ حروف جار ہوتے ہیں جو ان کے معانی کو اپنے مدخول تک پہنچائیں اور یہ پہنچاتا نہیں بلکہ اپنے مدخول کی اُن معانی سے تنزیہ کرتا ہے۔ **نظر بر آں** اس کا مدخول لفظاً مجرور ہوتا ہے اور محلاً منصوب مستثنیٰ ہونے کی بنا پر یہی حال (خَلَا) اور (عَدَا) کا ہے جب کہ حروف جار ہوں اور کبھی (حَاشَا) فعل پر مستعمل ہوتا ہے بمعنی (جَانَبَ) جیسے: (جَاءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدًا) اس میں ضمیر فاعل مستتر راجع

بسوٰے (اَلْقَوْمُ) جوذوالحال ہے اور یہ جملہ حال اور بمعنی استثنیٰ جیسے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: اُسَامَةُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ پرراوی نے کہا مَاحَاشَا فَاطِمَةَ وَلَاغَیْرَهَا اور کبھی اسم بمعنی (تنزیه) جیسے آیت کریمہ: (حَاشَا لِلّٰهِ مَاهٰذَا بَشَرًا) میں یہ (حَاشَا) حرفیہ کے ساتھ لفظاً ومعنیٰ مشابہت رکھنے کی بنا پر مبنی ہے کہ جس طرح (حرفیه) اپنے مدخول سے حکم سابق کی نفی کرتا ہے۔ یہ اپنے مدخول سے نقص کی نفی کرتا ہے، اُن عورتوں کا خیال تھا کہ بشریت کا تحقق حضرت یوسف علیہ السلام میں از قبیل نقص ہے۔ **نظر بر آں** کہا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اس سے کہ ان میں یہ نقص متحقق ہو، (حَاشَا) کا آخری (الف) کبھی تخفیفاً حذف ہو جاتا ہے بوجہ کثرتِ استعمال تو بغیر الف (حَاشَ) کہتے ہیں جیسے مصحف شریف میں مکتوب ہے اور بغیر الف پڑھتے بھی ہیں۔

۲ **قوله: واعراب غیر الخ.** چونکہ (غَیْر) اور (سِوًی) اور (سَوَاءٌ) اسمِ متمکن ہیں اور اس کے لئے اعراب ضروری۔ **نظر بر آں** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اُن کا اعراب بیان فرماتے ہیں، چنانچہ (غَیْر) کے متعلق فرمایا کہ (غَیْر) کا اعراب جب کہ استثنا کے لئے استعمال کیا جائے مستثنیٰ بہ (اِلَّا) کے طرح ہوتا ہے۔ اسی تفصیل پر جو گذر گئی یعنی ان چھ صورتوں میں جن کا بیان ہو چکا وہ یہ ہیں:

(۱) کلام موجب جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ (۲) تقدم مستثنیٰ بہ مستثنیٰ منہ جیسے: جَاءَنِی غَیْرَ زَیْدٍ الْقَوْمُ یا مَاجَاءَنِی غَیْرَزَیْدٍ اَحَدٌ، (۳) مستثنیٰ منقطع جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ یا مَاجَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ، ان تینوں صورتوں میں نصب واجب ہے، (۴) جواز نصب اور اختیار بدل کی صورت میں جیسے: مَاجَاءَنِی اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ بنصب (غَیْرَ) بربنائے استثنا اور (غَیْرُ زَیْدٍ) برفع (غَیْرُ) بربنائے بدل اور مَامَرَرْتُ بِاَحَدٍ غَیْرَزَیْدٍ بنصب (غَیْر) بربنائے استثنا اور بجر (غَیْر) بربنائے بدل اور مَارَاَیْتُ اَحَدًا غَیْرَ زَیْدٍ بہر دو صورت بنصب (غَیْر) مگر اعتباری فرق ہے جس کی تفصیل حکم دوم کے آخر میں گذری گئی، (۵) اعراب علیٰ حسب العوامل کی صورت جیسے: مَاجَاءَنِی غَیْرُ زَیْدٍ، مَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ، مَارَاَیْتُ غَیْرَزَیْدٍ، (۶) تعذر بدل باعتبار لفظ کی صورت جیسے: مَاجَاءَنِی مِنْ اَحَدٍ غَیْرُ زَیْدٍ برفع (غَیْر) کہ (اَحَدٍ) کے محل سے بدل ہے اور (اَحَدٌ) باعتبار محل مرفوع کہ فاعل ہے۔

سوال: (غَیْر) استثنا میں (اِلَّا) کے قائم مقام ہوتا ہے تو یہ اعراب مستثنیٰ کے لئے واسطہ ہوا جیسے: (اِلَّا) واسطہ ہوا کرتا ہے تو جیسے: (اِلَّا) کی موجودگی میں اعراب مستثنیٰ پر آتا ہے، (غَیْر) کی موجودگی میں بھی اعراب

مستثنٰی پر آنا چاہیے، (غَیر) پر اعراب کیوں جاری کیا گیا؟
جواب: وجہ یہ کہ مستثنٰی پر جر آ گیا کہ (غَیر) اس کی جانب مضاف ہے۔ **نظر برآں** مستثنٰی کا اعراب (غَیر) پر جاری کرنا پڑا جیسے بحالت علیت (عَبدِ اللّٰہِ) کے جزو اخیر کا اعراب جزوِ اوّل پر جاری کیا گیا، کیوں کہ جزوِ اخیر مضاف الیہ ہونے کی بنا پر (جَر) کے ساتھ مشغول ہے۔
سوال: جب (غَیر) استثنا میں معنیٰ (اِلَّا) کو متضمن ہوتا ہے تو مبنی کیوں نہ ہوا؟
جواب: مبنی اس لئے نہ ہوا کہ لازم الاضافۃ ہے اور اضافۃ مانع بنا کیوں کہ اسم متمکن کے خواص سے ہے جو مبنی نہیں ہوتا۔

ترکیب

قولہ: ومخفوض بعد غیر وسویٰ وسواء وبعد حاشا.
میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَخفُوضٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُسْتَثْنٰی) (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف (غَیرٍ) مراد اللفظ مجرور لفظاً بکسرہ مع التنوین اگر بتاویل لفظ ہو اور مجرور بفتح بغیر تنوین اگر بتاویل (کَلِمَۃ) ہو کہ اس تقدیر پر بوجہ علیت برائے خود اور تانیث غیر منصرف ہے معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (سِوَیٰ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً بکسرہ یا بفتح کَمَا مَرَّ معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (سَوَاءٍ) مراد اللفظ مجرور لفظاً بکسرہ مع التنوین یا مجرور بفتح بغیر تنوین کَمَا مَرَّ معطوف (غَیرٍ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (حَاشَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً بکسرہ یا بفتح کَمَا مَرَّ مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ (مَخفُوضٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلْمُسْتَثْنٰی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔
قولہ: فی الاکثر. میں (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون مقدر (اَلْاَکْثَرِ)

میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اَکْثَــــرِ) غیر منصرف مجرور بکسرہ بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْتِعْمَالِ) (اَلْاَکْثَرِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر (ھـو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مستثنیٰ کا بعد حَاشَا مخفوض ہونا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله:واعراب غير فيه كاعراب المستثنىٰ بالّا علىٰ التفصيل.

میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِعْـرَابُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (غَیْـرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً یا غیر منصرف مجرور بفتح کَمَامَرَّ ذوالحال (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْاِسْتِثْنَاء) جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال (غَیْرِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (اِعْرَابُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (کَ) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (اِعْرَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْمُسْتَثْنٰی) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُسْتَثْنٰی) اسم مقصور مجرور تقدیراً ذوالحال (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اِلَّا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتًا) مقدر کا (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (ثَـابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ (اِعْرَابِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال (عَـلٰـی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون (اَلتَّـفْـصِیْـلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (تَـفْصِیْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتًا) مقدر کا (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع

بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وغیر[ل] صفة حملت علٰى اِلَّا فی الاستثناء
اور غیر صفت ہے جس کو محمول کیا گیا ہو اِلَّا پر استثناء میں
کما حملت الّا فی الصّفة اذا کانت تابعة
جیسے محمول کیا گیا اِلَّا غیر پر صفت میں جب کہ اِلَّا تابع ہو
لجمع منکور غیر محصور لتعذّر الاستثناء
جمع منکور غیر محصور کے بوجہ تعذر استثناء
مثل لو کانَ فیهمَا آلهة اِلَّا اللّٰه لفسدتا
جیسے لوکان فیھما آلھة اِلَّا اللّٰہ لفسدتا

ل **قوله: وغیر صفة الخ.** (غَیْر) کا اعراب بیان کرنے کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اس کے معنی حقیقی اور مجازی بیان فرماتے ہیں کہ (غَیْر) باعتبار وضع صفت ہے بمعنی (مُغَایِرٌ) اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا مابعد یعنی مجرور ماقبل یعنی موصوف کے مغایر ہے خواہ ذات میں جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اِلَّا غَیْرِ زَیْدٍ، خواہ وصف میں جیسے کہ دَخَلْتُ بِوَجْهٍ غَیْرِ الْوَجْهِ الَّذِیْ خَرَجْتُ بِهٖ، لیکن شیخ رضیؒ نے فرمایا کہ مُغَایِرَةٌ فِی الصِّفَةِ میں مجاز ہے، خیر، تو (غیر) میں اصل یہی ہے کہ صفت ہو کر مستعمل ہو۔

چنانچہ کلام عرب میں بکثرت صفت ہو کر ہی استعمال کیا جاتا ہے لیکن کبھی مجازاً بمعنی (اِلَّا) استعمال کرتے ہیں اور (اِلَّا) کے معنی حقیقی مُغَایِرَۃُ مَا بَعْدُ لِمَا قَبْلُ فِی الْحُکْمِ اور یہ مجاز ازقبیلِ استعارہ ہے بایں طور کہ (اِلَّا) کے (مُشبّہ) معنی مُغَایِرَۃُ مابعد (شبہ) لِمَا قَبْلُ فِی الْحُکْمِ کو تشبیہ دی (غیر) کے (مشبّہ بہ) معنی مغایرۃ مابعد (مشبّہ بہ) لِمَاقَبْلُ فِی الذَّاتِ او الصِّفَۃ کے ساتھ (وجہ شبہ) مغائر مابعد (شبہ) لِمَاقبل میں کہ یہ دونوں میں مشترک ہے، پھر معنی مشبّہ بہ کے لئے جو لفظ موضوع تھا یعنی (غَیر) اس کو معنی مشبّہ کے لئے استعمال کیا۔ اسی طرح کبھی (اِلَّا) کو مجازاً بمعنی (غَیر) استعمال کرتے ہیں اور یہ مجاز بھی بطور استعارہ ہے جس کا طریقہ ماقبل سے ظاہر لیکن بمعنی (غَیر) اس وقت ہوتا ہے جب کہ مابعد کا مستثنیٰ متصل یا منقطع ہونا متعذر رہو اور یہ تعذر اکثر و بیشتر اس وقت ہوتا ہے جب کہ اِلَّا (۱) جمع، (۲) منکور، (۳) غیر محصور کے بعد واقع ہو۔ جمع سے مراد جمع لغوی یعنی وہ اسم جو مافوق الواحد پر دلالت کرے خواہ جمع اصطلاحی ہو جیسے: (رِجَالٌ) یا اسم جمع جیسے: (قَوْمٌ) یا مثنیٰ ہو جیسے: (رَجُلَانِ) جمع بمعنی مذکور کا اعتبار کیا گیا، تا کہ (اِلَّا) وصفیہ کا حال (اِلَّا) استثنائیہ کے محال کے ساتھ موافق رہے کہ (اِلَّا) استثنائیہ بعد متعدد واقع ہوا کرتا ہے۔ **نظر بر آں** وصفیہ میں یوں کہنا جائز نہ ہوگا (جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اِلَّا زَیْدٌ) کہ ماقبل متعدد نہیں چوں کہ صفت میں (غَیر) اصل ہے اور (اِلَّا) فرع اور حالِ فرع، حالِ اصل سے ادنیٰ ہوتا ہے۔ لہٰذا (اِلَّا) وصفیہ کے موصوف کا مذکور ہونا واجب قرار دیا گیا بخلاف (غَیر) کہ اس کا موصوف بعض اوقات مذکور نہیں ہوتا جیسے: (جَاءَ نِیْ غَیْرُ زَیْدٍ) منکور[۱] یہ جمع کی صفت اوّل ہے بمعنی (مجہول) لیکن مراد نکرہ مجازاً ازقبیل اطلاق لازم و ارادۂ ملزوم کہ (مجہول) لازم اور (نکرہ) ملزوم، کیوں کہ (نکرہ) باعتبار مصداق مجہول ہوتا ہے۔ (جمع) بمعنی مذکور سے علم[۱] نکل گیا کہ وہ مافوق الواحد پر دلالت نہیں کرتا، باقی اقسام معرفہ بقید (منکور) بایں تفصیل خارج ہو گئے کہ ضمائر[۲] اس لئے کہ اُن سے استثنا متعذر نہیں ضمیر جمع سے جیسے: (مَافَعَلُوْہُ اِلَّا قَلِیْلًا) ضمیر تثنیہ جیسے: (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌ فَسَلَّمَا اِلَّا عَمْرًا) اسمِ اشارہ[۳] سے بھی متعذر نہیں جیسے: (جَاءَ نِیْ ھٰؤُلَآءِ اِلَّا زَیْدًا) اگر مشار الیہ میں (زید) داخل ہے تو مستثنیٰ متصل ہوا، ورنہ منقطع۔ اسمِ موصول[۴] سے بھی متعذر نہیں (جَاءَ نِیْ الَّذِیْنَ لَقِیْتُھُمْ اَمْسِ اِلَّا زَیْدًا) اگر مخاطب کو علم ہے کہ (زید) اَلَّذِیْنَ لَقِیْتُھُمْ میں داخل تھا تو مستثنیٰ متصل اور اگر علم ہے کہ داخل نہ تھا تو منقطع مضاف[۵] بسوئے معرفہ سے

بھی استثنا متعذر نہیں ہوتا جیسے: (جَاءَ نِیْ اِخْوَتُكَ اِلَّا زَیْدًا) اگر زید (اخوۃ) مذکورہ میں داخل ہے تو مستثنیٰ متصل، ورنہ منقطع منادی[1] سے بھی متعذر نہیں مفرد معرفہ سے جیسے: (یَاحَاضِرُوْنَ اِلَّا زَیْدًا اِجْلِسُوْا) اور مضاف سے جیسے: (یَاسُکَّانَ الْمَدْرَسَةِ اِلَّا زَیْدًا اُخْرُجُوْا اِلَی الضِّیَافَةِ) معرّف باللّام سے بھی استثنا متعذر نہیں، معرّف بلام استغراق سے اس لئے کہ مستثنیٰ کا دخول مستثنیٰ منہ میں معلوم تو استثنا صحیح جیسے: (اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) اور معرف بلام عہد خارجی سے اس لئے کہ اگر مدخول سے ایسی جماعت مراد جس میں مستثنیٰ داخل تو مستثنیٰ متصل صحیح اور اگر ایسی جماعت مراد جس میں مستثنیٰ داخل نہیں تو مستثنیٰ منقطع درست۔ غرض کہ دونوں تقدیر پر استثنا متعذر نہیں اور معرّف بلام جنس اور معرّف بلام عہد ذہنی (جَمْع) مذکور سے خارج کہ یہ مافوق الواحد پر دلالت نہیں کرتے، کیوں کہ اوّل کے مدخول سے ماہیت مراد ہوتی ہے اور وہ واحد اور دوم کے مدخول سے فرد واحد اور دونوں متعدد نہیں۔ **حاصل یہ کہ** (معرفہ) کی کسی قسم میں (اِلّا) بمعنی (غَیْر) نہ ہوگا، **غیر محصور**[2] یہ (جمع) کی صفت ثانی ہے یعنی ایسی جمع جو نکرہ ہونے کے ساتھ ساتھ محصور نہ ہو۔ وجہ یہ کہ محصور ہونے کی تقدیر پر استثنا متعذر نہ ہوگا، کیوں کہ (محصور) دو قسم پر ہے:

اوّل: جنس مستغرق جو تحت نفی واقع ہونے کی بنا پر تمام افراد کو شامل ہو، پس اگر مستثنیٰ جنس مستثنیٰ منہ سے ہے تو مستثنیٰ متصل جیسے: (مَاجَاءَ نِیْ رَجُلٌ اِلَّا زَیْدًا) ورنہ منقطع جیسے: (مَاجَاءَ نِیْ رَجُلٌ اِلَّا حِمَارًا)

دوم: جنس کا بعض جس کی مقدار معلوم ہو جیسے: لَهٗ عَلَیَّ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ اِلَّا دِرْهَمًا اس میں مستثنیٰ کا دخول مستثنیٰ منہ میں یقینی ہے کہ ایک (درہم) دس میں داخل ہوتا ہے۔ **نظر برآں** یہ مستثنیٰ متصل ہوا۔

سوال: کبھی (غیر محصور) میں استثنا متعذر نہیں ہوتا جیسے: جَاءَ نِیْ رِجَالٌ اِلَّا رَجُلًا کہ اس ترکیب میں (رِجَالٌ) جمع منکور غیر محصور ہے، پھر بھی استثنا متعذر نہیں کہ (رَجُلًا) مستثنیٰ منقطع ہے کیوں کہ (رِجَالٌ) میں بالیقین داخل نہیں، اس لئے کہ (رِجَالٌ) عبارت ہے جماعت سے اور (رَجُلٌ) جماعت نہیں۔ لہٰذا غیر محصور کی قید مفید نہ ہوئی اور کبھی محصور میں متعذر رہتا ہے جیسے: جَاءَ نِیْ مِائَةُ رَجُلٍ اِلَّا زَیْدٍ کہ اس میں (زَیْد) کا دخول یا عدم دخول (مِائَةُ رَجُلٍ) میں یقینی نہیں۔ لہٰذا نہ مستثنیٰ متصل درست کہ اس میں یقینی دخول درکار، نہ مستثنیٰ منقطع درست کہ اس میں یقینی عدم دخول ضروری۔ لہٰذا یہ کہنا درست نہ ہوا کہ محصور ہونے کی تقدیر پر استثنا درست نہ ہوگا؟

جواب: لتعذر الاستثناء میں (لام) برائے تعلیل نہیں بلکہ ظرفیت کے لئے ہے۔اب معنی کلام یہ ہوئے کہ (اِلّا) کو بمعنی (غیر) استعمال کیا گیا جمع منکور غیر محصور کے بعد بروقت تعذر استثنا اس سے مفہوم ہوا کہ کبھی جمع منکور غیر محصور کے بعد استثنا متعذر نہیں ہوتا۔اس واسطے ہم نے ابتداً جمع منکور غیر محصور کے بعد متعذر استثنا کو (اکثر و بیشتر) کے ساتھ مقید کیا تھا اور اسی طرف اشارہ کرنے کے لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے (جمع منکور غیر محصور) کا ذکر فرمایا، ورنہ اصل وجہ (اِلّا) کو بمعنی (غیر) استعمال کرنے کی تعذر استثنا ہے خواہ غیر محصور میں ہو یا محصور میں مگر اوّل میں بکثرت ہوتا ہے اور دوم میں بقلت۔اسی واسطے ہم نے یہ نہیں کہا کہ محصور ہونے کی ہر تقدیر پر استثنا متعذر نہ ہوگا اور مصنف علیہ الرحمۃ کے قول لِتَعَذُّرِ الْاِسْتِثْنَاء میں لام برائے تعلیل نہیں، ورنہ مفہوم عبارت یہ ہوگا کہ (جمع منکور غیر محصور) کے بعد استثنا ہمیشہ ہمیشہ متعذر رہتا ہے۔اس پر مثال مذکور (جَاءَ نِیْ رِجَالٌ اِلَّا رَجُلًا) سے اعتراض وارد ہوگا جس کو دفع کرنے کے لئے (غَالِبًا) قید بڑھانی پڑے گی جیسے کہ عارف جامی قدس سرہ السامی کو بڑھانی پڑی، کیوں کہ انہوں نے (لام) کو تعلیل پر محمول فرمایا بایں وجہ کہ وہ ظاہر متبادر ہے اور مولانا الٰہ داد رحمۃ اللہ الہاد نے اعتراض مذکور سے بچنے کے پیش نظر (ظرفیہ) پر محمول فرمایا۔ولِلنَّاسِ فیما یعشقون مذاہب مصنف علیہ الرحمۃ نے قاعدہ مذکورہ کی مثال میں اس آیت کریمہ کو پیش فرمایا ہے: (لَوْ کَانَ فِیْهِمَا آلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا) اس میں (اِلّا) واقع ہوا ہے (آلِهَةٌ) کے بعد جو جمع منکور غیر محصور ہے اور استثنا متعذر اس لئے کہ بوجہ عدم استغراق اور عدم عہد (اسم جلالت) کا دخول یا عدم دخول (آلِهَةٌ) میں یقینی نہیں حتی کہ اس کو مستثنیٰ متصل یا منقطع قرار دے سکیں، کیوں کہ متصل کے لئے دخول کا یقین ضروری اور منقطع کے لئے عدم دخول کا اور بدل ہونا بھی درست نہیں کہ وہ کلام غیر موجب میں ہوتا ہے اور یہ کلام غیر موجب نہیں بلکہ موجب ہے اور (لَوْ) سے مستفاد نفی معنوی معتبر نہیں کہ وہ نفی لفظی کے حکم میں نہیں ہوتی حتی کہ کلام غیر موجب ہو جائے، لہٰذا یہ (اِلّا) بمعنی (غَیْر) ہے۔

سوال: عدم دخول یقینی ہے کیوں کہ مستثنیٰ منہ (آلِهَةٌ) جمع ہے اور اسم جلالت واحد اور واحد جمع کا فرد نہیں ہوتا۔لہٰذا یہ مستثنیٰ منقطع ہوا اور (اِلّا) کا بمعنی (غَیْر) ہونا غیر صحیح، کیوں کہ بمعنی (غَیْر) اس وقت ہوتا ہے جب کہ متصل اور منقطع دونوں متعذر رہوں۔

جواب: بیشک بوجہ مذکور منقطع کا تعذر ساقط اور عدم استغراق و عدم عہد سے صرف تعذر متصل ثابت لیکن

معنوی حیثیت سے یہاں پر دونوں متعذر، لہٰذا بمعنی (غیــر) ہونا متیقن، وجہ تعذر یہ کہ آیت کریمہ بالاجماع اثباتِ توحید کے لئے بیان کی گئی ہے اور بر تقدیر استثنا مطلقاً اثباتِ توحید نہ ہوگا، کیوں کہ بر تقدیر استثنا صرف ان (آلِهَه) کی نفی ہوگی جن سے اسم جلالت مستثنیٰ ہے اور وہ (آلِهَه) جن سے اسمِ جلالت مستثنیٰ نہیں، اُن کا احتمال باقی رہے گا اور یہ احتمال توحید کے منافی ہے اور جب کہ (اِلَّا) بمعنی (غیــر) ہو تو دونوں احتمال منتفی اور توحید ثابت، لہٰذا (اِلَّا) کا بمعنی (غیْــر) ہونا متعین یہ (اِلَّا) حرف ہے یا اسم، اس میں اختلاف ہے۔ جمہور حرف ہونے کے قائل ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک کلمہ کا اسم، فعل، حرف ہونا باعتبار معنی حقیقی ہوتا ہے نہ باعتبار معنی مجازی اور یہ (اِلَّا) مجازاً بمعنی (غیْر) ہے۔ **نظر بر آں** اپنی حرفیت پر باقی رہا، اسی واسطے اس کے لئے محل اعراب نہیں کہ حرف کے لئے محل اعراب نہیں ہوتا اور (اِلَّا الــلّٰــه) کا مجموعہ صفتِ (آلِهَة) ہے نہ فقط (اِلَّا) کہ حرف صفت نہیں ہوتا نہ فقط (اسم جلالت) کہ علم صفت واقع نہیں ہوا کرتا اور اعراب اسم جلالت پر جیسے: (جَاءَ نِی رَجُلٌ لَاعَالِمٌ) میں مجموعہ (لَاعَالِمٌ) صفت (رَجُلٌ) ہے، نہ فقط (لَا) صفت ہے کہ حرف صفت نہیں ہوتا، نہ فقط (عَــالِمٌ) صفت کہ معنی خلاف مقصود ہو جائیں گے، کیوں کہ مقصود یہ تھا کہ میرے پاس غیر عالم مرد آیا اور اب معنی یہ ہوں گے کہ میرے پاس عالم مرد آیا۔ **نظر بر آں** مجموعہ صفت ہے اور اعراب (عَــالِمٌ) پر اور بعض نحات کے نزدیک کلمہ باعتبار معنی مجازی بھی اسم، فعل، حرف ہوتا ہے۔ **نظر بر آں** (اِلَّا) بمعنی (غیْــر) اسم ہوا اور مضاف لیکن صورتِ حرف میں ہونے کی وجہ سے اس کا اعراب (رَفَع) مابعد یعنی اسمِ جلالت کی طرف منتقل ہو گیا۔ اب اسمِ جلالت اس اعرابِ عاریت کے ساتھ مرفوع لفظاً ہے اور مضاف الیہ ہونے کی بنا پر مجرور تقدیراً ۱۲۔

ترکیب

قوله: وغیر صفة حملت علٰی اِلَّا فی الاستثناء کما حملت اِلَّا فی الصّفة اذا کانت تابعة لجمع منکور غیر محصور لتعذّر الاستثناء. میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (غَیْرُ) غیر منصرف بوجہ علمیت وتانیث جس پر (حُمِلَتْ) کی ضمیر مؤنث کا مرجع دلالت کرتا ہے مرفوع لفظاً مبتدا (صِفَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع

لفظاً خبر اوّل (حُمِلَتْ) ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (غیر) (علٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اِلّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اوّل (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْاِسْتِثْنَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِسْتِثْنَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (مَا) مصدریہ مبنی بر سکون موصول حرفی (حُمِلَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (اِلّا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً نائب فاعل (علٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (غَیر) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اوّل (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلصِّفَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (صِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم (اذا) ظرف زمان مبنی بر سکون مضاف (کَانَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ناقص اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِلّا) (تَابِعَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (کَانَتْ) (ل) حرف جار برائے تقویت مبنی بر کسر (جَمْعٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مَنْکُوْرٍ) مفرد منصرف مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (مَنْکُوْرٍ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت اوّل (غَیرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (مَحْصُوْرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَیرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت دوم (جَمْعٍ) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (تَابِعَةً) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر (کَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب محلاً (ل) حرفِ جار برائے سببیت مبنی بر کسر (تَعَذُّرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلْاِسْتِثْنَاءِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اِسْتِثْنَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت (تَعَذُّرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو سوم (حُمِلَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور تینوں ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ما) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتًا) مقدر کا (ثابتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (حملاً) (ثابتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت (حملاً) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی (حُمِلَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معنیٰ ہو کر خبر دوم مرفوع محلاً (غیرُ) مبتدا اپنی دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل لو کان فیھما آلھۃ الّا اللہ لفسدتا. میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (لَوْ کَانَ فِیْھِمَا آلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِلَّا) محول بر (غیرُ) بشرط مذکور (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ (لَوْ) حرف شرط مبنی بر سکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (فِی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (ھُمَا) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے سماء وارض (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا (ثَابِتَۃٌ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر (ثَابِتَۃٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (آلِھَۃٌ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (اِلَّا) بمعنیٰ (غَیْرُ) مضاف مبنی بر سکون مرفوع محلاً (اسمِ جلالت) مضاف الیہ مجرور تقدیراً اور ضمہ موجودہ (اِلَّا) کے اعراب محلی کو بیان کرتا ہے، (اِلَّا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اور بر مسلک جمہور (اِلَّا) اپنی حرفیت پر باقی ہے کیوں کہ کلمہ کی اسمیت اور فعلیت اور حرفیت معنی موضوع لہٗ کے اعتبار سے ہوتی ہے، نہ معنی مجازی کے اعتبار سے۔ اس تقدیر پر (اِلَّا اللّٰہ) مجموعہ صفت ہے نہ فقط (اِلَّا) کہ حرف ہے اور نہ اسم جلالت کہ علم ہے اور علم صفت واقع نہیں ہوتا (آلِھَۃٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم مؤخر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل

اعراب نہیں، (ل) جوابیہ مبنی بر فتح (فَسَدَتَا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ تثنیہ مونث غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے سماء وارض (فَسَدَتَا) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنے جواب سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وضعف[1] فی غیره واعراب[2] سوی وسوآء
اور اس کے غیر میں حمل ضعیف ہے اور اعراب سوی اور سواء
النّصب على الظّرفية على الاصح
نصب ہے بنا بر ظرفیۃ بر مذہب اصح

[1] **قوله: وضعف فی غیره.** حمل (اِلّا) بر (غَیْر) کے شرائط بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ اب یہاں سے یہ بیان فرماتے ہیں کہ جب شرائط مذکورہ نہ پائے جائیں تو حمل (اِلّا) بر (غَیْر) ضعیف ہے۔ وجہ وہی کہ شرائط مذکورہ کی موجودگی میں غالب اور عدم موجودگی میں شاذ اور شاذ کالمعدوم۔ امام سیبویہ کا مسلک یہ ہے کہ بدون تعذر واستثنا بھی حمل جائز ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ (مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا) میں (اِلَّا زَیْدًا) بربنائے استثنا صحیح ہے اور (اِلَّا زَیْدٌ) بربنائے حمل بھی جائز ہے اور اکثر متاخرین نحات نے اسی کو اختیار کیا اور وہ اس شعر کو اپنے مسلک کے اثبات میں پیش کرتے ہیں۔

وَكُلُّ اخٍ مفارِقُهُ اَخُوْهُ   لَعَمْرُ اَبِيْكَ اِلَّا الفرقَدَانِ

کہ (کُلّ اَخٍ) بمعنی مذکور جمع منکور ہے مگر غیر محصور نہیں بلکہ محصور ہے تو تیسری شرط مفقود، پھر بھی شاعر نے (اِلَّا) کو بمعنی (غَیْر) استعمال کیا ہے۔ اسی واسطے (اَلْفَرْقَدَانْ) تثنیہ کو بحالت رفع ذکر کیا کہ (اِلَّا الْفَرْقَدَان) صفت (کُلّ) ہے، وہ مرفوع کہ مبتدا ہے، اور اگر (اِلَّا) استثنا کے لئے ہوتا، تو شاعر کو (اِلَّا الفَرْقَدَیْنِ) کہنا لازم تھا کہ مستثنیٰ کلام موجب میں وجوباً منصوب ہوتا ہے، (فَرْقَدَانْ) قطب شمالی سے

قریب دوستارے ہیں جن میں افتراق نہیں ہوتا، ہمیشہ ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس استعمال کوشاذ قرار دیا اور فرمایا کہ اس شعر میں دوشذوذ اور ہیں:

اوّل: یہ کہ (اِلَّا الْفَرْقَدَان) کوشاعر نے (کُلّ) مضاف کی صفت قرار دیا جوخلافِ مشہور ہے۔ مشہور یہ ہے کہ (کُلّ) کے مضاف الیہ کی صفت قرار دیں، کیوں کہ مقصود وہی ہوتا ہے اور (کُلّ) تو احاطۂ افراد کے لئے ہے۔

دوم: یہ کہ (کُلُّ اَخٍ) موصوف اور (اِلَّا الْفَرْقَدَان) صفت کے درمیان فصل ہو گیا کہ (مُفَارِقُهُ اخوهُ) خبر فاصل ہے، چونکہ یہ استعمال شاذ ہے اور شاذ کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس کو مقامِ اثبات میں پیش کرنا درست نہیں، معنیٰ شعر یہ ہیں کہ ہر دو بھائی یعنی ہر دو متصل چیزیں کبھی نہ کبھی ایک دوسرے سے جدا ہو جاتی ہیں، مگر (فَرْقَدَانْ) کہ یہ دونوں تابقائے دنیا ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

۲ قوله: واعراب سویٰ الخ. (غَیْر) کا اعراب بیان کرنے کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ (سِوَیٰ) اور (سَوَآء) کا اعراب مقام استثنا میں بیان فرماتے ہیں **کمافی تسهیل الکافیة** کہ وہ بر بنائے ظرفیت نصب ہے (سِوَیٰ) میں تقدیری اور (سَوَآء) میں لفظی بر مذہب اصح اور یہ اصح مذہب سیبویہ ہے جو نحاتِ بصریہ ممتاز ہیں اور یہ دونوں ان کے نزدیک لازم الظرفیۃ ہیں اور نحاتِ کوفیہ نے فرمایا کہ مقام استثنا میں وہ (غَیْر) کی طرح ہے، اس پر رفع، نصب، جر تینوں اعراب آتے ہیں جیسے: (غَیْر) پر رفع جیسے: وَلَمْ یَبْقِ سِوَیٰ الْعَدْوَان دِنَّاهُمْ کَمَا دَانُوْا کہ اس میں (سِوَیٰ) کلام غیر موجب میں واقع اور فاعل (لَمْ یَبْقِ) ہونے کی بنا پر تقدیراً مرفوع ہے اور جر جیسے:

تَجَانَفَ عَنْ جَوِّ الیَمَامَةِ نَاقَتِیْ   وَمَاعَدَلَتْ عَنْ اَهْلِهَا لِسِوَائِکَا

یہ بھی کلام غیر موجب میں واقع اور لفظاً مجرور بلام ہے اور اس میں (جَوّ) بمعنی طریق اور نصب جیسے: (مَارَأَیْتُ سِوَیٰ زَیْدٍ) وجہ اختلاف کی تفصیل یہ کہ (سِوَیٰ) بمعنی مستوی در اصل صفت[۱] ظرف مکان ہے یعنی لفظ (مَکَان) جیسے اس آیت کریمہ میں: فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا اَنْتَ مَکَانًا سُوًی، پھر اس کا استعمال استثنا میں بایں اعتبارات قرار دیا گیا کہ موصوف کو محذوف قرار دے کر اس کو اس کے قائم مقام[۲] اعتبار کیا مگر معنی وصفی (استواد) سے نظر قطع کرتے ہوئے تو (سِوَیٰ) بمعنی

(مکان) ہوگیا پھر بمعنی (مکان) بلحاظ افادہ معنی بدل اعتبار کیا گیا کہ لفظ (مکان) معنی (بدل) کا افادہ کرتا ہے جیسے: اَنْتَ لِیْ مَکَانَ عَمْرٍو ای بَدْلَهٗ کیوں کہ (بدل) قائم مقام ہوتا ہے (مبدل منه) کے مکان میں، پھر استثنا کیں بمعنی (بدل) اعتبار کیا گیا کہ اس سے معنی استثنا مفہوم ہوتے ہیں جب جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ بَدَلَ زَیْدٍ کہا جائے تو یہی مفہوم ہوتا ہے کہ (زید) نہیں آیا، پھر معنی (بدل) سے مجرد کر کے مطلق استثنا کے لئے قرار دیا گیا، اس تفصیل سے ظاہر ہوا کہ (سِوَیٰ) باعتبارِ اصل صفت ظرف ہے، بحالت استثنا صفت ظرف نہیں۔ نحاتِ بصریہ نے معنی اصلی کی طرف نظر کی کیوں کہ صفات ظروف کے متعلق بعد حذف موصوفات کلام عرب میں معہود بھی ہے کہ ان کی حالت اصلی کا اعتبار کرتے ہیں اور حالت اصلی کا مقتضی نصب علی الظرفیہ ہے کہ صفت کا اعراب اسی جہت سے ہوتا ہے، جس جہت سے موصوف کا اور یہاں پر موصوف یعنی (مکان) کا اعراب نصب بنابر ظرفیت ہے تو (سِوَیٰ) کا اعراب بھی نصب بنابر ظرفیت ہوا اور اس کے اصح ہونے کی وجہ وہی معہودیت اور نحاتِ کوفیہ نے بحالت استثنا معنی مرادی کی طرف نظر کرتے ہوئے جو ظرفیت نہیں لفظ (غیر) کے حکم میں قرار دیا کہ جیسے: (غیر) پر بحالتِ استثنا تینوں اعراب جاری ہوتے ہیں اس پر بھی تینوں اعراب جاری کرنے کا حکم کیا۔

فائدہ: اولیٰ اصل تو یہی ہے کہ (اِلَّا) استثنائیہ کے بعد اسم واقع ہو لیکن کبھی اس کے بعد بصورت مستثنیٰ مفرغ فعل مضارع واقع ہوتا ہے جس کو خبر مبتدا قرار دیتے ہیں جیسے: (مَا زَیْدٌ اِلَّا یَقُوْمُ) یا حال جیسے: (مَاجَاءَ نِیْ زَیْدٌ اِلَّا یَضْحَكُ) یا صفت جیسے: (مَاجَاءَ نِیْ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا یَقُوْمُ وَیَقْعُدُ) تفریغ کا اعتبار کیا گیا تا کہ (اِلَّا) عمل سے ملغی ہو جائے ان کے قول پر جو (اِلَّا) کو مستثنیٰ میں عامل قرار دیتے ہیں، وجہ الغائیہ کہ فعل (اِلَّا) کے مابعد کا طالب ہے اور عمل میں اس سے اقویٰ۔ لہٰذا (اِلَّا) پر مقدم کیا گیا **کما فی حاشیة الصبان**، جلد: دوم، ص: ۱۰۹، **نقلاً عن اسم**، اس سے قول دوم پر الغا کی وجہ بھی مستفاد ہوتی ہے فتامل یا عمل میں وسیلہ بننے سے ملغی ہو جائے ان کے قول پر جو مستثنیٰ میں فعل کو بواسطہ (اِلَّا) عامل قرار دیتے ہیں۔

نظر برآں (اِلَّا) کو اس کے مقتضی یعنی (اسم) سے دفع کرنا آسان ہو جائے گا کیوں کہ بوجہ الغا اس کی شوکت ٹوٹ گئی اور فعل کے مضارع ہونے کا اعتبار اس لئے کیا گیا کہ وہ اسم یعنی اسم فاعل کے مشابہ ہے حرکات وسکنات اور حروف میں اور فعل ماضی کا وقوع بھی جائز ہے مگر دو قیدوں میں سے ایک کے ساتھ یا تو (قد) کے ساتھ ہو جیسے: (مَا النَّاسُ اِلَّا قَدْ قَامُوْا) تا کہ ماضی اسم کے ساتھ مشابہ ہو جائے بایں طور کہ (قد) اس کو

باعتبار زمانہ فعل حال سے قریب کرتا ہے اور فعل حال مضارع کی طرح اسم کے مشابہ ہے یا (اِلَّا) سے پیشتر ماضی منفی ہو جیسے: (مَا اَتَیْتُهُ اِلَّا اَتَانِی) جب کہ یہ قصد کیا جائے کہ مضمون جملہ مابعد کا تعقب لازم ہے۔ مضمونِ جملہ ماقبل کے لئے اور یہ قصد کرنے پر (اِلَّا) کا ماقبل شرط کے ساتھ اور مابعد جزا کے ساتھ مشابہ ہو جائے گا کہ جزا بھی غالباً شرط کے بعد ہوا کرتی ہے، جب (اِلَّا) کے ماقبل اور مابعد کو شروط و جزا کے ساتھ مشابہت ہوئی، جس طرح شرط و جزا ماضی ہوتے ہیں ان کا ماضی ہونا بھی جائز ہوا جیسے مثالِ مذکور، بلکہ مضارع بھی جائز ٹھہرا کہ شرط و جزا جیسے ماضی ہوتے ہیں مضارع بھی، بلکہ دونوں کا ماضی اور مضارع ہونا غالب ہے۔ چنانچہ (مَا اَزُوْرُہ اِلَّا یَزُوْرُنِی) بھی جائز قرار پایا۔

فائدۂ ثانیہ: کبھی اِلَّا استثنائیہ اور (لَمَّا) بمعنیٰ اِلَّا استثنائیہ فعل ماضی پر داخل ہوتے ہیں جب کہ ان سے پیشتر قسم سوال ہو جیسے: (نَشَدْتُكَ بِاللهِ اِلَّا فَعَلْتَ) اس میں (نَشَدْتُكَ بِاللهِ) قسم ہے اور اِلَّا فَعَلْتَ جواب قسم بایں طور کہ (فَعَلْتَ) بتاویل (فِعْلَكَ) ہے اور (اِلَّا) سے پیشتر (مَا اَطْلُبُ مِنْكَ) مقدر بقرینہ قسم سوال اب تقدیر عبارت یوں ہوگی: (نَشَدْتُكَ بِاللهِ مَا اَطْلُبُ مِنْكَ اِلَّا فِعْلَكَ) اور جیسے: (عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَّا ضَرَبْتَ كَاتِبَكَ سَوْطًا) اس میں (عَزَمْتُ عَلَيْكَ) قسم ملوک ہے کہ ملوک بایں الفاظ قسم کھایا کرتے ہیں اور (لَمَّا) بمعنیٰ (اِلَّا) اس سے پیشتر (مَا اَطْلُبُ مِنْكَ) مقدر جواب قسم اور (ضَرَبْتَ) بتاویل (ضَرْبَكَ) تقدیر عبارت یوں ہوگی: (عَزَمْتُ عَلَيْكَ مَا اَطْلُبُ مِنْكَ لَمَّا ضَرْبَكَ كَاتِبَكَ سَوْطًا) یہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ ہیں جو اپنے فرمان بنام ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تحریر فرمائے تھے بایں وجہ کہ بخدمت امیر المومنین ارسال کردہ مکتوب میں ان کے کاتب نے اعرابی غلطی کی تھی، وہ یہ کہ (مِنْ اَبِیْ مُوْسٰی) کی جگہ (مِنْ اَبُوْ مُوْسٰی) لکھ دیا تھا، (لَمَّا) اور (اِلَّا) میں یہ فرق ہے کہ (لَمَّا) ہمیشہ استثنا میں نفی کے بعد آتا ہے، خواہ نفی ملفوظ ہو یا مقدر اور ہمیشہ مستثنیٰ مفرغ پر داخل ہوتا ہے بخلاف (اِلَّا) کہ اس میں یہ دونوں باتیں ضروری نہیں، "شرح رضی"۔۱۲

ترکیب

قوله: وضعف في غيره. میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ضَعُفَ) ماضی معروف مبنی

بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے حَمْلِ اِلاَّ بر غیر (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے جمع منکور غیر محصور (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (ضَعُفَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واعراب سویٰ وسوآء النّصب علی الظّرفية.

میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (اِعْرَابُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (سِوَیٰ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً بکسرہ یا بالفتح کَمَا مَرَّ معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (سَوَآءِ) مراد اللّفظ مجرور لفظاً مع تنوین یا مجرور بفتح بغیر تنوین معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (اَعْرَابُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (اَلنَّصْبُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (نَصْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر (علٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلظَّرْفِيَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (ظَرْفِيَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر متعلق نسبت ہوا جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے (اَلنَّصْبُ) سے متعلق نہ ہوگا کیوں کہ وہ بمعنی اصلاحی ہے مصدری معنی میں نہیں، مبتدا اپنی خبر اور متعلق نسبت سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: علی الاصحّ. میں (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلْاَصَحّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَصَحّ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ دخول الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْمَذْهَبِ) (اَلْاَصَحّ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھٰذَا) (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

﴿خبر[1] کان واخواتھا﴾

اسی سے کَانَ اور اس کے نظائر کی خبر ہے

ھو[2] المسند بعد دخولھا مثل کان زیدٌ قآئمًا

وہ ایسا اسم منصوب ہے جو مسند ہو ان کے دخول کے بعد جیسے کَانَ زیدٌ قآئمًا

[1] **قولہ: خبر کان الخ.** بقرینۂ سابق یہاں پر بھی (ومنہ) مقدر ہے جس میں (واو) حرف عطف اور (منہ) خبر مقدم اور (خبرِ کَانَ وَاَخوَاتِھَا) مبتدائے مؤخر۔

[2] **قولہ: ھو المسند الخ.** مستثنیٰ کی بحث سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے خبرِ کَانَ وغیرہ کا ذکر فرماتے ہیں، اوّلاً اس کی تعریف بیان فرمائی کہ وہ ایسا اسم منصوب ہے جو (کَانَ) وغیرہ داخل ہونے کے بعد مسند ہو جیسے: (کَانَ زَیدٌ قَائِمًا)

سوال: عبارت متن میں (اَلْاِسْمُ) مذکور نہیں، پھر اس کی تقدیر کس قرینہ سے اختیار کی گئی؟

جواب: بایں قرینہ کہ زیر بحث اسم منصوب محدود ہے اور خبر (کَـانَ) وغیرہ اس کی نوع اور نوع کی تعریف میں جنس معتبر ہوتی ہے۔

سوال: یہ تعریف فاسد ہے کہ (کَانَ) وغیرہ کسی کی خبر پر صادق نہیں، کیوں کہ مثال مذکور میں (قَـائِمًا) خبر (کَانَ) ہے، حالانکہ یہ تعریف اس پر صادق نہیں آتی اس لئے کہ (دُخُولِھَا) میں ضمیر مجرور مضاف الیہ کا مرجع فقط (کَانَ) نہیں، بلکہ (کَانَ) اور اس کے (اَخوَاتُ) مرجع ہیں اور (قَائِمًا) مذکور پر یہ صادق نہیں آتا کہ وہ (کَانَ) اور (اَخوَاتُ) داخل ہونے کے بعد مسند ہو، وہ تو صرف (کَانَ) کے دخول کے بعد مسند ہے؟

جواب: عبارت میں تقدیر مضاف ہے یعنی (بَـعْـدَ دُخُـوْلِ اَحَـدِھَـا) اب معنی یہ ہوئے کہ وہ ایسا اسم منصوب ہے جو کَانَ اور اس کے (اخوات) میں سے کسی ایک کے داخل ہونے کے بعد مسند ہو اور شک نہیں کہ (قَـائِـمًا) مذکور پر یہ صادق ہے کہ وہ ان میں سے کسی ایک یعنی (کَانَ) کے دخول کے بعد مسند ہے۔ اسی طرح (اَخوَاتُ) میں سے ہر ایک کی خبر پر تعریف مذکور صادق آئے گی۔

سوال: بعد تقدیر مضاف بھی معرّف کے ہر فرد پر تعریف کا صدق مسلم نہیں۔اس لئے کہ یہاں پر (هُــوَ) معرّف ہے جس کا مرجع دو حال سے خالی نہیں یا تو (کَــانَ) اور اس کے (اَخَــوَاتٌ) کی خبر ہے۔اس تقدیر پر مجموعہ اخبار معرّف ہوا اور شک نہیں مجموعۂ اخبار پر یہ تعریف صادق نہیں آتی، کیوں کہ مجموعۂ اخبار تو وہ ہے جو سب کے دخول کے بعد مسند ہو، نہ وہ جو ان میں سے ایک کے دخول کے بعد مسند ہو یا مرجع خبر (کَــانَ) اور خبر (اَخَـوَاتٌ) میں سے ہر ایک ہے اس تقدیر پر خبر (کَانَ) پر تو صادق کہ وہ ان میں سے ایک یعنی (کَانَ) کے دخول کے بعد مسند ہوتی ہے لیکن خبر (اَخَــوَاتٌ) پر صادق نہیں کہ وہ تو سب (اَخَــوَاتٌ) کے دخول کے بعد مسند ہوگی، نہ ان میں سے ایک کے دخول کے بعد؟

جواب: دونوں مرجع نہیں، عبارت متن میں تقدیر مضاف ہے یعنی خَبَـرُ بَـابِ کَـانَ وَاَخَوَاتِهَا اور (هو) کا مرجع یہی (خَبَرُ) جو بسوئے (بَابُ) مضاف ہے اور یہی معرّف۔اب صدق تعریف میں اصلاً خفا نہیں کہ اس تقدیر پر معرّف خبر باب مذکور ہے اور معنی یہ ہیں کہ خبر باب مذکور ایسا اسم منصوب ہے جو (کَانَ) وغیرہ میں سے کسی ایک کے داخل ہونے پر مسند ہو۔اب تعریف پر کوئی غبار نہیں، اس لئے کہ خبر (بابِ مذکور) ہر ایک پر صادق ہے۔اس تعریف میں (اَلْاِسْمُ) مقدر جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور (اَلْـمُسْنَدُ) الخ فصل ہے جس سے معرّف کے ماسوا سب منصوبات نکل گئے بایں تفصیل کہ (اَلْمُسْنَدُ) کی قید سے وہ اسمائے منصوبہ جو مسند نہیں ہوتے جیسے حروف مشبہ بالفعل کا اسم اور لائے نفی جنس کا اسم اور حال غیر مشتق جیسے: (هٰـذَا بُسْرًا اَطْيَبُ مِنْهُ رُطَبًا) اور تمیز غیر مشتق جیسے: (عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا) اور مستثنٰی منصوب غیر مشتق جیسے: (جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا) اور مفعولِ مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہٗ، مفعول معہٗ اور مفعول بہ غیر مشتق اور (بَـعْـدَدُخُـوْلِهَا) کی قید سے وہ اسمائے منصوبہ جو مسند تو ہوتے ہیں، مگر ان میں سے کسی کے دخول کے بعد نہیں جیسے: خبر ماولا مُشَابِهٌ بِلَيْسَ اور حال مشتق جیسے: (جَاءَ نِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا) اور تمیز مشتق جیسے: (لِلّٰهِ دَرُّهٗ فَارِسًا) اور مستثنٰی منصوب مشتق جیسے: (مَاجَاءَ زَيْدٌ اِلَّا رَاكِبًا) اور مفعول بہ مشتق جیسے: (عَلِمْتُ زَيْدًا قَائِمًا) یا حکم مشتق میں جیسے: (عَلِمْتُ زَيْدًابَشَرًا)

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے خبر (کَانَ) وغیرہ کا ذکر فرمایا اسم (کَانَ) وغیرہ کو مرفوعات میں کیوں بیان نہ کیا؟

جواب: اس لئے کہ خبر ملحقات بمفعول سے ہے اور اسم ملحقات بفاعل سے نہیں، بلکہ فاعل میں داخل ہے۔

سوال: فاعل میں کیسے داخل ہوسکتا ہے، فعل فاعل کے ساتھ مل کر کلام تام ہوجاتا ہے اور (کَانَ) وغیرہ اسم کے ساتھ مل کر کلام تام نہیں ہوتے۔

جواب: فعل کا فاعل کے ساتھ مل کر کلام تام ہونا ضروری نہیں، کیوں کہ فاعل کی تعریف میں جو اسناد مذکور ہوئی وہ بمعنی نسبت ہے جو نسبت تام اور ناقص دونوں کو شامل۔۱۲

ترکیب

قوله: خبر كان واخواتها. میں (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (کَانَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَخَوَاتِ) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (کَانَ) (اَخَوَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (کَانَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر جس سے پیشتر (وَمِنْهَا) مقدر (و) حرف عطف مبنی بر فتح (من) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْمَنْصُوْبَاتُ) جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: هو المسند بعد دخولها. میں (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے خَبَرِ کَانَ وَاَخَوَاتِهَا (اَلْمُسْنَدُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسم موصول مبنی بر سکون (مُسْنَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم موصول (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (دُخُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مبنی بر سکون راجع بسوئے (خَبَرِ کَانَ وَاَخَوَاتِهَا) مگر بتقدیر مضاف ای بَعْدَ دُخُوْلِ اَحَدِهَا (دُخُوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (اَلْمُسْنَدُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف

مقدر (اَلْاِسْمُ) کی، (اَلْاِسْمُ) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل کان زیدٌ قائمًا. میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے خَبَرِ کَانَ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی (کَانَ) ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم کَانَ (قَائِمًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ یہ ترکیب بر قول مشہور ہے جس کے بعض نحات قائل ہیں اور مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک (کَانَ) وغیرہ کے مرفوع کو فاعل کہتے ہیں اور بعض دیگر نحات کے نزدیک مرفوع کو فاعل اور منصوب کو مفعول کہا جاتا ہے، کمافی الفوائد الشافیہ ۱۲۔

وامرہ[1] کامر خبر المبتداء ویتقدم[2] معرفة
اور اس کا حکم مانند حکم خبر مبتدا ہے اور متقدم ہوجاتی جب کہ معرفہ ہو
وقد یحذف[3] عاملہ فی مثل النّاس مجزیون
اور کبھی حذف کیا جاتا ہے اس کا عامل الناس مجزیون
باعمالھم اِنْ خیرًا فخیرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشرٌّ
باعمالھم ان خیرًا فخیر و ان شرًّا فشر جیسی ترکیب میں

۱؎ **قولہ: وامرہ کامر خبر الخ.** تعریف خبرِ (کَانَ) وغیرہ سے فراغت پاکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ اقسام واحوال اور شرائط میں اس کا حکم خبر مبتدا کے حکم کی طرح ہے کہ جس طرح خبر مبتدا کے یہ اقسام ہیں مفرد، جملہ، معرفہ، نکرہ، اسی طرح اس کے بھی اور جس طرح خبر مبتدا کے یہ احوال ہیں واحد ہونا، متعدد ہونا، مذکور ہونا، محذوف ہونا، اسی طرح اس کے بھی اور جس طرح مبتدا کی خبر جملہ کے لئے عائد بسوئے مبتدا شرط ہے، اسی طرح اس کے لئے بھی جب کہ جملہ ہو اور جس طرح مبتدا کی خبر مشتق کے لئے عائد بسوئے مبتدا شرط ہے، اسی طرح اس کے لئے بھی جب کہ مشتق ہو اور جس طرح خبر مبتدا کے اس عائد کا حذف بدون قرینہ جائز نہیں، اسی طرح اس خبر کے عائد کا بھی۔

۲؎ **قولہ: ویتقدم معرفۃ.** یہ قول سابق قول سے بمنزلہ استثنا ہے کہ خبر (کَانَ) وغیرہ کا حکم تمام احوال میں خبر (مبتدا) کی طرح ہے لیکن ایک حال میں اس کی طرح نہیں وہ یہ کہ بحالت معرفہ خبر مبتدا کا تقدم مبتدا پر جائز نہیں خبر (کَانَ) وغیرہ کا تقدم ان کے اسم پر جائز ہے۔

سوال: معرفہ کے ساتھ تخصیص بے سود ہے کہ نکرۂ مخصصہ ہونے کی حالت میں بھی اس کا تقدم جائز ہے جیسے: (کَانَ اَفْضَلُ مِنْكَ زَیْدٌ)

جواب: معرفہ سے مراد عام ہے، حقیقۃً ہو یا حکماً جیسے نکرۂ مخصوصہ وجہ جوازِ تقدم یہ کہ (کَانَ) کی خبر واسم اعراب میں مختلف ہوتے ہیں کہ خبر منصوب اور اسم مرفوع تو تقدم سے خبر کا التباس اسم کے ساتھ لازم نہ آئے گا کہ نصب خبر ہونے پر قرینہ ہے بخلاف مبتدا وخبر کہ اعراب میں متحد ہوتے ہیں کیوں کہ دونوں مرفوع تو تقدم سے خبر کا مبتدا کے ساتھ التباس لازم ہے جواز تقدم کی وجہ مذکور سے ظاہر ہوا کہ جواز تقدم اسی وقت ہے جب کہ دونوں کا یا ایک کا اعراب لفظی ہو کہ خبر ہونے یا اسم ہونے پر وہی قرینہ ہوتا ہے نہ اعراب تقدیری نہ محلی جیسے: (کَانَ الْمَنْطِقَ ھٰذَا) اس میں (اَلْمَنْطِقَ) کا نصب اس کے خبر ہونے پر قرینہ ہے تو (ھٰذَا) اسم مؤخر ہوا اور اگر کسی میں اعراب لفظی نہ ہو اور کوئی قرینہ بھی نہیں تو تقدم جائز نہ ہوگا جیسے: (کَانَ الْفَتٰی ھٰذَا) کہ اوّل میں اعراب تقدیری ہے اور دوم میں محلی اور اوّل کے خبر اور دوم کے اسم ہونے پر کوئی قرینہ بھی نہیں۔ لہٰذا اوّل کا اسم اور دوم کا خبر ہونا واجب اور اوّل کو خبر مقدم قرار دینا جائز نہیں اور اگر قرینہ ہو تو تقدم جائز ہوگا جیسے: (فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاھُمْ) کہ اس میں (تِلْكَ) خبر مقدم ہے اور (دَعْوَاھُمْ) اسمِ مؤخر اور کسی کا اعراب لفظی

نہیں کہ اوّل کا اعراب محلی ہے اور دوم کا تقدیری اور (تِلْكَ) کے خبر ہونے پر قرینۂ معنویہ وہ یہ کہ (دَعْوَاهُمْ) کی تعیین میں خفا تھا جو (تِلْكَ) خبر کے اثبات سے دور کیا گیا، (تِلْكَ) کا مشار الیہ وہ کلمات ہیں جو ماقبل میں مذکور ہوئے یعنی (يَاوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِيْنَ) اور فائدہ تقدم افادۂ حصر ہے کہ (تِلْكَ) منحصر فیہ اور (دَعْوَاهُمْ) منحصر اور معنی یہ کہ ان کافروں کا (دعویٰ) یعنی (پکار) ان کلمات میں منحصر تھی کہ بجز ان کلمات اور کچھ نہیں پکارا، یہی پکارتے رہے کذا یفھم من کنز الایمان فی ترجمۃ القران لمجدّد المائۃ الحاضرۃ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ۔

فائدہ: صَارَ، لَيْسَ، مَادَامَ، مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَاانْفَكَّ، مَافَتِئَ کی خبر فعل ماضی نہیں آتی کہ عرب سے مسموع نہیں۔

۳؎ **قولہ: وقد يحذف عاملہ الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے خبر کَانَ کا ایسا حکم بیان فرماتے ہیں جو خبر مبتدا کے لئے نہیں، وہ یہ کہ بروقت قرینہ کبھی اس کا عامل (کَانَ) حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہوا کہ (عَامِلُہٗ) میں ضمیر مضاف الیہ کا مرجع خبر کَانَ ہے، نہ خبر کَانَ و اخواتها کہ (اخوات) محذوف نہیں ہوتے۔ اس مرجع پر قرینہ عبارت آئندہ یعنی فی مثل النّاس مجزیون باعمالهم الخ کہ اس مثل سے مراد وہ ترکیب جس میں عامل کے حذف پر قرینہ ہو، نہ عامل خاص کے حذف پر۔ چنانچہ قرینہ اس آیت کریمہ میں (اِنْ) شرطیہ ہے کہ وہ اسم پر داخل نہیں ہوتا، کیوں کہ وہ شرط پر داخل ہوا کرتا ہے اور شرط فعل ہوتی ہے، نہ اسم، یہاں پر اسم پر داخل ہے تو معلوم ہوا کہ فعل محذوف ہے، چونکہ فعل خاص پر کوئی قرینہ نہیں تو فعل عام محذوف ہوا اور فعل عام (کَانَ) ہے نہ اس کے اخوات اور (فَخَيْرٌ) میں (فا) جزائیہ بھی کسی ایسی چیز کے حذف پر قرینہ ہے جس کے ساتھ (خَيْرٌ) مل کر جملہ ہو جائے کہ جزا جملہ ہوتی ہے، نہ مفرد اور (خَيْرٌ) مفرد ہے۔ **نظر بر آں** تقدیر یوں ہوگی: (اِنْ كَانَ عَمَلُهُمْ خَيْرًا فَجَزَائُهٗ خَيْرٌ) مثلاً اور جیسے حدیث شریف: (اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ) کہ اس میں عامل محذوف پر قرینہ (لَوْ) ہے کہ وہ بھی شرط کا مقتضی جو فعل ہوتی ہے اور فعل مذکور نہیں تو محذوف ہوا اور فعلِ خاص پر قرینہ مفقود تو فعلِ عام محذوف قرار دیا جائے گا اور وہ (کَانَ) ہے، نہ اس کے اخوات۔ تقدیر عبارت یہ ہوگی: (وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ)۔۱۲

ترکیب

قوله: وامره کامر خبر المبتداء. میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اَمْــرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خَبَـرِ كَـانَ وَاَخَوَاتِهَـا، (اَمْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (اَمْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (خَبَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلْمُبْتَدَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبْتَدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (خَبَرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (اَمْــرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (ثَـابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ویتقدم معرفة. میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے خبر كَـانَ وَاَخَوَاتِهَا (مَعْرِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً (يَتَقَدَّمُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وقد يحذف عاملہ في مثل الناس مجزيون باعمالهم ان خيرا فخير وان شرا فشر. میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (قَدْ) حرف تقلیل مبنی بر سکون (يُـحْـذَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (عَامِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے خبر كَانَ وَاَخَوَاتِهَا (عَامِلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (في) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلنَّاسُ مُجْزِيُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ اِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (يُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ النّاس مجزیون باعمالھم.

(اَلنَّاسُ) میں (ال) حرف تعریف برائے استغراق مبنی برسکون (نَاسُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مُجْزِیُوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع ہوا ماقبل مضمون اسم مفعول صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (بـا) حرف جار برائے سببیت مبنی برکسر (اَعْمَالِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف (ھُمْ) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے مبتدا (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (اَعْمَالِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُجْزِیُوْنَ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں،

اِنْ خیرًا فخیر. میں (اِنْ) حرف شرط مبنی برسکون (خَیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (کَانَ) جو مع اسم محذوف ہے (ای کَانَ عَمَلُھُمْ) اس میں (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (عَمَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اَلنَّاسُ (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (عَمَلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فا) جزائیہ مبنی برفتح (خَیْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر (جَزَائُھُمْ) محذوف کی (جَزَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اَلنَّاسُ (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (جَزَاءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

واِنْ شرًّا فشرٌّ. میں (و) حرف عطف مبنی برفتح (اِنْ) حرف شرط مبنی برسکون (شَرًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (کَانَ) جو مع اسم محذوف ہے یعنی (کَانَ عَمَلُھُمْ) اس میں (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح مجزوم محلاً (عَمَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اَلنَّاسُ (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (عَمَلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فا) جزائیہ مبنی برفتح (شَرٌّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر (جَزَائُھُمْ) محذوف کی (جَزَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

مضاف (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راء بسوئے اَلنَّاسُ (م) علامت جمع مذکر بنی برسکون (جَــزَاءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

ویجوز[1] فی مثلها اربعة اوجهٍ ویجب[2] الحذف
اور جائز ہیں اس جیسی ترکیب میں چار وجوہ اور واجب ہے حذف
فی مثل اِمَّا انت منطلقا انطلقتُ ای لان كُنتَ
امّا انت منطلقا انطلقتُ جیسی ترکیب میں یعنی لان کُنتَ

[1] **قوله: ویجوز فی مثلها الخ.** (مِثْلُ) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع صُوْرَةٌ مَّذْكُوْرَةٌ ہے اور اس کے (مِثْلُ) سے مراد ہر وہ ترکیب جس میں (اِنْ) شرطیہ کے بعد اسم ہو، پھر (فا)، پھر اسم چوں کہ (مِثْلِ ثَانِیْ) سے مراد یعنی ترکیب مذکور خاص ہے اور (مِثْلُ) اوّل سے جو ترکیب مراد تھی وہ عام۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے لفظ (مِثْلُ) کا الحاق کر کے یہاں پر (فِیْ مِثْلِهَا) فرمایا، ورنہ (فِیْهِ) فرماتے کہ یہ مختصر ہے اور مقصود حاصل۔ الغرض ایسی ترکیب میں چار وجوہ جائز ہیں:

اوّل: یہ کہ اسم اوّل کا نصب اور ثانی کا رفع اور تقدیر یہ کہ اِنْ كَانَ عَمَلُهُمْ خَيْرًا فَجَزَائُهُمْ خَيْرٌ۔

دوم: یہ کہ دونوں کا نصب اور تقدیر یہ کہ اِنْ كَانَ عَمَلُهُمْ خَيْرًا فَكَانَ جَزَائُهُمْ خَيْرًا۔

سوم: یہ کہ دونوں کا رفع اور تقدیر یہ کہ اِنْ كَانَ فِیْ عَمَلِهِمْ خَيْرٌ فَجَزَائُهُمْ خَيْرٌ۔

چھارم: یہ کہ اوّل اسم مرفوع اور دوم منصوب اور تقدیر یہ کہ اِنْ كَانَ فِیْ عَمَلِهِمْ خَيْرٌ وَكَانَ جَزَائُهُمْ خَيْرًا۔

ان وجوہ کی قوت اور ضعف کا دار و مدار قلّت حذف اور کثرتِ حذف پر ہے۔ چنانچہ ان میں بوجہ قلت حذف اوّل قوی تر ہے کیوں کہ اس میں تین اشیاء محذوف ہیں، اوّل (کـــان)، دوم اس کا اسم جانب شرط میں، سوم مبتدا جانب جزا میں، چھارم بوجہ کثرت حذف ضعیف تر کیوں کہ اس میں پانچ امور محذوف ہیں،

اوّل (کَانَ) دوم حرف جار (فی)، سوم مجرور یہ جانب شرط میں، چہارم (کَانَ)، پنجم اسمِ (کَانَ) یہ جانب جزا میں اور دوم وسوم وجہ متوسط ہے کہ ان میں محذوف چار اشیاء ہیں۔ چنانچہ وجہ دوم میں اوّل (کَانَ)، دوم اسمِ کَانَ جانب شرط میں، سوم (کَانَ)، چہارم اسمِ کَانَ جانب جزا میں اور وجہ سوم میں اوّل (کَانَ)، دوم حرفِ جار (فی)، سوم اس کا مجرور یہ جانب شرط میں، چہارم مبتدا یہ جانب جزا میں، جانب شرط اور جانب جزا میں حذف پر قرینہ وہی جو قولِ سابق کی تقریر میں مذکور ہوا۔

۲ **قوله: ویجب الحذف فی مثل الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ خبر (کَانَ) کے عامل یعنی (کَانَ) کے حذف وجوبی کا ذکر فرماتے ہیں۔ **نظر بر آں** (اَلْحَذْفُ) پر الف لام عوض مضاف الیہ ہوا یعنی وَیَجِبُ حَذْفُ عَامِلِهٖ کیونکہ یہ قول وَقَدْ یُحْذَفُ عَامِلُهٗ کے مقابل ہے اور ترکیب مذکور کے مثل سے مراد ہر وہ ترکیب جس کے اوّل (اَمَّا) بالفتح یا (اِمَّا) بالکسر ہو اور اس کے بعد ضمیر مرفوع منفصل اور اس کے بعد اسم منصوب لیکن مصنف علیہ الرحمۃ نے (اَمَّا) بالفتح پر مشتمل ترکیب کے ذکر پر اقتصار فرمایا کیوں کہ یہ مشہور تر ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ (اَمَّا اَنْتَ) کی اصل (لِاَنْ کُنْتَ) تھی (لام) کو حذف کیا کہ (اَنْ) مصدریہ سے حرفِ جار کا حذف قیاسی ہے۔ پھر فعل ناقص (کَانَ) کو بقرینۂ (اَنْ) کہ (اِنْ) شرطیہ کی طرح وہ بھی فعل کا متدعی ہے چوں کہ فعل خاص پر قرینہ نہیں۔ اس لئے فعل عام مقدر مانا گیا اور (مُنْطَلِقًا) منصوب ہے اس لئے ضرورت ہوئی کہ وہ فعل عام ناصب بھی ہو اور وہ نہیں مگر (کَانَ) جب اس کو حذف کیا گیا تو ضمیر مرفوع متصل ضمیرِ منفصل سے بدل گئی، کیوں کہ وہ فعل نہ رہا جس سے متصل تھی، اب (اَنْ اَنْتَ) رہ گیا، پھر (کَانَ) موصوف کے عوض (مَا) زائدہ لایا گیا کہ یہ (کَانَ) کی نظیر (لَیْسَ) کے ساتھ بکثرت مشابہ ہوتا ہے بایں معنیٰ کہ (لَیْسَ) نفی کے لئے آتا ہے اور (مَا) بکثرت نفی کے لئے اور زائد بقلت تو (اَنْ مَا اَنْتَ) ہوا۔ پھر بوجہ قربِ مخرج (اَنْ) کے نون کو میم سے بدل کر، میم کو میم میں ادغام کر دیا، پس (اَمَّا اَنْتَ) ہو گیا، چونکہ (مَا) کو عوض قرار دیا تھا۔ **نظر بر آں** (کَانَ) کا حذف واجب ہوا تاکہ عوض اور معوض عنہ کا اجتماع لازم نہ آئے۔ اس اصل کے پیش نظر ترکیب مذکور کا ترجمہ یہ ہوا تمہارے چلنے ہی کی وجہ سے میں چلا تھا، معنی مصدری (چلنے کا افادہ) (اَنْ) مصدریہ سے ہوا کہ وہ فعل کو معنی مصدری میں کر دیتا ہے **ماهو المشهور** اور حصر کا افادہ جار مجرور کی تقدیم سے اور (اِمَّا اَنْتَ) بالکسر کی اصل (اَنْ کُنْتَ) تھی جو عمل سابق میں کیا تھا، وہی اس میں بجز حذف لام کہ وہ اس میں ہے ہی نہیں اور معنی یہ کہ مضمونِ شرط زمانہ ماضی میں

مضمونِ جزا کے لئے سبب ہے، کیوں کہ مقام شرط میں واقع ہونے سے (کَانَ) کے معنی استقبالی نہیں ہوتے کمافی حاشیة الملاّ عبد الحکیم السیالکوٹی علٰی حاشیة الملاّ عبد الغفور رحمهما الله تعالٰی، ص: ۳۹۸۔ اب ترجمہ یہ ہوگا: میں چلا تھا اس لئے کہ تم چلے تھے۔ دونوں ترجموں کا حاصل ایک ہے بجز حصر کے، وہ اس میں نہیں، اوّل میں تھا۔۱۲

ترکیب

قوله: ویجوز فی مثلها اربعة اوجهٍ. میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی برفتح (یَجُوْزُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے اَلْجُمْلَةُ الْمَذْکُوْرَةُ (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَرْبَعَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیّز مضاف (اَوْجُهٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ (اَرْبَعَةُ) ممیّز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر فاعل (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ویجب الحذف فی مثل اَمَّا انت منطلقًا انطلقتُ ای لِاَنْ کُنتَ. میں (و) حرف عطف مبنی برفتح (یَجِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْحَذْفُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (حَذْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف اَمَّا اَنْتَ مُنْطَلِقًا اِنْطَلَقْتُ مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای) حرف تفسیر مبنی برسکون لِاَنْ کُنْتَ بتقدیر مُنْطَلِقًا اِنْطَلَقْتُ مراد اللّفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل معطوف علیہا اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہا اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ (مِثْل) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (یَجِبْ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنٰی (اَمَّا) مرکب از (اَنْ) اور (ما) نون کو میم کرکے میم میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اس میں (اَنْ) موصول حرفی مبنی برسکون (ما) عوض فعل ناقص محذوف وجوباً مبنی برسکون (اَنْتَ) میں

(اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل اسم فعل ناقص محذوف جو اصل میں متصل تھی مرفوع محلا مبنی بر سکون (ت) علامتِ خطاب (مِنْطَلِقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مذکر (مُنْطَلِقًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر فعل ناقص محذوف وجوبا اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا (ل) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر مقدر اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو (اِنْطَلَقْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (اِنْطَلَقْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں (ل) حرفِ جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اَنْ) موصول حرفی مبنی بر سکون (کُنْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح (مُنْطَلِقًا) مقدر (مُنْطَلِقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون (ت) علامت خطاب مذکر (مُنْطَلِقًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر (کُنْتَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (اِنْطَلَقْتُ) کا (اِنْطَلَقْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (اِنْطَلَقْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

﴿اسمُ[1] اِنَّ واخواتها﴾

اسی سے اِنَّ اور اس کے نظائر کا اسم ہے

هوالمسند[2] اليه بعد دخولها مثل اِنَّ زيدًا قائمٌ

وہ ایسا اسم منصوب ہے جو مسند الیہ ہو ان کے دخول کے بعد جیسے اِنَّ زیدًا قائمٌ

۱ **قولہ: اسم اِنَّ الخ.** (خَبرِ کَانَ) کے بیان سے فراغت پا کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اسم اِنَّ وغیرہ کا بیان شروع فرماتے ہیں۔ بقرینۂ سابق یہاں پر (و منہ) مقدر ہے جس میں (و) حرفِ عطف ہے اور (منہ) خبر مقدم اور اِسمُ اِنَّ وَاَخوَاتِھَا مبتدائے مؤخر۔

۲ **قولہ: ھو المسند الیہ الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اسمِ (اِنَّ) وغیرہ کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ وہ ایسا اسم منصوب ہے جو (اِنَّ) وغیرہ کے دخول کے بعد مسند الیہ ہو جیسے: (اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ)

سوال: عبارت متن میں (اَلْاِسْمُ) مذکور نہیں، پھر کس قرینہ سے اس کی تقدیر اختیار کی گئی؟

جواب: بایں قرینہ کہ زیر بحث محدود اسم منصوب ہے اور اسم اِنَّ وغیرہ اس کی نوع اور نوع کی تعریف میں جنس معتبر ہوتی ہے اور اسم منصوب محدود اس کی جنس ہے۔

سوال: یہ تعریف فاسد ہے کہ (اِنَّ) وغیرہ کسی کے اسم پر صادق نہیں، کیوں کہ مثال مذکور میں (زَیدًا) اسم (اِنَّ) ہے، حالانکہ یہ تعریف اس پر صادق نہیں آتی، اس لئے کہ (دُخُولِھَا) میں ضمیر مضاف الیہ کا مرجع فقط (اِنَّ) نہیں، بلکہ (اِنَّ وَاَخوَاتِھَا) مرجع ہیں اور (زَیْدًا) پر یہ صادق نہیں آتا کہ وہ ان سب کے دخول کے بعد مسند الیہ ہے، وہ تو صرف (اِنَّ) کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہے؟

جواب: عبارت میں مضاف مقدر ہے یعنی (بَعْدَ دُخُولِ اَحَدِھَا) اب معنی یہ ہوئے کہ وہ ایسا اسم منصوب ہے جو (اِنَّ) اور اس کے اخوات میں سے کسی ایک کے دخول کے بعد مسند الیہ ہو اور (زَیْدًا) پر یہ صادق کہ وہ ان میں سے ایک یعنی (اِنَّ) کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہے۔ اسی طرح (اَخوَاتُ) میں سے ہر ایک کے اسم پر یہ تعریف صادق آئے گی۔

سوال: بعد تقدیر مضاف بھی معرَّف کے ہر فرد پر یہ تعریف صادق نہیں، اس لئے کہ (ھو) معرَّف ہے جس کا مرجع دو حال سے خالی نہیں یا تو (اِنَّ) اور اس کے (اَخوَاتُ) کا اسم ہے۔ اس تقدیر پر مجموعۂ اسماء مرجع ہوا اور وہی معرَّف اور شک نہیں کہ مجموعۂ اسماء پر یہ تعریف صادق نہیں آتی، کیوں کہ مجموعۂ اسماء تو وہ ہے جو سب کے دخول کے بعد مسند الیہ ہو، نہ وہ جو ان میں سے کسی ایک کے دخول کے بعد مسند الیہ ہو یا مرجع اسمِ اِنَّ اور اسمِ (اَخــوَاتُ) میں سے ہر ایک ہے۔ اس تقدیر پر اسمِ اِنَّ پر تو صادق کہ وہ ان میں سے ایک یعنی (اِنَّ) کے دخول کے بعد مسند الیہ ہوتا ہے لیکن اسمِ (اَخوَاتُ) پر صادق نہیں کہ وہ تو سب (اَخوَاتُ) کے دخول کے بعد

مسندالیہ ہوگا، نہ ان میں سے ہرایک کے دخول کے بعد؟

جواب: دونوں مرجع نہیں، عنوان میں مضاف مقدر ہے یعنی (اِسْمُ بَابِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) اور (هو) کا مرجع یہی (اِسْم) جو (بَاب) کی طرف مضاف ہے اور یہی معرّف۔ اب صدق تعریف میں اصلاً خفا نہیں کہ اس تقدیر پر معرّف (اِسْمُ بَابِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) ہے اور معنی یہ ہیں کہ (اِسْمُ بَابِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) اسم منصوب ہے جو (اِنَّ) وغیرہ میں سے کسی ایک کے داخل ہونے کے بعد مسندالیہ ہو۔ اب تعریف پر کوئی غبار نہیں، اس لئے کہ (اِسْمُ بَابِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) ہرایک کے اسم پر صادق، اس تعریف میں (اَلْاِسْم) مقدر جنس ہے جو جملہ منصوبات کوشامل اور (اَلْمُسْنَدُ اِلَيْهِ بَعْدَ دُخُوْلِهَا) فصل جس سے باقی ماندہ منصوبات بایں تفصیل خارج ہوگئے کہ (اَلْمُسْنَدُ اِلَيْهِ) سے وہ منصوبات جو مسندالیہ نہیں ہوتے جیسے مفاعیل خمسہ تمیز، حال، مستثنیٰ منصوب، خبر کَانَ وغیرہ، خبر مَا ولَا مشابہ بلیس اور بَعْدَ دُخُوْلِهَا سے وہ اسم منصوب جو مسندالیہ تو ہوتا ہے لیکن ان میں سے کسی کے دخول کے بعد نہیں جیسے اسمِ لائے نفی جنس۔ ۱۲

ترکیب

قوله: اسم اِنَّ واخواتها. میں (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اِنَّ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَخَوَاتِ) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اِنَّ) بتاویل الکلمة (اَخَوَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (اِنَّ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (اِسْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر اس سے پیشتر (وَمِنْهَا) مقدر جس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِنْ) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت مبنی برسکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اَلْمَنْصُوْبَاتُ) جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: هو المسنداليه بعد دخولها. میں (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا (اَلْمُسْنَدُ) میں (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول مبنی برسکون

(مُسْنَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مصدر (مُسْنَدُ) یعنی اَلْاِسْنَادُ کہ (مُسْنَدُ) بمعنی اوقع الاسناد ہے (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے الف لام جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (دُخُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر سکون راجع بسوئے (اِنَّ وَ اَخَوَاتِهَا) (دُخُوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (مُسْنَدُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل اِنَّ زيدًا قائمٌ. میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اِنَّ زَيْدًا قَائِمًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ اِنَّ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدير ارادهٔ معنیٰ (اِنَّ) حرفِ مشبّہ بفعل مبنی بر فتح (زَيْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ اِنَّ (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، (اِنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

﴿المنصوب[1] بلا التی لنفی الجنس﴾

اسی	سے	ہے	بہ	منصوب	لائے	نفی	جنس

هو المسند[2] اليه بعد دخولها يليها نكرة

وہ ایسا اسم منصوب ہے جو اس کے دخول کے بعد مسند الیہ درآنحالیکہ لاَ کے بعد بلا فصل واقع نکرہ

مضافًا اومشبهًا بہٖ مثل لا غلام رجل

مضاف یا مشابہ بمضاف ہو جیسے لا غلام رجل

ظريف فيها ولا عشرين درهمًالك فان[۳]

ظریف فیہا و لا عشرین درھمًا لك پس اگر

كان مفردًا فهو مبنى علىٰ ماينصب به

مفرد ہو تو مبنی ہوگا علامت نصب پر

[۱] **قوله: المنصوب بلاالخ.** اسمِ اِنَّ وغیرہ کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے منصوب بلائے نفی جنس کا ذکر شروع فرماتے ہیں۔ بقرینۂ سابق یہاں پر بھی (ومنه) مقدر ہے جس میں (و) حرف عطف اور (منه) خبر مقدم اور المنصوب بلا الخ مبتدائے مؤخر۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر (اِسْمُ لَا الَّتِیْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ) کیوں نہ فرمایا جیسے سابق میں (اِسْمُ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) فرمایا تھا یا (خَبَرُ كَانَ وَاَخَوَاتِهَا) اُسلوبِ بیان بدلنے کی کیا وجہ؟

جوابِ اوّل: جوشارح رضیؒ نے بیان کیا، وہ یہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے (اِسْمُ لَا الَّتِیْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ) نہ فرمایا جیسے: (اِسْمُ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) فرمایا تھا۔ اس لئے کہ ان کا کلام منصوبات میں ہے، اور (لا) کے تمام اسم منصوب نہیں ہوتے بلکہ بعض (مِنْ) استغراقیہ کے معنی کو متضمن ہونے کی بناپر مبنی ہوتے ہیں جیسے: (لَا رَجُلَ)، چوں کہ مقصود اسم منصوب تھا۔ **نظر برآں** اس کو (اسم مبنی) سے ممتاز کرنے کے پیش نظر مذکورہ قیود کی احتیاج ہوئی، اس لئے کہ (اِسْمُ لَا) بغیر ان سب قیود کے منصوب نہیں ہوتا اور وہ قیود تین ہیں:

اوّل: نکرہ ہونا، **دوم:** مضاف یا شبہ مضاف ہونا، **سوم:** (لَا) کے بعد بلا فصل واقع ہونا۔ پس اگر ان میں سے ایک قید بھی مفقود ہو تو اسمِ (لَا) منصوب نہ ہوگا **کما یاتی** اور اگر مطلقاً اسمِ (لَا) کا بیان مقصود

ہوتا، خواہ منصوب ہو، خواہ مبنی، تو حسب عادت خود مصنف علیہ الرحمۃ کو یوں فرمانا کافی تھا: (هُوَ الْمُسْنَدُ اِلَيْهِ بَعْدَ دُخُوْلِهَا)، مقامِ تعریف میں قیودِ مذکورہ کے بیان کی ضرورت نہ تھی بخلاف (اِسْمِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا) یا (خَبرِ كَانَ وَاَخَوَاتِهَا) کہ یہ (مِنْ) استغراقیہ کے معنی کو متضمن ہو کر مبنی نہیں ہوتے۔

اقول: تعبیر مذکور کے لئے یہ وجہ تام نہیں، کیوں کہ یہ تسلیم کہ کلام منصوبات میں ہے لیکن ان میں تعمیم ہے کہ خواہ منصوب لفظاً ہوں یا تقدیراً یا محلاً۔ اسی واسطے اسمِ (اِنَّ) اور خبر (كَانَ) کی تعریف مذکور ضمائر منصوبہ کو شامل جو اسمِ (اِنَّ) یا خبر (كَانَ) واقع ہوں کہ وہ محلاً منصوب ہوتی ہیں۔ **نظر بر آں** یہ کہنا درست نہیں کہ (لَا) کے تمام اسم اسمِ منصوب نہیں ہوتے، بلکہ بعض مبنی ہوتے ہیں کہ اس قول سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ جو مبنی ہو وہ منصوب نہیں ہوتا، حالانکہ جمہور کے نزدیک اسم مبنی محلاً منصوب ہوتا ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ نے بھی اس کو اختیار فرمایا کما فی الفوائد الشّافیہ اور جب اسمِ مبنی بھی منصوب ہوا تو یہ قول بھی درست نہ رہا چونکہ مقصود اسم منصوب تھا۔ **نظر بر آں** اس کو (اِسْمِ مَبْنِیْ) سے ممتاز کرنے کے پیش نظر مذکورہ قیود کی احتیاج ہوئی، اس لئے کہ جب اسم مبنی بھی منصوب ہوا تو ممتاز کرنا باطل کہ نصب (مَابِهِ الْاِمْتِيَازْ) نہیں وہ تو (مَابِهِ الْاِشْتِرَاكْ) ہے چونکہ اس تقدیر (لَا) کے تمام اسم منصوب ہیں، لہٰذا حسب اُسلوبِ سابق مصنف علیہ الرحمۃ کو اسمِ (لَا الَّتِیْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ) فرمانا چاہئے تھا اور تعریف بھی یوں فرماتے: (هُوَ الْمُسْنَدُ اِلَيْهِ بَعْدَ دُخُوْلِهَا) تا کہ اسمِ مبنی کو بھی شامل ہو جاتی اور اگر بین الہلالین مذکورہ قول قول امام سیبویہ کے مسلک پر مبنی ہیں کہ ان کے نزدیک (اِسْمِ مَبْنِیْ) محلاً بھی منصوب نہیں ہوتا، بلکہ وہ اور خبر دونوں مرفوع بابتدار ہوتے ہیں تو (مبنی) کو اسمِ (لَا) کہنا درست نہیں، کیوں کہ اسمِ (لَا) تو وہی ہے جس میں (لَا) عامل ہو اور جب (مبنی) اسم (لَا) نہیں تو اب مذکورہ دونوں قول مبنی کو اسم (لَا) قرار دینے کی بنا پر درست نہ رہے اور اسم (لَا) صرف منصوب رہا۔ لہٰذا مصنف علیہ الرحمۃ کو حسب سابق (اِسْمُ لَا الَّتِیْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ) فرمانا چاہئے تھا؟

جوابِ دوم: جس کو عارف جامی قدس سرہ نے ذکر فرمایا، وہ یہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے (اِسْمُ لَا) نہیں فرمایا، اس لئے کہ نہ کل (اِسْمِ لَا) منصوبات سے نہ اکثر، تو اس کو مطلقاً منصوبات سے قرار دینا صحیح نہیں، نہ حقیقۃً (کہ کل کے کل منصوبات سے نہیں جیسے حال کہ کل کا کل منصوبات سے ہے) نہ مجازاً کہ اکثر منصوبات

سے نہیں جیسے مستثنیٰ اور تمیز کہ اکثر منصوب ہوتے ہیں، بلکہ منصوب غیر منصوب سے اقل ہے، کیوں کہ (لا) کے بعد واقع اسم کبھی منصوب ہوتا ہے، کبھی کبھی مرفوع تو منصوب اقل ہوا تو **اَلْمَنْصُوْب بِلَا** کے ساتھ تعبیر واجب ہوئی بخلاف باقی منصوبات کہ ان میں بعض اگر چہ کل کے کل منصوبات سے نہیں لیکن ان کے اکثر منصوبات سے ہیں **کمامرّ** تو اکثر کو کل قرار دے کر مجازاً کل کو منصوبات سے شمار فرما دیا۔ **نظر برآں** مستثنیٰ اور تمیز کو مطلقًا منصوبات سے شمار کرنا صحیح ہوا۔ اسی طرح **اِسْمِ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا** اور **خَبَرِ كَانَ وَاَخَوَاتِهَا** کہنا درست کہ یہ بھی اکثر منصوب ہوتے ہیں۔ اس جواب کو بیان کرکے عارفِ جامی قدس سرہ السامی نے تضعیف فرمادی، وجہ وہی جو اوپر گذری کہ مرفوع اسم (لَا) نہیں، کیوں کہ (لَا) اس میں عمل نہیں کرتا اور مبنی جمہور اور مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک محلًا منصوب ہوتا ہے تو (لَا) کے کل منصوب ہوئے، لہٰذا مطلقاً منصوبات سے شمار کرنا درست۔ **نظر برآں** حسب سابق (اِسْمِ لَا) فرمانا چاہئے تھا۔

جوابِ سوم: جو علامہ عصام علیہ الرحمۃ المنعام نے افادہ فرمایا، وہ یہ کہ جو اسم (لا) منصوب لفظاً یا تقدیراً ہوتا ہے، وہ نحات کے نزدیک (**اَلْمَنْصُوْبُ بِلَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ**) کے ساتھ مخصوص تھا اور اس کا بیان بھی اہم، کیوں کہ اس کے منصوب ہونے میں اختلاف نہیں بخلاف (مبنی) کہ اس کے منصوب ہونے میں اختلاف ہے **کمامرّ**، **نظر برآں** یہ تعبیر اختیار کی گئی اور اسی کی تعریف کو اختیار فرمایا بخلاف دیگر منصوبات کہ نحات کے نزدیک ان میں منصوب کے لئے کوئی مخصوص اسم نہیں جیسے مفعول فیہ، مفعول بہ، مفعول لہ، تمیز، مستثنیٰ کہ منصوب بھی ہوتے ہیں اور مجرور بھی، مگر ان میں منصوب کے لئے کوئی اسم مخصوص نہیں، سب کے لئے یہی اسماء ہیں اور **لِنَفْيِ الْجِنْسِ بِتَقْدِيْرِ** مضاف ہے یعنی (**لِنَفْيِ حُكْمِ الْجِنْسِ**) اس میں (**حُكْمِ**) بمعنی (**محكوم به**)، اور اس کے بعد (**عَنِ الْجِنْسِ**) مقدر، اب اصل عبارت یوں ہوئی: (**لِنَفْيِ حُكْمِ الْجِنْسِ عَنِ الْجِنْسِ**) اور معنی یہ ہوئے کہ جنس سے محکوم بہ کی نفی کرتا ہے اور جنس سے مراد جنس لغوی جو قسم شی سے عبارت ہے، جیسے انسان جنس ہے حیوان کی **حاشية الامير على مغني اللبيب**، جلد: اوّل، ص: ۱۷۹ میں ہے **اَىْ لِنَفْيِ بَعْضِ الْاَحْكَامِ عَنْ اَفْرَادِ الْجِنْسِ اللُّغَوِىْ اھ** بلکہ جنس سے مراد (ماهية) جو جنس لغوی سے عام ہے، **كمافي الوافيه شرح الكافية** اور **همع الهوامع** میں (نکرہ) اختیار فرمایا جو سب سے عام ہے۔ اب حاصل یہ ہوا کہ وہ (لا) جو نکرہ سے خبر کی نفی کرتا ہے **فَاحْفَظْهُ**۔

۲ **قوله: هو المسند اليه الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے المنصوب بلا کی تعریف فرماتے ہیں کہ وہ اسم منصوب ہے جو مسند الیہ ہو درآنحالیکہ (لَا) کے بعد بلا فصل واقع نکرہ ہو مضاف یا مشابہ بمضاف اس تعریف میں (اَلْاِسْم) مقدر بقرینۂ سابق (جنس) ہے جو تمام منصوبات کو شامل خواہ منصوب لفظاً ہوں یا تقدیراً یا محلاً اور اَلْمُسْنَدُ اِلَيْهِ الخ فصل جس سے محدود کے علاوہ جملہ منصوبات بایں تفصیل نکل گئے کہ (اَلْمُسْنَدُ اِلَيْهِ) سے وہ منصوبات جو مسند الیہ نہیں ہوتے جیسے: (خَبرِ كَانَ) اور (خبرِ مَا ولَا مُشَابِهٔ بِلَيْسَ) اور (حال) اور (تميز) اور (مستثنیٰ منصوب)، اور مفاعیلِ (خَمْسَة) اور (يَلِيهَا) سے (اسم حروف مشبّہ بالفعل) اور (نکرہ الخ) سے (لا) کا اسم مبنی کہ سابقہ جملہ قیود اس میں پائی جاتی ہیں، کیوں کہ منصوب بھی ہوتا ہے یعنی محلاً كَمَامَرَّ، مسند الیہ بھی ہوتا ہے۔ اور (لا) کے بعد بلا فصل واقع بھی لیکن نکرۂ مضاف یا مشابہ، مشابہ بمضاف نہیں ہوتا۔

سوال: (لَا) کے اسم مبنی کو یہ کہنا کہ وہ مشابہ بمضاف نہیں ہوتا درست نہیں، کیوں کہ قرآن کریم میں ہے: **لَاتَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ** اور **لَاعَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ**، اوّل میں (تَثْرِيْبَ) اور ثانی میں (عَاصِمَ) مبنی بر فتح اسمِ (لَا) ہیں، چوں کہ (عَلٰى) ظرف لغو (تَثْرِيْبَ) کا ہے، اور (مِنْ) ظرف لغو (عَاصِمَ) کا اور یہ دونوں اپنے اپنے ظرفِ لغو کے بغیر تام نہیں۔ **نظر بر آں** دونوں مشابہ بمضاف ہوئے کہ مشابہ بمضاف اس اسم کو کہتے ہیں جس کے معنی بدون انضمام امر دیگر تمام نہ ہوں۔

جواب: (عَلٰى) ظرفِ لغو (تَثْرِيْبَ) کا نہیں، بلکہ (ثَابِتٌ) خبر مقدر کا ظرفِ مستقر ہے اور (اَلْيَوْمَ) بھی اسی کا مفعول فیہ۔ **نظر بر آں** (تَثْرِيْبَ) مشابہ بمضاف نہ ہوا بلکہ مفرد ہے۔ اسی طرح (مِنْ) بھی (عَاصِمَ) کا ظرفِ لغو نہیں، حتیٰ کہ مشابہ بمضاف ہو جائے بلکہ (لَاعَاصِمَ) سے مفہوم شدہ (لَايَعْصِمُ) کا ظرفِ مستقر ہے اور اس میں ضمیر مستتر فاعل راجع بسوئے (عَاصِمَ) اور (اَلْيَوْمَ) مفعول فیہ ہے (ثَابِتٌ) مقدر کا جو (عَاصِمَ) کی خبر ہے، **لَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِيْهَا**، یہ (لَا) کے اس اسم منصوب کی مثال ہے جو مسند الیہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بعد بلا فصل واقع ہے اور نکرۂ مضاف بھی ہے اور اکثر نسخوں میں (ظَرِيْفٌ فِيْهَا) نہیں تو خبر محذوف ہے اور (**لَاعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَكَ**) اس کی مثال جو مسند الیہ واقع اس کے بعد بلا فصل نکرۂ مشابہ بمضاف ہے۔

۳ **قوله: فان کان مفرداً الخ.** (اَلْمَنْصُوْبُ بِلَا) کی تعریف ومثال سے فراغت پاکر منصف علیہ الرحمۃ یہاں سے تعریف میں واقع قیود کے فوائد کی تفصیل شروع فرماتے ہیں کہ اگر (لَا) کے بعد بلا فصل واقع مسندالیہ نکرہ مفرد ہو یعنی مضاف اور مشابہ بمضاف نہ ہو تو وہ علامت نصب پر مبنی ہوگا۔اس بیان سے دو باتیں ظاہر ہوئیں:

اوّل: یہ کہ (کَانَ) میں مستتر ضمیر کا مرجع (اَلْمُسْنَدُ اِلَیْهِ بَعْدَ دُخُوْلِهَا) ہے، نہ (اَلْمَنْصُوْبُ بِلَا) ورنہ اس شرطیہ کے معنی فاسد ہو جائیں گے کہ (اَلْمَنْصُوْبُ بِلَا) مفرد نہیں ہوتا کما سبق اور نہ (اسمِ لَا) مرجع ہے، ورنہ آنے والے شرطیہ کے معنی فاسد ہو جائیں گے کہ مفعول اسمِ (لَا) نہیں ہوتا۔

دوم: یہ کہ فائدہ مذکورہ صرف قید اخیر (مُضَافًا اَوْ مُشَبَّهًا بِهٖ) کے انتفاء پر مترتب ہے، باقی سابقہ قیود کی موجودگی معتبر۔ **نظر برآں** علامت نصب پر مبنی ہونے کا حکم اُس (اَلْمُسْنَدُ اِلَيْهِ بَعْدَ دُخُوْلِهَا) کے لئے ہے جو (لَا) کے بعد بلا فصل واقع ہو، اور نکرہ ہو، اور مضاف یا مشابہ بمضاف نہ ہو، علامت نصب واحد وغیرہ میں (فتحہ) ہے جیسے: (لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ) جمہور کے نزدیک (کسرہ بلا تنوین) ہوگا، اس لئے کہ یہ تنوین اگر چہ تنوین تمکن نہیں جو منافی بنا ہوتی ہے لیکن صورتاً اس کے ساتھ مشابہ ضرور ہے، **نظر برآں** مبنی پر یہ بھی ممنوع اور بعض کے نزدیک (کسرہ مع التنوین) کہ یہ تنوین مقابلہ ہے جو منافی بنا نہیں اور امام 'مازنی' کے نزدیک جمع مؤنث سالم مبنی بر فتح ہوتی ہے، دوسرے اسمار کی طرح جو (لَا) کے بعد مبنی بر فتح ہوتے ہیں، **طرداً للباب** اور علامتِ نصب مثنیٰ میں یائے ماقبل مفتوح جیسے: (لَا مُسْلِمَيْنِ فِي الدَّارِ) اور جمع مذکر سالم میں یائے ماقبل مکسور جیسے: (لَا مُسْلِمِيْنَ فِي الدَّارِ)

سوال: مثنیٰ اور مجموع کی مثالیں پیش کرنا درست نہیں کہ کلام مسندالیہ مذکور کے مفرد ہونے کی تقدیر پر ہے اور مثنیٰ ومجموع مفرد نہیں ہوتے، یہ تو اُس کے مقابل ہیں؟

جواب: اس کے جواب کی جانب ہم اشارہ کر چکے ہیں، وہ یہ کہ اس مقام پر مفرد سے مراد مثنیٰ اور مجموع کا مقابل نہیں، حتیٰ کہ مذکورہ مثالوں کا پیش کرنا درست نہ ہو، بلکہ مفرد سے مراد وہ جو مضاف اور مشابہ بمضاف نہ ہو اور شک نہیں کہ مذکورہ مثالوں میں مثنیٰ اور مجموع نہ مضاف ہیں، نہ مشابہ بمضاف، اس مسندالیہ کے مبنی ہونے کی وجہ یہ کہ اسم کا معنیٰ حرف کو متضمن ہونا اسباب بنا سے ہے اور یہ (مِنْ) استغراقیہ کے معنیٰ کو متضمن ہوتا ہے۔

نظر برآں یہ مبنی ہوا اور تضمن اس لئے کہ مثلاً (لَارَجُلَ فِی الدَّارِ) کی اصل (لَا مِنْ رَجُلٍ فِی الدَّارِ) ہے، کیوں کہ یہ سوال محقق یا مقدر (هَلْ مِنْ رَجُلٍ فِی الدَّارِ) کا جواب ہے اور سوال و جواب میں مطابقت ہوتی ہے تو سوال کی طرح جواب میں بھی (مِنْ) مذکور ہوا، پھر تخفیفاً جواب سے حذف کر دیا گیا اور اُس کا مدخول اس کے معنی کو متضمن ہو گیا، اسی واسطے استغراق کا افادہ ہوتا ہے، چوں کہ مدخول بر بنائے تضمن مبنی ہوا، اس لئے تنوین ساقط ہو گئی کہ وہ برائے تمکن تھی جو معرب کے ساتھ مخصوص ہے کہ مبنی پر نہیں آتی اور علامت نصب یعنی اس حرکت اور حرف پر مبنی ہوا جو قبل بنا حالت نصب میں اس پر آتی ہے، تا کہ حالت بنا اور حالت اعراب میں صورۃً موافقت رہے، ورنہ اصل بنا میں سکون ہے اور مضاف و (مشابہ بمضاف) اس لئے مبنی نہیں ہوئے کہ اضافت بسوئے اسم صریح سے جانب اسمیت راجح ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اسم اعراب کی طرف راجح ہوتا ہے کہ اعراب اسم میں اصل ہے بخلاف اضافت بسوئے جملہ کہ وہ بنا کے لئے مرجح ہے۔ یہ فائدہ قید اخیر یعنی (مُضَافٌ) اور (مشابہ بمضاف) کے انتفا پر مترتب ہوا۔۱۲

ترکیب

قوله: المنصوب بلا التی لنفی الجنس. (اَلْمَنْصُوْبُ) میں (ال) اسم موصول بمعنی اَلَّذِیْ مبنی بر سکون (مَنْصُوْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم موصول (بِا) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (لَا) غیر منصرف بوجہ علمیت و تانیث کہ بتاویل کلمۃ ہے مجرور بفتح تقدیراً موصوف (اَلَّتِیْ) اسم موصول مبنی بر سکون (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (نَفْیِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اَلْجِنْسِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد ذہنی مبنی بر سکون (جِنْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلاً بنا بر مفعولیت (نَفْیِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَبَتَتْ) مقدر کا (ثَبَتَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول (ثَبَتَتْ) فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَلَّتِیْ) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت مجرور محلاً

(لَا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (اَلْمَنْصُوْبُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر جس سے پیشتر (وَمِنْهَا) مقدر ہے اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِنْ) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلْمَنْصُوْبَاتْ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: هو المسند اليه بعد دخولها يليها نكرة مضافا او مشبهًا به.

میں (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْمَنْصُوْبُ بِلَا الَّتِیْ لِنَفْیِ الْجِنْسِ) (اَلْمُسْنَدُ) میں (ال) بمعنی الّذی اسم موصول مبنی بر سکون (مُسْنَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم بسوئے مصدر (مسند) یعنی (اَلْاِسْنَادُ) (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم موصول جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظًا مضاف (دُخُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال مبنی بر سکون راجع بسوئے لَا الَّتِیْ لِنَفْیِ الْجِنْسِ (يَلِیْ) فعل مضارع معروف مرفوع تقدیرًا معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمُسْنَدُ اِلَيْهِ (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے لَا الَّتِیْ لِنَفْیِ الْجِنْس (نَكِرَةٌ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا موصوف (مُضَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (نَكِرَةٌ) جس کی تانیث یہاں پر ساقط الاعتبار ہے کہ بدون (تا) جس لفظ کے کوئی معنی نہ ہوں جائز ہے کہ اس کی تانیث کا اعتبار نہ کریں **كمافی الفوائدالشافيه نقلاً عن شرح العصام**، (مُضَافًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (مُشَبَّهًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ

نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (نَكِرَةٌ) (ہا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مُضَافًا) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُشَبَّهًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف (مُضَافًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت (نَكِرَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً (يَلِيْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلاً ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنابر فاعلیت (دُخُوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (مُسْنَدُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل لاغلام رجل ظريف فيهاولاعشرين درهمالك.

میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (لَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِيْهَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَاعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَكَ مُرَادُاللَّفْظِ) مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَنْصُوْبُ بِلَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لاغلام رجلٍ ظريف فيها. میں (لا)

برائے نفی جنس مبنی بر سکون (غُلَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غُلَامَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم لَا (ظَرِيْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم لَا (ظَرِيْفٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر اوّل (فی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلدَّارُ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح

مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَــابِــتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر دوم لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

لاعشرین درهمًا لك. میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (عِشْرِیْنَ) مشابہ بجمع مذکر سالم منصوب بیائے ماقبل مکسور ممیّز (دِرْهَمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز (عِشْرِیْنَ) ممیز اپنی تمیز سے مل کر اسمِ لَا (لِ) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (كَ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَــابِــتٌ) مقدر کا (ثَــابِــتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَــابِــتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فان كان مفردًا فهو مبنى على ماينصب به. میں (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (كَــانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْــمُسْنَدُ اِلَیْهِ مذکور (مُفْرَدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ كَانَ (مُفْرَدًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ كَانَ (مَبْنِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (عَــلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (مَــا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (یُــنْــصَــبُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ھـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَـا) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (یُــنْــصَــبُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر

مجرور محلاً جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (مَبْنِیٌّ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔۱۲

وان[1] كان معرفة او مفصولاً بينه وبين لَا
اور اگر معرفہ ہو یا اس میں اور لَا میں فصل ہو تو
وجب الرّفع والتّكرير ومثل قضية[2] ولَا
رفع اور تکریر واجب ہوگی اور مثل قضیہ ولا
اَبَاحَسَنٍ لهامتأول
ابا حَسَنٍ لها متأوّل ہے

[1] **قوله: وان كان معرفة الخ.** اور اگر مسند الیہ مذکور (مَعْرِفَة) ہو یا (لَا) سے مفصول کہ متصل نہ ہو بلکہ دونوں میں کوئی چیز فاصل ہو تو اس کا رفع واجب ہے اور تکریر بھی۔ مسند الیہ مذکور کے معرفہ اور مفصول ہونے میں تردید از قبیل منع خلو ہے کہ اجتماع جائز اور خلو ممنوع یعنی صورتِ زیرِ بحث میں معرفہ اور مفصول دونوں کا ارتفاع نہ ہوگا، کیوں کہ مفصول کے ارتفاع کی تقدیر پر متصل ہوگا اور معرفہ کے ارتفاع کی تقدیر پر نکرہ۔ اب اگر نکرہ مفرد ہے جیسے: (لَارَجُلَ فِي الدَّارِ) تو یہ شرطیہ اولیٰ میں داخل اور اگر نکرہ مضاف یا مشابہ بمضاف ہے جیسے: لَاغُلَامَ رَجُلٍ فِي الدَّارِ اور لَاعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَكَ تو یہ اَلْمَنْصُوْبُ بِلَا میں، ہاں اجتماع جائز ہے جیسے: لَافِي الدَّارِ زَيْدٌ وَلَاعَمْرٌو اور دونوں میں سے ایک کا ارتفاع بھی جیسے: لَافِي الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا اِمْرَأَةٌ، **حاصل یہ کہ** بر تقدیر اجتماع اور ارتفاع مذکور چھ صورتیں متحقق ہوتی ہیں:

اوّل: یہ کہ معرفہ ہو، مفصول نہ ہو، نہ مضاف، نہ مشابہ بمضاف جیسے: لَازَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو،

دوم: یہ کہ معرفہ مضاف ہو، مفصول نہ ہو جیسے: لَاغُلَامُ زَیْدٍ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو،
سوم: یہ کہ مفصول ہو، نہ معرفہ، نہ مضاف، نہ مشابہ بمضاف جیسے: لَافِی الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا اِمْرَأَۃٌ
چہارم: یہ کہ مفصول ہو اور مضاف معرفہ نہ ہو جیسے: لَافِی الدَّارِ غُلَامُ رَجُلٍ وَلَا اِمْرَأَۃٍ،
پنجم: یہ کہ معرفہ بھی ہو اور مفصول بھی لیکن مضاف نہ ہو جیسے: لَافِی الدَّارِ زَیْدٌ وَلَا عَمْرٌو،
ششم: یہ کہ معرفہ بھی ہو اور مفصول بھی اور مضاف بھی جیسے: لَافِی الدَّارِ غُلَامُ زَیْدٍ وَلَاعَمْرٌو۔

ان چھ صورتوں میں مسندالیہ مذکور کا مبتدا ہونے کی بناپر رفع واجب ہے برتقدیر (مَعْرِفَۃٌ) اس لئے کہ (لَا) کی وضع کی گئی ہے کہ (جِنْس) یعنی (نَکِرَہ) سے کسی چیز کی نفی کرے تو بلحاظ وضع معرفہ میں عمل ممتنع ہوا اور دوسرا کوئی عامل لفظی ہے نہیں تو لامحالہ عامل معنوی کی طرف رجوع کیا جائے گا تا کہ عمل کا تحقق بدون عامل لازم نہ آئے اور وہ عامل معنوی ابتدا ہے۔ **نظر برآں** معرفہ مذکور مبتدا ہونے کی بناپر مرفوع ہوا اور برتقدیر مفصول اس لئے کہ (لَا) عمل میں ضعیف ہے، کیونکہ (اِنَّ) حرف مشبّہ بالفعل کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بناپر عمل کرتا ہے **کماسلف** اور (اِنَّ) کا عمل بوجہ مشابہت بالفعل ہے تو یہ فرع الفرع ہوا، **نظر برآں** عمل میں ضعیف۔ لہٰذا مفصول میں عمل نہ کرے گا اور دوسرا کوئی عامل لفظی ہے نہیں تو عامل معنوی کی طرف رجوع واجب۔ **نظر برآں** مفصول مبتدا ہونے کے باعث مرفوع ہوا اور مسندالیہ مذکور کی تکریر بھی واجب لیکن بشخصہٖ نہیں بلکہ بنوعہٖ یعنی یہ واجب ہے کہ دوسرا مسندالیہ ذکر کیا جائے جو اوّل پر معطوف ہو جیسے مذکورہ مثالوں میں گذرا برتقدیر معرفہ اس لئے واجب کہ جواب وسوال میں مطابقت رہے کیوں کہ لَازَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو جواب ہے اَزَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا اَمْ عَمْرٌو کا اور اس میں مسندالیہ مکرر ہے اور برتقدیر (نَکِرَہْ) بھی اسی وجہ سے کہ لَارَجُلٌ فِی الدَّارِ وَلَااِمْرَأَۃٌ جواب ہے اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمْ اِمْرَأَۃٌ کا، اس میں بھی مسندالیہ مکرر ہے، کذا فی غایۃ التّحقیق۔

۲ **قولہ**: **ومثل قضیۃ الخ**. یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے جو قول سابق (وَاِنْ کَانَ مَعْرِفَۃً وَجَبَ الرَّفْعُ وَالتَّکْرِیْرُ) پر وارد ہوتا تھا۔ سوال کی تقریر یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تھا جب مسندالیہ مذکور معرفہ ہو تو رفع اور تکریر واجب ہے اور (لَا اَبَاحَسَنٍ لَھَا) میں (اَبَاحَسَنٍ) معرفہ ہے، کیوں کہ یہ مولائے مشکل کشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیّت ہے اور کنیت از قبیل معرفہ، پھر بھی مرفوع

نہیں بلکہ منصوب ہے، کیوں کہ (اَبٌ) اسمائے ستہ مکبّرہ سے ہے جس کا اعراب بحالت نصب (الف) کے ساتھ ہوتا ہے اور یہاں (الف) ہی کے ساتھ ہے اور مکبّر بھی نہیں۔ لہٰذا قاعدۂ مذکورہ منتقض ہوگیا۔ جواب کی تقریر یہ کہ قولِ مذکور میں (اَبَاحَسَنٍ) بتاویل نکرہ ہے بدو طریق:

اوّل: یہ کہ بتقدیر مضاف ہے، اصل میں (لَامِثْلَ اَبِیْ حَسَنٍ لَهَا) تھا، مضاف کو حذف کرکے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کردیا اور اعراب مضاف یعنی نصب مضاف الیہ کو دیدیا تو **لَا اَبَا حَسَنٍ لَهَا** ہوگیا اور لفظ (مِثْل) چوں کہ ابہام میں ڈوبا ہوا ہے، اس لئے معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود نکرہ ہی رہا۔
نظر بر آں یہ (اَلْمَنْصُوْبُ بِلَا) میں داخل ہوا، نہ شرطیہ دوم میں، حتیٰ کہ سوالِ مذکور وارد ہوا۔

دوم: یہ کہ (اَبَاحَسَنٍ) مُأَوَّلٌ بِهٖ (فیصل) ہے بروزن (حَیْدَرٌ) بمعنی (فاصل بین الحق والباطل) تو (لَا اَبَا حَسَنٍ) بمعنی (لَا فَیْصَلَ) ہوا اور (فیصل) بنکرۂ مفردہ ہونے کی بنا پر مبنی بر فتح اس کے قائم مقام ہونے کی بنا پر (نکرۂ مفردہ) قرار پاکر مبنی بر الف ہوا کہ علامت نصب اسمائے ستہ مکبّرہ میں الف ہے۔ **نظر بر آں** یہ شرطیہ اوّل میں داخل ہوا، نہ شرطیہ دوم میں، حتیٰ کہ سوالِ مذکور وارد ہو۔

یاد رہے کہ ہر دو تاویل پر (حَسَنٌ) پر الف لام نہ آئے گا، اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے بغیر الف لام ذکر فرمایا ہے۔

اوّل پر اس لئے کہ (اَبَاحَسَنٍ) قائم مقام (مِثْل) ہے اور وہ (نِکْرَةٌ) **كَمَا ذَكَرْنَا** تو قائم مقام بھی صورتاً نکرہ رہے، چوں کہ (اَبَاحَسَنٍ) اس تاویل پر صورۃً نکرہ ہے اور درحقیقت معرفہ۔ **نظر بر آں** امام اخفش نے فرمایا کہ اس کی صفت نہ معرفہ آسکتی ہے کہ صورۃً نکرہ ہے، نہ نکرہ آسکتی ہے کہ درحقیقت معرفہ ہے، کیوں کہ کنیت ہے جو از قبیل معرفہ اور **دوم** پر اس لئے کہ جب (مُأَوَّلٌ بِهٖ) نکرہ (فیصل) ہوا اور وہ نکرہ ہے تو یہ بھی نکرہ قرار پایا بریں تقدیر اس کی صفت نکرہ آسکتی ہے (قَضِيَّةٌ وَلَا اَبَا حَسَنٍ لَهَا) فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے جو کسی واقعہ پر مشکل کشا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے حق میں فرمایا تھا، حاشیۃ الصّبان جلد: دوم، ص: ۴، اس میں (قضیۃ) بمعنی (حَادِثَةٌ عَظِيْمَةٌ) کمافی "سوالِ باسولی" مبتدائے محذوف (هٰذه) کی خبر ہے اور حاصل معنی یہ کہ یہ حادثۂ عظیمہ ہے جس میں فیصلہ دینے کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا انسان موجود نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ آپ مشکل واقعات کا فیصلہ صادر

کرنے میں بڑے ماہر تھے، آپ کو 'مشکل کشا' کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ اسی واسطے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (اَقْضَاکُمْ عَلِیٌّ) یعنی فیصلہ دینے میں تم سب کی نسبت 'علی' کو فوقیت حاصل ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مصنف علیہ الرحمۃ نے (نَحْوُ قَضِیَّۃٌ) الخ فرمایا جس سے مراد ہر وہ ترکیب کہ اس میں مسند الیہ مذکور بظاہر معرفہ ہو لیکن نہ مرفوع ہو، نہ مکرر، جیسے حدیث میں ہے: (اِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ) اس میں (قَيْصَرُ) بادشاہِ روم کا لقب ہے اور لقب از قبیل معارف تو قیصر معرفہ ہوا، پھر بھی نہ مرفوع ہے، نہ مکرر اور عرب کا مقولہ ہے: لَاهَيْثَمَ اللَّيْلَةَ لِلْمَطِيِّ اس میں (هَيْثَمَ) ایک سارق کا علم ہے، اس کے باوجود نہ مرفوع ہے، نہ مکرر، تو اس میں اور (قَيْصَرَ) ثانی میں یہی دو تاویلات کی جائیں گی۔١٢

ترکیب

قوله: وان كان معرفة او مفصولاً بينه وبين لا وجب الرّفع والتّكرير. (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلْمُسْنَدُ اِلَیْہِ (مَعْرِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (مَفْصُوْلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مصدر یعنی (فَصْلٌ) كَمَامَرَّ (بَيْنَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل معطوف علیہ مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم كَانَ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بَيْنَ) زائد جس کو تصحیح عطف کے لئے لایا گیا ہے کہ نحات بصریہ کے نزدیک ضمیر مجرور پر عطف بدون اعادۂ جار درست نہیں خواہ وہ جار حرف ہو یا مضاف كَمَا سَيَأْتِيْ (لَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (بَيْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (مَفْصُوْلاً) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف (مَعْرِفَةً) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (وَجَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب (اَلرَّفْعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (رَفْعٌ) مفرد منصرف

صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلتَّکْرِیْرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (تَکْرِیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (اَلرَّفْعُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل (وَجَبَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ومثل قضیة ولاابا حسنٍ لھامتأوّل. میں (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (قَضِیَّةٌ وَلَا اَبَا حَسَنٍ لَھَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (مُتَأَوَّلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علی اختلافِ القولین راجع بسوئے مبتدا (مُتَاَوَّلٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادہٗ معنیٰ (قَضِیَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر جس سے پیشتر (هٰذِهٖ) مقدر اس میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذہٖ) اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ولا ابا حسنٍ لھا. میں (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (اَبَا حَسَنٍ) علم مرکب جس کا جزو اوّل منصوب بالف اور جزو ثانی مشغول باعراب سابق اسمِ لَا (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے قَضِیَّةٌ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا (لَا) برائے نفی جنس اور (اَبَا حَسَنٍ) مبنی بر الف اسمِ لَا (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے قَضِیَّةٌ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل

پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَاْ (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، والتفصیل فی الشرح۔۱۲

وفی[۱] مثل لاحول ولاقوّۃ اِلّا باللّٰہ خمسۃ
اور مثل لا حول و لا قوّۃ اِلّا باللہ میں پانچ
اوجہ فتحھماو نصبُ الثّانی ورفعہ ورفعھما
وجوہ ہیں دونوں کا فتحہ اور فتح اوّل و نصب ثانی اور فتح اوّل و رفع ثانی اور دونوں کا رفع
ورفع الاوّل علٰی ضعف وفتح الثّانی
اور رفع اوّل یہ ضعیف ہے اور فتح ثانی

[۱] **قولہ: وفی مثل لاحول ولا قوّۃ اِلّا باللّٰہ الخ.** اب یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ ایسی ترکیب کا حکم بیان فرماتے ہیں جس کی بعض صورتوں میں (لَا) برائے نفی جنس ہو، بعض میں زائدہ، بعض میں مشابہ بلیس۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** جیسی ترکیب میں بحسب اللفظ یعنی اس ترکیب میں واقع مسند الیہ کی حرکت بنائی اور اعرابی کے اعتبار سے پانچ وجوہ جائز ہیں (**لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِـاللّٰہِ**) جیسی ترکیب سے مراد ہر وہ ترکیب جس میں باعتبارِ عطف (لَا) کی تکریر ہونے کے ساتھ ہر (لَا) کے بعد نکرہ بلافصل واقع ہو۔ پس ایسی ترکیب میں وجہ اوّل یہ کہ ہر دو نکرے مبنی بر فتح ہوں بایں سبب کہ دونوں (لَا) برائے نفی جنس ہیں جیسے: (**لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ**) اس تقدیر پر **عطف المفرد علی المفرد** بھی قرار دے سکتے ہیں بایں طور کہ (**قُوَّۃٌ**) کو (**حَوْلٌ**) پر معطوف قرار دیں اور دونوں کی خبر ایک یعنی (**مَوْجُوْدَانِ**) اب اصل عبارت یوں ہوگی: (**لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ مَوْجُوْدَانِ اِلَّا بِـاللّٰہِ**)

سوال: دونوں کی ایک خبر قرار دینا باطل ہے، ورنہ دو علّتِ مستقلہ کا ایک معلول پر اجتماع لازم آئے گا جس کا بطلان مخفی نہیں، کیوں کہ عامل حکم میں علّتِ مستقلہ کے ہوتا ہے اور معمول حکم میں معلول کے؟

جواب: بوجہ مماثلت دونوں (لَا) عامل واحد کے حکم میں ہیں، پس محذور مسطور لازم نہ آیا جیسے: (اِنَّ زَیْدًا وَاِنَّ عَمْرًا قَائِمَان) میں اس تقدیر پر ترکیب مذکور جملہ واحدہ ہوگی یا ازقبیل عَطْفُ الْجُمْلَۃِ عَلَی الْجُمْلَۃِ قرار دیں بایں طور کہ اوّل (لَا) کی خبر (مَوْجُوْدٌ) اور ثانی کی (مَوْجُوْدَۃٌ) مقدر ہے۔ اب اصل عبارت یوں ہوگی: (لَاحَوْلَ مَوْجُوْدٌ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ مَوْجُوْدَۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ) اور (بِاللّٰہِ) ظرفِ مستقر کو خبر قرار دینا درست نہیں کہ (اِلَّا) سے نفی ٹوٹ گئی تو (لَا) مستثنیٰ میں عامل نہ رہا۔ پھر وہ خبر کیسے ہو جائے گا؟ اوّل (لَا) کی خبر (مَوْجُوْدٌ) کے محذوف ہونے پر قرینہ ثانی (لَا) کی خبر (مَوْجُوْدَۃٌ) ہے بایں طور کہ (اِلَّا بِاللّٰہِ) میں جار مجرور متعلق کے مقتضی ہیں۔ **نظر برآں** اس سے پیشتر افعال عموم سے (مَوْجُوْدَۃٌ) خبر مقدم مانی گئی، اب وہ ملفوظ کے حکم میں ہوگئی کہ اَلْمُقَدَّرُ کَالْمَلْفُوْظِ پھر ملفوظ کے حکم میں ہونے کے بعد اس پر قرینہ ہوئی کہ اوّل (لَا) کی خبر (مَوْجُوْدٌ) محذوف ہے۔ اب تقدیر عبارت یوں ہوئی: (لَاحَوْلَ مَوْجُوْدٌ وَلَا قُوَّۃَ مَوْجُوْدَۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ) اس تقدیر پر (مَوْجُوْدٌ) اور (مَوْجُوْدَۃٌ) کا (اِلَّا بِاللّٰہِ) میں تنازع ہوا بر مذہب بصریہ ثانی یعنی (مَوْجُوْدَۃٌ) کے متعلق قرار دیا اور اوّل یعنی (مَوْجُوْدٌ) کے لئے مقدر مانا۔ پس عبارت اب یوں ہوگئی: لَاحَوْلَ مَوْجُوْدٌ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ مَوْجُوْدَۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ اس تقدیر پر ترکیب مذکور دو جملے ہوئی۔ فلم یتامل من نسب السہو الی العارفِ الجامی قدس سرہٗ السامی لجعلہ خبر الجملۃ الثانیۃ قرینۃ علٰی حذف خبر الجملۃ الاولٰی کما وقع ذالک للمولٰی محمد ابن موسیٰ البسنوی قدس سرہٗ القوی فی حاشیۃ علی الفوائد الضیائیہ لفہمہ ان العارف الجامی قدس سرہٗ السّامی جعل (اِلَّا بِاللّٰہِ) خبرًا للجملۃ الثانیۃ ولیس الامر کذلک کماذکرنا، اور امام سیبویہؒ کے نزدیک (لائے نفی جنس) عامل نہیں، اسم وخبر دونوں میں عامل ابتداء ہے لیکن اسم مبنی ہے۔ لہٰذا مرفوع محلًا اور خبر مرفوع لفظًا کہ معرب ہے اور امام زجاجؒ اور امام سیرافیؒ کے نزدیک اسم معرب منصوب لفظًا یہی (لا) عامل سقوط تنوین بوجہ ثقل کہ اسم (لا) کے ساتھ مرکب ہے اور خبر مرفوع، کمافی الفوائد الشافیہ فاحفظہ۔

وجه دوم: یہ کہ اوّل نکرہ مبنی بر فتح اور دوم منصوب لفظاً جیسے: (لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) اوّل نکرہ مبنی بر فتح اس لئے کہ (لا) برائے نفی جنس ہے تو شرطیہ اولیٰ میں داخل ہوا اور نکرہ دوم منصوب اس لئے کہ دوسرا (لَا) زائد برائے تاکید نفی ہے اور وہ معطوف ہے نکرۂ اوّل (حَـوْلَ) پر یا تو باعتبار محل قریب کہ (حَـوْلَ) کے لئے دو محل ہیں قریب اور بعید، باعتبارِ محل قریب منصوب ہے بلائے نفی جنس کا اسم ہونے کی بنا پر اور باعتبارِ محل بعید مرفوع ہے مبتدا ہونے کی بنا پر جب باعتبار محل قریب معطوف علیہ منصوب ہوا تو معطوف بھی منصوب کہ دونوں اعراب میں متفق ہوتے ہیں یا باعتبار لفظ اور لفظ (حَـوْلَ) بر فتح بنائی ہے جو معطوف یعنی (قُوَّةَ) کو دیا نہیں جاسکتا، کیوں کہ اسمِ (لَا) کے مبنی ہونے کے شرائط میں ایک شرط اتصال ہے جو یہاں پر مفقود، چونکہ معطوف علیہ یعنی (حَوْلَ) کی حرکت بنائی (فتح) عروض وزوال میں حرکت اعرابی (نصب) کے ساتھ مشابہ ہے کہ جس طرح معرب کو حرکت اعرابی (نـصب) بوجہ عامل (نـاصب) عارض ہوتی ہے، اسی طرح (حَوْلَ) کو حرکت بنائی (فتح) بوجہ (لَا) بایں طور کہ معنیٰ (مِنْ) استغراقیہ کے تضمّن کی بنا پر عارض ہوئی تھی اور اس تضمّن سے افادۂ استغراق مقصود تھا اور وہ موقوف نفی پر جو (لَا) سے مستفاد ہوتی ہے۔ **نظر بر آں** حرکت بنائی (فتح) کے عروض کا سبب (لَا) بھی ہوا، اسی طرح زوال میں کہ جس طرح ناصب کے زوال سے نصب زائل ہو جاتا ہے، اسی طرح (لَا) کے زوال سے نکرۂ مفردہ سے حرکت بنائی (فتح) **نظر بر آں** (فتح) بنائی بمنزلۂ نصب قرار پایا اور حرکت بنائی (فتح) اور (نصب) کے تشابہ سے (لَا) اور (نـاصب) میں تشابہ پیدا ہو گیا۔ **نظر بر آں** (لا) ناصب قرار پایا معطوف علیہ (حَوْلَ) میں باعتبارِ لفظ، نصب تنزیلی کے لئے اور معطوف (قُوَّةَ) میں نصب حقیقی کے لئے، اس تقدیر پر دونوں کی خبر ایک قرار دے سکتے ہیں جیسے: (لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ مَوْجُوْدَانِ اِلَّا بِاللّٰهِ اور ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بھی جیسے: لَاحَوْلَ مَوْجُوْدٌ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَاقُوَّةَ مَوْجُوْدَةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ، پہلی تقدیر کی طرح اس تقدیر میں بھی ترکیب مذکور جملۂ واحدہ ہوگی کہ اسم کا اسم پر عطف ہے اور خبر کا خبر پر اور وجہ تقدیر خبر دونوں میں اور وجہ تقدیر (اِلَّا بِاللّٰهِ) اوّل میں وہی جو وجہ اوّل میں گذری۔

وجه سوم: یہ کہ اوّل نکرہ مبنی بر فتح اور دوم مرفوع لفظاً جیسے: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ اوّل مبنی بر فتح اس لئے کہ (لَا) برائے نفی جنس ہے تو شرطیہ اولیٰ میں داخل ہوا اور دوم مرفوع اس لئے کہ (حَـوْلَ) پر باعتبارِ محل بعید معطوف ہے اور (لا) زائد برائے تاکید اور (حَوْلَ) باعتبار محل بعید مرفوع بابتدا، کَـمَـامَرَّ

اس صورت میں دوخبریں مقدر ہوں گی بایں طور کہ لَاحَوْلَ مَوْجُوْدٌ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَاقُوَّةٌ مَوْجُوْدَةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ اس میں (قُوَّةٌ) معطوف ہے (حَوْلَ) پر باعتبار محل بعید (حَوْلَ) میں عامل (لَا) برائے نفی جنس اور (قُوَّةٌ) میں عامل ابتدا اور (مَوْجُوْدَةٌ) معطوف ہے (مَوْجُوْدٌ) پر اوّل میں عامل ابتدا اور دوم میں (لَا) برائے نفی جنس۔ پس یہ ترکیب عاملین مختلفین کے معمولین پر عطف کی ہوئی جو بر مذہب امام فرّا جائز ہے، چوں کہ (لَا) برائے نفی جنس اور ابتدا عاملین مختلفین ہیں۔ اسی واسطے خبر واحد کی تقدیر جائز نہیں جیسے: (لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ مَوْجُوْدَانِ اِلَّا بِاللّٰهِ) ورنہ لازم آئے گا کہ خبر واحد کے رافع دو عامل ہوں یعنی (لَا) اور ابتدا، اور یہ باطل ہے، کیوں کہ عامل علّتِ مستقلہ کے حکم میں ہوتا ہے اور معمول حکم میں معلول کے اور دو علّت مستقلہ کا توارد ایک معمول پر باطل، تو دو عامل کا عمل ایک معمول میں بھی باطل۔ البتہ امام سیبویہ کے نزدیک خبر واحد کی تقدیر ہوسکتی ہے، وجہ یہ کہ ان کے نزدیک (لَا) برائے نفی جنس عامل نہیں تو (حَوْلَ) اور (قُوَّةٌ) دونوں میں عامل ابتدا ہوئی اور وہی خبر واحد (مَوْجُوْدَانِ) میں۔ اسی مذہب کے پیش نظر عارفِ جامی قدس سرہ السامی نے وجہ سوم میں فرمایا کہ خبر واحد کی تقدیر بھی جائز ہے اور تعددِ خبر کی تقدیر کا جواز جو ذکر فرمایا وہ بر مذہب جمہور ہے، بہر صورت یہ ترکیب بنظر عطف (قُوَّةٌ) بر محل (حَوْلَ) جملۂ واحدہ ہوگی، نہ دو جملے فَاحْفَظْهُ۔

وجہ چہارم: یہ کہ لائے اوّل برائے نفی جنس ملغی عن العمل اور لائے ثانی زائد برائے تاکید نفی اور ہر دو نکرے مرفوع بوجہ ابتدا جیسے: لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ، وجہ یہ کہ سوال (اَبِغَيْرِ اللّٰهِ حَوْلٌ وَقُوَّةٌ) کے جواب میں ہیں اور سوال میں مرفوع تھے تو جواب میں بھی مرفوع ہوئے، تاکہ جواب وسوال میں مطابقت رہے۔ اگر اس کو عطف المفرد علی المفرد کے قبیل سے قرار دیں تو خبر مقدر واحد ہوگی جیسے: لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ مَوْجُوْدَانِ اِلَّا بِاللّٰهِ اور یہ ترکیب جملۂ واحدہ اور اگر عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ کے قبیل سے قرار دیں تو دو خبر مقدر ہوں گی اور ترکیب مذکور دو جملے جیسے: لَاحَوْلٌ مَوْجُوْدٌ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا قُوَّةٌ مَوْجُوْدَةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ اس وجہ چہارم میں یہ بھی جائز ہے کہ (اِلَّا بِاللّٰهِ) کو ظرف مستقر مرفوع المحل قرار دے کر دونوں کی خبر قرار دیں تو ترکیب جملۂ واحدہ ہوگی یا (حَوْلٌ) اور (قُوَّةٌ) میں سے کسی ایک کی اور دوسرے کی محذوف بقرینۂ مذکور جیسے: لَاحَوْلٌ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَاقُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ، یہ تقدیر جب کہ (اِلَّا بِاللّٰهِ) مذکور کو (قُوَّةٌ) کی خبر قرار دیں تو (حَوْلٌ) کے بعد (اِلَّا بِاللّٰهِ) مقدر ہوگا بقرینۂ مذکور اور اگر (اِلَّا بِاللّٰهِ) مذکور کو

(حَوْلٌ) کی خبر قرار دیں تو (قُوَّةٌ) کے بعد (اِلَّا بِاللّٰهِ) مقدر ہوگا بایں طور لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا بِاللّٰهِ، اور اوّل (حَوْلٌ) کی خبر اور دوم (قُوَّةٌ) کی۔ اس صورت میں ترکیب مذکور دو جملے ہوگی بخلاف وجہ اوّل کہ اس میں (اِلَّا بِاللّٰهِ) ظرفِ مستقر ہو کر خبر لائے نفی جنس نہیں ہوسکتا کہ (اِلَّا) سے لائے نفی جنس کی نفی ٹوٹ گئی تو وہ مابعد (اِلَّا) میں عامل نہ رہا، تو پھر یہ ظرف مستقر ہو کر اس کی خبر کیسے ہوسکتا ہے اور صورتِ مذکورہ میں (لَا) عامل ہی نہیں، بلکہ ابتداء عامل تو نفی ٹوٹنے سے اس کے عمل پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

وجہ پنجم: یہ کہ اوّل نکرہ کا رفع اور دوم کا فتح، اوّل کا رفع اس لئے کہ یہ (لَا) مشابہ بلیس ہے مگر بایں وجہ رفعِ اوّل ضعیف کہ (لَا) مشابہ بلیس کا عمل قلیل ہے اور فتح دوم اس لئے کہ اس پر (لَا) برائے نفی جنس ہے۔

ترکیب

قوله: وفى مثل لا حول ولا قوة اِلَّا باللّٰه خمسة اوجه.

میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (خَمْسَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیز مضاف (اَوْجُهٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ (خَمْسَةٌ) ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لاحول ولاقوّة اِلَّا باللّٰه. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (حَوْلَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسمِ لَا (اِلَّا بِاللّٰهِ) مقدر بقرینۂ مابعد اس میں (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (بـا) حرفِ جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اسمِ جَلَالَتْ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح

راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (قُوَّةَ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح اسمِ لَا منصوب محلا (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

دوم: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (حَوْلَ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا) زائدہ برائے تاکید نفی مبنی بر سکون (قُوَّةٌ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف بر محل قریب (حَوْلَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسمِ لَا (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَانِ) مقدر کا (ثَابِتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا یعنی (حَوْلَ وَقُوَّةَ) (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَابِتَانِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

سوم: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (حَوْلَ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلا اسمِ لَا (اِلَّا بِاللّٰهِ) مقدر بقرینۂ مابعد اس میں (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرفِ جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا) برائے نفی غیر عامل لفظاً (قُوَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اِلَّا)

حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتَةٌ) مقدر کا (ثَـابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، کمالی محروم آفندی۔

چهارم: لَاحَولٌ وَلَا قوةٌ اِلَّا باللّٰه. میں (لَا) برائے نفی جنس ملغی عن العمل مبنی بر سکون (حَوْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا) زائدہ برائے تاکید نفی مبنی بر سکون (قُوَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (حَوْلٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (بـا) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتَـان) مقدر کا (ثَـابِتَـان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هـما) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَـابِتَان) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

پنجم: لاحولٌ ولَا قوّةَ اِلَّا باللّٰه. میں (لَا) مشابہ بلیس مبنی بر سکون (حَوْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ لَا (اِلَّا بِاللّٰهِ) مقدر بقرینۂ مابعد اس میں (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتًا) مقدر کا (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَـابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، لا مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (قُوَّةَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسمِ لَا (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع

متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَا (قَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فتحهما ونصب الثّاني ورفعه ورفعهما ورفع الاوّل علٰى ضعف وفتح الثّاني. میں (فَتْحُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (هُـمَـا) میں (هـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے (حَوْلٌ وَقُوَّةٌ) (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (فَتْحُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (اَلْاَوَّلُ) مقدر جس میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْـوَجْـهُ)، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (نَـصْـبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَلثَّـانِـيْ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَـانِيْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت صفت موصوف مقدر (اَلْاِسْمِ) کی موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (نَـصْـبُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف جس کا معطوف علیہ (وَفَتْحُ الْاَوَّلِ) مقدر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (اَلثَّـانِـيْ) مقدر جس میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَـانِيْ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً صفت موصوف مقدر (اَلْـوَجْـهُ) کی موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (رَفْـعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (هـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلثَّـانِـيْ (رَفْـعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف جس کا معطوف علیہ (فَتْـحُ الْاَوَّلِ) مقدر معطوف علیہ مقدر اپنے معطوف سے مل کر خبر (اَلثَّـالِـثُ) مقدر کی اس میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَـالِـثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت موصوف مقدر (اَلْوَجْهُ) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (رَفْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (هُـمَا) میں (ها)

ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید مبنی بر ضم راجع بسوئے حَوْلٌ وَقُوَّةٌ (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (رَفْعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (اَلرَّابِعُ) مقدر کی اس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (رَابِـعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت موصوف مقدر (اَلْوَجْهُ) کی موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (رَفْـعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَلْاَوَّلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَوَّلِ) غیر منصرف مجرور بکسرہ لفظاً بوجہ دخول الف لام منصوب محلاً بنا بر مفعولیت اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم یا بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْمِ) (اَلْاَوَّلِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (رَفْعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (ضُعْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هٰذَا) (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (هٰذَا) میں (هَـا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون (ذَا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فَتْـحُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَلثَّانِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (ثَانِیْ) اسم منقوص مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت صفت موصوف مقدر (اَلْاِسْمِ) کی موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (فَتْحُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (رَفْعُ الْاَوَّلِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (اَلْخَامِسُ) مقدر کی جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (خَامِسُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت موصوف مقدر (اَلْوَجْهُ) کی موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں اور اولیٰ یہ ہے کہ (خَمْسَةُ اَوْجُهٍ) کو معطوف علیہ قرار دیں اور (فتحهما) اپنے مابعد سے مل کر عطف بیان، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مبتدائے مؤخر ہو کہ یہ متبادر الی الذهن اور قلیل المؤنة ہے۔۱۲

و اذا[۱] دخلت الهمزة لم يتغير العمل و معناها

اور جب داخل ہو ہمزہ تو عمل متغیر نہ ہوگا اور ہمزہ کے معنی

الاستفهام والعرض والتمنّي ونعت[۲] المبنى

کبھی استفہام رہتے ہیں اور کبھی بمعنی عرض ہوتی ہے اور کبھی بمعنی تمنی اور (لا) کے اسم مبنی کی نعت

الاوّل مفردًا يليه مبني ومعرب رفعًا ونصبًا

اوّل مفرد متصل مبنی ہوتی ہے اور معرب مرفوع اور منصوب

مثل لارجلَ ظريفَ وظريفٌ وظريفًا والاّ

جیسے لا رجلَ ظریفَ اور ظریفٌ اور ظریفًا ورنہ

فالاعراب

اس کا حکم اعراب

[۱] **قوله: و اذا دخلت الهمزة الخ**. یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ ایک توہم کا دفع فرماتے ہیں، جو وجہ چہارم سے ناشی ہوا، جس میں (لَا) کے ملغی عن العمل ہونے کا بیان تھا۔ کسی متوہم نے یہ توہم کیا کہ جس طرح یہ (لَا) حرفِ جار کے داخل ہونے سے ملغی عن العمل ہوجاتا ہے جیسے: (جِئْتُ بِلَا مَالٍ) میں اسی طرح ہمزہ استفہام کے داخل ہونے سے، مصنف علیہ الرحمۃ اس توہم کو دفع فرماتے ہیں کہ جب اس (لَا) پر ہمزۂ استفہام داخل ہو تو اس کا عمل متغیر نہیں ہوتا، وجہ یہ کہ کلمۂ استفہام کسی عامل کے عمل کے لئے متغیر نہیں بخلاف حرفِ جار کہ اس کے داخل ہونے سے عمل (لَا) باطل ہوجاتا ہے، وجہ یہ کہ (لَا) کا عمل (انَّ)

کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر تھا اور (اِنَّ) کے واسطے صَدارت لازم تو اس کے لئے بھی لازم اور حرف جار کے دخول سے (لَا) کی صدارت جاتی رہی کہ اب وہ جار اور مجرور میں متوسط ہوگیا تو مشابہت کا انتفا ہوا۔ پس عمل باطل ٹھہرا بخلاف ہمزۂ استفہام کہ اس سے صدارت فوت نہیں ہوتی، کیوں کہ بمشابہت (اِنَّ) صدارت (لَا) کے لئے بایں معنی ضروری ہے کہ ایسے مرکّب تام کے شروع میں آئے جس پر سکوت صحیح ہو بایں معنی صدارت دخولِ ہمزہ کے بعد بھی باقی رہتی ہے جیسے: (اَلَا رَجُلَ فِی الدَّارِ) میں کہ (لَا) شروع میں ہے (رَجُلَ فِی الدَّارِ) کے اور یہ مرکب تام ہے جس پر سکوت صحیح اور ہمزہ استفہام کے لئے صدارت بایں معنی ہے کہ وہ (لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ) کے شروع میں اور یہ بھی مرکب تام ہے جس پر سکوت صحیح اور (بِلَا مَالٍ) میں یا جملۂ (بَقِیَ بِلَا سَبَبٍ) میں جو بحث غیر منصرف میں گذرا، (لَا) کوفیہ کے نزدیک اسم ہے بمعنیٰ (غیر) اور مابعد کی طرف مضاف حرفِ جار کا دخول، اس پر دلیل واضح کہ وہ اسم کا خاصہ ہے اور بعض اس کو حرفِ اعتراض کہتے ہیں کہ دو چیزوں کے درمیان معترض ہے اور اس کو (زَائِدَہْ) کے ساتھ بھی موسوم کرتے ہیں لیکن یہ (زَائِدَہْ) بایں معنی نہیں کہ کلام سے ساقط کردیا جائے تو اصل معنی باقی رہیں، بلکہ بمعنی (معترض بین الشیئین) اور ''تسہیل الکافیہ'' میں فرمایا کہ بعض نے توہم کیا کہ ہمزہ استفہام کے دخول سے (لَا) کا عمل بنا سے اعراب کی جانب متغیر ہوجاتا ہے اور استشہاد میں یہ شعر پیش کیا:

اَلَا رجلاً جزاہ اللّٰہ خیرًا ... یَدُلُّ عَلٰی مُحصَّلَۃٍ تَبِیْتُ

تُرَجِّلُ قَمَّتِیْ وَتُقِیْمُ بَیْتِیْ ... وتعطینی الْاِتَاوَۃَ مَابقیتُ

کہ (لَا رَجُلَ) میں اسم (لَا) مبنی بر فتح تھا، ہمزہ کے دخول سے بنائی جاتا رہا اور منصوب ہوگیا۔ مصنف علیہ الرحمۃ اس کے رَد میں فرماتے ہیں کہ ہمزہ استفہام کے دخول سے اس کا عمل متغیر نہیں ہوتا، اگر قبل دخول ہمزہ اس کا اسم مبنی بر فتح تھا تو بعد دخول بھی مبنی بر فتح رہتا ہے جیسے: (اَلَا رَجُلَ فِی الدَّارِ) اور اگر منصوب تھا تو منصوب رہتا ہے جیسے: (اَلَا غُلَامَ رَجُلٍ فِی الدَّارِ)

سوال: بنا بر فتح کو (لَا) کا عمل کہنا درست نہیں کہ لفظ (عمل) کا استعمال اصطلاحاً اعراب میں ہوتا ہے، نہ بنا میں؟

جواب: عبارت متن میں لفظ (عمل) بمعنی لغوی ہے یعنی (تاثیر) اور شک نہیں کہ (لَا) بنا بر فتح میں موثر ہے کما مرَّ عنقریب اور توہم مذکور کی وجہ رد یہ کہ استشہاد مذکور صحیح نہیں کہ اس میں (لَا) حرف نفی ہے جو

افعال پر داخل ہوا کرتا ہے، نہ برائے نفی جنس اور فعل محذوف مع مفعول اوّل (تُـرُوْنِنِیْ) ہے اور ہمزہ برائے استفہام اور جملۂ (یـدلُّ علٰی محصّلۃٍ) صفت (رَجُلاً) اور (جَـزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا) جملۂ عائیہ معترضہ ہے موصوف اور صفت کے درمیان اور (تَبِیْـتُ) فعل ناقص ماخوذ از (بَیْتُوْتَۃ) اور اس میں ضمیر (ھـی) مستتر اس کا اسم راجع بسوئے (مُـحَـصِّـلَۃ) جس کے معنی کان سے مٹی حاصل کرنے والی عورت، تا کہ اس سے سونا نکالے اور (تُـرَجّلُ) جملہ اس کی خبر ماخوذ از (تـرجیل) بمعنی شانہ کردن اور (قِـمَّۃ) بمعنی (راس) اور جملۂ (تُقِیمُ) اور جملۂ (تُعْطِی) جملۂ خبر پر معطوف اور (اِتَّاوَہ) بمعنی (شوۃ) شاعر بطور مزاح کہتا ہے کہ کیا تم مجھے ایسا مرد نہ بتاؤ گے، اللہ اُسے جزائے خیر دے، جو ایسی عورت کی طرف رہنمائی کرے، جو سونا نکالنے کی غرض سے کان کی مٹی لایا کرے، میرے سر میں کنگھا کیا کرے اور میرے گھر میں رہے اور جب تک میں زندہ ہوں، مجامعت پر مجھے معاوضہ دیتی رہے اور امام 'سیبویہ' کے نزدیک یہ (اَلَا) برائے تحضیض ہے کہ شاعر شخص مذکور کا پتہ بتانے پر مخاطبین کو اُبھارتا ہے اور امام 'یونس' کے نزدیک یہ (لَا) برائے نفی جنس ہے جس پر ہمزۂ استفہام بمعنی (تَمَنّی) داخل اور (رجل) کو تنوین ضرورتِ شعری کی بنا پر دی گئی، اصل میں (رَجُلَ) مبنی بر فتح تھا، اب معنی یہ ہوں گے کہ کاش! تم مجھے ایسے شخص کا پتہ بتاتے جو صفتِ مذکور کے ساتھ موصوف ہو۔ الغرض ہمزۂ استفہام کے دخول سے (لَا) کا عمل تو متغیر ہوتا نہیں، البتہ ہمزہ کبھی بمعنی استفہام رہتی ہے جیسے: (اَلَارَجُلَ فِـی الـدَّارِ) میں اور کبھی بمعنی (عـرض) ہو جاتی ہے جن کے معنی ہیں طلب برغبت جیسے: (اَلَا نُـزُوْلَ عِنْدِیْ) اے کاش! کہ میرے پاس اُترنا ہوتا اور کبھی بمعنی (تمنّا) جیسے: (اَلَا مَـاءَ اَشْرَبُہٗ) کاش پانی ہوتا، میں اس کو پی لیتا، یہ اس مقام پر بولتے ہیں جہاں پانی ملنے کی اُمید نہ ہو، کیوں کہ تمنّا کا استعمال محال میں ہوتا ہے یا ایسے ممکن میں جس کے حصول کی توقع منقطع ہو۔

سوال: (لائے) نفی جنس پر جب ہمزۂ استفہام داخل ہو تو مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کے تین معانی ذکر فرمائے: استفہام، عرض، تمنّی۔ ان تین پر اقتصار سے حصر مفہوم ہوتا ہے جو صحیح نہیں، کیوں کہ وہ کبھی تقریر کے لئے بھی آتی ہے اور کبھی توبیخ کے لئے اور کبھی انکار کے لئے، پھر تین مذکورہ معانی پر اقتصار کی کیا وجہ؟

جواب: چوں کہ ان تین میں اختلاف تھا، اس لئے اُن کے ذکر کی تخصیص فرمائی۔ چنانچہ امام 'سیرافی' نے فرمایا کہ ہمزہ استفہام جب حرفِ نفی پر داخل ہو تو مجرد استفہام کے لئے نہیں ہوتی اور امام 'اندلسی' نے فرمایا کہ

جب ہمزہ برائے (عرض) ہوتو (لَا) کے ساتھ مل کر حرف تخصیض ہوتی ہے۔اسی واسطے اس کے بعد واقع اسم کا نصب واجب ہے کیوں کہ اس وقت وہ اُن حروف سے ہے جو فعل کے ساتھ مخصوص ہیں اور امام 'سیبویہ' نے فرمایا کہ جب ہمزہ (تمنّي) کے لئے ہوتو (لَا) کا عمل بایں معنی متغیر ہو جاتا ہے کہ اس کے لئے خبر کی احتیاج نہیں رہتی اور اس کے بعد واقع اسم (اَتَمَنّٰى) فعل مقدر کا مفعول بہ ہوتا ہے، چنانچہ (اَلَا مَاءَ) کے معنی ہیں (اَتَمَنّٰى مَاءً) لیکن مفعول بہ ہونے کے باوجود رہے گا مبنی بر فتح ہی جیسے کہ امام 'مازنی' اور امام 'مبرّدؒ' کے نزدیک جو بصورت تمنّی (لَا) کے عمل کو متغیر نہیں مانتے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے انہیں کا مذہب اختیار فرمایا ہے۔

۲ **قوله: نعت المبنى الخ.** (اسمِ لائے نفی جنس) کے احکام سے فراغت پا کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کے توابع کا حکم بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ لائے نفی جنس کے اسم (مبنی) کی نعت اگر اوّل ہے اور (مفرد) ہے اور اگر (متصل) ہے تو اس کا مبنی ہونا بھی جائز ہے اور معرب ہونا بھی، اسم مبنی کہنے سے اسم (معرب) خارج ہو گیا کہ اس کی نعت معرب ہی ہوگی جیسے: (لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفًا فِي الدَّارِ) اور اوّل کہنے سے نعت ثانی، ثالث وغیرہ نکل گئی کہ وہ معرب ہی رہے گی جیسے: (لَا رَجُلَ ظَرِيْفَ كَرِيْمٌ فِي الدَّارِ) اور (مفرد) کہنے سے وہ نعت نکل گئی جو مضاف یا مشابہ بمضاف ہو کہ معرب ہی رہے گی جیسے: (لَا رَجُلَ حَسَنَ الْوَجْهِ فِي الدَّارِ) اور (متصل) کہنے سے وہ نعت خارج ہو گئی جو متصل نہ ہو کہ وہ معرب ہی رہے گی جیسے: (لَا غُلَامَ فِيْهَا ظَرِيْفٌ) ان چاروں صورتوں میں نعت کو مرفوع پڑھ سکتے ہیں اور منصوب بھی، مرفوع بلحاظ منعوت کے محل بعید جب کہ منعوت مبنی ہو، ورنہ مرفوع باعتبار محل منعوت جب کہ معرب ہو جیسے مضاف یا مشابہ بمضاف ہونے کی صورت میں اور جب کہ منعوت مبنی ہو تو منصوب، مبنی ہو تو باعتبار محل قریب یا باعتبار حمل بر لفظ ان چاروں صورتوں میں معرب ہونے کی وجہ یہ کہ اصل توابع میں یہ ہے کہ اپنے متبوعات کے اعراب میں تابع ہوں نہ بنا میں، کیوں کہ اصل اسم میں اعراب ہے نہ بنا کہ وہ تو عارض ہوتی ہے اور جو نعت صفات مذکورہ کے ساتھ موصوف ہو یعنی (لَا) کے اسم مبنی کی نعت ہو، اوّل ہو، مفرد ہو، متصل ہو، وہ مبنی بھی ہو سکتی ہے اور معرب بھی جیسے: لَا رَجُلَ ظَرِيْفٌ وَظَرِيْفٌ وَظَرِيْفَ معرب ہونے کی وجہ تو یہی جو مذکور ہوئی اور مبنی ہونے کی وجہ یہ کہ اس نعت کو منعوت پر محمول کر دیا گیا، چوں کہ منعوت مبنی بر فتح ہے، لہٰذا یہ بھی مبنی بر فتح وجہ حمل تین امور:

اوّل: یہ کہ باعتبار مصداق منعوت یعنی (لَا) کا اسم مبنی اور یہ نعت دونوں ایک ہیں اور لفظاً دونوں

میں اتصال۔ **دوم**: یہ کہ نعت مذکور (لَا) سے قریب ہے جو سببِ بنا ہے اور منعوت کا فصل بنظر اتحاد مصداق کلاَ فصل۔ **سوم**: یہ کہ نفی باعتبار معنی اسی نعت کی طرف متوجہ ہے نہ اسم (لَا) کی جانب، کیونکہ **لَارَجُلَ ظَرِيْفَ فِي الدَّارِ** سے (ظریف) کی نفی مفہوم ہوتی ہے، نہ مطلق رجُل کی بخلاف نعت منادیٰ کہ ندا منادیٰ سے متعلق ہوتی ہے، نہ نعت سے، اسی واسطے منادیٰ کی نعت مبنی نہیں ہوتی، مذکورہ بالا چار صورتوں میں توابع کے اندر امر اوّل اور دوم مفقود ہیں، اسی واسطے ان کی بنا جائز نہیں۔

سوال: جب کہ (لَا) کے اسم مبنی کی تاکید لفظی لائی جائے پھر نعت کو ذکر کریں جیسے: (**لَامَاءَ مَاءَ بَارِدًا فِي الدَّارِ**) تو اس نعت کی بنا جائز نہیں، حالانکہ یہ مبنی کی نعت ہے اور اوّل ہے، مفرد بھی ہے، متصل بھی۔ لہٰذا مذکورہ قاعدہ منتقض ہو گیا؟

جواب: یہ نعت (لَا) کے اسم مبنی کی نہیں، بلکہ تاکید لفظی کی ہے اور وہ اسم (لَا) نہیں اور اگر اسم (لَا) کی قرار دی جائے تو شرط اتصال فوت ہے، لہٰذا معرب ہی رہے گی۔۱۲

ترکیب

قوله: واذادخلت الهمزة لم يتغير العمل ومعناها الاستفهام والعرض والتمني. میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (اذا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم (دَخَلَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (تا) علامتِ مؤنث مبنی بر سکون کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلْهَمْزَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (هَمْزَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (دَخَلَتْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (لَمْ يَتَغَيَّرْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم (اَلْعَمَلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (عَمَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (لَمْ يَتَغَيَّرْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مرفوع تقدیراً مضاف (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْهَمْزَةُ) (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (اَلْاِسْتِفْهَامُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِسْتِفْهَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف

مبنی برفتح (اَلْـعَـرْضُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (عَـرْضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً (و) حرف عطف مبنی برفتح (اَلتَّـمَـنِّیْ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون (تَـمَـنِّیْ) اسم منقوص مرفوع تقدیراً معطوف (اَلْاِسْتِفْهَام) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف، (لَـمْ یَتَـغَیَّرْ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ونعت المبنی الاوّل مفردًا یلیه مبنی ومعرب رفعًا ونصبًا.

میں (و) حرف استیناف مبنی برفتح (نَـعْتُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْـمَـبْـنِیّ) میں (ال) اسمی بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول مبنی برسکون (مَـبْـنِـیّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے اسمِ موصول (مَـبْـنِـیّ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت موصوف مقدر (اَلْاِسْم) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (نَـعْـتُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف (نَـعْـتُ الْـمَـبْنِیّ) موصوف اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (مُـفْـرَدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (یَـلِـیْ) فعل مضارع معروف معتل یائی مرفوع تقدیراً مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے (اَلْمَبْنِیّ) (یَلِیْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت منصوب محلاً (مُـفْـرَدًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (مَـبْـنِـیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا (مَـبْـنِـیٌّ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (مُعْرَبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا (رَفْـعًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً بمعنی مَرْفُوْعًا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (نَـصْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً بمعنی مَنْصُوْبًا معطوف (رَفْعًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب

فاعل مرفوع محلاً (مُعْرَبٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف (مَبْنِیٌّ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مِثْل لارجل ظريفَ وظريفٌ وظريفا. میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (لَارَجُلَ ظَرِيْفَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ظَرِيْفٌ) بتقدیر (لَارَجُلَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ظَرِيْفًا) بتقدیر (لَارَجُلَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے نَعْتُ الْمَبْنِيِّ الخ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لارجلَ ظریفَ. بس (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (رَجُلَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً موصوف (ظَرِيْفَ) مبنی بر فتح صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (ظَرِيْفَ) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر صفت (رَجُلَ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ لَا جس کی خبر (فِيْهَا) محذوف اس میں (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلدَّارِ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

لَارجلَ ظریفٌ اور لارجلَ ظریفًا کی ترکیب بھی اسی طرح کی جائے گی، صرف اتنا فرق ہے کہ اوّل میں (ظریف) صفت معرب ہے اور اعراب میں اپنے موصوف (رَجُلَ) کے محل بعید کی تابع اور دوم میں محل قریب کی، (رَجُلَ) کا محل بعید رفع ہے کیونکہ وہ اصل میں مبتدا تھا اور محل قریب نصب ہے کیونکہ لائے نفی جنس اپنے اسم کو نصب دیتا ہے، جیسے:

لَارَجُلَ ظَرِيْفٌ. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (رَجُلَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً موصوف (ظَرِيْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً باعتبار محل بعید صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر

مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا مبنی بر ضم علی اختلاف القولین راجع بسوئے موصوف (ظَرِیْفٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت (رَجُلَ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ لَاجس کی خبر (فِیْھَا) محذوف اس میں (فی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلدَّارِ) جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

لَا رَجُلَ ظَرِیْفًا. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (رَجُلَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً موصوف (ظَرِیْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً باعتبار محل قریب صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (ظَرِیْفًا) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت (رَجُلَ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ لَاجس کی خبر (فِیْھَا) محذوف اس میں (فی) حرف جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلدَّارِ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثَابِتٌ مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وَاِلَّا فَالْاِعْرَاب. میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) اس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (لَا) نافیہ جس کی منفی (یَکُنْ کَذَا) محذوف تو (لَایَکُنْ) نفی فعل مضارع معروف مجرور لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے نعت (کَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون منصوب محلاً خبر (لَایَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اَلْاِعْرَابُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (اِعْرَابُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (وَاجِبٌ) مقدر (وَاجِبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (وَاجِبٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں۔

والعطف[1] علی اللّفظ وعلی المحلّ جائز

اور عطف بنا بر لفظ اور بنا بر محل جائز ہے

مثل[2] لَا اَبَ وابنًا وابْنٌ ومثل لَا اَبَالَہٗ و

جیسے لَا أبَ و ابناً و ابنٌ اور مثل لَا اَبَا لَہٗ اور

لَاغلَامِیْ لَہٗ جَائز تشبیھا لہٗ بالمضاف

لَا غلامی لہٗ جائز ہے اس کو مشابہ بمضاف قرار دینے کی بنا پر

لمشارکتہ لہٗ فی اصل معناہ

کیوں کہ وہ مشارک ہے مضاف کے ساتھ اصل معنیٰ میں

[1] **قولہ: والعطف علی اللّفظ الخ.** نعت کے بیان سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ نے معطوف کا بیان شروع فرمایا کہ عطف (لَا) کے اسم مبنی پر باعتبار لفظ اور باعتبار محل جائز ہے، جبکہ معطوف نکرہ بدون تکریر (لَا) ہو، معطوف کے نکرہ ہونے کا اعتبار اس لئے کیا کہ معرفہ ہونے کی صورت میں رفع واجب ہے، نہ جائز جیسے: (لَاغُلَامَ لَكَ وَالْفَرَسُ) وجہ یہ کہ (اسم مبنی) پر عطف باعتبار لفظ ہوگا یا باعتبار محل قریب، دونوں صورتوں میں معطوف منصوب ہوگا اور (لَا) ناصب قرار پائے گا اور (لَا) کا عمل معرفہ میں جائز نہیں، کمامرَّ **نظر برآں** اسم مبنی پر باعتبار محل بعید عطف متعین ہوا اور محل بعید بنا بر ابتدا رفع ہے۔ لہٰذا معطوف مذکور (مَعْرِفَہْ) کا رفع واجب ٹھہرا اور یہ معطوف قاعدہ مذکورہ میں داخل نہ ہوا، اسی واسطے قید (نکرہ) کا اعتبار کیا گیا اور عدم تکریر کا اعتبار اس لئے کہ بصورت تکریر وہی پانچ وجوہ ہیں جو (لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ) میں گذریں، **نظر برآں** مصنف علیہ الرحمۃ کا مقصود یہاں پر ان دو صورتوں کے ماسوا کا بیان

ہے۔ جیسے: (لَا اَبَ وَابْنًا) جب کہ اس کو (اَبَ) پر باعتبارِ لفظ معطوف قرار دیں (یا باعتبارِ محلِ قریب) یہ احتمال مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان نہیں فرمایا اور لَا اَبَ وَابْنٌ جب کہ اس کو (اَبَ) پر باعتبار محل بعید معطوف قرار دیں۔

سوال: اس (نکرہ) معطوف کو مبنی کیوں نہیں کیا گیا، جب کہ معطوف علیہ کی طرح (مفرد) ہے اور (لَا) کا اسم جب مفرد ہو تو مبنی ہوتا ہے؟

جواب: نکرۂ مفردہ اس وقت مبنی ہوتا ہے جب کہ متصل ہو اور یہ متصل نہیں کہ حرف عاطف فاصل ہے اور یک حرفی عاطف کو بوجہ قلت غیر فاصل قرار دے کر معطوف کو حکم متصل میں اس لئے قرار نہیں دیا کہ یہ معطوف فصلِ کثیر کا مظنّہ ہے، کیوں کہ معطوف بر منفی پر لَا زائدہ بکثرت آیا کرتا ہے تو گویا لائے زائدہ موجود ہے، پس فصلِ کثیر ہو گیا جیسے: (لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه) میں اور جیسے: لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ میں بخلاف معطوف بر منادیٰ کہ یہاں پر عاطف (واو) کو فاصل اعتبار نہیں کیا، کیوں کہ یہاں پر (لائے) زائدہ کے آنے کا احتمال نہیں جس کی وجہ سے فصلِ کثیر ہو جاتا ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے باقی توابع کا حکم بیان کیوں نہ فرمایا؟

جواب: اس لئے کہ مسائل نحو کی تدوین کرنے والے نحات نے باقی توابع کے بارے میں کوئی تصریح نہیں کی، البتہ امام اندلسیؒ نے اتنا فرمایا ہے جو مدوّنین سے نہیں کہ ان کے لئے توابع منادی کا حکم ہونا چاہئے۔

۲ **قوله: ومثل لَا اَبَالَهٗ الخ.** یہ ایک سوال کا جواب ہے، تقریر سوال یہ ہے کہ ماقبل میں یہ قاعدہ بیان کیا تھا کہ (لَا) کا اسم جب نکرۂ مفردہ ہو تو مبنی ہوتا ہے علامت نصب پر اور شک نہیں کہ (اَبٌ) نکرہ ہے اور مفرد بھی کہ نہ مضاف ہے، نہ مشابہ بمضاف، پھر بھی علامت نصب یعنی فتح پر مبنی نہیں۔ فتح پر مبنی اس لئے ہونا چاہئے تھا کہ یہ مفرد منصرف صحیح ہے جس کا اعراب بحالت نصب فتحہ ہوتا ہے، اسمائے ستہ مکبّرہ سے نہیں، حتیٰ کہ یہ کہا جائے کہ ان کا اعراب بحالتِ نصب الف کے ساتھ ہوتا ہے، نہ فتحہ کے ساتھ اور یہاں الف موجود ہے تو علامت نصب یعنی الف پر مبنی ہوا، کیوں کہ اسمائے ستہ کا نصب الف کے ساتھ اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں اور (اَبٌ) یہاں پر مضاف ہی نہیں، پھر یہ الف بنائی کس طرح ہو سکتا ہے؟ **نظر برآں** (لَا اَبَ لَهٗ) کہنا چاہئے، اسی طرح (لَا غُلَامَىْ لَهٗ) کہ اس میں (غُلَامَىْ) نکرۂ مفردہ ہے کہ مضاف اور مشابہ بمضاف نہیں تو حسب قاعدۂ مذکورہ (لَا غُلَامَيْنِ لَهٗ) کہنا

چاہئے یعنی باثباتِ نونِ تثنیہ کہ تثنیہ جب مضاف نہ ہو تو نون ثابت رہتا ہے اور یہاں پر مضاف نہ ہونے کے باوجود نون ساقط ہے۔اسی طرح جمع مذکر سالم جیسے: (لَانَاصِرِیْ لَهٗ) کے بجائے (لَانَاصِرِیْنَ لَهٗ) کہنا چاہئے، تاکہ حسب قاعدۂ مذکورہ (مثنّٰی) یائے ساکن ماقبل مفتوح پر اور (جمع) یائے ساکن ماقبل مکسور پر مبنی ہو اور دونوں میں نون ثابت رہے۔

جواب کی تقریر: یہ ہے کہ ان دونوں ترکیبوں میں اصل تو یہی ہے کہ (لَآ اَبَ لَهٗ) اور (لَاغُلَامَیْنِ لَهٗ) کہا جائے تاکہ (اَبَ) مبنی بر فتح ہو کر اور (غُلَامَیْنِ) باثباتِ نون مبنی بر یائے ساکن ماقبل مفتوح ہو کہ اسمِ (لَا) ہو اور (لَهٗ) خبر لیکن استعمال میں قلت کے ساتھ بطریق مذکور بھی آیا ہے اور یہ اس پر مبنی ہے کہ (لَا) کے اسمِ مذکور کو مضاف کے ساتھ مشابہ قرار دیا اور اس پر مضاف کا حکم جاری کیا، اسی واسطے اوّل کو الف کے ساتھ اور دوم کو بحذفِ نون استعمال کیا گیا۔ وجہ یہ کہ ترکیب مذکور مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک (خبری) ہے کہ اس میں (اَبْ) اسمِ (لَا) اور (لَهٗ) خبر ہے اور یہ اسمِ (لَا) صورۃً مشابہ ہے اس اسمِ (لَا) کے جو مضاف بواسطہ (لَامْ) ظاہر ہو جیسے: غُلَامًا لَهٗ فِی الدَّارِ کے (غُلَامْ) نکرہ ہے اور (اَبْ) بھی اور (غُلَامْ) کے بعد (لام) حرف جار ہے اور (اَب) کے بعد بھی اور اسم (لَا) مضاف بواسطہ (لام) ظاہر تخصیص اضافی میں مشابہ ہے اسم (لَا) مضاف بواسطہ (لام) مقدر کے دونوں تخصیص اضافی کے لئے مفید ہیں۔ پس ترکیب خبری مذکور میں واقع اسمِ (لَا) مشابہ ہوا اسم (لَا) مضاف بواسطہ (لام) مقدر کے، **نظر بر آں** اس کو مضاف بلام مقدر کا حکم دیدیا گیا اور وہ حکم نصب ہے اور اسقاط نون مثنّٰی و مجموع اور (اَبْ) بصورتِ مذکورہ چونکہ مضاف بسوئے غیر یائے متکلم ہوا تو اسمائے ستہ مکبّرہ سے قرار پایا اور اسمائے ستہ مکبّرہ کا اعراب بحالت نصب الف کے ساتھ ہوتا ہے۔ لہٰذا (لَا اَبَالَهٗ) جائز ہوا اور مذکورہ ترکیب خبری میں واقع مثنّٰی اور مجموع جب مضاف قرار پائے تو ان کے نون کو حذف کر کے (لَاغُلَامَیْ لَهٗ) اور (لَانَاصِرِیْ لَهٗ) کہنا جائز قرار پایا۔اس تفصیل سے ظاہر ہوا کہ (المضاف) سے مراد مضاف بلام مقدرہ اور (لِمُشَارِکَتِهٖ) میں ضمیر مضاف الیہ کا مرجع اسمِ (لَا) مضاف بلام ظاہر اور (لَهٗ) میں ضمیر مجرور کا مرجع (المضاف) ہے اور (مثل لَا اَبَالَهٗ وَلَاغُلَامَیْ لَهٗ) سے مراد ہر وہ ترکیب جس میں اسمِ لائے نفی جنس کے بعد لام اضافۃ واقع ہو اور اس اسم پر احکام اضافت جاری کئے گئے ہوں اور اس اسم سے مراد مثنّٰی اور جمع مذکر سالم اور اسمائے ستہ مکبّرہ بجز (ذُوْ) کہ وہ فک اضافت کو قبول نہیں کرتا بخلاف باقی ماندہ کہ وہ قبول کر لیتے ہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: والعطف على اللّفظ وعلى المحلّ جائز. میں (و) حرف عطف یا اعتراض مبنی بر فتح (اَلْـعَـطْفُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (عَـطْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر (عَـلٰـى) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلْـلَّـفْـظِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (لَـفْـظِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عَـلٰـى) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (اَلْـمَحَلِّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَحَلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو (اَلْـعَـطْفُ) مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مبتدا (جَـائِـزٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (جَـائِـزٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل لا اَب وابناً وابنٌ. میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (لَا اَبَ وَ اِبْـنًـا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِبْنٌ) بتقدیر (لَا اَبَ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِـثْـلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (مِـثَـالُهٗ) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے جواز عطف بر لفظ و بر محل (مِـثَـالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لَا اَبَ وابناً. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں (اَبَ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِبْـنًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً باعتبار محل قریب معطوف (اَبَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم لَا (عِنْدِیْ) مقدر جس میں (عِـنْـدِ) اسم ظرف غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (عِـنْـدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَـابِـتَـانِ) مقدر کا

(ثَابِتَان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ لاَ (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامتِ تثنیہ مبنی بر سکون (ثَابِتَان) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب ہیں۔

لَا اَبَ ابنٌ. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَبَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِبْـــنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً باعتبار محل بعید معطوف (اَبَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسمِ لاَ (عِنْدِیْ) مقدر جس میں (عِنْدِ) اسمِ ظرف غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیرًا (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (عِـنْـدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَـابِـتَـان) مقدر کا (ثَـابِـتَـان) مثنی مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ لاَ (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَـابِـتَـان) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومثل لاابا له ولا غلامي له جائز. میں (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (لَا اَبَـا لَهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا غُلَامِي لَـهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ مل کر مبتدا (جَائِزٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (جَائِزٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنیٰ لاابا لهٗ. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَبَـــا) اسمائے ستہ مکبرہ سے منصوب بالف بنا بر تشبیہ بمضاف اسمِ لاَ (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (هـــا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب معہود، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ لاَ (ثَـابِـتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف

مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

لَا غُلَامَي لَهُ. میں (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون جس کے لئے محل اعراب نہیں، (غُلَامَيْ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح بنابر تشبیہ بمضاف اسمِ لَا (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے معہود غائب جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَــابِتَــانِ) مقدر کا (ثَابِتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (ثَــابِتَــانِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: تشبيهالهُ بالمضاف لمشاركته له في اصل معناه.

میں (تَشْبِيْهًــا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر (ل) حرف جار برائے تقویت مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ لَا مذکور در مثال، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو اوّل (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (اَلْـمُضَافِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُضَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو دوم (ل) حرف جار برائے سببیّت مبنی بر کسر (مُشَارِ كَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (ھــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنابر فاعلیّت مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ لَا جو مثال میں مذکور ہے (ل) حرف جار برائے تقویت مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْـمُضَافُ) جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اوّل (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَصْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (مَـعْنٰى) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف الیہ مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْـمُضَافُ (مَعْنٰى) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (اَصْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم (مُشَارِ كَةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو سوم (تَشْبِيْهًــا) مصدر اپنے ہر سہ ظرف لغو سے مل کر مفعول لہٗ جس کا فعل (اَجَازُوْا) مقدر (اَجَازُوْ) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلنُّحَاةُ، (اَجَازُوْا) فعل اپنے فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ومن ثَمَّ[1] لَمْ يجز لَا اَبَا فيها وليس[2] بمضاف

اسی واسطے جائز نہیں لَا اَبَا فِیھا اور وہ در حقیقت مضاف نہیں

لفساد المعنى خلافًا[3] ليسبويه ويحذف[4]

بوجہ فساد معنی امام سیبویہ کا اس میں خلاف ہے اور اسمِ لَا

كثيرًا في مثل لَا عَلَيْكَ اى لَاباسَ عَلَيْكَ

بکثرت حذف کیا جاتا ہے لَا عَلَیْکَ جیسی ترکیب میں یعنی لَا بَاسَ عَلَیْکَ

[1] **قوله: ومن ثم لم يجز الخ.** یعنی مذکورہ بالا ہر دو ترکیب کا جواز چوں کہ غیر مضاف کو مضاف کے ساتھ معنیٰ اختصاص میں تشبیہ دینے پر مبنی تھا، **نظر برآں** ترکیب (لَا اَبَا فِیْھَا) جائز نہیں کیوں کہ یہ ترکیب معنیٔ اختصاص کا افادہ نہیں کرتی، وجہ یہ کہ (اَبْ) کی اضافت جب کسی شَی کی طرف کی جائے تو اس سے اختصاص بالابوّۃ مفہوم ہوتا ہے جیسے مذکورہ بالا ہر دو ترکیب میں اور یہ اختصاص اس ترکیب میں مفقود ہے کہ اس ترکیب میں (فِیْھَا) کی ضمیر مجرور کا مرجع (دار) ہے جس کے لئے باپ نہیں ہوتا اور اُن دونوں ترکیب میں (لَہٗ) کی ضمیر مجرور کا مرجع (زَیْد) ہے، مثلاً جس کے لئے باپ ہوتا ہے۔

[2] **قوله: وليس بمضاف الخ.** یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ امام سیبویہؒ کے مسلک کا رد کرتے ہیں کہ مذکورۂ بالا ہر دو ترکیب میں لفظ (اَبَا) حقیقۃً مضاف نہیں، ورنہ معنیٔ مراد جوان تراکیب سے مستفاد ہیں فاسد ہو جائیں گے، کیوں کہ معنیٔ مراد مرجع ضمیر کے لئے ثبوت جنس (اَبْ) کی نفی ہیں بدون تقدیر خبر یا مرجع ضمیر کے لئے ثبوتِ جنس غُلَامَیْن کی نفی ہیں بدون تقدیر خبر اگر (اَبَا) حقیقۃً مضاف ہو تو یہ معنی باقی نہ رہیں گے۔

اوّلاً: اس لئے کہ بر تقدیر اضافت یہ دونوں ترکیبیں بمعنی (لَا اَبَاہُ) اور (لَا غُلَامَیْہٖ) ہوئیں اور یہ دونوں تقدیر خبر کی محتاج ہیں یعنی (لَا اَبَاہُ مَوْجُوْدٌ) اور (لَا غُلَامَیْہِ مَوْجُوْدَانِ) اور معنی مراد بدون تقدیر خبر تھے۔

ثـــانیًـــا: اس لئے کہ ان دونوں ترکیبوں میں (اَبٌ) معلوم یعنی معرفہ سے وجود کی نفی ہے اور (غُلَامَیْـــنِ) معلوم یعنی معرفہ سے وجود کی نفی ہے اور معنی مراد ترکیب اوّل میں مرجع ضمیر کے لئے ثبوت جنس (اب) یعنی ثبوت نکرہ کی نفی تھے اور ترکیب ثانی میں مرجع ضمیر کے لئے ثبوت جنس غُلَامَیْـــنِ یعنی ثبوتِ نکرہ کی نفی، نہ اَب معلوم سے وجود کی نفی، نہ غُلَامَیْن معلوم سے وجود کی نفی۔

۳ **قوله: خلافًا لسیبویه.** (لَا اَبَا لَهٗ) اور (لَا غُلَامَیْ لَهٗ) مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک ترکیب خبری ہیں **کـمامرّ** بخلاف امام سیبویہ کہ ان کے نزدیک (اَبَا) منصوب مضاف اسم (لَا) ہے اور (هـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ اور (لَام) مذکورہ زائدہ (لَام) مقدر کی تاکید کے لئے جو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان مقدر ہوتا ہے اور خبر (لَا) کی (مَوْجُوْدٌ) مقدر ہے۔ جمہور نحات نے بھی اس کو اختیار فرمایا (لام) مذکورہ کو زائدہ قرار دیا گیا، تا کہ (لائے) نفی جنس کا دخول معرفہ پر لازم نہ آئے، ورنہ رفع اور تکریر واجب ہوگی، ''تسہیل الکافیہ'' میں اس مسلک کو باطل قرار دیا، وجہ وہی جو مذکور ہوئی اور بعض حضرات نے (لَهٗ) کو صفت (اَبَا) قرار دیا، **نظر بر آں** (اَبَا) مشابہ بمضاف ہوا اور اسی بنا پر منصوب اور خبر محذوف یعنی (مَوْجُوْدٌ) ان دونوں مسلک پر (لَا اَبَـــا لَـــهٗ) ترکیب خبری نہیں اور بعض نے فرمایا کہ یہ ترکیب خبری ہے، (اَبَا) اسم ہے، اور (له) خبر لیکن (اَبَا) میں الف علامت نصب نہیں جیسے کہ بر مسلک مصنف علیہ الرحمۃ علامتِ نصب تھا، بلکہ لفظ (اَبٌ) ایک قبیلہ کے لغت میں ہمیشہ الف کے ساتھ ہی مستعمل ہوتا ہے، (لَا اَبَـــا لَـــه) اسی قبیلے کے لغت پر ہے۔

۴ **قوله: ویحذف کثیرًا الخ.** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اسم (لائے) نفی جنس کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ وہ بکثرت حذف کیا جاتا ہے۔ (لَا عَـــلَیْكَ) جیسی ترکیب میں اور اس ترکیب سے مراد وہ ترکیب جس میں (خبر) مذکور ہو مگر اس حذف کے لئے قرینہ شرط ہے، جس کو مصنف علیہ الرحمۃ نے ذکر نہیں فرمایا، وجہ یہ کہ اسمِ (لائے) نفی جنس دراصل مبتدا ہے، اسی واسطے (لَا) کو مبتدا وخبر کے نواسخ سے شمار کرتے ہیں تو جس طرح متبدا کے حذف کے لئے قرینہ شرط ہے **کـمامرّ**، اسی طرح اس کے حذف کے لئے بھی قرینہ شرط ہوا، وہاں پر بیان کردینے سے یہاں پر بیان کرلے سے استغنا ہوگیا اور اسم کے حذف ہونے کے لئے خبر کا مذکور ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اگر خبر بھی محذوف ہو تو اجحاف لازم آئے گا کہ کلام کے

دونوں رکن مسند الیہ اور مسند محذوف ہوگئے اور یہ درست نہیں۔

سوال: (لَا کَزَیْدٍ) میں دونوں محذوف ہیں، پھر بھی ترکیب جائز ہے؟

جواب: جی نہیں، اور اگر قرینہ ہے تو یہ درست جیسے: (اَبَاسٌ عَلَیَّ) کہ جواب میں (لَا) کہ بقرینہ سوال اسم وخبر دونوں محذوف ہیں یعنی (لَا بَاسَ عَلَیْكَ) غرض کہ دارومدار قرینہ پر ہے، اگر ہے تو جائز، ورنہ جائز نہیں، چنانچہ (لَا عَلَیْكَ) میں اسم (لَا) کے حذف پر قرینہ (لَا) کا دخول ہے حرف پر، حالانکہ (لَا) حرف پر داخل نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ اسم محذوف ہے، چوں کہ یہ کلام ازالۂ خوف کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ اسم محذوف (خوف) ہے اور (بَاسَ) بمعنی خوف ۱۲۔

ترکیب

قوله: ومن ثمّ لم یجز لَا اَبَا فیها. میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی برفتح (من) حرف جار برائے تعلیل مبنی برسکون (ثَمَّ) اسم اشارہ مبنی برفتح مجرور محلاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم (لَمْ یَجُزْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم (لَا اَبَا فِیْهَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (لَمْ یَجُزْ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراض ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولیسَ بمضاف لفساد المعنی. میں (و) حرف عطف اس تقدیر پر اس کا مابعد جملہ (جَائِزٌ) پر معطوف ہے تو از قبیل عطف عطفِ جملہ بر مفرد ہوا یا حرف استیناف یا اعتراض مبنی برفتح (لَیْسَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے اسم (لَا) جو مذکورہ بالا دونوں مثالوں میں گذرا (بـا) زائدہ مبنی برکسر (مُضَافٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً خبر، (ل) حرف جار برائے سببیت مبنی برکسر (فَسَادِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (اَلْمَعْنٰی) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مَعْنٰی) اسم مقصور مضاف الیہ مجرور تقدیراً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت (فَسَادِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (لَیْسَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا تو مرفوع محلاً کہ

خبر مبتدا پر معطوف ہے یا مستانفہ یا معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: خلافا لسیبویه. میں (خِلَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق جس کا فعل (خالف) محذوف ہے۔ (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے غائب مبہم (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ل) حرفِ جار برائے تبیین مبنی برکسر (سِیْبُوْیْهِ) مرکب صوتی جس کا جزِ اوّل مبنی بر فتح جزِ دوم مبنی بر کسر مجرور محلاً، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر (اِرَادَتِیْ) (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (اِرَادَتِیْ) میں (اِرَادَةِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیراً (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (اِرَادَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبنیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ویحذف کثیرًا فی مثل لاعلیكَ ای لَابَاسَ علیكَ.

میں (و) حرف عطف اس تقدیر پر معطوف علیہ (یُذْکَرُ قَلِیْلًا) محذوف ہے یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (یُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائرہ بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے اسم لائے نفی جنس (کَثِیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے موصوف مقدر (حَذْفًا) (کَثِیْرًا) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (لَاعَلَیْكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (لَابَاسَ عَلَیْكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر مضاف الیہ (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر ظرف لغو (یُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول مطلق نوعی اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنیٰ لاَ عَلَیْكَ. میں (لاَ) برائے نفی جنس مبنی بر سکون جس کا اسم (بَاسَ) نکرۂ مفرد مبنی بر فتح منصوب محلا محذوف (عَلیٰ) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون (كَ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر فتح جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم لاَ (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں اور **لاَ بَاسَ عَلَیْكَ** کی ترکیب بھی یہی ہے۔

خبر[1] مَا ولاَ المشبّهتين بليس

اسی سے ہے خبر مَا و لاَ مشابہ بلیس

هو المسند بعد دخولهما وهي[2] لغة اهل

وہ ایسا اسم ہے جو مسند ہو دونوں کے دخول کے بعد، ان دونوں کو عمل دینا اہل حجاز

الحجاز واذا زيدت[3] اِن مع مَا او انتقض

کی اصطلاح ہے اور جب (اِنْ) زیادہ کیا جائے (مَا) کے بعد یا ٹوٹ جائے

النفي بالاّ او تقدّم الخبر بطل العمل

نفی اِلاَّ سے یا خبر مقدم ہو جائے اسم پر، تو عمل دونوں کا باطل ہو جائے گا۔

واذا[4] عطف عليه بموجب فالرّفع

اور جب خبر پر عطف کیا جائے بذریعہ عاطف موجب تو معطوف پر رفع واجب ہے

۱ **قوله: خبر مَا و لَا الخ.** (لائے نفی جنس) کے اسم کی بحث سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مَا ولَا مشابہ بلیس کی خبر کا بیان شروع فرماتے ہیں۔ بقرینۂ سابق یہاں پر بھی (ومنه) مقدر ہے جس میں (و) حرف عطف اور (منه) خبر مقدم اور خبر مَا و لَا الخ مبتدائے مؤخر (هو) ضمیر مرفوع منفصل معرّف ہے جس کا مرجع خبر مَا و لَا اور (اَلْمُسْنَدُ) الخ تعریف جس سے پیشتر (اَلْاِسْمُ) بقرینۂ سابق محذوف، اب تعریف یہ ہوئی کہ خبر مَا ولَا مشابہ بلیس وہ اسم ہے جو ان دونوں کے دخول پر مسند ہو جیسے: (مَا زَيْدٌ قَائِمًا) اور لَا رَجُلَ اَفْضَلَ مِنْكَ اور (اَلْاِسْمُ) سے مراد اسم منصوب کہ زیر بحث اسمائے منصوبہ ہیں۔

سوال: یہ تعریف نہ (خبرِ مَا) پر صادق آتی ہے، نہ (خبرِ لَا) پر جیسے مثال اوّل میں (قَائِمًا) پر صادق نہیں آتا کہ وہ ان دونوں کے دخول پر مسند ہو بلکہ صرف (مَا) کے دخول پر مسند ہے۔ اسی طرح مثال ثانی میں اَفْضَلَ مِنْكَ پر صادق نہیں آتا کہ وہ دونوں کے دخول پر مسند ہے بلکہ صرف (لَا) کے دخول پر مسند ہے؟

جواب: عبارت میں تقدیر مضاف ہے یعنی (بَعْدَ دُخُوْلِ اَحَدِهِمَا)

سوال: اب بھی تعریف صادق نہیں کہ ایک کے دخول پر جو اسم مسند ہوگا وہ تو صرف ایک کی خبر ہوگا، نہ دونوں کی اور معرّف دونوں کی خبر ہے؟

جواب: مرجع معرّف میں بھی تقدیر مضاف ہے یعنی خَبَرُ بَابِ مَا و لَا الخ اب صدق تعریف ظاہر ہے کیوں کہ خَبَرُ بَابِ مَا و لَا ہر ایک پر صادق ہے، تعریف میں (اَلْاِسْمُ) محذوف جنس ہے جو تمام منصوبات کو شامل اور (اَلْمُسْنَدُ بَعْدَ دُخُوْلِهِمَا) فصل جس سے ماسوائے معرّف تمام منصوبات نکل گئے بایں تفصیل کہ (اَلْمُسْنَدُ) سے مفاعیل خمسہ، تمیز، مستثنیٰ منصوب، حال، غیر مشتق اسم، حروف مشبہ بالفعل، اسم لائے نفی جنس کہ یہ سب مسند نہیں ہوتے اور (بَعْدَ دُخُوْلِهِمَا) سے حال مشتق اور خبر کَانَ وغیرہ کہ یہ مسند تو ہوتے ہیں لیکن ان کے دخول کے بعد نہیں۔

۲ **قوله: وهي لغة اهل الحجاز الخ.** (هي) کا مرجع (اِعْمَالُ مَا و لَا) جو مقام سے مفہوم بایں طور کہ (مَا و لَا) کو ناصب خبر قرار دینے کا ذکر ہے اور ناصب قرار دینے سے عامل قرار دینا لازم آیا اور (اِعْمَالُ) مصدر ہے تو ضمیر مؤنث کو اس کی جانب راجع کرنا درست کہ (اَلْمَصْدَرُ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ) اب یہ معنی ہوئے کہ (مَا و لَا) کو عامل قرار دینا اہل حجاز کا لغت ہے یعنی اہل حجاز کی اصطلاح ہے بخلاف بنوتمیم کہ وہ نہ خبر میں عامل قرار دیتے ہیں، نہ اسم میں بلکہ دونوں اسم اُن کے نزدیک بربنائے ابتدا مرفوع

ہوتے ہیں یعنی اوّل مبتدا ہوتا ہے اور دوم خبر، وجہ یہ کہ (مَا و لاَ) اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتے ہیں، فعل میں لفظی عمل نہیں کرتے تو اسم میں بھی نہ کریں گے۔ اہل حجاز کی دلیل یہ کہ ان کا عمل مشابہت (لَیْسَ) ہے اور وہ اسم میں عمل کرتا ہے تو یہ بھی کریں گے ان کی دلیل کی ترجیح اس لئے ہوئی کہ قرآن کریم ان کی موافقت میں ہے۔ چنانچہ (مَا) کے عامل ہونے پر قرآن کریم کی آیات شاہد ہیں (مَا هٰذَا بَشَرًا) اور (مَا هُنَّ اُمَّهَاتِهِمْ) کہ ان میں (بَشَرًا) اور (اُمَّهَاتِهِمْ) منصوب خبر (مَا) ہیں اور (لاَ) کے عامل ہونے پر جلیل القدر صحابی حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ شعر شاہد ہے جو اسمِ (مَا و لاَ) کی شرح میں گذر گیا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے اہل حجاز کی اصطلاحِ مذکور کو اسمِ (مَا و لاَ) کی بحث میں ذکر کیوں نہ فرمایا؟

جواب: ان کے عمل کا ظہور خبر سے ہوتا ہے، کیوں کہ وہ منصوب ہوتی ہے بخلاف (اَسْم) کہ وہ مرفوع ہوتا ہے اور ان کے دخول سے پہلے بھی مرفوع تھا کیوں کہ یہ مبتدا وخبر کے نواسخ سے ہیں، تو مرفوع ہونے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ رافع یہ ہیں یا ابتدا اور جب خبر منصوب آئی تو ظاہر ہوا کہ یہی خبر میں عامل ہیں اور یہی اسم میں اس لئے کہ حرف جملے کے دونوں جزو میں عمل کرتا ہے، نہ صرف ایک میں، اسی واسطے اصطلاحِ مذکور کو بحث خبر میں ذکر فرمایا۔

فائدہ: کبھی (لاَ) کو (تا) لاحق ہوتی ہے جس سے مبالغہ فی النفی مقصود ہوتا ہے یا اس کی تانیث اور بروقت لحوقِ (تا) اکثر لفظ (حین) پر داخل ہوتا ہے جیسے: وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ اور (حِيْنَ) اکثر منصوب ہوتا ہے بنا بر خبریت اور اسم محذوف تقدیر یہ: وَلَاتَ الْحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ یا مرفوع ہوتا ہے اور خبر محذوف اور تقدیر یوں: وَلَاتَ حِيْنُ مَنَاصٍ مَوْجُوْدًا بدون حذف اَحَدُ الْجُزْئَيْنِ مستعمل نہیں ہوتا وَالتَّفْصِيْلُ فِي الْمُطَوَّلَاتِ۔

۳ قولہ: واذا زیدت الخ. (مَا و لاَ) کا عمل بیان کرنے کے بعد یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اُن چیزوں کو ذکر فرماتے ہیں جو اِن کے عمل کو باطل کر دیتی ہیں۔

اوّل: (اِنْ) جب (مَا) کے بعد واقع ہو جیسے: مَا اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ، اس بیان سے ظاہر ہوا کہ متن میں واقع لفظ (مَعَ) بمعنی (بَعْدَ) ہے جیسے: اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا میں کہ (يُسْر) بعد (عُسْر) ہوتا ہے، نہ (عُسْر) کے ساتھ، یہ (اِنْ) نحاتِ بصریہ کے نزدیک زائدہ ہے برائے تاکید نفی جو (مَا) سے مستفاد ہوتی ہے اور یہ (اِنْ) نافیہ نہیں، بلکہ وہ (اِنْ) ہے جو (مَا) مصدریہ کے بعد زیادہ ہوا کرتا ہے جیسے: (اِنْتَظِرْنِيْ مَا

اِنْ جَلَسَ الْقَاضِیْ)اور کبھی (لَمَّا) کے بعد جیسے: (لَمَّااِنْ قَامَ زَیْدٌ قُمْتُ)اور نحاتِ کوفہ کے نزدیک یہ (اِنْ) نافیہ ہے مگر تاکید کے لئے ، نہ نفی کے لئے ، ورنہ مفادِ کلام اثبات ہو جائے گا کیوں کہ دخولِ نفی بر نفی افادہ اثبات کرتا ہے لیکن کوفیہ کے مسلک پر یہ لازم آتا ہے کہ دو حرف متفق المعنی بدون فصل واقع ہو جائیں اور یہ جائز نہیں بلکہ فصل ضروری ہے جیسے: اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ میں مصنف علیہ الرحمۃ نے (اِنْ) کی زیادت کا ذکر (مَا) کے بعد اس لئے فرمایا کہ (لَا) کے بعد استعمال عرب میں زائد نہیں پایا گیا، بطلانِ عمل کی وجہ یہ کہ (اِنْ) کے آنے سے (مَا) اور اس کے معمول میں فاصلہ ہوگیا اور (مَا) عامل ضعیف ہے جو بوجہ ضعف معمول مفصول میں عمل کرنے پر قادر نہیں، لہٰذا عمل باطل۔

دوم: (اِلَّا) استثنائیہ جس سے ان کی نفی ٹوٹ جائے جیسے: مَازَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ، وجہ یہ کہ ان کا عمل معنیٔ نفی میں (لَیْسَ) کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر تھا اور نفی (اِلَّا) سے ٹوٹ گئی تو عمل باطل ہوگیا۔

سوم: تقدم خبر اسم پر جیسے: (مَاقَائِمٌ زَیْدٌ) وجہ بطلان عمل یہ کہ ان کے عمل کے لئے ترتیب شرط ہے کہ اسم مقدم ہو اور خبر مؤخر، تاکہ فرع یعنی (مَا وَلَا) کا مرتبہ اصل یعنی (لَیْسَ) سے پست رہے کہ اصل میں ترتیب شرط نہیں، پس (اِذَافَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ) کے پیش نظر عمل باطل ہوگیا، (مَا) اور (لَا) کی باقی ماندہ شروط (اسمِ مَا وَلَا) کی بحث میں گذر گئیں۔

۴ **قولہ: واذاعطف الخ.** اور جب خبر (مَا وَلَا) پر بذریعہ عاطف موجب عطف کیا جائے تو معطوف کا رفع واجب ہے کہ وہ خبر پر باعتبار محل معطوف ہوگا اور محل خبر رفع ہے خبر مبتدا ہونے کی بنا پر اس تقدیر پر یہ عطف المفرد علی المفرد کے قبیل سے ہوا، عاطف موجب اس کو کہتے ہیں جو بعد نفی ایجاب کا افادہ کرے اور وہ (بَلْ) اور (لٰکِنْ) ہے جیسے: مَازَیْدٌ قَائِمًا بَلْ قَاعِدٌ اور مَازَیْدٌ مُقِیْمًا لٰکِنْ مُسَافِرٌ اور شیخ عبد القاہرؒ نے کہا کہ مابعد عاطف موجب باعتبار اصل مبتدا محذوف کی خبر ہے یعنی (بَلْ هُوَقَاعِدٌ) اوّل مثال میں اور (لٰکِنْ هُوَ مُسَافِرٌ) ثانی مثال میں۔ اس تقدیر پر یہ از قبیل (عَطْفُ الْجُمْلَةِ عَلَى الْجُمْلَةِ) ہوگا بر تقدیر اوّل وجوبِ رفع کی وجہ یہ کہ (بَلْ) اور (لٰکِنْ) نفی توڑنے میں بمنزلہٗ (اِلَّا) ہیں، پس (مَا وَلَا) جس طرح (اِلَّا) کے مابعد میں عمل نہیں کرتے، ان کے مابعد میں بھی نہ کریں گے تو رفع واجب ہوا کیوں کہ نصب کا احتمال تو اس لئے منتفی کہ (مَا وَلَا) نفی ٹوٹ جانے کی بنا پر مابعد میں عامل نہ رہے اور خبر کا احتمال اس لئے منتفی ہوا کہ خبر (مَا) پر جار داخل نہیں اور اگر ہوتا تب بھی مابعد سے اس کا تعلق ممکن نہ تھا۔ وجہ یہ کہ (مَا) کی خبر پر

(بائے زائدہ) برائے تاکید نفی آیا کرتی ہے جیسے: (مَازَیْدٌ بِقَائِمٍ بَلْ قَاعِدٌ) (بل) عاطف موجب کے بعد نفی باقی نہ رہی تو (قَاعِدٌ) ایجاب میں ہو گیا اور (بائے) زائدہ تاکید ایجاب کے لئے آتی نہیں تو (قَاعِدٌ) کا باعتبارِ عطف (بائے) زائدہ کے تحت ہونا درست نہ ہوا، جب نصب اور جر کا احتمال باطل تو رفع باعتبار محل واجب ہوا، واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصّواب والیہ المرجع والمآب فالحمدُ للّٰہ الّذی وفقنی للشرح الیٰ ھٰذا الباب وارجو منہُ التبلیغ الیٰ شرح آخر الکتاب وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ ونورِ عرشہ محمّدو آلہٖ وصحبہ اجمعین برحمتك یا ارحم الرّاحمین۔

۶/ربیع الاوّل ۱۳۹۵ھ/۱۹/مارچ ۱۹۷۵ء (شب پنجشنبہ)

ترکیب

قولہ: خبر مَا ولَا المشبّھتین بلیس. میں (خبر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَــا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف (مــا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف (اَلْــمُشَبَّهَتَيْــنِ) میں (ال) بمعنی اَلّــذِیْ اسمِ موصول مبنی برسکون (مُشَبَّهَتَيْنِ) مثنیٰ مجرور بیائے ماقبل مفتوح اسم مفعول صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (هُــمَــا) پوشیدہ جس میں (هـــا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول (م) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (بــا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (لَيْــسَ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُشَبَّهَتَيْــنِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر جس سے پیشتر (وَمِنْهَــا) مقدر اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار برائے ابتدائے غایت مبنی بر سکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلْمَنْصُوْبَاتُ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَــابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (ثَــابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: هو المسند بعد دخولهما. میں (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے خبر ماولا (اَلْمُسْنَدُ) میں (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول مبنی بر سکون (مُسْنَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم موصول (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (دُخُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف الیہ مضاف (هُمَا) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے ماولا (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (دُخُوْلِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (مُسْنَدُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلْاِسْمُ) اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهي لغة اهل الحجاز. میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (هي) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا مبنی بر کسر علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے خبر ماولا تانیث باعتبار خبر (لُغَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَهْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلْحِجَازِ) میں (ال) زائد مبنی بر سکون (حِجَازِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (اَهْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ (لُغَةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذا زيدت اِنْ مع ما او انتقض النفي بالّا او تقدم الخبر بطل العمل. میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم (زِيْدَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (اِنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً نائب فاعل (مَعَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف (ما) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (زِيْدَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم و مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (اِنْتَقَضَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلنَّفْيُ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (نَفْيُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً فاعل (با) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اِلَّا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً جار مجرور سے مل کر ظرف

لغو (اِنْتَقَضَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اوّل (او) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون (تَقَدَّمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْخَبَرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (تَقَدَّمَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف سے مل کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (بَطَلَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْعَمَلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (عَمَلُ) مفر منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (بَطَلَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذاعطف عليه بموجب فالرّفع. میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنیٰ شرط مبنی برسکون منصوب محلا مفعول فیہ مقدم (عُطِفَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مصدر یعنی (عَطْفُ) کیوں کہ یہ بمعنیٰ اُوقِعَ العَطْفُ ہے (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے خبر ماولا جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اوّل (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (مُوْجَبٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم (عُطِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرفِ لغو اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اَلرَّفْعُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (رَفْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (وَاجِبٌ) مقدر (وَاجِبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (وَاجِبٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

❁ ❁ ❁

کتاب مشتمل بر شرح مطالب ونحوی اعراب مسمّٰی بنام

بشیر الناجیہ

بشرح

الکافیہ

تصنیف

امام النحو اخفش ثانی پرتو جامی صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی محدث میرٹھی قدس سرہ

ترتیب جدید

شہزادہ صدر العلماء حضرت مولانا سید محمد یزدانی

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور

کتاب مشتمل بر شرح مطالب و نحوی اعراب مسمّٰی بنام

بشیر النّاجیہ

3

بشرح

الکافیہ

تصنیف

امام النحو اخفش ثانی پرتو جامی صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی محدث میرٹھی قدس سرہ

ترتیب جدید

شہزادہ صدر العلماء حضرت مولانا سید محمد یزدانی

شبیر برادرز ® زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار ○ لاہور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

نام کتاب ________ بشیر الناجیہ شرح الکافیہ

باہتمام ________ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ________ مارچ 2017ء

سرورق ________ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور

طباعت ________ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ________ روپے

اسٹاکسٹ

شاکر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکرگزار ہوگا۔

عرضِ مرتب

قارئین کرام! راقم الحروف نے اس کتاب کی جلدِ اوّل میں تحریر کیا تھا کہ والد گرامی حضرت صدر العلماء محدث میرٹھی قدس سرہ نے توابع سے آخر کتاب تک کی ترکیب فرمادی تھی، لیکن آخر کی کچھ کاپیاں خراب ہونے کی وجہ سے بتمامہٖ ترکیب آپ کی خدمت میں پیش نہ کرسکا، جس کی معذرت چاہتا ہوں، لیکن دورانِ ترتیب ان کاپیوں میں ایک کاپی مبیضہ کی ملی جس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے توابع کی شرح کا آغاز فرمادیا تھا، نظر برآں زیر نظر کتاب ''بشیر الناجیہ'' جلد سوم میں بحث اسمِ فاعل تک کی ترکیب اور توابع کی جتنی شرح مع ترجمہ حضرت نے تحریر فرمائی ہے، اسے نقل کردیا تاکہ طلبہ اس سے افادہ واستفادہ کرسکیں۔

حضرت صدر العلماء قدس سرہ نے مذکورہ شرح وترکیب میں علمائے نحات کے گوہر آبدار جو منتہی کتب میں جا بجا بکھرے ہوئے تھے، ان سب کو اپنے جامع الفاظ میں سمیٹ کر رکھ دیا جو آپ کی تدریسی فنکارانہ صلاحیتوں اور آپ کی تعمق نظری کا منہ بولتا ثبوت ہیں، ''کافیہ ابن حاجب'' علیہ الرحمہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ جلیل القدر علمائے کرام نے اس کی شرح تصوف میں بھی فرمائی ہے، چنانچہ فخر الاولیاء حضرت سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی نے کافیہ کی شرح بزبانِ فارسی تحریر فرمائی، کتب خانہ حبیب گنج ضلع علی گڑھ میں اس کا قلمی نسخہ موجود تھا، حضرت صدر العلماء قدس سرہ نے سابقہ ایڈیشن میں اسے نقل کرکے قدرداں حضرات کی خدمت میں پیش کیا تھا، ہم نے بھی حضرت کی اتباع میں زیر نظر کتاب کے آخر میں شامل کردیا ہے، تاکہ اربابِ علم اس سے استفادہ کرسکیں۔

اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ بشیری شروح میں اگر کوئی غلطی پائیں تو اسے راقم الحروف کی جانب منسوب فرمادیں، حضرت صدر العلماء کا دامن اس سے پاک ہے، نیز مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے۔

خاکپائے حضور صدر العلماء

سید محمد یزدانی

سرپرست وبانی جیلانی عربک کالج،

ضروری اطلاع

حضرت صدر العلماء قدس سرہ کی جملہ بشیری شروح یعنی بشیر القاری، بشیر الناجیہ، البشیر الکامل، البشیر شرح نحو میر وغیرہ کو جدید ترتیب وتزئین، خوبصورت و دیدہ زیب ڈیزائن، عمدہ کتابت وطباعت، اعلیٰ کاغذ، 20x30/8 سائز کے ساتھ شبیر برادرز® زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور فون: 042-37246006 شائع کر رہا ہے، جس کی بدولت علماء وطلباء کو قدیم اندازِ ترتیب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا بلکہ ترتیب جدید کے اس نئے ایڈیشن سے کماحقہٗ استفادہ کرسکیں گے۔

شبیر برادرز® زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
شاکر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

المجروراتُ[1]

یہ بحث مجرورات ہے

هُوَ مَا[2] اشتمل علٰى علم المضاف اليه

مجرور وہ اسم ہے جو مشتمل ہو علامت مضاف الیہ پر

والمضافُ[3] اليه كُلّ اسم نسب اليه شئ

اور مضاف الیہ ہر وہ اسم ہے کہ اس کی جانب کوئی چیز منسوب ہو

بواسطة حرف الجر لفظًا اوتقديرًا مرادًا

یا بذریعہ حرف جر جو ملفوظ ہو یا مقدّر مراد

[1] **قوله: المجرورات:** مصنف علیہ الرحمۃ نے منصوبات کے بیان سے فراغت پاکر یہاں سے بحث مجرورات شروع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اَلْمَجْرُوْرَاتْ جو بتقدیر مضاف (ھٰذا) مبتدائے محذوف کی خبر ہے یعنی ھٰذا بحثُ الْمَجْرُوْرَاتِ یا بتقدیر مضاف مبتدا ہے جس کی خبر (ھٰذَا) محذوف یعنی بَحْثُ الْمَجْرُوْرَاتِ ھٰذَا یا بسکون ہے تو اس کے لئے اعراب نہیں کہ از قبیل اسمائے معدودہ ہے جو عامل کے ساتھ متحقق نہیں ہوتے یا بتقدیر الف لام جنسی مبتدا ہے اور هُوَ مَا اشْتَمَلَ الخ، خبر، یہ (مجرور) کی جمع ہے، نہ (مَجْرُوْرَۃْ) کی، وجہ وہی جو (اَلْمَرْفُوْعَاتْ) میں گذری فتذکّر (اَلْمَجْرُوْرَاتْ) بصیغہ جمع (اَلْمَرْفُوْعَاتْ) اور (اَلْمَنْصُوْبَاتْ) کی مشاکلت کے پیش نظر ہے، ورنہ مجرور کی متعدّد انواع نہیں جیسے مرفوع اور منصوب کی تھیں جو نحات کے نزدیک اسمائے مخصوصہ کے ساتھ موسوم ہیں بخلاف مجرور کہ اس کے لئے ایسی انواع نہیں۔

۲ **قوله: ھو مااشتمل الخ:** مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مجرور کی تعریف بیان فرماتے ہیں، **نظر بر آں** (ھو) ضمیر کا مرجع (مَجْرُوْر) ہوا جو (اَلْمَجْرُوْرَاتُ) کے ضمن میں واحد مذکور کہ جمع کے ضمن میں واحد مذکور ہوا کرتا ہے اور (مَا) سے مراد (اِسم) کہ زیر بحث اسماء ہیں اور (اِشْتِمَال) سے مراد (مُلَابِسَۃ) کل کی جزو کے ساتھ جو اعراب بالحروف میں ہوتی ہے جیسے اسمائے ستہ مکبّرہ میں جو غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں اور تثنیہ و جمع مذکر سالم میں یا (مُلَابِسَۃ) مطرو علیہ کی طاری کے ساتھ جو اعراب بالحرکت میں ہوتی ہے جیسے مفرد منصرف وغیرہ میں، اب مجرور کی تعریف یہ ہوئی کہ وہ ایسا اسم ہے جو علامتِ مضاف الیہ کے ساتھ ملابس ہو اور علامت مضاف الیہ (جَر) ہے جو کبھی (کَسْرَہ) کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی (فَتْحہ) کے ساتھ جیسے غیر منصرف میں اور کبھی یائے ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے تثنیہ میں اور کبھی یائے ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے جمع مذکر سالم میں پھر اس علامت میں تعمیم ہے کہ لفظی ہو یا تقدیری یا محلی جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، مَرَرْتُ بِالْفَتٰی، مَرَرْتُ بِھٰذَا یہ علامت حرکت کی مثالیں ہیں اور جیسے مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ، مَرَرْتُ بِاَبِی الرَّجُل یہ علامت حرف کی اور اعراب بالحرف محلی نہیں ہوتا اور اعراب بالحرکت محلی بھی صرف جر ہوتا ہے کَمَامَرَّ فتحہ نہیں ہوتا کہ فتحہ حالت جر میں غیر منصرف پر آتا ہے اور وہ مبنی نہیں ہوتا کہ غیر منصرف قسم معرب ہے۔

سوال: (رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ) میں اور (رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ) میں اور (رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ) میں علامت مضاف الیہ (جَـر) محقق ہے اس کے باوجود یہ سب کے سب مجرور نہیں بلکہ منصوب ہیں، پس تعریف مجرور دخول غیر سے مانع نہ ہوئی؟

جواب: علامت مضاف الیہ سے مراد وہ علامتِ مضاف الیہ جو مضاف الیہ ہونے کی حیثیت سے ہو اور مذکورہ مثالوں میں مسطورہ اسماء پر علامتِ مضاف الیہ مضاف الیہ ہونے کی حیثیت سے نہیں، پس اسمائے مذکورہ علامت مضاف الیہ پر مشتمل نہ ہوئے بلکہ اس جر پر مشتمل ہیں جو مفاعل ہونے کی حیثیت سے ہے کہ ان میں نصب کو جر پر محمول کیا گیا ہے کَمَامَرَّ، تو یہ جر علامتِ مفعول ہوا نہ علامت مضاف الیہ، **نظر بر آں** ان کا مجرور ہونا لازم نہ آیا، پس تعریف دخول غیر سے مانع رہی۔

سوال: اب تعریف جامع نہ رہی کہ (بِحَسْبِكَ دِرْھَمٌ) میں (حَسْبُ) اور (کَفٰی بِاللّٰہِ) میں اسم

جلالت مجرور ہونے سے نکل گئے کیوں کہ یہ علامت مضاف الیہ (جَـر) پر مضاف الیہ ہونے کی حیثیت سے مشتمل نہیں اس لئے کہ بواسطہ حرف جر (بـا) ان کی جانب کوئی چیز منسوب نہیں کی گئی، وجہ یہ کہ دونوں میں (بائے) زائدہ ہے جس کے واسطے سے کسی چیز کی نسبت اس کے مدخول کی طرف نہیں ہوتی، اسی واسطے زائدہ کہلاتی ہے بخلاف (بائے) غیرزائدہ کہ اس کے واسطے سے نسبت ہوتی ہے، اسی واسطے اس کو اصلی کہتے ہیں جیسے (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) میں (با) کے واسطے سے مرور کی نسبت مدخول کی طرف ہورہی ہے۔

جواب: مضاف الیہ میں تعمیم ہے کہ مضاف الیہ حقیقتاً ہو یا مضاف الیہ صورتاً، مذکورہ بالا دونوں اسم مجرور ہونے کی بنا پر صورتاً مضاف الیہ ہیں اگر چہ مجرور بحرف جار زائد پر لفظ مضاف الیہ کا اطلاق نہیں ہوتا، پس تعریف جامع رہی، اسی طرح بر مسلک جمہور نحات جو اضافتِ لفظی کو بتقدیر (لَام) نہیں مانتے مضاف الیہ باضافت لفظی مضاف الیہ صورۃً ہے اور تعریف مجرور اس کو بھی شامل جیسے مجرور بحرف جر زائد کو شامل تھی بخلاف مسلک مصنف علیہ الرحمۃ کہ ان کے نزدیک وہ مضاف الیہ حقیقۃً ہے کیوں کہ اضافت لفظی بھی مصنف علیہ الرحمۃ کے نزدیک بتقدیر (لام) ہوتی ہے، **نظر بر آں** مجرور چار قسم ہوا۔

اوّل: مجرور بحرف جار اصلی، **دوم**: مضاف الیہ باضافت معنوی، **سوم**: مجرور بحرف جار زائد، **چھارم**: مضاف الیہ باضافت لفظی، بر مسلک مصنف علیہ الرحمۃ سوم مضاف الیہ صورۃً ہے، باقی مضاف الیہ حقیقۃً اور جمہور نحات کے مسلک مذکور کے پیش نظر مضاف الیہ باضافت لفظی بھی مضاف الیہ صورت ہے اور مجرور کی تعریف مذکور سب کو شامل، اس تعریف میں (مَا) جنس ہے جو مرفوع، منصوب، مجرور سب کو شامل اور (مَابَعْد) فصل ہے جس سے مجرور کے ماسوا نکل گئے کہ وہ علامت مضاف الیہ پر مشتمل نہیں ہوتے۔

۳ **قوله: والمضاف اليه الخ**: مجرور کی تعریف سے فراغت پا کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مضاف الیہ حقیقۃً کی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ وہ ایسا اسم ہے جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی گئی ہو بواسطۂ حرف جر خواہ وہ حرفِ جر ملفوظ ہو جیسے (مَـرَرْتُ بِـزَیْدٍ) اس میں بواسطۂ حرف جر (با) زید کی جانب (مُرُوْر) کی نسبت کی گئی جو فعل مذکور میں ہے خواہ مقدر جو باعتبار بقائے عمل مراد ہو جیسے (غُلَامُ زَیْدٍ) کہ اس میں (لَاْم) مقدر ہے اور اس کا عمل (جَـر) زید میں باقی اس میں بواسطۂ (لَاْم) مقدر (زَیْد) کی جانب (غُلَاْم) کی نسبت کی گئی اور (خَاتَمُ فِضَّةٍ) میں بواسطۂ (مِنْ) اور (ضَرْبُ الْيَوْمِ) میں بواسطۂ (فِیْ)

سوال: یہ تعریف دخولِ غیر سے مانع نہیں کیوں کہ (صُمْتُ یَوْمَ الْجُمْعَةِ) میں واقع (یَوْم) پر یہ صادق ہے کہ بواسطۂ حرفِ جر مقدر (فی) اس کی جانب (صَوْم) کی نسبت کی گئی ہے حالاں کہ یہ مضاف الیہ نہیں؟

جواب: یہ (مُرَادًا) کی قید سے نکل گیا کہ حرفِ جر مقدر کے مراد ہونے کے یہ معنی تھے کہ اس کا عمل باقی رہے اور یہاں پر (فی) مقدر ضرور ہے مگر اس کا عمل (جَرْ) باقی نہیں، **نظر بر آں** اس پر مضاف الیہ کی تعریف صادق نہ آئی۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کہ (یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ) میں (یَنْفَعُ) الخ مضاف الیہ ہے، حالاں کہ اسم نہیں کہ جملہ ہے۔

جواب: اسم میں تعمیم ہے خواہ حقیقۃً ہو یا حکماً اور یہ حکماً اسم کہ بتاویل مصدر ہے یعنی (یَوْمَ نَفْعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ)

سوال: چوں کہ (المضاف الیہ) تعریف مجرور میں مذکور ہو چکا، **نظر بر آں** اب مقام اضمار ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ کو یوں فرمانا چاہیے تھا (وَهُوَ كُلُّ اِسْمٍ) اس صورت میں (ھو) ضمیر کا مرجع وہی مضاف الیہ ہوتا اور اختصار حاصل؟

جواب: ضمیر اس لئے نہیں لائی گئی کہ اگر لاتے تو اس کا مرجع (مضاف الیہ) مذکور ہوتا جو مضاف الیہ حقیقۃً اور مضاف الیہ صورۃً دونوں کو شامل ہے، کَمَا مَرَّ اور یہ تعریف مضاف الیہ حقیقۃً کی ہے نہ صورۃً کی، پس تعریف جامع نہ رہتی کہ تعریف مذکور مضاف الیہ صورۃً پر صادق نہیں، اسی واسطے ضمیر نہیں لائی گئی اس تعریف میں (كُلُّ اِسْمٍ) جنس ہے کہ مرفوع، منصوب، مجرور بحرفِ جر زائد مضاف الیہ سب کو شامل اور (مَابَعْد) فصل ہے کہ اس سے مرفوع منصوب اور مجرور بحرفِ جار زائد بھی خارج ہو گیا کہ اس کی جانب کوئی چیز بواسطۂ حرف جر زائد منسوب نہیں ہوتی۔۱۲

ترکیب

قولہ: المجرورات: میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی اگر تقدیر موصوف (الْاَسْمَاءُ) ملحوظ ہو ورنہ برائے استغراق انواع اگر مجرور کی تین نوع قرار دی جائیں، اوّل مجرور بحرف جار لفظی،

دوم مضاف الیہ باضافت معنوی، سوم مضاف الیہ باضافت لفظی، ورنہ برائے جنس اگر مجرور کو ایک نوع میں منحصر قرار دیں جو ان تینوں کو شامل ہے ھٰذامَایخطر بالباب واللّٰہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال، مبنی برسکون (مَجْرُوْرَاتٌ) جمع مؤنث سالم موقوف تو اس کے لئے محل اعراب نہیں یا مرفوع لفظاً خبر بتقدیر مضاف (بَحْثُ) اس سے پیشتر (هٰذَا) مقدر جس میں (ھا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون (ذا) اسم اشارہ مبنی برسکون مرفوع محلاً مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں یا اَلْمَجْرُوْرَاتُ مبتدا اور اس کی خبر (هٰذِهٖ) مقدر۔

قوله: هو مَااشتمل علٰی علم المضاف الیه: میں (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مجرور جو اَلْمَجْرُوْرَاتُ کے ضمن میں ہے (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون (اِشْتَمَلَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے (مَا) (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون (عِلْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْمُضَافِ) میں (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول مبنی برسکون (مُضَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی برسکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنابر نائب فاعلیت مبنی برکسر راجع بسوئے الف لام (مُضَافِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ (عِلْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (اِشْتَمَلَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مرفوع محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والمضاف الیه کلُّ اسم نسب الیه شئی بواسطة حرف الجرّ لفظًا او تقدیرًا مرادًا: میں (و) حرف استیناف برفتح (اَلْمُضَافُ) میں (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول مبنی برسکون (مُضَافُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی برسکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنابر نائب فاعلیت مبنی برکسر راجع بسوئے الف لام (مُضَافُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا (کُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اِسْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً

موصوف (نُسِبَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو اوّل (شَیْءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (بـا) حرف جار برائے استعانت مبنی بر کسر (وَاسِطَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (حَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف (اَلْجَرِّ) میں (ال) حرف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (جَرِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (حَرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ بمعنی مَلْفُوْظًا (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر فتح (تَقْدِیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف بمعنی مُقَدَّرًا (لَفْظًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال اوّل (مُرَادًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (مُرَادًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال دوم، ذوالحال اپنے دونوں حال سے مل کر مضاف الیہ (وَاسِطَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو دوم (نُسِبَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلاً (اِسْمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

فالتقدیر[1] شرطه ان یکون المضاف اسمًا

پس مقدر ہونے کی شرط ہے کہ مضاف ایسا اسم ہو

مجرّدًا تنوینه لِاَجلها وهیَ[2] معنویة و

جس سے تنوین بوجہ اضافت زائل ہوجائے اور وہ اضافت معنوی ہوتی ہے اور

لفظیة فالمعنویة[3] ان یکون المضاف غیر

لفظی تو معنوی کی علامت یہ ہے کہ مضاف

صفة مضافةٍ الٰی معمولها

صفت مضاف بسوئے معمول کا غیر ہو

لے **قوله: فالتقدیر شرطه الخ:** ماقبل سے ظاہر ہوا کہ مضاف الیہ حقیقۃً دوقسم پر ہے مضاف الیہ بواسطۂ حرف جر ملفوظ اور مضاف الیہ بحرف جر مقدر اوّل زیر بحث نہیں، **نظر برآں** حرفِ جر کی تقدیر کا ذکر کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ اب اس کی دو شرطوں کا بیان فرماتے ہیں:

اوّل: یہ کہ مضاف اسم ہو کیوں کہ لوازم اضافت تعریف، تخصیص، تخفیف اسم کے ساتھ مخصوص ہیں۔

دوم: یہ کہ مضاف کو بوجہ اضافت تنوین اور اس کے قائم مقام یعنی نونِ تثنیہ اور نونِ جمع سے خالی کردیا گیا ہو، وجہ یہ کہ اضافت اور تنوین وغیرہ میں منافات ہے بایں طور کہ تنوین وغیرہ کلمہ کی تمامیت اور اس کے مابعد سے منقطع ہونے کے لئے موجب ہے اور اضافت مابعد سے متصل ہونے کے لئے اور انقطاع واتصال میں منافات ہے، **نظر برآں** جب دو کلموں کو اس طرح ملایا گیا کہ اوّل کو دوسرے سے تعریف یا تخصیص یا تخفیف حاصل ہو تو تمامیت کلمہ کی علامت یعنی تنوین وغیرہ کو اوّل سے حذف کردیا اور اوّل کی تمامیت دوسرے کی طرف مضاف کرکے کی گئی چوں کہ حذفِ تنوین وغیرہ بوجہ اضافت معتبر ہے لہٰذا اَلْغُلَامُ زَیْدٍ اور اَلضَّارِبُ زَیْدٍ کہنا جائز نہ ہوا کہ ان میں حذفِ تنوین بوجہ الف لام ہے، نہ بوجہ اضافت۔

سوال: اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ بالاتفاق جائز ہے، حالاں کہ حذفِ تنوین اس میں بوجہ الف لام ہے، نہ بوجہ اضافت، چوں کہ یہ بتقدیر حرفِ جار ہے مصنف علیہ الرحمۃ کے مسلک پر اور تقدیر کی شرط پائی نہ گئی، **نظر برآں** ناجائز ہونا چاہیے؟

جواب: شرطِ دوم تنوین اور اس کے قائم مقام کا حذف ہے اور قائم مقام میں تعمیم ہے کہ خواہ حقیقۃً ہو جیسے نونِ تثنیہ اور نونِ جمع یا حکماً جیسے ضمیر چنانچہ (اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ) میں قائم مقام حکماً بوجہ اضافت محذوف ہے بایں طور کہ (اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ) اصل میں (اَلْحَسَنُ وَجْهُهٗ) تھا، اس میں (وَجْهُهٗ) فاعل ہے اور فاعل بمنزلہ جزو ہوتا ہے، اس فاعل سے ضمیر مضاف الیہ کو حذف کیا جو اس کی تنوین کے قائم مقام تھی، چوں کہ فاعل بمنزلہ جزو ہے، لہٰذا اُس سے قائم مقام تنوین کا حذف کرنا (اَلْحَسَنُ) سے حذف کرنا ہوا، **نظر برآں** (اَلْحَسَنُ

اَلْوَجْهُ) میں تقدیر کی شرط پائی گئی کہ بوجہ اضافت اس سے قائم مقام تنوین کو حذف کیا گیا۔

سوال: (کَمْ رَجُلٍ) میں (کَمْ) خبر یہ مضاف ہے باضافت معنوی تو حرفِ جار مقدر ہوا، حالاں کہ تقدیر کی شرط حذفِ تنوین وغیرہ نہیں پائی جاتی کیوں کہ حذفِ تنوین وجودِ تنوین کی فرع ہے اور مبنی پر وجود تنوین ممکن نہیں پھر حذف کیوں کر مانا جائے گا، اسی طرح غیر منصرف میں جیسے (حَوَائِجُ بیتِ اللّٰہ) کہ غیر منصرف پر بھی تنوین نہیں آتی، پس اس میں بھی تقدیر حرفِ جار مانی نہیں جاسکتی کہ **اِذَافَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ؟**

جواب: حذفِ تنوین وغیرہ سے مراد یہ ہے کہ اگر تنوین وغیرہ ہو تو بوجہ اضافت حذف کردی جائے تو جہاں نہ ہو جیسے مبنی اور غیر منصرف میں تو وہاں تقدیر کے لئے حذفِ تنوین وغیرہ شرط ہی نہیں، یہ جواب (اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ) میں بھی جاری ہوسکتا ہے۔ فتنبہ۔

سوال: اگر یہ مراد ہے تو لازم آتا ہے کہ (اَلْغُلَامُ زَیْدٍ) باضافت معنوی بتقدیر لام صحیح ہو کیوں کہ یہاں پر تنوین بوجہ الف لام نہیں آسکی، حالاں کہ یہ ترکیب صحیح نہیں؟

جواب: اس ترکیب کی عدمِ صحت تقدیر لام کی شرط مفقود ہونے پر مبنی نہیں بلکہ اس پر مبنی ہے کہ اضافت معنوی میں مضاف کا تعریف سے خالی ہونا شرط ہے اور یہ شرط نہیں پائی جاتی، نہ (غُلَامْ) معرّف باللّام ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کا (مُجَرَّدًا عَنْهُ تَنْوِیْنُهٗ) فرمانا صحیح نہیں کہ (مُجَرَّد) اسم ہے نہ تنوین، تنوین تو (مُجَرَّدٌ عَنْهُ) ہے اور اس عبارت میں تنوین کو (مُجَرَّد) قرار دیا گیا کیوں کہ وہ نائب فاعل ہے اور (اِسْم) کو (مُجَرَّدٌ عَنْهُ) کہ (عَنْهُ) کی ضمیر مجرور کا مرجع اسم ہے، **نظر برآں** (مُجَرَّدًا عَنْ تَنْوِیْنِهٖ) فرمانا چاہئے تھا؟

جواب: عبارت میں مجاز ہے از قبیل ذکر ملزوم وارادۂ لازم کہ تجرید کو (زوال) لازم ہے تو (مُجَرَّدْ) بمعنی (زَائِلْ) اور شک نہیں کہ زائل تنوین ہوتی ہے نہ اسم اسم تو (زائل عنه) ہوتا ہے۔

۲ قولہ: وھی معنویۃ الخ: (ھی) کا مرجع (اضافت بتقدیر حرف جار) ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کی تقسیم بیان فرماتے ہیں کہ وہ دو قسم پر ہے، **اوّل:** معنویۃ، **دوم:** لفظیۃ۔

اوّل: منسوب بسوئے (مَعْنٰی) ہے جو مقابل لفظ ہے اس نسبت کی وجہ یہ کہ اضافت معنیً لفظاً یعنی ذات مضاف کے لئے ایک صفت کا افادہ کرتی ہے جس کو (تخصیص) اور (تعریف) سے تعبیر کرتے ہیں

جیسے (غُلَامُ رَجُلٍ) میں اضافت نے لفظ (غُلَامٌ) کے معنی میں تخصیص کا افادہ کیا کہ اس معنی میں تقلیل پیدا ہوگئی کیوں کہ اب وہ (غُلَامُ اِمْرَأَةٍ) کو شامل نہیں بخلاف قبل اضافت کہ دونوں کو شامل تھے اور جیسے (غُلَامُ زَیْدٍ) اس میں اضافت نے تعریف کا افادہ کیا کہ اب وہ معین ہوگئے، اگر زید کی ملک میں ایک ہی ہے تو وہی مراد اور اگر چند ہیں تو ان میں سے ایک معہود مراد۔

دوم: منسوب بسوئے لفظ ہے کہ صرف لفظ میں تخفیف کا افادہ کرتی ہے کہ تنوین وغیرہ ساقط ہوجاتے ہیں معنیٰ لفظ یعنی ذاتِ مضاف میں تخصیص وغیرہ کا افادہ نہیں کرتی۔

سوال: معنویہ بھی تخفیف لفظی کا افادہ کرتی ہے کہ تنوین وغیرہ اس میں بھی مضاف سے ساقط ہوجاتے ہیں پھر اُس کو صرف معنیٰ کی طرف منسوب کیوں کیا گیا؟

جواب: بے شک یہ صحیح ہے لیکن (مَابِهِ الْاِمْتِیَازْ) افادۂ معنیٰ ہے، اس لئے معنیٰ کی طرف منسوب کیا چوں کہ اضافت معنویہ کے دو فائدے ہیں اور اضافت لفظیہ کا ایک، **نظر بر آں** اضافت لفظیہ پر اضافت معنویہ کو شرافت ہوئی اس لئے مقام تقسیم اور مقام تعریف میں اضافت معنویہ کو مقدم ذکر فرمایا۔

۳ قوله: فالمعنوية الخ: تقسیم اضافت کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے ہر ایک قسم کی تعریف بیان فرماتے ہیں چنانچہ معنویہ کی یوں تعریف فرمائی کہ وہ مضاف کا مغائر ہونا ہے صفتِ مضاف بسوئے معمول کے، صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم منسوب اور اسم تفضیل اور معمول سے مراد فاعل، مفعول بہ، نائب فاعل، مضاف کے مغایر صفت مذکور ہونے کی دو صورتیں ہیں:

اوّل: یہ کہ مضاف سرے سے صفت ہی نہ ہو جیسے (غُلَامُ زَیْدٍ) اور (ضَرْبُ زَیْدٍ)، **دوم**: یہ کہ مضاف صفت تو ہے لیکن صفت مضاف بسوئے معمول نہیں جیسے (مُصَارِعُ مِصْرٍ) (کَرِیْمُ الْبَلَدِ) (مَجْذُوْبُ الْعَرَبِ) (نَحْوِیُّ الْهِنْدِ) (اَفْضَلُ الْقَوْمِ)

مخفی نہ رہے کہ صفت اس اسم کو کہتے ہیں جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کا بعض اوصاف کے ساتھ اتصاف ہو، یہ تعریف مصدر پر صادق نہیں، اسی واسطے غیر صفت قرار دیا گیا لیکن اسمِ تفضیل پر صادق ہے، اسی لئے ہم نے صفت میں شمار کیا دیگر شراح نے اس مقام پر صفت کی مثال میں اسمِ فاعل وغیرہ کی طرح اس کو ذکر نہیں فرمایا، اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ صفت اسم فاعل وغیرہ مذکورات میں منحصر

ہے اور اسم تفضیل صفت سے خارج بلکہ مذکورات کا ذکر بطور تمثیل ہے۔

سوال: تعریف (مُعَرَّفْ) پر محمول ہوتی ہے اور یہ تعریف (معنویة) پر محمول نہیں، اس لئے کہ اضافتِ معنویہ کے معنی ہیں نِسْبَةُ شَيْءٍ اِلٰى شَيْءٍ مَعَ اِفَادَةِ الْمَعْنٰى یعنی ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کی جانب اس طرح سے کہ تخصیص یا تعریف مستفاد ہو (مضاف کا مغائر ہونا صفتِ مضاف بسوئے معمول کے) یہ معنی اضافت معنویہ کے نہیں کہ یہ معنی اس کے مبائن ہیں اور مبائن کا مبائن پر حمل نہیں ہوتا؟

جواب: عبارت میں مبتدا مقدر ہے، اصل عبارت یوں تھی فَالْمَعْنَوِيَّةُ عَلَامَتُهَا اَنْ يَّكُوْنَ الْمُضَافُ تو مضاف کا مغائر ہونا صفت مضاف بسوئے معمول کے اضافت معنویہ کی علامت ہے نہ اضافت معنویہ، **نظر برآں** یہ تعریف بِالْعَلَامَةِ ہوئی؟

سوال: تقدیر بقدر ضرورت ہوتی ہے اور صحت حمل کی ضرورت کے پیش نظر تقدیر مضاف جانب مبتدا میں کافی ہے یعنی (فَعَلَامَةُ الْمَعْنَوِيَّةُ) اس کی ضرورت نہیں کہ (عَلَامَتُهَا) مبتدا مقدر مانا جائے؟

جواب: کلام (مَعْنَوِيَّةْ) میں ہو رہا ہے، نہ اس کی علامت میں ماقبل میں (مَعْنَوِيَّةْ) کا ذکر تھا، نہ علامت کا اور مابعد میں بھی معنویہ کے اقسام کا بیان ہے نہ علامت کا، **نظر برآں** مبتدا کی تقدیر ضروری ہے، مضاف کی تقدیر سے کلام کا اتساق جاتا رہے گا جو اہل بلاغت کے نزدیک پسندیدہ نہیں۔۱۲

ترکیب

قوله: فالتّقدير شرطه ان يكون المضاف اسمًا مجرّدًا تنوينهٗ لِاَجلها: میں (فا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح (اَلتَّقْدِيْرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَقْدِيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے اوّل (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے دوم (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) (اَلْمُضَافُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُضَافُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (اِسْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (مُجَرَّدًا)

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (تَنْوِیْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف (تَنْوِیْنُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (ل) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (اَجْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اِضَافَۃُ جو ماقبل سے مفہوم ہوتی ہے (اَجْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُجَوَّدًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت (اِسْمًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وھی معنویّۃ ولفظیۃ: میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اِضَافَۃ بتقدیر حرف جر (مَعْنَوِیَّۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (مَعْنَوِیَّۃٌ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لَفْظِیَّۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (لَفْظِیَّۃٌ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف (مَعْنَوِیَّۃٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فالمعنویّۃ ان یکون المضاف غیر صفۃ مضافۃٍالٰی معمولھا: میں (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اَلْمَعْنَوِیَّۃُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مَعْنَوِیَّۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (اَنْ) ناصبہ موصول حرف مبنی برسکون (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) (اَلْمُضَافُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُضَافٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (غَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب مضاف (صِفَۃٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (مُضَافَۃٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد

مؤنث اس میں (ھـی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر کسر علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے موصوف (الیٰ) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (مَعْمُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے موصوف (مَعْمُوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (مُضَافَةٍ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت (صِفَةٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (غَیْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (یَکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اِنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وھیؑ[1] امّا بمعنی اللّام فی ماعدا جنس

اور معنوی یا بمعنی لام ہوتی ہے جب کہ مضاف الیہ نہ جنس

المضاف وظرفه اوبمعنی من فی جنس

مضاف ہو نہ ظرف مضاف یا بمعنی مِـنْ جب کہ مضاف الیہ جنس

المضاف او بمعنی فی فی ظرفه وھوؒ[2] قلیل

مضاف ہو یا بمعنی فی جب کہ مضاف کے لئے ظرف ہو اور یہ قلیل ہے

مثل غلام زید وخاتم فضّةٍ وضرب الیوم

جیسے غلام زید اور خاتم فضّةٍ و ضرب الیوم

[1] **قوله: وھی اِمّا بمعنی اللّام الخ:** اضافت معنویہ کی تعریف سے فراغت پا کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کے اقسام کا بیان فرماتے ہیں:

قسمِ اوّل: بمعنی اللّام یہ اس وقت ہوتی ہے جب کہ مضاف الیہ جنس مضاف نہ ہو یعنی مضاف الیہ مضاف پر صادق نہ ہو اور نہ مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف ہو جیسے (غُلَامُ زَیْدٍ) کہ (زَیْد) نہ (غُلَامْ) پر صادق کہ (حر) ہے نہ اس کے لئے ظرف تو (غُلَامْ) کی اضافت بسوئے (زَیْد) بمعنی اللّام ہوئی کہ اصل میں (غُلَامٌ لِزَیْدٍ) تھا۔

قسم دوم: بمعنی (من) بیانیہ اس وقت ہوتی ہے جب کہ مضاف الیہ مضاف پر صادق ہو اور مضاف کے غیر پر بھی اور مضاف بھی مضاف الیہ کے غیر پر صادق ہو اور مضاف الیہ مضاف کے لئے اصل بھی ہو جیسے (خَاتَمُ فِضَّةٍ) کہ (فِضَّةْ) کا صدق (خَاتَمْ) پر ہوتا ہے جیسے (اَلْخَاتَمُ فِضَّةٌ) اور (خَاتَمْ) کے غیر پر بھی جیسے (اَلسِّوَارُ فِضَّةٌ) اور (خَاتَمْ) کا صدق بھی (فِضَّةْ) کے غیر پر جیسے (اَلذَّهَبُ خَاتَمٌ) اور (فِضَّةْ) خَاتَمْ کے لئے اصل بھی ہے کہ اسی سے بنائی گئی تو (خَاتَمُ فِضَّةٍ) اصل میں (خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ) تھا اور اگر مضاف الیہ مضاف کے لئے اصل نہیں تو اضافت بمعنی (مِنْ) نہ ہوگی (فِضَّةُ خَاتَمِكَ خَيْرٌ مِّنْ فِضَّةِ خَاتَمِيْ) کہ اس میں (خَاتَمْ) مضاف الیہ ہے جو (فِضَّةْ) کے لئے اصل نہیں بلکہ یہ اضافت بمعنی (لام) ہے۔

مخفی نہ رہے کہ کاتب الحروف کی زیر نظر جملہ شروح حواشی میں اس مقام پر لفظ (صِدْقْ) متعدی بعلٰی استعمال کیا گیا ہے جو بمعنی (حَمْلْ) مواطاتی ہوتا ہے اور مذکورۂ بالا جیسی مثالیں پیش کی گئی ہیں لیکن ان مثالوں میں حمل صحیح نہیں، اوّل اور دوم میں اس لئے کہ (خاتم) اور (سوار) ہیئت صوری اور فضّۃ کے مجموعہ کا نام ہے تو (خَاتَمْ) اور (سوار) کل ہے اور (فِضَّةْ) جزو خارجی اور جزو خارجی کا کل پر حمل نہیں ہوتا اور سوم میں اس لئے کہ اس میں کُل یعنی (خَاتَمْ) کا جزو خارجی یعنی (اَلذَّهَبْ) پر حمل ہے، اور کُل کا حمل بھی جزو خارجی پر درست نہیں اور لفظ (صِدْقْ) متعدّی یعنی بمعنی (تَحَقُّقْ) ہوتا ہے، یہی استعمال کرنا چاہئے تھا، اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يُّقَالَ کہ (عَلٰی) بمعنی (فی) ہے کمافی قوله تعالٰی اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ اور مراد یہ کہ مضاف الیہ مضاف میں متحقق ہو اور اس کے لئے غیر میں بھی اور مضاف بھی مضاف الیہ کے غیر کے ساتھ متحقق ہو، اس وقت اضافت بمعنی (مِنْ) ہوگی اور مذکورہ مثالوں کی تصحیح بتقدیر (ذُوْ) کی جائے یعنی (اَلْخَاتَمُ ذُوْ فِضَّةٍ) اور (اَلسِّوَارُ ذُوْ فِضَّةٍ) اور (اَلذَّهَبُ ذُوْ خَاتَمٍ) هذا ما يخطر بالبال

واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقتہ الحال۔

قسم سوم: اضافت بمعنی (فِی) یہ اس وقت ہوتی ہے جب کہ مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف ہو جیسے (ضَرْبُ الْیَوْمِ) کہ اصل میں ضَرْبٌ فِی الْیَوْمِ تھا۔

فائدہ اولیٰ: اضافت معنوی کے متعلق ضابطہ کلیہ یہ ہے کہ اگر مضاف الیہ اور مضاف متبائن ہیں، پس اگر مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف ہے تو اضافت بمعنی (فی) ہوگی، ورنہ بمعنی (لام) اور اگر متساوی ہیں اگرچہ مترادفین ہوں جیسے (یَعْثُ اَسَدْ) یا مضاف الیہ اعم مطلقًا اور مضاف اخص مطلقاً ہو جیسے فِقْهُ الْعِلْمِ تو ان دونوں تقدیر پر اضافت ممنوع ہے اور اگر مضاف الیہ اخص مطلقاً اور مضاف اعم مطلقاً ہو جیسے عِلْمُ الْفِقْهِ تو اضافت بمعنی لام ہوگی اور اگر مضاف الیہ اور مضاف میں عموم وخصوص من وجہٍ ہے اور مضاف الیہ مضاف کے لئے اصل ہے بایں معنی کہ مضاف کو اس سے بنایا جائے جیسے دروازہ تختوں سے تو اضافت بمعنی (مِن) ہوگی اور اگر مضاف الیہ اصل نہیں تو اضافت بمعنی لام ہوگی۔ یاد رہے کہ یہ عموم وخصوص من وجہٍ باعتبار تحقق ہے، نہ باعتبار صدق کما مرّ۔

فائدہ ثانیہ: اضافت بمعنی لام میں یہ ضروری نہیں کہ لام کی تصریح درست ہو بلکہ اتنا کافی ہے کہ اضافت معنیٰ لام کا افادہ کرتی ہو اور وہ معنیٰ اختصاص بمعنی ارتباط ہیں۔ ہاں بعض مقام پر تصریح درست ہوتی ہے جیسے (غُلَامُ زَیْدٍ) میں کہہ سکتے ہیں (غُلَامٌ لِزَیْدٍ) بخلاف (عِلْمُ الْفِقْهِ) کہ اس میں تصریح درست نہیں کیونکہ (عِلْمٌ لِلْفِقْهِ) عرب کے استعمال میں نہیں آیا تو غیر مانوس الاستعمال ہونے کی بنا پر موجب تنافر ہوا اور تنافر کا استعمال فصحاء کے نزدیک درست نہیں، تصریح درست نہ ہونے کے باوجود معنیٰ (لام) کا افادہ ہو رہا ہے وہ یہ کہ (علم) کو (فقه) کے ساتھ اختصاص یعنی ملابسة ہے کہ (فقه) اس کا فرد ہے (کُلُّ رَجُلٍ) اور (کُلُّ وَاحِدٍ) میں بھی اضافت بمعنی (لام) اور یہی اختصاص ان میں محقق، اسی طرح اسمائے لازم الاضافة جیسے عِنْدَ، دُوْن، لَدٰی وغیرہ چوں کہ معنیٰ (لام) کا افادہ ضروری ہے نہ صحت تصریح۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے (اِمَّا بِمَعْنَی اللَّامِ) فرمایا نہ اِمَّا بِتَقْدِیْرِ اللَّامِ۔

۲ قولہ: وھو قلیل: اور یہ اضافت بمعنی (فی) استعمال عرب میں قلیل ہے۔ اسی واسطے اکثر نحات نے تقلیل اقسام کے پیش نظر اس کو اضافت بمعنی (لام) قرار دیا کہ معنیٰ (لام) ملابسة ہیں

اور وہ اس میں موجود کہ ظرف کو مظروف کے ساتھ **ملابسۃ** ہوتی ہے۔

سوال: نظر بر آں لازم آتا ہے کہ اضافت بمعنی (من) کو بھی اضافت بمعنی (لام) قرار دیا جائے کہ مُبَیَّنْ اور مُبَیِّنْ میں بھی **ملابسۃ** ہوتی ہے؟

جواب: یہ صحیح ہے لیکن اضافت بمعنی (فی) چوں کہ استعمال میں قلیل تھی اس لئے تقلیل اقسام کے پیش نظر اس کو اضافت بمعنی **لام** کی طرف راجع کر دیا اور اضافت بمعنی (من) چوں کہ استعمال میں کثیر ہے، **نظر بر آں** اس کو اضافت بمعنی (لام) کی طرف راجع نہیں کیا کہ یہ بنائے کثیر الاستعمال ہونے کے مستقل قسم بننے کے لائق ہے۔

فائدہ ثالثہ: اعداد کی اضافت معدود کی طرف جیسے **عَشَرَۃُ رِجَالٍ** یا عدد کی اضافت عدد کی طرف جیسے **ثَلٰثُمِائَۃٍ** یا مقدار کی اضافت مقدّر کی طرف جیسے (**رِطْلُ زَیْتٍ**) یہ سب کی سب بمعنی (لام) ہیں کہ (لام) کے معنی مذکور **ملابسۃ** کا ان سے افادہ ہوتا ہے بمعنی (من) نہیں کہ اس میں مضاف الیہ کا مضاف کے لئے اصل ہونا معتبر ہے **کماذکرہ العارف الجامی قدسرہ السّامی** اور ان میں کوئی مضاف الیہ اپنے مضاف کے لئے اصل نہیں تو سب میں اضافت بمعنی (لام) ہوئی۔ ۱۲

ترکیب

قوله: وهی امّا بمعنی اللّام فی ماعَدَا جنس المضاف وظرفه اوبمعنی من فی جنس المضاف اوبمعنی فی فی ظرفه:

میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے **اَلْمَعْنَوِیَّۃ** (اِمَّا) حرفِ تردید مبنی بر سکون (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (مَعْنٰی) اسم مقصور مجرور تقدیرًا مضاف (اَللّامِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (لَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر اوّل ہوا (ثَابِتَۃٌ) مقدر کا (ثَابِتَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر **کما مرّ** راجع بسوئے مبتدا (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (عَدَا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ما) (جِنْسَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَلْمُضَافِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُضَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (جِنْسَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ظَرْفَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمُضَافِ (ظَرْفَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ (عَدَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلاً مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور محلاً، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر دوم (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف (من) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر اوّل ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھِــی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے مبتدا (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (جِـنْـسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْـمُـضَـافِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُـضَـافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (جِـنْـسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر دوم (ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ مستقر سے مل کر معطوفِ اوّل (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (بـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (مَـعْـنٰـی) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف (فِـی) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ (مَـعْـنٰـی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر اوّل ہوا (ثَـابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھِی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر کَـمَـا مَـرَّ راجع بسوئے مبتدا (فِی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (ظَرْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْـمُـضَافِ) (ظَـرْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر دوم (ثَـابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف مستقر سے مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل

کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وھو قلیل: میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اضافت کا بمعنی (فی) ہونا (قَلِیْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (قَلِیْلٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل غلام زیدٍ وخاتم فضّةٍ وضرب الیوم: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (غُلَامُ زَیْدٍ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (خَاتَمُ فِضَّةٍ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ضَرْبُ الْیَوْمِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف (غُلَامُ زَیْدٍ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اضافت معنویہ کا بمعنی (لام) یا (من) یا (فی) ہونا (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنیٰ: غُلَامُ زَیْدٍ: میں (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھٰذَا) مقدر جس میں (ھَـا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذَا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں،

خاتمُ فضّةٍ: میں (خَاتَمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (فِضَّةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (خَاتَمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر جس کا مبتدا (ھٰذَا) مقدر جس میں (ھَا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذَا) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ضربُ الیوم: میں (ضَرْبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَلْیَوْمِ) میں (ال)

حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (یَوْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول فیہ ہونے کی بنا پر یہ ترکیب نحات کے نزدیک اور اہل معانی کے نزدیک مرفوع محلاً بنا بر فاعلیّت تو اضافت مجازی ہے اور بر مذہب نحات حقیقی فاحفظ، (ضَرْبُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر جس کا مبتدا (هٰذا) مقدر جس میں (ها) حرف تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

وتفیدُ[1] تعریفًا مع المعرفة وتخصیصًا
اور تعریف کا فائدہ دیتی ہے معرفہ کے ساتھ اور تخصیص کا
مع النکرة
نکرہ کے ساتھ

[1] **قولہ: وتفید تعریفاً الخ:** مصنف علیہ الرحمۃ اضافت معنوی کی تعریف اور تقسیم سے فارغ ہو کر یہاں سے اس کے فوائد بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ دو فائدے بیان فرمائے، **اوّل**: یہ کہ مضاف الیہ معرفہ کے ساتھ مضاف کی تعریف کا افادہ کرتی ہے۔

سوال: عبارت میں نہ مضاف الیہ کا ذکر ہے، نہ مضاف کا، پھر یہ کیسے مفہوم ہوا کہ مضاف الیہ معرفہ کے ساتھ اضافت معنوی مضاف کی تعریف کا افادہ کرتی ہے؟

جواب: بدو طریق:

اوّل: یوں کہ لفظ (مع) کے بعد جو مذکور ہو وہ اصل ہوتا ہے اور جو اُس سے پہلے مذکور ہو وہ تابع اور اضافت معنوی کی طرفین دو ہی ہیں، ایک مضاف، دوسری مضاف الیہ اور مضاف الیہ چوں کہ اصل ہے، **نظر بر آں** معلوم ہوا کہ (معرفة) سے مراد مضاف الیہ معرفہ ایک نسخہ میں (اَلتَّعْرِیْفُ) ہے کما فی سوال کابلی تو الف لام مضاف الیہ کے بدلے میں ہے یعنی (تَعْرِیْفُ مُضَافٍ) اور ایک نسخے میں (تَعْرِیْفًا) ہے

كَمَافِيْ غَيْرِهٖ تو تنوین مضاف الیہ کے بدلے میں ہے یعنی (تَعْرِيْفَ مُضَافٍ) بہر صورت (مَعَ) سے قبل مذکور (مضاف) ہوا باعتبار بدل اس طریق سے مضاف اور مضاف الیہ دونوں مذکور ہو گئے اور عبارت متن سے ثابت ہوا کہ اضافت معنوی مضاف الیہ معرفت کے ساتھ مضاف کی تعریف کا افادہ کرتی ہے۔

دوم: یوں کہ آئندہ قول مصنف علیہ الرحمۃ **يَجِبُ تَجْرِيْدُ الْمُضَافِ عَنِ التَّعْرِيْفِ** سے معلوم ہوا کہ تعریف کا حصول (مُضَافْ) کے لئے ہوتا ہے، اسی واسطے تعریف قبل اضافت سے اس کی تجرید واجب ہے تا کہ دو تعریف کا اجتماع لازم نہ آئے، ایک تعریف قبل اضافت، دوسری تعریف بعد اضافت، **نظر بر آں** ثابت ہوا کہ یہاں پر اضافت معنوی کے افادۂ تعریف سے مراد افادۂ تعریف مضاف ہے اور تعریف کا حصول مضاف کے لئے چوں کہ مضاف الیہ کے ساتھ ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہاں پر (مَعَ الْمَعْرِفَةِ) سے مراد مضاف الیہ معرفہ ہے، **نظر بر آں** عبارت زیر بحث سے دونوں باتیں مستفاد ہو گئیں کہ اضافت معنوی مضاف الیہ معرفہ کے ساتھ مضاف کے لئے تعریف کا افادہ کرتی ہے، وجہ یہ کہ ہیئت ترکیبی مضاف الیہ معرفہ کے ساتھ اضافت معنوی میں اسی واسطے موضوع ہے کہ مضاف کے واحد معیّن و مشخص ہونے پر دلالت کرے جیسے (غُلَامُ زَيْدٍ) کہا اور (زَيْدٌ) کے کئی غلام ہیں تو ان میں سے وہ ایک مراد ہوگا جس کو زید کے ساتھ مزید خصوصیت ہے مثلاً سب میں اعظم ہے یا زید کا غلام ہونے میں مشہور تر ہے یا متکلم اور مخاطب کے درمیان معہود ہے اور اگر ایک ہی غلام ہے تو وہی متعیّن حصول تعریف کی یہ وجہ نہیں کہ شے کسی امر معیّن کی طرف منسوب ہونے سے معرفہ ہو جاتی ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ (زَيْدٌ اِنْسَانٌ) میں (اِنْسَانٌ) معرفہ ہو جائے کیوں کہ معیّن یعنی (زَيْدٌ) کی طرف منسوب ہے، حالاں کہ معرفہ نہیں، نیز لازم آئے گا کہ اضافت لفظی مفید تعریف ہو جائے جیسے (ضَارِبُ زَيْدٍ) میں (ضَارِبْ) اسم فاعل باضافت لفظی مضاف بسوئے مفعول بہ ہے اور وہ ہے معیّن یعنی (زَيْد) تو (ضَارِبْ) منسوب ہوا معیّن کی جانب، پس لازم آیا کہ (ضَارِبُ زَيْدٍ) میں واقع (ضَارِبْ) معرفہ ہو جائے حالاں کہ نکرہ ہے کیوں کہ مضاف باضافت لفظی معرفہ نہیں ہوتا، لہٰذا ظاہر ہوا کہ حصول تعریف کی وجہ وہی وضع ہے، نہ امر معیّن کی جانب نسبت۔

سوال: جب کہ زید کے غلام چند ہوں تو کبھی (جَاءَ غُلَامُ زَيْدٍ) ان میں سے غیر معیّن کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اضافت معنوی میں ہیئت ترکیبی مضاف الیہ معرفہ کے ساتھ مضاف

کے معرفہ ہونے کے لئے موضوع نہیں، ورنہ ترکیب مذکور کا استعمال جائز نہ ہوتا کہ اس ترکیب میں تخصیص کا افادہ ہو رہا ہے، نہ تعریف کا مثال؟

جواب: یہ استعمال بطورِ مجاز ہے، نہ حقیقت جیسے **مُعَرَّف بَاَلِف لَام** کی وضع معین کے لئے ہے اور کبھی غیر معیّن میں بطورِ مجاز استعمال کرتے ہیں جیسے

ولقد اَمرُّ علیٰ اللّئیم یُسبّنی　　　فَمَضَیتُ ثمّہ قلتُ لایَعنِینِی

کہ اس میں (**اللّئیم**) معرّف بالف لام غیر معین کے لئے ہے، اسی واسطے جملۂ (**یَسُبُّنِیْ**) کا صفت واقع ہونا صحیح ہو گیا کہ جملۂ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے، یہ معرّف بالف لام نہ جنس کے لئے ہے، نہ استغراق کے لئے کیوں کہ **مرورِ جنس** پر نہیں ہوتا اور نہ **جمیع لئام** پر مرور ممکن معہود فی الخارج کے لئے بھی نہیں، ورنہ مقصودِ شاعر فوت ہو جائے گا کیوں کہ مقصودِ شاعر اپنے آپ کو کامل بردبار ظاہر کرنا ہے اور مقصود معہود فی الذہن یعنی غیر معیّن ہونے کی صورت میں حاصل ہوتا ہے کہ غیر معیّن کی سب وشتم پر بُردباری کامل ہوتی ہے اور معین شخص کی سب وشتم پر بردباری غیر کامل چوں کہ کامل بُردباری کا اظہار مقصود ہے، اسی واسطے (**اَمُرُّ**) اور (**یَسُبُّنِیْ**) صیغہ ہائے مضارع استمرار کے لئے ہیں، اس میں (**و**) برائے قسم ہے اور مقسم بہ محذوف یعنی (**واللّٰہ**) اور معنی شعر یہ کہ بخدا میں کسی نہ کسی کمینہ کے پاس سے گذرتا رہتا ہوں اور وہ مجھے سب وشتم کرتا رہتا ہے تو میں وہاں ٹھہرتا نہیں بلکہ چلا جاتا ہوں، پھر دل میں کہتا ہوں کہ اس کی مراد میں نہ تھا۔ **یاد رہے کہ** اضافت معنوی کا فائدہ مذکورہ لفظ (**غیر**) اور لفظ (**مثل**) میں حاصل نہیں ہوتا ہے اگرچہ مضاف الیہ معرفہ کی طرف مضاف ہوں کیوں کہ یہ ابہام میں ڈوبے ہوتے ہیں، **نظیر آں** (**غَیْرُ زَیْدٍ**) اور (**مِثْلُ زَیْدٍ**) میں (**غَیْر**) اور (**مِثْل**) معرفہ نہیں، وجہ یہ کہ (**غیر زیدٍ**) کوئی مخصوص ذات نہیں، عالم کا ہر موجود (**غَیْرُ زَیْدٍ**) ہے، اسی طرح (**مِثْلُ زَیْدٍ**) کوئی مخصوص ذات نہیں، بلکہ ہر موجود کسی نہ کسی صفت میں زید کے مماثل ہے، البتہ اگر (**غَیر**) کے مضاف الیہ کے لئے کوئی ضد واحد معروف ومشہور ہے جیسے **عَلَیْكَ بِالْحَرَکَةِ غیرَ السُّکُوْنِ** میں (**سُکُوْن**) کی ضد واحد (**حَرَکَتْ**) معروف ہے تو ایسی صورت میں (**غَیْر**) معرفہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے (**غَیْرُ السُّکُوْن**) کا اس ترکیب میں (**اَلْحَرَکَةُ**) کے لئے صفت ہونا صحیح ہوا کہ موصوف کی طرح صفت بھی معرفہ ہے۔

سوال: مضاف الیہ کے لئے ضد واحد معروف ہونے کی تقدیر پر (**غَیر**) کا معرفہ ہو جانا درست نہیں، ورنہ

لازم آئے گا کہ آیت کریمہ (نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِىْ كُنَّا نَعْمَلْ) میں (غَيْر) معرفہ (صَالِحًا) نکرہ کی صفت ہو جائے اور یہ جائز نہیں (غَيْر) معرفہ اس لئے ہے کہ مضاف الیہ (اَلَّذِىْ كُنَّا نَعْمَلْ) عبارت ہے (فَسَادْ) سے اور (فَسَادْ) کے لئے ضد واحد معروف (صَلَاحْ) ہے؟

جواب: یہاں پر (غَيْر) صفت نہیں بلکہ بدل ہے، پس اعتراض ساقط، اسی طرح لفظ (مِثْل) کے مضاف الیہ کے لئے اگر کسی وصف میں کوئی مماثل مشہور ہے تو اس وقت (مِثْل) معرفہ ہو جائے گا مثلاً زید نحوی ہے اور عمرو علم نحو میں اس کا مماثل مشہور کسی نے کہا (جَاءَ مِثْلُ زَيْدٍ) تو یہ (مِثْل) معرفہ ہے کہ اس سے بر بنائے شہرت وہی عمرو مراد ہوا، نہ اور کوئی۔

یادرہے کہ لفظ (شبہ) اور لفظ (شبیہ) اور (نظیر) اور (سوا) کا حکم بھی یہی ہے، اسی طرح اضافت معنوی کا فائدہ مذکورہ ان الفاظ میں بھی حاصل نہیں ہوتا (حَسْبُكَ زَيْدٌ) میں لفظ (حَسْبُ) اور (شَرْعُكَ زَيْدٌ) میں لفظ (شَرْع) اور (نَهْيُتُكَ زَيْدٌ) میں لفظ (نَهْي) اور (نَهَاكَ زَيْدٌ) میں لفظ (نَهَا) اور (نَاهِيْكَ زَيْدٌ) میں لفظ (نَاهِيْ) باوجود مضاف الیہ معرفہ ہونے کے معرفہ نہیں ہوتے اور سب کے معنی (يَكْفِيْكَ زَيْدٌ)، اضافت معنوی کا **فائدۂ دوم** یہ کہ مضاف الیہ نکرہ کے ساتھ مضاف میں تخصیص حاصل ہوتی ہے جیسے (غُلَامُ رَجُلٍ) کہ لفظ (غُلَامْ) قبل اضافت مرد اور عورت دونوں کے غلام کو شامل تھا اور بعد اضافت عورت کے غلام کو شامل نہ رہا اور اس میں تخصیص بمعنی تقلیل شرکاء پیدا ہو گئی۔

سوال: بایں معنی تخصیص قبل اضافت (غُلَامُ لِرَجُلٍ) میں حاصل تھی جو (غُلَامُ رَجُلٍ) کی اصل ہے جیسے (غُلَامُ زَيْدٍ) کی اصل (غُلَامُ لِزَيْدٍ) پھر اس کو اضافت کی طرف منسوب کرنا درست نہیں، ورنہ تحصیل حاصل لازم آئے گی؟

جواب: اضافت کی طرف منسوب تخصیص مع التخفیف ہے جو قبل اضافت حاصل نہ تھی، **نظر بر آں** تحصیل حاصل لازم نہ آئی، **هذا ما يخطر بالبال والله تعالىٰ اعلم بحقيقة الحال**۔

یادرہے کہ تخفیف تعریف تخصیص کے علاوہ اضافت معنوی کے اور فوائد بھی ہیں، چنانچہ

چہارم: یہ کہ مضاف کبھی مضاف الیہ سے تذکیر حاصل کرتا ہے جیسے اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ) میں (رَحْمَةٌ) مضاف مؤنث ہے اور اسم جلالت مضاف الیہ مذکر (رَحْمَةٌ) مضاف

نے اس سے تذکیر حاصل کی، اسی واسطے اس کی خبر (قَرِیْبٌ) مذکر آئی۔

پنجم: یہ کہ تانیث حاصل کرے جیسے آیت کریمہ (یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ) میں لفظ (کُلُّ) مضاف مذکر نے (نَفْسٍ) مضاف الیہ مؤنث سے تانیث حاصل کی، اسی واسطے (تَجِدُ) فعل مؤنث لایا گیا لیکن حصولِ تذکیر اور حصولِ تانیث کے لئے شرط یہ ہے کہ مضاف کو حذف کردیں تو مضاف الیہ اس کے قائم مقام ہوسکے اور معنی مقصور باقی رہیں، لہٰذا (قَامَتْ غُلَامُ هِنْدٍ) جائز نہیں، نہ (قَامَ اِمْرَأَةُ زَیْدٍ) کہ بعد حذف مضاف وَاِقَامَتْ مضاف الیہ معنی مقصود باقی نہیں رہتے۔

ششم: حصولِ ظرفیت جیسے آیت کریمہ (تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ) میں (کُلَّ) نے (حِیْنٍ) سے ظرفیت حاصل کی۔

ہفتم: حصولِ مصدریت جیسے آیت کریمہ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ میں (اَیَّ) نے (مُنْقَلَبٍ) سے مصدریت حاصل کی کہ مفعول مطلق ہے۔

ہشتم: حصول جمعیت جیسے:

فَمَاحُبُّ الدِّیار شَغَفْنَ قلبی ولکن حبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیار

میں (حُبُّ) نے (الدِّیار) سے جمعیت حاصل کی، اسی واسطے (شَغَفْنَ) فعل بصیغہ جمع لایا گیا۔

نہم: وجوبِ تقدیم جیسے (غُلَامُ مَنْ عِنْدَكَ) میں (غُلَامُ) کی تقدیم (عِنْدَكَ) پر (مَنْ) استفہامیہ مضاف الیہ کی وجہ سے واجب ہوئی۔

دہم: حصولِ بنا جیسے آیت کریمہ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ میں لفظ (مِثْلَ) نے اپنے مضاف الیہ (مَا) نکرہ بمعنی (شَیْئٍ) مبنی سے بنا حاصل کی تو یہ مبنی بر فتح ہے اور مرفوع محلاً کہ (اِنَّ) کی خبر ثانی ہے اور (اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ) اس سے بدل لیکن مضاف الیہ سے حصولِ بنا واجب نہیں، جائز ہے۔ اسی واسطے (مِثْلُ) ایک قرارت میں مرفوع آیا ہے اور معنی آیت یہ ہیں کہ آسمان وزمین کے رب کی قسم کہ یہ قرآن حق ہے، ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو۔

یازدہم: حذف (تا) جو غیر اضافت میں حذف نہیں ہوتی جیسے آیت کریمہ میں (اَقَامُ الصَّلٰوۃ) ۱۲۔

ترکیب

قولہ: وتفید تعریفًا مع المعرفۃ تخصیصًا مع النّکرۃ:

میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (تُفِیْدُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال (تَعْرِیْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (تَخْصِیْصًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا معطوف (تَعْرِیْفًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ (مَعَ) اسم ظرف منصوب لفظًا مضاف (اَلْمَعْرِفَۃِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مَعْرِفَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَعَ) اسم ظرف منصوب لفظًا مضاف (اَلنَّکِرَۃِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (نَکِرَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتَۃً) مقدر کا (ثَابِتَۃً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر کسر علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتَۃً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلًا (تُفِیْدُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وشرطها[۱] تجريد المضاف من التّعريف
اور اس کی شرط ہے کہ مضاف کو تعریف سے خالی کر لیا جائے
وما اجازه[۲] الكوفيون من الثلثة الاثواب
اور وہ جو جائز رکھا ہے نحات کوفیہ نے یعنی الثلثۃ الاثواب

وشبهه من العدد ضعيف

اور اس کے مثل عدد معرّف باللام کو ضعیف ہے

[1] **قولہ: وشرطها تجريدالخ:** اب یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ اضافت معنوی کی شرط بیان فرماتے ہیں کہ اس کی شرط یہ ہے کہ مضاف کو تعریف سے خالی کیا جائے (جب کہ قبل اضافت معرفہ ہو) اور لام نہ ہوتو تجریہ کی احتیاج نہ ہوگی بلکہ ممکن ہی نہیں، اس تقدیر پر لفظ (تَجْرِيْدٌ) اپنے حقیقی معنی پر ہے یعنی (خالی کرنا) قبل اضافت معرفہ جس کو بعد تجرید مضاف کرسکیں معرّف باللام[1] ہوتا ہے یا (علم[2]) معرفہ کے باقی اقسام کی اضافت نہیں ہوتی، **اوّل**: کی تجرید یوں کہ اس سے الف لام دور کردیا جائے، **دوم**: کی یوں کہ اس کو معنیٰ نکرہ قرار دیا جائے بایں طور کہ اس کو (مسمّٰی) (العلم) کا ایک فرد قرار دیں جیسے (زید) کو (مُسَمّٰی بِزَيْدٍ) کی تاویل میں لے کر (زید) کو اس کا ایک فرد قرار دیا جائے کیوں کہ (مُسَمّٰی بزَيْد) مفہوم کلی ہے، پھر مضاف کریں اور یوں کہیں (زَيْدُ نَاخَيْرٌ مِّنْ عَمْرٍو) کہ بروقت اضافت علم کی تنکیر معنی کا یہی طریقہ ہے اس طریقہ سے علم معنیٰ نکرہ ہوتا ہے، نہ حقیقۃً کہ یہ معنی مجازی ہیں اور حقیقۃً نکرہ وہ ہے جو غیر معین کے لئے وضع کیا گیا ہو اور بدون اضافت علم کی تنکیر کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے وہ وصف مراد لیں جس کے ساتھ مشہور ہے جیسے لِكُلِّ فِرْعَوْنَ مُوْسٰی کہ اس میں لفظ (موسٰی) سے (مُحِق) مراد ہے کہ احقاقِ حق آپ کا وصف مشہور ہے اور (فِرْعَوْنُ) سے مراد (مُبْطِلٌ) کہ وہ اس وصف کے ساتھ مشہور ہے یا (تَجْرِيْدٌ) مجازاً بمعنی (خلو) ہے از قبیل اطلاق ملزوم وارادہٗ لازم کہ (تَجْرِيْدٌ) کو (خلو) لازم ہے۔ اب معنیٰ عبارت یہ ہوئے کہ اضافت معنوی کی شرط ہے کہ بروقتِ اضافت مضاف تعریف سے خالی ہو۔ اب عبارت دونوں صورتوں کو شامل ہوگئی، اس کو بھی جو قبل اضافت معرفہ ہو اور تعریف سے خالی کرایا گیا اور اس کو بھی جو قبل اضافت معرفہ ہی نہ ہو اور تقدیر مذکور کی احتیاج بھی نہ ہوگی بخلاف (تَجْرِيْدٌ) بمعنی حقیقی کہ اس میں تقدیر مذکور کی احتیاج ہے، بہر کیف تَجْرِيْد شرط اس لئے ہے کہ (تَجْرِيْد) نہ ہونے کی صورت میں اضافتِ معنوی ضائع ہوجائے گی کہ نہ مفید تعریف ہو، نہ مفید تخصیص، حالانکہ ان دونوں سے خالی نہیں ہوتی، وجہ یہ کہ مضاف کو معرفہ ہوتے ہوئے اگر نکرہ کی طرف مضاف کیا گیا تو (اَعْلٰی) یعنی تعریف کے حاصل ہوتے ہوئے

(اَدْنـــی) یعنی تخصیص کی طلب ہوئی جو بظاہر مکروہ ہے اور در حقیقت مطلب کا حصول ممکن نہیں کہ معرفہ میں اشتراک نہیں ہوتا، پھر تخصیص یعنی تقلیل کس طرح حاصل ہوگی اور اگر معرفہ کی طرف مضاف کیا گیا تو تحصیل حاصل لازم آئے گی جو باطل ہے، وجہ یہ کہ اضافت سے اصل تعریف مقصود ہوتی ہے اور اصل تعریف مضاف میں حاصل ہے ہی، پس معرفہ کو مضاف کرنے سے نہ تعریف حاصل ہوسکتی ہے، نہ تخصیص تو اضافت ضائع ہوگئی، لہٰذا ثابت ہوا کہ (تَجْرِیْد) واجب ہے۔

سوال: (اَلـنَّجْمُ) اور (اَلثُّرَیَّا) اور (اَلـصَّعِق) اور (ابـن عبّاس) یہ سب کے سب قبل علمیّت بوجہ تعریف (لامـــی) اور تعریف (اضافی) شخص معیّن میں مستعمل تھے اور بعد علمیّت بھی اسی شخص معیّن میں مستعمل ہوئے تو علمیّت سے تعریف (مُعَرَّف) اور (تـحصیل حاصل) لازم آئی، **نظر برآں** یہ علمیّت باطل ہونا چاہیے جیسے کہ معرفہ کی اضافت بسوئے معرفہ باطل ہے کیوں کہ (تحصیل حاصل) کا محذور دونوں پر لازم آتا ہے، پھر کیا وجہ ہے نحوی اس علمیّت کو جائز کہتے ہیں اور اضافتِ معرفہ بسوئے معرفہ کو ناجائز؟

جواب: وجہ یہ ہے کہ علمیّت ان الفاظ کے لئے وضع ثانی ہے جس نے وضع اوّل کے مقتضی یعنی تعریف لامی اور تعریف اضافی کو زائل کر دیا تو ان الفاظ میں بعد علمیّت صرف تعریف علمی رہی، **نظر برآں** (تحصیل حاصل) کا محذور لازم نہ آیا بخلاف اضافت کہ وہ معرّف باللّام یا علم کے لئے وضع ثانی نہیں، حتیٰ کہ وضع اوّل کے مقتضی یعنی تعریف **لامی** اور تعریف علمی کو زائل کر دے اور جب بروقت اضافت تعریف لامی اور تعریف علمی باقی رہی تو (تحصیل حاصل) کا محذور لازم آیا۔ اسی بنا پر نحات نے اضافت معرفہ بسوئے معرفہ کو ناجائز قرار دیا اور مذکورہ الفاظ کی علمیّت کو جائز (اَلـنَّجْمُ) اور (اَلثُّرَیَّا) پرویں کو کہتے ہیں جو چھ ستاروں کا مجموعہ ہے۔ ایک مقام پر کچھ ستارے اس طرح مجتمع ہوئے ہیں کہ (ثور) یعنی (بَیل) کی شکل بن گئی ہے اُن کو (برجِ ثور) کہتے ہیں۔ یہ چھ ستارے اس (ثور) کی گردن میں خوشنما ہار کی طرح محسوس ہوتے ہیں۔ اسی واسطے حسن نظم میں ان کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے (ثُـرَیَّـا) تصغیر (ثـروی) ہے اور (ثـروی) مؤنث (ثروان) یہ (ثروت) بمعنی اجتماع سے مشتق ہے اور اصل میں (ثُرَیْوَیٰ) تھا (واو) اور (یا) ایک کلمہ میں جمع ہوئے، اوّل ساکن تھا (واو) کو (یا) کرکے (یا) میں ادغام کر دیا (ثُرَیَّا) ہوگیا اور (الصَّعِق) کی تفصیل بحث منادیٰ میں (وقالوا یااللہ خاصّۃً) کے تحت گذر گئی۔

۲ قوله: وما اجازه الکوفیون الخ: یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے،

تقریر سوال: یہ کہ اضافت معنوی کے لئے یہ شرط لگانا کہ مضاف تعریف سے مجرد ہو تسلیم نہیں کیوں کہ نحات کوفیہ نے (اَلثَّلٰثَةُ الْاَثْوَابِ) جیسی ترکیب کو جائز رکھا ہے، جس میں (اَلثَّلٰثَةُ) مضاف تعریف سے مجرور نہیں بلکہ معرّف باللّام ہے، حالانکہ اس کی اضافت معنوی ہے، (شِبْهُهٗ مِنَ الْعَدَدِ) سے مراد اس کے مانند عدد معرّف باللّام مضاف بسوئے معدود جیسے اَلْاَرْبَعَةُ الدَّرَاهِمِ پھر (تَجْوِیْز) مذکور اضافت معنوی کے لئے کیوں کر شرط ہو سکتی ہے؟

جواب کی تقریر: یہ ہے کہ نحات کوفیہ کی (تجویز) مذکور ضعیف ہے، قیاساً بھی اور استعمالاً بھی، قیاساً کی وجہ تو وہی کہ تحصیل حاصل لازم آتی ہے جو باطل اور استعمالاً کی وجہ یہ کہ فصحاء عرب سے عدد مضاف میں ترکِ الف لام ثابت ہے، ایراد الف لام ثابت نہیں۔ چنانچہ عرب کے مشہور و معروف فصیح و بلیغ شاعر ذُو الرُّمَّہ نے کہا۔

ایَا مَنْزِلَیْ سَلْمٰی سلامٌ علیکما	هلِ الاَ زْمُنُ اللاّتِی مَضَیْنَ رَوَاجِعُ
وَهَلْ یَرْجُو التسلیمَ اویکشِفُ الْعمیٰ	ثَلٰثُ الاَثَافِی وَالدِّیَارُ البَلَاقِعُ

شاعر مذکور نے اس شعر میں لفظ (ثُلاثُ) مضاف کو بدون الف لام استعمال کیا ہے (اثَافِی) تخفیف (یا) اور اصل میں مشدّد و کہ جمع (اثفیہ) ہے جو اصل میں (اُثْفُوِیَه) بروزن (اَفْعُوله) تھا، (واو) بقاعدۂ مذکورہ (یا) ہو کر اس میں مدغم ہوا اور (ضمّہ) ماقبل کسرہ سے بدل گیا، اس کے معنی وہ پتھر جس پر ہانڈی رکھی جاتی ہے، وہ تین ہوتے ہیں، اسی واسطے (ثلاث) ذکر کیا اور (بلاقع) جمع (بلقع) بمعنی (خالی) اور معنی یہ کہ اے سلمٰی! محبوبہ کی دو منزلو! تم پر سلام، کیا تم میں گذرے ہوئے اوقاتِ وصل لوٹ آئیں گے، اور کیا چولہے کے تین پتھر اور غیر آباد مکانات میرے سلام کا جواب دیں گے اور کیا محبوبہ کے حالات پر پڑے ہوئے حجاب لاعلمی کو اٹھا کر مجھ کو اس کے حالات سے باخبر کریں گے۔

سوال: عدد مضاف پر ایراد الف لام حدیث شریف سے ثابت ہے جیسے بِالْاَلْفِ الدِّیْنَارِ یہ جار مجرور (تَصَدَّقُوْا) مقدر سے متعلق ہیں کمافی محرم آفندی یا ان کا متعلق حدیث میں مذکور ہے، الفاظِ حدیث یہ ہیں اِغْسِلُوا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوِاشْتَرَیْتُمُ الصَّلْحَ بِالْاَلْفِ الدِّیْنَارِ کمافی سوال

کابلی یا وَلَوِ اشْتَرَیْتُمْ کَاسًا بِالْاَلْفِ الدِّیْنَارِ، کمافی اسوال باسولی، پھر یہ کس طرح کہاجاسکتا ہے کہ عدد مضاف پر ایراد الف لام فصحاء عرب سے ثابت نہیں؟

جواب: کلام عدد مضاف پر ایراد الف لام میں ہے، حدیث مذکور میں (**الالف**) کے مضاف ہونے پر کوئی دلیل نہیں، بلکہ (**الالف**) مبدل منہ یا معطوف علیہ ہے اور (**الدّینار**) بدل الکل ہے یا عطف بیان۔

سوال: نحات کوفیہ کی جائز کردہ ترکیب (**اَلثَّلٰثَةُ الْاَثْوَابِ**) کے ضعف پر جو وجہ قیاساً بیان کی گئی، وہ ترکیب مذکور کے بطلان پر دلالت کرتی ہے، نہ ضعف پر کیوں کہ اس ترکیب میں بر تقدیر اضافت تحصیل حاصل لازم آتی ہے اور وہ باطل اور جو باطل کو مستلزم ہو وہ بھی باطل ہوتا ہے، نہ ضعیف کہ ضعیف سے جائز مع الضعف متبادر ہوتا ہے اور یہ ترکیب سرے سے جائز ہی نہیں، پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے (**باطل**) کیوں نہ فرمایا؟

جواب: چوں کہ یہ ترکیب حدیث میں واقع ترکیب (**اَلْاَلْفُ الدِّیْنَارُ**) کے صورۃً مشابہ ہے، **نظر برآں** حتی الامکان احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ادباً ضعیف فرمایا کہ (**مُشَابِهٌ بِهٖ**) کی طرح (**مُشَابِهٌ**) کا بھی احترام کیا جاتا ہے، حضور محبوبِ الٰہی قدس سرہٗ تشریف فرما تھے کہ سامنے سے ایک کتا گذرا، آپ فوراً دست بستہ کھڑے ہوگئے، حاضرین نے کھڑے ہونے کی وجہ دریافت کی، فرمایا ابھی ایک کتا ایسا گذرا جو ہمارے پیر کی درگاہ میں رہنے والے کتے کے مشابہ تھا، اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوگیا، (**اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا**) جب مشابہ کی یہ تعظیم ہے تو (**مشابہ بہ**) کی تعظیم کا عالم کیا ہوگا؟ **اَللّٰهُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ اِجْعَلْنَا مِنَ الْمُتَاَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِ اَوْلِیَائِكَ وَاَصْفِیَائِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔**

ترکیب

قولہ: وشرطها تجريد المضاف من التعريف: میں (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (**شَرْطُ**) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (**ھا**) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (**اَلْمَعْنَوِيَّةُ**) (**شَرْطُ**) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (**تَجْرِيْدُ**) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مبنی للمفعول مضاف (**اَلْمُضَافِ**) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (**مُضَافِ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع محلاً بنا بر نائب فاعلیت (**مِنْ**) حرف جار برائے

مجاوزت مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلتَّعْرِیفِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَعْرِیفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (تَجْوِیْزُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وماَاجازہ الکوفیون من الثلثۃ الاثواب وشبهه من العدد ضعیف: میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح (ما) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون (اَجازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ھا) ضمیر منصوب متصل ذوالحال منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا) (اَلْکُوْفِیُّوْنَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (کُوْفِیُّوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع بواوے ماقبل مضموم اسم منسوب صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر اَلنُّحاتُ (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (کُوْفِیُّوْنَ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر فاعل (مِنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی بر سکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکتِ تخلص من السکونین، (اَلثَّلٰثَۃُ الْاَثْوَابُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (شِبْہٗ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلثَّلٰثَۃُ الْاَثْوَابُ) بتاویل مذکور (شِبْہٗ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال (مِنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی بر سکون مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلْعَدَدِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (عَدَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ (اَجازَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل

اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلا (ضَعِیْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ضَعِیْفٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا جس کے لیے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

واللّفظيّة[۱] اَن يّكون المضاف صفة مضافةً
اور لفظی کی علامت یہ ہے کہ مضاف صفت مضاف
الٰى معمولها نحو ضارب زيد و حسن
بسوئے معمول ہو جیسے ضارب زید اور حسن
الوجه ولاتفيد[۲] اِلّا تخفيفًا في اللّفظ
الوجہ اور لفظی نہیں فائدہ دیتی مگر تخفیف لفظی کا

[۱] **قوله: واللفظيّة ان يكون الخ:** اضافت معنوی کی بحث سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اضافت لفظیہ کی بحث شروع فرماتے ہیں۔ پہلے اس کی تعریف بیان فرمائی جس پر سابق کی طرح سوال وارد ہوگا اور ویسا ہی جواب۔ تعریف یہ کہ اضافت لفظیہ کی علامت یہ ہے کہ اس میں (مضاف) صیغۂ صفت ہو جو معمول کی طرف مضاف، اس سے دو شرط مستفاد ہوئیں:

اوّل: یہ کہ اس میں مضاف کا صفت ہونا، **نظر بر آں** اگر مضاف صفت نہیں تو اضافت لفظی نہ ہوگی جیسے (غُلَامُ زَیْدٍ)

دوم: یہ کہ صفت معمول کی طرف مضاف ہو، اگر معمول کی طرف مضاف نہیں تو اضافت لفظی نہ ہوگی جیسے (کَرِیْمُ الْبَلَدِ)، پس جب دونوں (شرطیں) پائی جائیں تو اضافت لفظی ہوگی جیسے (ضَارِبُ

زَیْدٍ) اس میں (ضَارِبٌ) اسم فاعل ہے اور مفعول بہ کی طرف مضاف کہ اصل میں (ضَارِبٌ زَیْدًا) تھا اور (زَیْدٌ ضَامِرُ بَطْنِهٖ) اس میں (ضَامِرٌ) اسمِ فاعل ہے اور فاعل کی طرف مضاف کہ اصل میں (زَیْدٌ ضَامِرٌ بَطْنُهٗ) تھا اور جیسے (زَیْدٌ مُؤَدَّبُ غُلَامِهٖ) اس میں (مُؤَدَّبٌ) اسمِ مفعول ہے اور نائب فاعل کی طرف مضاف کہ اصل میں (زَیْدٌ مُؤَدَّبٌ غُلَامُهٗ) تھا اور جیسے (زَیْدٌ مَدَنِیُّ اَبِیْهِ) اس میں (مَدَنِیٌّ) اسمِ منسوب ہے اور فاعل یا نائب فاعل کی طرف مضاف کہ اصل میں (زَیْدٌ مَدَنِیٌّ اَبُوْهُ) تھا، اسمِ منسوب کے مرفوع کو بعض فاعل کہتے ہیں اور بعض نائب فاعل اور جیسے (زَیْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ) اس میں (حَسَنٌ) صفت مشبّہ ہے اور فاعل کی طرف مضاف کہ اصل میں (زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ) تھا، اسمِ تفضیل اگرچہ صفت ہے لیکن معمول کی طرف مضاف نہیں ہوتا کیوں کہ اس کا معمول (فاعل) بجز (مسئلہ کحل) ہمیشہ مستتر ہوتا ہے، اسی واسطے اسم تفضیل کی اضافت ہمیشہ معنوی ہوتی ہے۔ **یاد رہے کہ** اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول خواہ بمعنی ماضی ہوں یا بمعنی حال و بمعنی استقبال یا بمعنی استمرار، مرفوع مفعولِ مطلق، مفعول فیہ اور جار مجرور میں عمل کرتے ہیں اور باقی معمولات فعل میں اس وقت جب کہ بمعنی حال یا استقبال ہوں اور ان کی اضافت استعمال میں مرفوع کی طرف ہوتی ہے، کمامرّ یا مفعول بہ کی طرف یا مفعول فیہ کی طرف جیسے (زَیْدٌ مُعْطَی الدَّارِ) اور جیسے (زَیْدٌ صَائِمُ الْیَوْمِ) اور (زَیْدٌ مَضْرُوْبُ الْیَوْمِ) والتفصیل فی الرّضی۔

۲ قولہ: ولا تفید الّا تخفیفا الخ: اضافت لفظی کی تعریف سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اس کا فائدہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ صرف تخفیف لفظی کا افادہ کرتی ہے جو کبھی صرف (مضاف) میں کہ اس سے تنوین حذف ہو جاتی ہے جیسے (ضَارِبُ زَیْدٍ) کہ اصل میں (ضَارِبٌ زَیْدًا) تھا یا قائم مقام تنوین یعنی نونِ تثنیہ و جمع جیسے (ضَارِبَا زَیْدٍ) اور (ضَارِبُوْ زَیْدٍ) کہ اصل میں (ضَارِبَانِ زَیْدًا) تھا اور (ضَارِبُوْنَ زَیْدًا) اور کبھی صرف مضاف الیہ میں کہ اس سے ضمیر حذف ہو کر صفت میں مستتر ہو جاتی ہے جیسے (اَلْقَائِمُ الْغُلَامِ) کہ اصل میں (اَلْقَائِمُ غُلَامُهٗ) تھا (غُلَامٌ) سے ضمیر محذوف ہو کر (قَائِمٌ) میں مستتر ہو گئی تاکہ اسمِ موصول اور صلہ میں ربط باقی رہے اور کبھی مضاف اور مضاف الیہ دونوں میں جیسے زَیْدٌ قَائِمُ الْغُلَامِ کہ اصل میں زَیْدٌ قَائِمٌ غُلَامُهٗ تھا، (قَائِمٌ) مضاف سے تنوین حذف ہوئی اور (غُلَامٌ) مضاف الیہ سے ضمیر اور (قَائِمٌ) میں مستتر ہو گئی تاکہ مبتدا اور خبر میں ربط رہے۔

سوال: اوّل مثال (اَلْقَائِمُ غُلَامُهٗ) میں (غُلَامُهٗ) سے ضمیر حذف کی گئی اور اس کے عوض (غُلَامُ) پر لامِ تعریف آ گیا تو مضاف الیہ میں تخفیف کہاں ہوئی، اسی طرح مثالِ دوم میں؟

جواب: اب بھی تخفیف حاصل ہوئی کہ **لامِ** تعریف حرف ساکن ہے اور ضمیر متحرک تھی اور شک نہیں کہ ساکن بہ نسبت متحرک خفیف ہوتا ہے، نیز قبل اضافت (غُلَامُ) پر بوجہ فاعلیت (ضَمَّہ) تھا اور بعد اضافت (کسرہ) آیا اور شک نہیں کہ (کسرہ) بہ نسبت (ضَمَّہ) خفیف ہوتا ہے، **نظر بر آں** (مضاف الیہ) میں یوں بھی تخفیف حاصل ہوگئی، غرض کہ اضافت لفظی نہ تعریف کا فائدہ دیتی ہے، نہ تخصیص کا بلکہ تخفیف کا اور متن میں واقع (تخفیف) مجازاً بمعنی حاصل مصدر ہے یعنی (خِفَّۃٌ) کیوں کہ اضافت سے (خِفَّۃٌ) حاصل ہوتی ہے، نہ تخفیف بمعنی مصدر۔

سوال: بحث اضافت میں تخفیف سے مراد تخفیف فی اللفظ ہوتی ہے، پھر (فی اللفظ) کے ساتھ تصریح فرمانے کی وجہ درآنحالیکہ متن میں اختصار مطلوب ہوتا ہے؟

جواب: تصریح فرمانے میں وجہ تسمیہ کی طرف اشارہ ہے کہ اضافت لفظی کو (لفظی) اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ تخفیف فی اللفظ کا افادہ کرتی ہے۔

ترکیب

قوله: والــلّـفـظيّــه ان يـكـون المضاف صفة مضافةً الٰى معمولها:

میں (و) حرف عطف مبنی برفتح (اَللَّفْظِيَّةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (لَفْظِيَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برکسر راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْإِضَافَةُ) (لَفْظِيَّةٌ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی برسکون (يَكُوْنَ) مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْمُضَافُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (مُضَافٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (صِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (مُضَافَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل

پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (الـــی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (مَـعْمُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے موصوف، (مَعْمُوْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُضَافَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت (صِفَةً) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر (یَـكُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحو ضارب زيد وحسن الوجه: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ضَـارِبُ زَيْدٍ) بتقدیر ھٰذا مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَسَنُ الْوَجْهِ) بتقدیر ھٰذا مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهَا) مقدر کی (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَللَّفْظِيَّةُ (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادهٔ معنیٰ هٰذا ضارب زيدٍ: میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذَا) اسمِ اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ضَـارِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل مضاف صیغہ واحد مذکر اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (زَیْـدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلاً بنا بر مفعولیت (ضَـارِبُ) اسمِ فاعل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

هٰذا حسن الوجه: میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذَا) اسمِ اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (حَسَـنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبّہ مضاف صیغہ واحد مذکر اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (اَلْـوَجْـهِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَجْـهِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلاً بنا بر تشبیہ بمفعول (حَسَنُ) صفت مشبّہ مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولَاتفید اِلَّاتخفیفًافی اللّفظِ: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح (لَاتُفِیْدُ) نفی مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَللَّفْظِیَّةُ (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون (تَخْفِیْفًا) معرد منصرف صحیح منصوب لفظاً بمعنی حاصل مصدر (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَللَّفْظِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (لَفْظِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (تَخْفِیْفًا) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول بہ، (لَاتُفِیْدُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وَمِنْ[۱]	**ثَمَّ**	**جَازَ**	**مررتُ**	**برجل**	**حسن**	**الوجه**	
اسی	واسطے	جائز	ہوا	مررتُ	برجل	حسن	الوجه

وامتنع	**بزید**	**حسن**	**الوجه**	**وجاز**	**الضّاربا**					
اور	ممتنع	ہوا	مررت	بزید	حسن	الوجه	اور	جائز	ہوا	الضاربا

زید	**والضّاربو**	**زید**	**وامتنع**	**الضّارب**	**زید**				
زید	اور	الضّاربو	زید	اور	ممتنع	ہوا	الضّارب	زید	

خِلافًا	**للفرّاء**[۲]	**وضعف**	**الواهب**	**المائة**						
امام	فرّا	اس	کے	خلاف	ہیں	اور	ضعیف	ہے	الواهب	المائة

الهجان وعبدها		
الهجان	و	عبدها

لے **قولہ: ومن ثم جاز الخ:** قولِ سابق سے تین چیزیں مفہوم ہوئیں: (۱) انتفائے تعریف، (۲) انتفائے تخصیص، (۳) اثباتِ تخفیف، چوں کہ آنے والی تعریفات میں انتفائے تخصیص کو اصلاً دخل نہیں، **نظر بر آں** (ثَمَّہٗ) اسمِ اشارہ کا مشارالیہ انتفائے تعریف اور اثباتِ تخفیف کا مجموعہ ہوا اور آنے والی تعریفات کا مجموعہ اس مجموعہ پر متفرّع بایں طور کہ مجموعہ مشارالیہ کے جزوِ اوّل انتفائے تعریف پر مجموعۂ تفریعات کی اوّل دو تفریع اور مجموعۂ مشارالیہ کے جُزوِ ثانی اثباتِ (تَخْفِيْف) پر مجموعۂ تفریعات کی آخر دو تفریع چوں کہ (لَاتُفِيْدُ اِلَّا تَخْفِيْفًا) میں باعتبارِ ذکر نفی مقدم ہے اور اثبات مؤخر۔ لہٰذا نفی پر تفریع کو مقدم فرمایا اور اثبات پر تفریع کو مؤخر، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اضافت لفظی چوں کہ تعریف کا افادہ نہیں کرتی، لہٰذا (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حَسَنِ الْوَجْهِ) کی ترکیب جائز ہوئی کہ اس میں (حَسَنِ الْوَجْهِ) مضاف باضافت لفظی ہونے کی وجہ سے معرفہ نہیں بلکہ نکرہ ہے تو اس کا (رَجُلٍ) نکرہ کی صفت واقع ہونا صحیح ہوا اور ترکیب (مَرَرْتُ بِزَيْدٍ حَسَنِ الْوَجْهِ) اسی بنا پر ممتنع قرار پائی کہ اس میں بھی (حَسَنِ الْوَجْهِ) مضاف باضافت لفظی ہونے کی بنا پر معرفہ نہ ہوگا بلکہ نکرہ رہا تو اس کا (زَيْدٌ) معرفہ کی صفت ہونا درست نہ ہوا کہ صفت کی موصوف کے ساتھ تعریف میں مطابقت لازم ہے۔ اس تفصیل سے ظاہر ہوا کہ اوّل مثال کا جواز اور التزام کا امتناع انتفائے تعریف پر مبنی ہے، جواز و امتناع دونوں کو انتفائے تعریف اور حصول تخفیف پر مبنی قرار دینا درست نہیں کیوں کہ جواز کی بنا انتفائے تعریف اور حصولِ تخفیف دونوں پر درست ہے، امتناع کی بنا حصولِ تخفیف پر درست نہیں کہ حصولِ تخفیف تو جواز کو چاہتی ہے، جب کہ کوئی مانع نہ ہو، نہ امتناع کو اور جواز کو انتفائے تعریف اور حصولِ تخفیف دونوں پر مبنی قرار دینا اور امتناع کو صرف انتفائے تعریف پر خلافِ متبادر ہے کہ عبارت سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ جس پر جواز متفرع ہے، اس پر امتناع اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب کہ جواز و امتناع دونوں کو انتفائے تعریف پر متفرع قرار دیا جائے، اسی واسطے عارفِ جامی قدس سرہ نے جواز و امتناع دونوں کو انتفائے تعریف پر متفرّع فرمایا **فماقال مولانا جمال علیہ رحمۃ اللہ ذی الجلال فلم افھمہ فی الحال فتامل ولاتعجل یاصاحب القیل والقال**، مجموعۂ تفریعات کی یہ دو تفریع مجموعۂ مشارالیہ کے جزوِ اوّل پر تھیں اور مجموعۂ مشارالیہ کے جزوِ ثانی پر دو تفریع یہ ہیں:

اوّل: اَلضَّارِبُ زَيْدٍ اور اَلضَّارِبُوْا زَيْدٍ ان دونوں کا جواز حصولِ تخفیف پر مبنی ہے کہ اوّل میں

بخذف نونِ تثنیہ اور دوم میں حذف نونِ جمع تخفیف حاصل ہوئی اور اَلـضَّـارِبُ زَیْدٍ تفریع دوم ہے، اس کا امتناع عدمِ حصولِ تخفیف پر مبنی ہے کہ (ضَـــارِبْ) سے سقوطِ تنوین بوجہ الف لام ہے، نہ بوجہ اضافت تو اضافت مفیدِ تخفیف نہ ہوئی، لہٰذا ترکیب مذکور ممتنع۔

۲ قوله: خلافًا للفرّاء: یہ تفریع اخیر سے متعلق ہے، جمہور نحات نے فرمایا تھا کہ ترکیب (اَلـضَّـارِبُ زَیْدٍ) ممتنع ہے اور وجہ امتناع وہی جو ابھی مذکور ہوئی، امام فرّا نے امتناع کی مخالفت کی اور فرمایا کہ یہ ترکیب جائز ہے اور جواز پر چار وجوہ پیش فرمائیں۔

وجه اوّل: یہ کہ (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) اصل میں (ضَارِبٌ زَیْدًا) تھا (ضَارِبٌ) کو مضاف کیا (زَیْدٌ) کی طرف تو تنوین بوجہ اضافت ساقط ہوگئی اور تخفیف حاصل پھر اس پر **لام** داخل کیا تو تنوین کا سقوط **لام** کے دخول سے نہیں ہوا بلکہ وہ تو **لام** کے دخول سے پہلے ہی بوجہ اضافت ساقط ہو چکی تھی، **نظر برآں** یہ اضافت مفید تخفیف ہے اور جب مفید تخفیف ہے تو ترکیب مذکور ممتنع نہ ہوئی بلکہ جائز ٹھہری۔ اس وجہ کا جواب مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنی شرح کافیہ میں بیان فرمایا جس کی تفصیل یہ ہے کہ متکلم یوں نہیں کہتا (ضَارِبٌ زَیْدًا) پھر (ضَارِبُ زَیْدٍ) پھر اَلـضَّـارِبُ زَیْدٍ حتیٰ کہ (**لام**) کا دخول اضافت سے متأخر ہو اور تنوین کا سقوط بوجہ اضافت قرار دیا جائے بلکہ وہ تو ابتداء (اَلـضَّـارِبُ زَیْدٍ) کہتا ہے اور شک نہیں کہ بصورتِ ابتدا (**لام**) تلفظ میں اضافت پر مقدم ہے تو سقوطِ تنوین کا سبب اسی کو قرار دیا جائے گا، نہ اضافت کو، پس اضافت مفید تخفیف نہ ہوئی، **نظر برآں** ترکیب مذکور ممتنع ٹھہری اور بعض حضرات نے برتقدیرِ تقدم اضافت جواب میں فرمایا کہ یہ اضافت ابتداءً مفید تخفیف ہوئی کہ تنوین ساقط ہوگئی لیکن بقاءً مفید نہ رہی کہ **لام** کے دخول سے مضاف میں حاصل شدہ تخفیف جاتی رہی کیوں کہ مضاف سے تنوین گئی اور اس پر **لام** آگیا، **نظر برآں** برتقدیر تقدم اضافت بھی ترکیب مذکور ممتنع قرار پائی۔

وجه دوم: یہ کہ عرب کے فصیح و بلیغ شاعر میمون بن قیس (اعشی) کے قول اَلْـوَاهِـبُ الْـمِائَةِ الْهِجَانِ وَعَبْدِ هَا میں اَلضَّارِبُ زَیْدٍ جیسی ترکیب موجود ہے بایں طور کہ (عَبْدِهَا) کا عطف (اَلْمِائَةِ) پر ہے تو (اَلْمِائَةِ) کی طرح یہ بھی (اَلْوَاهِبُ) کا مضاف الیہ ہوا، **نظر برآں** ترکیب یوں ہوگئی (اَلْـوَاهِـبُ عَبْدِهَا) یہ (اَلـضَّارِبُ زَیْدٍ) کی طرح ہے کہ صفت معرّف باللام دونوں میں مضاف

ہے اور مضاف الیہ دونوں میں معرفہ غیر معرّف باللام ہے جیسے ترکیب (اَلْوَاهِبُ عَبْدِهَا) جائز بلکہ فصیح کے استعمال کردہ ہے ترکیب (اَلضَّارِبُ زَيْدٍ) بھی جائز ہوئی کہ اسی کے مثل ہے، اس کے جواب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قول اعشی اَلْوَاهِبُ الْمِائَةِ الْهِجَانِ وَ عَبْدِهَا ضعیف ہے کیوں کہ اس میں اضافت مفید تخفیف نہیں جیسے (اَلضَّارِبُ زَيْدٍ) میں نہ تھی اور ضعیف قول حجت نہیں بنتا۔

سوال: جب اضافت مفید تخفیف نہیں تو یہ قول ممتنع ہوا جیسے (اَلضَّارِبُ زَيْدٍ) پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو ضعیف کیوں فرمایا جو مشعر بجواز ہے بخلاف ممتنع کہ وہ مشعر بجواز نہیں؟

جواب: دونوں قول کی اضافتوں میں فرق ہے کہ (اَلضَّارِبُ زَيْدٍ) میں اضافت معرفہ غیر معرّف باللام کی جانب بلا واسطہ ہے اور قول اعشی میں بواسطہ معطوف علیہ تو اس حیثیت سے کہ معطوف جمیع وجوہ سے معطوف علیہ کے حکم میں نہیں ہوتا، یہ ترکیب جائز ہوئی اور اس حیثیت سے کہ معطوف بعض وجوہ سے معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے، یہ ترکیب ضعیف قرار پائی بخلاف ترکیب (اَلضَّارِبُ زَيْدٍ) کہ اس میں اضافت بدون واسطہ ہونے کے باعث یہ دو حیثیت نہیں، **نظر بر آں** وہ ممتنع رہی کذا فی الوافیۃ شرح الکافیۃ۔

یادرہے کہ مذکورہ بالا قول اعشی اسی وقت ضعیف ہے جب کہ (عَبْدِهَا) کو مجرور پڑھا جائے اور اگر (اَلْمِائَةُ) پر باعتبار محل معطوف قرار دے کر منصوب پڑھیں یا (واو) بمعنی (مع) لے کر اس کو مفعول معہٗ قرار دے کر منصوب پڑھیں کہ (جر) پر کوئی نص نہیں تو نہ ضعیف ہے، نہ مانحن فیہ سے پورا بیت یوں ہے:

الواهبُ الْمائة الهجان وعبدها
عوذًا يُزَجِّي خلفها اَطْفَالُهَا

اس میں (هِجَانٌ) بالکسر واحد ہے اگر بروزن (قِتَال) لیا جائے اور اگر بروزن (جِمَال) اعتبار کریں تو جمع ہے جیسے (فُلْكٌ) بروزن (قُفْل) واحد ہے اور بروزن (اُسْد) جمع، یہاں پر جمع ہے کہ صفت (المائَةَ) ہے جو باعتبار معنی جمع بمعنی (سفید اونٹنیاں) اور (عبد) بمعنی (راعی) یعنی چرواہا اور (عُوْذ) جمع (عائذ) بمعنی (نوزائیدہ) اور (یُزَجِّی) مشتق از (تزجیہ) بمعنی (سوق) یعنی ہکانا اور اگر حرف روی مفتوح ہے تو یہ فعل معروف ہے اور اگر مضموم ہے تو مجہول اور (اطفال) جمع (طفل) بمعنی بچہ منصوب ہے یا مرفوع اور (الواهب) خبر ہے مبتدا محذوف (ممدوحی) کی اور معنی شعر یہ ہیں کہ میرے ممدوح کی بخشش کا یہ عالم ہے کہ سفید و نوزائیدہ کثیر اونٹنیاں چرواہے کے ساتھ بخشش کرتا رہتا ہے جوان کے بچوں کو اُن کے پیچھے ہانکتا چلتا ہے۔ ۱۲

ترکیب

قوله: ومن ثَمَّ جَازَ مررت برجل حسن الوجه: میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (مِن) حرف جار برائے سببیت مبنی بر سکون (ثَمَّ) اسم اشارہ مبنی بر فتح مجرور محلا جار مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حَسَنِ الْوَجْهِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (جَازَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ مررت برجل حسن الوجه: میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (با) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (حَسَنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت مشبّہ مضاف صیغہ واحد مذکر اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (اَلْوَجْهِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (وَجْهِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلاً بنابر تشبیہ بہ مفعول (حَسَنِ) صفت مشبّہ مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صفت (رَجُلٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وامتنع بزيد حسن الوجه: میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اِمْتَنَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (بِزَيْدٍ حَسَنِ الْوَجْهِ) بتقدیر (مَرَرْتُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (اِمْتَنَعَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وجاز الضّارباز يد والضّاربوزيد: میں (و) حرف عطف برجملہ (جَازَ) نہ برجملہ (اِمْتَنَعَ) مبنی بر فتح (اَلضَّارِبَازَيْدٍ) بتقدیر (هٰذَان) مثلاً مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلضَّارِبُوْزَيْدٍ) بتقدیر (اُولٰئِكَ) مثلاً مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل (جَازَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ هٰذانِ الضّاربازیدٍ: میں (ها) حرف تنبیہ مبنی برسکون (ذَانِ) اسمِ اشارہ مبنی برکسر مبتدامرفوع محلا (اَلضَّارِبَا) میں (ال) بمعنی (اَللَّذَانِ) اسمِ موصول مبنی برسکون (ضَارِبَا) مثنی مرفوع بالف نون تثنیہ بوجہ اضافت ساقط ہوگیا، اسمِ فاعل مضاف صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هما) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے موصول (م) حرف عماد مبنی برفتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلا بنابر مفعولیت (ضَارِبَا) اسمِ فاعل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اُولٰئِكَ الضَّارِبُوْزَیْد: میں (اُولٰئِكَ) میں (اَوْلَاءِ) اسمِ اشارہ مبنی برکسر مبتدا مرفوع محلا (كَ) حرفِ خطاب مبنی برفتح (اَلضَّارِبُوْ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْنَ) اسمِ موصول مبنی برسکون (ضَارِبُوْ) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم نون جمع بوجہ اضافت ساقط ہوگیا، اسمِ فاعل مضاف صیغہ جمع مذکر اس میں (هم) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلا بنابر مفعولیت (ضَارِبُوْ) اسمِ فاعل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وامتنع الضارب زید: میں (و) حرف عطف مبنی برفتح (اِمْتَنَعَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (اِمْتَنَعَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: خلافًا للفراء: میں (خِلَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق تاکید جس کا فعل (خَالَفَ) محذوف وجوباً (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے غائب مبہم (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (لِلْفَرَّاءِ) میں (ل) حرف جار برائے تبیین مبنی برکسر (اَلْفَرَّاءِ) میں (ال) حرف زائد مبنی برسکون (فَرَّاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی)

ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (اِرَادَتِیْ) (ثَابِتَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر (اِرَادَتِیْ) میں (اِرَادَةِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیراً کسرہ موجودہ حرکت مناسبت (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (اِرَادَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وضعف الواهب المائة الهجان وعبدها: میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (ضَعُفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح از باب (کَرُمَ) کما هو المشهور یا ماضی مجہول از تفعیل کمافی شرح العصام مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْوَاهِبُ الْمِائَةِ الْهِجَانَ وَعَبْدِهَا) مراد اللفظ بتقدیر (مَمْدُوْحِیْ) مرفوع تقدیراً فاعل بر تقدیر اوّل یا نائب فاعل بر تقدیر ثانی (ضَعُفَ) فعل اپنے فاعل یا نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادهٔ معنیٰ ممدوحی الواهب المائة الهجان وعبدها: میں (مَمْدُوْحِیْ) جس میں (مَمْدُوْحِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیراً (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون (مَمْدُوْحِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (اَلْوَاهِبُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسم موصول مبنی بر سکون (وَاهِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل مضاف صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول (اَلْمِائَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مِائَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً مبدل منہ یا موصوف (اَلْهِجَانِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (هِجَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت مشبّہ صیغہ واحد جس میں مذکر و مؤنث یکساں ہیں اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبدل منہ یا موصوف (هِجَان) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر بدل الکل یا صفت (اَلْمِائَةِ) مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر یا (اَلْمِائَةِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عَبْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْمِائَةُ) (عَبْدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (وَاهِبِ) اسم فاعل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا

اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، برتقدیر جمعیت (هِجَانٌ) کی یہی ترکیب یونہی ہوگی اور بعض شراح نے اس کو مشتق قرار نہیں دیا، کمافی محرم آفندی۔۱۲

وانّمَا[1] جاز الضّارب الرّجل حملاً على

اور الضّارب الرجل صرف اس لئے جائز ہوا کہ

المختار فى الحسن الوجه والضّاربك

الحسن الوجه کی وجہ مختار پر محمول ہے اور جائز ہوا الضّاربك

وشبهه فى مَنْ قَالَ انّه مضاف حملاً علىٰ

اور اس کے مثل ان کے نزدیک جنہوں نے اس کو مضاف قرار دیا اس لئے کہ محمول ہے

ضاربك ولايضاف[2] موصوف الىٰ صفته

ضاربك پر اور نہیں مضاف ہوتا موصوف صفت کی طرف

ولاَ صفة الىٰ موصوفها

نہ صفت موصوف کی طرف

وجہ سوم: یہ کہ (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) عدم حصول تخفیف میں (اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ) کے مانند ہے کہ حذف تنوین دونوں میں بوجہ الف لام ہے، نہ بوجہ اضافت اور (اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ) جائز ہے تو (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) بھی جائز، اس کے جواب میں مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں (اِنَّمَا جَازَ الضَّارِبُ الرَّجُلِ الخ) جس کی تفصیل یہ کہ صفت معرّف باللّام کا معمول جب معرّف باللّام ہو تو اس میں تین وجہ ہیں:

اوّل: معمول کا رفع جیسے (زَیْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ)

دوم: معمول کا جر جیسے (زَیْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ)

سوم: معمول کا نصب بنا بر تشبیہ بالمفعول جیسے (زَیْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهَ) ان میں اوّل قبیح ہے کہ صفت ضمیر رابط سے خالی ہوگئی، دوم اور سوم بایں معنی احسن ہیں کہ ہر ایک میں بقدر ضرورت ایک ضمیر رابط ہے لیکن دونوں میں بایں طور فرق ہے کہ دوم مختار اس لئے کہ اس میں معمول کا جر مضاف الیہ ہونے کے پیش نظر بنا بر اصالت ہے بخلاف سوم کہ وہ مختار نہیں کیونکہ اس میں معمول کا نصب تشبیہ بالمفعول کے پیش نظر بہ تبعیّت ہے، نہ باصالت کہ صفت مشبّہ لازم ہونے کے باعث مفعول بہ ہونے کے لئے ناصب نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ اصالت بہ نسبت تبعیّت اولیٰ ہے، **نظر بر آں** وجہ دوم یعنی (اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ) مختار ہوئی اور اس میں بوجہ اضافت مضاف الیہ میں تخفیف حاصل کہ اصل میں (اَلْحَسَنُ وَجْهُهُ) تھا، ضمیر مضاف الیہ محذوف ہو کر (اَلْحَسَنُ) میں مستتر ہوگئی تاکہ موصوف کے ساتھ ربط باقی رہے، اس کے عوض لام تعریف آیا، پھر بھی تخفیف رہی کہ **لام** تعریف ساکن ہے اور ضمیر متحرک تھی اور ساکن بہ نسبت متحرک خفیف ہوتا ہے، نیز (وجہ) پر کسرہ آیا کہ مضاف الیہ ہے اور پہلے بوجہ فاعلیّت اس پر (ضمہ) تھا اور شک نہیں کہ کسرہ بہ نسبت ضمہ خفیف ہوتا ہے، غرض کہ مضاف الیہ میں بوجہ اضافت تخفیف کا حصول ہوا، **نظر بر آں** ترکیب (اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ) بلا شبہ جائز ٹھہری اور ترکیب (اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ) اس کے مشابہ ہے، بایں معنی کہ دونوں میں صفت اور معمول معرّف باللّام ہیں، اسی مشابہت کی بنا پر (اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ) جائز قرار پایا، ورنہ قطع نظر از مشابہت جائز نہیں کہ حصولِ تخفیف مفقود ہے، جب ثابت ہوا کہ (اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ) کے جواز کی علّت مشابہت مذکورہ ہے اور یہ مشابہت (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اس پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہوا کہ علّت جواز مشترک نہیں۔

سوال: (حَمْلاً عَلَی الْمُخْتَارِ) میں (حَمْلاً) مفعول لہٗ ہے فعل (جَازَ) کا اور مفعول لہٗ سے (لام) کا حذف اس وقت جائز ہے جب کہ مفعول لہٗ اور فعل مذکور کا فاعل ایک ہو، **کما سبق** اور یہاں پر ایک نہیں کہ (جَازَ) کا فاعل (اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ) ہے اور (حَمْلاً) کا نحات کہ اس ترکیب کو (اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ) پر محمول کرنے والے نحات ہیں، **نظر بر آں** حذفِ لام جائز نہ ہوا؟

جواب: جی نہیں کہ فاعل ایک ہے اس لئے کہ (حَمْلاً) مصدر مبنی للفاعل نہیں، حتیٰ کہ یہ سوال وارد ہو بلکہ مبنی للمفعول ہے بمعنی محمولیت اور شک نہیں کہ (محمولیت) صفت (اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ) ہے تو فاعل بھی وہی، **نظر بر آں** دونوں کا فاعل ایک ہوگیا۔

وجه چهارم: یہ کہ (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) عدم حصول تخفیف میں (اَلضَّارِبُكَ) کے مشابہ ہے کہ سقوطِ تنوین دونوں میں بوجہ الف لام ہے، نہ بوجہ اضافت اور (اَلضَّارِبُكَ) بالاتفاق جائز ہے تو (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) بھی جائز ہوا، اس کے جواب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا (وَالضَّارِبُكَ وَشِبْهُهُ الخ) جس کی تفصیل یہ ہے کہ (اَلضَّارِبُكَ) میں نحات کا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک اس میں ترکیب اضافی نہیں بلکہ (ك) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ ہے اور اس میں تنوین کا سقوط بوجہ اتصال ضمیر ہے، بریں تقدیر یہ ما نحن فیہ سے نہیں اور بعض کے نزدیک اس میں ترکیب اضافی جائز ہے لیکن سقوطِ تنوین چوں کہ بوجہ اضافت نہیں بلکہ بوجہ الف لام ہے، **نظر بر آں** اضافت درست نہ ہوئی کہ مفید تخفیف نہیں، اس کے باوجود جائز قرار دیا گیا اس بنا پر کہ (ضَارِبُكَ) کے ساتھ اس کو مشابہت ہے بایں معنی کہ دونوں میں اسمِ فاعل مضاف بسوئے ضمیر متصل ہے اور دونوں میں سقوطِ تنوین بوجہ اضافت نہیں اور (ضَارِبُكَ) چوں کہ جائز تو اس کا مشابہ (اَلضَّارِبُكَ) بھی جائز ہوا بلکہ اس کے شبیہ بھی جائز ہوئے جیسے (اَلضَّارِبِی) اور (اَلضَّارِبُهُ) اور (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) کو یہ مشابہت حاصل نہیں، **نظر بر آں** وہ ممتنع رہا۔

سوال: (ضَارِبُ زَیْدٍ) بلاشبہ جائز ہے اور (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) کو اس کے ساتھ مشابہت حاصل کہ دونوں میں مضاف اسمِ فاعل ہے اور مضاف الیہ علم تو اس مشابہت کی بنا پر (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) بھی جائز ہونا چاہئے جیسے (اَلضَّارِبُكَ) اس بنا پر جائز ہوا کہ اس کو (ضَارِبُكَ) کے ساتھ مشابہت تھی؟

جواب: (اَلضَّارِبُكَ) اور (ضَارِبُكَ) کی مشابہت پر قیاس درست نہیں کہ دونوں میں فرق بیّن ہے، وہ یہ کہ ان دونوں کی وجہ شبہ میں سقوطِ تنوین بغیر اضافت معتبر ہے جو اُن دونوں میں مشترک نہیں کہ (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) میں بوجہ الف لام اور (ضَارِبُ زَیْدٍ) میں بوجہ اضافت ہے بخلاف (اَلضَّارِبُكَ) اور (ضَارِبُكَ) کہ دونوں میں سقوطِ تنوین بغیر اضافت ہے کہ اوّل میں بوجہ الف لام اور دوم میں بوجہ اتصالِ ضمیر، **نظر بر آں** (ضَارِبُ زَیْدٍ) کا حکم جواز (اَلضَّارِبُ زَیْدٍ) کو نہیں دیا جا سکتا۔

سوال: اس پر کیا دلیل ہے کہ (ضَارِبُكَ) میں سقوطِ تنوین بوجہ اتصال ضمیر ہے، نہ بوجہ اضافت؟

جواب: دلیل یہ ہے کہ اگر سقوطِ تنوین بوجہ اضافت ہو تو چاہئے کہ جیسے (ضَارِبُ زَیْدٍ) قبل اضافت (ضَارِبٌ زَیْدًا) تھا، اسی طرح یہ قبل اضافت (ضَارِبٌ کَ) ہو اور یہ درست نہیں کہ عرب اس طرح استعمال نہیں کرتے، وجہ یہ کہ تنوین اور ضمیر متصل متنافی ہیں بایں معنی کہ تنوین کلمہ کے تمام ہونے پر دلالت کرتی ہے اور ضمیر متصل ماقبل کے تتمہ کے حکم میں ہوتی ہے، تو بنظرِ تنوین (ك) ضمیر منفصل ہوئی کہ اس کا ورود کلمہ کے تام ہونے کے بعد ہوا اور بنظر تتمہ ضمیر متصل ہوئی کہ ماقبل سے جدا نہیں، پس ضمیر واحد کا حالت واحدہ میں متصل اور منفصل ہونا لازم آیا جو باطل ہے اور اس باطل کا لزوم اس لئے ہوا کہ (ضَارِبُكَ) میں تنوین کا سقوط بوجہ اضافت قرار دیا تھا تو سقوطِ تنوین بوجہ اضافت درست نہ ہوا، **نظر برآں** معلوم ہوا کہ سقوط تنوین بوجہ اتصال ضمیر ہے۔

سوال: اب لازم آیا کہ (ضَارِبُكَ) میں اضافت ضائع ہو جائے کہ مفید تخفیف نہیں جو اس کے لئے ضروری ہے؟

جواب: افادۂ تخفیف اس وقت ضروری ہے جب کہ اتصال ضمیر نہ ہو۔

۲ قولہ: ولا یضاف موصوف الخ: اضافت معنوی اور لفظی کی بحث سے فارغ ہو کر اب مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے اُن اسماء کو بیان فرماتے ہیں جن کی اضافت ناجائز ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ موصوف[۱] کی اضافت صفت کی طرف جائز نہیں اور نہ صفت[۲] کی موصوف کی طرف، اوّل کی وجہ یہ کہ صفت کی متابعت موصوف کے ساتھ اعراب میں واجب ہے، پس اگر موصوف کی اضافت صفت کی طرف کی گئی تو صفت مضاف الیہ ہوگی جو ہمیشہ مجرور ہوتا ہے تو اعراب میں متابعت واجب نہ رہے گی، **دوم** کی وجہ یہ کہ صفت موصوف سے وجوباً متاخر ہوتی ہے، اگر مضاف کی گئی تو مقدم ہو جائے گی اور یہ جائز نہیں، یہ وجہ لفظی تھی، وجہ معنوی یہ کہ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی کے معنی متغایر ہیں، ترکیب توصیفی کے معنی ہیں وَصْفُ شَیْئٍ بِشَیْئٍ اور ترکیب اضافی کے معنی نِسْبَةُ شَیْئٍ اِلٰی شَیْئٍ بغیر اتصاف مذکور، **نظر برآں** ایک دوسرے کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔۱۲

ترکیب

قولہ: وانما جاز الضّارب الرّجل حملاً علی المختار فی الحسن الوجه والضّاربك وشبهه فی من قال انه مضاف حملاً علٰی ضاربك: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (انَّ) حرفِ مشبہ بفعل مبنی بر فتح ملغی عن العمل (ما)

کافہ مبنی برسکون (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلضَّارِبُكَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (شِبْهُهٗ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (اَلضَّارِبُكَ) (شِبْهُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف (اَلضَّارِبُكَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف (اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل (فی) حرف جار بمعنی (عِنْدَ) مبنی برسکون (مَنْ) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون (قَالَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے (مَنْ) (اِنَّ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اَلضَّارِبُكَ وَشِبْهُهٗ بتاویل مذکور (مُضَافٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (اِنَّ) (مُضَافٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر (اِنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مراد اللفظ ہو کر مقولہ (قَالَ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں یا صفت تو مجرور محلاً (مَنْ) موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا (مَنْ) موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (حَمْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مبنی للمفعول (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون (اَلْمُخْتَارِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسم موصول مبنی برسکون (مُخْتَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْوَجْهُ) (فی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون (اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُخْتَارِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (حَمْلًا) مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَمْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مجہول (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون (ضَارِبُكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (حَمْلًا) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول لہٗ (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول لہٗ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ (۱) اَلضَّارِبُ الرَّجل: میں (ال) بمعنی اَلَّذِی اسمِ موصول مبنی برسکون (ضَارِبْ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الف لام اسمِ موصول (اَلـرَّجُـلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (رَجُلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلاً بنا بر مفعولیت (ضَارِبُ) اسمِ فاعل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا مقدر مثلاً ھٰذا کی جس میں (ھا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی برسکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(۲) الحسن الوجه: میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (حَسَنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبّہ مضاف صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر (زَیْدٌ) مثلاً (اَلْـوَجْـهِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون (وَجْهِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلاً بنا بر تشبیہ بمفعول (اَلْحَسَنُ) صفت مشبّہ مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر خبر (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعرابِ نہیں۔

(۳) الضّاربُك: میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی برسکون (ضَارِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل مضاف صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے الف لام اسمِ موصول (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت (ضَارِبُ) اسمِ فاعل مضاف اپنے فاعل مضاف الیہ سے مل کر خبر جس کا مبتدا مقدر مثلاً (زَیْد) (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(۴) ضاربُك: میں (ضَارِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل مضاف صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر مثلاً (زَیْـد) (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت (ضَارِبُ) اسمِ فاعل مضاف اپنے فاعل مضاف الیہ سے مل کر خبر (زَیْـدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا يضاف موصوف الى صفته ولا صفة الى موصوفها: (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (لَايُضَافُ) نفی فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (مَوْصُوْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (الٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (صِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف (صِفَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (لا) زائدہ مبنی بر سکون (صِفَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (مَوْصُوْفٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل (الٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (مَوْصُوْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے صِفَةٌ (مَوْصُوْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف (اِلٰی صِفَتِہٖ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو (لَايُضَافُ) فعل اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

ومثل[1] مسجد الجامع وجانب الغربى							
اور	مثل	مسجد	الجامع	اور	جانب	الغربی	
وصلاة الاولٰى وبقلة الحمقاء متاول							
اور	صلاة	الاولٰی	اور	بقلة	الحمقاء	مؤول	ہیں
ومثل جرد[2] قطيفة واخلاق ثياب متاول							
اور	مثل	جرد	قطيفة	اور	اخلاق	ثیاب	مؤول ہیں

[1] **قوله: ومثل مسجد الجامع الخ:** یہ ایک سوال کا جواب ہے جو قاعدۂ اوّل

تقریر سوال: یہ ہے کہ موصوف کی اضافت بسوئے صفت کو نا جائز بتانا درست نہیں کہ استعمالِ عرب کے خلاف ہے۔ عرب کے استعمال میں ہے مَسْجِدُ الْجَامِعْ اس میں مَسْجِدْ موصوف اپنی صفت (اَلْجَامِعْ) کی طرف مضاف ہے، (جَانِبُ الْغَرْبِی) میں (جَانِبْ) موصوف اپنی صفت (اَلْغَرْبِی) کی طرف مضاف ہے، (صَلَاةُ الْاُوْلیٰ) میں (صَلَاة) موصوف اپنی صفت (اَلْاُوْلیٰ) کی طرف مضاف ہے، (بَقْلَةُ الْحَمْقَاءِ) میں (بَقْلَة) موصوف اپنی صفت (اَلْحَمْقَاءُ) کی طرف مضاف ہے۔

جواب کی تقریر: یہ ہے کہ یہ سب مؤوّل ہیں، وجہ یہ کہ جب اضافت موصوف بسوئے صفت کے امتناع پر دلیل قائم ہوگئی تو ان جیسی تراکیب مستعملہ کی تاویل واجب ہے۔ چنانچہ ان میں یہ تاویل کی گئی کہ مضاف کے بعد موصوف مقدر ہے اور جو بادی نظر میں مضاف الیہ تھا وہ اس کی صفت ہے اور موصوف مقدر مضاف الیہ، **نظر برآں** اوّل کی اصل (مَسْجِدُ الْوَقْتِ الْجَامِعْ) اور دوم کی (جَانِبُ الْمَكَانِ الْغَرْبِی) اور سوم کی (صَلَاةُ السَّاعَةِ الْاُوْلیٰ) اور چہارم کی (بَقْلَةُ الْحَبَّةِ الْحَمْقَاءِ) لیکن یہ تاویل دوم میں درست نہیں کیوں کہ مقصود (جانب) کا اتصاف ہوتا ہے (اَلْغَرْبِی) کے ساتھ نہ مکان کا اور اس تاویل پر مکان غربی ہوا نہ جانب وہ تو عام رہی کہ مکان غربی کی ہر جانب پر صادق، **نظر برآں** ایسی تاویل جو سب میں چل جائے یہ ہے کہ (اَلْجَامِعْ) سے مراد (مخصوص جامع) یعنی (مَسْجِدْ) اب (مَسْجِدْ) مضاف کی اضافت از قبیل اضافت عام بسوئے خاص ہوئی، نہ اضافت موصوف بسوئے صفت جیسے (یَوْمُ الْاَحَدْ) میں اسی طرح (اَلْغَرْبِی) سے مراد مخصوص غربی یعنی (جَانِبْ) اب (جَانِبْ) مضاف کی اضافت از قبیل اضافت عام بسوئے خاص جیسے (جَانِبُ الْيَمِيْن) میں اور (الاولیٰ) سے مراد (مخصوص اولیٰ) یعنی (ظہر) اب (صلاۃ) مضاف کی اضافت از قبیل اضافت عام بسوئے خاص جیسے (صَلَاةُ الظُّهْر) میں اور (اَلْحَمْقَاء) سے مراد خاص (حَمْقَاء) یعنی (بَقْلَةْ) اب (بَقْلَةْ) مضاف کی اضافت از قبیل اضافتِ عام بسوئے خاص ہوئی جیسے حَبَّةُ الْحِنْطَةِ میں صلاۃ ظہر کو (الاولیٰ) اس لئے کہا گیا کہ یہ سب سے پہلی نماز ہے جو باجماعت ادا کی گئی تھی اور (بَقْلَةُ الْحَمْقَاءِ) خرفہ کا ساگ، یہ ایسے مقامات پر اُگ جاتا ہے جن پر لوگ چلتے پھرتے ہیں، اسی واسطے دیرپا نہیں ہوتا، حماقت کے ساتھ اس کی توصیف بایں معنی کی گئی کہ اگر ذرا بھی سمجھ ہوتی تو دوسرے مقامات پر اُگتا تو دیرپا زندگی ملتی اور جب سمجھ نہیں تو احمق ہوا۔

۲ے قوله: مثل جرد قطيفة الخ: یہ بھی ایک سوال کا جواب ہے جو قاعدۂ دوم پر وارد ہوا،
تقریر سوال: یہ ہے کہ اضافتِ صفت بسوئے موصوف کو نادرست بتانا صحیح نہیں کہ استعمالِ عرب میں ایسی اضافت موجود ہے جیسے جَرْدُقَطِيْفَةٍ کہ اس میں (جَرْد) بمعنی (پارچہ بے ریشہ بوجہ کہنگی) صفت مضاف ہے اور (قَطِيْفَةٌ) موصوف مضاف الیہ (قَطِيْفَةٌ) ریشے دار چادر اور (جَرْدُقَطِيْفَةٍ) وہ چادر جس کے ریشے بوجہ کہنگی گر گئے، اور (اَخْلَاقُ ثِيَابٍ) میں (اخلاق) جمع (خَلَقٌ) بمعنی (کہنہ) صفت مضاف ہے اور (ثِيَابٌ) جمع (ثُوْبٌ) بمعنی (پارچہ) موصوف مضاف الیہ؟

جواب کی تقریر: یہ کہ اضافت صفت بسوئے موصوف کے امتناع پر جب دلیل قائم ہوگئی تو ان جیسی تراکیب میں تاویل واجب ہے۔ چنانچہ ان میں تاویل کی گئی کہ مضاف سے قبل موصوف تھا اور اصل یوں تھی (قَطِيْفَةٌ جَرْدٌ) یہ ترکیب توصیفی ہے (قَطِيْفَةٌ) موصوف کو حذف کیا تو (جَرْدٌ) صفت بدون موصوف رہ گئی اور (جَــرْدٌ) کے معنی (پارچۂ بے ریشہ بوجہ کہنگی) میں باعتبار جنس ابہام ہے کہ وہ از قبیل چادر ہے یا از قبیل عمامہ یا از قبیل تولیہ کہ ان سب میں ریشے ہوتے ہیں۔ اس ابہام کو دور کرنے کے لئے (قَـطِيْـفَةٌ) کی طرف مضاف کر دیا تا کہ باعتبار جنس ابہام دور ہو کر تخصیص حاصل ہو جائے تو (جَــرْدٌ) کی اضافت صفت ہونے کے اعتبار سے (قَـطِيْـفَةٌ) کی جانب نہیں، حتیٰ کہ قاعدۂ دوم کے خلاف ہو بلکہ یہ از قبیل اضافت مبہم بسوئے بیان برائے حصولِ تخصیص ہے یا بالفاظِ دیگر یوں کہیے کہ از قبیل اضافت عام بسوئے خاص تا کہ تخصیص حاصل ہو، اس اصل مذکور پر یہ اعتراض ہے کہ موصوف اور صفت میں مطابقت نہیں کہ (قَطِيْفَةٌ) مونث ہے اور (جَرْدٌ) مذکر، چونکہ (جَرْدَةٌ) کے معنی بھی وہی ہیں، **نظر برآں** یہ کہا جائے تو بعید نہ ہوگا کہ اصل میں (قَـطِيْـفَةٌ جَرْدَةٌ) تھا، ایسی تراکیب میں کبھی تغیر کے بعد اضافت کرتے ہیں جیسے **حُـصُـوْلُ الـصُّـوْرَةِ بِـمَـعْـنَـى الصُّوْرَةُ الْحَاصِلَةُ هذا مايخطر بالبَال و اللّٰه تعالٰى اَعْلَم بحَقِيقَةِ الْحَال**، اسی طرح (اَخْلَاقُ ثِيَـابٍ) اصل میں (ثِيَـابٌ اَخْلَاقٌ) تھا، (ثِيَـابٌ) موصوف کو حذف کیا تو (اَخْلَاقٌ) صفت بلا موصوف باقی رہی، اس کے معنی ہیں کہنہ چیزیں، اس میں باعتبار جنس ابہام ہے کہ وہ کہنہ چیزیں از قبیل ثیاب ہیں یا از قبیل کتاب وغیرہ، اس ابہام کو دور کرنے کے لئے (ثِيَابٌ) کی طرف مضاف کر دیا تا کہ باعتبارِ جنس ابہام دور ہو کر تخصیص حاصل ہو جائے تو (اَخْلَاقٌ) کی اضافت صفت ہونے کے اعتبار سے

(ثِیَابٌ) کی طرف نہیں، حتیٰ کہ قاعدہ دوم کی مخالفت لازم آئے بلکہ از قبیل اضافت مبہم بسوئے بیان ہے یا یوں کہئے کہ از قبیل اضافت عام بسوئے خاص ہے تاکہ تخصیص حاصل ہو۔۱۲

ترکیب

قوله: ومثل مسجدالجامع وجانب الغربیّ وصلاة الاولیٰ وبقلة الحمقاء متأول: میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (مَسْجِدُ الْجَامِعِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (جَانِبُ الْغَرْبِیِّ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (صَلٰوةُ الْاُوْلٰی) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (بَقْلَةُ الْحَمْقَاءِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (مُتَأَوَّلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا (مُتَأَوَّلٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ (۱) مسجدالجامع: میں (مَسْجِدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْجَامِعِ) میں (ال) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول مبنی بر سکون (جَامِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْوَقْتِ) (اَلْجَامِعِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف مقدر (اَلْوَقْتِ) اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (مَسْجِدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (هٰذَا) مقدر کی جس میں (ها) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(۲) جانب الغربی: میں (جَانِبُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْغَرْبِیُّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (غَرْبِیِّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور

لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْـمَکَانُ) (اَلْـغَرْبِیّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (جَانِبُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھٰذا) مقدر کی جس میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(۳) صلاۃَ الاولٰی: میں (صَلٰوۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْاُوْلٰی) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَوْلــی) غیر منصرف مجرور تقدیراً بکسرہ اسمِ تفضیل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھــی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلسَّــاعَۃُ) (اَلْاُوْلٰی) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (صَلٰوۃُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھٰذِہٖ) مقدر جس میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذِہٖ) اسم اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(۴) بــقـلـۃ الحمقاء: میں (بَقْلَۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلْـحُمَقَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (حُمَقَاءِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ صفت مشبّہ صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھــی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْـحَبَّۃِ) (اَلْـحُـمَـقَـاءِ) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ (بَـقْـلَۃُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھٰذِہٖ) مقدر کی جس میں (ھـا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ومثل جرد قطیفۃ واخلاق ثیاب متأول: میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (جَـرْدُ قَـطِیْفَۃِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَخْلَاقُ ثِیَـابِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (مُتَأَوَّلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علی اختلافِ القولین راجع

بسوئے مبتدا (مُتَــاَوَّلً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادۂ معنیٰ (۱) جرد قطیفة: جس میں (جَرْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (قَطِیْفَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (جَرْدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھٰذِہٖ) مقدر کی جس میں (ھا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(۲) اخلاقُ ثیاب: میں (اَخْلَاقُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (ثِیَابٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ (اَخْلَاقُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھٰذِہٖ) مقدر کی جس میں (ھا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون (ذِہٖ) اسمِ اشارہ مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

ولایضاف[1] اسم مماثل للمضاف الیه فی

اور نہیں مضاف ہوتا ایسا اسم جو مضاف الیہ کے مماثل ہو

العموم والخصوص کلیث واسد وحبس

عموم و خصوص میں جیسے لیث اور اسد اور حبس

ومنع لعدم الفائدة بخلاف کلّ الدّراهم

و منع بوجہ عدم فائدہ بخلاف کل الدّراھم

وعین الشئی فانه یختص به[1]

اور عین الشئی کہ اِنْ میں مضاف مضاف الیہ سے خاص ہو جاتا ہے

لے **قوله: ولا یضاف اسم مماثل الخ:** اور مضاف نہیں ہوتا ایسا اسم جو مضاف الیہ کے ساتھ عموم وخصوص میں مشابہ ہو، عموم وخصوص سے مراد معنی مشہور نہیں جو باعتبارِ صدق ہوتے ہیں بلکہ مراد معنی لغوی یعنی (عُمُوْم) بمعنی (شُمُوْلِ اِطْلَاق) اور (خُصُوْص) بمعنی (عَدَمِ شُمُوْلِ اِطْلَاق) خواہ وہ دونوں مترادف ہوں جیسے (لَیْث) اور (اَسَد) کہ ان میں بایں معنی مشابہت ہے تو (شُمُوْلِ اِطْلَاق) کا مفہوم ان میں یہ ہوا کہ ہر وہ چیز جس پر (لَیْث) کا اطلاق ہے، اس پر (اَسَد) کا اطلاق اور ہر وہ چیز جس پر (اَسَد) کا اطلاق ہے اس پر (لَیْث) کا اور (عَدَمِ شُمُوْلِ اِطْلَاق) کا مفہوم یہ کہ ہر وہ چیز جس پر (لَیْث) کا اطلاق نہیں ہوتا، اس پر (اَسَد) کا اطلاق نہیں اور ہر وہ چیز جس پر (اَسَد) کا اطلاق نہیں اس پر (لَیْث) کا اطلاق نہیں ہوتا، جب اسم (لَیْث) اسم (اَسَد) کے مماثل بمعنی مذکور ہوا تو (لَیْث) کی اضافت (اَسَد) کی طرف ناجائز، اسی طرح (اَسَد) کی (لَیْث) کی طرف نادرست خواہ وہ دونوں متساوی ہوں جیسے اسم (انسان) اور (ناطِق) تو ان میں بھی ایک کی دوسرے کی طرف اضافت جائز نہیں اور جیسے (حَبْس) اور (مَنْع) یہ دونوں بھی ایک دوسرے کے بمعنی مذکور مماثل ہیں تو ان میں بھی ایک کی دوسرے کی طرف اضافت درست نہیں، اضافت کے درست نہ ہونے کی وجہ یہ کہ مضاف الیہ کے ذکر میں فائدہ نہیں کیوں کہ (رَأَیْتُ لَیْثَ اَسَدٍ) کہنے سے وہی فائدہ ہوتا ہے جو بدون ذکر (اَسَد) اور بدون اضافت لیث (رَأَیْتُ لَیْثًا) کہنے سے تو ذکر (اَسَد) اور اضافت (لَیْث) لغو ہوئی جس میں کوئی فائدہ نہیں، اسی طرح (رَأَیْتُ اِنْسَانَ نَاطِقٍ) کہنے سے وہی فائدہ ہوتا ہے جو بدون ذکر (نَاطِق) اور بدون اضافت (انسان) (رَأَیْتُ اِنْسَانًا) کہنے سے تو ذکر (ناطق) اور اضافت (انسان) لغو ہوئی جس میں اصلاً فائدہ نہیں، اسی طرح (حبس) اور (منع)۔

سوال: مثال توضیح کے لئے ہوتی ہے جو ایک مثال سے حاصل، پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے دو مثالیں کیوں بیان فرمائیں؟

جواب: دونوں مثالوں میں فرق ہے کہ اوّل میں دونوں مترادف کے مدلول از قبیل اعیان ہیں اور دوم میں دونوں مترادف کے مدلول از قبیل معانی مصادر۔

سوال: مماثلت فی العموم والخصوص کو عبارت متن میں مشہور معنی پر کیوں محمول نہیں کیا؟

جواب: عموم وخصوص کے مشہور معنی باعتبار **صدق علی الافراد** کے ہوتے ہیں جو مترادفین میں متحقق نہیں کہ ترادف باعتبار معنی ہوتا ہے، نہ باعتبار افراد تو عموم وخصوص باعتبار معنی مشہور مراد لینے پر حکم مذکور مترادفین کو شامل نہ ہوتا، حالانکہ ان میں بھی ایک کی اضافت دوسرے کی طرف نہیں ہوتی بخلاف عموم وخصوص بمعنی لغوی یعنی شمول اطلاق اور عدم شمول اطلاق کہ یہ مترادفین کی طرح متساویین میں بھی پایا جاتا ہے تو معنی لغوی اسی واسطے مراد لئے گئے تاکہ حکم مذکور دونوں کو شامل ہو جائے کہ عدم فائدہ کے پیش نظر دونوں میں ایک کی اضافت دوسرے کی طرف درست نہیں بخلاف اضافت عام بسوئے خاص کہ وہ فائدہ بخش ہے جیسے (**كُلُّ الدَّرَاهِمِ**) اور (**عَيْنُ الشَّيْءِ**) اس میں (**كُلُّ**) قبل اضافت عام تھا کہ **دَرَاهِمُ** اور دنانیر وغیرہ سب کو شامل اور بعد اضافت اس میں اختصاص آ گیا یعنی عموم جاتا رہا کہ اب وہ مضاف الیہ یعنی (**اَلدَّرَاهِمُ**) سے عبارت ہے اور (**عَيْنٌ**) بمعنی (**ذَاتٌ**) میں قبل اضافت عموم ہے کہ موجود اور معدوم دونوں کو شامل جب (**اَلشَّيْءُ**) بمعنی (**اَلْمَوْجُوْدُ**) کی طرف مضاف کیا گیا تو اختصاص پیدا ہو گیا بایں معنی کہ عموم جاتا رہا کہ اب وہ (**اَلشَّيْءُ**) مضاف الیہ سے عبارت ہے۔

سوال: ان دونوں مثالوں میں (**كُلُّ**) مضاف ہے (**اَلدَّرَاهِمُ**) معرفہ کی جانب اور (**عَيْنٌ**) مضاف ہے (**اَلشَّيْءُ**) معرفہ کی جانب تو (**كُلُّ**) اور (**عَيْنٌ**) میں تعریف حاصل ہوئی، نہ اختصاص کہ وہ تو نکرہ کی طرف مضاف ہونے سے حاصل ہوتا ہے، **نظر برآں** مصنف علیہ الرحمۃ کا یہ فرمانا صحیح نہیں کہ ان میں مضاف کے لئے بذریعہ مضاف الیہ اختصاص حاصل ہوا؟

جواب: اس اختصاص سے مراد تخصیص نہیں جو مقابل تعریف ہے حتیٰ کہ سوال مذکور وارد ہو، دونوں میں فرق ہے تخصیص کے معنی تقلیل اشتراک ہیں، ان کا تحقق اکثر وبیشتر اس وقت ہوتا ہے جب کہ مضاف (**مُخَصَّصٌ**) کا مصداق اگر مضاف الیہ کے مصداق کا غیر ہو جیسے (**غُلَامُ رَجُلٍ**) میں بخلاف اختصاص کہ اس میں تقلیل اشتراک کے بعد ہمیشہ دونوں کا مصداق ایک ہوتا ہے۔ اسی واسطے ہم نے کہا تھا کہ بعد زوال عموم (**كُلُّ**) عبارت ہے (**اَلدَّرَاهِمُ**) مضاف الیہ سے اور (**عَيْنٌ**) عبارت ہے (**اَلشَّيْءُ**) مضاف الیہ سے، چونکہ یہاں پر مضاف الیہ معرفہ ہے، لہٰذا (**كُلُّ**) اور (**عَيْنٌ**) معرفہ ہوئے اور (**كُلُّ رَجُلٍ**) اور (**عَيْنُ عَبْدٍ**) میں مضاف الیہ نکرہ ہے تو اسی تخصیص پر رہے اور نکرہ ہوئے اس بیان سے ظاہر ہوا کہ تخصیص باعتبار تحقق عام ہے اور اختصاص خاص۔ ۱۲

ترکیب

قوله: ولایضاف اسم مماثل للمضاف الیه فی العموم والخصوص کلیث واسدوحبس ومنع لعدم الفائدة: میں (و) حرف عطف بر جملہ وَلَایُضَافُ مَوْصُوْفُ الخ مبنی بر فتح نہ حرف استیناف کہ جب تک عطف بلا تکلّف ممکن ہو دوسرے معنی پر محمول نہ کیا جائے گا کیوں کہ (واو) دراصل برائے عطف موضوع ہے (لَایُضَافُ) نفی مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (اسم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (مُمَاثِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (ل) حرف جار برائے تقویت مبنی بر کسر (اَلْمُضَافِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسم موصول مبنی بر سکون (مُضَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (اِسْم) (الی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے الف لام جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (مُضَافِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو اوّل (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون مقدر (اَلْعُمُوْمِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (عُمُوْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَلْخُصُوْصِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (خُصُوْصِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (اَلْعُمُوْمِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو دوم (مُمَاثِلٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر صفت (اِسْمٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل (کَ) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح (لَیْثٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَسَدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (لَیْثٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (حَبْسٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (مَنْعٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (حَبْسٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف (لَیْثٍ وَاَسَدٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر

ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر (ھـو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ مماثل، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ل) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر کسر (عَدَمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر از کَرُمَ یا از سَمِعَ کما فی القاموس مضاف (اَلْفَائِدَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فَائِدَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع بنا بر فاعلیت بر تقدیر اول، یا بنا بر نائب فاعلیت بر تقدیر ثانی، (عَـــدَمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (لَایُضَافُ) فعل اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: بـخلاف كلّ الدّراهم وعين الشئى: (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف (كُـلُّ الـدَّرَاهِـمِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عَيْنُ الشَّيْئِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ (خِلَافِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مقدر مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے **ليث و اسد و حبس** اور **منع** بتاویل مذکور مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیرارادهٔ معنیٰ (۱) کل دراهم: میں (كُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (الـدَّرَاهِـمِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون (دَرَاهِمِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ مضاف الیہ (كُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (هٰذِهٖ) مقدر جس میں (ھا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون (ذِهٖ) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(۲) عين الشئ: میں (عَيْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اَلشَّئِ) میں (ال)

حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (شَـیْئٍ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (عَیْنُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھٰذَا) مقدر کی جس میں (ھـا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فانه یختص به: (فَا) برائے تعلیل مبنی بر فتح (اِنَّ) حرف مشبّہ بفعل مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل اسمِ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مضاف در ہر دو ترکیب مذکور (یَخْتَصُّ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ (اِنَّ) (بِا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مضاف الیہ در ہر دو ترکیب مذکورہ جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (یَـخْتَـصُّ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً (اِنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معلّلہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وقولهم[1] سعید کرز ونحوه متاول واذا

اور قولِ عرب سعید کرز اور اس کے مانند مؤوّل ہیں اور جب

اضيف[2] الاسم الصحيح او الملحق به الٰى

اسم صحیح کی یا اس کے ملحق کی اضافت کی جائے

ياء المتكلّم كسر اٰخره والياء مفتوحة

یائے متکلم کی طرف تو اس کا آخر مکسور ہوگا اور یاء مفتوح

او ساكنة فان[3] كان اٰخره الفًا تثبت

یا ساکن پس اگر مضاف کے آخر الف ہو تو ثابت رکھا جائے گا

و هذيل تقلبها لغير التثنية ياءً

اور قبیلہ ہذیل الف کو جب کہ تثنیہ کا نہ ہو یا سے بدل دیتا ہے

ا**قولہ: وقولهم سعيد كرز الخ:** یہ ایک سوال کا جواب ہے جو سابق قول پر وارد۔

سوال کی تقریر: یہ ہے کہ مترادفین کے متعلق یہ کہنا درست نہیں کہ اُن میں سے ایک دوسرے کی طرف مضاف نہیں ہوتا کیونکہ کلام عرب میں ایسی اضافت موجود ہے جیسے (سَعِيْدُ كُرْزٍ) کہ (سَعِيْد) اور (كُـرْز) دونوں ایک شخص کے علم ہیں تو مترادف ہوئے، اس کے باوجود ایک دوسرے کی طرف مضاف ہے، (سَعِيْد) علم ہے اور (كُرْز) لقب بایں مناسبت کہ (كُرْزُ) بمعنی (خُرجی) جس میں غلّہ وغیرہ بھر کر اونٹ وغیرہ پر رکھتے ہیں تو بہت ضخیم ہو جاتی ہے اور (سَعِيْد) بھی بہت عظیم الجثہ اور غیر معمولی فربہ تھے؟

جواب کی تقریر: یہ کہ جب اَحَدُ الْمُتَرَادِفَيْن کی اضافت بسوئے آخر کے امتناع پر دلیل قائم ہوگئی تو جہاں کہیں ایسی اضافت بظاہر پائی جائے اس کی تاویل واجب ہے۔ چنانچہ اس میں یہ تاویل کی گئی کہ مضاف سے مراد ذات مسمّٰی اور مضاف الیہ سے مراد یہ لفظ (كُرْزُ) **نظر بر آں** (سَعِيْدُ كُرْزٍ) کے معنی ہوئے (مُسَمّٰى هٰذَا اللَّفْظ) پس یہ اضافت از قبیل اضافت مسمّٰی بسوئے اسم ہوئی اور مسمّٰی اور اسم متبائن ہوتے ہیں تو یہ اضافت از قبیل اضافت اَحَدُ الْمُتَبَايِنَيْن اِلَى الْآخَر ہوئی، نہ از قبیل اضافت اَحَدُ الْمُتَرَادِفَيْنِ اِلَى الْآخَر لیکن مضاف سے مسمّٰی اور مضاف الیہ سے اسم مراد وہیں ہوگا جہاں حکم مسمّٰی پر ہو جیسے (جَاءَنِي سَعِيْدُ كُرْزٍ) میں کہ مجی کا حکم مسمّٰی پر ہوتا ہے، نہ اسم پر اور اگر حکم اسم پر ہے جیسے (سَعِيْدُ كُرْزٍ عَلَمٌ) تو مضاف سے مراد اسم اور مضاف الیہ سے مسمّٰی کہ (عَلَمٌ) اسم ہوتا ہے نہ مسمّٰی اور معنی یہ کہ لفظ (سَعِيْد) جو (كُـرْز) کے مسمّٰی کے واسطے وضع کیا گیا علم ہے، اب بھی اضافت از قبیل اضاف اَحَدُ الْمُتَبَايِنَيْن اِلَى الْآخَر ہوئی۔

۲ **قولہ: واذا اضيف الخ.** جن اسماء کی اضافت جائز نہیں، اُن کے بیان سے فراغت پا کر مصنف علیہ الرحمۃ یہاں سے مضاف کے حرفِ آخر کا حکم ذکر فرماتے ہیں کہ کہاں پر اُس کو ثابت رکھتے ہیں اور کہاں پر حذف کر دیا جاتا ہے، اس کے علاوہ دیگر حالات بھی، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اسم صحیح یا ملحق بہ کو

جب یائے متکلم کی طرف مضاف کریں تو بمناسبت (یـــا) اس کے آخر کو کسرہ دیتے ہیں اور یائے متکلم کو فتح دیا جاتا ہے یا ساکن رکھا جاتا ہے (**اِسْمِ صَحِیْحْ**) اصطلاحِ نحات میں وہ ہے جس کے آخر حرفِ علّت نہ ہو اور ملحق بہ وہ جس کے آخر (یـــا) ہو یا (واو) اور ان کا ماقبل ساکن، اسی کو جاری مجرائے صحیح کہتے ہیں، وجہ الحاق یہ کہ حرفِ صحیح کی طرح اس پر بھی کوئی حرکت ثقیل نہیں ہوتی، **نظر بر آں** جس طرح حرفِ صحیح حرکاتِ ثلثہ قبول کرتا ہے، یہ حرفِ علّت بھی، اس پر حرکت ثقیل نہ ہونے کی وجہ یہ کہ اس کا ماقبل ساکن ہے اور ساکن کے بعد حرکت ثقیل نہیں ہوتی اور (یائے متکلم) مفتوح رہے گی یا ساکن، اس میں اختلاف ہے کہ اصل کون ہے؟ فتح یا سکون، صحیح یہ کہ فتح اصل ہے، وجہ یہ کہ کلمۂ یک حرفی میں اصل یہ ہے کہ متحرک ہو، تا کہ ابتدا بالسا کن لازم نہ آئے اور حرکت میں بوجہ خفّت فتح اصل ہے، **نظر بر آں** (یائے متکلم) کا مفتوح ہونا اولیٰ ہوا کہ اصل مذکور کے مطابق ہے۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو ذکر میں مقدم فرمایا اور بنظر تخفیف سکون بھی جائز ہے۔

سوال: کلمۂ یک حرف میں حرکت اصل اسی لئے ہے کہ ابتدا بالسا کن لازم نہ آئے اور ابتدا بالسا کن اُس وقت لازم آئے گی جب کہ وہ ابتدا میں واقع ہو اور (یائے متکلم) ابتدا میں واقع ہوتی نہیں، تو اس میں ابتدا بالسا کن کا لزوم بھی منتفی، پس (یائے متکلم) کا متحرک ہونا بھی اصل نہ ہوا، حتیٰ کہ مفتوح ہونا اولیٰ قرار دیا جائے؟

جواب: ابتدا بالسا کن دو قسم پر ہے، حقیقۃً یہ اس وقت جب کہ کلمۂ یک حرفی ابتدا میں واقع ہو اور رہے ساکن جیسے **کَزَیْدٍ اَخُوْكَ** میں کاف ساکن ہو تو ابتدا بالسا کن حقیقۃً ہوگی اور حکماً یہ اس وقت ہوگی جب کہ کلمۂ یک حرفی ابتدا میں واقع نہ ہو جیسے (یائے متکلم) کہ کلمہ مستقل ہونے کے پیش نظر ابتدا کے حکم میں ہے، اسی واسطے اس کا ساکن ہونا خلافِ اولیٰ اور متحرک ہونا اولیٰ اور حرکت میں اصل فتح، لہٰذا اس کا مفتوح ہونا اولیٰ قرار پایا جیسے **ثَوْبِیَ** اور **دَلْوِیَ** یا **ثَوْبِیْ** اور **دَلْوِیْ**۔

۳ قولہ: فان کان اٰخرہ الفاً الخ: اور اگر مضاف نہ اسمِ صحیح ہو، نہ ملحق بہ، پس اگر اس کے آخر الف ہے تو ثابت رہے گا کہ انقلاب کا کوئی موجب متحقق نہیں، یہ لغت فصیح ہے جیسے **عصــا** میں (**عَصَایَ**) اور (رَحیٰ) میں (رَحَایَ) اور قبیلہ (**ھُذَیْل**) والے اس الف کو (یا) سے بدل کر (یا) میں ادغام کرتے ہیں، بایں خیال کہ (یـــا) ماقبل کا کسرہ چاہتی ہے جیسے کہ صحیح اور ملحق بہ میں تھا اور الف حرکت ہی کو قبول نہیں کرتا تو الف کو (یـــا) سے بدل کر (یـــا) میں ادغام کرتے ہیں بایں خیال کہ (یـــا) ماقبل کا کسرہ چاہتی

ہے جیسے کہ صحیح اور ملحق بہ میں تھا اور الف حرکت ہی کو قبول نہیں کرتا تو الف کو (یــا) سے بدلا تا کہ بقدر امکان مشابہت حاصل ہو جائے کیوں کہ (یا) جنس کسرہ سے ہے، اسی واسطے اعراب میں کسرہ کی جگہ (یا) آتی ہے جیسے مثنیٰ میں تو قائم مقام کسرہ ہوئی جس سے بقدر امکان مناسبت کا حصول ہو گیا، پھر اس (یا) کو یائے متکلم میں ادغام کر کے (رَجَیَّ) اور (عَصَیَّ) بولتے ہیں لیکن یہ لوگ اسی الف کو (یا) سے بدلتے ہیں جو تثنیہ کا نہ ہو جیسے (غُلَامَایَ) میں ہے کیوں کہ الف تثنیہ کو بدلنے سے حالت رفع کا حالتِ نصب و جر کے ساتھ التباس لازم آتا ہے۔

سوال: اگر اس الف کو (یا) کے ساتھ نہ بدلنے کی وجہ التباس ہے تو جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم میں بھی بحالتِ رفع (واو) کو (یــا) سے نہ بدلنا چاہئے کہ بدلنے سے حالتِ رفع حالتِ نصب و جر کے ساتھ ملتبس ہو جاتی ہے، بحالت رفع (مُسْلِمِیَّ) اور بحالتِ نصب و جر بھی (مُسْلِمِیَّ)؟

جواب: دونوں تبدیل میں فرق ہے کہ الف تثنیہ کی تبدیل بقاعدۂ مطردہ نہیں، اسی واسطے اس کو ترک کر دیا گیا بخلاف جمع مذکر سالم کہ اس میں تبدیل بقاعدۂ مطردہ ہے اور جو تبدیل بقاعدہ مطردہ ہو اس کو التباس کی وجہ سے ترک نہیں کیا جاتا جیسے (مُـخْتَــارٌ) اسمِ فاعل میں تبدیل ترک نہیں کی گئی، حالانکہ بعد تبدیل اسم مفعول کے ساتھ ملتبس ہو جاتا ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: **وقولھم سعید کرز ونحوہ متاول:** میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح (قَوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بمعنی (مقول) مضاف (ھُمْ) میں (ھَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے عرب (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (قَوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ یا مبدل منہ (سَعِیْدُ کُرْزٌ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے سَعِیْدُ کُرْزٍ (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا (مُتَأَوَّلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے

مبتدا (مُتَـأَوَّلٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذا اضيف الاسم الصحيح اوالملحق به الٰى ياء المتكلّم: میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (اذا) ظرف زمان متضمن معنیٰ شرط مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول فیہ مقدم (اُضِيْفَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْاِسْـمُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے استغراق مبنی بر سکون (اِسْمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (اَلصَّحِيْحُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (صَحِيْحُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف (اَلصَّحِيْحُ) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ (او) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکنین (اَلْمُلْحَقِ) میں (ال) بمعنیٰ اَلَّذِیْ اسمِ موصول مبنی بر سکون (مُلْحَقِ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول (با) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلصَّحِيْح جار مجرور سے مل کر ظرف لغو (مُلْحَقِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف (اَلصَّحِيْحُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت (اَلْاِسْمُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل (اِلٰى) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (يَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلْـمُتَكَلِّمِ) (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُتَكَلِّمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (يَـاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (اُضِيْفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: كسر اٰخرُهٗ والياء مفتوحة اوساكنة: میں (كُسِرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اٰخِرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (هـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْاِسْم الخ (اٰخِرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (كُسِرَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَلْيَـاءُ) میں (ال) حرفِ

تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (یَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (مَفْتُوْحَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (هِـــيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (مَفْتُوْحَةٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون (سَـاكِنَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (سَـاكِنَةٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، (مَـفْتُوْحَةٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فان كَانَ اٰخِرُهُ الفًا تثبت: میں (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح اس کی شرط مقدر اِنْ لَـمْ يَـكُـنِ الْاِسْمُ صَحِيْحًا وَلَامُلْحِقًابِهٖ (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (اٰخِرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مضاف بیائے متکلم (اٰخِرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر (اِسْمُ) (اَلْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں (تُثْبَتُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً یا مجزوم لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے اَلْفًا (تُثْبَتُ) فعل مجہول اپنے نائب سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط مقدر یعنی (اِنْ لَمْ يَكُنِ الْاِسْمُ صَحِيْحًا وَلَامُلْحِقًابِهٖ) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ (تُثْبَتُ) مذکور کو مرفوع لفظاً بعامل معنوی اور مجزوم محلاً (بِاِنْ) دونوں قرار دینا درست نہیں کیوں کہ مرفوع ہونا مقتضی ہے کہ مضارع جازم وناصب سے خالی ہو اور مجزوم ہونا مقتضی ہے کہ جازم موجود ہو تو مرفوع و مجزوم قرار دینے سے اجتماع متنافیین لازم آئے گا، اسی طرح (تُثْبَـتُ) جملۂ جزا کو مجزوم محلاً کہنا درست نہیں کہ جملۂ جزا اُس وقت مجزوم محلاً ہوتا ہے، جب کہ اس پر (فَـــا) داخل ہو یا (اِذَا) برائے مفاجات كَـمَـامَـرَّفِي الْاَوَائِل، نیز مخفی نہ رہے کہ قاعدۂ مذکورہ سے یہ تین الفاظ مستثنیٰ ہیں، ان میں الف ثابت نہیں رہتا بلکہ یا ہو کر یا میں مدغم ہو جاتا ہے، (لدی)[1] جیسے (اَلْمَـالُ لَدَيَّ) (علیٰ)[2] ظرفی جیسے (مَـنْ عَلَيَّ) بمعنی (مَنْ

فَوقِیْ)(اِلیٰ) ⁽³⁾ اسمی جیسے (اُشْکُرْ اِلَیَّ) بمعنی (اُشْکُرْ نِعْمَتِی)

قولہ: وھذیل تقلبھا لغیر التثنیہ یاءً: میں (و) حرف اعتراض مبنی بر فتح (ھُذَیْلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً مبتدا (تَـقْلِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھِـی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ھـا) ضمیر منصوب متصل منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْـفَا) ذو الحال (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر (غَیْـرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اَلتَّثْنِیَۃِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (تَثْنِیَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَـابِتَۃً) مقدر کا (ثَـابِتَۃً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھِی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر کسر راجع بسوئے ذو الحال (ثَـابِتَۃً) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ اوّل (یَاءً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ دوم (تَقْلِبُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معترضہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ (اَلصَّحِیْحُ) کو ترکیب میں صفت مشبہ اس وقت قرار دیں گے جب کہ اس کا فعل اصطلاحی معنی میں مستعمل ہو کیوں کہ یہاں پر (اَلصَّحِیْحُ) اصطلاحی معنی میں ہے، ہم نے الفوائد الشافیۃ کی اتباع میں صفت مشبہ قرار دے کر ترکیب کی ہے۔۱۲

وَاِنْ كَانَ يَاءً ادغمت وان كان واوًا قلبت

اور اگر اس کا آخر یاء ہو تو مدغم ہو جائے گی اور اگر واو ہو تو یاء سے بدل کیا جائے گا

يَاءً وادغمت وفتحت الياء للسّاكنين

اور یاء مدغوم ہوگی یاء میں اور بوجہ ساکنین یاء کو فتح دیا جائے گا

واماؔ الا سماء الستة فاخی وَابی واجاز

اور رہے اسمائے ستہ مذکورہ جب بسوئے یائے متکلم مضاف ہوں تو اَخ اور اَب میں اَخِی اور اَبِی کہیں گے

المبرّد اَخِیَّ وَاَبِیَّ

اور مبرّد نے اَخِیَّ و اَبِیَّ جائز رکھا ہے

لے **قوله: وان کان یاءً الخ:** اور اگر اس اسم مضاف کے آخر (یا) ہے تو اس کو (یائے متکلم) میں ادغام کر دیا جائے گا کیوں کہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہو گئے اور جب ایک جنس کے دو حرف جمع ہوں تو ادغام واجب ہوتا ہے جیسے (مُسْلِمَیَّ) مثنیٰ میں بحالت نصب وجر اور (مُسْلِمِیَّ) جمع میں بحالت نصب وجر اور (قَاضِیَّ) اسم منقوص میں بہر سہ حالت۔

سوال: (فی یومٍ) میں دو حرف ایک جنس کے جمع ہیں یعنی (فی) کی (یا) اور (یوم) کی (یا)، پھر بھی ادغام واجب در کنار سرے سے جائز ہی نہیں، لہٰذا یہ کہنا درست نہ ہوا کہ جب ایک جنس کے دو حرف مجتمع ہوں تو ادغام واجب ہے؟

جواب: یہ قاعدہ اس وقت ہے جب کہ ایک جنس کے دو حرف کا اجتماع ایک کلمہ میں ہو جیسے (مَدَّ) یا ایسے دو کلموں میں ہو جو مانند کلمۂ واحدہ ہوں جیسے مضاف ومضاف الیہ کو یہ دونوں کلمۂ واحدہ کے حکم میں ہوتے ہیں۔ اسی واسطے مضاف سے تنوین ساقط ہو جاتی ہے کیوں کہ وہ دلیل انفصال ہے اور (فی یومٍ) دو کلمۂ جداگانہ ہیں، ایک کلمہ کے حکم میں نہیں، اسی واسطے ادغام ناجائز اور اگر اس مضاف کے آخر (و) ہے تو اس کو (یا) کر کے (یائے متکلم) میں ادغام کیا جائے گا جیسے (مسلمون) کہ جب اس کو مضاف کریں تو نون بوجہ اضافت ساقط ہو گیا، اب (مُسْلِمُوْیَ) رہا، (واو) اور (یا) جمع ہوئے اوّل ساکن تھا (واو) کو (یا) کر کے (یا) میں ادغام کر دیا اور ضمہ ماقبل کو بمناسب یا کسرہ سے بدل دیا اور اگر ماقبل فتح ہے تو وہ باقی رہے گا جیسے (مُصْطَفَوْنَ) میں اور مذکورۂ بالا تینوں صورتوں میں یعنی جب کہ مضاف کے آخر الف ہو خواہ (یا) خواہ

(واو) تو (یائے متکلم) مفتوح رہے گی وجوباً بوجہ لزوم اجتماع ساکنین اگر مفتوح نہ رکھا گیا کیوں کہ (یا) پر فتح اصل تھا یا سکون تیسرا قول نہیں بوجہ لزوم اجتماع ساکنین جب سکون باطل ہوا تو فتح واجب، اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ (فُتِحَتِ الیَاءُ) بمعنی (اُبْقِیَتِ الیَاءُ عَلَی الْفَتْح) ہے اور اس پر قرینہ وہی فتح کا اصل ہونا جس کی جانب مَفْتُوحَةٌ او سَاكِنَةٌ میں (مَفْتُوحَةٌ) کو مقدم ذکر کر کے اشارہ فرمایا تھا اور (لِلسَّاكِنَيْن) میں دو مضاف مقدر ہیں یعنی لِلُزُوْمِ اِجْتِمَاعِ السَّاكِنَيْنِ (فُتِحَتِ الْيَاءُ) کے یہ معنی نہیں کہ (یا) کو فتح دیا جائے گا، حتیٰ کہ سکون کا اصل ہونا مفہوم ہو فَانْدَفَعَ مَاقال المولٰی العِصَام علیه الرحمة اللّٰه المنعام من ان قوله وفتحت للساكنين ظاهر فی اَنّ السّكون هو الاصل فتامل هذا مایخطر بالبال واللّٰه تعالٰی اعلم بحقیقة المقام ، **نظیر بر آں** (مُسْلِمُوْنَ) میں (مُسْلِمِیَّ) اور (مُصْطَفُوْنَ) میں (مُصْطَفِیَّ) اور (مُسْلِمَيْنِ) مثنیٰ میں (مُسْلِمَیَّ) ہوا۔

٢ **قوله: واَمَّا الاسماء السّتّة الخ:** یہ بمنزلہ استثنا ہے قولِ سابق فَاِنْ كَانَ آخِرُهُ اَلِفًا الخ سے یا (وَ اِذَا اُضِيْفَ الْاِسْمُ الصَّحِيْحُ الخ سے وجہ تردید و استثنائیہ کی سب کے آخر کبھی الف ہوتا ہے اور کبھی (یا) اور کبھی (و) جب کہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں كَمَامَرَّ تو بریں تقدیر قولِ دوم میں داخل ہوئے لیکن قولِ دوم میں جو حکم بیان کیا گیا ہے، وہ ان میں جاری نہیں اور اگر مضاف نہ ہوں تو بجز (ذو) سب اسم صحیح میں داخل ہیں لیکن اسم صحیح کا حکم مذکور ان پر جاری نہیں ہوتا، تفصیل یہ کہ (اَخ) اور (اَب) اصل میں (اَخَوٌ) اور (اَبَوٌ) تھے بدلیل (اَخَوَان) اور (اَبَوَان) دونوں میں (و) بوجہ تحرک اور انفتاح ماقبل الف ہوا اور وہ بوجہ اجتماع ساکنین ساقط ہو گیا، جب ان دونوں کو (یائے متکلم) کی طرف مضاف کریں تو (اَخِیْ) اور (اَبِیْ) کہتے ہیں جیسے (یَدِیْ) اور (دَمِیْ) کہ محذوف کو واپس نہیں لاتے کیوں کہ اس کو نسیاً منسیاً قرار دیدیا گیا اور امام مبرّد نے (اَخِیَّ) اور (اَبِیَّ) بھی جائز قرار دیا ہے کہ لام فعل کو واپس لایا جائے جو (واو) ہے تو (اَخُوْیَ) اور (اَبُوْیَ) ہوا، اب (واو) اور (یا) جمع ہوئے اور اوّل ساکن ہے تو (واو) کو (یا) کیا پھر (یا) کو (یائے متکلم) میں ادغام اور اس شعر سے تمسک کیا۔

قَدَرٌ اَجَلَّكَ فَالمجاز وقدارَیٰ ۔۔۔ وَاَبِیَّ مَالِكِ ذُوالمجاز بدارِ

اس میں شاہد (وَاَبِیَّ) ہے اور (قَدَرٌ) یعنی تقدیر الٰہی اور (اَجَلَّ) بمعنی (اَنْزَلَ) اور

(ذو المجاز) منیٰ میں ایک نمائش گاہ کا نام ہے جہاں سالانہ نمائش لگتی تھی جیسے میرٹھ میں نوچندی اور (اَدرِیْ) بصیغہ معروف بمعنی (اعلم) اور (و) برائے قسم (اَبِیّ) مقسم بہ جو (اعلم) اور اس کے مفعول (مالك) الخ کے درمیان معترض ہے اور (ما) مشابہ بلیس (ذو المجاز) اس کا اسم اور (بدار) میں (با) زائد اور (دار) خبر اور (لك) مقدم بضرورۃ شعری باعتبار متعلق صفت (دار) اور معنی شعر یہ کہ شاعر اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تقدیر الٰہی نے تجھ کو (ذو المجاز) نمائش گاہ میں لا اُتارا ہے اور میں جانتا ہی ہوں اپنے باپ کی قسم کہ یہ نمائش گاہ تیرا گھر نہیں جس میں تو سکونت کرے بلکہ تجھ کو یہاں سے منتقل ہونا ہے۔ امام مبرّد کو لفظ (اَخْ) کے لئے کلامِ عرب سے شاہد دستیاب نہ ہوا تو انہوں نے بوجہ تناسب لفظی اور معنوی لفظ (اَبْ) پر محمول کیا، تناسب لفظی یہ کہ دونوں محذوف کے اوّل الف ہے اور دونوں محذوف اللّام ہیں اور معنوی یہ کہ (اَخْ) قائم مقام (اَبْ) ہوتا ہے، چوں کہ لفظ (اَخْ) بہ نسبت لفظ (اَبْ) امام مبرّد کے خلاف سے ابعد تھا کہ بروقت اضافت بسوئے یائے متکلم باولام محذوف مستعمل نہیں ہوا، اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو ذکر میں (اَبْ) پر مقدم کیا اور اپنی شرح میں امام مبرّد کے تمسک کا یہ جواب دیا کہ شاعر کا استعمالِ مذکور قیاس اور استعمالِ فصحا دونوں کے خلاف ہے، قیاس کے خلاف بایں معنی کہ بروقت اضافت ردِ (واو) محذوفہ کسی قاعدہ کے ماتحت نہیں اور استعمالِ فصحا کے خلاف بایں معنی کہ بروقت اضافت بسوئے (یائے متکلم) کسی فصیح نے (اخ) اور (اب) کو اس طرح استعمال نہیں کیا، علاوہ ازیں یہ شعر قابل تمسک یوں بھی نہیں کہ اس میں یہ احتمال ہے کہ مقسم بہ (اب) کی جمع (ابین) تھی، نون بوجہ اضافت ساقط ہو گیا اور راب دو (یا) مجتمع ہوئیں، ایک کو دوسری میں ادغام کر دیا تو (اَبِیّ) ہو گیا اور (اب) کی یہ جمع کلامِ عرب میں مستعمل ہے جیسے ؎

فلمّا تبیّن اصواتنا　　　　تکین وفدیننا بالأَبِیْنَا

یہ (اَبِیْنَ) جمع مذکر سالم ہے اور الف برائے اشباع اور معنی یہ کہ جب ان عورتوں نے ہماری آوازوں کو بخوبی پہچان لیا تو روئیں اور ہم نے کہا کہ ہمارے ماں باپ تم پر قربان ہوں اور جب اس میں یہ احتمال ہے تو تمسک باطل کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال، اسی طرح لفظ (اَخ) کی بھی یہ جمع وارد ہے جیسے

وَكَانَ بَنُو فَزَارَةَ شَرَّ قَوْمٍ　　　　وَكُنْتُ لَهُمْ كَشَرِّ بَنِي الأَخِينَا

ترکیب

قولہ: وان کان یاءً ادغمت: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسمِ مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے آخِرُہٗ (یَاءً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اُدْغِمَتْ) ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مونث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے یَاءً (اُدْغِمَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وان کان واوا قلبت یاءً وادغمت: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون (کَانَ) ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسمِ مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے آخِرُہٗ (وَاوًا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً خبر (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (قُلِبَتْ) ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے وَاوًا (یَاءً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ دوم (قُلِبَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ دوم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اُدْغِمَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے یَاءً (اُدْغِمَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وفتحت الیاء للساکنین: میں (و) حرفِ اعتراض مبنی بر فتح نہ حرف عطف کیوں کہ اس کا مابعد ہر سہ صور مذکورہ کے بیان کا تتمہ ہے اور حرفِ عطف ہونے کی تقدیر پر لازم آئے گا کہ حکم مابعد صورتِ ثالثہ پر مقصور ہو جائے، حالانکہ حکم مذکور ہر سہ صور مذکورہ کے واسطے ہے (فُتِحَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب (تا) علامت تانیث مبنی برسکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (اَلْیَاءُ)

میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (یَـاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (لِ) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر (سَاکِنَیْنِ) مثنّٰی مجرور بیائے ماقبل مفتوح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (فُتِحَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب ہیں۔

قوله: واَمّا الاسماء السّتّة فَاَخِي و اَبِيْ: میں (و) حرف استیناف یا حرف عطف مبنی بر فتح (اَمَّـا) حرفِ شرط جس کی شرط محذوف وجوباً مبنی بر سکون (اَلْاَسْـمَـاءُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَسْـمَـاءُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (اَلسِّتَّةُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (سِتَّةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت (اَلْاَسْمَاءُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا (فَـا) جزائیہ مبنی بر فتح (اَخِـيْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَبِـيْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف (اَخِـيْ)، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ یا معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں اور جملۂ معطوف علیہ مفہوم بحسب المعنی یہ ہے اَمَّا غَیْرُ الْاَسْمَاءِ السِّتَّةِ فَحُکْمُهُ مَاذُکِرَ۔

قوله: واجاز المبرّد اَخِيَّ و اَبِيَّ: (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (اَجَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْـمُـبَـرَّدُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (مُبَرَّدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (اَخِيَّ) مراد اللّفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (اَبِيَّ) مراد اللّفظ منصوب تقدیراً معطوف (اَخِيَّ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ (اَجَازَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

وتقولُ حمی وهنی ویقال فِیَّ فی الاکثر

اور عورت کہے گی حم میں حمی اور ھنی اور کہا جاتا ہے (فم) میں فِیَّ اکثر استعمالات میں

وفمی واذا قطعت قیل اَخ واَبْ وحم

اور بعض میں فمی اور جب یہ پانچوں اضافت سے منقطع ہوں تو اَخ اور اَب اور حم

وھَنْ وفم وفتح الفاءِ افصح منھما وجاء

اور ھَنْ اور فم کہا جائے گا اور فتح فار فم میں ضمہ اور کسرہ سے افصح ہے

حم مثل یدو خبءٍ ودلو وعصًا مطلقًا

اور حم مثل ید اور خبءٍ اور دلو اور عصًا مطلقًا آیا ہے

وَجَاء ھن مثل یدمطلقًا وذو لایضاف

اور ھَنْ مثل یَدْ مطلقًا اور ذُوْ نہیں مضاف ہوتا

الٰی مضمر و لا یقطع

ضمیر کی جانب اور نہ اضافت سے منقطع ہو

لے **قوله: وتقول:** ان کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ (حَمٌ) اور (ھَنٌ) کا حکم بیان فرماتے ہیں چوں کہ (حَمٌ) بمعنی (دیور) ہے جو عورت کے ساتھ مخصوص کہ مرد کے لئے نہیں ہوتا، اس لئے (تَقُوْلُ) بصیغۂ مؤنث غائب فرمایا کہ اس میں (ھِیَ) ضمیر فاعل پوشیدہ راجع بسوئے غائبہ ہے مثلاً زینب کہتی ہے (حَمِی) اور (ھَنِی) یعنی بروقت اضافت بسوئے یائے متکلم ان میں بھی حرف محذوف کو واپس نہیں لایا جاتا جیسے (اَبٌ) اور (اَخٌ) میں اور یہ بھی ناقص واوی ہیں کہ (حَمٌ) اصل میں (حَمَوٌ) تھا اور (ھَنٌ) اصل میں (ھَنَوٌ) جس کے معنی (شرم گاہ) خواہ مرد کی ہو یا عورت کی چوں کہ ان دونوں میں (اَبٌ) اور (اَخٌ) کی طرح امام مبرّد کا اختلاف مشہور نہ تھا، **نظر بر آں** ان کو اُن سے علیحدہ ذکر فرمایا اور (فَمٌ) میں جو اصل میں (فَوْہٌ) تھا بدلیل (اَفْـوَاہٌ) بروقت اضافت بسوئے یائے متکلم (فِـیَّ) کہا جاتا ہے، اکثر استعمالات میں بایں طور کہ (ھا) تو محذوف ہو کر نسْیًا منسِیًّا ہوگئی اور (واو) جس کو بروقت عدم اضافت (میم) سے بدلا تھا اس کو

واپس لایا گیا، پھر اس کو بقاعدۂ مذکورہ (یا) سے بدلا، پھر اس کو (یائے متکلم) میں ادغام کردیا تو (فِیَّ) ہوگیا اور بعض استعمالات میں (فَمِیْ) کہاجاتا ہے کہ (میم) کو باقی رکھ کر اضافت کرتے ہیں بروقت عدم اضافت (واو) کو اس لئے بدلا جاتا ہے کہ اسم متمکن بروقت دخولِ اعراب وتنوین ایک حرف پر نہ رہ جائے کہ اس کی نظیر کلام عرب میں نہیں پائی جاتی اور ایک حرف پر رہ جانے کی وجہ یہ کہ حالت رفع میں (فَوٌ) ہوگا اور حالت نصب میں (فَوًا) اور حالت جر میں (فَوٍ) اور تینوں حالت میں (واو) بوجہ تحرک اور انفتاح ماقبل الف ہوکر اجتماع ساکنین کے باعث ساقط ہوگا تو تینوں حالت میں صرف (فَا) مفتوحہ رہ جائے گی اور (میم) سے بایں مناسبت بدلا کہ دونوں میں قربِ مخرج ہے اور دونوں حروف زیادت سے ہیں، یہ پانچوں اسم جب مضاف نہ ہوں تو کہاجاتا ہے (اَخٌ) اور (اَبٌ) اور (حَمٌ) اور (هَنٌ) بفتح فاکلمہ رفع ونصب وجر تینوں حالات میں اور (فَمٌ) میں بحالت رفع (فَمٌ) اور بحالت نصب (فَمًا) اور بحالت جر (فَمٍ) فصیح ہے یعنی حرکت (فا) حرکات اعراب کے تابع ہو لیکن افصح یہ ہے کہ تینوں حالت میں (فا) مفتوح رہے کہ فتح اَخَفُّ الْحَرَكَاتُ ہے اور (حَمٌ) مطلقاً یعنی بحالت افراد واضافت چار طرح مستعمل ہے: (۱) مثل (یَد) یعنی بدون رد محذوف جیسے هٰذَا حَمٌ، هٰذَا حَمُكِ، رَأَيْتُ حَمًا، رَأَيْتُ حَمَكِ، مَرَرْتُ بِحَمٍ، مَرَرْتُ بِحَمَكِ اور (۲) مثل خَبْءٍ یعنی مہموز اللام جیسے هٰذَا حَمْءٌ، هٰذَا حَمْئُكِ، رَأَيْتُ حَمْأً، رَأَيْتُ حَمْئَكِ، مَرَرْتُ بِحَمْءٍ، مَرَرْتُ بِحَمْئِكِ اور (۳) مثل (دلو) یعنی بردِ واوِ محذوفہ جیسے هٰذَا حَمْوٌ، هٰذَا حَمْوُكِ، رَأَيْتُ حَمْوًا، رَأَيْتُ حَمْوَكِ، مَرَرْتُ بِحَمْوٍ، مَرَرْتُ بِحَمْوِكِ، اسی قبیل سے ہے حدیث میں اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ اور (۴) مثل (عَصَا) یعنی بالف مقصورہ جیسے هٰذَا حَمًا، هٰذَا حَمَاكِ، رَأَيْتُ حَمًا، رَأَيْتُ حَمَاكِ، مَرَرْتُ بِحَمًا، مَرَرْتُ بِحَمَاكِ اور (هَنٌ) مطلقاً یعنی بحالت افراد اور بحالت اضافت مثل (یَدٌ) آیا ہے کہ واوِ محذوفہ کو واپس نہیں لایا جاتا جیسے هٰذَا هَنٌ، هٰذَا هَنُكِ، رَأَيْتُ هَنًا، رَأَيْتُ هَنَكِ، نَظَرْتُ اِلٰى هَنٍ نَظَرْتُ اِلٰى هَنِكِ اور (ذُوْ) ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا اور بے اضافت بھی نہیں رہتا، وجہ یہ کہ (ذُوْ) کی وضع اس لئے کی گئی ہے کہ اس کے توسل سے اسمائے اجناس کو نکرہ یا معرفہ کی صفت بنائی جائے جیسے (جَاءَ نِيْ رَجُلٌ ذُوْمَالٍ) اور (جَاءَ نِيْ زَيْدٌ ذُوالْمَالِ) اور ضمیر اسم جنس نہیں تو اس کی طرف مضاف بھی نہ ہوگا، تاکہ خلافِ وضع لازم نہ آئے اور بے اضافت بھی نہیں رہتا، تاکہ

وضع کی مخالفت نہ ہو اور بعض اشعار وغیرہ میں جو اضافت بسوئے ضمیر پائی گئی وہ از قبیل شاذ ہے جیسے

اَهْنَاءُ المَعْرُوفِ مَالَمْ تَبْتَذِلْ فِيهِ الْوُجُوه　　اِنَّـمَايَعْرِفُ ذَاالْفَضْلِ مِنَ النَّاسِ ذَوُوه

(اَهْنَاءُ) بمعنی خوشگوار تر (المروف) بمعنی احسان اور معنی شعر یہ کہ خوشگوار تر احسان وہ ہے جس میں احسان لینے والے اشخاص کی بے حرمتی نہ ہو اور صاحب فضل کو صاحب فضل ہی پہچانتے ہیں جیسے فارسی کا مقولہ ہے قدرِ زر، زرگر بداند، قدرِ جوہر، جوہری اور غیر شعر میں جیسے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وذوِيه، اسی طرح بعض اشعار میں بے اضافت پایا گیا وہ بھی شاذ ہے جیسے

فَلَااَعْنِي بِذَالِكَ اَسْفَلِيكُمْ　　وَلٰكِنِّي اُرِيدُ بِهِ الذُّوِينَا

اس میں دو شذوذ ہیں، ایک یہ کہ (ذوین) جمع (ذو) بے اضافت ہے، دوم یہ کہ معرّف باللّام ہے، رہا الف وہ برائے اشباع ہے۔

سوال: ذُوْ جس طرح ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا، اسی طرح علم، اسم اشارہ، اسم موصول کی طرف بھی، کیونکہ اس کی وضع اس لئے ہے کہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو اور یہ سب اسم جنس نہیں، **نظر بر آں** مصنف علیہ الرحمۃ اگر یوں فرماتے ذُوْ لَايُضَافُ اِلٰى غَيْرِ اِسْمِ الْجِنْسِ تو عبارت سب کو شامل ہو جاتی اضافت بسوئے ضمیر کی نفی کو کیوں اختیار فرمایا؟

جواب: کلام اضافت بسوئے یائے متکلم میں تھا اور اسی صورت میں (اخوات) (ذو) کے لئے احکامِ مذکورہ تھے یعنی بعض کے لئے عدم ردِ محذوف، بعض کے لئے ردِ محذوف، پھر قلب، پھر ادغام جن کی تفصیل گذر گئی اور (ذو) بھی اخوات کی طرح محذوف اعلام ہے لیکن اس کے لئے احکام مذکورہ نہیں تو اس مقام پر مصنف علیہ الرحمۃ کا مقصود یہ ہے کہ (ذو) سے احکام مذکورہ کی نفی کی جائے، اس مقصود کا بیان تین طریق سے ہو سکتا ہے:

اوّل: یوں (وَذُوْ لَايُضَافُ اِلٰى يَاءِ الْمُتَكَلِّمْ) کہ (ذُوْ) یائے متکلم کی طرف مضاف نہیں ہوتا تو اس کے لئے وہ احکام بھی نہیں کہ وہ احکام یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے پر مبنی ہیں۔

دوم: یوں (ذُوْ لَايُضَافُ اِلٰى مُضْمَرٍ) کہ (ذو) ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا تو یائے متکلم کی طرف بھی مضاف نہ ہوگا کہ وہ ضمیر کا فرد ہے تو اس کے لئے احکام مذکورہ بھی نہ ہوں گے۔

سوم: یوں (وَذُوْ لَايُضَافُ اِلٰى غَيْرِ اِسْمِ الْجِنْسِ) کہ (ذو) غیر اسم جنس کی طرف

مضاف نہیں ہوتا تو ضمیر کی طرف بھی نہ ہوگا کہ وہ بھی غیر اسمِ جنس ہے اور جب ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا تو یائے متکلم کی طرف بھی مضاف نہ ہوگا کہ وہ ضمیر کا فرد ہے اور جب یائے متکلم کی طرف مضاف نہیں ہوتا تو اس کے لئے احکام مذکورہ بھی نہ ہوں گے، یہ تینوں طریقے (ذو) سے احکام مذکورہ کی نفی کے افادہ میں مشترک ہیں لیکن پھر بھی ان میں بدو وجہ فرق ہے:

اوّل: یہ کہ طریق اوّل میں فائدہ زائدہ کا افادہ نہیں کہ اس سے صرف اتنا مفہوم ہوا کہ (ذو) یائے متکلم کی طرف مضاف نہیں ہوتا، ضمیر مخاطب اور ضمیر غائب کی طرف مضاف ہوتا ہے یا نہیں ہوتا، اس سے طریق اوّل ساکت ہے بخلاف طریق دوم کہ اس سے فائدہ زائدہ مفہوم ہوا، کیوں کہ اس میں اضافت بسوئے ضمیر کی نفی ہے اور ضمیر مخاطب اور غائب کی ضمیر کو بھی شامل تو یہ مفہوم ہوا کہ (ذو) نہ ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوتا ہے، نہ ضمیر مخاطب کی جانب، نہ ضمیر غائب کی جانب بخلاف طریق سوم کہ اس سے فائدۂ ازید مفہوم ہوا کہ اس میں اضافت بسوئے غیر جنس کی نفی ہے اور غیر جنس جس طرح ضمیر ہے علم، اسم اشارہ ہے، اسمِ موصول بھی غیر جنس ہیں تو مفہوم یہ ہوا کہ (ذو) نہ ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے، نہ علم کی طرف، نہ اسمِ اشارہ کی طرف، نہ اسمِ موصول کی طرف۔

دوم: یہ کہ مقصود بالذات یعنی (ذو) سے احکام مذکورہ کی نفی کا (مترتبٌ علیہ) یعنی اضافت بسوئے یائے متکلم کی نفی طریق اوّل میں صراحۃً مذکور ہے بخلاف طریق دوم کہ اس میں یہ مترتب علیہ مذکور نہیں بلکہ اس کا (مترتبٌ علیہ) مذکور ہے یعنی اضافت بسوئے مضمر کی نفی بخلاف طریق سوم کہ اس میں یہ مترتب علیہ مذکور نہیں بلکہ اس کا (مترتبٌ علیہ) مذکور ہے یعنی اضافت بسوئے غیر اسمِ جنس کی نفی، ان ہر دو وجہ فرق سے ظاہر ہوا کہ طریق اوّل فائدۂ زائدہ پر مشتمل نہیں لیکن مقصود بالذات سے اس کو **من کلّ الوجوہ** قرب ہے اور طریق دوم فائدہ زائدہ پر مشتمل ہے لیکن مقصود بالذات سے اس کو **مِنْ وَجْہٍ** بعد ہے یعنی بنظر طریق اوّل اور وہ **مِنْ وَجْہٍ** قرب ہے یعنی بنظر طریق سوم اور طریق سوم بھی فائدہ زائدہ بلکہ **ازید** پر مشتمل ہے لیکن مقصود بالذات سے اس کو **من کلّ الوجوہ** بعد ہے، **نظر بر آں** طریق دوم جامع الوصفین ہوا کہ اشتمال بر فائدہ زائدہ اور قرب دونوں اس میں متحقق ہیں، اسی وجہ سے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو اختیار فرمایا بخلاف طریق اوّل کہ اس میں اشتمال بر فائدہ زائدہ مفقود ہے اور بخلاف طریق سوم کہ اس میں قرب مفقود ہے **تامّل**

فللنّاس فیما یعشقون مذاهب ھٰذامایخطر بالبال واللہ تعالٰی اعلم بحقیقۃالحال۔

فائدہ: (ذو) بمعنی (صاحب) نزدِامام سیبویہ یہ اصل میں (ذَوَیٌ) بروزن (فَرَسٌ) تھا، عین کلمہ (واو) ہے اورلام کلمہ (یــا)، عین کلمہ کے (واو) ہونے پردلیل یہ کہ اس کی مؤنث (ذات) آتی ہے جس کی اصل (ذوات) تھی بایں دلیل کہ (ذات) کا تثنیہ (ذَوَاتَان) آتا ہے جیسے قرآن کریم میں وارد ہوا (ذَوَاتَـا اُکُلٍ) نون بوجہ اضافت ساقط ہوگیا، کثرتِ استعمال کے باعث (ذوات) سے (واو) حذف کیا گیا، تو (ذات) رہ گیا اور یہی مؤنث اپنی اصل کے اعتبار سے عین کلمہ کے تحرک پردلیل ہے اور (ذات) اور (ذَوَاتَـانِ) میں (تـا) برائے تانیث ہے اورالف لام کلمہ کی جگہ ہے (یـا) سے بدلا ہوا اور (اَذْوَاء) جمع میں ہمزہ لام کلمہ کی جگہ ہے (یـا) سے بدلی ہوئی اور بعض متصرفات میں لام کلمہ محذوف رہتا ہے۔ جیسے (ذَوُوْنَ) جمع (ذو) میں اور (ذوات) جمع (ذات) میں (ذُوْ) کا تثنیہ (ذَوَان) اورجمع (ذَوُوْنَ) آتی ہے اور (اَذْوَاءٌ) بھی اور (ذات) کی جمع (ذَوَات) اورلام کلمہ کے (یا) ہونے پردلیل یہ کہ جن کلمات کا عین کلمہ (واو) ہواورلام کلمہ (یا) وہ اکثر ہیں بہ نسبت ان کلمات کے جن کا عین کلمہ (واو) ہواور لام کلمہ بھی (واو) اور اکثر پر حمل اولیٰ ہوتا ہے اور امام خلیل کے نزدیک (ذو) کی اصل (ذَوْوٌ) بروزن (فَلْسٌ) ہے اورلام کلمہ (واو) ہے، اس کا جواب گذر گیا۔

واللہ اعلم بالصّواب والیہ المرجع والمآب
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ ونور عرشہ سیدنا ومولانا محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یاارحم الرّاحمین

۲۸/۵/۱۳۹۵ھ مطابق ۹/۶/۱۹۷۵ء، دوشنبہ

ترکیب

قولہ: وتقول حمی وھنی: میں (و) حرف استیناف مبنی برفتح (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (ھــی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے غائبہ یہ صیغۂ مؤنث اس لئے کہ (حــم) بنا پر مشہور عورت کے رشتہ دار کو کہتے ہیں جو شوہر کی جانب سے ہو جیسے سسر، دیور، نندوغیرہ تو (ھمی) عورت ہی کہہ سکتی ہے اور صاحب مجمل نے فرمایا کہ (حم)

کا اطلاق شوہر کے رشتہ دار پر بھی جائز ہے جو عورت کی جانب سے ہو جیسے (سالہ) وغیرہ، **نظر بر آں (تَقُوْلُ)** صیغہ واحد مذکر حاضر ہو سکتا ہے (حمی) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ۔

اقول: جب کہ (حَمِیْ) مراد اللفظ ہے اور مراد اللفظ ہونے کا مطلب یہ کہ لفظ من حیث اللفظ مراد ہے، من حیث المعنی مراد نہیں، تو عورت کی کیا تخصیص مرد بھی کہہ سکتا ہے جب کہ (حم) عورت کے مذکورہ بالا رشتہ دار کے ساتھ مخصوص ہو کیوں کہ ہر لفظ کا تلفظ بدون قصد معنی مرد وعورت دونوں کر سکتے ہیں، لہٰذا بر تقدیر تخصیص بھی (تَقُوْلُ) صیغہ واحد مذکر حاضر ہو سکتا ہے (و) حرف عطف مبنی بر فتح (هَنِیْ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف (حَمِیْ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ویقال فِیّ فی الاکثر وفمی: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح (یُقَالُ) مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فِیّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ (فی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون (اَلْاَکْثَرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (اَکْثَرِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ دخولِ الف لام اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْتِعْمَالِ) (اَلْاَکْثَرِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (فَمِیْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف (فِیّ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل (یُقَالُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذاقطعت قیل اخ واَبٌ وحَمٌ وهَنٌ وفَمٌ: میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (اذا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم (قُطِعَتْ) ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمائے خمسہ مذکورہ (قُطِعَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کے لئے محل اعراب نہیں، (قِیْلَ) ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَخٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اَبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح

(حَمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (هَنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فَمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف (اَخٌ) معطوف علیہا اپنے چاروں معطوفات سے مل کر نائب فاعل (قِیْلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وفتح الفاء افصح منهما: میں (و) حرف اعتراض مبنی بر فتح (فَتْحُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (اَلْفَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون (فَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلاً بنا بر مفعولیت (فَتْـــحُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (اَفْصَحُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (مِنْ) حرف جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون (هُمَا) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کسر و ضم جو کر (فَتْـــحُ) سے مفہوم ہوتے ہیں (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (اَفْصَحُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وجاء حم مثل يد وخبء ودلو وعصا مطلقًا: میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح (جَاءَ) ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (حَمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال (مِثْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (يَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (خَبْءٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (دَلْوٍ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (عَصَا) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً معطوف (يَدِ) معطوف علیہا اپنے ہر سہ معطوفات سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال (حَمٌ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (مَجِيْئًا) (مُطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت (مَجِيْئًا) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وجاء هن مثل يد مطلقًا: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (هَنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال (مِثْلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (يَدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (مِثْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، (هَنٌ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (مَجِيئًا) (مُطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (مَجِيئًا) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وذو لا يضاف الى مضمر و لا يقطع: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح (ذُوْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (لَا يُضَافُ) نفی مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (الٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون (مُضْمَرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (لَا يُضَافُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف علیہ مرفوع محلاً، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا يُقْطَعُ) نفی مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (لَا يُقْطَعُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف مرفوع محلاً، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔ ۱۲

سنہ طباعت: صفر المظفر ۱۳۹۶ھ مطابق فروری ۱۹۷۶ء

سنہ طباعت ترتیب جدید: دسمبر ۲۰۱۳ء

التوابع

التوابعُ[1] کلُّ[2] ثان باعراب سابقہٖ من جهة

تابع وہ اسم دوم ہے جو سابق کے اعراب کے ساتھ ملتبس ہو

واحدة النعتُ[3] تابع یدل علٰی معنیً فی

ایک جہت سے، نعت وہ تابع ہے جو مطلقاً دلالت کرے ایسے معنی پر

متبوعہٖ مطلقًا وفائدتہٗ[4] تخصیص او توضیح

جو متبوع میں پائے جائیں اور اس کا فائدہ تخصیص ہوتا ہے یا توضیح

[1] **قولہ: التّوابع:** مصنف علیہ الرحمہ جب ان اسماء کے بیان سے فارغ ہو گئے جو اعراب کے اصالۃً مستحق تھے، تو اب یہاں سے ان اسماء کا بیان شروع فرمایا جو اعراب کے تبعًا مستحق ہیں، ان کو اصطلاح میں توابع کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے جو جمع (تابع) ہے، نہ (تَابِعَة) کیونکہ (تَابِع) بمعنی اصطلاحی ہے جو معنی وصفی سے منقول، تو اسم ہوا، نہ صفت، اور (فاعل) اسمی کی جمع (فَوَاعِل) آتی ہے، جیسے: (کَاهِل) بمعنی (مَا بَیْنَ الْکَتِفَیْنِ) کی جمع (کَوَاهِل) اور موصوف چونکہ (اسم) ہے، اور وہ مذکر، **نظر برآں** (تَابِعَة) کی جمع نہیں، ورنہ موصوف اور صفت میں مطابقت نہ رہے گی **کما فی محرم آفندی**، یا اس لئے کہ اصطلاح (تَابِع) پر واقع ہوئی ہے، نہ (تَابِعَة) پر، اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا: **النّعت تابع، (العطف)** تابع وغیرہ فتأمل، (الف لام) برائے عہد خارجی نزد نحات بصریہ، یا عوض مضاف الیہ نزد نحاتِ کوفیہ، جس کے مدخول سے مراد مرفوعات، منصوبات، مجرورات کے توابع، اور (التّوابع) بتقدیر مضاف مبتدا مقدر کی خبر ہے یعنی هٰذا **بحث التوابع**، یا بتقدیر مضاف مبتدا ہے، اور خبر مقدر یعنی **بحث التّوابع ماسیأتی**، یا موقوف

ہے تو اس کے لئے اعراب نہیں۔

۲ قوله: كل ثانٍ باعراب الخ: خبر ہے مبتدا مقدر (ھو) کی، جس کا مرجع جنس تابع مرفوعات وغیرہ جو ضمن (توابع) میں مذکور ہے، **نظر بر آں** تعریف یہ ہوئی کہ تابع وہ اسمِ دوم ہے جو اعراب سابق کے ساتھ متلبس ہو ایک جہت سے، اس بیان سے ظاہر ہوا کہ (ثَانٍ) موصوف مقدر (اسم) کی صفت ہے، کیونکہ (تَابِع) اصطلاحی اسم ہوتا ہے۔

سوال: اب تعریف جامع نہ رہے گی کہ جملہ اسم نہیں ہوتا، حالانکہ تابع ہے، کیونکہ نعت واقع ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ نِیْ رَجُلٌ صَامَ شَهْرًا، اور نعت از قبیل توابع ہے؟

جواب: اسم میں تعمیم ہے کہ حقیقۃً ہو، یا حکمًا، اور محلِ اعراب والا جملہ مفرد کے حکم میں ہوتا ہے، چونکہ جملہ نعت کے لئے محلِ اعراب ہوا کرتا ہے، **نظر بر آں** وہ بھی مفرد کے حکم میں ہوا، تو حکمًا اسم قرار پایا۔

سوال: اسم میں تعمیم کے بعد بھی تعریف جامع نہیں کہ قَامَ زَیْدٌ وَقَعَدَ عَمْرٌو میں جملۂ دوم اوّل پر معطوف ہے، اور معطوف از قبیل توابع، تو یہ بھی تابع ہوا، حالانکہ نہ حقیقۃً اسم ہے، نہ حکمًا، حقیقۃً اسم نہ ہونا تو ظاہر ہے، اور حکمًا اس لئے نہیں کہ محلِ اعراب نہیں رکھتا، حتیٰ کہ مفرد کے حکم میں ہو کر حکمًا اسم قرار پائے، اس کے لئے محلِ اعراب اس لئے نہیں کہ جملۂ معطوف علیہ محلِ اعراب نہیں رکھتا کہ وہ مستانفہ ہے جس کے لئے محل اعراب نہیں ہوتا، اسی طرح اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں (اِنَّ) ثانی اور ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا میں (ضَرَبَ) ثانی اسم نہیں، نہ حقیقۃً، نہ حکمًا، حالانکہ تابع ہیں، کیونکہ ہر ایک تاکید لفظی ہے، اور تاکید لفظی از قبیل توابع، **نظر بر آں** ثابت ہوا کہ تعریف تابع جامع نہیں۔

جواب: یہ تینوں معرف میں داخل نہیں، کیونکہ معرف مرفوعات، منصوبات، مجرورات کے تابع ہے، اور یہ تینوں نہ مرفوعات کے تابع ہیں، نہ منصوبات کے، نہ مجرورات کے، کیونکہ ان کا متبوع جملۂ اوّل ہے، اور (اِنَّ) اوّل، اور (ضَرَبَ) اوّل ان میں سے کسی کے لئے محلِ اعراب نہیں، اور جب یہ معرف میں داخل نہیں تو ان پر تعریف کے صادق نہ ہونے کی بنا پر تعریف سے جامعیت کی نفی کرنا برمحل نہ ہوا، کیونکہ برمحل اس وقت ہوتا جبکہ یہ معرف میں داخل ہوتے، اور تعریف صادق نہ آتی۔

سوال: پھر بھی تعریف جامع نہیں، کیونکہ جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَلْفَاضِلُ الْکَاتِبُ الْکَرِیْمُ میں

(اَلْکَاتِبُ) اور (اَلْکَرِیْمُ) نعت ہونے کی وجہ سے تابع ہیں، حالانکہ (ثَانِیْ) نہیں، بلکہ ثالث، اور رابع ہیں، ثانی تو (اَلْفَاضِلُ) ہے؟

جواب: ثانی کے معنی ہیں وہ چیز جو مرتبۂ دوم میں ہو، اور شک نہیں کہ (اَلْفَاضِلُ) کی طرح (اَلْکَاتِبُ) اور (اَلْکَرِیْمُ) میں سے ہر ایک بلحاظِ سابق یعنی (زَیْدٌ) مرتبۂ دوم میں ہے، البتہ یہ ذکر میں ثالث اور رابع ہیں، لیکن (ثانی) سے مراد (ثَانِیْ فِی الذِّکْرِ) نہیں، حتیٰ کہ ان سے تعریف کی جامعیت پر اعتراض وارد ہو۔

سوال: اب بھی تعریف جامع نہیں کہ معطوف متقدم بر معطوف علیہ اس تعریف سے خارج ہو گیا کہ ثانی فی المرتبہ سے متبادر یہ ہے کہ وہ سابق سے ذکر میں متاخر ہو، اور یہ معطوف ذکر میں متاخر نہیں جیسے:

اَلَا یَا نَخْلَۃً مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ   عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَامُ

میں (رَحْمَۃُ اللّٰہِ) معطوف ہے (اَلسَّلَامُ) معطوف علیہ پر جو معطوف علیہ سے متاخر نہیں، بلکہ حرفِ عطف کے ساتھ مقدم ہے، اصل عبارت یوں ہے: عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اس میں (نَخْلَۃ) سے مراد معہود (عورت) اور (ذاتِ عرق) ایک مقام کا نام ہے جہاں یہ رہتی تھی۔

جواب: ثَانِیْ فِی الْمَرْتَبَۃِ میں عموم ہے کہ (مُتَأَخِّرٌ فِی الذِّکْرِ) ہو، یا نہ ہو، یہ معطوف ذکر میں متاخر نہیں، لیکن باعتبار مرتبہ متاخر ہے کہ ثانی لحاظ میں اوّل کے بعد ہوتا ہے، یہ جواب بر مسلکِ نحاتِ بصریہ بطور تنزل ہے کہ ان کے نزدیک تقدیم معطوف جائز نہیں، مگر بضرورت اور معطوف مذکور کی تقدیم بضرورتِ شعری ہے جو قواعد سے مستثنیٰ کہ یَجُوْزُ فِی الشِّعْرِ مَالَا یَجُوْزُ فِیْ غَیْرِہٖ۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کا یہ فرمانا درست نہیں کہ (ثَانِیْ) اعرابِ سابق کے ساتھ متلبس ہو، کیونکہ ایک اعراب دو پر نہیں آسکتا، پس اگر (ثَانِیْ) سابق کے اعراب کے ساتھ متلبس ہوا تو سابق بلا اعراب رہ جائے گا؟

جواب: عبارت تقدیرِ مضاف پر محمول ہے یعنی (بِجِنْسِ اِعْرَابِ سَابِقِہٖ) کو (ثَانِیْ) جنس اعرابِ سابق کے ساتھ متلبس ہو، نہ سابق کے اعراب بشخصہٖ کے ساتھ، حتیٰ کہ محذورِ مسطور لازم آئے، چنانچہ (رفع) ایک جنس ہے جس کا ایک فرد مثالِ مذکور میں (زَیْدٌ) کے ساتھ قائم ہے، اور ایک (اَلْفَاضِلُ) کے ساتھ، اور ایک (اَلْکَاتِبُ) کے ساتھ، اور ایک (اَلْکَرِیْمُ) کے ساتھ، اور یہ چاروں فرد متحد بالجنس ہیں، اور باہم

متغایر بالشخص کہ زید کے ساتھ قائم وہ ہے جو زید کے ساتھ ملفوظ ہوتا ہے، وہ (اَلْفَاضِلُ) کے ساتھ ملفوظ نہیں ہوتا، نہ (اَلْکَاتِبُ) کے ساتھ، نہ (اَلْکَرِیْمُ) کے ساتھ، اسی طرح (اَلْفَاضِلُ) وغیرہ کا وہ ہے، ہو جوان میں سے ہر ایک کے ساتھ ملفوظ ہوتا ہے، نہ غیر کے ساتھ۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کہ جَاءَ نِیْ ھٰؤلَاءِ الرِّجَالُ میں (اَلرِّجَالُ) تابع ہے، حالانکہ سابق یعنی (ھٰؤلَاءِ) کے اعراب کے ساتھ متلبس نہیں، کیونکہ سابق اعراب ہی نہیں رکھتا، اس لئے کہ وہ مبنی ہے؟

جواب: سابق اور تابع کے اعراب میں تعمیم ہے، خواہ لفظی ہو، یا تقدیری، یا محلی، مثالِ مذکور میں سابق کا اعراب لفظی نہیں محلی ہے، اور وہ رفع ہے، کبھی دونوں کا اعراب محلی ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبْتَ اَنْتَ میں ضمیر منفصل تابع، اور ضمیر متصل متبوع، اور دونوں مرفوع محلًا ہیں، اور کبھی دونوں کا اعراب تقدیری، جیسے: (جَاءَ نِی الْفَتٰی الْقَاضِیْ) اور کبھی دونوں کا لفظی حقیقۃً جیسے: (جَاءَ نِی زَیْدُ العَاقِلُ)، اور کبھی متبوع کا لفظی حکمًا، اور تابع کا حقیقۃً جیسے: (یَا زَیْدُ الْعَاقِلُ) کہ (زید) کا ضمہ بنائی حکمًا لفظی اعراب ہے، اس بنا پر کہ عروض میں اعراب کے مشابہ ہے، اسی طرح (لَا رَجُلَ ظَرِیْفًا فِی الدَّارِ) میں (رَجُلَ) کا فتحہ بنائی کما مرّ۔

سوال: یہ تعریف دخولِ غیر سے مانع نہیں، کیونکہ (قَرَأْتُ الْکِتَابَ جُزْأً جُزْأً) میں (جُزْأً) ثانی پر یہ تعریف صادق ہے کہ وہ جنس اعراب (جُزْأً) اوّل کے ساتھ متلبس ہے، اور دونوں کے اعراب متغایر بالشخص ہیں، حالانکہ (جُزْأً) ثانی تابع نہیں، بلکہ (جُزْأً) اوّل، اور (جُزْأً) ثانی دونوں کا مجموعہ حال ہے، قائم مقام (مُتَجَزِّیًا)؟

جواب: (بِاِعْرَابِ سَابِقٍ) میں جب لفظ (جنس) مقدر ہوا تو یہ عبارت دو باتوں کے لئے مفید ہوئی، **اوّل:** یہ کہ (سَابِق) اور (ثَانِی) جنس اعراب میں متحد ہوں، **دوم:** یہ کہ اعرابِ شخصی میں متغایر کما مرّ، ان دونوں کے مفہوم شدہ اعرابِ شخصی کا تغایر مطلق ہے، اور مطلق سے فردِ کامل مراد ہوتا ہے، اور فردِ کامل کی جانب تغایر سے مراد تغایر کامل ہوا، اور تغایر کامل وہ ہے جو لفظًا اور قصدًا ہو، ترکیب مذکور میں دونوں کا اعراب لفظًا متغایر ہے کہ متعدد ہیں، قصدًا متغایر نہیں کہ متکلم کے قصد میں دونوں کا اعراب ایک ہے جو (مُتَجَزِّیًا) پر تھا کہ یہ دونوں متکلم کے نزدیک اسی کے قائم مقام ہیں فتأمل۔

سوال: یہ تعریف اب بھی مانع نہیں کہ مبتدا کی خبر دوم پر صادق ہے، جیسے: وَهُوَ الْغَفُوْرُ

اَلْوَدُوْدُ کہ (اَلْوَدُوْدُ) ثانی ہے باعتبار (اَلْغَفُوْرُ) اور اس کے ساتھ جنس اعراب میں متحد ہے، اور اعراب شخصی میں مغایر، حالانکہ تابع نہیں، بلکہ مبتدا کی خبر دوم ہے، اسی طرح حالِ دوم پر صادق ہے، جیسے: (فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا) کہ (مَحْسُوْرًا) ثانی ہے باعتبار (مَلُوْمًا) اور اس کے ساتھ جنسِ اعراب میں متحد، اور اعرابِ شخصی میں مغایر ہے، حالانکہ تابع نہیں، بلکہ حالِ دوم ہے، اسی طرح مستثنٰی بعد المستثنٰی پر صادق ہے، جیسے: (جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا اِلَّا عَمْرًا) کہ (عَمْرًا) ثانی ہے باعتبار (زَیْدًا) اور اس کے ساتھ جنس اعراب میں متحد، اور اعرابِ شخصی میں مغایر، حالانکہ تابع نہیں، بلکہ مستثنٰی دوم ہے۔

جواب: یہ سب کے سب (ثَان) میں داخل نہیں کہ (ثَان) سے مراد وہ جو مرتبۂ ثانیہ میں کامل ہو، اور مرتبۂ ثانیہ میں کامل وہ ہے جس کا سابق **تقدم فی الرتبۃ** کا مستحق ہو، اور خبر اوّل خبر دوم پر، حالِ اوّل حالِ دوم پر مستثنائے اوّل مستثنائے دوم پر **تقدم فی الرتبۃ** کا مستحق نہیں، **نظر برآں** خبر دوم، حالِ دوم، مستثنائے دوم ثانی نہ ہوئے، لہٰذا تعریف مانع رہی۔

سوال: تعریف اب بھی دخولِ غیر سے مانع نہیں کہ خبر مبتدا پر صادق ہے، جیسے: (زَیْدٌ قَائِمٌ) کہ (قَائِمٌ) باعتبار (زید) ثانی ہے، اور اس کے ساتھ جنسِ اعراب میں متحد، اور اعرابِ شخصی میں مغایر، اور دونوں کا اعراب ایک جہت سے ہے یعنی (عمدہ) ہونے اعتبار سے، حالانکہ (قَائِمٌ) تابع نہیں۔

اسی طرح ذوالحال منصوب کے حال پر صادق ہے جیسے: (ضَرَبْتُ اللِّصَّ مَشْدُوْدًا) کہ (مَشْدُوْدًا) باعتبار (اَللِّصَّ) ثانی ہے، اور اس کے ساتھ جنس اعراب میں متحد بھی، اور اعرابِ شخصی میں مغایر بھی، اور دونوں کا اعراب ایک جہت سے یعنی (فُضْلَة) ہونے کے اعتبار سے، حالانکہ (مَشْدُوْدًا) تابع نہیں۔

اسی طرح ممیز منصوب کی تمیز پر صادق ہے، جیسے: (وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا) کہ (عُیُوْنًا) باعتبار (الارْض) ثانی ہے، اور اس کے ساتھ جنس اعراب میں متحد، اور اعرابِ شخصی میں مغایر، اور دونوں کا اعراب ایک جہت سے ہے، یعنی (فُضْلَة) ہونے کے اعتبار سے، حالانکہ (عُیُوْنًا) تابع نہیں۔

اسی طرح افعالِ قلوب کے مفعولِ دوم پر صادق ہے، جیسے: (عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا) کہ (فَاضِلًا) باعتبار (زَیْدًا) ثانی ہے، اور جنس اعراب میں متحد، اور اعرابِ شخصی میں مغایر، اور دُونوں کا اعراب ایک جہت سے ہے یعنی (فُضْلَة) ہونے کے اعتبار سے، حالانکہ (فَاضِلًا) تابع نہیں۔

اسی طرح یہ تعریف فعل متعدی بدو مفعول کے مفعولِ دوم پر صادق ہے، جیسے: (اَعْطٰی زَیْدٌ عَمْرًا دِرْهَمًا) کہ (دِرْهَمًا) باعتبار (عَمْرًا) ثانی ہے، اور جنس اعراب میں متحد، اور اعرابِ شخصی میں مغایر بھی، اور دونوں کا اعراب ایک جہت سے بھی یعنی (فُضْلَة) ہونے کے اعتبار سے۔

اسی طرح یہ تعریف فعل متعدی بسہ مفعول کے مفعولِ دوم پر بہ نسبت مفعولِ اوّل، اور مفعولِ سوم پر بہ نسبت مفعولِ دوم صادق ہے، جیسے: (اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا) کہ (عَمْرًا) بہ نسبت (زَیْدًا) ثانی ہے، اور جنس اعراب میں متحد، اور اعرابِ شخصی میں مغایر، اور دونوں کا اعراب ایک جہت سے یعنی (فُضْلَة) ہونے کے اعتبار سے، اسی طرح (فَاضِلًا) پر صادق ہے۔

جواب: یہ سب کے سب مصنف علیہ الرحمۃ کے قول **من جهة واحدة** سے نکل گئے بایں طور کہ (جِهَةٍ) سے مراد (مقتضی اعراب) اور (وَاحِدَةٍ) سے مراد (وَاحِدَةٌ کَامِلَةٌ) یعنی واحدِ شخصی نہ (واحدِ نوعی) اب معنی یہ ہوئے کہ دونوں کے اعراب کا مقتضی واحد شخصی ہو، نہ واحد نوعی، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ العَالِمُ میں (زَیْد) متبوع ہے، اور (اَلْعَالِم) تابع، اور دونوں کے رفع کا مقتضی واحد شخصی ہے یعنی فاعلیت زید موصوف بعالم کہ جس طرح (زَیْد) کی فاعلیّت (زَیْد) کے رفع کو مقتضی ہے، اسی طرح رفع (اَلْعَالِم) کو بھی، کیونکہ متکلم کے قصد میں (جَاءَ) کی اسناد صرف (زَیْد) کی طرف نہیں، بلکہ (زَیْد) موصوف بعالم کی طرف، تو دونوں مرفوع بنابر فاعلیّت ہوئے، اور اعراب کا مقتضی واحد شخصی دونوں میں مشترک ہے، فرق اتنا ہے کہ (زَیْد) مرفوع اصالۃً، اور (اَلْعَالِم) تبعًا، اسی طرح (زَیْد) کی فاعلیّت اصالۃً، اور (اَلْعَالِم) کی تبعًا بخلاف خبر مبتدا کہ اس میں، اور مبتدا میں مقتضی اعراب صرف (عمدہ) ہونا نہیں، کیونکہ (عمدہ ہونا) واحد نوعی ہے، اور مراد واحد شخصی، اور یہ مشترک نہیں کہ مبتدا میں مقتضی رفع (زید) کا عمدہ ہونا ہے مسند الیہ ہونے کی حیثیت سے، اور خبر میں مقتضی رفع (قَائِمٌ) کا عمدہ ہونا ہے مسند ہونے کی حیثیت سے، تو اعراب کا مقتضی واحد شخصی دونوں میں مشترک نہ ہوا، **نظر بر آں** تعریف تابع خبر مبتدا پر صادق نہ آئی، اور تعریف اس کے دخول سے مانع رہی۔

اور بخلاف ذوالحال منصوب کا حال کہ دونوں کے نصب کا مقتضی صرف (فضلہ) ہونا نہیں کہ (فضلہ) ہونا واحد نوعی ہے جو مراد نہیں، بلکہ مثالِ مذکور میں ذوالحال کے اعرابِ نصب کا مقتضی (اَللِّص) کا فضلہ ہونا ہے مفعول بہ ہونے کی حیثیت سے، اور حال کے نصب (مَشْدُوْدًا) کا فضلہ ہونا ہے شبہ مفعول بہ ہونے کی

حیثیت سے، اور یہ نصب کا مقتضی واحد شخصی دونوں میں مشترک نہیں، **نظر بر آں** تعریف تابع حالِ مذکور پر صادق نہ آئی، اور تعریف اس کے دخول سے مانع رہی۔

اور بخلاف ممیز منصوب کی تمیز کہ دونوں کے نصب کا مقتضی صرف (فضلہ) ہونا نہیں کہ یہ تو واحد نوعی ہے، اور مراد واحد شخصی، اور یہ مشترک نہیں کہ مثالِ مذکور میں (**اَلْاَرْض**) کے نصب کا مقتضی اس کا (فضلہ) ہونا ہے مفعول بہ ہونے کی حیثیت سے، اور (**عُیُوْنًا**) کے نصب کا مقتضی اس کا (فضلہ) ہونا ہے شبہ مفعول بہ ہونے کی حیثیت سے، **نظر بر آں** تمیز مذکور پر تعریف تابع صادق نہ آئی، اور تعریف اس کے دخول سے مانع رہی۔

اور بخلاف افعالِ قلوب کا مفعولِ دوم کہ اس کے، اور مفعولِ اوّل کے نصب کا مقتضی صرف (فضلہ) ہونا نہیں کہ یہ تو واحد نوعی ہے، اور مراد واحد شخصی، اور وہ مشترک نہیں کہ اوّل مفعول (**زَیْد**) کے نصب کا مقتضی اس کا (فضلہ) ہونا ہے منسوب الیہ ہونے کی حیثیت سے، اور مفعولِ دوم (**فَاضِلًا**) کے نصب کا مقتضی اس کا (فضلہ) ہونا ہے منسوب ہونے کی حیثیت سے، **نظر بر آں** مفعولِ دوم پر تعریف تابع صادق نہ آئی، اور اس کے دخول سے مانع رہی۔

اور بخلاف فعل متعدی بدو مفعول کا مفعولِ دوم کہ اس کے نصب اور مفعولِ اوّل کے نصب کا مقتضی صرف (فضلہ) ہونا نہیں کہ یہ تو واحد نوعی ہے، اور مراد واحد شخصی، اور وہ دونوں میں مشترک نہیں کہ مثالِ مذکور میں مفعولِ اوّل (**عَمْرًا**) کے نصب کا مقتضی اس کا (فضلہ) ہونا ہے (**آخذ**) ہونے کی حیثیت سے، اور مفعولِ دوم (**دِرْهَمًا**) کے نصب کا مقتضی اس کا (فضلہ) ہونا ہے (**مَاخُوْذ**) ہونے کی حیثیت سے، **نظر بر آں** مفعولِ دوم پر تعریف تابع صادق نہ آئی، اور تعریف اس کے دخول سے مانع رہی۔

اور بخلاف متعدی بسہ مفعول کا مفعولِ دوم کہ اس کے، اور مفعولِ اوّل کے نصب کا مقتضی، یا مفعولِ دوم، اور سوم کے نصب کا مقتضی (فضلہ) ہونا نہیں کہ یہ تو واحد نوعی ہے، اور مراد ہے واحد شخصی، اور وہ مشترک نہیں کہ مفعولِ اوّل (**زَیْد**) کے نصب کا مقتضی اس کا (فضلہ) ہونا ہے (**مُعْلَم**) ہونے کی حیثیت سے، تو دونوں کے نصب کا مقتضی واحد شخصی الگ الگ ہے، مشترک نہیں، پس مفعولِ دوم پر بہ نسبت مفعولِ اوّل تابع کی تعریف صادق نہ آئی۔

اسی طرح مفعولِ دوم کے نصب کا مقتضی بہ نسبت مفعولِ سوم اس کا (فضلہ) ہونا ہے منسوب الیہ ہونے

کی حیثیت سے، اور مفعولِ سوم کے نصب کا مقتضی اس کا (فضلہ) ہونا ہے منسوب ہونے کی حیثیت سے، تو دونوں کے نصب کا مقتضی الگ الگ ہوا، مشترک نہیں، **نظر بر آں** مفعولِ سوم پر بھی تعریف تابع صادق نہ آئی، اور اس کے دخول سے مانع رہی۔

سوال: اب بھی تعریف صحیح نہیں، کیونکہ تعریف میں لفظ (کل) داخل کیا گیا ہے جس کی دلالت مدخول کے افراد پر ہوتی ہے، تو یہ تعریف بالافراد ہوئی جو صحیح نہیں، اس لئے کہ تعریف جنس، فصل، خاصہ کے ساتھ ہوا کرتی ہے، اور افراد نہ جنس ہوتے ہیں، نہ فصل، نہ خاصہ؟

جواب: لفظ کل تعریف میں داخل نہیں، تعریف تو اس کا مدخول ہے، پس تعریف بالافراد لازم نہ آئی، لفظ کل کو تعریف کی مانعیت ظاہر کرنے کے لئے لایا گیا ہے بایں طور کہ جب محمول پر لفظ کل لایا جائے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ موضوع محمول کے ہر فرد پر صادق ہے، اور تعریف چونکہ معرّف پر محمول ہوتی ہے، لہٰذا جب تعریف پر لفظ کل لایا گیا تو لازم آیا کہ تعریف کے ہر فرد پر معرّف صادق ہو، اور جب تعریف کے ہر فرد پر معرّف صادق، تو تعریف غیر معرّف کو شامل نہ ہوئی، یہی مراد ہے تعریف کے مانع ہونے سے، اس کو عربی میں یوں تعبیر کرتے ہیں: **كُلَّمَا صَدَقَ عَلَيْهِ الْحَدُّ صَدَقَ عَلَيْهِ الْمَحْدُوْدُ**۔

اس طریقے سے تعریف کا مانع ہونا ظاہر ہو گیا، رہی جامعیت وہ بایں طور کہ یہاں پر افراد تعریف کے غیر کا ذکر نہیں، لہٰذا معرّف کا افرادِ تعریف میں انحصار ظاہر، اور جب معرّف افرادِ تعریف میں منحصر ہوا تو تعریف جمیع افراد معرّف کو شامل ہوئی، یہی مراد ہے تعریف کے جامع ہونے سے، اس کو عربی میں یوں تعبیر کرتے ہیں: **كُلَّمَا صَدَقَ عَلَيْهِ الْمَحْدُوْدُ صَدَقَ عَلَيْهِ الْحَدُّ**، اس تعریف میں (ثَانٍ) جنس ہے جو (۱) خبر مبتدا، (۲) خبر اسمِ اِنَّ، (۳) خبر اسمِ کَانَ، (۴) خبر اسمِ مَا و لَا مشبہ بلیس، (۵) خبر اسمِ لائے نفی جنس، (۶) خبر اسمِ افعالِ مقاربہ، جو افعالِ ناقصہ ہیں، یا ان کے ساتھ ملحق علیٰ اختلافِ القولین **كَذَا فِي التَّكْمِلَة**، اسی واسطے ان کی خبر کو منصوبات میں ذکر نہیں کیا گیا، (۷) فعل متعدی بدو مفعول کا مفعولِ ثانی، (۸) فعل متعدی بسہ مفعول کا مفعولِ ثانی، اور ثالث (۹) ذوالحال منصوب کا حال، (۱۰) ممیّز منصوب کی تمیز (۱۱) وغیرہ، اور توابع سب کو شامل، اور (**بِاِعْرَابِ سَابِقِهِ الخ**) فصل ہے جس سے توابع کے سوا سب بایں تفصیل نکل گئے کہ جو سابق اور لاحق اعراب میں مختلف ہوتے ہیں وہ (**بِاِعْرَابِ سَابِقِهِ**) سے یعنی از نمبر (۱) تا نمبر (۶) اور از

نمبر(۷) تا نمبر(۱۱) (من جهةٍ واحدةٍ) سے جس کی تفصیل گزر گئی، تعریف میں صرف توابع داخل رہے، اور تعریف بفضلہٖ تعالیٰ جامع اور مانع رہی۔

۳ قوله: النّعت تابع الخ: تابع کی تعریف سے فراغت پا کر مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں سے اس کے اقسام کا بیان شروع فرمایا، جس میں نعت کو باقی اقسام پر مقدم کیا، اس کی چند وجوہ ہیں:

اوّلاً: اس لئے کہ بہ نسبت باقی توابع نعت اپنی متبوع کی تبعیت میں کامل ہے کہ افراد، تثنیہ، جمع، تعریف، تنکیر، تذکیر، تانیث، رفع، نصب، جر سب میں اپنے متبوع کے مطابق ہوتی ہے بخلاف باقی توابع کہ وہ صرف رفع، نصب، جر میں مطابق ہوتے ہیں۔

ثانیاً: اس لئے کہ بہ نسبت باقی توابع نعت استعمالِ عرب میں اکثر ہے۔

ثالثاً: اس لئے کہ باقی توابع نعت باعتبارِ فوائد ازید ہے کہ وہ پانچ ہیں **کما سیأتی**، اور تعریف بایں طور فرمائی کہ وہ ایسا تابع ہے جو کسی معنی کے متبوع میں پائے جانے پر مطلقًا دلالت کرے جیسے: (جَاءَ نِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ) کہ اس میں (حَسَنٌ) نعت ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ (حَسَنٌ) اس کے متبوع (رَجُلٌ) میں پایا جاتا ہے۔

سوال: یہ تعریف جامع نہیں کہ اس سے نعت بحالِ متعلق نکل گئی کہ وہ ایسے معنی پر دلالت کرتی ہے جو متبوع کے متعلق میں پائے جاتے ہیں، نہ متبوع میں، جیسے: (جَاءَ نِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ) کہ (حَسَنٌ) نعت اس پر دلالت نہیں کرتی کہ اس کے معنی (حَسَنٌ) اس کے متبوع (رَجُلٌ) میں پائے جاتے ہیں، بلکہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے معنی (حَسَنٌ) اس کے متبوع کے متعلق (غُلَام) میں پائے جاتے ہیں، کیونکہ (غُلَام) اس کا فاعل ہے؟

جواب: معنی سے مراد وہ نہیں جو مقابلِ لفظ ہیں، حتیٰ کہ یہ کہا جائے کہ (حَسَنٌ) کے معنی (حَسَنٌ) اس کے متبوع میں نہیں پائے جاتے، بلکہ اس سے مراد (حالت) جو مقابلِ ذات ہے، خواہ وہ حالت وہی معنی ہوں جیسے مثالِ اوّل میں یا چیزے دیگر جیسے مثالِ دوم میں کہ اس میں (حَسَنٌ غُلَامُهٗ) متبوع (رَجُلٌ) کے (حَسَنُ الْغُلَام) ہونے پر دلالت کرتا ہے، فرق اتنا ہے کہ اوّل حالت کے حصول میں متبوع کا ملاحظہ کافی ہے، اور دوسری حالت کے حصول میں متعلق کا ملاحظہ ضروری، اوّل حالت عبارت ہے (حَسَنٌ) سے، اور

دوسری حالت عبارت ہے (حَسَنُ الْغُلَامِ) ہونے سے، **نظر بر آں**، یہ تعریف نعت بحالِ متعلق کو شامل ہے، لہٰذا جامع رہی۔

سوال: یہ تعریف مانع نہیں کہ بدل اس میں داخل ہو گیا، جیسے: (اَعْجَبَنِیْ زَیْدٌ عِلْمُہٗ)، کیونکہ (عِلْمُہٗ) اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے معنی اس کے متبوع (زَیْد) میں حاصل ہیں۔

اسی طرح معطوف بھی جیسے: (اَعْجَبَنِیْ زَیْدٌ وَعِلْمُہٗ) کہ (عِلْمُہٗ) معطوف بھی دلالت کرتا ہے کہ اس کے معنی معطوف علیہ میں حاصل ہیں۔

اسی طرح تاکید بھی جیسے: (جَاءَنِی الْقَوْمُ كُلُّهُمْ) کہ (كُلُّهُمْ) تاکید بھی دلالت کرتا ہے کہ اس کے معنی (شُمُوْل) اس کے مؤکد (اَلْقَوْم) میں حاصل ہیں۔

جواب: یہ سب مطلقاً کی قید سے نکل گئے، کیونکہ ان کی دلالت متبوع میں حصولِ معنی پر مطلقاً نہیں؛ مطلقاً دلالت سے مراد یہ ہے کہ ہر فرد متبوع میں حصولِ معنی پر دلالت کرے، اور یہ دلالت کسی خاص فرد کے ساتھ مختص نہ ہو، بدل، معطوف، تاکید کا ہر فرد حصولِ معنی در متبوع پر دلالت نہیں کرتا، چنانچہ مذکورہ افراد کے بدلے دوسرے افراد لائے جائیں، تو یہ دلالت حاصل نہیں ہوتی، جیسے: (اَعْجَبَنِیْ زَیْدٌ عِلْمُہٗ) کے بدلے کہا جائے (اَعْجَبَنِیْ زَیْدٌ غُلَامُہٗ) تو متبوع میں حصولِ معنی پر دلالت نہیں، اسی طرح (اَعْجَبَنِیْ زَیْدٌ وَعِلْمُہٗ) کی جگہ (اَعْجَبَنِیْ زَیْدٌ وَ غُلَامُہٗ) کہا جائے تو متبوع میں حصولِ معنی پر دلالت نہیں ہوتی، اسی طرح (جَاءَنِی الْقَوْمُ كُلُّهُمْ) کی جگہ (جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ) کہا جائے تو متبوع میں حصولِ معنی پر دلالت نہیں پائی جاتی، بخلاف نعت کہ اس کا ہر فرد متبوع میں حصولِ معنی پر دلالت کرتا ہے، اس تعریف میں (تَابِع) جنس ہے جو پانچوں توابع کو شامل، اور مابعد فصل، جس سے معرّف کے سوا چاروں توابع نکل گئے۔

فائدہ: توابع کے عامل میں اختلاف ہے کہ متبوع کا عامل ان کا عامل ہوتا ہے، یا کوئی اور، چنانچہ امام 'اخفش' کے نزدیک تاکید، عطف بیان، اور نعت کا عامل معنوی ہوتا ہے، اور وہ عبارت ہے (تابع ہونے سے) اور بعض کے نزدیک جنس اوّل سے مقدر ہوتا ہے، اور امام 'اخفش' وغیرہ کے نزدیک بدل کا عامل جنسِ اوّل سے مقدر ہوتا ہے، اور معطوف کا عامل بھی جنس اوّل سے مقدر ہوتا ہے امام 'فارسی'، اور 'ابن جنی' کے نزدیک، اور بعض کے نزدیک حرفِ عطف عامل متبوع کے قائم مقام ہو کر، اور امام 'سیبویہ' کا مسلک یہ ہے کہ نعت،

تاکید، عطف بیان، بدل ان چاروں میں ان کے متبوع کا عامل عمل کرتا ہے، اور معطوف میں بھی معطوف علیہ کا عامل عمل کرتا ہے، مگر بواسطہ حرفِ عطف، یہی مسلک منصور ہے، **والتفصیل فی الرّضی۔**

فائدۂ دوم: اس تابع کو نحاتِ کوفیہ (نعت) سے تعبیر کرتے ہیں، اور نحاتِ بصریہ (صفت) اور (وصف)، اور متبوع کو موصوف سے تعبیر کیا جاتا ہے دونوں کے نزدیک۔

قولہ: وفائدته الخ: نعت کی تعریف سے فارغ ہو کر مصنف علیہ الرحمہ یہاں سے اس کا فائدہ بیان فرماتے ہیں، تا کہ نعت کو خبر سے مزید امتیاز حاصل ہو جائے، کیونکہ نفسِ امتیاز تو پہلے ہی حاصل ہو چکا کہ نعت تابع ہوتی ہے، اور خبر تابع نہیں ہوتی **کما مرّ**، مزید امتیاز یوں حاصل ہوا کہ نعت غالبًا تخصیص یا توضیح کا فائدہ دیتی ہے بخلاف خبر کہ اس سے یہ فائدہ کبھی حاصل نہیں ہوتا، اصطلاحِ نحات میں (تخصیص) کے معنیٰ ہیں (تقلیل اشتراک) جس کا حصول نکرہ میں ہوتا ہے جیسے: (**جَاءَ نِیْ رَجُلٌ کَاتِبٌ**) اور (توضیح) کے معنیٰ ہیں (رفع ابہام) جس کا حصول معرفہ میں ہوتا ہے جیسے: (**جَاءَ نِیْ زَیْدُ نِ الْعَالِمُ**) نعت بایں ہر دو معنیٰ بکثرت مستعمل ہے بخلاف معنیٰ آئندہ، اسی واسطے ان کو بلفظ تقلیل (**قَدْ**) ذکر فرمایا، اور کبھی نعت مجرد (مدح) کے لئے ہوتی ہے کہ اس سے تخصیص، یا توضیح مقصود نہیں ہوتی جیسے: (**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**) میں (**اَلرَّحْمٰن**) اور (**اَلرَّحِیْم**) دونوں برائے مدح ہیں، نہ تخصیص کے لئے، اس لئے کہ موصوف (اسمِ جلالت) نکرہ نہیں، اور نہ توضیح کے واسطے، اس لئے کہ موصوف میں باعتبار تعدّدِ وضع ابہام نہیں، حتیٰ کہ توضیح سے دور کیا جائے، اور کبھی مجرّد (ذم) کے لئے ہوتی ہے کہ اس سے نہ تخصیص مقصود ہوتی ہے، نہ توضیح جیسے: (**اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم**) میں (**اَلرَّجِیْم**) بمعنیٰ (مردود) برائے ذم ہے، نہ برائے تخصیص کہ موصوف نکرہ نہیں، نہ برائے توضیح کہ موصوف میں باعتبار تعدّدِ وضع ابہام نہیں، مجرّد مدح یا مجرّد ذم کے واسطے اسی وقت ہوتی ہے جبکہ مخاطب کے نزدیک موصوف معلوم ہو، خواہ موصوف مشترک نہ ہو، جیسے ہر دو مذکورہ مثال میں، یا مشترک ہو جیسے: (**جَاءَ نِیْ زَیْدُ نِ الْفَاضِلُ**) اور (**جَاءَ نِیْ بَکْرُ نِ الْفَاسِقُ**) اس میں (**اَلْفَاضِل**) مدح کے لئے، اور (**اَلْفَاسِق**) ذم کے لئے اس وقت ہو گا جبکہ مخاطب آنے والے (زید) اور (بکر) کو قبل توصیف جانتا ہو، اور کبھی نعت تاکید کے لئے آتی ہے، جبکہ موصوف سے اس نعت کے معنیٰ کا تضمنًا افادہ ہوتا ہے بشرطیکہ معنیٰ مفاد شمول و احاطہ نہ ہوں، جیسے: (**نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ**) اور (**اِلٰهَیْنِ**

الثـنـيـنِ) کہ اوّل موصوف معنی وحدت پر تضمناً دلالت کرتا ہے، اور ثانی معنی تثنیہ پر، اور دونوں از قبیل شمول و احاطہ نہیں، اور اگر وہ معنی شمول واحاطہ ہیں تو اس متبوع کے تابع کو نعت نہ کہیں گے، بلکہ (تاکید) جیسے: (اَلرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا) اور (اَلرِّجَالُ كُلُّهُمْ) اور اگر معنی متبوع معنی تابع ہوں تب بھی وہ تابع تاکید کہلایا جائے گا، نہ نعت جیسے: (جَاءَ نِيْ زَيْدٌ نَفْسُهٗ) اور کبھی نعت (ترحّم) کے لئے آتی ہے جیسے: (اَنَا زَيْدٌ ن الْفَقِيْرُ) اور کبھی تعمیم کے لئے جیسے: (اِنَّ اللّٰهَ يَحْشُرُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ) اور کبھی ابہام کے لئے جیسے: (تَصَدَّقْتُ بِصَدَقَةٍ قَلِيْلَةٍ اَوْ كَثِيْرَةٍ) اور کبھی تفصیل کے لئے جیسے: (مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ عَرَبِيٍّ وَّ عَجَمِيٍّ) اور کبھی تعلیل کے لئے جیسے: (عَظِّمْ زَيْدًا الْعَالِمَ)

سوال: نعت کاشفہ کس کو کہتے ہیں، اور اس میں اور نعت مؤکدہ میں کیا فرق ہے؟ مصنف علیہ الرحمہ نے اس کو ذکر کیوں نہ فرمایا؟

جواب: جو کشف ماہیت کرے اس کو نعت کاشفہ کہتے ہیں جیسے: (اَلْجِسْمُ الطَّوِيْلُ الْعَرِيْضُ الْعَمِيْقُ) دونوں میں فرق یہ ہے کہ نعت کاشفہ تفسیر کرتی ہے، اور مؤکدہ تاکید، اور تاکید میں فرق یہ ہے کہ تفسیر سبقت ابہام کو مقتضی ہوتی ہے، اور تاکید عدم سبقت ابہام کو، اور بعض نے دونوں میں فرق یوں بیان فرمایا کہ نعت کاشفہ تمام ماہیّت کا کشف کرتی ہے، اور مؤکدہ موصوف کے بعض مفہوم کی تقریر، چنانچہ (الطَّوِيْلُ الْعَرِيْضُ الْعَمِيْقُ) جسم کی تمام ماہیّت کے لئے کاشف ہے، اور (وَاحِدَةٌ) بعض مفہوم (نَفْخَةٌ) کے لئے مقرر ہے، اور وہ بعض مفہوم حدث ہے جو (نَفْخَةٌ) کی (تا) سے مفہوم۔

سوال: اَلطَّوِيْلُ، اَلْعَرِيْضُ، اور اَلْعَمِيْقُ میں سے ہر ایک نعت ہے، اور ہر ایک تمام ماہیّت کے لئے کاشف نہیں، ہاں مجموعہ ضرور کاشف ہے، لیکن وہ نعت نہیں، ورنہ اعراب مجموعہ پر جاری ہوتا؟

جواب: نعت کاشفہ مجموعہ ہے لیکن ایسی صورت میں اہل عرب اجزاء پر اعراب جاری کرتے ہیں، جیسے: (قَرَأْتُ الْكِتَابَ جُزْءًا جُزْءًا) اور (اَلْبَيْتُ سَقْفٌ وَجُدْرَانٌ) میں اوّل مجموعہ حال ہے، اور ثانی خبر۔١٢

ترکیب

قوله: التّوابع كل ثان باعراب سابقه من جهة واحدة:

اس میں (اَلتَّوَابِع) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی (مراد توابع نحوی کی ماہیات ہیں) مبنی بر سکون، (تَوَابِعُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً مبتدا، (کُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ثَان) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً موصوف، (بَا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اِعْرَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (سَابِقِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَوْصُوْف)، (سَابِقِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (اِعْرَابِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر سکون، (جِهَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (وَاحِدَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، (جِهَةٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا، (ثَابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (ثَان) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: النعت تابع یدل علیٰ معنیً فی متبوعہٖ مطلقًا: اس میں (اَلنَّعْتُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (نَعْتُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، یہ تعبیر کوفیہ کی ہے، اور بصریہ وصف اور صفت کہتے ہیں، (تَابِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (یَدُلُّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (مَعْنًی) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً موصوف، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (مَتْبُوْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوفِ اوّل، (مَتْبُوْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا، (ثَابِتٍ)

مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف دوم، (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح بر مذہب بصریہ، اور مبنی بر ضم بر مذہب کوفیہ، (واو) برائے اشباع مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (ثُبُوْتًا)، (مُطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی، (ثَابِتٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر، اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر صفت، (مَعْنًى) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (يَدُلُّ) فعل اپنے فاعل، اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلاً، (تَابِعٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وفائدته تخصيص او توضيح: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح برجملہ (النَّعْتُ تَابِعٌ الخ) نہ برجملہ (يَدُلُّ الخ) ورنہ (وَاِنَّهٗ فَائِدَتُهٗ الخ) کا تعریف نعت میں دخول لازم آئے گا جو باطل ہے، یا (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (فَائِدَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلنَّعت)، (فَائِدَةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (تَخْصِيْصٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (تَوْضِيْحٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، (تَخْصِيْصٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

و قد يكون لمجرد الثناء او الذّم او
اور کبھی ہوتی ہے صرف مدح کے لئے یا ذم کے لئے یا
التّوكيد نحو نفخة واحدة ولا فصلَ بين
تاکید کے لئے جیسے۔ نفخة واحدة اور فرق نہیں

ان یکون مشتقًّا او غیرہٗ اذا کان وضعہٗ

اس میں کہ مشتق ہو یا مشتق نہ ہو جبکہ اس کی وضع

لغرض المعنٰی عمومًا نحو تمیمی و ذی

بایں غرض ہو کہ معنی فی المتبوع پر دلالت کرے عمومًا جیسے تمیمی اور

مال او خصوصًا مثل مررت برجل ایّ

ذو مالٍ یا خصوصًا جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ایّ

رجل و مررت بھٰذا الرّجل وبزید ھٰذا

رَجُلٍ اور مَرَرْتُ بِھٰذا الرَّجُل اور بِزَیْدٍ ھٰذَا

۱ **قولہ: ولا فصل بین ان یکون مشتقًّا الخ:** جمہور نحات نے فرمایا تھا کہ نعت کے لئے مشتق ہونا شرط ہے کہ اسمِ فاعل ہو، یا اسمِ مفعول، یا صفت مشبہ، یا اسمِ تفضیل، مصنف علیہ الرحمہ یہاں سے اس کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نعت ہونے کے لئے مشتق ہونے، اور غیر مشتق ہونے میں فرق نہیں کہ مشتق نعت ہو سکے، اور غیر مشتق نہ ہو، بلکہ مشتق کی طرح غیر مشتق بھی نعت ہو سکتا ہے، جبکہ اس کی وضع کسی معنی کے لئے بایں سبب ہو کہ ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں پائے جائیں، اسی واسطے موصوف کا ہونا واجب ہے لفظًا، یا تقدیرًا، وضع مذکور (عمومًا) ہو یعنی باعتبار جمیع استعمالات ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں پائے جائیں جیسے: (تَمِیْمِیّ) اور (ذُوْ مَالٍ) کہ اوّل ہمیشہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ کسی چیز میں نسبت بسوئے قبیلہ 'بنی تمیم' پائی جاتی ہے، اور دوم اس پر کہ کسی ذات میں نسبت بسوئے مال متحقق ہو، یا (خصوصًا) ہو یعنی باعتبار بعض استعمالات ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں پائے جائیں،

نظر بر آں اس کا نعت بننا صحیح ہوگا، اور باعتبار بعض دیگر استعمالات دلالت نہ کرے، **نظر بر آں** نعت بننا درست نہ ہوگا جیسے: (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اَیِّ رَجُلٍ) کہ اس ترکیب میں (اَیِّ رَجُلٍ) مجازًا بمعنی (کَامِلٍ فِی الرُّجُوْلِیَّۃِ) ہے، بایں ضابطہ کہ لفظ (اَیٌّ) جب اپنے موصوف کی طرف مضاف ہوتو اس سے (کَامِلٍ فِی الْوَصْفِ الْعُنْوَانِیْ) مراد ہوتا ہے، **نظر بر آں** ایسے معنی پر دلالت کی جو متبوع میں پائے جاتے ہیں، لہٰذا نعت بننا درست ہے، اور اسی قبیل سے ہے لفظ (کُلٌّ) اور (جد) اور (حق) جیسے: (اَنْتَ الرَّجُلُ کُلُّ الرَّجُلِ) ای اجتمع فیك من خلال الخیر ما تفرّق فی جمیع الرّجال، اور (اَنْتَ الرَّجُلُ جِدُّ الرَّجُلِ) ای کان ما سواك هذل، اور (اَنْتَ الرَّجُلُ حَقُّ الرَّجُلِ) ای کان من سواك باطل، فرق یہ ہے کہ (اَیٌّ) ہمیشہ نکرہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، اور یہ تینوں نکرہ اور معرفہ دونوں کی طرف، اور (اَیُّ رَجُلٍ عِنْدَكَ) میں بمعنی مذکور نہیں، بلکہ بمعنی استفہام ہے جو اس کے معنی حقیقی ہیں، چونکہ اس ترکیب میں ایسے معنی پر دلالت نہیں کرتا جو متبوع میں پائے جائیں، لہٰذا نعت بننا درست نہیں، اس بیان سے ظاہر ہوا کہ متن میں واقع لفظ (وضع) اصطلاحی معنی میں ہے، کیونکہ یہاں پر وہی متبادر ہیں یعنی تعیین اللفظ للدّلالة علٰی معنیً سواء کان بنفسهٖ او بالقرینة، اور (لَام) بمعنی (اَجل) اور لفظ (غَرض) زائد ہے، اس بات پر تنبیہ کرنے کے لئے (لَام) صلۂ (وضع) نہیں، ورنہ (غرض المعنٰی) کا موضوع لہٗ ہونا لازم آئے گا جو باطل ہے، اور (اَلْمَعْنٰی) سے مراد (اَلْحَالَةُ الدَّلَالَة) ہے یعنی (اَلدَّلَالَةُ عَلَی الْمَعْنَی الْوَاقِعِ فِی الْمَتْبُوْعِ) هٰذا ما علیه مولٰینا عبدالغفور علیه الرحمة فی حاشیة، اور عارف جامی قدس سرہ السامی کا کلام بظاہر اس پر مبنی ہے کہ لفظ (دَلَالَة) مضاف مقدر ہے یعنی لغرض دلالة المعنٰی، کیونکہ لفظ (اَلْمَعْنٰی) سے متبادر (مقابل لفظ) ہے، نہ (اَلْحَالَة) اور (لغرض دلالة المعنٰی) سے مراد (لغرض الدّلالة علی المعنٰی الواقع فی المتبوع) اور بعض حضرات نے فرمایا کہ (وضع) بمعنی لغوی (نہادن) ہے، اور (فی التّرکیب) مقدر، اس صورت میں (لغرض المعنٰی) کا (لَامْ) اگر برائے اختصاص بمعنی (ارتباط) ہے تو لفظ (غرض) زائد نہیں، اور اگر برائے تعلیل ہے تو زائد، تاکہ اس بات پر تنبیہ ہو کہ (لَامْ) برائے تعلیل ہے، کسی اور معنی میں نہیں، اور حسب سابق (دَلَالَة) مضاف مقدر، اور معنی یہ کہ مشتق اور غیر مشتق میں نعت بننے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں، مشتق کی طرح غیر

مشتق بھی نعت بنتا ہے، جبکہ غیر مشتق کا کسی ترکیب میں رکھنا بایں غرض ہو کہ ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں پائے جائیں جس کی مثالیں گزر گئیں، اور بعض یہ ہیں: (مَرَرْتُ بِهٰذَا الرَّجُلِ) اس میں (اَلرَّجُل) غیر مشتق ہے، مگر اس ترکیب میں ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو متبوع یعنی (هٰذا) میں پائے جاتے ہیں بایں طور کہ (هٰذا) ذاتِ مبہمہ پر دلالت کرتا ہے، جو رجل اور غیر رجل دونوں کا احتمال رکھتی ہے، اور (اَلرَّجُل) ذاتِ معیّن پر دلالت کرتا ہے کہ اس میں احتمالِ مذکور نہیں، تو ذاتِ معیّن کی خصوصیت بمنزلہٗ ایسے معنی کے ہے جو ذاتِ مبہمہ میں پائے جاتے ہیں، جن سے ذاتِ مبہمہ کا ابہام دور ہو جاتا ہے، **نظر بر آں** (اَلرَّجُل) کا نعت بننا درست ہو گیا، اور یہ صفت موضحہ قرار پایا، اور (جَاءَ نِي الرَّجُلُ) میں (اَلرَّجُل) ایسے معنی پر دلالت نہیں کرتا جو متبوع میں پائے جائیں، **نظر بر آں** یہ نعت بننے کے لئے صالح نہیں، اور جیسے: (مَرَرْتُ بِزَيْدٍ هٰذَا) میں (هٰذا) اسمِ اشارہ غیر مشتق ہے، مگر اس ترکیب میں ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو متبوع (زَيْد) میں پائے جاتے ہیں یعنی (مُشَارٌ اليه) ہونا تو اس کا نعت بننا درست ہے، اور یہ بھی صفت موضحہ ہوا، اور جس ترکیب میں ایسے معنی پر دلالت نہ کرے تو اس کا نعت بننا درست نہ ہوگا جیسے: (مَرَرْتُ بِهٰذَا الرَّجُلِ) اور (يَا هٰذَا الرَّجُل) میں کہ ان دونوں ترکیب میں فقط ذات مشار الیہ پر دلالت مقصود ہے، اور اگر ایسے معنی پر دلالت مقصود ہوتی جو متبوع میں پائے جائیں تو اس سے پہلے متبوع لایا جاتا، اذ ليس فليس ۱۲۔

ترکیب

قوله: و قد يكون لمجرد الثناء او الذّم او التّوكيد: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلنَّعت، (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (مُجَرَّدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلثَّنَاءِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (ثَنَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلذَّمِّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (ذَمِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَوْ) حرفِ عطف برائے

توپیع مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلتَّوْکِیْدِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی برسکون، (تَوْکِیْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَلثَّنَاءِ) معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مُجَرَّدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنُ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: نحو نفخة واحدة: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے نعت برائے تاکید، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: یہ آیت کریمہ بتمامہ یوں ہے: **فاذا نفخ فی الصّور نفخة واحدة:** جس میں (فَا) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً، (نُفِخَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت مبنی برسکون، (اَلصُّوْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (صُوْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (نَفْخَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (وَاحِدَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت برائے تاکید، کیونکہ وحدت و نَفْخَةٌ کی (تَا) سے بھی مفہوم ہوتی ہے، (نَفْخَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل، (نُفِخَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں، اس کی جزا قرآنِ کریم میں مذکور ہے۔

قولہ: ولا فصل بینٍ ان یکون مشتقًّا او غیرہٗ اذا کان وضعهٗ لغرض المعنیٰ عمومًا: اس میں (وَ) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (لَا) برائے نفی جنس مبنی برسکون، (فَصْلَ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلاً اسمِ لَا، (بَیْنَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (اَنْ) ناصبہ

موصول حرفی مبنی بر سکون، (یَکُوْنَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے نعت، (مُشْتَقًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنَ، (مُشْتَقًّا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (غَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مُشْتَقًّا، (غَیْرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (یَکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جسے کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً جس کا مضاف (اَحْوَالِ) مقدر کیونکہ (بَیْنَ) مقدر کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے، (اَحْوَالِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (بَیْنَ) مضاف کا، (بَیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَا، (اِذَا) ظرفِ زمان مضاف مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص، (وَضْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے نعت غیر مشتق، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، (ل) حرفِ جار برائے اَجْلْ مبنی بر کسر، (غَرْضِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْمَعْنٰی) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (غَرْضِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (عُمُوْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً بمعنی (عَامًا) معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (خُصُوْصًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً بمعنی (خَاصًا) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت موصوف مقدر (ثُبُوْتًا) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً، (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ

سے مل کر مفعول فیہ منصوب محلًا، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحو تميمي و ذي مال: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (تَمِيْمِيْ) بتقدیر مَرَرْتُ بِرَجُلٍ، تاکہ مثالِ نعت میں پیش کرنا درست ہو، مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ذِيْ مَالٍ) بتقدیر مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے نعت غیر مشتق دال بہر معنی عمومًا، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: مررت برجل تميمي: اس میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (تَمِيْمِيْ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظًا اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (تَمِيْمِيْ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل، اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مررت برجل ذي مال: اس میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (ذِيْ) اسمائے ستہ سے مجرور بیائے ماقبل مکسور مضاف، (مَالٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل مررت برجل ايّ رجل ومررت بهٰذا الرّجل و

بزید ھٰذا: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اَیِّ رَجُلٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، مَرَرْتُ بِھٰذَا الرَّجُلِ مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، بِزَیْدٍ ھٰذَا بتقدیر مَرَرْتُ مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے نعت غیر مشتق دال بر معنی خُصُوْصًا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: مررت برجل ایّ رجلٍ: اس میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَیِّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف، (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت، (رَجُلٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل، اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مررت بھٰذا الرّجل: اس میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً موصوف، (اَلرَّجُلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (رَجُلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل، اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مررت بزیدٍ ھٰذا: اس میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (ھٰذَا) میں (ھَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل، اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

و توصفُ[1] النّکرۃ بالجملۃ الخبریۃ ویلزم

اور موصوف ہوتا ہے نکرہ جملہ خبریہ کے ساتھ اور لازم ہے

الضّمیر و یوصفُ[2] بحال الموصوف و

ضمیر اور صفت قرار دیا جاتا ہے حالِ موصوف اور

بحال متعلقہٖ مثل مررت برجلٍ حسن

حالِ متعلق موصوف جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حَسَنٍ

غلامہٗ فالاوّلُ[3] یتبعہٗ فی الاعراب و

غُلَامُہٗ تو اوّل تابع ہوتی ہے موصوف کے اعراب اور

التّعریف و التّنکیر و الافراد و التّثنیۃ و

تعریف اور تنکیر اور اِفراد اور تثنیہ اور

الجمع و التّذکیر و التّانیث

جمع اور تذکیر اور تانیث میں

[1] **قولہ: وتوصف نکرۃ الخ:** نعت کی دو قسم ہیں: **اوّل**: مفرد، **دوم**: جملہ، اوّل کو مثالوں میں بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمہ یہاں سے دوم کا ذکر فرماتے ہیں بایں طور کہ نکرہ موصوف ہوتا ہے جملۂ خبریہ کے ساتھ یعنی جملۂ خبریہ نکرہ کی نعت واقع ہوتا ہے، نہ معرفہ کی، معرفہ کی نفی اس طرح

مفہوم ہوئی کہ یہ مقامِ بیان ہے، اور مقامِ بیان میں سکوتِ مذکور کسی چیز کے منحصر ہونے پر دلالت کرتا ہے، اور مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں پر معرفہ سے سکوت فرمایا تو معلوم ہوا کہ جملۂ خبریہ کا نعت واقع ہونا نکرہ میں منحصر ہے کہ معرفہ کی نہیں ہوتا، نعت کے لئے ضروری ہے کہ متبوع میں حاصل شدہ معنی پر دلالت کرے، چونکہ مفرد کی طرح جملۂ خبریہ بھی ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے، لہٰذا مفرد کی طرح اس کا نعت بننا بھی صحیح۔

سوال: جملۂ خبریہ کا نعت بننا صحیح نہیں، اس لئے کہ نعت اور موصوف میں باعتبارِ تنکیر اور تعریف مطابقت واجب ہے، اور جملۂ خبریہ نکرہ نہیں ہوتا کہ نکرہ ہونا اسم کا خاصّہ ہے، اور جملۂ خبریہ اسم نہیں تو نعت بننے کی تقدیر پر موصوف، اور نعت میں باعتبارِ تنکیر مطابقت نہ رہے گی؟

جواب: جملۂ خبریہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے، تو مطابقت ہوگئی، وجہ یہ کہ جملۂ خبریہ باعتبارِ اصل ایسی نسبت کا افادہ کرتا ہے جو مخاطب کے نزدیک مجہول ہوتی ہے، اور نکرہ مفرد مجہول کا افادہ کرتا ہے بایں مناسبت جملہ کو حکمًا نکرہ قرار دیا گیا۔

سوال: جملہ کو خبریہ کے ساتھ کیوں مقید کیا؟

جواب: تاکہ انشائیہ خارج ہو جائے کہ وہ نعت واقع نہیں ہوتا، وجہ یہ ہے کہ جملۂ نعت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ذکر کرنے سے پہلے مخاطب کو اس کا مضمون معلوم ہو، تاکہ اس مضمونِ معلوم کے ذریعہ مخاطب منعوتِ مبہم کو پہچان لے، جیسے: (جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ) اور انشائیہ کا مضمون قبل ذکر معلوم نہیں ہوتا، **نظر بر آں** اس کا نعت بننا صحیح نہیں، لیکن اس جملۂ خبریہ میں ایسی ضمیر کا ہونا لازم ہے جو موصوف کی طرف راجع ہو، تاکہ اس جملہ کو نکرہ کے ساتھ مرتبط کر دے، اور مخاطب بدونِ غور سمجھ لے کہ یہ جملہ اُسی نکرہ سے متعلق ہے، اور اگر ضمیر نہیں تو بادی النظر میں جملہ کا تعلق اس نکرہ کے ساتھ مفہوم نہ ہوگا، تو جملہ بہ نسبت موصوف اجنبی ہوا، اور اجنبی نعت بننے کا صالح نہیں کہ نعت اور موصوف باہم مرتبط ہوتے ہیں، نہ اجنبی جیسے: (جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اَبُوْكَ صَدِیْقٌ) جملہ ہے، اس میں ضمیر راجع بسوئے موصوف نہ ہونے کی وجہ سے اجنبیت آگئی کہ ایسے معنی پر دلالت نہیں کرتا جو موصوف میں پائے جاتے ہوں، اسی واسطے یہ (رَجُل) کی نعت نہیں بن سکتا، اور اگر ضمیر لاکر یوں کہیں: (جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اَبُوْكَ صَدِیْقُہٗ) تو اجنبیت جاتی رہی، اور نعت بننا درست، کیونکہ اب یہ ایسے اعتباری معنی پر دلالت کرتا ہے جو موصوف میں پائے جاتے ہیں، ان معنی کو عربی میں

یوں تعبیر کیا جاتا ہے: (كَوْنُ رَجُلٍ بِحَيْثُ يَكُوْنُ اَبُو الْمُخَاطَبِ صَدِيْقًا لَهُ) یعنی (رَجُل) کا ایسے ہونا کہ مخاطب کا باپ اس کا دوست ہو، ترکیب مذکور میں دوست ہونا پدرِ مخاطب کی نعت ہے، لیکن (کَوْن) مذکور نعت (رَجُل) ہے کمامرّ تفصیلہٗ۔

۲ قولہ: ویوصف بحال الموصوف الخ: مصنف علیہ الرحمہ یہاں سے نعت یعنی (صفت) کی دو قسم بیان فرماتے ہیں: اوّل: صفت بحالِ موصوف، دوم: صفت بحالِ متعلق موصوف، صفت بحالِ موصوف مفرد ہو، یا جملہ، اس صفت کو کہتے ہیں جو ایسی حالت پر دلالت کرے جس کا حصول موصوف میں ہو، جیسے: (جَاءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ) اور (جَاءَ نِيْ رَجُلٌ يُعَلِّمُ النَّاسَ) اوّل صفت مفرد ہے، اور اس کی دلالت علم پر جو (رَجُل) موصوف میں حاصل، اور دوم صفت جملہ ہے، اور اس کی دلالت تعلیم پر جو موصوف (رَجُل) میں متحقق، اور صفت بحالِ متعلق موصوف مفرد ہو، یا جملہ، اس صفت کو کہتے ہیں جو ایسی حالت اعتباری پر دلالت کرے جس کا حصول موصوف میں متعلق کے لحاظ سے ہو، جیسے: (جَاءَ نِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ ابْنُهٗ) اور (جَاءَ نِيْ رَجُلٌ يُعَلِّمُ اِبْنُهٗ) اوّل صفت مفرد ہے، اور اس کی دلالت (عَالِمُ الْاِبْن) ہونے پر ہے جو موصوف (رَجُل) میں متحقق ہے، نہ اس کے متعلق (اِبْن) میں کیونکہ اس کے معنی ہیں (كَوْنُ الرَّجُلِ بِحَيْثُ يَكُوْنُ ابْنُهٗ عَالِمًا) یہ (کَوْن) صفت (رَجُل) ہے، نہ صفت ابن، اس کی صفت تو (عَالِم) ہے، اور دوم صفت جملہ ہے اور اس کی دلالت (مُعَلِّمُ الْاِبْن) ہونے پر یعنی (كَوْنُ الرَّجُلِ بِحَيْثُ يُعَلِّمُ اِبْنُهٗ) یہ (کَوْن) صفت (رَجُل) ہے، نہ صفت ابن کہ اس کی صفت تو (تعلیم) ہے۔

سوال: جو حالت اعتباری (رَجُل) کی صفت ہے وہ عبارت میں مذکور نہیں، عبارت میں تو (عَالِم) مذکور ہے، اور (يُعَلِّم) یہ (رَجُل) کے متعلق (اِبْن) کی صفت ہیں، پھر ان کو (رَجُل) کی صفت کہنا کیوں کر درست ہوا؟

جواب: نحات نے متعلق موصوف کی صفت کو بمنزلہ صفت موصوف قرار دیا ہے، اسی واسطے ترکیب میں (عَالِمٌ) اور (يُعَلِّمُ) کو صفت (رَجُل) کہتے ہیں، بمنزلہ صفت موصوف قرار دینے کی وجہ یہ کہ متعلق موصوف کی صفت موصوف کی صفت کے اعتبار کے لئے سبب بنتی ہے، تو سبب کو مسبّب کا حکم دے دیا گیا کہ سبب یعنی صفت متعلق کو صفت موصوف کہتے ہیں۔

۳؎ **قولہ: فالاوّل یتبعهٗ فی الاعراب الخ:** مصنف علیہ الرحمہ صفت کی دونوں قسم کے بیان سے فارغ ہوکر یہاں سے ہر ایک کا حکم بیان فرماتے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اوّل قسم یعنی صفت بحالِ موصوف اپنے موصوف کی دس اُمور میں تابع یعنی مطابق ہوتی ہے، اعراب میں یعنی (۱) رفع، (۲) نصب، (۳) جر میں، (۴) تعریف، (۵) تنکیر، (۶) افراد، (۷) تثنیہ، (۸) جمع، (۹) تذکیر، (۱۰) تانیث میں، لیکن ان میں چونکہ بعض بعض کے منافی ہیں، **نظر بر آں** ترکیب میں متنافیات میں سے ایک ہی کے ساتھ مطابقت متحقق ہوگی، رفع، نصب، جر میں سے ایک کے ساتھ، تعریف، تنکیر میں سے ایک کے ساتھ، اِفراد، تثنیہ، جمع میں سے ایک کے ساتھ، تذکیر و تانیث میں سے ایک کے ساتھ، تو ہر ترکیب میں چار کے ساتھ مطابقت پائی جائے گی، وجہ یہ کہ صفت مذکورہ باعتبارِ مصداق عین موصوف ہے، تو ضروری ہوا کہ اُمورِ مذکورہ میں موصوف کے مطابق ہو، تاکہ **مُخَالِفَةُ الشَّیءِ لِنَفْسِهٖ** لازم نہ آئے، اُمورِ مذکورہ میں وجوبًا مطابقت نحاتِ بصریہ کا مسلک ہے، اور بعض نحاتِ کوفیہ کے نزدیک جائز ہے کہ نکرہ کی صفت معرفہ ہو، جیسے آیت کریمہ: (**وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا**) میں (**الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا**) معرفہ صفت ہے، (**كُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ**) نکرہ کی **کما فی حاشیة الصاوی علی الجلالین**، یا (**لُّمَزَةٍ**) کی **کما فی حاشیة الصبّان**، نحاتِ بصریہ کے نزدیک یہ صفت نہیں، بلکہ بدل الکل ہے۔

کبھی مفرد کی صفت جمع لائی جاتی ہے، جبکہ وہ مفرد چند اجزا کا مجموعہ ہو، جیسے آیت کریمہ میں: (**مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ**) کہ (**نُطْفَة**) مرکب ہوتا ہے تین چیزوں سے، مرد کی منی، عورت کی منی، اور عورت کے خون سے **کما فی حاشیة الجمل نقلاً عن المختار**، اور بعض نے فرمایا کہ یہاں پر صفت کی جمعیت باعتبار تعدّدِ اوصاف ہے کہ مرد کی منی غلیظ اور سفید ہوتی ہے، اور عورت کی رقیق، اور زرد تو نطفہ جو دونوں کی منی سے مرکب ہوتا ہے، اس میں یہ چار اوصاف پائے جاتے ہیں، **نظر بر آں** صفت کی جمعیّت صحیح ہوگئی **کما فی حاشیة الصّاوی علی الجلالین**، اور بعض نے فرمایا کہ ایسے مقامات پر (**اَفْعَال**) واحد ہے، جمع نہیں، **نظر بر آں** اعتراض وارد نہ ہوگا **کما فی حاشیة الصّبّان علی الاشمونی**۔

سوال: تذکیر و تانیث میں مطابقت واجب نہیں، ورنہ (**اِمْرَأَةٌ صَبُوْرٌ**) کہنا درست نہ ہوگا، حالانکہ درست ہے؟

جواب: (فَعُول) بمعنی (فَاعِل) جیسے: (صَبُور) بمعنی (صَابِر) اور (فَعِیل) بمعنی (مَفْعُول) جیسے: (جَرِیح) بمعنی (مَجْرُوح) اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں کہ ان دونوں کا مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے، بشرطیکہ موصوف مذکر ہو، ورنہ مذکر کے لئے مذکر، اور مؤنث کے لئے مؤنث لایا جائے گا، جیسے: (مَرَرْتُ بِقَتِیلِ فلان) اور (مَرَرْتُ بِقَتِیلَةِ فلان) کہیں گے، اسی طرح وہ صفت مؤنث جو مذکر کے لئے مستعمل ہوتی ہے، نہ مؤنث کے لئے وہ بھی مستثنیٰ ہے، جیسے: (عَلَّامَة) اور مذکر اسمِ تفضیل مستعمل (بِمِنْ) بھی مستثنیٰ ہے کہ اس کو مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال کرتے ہیں، اسی طرح لفظ (مَیْت) کہ اس میں مذکر، اور مؤنث دونوں یکساں ہیں جیسے آیت کریمہ: (فَاَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا) كما في الإكليل حاشية المدارك، یا (بَلْدَة) بتاویل مکان ہے كما في الصّاوی حاشية الجلالين۔۱۲

ترکیب

قوله: و توصف النّكرة بالجملة الخبرية: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تُوْصَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً اس صیغہ واحد مؤنث غائب، (اَلنَّكِرَةُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (نَكِرَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَلْجُمْلَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (جُمْلَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْخَبَرِيَّةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (خَبَرِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (خَبَرِيَّةِ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (جُمْلَةِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (تُوْصَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ويلزم الضّمير: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (يَلْزَمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلضَّمِيْرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ضَمِيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (يَلْزَمُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ویوصف بحال الموصوف وبحال متعلقہ: اس میں (و) حرف عطف بنی برفتح، (یُوْصَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مصدر ای **یوقع الوصف**، (بَا) حرف جار برائے الصاق بنی برکسر، (حَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْمَوْصُوْف) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَوْصُوْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (بَا) حرف جار برائے الصاق مبنی برکسر، (حَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (مُتَعَلِّقِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے موصوف، (مُتَعَلِّقِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حَالِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو، (یُوْصَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل مررت برجلٍ حسن غلامہٗ: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حَسَنٍ غُلَامُہٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُہٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) بمفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے وصف بحال متعلق موصوف، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

برتقدیر ارادۂ معنی: مررت برجلٍ حسن غلامہٗ: میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (بَا) حرف جار برائے الصاق مبنی برکسر، (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (حَسَنٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، (غُلَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف، (غُلَامُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل (حَسَنٍ)

صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل، اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قولہ: فالاوّل یتبعہٗ فی الاعراب والتّعریف والتّنکیر والافراد والتّثنیۃ والجمع والتذکیر والتّانیث: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظًا اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر اَلنَّعْتُ، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (یَتْبَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَوْصُوْف، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (اَلْاِعْرَابِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اِعْرَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّعْرِیْفِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَعْرِیْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّنْکِیْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَنْکِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْاِفْرَادِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اِفْرَادِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّثْنِیَۃِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَثْنِیَۃِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْجَمْعِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (جَمْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّذْکِیْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَذْکِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّانِیْثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَانِیْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (اَلْاِعْرَابِ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (یَتْبَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلًا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مفصلہ ہوا، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔۱۲

و الثّانی[1] یتبعہٗ فی الخمسۃ الاوّل و فی

اور دوم تابع ہوتی ہے موصوف کے اوّل پانچ میں اور

البواقی کالفعل و من[2] ثمّ حسن قام رجل

بواقی میں مانند فعل ہوتی ہے اسی واسطے حسن ہے قَامَ رَجُلٌ

قاعد غلمانہٗ و ضعف قاعدون غلمانہٗ

قَاعِدٌ غِلْمَانُہٗ اور ضعیف ہے قَاعِدُوْنَ غِلْمَانُہٗ

و یجوز قعود غلمانہٗ

اور جائز ہے قُعُوْدٌ غِلْمَانُہٗ

[1] **قولہ: والثّانی یتبعہٗ الخ:** قسمِ اوّل یعنی صفت بحالِ موصوف کے حکم سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمہ یہاں سے قسمِ دوم یعنی صفت بحالِ متعلق موصوف کا حکم بیان فرماتے ہیں کہ وہ موصوف کے ساتھ اوّل پانچ اُمور یعنی رفع، نصب، جر اور تعریف وتنکیر میں مطابق ہوتی ہے، جن سے ہر ترکیب میں دو پائے جائیں گے، ایک رفع، نصب، جر میں سے، اور ایک تعریف وتنکیر میں سے، اور باقی ماندہ پانچ یعنی تذکیروتانیث، اِفراد، تثنیہ وجمع میں مانند فعل ہوتی ہے کہ مسند بسوئے ظاہر ہونے میں فعل کے ساتھ مشابہ ہے، **نظر برآں** صفت کے فاعل کو دیکھا جائے گا، اگر وہ مفرد یا مثنیٰ یا مجموع ہے تو صفت[1] کو مفرد لایا جائے گا، نہ مثنیٰ، نہ مجموع، جیسے فعل کو مفرد لایا جاتا ہے، نہ مثنیٰ، نہ مجموع، اور اگر[2] فاعل مذکر ہے تو وجوبا صفت کو مذکر، اور اگر مؤنث حقیقی بلافصل ہے تو وجوبا صفت کو مؤنث لایا جائے گا جیسے فعل کو لایا جاتا ہے، اور اگر فاعل[3] مؤنث غیر حقیقی ہے یا مؤنث حقیقی مگر مع الفصل تو صفت کی تذکیر وتانیث دونوں جائز جیسے فعل کی۔

افراد صفت کی مثالیں: (۱)(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَاعِدٍ غُلَامُهٗ) جیسے:(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ يَقْعُدُ غُلَامُهٗ)(۲)(مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ قَاعِدٍ غُلَامَاهُمَا) جیسے:(مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ يَقْعُدُ غُلَامَاهُمَا)(۳)(مَرَرْتُ بِرِجَالٍ قَاعِدٍ غِلْمَانُهُمْ) جیسے:(مَرَرْتُ بِرِجَالٍ يَقْعُدُ غِلْمَانُهُمْ)

تذکیر صفت وجوباً کی مثال: (مَرَرْتُ بِامْرَأَةٍ قَائِمٍ اَبُوْهَا) جیسے:(مَرَرْتُ بِامْرَأَةٍ يَقُوْمُ اَبُوْهَا)

تانیث صفت وجوباً کی مثال: (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَائِمَةٍ جَارِيَتُهٗ) جیسے:(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ تَقُوْمُ جَارِيَتُهٗ)

جواز تذکیر وتانیث کی مثالیں: (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَعْمُوْرٍ دَارُهٗ)اور(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَعْمُوْرَةٍ دَارُهٗ) جیسے:(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ يُعْمَرُ دَارُهٗ)اور(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ تُعْمَرُ دَارُهٗ)(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الدَّارِ جَارِيَتُهٗ)اور(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَائِمَةٍ فِي الدَّارِ جَارِيَتُهٗ) جیسے:(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ يَقُوْمُ فِي الدَّارِ جَارِيَتُهٗ)اور(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ تَقُوْمُ فِي الدَّارِ جَارِيَتُهٗ)

سوال: جس طرح صفت بحالِ متعلق موصوف باقی ماندہ پانچ اُمور یعنی تذکیر، تانیث، افراد، تثنیہ، جمع میں مانند فعل ہوتی ہے، اسی طرح صفت بحالِ موصوف بھی، وجہ یہ کہ صفت بحالِ موصوف میں ضمیر فاعل راجع بسوئے موصوف مستتر ہوتی ہے، اور فعل جب ضمیر کی جانب مسند ہو تو مفرد کے لئے مفرد، اور مثنّٰی کے لئے تثنیہ اور مجموع کے لئے جمع، اور مذکر کے لئے مذکر، اور مونث کے لئے مونث لایا جاتا ہے، اسی طرح صفت بحالِ موصوف بھی جیسے:(مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ ضَارِبَيْنِ، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ ضَارِبِيْنَ، مَرَرْتُ بِامْرَأَةٍ ضَارِبَةٍ، مَرَرْتُ بِامْرَأَتَيْنِ ضَارِبَتَيْنِ، مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ ضَارِبَاتٍ) پھر مصنف علیہ الرحمہ نے اس حکم یعنی (وفي البواقي كالفعل) کو صفت بحالِ متعلق موصوف کے ساتھ مخصوص کیوں کیا؟

جواب: مقصودِ اصلی اس مقام پر دونوں صفتوں میں یہ فرق بیان کرنا ہے کہ صفت بحالِ موصوف اُمورِ عشرہ میں تابع موصوف ہوتی ہے، اور صفت بحالِ متعلق موصوف پانچ میں تابع ہوتی ہے، اور پانچ میں نہیں ہوتی، لیکن مصنف علیہ الرحمہ نے عدم تبعیت بایں الفاظ بیان نہیں فرمایا(وَلَا يَتْبَعُهٗ فِي الْبَوَاقِيْ) کیونکہ اس طرح بیان کرنے سے بواقی اُمورِ خمسہ میں اس کا حال مجہول رہتا، یعنی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ عدم تبعیت کی

صورت میں مذکر ہوگی، یا مؤنث، مفرد ہوگی، یا مثنیٰ، یا مجموع؟ **نظر بر آں** فرمایا (وَفِی الْبَوَاقِیْ کَالْفِعْلِ) یعنی باقی ماندہ اُمورِ خمسہ میں یہ فعل کی طرح ہوتی ہے، اس سے ظاہر ہوا کہ عدم تبعیّت کی صورت میں اس کا حال فعل جیسا ہوتا ہے کہ فاعل مفرد ہو، یا مثنیٰ، یا مجموع بہر صورت مفرد لائی جائے گی جیسے فعل مفرد لایا جاتا ہے، خواہ اس کا فاعل ظاہر مفرد ہو، یا مثنیٰ، یا مجموع، اور اگر فاعل مذکر ہے تو اس کو وجوبًا مذکر لایا جائے گا جیسے فعل کو، اور اگر فاعل مؤنث حقیقی بلافصل ہے تو وجوبًا مؤنث لایا جائے گا جیسے فعل کو، اور اگر فاعل مؤنث حقیقی مع الفصل ہے یا مؤنث غیر حقیقی ہے تو تذکیر اور تانیث دونوں جائز جیسے فعل کی، ان سب کی مثالیں بیان کر دی گئیں، غرض کہ (وفی البواقي كالفعل) کا ذکر عدم تبعیّت کی صورت میں صفت بحالِ متعلق موصوف کا حال بیان کرنے کے لئے ہے، نہ تخصیص کے لئے، حتیٰ کہ سوالِ مذکور وارد ہو۔

٢ قوله: و من ثم حسن الخ: اور اسی سبب سے کہ صفت بحالِ متعلق موصوف اِفراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث میں مانند فعل ہوتی ہے، ترکیب (قَامَ رَجُلٌ قَاعِدٌ غِلْمَانُهٗ) حسن ہوئی کہ اس میں (غِلْمَان) فاعل کے جمع ہوتے ہوئے صفت کو مذکر لایا گیا، جیسا کہ فعل مفرد لایا جاتا ہے، جبکہ فاعل ظاہر جمع ہو، اور اس صفت مفرد کو مؤنث بھی لانا جائز ہے جیسے کہ فعل کو، کیونکہ (جمع) مؤنث غیر حقیقی کے حکم میں ہوتی ہے، اور اس میں تذکیر و تانیث دونوں جائز کما مرّ، اور ترکیب (قَامَ رَجُلٌ قَاعِدُوْنَ غِلْمَانُهٗ) ضعیف ہے، کیونکہ فاعل ظاہر کے جمع ہونے کی صورت میں فعل کو بصیغۂ جمع لانا ضعیف ہے، تو صفت کو بھی بصیغۂ جمع لانا ضعیف ہوا کہ وہ حکمِ فعل میں ہے، لہٰذا ترکیب مذکور میں صفت کو بصیغۂ جمع (قَاعِدُوْنَ) لانا ضعیف ہوا بخلاف (قَامَ رَجُلٌ قُعُوْدٌ غِلْمَانُهٗ) کہ یہ ترکیب جائز ہے، نہ حسن، نہ ضعیف، حسن اس لئے منتفی ہوا کہ حقیقۃً مفرد لانا حسن تھا کما مرّ، اور (قُعُوْد) جمع ہے، اور ضعف اس لئے کہ یہ جمع مکسّر منصرف ہے، اور جمع مکسّر منصرف مفرد کے حکم میں ہوتی ہے، اور اس میں جمع مذکر سالم کی طرح علامت جمع نہیں لگتی، اسی واسطے اس کا اعراب بھی اعرابِ مفرد ہوتا ہے، تو (قُعُوْدٌ) مفرد ہوا، **نظر بر آں** ضعف منتفی ہو گیا۔ ١٢

ترکیب

قوله: والثّاني يتبعهٗ في الخمسة الأُوَل: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِيْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثَانِيْ) اسم منقوص مرفوع تقدیرًا صفت موصوف

مقدر(اَلنَّعْت) کی، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (يَتْبَعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَوْصُوْف، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (اَلْخَمْسَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (خَمْسَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْاُوَلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اُوَلِ) جمع مکسر غیر منصرف مجرور لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ جمع مؤنث، اس میں (هُنَّ) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، (نونِ مشدّد) علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح، (اَلْاُوَلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْخَمْسَةِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (يَتْبَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ، اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

نوٹ: اور بعض نسخوں میں عبارت یوں ہے: **وَالثَّانِي الْخَمْسَةُ الْاُوَلُ**، اس تقدیر پر (اَلثَّانِيْ) کا عطف، (يَتْبَعُ) کی ضمیر فاعل ہوگا بوجہ فصل تاکید بہ منفصل کی ضرورت نہ رہی، اور (فِي الْخَمْسَةِ الْاُوَلِ) کا (فِي الاعراب) پر، اور یہ احتمال بھی ہے کہ (اَلثَّانِيْ) مبتدا ہو بالقرینہ سابق اس کی خبر (يَتْبَعُهُ) مقدر اور (فِي الْخَمْسَةِ الْاُوَلِ) اس کا ظرفِ مستقر۔

قوله: وفي البواقي كالفعل: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْبَوَاقِيْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (بَوَاقِيْ) غیر منصرف مجرور تقدیراً بکسرہ، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا، (كَ) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (اَلْفِعْلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر (هو)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر مقدم ومؤخر سے مل کر خبر، (هُــو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلثَّانِيْ، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (كَالْفِعْلِ) کا عطف (اَلثَّانِيْ) کی (بَا) مقدر

(یَتبَعُہٗ) پر ہو، اس تقدیر پر (وفی البواقی الخ) میں (و) برائے عطف ہوگا، نہ برائے استیناف۔

قولہ: ومن ثم حسن قام رجلٌ قاعدٌ غلمانُہٗ: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح یا اعتراض، (مِنْ) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر سکون، (ثَمَّ) اسمِ اشارہ مبنی بر فتح مجرور محلا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو مقدم، (حَسُنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (قَامَ رَجُلٌ قَاعِدٌ غِلْمَانُہٗ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا فاعل، (حَسُنَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: قام رجل قاعدٌ غلمانُہٗ: میں (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (رَجُلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا موصوف، (قَاعِدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، (غِلْمَانُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظًا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، (غِلْمَانُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (قَاعِدٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (رَجُلٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وضعف قاعدون غلمانُہٗ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ضَعُفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (قَاعِدُوْنَ غِلْمَانُہٗ) بتقدیر (قَامَ رَجُلٌ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا فاعل، (ضَعُفَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: قام رجل قاعدون غلمانُہٗ: میں (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (رَجُلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا موصوف، (قَاعِدُوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسمِ فاعل صیغہ جمع مذکر، (غِلْمَانُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظًا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، (غِلْمَانُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (قَاعِدُوْنَ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (رَجُلٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ویجوز قعود غلمانُہٗ: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (یَجُوْزُ) فعل

مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (قُعُوْدٌ غِلْمَانُهٗ) مراد اللفظ بتقدیر (قَامَ رَجُلٌ) مرفوع تقدیراً فاعل، (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: قام رجل قعود غلمانہٗ: میں (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (رَجُلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (قُعُوْدٌ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، (غِلْمَانُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، (غِلْمَانُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (قُعُوْدٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (رَجُلٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ہر دو امثلۂ مذکورہ میں بغیر ضعف جائز ہے کہ (قَاعِدٌ) اور (قُعُوْدٌ) خبر مقدم ہوں، اور (غِلْمَانُهٗ) مبتدائے مؤخر۔

و المضمرُ[۱] لا یوصف و لا یوصف بهٖ
اور ضمیر موصوف ہوتی ہے اور نہ صفت
و الموصوفُ[۲] اخصّ او مساو ومن ثم لم
اور موصوف تعریف میں اعلیٰ ہوتا ہے یا برابر اسی لئے نہیں
یوصف ذو اللّام الّا بمثلهٖ او بالمضاف
موصوف ہوتا ذی لام مگر اپنے مثل کے ساتھ یا مضاف
الٰی مثلهٖ و انّما[۳] التزم وصف باب هٰذا
بسوئے مثل کے ساتھ اور التزام کیا گیا توصیف باب ہٰذا کا

بذی اللّام للابھام ومنؑ ثمّ ضعف مررت

ذی لام کے ساتھ ابہام ہی کے سبب اسی واسطے ضعیف ہے مررت

بھٰذا الابیض و حسن بھٰذا العالم

بھٰذا الابیض اور حسن ہے بھٰذا العالم

۱؎ **قولہ: والمضمر لا یوصف الخ:** نعت کی تعریف اور اس کے بعض احوال بیان کرنے کے بعد مصنف علیہ الرحمہ یہاں سے اُن چیزوں کا ذکر فرماتے ہیں جو نہ موصوف ہوتی ہیں، نہ صفت، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے، نہ صفت، موصوف نہ ہونے کی وجہ یہ کہ ضمیر متکلم کی ہو، یا مخاطب کی، سب کی سب اعرف المعارف، اور اوضح المعارف، تو ان کے لئے صفت موضحہ لانا درست نہیں کہ تحصیل حاصل ہے، اور ضمیر غائب، ضمیر متکلم ومخاطب کے حکم میں، تو وہ بھی اعرف المعارف، اور اوضح المعارف ہوئی، **نظر برآں** اس کے لئے بھی صفت موضحہ لانا درست نہ ہوا، اور صفت مادحہ، صفت ذامّہ اور صفت مؤکّدہ وغیرہ صفت موضحہ کے حکم میں تو ان کے ساتھ موصوف ہونا بھی درست نہ ہوا، اور ضمیر صفت بھی واقع نہیں ہوتی، کیونکہ موصوف کے لئے واجب ہے کہ تعریف میں صفت سے زائد ہو، یا مساوی، اور ضمیر سے کوئی غیر ضمیر نہ تعریف میں زائد، نہ مساوی، کیونکہ ضمیر اعرف المعارف ہے، **نظر برآں** ضمیر کا صفت واقع ہونا صحیح نہ ہوا۔

۲؎ **قولہ: والموصوف اخصّ الخ:** یعنی موصوف معرفہ کے لئے ضروری ہے کہ مرتبۂ تعریف میں صفت سے زائد ہو، یا مساوی، کیونکہ موصوف مقصودِ اصلی ہے، اور صفت مقصود بالتبع کہ موصوف کی توضیح مدح، ذم وغیرہ کے لئے لائی جاتی ہے، تو واجب ہے کہ مقصودِ اصلی مقصود بالتبع سے اکمل ہو، یا کم ازکم مساوی ورنہ مقصود بالتبع کی مقصود اصلی پر مزیّت لازم آئے گی جو شریعت نحو میں جائز نہیں، امام سیبویہ سے منقول ہے، اور اسی پر جمہور نحات ہیں کہ تعریف میں اعلیٰ مرتبہ ضمائر کا ہے، پھر اعلام کا، پھر اسمائے اشارہ کا، پھر معرّف باللام اور اسمائے موصولہ کا، یہ دونوں مرتبۂ تعریف میں مساوی ہیں، اور مضاف بسوئے معرفہ کی

تعریف میں اختلاف ہے، امام سیبویہ کے نزدیک مضاف تعریف میں مضاف الیہ کے مساوی ہوتا ہے، امام مبرّد کے نزدیک ناقص، چونکہ موصوف تعریف میں صفت سے اعلیٰ ہوتا ہے، یا مساوی، **نظر برآں** معرف باللّام کی صفت اس کا مثل ہوگا، یعنی معرّف باللام دیگر یا اسمِ موصول، کیونکہ یہ دونوں تعریف میں برابر ہیں، اور اسمِ موصول سے مراد (ذُوْ) طائیہ اور جس کے اوّل الف لام ہوتا ہے جیسے: **اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ** وغیرہ، نہ (مَنْ) اور (مَا) اور (اَیٌّ) کہ یہ کلام عرب میں صفت واقع نہیں ہوتے، جیسے: **جَاءَ نِی الرَّجُلُ الفَاضِلُ**، اور **جَاءَ نِی الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَکَ اَمْسِ**، اور **وَقُوْلَا لِھٰذَا الْمَرْءِ ذُوْ جَاءَ سَاعِیًا، ھَلُمَّ فَاِنَّ الْمَشْرِفِیَّ الْفَرَائِضُ**، یا معرف باللّام کی صفت وہ ہوگا جو اس کے مثل کی طرف مضاف ہو، یعنی معرف باللّام دیگر کی طرف، خواہ بلا واسطہ جیسے: (**جَاءَ نِی الرَّجُلُ صَاحِبُ الْفَرَسِ**) یا بواسطہ جیسے: (**جَاءَ نِی الرَّجُلُ صَاحِبُ لَجَامِ الْفَرَسِ**) چونکہ مضاف کی تعریف مضاف الیہ کی تعریف کے برابر ہوتی ہے، یا کم **کما مرّ**، **نظر برآں** موصوف (معرف باللّام) کا صفت سے تعریف میں کم ہونا لازم نہ آئے گا، بلکہ برابر رہے گا **کما عند سیبویہ**، یا زائد **کما عند المبرّد**۔

سوال: (**اَوْ بِالْمُضَافِ اِلٰی مِثْلِهٖ**) میں واقع لفظ (مِثْل) کی تفسیر آپ نے (معرف باللام) دیگر کے ساتھ کی، جس سے مضاف بسوئے اسمِ موصول نکل گیا، اور پہلے (مِثْل) میں داخل تھا، حالانکہ مضاف بسوئے اسمِ موصول بھی تعریف میں معرف باللّام سے زیادہ نہیں، بلکہ اس کے برابر ہے جیسے مضاف بسوئے معرف باللّام دیگر، پھر کیا وجہ ہے کہ مضاف بسوئے اسمِ موصول کا اعتبار نہیں کیا گیا؟

جواب: شارحین اس مقام پر (مِثْل) دوم سے معرّف باللّام دیگر ہی مراد لیا ہے، اور غالبًا اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر (مِثْل) دوم، (مِثْل) اوّل کی طرح معرّف باللّام دیگر، اور اسمِ موصول دونوں کو شامل ہوتا تو مصنف علیہ الرحمہ کو بجائے لفظ (مِثْل) لانا لائق تھا، اور یوں فرماتے (**اَوْ بِالْمُضَافِ اِلَیْهِ**) اس ضمیر مجرور کا مرجع (مِثْل) اوّل ہوتا، جو دونوں کو شامل ہے، لیکن ضمیر ذکر فرمانے کے بجائے اسمِ ظاہر یعنی (مِثْل) ذکر فرمایا، اس کو اصطلاح میں اظہار فی مقام الاضمار کہتے ہیں، جس کے لئے نکتہ لابدی ہے، اور وہ یہی ہے کہ مراد صرف معرّف باللّام دیگر تھا، اس لئے اظہار اختیار فرمایا، تو اس (مِثْل) سے مراد صرف معرف باللّام دیگر، بخلاف اوّل کہ وہ دونوں کو شامل۔

رہی یہ بات کہ مراد صرف معرف باللّام دیگر کیوں ہے؟ تو شاید اس کی وجہ یہ ہوگی کہ کلامِ عرب میں معرف باللّام کی صفت مضاف بسوئے اسمِ موصول پایا نہیں گیا، اسی واسطے شارح 'رضی' نے معرف باللّام دیگر کی صفات میں اس کو شامل نہیں کیا، ورنہ قیاساً کوئی قباحت نہیں، اور مضاف بسوئے دیگر معارف جیسے علم وغیرہ معرف باللّام کی صفت واقع نہیں ہوتے کہ وہ تعریف میں معرف باللّام سے اعلیٰ ہے، اور جہاں اعلیٰ صفت ادنیٰ واقع ہوتا معلوم ہو تو مصنف علیہ الرحمہ کے نزدیک بدل ہے، نہ صفت، اس مقام پر تفصیل یہ ہے کہ

(۱) ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے، نہ صفت **کما مرّ**۔

(۲) علم صفت نہیں ہوتا کہ اس میں معنی فی المتبوع پر دلالت نہیں ہوتی، بلکہ موصوف ہوتا ہے، اور

(۳) اس کی صفت یہ اشیاء ہوتی ہیں: (الف) اسمِ اشارہ، (ب) اسمِ موصول، (ج) معرف باللّام، (د) مضاف بسوئے علم، (ہ) مضاف بسوئے اسمِ اشارہ، (و) مضاف بسوئے اسمِ موصول، (ز) مضاف بسوئے معرف باللّام۔

(۴) اور مضاف بسوئے ضمیر اس کی صفت نہیں ہوتا کہ وہ علم سے اعرف ہے۔

(۵) اور اسمِ اشارہ کی صفت صرف معرف باللّام ہوتی ہے، یا اسمِ موصول **کما سیجیء**، اگرچہ مقتضائے قیاس یہ ہے کہ (الف) اسمِ اشارہ بھی ہو، (ب) اسمِ موصول بھی، (ج) مضاف بسوئے اسمِ اشارہ بھی، (د) مضاف بسوئے اسمِ موصول بھی، (ہ) مضاف بسوئے معرف باللّام بھی کہ اوّل اور سوم تعریف میں برابر ہیں، اور باقی کم زائد کوئی بھی نہیں، (۶) اور اسمِ موصول کے متعلق شارح 'رضی' نے کہا کہ اس کے موصوف ہونے کی کوئی مثال قطعی دستیاب نہیں ہوئی، (۷) اور معرف باللّام کی صفت صرف تین اشیاء ہوتی ہیں: (الف) معرف باللّام، (ب) اسمِ موصول، (ج) مضاف بسوئے معرف باللّام بلا واسطہ یا بواسطہ **کما مرّ**۔

اور مضاف بسوئے ضمیر اگر موصوف ہو تو اس کی صفت یہ اشیاء ہوتی ہیں: (۱) اسمِ اشارہ، (۲) اسمِ موصول، (۳) معرف باللّام، (۴) مضاف بسوئے ضمیر، (۵) مضاف بسوئے علم، (۶) مضاف بسوئے اسمِ اشارہ، (۷) مضاف بسوئے اسمِ موصول، (۸) مضاف بسوئے معرف باللّام۔

اور مضاف بسوئے علم کی صفت یہ اُمور ہوتے ہیں: (۱) اسمِ اشارہ، (۲) اسمِ موصول، (۳) معرف باللّام، (۴) مضاف بسوئے علم، (۵) مضاف بسوئے اسمِ اشارہ، (۶) مضاف

بسوئے اسمِ موصول، (۷) مضاف بسوئے معرف باللام۔

اور مضاف بسوئے اسمِ اشارہ کی صفت یہ اشیاء ہوتی ہیں: (۱) اسمِ اشارہ، (۲) اسمِ موصول، (۳) معرف باللام، (۴) مضاف بسوئے اسمِ اشارہ، (۵) مضاف بسوئے اسمِ موصول، (۶) مضاف بسوئے معرف باللام۔

اور مضاف بسوئے معرف باللّام کی صفت دو ہوتی ہیں: (۱) معرف باللام، (۲) مضاف بسوئے معرف باللام۔

اور مضاف بسوئے اسمِ موصول کی صفت بھی دو ہوتی ہیں: (۱) معرف باللام، (۲) مضاف بسوئے معرف باللام، یہ تفصیل بر مذہب 'سیبویہ' جس کے جمہور بھی قائل ہیں۔

۳ **قولہ: وانّما التزم الخ**: یہ ایک سوالِ مقدر کا جواب ہے۔

تقریر سوال: یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے سابق میں فرمایا تھا کہ موصوف تعریف میں صفت سے اعلیٰ ہوتا ہے، یا مساوی، اس سے لازم آتا ہے کہ (ذُو اللّام) یعنی لام والا، خواہ لامِ تعریف والا ہو جیسے: معرف باللام، خواہ لامِ زائد والا ہو جیسے: اَلّتِی وغیرہ اسمِ موصول، صفت اسمِ اشارہ ہو سکے، اور مضاف بسوئے ذوالّلام بھی بلکہ اسمِ اشارہ بھی کہ اسمِ اشارہ ان دونوں سے تعریف میں اعلیٰ ہے، اور اسمِ اشارہ کے مساوی، حالانکہ اسمِ اشارہ کی صفت (ذو اللام) ہوتا ہے، نہ مضاف بسوئے ذواللام، نہ اسمِ اشارہ۔

تقریر جواب: یہ ہے کہ اسمِ اشارہ میں باعتبار جنس ابہام ہے، یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مشارٌ الیہ کس جنس سے ہے؟ اس جنسی ابہام کو دور کرنے کے لئے صفت لائی جاتی ہے، یہ جنس ابہام اسمِ اشارہ سے دور نہیں ہوسکتا کہ وہ خود مبہم ہے، لہٰذا اسمِ اشارہ صفت واقع نہیں ہوسکتا، اور نہ یہ بھی مناسب نہیں کہ مضاف بسوئے معرف باللام یا مضاف بسوئے اسمِ موصول سے دور کیا جائے کہ مضاف خود حصولِ تعریف میں محتاج ہوتا ہے، کیونکہ مضاف الیہ سے تعریف حاصل کرتا ہے، تو اس سے رفع ابہام کی طلب محتاج سے سوال کرنے کے مانند ہوئی، جو لائق نہیں، **نظر برآں** رفع ابہام کے لئے دو ہی رہ گئے، معرف باللام اور اسمِ موصول، جس طرح معرف باللام سے ابہام دور ہو کر جنس متعیّن ہو جاتی ہے، اسی طرح اسمِ موصول مع الصلہ سے، اسی لئے ان دونوں کے ساتھ توصیف کا التزام کیا گیا فتأمل۔

؎ **قوله: ومن ثم ضعف الخ:** چونکہ (بابِ هٰذا) کی توصیف کا التزام بیانِ جنس کے ساتھ ابہام دور کرنے کے لئے کیا گیا، **نظر بر آں** ترکیب (**مَرَرْتُ بِهٰذَا الْاَبْيَضِ**) ضعیف قرار پائی، کیونکہ (**اَلْاَبْيَض**) سے کوئی جنس متعیّن نہیں ہوتی کہ وہ کسی ایک جنس کے ساتھ مخصوص نہیں، جیسے: (انسان) کے ساتھ، یا (فرس) وغیرہ کے ساتھ بلکہ بہت سی اجناس کو شامل ہے، تو (**اَلْاَبْيَض**) ابہام میں اسمِ اشارہ کے ساتھ شریک ہوا، پھر اسمِ اشارہ سے ابہام کیسے دور کرے گا، البتہ اسمِ اشارہ سے کمالِ ابہام کو دور کرتا ہے کہ (**اَلْاَسْوَد**) سے ممتاز کردیا، چونکہ من وجہٍ ابہام دور کرتا ہے، **نظر بر آں** یہ ترکیب جائز ہوئی، اور چونکہ اس سے جنس کا تعیّن نہیں ہوتا، **نظر بر آں** یہ ترکیب ضعیف قرار پائی، اور ترکیب (**مَرَرْتُ بِهٰذَا الْعَالِمِ**) حسن قرار پائی، کیونکہ (**اَلْعَالِم**) کے صفت واقع ہونے سے ظاہر ہوا کہ مشار الیہ انسان ہے بایں طور کہ (اشارہ) اور (**مُرُوْر**) نے اس بات پر دلالت کی کہ (مشار الیہ) جن اور فرشتہ نہیں، چونکہ اشارہ محسوس مبصر کی طرف ہوتا ہے، اور یہ دونوں محسوس مبصر نہیں ہوتے، اسی طرح اُن کے پاس سے (**مُرُوْر**) بھی واقع نہیں ہوتا، ان دونوں کے خروج کے بعد (مشار الیہ) میں احتمال ہے کہ وہ ازقبیل جمادات ہو، یا ازقبیل نباتات، یا ازقبیل حیوانات، (**اَلْعَالِم**) کے صفت واقع ہونے سے جنسی ابہام اس طرح دور ہوگیا کہ (مشار الیہ) جنس انسان ہے، کیونکہ عرفاً جمادات، نباتات، اور باقی حیوانات موصوف بعلم نہیں ہوتے، بلکہ (**اَلْعَالِم**) سے اس بات پر بھی دلالت ہوئی کہ وہ جنس انسانِ مذکر کے ضمن میں متحقق ہے، مؤنث کے نہیں، اس لئے کہ (**اَلْعَالِم**) مذکر کا صیغہ ہے۔۱۲

ترکیب

قوله: والمضمر لا یوصف ولا یوصف به: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (**اَلْمُضْمَرُ**) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (**مُضْمَرُ**) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (**لَا يُوْصَفُ**) نفی فعل مضارع مجہول صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (**هو**) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (**لَايُوْصَفُ**) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف علیہ مرفوع محلا، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،

(لَا یُوْصَفُ) نفی فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مصدر (ای لا یوقع الوصف)، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (لَا یُوْصَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر معطوف مرفوع محلاً، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: والموصوف اخصّ اومساو: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمَوْصُوْفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَوْصُوْفِ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (اَخَصُّ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے مبتدا، (اَخَصُّ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (مُسَاوٍ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (مُسَاوٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ومن ثمّ لم یوصف ذو اللّام الّا بمثلہٖ او بالمضاف الی مثلہٖ: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر سکون، (ثَمَّ) اسمِ اشارہ مبنی بر فتح مجرور محلاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو مقدر، (لَمْ) حرفِ جازم مبنی بر سکون، (یُوْصَفُ) فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (ذُوْ) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع تقدیراً بواؤ کہ تلفظ میں بوجہ اجتماعِ ساکنین واؤ ساقط ہوگیا مضاف، (اَللَّامِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (ذُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے ذُو اللَّام، (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر،

(اَلْـمُـضَافِ) میں (ال) بمعنیٰ (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مُـضَـافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الف لام، (اِلٰـی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے ذُو اللَّام، (مِثْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مُـضَـافِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ لغو۔

یاد رہے کہ جار مجرور کو مستثنیٰ مفرغ کہنا مجازاً ہے، حقیقۃً مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے کہ مستثنیٰ ہونا علامت اسم ہے، (لَـمْ یُوْصَفْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو مقدم و مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وانـما التزم وصف باب هٰذا بذی اللّام للابهام: اس میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (اِنَّـمَـا) اداتِ قصر مبنی بر سکون، (اُلْتُـزِمَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (وَصْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (بَـابِ) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مضاف مجرور لفظاً منصوب معنیً بنا بر مفعولیت، (هٰـذَا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (بَـــابِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (بِـا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (ذِیْ) اسمائے ستّہ مکبّرہ سے مجرور تقدیراً مضاف، (اَللَّامِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (ذِیْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (وَصْفُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر نائب فاعل، (ل) حرفِ جار برائے سببیّت مبنی بر کسر، (اَلْاِبْهَـــامِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (اِبْهَـامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اُلْتُـزِمَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومن ثمّ ضعف مررت بهٰذا الابیض وحسن بهٰذا العالم: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر سکون، (ثَمَّ) اسمِ اشارہ مبنی بر فتح مجرور محلاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (ضَعُفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (مَرَرْتُ بِهٰذَا الْاَبْیَض) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً فاعل، (ضَعُفَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (حَسُنَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بِهٰذَا الْعَالِمِ) بتقدیر (مَرَرْتُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل (حَسُنَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: مررت بهٰذا الابيض: میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر، (هٰذَا) میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی برسکون موصوف، (الْاَبْيَضِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اَبْيَضِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (الْاَبْيَضِ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، (هٰـذَا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مررت بهٰذا العالم: میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم، (بَـا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر، (هٰـذَا) میں (هَـا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی برسکون مجرور محلاً موصوف، (الْعَـالِمِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (عَـالِمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف، (الْعَالِمِ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَـرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

العطف

العطف تابع مقصود بالنّسبة مع متبوعه

و یتوسّط بینهٗ وبین متبوعه احد الحروف
العشرة و سیأتی مثل قام زید و عمرو
و اذا عُطِفَ علٰی المضمر المرفوع
المتصل اُكِّدَ بمنفصل نحو ضربتُ انا و
زید اِلَّا اَنْ یقع فصل فیجوز ترکهٗ مثل
ضربت الیوم و زید

ترکیب

قوله: العطف تابع مقصود بالنّسبة مع متبوعه: میں (اَلْعَطْفُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (عَطْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (تَابِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مَقْصُوْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے موصوف، (بَا) حرفِ جار برائے سببیت مبنی بر کسر، (اَلنِّسْبَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (نِسْبَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، اور اگر (بَا) برائے الصاق ہو تب بھی (مقصود) کا ظرفِ لغو ہوسکتا ہے، اور اشکالِ مشہور لازم نہ آئے گا، (مَعَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (مَتْبُوْعِ) مفرد منصرف

صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (هَـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف، (مَتبُـوعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مَـعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (مَقْصُودٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر صفت، (تَابِعٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و يتوسّط بينهٗ وبين متبوعه احد الحروف العشرة:

اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (يَتوَسَّطُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، (بَيْنَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے تَابِع، معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَيْـنَ) زائدہ جس کے لئے بالاتفاق نہ محل، نہ اعراب، بغرض تصحیح عطف لایا گیا ہے كـمـا فى الفوائد الشّافية، (مَتبُوعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے تَابِع، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (بَيْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (اَحَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْـحُرُوْفِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (حُـرُوْفِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف یا معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَلْـعِشْـرُوْنَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عِشْرُوْنَ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت یا عطف بیان یا بدل الکل، (اَلْحُرُوْفِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر یا معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہٗ اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (اَحَـدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (يَتوَسَّطُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وسيأتي: میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (سین) حرفِ استقبال مبنی بر فتح، (يَـأتِـيْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے الحروف العشرة، جو مقام سے مفہوم ہوتا ہے، (يَاتِيْ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل قام زيد و عمرو: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (قَامَ

زَیْدٌ وَ عَمْرٌو) مرادُاللّفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی برضم راجع بسوئے (اَلْعَطْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنی: قَامَ زیدٌ و عمروٌ: میں (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَمْرٌو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ جمہور نحات کے نزدیک (قَامَ) جس طرح (زَیْدٌ) معطوف علیہ کا رافع ہے، اسی طرح (عَمْرٌو) معطوف کا، اور بعض نحویوں کے نزدیک معطوف کا رافع (قَامَ) مقدر ہے، اور بعض کے نزدیک (و) عاطفہ کیونکہ یہ (قَامَ) مقدر کے قائم مقام ہے۔

قوله: واذا عُطِفَ علی المضمر المرفوع المتصل اُكِّدَ بمنفصل نحو ضربتُ انا و زيد اِلَّا اَنْ يقع فصل: میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلًا مبنی برسکون، (عُطِفَ) فعل مضارع مجہول مبنی برفتح، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون، (اَلْمُضْمَرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُضْمَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (اَلْمَرْفُوْعِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَرْفُوْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْمَرْفُوْعِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت اوّل، (اَلْمُتَّصِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُتَّصِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے موصوف، (اَلْمُتَّصِلِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت دوم، (اَلْمُضْمَرِ) موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، (عُطِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

(اُکِّــدَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے اَلْمضمرُ المرفوع المتصل، (بِا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (مُـنْـفَـصِـلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون، (یَـقَـعَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (فَصْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، (یَقَعَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ مجرور محلا (وَقْــتَ) مضاف مقدر کا، (وَقْــتَ) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ، (اُكِّـــدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

نحو ضربتُ انا و زید: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف، (ضَرَبْتُ اَنَا وَ زَیْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَــالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (هــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مُضْمَر مرفوع متصل مؤکد بمنفصل، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ضربتُ انا و زید: میں (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تــا) ضمیر مرفوع متصل بارز مؤکد مرفوع محلا مبنی بر ضم، (اَنـــا) ضمیر مرفوع منفصل تاکید مرفوع محلا مبنی بر سکون بر مذہب کوفیہ، یا (اَنْ) بدون الف مبنی بر فتح اور (الف) برائے اشباع مبنی بر سکون بر مذہب بصریہ، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (زَیْـدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (ضَــرَبْــتُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فیجوز ترکهٗ: میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (یَجُوْزُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب، (تَـرْكُـهٗ) میں (تَـرْكُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف،

(هَــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے تاکید، (تَـرْكُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (يَـجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرطِ مقدر (إذَا كَـانَ الْأَمْرُ كَذَالِكَ) کی شرطِ مقدر اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قـولـه: مثل ضـربـت الـيـوم وزيد: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ضَـرَبْتُ الْيَوْمَ وَ زَيْدٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ترک تاکید بر تقدیر مرفوع متصل، (مِثَـالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ضربت اليوم وزيد: میں (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم معطوف علیہ، (اَلْيَوْمَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (يَـوْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

و اذا عـطـف علىٰ الضمير المجرور اُعيد
الـخـافـض نـحـو مررت بك و بزيد و
المعطوف فى حكم المعطوف عليه ومن
ثم لم يجز فى ما زيد بقائم او قائمًا ولا

ذاهب عمرو الا الرّفع و انما جاز الذی
یطیر فیغضب زید ن الذباب لانّها فاء
السّببیّة واذا عطف علیٰ عاملین مختلفین
لم یجز خلافًا للفرّاء الّا فی نحو فی الدّار
زید و الحجرة عمرٌو خلافًا لسیبویه

ترکیب

قوله: واذا عطف علیٰ الضمیر المجرور اُعید الخافض:

میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون، (عُطِفَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مصدر، (عَلیٰ) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (اَلضَّمِیْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ضَمِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (اَلْمَجْرُوْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَجْرُوْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے موصوف، (اَلْمَجْرُوْرِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلضَّمِیْرِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (عُطِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(أُعِيْدَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْـخَافِضُ) میں (اَلْ) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (خَافِضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (أُعِيْدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرطِ مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحو مررت بك وبزيد: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (مَرَرْتُ بِكَ وَ بِزَيْدٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اعادۂ خافض، (مِثَـــالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

بـر تقدیر ارادۂ معنی: مررت بك وبزيد: میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (بَـا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (كَ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَـا) حرفِ جار زائد مبنی بر کسر، (زَيْـدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَـرَرْتُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والمعطوف في حكم المعطوف عليه: میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض یا عطف مبنی بر فتح، (اَلْـمَعْطُوْفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَـعْطُوْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (حُكْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْـمَعْطُوْفِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِيْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مَـعْطُوْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (عَلٰى) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے الف لام، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَلْـمَعْطُوْفِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل

اور ظرفِ لغو سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، (حُکْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ یا معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومن ثم لم يجز في ما زيد بقائم او قائمًا ولا ذاهب عمرو الا الرّفع: میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر سکون، (ثَمَّ) اسمِ اشارہ مبنی بر فتح مجرور محلاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو مقدم، (لَمْ) حرفِ جازم مبنی بر سکون، (يَجُزْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ) بتقدیر (وَلَا ذَاهِبٌ عَمْرٌو) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (قَائِمًا وَ لَا ذَاهِبٌ عَمْرٌو) بتقدیر (مَا زَيْدٌ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی بر سکون، (اَلرَّفْعُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (رَفْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ مفرغ ہو کر فاعل، (لَمْ يَجُزْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم و موخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ما زيد بقائم ولا ذاهب عمرو:
میں (مَا) مشابہ بلیس مبنی بر سکون، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مَا، (بَا) حرفِ جار زائد مبنی بر کسر، (قَائِمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر خبریّت اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ مَا، (قَائِمٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، (مَا) مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا) حرفِ نفی غیر عامل مبنی بر سکون، (ذَاهِبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسمِ ثانی، (عَمْرٌو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل قائم مقام خبر، مبتدا کی قسمِ ثانی اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر

جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ما زید قائمًا ولا ذاهب عمرو: اس میں (مَا) مشابہ بلیس مبنی بر سکون، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مَا، (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ مَا، (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، (مَا) مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا) حرفِ نفی غیر عامل مبنی بر سکون، (ذَاهِبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر مبتدا کی قسمِ ثانی، (عَمْرٌو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل قائم مقام خبر، مبتدا کی قسمِ ثانی اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وانما جاز الذی یطیر فیغضب زید ن الذباب لانها فاء السّببیّة: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اِنَّمَا) اداتِ قصر مبنی بر سکون، (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلَّذِیْ یَطِیْرُ فَیَغْضَبُ زَیْدُ ن الذُّبَاب) مراد اللفظ مرفوع تقدیرا فاعل، (ل) حرفِ استیناف برائے سببیّت مبنی بر کسر، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (ھَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے فائے فَیَغْضَبُ، (فَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (اَلسَّبَبِیَّةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (سَبَبِیَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (جَازَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: الذی یطیر فیغضب زید ن الذباب:

اس میں (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (یَطِیْرُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب، (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (یَطِیْرُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(اَلَّذِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلا، (اَلذُّبَابُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد

خارجی مبنی بر سکون، (ذُبَابٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) برائے سببیت مبنی بر فتح، (یَغْضَبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (یَغْضَبُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: واذا عطف علٰی عاملین مختلفینِ لم یجز خلافًا للفرّاء الّا فی نحو فی الدّار زید والحجرة عمرو: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اذا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون، (عُطِفَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مصدر، (علٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (عَامِلَیْنِ) مثنیٰ مجرور بیائے ماقبل مفتوح موصوف، (مُخْتَلِفَیْنِ) مثنیٰ مجرور بیائے ماقبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (ھُمَا) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم بسوئے موصوف، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مُخْتَلِفَیْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ جس کا مضاف الیہ (مَعْمُولَیْ) مقدر، مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (عُطِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(لَمْ) حرفِ جازم مبنی بر سکون، (یَجُزْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مجزوم لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عطف مذکور، (الَّا) حرفِ استثنار مبنی بر سکون، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (نَحْوِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف، (فِی الدَّارِ زَیْدٌ وَالْحَجْرَةِ عَمْرٌو) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ لغو، (لَمْ یَجُزْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرطِ مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: فی الدّار زید والحجرة عمرو:

میں (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلدَّارِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (دَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ اوّل، (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْحُجْرَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی بر سکون، (حُجْرَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف اوّل، (عَمْرٌو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوفِ دوم، (اَلدَّارِ) معطوف علیہ اوّل اپنے معطوفِ اوّل سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَانِ) مقدر کا، (ثَابِتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَانِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (زَيْدٌ) معطوف علیہ دوم اپنے معطوفِ دوم سے مل کر مبتدئے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

خلافًا للفرّاءِ: میں (خِلَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی جس کا فعل (خَالَفَ) محذوف وجوباً، (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے غائب مبہم، (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(ل) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر کسر، (اَلْفَرَّاءِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (فَرَّاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِرَادَتِيْ) محذوف، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (اِرَادَتِيْ) میں (اِرَادَةِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت، (يَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبیّنہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: خلافًا لسيبويه: میں (خِلَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی جس کا فعل (خَالَفَ) محذوف وجوباً، (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے غائب بہم، (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(ل) حرف جار برائے تبیین مبنی برکسر، (سِیبَوَیْہ) مرکب صوتی جس کا جزِ اوّل مبنی بر فتح، اور جزِ دوم مبنی برکسر مجرور محلا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا مقدر (ھو)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے خلاف، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

التّاکید

التّاکید تابع یقرّر امر المتبوع فی النسبة

او الشمول وهو لفظیّ ومعنویّ فاللفظیّ

تکریر اللّفظ الاوّل مثل جاءنی زید زید

ویجری فی الالفاظ کلّها والمعنوی

بالفاظ محصورة وهی نفسهٗ وعینهٗ و

کلاهما وکلّهٗ واجمع واکتع وابتع و

ابصع فالاوّلان یعمّان باختلاف صیغتهما

و ضمیرهما تقول نفسهٗ و نفسها و انفسهما و انفسهم و انفسهن و الثّانی للمثنّٰی نحو کلاهمَا و کلتَاهمَا و الباقی لغیر المثنّٰی باختلاف الضّمیر فی کلّهٖ و کلّها و کلّهم و کلّهن والصّیغ فی البواقی

ترکیب

قوله: التّاکید تابع یقرّر امر المتبوع فی النّسبة او الشّمول:
میں (اَلتَّاکِیْدُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (تَاکِیْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (تَابِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (یُقَرِّرُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (اَمْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (اَلْمَتْبُوْعِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَتْبُوْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکونِ مقدر، (اَلنِّسْبَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (نِسْبَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلشُّمُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (یُقَرِّرُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع

محلا، (تَابِعٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهو لفظيٌّ ومعنويٌّ: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلتَّاكِيْد، (لَفْظِيٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (لَفْظِيٌّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَعْنَوِيٌّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (مَعْنَوِيٌّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فاللفظيّ تكرير اللّفظ الاوّل: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اَللَّفْظِيُّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لَفْظِيٌّ) مفرد منصرف صحیح جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مبتدا، (تَكْرِيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف، (اَللَّفْظِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لَفْظِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف منصوب محلا بنا بر مفعولیت، (اَلْاَوَّلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَوَّلِ) غیر منصرف مجرور لفظا بکسرہ اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَللَّفْظِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (تَكْرِيْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل جاء ني زيد زيد: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (جَاءَنِيْ زَيْدٌ زَيْدٌ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اَللَّفْظِيْ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: جاء ني زيد زيد: میں (جَاءَ) فعل ماضی

معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برسکون، (زَیۡدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مؤکد، (زَیۡدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ویجری فی الالفاظ کلّها: میں (و) حرفِ اعتراض یا عطف مبنی بر فتح، (یَجۡرِیۡ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَللَّفۡظِیّ، (فِیۡ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلۡاَلۡفَاظِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے استغراق مبنی بر سکون، (اَلۡفَاظِ) جمع مکسّرہ منصرف مجرور لفظاً مؤکد، (کُلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اَلۡاَلۡفَاظ، (کُلِّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید، (اَلۡاَلۡفَاظِ) مؤکد اپنی تاکید سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (یَجۡرِیۡ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا یا معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والمعنویّ بالفاظ محصورة: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلۡمَعۡنَوِیُّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَعۡنَوِیُّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَلۡفَاظِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً موصوف، (مَحۡصُوۡرَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، اور بعض نسخوں میں (مَخۡصُوۡصَةٍ) بہرکیف اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَحۡصُوۡرَةٍ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلۡفَاظِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهی نفسهٗ وعینهٗ وکلاهما وکلّهٗ واجمع واکتع وابتع وابصع: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح

راجع بسوئے اَلفَاظِ مَحصُورَۃ ،(نَفسُہٗ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا خواہ (نَفس) پرنصب ہو یا جر یا رفع کہ یہاں پر (نَفسُہٗ) مجموعہ مراد ہے، اور وہی مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عَینُہٗ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا کَـمَا مَـرّ معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (کِلاَھُـمَـا) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا کہ مجموعہ مراد ہے، (نَـفس) کی طرح، (کِلاَ) میں تینوں احتمال نہیں، یہ صرف حالت رفع سے حکایت ہے معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (کُلُّہٗ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا کَمَا مرّ معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَجْمَعُ) مراد اللّفظ غیر منصرف بوجہ علمیّت برائے خود وزنِ فعل مرفوع لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَکْتَـعُ) مراد اللّفظ غیر منصرف مرفوع لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَبْتَـعُ) مراد اللّفظ غیر منصرف مرفوع لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَبْـصَـعُ) مراد اللّفظ غیر منصرف مرفوع لفظًا معطوف، (نَـفْسُـہٗ) معطوف علیہا اپنے تمام معطوفات سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فالاوّلان يعمّان باختلاف صيغتهما و ضميرهما:

اس میں (فَـــا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اَلاَوَّلاَن) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَوَّلاَن) مثنّی مرفوع بالف اسمِ تفصیل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (ھُمَا) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوفِ مقدر (اَلــلَّـفـظَـان)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (اَوَّلاَن) اسمِ تفصیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (یَـعُـمَّان) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع باثباتِ نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا، (بَـــا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اِختِلاَفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مصدر مضاف، (صِیغَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مرفوع محلًا بنا بر فاعلیّت مضاف الیہ مضاف، (ھِـمَـا) میں (ھَـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (صِـیـغَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ضَـمِیرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مرفوع محلًا بنا بر فاعلیّت مضاف، (ھِـمَـا) میں (ھَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا، (ضَـمِـیرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (خِلاَفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر

ظرفِ لغو، (یَعُمَّان) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: تقول نفسهٗ و نفسها و انفسهما و انفسهم و انفسهن: میں (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (نفسهٗ نفسها انفسهما انفسهم انفسهن) جملہ برفع سین یا نصب یا بجر مراد اللّفظ منصوب تقدیراً مقولہ یعنی مفعول بہ، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والثّاني للمثنّى: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِيْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثَانِيْ) اسم منقوص مرفوع تقدیراً مبتدا، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْمُثَنّٰى) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُثَنّٰى) اسم مقصور مجرور تقدیراً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحو كلاهما و كلتا هما: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (كِلَاهُمَا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (كِلْتَاهُمَا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ثانی کا برائے مثنیٰ ہونا، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والباقي لغير المثنّى باختلاف الضّمير في كلّه وكلّها و كلّهم و كلّهن و الصّيغ في البواقي: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْبَاقِيْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (بَاقِيْ) اسم منقوص مرفوع تقدیراً مبتدا، (ل)

حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْمُثَنّٰی) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُثَنّٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اِخْتِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلضَّمِیْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ضَمِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلصِّیَغِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (صِیَغِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت معطوف، (اَلضَّمِیْرِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت مبنی بر سکون، (کُلِّهٖ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کُلِّهَا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کُلُّهُمْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کُلُّهُنَّ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (کُلُّهٗ) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فِــیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون مقدر، (اَلْبَوَاقِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (بَوَاقِیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو، (اِخْتِلَافِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

نحو اجمع جمعاء اجمعونْ جمع و لا
يؤكّد بكلّ و اجمع الاّ ذو اجزاء يصحّ
افتراقها حسًّا او حكمًا نحو اكرمت

القوم كلّهم واشتريت العبد كلّه بخلاف
جاء زيد كلّه واذا اُكِّدَ المضمر المرفوع
المتصل بالنّفس والعين اُكِّد بمنفصل
مثل ضربت انت نفسك واكتع واخواه
اتّباع لاجمع فلا تتقدّم عليه و ذكرها
دونه ضعيف

ترکیب

قوله: نحو اجمع جمعاء اجمعون جمع: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَجمع جمعاء اجمعون جمع) بر سبیل تعدد سب کے سب مبنی برسکون مجرور محلاً نزد مصنف، اور زمخشری کے نزدیک معرب (موقوف برسکون) مجرور تقدیراً، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اختلاف صیغ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، بعض نسخوں میں لفظ (نَحو) نہیں، اس تقدیر پر مبتدائے محذوف (هِيَ) کی خبر جس کا مرجع (اَلصِّيَغ) تو مرفوع محلاً یا تقدیراً کما مرّ یا مفعول، (اَعْنِی) مقدر یا مقولہ وتقول مقدر تو منصوب محلاً یا تقدیراً یا (اَلصِّيَغ) کا عطف بیان یا بدل الکل تو مجرور محلاً یا تقدیراً۔

قوله: ولا یؤکّد بکلّ واجمع الّا ذواجزاء یصحّ افتراقها حسًّا او حکمًا: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (لَا یُؤَکَّدُ) نفی فعل مضارع مجہول صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، (بَـا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (کُلِّ) مراد اللفظ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا باتنوین، اگر بتاویل (کَلِمَة) لیں تو غیر منصرف بوجہ علمیت وتانیث پس مجرور بفتح بغیر تنوین معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَجْمَعُ) مراد اللفظ غیر منصرف بوجہ علمیّت اور وزنِ فعل مجرور بفتح معطوف، (کُلُّ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی بر سکون، (ذُوْ) اسمائے ستہ مکبّرہ سے مرفوع بواو ماقبل مضموم مضاف، (اَجْزَاءٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظًا موصوف، (یَصِحُّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظًا صیغہ واحد مذکر غائب، (اِفْتِرَاق) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت مبنی بر سکون راجع بسوئے موصوف، (حِسًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (حُکْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز نسبت، (اِفْتِرَاقُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور تمیز سے مل کر فاعل، (یَصِحُّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلًا، (اَجْزَاءٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (ذُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر نائب فاعل، (لَا یُؤَکَّدُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحو اکرمت القوم کلّهم واشتریت العبد کلّه: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اَکْرَمْتُ الْقَوْمَ کُلَّهُمْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کُلَّهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهٗ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے تاکید ذو اجزائے مذکورہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنی: اکرمت القوم کلّهم: اس میں

(اَکْرَمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم، (اَلْقَوْمَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (قَوْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مؤکد، (کُلَّ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (هُمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے اَلْقَوْم، (م) علامت جمع مذکر مبنی برسکون، (کُلَّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر مفعول بہ، (اَکْرَمْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اشتریت العبد کلّه: میں (اِشْتَرَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَـا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم، (اَلْعَبْدَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (عَبْدَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مؤکد، (کُلَّ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے اَلْعَبْد، (کُلَّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر مفعول بہ، (اِشْتَـرَیْـتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: بخلاف جاء زيد كلّه: میں (بَـا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر، (خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (جَـاءَ زَیْدٌ کُلُّـهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً منصوب محلا بنا برمفعولیّت مضاف الیہ، (خِلَافِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَان) مقدر کا، (ثَابِتَان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (م) حرف عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (ثَابِتَان) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هٰذَان) مقدر کی، جس میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذَان) اسمِ اشارہ مبنی برکسر مرفوع محلا مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذا اُکِّدَ المضمر المرفوع المتصل بالنّفس والعين اُکِّد بمنفصل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مبنی برسکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلا، (اُکِّدَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْـمُضْمَرُ) میں

(ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُضْمَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْمَرْفُوْعُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَرْفُوْع) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (اَلْمَرْفُوْعُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت اوّل، (اَلْمُتَّصِلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُتَّصِلِ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْمُتَّصِلُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر نائب فاعل، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَلنَّفْسِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (نَفْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْعَیْنِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَیْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَلنَّفْسِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اُكِّدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(اُكِّدَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے المضمرُ المرفوع المتّصل، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (مُنْفَصِلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اُكِّدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرطِ مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل ضربت انت نفسك: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ضَرَبْتَ اَنْتَ نَفْسَكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدا مقدر کی، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے تاکید بمنفصل، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنی: ضربتَ انتَ نفسك: میں (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح مؤکَّد، (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل تاکید لفظی مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح،

(نَفس) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح، (نفس) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرتا کید معنوی، مؤکد اپنی تاکید لفظی ومعنوی سے مل کر فاعل، (ضربت) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ صحت عطف کے لئے تاکید بضمیر منفصل ہی واجب نہیں بلکہ فصل بھی کفایت کرتا ہے، اگر چہ بذریعہ حرف زائد ہو، جیسے: زَیْدٌ جَاءَ فِی یَوْمِ الْجُمْعَةِ نَفْسُهٗ، اور زَیْدٌ ضَرَبَ بِنَفْسِہٖ اسی قبیل سے، یہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ۔

قوله: واکتع واخواہ اتباع لاجمع: میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح، (اَکْتَعُ) غیر منصرف بوجہ علمیّت برائے خود اور وزنِ فعل مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَخَوَا) مثنیٰ مرفوع بالف مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَکْتَعُ، (اَخَوَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (اَکْتَعُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، (اِتْبَاعٌ) جمع مکسر منصرف، (تَابِعٌ) کی مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُنَّ) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَکْتَع و اَخَوَاہ بتاویل کلمات (نونِ مشدّد) علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح، (ل) حرفِ جار برائے تقویت مبنی بر کسر، (اَجْمَعُ) غیر منصرف بوجہ علمیّت برائے خود اور وزنِ فعل مجرور لفظاً بفتح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِتْبَاعٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فلا تتقدّم علیه: اس میں (فا) فصیحہ مبنی بر فتح، (لَا تَتَقَدَّمُ) نفی فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَکْتَعُ وَ اَخَوَاہُ، (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اَجْمَعُ، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (لَا تَتَقَدَّمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وذکرھا دونه ضعیف: میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (ذِکْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبارِ محل قریب منصوب باعتبارِ محل بعید

بنا بر مفعولیت، (دُوْنَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (هَــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَجْـمَـعْ، (دُوْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (ذِكْرُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مبتدا، (ضَعِيْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ضَـعِيْفٌ) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

البدل

البدل تابع مقصود بمَا نُسِبَ الیٰ المتبوع
دونهٗ وهو بدل الكل والبعض والاشتمال
والغلط فالاوّل مدلولهٗ مدلول الاوّل
والثّانى جزءهٗ والثّالث بينهٗ وبين الاوّل
ملابسة بغيرهما والرّابع اَنْ تَقْصِد اليه
بعد ان غلطت بغيرهٖ ويكونان معرفتين
ونكرتين ومختلفتين واذا كان نكرة من

معرفةٍ فالنّعت مثل بالنّاصية ناصيةٍ كاذبة

ترکیب

قوله: البدل تابع مقصود بمَا نُسِبَ الیٰ المتبوع دونهٗ: میں
(اَلْبَدَلُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (بَدَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (تَابِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مَقْصُوْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (بِا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون، (نُسِبَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی برسکون، (اَلْمَتْبُوْع) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَتْبُوْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (نُسِبَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت تو مجرور محلاً یا صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (دُوْنَ) اسمِ ظرف منصوب محلاً لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَتْبُوْع، (دُوْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (مَقْصُوْدٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، (تَابِعٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهو بدل الكل والبعض والاشتمال والغلط: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے اَلْبَدَل، (بَدَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْکُلِّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (کُلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (بَدَلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (وِ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (بَدَلُ) مقدر جو مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْبَعْضِ) میں (ال) حرفِ

تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (بَعْضِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (بَدَلُ) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (بَــدَلُ) مقدر جو مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْاِشْتِمَالِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اِشْتِمَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (بَـدَلُ) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (بَـدَلُ) مقدر جو مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْـغَلَطِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (غَلَطِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (بَدَلُ) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (بَدَلُ الْكُلِّ) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فالاوّل مدلوله مدلول الاوّل: میں (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح، (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْبَدَل)، (اَلْاَوَّلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (مَدْلُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (مَدْلُوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے دوم، (مَـدْلُـوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اَوَّلُ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلـلَّـفْظِ)، (اَلْاَوَّلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (مَـدْلُـوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدائے دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والثانی جزءه: میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِی) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (ثَـانِی) اسم منقوص مرفوع تقدیراً مبتدا، (جُزْءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْاَوَّل، (جُزْءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: والثّالث بینهٗ وبین الاوّل ملابسة بغیرهما: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّالِثُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثَالِثٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (بَیْنَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل معطوف علیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَیْنَ) زائد نہ عامل، نہ معمول برائے تصحیح عطف، (اَلْاَوَّلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَوَّلِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَللَّفْظِ)، (اَلْاَوَّلِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (بَیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف، (مُلَابَسَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هِمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے کُلِّیَّةً و جُزْئِیَّةً جو ماقبل سے مفہوم ہوتی ہے، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (مُلَابَسَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: والرّابع انْ تقصِد الیه بعد ان غلطت بغیرهٖ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلرَّابِعُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (رَابِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون، (تَقْصِدَ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح اور بر قولِ فرّاء اور (اَنْتَ) بتمامہ ضمیر، اور بر قولِ بعض دیگر (تَا) ضمیر اور (اَنْ) حرفِ عماد، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْبَدَل، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (بَعْدَ) اسمِ ظرف زمان منصوب لفظاً مضاف، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی

مبنی برسکون، (غَلَطْتَ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون منصوب محلا صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْبَدَل) (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو (غَلَطْتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (تَقْصِدْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغواور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ (اَلثَّانِیْ) کو (اَلْاَوَّل) پر معطوف قرار دیں، اور اس کی خبر پر اس کی خبر، اسی طرح (اَلثَّالِث) اور (اَلرَّابِع) اور اس کی خبروں پر۔

قولہ: ویکونان معرفتین ونکرتین ومختلفتین: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یَکُوْنَان) فعل مضارع معروف مرفوع باثبات نون صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ تثنیہ مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم مرفوع محلا مبنی برسکون راجع بسوئے اَلْبَدَل وَالْمُبْدَل مِنْه، (مَعْرِفَتَیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نَکِرَتَیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُخْتَلِفَیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنَان، (مُخْتَلِفَیْن) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، (مَعْرِفَتَیْن) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، (یَکُوْنَان) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: واذا کان نکرة من معرفةٍ فالنّعت: اس میں (و) حرفِ اعتراض مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مبنی برسکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلا، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلْبَدَل، (نَکِرَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف، (مِنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی برسکون، (مَعْرِفَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا مُبْدَلَةً کا، (مُبْدَلَةً) مفرد منصرف صحیح

منصوب لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِــيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُبْدَلَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (نَكِرَةً) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (كَــانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (اَلــنَّعْتُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (نَعْتُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا، (وَاجِبٌ) مقدر جو مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (وَاجِبٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یہ احتمال بھی ہے کہ (اَلــنَّعْتُ) فعل مقدر (يَــجِبُ) کا فاعل قرار دیا جائے، یا (اَلْوَاجِبُ) مبتدا مقدر کی خبر۔

قوله: مثل بـالنّاصية ناصيةٍ كاذبة: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (بِـالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیرا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (مِثَالُهُ) مقدر کی، (مِثَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے نعت، بر تقدیر ابدال نکرہ و معرفہ، (مِثَالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: بالنّاصية ناصيةٍ كاذبة: میں (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَلــنَّاصِيَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (نَاصِيَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مبدل منہ، (نَاصِيَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف، (كَاذِبَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِــيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (كَاذِبَةٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (نَاصِيَةٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل الکل، (اَلنَّاصِيَةِ) مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو لَنَسْفَعًا کا جو قرآنِ کریم میں مذکور ہے۔۱۲

و یکونان ظاهرین ومضمرین ومختلفین ولا یبدل ظاهر من مضمر بدل الکل الّا من الغائب نحو ضربتهٗ زیدًا

ترکیب

قوله: ویکونان ظاهرین ومضمرین ومختلفین: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یَـکُـوْنَـان) فعل مضارع معروف مرفوع باثباتِ نون صحیح باضمیر بارز صیغہ تثنیہ مذکر غائب (فعل ناقص) اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم، (ظَاهِرِیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُـضْـمَـرِیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح معطوفِ دوم، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُخْتَلِفَیْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ یَکُوْن، (مُـخْـتَـلِـفَـیْـنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، (یَـکُـوْنَـانِ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا یبدل ظاهر من مضمر بدل الکل الّا من الغائب نحو ضربتهٗ زیدًا: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا یُبْدَلُ) نفی فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (ظَاهِرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (مِنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون، (مُـضْـمَـرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً مفعول بہ غیر صریح ہونے کی بناپر، جار مجرور سے مل کر مبدل منہ، (بَدَلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف، (اَلْکُلِّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (کُلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (بَدَلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

مفعولِ مطلق نوعی، (الّا) حرفِ استثنار مبنی بر سکون، (مِنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون، (اَلْغَائِبِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (غَائِبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلًا بنا بر مفعولیّت غیر صریح، جار مجرور سے مل کر بدل البعض، (مِنْ مُضْمَرٍ) مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر ظرفِ لغو، (لَا یُبْدَلُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ جار مجرور کو مبدل منہ اور بدل کہنا مجازًا ہے، حقیقۃً مبدل منہ اور بدل مجرور ہوتا ہے، اور بہتر یہ ہے کہ (مُضْمَر) کو مبدل منہ قرار دیں، اور (مِنَ الْغَائِب) میں (مِنْ) کو زائد غیر عامل معاد برائے تحسین احتمال مختار کہ کہ یہاں پر مابعد (الّا) میں دو احتمال ہیں، نصب بنا بر استثنار اور خبر بنا بر ابدال اور (اَلْغَائِب) کو بدل البعض جیسے ماقبل میں (بَیْنَ) ثانی کو زائد غیر عامل معاد برائے تصحیح عطف قرار دیا تھا، اس تقدیر پر قول بالمجاز نہ رہے گا، البتہ (مِنْ) کی زیادت اثبات میں لازم آئے گی جو بر مسلک کوفیہ صحیح ہے، **ھٰذا ما یحضر بالبال واللّٰہ تعالٰی اعلم بصحة المقال**۔

قولہ: نحو ضربتہٗ زیدًا: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ضَرَبْتُهٗ زَیْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدا مقدر کی جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ابدال ظاہر از غائب، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ضربتہٗ زیدًا: میں (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم، (ھَا) ضمیر منصوب متصل مبدل منہ منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب، (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً بدل الکل، مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مفعول بہ، (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

عطف البیان

عطف البیان تابع غیر صفة یوضح

متبوعه نحو اقسم باللّٰه ابو حفص عمر
و فصلهٗ من البدل لفظًا فی مثل انا ابن
التّارك البكریّ بشرٍ

ترکیب

قوله: عطف البیان تابع غیر صفة یوضح متبوعهٗ: اس میں (عَطْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اَلْبَیَان) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (بَیَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (تَابِعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا موصوف، (غَیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (صِفَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اوّل، (یُوْضِحُ) از بابِ افعال فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (مَتْبُوْعَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (یُوْضِحُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت دوم مرفوع محلًا، (تَابِعٌ) موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحو اقسم باللّٰه ابو حفص عمر: میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (هو) مبتدا مقدر کی جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے عطف بیان، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: اقسم باللّٰہ ابو حفص عمر: میں (اَقْسَمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَا) حرفِ جار برائے قسم مبنی بر کسر، (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَبُوْ) اسمائے ستہ مکبّرہ سے مرفوع بواو مضاف، (حَفْصٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (اَبُوْ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (عُمَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً عطف بیان، معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر فاعل، (اَقْسَمَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وفصلهُ من البدل لفظًا في مثل انا ابن التّارك البكريّ بشرٍ: میں (و) حرفِ اعتراض مبنی بر فتح، (فَصْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبارِ محل قریب منصوب باعتبارِ محل بعید بنابر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے عطف البیان، (مِنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْبَدَلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (بَدَلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز نسبت، (فَصْلُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو اور تمیز نسبت سے مل کر مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (مِثْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (انا ابنُ التّارِكِ البِكْرِيّ بشرٍ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: انا ابن التّارك البكريّ بشرٍ: میں (اَنَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح، الف برائے بیان حرکت نون نزد بصریہ کہ اگر یہ نہ ہو تو حالتِ وقف میں (اَنْ) مصدریہ سے ملتبس ہو جائے گا، اور مبنی بر سکون نزد کوفیہ کہ الف ان کے نزدیک جزوِ کلمہ ہے، (اِبْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلتَّارِكِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (تَارِكِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

بسوئے الف لام،(اَلْبِکْرِیّ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون،(بِکْرِیِّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت معطوف علیہ،(بِشْـرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً عطف بیان، (اَلْبِکْرِیِّ) معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر مضاف الیہ،(تَارِكِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر جملہ مضاف الیہ،(ابْـنُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یہ مصرع اوّل تھا، اور مصرع ثانی یہ ہے:

علیه الطیر ترقبهٗ وقوعًا: اس میں (علیه الطّیر) جملہ ظرفیہ یا اسمیہ (اَلْبِکْرِیِّ) سے حال ہے، اگر (اَلتَّارِكِ) متعدی بیک مفعول ہو، اور اگر بمعنی (المصیر) متعدی بدو مفعول ہے تو مفعولِ ثانی، اور (وقوعًا) جمع (وَاقِع) ہے، (ترقب) کہ ضمیر فاعل سے حال ہے۔۱۲

﴿المبنی﴾

المبنیّ ماناسب مبنیّ الاصل او وقع غیر
مرکب و القابه ضمّ وفتح وکسر و وقف
و حکمه ان لا یختلف آخرهٗ لاختلاف
العوامل و هی المضمرات و اسماء
الاشارة و الموصولات و المرکبات

و الکنایات و اسماء الافعال و الاصوات

و بعض الظروف

ترکیب

قوله: المبنیّ ماناسب مبنیّ الاصل او وقع غیر مرکب:

میں (اَلْمَبْنِیُّ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَبْنِیُّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (مَا) موصولہ یا موصوفہ مبنی برسکون، (نَاسَبَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مَا، (مَبْنِیَّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً مضاف، (اَلْاَصْلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اَصْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (مَبْنِیَّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (نَاسَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون، (وَقَعَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب بمعنی (صَارَ) فعل ناقص، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم علی اختلاف القولین راجع بسوئے مَا، (غَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (مُرَکَّبٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (غَیْرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (وَقَعَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، اور اگر (وَقَعَ) فعل تام ہوتو (غَیْرَ مُرَکَّبٍ) اس کی ضمیر مستتر فاعل سے حال ہوگا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والقابه ضمّ وفتح و کسر و وقف: میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلْقَابُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے

اَلْـمَبْنِيّ ،(اَلْقَابُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا،(ضَمٌّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح،(فَتْحٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف،(و) حرف عطف مبنی بر فتح،(کَسْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف،(ضَمٌّ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وحكمه ان لا يختلف آخرهُ لاختلاف العوامل:
میں(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،(حُكْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف،(هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْمَبْنِي،(حُكْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا،(اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون،(لَا يَخْتَلِفُ) نفی فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب،(آخِرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف،(هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اَلْـمَبْنِي،(آخِرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل،(ل) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر کسر،(اِخْتِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف،(اَلْعَوَامِلِ) میں(ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون،(عَوَامِلِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ مرفوع محلاً بنا بر فاعلیت مضاف الیہ،(اِخْتِلَافِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو،(لَا يَخْتَلِفُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں،(اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهي المضمرات واسماء الاشارة والموصولات والمركّبات والكنايات واسماء الافعال والاصوات وبعض الظروف: میں(و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح،(هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْمَبْنِيّ، تانیث باعتبارِ خبر ہے،(اَلْمُضْمَرَاتُ) میں(ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُضْمَرَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً معطوف،(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،(اَسْمَاءُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف،(اَلْاِشَارَةِ) میں(ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون،(اِشَارَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ،(اَسْمَاءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف،(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،(اَلْمَوْصُوْلَاتُ)

میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَوْصُوْلَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمُرَكَّبَاتُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُرَكَّبَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْكِنَايَاتُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (كِنَايَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَسْمَاءُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْاَفْعَالِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اَفْعَالِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ، (اَسْمَاءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْاَصْوَاتُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اَصْوَاتُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَعْضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (الظُّرُوْفِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (ظُرُوْفِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ، (اَلْمُضْمَرَاتِ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ ان سب کو بر سبیل تعداد ساکن الاواخر بھی پڑھ سکتے ہیں، اس تقدیر پر ماتن علیہ الرحمہ کے نزدیک مرفوع محلاً ہوں گے، کیونکہ اسمائے معدودہ ان کے مسلک پر مبنی ہیں، اور زمخشری کے مسلک پر مرفوع تقدیراً، کیونکہ اس کے نزدیک معرب ہیں۔۱۲

﴿المضمر﴾

المضمر ما وضع لمتكلّم او مخاطب او غائب تقدّم ذكرهٗ لفظًا او معنًى او حكمًا وهو متّصل ومنفصل فالمنفصل المستقلّ

بـنـفسهٖ و المتّصل غير المستقلّ و هو
مـرفوع و منصوب و مجرور فالاوّلان
متّـصل و منفصل و الثّالث متّصل فقط
فذالك خمسة انواع الاوّل ضَرَبْتُ و
ضُرِبْتُ الٰى ضَرَبْنَ و ضُرِبْنَ والثّانى اَنَا
الـٰى هُنّ و الثّالث ضَرَبَنى الٰى ضَرَبهنّ
و اِنّنى الٰى اِنّهنّ و الرّابع ايّاى الٰى ايّاهنّ
والخامس غلامى ولى الٰى غلامهنّ و لهنّ

ترکیب

قوله: الـمـضـمـر ما وضع لِمتكلّم او مخاطب او غائب تـقدّم ذكرهٗ لفظًا او معنى او حكـمًا: اس میں (اَلْمُضْمَرُ) جس میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُـضـمـرٌ) مفرد، صرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (مَـا) موصوفہ یا موصولہ مبنی

برسکون، (وُضِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مَا، (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (مُتَکَلِّم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون، (مُخَاطَبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون، (غَائِبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (تَقَدَّمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (ذِکْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا باعتبارِ محل قریب منصوب باعتبارِ محل بعید بنا بر مفعولیت، اگر مصدر مبنی للفاعل اور اگر مبنی للمفعول ہو تو مرفوع، (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکون، (مَعْنًی) اسمِ مقصور منصوب تقدیرًا معطوف، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی برسکون، (حُکْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا معطوف، (لَفْظًا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر تمیز نسبت اضافی، (ذِکْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ اور تمیز نسبت سے مل کر فاعل، (تَقَدَّمَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلًا، (غَائِبِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (مُتَکَلِّمِ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (وُضِعَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلًا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وھو متصل ومنفصل: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اَلْمُضْمَر، (مُتَّصِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (مُتَّصِلٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُنْفَصِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (مُنْفَصِلٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فالمنفصل المستقلّ بنفسہ: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح،

(اَلْـمُـنْـفَصِلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُـنْـفَصِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (اَلْـمُسْتَقِلُّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُسْتَقِلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا، (بَـا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برسکون، (نَـفْـسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے مبتدا، (نَـفْـسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَلْـمُسْتَـقِـلُّ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، یہ بھی جائز ہے کہ (بِنَفْسِهٖ) کی (بَا) کو زائد قرار دے کر (نَفْسِهٖ) کو (اَلْمُسْتَقِلُّ) کی ضمیر فاعل کے لئے تاکید معنوی قرار دیں، اس تقدیر پر لفظ (نَفْسِ) مجرور لفظاً اور مرفوع محلاً ہوگا۔

قوله: والمتّصل غير المستقلّ: میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلْمُتَّصِلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُتَّـصِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (غَيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْـمُسْتَــقِــلِّ) میں میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُسْتَقِلِّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (غَيْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعرب نہیں۔

قوله: وهو مرفوع و منصوب ومجرور: میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے اَلْـمُـضْـمَر، (مَرْفُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا، (مَرْفُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مَنْصُوْبٌ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا، (مَـنْـصُـوْبٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مَجْرُوْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا، (مَـجْـرُوْرٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (مَـرْفُـوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا،

جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فالاوّلان متّصل ومنفصل: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی برفتح، (اَلْاَوَّلَانِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اَوَّلَان) مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ تفضیل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْقِسْمَان)، (اَلْاَوَّلَان) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (مُتَّصِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا جو مؤوّل مفرد ہے مثل کل واحد منہا، (مُتَّصِلٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مُنْفَصِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا، (مُنْفَصِلٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: والثّالث متّصل فقط: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلثَّالِثُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (ثَالِثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (مُتَّصِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (مُتَّصِلٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

فقط: میں (فَا) فصیحہ مبنی برفتح، (قَطْ) اسمِ فعل بمعنی (اِنْتَهِ) فعل امر حاضر معروف، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (قَطْ) اسمِ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اذا حکمت بالاتصال) شرط مقدر اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فذالك خمسة انواع: میں (فَا) برائے بیانِ میزان مبنی برفتح، (ذَا) اسم اشارہ مبنی برسکون مبتدا مرفوع محلا، (ل) حرفِ تبعید مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (كَ)

حرفِ خطاب مبنی بر فتح،(خَمْسَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیز مضاف،(اَنْوَاعٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ،(خَمْسَةُ) ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ اور فقیر کاتب الحروف کے نزدیک نتیجیّہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: الاوّل ضَرَبْتُ و ضَرَبْتُ الّٰی ضَرَبْنَ و ضُرِبْنَ:
میں(اَلْاَوَّلُ) جس میں(ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون،(اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (المرفوع المتصل)،(اَوَّلُ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (ضَرَبْتُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ،(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،(ضُرِبْتَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف مبنی بر سکون،(وَالزَّائِدُ) معطوف مقدر جس میں(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،(اَلزَّائِدُ) میں(ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون،(زَائِدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے الف لام،(عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے ضَرَبْتُ، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو،(اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون،(ضَرَبْنَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ،(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ضُرِبْنَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا(مُنْتَهِيًا) مقدر کا،(مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال،(مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل،(زَائِدُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف،(ضَرَبْتُ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر بتقدیر مضاف ای ضمیر ضَرَبْتُ الْاَوَّلُ، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والثانی اَنَا الٰی هُنَّ: میں(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،(اَلثَّانِیْ) میں(ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون،(ثَانِیْ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً مبتدا،(اَنَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ۔

وَمَا بَعْدَهٗ: مقدر جس میں(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،(مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون،

(بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (اَنَا)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال راجع بسوئے (مَا)، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (هُنَّ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا، (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف مرفوع محلاً، (اَنَا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (اَلثَّانِی) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والثّالث ضَرَبَنی الٰی ضربهنّ واننی الٰی اِنّهنّ:

میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّالِثُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثَالِثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (ضَرَبَنِی) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ۔

وَ مَا بَعْدَهٗ: مقدر جس میں (وَ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے، (ضَرَبَنِی)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے (مَا)، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (ضَرَبَهُنَّ) مراد اللفظ بتقدیر مضاف (ضَمِیْر)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل

کر، یامائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف، (ضَرَبَنِیْ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنَّنِیْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ بتقدیر مضاف (ضَمِیْر) یعنی (ضَمِیْرُ اِنَّنِیْ)

وَ مَا بَعْدَہٗ: مقدر جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظًا مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِنَّنِیْ)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (اِنَّھُنَّ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَھِیًا) مقدر کا، (مُنْتَھِیًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَھِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلًا، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف مرفوع محلًا، (اِنَّنِیْ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف، (ضَرَبَنِیْ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (اَلثَّالِثُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: والرّابع ایّای الٰی ایّاھنّ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلرَّابِعُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (رَابِعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (اِیَّایَ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ۔

وَ مَا بَعْدَہٗ: مقدر جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظًا مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اِیَّایَ)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (اِیَّاھُنَّ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَھِیًا) مقدر کا، (مُنْتَھِیًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع

متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلا، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف مرفوع محلا، (اِيَّایَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر (اَلرَّابِعُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والخامس غلامی ولی الٰی غلامهنّ و لهنّ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْخَامِسُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (خَامِسُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (غُلَامِیْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ بتقدیر مضاف ای ضمیر غلامی (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لِیْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، اس کے بعد

وَ مَا بَعْدَ هُمَا: مقدر جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظًا مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے (غُلَامِیْ و لِیْ) (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے (مَا)، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (غُلَامِهِنَّ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَهُنَّ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلا، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف، (غُلَامِیْ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

فالمرفوع المتّصل خاصّةً يستتر فى
الماضى للغائب و الغائبة و المضارع
للمتكلّم مطلقًا و المخاطب و الغائب
و الغائبة و فى الصّفة مطلقًا ولا يسوغ
المنفصل الاّ لتعذّر المتّصل و ذٰلك
بالتّقديم علٰى عامله اوبالفصل لغرضٍ او
بالحذف او بكون العامل معنويًا او حرفًا
و الضّمير مرفوع او بكونهٖ مسندًا اليه
صفة جرت علٰى غير من هى لهٗ مثل ايّاك
ضربتُ وما ضربك الاّ انا وايّاك والشّر و

انـا زيد وما انت قائمًا و هند زيد ضاربتهٗ

هی واذا اجتمع ضمیران ولیس احدهما

مـرفوعًا فان کان احدهما اعرف وقدّمتهٗ

فـلك الـخيـار فی الثّانی مثل اعطيتكهٗ

واعـطيتك ايّاه وضربيك و ضربی ايّاك و

الّا فهـو مـنفصل مثل اعطيتهٗ ايّاه و ايّاك

و المختار فی خبر باب كان الانفصال

والاكثـر لولا انت الٰی آخره وعَسَيتَ الٰی

آخرها وجاء لولاك و عسَاك الٰی آخرهما

ترکیب

قـولـه: فـالـمرفـوع الـمتّـصـل خاصّةً يستتر فی الماضی

للغائب والغائبة والمضارع للمتكلّم مطلقًا والمخاطب والغائب والغائبة و فی الصّفة مطلقًا: اس میں (فا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح اور بعض نسخوں میں (و) ہے، (اَلْمَرْفُوْع) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَرْفُوْع) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا موصوف، (اَلْمُتَّصِلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُتَّصِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (اَلْمُتَّصِلُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْمَرْفُوْع) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (خَاصَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعولِ مطلق تاکیدی جس کا فعل (خُصَّ) محذوف، (خُصَّ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (خُصَّ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یہ ترکیب اس تقدیر پر کہ (خَاصَّةً) مثل (عافيةً) مصدر ہو، لیکن مصدر ہونا تصحیح نقل کا محتاج ہے **کما فی شرح العصام**، یا (خاصَّةً) اسمِ فاعل بمعنی (مَخْصُوْصَة) ہے، اور (تا) برائے تانیث یا فاعل **ذ ھکذا** ہے، جیسے: (لابن) اور (تامر)، اس تقدیر پر (تا) برائے مبالغہ **کما فی شرح حاشیة المطوّل للمولٰی حسن چلپی**، یا (خَاصَّةً) منقول از وصفیت بسوئے اسمیّت ہے، اس تقدیر پر (تا) برائے نقل، ان تمام تقادیر پر (يَسْتَتِرُ) کی ضمیر فاعل سے حال مقدم بھی ہوسکتا ہے، اور ایک قول پر (اَلْمَرْفُوْعُ الْمُتَّصِلُ) مبتدا سے بھی ماسوائے مصدر ہر سہ تقادیر پر حالِ مفرد ہوگا، اور تقدیر مصدر بھی حالِ مفرد، اگر (خَاصَّةً) بمعنی (مَخْصُوْصَة) ہو، اور اگر بمعنی مصدری پر باقی ہو تو مفعولِ مطلق۔

(يَسْتَتِرُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمَاضِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَاضِیْ) اسم منقوص مجرور تقدیرًا ذو الحال، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْغَائِبِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (غَائِبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْغَائِبَةِ)

میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (غَائِبَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَلْغَائِبِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَـابِتًـا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، (اَلْـمَـاضِیْ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْـمُـضَـارِعِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُضَارِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذوالحال، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر، (اَلْـمُتَـكَـلِّمِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُتَـكَـلِّمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذوالحال، (مُـطْـلَقًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، (اَلْـمُتَكَلِّمِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْـمُخَاطَبِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُـخَـاطَـبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْغَائِبِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (غَائِبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْغَائِبَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (غَائِبَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَلْـمُتَكَلِّمِ) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَـابِتًـا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، (اَلْمُضَارِعِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، (اَلْمَاضِیْ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکونِ مقدر، (اَلـصِّفَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (صِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذوالحال، (مُـطْـلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، کیونکہ (اَلـصِّفَةِ) بتاویل (اَلْوَصْف) ہے، جیسے: (اِنَّ رَحْـمَـتَ اللّٰـهِ قَرِيْبٌ مِّنَ

اَلْمُحْسِنِيْنَ) میں (رَحم) ہے، اسی لئے (قَرِيْب) خبر مذکر واقع ہوئی۔
(مُطْلَقًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، (اَلصِّفَة) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف لغو، (يَسْتَتِرُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا يسوغ المنفصل الّا لتعذّر المتّصل: میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح، (لَا يَسُوْغُ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْمُنْفَصِلُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُنْفَصِلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، (اِلَّا) حرف استثنار مبنی بر سکون، (ل) حرف جار برائے تعلیل یا بمعنی (وقت) برتقدیر اوّل مدخول مفعول لہٗ اور برتقدیر ثانی مفعول فیہ مبنی بر کسر، (تَعَذُّرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف، (اَلْمُتَّصِلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُتَّصِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع محلا بنا بر فاعلیت، (تَعَذُّرِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو، (لَا يَسُوْغُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وذلك بالتّقديم علٰى عامله او بالفصل لغرض او بالحذف او بكون العامل معنويًا او حرفًا والضّمير مرفوعٌ او بكونه مسندًا اليه صفة جرت علٰى غير من هى له: اس میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح، (ذَا) اسم اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلا، (ل) حرف تبعید مبنی بر سکون مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرف خطاب مبنی بر فتح، (بَا) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر، (اَلتَّقْدِيْمِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (تَقْدِيْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر، (عَلٰى) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (عَامِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلضَّمِيْر)، (عَامِلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اَلتَّقْدِيْمِ) مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ)

مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلاف القولین راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر معطوف علیہ۔

(اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار برائے سببیّت مبنی بر کسر، (اَلْفَصْلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (فَصْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر، (ل) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر کسر، (غَرْضٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَلْفَصْلِ) مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مجرور، جا اور مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر معطوفِ اوّل۔

(اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار برائے سببیّت مبنی بر کسر، (اَلْحَذْفِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (حَذْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر معطوفِ دوم۔

(اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار برائے سببیّت مبنی بر کسر، (کَوْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْعَامِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَامِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مرفوع محلاً بنا بر اسمیّت ذوالحال، (مَعْنَوِیًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَوْن، (مَعْنَوِیًّا) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ۔

(اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (حَرْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، (مَعْنَوِیًّا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (و) حالیہ مبنی بر فتح، (اَلضَّمِیْرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ضَمِیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (مَرْفُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا،

(مَوْفُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، (اَلضَّمِيْرُ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلًا، (اَلْعَامِلِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ اسم، (كَوْنٍ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم وخبر سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (ذٰلِكَ) مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر معطوفِ سوم۔

(اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار برائے سببیت مبنی بر کسر، (كَوْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مجرور باعتبارِ محل قریب مرفوع باعتبارِ محل بعید بنا بر اسمیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلضَّمِيْرِ، (مُسْنَدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے اسمِ كَوْن، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (صِفَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا موصوف، (جَرَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم علی اختلافِ القولین راجع بسوئے موصوف، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (غَيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (مَنْ) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف صِفَةٌ، (لِ) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مَنْ، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مجرور محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلًا، (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (جَرَتْ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلًا، (صِفَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل، (مُسْنَدًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (كَوْنِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم وخبر سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل

صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ذٰلِكَ)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر معطوف چہارم۔

معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر خبر، (ذٰلِكَ) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل اياك ضربت وما ضربك الّا انا. واياك والشر و انا زيد وما انت قائمًا و هند زيد ضاربتهُ هى: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اِيَّاكَ ضَرَبْتُ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا ضَرَبَكَ اِلَّا اَنَا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوفِ اوّل، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِيَّاكَ وَالشَّر) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوفِ دوم، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَنَا زَيْدٌ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوفِ سوم، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا اَنْتَ قَائِمًا) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوفِ چہارم، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هِنْدٌ زَيْدٌ ضَارِبَتُهُ هِيَ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوفِ پنجم، معطوف علیہ اپنے پانچوں معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مقدر مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسبابِ مذکورہ، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنی: اياك ضربتُ: میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون، (ك) حرفِ خطاب مذکر مبنی بر فتح، (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (ضَرَبْتُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ما ضربك الّا انا: میں (مَا ضَرَبَ) نفی فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (ك) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح، (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی بر سکون، (اَنَا) ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلاً مبنی بر فتح مستثنیٰ مفرغ ہو کر فاعل، (مَا ضَرَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اياك والشر: میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل مبنی بر سکون منصوب محلاً معطوف علیہ، (ك) حرف

خطاب مذکر مبنی بر فتح، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (ال) حرفِ تعریف برائے استغراق مبنی بر سکون، (شــر) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، (اِیَّاكَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ جس کا فعل (بَعِّدْ) محذوف وجوباً، (بَعِّدْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف صیغہ واحد مذکر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) مفتوحہ حرفِ خطاب مذکر مبنی بر فتح، (بَعِّدْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

انا زید: میں (اَنَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون نزد کوفیہ کہ (الف) جزو کلمہ ہے، اور برمذہب بصریہ مبنی بر فتح کہ (الف) جزِ کلمہ نہیں، بلکہ برائے اشباع ہے، تا کہ (اَنْ) ناصبہ سے التباس لازم نہ آئے، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ما انتَ قائمًا: اس میں (مَا) مشابہ بلیس مبنی بر سکون، (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل اسم مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) مفتوحہ حرفِ خطاب مذکر مبنی بر فتح، (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) مفتوحہ حرفِ خطاب مذکر مبنی بر فتح، (قَائِمًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، (مَا) مشابہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

هند زید ضاربتهٗ هي: اس میں (هِنْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے اوّل، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے ثانی، (ضَارِبَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث مضاف، اگر تنوین بوجہ اضافت ساقط ہوئی ہے، (هَـا) ضمیر منصوب متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنابر مفعولیت یا صرف مفعول بہ، اگر تنوین بوجہ اتصال ضمیر ساقط ہوئی ہے، راجع بسوئے مبتدائے ثانی، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے اوّل، (ضَارِبَةٌ) اسمِ فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ اور فاعل سے مل کر یا (ضَـارِبَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدائے ثانی (زَیْدٌ) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدائے اوّل (هِـنْـدٌ) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و اذا اجتمع ضميران وليس احدهما مرفوعًا فان

كان احدهما اعرف وقدّمتهٗ فلك الخيار في الثّاني: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرف زمان متضمن معنیٔ شرط مبنی بر سکون منصوب محلًا مفعول فیہ مقدم، (اِجْتَمَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (ضَمِيْرَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف ذوالحال، (و) حالیہ یا اعتراضیہ مبنی بر فتح، یہ واوِ عطف نہیں، ورنہ فعل غیر متصرف (لَيْسَ) کا شرط واقع ہونا لازم آئے گا جو جائز نہیں، (لَيْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اَحَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، (مَرْفُوْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَيْسَ، (مَرْفُوْعًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، (لَيْسَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلًا جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ضَمِيْرَانِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (اِجْتَمَعَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرطِ اوّل جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلًا صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص) (اَحَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (ضَمِيْرَانِ)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، (اَعْرَفَ) غیر منصرف منصوب لفظًا اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ كَانَ، (اَعْرَفَ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (قَدَّمْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلًا صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَعْرَفَ)، (قَدَّمْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرطِ دوم، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح، (ك) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر فتح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ

واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (اَلْخِيَارُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (خِيَارُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مصدر بمعنی اختیار، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلثَّانِيْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثَانِيْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو بر قولِ صحیح کہ اسمِ مصدر بھی مصدر کی طرح عامل ہوتا ہے، اور بر تقدیر عدم عمل یہ (ثَابِتٌ) کا ظرفِ لغو ہوگا، جس سے (لَكَ) متعلق تھا، (اَلْخِيَارُ) اپنے ظرفِ لغو سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلا، شرطِ دوم اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ صغریٰ ہو کر خبر، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرطِ اوّل اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ کبریٰ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل اعطيتكهُ و اعطيتك ايّاه و ضربيك و ضربى ايّاك:

اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَعْطَيْتُكَهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَعْطَيْتُكَ اِيَّاهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ضَرْبِيْكَ) مراد اللفظ بتقدیر (اَعْجَبَنِيْ) مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ضَرْبِيْ اِيَّاكَ) مراد اللفظ بتقدیر (اَعْجَبَنِيْ) مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے ہر سہ معطوفات سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مقدر مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلْخِيَار فى الثَّانى، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: اعطيتكهُ: میں (اَعْطَيْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون، صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (كَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اوّل منصوب محلا مبنی بر فتح، (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ دوم منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب معہود، (اَعْطَيْتُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اعطيتك ايّاه: میں (اَعْطَيْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون، صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، (كَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اوّل منصوب محلا مبنی بر فتح، (اِيَّاهُ) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ دوم منصوب محلا مبنی بر سکون، (ھا) علامت غیبت مبنی بر ضم، (اَعْطَيْتُ) فعل

اپنے فاعل اور ہر دو مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اعجبنی ضربیك: میں (اَعْجَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) وقایہ مبنی بر کسر، (یَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر سکون، (ضَرْبِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیرًا کسرۂ موجودہ حرکت مناسب، (یـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید، (كَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر فتح، (ضَــرْبِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے اور مفعول بہ سے مل کر فاعل، (اَعْـجَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اعجبنی ضربی ایّاك: اس میں (اَعْجَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (یـا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر سکون، (ضَرْبِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیرًا کسرۂ موجودہ حرکت مناسب، (یَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید، (اِیَّـاكَ) میں (اِیَّـا) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر سکون، (كَ) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (ضَرْبِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر فاعل، (اَعْـجَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و الا فهو منفصل: میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) جس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (لَا) نافیہ جس کی منفی (یَکُنْ کَذٰلِكَ) محذوف، پس (لَا یَکُنْ) نفی فعل مضارع معروف مجزوم لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَحَدُهُـمَا) ثانی، (كَ) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (ذَا) اسم اشارہ مبنی برسکون مجرور محلًا، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (كَ) حرفِ خطاب مذکر مبنی بر فتح، جار مجرور سے مل ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَا یَکُنْ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (لَا یَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَـا) جزائیہ مبنی بر فتح، (هـو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اَلثَّـانِـی،

(مُنفَصِلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مُنفَصِلٌ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا بر جملہ شرطیہ صغریٰ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل اعطيته ايّاه و ايّاك: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَعْطَيْتُهٗ اِيَّاهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (اِيَّاكَ) بتقدیر (اَعْطَيْتُهٗ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (هُوَ) ضمیر مرفوع منفصل مقدر مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ثانی کا انفصال بشرط مذکور، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: اعطيته ايّاه: میں (اَعْطَيْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون، صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اوّل منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب معہود، (اِيَّاهُ) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ دوم منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب معہود، (هَا) علامت غیبت مبنی بر ضم، (اَعْطَيْتُ) فعل اپنے فاعل اور ہر دو مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اعطيته ايّاك: میں (اَعْطَيْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون، صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اوّل منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب معہود، (اِيَّاكَ) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ دوم منصوب محلاً مبنی بر سکون، (كَ) حرفِ خطاب مذکر مبنی بر فتح، (اَعْطَيْتُ) فعل اپنے فاعل اور ہر دو مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و المختار فى خبر باب كان الانفصال: اس میں (و) حرف استیناف مبنی بر فتح، (اَلْمُخْتَارُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسم موصول مبنی بر سکون، (مُخْتَارُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الف لام، (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (خَبَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (بَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (كَانَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (بَابِ)

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (خَبَرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (مُخْتَارُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا، (اَلْاِنْفِصَالُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اِنْفِصَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والاكثر لولا انت الٰى آخره وعسيت الٰى آخرها:

اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْاَکْثَرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَکْثَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف (اَلْاِسْتِعْمَالُ)، (اَلْاَکْثَرُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (لَوْلَا اَنْتَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ۔

وَمَا بَعْدَهَا: مقدر جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (لَوْلَا اَنْتَ) بتاویلِ اَلْکَلِمَۃ، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) فعل مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذو الحال مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (آخِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (لَوْلَا اَنْتَ) بتاویل الکلمۃ، (آخِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَھِیًا) مقدر کا، (مُنْتَھِیًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (مُنْتَھِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف، (لَوْلَا اَنْتَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عَسَيْتَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ۔

وَ مَا بَعْدَهَا: مقدر جس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (عَسَيْتَ) بتاویل الکلمة، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبتَ) فعل مقدر کا، (ثَبتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مَا، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (آخِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے بتاویل مذکور، (آخِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً، (ثَبتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف، (عَسَيْتَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف، (لَوْلَا اَنْتَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: لو لا انت: میں (لَوْلَا) حرف برائے امتناع شی بسبب امتناع غیر مبنی بر سکون، (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (مَوْجُوْدٌ) محذوف جو مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (مَوْجُوْدٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

لکان کذا: مقدر اس میں (ل) جوابیہ مبنی بر فتح، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل تام صیغہ واحد مذکر غائب، (كَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون فاعل مرفوع محلاً، (كَانَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جوابِ (لَوْلَا)، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(عَسَيْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون از افعالِ مقاربہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع

متصل بارز اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح، (اَنْ تَقُوْلَ کَذَا) مقدر مثلاً، جس میں (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون، (تَقُوْلَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (کَذَا) اسم کنایہ مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ، (تَقُوْلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلا، (عَسَیْتَ) فعل مقاربہ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و جاء لولاك و عساك الى آخرهما: اس میں (و) حرف عطف مبنی بر جملۂ (اَلْاَکْثَرُ لَوْلَا اَنْتَ) کہ بر مذہب جمہور فعلیہ کا اسمیہ پر عطف جائز ہے، اور بعض کے نزدیک جائز نہیں، تو حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (لَوْلَاکَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (عَسَاکَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف۔

وَ مَا بَعْدَهَا: مقدر جس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) اسم ظرف زمان منصوب لفظاً مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے لَوْلَاکَ و عَسَاکَ، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے مَا، (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (آخِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (لَوْلَاکَ وَ عَسَاکَ)، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (آخِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (مُنْتَهِیًا) مقدر کا، (مُنْتَهِیًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِیًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلا، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف

مرفوع محلًا، (لَوْلَاكَ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ بر تقدیر اوّل، اور مستانفہ یا اعتراضیہ بر تقدیر ثانی ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: لولاكَ: بر مذہب سیبویہ حرفِ جر جس کا متعلق نہیں ہوتا مبنی بر سکون، (كَ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید مبتداء، اور بر مذہب اخفش (لَـوْلَا) حرفِ امتناع بشی بسبب امتناعِ غیر، جو عامل نہیں، (كَ) ضمیر مجرور متصل مستعار برائے ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا اور بہر دو تقدیر (مَـوْجُـوْدٌ) محذوف وجوبًا جو مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَـا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (مَوْجُوْدٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

لكان كذا: مقدر جس میں (ل) جوابیہ مبنی بر فتح، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل تام صیغہ واحد مذکر غائب، (كَـذَا) اسمِ کنایہ مبنی بر سکون فاعل مرفوع محلًا، (كَـانَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جوابِ (لَوْلَا) ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

عساكَ: میں (عَسَا) دراصل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر از افعالِ مقاربہ لیکن یہاں پر بمعنی (لَعَلَّ) ہے، (كَ) ضمیر منصوب متصل اسمِ منصوب محلًا مبنی بر فتح، یہ بر مذہب سیبویہ اور بر مذہب اخفش، (عَسَـى) ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر از افعالِ مقاربہ اپنی اصل پر باقی ہے، (كَ) ضمیر منصوب متصل مستعار برائے مرفوع متصل اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح، اور بہر دو تقدیر، (اَنْ تَفْعَلَ هٰذَا) مقدر جس میں (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (تَفْعَلَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر مخاطب، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَـا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (هَـا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مفعول بہ منصوب محلًا، (تَـفْعَلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلًا بر تقدیر اوّل، اور منصوب محلًا بر تقدیر ثانی، (عَسَـى) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بر تقدیر اوّل اور فعلیہ بر تقدیر ثانی اور بہر دو تقدیر انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ١٢

نون الوقاية

و نـون الـوقاية مع الياء لازمة فى الـماضى
و فى المضارع عريّا عن نون الاعراب
و انت مع النّون فيه و لدن وانّ و اخواتها
مخيّر ويختار فى ليت و مِنْ و عَنْ و قَدْ و
قطّ و عكسها لعلّ و يتوسّط بين المبتداء
و الـخبـر قبـل الـعوامل و بعدها صيغة
مرفوع منفصل مطابق للمبتداء و يسمّى
فـصلاً لِتُفَصِّلَ بين كونهٖ خبرًا و نعتًا و
شـرطهٗ ان يكون الخبر معرفةً او اَفْعَلَ من
كـذا مثل كـان زيد هو افضل من عمرٍو

ولا موضعَ لهٗ عند الخليل وبعض العرب
يجعلهٗ مبتداءً و مابعدهٗ خبرهٗ و يتقدّم قبل
الجملة ضمير غائب يسمّى ضمير
الشّان و القصّة يفسّرهٗ بالجملة بعدهٗ
و يكون منفصلاً ومتصلاً مستترًا و بارزًا
علٰى حسب العوامل مثل هو زيد قائم و
كان زيدٌ قائمٌ وانّهٗ زيد قائم وحذفهٗ منصوبًا
ضعيفٌ الا مع ان اذا خُففَتْ فانّهٗ لازمٌ

ترکیب

قوله: ونون الوقاية مع الياء لازمة فى الماضى و فى المضارع عريًّا عن نون الاعراب: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (نُوْن) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْـوَقَـايَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (وَقَـايَةِ) مفرد

منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (نُوْن) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَعَ) اسمِ ظرف منصوب لفظًا مضاف، (اَلْیَاءِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (یَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، (لَازِمَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا بتاویل **الکلمة**، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْمَاضِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَاضِیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، (وَ) حرفِ عطف مبنی برفتح، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْمُضَارِعِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُضَارِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا ذوالحال، (عَرِیًّا) بروزنِ (فعیل) جو اس مقام پر عوام وخواص کی زبان پر جاری ہے، لیکن "شرح العصام" میں فرمایا، کتب لغت میں دستیاب نہ ہوسکا، یا بروزنِ (صلبًا) موصوف عاقل کے لئے (عُرْیَان) اور (عَارِی) اور غیر عاقل کے لئے (عری) آتا ہے، **نظر بر آں** "کتاب الایمان" میں (رکب دابة عُرْیانًا) استعمال صحیح نہیں، بہر صورت مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظًا صفت مشبّہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال، (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی برسکون، (نُوْن) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (اَلْاِعْرَابِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اِعْرَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (نُوْن) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (عُرْیًا) صفت مشبّہ اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر حال، (اَلْمُضَارِعِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ لغو، (لَازِمَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وانت مع النّون فيه ولدن وانّ واخواتها مخيّر:

میں (وَ) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بوسکون، (تَا) حرفِ خطاب مذکر مبنی برفتح، (مَعَ) اسمِ ظرف منصوب لفظًا مضاف، (اَلنُّوْن) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (نُوْن) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا ذوالحال، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون، (هَا)

ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے (اَلْـمُضَارِع)، جار مجرور سے مل کرظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَـــابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اورظرفِ مستقر سے مل کرحال، (اَلـنُّـوْنِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (لَـدُنْ) مراداللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اِنَّ) مراداللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَخَوَاتِ) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اِنَّ)، (اَخَوَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (اِنَّ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف، (اَلـنُّوْن) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم، (مُـخَـيَّـرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح، (مُخَيَّرٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ويختار في ليت و مِنْ و عَنْ و قَدْ و قَطّ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (يُخْتَارُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے لحوقِ نونِ وقایہ، (فِـيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون، (لَـيْـتَ) مراداللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مِـنْ) مراداللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَـــنْ) مراداللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (قَدْ) مراداللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (قَطْ) مراداللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (لَيْتَ) معطوف علیہ اپنے چہار معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (يُـخْتَارُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و عكسها لعلّ: میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عَـكْسُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (لَـيْـتَ)، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (لَعَلَّ) مراداللّفظ مرفوع تقدیرًا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس

کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ویتوسّط بین المبتداء والخبر قبلِ العواملِ وبعدھا صیغۃ مرفوعٍ منفصِلٍ مطابق للمبتداء و یسمّی فصلا لِتفصِلَ بین کونہٖ خبرا و نعتا: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (یَتَوَسَّطُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (بَیْــنَ) اسم ظرف برائے مکان حکمی توسط زمان اور مکان دونوں کا محتمل تھا، (بَیْنَ الْمُبْتَدَاء وَ الْخَبَرِ) کہنے سے مکان کی تعیین ہوگئی، لہٰذا اب یہ جواب دینے کی ضرورت نہیں کہ ذکر (بَیْــنَ) برائے تاکید ہے، یا تجرید توسط پر مبنی منصوب لفظاً مضاف، (اَلْــمُبْتَــدَاءِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُبْتَــدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْــخَبَــرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (خَبَــرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَلْــمُبْتَدَاءِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (قَبْلَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف، (اَلْعَوَامِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَوَامِلِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ دخولِ الف لام مضاف الیہ، (قَبْــلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَــعْــدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف، (هَــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْعَوَامِلِ)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتَیْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَیْنِ) مثنٰی منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَــا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَــابِتَیْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (بَیْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (صِیْـغَۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (مَرْفُوْعٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (مُنْفَصِلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (مُنْفَصِلٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت اوّل، (مُطَــابِقٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (لِلْمُبْتَدَاءِ) میں (ل)

حرفِ جار برائے تقویت مبنی بر کسر، (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُبْتَدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مُطَابِقٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت دوم، (يُسَمّٰى) فعل مضارع مجہول مرفوع تقدیراً معتل الفی مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (فَصْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (يُسَمّٰى) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت سوم مجرور محلاً، (مَرْفُوْعٍ) موصوف اپنے ہر سہ صفات سے مل کر مضاف الیہ، (صِيْغَةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (ل) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر کسر، اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مقدر مبنی بر سکون، جس کی تقدیر بعد لام تعلیل قیاسی ہے، (تُفَصِّلَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (صِيْغَةُ مَرْفُوْعٍ)، (بَيْنَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (كَوْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبارِ محلِ قریب، مرفوع باعتبارِ محلِ بعید بنا بر اسمیّت مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْخَبَرِ)، (خَبَرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نَعْتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (كَوْنِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم و خبر سے مل کر مضاف الیہ، (بَيْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (تُفَصِّلَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (يَتَوَسَّطُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قوله: وشرطهُ ان يكون الخبر معرفةً او اَفعَلَ من كذا: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضافِ (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (فَصْلًا)، یا (تَوَسُّط) جو ضمن (يَتَوَسَّطُ) میں ہے، (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (يَكُوْنَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْخَبَرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (مَعْرِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرف

عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (اَفْعَلَ مِنْ کَذَا) مراداللفظ منصوب تقدیرًا معطوف، (مَعْرِفَةً) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یامستانفہ یااعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل کان زید هو افضل من عمرو: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (کَانَ زَیْدٌ هُوَ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو) مراداللفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (هو) مبتدا مقدر کی، جوضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے خبر (اَفْعَلَ مِنْ کَذَا)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: کان زید هو افضل من عمرو:

میں (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم، (هو) ضمیر فصل جس کے لئے محل اعراب نہیں، کیونکہ 'خلیل' کے نزدیک حرف ہے مبنی بر فتح، (اَفْضَلَ) غیر منصرف منصوب لفظًا اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (مِنْ) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت یامجاوزت مبنی بر سکون، (عَمْرٍو) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَفْضَلَ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا موضع لهٗ عند الخلیل: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون، (مَوْضِعَ) نکرۂ مفردہ مبنی بر فتح منصوب محلا اسم، (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح، (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے (فَصْلًا)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے اسمِ (لَا) (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (عِنْدَ) اسم ظرف منصوب لفظًا مضاف، (اَلْخَلِیْلِ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (خَلِیْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (عِنْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، کیونکہ لائے

نفی جنس سے معنی انتفار مفہوم ہوتے ہیں، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یہ بھی احتمال ہے کہ (عِنْدَ الْخَلِیْل) مبتدائے محذوف (ھو) کی خبر قرار دی جائے، یالائے نفی جنس کی خبر دوم۔

قولہ: وبعض العرب یجعلہٗ مبتداءً و مابعدہٗ خبرہٗ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَعْضُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْعَرَبِ) میں میں (ال) حرفِ تعریف برائے استغراق مبنی بر سکون، (عَرَبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (بَعْضُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (یَجْعَلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ھا) ضمیر منصوب متصل معطوف علیہ اوّل مبنی بر ضم، راجع بسوئے (فَصْلًا)، (مُبْتَدَاءً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ ثانی۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ، یا موصولہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (فَصْلًا)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا، (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو منصوب محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوفِ اوّل، (خَبَرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (خَبَرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف ثانی۔

معطوف علیہ اوّل اپنے معطوف اوّل سے مل کر مفعول بہ اوّل، (مُبْتَدَاءً) معطوف علیہ ثانی اپنے معطوفِ ثانی سے مل کر مفعول بہ ثانی، (یَجْعَلُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ (زَیْدٌ قَامَ) جیسی عبارت جمہور کے نزدیک وجوبًا جملہ اسمیہ ہے، اور مبرّدؒ اور ابن الخروفؒ و ابن مالکؒ نے کہا کہ اس کا جملہ فعلیہ ہونا جائز ہے، بطور اضمار وتفسیر بمعنی (قَامَ زَیْدٌ قَامَ) تو (زَیْدٌ) کا فاعل رفع (قَامَ) مقدر ہے، اور (قَامَ) مذکور اس محذوف کی تفسیر ہے، **نظر بر آں** (زَیْدٌ قَامَ)

دو جملے ہوئے، اور دونوں فعلیہ، اور کوفیہ نے کہا کہ بطور تقدیم تاخیر اس کی فعلیت جائز ہے یعنی (زَیْدٌ) فاعل مؤخر تھا، جس کو مقدم کر دیا گیا کہ فاعل کی تقدیم فعل پر ان کے نزدیک جائز ہے، **نظر برآں** (زَیْدٌ قَامَ) ایک جملہ فعلیہ ہے، ان ہر سہ مسلک کے پیش نظر (**بعض العرب یجعلهُ الخ**) بر مسلک اوّل جملہ اسمیہ ہونے کے لئے متعین ہے، اور بر مسلک ثانی جائز ہے کہ (**بعض العرب**) فعل مقدر (**یَجْعَلُ**) کا فاعل ہو، اور (**یَجْعَلُ**) مذکور اس کی تفسیر، اور بر مسلک ثالث (**بعض العرب**) فاعل مقدم ہو۔

قوله: و یتقدّم قبل الجملة ضمیر غائب یسمّی ضمیر الشّان و القصّة یفسّره بالجملة بعدهٗ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**یَتَقَدَّمُ**) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (**قَبْلَ**) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف، (**اَلْجُمْلَةِ**) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (**جُمْلَةِ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (**قَبْلَ**) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (**ضَمِیْرُ**) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (**غَائِبٍ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (**ضَمِیْرُ**) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (**یُسَمّٰی**) فعل مضارع مجہول مرفوع تقدیراً معتل الفی مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (**ھو**) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (**ضَمِیْرِ غَائِبٍ**)، (**ضَمِیْرَ**) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (**اَلشَّانِ**) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (**شَانِ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَلْقِصَّةِ**) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (**قِصَّةِ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف یا منصوب لفظاً تو اس تقدیر پر (**ضَمِیْرُ الشَّانِ**) پر معطوف ہوگا بتقدیر مضاف (**ای ضمیر القصّة**)، (**اَلشَّانِ**) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (**ضَمِیْرَ**) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعولِ ثانی، (**یُسَمّٰی**) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعولِ ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، (**یُفَسِّرُ**) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (**ھو**) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (**بَا**) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (**اَلْجُمْلَةِ**) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (**جُمْلَةِ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً ذوالحال، (**بَعْدَ**) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف، (**ھَا**) ضمیر مجرور

متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے موصوف، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَةً) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (يُفَسَّرُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلا، (ضَمِيْرُ غَائِبٍ) موصوف اپنی دونوں صفت سے یا ایک سے مل کر فاعل، (يَتَقَدَّمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و يكون منفصلاً و متصلاً مستترًا و بارزًا على حسب العوامل:

اس میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی برفتح، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے ضمیر غائب، (مُنْفَصِلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسم يَكُوْن، (مُنْفَصِلاً) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (مُتَّصِلاً) مفرد منصرف صحیح منصب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسم يَكُوْن، (مُتَّصِلاً) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، (مُنْفَصِلاً) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر اوّل، (مُسْتَتِرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسم يَكُوْن، (مُسْتَتِرًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (بَارِزًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے اسم يَكُوْن، (بَارِزًا) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، (مُسْتَتِرًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر ثانی، (عَلٰى) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون، (حَسْبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْعَوَامِلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون، (عَوَامِلِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ مضاف الیہ، (حَسْبِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم اور دونوں خبروں اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: مثل ھو زید قائم و کان زید قائم و انہ زید قائم:
میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھُوَ زَیْدٌ قَائِمٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کَانَ زَیْدٌ قَائِمٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنَّہٗ زَیْدٌ قَائِمٌ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدا محذوف کی، جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ضمیر غائب، مفصّل وغیرہ، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ھو زید قائم: میں (ھو) ضمیر شان جس کے لئے لفظاً مرجع نہیں مبنی بر فتح مبتدائے اوّل مرفوع محلاً، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے ثانی، (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے ثانی، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہٖ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

کان زید قائم: میں (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر شان جس کے لئے لفظاً مرجع نہیں، اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

انہ زید قائم: میں (اِنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل مبنی بر فتح، (ھا) ضمیر شان جس کے لئے لفظاً مرجع نہیں، اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (قَائِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، (اِنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہٖ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وحذفہ منصوبا ضعیف الا مع ان: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح،

(حَذْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال مبنی بر ضم راجع بسوئے ضمیر غائب، (مَنْصُوْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مَنْصُوْبًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت، (حَذْفٌ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (ضَعِيْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (إلَّا) حرف استثنار مبنی بر سکون، (مَعَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (إنَّ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول فیہ، (ضَعِيْفٌ) صفت مشبّہ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذا خُفِفَتْ فانّهٗ لازمٌ: اس میں (إذَا) اسمِ ظرف مبنی بر سکون مضاف، (خُفِفَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح، (تَا) علامت تانیث مبنی بر سکون صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (إنَّ)، (خُفِفَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ مجرور محلاً، (إذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا منصوب محلاً، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هٰذَا)، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هٰذَا) میں (هَا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) حرفِ تفصیل کہ استتار لزوم اور عدمِ لزوم کے اعتبار سے مجمل ہے مبنی بر فتح، (إنَّ) حرف مشبّہ بالفعل مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے حذف بروقت تخفیف، (لَازِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (إنَّ)، (لَازِمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، (إنَّ) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

اسماء الاشارات

اسماء الاشارة ما وضع لمشار الیه وهی
ذا للمذکّر ولمثنّاه ذان و ذین وللمؤنث
تَا و تِیِ وتِهْ و ذِهْ و ذِیْ و لمثنّاه تَان و تَیْنِ
و لجمعهما اولاَّء مدًّا وقصرًا و یلحقها
حرف التّنبیه و یتّصل بها حرف الخطاب
وهی خمسة فی خمسة فیکون خمسة و
عشرین وهی ذَاکَ الٰی ذَاکُنّ و ذَانِکَ الٰی
ذَانِکُنّ و کذالک البواقی ویقال ذَا للقریب
وذٰلک للبعید و ذَاکَ للمتوسّط و تِلْکَ و

ذَانِكَ وتَانِّكَ مشدّدتين واولآلك مثل ذٰلك
و امّا ثَمّ و هُنا و هَنا فللمكان خاصّةً

ترکیب

قوله: اسماء الاشارة ما وضع لمشار اليه: اس میں (اَسْمَاءُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْاِشَارَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اِشَارَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (اَسْمَاءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (وُضِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (مُشَارٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَصْدَر)، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف مقدر (مَعْنٰی)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مُشَارٍ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (وُضِعَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهِيَ ذا للمذكّر ولِمثنّاه ذَان و ذين وللمؤنث تَا و تِي وتِهْ و ذِهْ و ذِيْ و لمثناه تَانِ و تَيْنِ و لجمعهما اولاء مدًّا وقصرًا: اس میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض یا حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ)، (ذَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (ل) حرفِ جار

برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْمُذَکَّرِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُذَکَّرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (مَوْضُوْعٌ) مقدر کا، (مَوْضُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھو)، (مَوْضُوْعٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، (ھُوَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ذَا) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرف عطف مبنی بر فتح، (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (مُثَنّٰی) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (ذَا)، (مُثَنّٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (مَوْضُوْعَانِ) مقدر کا، (مَوْضُوْعَانِ) مثنٰی مرفوع بالف اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (ھُمَا) پوشیدہ جس میں (ھَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھُمَا)، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مَوْضُوْعَانِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، (ھُمَا) میں (ھَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (ذَانِ وَ ذَیْنِ)، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(ذَانِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف اوّل، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (ذَیْنِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف دوم، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْمُؤَنَّثِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُؤَنَّثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا، (مَوْضُوْعَةٌ) مقدر کا، (مَوْضُوْعَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (ھِیَ)، (مَوْضُوْعَةٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، (ھِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (تَا وَ تِیْ وَ تِہْ وَ ذِہْ وَ ذِیْ)، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(تَــا) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ سوم، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تِــیْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ چہارم، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تِـهْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ پنجم، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ذِهْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ ششم، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ذِیْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ ہفتم۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (مُثَنّٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْـمُؤَنَّث)، (مُثَـنّٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَـوْضُوْعَانِ) مقدر کا، (مَـوْضُوْعَانِ) مثنی مرفوع بالف اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُـمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هُـمَـا)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مَوْضُوْعَانِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (تَــانِ وَ تَیْـنِ)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(تَـانِ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ ہشتم، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَیْـنِ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ نہم۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (جَـمْـعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (هِـمَا) میں (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْـمُـذَكَّرِ وَ الْمُؤَنَّثِ)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (جَمْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَـوْضُوْعٌ) مقدر کا، (مَـوْضُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هو)، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هُوَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اُوْلَآءِ) آئندہ، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(اُوْلَآءِ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ دہم، (ذَا) معطوف علیہ اپنے دسوں معطوفات سے مل کر خبر،

مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ یا معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(مَدًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی جس کا فعل (مُدَّ) محذوف، (مُدَّ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (أُولآءِ)، (مُدَّ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(وَ قَصْرًا) میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (قَصْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی جس کا فعل (قُصِرَ) محذوف، (قُصِرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (أُولاءِ)، (قُصِرَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ (مَدًّا) کو بمعنی (مَمْدُوْدًا) اور (قَصْرًا) کو بمعنی (مَقْصُوْرًا) سے لے کر (أُولآءِ) سے حال قرار دینا بھی جائز ہے، مگر خلافِ اصح کہ خبر سے حال واقع ہونا اصح نہیں۔

قوله: و یلحقها حرف التّنبیه: اس میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (یَلْحَقُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَسْمَاءُ الْاِشَارَة)، (حَرْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلتَّنْبِیْهِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (تَنْبِیْهِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (حَرْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (یَلْحَقُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و یتّصل بها حرف الخطاب: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یَتَّصِلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَسْمَاءُ الْاِشَارَة)، (حَرْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْخِطَابِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (خِطَابِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (حَرْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (یَتَّصِلُ) فعل اپنے فاعل

اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهي خمسة في خمسة: اس میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی برفتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے (حَرْفُ الْخِطَاب) کہ لفظ (حَرْف) مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے، (خَمْسَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، یہاں پر ماتن علیہ الرحمہ نے اس کی تذکیر کے پیش نظر (خَمْسَةٌ) فرمایا کہ (خَمْسَة) مذکر کے لئے ہوتا ہے فللّٰہ درّہٗ، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون، (خَمْسَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَضْرُوْبَةٍ) مقدر کا، (مَضْرُوْبَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (مَضْرُوْبَةٍ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (خَمْسَةٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فيكون خمسة و عشرين: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی برفتح، (يَكُوْنُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے (اَلْحَاصِلُ مِنَ الضَّرْب)، (خَمْسَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (عِشْرِيْنَ) مشابہ جمع مذکر سالم منصوب بیائے ماقبل مکسور معطوف، (خَمْسَةً) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (يَكُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرطِ مقدر (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذَالِكَ) اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهي ذَاكَ الٰى ذَاكُنَّ و ذَانِكَ الٰى ذَانِكُنَّ: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی برفتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے (خَمْسَةً وَّ عِشْرِيْنَ)، (ذَاكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ۔

وَ مَا زَادَ عَلَيْهِ: مقدر، جس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی برفتح

راجع بسوئے (مَـا)، (عَـلٰـی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ذَاكَ)، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اِلٰـــی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (ذَاكُنَّ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلًا، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوفِ اوّل۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ذَانِكَ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، (وَمَازَادَ عَلَيْهِ) مقدر، جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَـا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذو الحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَـا)، (عَـلٰـی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ذَانِكَ)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (ذَانِكُنَّ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلًا، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوفِ دوم، (ذَاكَ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و كذالك البواقي: اس میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلًا، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِـیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی

برفتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (اَلْبَوَاقِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (بَـوَاقِـیْ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیرًا مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ یہ جملہ معطوفہ نہیں کما فی الفوائد الشّافیة ، غالبًا وجہ یہ کہ صحت اقامت معطوف درمقام معطوف علیہ واجب ہے، اور اس جملہ کو (هِـيَ ذَاكِ اِلٰی ذَاکُنَّ) کی جگہ رکھنا صحیح نہیں کہ ماقبل میں مشار الیہ مذکر ہونے کے باعث معنیٔ صحیح کا افادہ نہ کرے گافتأمّل۔

قوله: ويقال ذَا للقريب و ذٰلك للبعيد و ذَاكَ للمتوسّط:

اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی برفتح، (يُـقَـالُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظًا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (ذَالِلْقَرِيْبِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (ذٰلِكَ لِلْبَعِيْدِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (ذَاكَ لِـلْـمُـتَـوَسِّطِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر نائب فاعل، (يُـقَـالُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ذَا لـلقريب: میں (ذَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا مبتدا، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر، (اَلْـقَـرِيْـبِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (قَـرِيْـبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ذٰلك لـلبعيد: میں (ذٰلِكَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا مبتدا، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر، (اَلْبَعِيْدِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (بَعِيْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل

اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

ذَاكَ لِلْمُتَوَسِّطِ: میں (ذَاكَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر، (اَلْمُتَوَسِّطِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُتَوَسِّطِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و تِلْكَ و ذَانِّكَ و تَانِّكَ مشدّدتين و اولالِكَ مثل ذٰلك: اس میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی برفتح، (تِلْكَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (ذَانِّكَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (تَانِّكَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (ذَانِّكَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (مُشَدَّدَتَيْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مؤنث، اس میں (ھُمَا) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرفِ عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (مُشَدَّدَتَيْنِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اُوْلَالِكَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (تِلْكَ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مبتدا، (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ذٰلِكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا عبارتِ مذکورہ (يُقَالُ) کے تحت ہے تو (و) حرفِ عطف ہوگا، اور (تِلْكَ) تا (مِثْلُ ذٰلِكَ) مراد اللفظ ہو کر معطوفِ سوم، پھر بر تقدیر ارادہ معنی ترکیب مذکور کی جائے گی۔

قوله: و امّا ثَمَّ و هُنَا و هَنَّا فللمكان خاصّةً: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی برفتح، (اَمَّا) حرفِ شرط جس کی شرط محذوف، (ثَمَّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (هُنَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (هَنَّا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (ثَمَّ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مبتدا، (فا) جزائیہ مبنی برفتح، (ل) حرفِ

جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْــمَـكَـان) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَكَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، شرطِ محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (خَـاصَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ مطلق تاکیدی جس کا فعل (خُـصَّتْ) محذوف، (خُـصَّتْ) فعل مجہول مبنی بر فتح، (تَـا) علامت تانیث مبنی بر سکون، صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ہر سہ اسمائے مذکورہ، (خُـصَّتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا (خُـصَّتْ) خَـاصَّةً جملہ ضمیر ثَـابِتَةً سے حال ہے، یا (خَـاصَّةً) اسمِ فاعل بمعنی مَـخْـصُوْصَة ہے، یا فاعل ذهـكـذا جیسے لابن اور تـامر، یا منقول از وصفیت بسوئے اسمیت کی سابقاً، ان تقادیر پر بھی اسی ضمیر سے حال ہے۔۱۲

﴿ الموصولات ﴾

الـموصول ما لا يتمُّ جزءً الّا بصلة وعائد

و صلـتـه جملة خبريّة و العائد ضمير لهٗ

و صلة الالف و اللّام اسـم الفاعل او

الـمفعول و هى الّذى و الّتى و اللّذان

و الـلّتان بالالف و الياء و الاولٰى و الّذين

و اللّائى و اللّاء و اللّاىِ و اللّاتِى و اللّواتى

و من و مَا و ایّ و ايّة و ذو الطّائية و ذا بعد

مـا لـلاستفهام و الالف و اللّام و العائد

المفعول يجوز حذفه و اذا اخبرت بالذى

صـدرتها و جعلتَ موضع المخبر عنه

ضميرًا لهَا و اخّرتهٗ خبرًا عنه فاذا اخبرت

عـن زيـدٍ مِن ضربت زيدًا قلت الّذى

ضربتهٗ زيدٌ و كذٰلك الالف و اللّام فى

الجملة الفعليّة خاصّة ليصحَّ بناء اسم

الفاعل او المفعول فان تعذّر امر منهَا

تعذّر الاخبار و من ثَمَّ امتنع فی ضمیر

الشّان والموصوف والصّفة والمصدر

العامل وَ الحال و الضّمیر المستحقّ

لغیرها و الاسم المشتمل علیهٖ و ما

الاسمیّة موصولة و استفهامیة و شرطیّة

وموصوفة وتامّة بمعنی شیءٍ وصفة ومَن

کذٰلك الّا فی التّامّة والصّفة و ایّ و ایّة

کمن و هی معربة وحدهَا الّا اذا حُذِفَ

صدر صلتها و فی ماذا صنعت وجهان

احد هما ما الذی وجوابهٗ رفعٌ والآخر

ایّ شیءٍ و جوابهٗ نصب

ترکیب

قوله: الموصول ما لا یتمُّ جزءً الّا بصلة وعائد: میں (اَلْمَوْصُوْلُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَوْصُوْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (لَا یَتِمُّ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (جُزْءً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز نسبت، یا (یَتِمُّ) کی ضمیر فاعل سے حال ہے یا خبر، اگر (یَتِمُّ) معنی (یَصِیْرُ) فعل ناقص کو متضمّن ہو جیسے اس قول میں (تَمَّ التِّسْعَۃُ بِھٰذَا عَشَرَۃ)، (اِلَّا) حرفِ استثنا مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (صِلَۃٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عَائِدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (صِلَۃٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ لغو، (لَا یَتِمُّ) فعل اپنے فاعل اور تمیز نسبت اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وصلته جملة خبريّة: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (صِلَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْمَوْصُوْل)، (صِلَتُہٗ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (جُمْلَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (خَبَرِیَّۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (خَبَرِیَّۃٌ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (جُمْلَۃٌ) موصوف اپنی

صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والعائد ضمير لهٗ: میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلْعَائِدُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَـائِـدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا، (ضَـمِـيْـرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے المَوْصُوْل، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (ضَمِيْرٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وصلة الالف واللّام اسم الفاعل او المفعول: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (صِـــلَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْالِفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَلِفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَللَّامِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَلْالِفِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (صِلَةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (فَـاعِـلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (مَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف یا مرفوع لفظاً، اس تقدیر پر (اِسْمُ الْفَاعِلِ) پر معطوف ہوگا، مگر بتقدیر مضاف ای اِسْمُ الْـمَفْعُوْلِ، مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو قائم مقام کر دیا گیا، (فَـاعِلِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (اِسْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهي الّذي والّتي واللّذان واللّتان بالالف والياء والاولٰى والّذين والّلائي واللّاء واللّاى واللّاتي واللّواتي و من و مَا و اىّ وايّة وذو الطّائية وذا بعد ما للاستفهام والالف واللّام: میں (و) حرفِ عطف برقول (اَلْمَوْصُوْلُ مَا يتمّ) مبنی بر فتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا

مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے **المَوصُول**، تانیث برعایت خبر کہ وہ متعدد ہونے کے باعث الجماعت کے حکم میں ہے، یا راجع بسوئے **اَلْمَوصُولَات کما فی الجامی**، جو سیاق سے ماخوذ ہے، (**اَلَّذِیْ**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَلَّتِـیْ**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَللَّذَان**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَللَّتَان**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (**اَللَّذَان**) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (**بِـا**) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (**اَلْاَلِفِ**) میں (**ال**) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (**اَلِفِ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَلْیَاءِ**) میں (**ال**) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (**یَاءِ**) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (**اَلْاَلِفِ**) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (**ثَابِتَیْنِ**) مقدر کا، (**ثَابِتَیْنِ**) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (**هُمَا**) پوشیدہ جس میں (**هَا**) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (**ثَابِتَیْنِ**) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَلْاُوْلٰی**) بروزنِ (**اَلْعُلٰی**) تمام نسخوں میں واؤ کے ساتھ مکتوب ہے، مگر بغیر واؤ ہونا چاہئے کہ شروع الف لام کے ہونے سے (**اِلٰــی**) جارّہ کے ساتھ ملتبس نہیں ہوتا، حتیٰ کہ دفع التباس کے لئے واؤ کے ساتھ لکھا جائے بخلاف (**اُوْلٰی**) اسمِ اشارہ کہ اس کو واؤ کے ساتھ لکھیں گے، ورنہ (**اِلٰی**) جارّہ کے ساتھ التباس لازم آئے گا، مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَلَّذِیْنَ**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَللَّاتِیْ**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَللَّاءِ**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَللَّاىِ**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَللَّائِیْ**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَللَّوَاتِیْ**) مراد اللفظ رفوع تقدیراً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**مَنْ**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**مَـا**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَیٌّ**) مراد اللفظ مرفوع لفظاً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**اَیَّةٌ**) مراد اللفظ مرفوع لفظاً معطوف، (**و**) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (**ذُوْ**) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً موصوف، (**اَلطَّائِیَةِ**) میں (**ال**) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (**طَائِیَةِ**) اسمِ منسوب صیغہ واحد

مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلطَّائِفَة) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (ذُوْ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (ذَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً ذو الحال، (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب مضاف، (مَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً ذو الحال، (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْاِسْتِفْهَام) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (اِسْتِفْهَام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (مَوْضُوْعًا) مقدر کا، (مَوْضُوْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذو الحال، (مَوْضُوْعًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، (مَا) ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر حال، (ذَا) ذو الحال اپنے حال سے مل کر معطوف دوم، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلْاَلِفُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَلِفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَللَّامُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، (اَلْاَلِفُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف، (اَلَّذِيْ) معطوف علیہ اپنے سولہ معطوفات سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والعائد المفعول يجوز حذفه: میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (اَلْعَائِدُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَائِدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْمَفْعُوْلُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِيْ) اسم موصول مبنی بر سکون، (مَفْعُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر بمعنی جعل مفعولاً، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَفْعُوْلُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، (اَلْعَائِدُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (يَجُوْزُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (حَذْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور

باعتبارِ محل قریب منصوب باعتبارِ محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (حَذْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذا اخبرت بالّذی صدرتها وجعلتَ موضع المخبر عنه ضميرًا لها واخّرته خبرًا عنه: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمّن معنی شرط مبنی بر سکون، مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً، (اَخْبَرْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (بَا) حرفِ جار برائے استعانت مبنی بر کسر، (اَلَّذِیْ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَخْبَرْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (صَدَرْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلَّذِیْ)، (صَدَرْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (جَعَلْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (مَوْضِع) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (اَلْمُخْبَرِ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (مُخْبَرِ) منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبارِ محل قریب مرفوع باعتبارِ محل بعید بنا بر نائب فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے الف لام، (مُخْبَرِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صلہ، اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، (مَوْضِعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (ضَمِیْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعولِ اوّل، اگر (جَعَلْتَ خَبَّرْتَ) ہے، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلَّذِیْ)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ضَمِیْرًا)، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر مفعولِ ثانی، اور اگر (جَعَلْتَ) بمعنی (وَضَعْتَ) ہے جو متعدی بیک مفعول تو (ضَمِیْرًا) موصوف

کے لئے صفت، (جَعَلْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ اور ہر دو مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَخْبَرْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل ذوالحال مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُخْبَرُ عَنْهُ)، (خَبَرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا حال، اور اگر (اَخْبَرْتَ) معنی (تَضْمِيْن) کو متضمن ہو كما في الجامي تو مفعول ثانی، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ منصوب محلًا، (اَخْبَرْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فاذا اخبرت عن زيدٍ مِن ضربت زيدًا قلت الّذى ضربتهٔ زيدٌ: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلًا، (اَخْبَرْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مخاطب، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح، (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون، (زَيْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار بمعنی (فِيْ) مبنی بر سکون، (ضَرَبْتُ زَيْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ ظرفِ لغو، (اَخْبَرْتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(قُلْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح، (اَلَّذِىْ ضَرَبْتُهٗ زَيْدٌ) مراد اللفظ منصوب تقدیرًا مفعول بہ، (قُلْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادهٔ معنی: الّذى ضربتهٔ زيدٌ: میں (اَلَّذِىْ) اسمِ موصول مبنی بر سکون، (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (ضَرَبْتُ)

فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَلَّذِیْ) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وكذلك الالف واللّام فى الجملة الفعليّة خاصّة ليصحّ بناء اسم الفاعل او المفعول: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (ذا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلاً، (اَلْاَلِفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَلِفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَللَّامُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لَامُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، (اَلْاَلِفُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذو الحال، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْجُمْلَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (جُمْلَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْفِعْلِيَّةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (فِعْلِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْفِعْلِيَّةِ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلْجُمْلَةِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر ذو الحال، (خَاصَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل بمعنی اسمِ مفعول یا (خَاصَّةً) بمعانی دیگر مذکورہ در ماسبق اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (ل) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر کسر اس کے بعد (اَنْ) مقدر موصول حرفی مبنی بر سکون، (يَصِحُّ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (بِنَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (اِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت مضاف الیہ مضاف، (اَلْفَاعِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (فَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً

معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْمَفْعُوْلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَلْفَاعِلِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (اِسْمِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (بِنَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (یَصِحُّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (خَاصَّةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے اور ظرفِ لغو سے مل کر حال، (اَلْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، (اَلْاَلِفُ وَ اللَّامُ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فان تعذّر امر منها تعذّر الاخبار: اس میں (فَا) فصیحہ مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (تَعَذَّرَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَمْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے امورِ مذکورہ ثلثہ بتاویل الجماعت، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (اَمْرٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، (تَعَذَّرَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(تَعَذَّرَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْاِخْبَارُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اِخْبَارُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (تَعَذَّرَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ صغریٰ ہو کر جزا، (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ) شرطِ مقدر اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و من ثمّ امتنع فی ضمیر الشّان والموصوف

والصّفة والمصدر العامل والحال والضّمير المستحقّ لغيرها والاسم المشتمل عليه: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر سکون، (ثَمَّ) اسمِ اشارہ مبنی بر فتح مجرور محلًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو مقدم، (اِمْتَنَعَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِخْبَارُ بِالَّذِیْ)، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (ضَمِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (اَلشَّانِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (شَانِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (ضَمِیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمَوْصُوْفِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَوْصُوْف) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلصِّفَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (صِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمَصْدَرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَصْدَرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (اَلْعَامِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَامِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (عَامِلِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْمَصْدَرِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْحَالِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (حَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلضَّمِیْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ضَمِیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (اَلْمُسْتَحِقِّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُسْتَحِقّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (لِ) حرفِ جار برائے تقویت مبنی بر کسر، (غَیْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلَّذِیْ)، (غَیْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَلْمُسْتَحِقّ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، (اَلضَّمِیْرِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْاِسْمِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اِسْمِ) مفرد منصرف صحیح مجرور

لفظاً موصوف، (اَلْمُشْتَمِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُشْتَمِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (عَـلٰـی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلضَّمِیْرُ الْمُسْتَحِقِّ)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَلْمُشْتَمِلِ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، (اَلْاِسْمِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (ضَـمِیْرِ الشَّـانِ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو ہوا (اِمْتَـنَـعَ) کا، یا متعلق ہوا (اِمْتَـنَـعَ) کی ضمیر فاعل سے کہ مصدر کی طرف راجع ضمیر ہے، جار مجرور متعلق ہوتا ہے کَـمَـا عـلـيـه الـمحققون، کیونکہ متعلق جار کے لئے بوئے فعل کافی ہے، تو جس میں بوئے فعل ہوگی اس سے جار متعلق ہو جائے گا بخلاف شارح رضی کہ ان کے نزدیک ضمیر سے متعلق درست نہیں، (اِمْتَـنَـعَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو مقدم اور مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قـولـه: ومـا الاسـمـيّة مـوصـولة و استفهامية وشـرطـيّة ومـوصـوفة وتـامّة بـمـعنى شيءٍ وصفة: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (مَـا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً موصوف، (اَلْاِسْـمِیَّةُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اِسْمِیَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاِسْمِیَّةُ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (مَا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (مَوْصُوْلَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مَوْصُوْلَةٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِسْتِفْهَـامِیَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِـیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (اِسْتِفْهَامِیَّةٌ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (شَرْطِیَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (شَرْطِیَّةٌ) اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی

برفتح، (مَوْصُوْفَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (مَوْصُوْفَةٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (تَامَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (ہا) حرف جار بمعنی (فِي) مبنی برکسر، (مَعْنًى) اسمِ مقصور مجرور تقدیراً مضاف، (شَيْءٌ) مراد اللفظ مجرور لفظاً مضاف الیہ، (مَعْنًى) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت کَاشِفَة، (تَامَّةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (صِفَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، (مَوْصُوْلَةٌ) معطوف علیہ اپنے پانچوں معطوفات سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومَن كذلك الّا في التّامّة والصّفة: میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مَنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدا، (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی برفتح، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی برسکون مجرور محلاً، (ل) حرفِ تبعید مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی برفتح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (الَّا) حرفِ استثنار مبنی برسکون، (فِيْ) حرفِ جار مبنی برسکون برائے ظرفیت حکمی، (اَلتَّامَّةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (تَامَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلصِّفَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (صِفَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ لغو، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و ايّ و ايّة كمن: میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَيٌّ) مراد اللفظ مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَيَّةٌ) مراد اللفظ مرفوع لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی برفتح، (مَنْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا

(مَوْضُوْعَان) مقدر کا، (مَوْضُوْعَان) مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَـــا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا، (م) حرفِ عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (مَوْضُوْعَان) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهي معربة وحدها الّا اذا حُذِفَ صدر صلتها: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی برفتح، (هِــيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے (اَیٌّ) اور (اَیَّةٌ) بتاویل (کُــلُّ وَاحِدٍ)، (مُعْرَبَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، (وَحْدَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے ذوالحال، (وَحْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی برسکون، (اِذَا) ظرفِ زمان مضاف مبنی برسکون، (حُـذِفَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (صَدْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (صِلَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے ضمیر نائب فاعل، (صِلَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (صَدْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (حُــذِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً، (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مفعول فیہ، (مُعْرَبَةٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وفي ماذا صنعت وجهان: میں (و) حرفِ استیناف مبنی برفتح، (فِي) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون، (مَاذَا صنعت) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَان) مقدر کا، (ثَابِتَان) مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (م) حرفِ عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (ثَابِتَان) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم (وَجْهَان) مثنیٰ مرفوع بالف مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: ماذا صنعت: میں (مَا) برائے استفہام مبنی برسکون مرفوع محلاً مبتدا، (ذَا) اسمِ موصول مبنی برسکون، (صَنَعْتَ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر منصوب متصل محذوف مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اسمِ موصول، (صَنَعْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ذَا) اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

مَاذَا: بمعنی (اَیُّ شَیْئٍ) مبنی برسکون مفعول بہ مقدم منصوب محلاً، (صَنَعْتَ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (صَنَعْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: احدهما الّذی: میں (اَحَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھُمَا) میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (وَجْھَان)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَاالَّذِیْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وجوابه رفعٌ: میں (و) اعتراضیہ مبنی بر فتح، (جَوَابُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (مَاذَا صَنَعْتَ)، (جَوَابُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (رَفْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر بمعنی (مَرْفُوْع) ہے بتقدیر مضاف، (اَیْ ذُوْرَفْعٍ)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والآخر ایّ شیءٍ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْآخَرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (آخَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوفِ مقدر (اَلْوَجْہُ)، (اَلْآخَرُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (اَیُّ شَیْءٍ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، اگر معطوف علیہ مستانفہ ہو، یا مرفوع محلاً، اگر

معطوف علیہ صفت (وَجْهَان) ہے۔

قوله: وجوابهٗ نصب: میں (و) حرفِ اعتراض مبنی بر فتح، (جَوَابُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَاذَا صَنَعْتَ)، (جَوَابُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (نَصَبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر بتاویل مذکور، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

اسماء الافعال

اسماء الافعال ما كان بمعنى الامر او

الماضي مثل رويدَ زيدًا اى امهلهُ و

هيهات ذٰلك اى بعد و فعال بمعنى الامر

من الثّلاثي قياس كنزال بمعنى اِنْزِلْ

و فعال مصدرًا معرفة كفجار و صفة مثل

يا فساق مبنيّ لمشابهته له عدلاً وزنةً و

علمًا للاعيان مؤنثا كقطام و غلابِ مبنيٌّ

فی الحجاز ومعرب فی تمیم الّا ماکان

فی آخرہٖ راءٌ نحو حضار

ترکیب

قوله: اسماء الافعال ماکان بمعنیٰ الامر اوالماضی: اس میں (اَسْمَاءُ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ، (اَسْمَاءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے (مَا)، (بَا) حرف جار بمعنی (فِیْ) مبنی برکسر (مَعْنیٰ) اسم مقصور مجرور تقدیراً مضاف، (اَلْاَمْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَمْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْمَاضِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَاضِیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً معطوف، (اَلْاَمْرِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنیٰ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل روید زیدًا ای امهله و هیهات ذٰلك ای بعُدَ: اس میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (رُوَیْدَ زَیْدًا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (اَمْهِلْهُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ یا مبدل منہ

اپنے عطف بیان یا بدل الکل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هَيْهَاتَ ذٰلِكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَیْ) حرفِ تفسیر مبنی بر سکون، (بَعُدَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا عطف بیان یا بدل الکل، معطوف علیہ یا مبدل منہ اپنے عطف بیان یا بدل الکل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے مقدر مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا كَانَ الخ)، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: رُوَيْدَ زَيْدًا: اس میں (رُوَيْدَ) اسمِ فعل مبتدا مبنی بر فتح، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (زَيْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعول بہ، (رُوَيْدَ) اسمِ فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یہی ترکیب ماتن علیہ الرحمہ نے ''ایضاح المفصل'' میں اختیار فرمائی، اور ''الاشباہ والنظائر النحویۃ'' میں فرمایا: **هو الصَّحِيح**، اور بعض نے جملہ فعلیہ قرار دیا ہے، جو صحیح نہیں۔

اَمْهِلْهُ: میں (اَمْهِلْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر وقف نزد نحات بصریہ، مجزوم لفظًا نزد کوفیہ **كما مرّ**، صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (زَيْدًا)، (اَمْهِلْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

هَيْهَاتَ ذٰلِكَ: میں (هَيْهَاتَ) اسمِ فعل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح، (ذَا) اسمِ اشارہ فاعل قائم مقام خبر مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، (هَيْهَاتَ) اسمِ فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، **هٰذا هو الصَّحِيح كما مرّ**۔

بَعُدَ: (بَعُدَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (ذٰلِكَ)، (بَعُدَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ مفسرہ ہوا۔

مخفی نہ رہے کہ (بَعُدَ) کو انشائیہ اس لئے قرار دیا کہ یہ بابِ (كَرُمَ) سے ہے، اور

باب (کَرُمَ) کی خاصیت تعجب تو مفسَّر اور مفسِّر انشائیت میں متحد ہو گئے، اور انشائیت کی تفسیر خبر سے لازم نہ آئی۔

قوله: وفعال بمعنٰی الامر من الثّلاثی قیاس: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (فَعَالُ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا ذوالحال، (بَا) حرفِ جار بمعنی (فِیْ) مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور، مجرور تقدیرًا مضاف، (اَلْاَمْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَمْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مُستقر سے مل کر حالِ اوّل، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلثُّلَاثِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثُلَاثِیْ) مفرد منصرف جاری مُجرائے صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حالِ دوم، ذوالحال اپنے دونوں حال مترادفہ سے مل کر مبتدا، (قِیَاسٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا خبر بتقدیر (ذُوْ)، نہ بتقدیر یائے نسبت کہ اُس کا حذف جائز نہیں، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، "شرح عصام" میں ہے کہ (بمعنی الامر) خبرِ اوّل ہے، اور (من الثّلاثی) خبر دوم، اور (قیاس) خبرِ ثالث۔

قوله: کنزال بمعنٰی اِنزِل: میں (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (نِزَالِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا ذوالحال، (بَا) حرفِ جار بمعنی (فِیْ) مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مضاف مجرور تقدیرًا، (اِنْزِلْ) مراد اللّفظ مضاف الیہ مجرور تقدیرًا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع

محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے فعالِ مذکور، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وفعالِ مصدرًا معرفة كفجار وصفة مثل يا فساق مبنيّ لمشابهته لهٗ عدلاً وزنةً: اس میں (و) حرفِ عطف یا استیناف مبنی بر فتح، (فعال) مراد اللّفظ مرفوع تقدیرًا ذوالحال، (مَصْدَرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا موصوف، (مَعْرِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا صفت بتاویل ماوضع بشئ معيّن تاکہ تاکید میں موصوف اور صفت کے مابین مطابقت ہوجائے، یا (مَعْرِفَةً) کی تانیث قابل اعتداد نہیں، جیسے لفظ (رِسَالَة) اور لفظ (كِتَابَة) کی ''شرح العصام'' میں زیر بحث تنازع برقول مصنف (وفي الفاعليّة والمفعوليّة مختلفين) فرمایا: انّ مختلفين حال من الفاعليّة والمفعوليّة وتذكيره لعدم الاعتداد بتانيث لفظ المصدر او بتانيث مالا معنى بها بدون التّاء كالرسالة والكتابة فانّهٗ يجوز تذكيرها يتعلق بهما اه ، (مَصْدَرًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (فَجَارِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا مقدر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (فَعَالَ مَصْدَرًا مَعْرِفَةً)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (صِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا معطوف، (مَصْدَرًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال، (فَعَالُ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا ومضاف، (يَا فَسَاقِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مقدر مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (فَعَال صِفَةً)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: يَا فَسَاقِ: میں (يَا) حرفِ ندا مبنی بر سکون، (فَسَاقِ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر کسر لفظًا، اور مبنی بر ضم باعتبارِ محل قریب مفعول بہٖ منصوب باعتبارِ محل بعید جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوبًا، (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف مرفوع تقدیرًا مفرد معتل واوی مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد

متکلم، اس میں (اَنَـا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(مَبْنِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ل) حرفِ جار برائے سببیّت مبنی بر کسر، (مُشَابَهَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیّت مبنی بر کسر راجع بسوئے نائب فاعل (مَبْنِیٌّ)، (ل) حرفِ جار برائے تقویت مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے فَعَالِ بمعنی الامر من الثّلاثی، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (عَدْلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (زِنَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، (عَدْلاً) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز از نسبت مشابہت بسوئے فاعل خود، (مُشَابَهَةً) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو اور تمیز نسبت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَبْنِیٌّ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وعلمًا للاعيان مؤنثا كقطام وغلاب مبنيٌّ في الحجاز ومعرب في تميم الّا ما كان في آخره راءٌ: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فَعَالُ) مقدر مراد اللفظ مرفوع تقدیراً ذو الحال، (عَـلَمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْاَعْيَان) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (اَعْيَان) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعًا) مقدر کا، (مَوْضُوْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (مَوْضُوْعًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت اوّل، (مُؤَنَّثًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُؤَنَّثًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت ثانی، (عَـلَمًا) موصوف اپنی دونوں صفت سے مل کر حال، (فَعَالُ) مقدر ذو الحال اپنے حال سے مل کر مبتدا۔

(ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (قَطَامِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، یہ اس خبیثہ عورت کا نام ہے جس نے

'ابن ملجم' بد بخت کو مولائے مشکل کشا حضرت 'علی' مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو قتل پر اُبھارا تھا، معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (غَلَابِ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (قَطَامِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے محذوف مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (فَعَالُ عَلَمًا)، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(مَبْنِيٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْحِجَازِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (حِجَازِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَبْنِيٌّ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُعْرَبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ مرفوع محلًا مستثنیٰ منہ مبنی بر فتح راجع بسوئے نائب فاعل (مَبْنِيٌّ)، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (تَمِيْمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِلَّا) حرفِ استثنا، مبنی بر سکون، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب فعل تام، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (آخِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَا)، (آخِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (رَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا فاعل، (كَانَ) فعل تام اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو منصوب محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر نائب فاعل، (مُعْرَبٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر معطوف، (مَبْنِيٌّ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: نحو حضار: اس میں (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظًا مضاف،

(حَضَارِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مقدر مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (فَعَالُ عَلَمًا الخ)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

﴿الاصوات﴾

الاصوات كلّ لفظ حُكِيَ به صوت او صُوّت به لِلْبَهَائم فالاوّل كغاق والثّانی كنخّ

ترکیب

قوله: الاصوات كلّ لفظ حُكِيَ به صوت او صُوّت به لِلبَهائم: اس میں (اَلْاَصْوَاتُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَصْوَاتُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مبتدا، (كُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (لَفْظٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (حُكِيَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَا) حرفِ جار برائے استعانت مبنی بر کسر، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (صَوْتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (حُكِيَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ مجرور محلاً، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (صُوِّتَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بَا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور باعتبار محل قریب، مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر نائب فاعلیت، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (ل) حرفِ جار برائے سببیت مبنی بر کسر، (اَلْبَهَائِمِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (بَهَائِمِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو،

(صُـوِّتَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ہر دو ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف مجرور محلا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت، (لَفظٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فالاوّل کغاق والثّانی کنخّ: میں (فا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظا اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (اَلْقِسْمُ)، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (غَاقِ) مراد اللفظ مجرور تقدیرا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِی) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثَانِی) اسمِ منقوص مرفوع تقدیرا مبتدا، (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (نَـخِّ) مراد اللفظ مجرور تقدیرا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

المرکّبات

المـركّبَات كلُّ اسم من كلمتين ليس بينهمَا نسبةٌ فان تضمّن الثَّانِي حرفًا بُنِيَا

كـخمسَةَ عشر و حادی عشر و اخواتهمَا الّاَ اِثْـنی عشر و الّاَ اُعْرِبَ الثّانی كبَعلبَكّ و بُنِیَ الاوّل فی الاصحّ

ترکیب

قوله: المركّبَات كلُّ اسم من كلمتين ليس بينهمَا نسبةٌ:

اس میں (اَلْـمُرَكَّبَاتُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُـرَكَّبَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً مبتدا، (كُـلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اِسْـمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (مِنْ) حرفِ جار برائے ابتدائے غایت مبنی برسکون، (كَلِمَتَيْنِ) تثنیہ مجرور بیائے ماقبل مفتوح موصوف، (لَيْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (بَيْنَ) اسم ظرف مضاف منصوب لفظاً، (هُـمَا) میں (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (بَيْنَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَـابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَـابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ لَيْـسَ مؤخر، (ثَـابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، (نِسْبَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مؤخر، (لَيْـسَ) فعل ناقص اپنے اسمِ مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مجرور محلاً، (كَـلِمَتَيْنِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُـرَكَّبٌ) مقدر کا، (مُـرَكَّبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُـرَكَّبٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (اِسْـمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (كُـلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی

خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فَاِنْ تضمّن الثَّانِي حرفًا بُنِيَا كخمسَةَ عشر وحادى عشر واخواتهما اِلَّا اِثنى عشر: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (تَضَمَّنَ) فعل ماضی معروف مجزوم محلًا مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلثَّانِيْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (ثَانِيْ) اسمِ منقوص مرفوع تقدیرًا فاعل، (حَرْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعول بہ، (تَضَمَّنَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (بُنِيَا) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلًا صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز مستثنیٰ منہ مرفوع محلًا مبنی برسکون راجع بسوئے کَلِمَتَيْن بتاویل جزئین، (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی برسکون، (اِثْنَى عَشَرَ) مراد اللّفظ منصوب لفظًا تقدیرًا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر نائب فاعل، (بُنِيَا) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(كَ) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (خَمْسَةَ عَشَرَ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (حَادِيَ عَشَرَ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَخَوَاتِ) جمع مؤنث سالم مجرور لفظًا مضاف، (هِمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے خَمْسَةَ عَشَرَ و حَادِيَ عَشَرَ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، (اَخَوَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا مقدر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مرکب، جس کے لئے دونوں جز مبنی ہوں، جبکہ جز ثانی کسی حرف کو متضمن ہو، مبتدا مقدر (هو) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وَاِلَّا اُعْرِبَ الثَّانِي كَبَعْلَبَكَّ و بُنِيَ الاوّل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) جس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی برسکون، (لَا) نافیہ جس کی منفی یکن

كذا محذوف، (لَايَكُنْ) نفی فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرّ داز ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الثّاني، (كَذَا) اسمِ کنایہ مبنی بر سکون منصوب محلاً خبر، (لَايَكُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(أُعْرِبَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلثَّانِي) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثَانِي) اسمِ منقوص مرفوع تقدیراً نائب فاعل، (أُعْرِبَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بُنِيَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْاَوَّلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَوَّلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْـجُزو)، (اَلْاَوَّلُ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل، (بُـنِـيَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرطِ مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قــولــه: فــي الاصــحّ: میں (فِي) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْاَصَحّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَصَحّ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْـمَذْهَبِ)، (اَلْاَصَحّ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے مبتدا مقدر (هٰذَا)، جس میں (هَـا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یا (فِي الْاَصَحّ) بر سبیل تنازع، (أُعْرِبَ) اور (بُنِيَ) کا ظرفِ لغو ہے تو جس کو عمل دیا جائے گا دوسرے کا ظرفِ لغو نزدِ جمہور وجوباً ہوگا بخلاف 'ابن مالک' کہ انہوں نے "تسہیل" میں حذف کو اولیٰ قرار دیا، اور "الکافیۃ الکبریٰ" میں واجب کما فی النکت للسیوطی علیه الرحمة۔۱۲

الکنایات

الـكنَايات كم و كذا للعدد و كيت و ذيت
للـحديـث فـكـم الاستفهاميّة مميّزها
مـنصوب مفرد و الخبريّة مجرور مفرد
ومجموع و تدخل مِنْ فيهمَا ولهما صدر
الـكـلام وكلاهما يقع مرفوعًا و منصوبًا
و مجرورًا فكلّ مابعدهٗ فعلٌ غير مشتغل
عـنـه بـضميرهٖ كان منصوبًا معمولاً على
حسبـهٖ و كـلّ ماقبلهٗ حرف جرّ اومضاف
فمجرور والاَّ فمرفوع مبتداء ان لم يكن

ظرفًا وخبر ان کان ظرفًا و کذلك اسماء
الاستفهام و الشّرط و فی مثل کم عمّةٍ
لك یا جریر و خالةٍ ثلثة اوجهٍ و قد
یحذف فی نحو کم مالك و کم ضربتَ

ترکیب

قوله: الکنایات کم و کذا للعدد و کیت و ذیت للحدیث:

میں (اَلْکِنَایَاتُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (کِنَایَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظًا مبتدا، (کَمْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کَذَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ اوّل، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْعَدَدِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد ذہنی مبنی بر سکون، (عَدَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعَانِ) مقدر کا، (مَوْضُوْعَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (مَوْضُوْعَانِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هٰذَانِ) مقدر، جس میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَانِ) اسمِ اشارہ مبنی بر کسر مبتدا مرفوع محلًا، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کَیْتَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ دوم، (ذَیْتَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوفِ سوم، (کَمْ) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر، (اَلْحَدِيْثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (حَدِيْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعَانِ) مقدر کا، (مَوْضُوْعَانِ) مثنٰی مرفوع بالف اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے مقدر، (مَوْضُوْعَانِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هٰذَانِ) میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی برسکون، (ذَانِ) اسمِ اشارہ مبنی برکسر مبتدا مرفوع محلاً، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فكم الاستفهاميّة مميّزها منصوب مفرد: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی برفتح، (كَمْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین موصوف، (اَلْاِسْتِفْهَامِيَّةُ) میں (ال) حرفِ تعریف مبنی برسکون، (اِسْتِفْهَامِيَّةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْاِسْتِفْهَامِيَّةُ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (كَمْ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے اوّل، (مُمَيِّزُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مبتدائے اوّل بتاویل اَلْكَلِمَة، (مُمَيِّزُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے ثانی، (مَنْصُوْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، یہ عامل نہیں کہ اسمِ مفعول جب مصغر یا موصوف واقع ہو تو عامل نہیں ہوتا، اور اگر (مَنْصُوْبٌ) کو خبر اوّل قرار دیں تو عمل کرے گا، (مُفْرَدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (مُفْرَدٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (مَنْصُوْبٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدائے اوّل اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والخبريّة مجرور مفرد ومجموع: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (اَلْخَبَرِيَّةُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (خَبَرِيَّةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر (كَمْ)، (خَبَرِيَّةُ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا

بتقدیر مضاف ای ممیز کم الخبریّۃ، (مَجْرُوْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف ولا تنس ما ذکرناہ آنفًا، (مُفْرَدٌ) منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُفْرَدٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَجْمُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَجْمُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (مُفْرَدٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت مجرور محلاً، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا بر جملہ کبریٰ جس کے لئے محل اعراب نہیں، اور یہ بھی جائز ہے کہ (اَلْخَبَرِیَّۃ) سے پیشتر (کَمْ) موصوف مقدر ہو، اوراس کے بعد (مُمَیِّزُھَا) مبتدائے ثانی، مگر اس میں تکثیر حذف لازم آئے گی۔

قوله: و تدخل مِن فيهما: میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (تَدْخُلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (مِنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل، (فِی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (ھُمَا) میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے ممیز استفھامیہ وخبریہ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (تَدْخُلُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولهما صدر الكلام: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح، (ھُمَا) میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے کَمْ استفہامیہ وخبریہ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثبت) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے موخر، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلاً، (صَدْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْکَلَام) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (کَلَام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (صَدْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وكلاهما يقع مرفوعًا و منصوبًا ومجرورًا: میں (و)

حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کِلَا) مرفوع بالف مضاف، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (کَمْ) استفہامیہ وخبریہ، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (کِلَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (یَقَعُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرد از ضمائر بارز صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا باعتبار لفظِ (کِلَا)، نہ باعتبار معنیٰ کہ وہ تثنیہ ضمیر کے مقتضی ہیں، (مَرْفُوْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مَرْفُوْعًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَنْصُوْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مَنْصُوْبًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَجْرُوْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مَجْرُوْرًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (مَرْفُوْعًا) معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، اور اگر (یَقَعُ) بمعنی (یَصِیْرُ) فعل ناقص ہے تو اس میں ضمیر مستتر اسم اور (مَرْفُوْعًا) وغیرہ خبر ہوں گے، (یَقَعُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلًا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

''مغنی اللبیب'' میں ہے کہ ماضی بعید میں مجھ سے سوال کیا گیا تھا (زَیْدٌ وَ عَمْرٌو کِلَاهُمَا قَائِمٌ) ہے، یا (زَیْدٌ وَ عَمْرٌو کِلَاهُمَا قَائِمَانِ) تو میں نے جواب لکھا کہ اگر (وَ کِلَاهُمَا) کو تاکید قرار دیا جائے تو (قَائِمَانِ) صحیح ہے، کیونکہ یہ (زَیْدٌ وَ عَمْرٌو) کی خبر اور وہ دو ہیں، اور اگر (کِلَاهُمَا) کو مبتدائے ثانی قرار دیں تو (قَائِمٌ) اور (قَائِمَانِ) دونوں درست ہیں، مگر مختار اوّل ہے، **نظر بر آں** اِنَّ زَیْدًا وَ عَمْرًا کِلَیْهِمَا کے بعد (قَائِمٌ) کہا جائے گا کہ (کِلَیْهِمَا) تاکید کے لئے ہے، اور اِنَّ زَیْدًا وَ عَمْرًا کِلَاهُمَا کے بعد (قَائِمٌ) اور (قَائِمَانِ) دونوں جائز، اور (کِلَاهُمَا) محبّ الصاحبہ میں رعایت لفظ متعین ہے، کیونکہ یہ بمعنی (کِلَاهُمَا) ہے۔

قوله: فَکُلُّ مَا بَعْدَهٗ فِعْلٌ غَیْرُ مُشْتَغِلٍ عَنْهُ بِضَمِیْرِهٖ کَانَ مَنْصُوْبًا مَعْمُوْلًا عَلٰی حَسَبِهٖ: اس میں (فَا) حرف تفصیل مبنی بر فتح، (کُلُّ) مفرد منصرف صحیح

مرفوع لفظاً مضاف، (مَا) موصوفہ، نہ موصولہ ورنہ لازم آئے گا کہ (کُلُّ) اجزائے مدخول کے احاطہ کا افادہ کرے، نہ افراد کا، کیونکہ برتقدیر اضافت بسوئے نکرہ احاطہ افراد کے لئے ہوتا ہے، اور برتقدیر اضافت بسوئے معرفہ احاطہ اجزار کے لئے، اور یہاں پر احاطۂ اجزا اور یہ درست نہیں **كَمَا لايخفى**، مبنی برسکون، (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (مَا)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف، (فِـعْـلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (غَيْـرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (مُشْتَغِلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر غیر عامل بوجہ فقدان اعتماد، (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی برسکون، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (مَـا)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو اوّل، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر، (ضَمِيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے (مَا)، (ضَمِيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو دوم، (مُشْتَغِلٍ) اسمِ فاعل اپنے دونوں ظرفِ لغو سے مل کر مضاف الیہ، (غَيْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت، (فِعْلٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، (بَعْدَهُ) ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صفت مجرور محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلاً، (كُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے مبتدا، (مَـنْـصُـوْبًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (مَـعْـمُـوْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر ہر دو غیر عامل، کیونکہ موصوف واقع ہیں، اور صیغہائے اسمِ فاعل واسمِ مفعول جب موصوف واقع ہوں تو عمل نہیں کرتے، کیونکہ موصوف ہونا خاصہ اسم ہے، تو موصوف ہونے سے ان کی جہت اسمیت راجح ہو جاتی ہے، اور مشابہت بفعل مضارع ضعیف، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون، (حَسَبِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے فعل، (حَسَبِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (مَعْمُوْلًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر صفت، (مَنْصُوْبًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (كَانَ)

فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ صغریٰ ہو خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وكلّ ماقبلهٗ حرف جرّ اومضاف فمجرور: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کُلُّ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (مَا) موصوفہ مبنی بر سکون، (قَبلَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (قَبلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف، (حَرْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (جَرٍّ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (حَرْفُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (مُضَافٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، (حَرْفُ جَرٍّ) معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر فاعل، ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (کُلُّ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (مَجْرُوْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مَجْرُوْرٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والاّ فمرفوع مبتداء ان لم يكن ظرفا وخبرٌ ان كان ظرفا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) جس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (لَا) نافیہ جس کی منفی (یَکُنْ کَذَا الْاَمْرُ) محذوف، پس (لَایَکُنْ) نفی فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْاَمْرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَمْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (کَذَا) اسمِ کنایہ مبنی بر سکون، منصوب محلاً خبر، (لَایَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (مَرْفُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا محذوف، (مَرْفُوْعٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر اوّل، (مُبْتَدَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (مُبْتَدَاءٌ) اسم مفعول اپنے

نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (خَبَـــرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، (مُبْتَدَاءٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر دوم، (هو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (كُلُّ مَا) جو (كَمْ) سے عبارت ہے، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (لَمْ يَكُنْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم (فعل ناقص)، اس میں (هـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هو)، (ظَرْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر، (لَمْ يَكُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کی جزا بقرینۂ جملہ متقدمہ محذوف وجوباً نزد بصریہ، شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف (هو) جس کی خبر (مَرْفُوْعٌ) تھی، (ظَرْفًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کی جزا بقرینۂ جملہ متقدمہ محذوف وجوباً، شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وكذلك اسماء الاستفهام والشّرط: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلاً، (اَسْمَاءُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْاِسْتِفْهَامِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (اِسْتِفْهَام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلشَّرْطِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (شَرْطِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (اَسْمَاءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا،

مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وفی مثل کم عمّة لكَ یا جرید وخالة ثلثة اوجهٍ: میں

(و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (فِی) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (کَمْ عَمّة لَكَ یَا جَرِیْد وَخَالَة۔۔فدعاءُ قَدْ حلبت علیٰ عشاری) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (ثَلٰثَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیز مضاف، (اَوْجُهٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ، (ثَلٰثَةٌ) ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: کم عمّة لك یا جرید و خالة فدعاء قد حلبت علیٰ عشاری: یعنی بر وجہ اوّل مبتدا ہونے کی بنا پر رفع محلی، (کَمْ) خبریہ مبنی بر سکون ممیز مضاف، (عَمَّةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح، (ك) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٍ) مقدر کا، (ثَابِتَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتَةٍ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (عَمَّةٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (یَا) حرفِ ندا مبنی بر سکون، (جَرِیْدُ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ جس کا فعل (اَدْعُوْ) محذوف وجوباً، (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف مرفوع تقدیراً معتل واوی مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد متکلم، اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور منادیٰ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (خَالَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (فَدْعَاءَ) غیر منصرف بوجہ الف ممدودہ مجرور بفتح صفت مشبہ صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

بسوئے موصوف، (فَدعَاءَ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر صفت، اور (لَكَ) صفت ثانی بقرینہ سابق محذوف، جیسے کہ سابق میں (عَمَّةٍ) کی صفت، (فَدعَاءَ) بقرینہ لاحق محذوف تھی، (خَالَةٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (عَمَّةٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ تمیز، (کَمْ) ممیّز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلا، (قَدْ) برائے تحقیق مبنی بر سکون، (حَلَبَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (عَلٰی) حرف جار برائے استعلاء حکمی مبنی بر سکون، چونکہ (حَلَبَتْ) بمعنی (ثَقُلَتْ) کو متضمن ہے، اس لئے متعدی (بعلٰی) لاکر (ثَقُلَتْ) کا صلہ بھی آتا ہے، ورنہ (حَلَبَتْ) کا صلہ (عَلٰی) نہیں آتا، بلکہ (ل) آتا ہے، (عِشَارِیْ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیرًا کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت، (یَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون، (عِشَارِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (حَلَبَتْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یہ ترکیب بھی ہوسکتی ہے کہ (فَدعَاء) کو خبر مبتدا قرار دیں، اور جملہ (قَدْ حَلَبَتْ) الخ کو اس کی صفت، اس تقدیر پر جملہ صغریٰ و کبریٰ نہ ہوگا، (کَمْ) استفہامیہ مبنی بر سکون ممیّز، (عَمَّةٌ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تمیز، (کَمْ) ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، (یَاجَرِیْرُ) بترکیب سابق جملہ معترضہ، (قَدْ حَلَبَتْ الخ) بترکیب سابق خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا (فَدعَاء) خبر مبتدا، اور (قَدْ حَلَبَتْ) الخ اس کی صفت؛ اور بروجہ دوم یعنی مفعول مطلق ہونے کی بنا پر نصب محلی، (کَمْ) خبریہ مبنی برسکون ممیّز مضاف، (حَلْبَةٍ) مقدر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا تمیز مضاف الیہ، (کَمْ) خبریہ ممیّز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول مطلق عددی مقدم منصوب محلا، (عَمَّةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف، (لَكَ) بترکیب سابق صفت، (عَمَّةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (یَاجَرِیْرُ) بترکیب سابق جملہ معترضہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (خَالَةٌ) بترکیب سابق موصوف، (فَدعَاء) بترکیب سابق صفت، (خَالَةٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (عَمَّةٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا، (قد حلبت علی عشاری) بترکیب سابق فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول بہ اور مفعول مطلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر

مرفوع محلاً، اس صورت میں (حَلَبْتُ) کی ضمیر فاعل کا مرجع مبتدا ہے، مگر بتاویل (کلّ واحد) کیونکہ مبتدا متعدد ہے، اور چونکہ مبتدا لفظاً و معنًی دونوں اعتبار سے متعدد ہے، **نظر بر آں** ''مغنی اللبیب'' میں فرمایا کہ دوسرے (قد حَلَبْتُ) کی تقدیر ضروری ہے جیسے (زَیْنَبُ وَهِنْدٌ قَامَتْ) میں علامہ دمامینیؒ نے اس کی شرح میں فرمایا کہ اوّل کے بعد مقدر مانا جائے، یا دوم کے بعد، لیکن اوّل کے بعد اولیٰ ہے، تاکہ فصل لازم نہ آئے، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(کَمْ) استفہامیہ مبنی بر سکون ممیّز، (حَلْبَةً) مقدر بترکیب سابق تمیز، (کَمْ) ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مفعولِ مطلق عددی مقدم منصوب محلاً، باقی حسب سابق، صرف اتنا فرق ہے کہ اس صورت میں جملہ صغریٰ (حلبتُ) انشائیہ ہوگا، اور جملہ کبریٰ حسب سابق خبریہ اور بر وجہ سوم یعنی مفعول فیہ ہونے کی بنا پر نصب محلی۔

(کَمْ) خبریہ مبنی بر سکون ممیّز مضاف، (مَرَّةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً تمیز مضاف الیہ، (کَمْ) ممیّز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً، (عَمَّةٍ) بترکیب سابق مبتدا، اور (حَلَبَتْ) الخ بترکیب سابق خبر، (کَمْ) استفہامیہ مبنی بر سکون ممیّز، (مَرَّةً) بترکیب سابق تمیز، (کَمْ) ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً، باقی حسب مسطور بازق مذکور۔

قوله: و قد يحذف في نحو كم مالك و كم ضربتَ: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (یُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے تمیز (کَمْ)، (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (کَمْ مَالُكَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کَمْ ضَرَبْتَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (یُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: کم مالك: میں (کَمْ) استفہامیہ مبنی بر سکون، (دِیْنَارًا) محذوف مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، (کَمْ) ممیّز اپنی تمیز محذوف سے مل کر مبتدا نزد سیبویہؒ اور جمہور

کے نزدیک خبر مقدم، کیونکہ یہ جائز نہیں کہ مبتدا نکرہ اور خبر معرفہ ہو، خواہ جملہ خبریہ ہو، یا جملہ انشائیہ بخلاف 'سیبویہ' کہ ان کے نزدیک جملہ انشائیہ میں جائز ہے، (مَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح، (مَــالُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر نزد 'سیبویہ' اور جمہور کے نزدیک مبتدائے مؤخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، اور اگر یہ (كَمْ) خبریہ ہے تو اپنی تمیز محذوف سے مل کر بالاتفاق خبر مقدم ہوگا، اور (مَالُكَ) بترکیب سابق مبتدائے مؤخر اور جملہ خبریہ۔

(كَمْ) استفہامیہ مبنی بر سکون ممیز، (ضَرْبَةً) محذوف مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، (كَمْ) ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعولِ مطلق عددی مقدم منصوب محلاً، (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (ضَرَبْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق عددی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اور اگر یہ (كَمْ) خبریہ ہو تو (ضَرْبَةٍ) محذوف مجرور ہوگا، اور (ضَرَبْتُ) صیغہ واحد متکلم اور جملہ خبریہ، اگر تمیز محذوف (رَجُلًا) یا (رَجُلٍ) ہو تو (كَمْ) اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ مقدم، اور اگر (تَادِيبًا) یا (تَادِيبٍ) ہے تو مفعول لہ، اور اگر (مَرَّةً) یا (مَرَّةٍ) ہے تو مفعول فیہ بصورت (كَمْ) استفہامیہ جملہ انشائیہ اور بصورتِ (كَمْ) خبریہ جملہ خبریہ۔ ۱۲

الظروف

الظّروف منها ما قطع عن الاضافة كقبل

و بعد و اجزى مجراه لا غير و ليس غير

و حَسْبُ ومنهَا حيث ولا يضاف اِلّا الٰى

جملة فى الاكثر و منهَا اذا و هى

للمستقبل و فيهَا معنى الشّرط فلذٰلك
اختير بعدها الفعل وقد يكون للمفاجاة
فيلزم المبتداء بعدهَا ومنهَا اذ للمَاضى
و يقع بعدهَا الجملتَان و منهَا اَيْنَ واَنّٰى
للمكان استفهَامًا و شرطًا و متٰى للزّمان
فيهمَا و ايّان للزّمان استفهَامًا و كيف
للحال استفهَامًا و مُذ و مُنْذُ بمعنٰى اوّل
المدّة فيليهمَا المفرد المعرفة فيليهمَا
المقصود بالعددِ و قد يقع المصدر او
الفعل او اَنَّ او اِنَّ فيقدر زمَانٌ مضاف

وهو مبتداء وخبرهٗ مابعدهٗ خلافًا للزّجاج
ومنها لدى ولَدُنْ و قد جآء لَدَنْ و لُدْن و
لَدْ و لُدْ و لَدُ و منهَا قطّ للمَاضى المنفى
و عوض للمستقبل المنفى و الظروف
المضافة الٰى الجملة واذيجوز بناؤهَا علٰى
الفتح و كذٰلك مثل وغير مَعَ مَا و اَنْ و اَنَّ

ترکیب

قوله: الظّروف منهَا مَا قطع عن الاضافة: میں (اَلظُّرُوْفُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (ظُرُوْفٌ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مبتدا، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبعیض مبنی برسکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اَلظُّرُوْفُ)، جار مجرور سے مل کر ظرف، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون، (قُطِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْاِضَافَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی برسکون، (اِضَافَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (قُطِعَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے

موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر فاعل، ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: کقبل و بعد: میں (کَ) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (قَبْلُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَعْدُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (قَبْلُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا قُطِعَ عَنِ الْاِضَافَة)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: و اُجزِی مجراہ لا غیر و لیس غیر و حَسْبُ:

میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (اُجْرِیَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (مَجْرا) اسمِ منقصور منصوب تقدیراً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا قُطِعَ)، (مَجْرا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (لَا غَیْرُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَیْسَ غَیْرُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (حَسْبُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (لَا غَیْرُ) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر نائب فاعل، (اُجْرِیَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

بر تقدیر ارادۂ معنی: مثلاً جاء نی زید مقدر (لَا غَیْرُ) سے پیشتر جس میں (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (لَا) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (غَیْرُ) مبنی بر ضم مرفوع محلاً معطوف، (زَیْدٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، اور رضیؒ کے نزدیک (لَا) برائے نفی جنس، (غَیْرُ) مبنی بر ضم منصوب محلاً اسم (لَا)، خبر محذوف (جَاءِ)، جملہ مستانفہ جس کے لئے محل اعراب

نہیں، (زَیْدٌ) سے حال تو منصوب محلًا، (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ) بترکیب سابق۔

لیس غیر: میں (لَیْسَ) فعل ناقص مبنی بر فتح، (غَیْرُ) مبنی بر ضم مرفوع محلًا اسم، (جَائِیًا) محذوف جو مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (جَائِیًا)، اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، (لَیْسَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یا (زَیْدٌ) سے حال تو منصوب محلًا، یہ 'زجاج' کے نزدیک، اور 'مبرّد' کے نزدیک (لَیْـسَ) میں مستتر ضمیر اسم راجع بسوئے (اَلْجَائِیْ)، (غَیْرُ) خبر، اور جملہ مستانفہ یا حالیہ۔

جاء نی زید فحسب: اس میں (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر، (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَـا) حرفِ عطف برائے تعقیب مبنی بر فتح، (حَسْـبُ) مبنی بر ضم بایں وجہ کہ (لَاغَیْـرُ) کے (غَیْرُ) کے ساتھ حذف مضاف الیہ اور عدم تعریف میں مشابہ ہے، فرق اتنا ہے کہ (غَیْــرُ) بوجہ ابہام متصرف نہیں، اور یہ بایں سبب مصدر بمعنی کفایۃ، (مُـحْسِبٌ) اسمِ فاعل کے معنی میں، اور مضاف الیہ محذوف معنوی کی جانب باضافت لفظیہ مضاف ہے، چنانچہ ''تکملہ'' ص:۴۷۳ میں ہے: (وحسب) بفتح الحاء وسکونِ سین **الکفایة الا انّ عدم تعریف غیر متوغلها فی الابهام وعدم تعریف حسب لکونه** بمعنی**فحسب فاضافة لفظیّة،** مرفوع محلًا بمعنی (محسب) اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر مضاف، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (یَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب، باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت، (حَسْـبُ) اسمِ فاعل مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر مقدم، (ذٰلِكَ) محذوف جس میں (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مرفوع محلًا مبتدا، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، **ھٰذا ما عندی فی الاعراب واللّٰہ تعالٰی اعلم بالصّواب،** اس سے ظاہر ہوا کہ جو مصدر اسمِ فاعل کے معنی میں ہو، وہ عمل کرتا ہے، اور اس میں ضمیر فاعل مستتر ہوا کرتی ہے۔

قوله: ومنهَا حيث: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبعیض مبنی برسکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اَلظُّرُوْف)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (حَيْثُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا جو مرفوع محلاً، اس لئے کہ جملہ ظرفیہ معترضہ صغریٰ (منها ما قُطِعَ الخ) پر معطوف ہے، اور وہ بنا بر خبریت محل رفع میں تھا۔

قوله: ولا يضاف اِلَّا الٰى جملة في الاكثر: میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (لَا يُضَافُ) نفی فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (حَيْثُ)، (اِلَّا) حرفِ استثنار مبنی برسکون، (اِلٰى) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی برسکون، (جُمْلَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرفِ لغو اوّل، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْاَكْثَرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اَكْثَرِ) غیر منصرف مجرور لفظاً بکسرہ اسمِ تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْاِسْتِعْمَالِ)، (اَكْثَرِ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو دوم، (لَايُضَافُ) فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومنهَا اذا: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبعیض مبنی برسکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے (اَلظُّرُوْف)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (اِذَا) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا مرفوع محلاً، کیونکہ (منهَا مَا قُطِعَ الخ) پر معطوف ہے، یا (منهَا حيث) پر، دونوں محل رفع میں ہیں۔

قوله: وهی للمستقبل: میں(و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح،(هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِذَا)،(ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر،(اَلْمُسْتَقْبِلِ) میں(ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون،(مُسْتَقْبِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں(هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر(اَلزَّمَان)،(اَلْمُسْتَقْبِلِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا(مَوْضُوْعٌ) مقدر کا،(مَوْضُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں(هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و فیها معنی الشّرط: میں(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،(فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون،(هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے(اِذَا)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا(ثَابِتٌ) مقدر کا،(ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں(هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر،(ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم،(مَعْنٰی) اسمِ مقصور مرفوع تقدیرًا مضاف،(اَلشَّرْطِ) میں(ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون،(شَرْطِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ،(مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ بر جملۂ سابقہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فلذٰلك اختیر بعدها الفعل: میں(فَا) فصیحہ مبنی بر فتح،(ل) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی برکسر،(ذَا) اسمِ اشارہ مبنی برسکون مجرور محلا،(ل) حرفِ تبعید مبنی برسکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین،(ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو مقدم،(اُخْتِیْرَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب،(بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظا مضاف،(هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برسکون راجع بسوئے(اِذَا)،(بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ،(اَلْفِعْلُ) میں(ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون،(فِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا نائب فاعل،(اُخْتِیْرَ) فعل مجہول اپنے

نائب فاعل اور مفعول فیہ اور ظرفِ لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرطِ محذوف (اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ) اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وقد یکون للمفاجاة: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِذَا)، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْـمُفَاجَاة) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (مُفَاجَاةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے اسمِ (یَکُوْن)، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (یَکُوْنُ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فیلزم المبتداء بعدها: میں (فَا) حرفِ عطف برائے تعقیب مبنی بر فتح، (یَلْزِمُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْـمُبْتَدَاءُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُبْتَدَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (بَـعْـدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اِذَا)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (یَلْزِمُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا بر جملہ سابق جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومنها اذ للماضي: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبعیض مبنی بر سکون، (هَــا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلـظُّـرُوْف)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلاً، (اِذْ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً وو الحال، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْمَاضِي) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَاضِيْ)

اسمِ منقوص مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعًا) مقدر کا، (مَوْضُوْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مَوْضُوْعًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ ہوا بر جملہ (منهَا اِذًا)، یا بر جملۂ (منهَا ماقُطِعَ) اوّل پر بوجہ قرب، اور ثانی پر بوجہ اصالت، درمیانی جملہ پر جائز نہیں، **نظر برآں** محل رفع میں ہے، یہ بھی جائز ہے کہ (لِلْمَاضِیْ) کو (اَلثَّابِت) مقدر سے متعلق کریں، اور (اَلثَّابِتُ) صفت (اِذْ) ہو جائے، یا (لِلْمَاضِیْ) مبتدائے محذوف کی خبر ہو۔

قوله: ويقع بعدها الجملتَان: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (يَقَعُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (بَعْدَ) اسمِ ظرف منصوب لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے (اِذْ)، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (اَلْجُمْلَتَانِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (جُمْلَتَان) مثنیٰ مرفوع بالف فاعل، (يَقَعُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومنها اَيْنَ واَنّٰى للمكان استفهامًا و شرطًا و متٰى للزّمان فيهما و ايّان للزّمان استفهامًا و كيف للحال استفهامًا و مُذ و مُنذُ بمعنٰى اوّل المدّة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبعیض مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلظُّرُوْف)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (اَيْنَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَنّٰی) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْمَكَان) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَكَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعَانِ) مقدر کا، (مَوْضُوْعَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ مفعول صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس

میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (اِسْتِفْهَامًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (شَرْطًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز نسبت یا (مَوْضُوْعَانِ) کی ضمیر نائب فاعل سے حال، یا (مَوْضُوْعَانِ) کا مفعول فیہ بتقدیر مضاف ای وقت استفهام و شرط، (مَوْضُوْعَانِ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور تمیز نسبت سے مل کر خبر، (هُمَا) محذوف جس میں (هَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے (اَيْنَ وَ اَنّٰى)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَتٰى) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر، (اَلزَّمَانِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد ذہنی مبنی برسکون، (زَمَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعٌ) مقدر کا، (مَوْضُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (فِي) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی برکسر راجع بسوئے استِفهَامًا و شرطًا، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (مَوْضُوْعٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (هُوَ) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَتٰى)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَيَّانَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر، (اَلزَّمَانِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (زَمَان) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعٌ) مقدر کا، (مَوْضُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا برضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (استِفهَامًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا تمیز از نسبت، یا حال، یا مفعول كما مرّ، (مَوْضُوْعٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر اور تمیز از نسبت سے مل کر خبر، (هُوَ) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَيَّانَ)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (کَیفَ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْحَالِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (حَال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعٌ) مقدر کا، (مَوْضُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (اِسْتِفْهَامًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا تمیز از نسبت، (مَوْضُوْعٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر اور تمیز نسبت سے مل کر خبر، (هُوَ) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (کَیفَ) مبتدائے محذوف اپنی خبر مذکور سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُذْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُنْذُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (مُذْ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (بِا) حرفِ جار بمعنی (فِی) مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (اَوَّلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، یہ اسم بمعنی ابتدا ہے صفت بمعنی (اسبق) نہیں، حتیٰ کہ غیر منصرف ہو، مضاف الیہ، (اَلْمُدَّةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُدَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (اَوَّلِ) مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بِا) حرفِ جار بمعنی (فِی) مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسمِ مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (اَلْجَمِیْعِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (جَمِیْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَیْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَیْنِ) مثنی منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَیْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، (اَیْنَ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مبتدا، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

قوله: فيليهما المفرد المعرفة: میں (فَا) حرفِ تفصیل یا استیناف یا فصیحہ یا اعتراض کما فی الفوائد الشافية مبنی بر فتح، (یَلِی) فعل مضارع معروف مرفوع تقدیرًا معتل یائی مجرد از ضمائر

بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (هِمَا) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مُذْ ومُنْذُ)، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (مُفْرَدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْمَعْرِفَةُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَعْرِفَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت، (اَلْمُفْرَدُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، (يَلِي) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ یا جزائے شرط مقدر (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ) ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فيليهمَا المقصود بالعددِ: میں (فَا) حرف تفصیل یا استیناف یا اعتراض یا فصیحہ مبنی بر فتح، (يَلِي) فعل مضارع معروف مرفوع تقدیراً معتل یائی مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (هِمَا) میں (ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مُذْ و مُنْذُ)، (م) حرف عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (اَلْمَقْصُوْدُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَقْصُوْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلزَّمَانُ)، (اَلْمَقْصُوْدُ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر ذوالحال، (بَا) حرف جار برائے مصاحبت **وما اورد عليه المولى العصام اجاب عنه فی التكملة فراجع اليها ان كنت من الكملة** مبنی بر کسر، (اَلْعَدَدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (عَدَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر **هٰذا ما يخطر بالبال والله تعالىٰ اعلم بحقيقة الحال**، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (يَلِيَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ یا شرط محذوف (اِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ) ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وقد يقع المصدر او الفعل او اَنَّ او اِنَّ: میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (قَدْ) حرف تقلیل مبنی بر سکون، (يَقَعُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (اَلْمَصْدَرُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَصْدَرُ) مفرد

منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرف عطف برائے تنویع مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْفِعْلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (فِعْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (اَنَّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (اِنَّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (اَلْمَصْدَرُ) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر فاعل، (یَقَعُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فیقدر زمانٌ مضاف: میں (فَا) حرفِ عطف یا فصیحہ مبنی بر فتح، (یُقْدرُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (زَمَانٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مُضَافٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (مُضَافٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (زَمَانٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب فاعل، (یُقْدَرُ) فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ یا جزائے شرط محذوف (اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ) ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهو مبتداء وخبرهٗ مابعدهٗ: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (ھُو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مُذْ و مُنْذُ) بتاویل (کُلُّ وَاحِدٍ)، (مُبْتَدَأٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مُبْتَدَأٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (خَبَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (ھو)، (خَبَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (بَعْدَ) اسم ظرف منصوب لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مُذْ و مُنْذُ) بتاویل مذکور، (بَعْدَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا، (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے

محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: خِلَافًا لِلزَّجَاجِ: میں (خِلَافًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعولِ مطلق تاکیدی، جس کا فعل (خَالَفَ) محذوف، (خَالَفَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مبہم، (خَالَفَ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق تاکیدی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (ل) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر کسر، (اَلزُّجَاجِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (زُجَاجِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر (اِرَادَتِي) محذوف کی، جس میں (اِرَادَةِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع تقدیرًا کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت، (يَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر سکون، (اِرَادَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وَمِنْهَا لَدَى وَلَدُنْ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبعیض مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلظُّرُوْف)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَانِ) مقدر کا، (ثَابِتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَانِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (لَدَى) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَدُنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (لَدَى) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ معطوفہ مرفوع محلًا ہوا، اس کو جملہ ظرفیہ بھی قرار دے سکتے ہیں کما مرّ۔

قوله: وَقَدْ جَاءَ لَدَنْ وَلُدْنُ وَلَدْ وَلُدْ وَلَدُ: میں (و) حرفِ استیناف یا

اعتراض مبنی بر فتح، (قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون، (جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (لَدَنْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لُدْنِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَدْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لُدْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَدُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (لَدَنْ) معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر فاعل، (جَاءَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و منها قطّ للماضی المنفی وعوض للمستقبل المنفی: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبعیض مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلظُّرُوْف)، جار مجرور سے مل کر ظرف، (قَطُّ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عَوْضُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (قَطُّ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (مِنْهَا) ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ صغریٰ معطوفہ مرفوع محلًا ہوا۔

(ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْمَاضِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَاضِیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیرًا موصوف، (اَلْمَنْفِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَنْفِیْ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (مَنْفِیْ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلْمَاضِیْ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعٌ) مقدر کا، (مَوْضُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (ھُوَ) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (قَطُّ) مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْمُسْتَقْبِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُسْتَقْبِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (اَلْمَنْفِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے

عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَنْفِیْ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْمَنْفِیْ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلْمُسْتَقْبِلِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (مَوْضُوْعٌ) مقدر کا، (مَوْضُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (ھُوَ) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (عَوْضُ)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والظروف المضافة الٰى الجملة واذ يجوز بناؤها علٰى الفتح: میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (اَلظُّرُوْفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ظُرُوْفُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْمُضَافَةُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُضَافَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (اَلْجُمْلَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (جُمْلَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِذْ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، (اَلْجُمْلَةِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَلْمُضَافَةُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، (اَلظُّرُوْفُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا، (یَجُوْزُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (بِنَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب، منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْفَتْحِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (فَتْحِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (بِنَاءُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر فاعل، (یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و كذلك مثل وغير مَعَ مَا و اَنْ و اَنَّ: میں (و) حرفِ عطف برجملۂ کبریٰ یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (ذا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکونِ مقدر مجرور محلاً، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَان) مقدر کا، (ثَابِتَان) مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتَان) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (مِثْلُ) مراد اللفظ مرفوع لفظاً مع التنوین، اگر بتاویل (لفظ) ہو، اور بدونِ تنوین اگر بتاویل (الكلمة) کہ اس صورت میں غیر منصرف ہوگا بوجہ علمیت، اور تانیث كما مرّ معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (غَيْرُ) مراد اللفظ مرفوع لفظاً باتنوین یا بغیر كما مرّ معطوف، (مِثْلُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (مَعَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (مَا) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَنْ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَنَّ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (مَا) معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتَيْنِ) مقدر کا، (ثَابِتَيْنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَيْنِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

﴿المعرفة والنّكرة﴾

المعرفة ما وضع لشئٍ بعينهٖ وهي المضمرات والاعلام والمبهمات وما

عُرِفَ باللّام او النّداء و المضاف الٰی
احدھا معنیً العلم ما وضع لشیٔ بعینہٖ
غیر متناول غیرہٗ بوضع واحد و اعرفھا
المضمر المتکلّم ثم المخاطب النّکرۃ
مَا وضع لشیٔ لا بِعینہٖ

ترکیب

قولہ: المعرفۃ ما وضع لشیٔ بعینہٖ: میں (اَلْمَعْرِفَۃُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَـعْـرِفَۃُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (مَـا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون، (وُضِـعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَـا)، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (شَیٔ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (عَیْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (شَیٔ)، (عَیْنِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتٍ) مقدر کا، (ثَـابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (ثَـابِتٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (شَیٔ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر

ظرف لغو، (وُضِعَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وهى المضمرات والاعلام والمبهمات و ما عُرِفَ باللّام او النّداء والمضاف الٰى احدهَا معنىً: میں (و) حرف عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْمَعْرِفَة)، (اَلْمُضْمَرَاتُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُضْمَرَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظا معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلْاَعْلَامُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَعْلَامُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلْمُبْهَمَاتُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُبْهَمَاتُ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظا معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (عُرِفَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (بَا) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر، (اَللَّامِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف علیہ، (اَوْ) حرف عطف مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلنِّدَاءِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (نِدَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا معطوف، (اَللَّامِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (عُرِفَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلْمُضَافُ) میں (ال) بمعنی (اَلَّذِي) اسم موصول مبنی بر سکون، (مُضَافُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (الف لام)، (اِلٰى) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (اَحَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْمُضْمَرَاتُ وَالْاَعْلَامُ وَ الْمُبْهَمَاتُ وَ مَا عُرِفَ الخ)، (اَحَدُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (مَعْنًی) اسم مقصور منصوب تقدیراً مفعول مطلق نوعی بتقدیر مضاف ای اضافة معنی، (مُضَافٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف، (اَلْمُضْمَرَاتُ) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: العلم ما وضع لشیٔ بعینه غیر متناول غیرہٗ بوضع واحد: میں (اَلْعَلَمُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (عَلَمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون، (وُضِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (شَیْءٌ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (عَیْنٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف، (عَیْنٍ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا، (ثَابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (شَیْءٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (غَیْرُ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (مُتَنَاوِلٌ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (لَفْظٍ)، (غَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (شَیْءٌ)، (غَیْرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (وَضْعٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (وَاحِدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً صفت، (وَضْعٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مُتَنَاوِلٍ) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (غَیْرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل مرفوع محلاً، (وُضِعَ) فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ

اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و اعرفها المضمر المتكلّم ثم المخاطب: میں (و) حرفِ عطف یا استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (اَعْرَفُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (اَعْرَفُ) اسمِ تفضیل ماخوذ از تعریف ہے جس کا اشتقاق خالی از تسامح نہیں کہ اسمِ تفضیل اس مادہ سے نہیں بنتا صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر مضاف، (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے معارف مذکورہ بتاویل (الجماعة)، (اَعْرَفُ) اسمِ تفضیل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم، (اَلْمُضْمَرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُضْمَرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (اَلْمُتَكَلِّمُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُتَكَلِّمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، **یادرھے کہ** یہ اسناد مجاز ہے از قبیل توصیف الی الصفت مدلول **كذا فيما بعد**، (مُتَكَلِّمٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْمُضْمَرُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (ثُمَّ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمُخَاطَبُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُخَاطَبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْمُضْمَرُ)، (اَلْمُخَاطَبُ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ بر جملہ (هي المضمرات) الخ یا مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَعْرَفُهَا) کو خبر مقدم قرار دیا، تاکہ ضمیر مستتر فاعل کا ارجاع صحیح ہوجائے، مبتدا قرار دینے کی صورت میں اضمار قبل الذکر لفظاً ورتبۃً لازم آئے گا، اور مذکورہ صورت میں صرف لفظاً فتأمل۔

قوله: والنّكرة ما وضع لشئٍ لا بعينه: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلنَّكِرَةُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (نَكِرَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (وُضِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط

مبنی بر کسر، (شَــیٔ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (لَا) زائدہ لفظاً یعنی غیر عامل مراد معنی مبنی برسکون، (بَـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (عَیْـن) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے موصوف، (عَیْنِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٍ) مقدر کا، (ثَابِتٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (ثَـابِـتٍ) منفی اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت، (شَــیٔ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (وُضِـعَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ بر جملہ المعرِفة الخ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

اسماء العدد

اسماء العدد ما وضع لكميّة آحاد

الاشيـاء اصـولهَا اثنتا عشرة كلمة واحد

الٰى عشرة ومِائة والف تقول واحد اثنان

واحـدة اثنتان و ثنتان وثـلٰثة الٰى عشرة

وثـلٰث الـٰى عشـر و احد عشر اثنا عشر

احـدیٰ عشرة اثنتا عشرة و ثنتا عشرة

ثـلٰثة عشـر الـٰی تسعة عشر وثلٰث عشرة

الـٰی تسـع عشرة وتـميم تكسر الشين فی

المؤنث وعشرون واخواتهَا فيهمَا واحد

و عشرون واحدیٰ وعشرون ثم بالعطف

بـلـفـظ ماتقدّم الیٰ تسعة وتسعين و مائة

والف مـائتَـان والـفـان فيهمَا ثمّ بالعطف

علیٰ ما تقدم و فی ثمَانِیَ عشرة فتح اليَاء

وجـاز اسـكـانهَا وشُذَّ حذفهَا بفتح النّون

و مـميّـز الثّلٰثة الـٰی العشرة مخفوض

مـجـمـوع لفظًا او معنًى الّا فى ثلٰث مائة

الٰى تسعِ مائة وِ كان قياسهَا مئاتٍ او مئين

و مميّز احد عشر الٰى تسعة و تسعين

مـنـصـوب مفرد و مميّز مائة و الف

وتثنيتهـمَـا وجـمعهٖ مخفوض مفرد واذا

كان المعدود مؤنثًا و اللّفظ مذكّرًا او

بـالعكس فوجهَان ولا يميّز واحد واثنان

استـغـنـاءً بـلفظ التمييز عنهمَا مثل رجل

ورجـلان لافادتهٖ النّص المقصود بالعدد

وتـقـول فـى الـمفرد من المتعدّد بأعتبار

تصییره الثّانی و الثّانیة الٰی العاشر
و العاشرة لا غیر و باعتبار حالهٖ الاوّل
و الثّانی و الاولٰی والثّانیة الٰی العاشر
و العاشرة و الحادی عشر و الحادیة
عشرة و الثّانی عشر و الثّانیة عشرة الٰی
التّاسع عشر والتّاسعة عشرة ومن ثمّ قیل
فی الاوّل ثالث اثنین ای مصیرهمَا ثلٰثة
من ثلٰثتهمَا وفی الثّانی ثالث ثلٰثةٍ ای احدهَا
وتقول حادی عشر احد عشر علٰی الثّانی
خاصّةً وان شئتَ قلت حادی احد عشر
الٰی تاسع تسعة عشر فتعرب الاوّل

ترکیب

قوله: اسماء العدد ما وضع لكمية آحاد الاشياء: میں (اَسْمَاءُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْعَدَدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَدَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (اَسْمَاءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (وُضِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (ل) حرف جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (كَمِيَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (آحَادِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (اَلْاَشْيَاءِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (اَشْيَاءِ) غیر منصرف بوجہ الف ممدودہ مجرور لفظاً بکسرہ مضاف الیہ، (آحَادِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (كَمِيَّةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (وُضِعَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: اصولها اثنتا عشرة كلمة واحد الٰى عشرة ومائة والف: اس میں (اُصُوْلُ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَسْمَاءُ الْعَدَد)، (اُصُوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اِثْنَتَا عَشْرَةَ) مرکب تعدادی یعنی مرکب بنائی جس کا جزوِ اوّل مرفوع بالف اور جزوِ دوم مبنی بر فتح ممیز، (كَلِمَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، (اِثْنَتَا عَشْرَة) ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف علیہ، یا مبدل منہ، (وَاحِدٌ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرا باتنوین کہ منصرف ہے یا غیر منصرف ہے بوجہ علمیت وتانیث، اگر بتاویل الکلمۃ ہے تو مرفوع لفظاً بلاتنوین معطوف علیہ۔

وَمَا زَادَ عَلَيْهِ: مقدر جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰى) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع

بسوئے (وَاحِدٌ)، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (عَشَرَةَ) مراد اللفظ مجرور بفتح بغیر تنوین کہ غیر منصرف ہے بوجہ علمیت اور تانیث، اگر بتاویل (اَلْکَلِمَة) اور اگر بتاویل (لفظ) ہو تو منصرف مجرور بکسرہ با تنوین، (تا) موجودہ علامت تذکیر ہے، علامت تانیث نہیں کَمَا مَرَّ، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مِائَة) مراد اللفظ مرفوع لفظاً غیر منصرف تو بے تنوین یا منصرف تو با تنوین تفصیل مذکور در عشرۃ، اور (تا) موجودہ برائے تانیث نہیں، بلکہ عوض محذوف ہے جیسے (عِدَة) میں معطوف، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلْفُ) مراد اللفظ معطوف مرفوع لفظاً غیر منصرف تو بے تنوین یا منصرف تو با تنوین کَمَا مَرَّ، (وَاحِدٌ) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر عطف بیان یا بدل الکل، (اِثْنَتَا عَشَرَةَ) معطوف علیہ یا مبدل منہ اپنے عطف بیان یا بدل الکل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: تقول واحد اثنان واحدة اثنتان و ثنتان: اس میں (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (وَاحِدٌ) مراد اللفظ مرفوع بر فتح حکایت کَمَا فی الفوائد الشافیة، یا موقوف الآخر کَمَا فی التکملة، اسی طرح آئندہ تمام اسماء منصوب تقدیراً یا محلاً مفعول بہ، (اثْنَانِ) مراد اللفظ مرفوع بر فتح حکایت منصوب تقدیراً مفعول بہ، (وَاحِدَةٌ) مراد اللفظ مرفوع بر فتح حکایت منصوب تقدیراً مفعول بہ، (اثْنَتَانِ) مراد اللفظ مرفوع بر فتح حکایت منصوب تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف، (ثِنْتَانِ) مراد اللفظ مرفوع بر فتح حکایت منصوب تقدیراً معطوف، (اِثْنَتَانِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور سب مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وثلثة الٰی عشرة وثلث الٰی عشر: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی

بر فتح، (ثَلٰثَۃَ) مراد اللفظ مرفوع بر فتح حکایت منصوب تقدیرًا معطوف علیہ۔

وَ مَازَادَ عَلَیْہِ: مقدر، جس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ثَلٰثَۃ)، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (عَشَرَۃِ) مراد اللفظ مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَھِیًا) مقدر کا، (مُنْتَھِیًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَھِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلا، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو منصوب محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف منصوب محلا، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (ثَلٰثٌ) مراد اللفظ مرفوع بر فع حکایت منصوب تقدیرًا معطوف۔

وَ مَازَادَ عَلَیْہِ: مقدر، جس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ثَلٰثٌ)، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (عَشْرٍ) مراد اللفظ مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَھِیًا) مقدر کا، (مُنْتَھِیًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَھِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلا، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو منصوب محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف منصوب محلا، (ثَلٰثَۃٌ) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر مفعول بہ، (تَقُوْلُ) محذوف بقرینۂ سابق فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون،

(تَـا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (تَـقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، اگر وہ (ثَلٰثَة) ہے کَمَا فی نسخة الجامی قدس سرهٗ السّامی، یا مستانفہ اگر (و) نہیں کما فی نسخة الفوائد الشّافیة، بہرکیف اس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و احد عشر اثنا عشر احدیٰ عشرة اثنتا عشرة و ثنتا عشرة: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح کمافی الجامی قدس سرہ السامی، (اَحَدَ عَشَرَ) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا مفعول بہ، (اِثْنَا عَشَرَ) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا مفعول بہ، (اِحْدیٰ عَشْرَةَ) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا مفعول بہ، (اِثْنَتَا عَشَرَةَ) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثِنْتَا عَشَرَةَ) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا معطوف، (اِثْنَتَا عَشَرَةَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، (تَقُوْلُ) محذوف بقرینہ سابق فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (تَـقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا اگر (واؤ) عاطفہ ہو، ورنہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ثلٰثة عشر الٰی تسعة عشر وثلٰث عشرة الٰی تسع عشرة: اس میں (ثَلٰثَةَ عَشَرَ) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا معطوف علیہ۔

وَ مَا زَادَ عَلَيْهِ: مقدر، جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ثَـلٰثَةَ عَشَـرَ)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِلٰـى) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (تِسْـعَةَ عَشَرَ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلًا، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو منصوب محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف منصوب

محلًا، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ثَلٰثَ عَشَرَةَ) مراد اللفظ منصوب تقدیرًا معطوف۔

وَ مَازَادَ عَلَيْهِ: مقدر، جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ثَلٰثَ عَشَرَةَ)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (تِسْعَ عَشَرَةَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلًا، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو منصوب محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف منصوب محلًا، (ثَلٰثَةَ عَشَرَ) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر مفعول بہ، جس کا فعل (تَقُوْلُ) بقرینۂ سابق محذوف، (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ بر تقدیرِ (واو) عاطفہ، ورنہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وتميم تكسر الشين في المؤنث: میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (تَمِيْمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (تُكْسِرُ) از افعال فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا بتاویل قبیلہ، (اَلشِّيْنَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (شِيْنَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مفعول بہ، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْمُؤَنَّثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُؤَنَّثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (تُكْسِرُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہوکر خبر مرفوع محلًا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وعشرون واخواتها فيهما واحد وعشرون و احدیٰ وعشرون: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عِشْرُوْنَ) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَخَوَاتِ) جمع مؤنث سالم منصوب بکسرہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے (عِشْرُوْنَ) بتاویل (کلمة)، (اَخَوَاتِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْمذکّر والمؤنّث)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح کما فی الفوائد الشافیة، (اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (احدی وعشرون) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا معطوف، (عِشْرُوْنَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، (تَقُوْلُ) مقدر بقرینہ سابق فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (تَقُوْلُ) فعل محذوف اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، اور اگر وہ (و) عاطفہ محذوف نہ ہو تو (تَقُوْلُ) مقدر مانا جائے گا، اور (اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ) الخ کو اس کا مفعول بہ قرار دیں گے۔

قوله: ثم بالعطف بلفظ ماتقدّم الٰی تسعة وتسعین: اس میں (ثُمَّ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَقُوْلُ) محذوف بقرینہ سابق فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَلْعَطْفِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَطْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مصدر موصوف، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (لَفْظِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (تَقَدَّمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (تَقَدَّمَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مجرور محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلًا، (لَفْظِ) مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (اَلثَّابِتُ) مقدر کا، جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (ثَابِتُ) مفرد منصرف مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (اَلثَّابِتُ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (اَلعَطْفِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر (قَوْلًا)، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (قَوْلًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی **کما فی حاشیة ملا جمال علیه رحمة ذی الجلال،** (تَــقُــوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا بحسب المعنی جس کے لئے محل اعراب نہیں، اور تَقُوْلُ **هٰکذا او هٰکذا**، جملہ معطوف علیہا ہے۔

تــقــول اثنان وعشرون واثنتان وعشرون وما زاد علیهما:

مقدر بقرینہ سابق جس میں (تَــقُــوْلُ) فعل مضارع معروف مَرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَا) علامت خطاب مذکر مبنی برفتح، (اِثْـنَــانِ وَ عِشْــرُوْنَ وَ اِثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مَــا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی برفتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون، (هُــمَا) میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل مجرور محلا مبنی برکسر راجع بسوئے (اِثْـنَــانِ وَعِشْــرُوْنَ وَ اِثْنَتَانِ وَعِشْــرُوْنَ)، (م) حرفِ عماد مبنی برفتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اِلٰـی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی برسکون، (تِسْعَة وتِسْعِیْنَ) مراد اللّفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِیًا) مقدر کا، (مُنْتَهِیًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلا، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو منصوب محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے

موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف منصوب محلاً، (اِثْنَان وعِشْرُوْنَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و مائة و الف مائتان و الفان فيهما: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مِـــائَةٌ) مراد اللفظ مرفوع برفع حکایت یا موقوف الآخر کما فی التکملۃ منصوب تقدیرًا یا محلًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْفٌ) مراد اللفظ منصوب تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مِئَتَان) مراد اللفظ منصوب تقدیرًا معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْفَان) مراد اللفظ منصوب تقدیرًا معطوف، (مِائَةٌ) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مفعول بہ، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (هُـمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (الـمـذكر والمؤنث)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (تَـقُـوْلُ) مقدر کا، (تَـقُـوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، اس مین (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَـا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (تَـقُـوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ثمّ بالعطف علىٰ ما تقدم: میں (ثُمَّ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَقُوْلُ) محذوف بقرینۂ سابق، (تَـقُـوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلًا مبنی بر سکون، (تَـا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَلْعَطْفِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَطْفِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْوَاقِعِ) مقدر جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (وَاقِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (عَـلٰـى) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (مَـا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (تَـقَـدَّمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَـا)، (تَـقَـدَّمَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مجرور محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل

کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (الْوَاقِعِ) مقدر کا، (الْوَاقِع) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت، (الْعَطْفِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (قَوْلًا)، (ثَابِتًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ بحسب المعنی ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و فی ثَمَانِیَ عشرة فتح الیَاء: میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (ثَمَانِیَ عَشَرَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم، (فَتْحُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (الْیَاءِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (یَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلاً بنا بر مفعولیت، (فَتْحُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وجاز اسکانها: میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (جَازَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (اِسْكَانُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر سکون راجع بسوئے (الْیَاءِ)، (اِسْكَانُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (جَازَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وشَذَّ حذفها بفتح النون: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (شَذَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (حَذْفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت، (بَا) حرف جار برائے الصاق مبنی

برکسر، (فَتْحِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (اَلنُّوْنِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (نُوْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب محلاً بنا بر مفعولیت، (فَتْحِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (حَذْفُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ، اور ظرف لغو سے مل کر فاعل، (شُذَّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ومميّز الثلثة الٰى العشرة مخفوض مجموع لفظًا او معنى الاّ فى ثلٰث مائة الٰى تسع مائة: اس میں (و) حرفِ استیناف مبنی برفتح، (مُمَيِّزُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلثَّلٰثَةِ) میں (ال) حرف زائد مبنی برسکون، (ثَلٰثَةِ) مراد اللفظ مجرور لفظاً معطوف علیہ۔

وَ مَا زَادَ عَلَيْهِ: مقدر، جس میں (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی برفتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰى) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے (الثّلٰثة)، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اِلٰى) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی برسکون، (اَلْعَشَرَةِ) میں (ال) حرف زائد مبنی برسکون، (عَشَرَةِ) مراد اللفظ مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مجرور محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف مجرور محلاً، (اَلثَّلٰثَةِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مُمَيِّزُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَخْفُوْضٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مَجْمُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرف عطف مبنی برسکون، (مَعْنًى) اسم مقصور منصوب تقدیراً معطوف (لَفْظًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول مطلق بتقدیر موصوف ومضاف ای

جمعًا ذا لفظ او معنًى، (اِلَّا) حرف استثنار مبنی بر سکون، (فِیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (ثَلٰثَ مِائَةِ) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ۔

وَ مَازَادَ عَلَیْهِ: مقدر، جس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال، (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (ثَلٰثَ مِائَة)، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (تِسْعَ مِائَة) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (مُنْتَهِیًا) مقدر کا، (مُنْتَهِیًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مجرور محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف مجرور محلًا، (ثَلٰثَ مِائَة) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مستثنٰی مفرغ ہو کر ظرفِ لغو، (مَجْمُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعولِ مطلق نوعی اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، (مَخْفُوْضٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وكان قياسها مئاتٍ او مئين: میں (و) حرف اعتراض مبنی بر فتح، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب، (قِیَاسُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے (ثلٰث مائة تا تسع مائة)، (قِیَاسُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، (مِئَاتٍ) جمع مؤنث سالم منصوب بکسرہ معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مِئِیْن) جمع مذکر سالم منصوب بیائے ماقبل مکسور معطوف، (مِئَاتٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومميّز اَحَدَ عَشَرَ الٰى تسعة وتسعين منصوبٌ مفردٌ: اس میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (مُمَیِّزُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اَحَدَ عَشَرَ)

مراداللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیہ۔

وَ مَا زَادَ عَلَيْهِ: مقدر، جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَحَدَ عَشَرَ)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (تِسْعَةٌ وَّ تِسْعِيْنَ) مراداللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلًا، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف، (اَحَدَ عَشَرَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مُمَيِّزُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَنْصُوْبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا موصوف، (مُفْرَدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (مُفْرَدٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (مَنْصُوْبٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومميز مائةٍ والف وتثنيتهمَا وجمعهٖ مخفوض مفرد:

اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُمَيِّزُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (مِائَةٍ) مراداللفظ مجرور لفظًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْفٍ) مراداللفظ مجرور لفظًا معطوف، (مِائَةٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (تَثْنِيَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (هِمَا) میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (مِائَةٍ وَّ اَلْفٍ)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (تَثْنِيَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (جَمْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے

(أَیُّ) (جَمعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (تَثْنِیَتِهِمَا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مُـمَيِّـزُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَخْفُوضٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مُفْرَدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (مُـفْرَدٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (مَـخْفُوضٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واذا كان المعدود مؤنثًا واللّفظ مذكّرًا او بالعكس

تو جیهات: اس میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول فیہ مقدم، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْـمَعْدُوْدُ) میں (اَل) حرفِ تعریف برائے استغراق مبنی بر سکون، (مَـعْـدُوْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ اوّل، (مُـؤَنَّثًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (اَلْمَعْدُوْدُ)، (مُؤَنَّثًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ دوم، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلـلَّفظِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لـفْظ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوفِ اوّل، (مُـذَكَّـرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَللَّفظ)، (مُذَكَّرًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوفِ دوم، (اَلْمَعْدُوْدُ) معطوف علیہ اوّل اپنے معطوفِ اوّل سے مل کر اسم، (مُؤَنَّثًا) معطوف علیہ دوم اپنے معطوفِ دوم سے مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (بَـا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَلْعَكْسِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَكْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (ثَـابِتًـا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (كَـانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (فِی الْعَدَدِ) مقدر جس میں (فِی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْعَدَدِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَدَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَانِ) مقدر کا، (ثَابِتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَـــا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (ثَابِتَانِ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (وَجْهَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرطِ مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا يـميّز واحد واثنان استغناءً بلفظ التميز عنهما مثل رجل ورجلان لافادته النص المقصود بالعدد: اس میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (لَا یُـمَیَّزُ) نفی فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (وَاحِدٌ) مراد اللّفظ مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِثْنَانِ) مراد اللّفظ مرفوع تقدیراً معطوف، (وَاحِدٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل، (اِسْتِغْنَاءً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (لَفْظِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلتَّمْیِیْزِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَـمْیِیْزِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (لَفْظِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو اوّل، (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون، (هُمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (وَاحِدٌ وَّاثْنَانِ)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (اَلف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو دوم، (مِثْـلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (رَجُـلٍ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (رَجُلَانِ) مراد اللّفظ مجرور تقدیراً معطوف، (رَجُلٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْـلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (هُـو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدائے محذوف، مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے لفظ (اَلتَّمِیْز)، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(ل) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر کسر، (اِفَادَة) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور

متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع، باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت۔(اَلْنَّصِّ) میں (ال) حرف تعریف برائے جنس مبنی برسکون، (نَصِّ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف،(اَلْمَقْصُوْدَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَقْصُوْدَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (بَا) حرف جار برائے الصاق مبنی برکسر، (اَلْعَدَدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (عَدَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اَلْمَقْصُوْدَ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت، (اَلنَّصِّ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (اِفَادَةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو سوم، (اِسْتِغْنَاءً) مصدر اپنے تینوں ظرف لغو سے مل کر مفعول لہٗ، (لَايُمَيِّزُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وتقول في المفرد من المتعدّد باعتبار تصييره الثّاني والثّانية الٰى العاشر والعاشرة لا غير وباعتبار حالهٖ الاوّل والثّاني والاولٰى والثّانية الٰى العاشر والعاشرة والحادي عشر والحادية عشرة والثاني عشر والثّانية عشرة الٰى التّاسع عشر والتّاسعة عشرة: میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، (تَـا) علامت خطاب مذکر مبنی بر فتح، (فِـیْ) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون مقدر، (اَلْمُفْرَدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُفْرَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا ذوالحال، (مِنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی برسکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْمُتَعَدِّدِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُتَعَدِّدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَـابِتًـا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (بَا) حرف جار برائے سببیت مبنی برکسر، (اِعْتِبَارِ)

مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (تَصْيِيْر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنا بر مفعولیت مضاف الیہ مضاف مصدر، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع، باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت، (عدد ناقصًا) مفعول اوّل، اور (زَائِدًا عليه بواحد) مفعول ثانی مقدر، (تَصْيِيْر) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ و حمل اور دونوں مفعولِ مقدر سے مل کر مضاف الیہ، (اِعْتِبَارِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ اوّل، (اَلثَّانِيْ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (ثَانِيْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا بر رفع حکایت منصوب لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِيَة) مراد اللفظ مرفوع بر رفع حکایت منصوب تقدیرًا یا لفظاً معطوف، (اَلثَّانِيْ) معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ۔

وَمَا زَادَ عَلَيْهِمَا: مقدر، جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰى) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (هِمَا) میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلثَّانِيَ والثَّانِيَة)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِلٰى) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (اَلْعَاشِرِ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (عَاشِرِ) مراد اللفظ مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْعَاشِرَة) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (عَاشِرَة) مراد اللفظ مجرور لفظاً معطوف، (اَلْعَاشِرِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، (اَلثَّانِيَ والثَّانِيَة) معطوف علیہا اپنے معطوف (وَمَازَادَ عَلَيْهِمَا) سے مل کر معطوف علیہ، (لَا) عاطفہ مبنی بر سکون، (غَيْرُ) مبنی بر ضم منصوب محلاً معطوف، اور 'رضی' کے نزدیک (لَا) برائے نفی جنس، (غَيْرَ) مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم (لَا)، (مَقُوْلٌ) خبر محذوف، اور 'زجاج' کے نزدیک (لَا) مشابہ بلیس، (غَيْرُ) مرفوع لفظاً با تنوین اسم لَا، (مَقُوْلًا) خبر محذوف، ان سہ تقادیر پر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوگا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا جملۂ حالیہ از فاعل،

(تَقُوْلُ) تو منصوب محلا، (اَلثَّانِي الخ) معطوف علیہ اپنے معطوف (غَيْرُ) سے مل کر معطوف علیہ دوم، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (بَـا) حرف جار برائے سببیت مبنی بر کسر، (اِعْتِبَـارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف، (حَالِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب محلا بنا بر مفعولیت مضاف الیہ، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْـمُفْرَدِ)، (حَالِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (اِعْتِبَارِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوفِ اوّل، معطوف علیہ اوّل اپنے معطوفِ اوّل سے مل کر ظرف لغو، (اَلْاَوَّلَ) میں (ال) حرف زائد مبنی بر سکون، (اَوَّلَ) مراد اللّفظ منصوب لفظا معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِيَ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (ثَانِيَ) مراد اللّفظ منصوب لفظا معطوف، (اَلْاَوَّلَ) معطوف علیہ اپنے معطوف (اَلثَّـانِيَ) سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْاُوْلٰى) میں (ال) حرف زائد مبنی بر سکون، (اُوْلٰى) مراد اللّفظ منصوب تقدیرا معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِيَةَ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (ثَـانِيَةَ) مراد اللّفظ منصوب لفظا معطوف، (اَلْاُوْلٰى) معطوف علیہ اپنے معطوف (اَلثَّانِيَةَ) سے مل کر معطوفِ اوّل۔

وَمَا زَادَ عَلَيْهِمَا: مقدر، جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰى) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (هِمَا) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْاَوَّلُ وَالثَّانِي وَالْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةُ)، (مْ) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِلٰى) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (اَلْعَاشِرِ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (عَاشِرِ) مراد اللّفظ مجرور لفظا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْعَاشِرَةِ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (عَاشِرَةِ) مراد اللّفظ مجرور لفظا معطوف، (اَلْعَاشِرِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلا، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو منصوب

محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف ثانی منصوب محلاً۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْحَادِیَ عَشَرَ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (حَادِیَ عَشَرَ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْحَادِیَةَ عَشَرَ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (حَادِیَةَ عَشَرَ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف، (اَلْحَادِیَ عَشَرَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِیَ عَشَرَ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (ثَانِیَ عَشَرَ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلثَّانِیَةَ عَشَرَ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (ثَانِیَةَ عَشَرَ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف، (اَلثَّانِیَ عَشَرَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوفِ اوّل۔

وَ مَا زَادَ عَلَیْهِمَا: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (ھِمَا) میں (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْحَادِیَ عَشَرَ والْحَادِیَةَ عَشَرَ)، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (اَلتَّاسِعَ عَشَرَ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (تَاسِعَ عَشَرَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلتَّاسِعَةَ عَشَرَ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (تَاسِعَةَ عَشَرَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (اَلتَّاسِعَ عَشَرَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِیًا) مقدر کا، (مُنْتَهِیًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

یا صفت تو منصوب محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوفِ دوم، (اَلْحَادِیَ عَشَرَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف ثالث، (اَلْاَوَّلَ وَ الثَّانِیَ) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوف سے مل کر معطوف دوم، (اَلثَّانِیَ وَ الثَّانِیَةَ) معطوف علیہ دوم اپنے معطوف دوم سے مل کر مفعول بہ باعتبار (حَالِهٖ) کا، عطف باعتبار تصییر، اور (الاوَّلَ والثَّانِیَ) کا (الثَّانِی و الثَّانِیَة)، یہ از قبیل عطف شیئین

برمعمولین عامل واحد ہے، جس کے جواز میں اختلاف نہیں، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومن ثمّ قيل في الاوّل ثالث اثنين اى مصيرهما ثلثة من ثلثتهما وفى الثانى ثالث ثلثةٍ اى احدها: اس میں (و) حرف استیناف بنی برفتح، (مِنْ) حرف جار برائے تعلیل مبنی برسکون، (ثَمَّ) اسم اشارہ مبنی برفتح مجرور محلا، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم، (قِيلَ) فعل ماضی مجہول مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، (فِي) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکونِ مقدر، (اَلْاَوَّلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (اَوَّلِ) غیر منصرف مجرور لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر، (اَلْـقِسْمِ)، (اَلْاَوَّلِ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ اوّل، (ثَالِثِ اِثْنَيْنِ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ یا مبدل منہ، (اَىْ) حرف تفسیر مبنی برسکون، (مَصِيْرُهُمَا ثَلٰثَة) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا عطف بیان یا بدل الکل، یا (اَىْ) حرف عطف برائے تفسیر نزد نُحَاۃ کوئی تو ماقبل معطوف علیہ، اور مابعد معطوف، (ثَالِثُ ثَلٰثَيْنِ) معطوف علیہ یا مبدل منہ اپنے عطف بیان یا بدل الکل سے مل کر، یا معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرف جار برائے تبیین مبنی برسکون، (ثَلٰثَتِهِمَا) مراد اللفظ مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَاخُوْذًا) مقدر کا، (مَاخُوْذًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال، (مَاخُوْذًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، (ثَالِثُ اِثْنَيْنِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف علیہ دوم، (و) حرف عطف مبنی برفتح، (فِي) حرف جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکونِ مقدر، (اَلثَّانِى) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (ثَانِى) اسم منقوص مجرور تقدیرًا، جار مجرور سے مل کر معطوف اوّل، (فِي الْاَوَّلِ) معطوف علیہ اوّل اپنے معطوف اوّل سے مل کر ظرف لغو، (ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، یا مبدل منہ، (اَىْ) حرف تفسیر یا عطف مبنی برسکون، (اَحَــدُ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا عطف بیان یا بدل الکل یا معطوف، (ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ) معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر، یا معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف دوم، (ثَالِثُ اِثْنَيْنِ) معطوف علیہ دوم اپنے

معطوف دوم سے مل کر نائب فاعل، (قِیْلَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو مقدم ومؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وتقول حادی عشر احد عشر علی الثانی خاصّةً:
میں (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (تَقُوْلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (حَادِیَ عَشَرَ اَحَدَ عَشَرَ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً ذو الحال، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (اَلثَّانِیْ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثَانِیْ) اسم منقوص مجرور تقدیراً ذو الحال، (خَاصَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل بمعنی اسمِ مفعول، (تَا) برائے مبالغہ باقی احتمالات ماقبل میں مذکور ہوئے صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (خَاصَّةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال، (اَلثَّانِیْ) ذو الحال اپنے حال سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (وَاقِعًا) مقدر کا، (وَاقِعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (وَاقِعًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال، (حَادِیَ عَشَرَ اَحَدَ عَشَرَ) ذو الحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ (عَلَی الثَّانِی) کو بتقدیر موصوف مفعولِ مطلق قرار دیں ای قولاً واقعًا علی الثّانی، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وان شئتَ قلت حادی احد عشر الٰی تاسع تسعة عشر: میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (شِئْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، (حَادِیَ اَحَدَ عَشَرَ) مراد اللفظ منصوب تقدیراً معطوف علیہ۔

وَمَا زَادَ عَلَيْهِ: مقدر، جس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (زَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذو الحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (عَلٰی) حرف جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر

راجع بسوئے (حَادِی اَحَدَ عَشَرَ)، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اِلٰی) حرف جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (تَاسِع تِسْعَةَ عَشَرَ) مراد اللفظ مجرور تقدیرا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْتَهِيًا) مقدر کا، (مُنْتَهِيًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مُنْتَهِيًا) اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلا، (زَادَ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو منصوب محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف منصوب محلا، (حَادِی اَحَدَ عَشَرَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، (قُلْتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فتعرب الاوّل: میں (فَا) عاطفہ مبنی بر فتح، (تُعْرِبُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (اَلْاَوَّلَ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَوَّلَ) غیر منصرف منصوب لفظا اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْجُزْءَ)، (اَلْاَوَّلَ) اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، (تُعْرِبُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ بر جملہ جزا ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

﴿ المذكر والمؤنث ﴾

المذكّر والمؤنّث المؤنث مافيه علامة التّانيث لفظًا او تقديرًا والمذكّر بخلافه

وعلامة التّانيث التّاء و الالف مقصورةً
او ممدودةً و هو حقيقيّ و لفظيّ
فالحقيقيّ ما بازائهٖ ذِكْرٌ من الحيوان
كامرأة وناقة واللّفظيّ بخلافهٖ كظلمة و
عينٍ واذا اُسنِد اليه الفعل فالتّاء وانت فُى
ظاهر غير الحقيقيّ بالخِيار وحكم ظاهر
الجمع غير المذكّر السّالم مطلقًا حكم
ظاهر غير الحقيقيّ وضمير العاقلين غير
المذكّر السّالم فَعَلَتْ وفعلوا والنّسآء
و الايّام فعلتُ و فعَلْنَ

ترکیب

قوله: المذکّر والمؤنّث: میں (اَلْمُذَکَّرُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُذَکَّرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمُؤَنَّثُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُؤَنَّثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر بتقدیر مضاف ای **بحث المذکر والمؤنث**، (هٰذَا) مقدر جس میں (هَا) حرفِ تنبیہ مبنی بر سکون، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، مبتدائے مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: المؤنث مافيه علامة التّانيث لفظًا او تقديرًا: میں (اَلْمُؤَنَّثُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُؤَنَّثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (فِيْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَا)، جار مجرور سے مل کر ظرف، (عَلَامَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلتَّانِيْثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَانِيْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (عَلَامَةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ممیّز، (لَفْظًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (تَقْدِيْرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز، (عَلَامَةُ التَّانِيْث) ممیّز اپنی تمیز سے مل کر فاعل، (فِيْهِ) ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والمذکّر بخلافه: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمُذَکَّرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُذَکَّرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب، باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر کسر راجع بسوئے **مافيه علامة التّانيث**، (خِلَافِ) مصدر

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرمجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و علامة التّانيث التّاء و الالف مقصورة او ممدودة: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (عَلَامَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلتَّانِیْثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَانِیْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (عَلَامَةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَلتَّاءُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْاَلِفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَلِفُ) مفرد منصرف صحیح ذوالحال، (مَقْصُوْرَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مَقْصُوْرَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف مبنی بر سکون، (مَمْدُوْدَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مَمْدُوْدَةً) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (مَقْصُوْرَةً) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال، (اَلْاَلِفُ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر معطوف، (اَلتَّاءُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و هو حقيقيٌّ و لفظيٌّ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے المؤنث، (حَقِیْقِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (حَقِیْقِیٌّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَفْظِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (لَفْظِیٌّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (حَقِیْقِیٌّ) معطوف

علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: فالحقیقیّ ما بازائہٖ ذِکرٌ من الحیوان: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اَلْحَقِیْقِیُّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (حَقِیْقِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، اسمِ منسوب مگر بوجہ عدم اعتماد عامل نہیں، اور اگر (اَلْمُؤَنَّث) موصوف مقدر مانا جائے تو عمل کرے گا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (بَا) حرفِ جار بمعنی (فِيْ) مبنی بر کسر، (اِزَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَا)، (اِزَاءِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف، (ذِکْرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْحَیَوَان) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (حَیَوَان) بفتح (یَا) اور بسکونِ (یَا) از قبیل غلط العوام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (ذِکْرٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، (بازائہٖ) ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: کامرأۃ وناقۃ: میں (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (اِمْرَأَۃٍ) مراد اللفظ مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نَاقَۃٍ) مراد اللفظ مجرور لفظاً معطوف، (اِمْرَأَۃٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا بازائہٖ)، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: واللّفظیّ بخلافہٖ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَللَّفْظِیُّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لَفْظِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (بَا) حرفِ

جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (خِلَافِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مصدر مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مجرور باعتبار محل قریب منصوب، باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت مبنی بر کسر راجع بسوئے (مـابـازائـه الخ)، (خِلَافِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِـتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَـابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: كظلمة و عين: میں (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (ظُلْمَةِ) مراد اللّفظ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (عَيْـنٍ) مراد اللّفظ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (ظُلْمَةِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلـلَّفظِیُّ)، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و اذا اُسنِد اليه الفعل فالتّاء: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اِذَا) ظرفِ زمان متضمّن معنی شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً، (اُسْـنِـدَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح، (اِلـى) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلْـمُؤَنَّث)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَلْـفِـعْـلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (فِـعْـلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل، (اُسْـنِـدَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ مقدم اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (اَلتَّاءُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (وَاجِـبٌ) محذوف جو مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (وَاجِبٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل

کر خبر، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرطِ مذکور اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وانت فی ظاھر غیر الحقیقیّ بالخِیار: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اَنتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح؛ (فِی) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (ظَاھِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (غَیرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (اَلْحَقِیقِیُّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (حَقِیقِیُّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (غَیرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (ظَاھِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو مقدم، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَلْخِیَارِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (خِیَارِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسم مصدر، (اَلْخِیَارِ) اسمِ مصدر اپنے ظرفِ لغو مقدم سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وحکم ظاھرِ الجمع غیر المذکّر السّالم مطلقًا حکم ظاھر غیر الحقیقیّ: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (حُکْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ظَاھِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (اَلْجَمْعِ) میں (ال) حرف برائے استغراق، اگر (غَیر) اضافت سے معرفہ ہو کہ جمع مذکر سالم نقیض جمع مکسر اور جمع مؤنث سالم ہونے میں مشہور ہے، جیسے: (الحرکة غیر السکون) میں، یا (ال) زائد کما فی الھندی مبنی بر سکون، (جَمْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف یا مبدل منہ یا ذوالحال، اگر یہ اختیار کیا جائے کہ (غَیرُ) ضد کی طرف مضاف ہونے کے باوجود معرفہ نہیں ہوتا کما فی مغنی اللّبیب، پس اس تقدیر پر (غَیر) منصوب پڑھا جائے گا، (غَیرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (جَمْعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مقدر مضاف، (اَلْمُذَکَّرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُذَکَّرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (جَمْعِ) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ

سے مل کر موصوف، (اَلسَّالِم) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (سَالِم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هُو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلسَّالِم) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (جَمْع المُذَكَّرِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت، یا بدل الکل یا حال، (اَلْجَمْعِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت، یا بدل الکل یا حال، (اَلْجَمْعِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر، یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر، یا ذو الحال اپنے حال سے مل کر ذو الحال، (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (مُطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، (اَلْجَمْعِ) ذو الحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (ظَاهِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حُكْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (حُكْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ظَاهِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (غَيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (اَلْحَقِيْقِيِّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (حَقِيْقِيّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (ظَاهِرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (حُكْم) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وضمير العاقلين غير المذكّر السّالم فَعَلَتْ وفعلوا:

میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ضَمِيْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (جَمْعِ) مقدر جو مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (اَلْعَاقِلِيْنَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (قَائِلِيْنَ) جمع مذکر سالم مجرور بیائے ماقبل مکسور مضاف الیہ، (جَمْعِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، یا مبدل منہ، (غَيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (جَمْعِ) مقدر جو مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْمُذَكَّرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُذَكَّرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (جَمْعِ) مقدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، (اَلسَّالِم) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (سَالِم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً

مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلسَّالِمِ) اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (جَمْعِ الْمُذَكَّرِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، (غَيْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت، یا بدل الکل، (جَمْعِ الْعَاقِلِيْنَ) موصوف یا مبدل منہ اپنی صفت یا اپنے بدل الکل سے مل کر مضاف الیہ، (ضَمِيْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (فَعَلَتْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فَعَلُوْا) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا معطوف، (فَعَلَتْ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر بتقدیر مضاف ای ضمیر فَعَلَتَ و فَعَلُوْا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: والنسآء والايّام فعلتْ و فَعلْنَ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلنِّسَاءُ) میں (ال) حرفِ زائد مبنی بر سکون، (نِسَاءُ) مراد اللفظ مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْاَيَّامُ) میں (ال) زائد مبنی بر سکون، (اَيَّامُ) مراد اللفظ مرفوع لفظاً معطوف، (اَلنِّسَاءُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا بتقدیر مضاف ای ضمیر النّساء و الايّام، (فَعَلَتْ) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا، معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فَعَلُوْا) مراد اللفظ مرفوع تقدیرًا، معطوف، (فَعَلَتْ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر بتقدیر مضاف ای ضمیر فَعَلَتْ و فَعَلْنَ، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ (اَلنِّسَاءُ و الْاَيَّامُ) کو (اَلْعَاقِلِيْنَ) پر معطوف قرار دیں، اور (فَعَلَتْ و فَعَلْنَ) کو (فَعَلَتْ و فَعَلُوْا) پر، اس تقدیر پر یہ عطف از قبیل عطف شیئین بر معمولین عاملین مختلفین ہوگا، جس کے جواز میں نحات مختلف ہیں۔۱۲

﴿المثنّی﴾

المثنّٰی مالحِقَ آخرهُ الفٌ او يَاءٌ مفتوحٌ ماقبلهَا ونون مكسورة ليَدُلَّ علٰى اَنَّ معهٗ

مثلهٗ مِن جنسہٖ فالمقصور ان کانت الفهٗ

عن واو وهو ثلاثی قلبت واوًا واِلّا فبالیاء

والممدودُ ان کانت همزتهٗ اصلیّة تَثْبُتُ

وان کانت للتانیث قُلِبَت واوًا و اِلّا

فالوجهَانِ و یحذف نونه للاضافة

وحذِفتْ تاء التّانیث فی خصیَان والیَان

ترکیب

قوله: المثنّٰی مالحِقَ آخرهٗ الفٌ اویاءٌ مفتوحٌ ماقبلهَا ونون مکسورة لیَدُلّ علیٰ انَّ معهٗ مثلهٗ مِن جنسہٖ: اس میں (اَلْمُثَنّٰی) جس میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُثَنّٰی) اسم مقصور مرفوع تقدیرًا مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون، (لَحِقَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (آخِرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مضاف، (مُفرَدِ) مقدر جو مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (مُفرَدِ) مقدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (آخِرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (لَحِقَ) متعدی بنفسہٖ بواسطہ (بَا) دونوں طرح مستعمل ہے، (اَلِفٌ) مفرد

منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (یَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف، (مَفْتُوْحٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (قَبْلَ) اسمِ ظرف منصوب لفظا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (یَاءٌ)، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر نائب فاعل مرفوع محلا، (مَفْتُوْحٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (یَاءٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (اَلِفٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نُوْنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف، (مَکْسُوْرَۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَکْسُوْرَۃٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (نُوْنٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (ل) حرفِ جار برائے تعلیل مبنی بر کسر، اس کے بعد (اَنْ) مقدر ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَدُلَّ) فعل مضارع معروف منصوب لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے لحوق، یا لَاحِق یا مجموعہ لَاحِق ملحوق، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (اَنَّ) حرفِ مشبہ بالفعل موصولِ حرفی مبنی بر فتح، (مَعَ) اسمِ ظرف منصوب لفظا مضاف، (مُفْرَدِ) مقدر جو مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (مُفْرَدِ) مقدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسمِ مؤخر، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مُفْرَد) مقدر، (مِثْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل

کر موصوف، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکون، (جِنْسِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مُفْرَد) مقدر، (جِنْسِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (مِثْلُهٗ) موصوف اپنی صفت سے مل کر اسمِ اَنَّ، (اَنَّ) کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (یَدُلَّ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (لَحِقَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قولہ: فالمقصور ان کانت الفهٗ عن واو وهو ثلاثی قلبت واوًا: اس میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَقْصُوْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، اصطلاحِ نحات میں الف کو مقصور کہتے ہیں، اور اس اسم کو بھی جس کے آخر الف لازم ہو، جیسے: (اَلْفَتٰی) الف لازم کی قید سے (زَیْدًا) بحالت وقف نکل گیا کہ یہ الف لازم نہیں، یہاں پر مقصور سے بمعنی ثانی مراد ہیں، **نظر بر آں** (اَلْمَقْصُوْر) سے پیشتر **(الاسم)** مقدر ماننے کی صورت میں ضرورت نہ رہی۔

(اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (کَانَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، (اَلِف) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (عَنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون، (وَاو) مفرد منصرف جاری مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مُنْقَلِبَةً) مقدر کا، (مُنْقَلِبَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (کَانَتْ)، (مُنْقَلِبَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (و) حالیہ مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے

(اَلْـمَقْصُوْرُ)، (ثُلاثِیٌّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً اسمِ منسوب صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثُلاثِیٌّ) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلاً، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ مجرور محلاً، (اَلِف) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ (کَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (قُلِبَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلاً متضمن معنیٰ (صُیِّرَتْ) صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (کَانَتْ)، (وَاوًا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (قُلِبَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وإلَّا فباليَاء: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) جس میں (اِنْ) حرف شرط مبنی بر سکون، (لَا) نافیہ جس کی منفی (یَکُنْ کَذٰلِكَ) محذوف، (لَایَکُنْ) نفی فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (کَانَتْ)، (كـ) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (كَ) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، (لَایَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَـــا) جزائیہ مبنی بر فتح، (ھـــو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ (کَانَتْ)، (بَا) حرف جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَلْیَاءِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (یَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا (مُبْدَل) مقدر کا، (مُبْدَلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مُبْـــدَلٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ

ہو کر جزا مجزوم محلًا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مرفوع محلًا معطوفہ بر جملہ شرطیہ صغریٰ ہوا۔

قوله: والممدودُ ان كانت همزتهُ اصليّةً تثبُتُ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْمَمْدُوْدُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مَمْدُوْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (کَانَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلًا صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، (هَمْزَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (هَمْزَةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، (اَصْلِیَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ منسوب صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (اَصْلِیَّةً) اسمِ منسوب اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، (کَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(تَثْبُتُ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظًا یا مرفوع لفظًا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (هَمْزَةُ)، (تَثْبُتُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلًا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وان كانت للتّانيث قُلِبَت واوًا والّا فالوجهان:

میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (کَانَتْ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلًا صیغہ واحد مؤنث غائب (فعل ناقص)، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (هَمْزَةُ)، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلتَّانِیْثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَانِیْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (کَانَتْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (قُلِبَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلًا صیغہ واحد مؤنث غائب، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع

بسوئے (هَمزَةٌ)، (وَاوًا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، (قُلِبَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مرفوع محلاً معطوف بر جملہ شرطیہ صغریٰ ہوا۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِلَّا) مرکب از (اِنْ) اور (لَا) جس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (لَا) نافیہ جس کی منفی (یَکُنِ الْاَمر کَذٰلِكَ) محذوف، (لَایَکُنْ) نفی فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (اَلْاَمْرُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَمْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (كَ) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مجرور محلاً، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (كَ) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے اسم، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (لَایَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (اَلْوَجْهَان) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (وَجْهَان) مثنیٰ مرفوع بالف مبتدا، (جَائِزَان) محذوف جو مثنیٰ مرفوع بالف اسمِ فاعل صیغہ تثنیہ مذکر، اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (هَا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (م) حرفِ عماد مبنی بر فتح، (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، (جَائِزَان) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مرفوع محلاً معطوفہ بر جملہ شرطیہ صغریٰ قریبیہ یا بعیدیہ ہوا، اور یہ بھی جائز ہے کہ (اَلْوَجْهَان) مبتدائے محذوف (حُكْمُهُ) کی خبر یا (جَازَ) فعل محذوف کا فاعل ہو۔

قوله: و یحذف نونه للاضافة: میں (و) حرفِ استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (یُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (نُوْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْمُثَنّٰی)، (نُوْنُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (ل) حرفِ جار برائے سببیت مبنی بر کسر، (اَلْاِضَافَةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اِضَافَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (یُحْذَفُ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وحذفت تاء التانیث فی خصیان والیان: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (حُذِفَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مؤنث غائب، (تَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلتَّانِیْثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَانِیْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (تَاءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (خُصْیَانِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلْیَانِ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً معطوف، (خُصْیَانِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (حُذِفَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

﴿المجموع﴾

المجموع مادلّ علٰی آحادٍ مقصودة

بحروف مفردہٖ بتغیّرمّا فنحو تمر و

رکب لیس بجمع علٰی الاصحّ ونحو

فُلك جمعٌ وهو صحیح ومکسّرٌ

فالصَّحیح لمذکّر و لمؤنّث المذکّر ما

لحِقَ آخرهٗ واوٌ مضمومٌ ما قبلهَا او یاءٌ

مکسور ماقبلهَا و نونٌ مفتوحة لیدلّ علٰی

اَنَّ معهٗ اکثر منه فان کان آخرهٗ یاءً قبلهَا

کسرةٌ حذفتْ مثل قاضون و ان کان

مقصورًا حذفت الالف وبقیَ ما قبلهَا

مفتوحًا مثل مصطفون وشرطهٗ ان کان

اسمًا فمذکّر علم یعقل وان کان صفة

فمذکّر یعقل واَنْ لایکون افعل فعلاء

مثل احمر حمرآء ولا فعلان فُعْلٰی نحو

سکرانَ سکریٰ ولا مستویًا فیه مع

المؤنث مثل جریح وصَبُور ولاَ بتاء

التّانيث مثل علّامةٍ وتحذف نونهٗ بالاضافة وقد شذّ نحو ارضين وسنين

ترکیب

قوله: المجموع مادلّ علٰى آحادٍ مقصودة بحروف مفردهٖ بتغيّرما: میں (اَلْمَجْمُوْعُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَجْمُوْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون، (دَلَّ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح یا برضم راجع بسوئے (مَـا)، (عَـلٰى) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون، (آحَـادٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظًا موصوف، (مَقْصُوْدَة) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، (بَـا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر، (حُـرُوْفِ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظًا مضاف، (مُـفْرَدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ مضاف، (هَـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی برکسر راجع بسوئے (مَـا)، (مُـفْرَدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، (بَـا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر، (تَـغَيُّـرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا موصوف، (مَـا) اسمِ نکرہ مبنی برسکون مجرور محلًا صفت یا زائد برائے تاکید، (تَغَيُّرُ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتًا) مقدر کا، (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی برفتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، (مُفْرَدِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ، (حُرُوْفِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (مَقْصُوْدَةٍ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، (آحَادٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (دَلَّ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل

اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فنحو تمر و رکب لیس بجمع علیٰ الاصحّ: میں (فَا) برائے تفصیل مبنی بر فتح، (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف، (تَمرٍ) مراد اللفظ مجرور لفظا معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (رَکْبٍ) مراد اللفظ مجرور لفظا معطوف، (تَمرٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (لَیْسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (بَا) حرفِ جار زائد مبنی بر کسر، (جَمْعٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب محلا خبر، (علیٰ) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکونِ مقدر، (اَلْاَصَحّ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَصَحّ) غیر منصرف مجرور لفظا بکسرہ بوجہ دخولِ الف لام اسمِ تفضیل واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (اَلْمَذْھَبِ)، (اَلْاَصَحّ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، یہ ان نحویوں کے مسلک پر جو (لَیْسَ) سے جار کا تعلق جائز رکھتے ہیں، اور جو جائز نہیں رکھتے، ان کے مسلک پر یہ ظرفِ مستقر ہو کر خبر مبتدائے محذوف (ھٰذَا) کی، اور یہ جملہ اعتراضیہ، (لَیْسَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ وجہین مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و نحو فُلْك جمعٌ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا مضاف، (فُلْكٍ) مراد اللفظ مجرور لفظا مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (جَمْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و ھو صحیح و مکسّر: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح بر جملہ، (اَلْمَجْمُوْعُ مَا دَلَّ الخ)، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْمَجْمُوْع)، (صَحِیْحٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (صَحِيحٌ) صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مُكَسَّرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (مُكَسَّرٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، (صَحِيحٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فالصَّحيح لمذكّر و لمؤنث: میں (فا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اَلصَّحِيحُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (صَحِيحُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (مُذَكَّرٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (مُؤَنَّثٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: المذكّر ما لحِقَ آخرهُ واوٌ مضمومٍ ما قبلهَا او ياءٌ مكسور ماقبلهَا و نونٌ مفتوحة ليدلّ على انَّ معهُ اكثر منه: میں (اَلْمُذَكَّرُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُذَكَّرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا بتقدیر مضاف وصفت ای جمع المذكّر السّالم، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (لَحِقَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (آخِرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (آخِرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، (وَاوٌ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظا موصوف، (مَضْمُوْنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (قَبْلَ) اسمِ ظرف منصوب لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے موصوف، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا

مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر نائب فاعل مرفوع محلا، (مَضْمُوْنٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ، (اَوْ) حرفِ عطف برائے تنویع مبنی بر سکون، (يَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف، (مَكْسُوْرَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (قَبْلَ) اسم ظرف منصوب لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے (يَاءٌ)، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر نائب فاعل مرفوع محلا، (مَكْسُوْرٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (يَاءٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، (وَاوٌ) معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (نُوْنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف، (مَفْتُوْحَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَفْتُوْحَةٌ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (نُوْنٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (ل) حرف جار برائے تعلیل مبنی بر کسر، اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مقدر مبنی بر سکون، (يَدُلَّ) فعل مضارع معروف منصوب لفظا صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے لحوق، (عَلٰى) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (اَنَّ) حرفِ مشبّہ بفعل مبنی بر فتح موصولِ حرفی، (مَعَ) اسم ظرف منصوب لفظا مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ بتقدیر مضاف یعنی مَعَ مفردہٖ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر، (ثَابِتٌ) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، (اَكْثَرَ) غیر منصرف منصوب لفظا اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر، اس

میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (فَرْدًا)، (مِنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (فَرد) جو (مَعَ) کے بعد مقدر تھا، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (اَکْثَرَ) اسمِ تفضیل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر اسمِ مؤخر، (اَنَّ) کا اسمِ مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنَّ) موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (یَدُلُّ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنَّ) موصولِ حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (لَحِقَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فَاِنْ كَانَ آخِرُهُ يَاءً قَبْلَهَا كَسْرَةٌ حُذِفَتْ: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، (آخِرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ بتقدیر مضاف، (مُفْرَدِ) مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَالَحِقَ) الخ، (آخِرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، (یَاءً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف، (قَبْلَ) اسمِ ظرف منصوب لفظا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر سکون راجع بسوئے موصوف، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف، (كَسْرَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، (قَبْلَهَا) ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صفت منصوب محلا، (یَاءً) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (حُذِفَتْ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مؤنث غائب، (تَا) علامت تانیث مبنی بر سکون، اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (یَاءً)، (حُذِفَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل قاضون: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (قَاضُوْنَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدائے محذوف کی، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے جمع مذکر سالم جس کے مفرد کا آخر یائے قبل مکسور بروقت جمع اس کو حذف کر دیا گیا، (ھو) مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وان كان مقصورًا حذفت الالف: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے آخِرُہٗ، (مَقْصُوْرًا) یعنی الف مقصورہ کہ اصطلاحِ نحات میں اس کو مقصورہ کہتے ہیں کما مرّ مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (حُذِفَتِ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مؤنث غائب، (تـا) علامت تانیث مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلْاَلِفُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اَلِفُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل زیر نظر نسخہ کے متون اور شروح میں (الف) داخل متن ہے، "الفوائد الشافیہ" میں بھی متن سے شمار کیا ہے، نیز "تکملہ" سے ظاہر ہوتا ہے کہ داخل متن نہیں، شارح نے وجہ تانیث ضمیر (حُذِفَتْ) راجع بسوئے (مَقْصُوْرًا) بیان کرنے کے لئے اضافہ کیا ہے، (حُذِفَتْ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وبقيَ ما قبلهَا مفتوحًا: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (بَقِيَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (قَبْلَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے (اَلْاَلِفُ) یا ضمیر نائب فاعل (حُذِفَتْ) بر بیان تکملہ، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال، (مَفْتُوْحًا) مفرد منصرف

صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (مَفْتُوْحًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، (بَقِیَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ بر جملہ (حُذِفَتْ) ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: مثل مصطفون: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (مُصْطَفُوْنَ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مذکر سالم جس کے مفرد کا آخر الف مقصورہ بروقت جمع حذف کر دیا گیا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وشرطُهُ ان كان اسمًا فمذكّر علم يعقل: میں (و) حرفِ عطف بر جملہ (اَلْمُذَکَّرُ مَا لَحِقَ الخ) مبنی بر فتح، (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم جس کی جمع مذکر سالم بنانا مقصود ہے، (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مذکور، (اسْمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر، اس سے مراد تقابل صفت اور اسم مذکور سے مراد تقابل فعل معروف، پس (کَانَ) کے اسم وخبر کا اتحاد لازم نہ آیا، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (ذٰلِكَ) مقدر جس میں (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکتِ تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، (مُذَکَّرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (عَلَمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (یَعْقِلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (یَعْقِلُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلاً، (عَلَمٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر صفت، (مُذَکَّرٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر بتقدیر مضاف یعنی حصولِ مذکر، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (عَلَمٌ) کو خبر ثانی قرار دیں، یا (عَلَمٌ) صفت اوّل، اور (یَعْقِلُ) کو (مُذَکَّرٌ) ثانی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا، مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذاتِ

وجہین معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یہ جملہ مستانفہ اور اعتراضیہ بھی قرار دے سکتے ہیں۔

قوله: و ان كان صفة فمذكّر يعقل واَنْ لايكون افعل فعلاء مثل احمر حمرآء ولا فعلان فُعْلٰى نحو سكران سكرىٰ و لا مستويا فيه مع المؤنث مثل جريح وصبور ولا بتاء التّانيث:

میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مذکور، (صِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا خبر، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (ذٰلِكَ) مقدر جس میں (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلا، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، (مُذَكَّرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف، (يَعْقِلُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (يَعْقِلُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلا، (مُذَكَّرٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر بتقدیر مضاف ای حصول مذكر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (لَا يَكُوْنَ) نفی فعل مضارع معروف منصوب لفظا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم صفت، (اَفْعَلُ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مضاف، (فَعْلَاءُ) غیر منصرف بوجہ الف ممدودہ مجرور بفتح مضاف الیہ، (اَفْعَلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ، (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف، (اَحْمَرُ) مراد اللفظ غیر منصرف بوجہ وزنِ فعل اور صفت مجرور لفظا بکسرہ بوجہ اضافت، (حَمْرَاءُ) مراد اللفظ غیر منصرف مجرور لفظا بفتح مضاف الیہ اور بعض نسخوں میں (حَمْرَاءُ) نہیں، پس (اَحْمَرُ) مجرور لفظا بفتح ہوگا، (اَحْمَرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَفْعَلُ فَعْلَاءُ)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَا) زائدہ برائے تاکید نفی، (فَعْلَانُ) مفرد منصرف صحیح منصوب

لفظاً مضاف، (فَعْلٰی) غیر منصرف بوجہ الف مقصورہ مجرور لفظاً بفتح مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف اوّل، (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (سَکْرَانَ) مراداللفظ غیر منصرف بوجہ نون زائدتان اور وصف مجرور لفظاً بکسرہ بوجہ اضافت، (سَکْرٰی) مراداللفظ غیر منصرف بوجہ الف مقصورہ مجرور تقدیراً بفتح مضاف الیہ، اور بعض نسخوں میں صرف (سَکْرَانَ) ہے تو مجرور بفتح ہوگا، (سَکْرَانَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (مِثْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدا محذوف کی جو ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے (فَعْلَانَ وفَعْلٰی)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (لَا) زائدہ برائے تاکید نفی مبنی برسکون، (مُسْتَوِیًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل، صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف مقدر (مُذَکَّرًا)، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی برسکون، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے (صِفَة) بتاویل وصف، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (مَعَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (اَلْمُؤَنَّثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُؤَنَّثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (مَعَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، (مُسْتَوِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو اور مفعول فیہ سے مل کر صفت، (مُذَکَّرًا) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر معطوفِ دوم، (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (جَرِیْحٌ) مراداللفظ مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (صَبُوْرٍ) مراداللفظ مجرور لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے (مُسْتَوِیًا فِیْهِ الْمُؤَنَّث)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (لَا) زائدہ برائے تاکید نفی مبنی برسکون، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی برکسر، (تَاءِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْمُؤَنَّثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (تَانِیْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسمِ لَایَکُوْنُ، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر معطوفِ سوم، (اَفْعَلُ فَعْلَاء) معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر خبر، (لَایَکُوْنُ) فعل ناقص

اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر معطوف، (مُذَكَّرٌ يَعْقِلُ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، (ذَاكَ) مبتدا مقدر اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ بر جملہ شرطیہ صغریٰ ہوا مرفوع محلاً۔

قوله: مثل علامةٍ: میں (مِثْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (عَلَّامَة) مراد اللفظ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، (هو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (ثَابِتًا بِتَاءِ التَّانِيث)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وتحذف نونهٗ بالاضافة وقد شذّ نحو ارضين و سنين: میں (و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (تُحْذَفُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (نُوْنُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مَا لَحِقَ آخِرَهٗ وَاوًا، (نُوْنُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل، (بَا) حرف جار برائے سببیت مبنی برکسر، (اَلْاِضَافَةِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (اِضَافَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، (تُحْذَفُ) فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(و) حرف استیناف یا اعتراض مبنی بر فتح، (قَدْ) حرف تحقیق مبنی بر سکون، (شَذَّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (نَحْوُ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَرْضِيْنَ) مراد اللفظ جمع مذکر سالم مجرور بیائے ماقبل مکسور معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (سِنِيْنَ) مراد اللفظ جمع مذکر سالم بیائے ماقبل مکسور معطوف، (اَرْضِيْنَ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ، (نَحْوُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (شَذَّ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

المؤنث

المؤنث مالحق آخرهٗ الف و تاء وشرطه

ان کان صفۃ ولہٗ مذکّر فان یکون
مذکرہٗ جمع بالواو والنّون واِنْ لَم یکن
لہٗ مذکّر فانْ لایکون مجرّدًا کحائض
والّا جمع مطلقًا

ترکیب

قولہ: المؤنث مالحق آخرہٗ الف و تاء: میں (اَلْمُؤَنَّثُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مُؤَنَّثُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا بتقدیر مضاف اور صفت ای جمع المؤنّث السّالم، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی برسکون، (لَحِقَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے (مَا)، (آخِرُ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ بتقدیر مضاف ای مفرہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے (مَا)، (آخِرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم، (اَلِفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی برفتح، (تَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، (اَلِفٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، (لَحِقَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں۔

قولہ: وشرطہٗ ان کان صفۃ ولہٗ مذکّر فان یکون مذکرہٗ جمع بالواو والنّون: میں (وَ) حرف عطف مبنی برفتح، (شَرْطُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً

مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے جمع المؤنث السّالم، (شَرْطُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (کَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذو الحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (مُفْرَدُ) مقدر بعد لفظ (آخَرُ)، اور قبل ضمیر مضاف الیہ، (صِفَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً خبر، (و) حالیہ مبنی بر فتح، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ کَانَ، جار مجرور سے مل کر ظرف، (مُذَکَّرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، (لَهٗ) ظرف اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر حال منصوب محلاً ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسمِ کَانَ مرفوع محلاً، (کَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (یَکُوْنَ) فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (مُذَکَّرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ کَانَ، (مُذَکَّرٌ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم، (جُمِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ یَکُوْنَ، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَلْوَاوِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (وَاوِ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلنُّوْنِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (نُوْنِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف، (اَلْوَاوِ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (جُمِعَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر منصوب محلاً، (یَکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر، (ذٰلِكَ) مقدر جس میں (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، (لِ) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (كَ) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ صغریٰ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ کبریٰ ذات وجہین معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وَاِنْ لَم یکن لهٗ مذکّر فانْ لایکون مجرّدًا: اس میں(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (لَمْ) حرفِ جازم مبنی بر سکون، (یَکُنْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً بلم اور محلاً بانْ صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ کَانَ، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ مؤخر، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر مقدم، (مُذَکَّرٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مؤخر، (لَمْ یَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَــا) جزائیہ مبنی بر فتح، (ذٰلِكَ) مقدر جس میں (ذَا) اسمِ اشارہ مبنی بر سکون مبتدا مرفوع محلاً، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی مبنی بر سکون، (لَا یَــکُوْنَ) نفی فعل مضارع معروف منصوب لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسمِ کَانَ، یا (مُفْرَدُ) مقدر، (مُجَرَّدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، (مُجَرَّدًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، (لَا یَــکُوْنَ) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (اَنْ) ناصبہ موصولِ حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ صغریٰ معطوفہ بر جملہ شرطیہ صغریٰ ہوا مرفوع محلاً۔

قــولہ: کــحائض: میں (ك) حرفِ جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (حَائِضٍ) مراد اللفظ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (ثَــابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (ھو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مُجَرَّد)، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معترضہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و الّا جمع مطلقا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِلَّا) مرکب از (اِنْ)

اور (لَا) جس میں (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (لَا) نافیہ جس کی منفی (یَکُنْ کَذٰلِكَ) محذوف، (لَایَکُنْ) نفی فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب (فعل ناقص)، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مُفْرَدْ) مقدر، (کَذٰلِكَ) بترکیب معلوم خبر، (لَایَکُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں، (جُمِعَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مُفْرَدْ) مقدر، (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (جَمْعًا)، (مُطْلَقًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی، (جُمِعَ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعولِ مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوف بر جملہ شرط (اِنْ کَانَ صِفَةً الخ) ہوا مرفوع محلاً۔۱۲

﴿جمع التکسیر﴾

جمع التّکسیر ماتغیّر بناء واحدہٖ کرجال
وافراسٍ جمع القلّة اَفْعُلٌ و اَفْعَالٌ و اَفْعِلَةٌ
و فِعْلَةٌ والصّحیح و ما عدا ذٰلك جمع کثرةٍ

ترکیب

قوله: جمع التّکسیر ماتغیّر بناء واحدہٖ: میں (جَمْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلتَّکْسِیْرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (تَکْسِیْرِ) مفرد منصرف

صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (جَمْعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (تَغَيَّرُ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، (بِنَاءُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (وَاحِدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَا)، (وَاحِدِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (بِنَاءُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (تَغَيَّرُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: كرجال وافراس: میں (ك) حرف جار برائے تشبیہ مبنی بر فتح، (رِجَالٍ) مراد اللفظ جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَفْرَاسٍ) مراد اللفظ جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً معطوف، (رِجَالٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے محذوف، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، (هو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے **جمع التكسير**، مبتدائے محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: جمع القلة اَفْعُلٌ و اَفْعَالٌ و اَفْعِلَةٌ و فِعْلَةٌ والصّحيح: میں (جَمْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (اَلْقِلَّةِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے جنس مبنی بر سکون، (قِلَّةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (جَمْعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (اَفْعُلٌ) مراد اللفظ غیر منصرف بوجہ وزنِ فعل اور علمیت کہ وزن یعنی مَا يُوزَنُ بِہٖ علم جنس ہوتا ہے مرفوع لفظاً معطوف علیہ، (و) حرف عطف مبنی بر فتح، (اَفْعَالٌ) مراد اللفظ مرفوع لفظاً باتنوین معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَفْعِلَةٌ) مراد اللفظ مرفوع لفظاً غیر منصرف بوجہ علمیت اور تانیث معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (فِعْلَةٌ) مراد اللفظ غیر منصرف بوجہ علمیت اور تانیث معطوف، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اَلصَّحِيْحُ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (صَحِيْحُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف، (اَفْعُلٌ) معطوف علیہ

اپنے تمام معطوفات سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: و ما عدا ذٰلك جمع كثرةٍ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (عَدَا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَا)، (ذَا) اسمِ اشارہ منصوب محلاً مفعول بہ، (ل) حرفِ تبعید مبنی بر سکونِ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (ك) حرفِ خطاب مبنی بر فتح، (عَدَا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً، (جَمْعُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (كَثْرَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (جَمْعُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ ۱۲

المصدر

المصدر اسم للحدث الجاری علی الفعل وهو من الثّلاثی المجرّد سِماعٌ ومن غیرهٖ قیاس و یعمل عمل فعلهٖ ماضیًا وغیره اذا لم یکن مفعولاً مطلقًا ولا یتقدّم معمولهٗ علیه ولا یضمر فیه ولا

يلزم ذكر الفاعل ويجوز اضافته الىٰ الفاعل وقد يضاف الىٰ المفعول واعمالهٗ باللّام قليل فان كان مطلقًا فالعمل للفعل وان كان بدلًا منه فوجهَان

ترکیب

قوله: المصدر اسم للحدث الجاری علی الفعل:
میں(اَلْمَصْدَرُ) جس میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (مَصْدَرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا، (اِسْمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی برکسر، (اَلْحَدْثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (حَدْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْجَارِیْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (جَارِیْ) اسمِ منقوص مجرور تقدیراً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے موصوف، (علیٰ) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی برسکون، (اَلْفِعْلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی برسکون، (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (اَلْجَارِیْ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (اَلْحَدْثِ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعٌ) مقدر کا، (مَوْضُوْعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے موصوف، (مَوْضُوْعٌ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر صفت، (اِسْمٌ) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: وهو من الثّلاثی المجرّد سِمَاعٌ: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل ذوالحال مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْمَصْدَر)، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلثُّلَاثِی) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثُلَاثِی) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال بر قولِ 'ابن مالک' کہ ان کے نزدیک مبتدا سے بلا تاویل حال واقع ہونا جائز ہے، اور جمہور کے نزدیک بتاویل مفعول کے ساتھ جس کا فعل کلام سے مفہوم ہوتا ہو، چنانچہ وہ فعل یہ ہے **حكمت عليه اى المصدر حال كونه من الثّلاثی بانّه سماع**، یا تاویل بنائب فاعل کے ساتھ بایں طور کہ **قصر المصدر حال كونه من الثّلاثی على السّماع كما فی الهندی**، یا (سِمَاع) میں مستتر ضمیر نائب فاعل سے حال ہو جبکہ (سِمَاع) بمعنی مسموع قرار دیں کہ مصدر جب بمعنی صفت ہو تو اس میں استتارِ ضمیر جائز ہے، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (سِمَاعٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بمعنی مسموع اسمِ مفعول، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، یا (سِمَاعٌ) بتقدیر مضاف خبر ای **ذو سِماعٍ**، یا بطور مبالغہ محمول ہے جیسے: **زَيْدٌ عَدْلٌ**، (سِمَاع) بمعنی (مسموع) اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قولہ: ومن غيره قياس: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف بقرینہ سابق ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (اَلْمَصْدَر)، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکون، (غَيْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (اَلثُّلَاثِی)، (غَيْر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا، (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، باقی احتمالاتِ مذکورہ بھی جاری ہوں گے، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً، (قِيَاسٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بمعنی

(مَقِیس) اسمِ مفعول، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، یا بتقدیرِ مضاف یا بطورِ مبالغہ خبر ہے کَمَا مرّ، (قِیَاسٌ) بمعنیٰ (مقیس) اسمِ مفعول اپنے نائب سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں بر مسلک مصنف علیہ الرحمۃ، اس کو از قبیل عطف مفرد بر مفرد قرار دینا جائز نہیں، بایں طور کہ مِن الثّلاثی پر مِنْ غَیْرِہٖ معطوف ہو، اور (سِمَاعٌ) پر (قِیَاسٌ)، کیونکہ عطف شیئین بر معمولین عاملین مختلفین کا جواز تقدم مجرور کے ساتھ مشروط ہے جو یہاں پایا نہیں جاتا، البتہ 'فرا' کے نزدیک جائز ہے کہ اُن کے نزدیک تقدم مجرور شرط نہیں، اور بعض نسخوں میں اس کے بعد یہ عبارت ہے: **تقول اخرج اخراجًا واستخرج استخراجًا**، جس میں (تقول) بترکیب معلوم فعل بافاعل اخرج اخراجًا مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا، معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (استخرج استخراجًا) مراد اللّفظ منصوب تقدیرًا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، (تَقُوْلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محلِ اعراب نہیں، اور بر تقدیر ارادۂ معنیٰ ظاہر ہے۔

قولہ: و یعمل عمل فعلہٖ ماضیًا وغیرہ اذا لم یکن مفعولًا مطلقًا: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یَعْمَلُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذو الحال مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ھو) مقدر یا مذکور، یا راجع بسوئے المصدر، (عَمَلَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مصدر مضاف، (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مرفوع محلًا بنا بر فاعلیت مضاف الیہ مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے المصدر، (فِعْلِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ، (عَمَلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ (مِثْلِ) مضاف مقدر کا، (مِثْلِ) مضاف مقدر اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت (عَمَلًا) موصوف مقدر کی، (عَمَلًا) موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر مفعولِ مطلق نوعی، (مَاضِیًا) اسمِ منقوص منصوب لفظًا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال، (مَاضِیًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (غَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے (مَاضِیًا)، (غَیْرَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (مَاضِیًا) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر

فاعل مرفوع محلًا، (اِذَا) ظرفِ زمان مضاف مبنی بر سکون، (لَمْ) حرفِ جازم مبنی بر سکون، (یَكُنْ) فعل مضارع معروف مجزوم لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے المصدر، (مَفْعُوْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف، (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مُطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (مَفْعُوْلًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (لَمْ یَكُنْ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مجرور محلًا، (اِذَا) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ منصوب محلًا، (یَعْمَلُ) فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق نوعی اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ معطوفہ (قیاس) یا (سماع) ہوا مرفوع محلًا، یا جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ یا اعتراضیہ ہوا، جبکہ (و) برائے استیناف یا اعتراض ہو، اس تقدیر پر محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا يتقدّم معمولهُ عليه: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَايَتَقَدَّمُ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (مَعْمُوْلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلًا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (هو) مقدر یا مذکور، یا راجع بسوئے اَلْمَصْدَر، (مَعْمُوْلُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، (عَلٰی) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے المصدر، یا مبتدا (هو) مقدر یا مذکور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (لَایَتَقَدَّمُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ بر جملہ (یَعْمَلُ) ہوا مرفوع محلًا، یا اس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا يـضـمـر فيه: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (لَایُضْمَرُ) نفی فعل مضارع مجہول مرفوع محلًا صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (مَعْمُوْلُهٗ) مصدر، (فِیْ) حرفِ جار برائے ظرفیت حکمی مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے اَلْمَصْدَر، یا مبتدا (هو) مقدر یا مذکور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (لَا یُضْمَرُ) فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ بر جملہ (لَایَتَقَدَّمُ) الخ یا بر جملہ (یَعْمَلُ) الخ ہوا مرفوع محلًا یا محل اعراب نہیں۔

قوله: ولا یلزم ذکر الفاعل: میں(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،(لَا یَلْزَمُ) نفی فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب،(ذِکْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف،(اَلْفَاعِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون،(فَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً بنابر مفعولیت ذوالحال،(لَهٗ) مقدر جس میں (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر فتح،(هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے (هو) مقدر یا مذکور یا راجع بسوئے الْمَصْدَر، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا(ثَابِتًا) مقدر کا،(ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال،(ثَابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال،(اَلْفَاعِلِ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ،(ذِکْرُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل،(لَا یَلْزَمُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ بر جملہ قریبہ یا بعیدہ ہوا مرفوع محلاً یا اس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ویجوز اضافته الی الفاعل: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (یَجُوْزُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب،(اِضَافَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف،(هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب باعتبار محل بعید،(اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکونِ مقدر،(اَلْفَاعِلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (فَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو،(اِضَافَةِ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر فاعل،(یَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ بر قریبہ یا بعیدہ ہوا مرفوع محلاً، یا اس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وقد یضاف الی المفعول: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح،(قَدْ) حرفِ تقلیل مبنی بر سکون،(یُضَافُ) فعل مضارع مجہول مرفوع لفظاً صحیح مجرّد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے (هو) مقدر یا مذکور یا راجع بسوئے الْمَصْدَر، (اِلٰی) حرفِ جار برائے انتہائے غایت مبنی بر سکونِ مقدر،(اَلْمَفْعُوْلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون،(مَفْعُوْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو،(یُضَافُ) فعل

مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ برقریبہ یا بعیدہ ہوا مرفوع محلا یا اس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: واعمالهٗ باللام قليل: میں (و) حرفِ استیناف مبنی بر فتح، (اِعْمَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف، (ھَا) ضمیر مجرور متصل ذوالحال مبنی بر ضم راجع بسوئے الـمَصْدَر، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (اَللَّامِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (لَامِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتًا) مقدر کا، (ثَـابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَـابِتًا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب منصوب، باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت، (اِعْـمَـالُ) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (قَـلِيْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا صفت مشبّہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (قَـلِيْـلٌ) صفت مشبّہ اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: فان كان مطلقًا فالعمل للفعل: میں (فَا) حرفِ تفصیل مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَـانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلا صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے الْمَصْدَر، (مَفْعُوْلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا موصوف، (مُطْلَقًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم علی اختلافِ القولین، (مُـطْلَقًا) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (مَـفْـعُوْلًا) موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، (كَـانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (اَلْـعَمَلُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (عَمَلُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (اَلْـفِـعْـلِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (فِعْلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا، (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر

سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا مجزوم محلاً، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: وان كان بدلا منه فوجهان: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (اِنْ) حرفِ شرط مبنی بر سکون، (كَانَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے المَصْدَر، (بَدَلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً بمعنی (مُبْدَل)، (مِنْ) حرفِ جار برائے مجاوزت مبنی بر سکون، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (اَلْفِعْل)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (بَدَلاً) اپنے ظرفِ لغو سے مل کر خبر، (كَانَ) فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

(فَا) جزائیہ مبنی بر فتح، (وَجْهَان) ثنی مرفوع بالالف فاعل جس کا فعل (يَجُوْزُ) محذوف، (يَجُوْزُ) فعل مضارع معروف مرفوع لفظاً صحیح مجرد از ضمائر بارزہ صیغہ واحد مذکر غائب، (يَجُوْزُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا مجزوم محلاً، (وَجْهَان) مبتدا ہے جس کی خبر محذوف مقدم ای فیه وجهان یا خبر ہے جس کا مبتدا محذوف فالجائز فيه وجهان یا فالحكم فيه وجهان، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔۱۲

اسم الفاعل

اسم الفاعل ما اشتق من فعل لمن قام بهٖ

بمعنى الحدوث وصيغتهٗ من الثّلاثى المجرّد

علٰى فاعل ومن غيرهٖ علٰى صيغة المضارع

بميم مضمومة وكسر ما قبل الآخر

ترکیب

قوله: اسم الفاعل ما اشتق من فعلٍ لمن قام به بمعنی الحدوث: اس میں (اِسْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظًا مضاف، (اَلْفَاعِلِ) میں (ال) حرف تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (فَاعِلِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (اِسْمُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (اُشْتُقَّ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح یا بر ضم صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال مبنی بر فتح یا بر ضم علیٰ اختلافِ القولین راجع بسوئے (مَا)، (مِنْ) حرفِ جار برائے اتصالیہ مبنی بر سکون، اور (مِنْ) ابتدائیہ یا تصالیہ، اس (مِنْ) کو کہتے ہیں جس کا مدخول کسی چیز کے لئے مخرج ہو **کما فی حاشیة المولیٰ عبدالحکیم علیٰ حاشیة المولیٰ عبدالغفور**، (فِعْلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (ل) حرفِ جار برائے اختصاص بمعنی ارتباط مبنی بر کسر، (مَنْ) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے (فِعْل)، اور استحد ام کہ مشتق منہ فعل کی اصطلاح ہے، اور (قَائِم) فعل لغوی کی فتأمل، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (هَا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلًا مبنی بر کسر راجع بسوئے (مَنْ)، جار مجرور سے مل کر ظرفِ لغو، (قَامَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مجرور محلًا، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (مَوْضُوْعًا) مقدر کا، (مَوْضُوْعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (مَوْضُوْعًا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حالِ اوّل، یا (مِنْ) ظرفِ لغو ہو، جبکہ (اُشْتُقَّ) میں معنی وضع کی تضمین اعتبار کر لی جائے، یا (ل) برائے تعلیل قرار دیں، (بَا) حرفِ جار بمعنی (فِیْ) مبنی بر کسر، (مَعْنٰی) اسم مقصور مجرور تقدیرًا مضاف، (اَلْحَدْثِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (حَدْثِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظًا مضاف الیہ، (مَعْنٰی) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے

مل کرظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتًـا) مقدر کا، (ثَـابِتًـا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، (ثَـابِتًـا) اسمِ فاعل اپنے فاعل اورظرفِ مستقر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے دونوں حال سے مل کر نائب فاعل مرفوع محلاً، (اُشْتُـقَّ) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مرفوع محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں، اور بمعنیٰ (الحدوث) کو ضمیر (قَام) سے بھی حال قرار دے سکتے ہیں۔

قوله: وصيغتهٗ من الثّلاثی المجرّد علىٰ فاعل: میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (صِيْغَةُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف، (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسمِ الفاعل، (صِيْغَةُ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکونِ مقدر فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین، (اَلثُّلَاثِيْ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثُلَاثِـيْ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً موصوف، (اَلْـمُـجَـرَّدُ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُجَرَّدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلْـمُـجَـرَّدِ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (اَلثُّلَاثِيْ) موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور اور ''الفوائد الشافیہ'' میں (مِنْ مُجَرَّدِ الثّلاثی) ہے، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَـابِتَةً) مقدر کا، (ثَـابِتَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، (صِيْغَةُ) ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (عَلٰى) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (فَـاعِلٍ) مراد اللفظ مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَـابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، یا (مـن الثّـلاثی المجرّد) اس ضمیر سے حال مقدر ہے، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

قوله: ومن غيره على صيغة المضارع بميم مضمومة و كسر ما قبل الآخر: اس میں (و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (هو) ضمیر مرفوع منفصل محذوف ذوالحال مبنی بر فتح راجع بسوئے (صِيغة)، (مِنْ) حرفِ جار برائے تبیین مبنی بر سکون، (غَيرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے (الثّلاثي المجرّد)، (غيرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَة) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، (ثَابِتَةً) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر حال، (هِيَ) مقدر ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا، (عَلٰى) حرفِ جار برائے استعلائے حکمی مبنی بر سکون، (صِيغَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (اَلْمُضَارِعِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (مُضَارِعِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (صِيغَةِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال یا موصوف، (بَا) حرفِ جار برائے الصاق مبنی بر کسر، (مِيمٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف، (مَضْمُومَةٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً اسمِ مفعول صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (مَضْمُومَةٍ) اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت، (مِيمٍ) موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ۔

(و) حرفِ عطف مبنی بر فتح، (كَسْرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، (مَا) موصوفہ یا موصولہ مبنی بر سکون، (قَبْلَ) اسمِ ظرف منصوب لفظاً مضاف، (اَلْآخِرِ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (آخِرِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، (قَبْلَ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَبَتَ) مقدر کا، (ثَبَتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح یا بر ضم راجع بسوئے (مَا)، (ثَبَتَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں، یا صفت تو مجرور محلاً، مائے موصوفہ اپنی صفت سے مل کر، یا مائے موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب، منصوب باعتبار محل بعید بنا بر مفعولیت، (كَسْرِ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، (مِيمٍ مَضْمُومَةٍ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ

مستقر ہوا (ثَابِتَةً) مقدر کا، (ثَابِتَةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، یا (اَلثَّابِتَةَ) میں (ال) حرفِ تعریف برائے عہد خارجی مبنی بر سکون، (ثَابِتَةَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، (اَلثَّابِتَةَ) اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، (صِيْغَةِ الْمُضَارِعِ) ذوالحال یا موصوف اپنے حال سے مل کر، یا اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا (ثَابِتَةٌ) مقدر کا، (ثَابِتَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسمِ فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، (ثَابِتَةٌ) اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

تمّت

❁ ❁ ❁

جیلانی دارالاشاعت (رجسٹرڈ)

دہلی گیٹ، سنبھل، یوپی

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

تصنیف نامی ازمخدوم میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ السامی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کلمته کافیة الامور وشافیة الصدور والصّلوٰۃ علیٰ رسوله محمد الّذی کلامه محیط الهدایة وبسیط النهایة وعلیٰ آله واصحابه الّذین اسمهم مودود فی الآفاق وفعلهم محمود فی الاخلاق۔

امّابعد! عذر درتحریر ایں حرف شگرف آنست۔

مثنوی

گفت عبدالواحدابراہیم بن قطب ایں کلام — بندۂ سادہ زسادات مقام بلگرام

آں دو یارانم جمال وزیں دیں بے بہا — داشتند اخلاص ما ایں منتہی بے منتہا

کوششی کردند چند ایں کہ آمد واجم — گفتن شرح کلام شیخ ابن حاجم

من کہ معذورم مکن بر زشتی قولم نگاہ — خوبی لطف جمال وزیں دارم عذر خواہ

کردمش تاحد مرفوعات درنقصاں تمام — مرد معنی چوں بلغوی بگزرد مرز واکرام

می توانستم بنشتن سربہ سر شرح کتاب — بہر تسکین دو مخلص ایں قدر گفتم شتاب

پیش ازیں آں ہردورابرمن تقاضائے نبود — بے تقاضائے کساں گفتن سخن راہے نبود

خیط علم نحو را درِ تصوف سفتہ ام — بس بقدر فہم ازوے شبہ وشک رفتہ ام

ہر کہ ایں اجوبہ من خواند خوش آیدش — یک دعا وفاتحہ خواندن بس ازمن بایدش

ازہمہ دعویٰ مرا آزادہ وافتادہ بیں — سالِ تاریخش بخواہی نہ صد وہفتاد بیں

بدانکہ علوم حکماء و متکلمین رااصطلاح دگراست وعلم اصحاب تصوف رااصطلاحِ دگر، پس اگر مسئلۂ ازعلم تصوف بعلوم حکماء و متکلمین موافقت نپدیدد براختلافِ ایشاں حمل کنند۔

قوله: الکلمة لفظ: ای ملفوظ علی السنتنا وملحوظ علی قلوبنا و محظوظ بها بواطننا یعنی توحید درمرتبہ اقرار برزبان ہائے ماملفوظ است ودرمرتبۂ تصدیق بردلہائے ما

ملحوظ ودر مرتبۂ احوال باطنہا ئے ما از ومحظوظ ، مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکتفا بذکر مرتبہ اقرار کردہ، دو معطوف محذوف فروگذاشت بحکم آنکہ حکم کردن براسلام وسبب جریان تکالیف احکام منوط ومربوط بمرتبۂ اقرار ست وقرینۂ حذفِ مفہوم از عبارت مصنف است قدس سرہٗ کہ می گوید۔

وضع لمعني مفرد: نہادہ شدہ است یعنی لازم گردانیدہ شدہ است قبول آں کلمہ توحید بر رقابِ عباد و بر نواصی بجہت تحصیل معنی کہ فرد ومجرد است از کفر ونفاق ومعاصی پس لفظ مفرد قرینہ حذف است زیرا کہ افراد سہ مرتبہ دارد افرادِ از کفر وافرادِ از نفاق وافرادِ از معاصی۔ **فالافراد من الكفر في رتبة الاقرار والافراد من النفاق في رتبة التصديق والافراد من المعاصي في رتبة الاحوال لان من لقي ربه تعالىٰ موحدًا يبدل الله سيئاته حسنات۔**

قال بعضهم التوحيد افراد الحدث عن القدم والاعراض عن الحدث والاقبال على القدم نقل است کہ مروی از جنید رحمۃ اللہ علیہ پرسید کہ توحید چیست؟ گفت **هو بلا هو ولا هو الا هو** آں مرد **بمجرّد** شنیدن نعرہ زد وبیفتاد وبمرد، پس جنید رحمۃ اللہ علیہ گفت چند بکوشم کہ اسرارِ توحید بپوشم وسخن نگویم در توحید بزبانِ تجریدا کنوں بدانکہ ایں توحید ورائے توحید است کہ آں را بعلم بیان می کنند زیرا کہ توحید علمی شرکِ جلی را دور می کند نہ شرک خفی را بخلافِ توحید حالی کہ آں مزیل شرک خفی ومفنی تہمت غیر است۔

اذ ليس الخبر كالمعاينه وما يؤمن اكثرهم بالله الا وهم مشركون اشارہ بر شرک خفی است۔ **قال** علیہ السلام **الشرك في امتي اخفىٰ من دبيب النملة التي تدب في ليلة مظلمة على صخرة سوداء** ومصنف **رحمة الله تعالىٰ عليه** مراتب کلمہ توحید بتفصیل بیان می کند۔

وهي اسم: وآں کلمہ توحید سہ نوع است یکے اسم اقرار وتصدیق فقط اسم توحید وصورت اوست **وفعل** دوم فعل توحید وعمل اوست وآں دریافت احوال است **وحرف** سیوم حرف توحید است وایں توحید عظمیٰ است کہ از استعداد انسانیہ برطرف است واز علامات آں ہر دو توحید مذکور بے نشان وبے کیف است کہ **علامة الحرف خلوه عن علامات الاسم والفعل۔**

لانها اما ان تدل على معنى في نفسها اولا: ایں دلیل حصری گویدزیرا کہ آں کلمہ توحید یا آنکہ دلالت می کند بر معانی کہ آں در باطن عباد متمکن ست یا متمکن نیست۔

الثانی الحرف: اگر مدلولش در باطن عباد متمکن نیست آں خود حرف است اما حرفیکہ از حرف وصوت منزہ باشد کہ آں را توحید عظمیٰ نام کردیم وحق سبحانہ وتعالیٰ منفرد است بادراک کنہ ایں توحید عظمیٰ مستاثر است بعلم الٰہی کہ ازآں توحید مبنی باشد **والاوّل** وآں توحید کہ تصدیق معانی آں در باطنہا متمکن ہست دونوع ست۔

اما ان یقترن باحدالازمنۃ الثلثۃ اولا: یاآنکہ مقرون بوقتی از اوقات سہ گانہ ومتصل بحالی از حالات ثلثہ ہست یانیست، **الثانی الاسم** آنچہ مقرون بحالی ووقت نبود اسم توحید وقالب اوست نہ اصل توحید چنانکہ گفتہ اند۔

رباعی

قولے بسر زباں خود بربستی　　　صدخانہ پرازبتاں یکے نشکستی
گفتی کہ بیک قول شہادت رستم　　　فردات کند خمار کہ امشب مستی

والاوّل الفعل: اما آنچہ بحال ووقت متصل بود فعل ست یعنی عمل توحیدست کہ بیکے از سہ احوال مقرون است حال اول آنست توفیق عنایت ازلی وتلقین ہدایت لم یزلی درآید وبندہ راازخود پرستی برباید وطالب سعادات اخروی گرداند وازاصنام نفس وھوا بازرہاند تاہمہ آرزوہا از دلش فروریزد وبدوام تبتـل بعبادت خداوند تعالیٰ درآویزد۔

بیت

یک دل وصد آرزو پس مشکل است　　　یک مرادت بس بود چوں یک دل ست

حال دوم خورشید مشاہدہ حق تعالیٰ برکواکب اوصاف بندہ اشراق کند تاجملہ نجوم ممکناتی روی درنقاب آرد وبندہ رادر مقام فانی التوحید بدارد۔

بیت

بندہ جائے رسد کہ نیست شود　　　بعد ازاں کارخیر خواہی نیست

حـــال سیوم سلطان ظہور جمال وجلال رخت وجود سالک راچناں درکتم محو برد کہ آگاہی اوازیں گمشدن نیز ازوے بیفتد محوفی محو طمس فی طمس نہ اسم ماند نہ رسم نہ وجود ماند وعدم۔

بیت

تو دروگم کرد توحید ایں بود گمشدن گم کن کہ تفرید ایں بود

وقد علم بذلك حد كل واحد منها: تحقیق دانستہ شد بداں دلیل حصر حد ہر یکے ازاں سہ کلمہ توحیدیعنی ہر سہ کلمہ راحد معلوم شد کہ توحید حرفی حد کلمہ اوازادراک خلیقت بیرون است وتوحید اسمے حد کلمہ اوزبان ودلست وتوحید فعلی حد کلمہ اوزبان وروح است، چوں ایں حدود معلوم شد باید دانست کہ **الكلام ماتضمن كلمتين** کلام مایعنی بحث مادر توحیدی است کہ متضمن باشد دوکلمہ را یعنی دوحد اوراحترازمی کنداز توحید حرفی کہ حد کلمہ او یکے است یعنی خلو اواز حد ادراک بشریہ کہ آنجا عجزازدرک ادراک ادراک است۔

بیت

ایں چہ درگاہ ست قفلش بے کلید ایں چہ دریائیست قعرش ناپدید

ایں رااز بحث خارج کرد گفت کلام مادرونیست بلکہ کلامِ مادرتوحیدی است کہ متضمن باشد دوحد کلمہ را **بالاسناد** بشرط اسنادِ صحیح کہ درو شائبہ بدعت نیامیختہ باشد وعنہ عنہ از رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسند بود از زبان بزبان واز دل بدل واز روح بروح اسنادی درست داشتہ باشد۔

ولايتاتى ذلك الا فى اسمين: یعنی حاصل نمی آید آں اسناد صحیح جز کہ در دو اسم یعنی از دل وزبان یکی بدل وزبان دیگرے بتدریج ست او اسم وفعل ویا حاصل نمی آید آں اسناد صحیح مذکور جز کہ در اسم وفعل یعنی اززبان ودل وروح یکے بزبان ودل وروح دیگر برسد۔

الاسم مادل علىٰ معنى فى نفسه غير مقترن باحدالازمنة الثلثة: ایں شروع است در بیان اقسام توحید بتفصیل وآغاز بتوحید اسمی کرد بجہت آنکہ توحید اکثر واغلب مردماں اینست پس گفت کہ توحید اسمی آنست کہ دلالت معنی آں درباطن بندگان بتصدیق حاصل است لیکن مقترن بہیکی از احوال ثلثہ نیست آں توحیدی است مجتہدان بدلائل وبراہین اثبات می کنند وبنج ومقدمات راہ مقصودی سپرند وسایہ مومناں بدرست کردن عقائد براجتہاد ایشاں حاصل می کنندؔ وایں توحید غالباً ازشرک خفی خالیؔ نباشد ای عجب گفتن یکے وتصدیق کردن یکی وپرستیدن ہزاری درطور توحید حقیقی جز اسمی دینداری نیست

وما یومن اکثرھم باللّٰہ الا وھم مشرکون شکایت ازیں حال است۔

ومن خواصه دخول اللام: ویکے از خواص ولوازم ایں طور توحید در آمدن ملامت است از جانب حق تعالیٰ وسبحانہ چنانکہ عتاب یٰاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَاغَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ، وگفت مَا آثَرْنَا عَلَيْكَ شَيْئًا وَاَنْتَ تُؤْثِرُ عَلَيَّ كُلَّ شَيْئٍ فَنَكِّسْ رَأسَ النَّدَامَةِ قَبْلَ الْعِتَابِ فَمَا لَكَ عَنْ هٰذَا جواب وگفت یَا اِبْنَ آدَمَ مَا اَدْنٰى هِمَّتَكَ اَنَا اَدْعُوْكَ وَاَنْتَ تَهْرِبُ مِنِّىْ اَقْبِلْ اِلَيَّ فَاِنِّىْ اِلَيْكَ مُقْبِلٌ ازیں جنس ملامتہا فراواں باوہمراہ باشد اگر چہ معلوم نہ کند اما آں در وقت مرگ ظاہر شود کہ پردہ پندار از پیش برخیزد، وَبَدَالَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ وخطاب وعتاب در رسد کہ عَبْدِىْ طَهَّرْتَ مَنْظَرَ الْخَلَائِقِ سِنِيْنَ هَلْ طَهَّرْتَ مَنْظَرِىْ سَاعَةً فِيْمَ اَفْنَيْتَ عُمْرَكَ آں بیچارہ می پنداشت کہ خدارا می پرستید پس روئی کہ در لحد از قبلہ بگردانند بس آشنا کہ شب نخستین بیگانہ خوانند، بوقت صبح شود ہمچوں روز معلومت کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور۔

والجر ویکے از خواص ایں طور توحید فروکشیدن است خویش را بمذلہ حرص وہوا وظلمت وعجب وریا۔

بیت

دلا تا کے دریں منزل فریب ایں وآں بینی ۔۔۔ بکے زیں چاہ ظلماتی بروں آ تا جہاں بینی

والتنوین: وھی نون ساکنة والنون فی اللّغة حدّة السیف وسکونها و ھن حدتها والمراد ھھنا وھن حدة سیف الوقت فقد قالوا الوقت سیف قاطع حاصل معنی آنست یکے از خواص ایں طور توحید کندی وبے آبی تیغ وقت است یعنی ہمہ تکاسل وتسویف وتغافل است۔

شعر:

یا راقد اللیل مسرور باوله ۔۔۔ ان الحوادث قد یطرقن اسحارا

بیت

پر پر نوبت حج بود ومہد خواجہ ہنوز ۔۔۔ ازاں سوے غرقاتست وچشم برفردا

والاضافة: ویکے از لوازم ایں طور توحید اضافہ است وآں خود منافی اصل توحید است کہ التوحید اسقاط الاضنات وایں شاخ است از مذہب قدریہ و القدریة مجوس ھذہ الامة۔

بیت

نسبت فعل واقتدار بما　　　　ہم از آں او بود کذ وباشد

والاسناد الیه: ونسبت دادن افعال را بآں توحید حق تعالیٰ یعنی اختیار صوری ومعنوی ہر دو از میان برداشتن : راہ اباحت گرفتن واین مین مذہب جبر است ومخالف مذہب اہلسنت وجماعت است ومذہب سنت وجماعت میان جبر وقدر است کہ **الایمان بین الجبر والقدر۔**

شعر

فجر بمعنی واختیار بصورة　　　　فلا تترك المعنی ولا تهدر الصورة

وهو معرب: وایں توحید اسمی دو نوع است یکے را معرب گویند از آنکہ حاصل معنی اعراب دور کردن فساد باشد ودر توحید کہ معرب نام کردیم فساد زائل می شود یعنی دریں جہاں از غارت کردن وبردہ گرفتن وخون ریختن ایں موحد سالم می ماند ودر آنجہاں از عذاب ابدی امید نجاتش باشد اما ایمان وتوحید اگر مروز از شرک باز ندارد فردا شایاں مغفرت نشود واز آتش دوزخ نرہاند **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ۔**

ومبنی نوع دوم از طور توحید رسمی مبنی ست کہ بنا او بر دلائل ومقدمات است وایں توحید اعتقادی است کہ بنا او بر درست کردن عقائد اسلام باشد وبدانکہ توحید را کہ مبنی گویند دو نوع ست یکے مبنی عارض است کہ بنا او بر دلائل باشد خواہ اجتہاداً خواہ تقلیداً، دوم مبنی لازم وآں توحید فعلست وبنار او بر جذبہ عنایت ازل است وسابقہ ہدایت قدم **اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى** وضبوح آں می کند وآں مبنی لازم توحید طائفہ ایست کہ **بلجہ** دریائے وحدانیت رسیدہ اند واز ساحل ظلمات وحدثان گزر کردہ تا ہر چہ خلق راغیب است ایشاں راشہادتست وہر چہ مردم بحکایت شنیدہ اند ایشاں ببصیرت دیدہ اند این طائفہ وجود آفریدگار تعالیٰ وتقدس را بے ترکب مقدمات عقلیہ ادراک می کنند۔

مثنوی:

محقق را کہ از وحدت شہود است　　　　نخستین نظر او از وجود است

دلے کو معرفت نور صفا دید　　　　ز ہر چیزے کہ دید اول خدا دید

باجنید قدس سرہ العزیز گفتند ما الدلیل علی وجود الصانع، گفت لقد اغنا الصباح عن

المصباح۔

مثنوی

همه عالم بنور اوست پیدا　　کجا اوگردد از عالم هویدا

زہے ناداں کہ خورشید تاباں　　بنور شمع جوید در بیاباں

وایں توحید را مبنی اصل نیز گویند و بیان آں در حل بیان درخواست ایں جا فروگزاشتہ۔

فالمعرب المركب الذى لم يشبه مبنى الاصل: پس توحید معرب کہ مزیل فساد و عاصم و مار و اموال و اولاد است آنکہ مرکب از شرک خفی است بتوحیدے کہ مبنی الاصل است ہیچ مشابہتے ندارد　ع　چراغ مردہ کجا قرص آفتاب کجا

زیرا کہ در توحید معرب ایمان بغیب باید آورد **وَيُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ** صفت ایشاں است از وجود ممکنات بر واجب الوجود **جلت الآئه،** استدلال می کنند وایں طریق اگرچہ محمود است اما چوں از نور فیض خالی باشد حاصل آں بعاقبت جز حیرتے مذموم نبود **كذا ذكر العارف الكامل نجم الدين الكبرىٰ قدس الله سره العزيز** وایں توحید معرب با توحیدی کہ مبنی الاصل است مناسبتی دارد[1] کہ در آنجا ہمہ ایمان مشہودی است **لو كشف الغطاء ما ازددت يقينا ولا اعبد ربالم اره** بیان احوال ایں موحدان است۔

نظم

ہر کہ اودر لجہ مستغرق بود　　فارغ از زورق[2] واز کشتے بود

غرقہ دریا بجز دریا ندید　　غیر دریا ہست بروئے ناپدید

وبدانکہ توحیدی معرب با توحیدے کہ مبنی الاصل است اگرچہ مشابہتی ندارد ولیکن مختلف احوال وقابل عروج ونزول است چنانکہ گفت۔

وحكمه ان يختلف آخره باختلاف العوامل: وحکم آں توحید معرب کہ زوال فساد بدو مربوط است در عروج وزوال آنست کہ بگردد آخر آں توحید بحسب گشتن عوامل او یعنی چنداں کہ عوامل ایں توحید در عمل بلوشند درجہ و مرتبہ از توحید عملے کہ مبنی الاصل است حاصل کنند **وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا لَفْظًا اَوْ تَقْدِيرًا** برابر است کہ باشد عملہا ایشاں بظاہر کہ منسوب بسعی وسلوک بندہ و تدبیر اوست

یا باطن کہ منسوب بجذبہ عنایت حق وتقدیر اوست اَلْاِعْرَابُ مَا اخْتَلَفَ آخِرُهٗ بِهٖ واز الہ فساد وکساد از اعمال بندہ چیزے است کہ بگردد و بتدریج جیادہ گیرد پایانِ توحید بدوز یرا کہ مواہب نتیجہ مکاتب است لِيَدُلَّ عَلَى الْمَعَانِي الْمُعْتَوِرَةِ عَلَيْهِ تا دلالت کند آں زوال وفساد کہ از اعمال ظاہر یہ ایشاں است بر معانی باطن ایشاں کہ کردہ اند بحسب آں اختلاف اعمال ظاہری کہ الظاهر عنوان الباطن وانواعه رفع، وانواع آں اختلاف احوال معانی یکے رفعست یعنی برداشتن دل از غیر محبوب بمراقبہ باطنی ونصب ودوم نصب است یعنی قیام باستقامت در کار دیں وبمساوات میاں قول وفعل ظاہرًا وباطنًا وجر، سیوم جراست یعنی کشیدن بار ریاضت ومشقت برضا در مجاری احکام قضا۔

فالرفع علم الفاعلية: پس برداشتن دل از غیر محبوب نشانۂ فاعلیت بندہ است یعنی از آنکہ او فاعل مختار است وجملہ افعال مقرون باختیار اوست اگرچہ اختیار او باختیار اونیست پس نتیجہ نسبت اختیار بدو آں باشد کہ دل از غیر محبوب باختیار پرداز دو باو دیگرے درنسازد۔

والنصب علم المفعولية: وایستادن بمساواۃ اقوال وافعال نشانۂ مفعولیت است یعنی بواسطہ مخلوقیہ اوست وچوں بندہ مخلوق ذات وصفات واعمال خود از کارخانۂ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ، برابر بیند نشانش آں باشد کہ از عجب دریا بر آید واز خود بینی واز خودنمائی اعمال او پاک گردد واقوال و احوال برابر شود وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

والجر علم الاضافة: وکشیدن ریاضت ومشقت برضا در مجاری احکام قضا نشانۂ اضافت بندگی است بدرگاہِ خداوند سبحانہ وتعالیٰ۔

شعر

نرد بر مراد ما کارے بندہ بودن چنیں بود آری

من لم یرض بقضائی ولم یصبر علیٰ بلائی ولم یشکر علیٰ نعمائی فلیطلب ربا سوائی۔

بیت

چہ کند بندہ کہ گردن نہد فرماں را چہ کند گوئے کہ تن درندہد چوگاں را

وبدانکہ ہر یکے از یں ہر سہ معانی مذکورہ بجائے خود نگاہ داشتن کار بوالہوسی نیست بلکہ فہم ہر کسے تا آنجا نرسد زیرا کہ چوں بندۂ خود را فاعل مختار بیند معنی آیت وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ بر و پوشیدہ گردد اگر در معنی آیت خوض کند خود را از اختیار معزول باید پس رضا بقضا دادن برو متعذر باشد زیرا کہ ضدیت از اضداد برانداختن را استعدادے کامل باید کہ ایں سربستگیہا بر و نکشاید چنانکہ گفت وَالْعَامِلُ مَا بِهٖ يَتَقَوَّمُ الْمَعْنَى الْمُقْتَضِىْ لِلْاِعْرَابِ یعنی عامل با ستعدادے کامل آنکس است کہ بدو حاصل شود کمال ایں معنی کہ مقتضی است زوال وفساد را وچوں ایں معنی بر وجہ کمال روی نماید در میان جبر معنوی واختیار صوری ابواب اسرار بکشاید وضد یہ اضداد بمسامحہ روی نماید اما با وقت آں در آید اگر با یمان قبول کنی شاید۔

مثنوی

گر ترا روزی دریں میدان کشند — آں رقم بینی کہ بر مرداں کشند
وآنگہی آں شیوہ بینی صد ہزار — بینی و دانی و داری استوار

فالمفرد المنصرف: شروع در بیان آں مرداں کرد کہ بر ایشاں ایں دقائق وغوامض کشف شدہ است پس گفت آں کہ مفرد است یعنی مجرد از علائق منصرف یعنی باز ماندہ از جملہ خلائق وَ الْجَمْعُ الْمُكَسَّرُ الْمُنْصَرِفُ ای الجمع بالباطن المنكسر قلبه المطمئن بذكره المنصرف عن الغير دوم آنکہ باطنش جمع است و دلش شکستہ کہ مطمئن بذکر و معارض از غیر است بالضمة رفعًا ای الضم بالضمة رفعًا یعنی بہ پیوند و آں موحد باصل توحید بہ پیوستن حقیقی بسبب بر آمدن او بالکلمۃ از غیر توحید۔

بیت

تعلق حجابست و بے حجابی اصلی — چو پیوندہا بگسلی و اصلی

والفتحة نصبًا ای الفتح بالفتحة نصبًا والنصب هو القيام بالمساواة من امور الدّين یعنی کشادہ شود دل آں موحد بکشادنی اصلی بسبب قیام بمساواۃ واستقامت او در کارہائے دین۔

بیت

سکونے بدست آرا بے ثبات — کہ بر سنگ غلطاں نروید نبات

والکسرۃ جرًا ای انکسر بالکسرۃ جرًا یعنی بلشند دل آں موحد بشکشتنی معنوی بسبب کشیدن او محنتها و مذلتهاء شاقہ وتحمل ریاضات و بار فقر و فاقہ وشارح راست۔

بیت

تانہ بر مانی دل از الماس محنتها فقر | کے توانی سفتنش در سلک مردان آلہ

غیر المنصرف ای غیر المعرض عن ذکر الحق تعالیٰ مافیہ علتان ای من فیہ علتان: یعنی کسے کہ ہرگز معرض از ذکر خداوند نیست آنکس است کہ درو دو علت است یکے حقائق توحید کہ بر اقتضائے محو وجود سالک علت است، دوم دقائق شریعت کہ بر اقتضائے اثبات وجود سالک علت است پس سالکی کہ بحکم اقتضا ایں ہر دو علت میان محو و اثبات متمکن است مرتبۂ جبر و قدر دروی ثابت است او ہرگز از ذکر خدا و از اطاعت و عبادت او معرض نیست قال اللّٰہ تعالیٰ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِی فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا هٰذَا لِمَنْ اَعْرَضَ عَنِ الذِّكْرِ فَكَیْفَ لِمَنْ اَعْرَضَ عَنِ الْمَذْكُوْرِ مِنْ تِسْعٍ یعنی باید کہ آں دو علت نتیجہ ایں نہ مقام بود و بیان آں نہ مقام خواہد کرد و باید کہ نہ مقام مقام حال وصفت او گشتہ باشد چہ احوال از جملہ مواہب است و مقامات از جملہ مکاسب و مواہب را نتیجہ مکاسب گفتہ اند و کسے را کہ آں دو علت مذکور از یں نہ مقام میسر و مسلم شد او ہرگز معرض از ذکر حق سبحانہ نگردد بلکہ بہر چہ توجہ کند بحق سبحانہ توجہ کردہ باشد و هناك مالا عین رأت ولا اذن سمعت وآں نہ مقام اینست کہ گفت:

وهی عدل ووصف وتانیث ومعرفة | وعجمة ثم جمع ثم ترکیب
والنون زائدة من قبلها الف | ووزن الفعل هٰذا القول تقریب

قولہ: عدل: یکے از صفات و مقامات آں موحد عدل است یعنی برابری در اخلاق، بدانکہ نفس انسانی را دو قوت است یکے قوت ادراک، دوم قوت تحریک وقوت ادراک اگر توجہ بمعرفت حقائق موجودات و احاطۂ باصناف معقولات دارد قوت نظری گویند و اگر توجہ بتصرف در مصنوعات و صناعات و تمیز میان مصالح و مفاسد اعمال و افعال دارد قوت عملی گویند و اما قوت تحریک اگر منبعث بسوئے جذب نفعی بود آں را قوت شہوی گویند و اگر منبعث بسوئے دفع ضررے باشد آں را قوت غضبی گویند پس بایں اعتبار قوت چہار باشد: (۱) قوت نظری، (۲) قوت عملی، (۳) قوت شہوی، (۴) قوت غضبی و ہرگاہ کہ تصرف ہر یک مصنوعات خویش

بر وجہ اعتدال بود بے افراط وتفریط ہر آئینہ ہر یک را فضیلتے حادث شود پس فضائل ایں چہار نیز چہار باشد و آں ہر چہار فضائل اصول اخلاق است یکی از تہذیب قوت نظری و آں را حکمت گویند و چوں ایں قوت از حد اعتدال افزوں شود گربہ زی (بمعنی مکاری) گویند و چوں کم شود ابلہی گویند دوم از تہذیب قوت عملی و آں را عدالت گویند و چوں بافراط وتفریط رسد ظلم گویند، سیوم از تہذیب قوت شہوی آں را عفت گویند و چوں افراط وتفریط کشد شرہ وخمود نامند، چہارم از تہذیب قوت غضبی و آں را شجاعت گویند و چوں افراط وتفریط بماند تہور وجبن گویند پس اصول جمیع اخلاق حسنہ یکی عدالت است کہ عبارت از حالت متوسط قوت عملی است و بعد از وے حکمت است کہ حالت متوسط قوت نظری است و بعد از وے عفت است کہ حالت متوسط قوت شہوی است و بعد از وے شجاعت است کہ حالت متوسط قوت غضبی است، پس آنچہ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گفت **وھی عدل** ،عدل عبارت باشد از بروں شدن سالک از افراط وتفریط در جمیع اخلاق،

مثنویات

ہمہ اخلاق نیکو در میاں است کہ از افراط وتفریطش کراں است
میانہ چوں صراط مستقیم است ز ہر دو جانبش قعر جحیم است
ظہور نیکوئی در اعتدال است عدالت جسم را اقصیٰ الکمال است

وایں عدالت ممکن نیست ومیسر نشود تا آنکہ موحد از خویش بکلی بیروں نرود چنانکہ گفت۔

قولہ: فالعدل خروجہ عن صیغۃ الاصلیۃ: پس عدل چیست بیروں آمدن موحد است از صیغۂ اصلیہ خویش یعنی از خانۂ طبیعت بکلی بیروں آید تا حکم شریعت بجائی او نشیند وہمیں است ولادت ثانی کہ **لایلج ملکوت السماء من لم یلد مرتین** مشیر بر آنست،

قولہ: وصف: مقام دوم وصف است یعنی تخلق است باخلاق اصلی کہ آں اوصاف حق سبحانہ است چنانکہ گفت **الوصف شرطہ ان یکون فی الاصل فلا یضرہ الغلبۃ** یعنی شرط وصف موحد از بینائی وشنوائی وغیرہما آنست کہ فی الاصل بود یعنی ہمہ از دوست بود در مرتبۂ قرب نوافل کہ **بی یبصر وبی یسمع** عبارت از آنست تا غلبۂ تجلیات را تاب تواند آورد وتوالی مشاہدات را نظارہ تواند کرد وکلام قدیم بے واسطہ تواند شنید ومتغیر نخواہد گشت **سُئِلَ بعضھم عن احوال موسیٰ وقت الکلام فقال افنی موسیٰ عن**

موسیٰ فلم یکن لموسیٰ خبر عن موسیٰ ثم کلم فکان المتکلم والمتکلم ہو و کیف کان یطیق موسیٰ حمل الخطاب ورد الجواب لولا بایّاہ سمع ولولا بایّاہ تکلم،

رباعی

ہر بوئے کہ از مشک وقلنفر شنوی | از شانۂ آں زلف چو سنبل شنوی
گر نالۂ بلبل زپے گل شنوی | گل گوید آں گرچہ زبلبل شنوی

التوجیہ الثانی: وصف جمعیت موحداں رالازمۂ ذات وصفتے اصلیہ باید تانہ از وار دی زیادت شود ونہ از حائلی نقصان پذیرد چنانکہ صفت دریا است سہیل تستری قدس اللہ سرہٗ فرمود مرد باید کہ ہر چہ از واردات بدلش درآید بقوت حال ہمہ فرو بہر دو ہیچ تغیرے دروی ظاہر نشود،

بیت

اگر بساغر دریا ہزار بادہ کشد | ہنوز ہمت او بادۂ دگر باشد

التوجیہ الثالث: قومی کہ متصف بصفت ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا اُسْتُنِدَ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ راغلبۂ عصیاں وطغیان مضرت نرساند زیرا کہ اصطفا اصلی دارند ومعصیت عارضی عارض براصل غلبہ نتواند کرد واِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَا يَضُرُّهٗ ذَنْبٌ بِخِلَافِ اِبْلِيْسَ۔

دوھرہ

ایکی دہانو نہن نالمن پک پک دور کونت | ایکا سین کہر بہترین ساجی ای ملنت

حاصل معنی دوہرہ بزبان فارسی اینست ۔

بیت

یکے در جستجو پویان وبارش ہجر یاز آید | دگر در خانۂ فارغ دل کہ یارش در کنار آید

زہے شرف آدمی کہ محبوبیش پیش از محبی بود، ویحبهم ویحبونه قبولی است کہ از ہیچ معصیت نیندیشد فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ۔

شعر

فی وجهه شافع یمحواسا | ئته بالوجه الملیح ذنوب

وجودی راکہ بزیور جمال محبّ آراستہ اند گناہش موجب از دیاد محبت تواند بود کہ کلما ازداد وا جریمة زدناھم رحمة ہر عیب کہ سلطان بپسند و ہنر است۔

التوجیه الرّابع: قولی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی صفت اصلیہ ایشاں است ہر چند بظاہر بر سر حد معاملات مشغولند غفلت را بایشاں راہ نیست وآں اشتغال مضر دقت شاں نیاید کہ لا یلهیهم تجارة وَلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہ۔

بیت

از یادِ تو غافل نتواں کرد بہ ہیچم | سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بہ پیچم

و بہیچ شدت و محنت ملتفت نشوند۔

بیت

گر باد فتنہ ہر دو جہاں را بہم زند | ما و چراغ چشم و رہ انتظار دوست

و بہیچ کدام از نمائش رنگہا و عجائب نیرنگہا فریب۔ نورند و از ہمہ فارغ البال باشند۔

بیت

بانگ گاوی چہ صدا باز دہد عشوہ مخر | سامری کیست کہ دست از ید بیضا ببرد

التوجیه الخامس: عشق را ہمت است اصلی کہ بہیچ کمال قانع نشود ہر چند کہ روحانیت عیسیٰ و مکالمہ موسیٰ و یا خلت ابراہیم بود علیہم السلام چہ بہر مقامے کہ بازنگر د بہماں مقام قبض کردہ شود از ترقی باز ایستد۔

الحاصل شرط وصف ہمت آنست کہ اصل باشد وآں ہمت عشق است تا باحوال و مقامات ملتفت نشوند ہر چند کہ بکمال دارد کہ مضرتش در آں است من نظر الی مقامه حجب عن امامه امیر المؤمنین عمر رضی اللّٰہ تعالی عنه کہ اول من یسلم علیه الرحمن از درجات عالیہ اوست و شرف کرامتش اینکہ یا عمر لو لم ابعث لبعثت ہمتش از نبی در گزشت و ملتفت نگشت و از حذیفہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ می پرسید ھل ذکرنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم مع المنافقین و گاہ گاہ کعب احبار را می گفت کہ خوفنی بالنار یا امام المسلمین۔

بیت

ہر چند ہمی پیش روم باعلمت | در موکب تو چہ من چہ خاک قدمت

قوله: و التانيث : مقام سیوم از صفات آں موحد تانیث است یعنی مقام معشوقیت است چہ رسم عرب آنست کہ معشوق را بصیغۂ تانیث ذکر کنند از اں جہت از تانیث معشوقیت ارادہ کردیم و مقام معشوقیہ آنست کہ خداوند تعالیٰ بسبب کمال متابعت شریعت ظاہراً و باطناً و بطفیل تمام پیروی حضرت رسالت صورۃً و معنیً آں موحد را دوست داشتہ باشد چنانکہ از آیت **فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ** فہم میشود۔

شعر

اگر خواہی شوی معشوق محمود ایاز خاص را سگ بایدت بود

خیالی زاں جہت موثوق باشد سگے معشوق ہم معشوق باشد

قوله: ومعرفة: مقام چہارم معرفت است و آں تحیر محض است در عظمت و جلال خداوندی از اینجا شبلی فرمود قدس سرہ **رَبِّ زِدْنِیْ تَحَیُّرًا** و غایت ادراک دریں مقام عجز است **فكل ما ميّزتموه باوهامكم اوادركتموه بعقولكم فی اتم معانيكم فهو مصروف مردودا لكم محدث مصنوع مثلكم وهو نهاية الادراك لا نهاية الحق**۔

بیت

آنچہ پیش تو پیش از آں رہ نیست غایت وہم تست اللہ نیست

قوله: وعجمه: فی الصراح كلّ ما لايقدر على الكلام اصلا فهو اعجم معنی آں باشد کہ مقام پنجم ایں موحد را آنست کہ بحکم من عرف اللہ کل لسانہ اصلا قادر بر کلام نبود کہ **العارف اذا تكلم هلك والمحب ان سكت هلك**۔

قوله: ثم جمع: مقام ششم جمع است و مراد از جمع اینجا مقام جمع الجمع است چنانکہ گفت **الجمع شرطه صيغة منتهی الجموع** یعنی شرط جمع آنست کہ منتہی الجموع باشد و آں مقام محو در محو و طمس در طمس است **كواكب كل من عليها فان** دریں اقلیم درخشند نسیم **كل شئ هالك الا وجه** دریں چمن بوزد **انا الحق** و **سبحانی** دریں مقام تحقق پذیرد و توحید بے شرک دریں دار الملک صورت میگیرد۔

قوله: ثم تركيب: مقام ہفتم ترکیب است یعنی عناصر اربعہ کہ ہر یک در مرکز خود **مختلف اللون والصورة** است موحد را مقام است کہ فعل کیفی ازیں ہر چہار برافتد و تمیز اجزا از اں ہر چہار دور شود و صفت ترکیب پیدا آید آنگاہ بسیط الذات را کہ عقول و نفوس مجردہ اند مانند گردو میان بدن و روح انسانی پیوندی شود آنگاہ

دریں مقام تواند کہ مرکب بہر صورتے نماید و متمثل بہر صورتے برآید یٰۤاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّاشَآءَ رَكَّبَكَ اشارہ بایں مقام تواند بود۔

مثنوی

مرکب چوں شود مانند یک چیز — زاجزا دور گردد فعل و تمیز

بسیط الذات را مانند گردد — میان این و آں پیوند گردد

نہ پیوندی کہ از ترکیب اجزا است — کہ روح از وصف جسمیت مبرا است

قوله: والنون زائدة من قبلها الف: النون فی اللغة حدة السیف والمراد ههنا حدة سیف الوقت فقد قالوا الوقت سیف قاطع والالف یشار بها الی الذات فی اصطلاحهم یعنی مقام ہشتم ایں موحد را تیزی تیغ وقت اوست یعنی وقت او تیغ است برندہ غایت تیز کہ بیک بارگی تعلقات ماسوی اللہ را پاک می بردو ورائے ذات احدیت از پیش وقت آں موحد ہیچ زاید نیست کہ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ وازیں زیادت اشارت بذات واجب باشد۔

بیت

چوں ممکن گرد امکاں برفشاند — بجز واجب دگر چیزے نماند

ویا مراد از الف ہماں حسن باشد و مراد از زائدہ ہمیں زیادہ کہ درآیت مذکور است چنانکہ دریں بیت اشارہ کرد:

ورائے حسن برروی تو چیزے است — کہ آں را کس نمی داند چہ نام است

التوجیه الثانی: نون عبارت از ماہی است و مراد از ماہی صفت تشنگی اوست یعنی موحد چناں تشنۂ آب معرفت است کہ چند آنکہ دریائے ذات احدیت از پیش او افزوں تر است تشنگی او برکمال تر است۔

رباعی

عشقے بکمال و دلربائی بکمال — دل پرسخن زباں زگفتن شدلال

زیں نادرۂ تر کجا بود ہرگز خال — من تشنہ و پیش من بسے آب زلال

قوله: ووزن الفعل: مقام نہم دانستن وزن فعل است یعنی دانستن آنکہ ہر فعلی را از افعال نیک و بد در میزان اعمال چہ وزن است و ہم چنیں نتائج اعمال و مقادیر افعال و تشخص آں را بمکاشفات باطن دانستن چنانکہ صاحب شریعت ما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میدانست کہ در رکعت نماز را چہ مقدار ثواب است و یک

روزصوم چہ ثمرہ دارد و لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم کنز من کنوز الجنۃ چرا بود و ہر کہ صد بار سبحان اللہ وبحمدہ بگوید جملہ گناہان او چرا محو شود و در شبا روزی پنج وقت نماز چرا باید کرد و اگر دو نماز از کسے فوت شود چہ مقدار عقوبت را مستحق گردد و در جملہ سال چرا یک ماہ روزہ باید داشت و بعد از حولان حول از بست دینار نیم دینار چرا بمستحقاں باید داد و مستحقاں کیستند و چرا ہشت صنف اند و شب قدر چرا بہ از ہزار ماہ بود و روزہ روز عرفہ چرا مکفر گناہ دو سالہ باشد و دریں مقادیر و اوزان چہ حکمت است وجہ مناسبت ایں اعمال با سعادت آخرت چیست و ہر عملی را از نیک و بد چہ نتیجہ است و چہ گونہ شخص می شود و روضہ و قبر و قصور و درخت و نور و نار و مار و کژدم و حفرہ و ظلمت وغیرہ ذلك بعینها اعمال و اخلاق اوست کہ شخص می شود انما هي اعمالكم ترد اليكم وایں از غرائب عالم مکاشفات است ببضاعت عقل دریں معنی تصرف نتواں کرد چہ معرفت او برنورے دیگر موقوف است اشراق آفتاب محمدی باید و گرنہ پیداست کہ بچراغ عقل چہ کشاید۔

بیت

آفتابے باید انجم سوز | بچراغ تو شب نہ گیرد روز

وطائفہ از کمل اولیا از اذواق او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نصیب است خلفا و ورثہ و اخوان حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الحقیقۃ ایشانند و اشرق الی اخوانی من بعدی اشارت بایں طائفہ مخصوص است و از روزگار ہمایوں ایشاں انیست۔

بیت

چنگ درحضرت خدائے زدہ | ہر چہ جز اوست پشت پائے زدہ

خوردہ یکبادہ از کف ساقی | آنچہ باقی است کردہ درباقی

۱؎ غالبًا بجائے ایں لفظ (عمل) است، الجیلانی

۲؎ ہم چنیں دیدہ شد لیکن عبارت آئندہ ربائی کند کما لا یخفی لہٰذا بجائے مثبت منفی باید نوشتہ، الجیلانی

۳؎ بمعنی کشتی خورد، الجیلانی ۔۱۲

تمام شد

صفر المظفر ۱۳۹۶ھ/فروری ۱۹۷۶ء

❁ ❁ ❁